نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث بشارت مفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح یعنی

ربع اول

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم ومغفور

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیچ کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب حدیث و فقہ اردو و فارسی و عربی کے درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

حدیث اہل سنت اردو

تحفۃ الاخیار۔ ترجمہ مشارق الانوار ترجمہ مولوی خرم علی۔
ترجمہ جامع ترمذی بترجمہ مولانا فضل احمد صاحب۔

فقہ اہل سنت اردو

غایۃ الاوطار۔ ترجمہ اردو درمختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلد مین۔
راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز و روزہ وغیرہ۔
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری۔
حقیقۃ الصلوۃ۔ مع رسالہ بے نمازان۔
کشف الحاجات۔ ترجمہ اردو مالابد منہ از مولوی محمد نور الدین۔
ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ۔ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد و سی مسئلہ (۴) مناجات جدرگاہ باری تعالی (۵) حلیہ شریف (۶) نور نامہ (۷)
چہل مسائل۔ مولفہ مولوی عبد اللہ بن عبد السلام۔
شرح محمدی منظوم مسائل فقہیہ از محمد خان قندھاری
تنبیہ الغافلین۔ مسائل دینیہ۔
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلہ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔
جواب السائلین۔ بطور استفتا۔
کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سبحان۔
چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔
اشرف المسائل۔ از مولوی اشرف علیخان۔

رسالہ تجہیز و تکفین میت۔ از محمد عمر۔

حدیث اہل سنت فارسی

اشعۃ اللمعات حال المتن۔ شرح مشکوۃ مولانا عبد الحق محدث دہلوی۔ چار مجلدات مین پوری شرح مع ترجمہ۔

فقہ اہل سنت فارسی

شرح سفر السعادت۔ از مولانا عبد الحق دہلوی معروف۔
حجج الحج۔ مسمی بہ غایۃ الشعور از ملا محمد شاہ۔
تحقیق الانساب۔ از فقہ شرعی مولفہ عبد الرزاق
تذکرۃ الجمعہ۔ احکام جمعہ از مولوی عبد السلام۔
تبیان فی احکام الدخان۔ در حکم تماکو و حقہ از ملا معین الدین۔
بدائع منظوم مسائل فقہ نظم فارسی ملا ناظم علی رح
نام حق۔ مشہور درسی از شیخ شرف الدین بخاری۔
مائۃ مسائل۔ سو مسائل از مولانا احمد اللہ رح
شرح وقایہ فارسی۔ مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔
مسالک المتقین۔ مرغوب علماے ولایت از مولوی آلہ یار خان۔
فتاوی برہنہ جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین
قدوری۔ مترجمہ مولانا ابو القاسم جدید الطبع۔

شرح فارسی مختصر وقایہ از عبد الرحمن جامی۔
کنز فارسی۔ از مفتی نصیر الدین کرمانی محشّٰی مع فرہنگ۔
مالابد منہ۔ از قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ مع وصیت نامہ۔
شرح مختصر وقایہ کوہیری۔ از مولانا جلال الدین۔
رسالہ قاضی قطب۔ ذکر ایمان و ارکان۔

احادیث اہل سنت عربی

تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی معروف۔
جامع ترمذی۔ از امام ابو عیسیٰ رح صحاح ستہ مین سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی و شمائل ترمذی
قسطلانی۔ شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مع شرح از علماء کلکتہ جو مدت سے متداول و مستند ہے مسمی بارشاد الساری معروف بقسطلانی دس مجلدات مین پوری شرح خط نسخ۔
سنن ابی داؤد۔ ہر چہار جلد کامل دو جلدون مین از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف۔
دلائل الخیرات۔ با ترجمہ فارسی و اسماے متبرکہ و خواص اسماء ستہ معروف۔
زاد السبیل الی الجنۃ والسلسبیل۔ ذخیرہ احادیث مولانا غلام یحییٰ۔
عناصر الخیرات۔ با ترجمہ اردو از حکیم ناصر علی صاحب

مجموعہ علی انوار بہار

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث

ربع اول

مظاہر حق

ترجمہ مشکوۃ المصابیح

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور میں لکھنؤ میں طبع ہوا

ام کرساتھ خیر کے
شس چاہتے ہین
مد و چاہی اور این
ایتون نفسون
سے یا ستی
اہ کرنیوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ الکریم لیہدینا الی الصراط المستقیم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد یہ مسکین محمد قطب الدین شاہجہان آبادی عرض کرتا ہو کہ کتاب مشکوۃ شریف علم حدیث مین عجب نافع کتاب ہو کہ ہر مضمون کی حدیثین ... مین اسکا ترجمہ عدیم النظیر میرے استاد بزرگوار مولانا مخدومنا ومکرمنا حضرت حاجی محمد اسحاق نواسہ حضرت شیخ عبد العزیز رحمہما اللہ تعالی کے ... زبان ہندی کے بین السطور مین لکھا تھا لیکن کاتبون سے اسکی صحت مین فرق آنے لگا مرضی جناب موصوف کی ایسی پائی کہ اگر یہ بطور شرح کے ... بہتر ہو اسلیے اس ہیچمدان نے ترجمہ اسکا عبارت عربی سے علیحدہ کرکے لکھا اور فائدے مختصر مناسب مقام کے شروح مشکوۃ وغیرہ سے مثل مرقات ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ عبد الحق اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ کے اور سوائے انکے سے زیادہ کرکے خدمت عالی مین عرض کی اور ... نے بھی کہ کچھ فائدے لکھے تھے تبرکا اسمین درج کیے اور نام اسکا مظاہر حق رکھا گیا کہ اسمین تاریخ اسکی نکلتی ہو یا اللہ اسکو مقبول فرما اور ہم سب کو دارین مین فائدہ مند کر اور سند اس کتاب مستطاب کی یہ ہو کہ جو یہ کتاب اضعف العباد محمد قطب الدین بن محمد محی الدین الاحراری الدہلوی غفر اللہ لہ نے مخدومی معظمی مکرمی مولوی محمد اسحاق رحمہ اللہ سے اور انھون نے پڑھی حضرت شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور انکو اجازت ہو حضرت شاہ ولی اللہ محدث سے اور انکو شیخ ابو طاہر مدنی سے اور انکو شیخ ابراہیم کردی سے اور انکو شیخ احمد قشاشی سے اور انکو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے اور انکو سید غضنفر بن سید جعفر نہروانی سے اور انکو شیخ محمد سعید معروف بمیر کلان سے کہ اپنے وقت مین شیخ مکہ کے تھے اور انکو سید نسیم الدین میرک شاہ نے اپنے والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمن سے اور انکو اپنے عم عالیمقدار سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف بن جلال الدین یحیی شیرازی الحسنی سے اور انکو مسند وقت اور محدث عصر شرف الدین عبد الرحیم الجرمی صدیقی سے اور انکو علامہ عصر امام الدین مبارک شاہ ساوجی صدیقی سے اور انکو مولف کتاب ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی ... یا اللہ مجکو اور ان سب کو بخش اور خطائین ہماری معاف فرما حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہم صلی علی محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

ای پروردگار میرے تو آسان کر | شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے | اور تمام کر ساتھ خیر کے

(الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ) سب تعریف واسطے اللہ کے تعریف کرتے ہین ہم اسکو اور مدد چاہتے ہین ہم اس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اس سے **ف** تعریف پاک پروردگار کی جیسی کہ چاہیے آدمی سے نہین ادا ہوسکتی ہے اسلیے مصنف نے اس سے مدد چاہی اور اپنی جو قصور رہ جاوے اس سے بخشش چاہی (ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا) اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون نفسون اپنی کی سے اور برائیون عملون اپنی کی سے **ف** کہ مقصد ساتھ ریا کے نہو یا برائی عملون سے کلام باطل اور غفلت ذکر اللہ تعالی کے سے یا سستی طاعات مین اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہے (من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ) جسکو ہدایت کیا اللہ نے پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اسکو (واشہد ان لا الہ الا اللہ شہادۃ تکون للنجاۃ وسیلۃ ولرفع الدرجات کفیلۃ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی بعثہ وطرق الایمان قد عفت آثارہا وخبت انوارہا ووہنت ارکانہا وجہل مکانہا) اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ ہو واسطے نجات کے وسیلہ اور واسطے بلندی درجات کے ضامن اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہین اور رسول اسکے ایسے کہ بھیجا انکو اس حالت مین کہ رستے ایمان کے مٹ گئے تھے نشان انکے اور بجھ گئی تھی روشنی انکی اور سست ہوگئے تھے رکن انکے اور نامعلوم ہوگیا تھا مکان انکا **ف** رستے ایمان کے یعنے انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو کہ پیرو انکے ہین علما وغیرہ اور مراد انکے نشان مٹ جانے سے اور روشنی بجھ جانے سے اور سستی ارکان سے یہ ہے کہ اچھی باتون پر اور حسن اخلاق پر جو یہ لوگون کو تعلیم فرماتے تھے اسکو لوگون نے چھوڑ دیا تھا اور نامعلوم ہونا مکان انکا یہ کہ لوگ مرتبہ انکا نہ جانتے تھے (فشید صلوات اللہ وسلامہ علیہ من معالمہا ما عفی وشفی من العلیل فی تائید کلمۃ التوحید من کان علی شفا) پس مضبوط اور بلند کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان انکے وہ کہ مٹ گئے تھے اور شفا دی بیمار کو کہ تھا اوپر کنارے ہلاک کے بیچ مدد کرنے کلمہ وحدانیت کے **ف** یعنے جو کہ بسبب بیماری کفر اور شرک کے قریب تھے

کے دوزخ کے گڑھے مین ٹرے ... ہون اُنکو بسبب تعلیم کلمہ توحید کے اُس سے بچایا (وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْلُكَهَا وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّمْلِكَهَا) اور واضح کی راہ ہدایت کی اُسکے لیے کہ ارادہ کرے چلنے اُسکے کا اور ظاہر کیے گنج نیکبختی کے اُسکے لیے کہ قصد کرے ... مالک ہونے گنجون کا ف مراد گنج نیکبختی سے اسلام اور ایمان اور نیکیان اور عبادات اور معارف ہین کہ جو کوئی یہ حاصل ... ہو لائق سعادت ابدی کے ہوتا ہے کہ وہ جنت ہے اور رضاے مولا وغیرہ ذلک اما بعد (فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهٖ لَا يَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهٖ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْفَرَّاءُ الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا) اور پیچھے حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طریق پیغمبر خدا کے نہین درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنے اُس چیز کے کہ ظاہر ہوئی سینہ مبارک حضرت کے سے اور اعتماد ساتھ رسی اللہ کے یعنے قرآن کے نہین پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنے حضرت کے اور تھی کتاب مصابیح کہ تصنیف کیا اُسکو امام محی السنہ نے کہ دور کرنے والے بدعت کے ہین کنیت اُنکی ابو محمد اور نام اُنکا حسین بیٹے مسعود پوستین دوز کے ... والے بغشور کے بلند کرے اللہ درجہ اُنکا تھی کتاب مصابیح جامع ترین کتابون کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنے کے یعنے بیچ باب عملون اور اعتقادون اور احکام ایمان اور اسلام کے اور خوب قریب تھی طرف حفظ کے واسطے منتشر احادیث کے اور متفرق حدیثون کے ف شوارد اُونٹ بھاگنے والے اور اوابد چارپاے وحشی یہان ... سے وہ حدیثین ہین کہ کتابون اصول کی مین روایت کی گئی ہین لیکن طالب کو جگہ اُنکی معلوم نہین کہ یہ حدیث کہان مذکور ہے پس وہ حدیثین اُنسے گویا بھاگی ہوئی ہین اور مراد اوابد سے وہ حدیثین ہین کہ معنی مقصود طالبون سے پوشیدہ ہین پس گویا کہ متوحش ہین پس محی السنہ نے اس طرح بابون مناسب مین روایت کی ہین کہ یہ بات اُنسے جاتی رہی ہے اور احوال محی السنہ کا یہ ہے کہ اپنے زمانہ مین پیشوا مفسرین اور محدثین کے اور مفتی اہل اسلام کے تھے تفسیر معالم التنزیل کے مصنف بھی یہی ہین اور بڑے فقیہ اور علم قرأۃ مین بڑی مہارت رکھتے تھے اور مزاج مین بے تکلفی اور زہد نہایت تھا اور کمال محتاجگی مین گذران کرتے تھے اول خشک روٹی کھاتے تھے جب شاگردون نے بہت سا عرض کیا کہ خشک روٹی سے ضعف کمال ہو جائیگا جب سے روغن زیت سے کھانے لگے اور اُنھون نے جب کتاب شرح السنہ تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین زندہ رکھے تجکو اللہ جیسے کہ زندہ رکھی تو نے سنت میری جب سے اُنکا لقب محی السنہ ہوا یعنی زندہ کرنے والے سنت کے اور بغوی نسبت ہے بغشور کی طرف وہ ایک گانون ہے ہرات اور مرو کے درمیان مین بیچ حدود خراسان کے اور مصابیح مین حدیثین چار ہزار چار سو چونتیس ہین مشکوٰۃ والے نے ڈیڑھ ہزار اور گیارہ حدیثین زیادہ کین پس مشکوٰۃ مین سب چھ ہزار ہین اور نام مشکوٰۃ کے مصنف کا ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العمری الخطیب التبریزی ہے (وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ وَحَذَفَ الْاَسَانِيْدَ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ) اور جب اختیار کی مصنف مصابیح کے نے راضی ہووے اللہ اُس سے راہ اختصار کی اور دور کیا سندون کو کلام اور اعتراض کیا بیچ اُسکے بعضے پرکھنے والون نے ف مراد دور کرنے سندون کے سے یہان ترک ذکر صحابی کا اور نام کتاب کا ہے کہ جس سے وہ حدیث نقل کی پس اسلیے پرکھنے والون نے یعنے عالمون نے کہ صحیح سے ضعیف کو تمیز کر لیتے ہین اعتراض کیا کیونکہ حال صحت وغیرہ کا سند سے اور نام کتاب سے معلوم ہوتا ہے (وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اَعْلَامٌ كَالْاَغْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهٗ فَاَوْدَعْتُ كُلَّ حَدِيْثٍ مِنْهُ فِيْ مَقَرِّهٖ كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ) اور اگرچہ ہے نقل کرنا مصنف کا مانند سند کے اس واسطے کہ تھے وہ عالم ثقہون سے لیکن نہین وہ چیز کہ بیچ اُسکے نشان ہو مانند بے نشان کے پس طلب کی

ہین نے خیر کی اللہ تعالی سے اور توفیق چاہی مین نے اس سے یعنے اس عمل خیر پر پس بانشان کر دیا مین نے اس خبر کو کہ بے نشان تھی
یعنے مصابیح والے نے جو نام صحابی اور کتاب کا دور کیا تھا مین نے ہر حدیث مین بیان کر دیا پس رکھدی مین نے ہر حدیث اس سے بیچ
ٹھکانے اسکے کے مانند اسی طرح کے کہ روایت کیا پیشواؤن مضبوطون نے اور ثقہون محکمون نے (مثل ابی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری
مانند ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری کے ف احوال بخاری کا یہ ہی کہ پیدایش بخاری کی دن جمعہ کے بعد نماز عصر کے ہی بعضی روایت مین
تیرھوین بعضی روایت مین سولھوین شوال کی سال ایک سو چورانوے مین ہجرت سے اور قوم انکی جعفی ہی یا ولا یعنی انکا پردادا مسلمان ہوا تھا
اوپر ہاتھ ایک شخص کے کہ وہ تھا قوم جعفی مین اور نسب انکا اسطرح سے ہی کہ محمد بیٹا اسمعیل کا اور اسمعیل بیٹا ابراہیم کا اور ابراہیم بیٹا مغیرہ کا مغیرہ بیٹا
بردزبہ کا ساتھ ب کے زیر کے اور ر کے جزم کے اور د کے زیر کے اور ز کے جزم کے ب کے زبر سے ہ کے جزم سے چنانچہ مغیرہ پردادا انکا اوپر ہاتھ
یمان جعفی کے مسلمان ہوا تھا اور یمان جعفی اس زمانہ مین سردار تھا بخارا کا سو جسکے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوتا تھا اسی کے قوم کی طرف منسوب
ہوتا اور حالت لڑکپن مین روشنی آنکھون انکی کی جاتی رہی تھی اس سبب سے انکی مان کو بہت قلق اور اضطراب تھا اسی حالت قلق مین ایک
دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخاری کی مان نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین خوش ہو حق تعالی نے تیرے بیٹے کی بینائی عطا فرمائی
اور یہ بسبب بہت دعا کرنے اور رونے تیرے کے بیچ جناب باری تعالی کے ہی مان انکی خواب دیکھکر صبح کو جو اٹھی تو آنکھین بیٹے اپنے کی
روشن دیکھین اور دس برس کی عمر تھی کہ بیچ مکتب کے جس جگہ نام حدیث کا سنتے اسکو یاد کر لیتے اسی وقت سے انھون نے حدیثین یاد کرنی
شروع کین اور بعد اٹھنے مکتب کے سنے انھون نے سنا کہ ایک عالم محدث بخارا مین ہی مشہور بداخلی چنانچہ انکے پاس بخاری نے جانا شروع
کیا انھین دنون مین وہ عالم داخلی ایک دن اپنی کتاب کہ حدیث مین تھی لوگون کے روبرو پڑھتے تھے اتفاقاً انکی زبان سے اس طرح
سے نکلا بیان کرنے حدیث کے ہین کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نے فی الفور کہا کہ ابو زبیر ابراہیم سے روایت نہین کرتا اس
عالم داخلی نے بخاری کو شاباش کہی اور بخاری نے کہا کہ اصل اپنی کتاب مین دیکھو کہ کیا لکھا ہی پس وہ عالم اپنے گھر مین گئے اصل کتاب اپنی
دیکھا اور بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کی راہ سے میری زبان سے نکلا تھا اب کہو کہ صحیح کس طرح ہی بخاری نے کہا اصل اس طرح سے ہی سفیان عن
الزبیر ابن عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ فی الواقع اسی طرح سے ہی اور کتاب پڑھنے کی جو تھی اسے صحیح کیا اسی طرح پر اور یہ قصہ
جب بخاری کو واقع ہوا انکی عمر گیارہ برس کی تھی اور جب سولھوین برس مین پہونچے کتابین ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کین اور اپنی مان کے ساتھ
اور بھائی کے کہ نام اسکا احمد تھا واسطے حج کرنے کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب حج سے فارغ ہوئے مان اور بھائی اپنے وطن کو
پھر آئے اور یہ ملک حجاز مین واسطے طلب حدیث کے ٹھہرے رہے اور جب یہ اٹھارہ برس کے ہوئے کتابین تصنیف کرنی شروع کین اور ایک
کتاب بیچ بزرگیون صحابہ اور تابعین کے اور بیچ قول انکے کے تصنیف کی اسکا نام رکھا کتاب التاریخ اول اسکا مسودہ کیا اور نزدیک قبر آنحضرت کے چاندنی
راتون مین صاف کیا اور بخاری نے کہا ہی کہ کوئی نام بیچ کتاب تاریخ میری کے مذکور نہین ہی مگر قصہ اسکا طولانی یاد رکھتا ہون لیکن بسبب خوف
اسکے کہ اگر سب لکھون تو طول بہت ہو جاویگا اس واسطے کتاب مین درج نہین کیا کہ یہ سبب ملال دیکھنے والون کا ہی اور حامد بن اسمعیل کہ محدث
اس وقت مین تھے ان سے نقل ہی کہ ہمراہ بخاری کے بیچ طلب حدیث کے روبرو استادون کے مین بھی آمد و رفت رکھتا تھا اور بخاری اپنے پاس دوات
اور قلم نہ رکھتے تھے مین نے ان سے ایک دن کہا کہ تم اپنی آمد و رفت استادون کے پاس رکھتے ہو لیکن کیا فائدہ بغیر لکھنے کے یاد نہین رہنے کا لکھنا ضرور
چاہیے آخر اسکا جواب بخاری نے بعد سولہ دن کے کہا کہ تم مجکو بہت تنگ کرتے ہو جو تمہارے پاس لکھا ہوا ہی اسکو میرے پاس لاؤ اور میری یاد کو بھی

مقابلہ کروا تین مدت میری مین نے پندرہ ہزار حدیثین لکھین تھین اور بخاری نے وہ سب حدیثین یاد پڑھنی شروع کین کہ ہم نے اپنی لکھی ہوئی کو اُنکے یاد سے
صحیح کرنا شروع کیا بعد اُسکے بخاری نے کہا کہ تم یون گمان کرتے ہو کہ مین عبث حیران ہوتا ہون حامد بن اسمعیل نے کہا کہ مین نے اُس روز سے
یقین کیا کہ یہ شخص ہونہار ہی کہ کوئی اسکی برابری نہین کریگا اور سبب تصنیف کرنے صحیح بخاری کا یہ ہی کہ ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کے
بخاری بیٹھے ہوئے تھے اسحاق بن راہویہ کے یارون اور شاگردون نے کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوے کوئی کتاب مختصر صحیح حدیثون کے جمع کرے اور حدیثین
صحیح کہ نہایت درجہ اعلی کو پہونچی ہون انھین پر اکتفا کرے تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنے والے بے شبہہ اور بیوسواس اور بے تامل اُسپر عمل کرین اور احتیاج نپہونچے
کسی عالم کی نہو کہ یہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی بعد اسکے وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہ بات انکی بخاری کے دل مین ہی اُس وقت سے تصنیف کرنا
اس کتاب بخاری کا اُنکے دل مین مقرر ٹھہرا اور چھ لاکھ حدیثون مین سے کہ نزدیک بخاری کے موجود تھین انمین سے چنکر اپنی کتاب مین لکھا اور حدیثین کہ
بہت صحیح تھین انھین پر اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو نہ تھین بسبب خوف طول کے نہین لاتے اور محمد بن اسمعیل بخاری وقت تصنیف کرنے
بخاری کے واسطے ہر حدیث کے غسل کرتے اور دو رکعت نماز کی پڑھکر حدیث لکھتے اور سولہ برس کی مدت مین یہ کتاب تمام کر چکے اور انکی زندگی مین
لوگون نے ان سے حدیث بواسطہ نوے ہزار آدمیون نے کی اور بخاری کے وقت مین شہر بخارا کا سردار خالد بن احمد ذہلی تھا کہ اُسنے محمد بن اسمعیل بخاری
کو تکلیف دی کہ میرے بیٹون کو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابین اپنی تصنیف میرے گھر اگر پڑھا جایا کرو بخاری نے کہا کہ یہ علم حدیث ہی اسکو مین ذلیل
نہین کرتا اگر تم کو غرض ہی اپنے بیٹون کو میری مجلس مین بھیجو موافق اور طالب علمون کے پڑھین اُس سردار نے کہا کہ اگر اس طرح سے ہی پس چاہیے کہ جس
وقت میرے بیٹے پڑھین اُسوقت اور کوئی حاضر نہو اور دروازے پر چوبدار کھڑے رہین کہ کسی کو آنے نہ دین میری نخوت نہین قبول کرتی کہ جس مجلس مین میرے
بیٹے ہون اُسی مجلس مین اوچھی جولاہے اُنکے برابر بیٹھین بخاری نے یہ قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ساری امت اُسمین
شریک ہی کسی کو اسمین تخصیص نہین آخر اُس امیر کو یہ بات بُری لگی اور دل مین کینہ رکھا اور تدبیر نکالنے انکے کی اور بعضے عالمون ظاہر بین کو اپنے
ساتھ رفیق کیا اُن عالمون نے بیچ اجتہاد بخاری کے طعن کرنا شروع کیا اور انکی خطا پکڑنے لگے اور ایک محضر طیار کر کر بخاری کو بخارا سے نکال دیا
اور جب بخاری بخارا سے نکلے جناب الٰہی مین دعا کی کہ یا الٰہی ان لوگون کو مبتلا کر آخر ایک مہینا نہ گذرا کہ وہی امیر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ کا
حکم ہوا کہ اُسکو گدہے پر سوار کر کر تشہیر کرو آخر حال اُسکا بُرا ہوا چنانچہ احوال بخاری کا کتاب بستان المحدثین مین لکھا ہی اور حریث ابن ورقہ عالم کہ شریک
اُس امیر کے بخاری کے نکالنے مین تھا وہ بھی رسوا ہوا اور نہایت فضیحتی اُسکے ناموس مین پہونچی اور ایک عالم اور کہ شریک اُس امیر کے
نکالنے بخاری کے مین تھا اُسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اُسکی اولاد سب مر گئی اور بخاری وہان سے نکل کر نیشاپور مین گئے اور اسجگہ کے امیر سے
بھی ناموافقت ہوئی آخر بیچ گانون خرتنگ کے پہونچے کہ چھ کوس ہی سمرقند سے اُسی جگہ انکی وفات ہوئی شب عید رمضان کو اور سال ہجرت کے
دو سو چھپن مین اور عمر انکی باسٹھ برس کی ہوئی اور اُستاد انکے بہت ہین اور بڑے استادون مین اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن
حنبل اور یحیی بن معین تھے اور خطیب ابو بکر بغدادی ساتھ سند اپنی کے عبد الواحد طوادی سے نقل کرتا ہی کہ کہا عبد الواحد نے کہ دیکھا مین نے خواب مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ جماعت اصحاب کے کہ کھڑے ہین اور انتظار کرتے ہین سلام علیک کی مین نے حضرت پر حضرت نے جواب میرے
سلام کا دیا مین نے پوچھا یا رسول اللہ اس جگہ ٹھہرنے کا کیا سبب ہی فرمایا کہ ہم منتظر ہین محمد بن اسمعیل کے بعد کتنے دنون کے خبر مرنے بخاری کی
پہونچی مجھ تک پس مین نے تلاش کی پایا مین نے وقت مرنے اُسکے کا وہی وقت کہ جس وقت خواب دیکھا تھا مین نے چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے
اپنے ترجمہ مین یہ لکھا ہی اور یہی احوال لکھا ہی کہ جس وقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اُسکی سے آتی تھی اور وہی خوشبو مدت تک مٹی قبر

انکی سے معلوم ہوتی تھی اور بہت لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد مروزی درمیان رکن کے اور مقام ابراہیم کے سوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ اے ابو زید کب تک کتاب شافعی کا درس کہیگا میری کتاب کا درس کیوں نہیں کہتا آخر پڑھے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تمہارے قربان ہوں تمہاری کتاب کون سی ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل اور امام الحرمین سے بھی اسی طرح کا خواب نقل ہے اور صاحب بخاری کی تصنیفیں بہت ہیں ایک تو بخاری دوسری کتاب تاریخ تیسری کتاب الادب چوتھی کتاب رفع الیدین اور سوا انکے بہت کتابیں ہیں واسطے درازی کلام کے نہیں لکھیں (و ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری) اور مانند ابی الحسین بن حجاج قشیری کے ف احوال مسلم کا یہ ہے کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہے اور کنیت انکی ابو الحسین اور قوم انکی قشیری ہے اور وطن انکا نیشاپور ہے پیدایش انکی دو سو چار ہجری میں اور ایک قول میں دو سو چھ ہیں اور ابو حاتم رازی اور ترمذی اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سے روایت رکھتے ہیں اور یہ خود بھی محدث ہیں اور ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب میں دیکھا اور انکا احوال انھیں سے پوچھا مسلم نے کہا کہ حق تعالے نے جنت کو مجھ پر مباح کردیا ہے جہاں چاہتا ہوں وہاں رہتا ہوں اور ابو علی زاغونی نے بھی بعد وفات انکی کے ایک شخص ثقہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا تجکو کس چیز سے نجات ہوئی کہا بسبب اس چیز کے کہ ہاتھ میرے میں ہے اور وہ جزو تھا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ میں مذکور ہے کہ ایک دن مسلم کی مجلس میں ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگوں نے مسلم سے پوچھا اس وقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہ ہوئی آخر اپنے گھر میں آئے اور ایک ٹوکرا بھرا ہوا کھجوروں کا اپنے پاس رکھا اور اس حدیث کو ڈھونڈھنا شروع کیا اور ایک ایک کھجور رکھانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اس حدیث کے ڈھونڈھنے کے شغل میں تمام وہ ٹوکرا کھجوروں کا ختم گیا و دھیان نہ رہا اور یہی سبب ہوا انکے مرنے کا اور وفات انکی اتوار کی رات چوبیسویں رجب کی سال دو سو اکسٹھ ہجری میں ہوئی اور مسلم کی کتابیں تصنیف کی ہوئیں ایک تو صحیح مسلم ہے اور سوا اسکے اور بہت سی تصنیفیں ہیں مثل مسند کبیر اور جامع کبیر اور کتاب العلل اور کتاب اوہام محدثین اور کتاب تمیز اور کتاب من لیس لہ الا راو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی اور کتاب الوجدان اور کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مشائخ مالک اور کتاب مشائخ ثوری اور سوا انکے بھی ہیں (و ابی عبد اللہ مالک بن انس الاصبحی) اور مانند ابی عبد اللہ مالک بن انس اصبحی کے ف احوال مالک کا یہ ہے کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن غیمان بن خثیل ہے اور ذہبی محدث نے بیچ تجرید الصحابہ کے ابو عامر کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ذکر کیا ہو ابو عامر کو صحابہ میں لیکن حضرت کے زمانے میں پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہے حضرت عثمان سے اور صحابیوں سے اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نے بیچ شرح مختصر خلیل کے ابو عامر کو اسطرح ذکر کیا ہے کہ ابو عامر پردادا مالک کا صحابی ہے حاضر ہوا ہے حضرت کے ساتھ سارے غزوں میں سوائے بدر کے فقط اتنا ہی ذکر کیا ہے اور کہیں کچھ ذکر نہیں اور قوم انکی اصبحی ہے اور پیدایش امام مالک کی بیچ سال ترانوے ہجری کے ہے اور مدت حمل لڑکے کی دو برس یا تین برس لکھی ہے اور امام مالک بیچ طلب حدیث کے حرص بہت رکھتے تھے اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا اور ابتدا زمانہ طلب حدیث کی میں کہ کچھ اپنے پاس مایہ نہ رکھتے تھے گھر کی کڑیاں اکھاڑ کر بیچ ڈالیں اور کتابوں میں خرچ کیں اور بعد اسکے دنیا نے ان پر ہجوم کیا اور فتوح بہت سے ہو گئے اور حافظہ انکا نہایت قوی تھا کہ انھیں کا قول ہے کہ جس چیز کو میں اپنے حافظہ میں یاد رکھتا تھا پھر اسکو کبھی نہ بھولتا تھا اور بیٹھنا انکا واسطے تعلیم کرنے حدیث کے سترہ برس کی عمر میں تھا اور نقل ہے کہ جن دنوں میں یہ پہلے ہی حدیث بیان کرنے کو بیٹھے ان دنوں میں ایک بڑی عمدہ زادی مدینہ میں مری ایک عورت غسالہ انکے غسل دینے کے واسطے آئی اور جب غسل دینے میں ہاتھ اس غسالہ کا شرمگاہ میت پر پہونچا کہنے لگی کہ یہ عورت مرنے والی کیا زنا کرنے والی تھی وہیں کہنے کے ساتھ ہاتھ غسالہ کا شرمگاہ میت پر چپک گیا ہر چند ایسی جدا کرتی تھی ہاتھ اسکا شرمگاہ سے

جدا ہوتا تھا آخر بڑی مشکل پڑی اس لاچاری کو رجوع طرف عالموں اور فاضلوں کے کی کسی نے اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالک کے رجوع کی امام مالک نے حکم فرمایا کہ اس عورت غسالہ کو تہمت کی حد مارو جب اُسے اسّی کوڑے مارے تب غسالہ کا ہاتھ شرمگاہ میت کی سے جدا ہوا اُسی وقت سے انکی عظمت کمال علم کی لوگون کے نزدیک ثابت ہوئی اور اُنھون نے اپنے ہاتھ سے ہزار حدیثین لکھین تھین دارقطنی نے کہا یہ اتفاق کسی محدث کو نہین ہوا اور تمام عمر اُنھون نے بیچ حرم مدینہ کے استنجا نہین کیا باہر حرم کے جاتے تھے مگر حالت بیماری کی مین یا ضرورت کی مین لاچاری کو اُسی جگہ جاتے تھے اور کتاب موطا کو قریب ہزار کے آدمیون نے اُنسے سنا اور کی روایت اور بعد اُنکے یہ کتاب موطا بہت پھیلی اور لوگ فیضیاب ہوئے واللہ اعلم (وَاَبِیْ عَبْدُ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ) اور مانند ابی عبداللہ بن ادریس شافعی کے ف کنیت امام شافعی کی ابوعبداللہ اور نام انکا محمد اور نسب انکا اس طرح سے ہو کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی المطلبی شافع کو مطلبی گنتے تھے کس واسطے کہ انکا جد اعلیٰ مطلب تھا اور مطلب بھائی تھا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اسکی اولاد مین امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بھائی مطلب کا ہو وہ جد آنحضرت کا ہی اور شافع نے ملاقات پائی آن حضرت سے کی ہو اور باپ شافع کا کہ نام اُسکا سائب تھا دن بدر کے نشان بردار تھا بنی ہاشم کا قریش کی طرف سے اور اُسی لڑائی مین قیدیون مین پکڑا گیا اور بدلا دیکر چھوٹا اور پھر مسلمان ہوا اور پیدایش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑہ سو ہجری کے بیچ غزہ کے ہوئی اور بقول بعضے کے بیچ عسقلان کے اور بعضے قول مین بیچ منا کے اور اُنکو مکہ مین لے گئے اور نشو و نما اُسی جگہ پایا اور سات برس کی عمر مین قرآن تمام یاد کر لیا اور جب دس برس کے ہوئے موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سے کہ اُس زمانہ مین مفتی تھے پڑھی اور جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اُس وقت کے علما نے اُنکو اذن دیا فتوی دینے کا اور بعد اسکے اُنھون نے کوچ کیا مدینہ کی طرف اور امام مالک کی صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سے نقل ہو کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تھا اور بہت شعر یاد کیے تھے مین نے کہ ایک دن کعبہ کے سایہ مین بیٹھا تھا مین اور میرے نزدیک کوئی نہ تھا پیچھے سے ایک آواز آئی کہ مین نے خوب سنی کہ کوئی کہتا ہی یا محمد علیک بالفقہ ودع الشعر یعنی ای محمد لازم پکڑ تو مضبوطی کو اور چھوڑ تو شعر پڑھنے کو اور امام شافعی سے نقل ہو کہ پہلے بالغ ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین ای لڑکے کہا مین نے لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہی تو مین نے کہا تمھاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میرے آ اور منھ کھول پس مین نزدیک گیا اور اپنا منھ کھولا مین نے آن حضرت نے لعاب اپنے منھ کا میرے منھ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دے اللہ تعالی بیچ تیرے پس بعد اس خواب کے مجکو خطا بیچ حدیث کے اور کلام عرب کے واقع نہوئی اور پھر امام شافعی کہتے ہین کہ جب مین امام مالک کے پاس پہونچا میری باتین اُنھون نے سنین اور قیافہ سے معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہی مین نے کہا نام میرا محمد ہی جب کہا اُنھون نے ای محمد تقوی کر اور ڈر خدا سے اور بیچارہ گنا ہون سے کہ تجکو اللہ تعالی بڑی شان دیگا درمیان امت رسول مقبول کے اور مین مدت تک اُنکے پاس رہا جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور پروانگی سفر کی امام مالک سے چاہی مین نے تب وقت رخصت کرنے کے اُنھون نے مجھ سے کہا ای جوان حق تعالی نے بیچ دل تیرے کے نور ڈالا ہی پس اس نور کو بسبب گناہ کے دور نہ کیجیو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سے اور عبدالعزیز دراوردی سے اور سوا اُنکے بہت خلق سے روایت کرتے ہین اور امام شافعی سے امام احمد حنبل اور ابوثوری اور مزنی روایت کرتے ہین اور سوائے اُنکے اور بھی امام شافعی سے روایت کرتے ہین اور جس وقت کہ امام مالک سے رخصت ہوئے بیچ بغداد کے پہونچے دو برس اس جگہ ٹھہرے اور وہان کے عالمون سے حدیث اور فقہ لی پھر وہان سے مکہ مین آئے پھر دوبارہ بغداد کو گئے بعد اُسکے قصد مصر کا کیا اور تعلیم اور تعلم مین مشغول ہوئے اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ اصول دین کے چودہ کتابین تصنیف

کہین اور بیچ فروع دین کے سو کتاب سے زیادہ کہین اور امام احمد سے نقل ہی کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیث مین سے اور خاص اور عام اور مجمل
اور مفصل نجانتا تھا جبتک امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کے سے نقل ہی کہ امام شافعی نے کتاب اوسط امام
اعظم کی مجھسے بطریق عاریت کے لی ایک رات اور ایک دن مین تمام یاد کرلی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کے دو سو چار ہجری مین اور اُسی روز
عصر کے بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کے واللہ اعلم (وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّیْبَانِیْ) ور مانند ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کے
ف احوال انکا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن اسد
بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان پیشوا اور مقتدا تھے بیچ حدیث کے اور فقہ کے اور زہد اور ورع انکو بیچ عبادت کے بہت تھا اور بغداد مین
انکا نشو و نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اُسی جگہ کی بعد اسکے واسطے سُننے حدیثون کے کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور
اور جزیرون کی طرف گیے اور حدیثین لکھین اور سُنین عالمون اُن شہرون کے سے اور روایت کرتے ہین یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید
قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا اسکے اور علماسے بھی اور انسے بھی بہت لوگ نقل کرتے ہین مانند محمد بن اسمعیل بخاری کے اور
مسلم بن حجاج قشیری کے اور ابو زرعہ اور ابو داؤد سجستانی اور سوا انکے اور اسحاق بن راہویہ نے اسکے حق مین کہا ہی کہ احمد بن حنبل حجت ہی
بیچ دلیل ہی درمیان خدا کے اور بندون خدا کے اور امام شافعی نے انکے حق مین فرمایا ہی کہ بغداد مین مین نے کوئی نہین چھوڑا کہ زیادہ ہو
پرہیزگاری مین اور تقوی مین اور علم مین احمد بن حنبل سے اور احمد بن سعید دارمی نے کہا ہی کہ نہین دیکھا مین نے کسی جوان کو کہ بہت یاد رکھنے والا
حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اُسکا مسند ہی مشہور ہی درمیان محدثین کے اور حدیثین اُسمین زیادہ ہین تیس ہزار سے
اور ابو داؤد سجستانی سے نقل ہی کہ صحبت مین بیٹھنا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت ہی آخرت کی کس واسطے کہ انکی مجلس مین ذکر سوائے اُمور دین کے
نہ تھا اور ذکر ہی کہ احمد بن حنبل نے فقر اختیار کیا اور ستر برس اُسپر صبر کیا اور کسی سے کچھ قبول نہ کرتے تھے اور محمد بن موسی کہتا ہی کہ اہل مصر نے
حسن بن عبد العزیز کے واسطے بطریق میراث کے لاکھ اشرفی سونے کی کسی جانور پر لادکر بیچ بغداد کے بھیجی اور حسن بن عبد العزیز نے اُسمین سے
تین تھیلیان ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئین احمد بن حنبل کے واسطے بھیجین اور کہا کہ ای ابو عبد اللہ یہ مجکو میراث مین بوجہ حلال پہونچا ہی
اسکو لیجیے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کیجیے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اسکی مجکو کچھ حاجت نہین اور ایک اشرفی بھی اُسمین سے قبول نہین کی اور
اِسی قسم کی باتین اُن سے بیچ مقدمہ صبر کے اور توکل کے اور استغنا کے اور تقوی کے اور پرہیزگاری کے بہت سی ہین اور پیدایش انکی بیچ بغداد
کے ایک سو چونسٹھ ہجری مین اور وفات انکی بھی بیچ بغداد کے دو سو اکتالیس مین جمعہ کے دن وقت چاشت کے اور دفن کیا بعد عصر کے واللہ اعلم
(وَاَبِیْ عِیْسٰی مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَی التِّرْمِذِیْ) ور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کے ف اور احوال ترمذی کا یہ ہی کہ کنیت اُنکی ابو عیسی اور نام انکا محمد
بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتھ زیرت کے ترمذی نسبت ہی طرف شہر ترمذ کے اور یہ بھی بڑے محدثون مین ہین اور تصنیف
انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہی اوپر بڑے علم انکے کے اور اُس کتاب مین انھون نے کتنی باتین لازم پکڑی ہین ایک یہ کہ جو حدیث صحابیون
سے انکو پہونچی ہی اُن صحابیون کا نام بیان کردیتے ہین تاکہ مشہور اور متواتر اور آحاد ہونا حدیث کا معلوم ہو جاوے اور دوسرے یہ کہ اس کتاب
مین انھون نے یہ بھی لازم کیا ہی کہ مذاہب اور اختلاف علما کا بیان کیجیے اور تیسرے یہ کہ ہر جگہ راوی کا احوال قوی کا اور ضعیف کا بیان
کردیتے ہین اور حدیث کا بھی حال بیان کردیتے ہین کہ صحیح ہی یا حسن ہی یا غریب ہی یا منکر ہی اور یہ تین باتین باقی اور کتابون صحاح ستہ مین
نہین اور ترمذی کو واسطے حضرت تک تین سے کم نہین اور ایک حدیث مین تین واسطے ہین سو جس حدیث مین تین واسطے ہون پیغمبر تک

اُس حدیث کو ملاقی کہتے ہین اور نہایت سے نہایت واسطے دس ہین دس سے زیادہ نہین اور بہت سے علما سے یہ بھی حدیث کرتے ہین
مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنی کے اور سواے اِنکے اور اِنسے بھی بہت لوگ روایت کرتے ہین
مانند محمد بن احمد اور ہیثم بن کلیب کے اور سواے اِنکے اور ترمذی نے کتاب اپنی تصنیف کر کے علماے حجاز کو اور عراق کو اور خراسان کو
بھجوائی اور سبھون نے پسند کی اور اُنکی کتاب ایک شمائل نبوی ہے کہ اُسمین بیان حضرت کی سیرت کا اور حضرت کے بدن کا اور چہرہ کا اور تمام
اعضا کا ہے اور پیدایش ترمذی کی دوسو نو مین ہجرت سے بیچ شہر ترمذ کے اور وفات اُنکی بیچ دوسو اُناسی کے واسطے حال ابی داؤد سلیمان بن
الاشعث السجستانی اور مانند ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کے اور احوال ابوداؤد کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابوداؤد اور نام اُنکا سلیمان بن
اشعث بن اسحق بن بشیر اور سجستان کے رہنے والے اور اپنے وطن سے واسطے طلب علم کے اور حدیث کے نکلے اور بہت جگہ پھرے اور علماے
عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیرے کی حدیثین سُنی اور اجازت لی اور بڑے بڑے علما سے اور مجتہدین سے حدیث کرتے ہین مانند
مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیی بن معین اور امام بن حنبل کے اور سواے اِنکے سے اور اُنسے بھی بہت سے علما روایت کرتے ہین
مانند ابو عبدالرحمن نسائی اور احمد بن محمد کے اور سواے اِنکے اور ابوداؤد بیچ بصرہ کے رہتے اور وہان سے بغداد مین بھی پہونچے اور اپنی کتاب
تصنیف کی بیچ بغداد کے اور اُس ضلع کے لوگون نے سند کتاب سُنن ابوداؤد کی اُنسے کی اور امام احمد کے روبرو کتاب اُنکی پڑھی اُنھون نے بہت
پسند کی اور ابوداؤد سے نقل ہے کہ پانچ لاکھ حدیثیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علما سے مین نے لکھین اور اُن حدیثون مین سے ایک ہزار چھ سو حدیثین
نکال کر اس کتاب مین لکھین کہ نہایت صحیح ہین اور اُن سب حدیثون کی جگہ چار حدیثین کفایت کرتی ہین گویا سب باتین شریعت اور دین کی اُن
چار حدیثون مین ہین اول حدیث یہ (اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ) دوسری (مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيهِ) تیسری (لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَرْضٰى لِاَخِيهِ مَا يَرْضٰى
لِنَفْسِهٖ) چوتھی (اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ) اور ابوبکر خلال نے اُنکی شان مین کہا ہے کہ ابوداؤد پیشوا تھے بیچ زمانے
اپنے کے اور منصف اور پرہیزگار تھے اور بیچ فن حدیث کے خوب بصارت اور مہارت رکھتے تھے اور کتاب اُنکی ابوداؤد بہت خوب کتاب ہے حق حدیث
مین مانند اِسکے اور کتاب نہین لکھی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کے اور پیدایش ابوداؤد کی دوسو دو مین اور وفات اُنکی دوسو پچھتر ہجری مین سولھوین شوال
کو (وَاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِي) اور ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی کے ف احوال نسائی کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابی عبدالرحمن اور
نام اُنکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی نسبت طرف شہر کے اور نام شہر کا نسا ہے کہ یہ ایک شہر ہے بیچ خراسان کے اور پیدایش اُنکی
دوسو چودہ مین یا دوسو پندرہ مین اور نسائی بہت شہرون مین پھرے اور بڑے بڑے عالمون کو پایا اور حدیثین سُنکر بیچ خراسان کے اور حجاز
اور عراق کے اور جزیرے کے اور شام اور مصر کے علما سے تحصیل علم کی اور پہلے پہل گئے طرف قتیبہ بن سعید کے اُس وقت مین اُنکی عمر پندرہ برس
کی تھی ایک برس دو مہینے اُنکے پاس رہے اور یہ شافعی مذہب تھے چنانچہ مناسک الحج اُنکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہے اُنکے شافعی مذہب ہونے
پر اور یہ صوم داؤدی ہمیشہ رکھتے تھے صوم داؤدی یہ کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا باوجود اس روزہ رکھنے کے ان مین
قوت جماع بہت تھی کہ چار عورتین اُنکے نکاح مین تھین ہر عورت کے یہان ایک ایک رات رہتے اور حرم مین بہت تھین اور جب کتاب سنن کبری
تصنیف کر کے فارغ ہوے ایک امیر کہ اُنکے وقت مین تھا اُسنے اِن سے پوچھا کتاب تمھاری ساری صحیح ہے اُنھون نے کہا کہ نہین بعضی صحیح ہے بعضی
حسن امیر نے اِن سے التماس کیا کہ اِن سب حدیثون مین سے جتنی کہ بیچ درجہ اعلی کے نہایت صحیح ہون اُنکو میرے واسطے جدا لکھیے پس اس
واسطے سنن مجتبی اُنھون نے تصنیف کی اور سبب اُنکی وفات کا یہ ہے کہ اُنھون نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علی کے تصنیف کی

اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کے وقت مجمع کے اُس کتاب کو پڑھین تاکہ اُس جگہ کے آدمی کہ بسبب سلطنت بنی اُمیہ کے مذہب نواصب
کا رکھتے تھے وہ راہ پر آوین چنانچہ تھوڑی سی وہ کتاب ایک دن وہان مسجد کے مجمع مین اُنھون نے پڑھی کہ ایک شخص نے اُس مجمع مین سے
پوچھا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کے بھی کچھ تم نے تصنیف کیا ہے نسائی نے جواب مین کہا کہ معاویہ کو بھی کفایت ہے کہ سر بسر نجات پاوے
اُنکے مناقب کہان ہین اور بعضون نے لکھا ہے کہ یون کہا کہ معاویہ کے مناقب میرے نزدیک صحیح نہین ہوئے یہ بات سُنتے ہی اُنکو لوگون
نے خوب مارا یہانتک مارا کہ ادھموئے ہوگئے آخر اُنکے خادم اُنکو اُٹھا لائے گھر مین اُس وقت اُنھون نے یہ کہا کہ اسی وقت مجکو مکہ کی طرف
لیچلو تاکہ مکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کے مرون کہتے ہین کہ موجب کہنے اُنکے کے لے گئے بعد پہونچنے کے مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری
مین پیر کے دن تیرھوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا واللہ اعلم (وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ) اور ابی عبداللہ محمد بن
یزید بن ماجہ قزوینی کے ف احوال ابن ماجہ کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابی عبداللہ نام اُنکا محمد بن یزید ابن ماجہ رہنے والے قزوین کے اور قوم اُنکی
ربعی منسوب بہ ربیعہ بولا اور قزوین نام شہر کا ہے کہ مشہور ہے بیچ عراق عجم کے اور یہ بھی ایک مقتدا تھے اور حافظ حدیث کے اور ثقہ تھے اور امام
مالک کے یارون سے اور حدیثین سُنین اور بہت شہرون مین پھرے واسطے طلب حدیث کے اور اُنکی کتاب کو بھی اکثر علما نے بیچ
صحاح ستہ کے داخل رکھا ہے اور اُنکی کتنی حدیثین ثلاثی بھی ہین اور بعضون نے اُنکی کتاب کو صحاح ستہ مین داخل نہین رکھا کس واسطے
کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اُس کتاب مین وارد ہوئی ہے اور بیچ فضیلت قزوین کے [illegible] بہت نقل کی ہین لیکن محدثون
کے نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش اُنکی بیچ دو سو نو کے اور وفات اُنکی دو سو تہتر مین دن پیر کے ستائیسوین رمضان کو واللہ اعلم
(وَأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيِّ) اور ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کے ف احوال دارمی کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابو محمد اور نام اُنکا عبداللہ
بن عبدالرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہے طرف شہر کے اور دارمی نسبت ہے طرف قوم کے یہ بھی ایک بڑے محدث ہین اللہ
عالم ہین اور تعریف کیے گئے ساتھ زہد کے اور پرہیزگاری کے اور اُنکی کتاب بھی بہت اچھی کتاب ہے حدیث کی کتابون مین اور روایت رکھتے ہین
ابن ماجہ سے اور حبان بن ہلال سے اور نضر بن شمیل سے اور حیوۃ بن شریح سے اور اُس سے بھی روایت کرتے ہین بڑے محدثین مانند مسلم کے
اور ترمذی کے اور پیدایش اُنکی ایک سو اکاسی مین اور وفات اُنکی دو سو پچپن مین اور اسحٰق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہے کہ مین محمد اسمٰعیل بخاری کے
پاس بیٹھا تھا کہ خبر مرنے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی پہونچی اُس وقت محمد بن اسمٰعیل نے سر اپنا نیچے جھکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا
پڑھا اور آنسو اُنکے رخسارون پر بہے واللہ اعلم (وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ) اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی کے ف احوال دارقطنی کا یہ ہے
کہ ابو الحسن کنیت اُنکی اور نام اُنکا علی بن عمر دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تھا ساتھ فضیلت کے اور علم حدیث کے اور خوب جانتا تھا
علت حدیث کی اور حال راویون کا اور کتاب دارقطنی مین ایک حدیث کئی سندون کر لاتا ہے اور اُس سے روایت کرتے ہین ابو نعیم اور ابو بکر
برقانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری اور حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری پیدایش اُنکی بیچ بغداد کے تین سو پانچ مین یا چھ مین اور وفات بھی
اُنکی بغداد ہی مین ہوئی روز بدھ کے بائیسوین ذی قعدہ کو تین سو پچاسی مین اور یہ بھی بہت پھرے ہین ملکون مین واسطے تحصیل علم کے چنانچہ کوفہ
مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط مین اور مصر مین اور سوا اسکے شہرون اسلام مین اور دارقطن بقاف کے پیش سے ایک محلہ ہے بغداد مین
نسبت اُس محلہ کر نام اُنکا دارقطنی ہے اور عربی مین قطن کہتے ہین روئی کو یہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کے دارقطن کہلاتا تھا اور بعضی روایت مین
وفات اُنکی آٹھوین ذیقعدہ جمعرات کے دن ہو واللہ اعلم (وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيِّ) اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کے ف احوال بیہقی کا

یہ ہے کنیت انکی ابوبکر نام انکا احمد بن حسین بیہقی یہ بھی ایک پیشوا اور مقتدا تھے اہل حدیث مین اور انکی کتابین تصنیف بہت ہین نقل ہے کہ
تصنیف انکی سات ہزار جز تک پہونچی اور مشہور کتابون انکی مین سے کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل النبوۃ اور کتاب
معرفت علوم حدیث اور کتاب بعث والنشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب شعب الایمان
اور کتاب خلافیات اور پیدایش انکی شعبان کے مہینے سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات انکی نیشاپور مین چارسو چھپن ہجری مین واللہ
اعلم (وَأَبِي الْحَسَنِ رَزِينِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ) اور ابی الحسن رزین بن معاویہ عبدری کے ف اور احوال رزین کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابوالحسن نام انکا
رزین بن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہے طرف عبدالدار کے کہ ایک قبیلہ مشہور ہے قریش مین اور وفات انکی پانسو بیس مین یہ جو مذکور ہوئے
تیرہ شخص ہین پیشوا حدیث کے انھون نے اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کے روایت کی ہین پس مشکوۃ والے نے انکی کتابون سے نقل کرکے
نام اس کتاب والے کا لکھدیا ہے اور سوا ے انکے اور ون سے بھی نقل کی ہین لیکن کم جیسے کہ آگے کہتا ہے مصنف (وَغَيْرِهِمْ وَقَلِيلٌ مَا هُوَ) اور سوا ے
انکے اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضے غیر انکے کا یہ ہے ان غیرون مین ایک امام نووی ہین لقب انکا محی الدین اور کنیت انکی ابوزکریا اور نام انکا
یحیی بن شرف حزامی ساتھ حاء حطی کے زبر سے اور زے سے منسوب ہے طرف حزام کے کہ نام انکے ایک جد کا ہے اور نوا ایک مکان متعلق دمشق کے
بیچ شام کے نسبت نووی کی اسکی طرف ہے اور کبھی اسکو نوادی بھی کہتے ہین پیدایش انکی بیچ شہر نوا کے چھ سو اکتیس مین محرم کے پہلے عشرہ مین اور
وفات انکی بدھ کی رات چودھوین رجب کو چھ سو ستتر مین اور بعضے ان غیر مین ابن جوزی ہین کنیت انکی ابوالفرج نام انکا عبدالرحمن بن علی بغدادی
حنبلی صدیقی مشہور با بن جوزی نسبت ہے ایک مکان کی طرف کہ اسکو فرضۃ الجوز کہتے ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب
تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کے اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کے اور مختار تھا بیچ زمانہ اپنے کے ان علمون مین پیدایش انکی بیچ
پانسو سترہ کے ہجرت سے اور وفات انکی پانسو ستانوے ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ
موضوعات حدیث کے کہ اسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب انکی تلبیس ابلیس کہ اسمین بیان رد بدعت کا اور خلاف سنت
کا ہے اور اقوام شیطانی کا بھی بیان ہے اور بیچ انکار جماعت صوفیہ مبتدعین کے خوب مبالغہ کیا ہے اور ایک قصہ انکا عجیب منقول ہے کہ ایک دن بیان
سنی اور شیعہ کے جھگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابوبکرؓ کے اور حضرت علیؓ کے یہان تک کہ آپس مین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر اوپر حکم ابن
جوزی کے دونون راضی ہوئے اور ان دنون مین حکومت تھی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطے وعظ کہنے کے چڑھے تھے کہ اسی وقت
ایک شخص نے ان دونون مین سے پوچھا کہ مَنْ أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ یعنی کون سا بہتر ہے صحابیون مین سے انھون نے دونون فرقون کی رعایت
کرکے جواب دیا واسطے خوف ایذا کے اور جواب یہ کہا کہ (أَفْضَلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ الَّذِي بِنْتُهُ فِي بَيْتِهِ) افضل اصحاب رسول اللہ کے وہ تھے کہ بیٹی
انکی بیچ گھر انکے کے تھی پھر بعد اس کہنے کے ابن جوزی وہان سے چل کھڑے ہوئے تا کوئی پوچھنا احوال مفصل کا نہ کرے اور وہ دونون فرقہ
خوش ہوکر اپنے اپنے مذہب کے موافق گمان فضیلت کا لے گئے یعنی سنی نے جانا کہ بیٹی حضرت ابوبکر کی بیچ گھر رسول خدا کے تھی فضیلت
انھین کو ہے اور شیعون نے جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گھر حضرت علی کے تھی فضیلت انھین کو ہے غرض کہ دونون مین سے اسوقت رفع شر ہوگیا
(وَإِنِّي إِذَا نَسَبْتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسْنَدْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوا مِنْهُ وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ) اور تحقیق جس وقت کہ نسبت کی مین نے
حدیث طرف انکے گویا کہ سند پہونچادی مین نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واسطے کہ انھون نے فراغت حاصل کی سند سے اور
بے پروا کردیا ہم کو سند سے ف اگر کوئی کہے کہ مصابیح والے پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علما اعتراض کرتے تھے وہ بات تو اب بھی باقی رہی

کہ مشکوۃ والے نے فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہیں ذکر کی اُسکا مصنف نے یہ جواب دیا (وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ
كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيهَا) اور بیان کیا مین نے کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب مصابیح نے کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مین نے
نقش قدم اُسکے کی بیچ اُسکے **ف** لفظ کتاب جو سرخی سے لکھتے ہین وہ شامل ہوتا ہی کتنے مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرح کا مطلب
ہوتا ہی جیسے کہ کتاب الطہارۃ اُسمین کتنے ہی باب مذکور ہوتے ہین باب الوضوء باب الغسل وغیر ذلک پس مشکوۃ والے نے کتاب اور باب
بعینہ بطور مصابیح والے کے ذکر کیے ہین (وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةٍ أَوَّلُهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ
فِيهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ) اور تقسیم کیا مین نے ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کے پہلی فصل وہ ہی کہ حدیث کی شیخین نے یعنی بخاری اور مسلم نے
یا ایک نے ان دونون مین سے اور روایت کیا مین نے ساتھ اُن دونون کے اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کے غیر بخاری اور
مسلم کے واسطے بلند ہونے درجہ بخاری اور مسلم کے بیچ روایت حدیث کے **ف** اگر بخاری اور مسلم مین ایک صحابی سے حدیث آئی ہو مشکوۃ
متفق علیہ کرکے کہتا ہی اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سے مذکور ہو اور مسلم مین اور صحابی سے اُسکو اُنکی اصطلاح مین متفق علیہ نہین کہتے
(وَثَانِيهَا مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُورًا
عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ) اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا اُنکو سواے بخاری اور مسلم کے پیشواؤن ذکر کیے گیون مین سے اور
تیسری فصل اُس چیز مین کہ مشتمل ہوا وپر معنی باب کے ملحقات مناسبہ سے ساتھ محافظت کرنے کے اوپر شرط کے اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور
تابعی سے **ف** یعنی تیسری فصل مشکوۃ والے نے بڑھائی ہی اوپر مصابیح کے کس واسطے کہ مصابیح مین دو ہی فصلین ہین اور مصابیح والے نے
یہ بات مصابیح مین مقرر کی ہی کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین کی لاتے اور اُسکے نزدیک صحاح وہ ہی کہ بخاری اور مسلم مین حدیث ہوا ور دوسری
فصل مین حدیث لایا ہی حسان اور اصطلاح حسان کی نزدیک اُسکے یہ ہی کہ سواے بخاری اور مسلم کے حدیث ہو مثل ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی کے
اور غیر انکے کے اُسکو حدیث حسان کہتا ہی یہ اصطلاح اُسی کے نزدیک ہی اور محدثون کے نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوۃ
والے نے کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوے بلکہ یعنے قول اور فعل اور تقریر صحابہ کی اور تابعین کی اور غیر انکے کی کہ مناسب باب
کے ہون بھی لایا ہی اور موافق شرطون فصل اول اور ثانی کے بھی لایا ہی یعنی اول مین تمام روای کا ہو صحابی یا تابعی ہو اور آخر کو نام کتاب کا لکھا ہی ثم
إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَ حَدِيثًا فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْرِيرٍ أَسْقِطُهُ) بتحقیق اگر تو نہ پاوے کوئی حدیث بیچ ایک باب کے پس یہ بسبب تکرار کے موقوف کیا
مین نے اُسکو **ف** یعنے ایک حدیث بیچ ایک باب کے بیچ کتاب مصابیح کے ہی اور وہ حدیث اُسی باب مین بیچ مشکوۃ کے نہین ہی تو بسبب
مکرر ہونے حدیث کے صاحب مشکوۃ نے موقوف کی یعنے ایک جا ذکر کی (وَإِنْ وَجَدْتَ آخَرَ بَعْضُهُ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُومًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ
دَاعِي اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ) اور اگر پاوے تو اور حدیث کہ بعض اُسکا چھوڑا ہوا ہی اوپر اختصار کے یا ملایا گیا ہی طرف اُسکے بقیہ اس حدیث کا پس
یہ بسبب باعث اہتمام کے چھوڑ دیا ہی اُسکو اور ملا دیا ہی اُسکو **ف** یعنے وہان کوئی امر باعث ترک اور الحاق کا ہوگا پس باعث اختصار کا یہ؟
کہ وہ ٹکڑا حدیث کا اُس کا مناسب باب کے ہوگا اور باقی مناسب اُسکے نہوگا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کے ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب دوسرے باب کے پس جہان ان
دونون باتون مین سے ایک بات پائی جاویگی اُسکو مختصر ہی بیان کرونگا اور اس بات مین تابع مصابیح والے کا ہونگا اور جہان ان دونون باتون مین سے
نہ پاؤنگا ساری حدیث بیان کردونگا اگرچہ مصابیح والے نے اختصار کیا ہوگا (وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ
وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ أَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ اعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا) اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کے

بیچ دو فصلون کے یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا بیچ فصل اول کے اور ذکر ان دونون کا بیچ فصل دوسری کے پس جان کہ یہ بات نہین صادر ہوئی
بسبب غفلت اور بھول نے کے بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنے بیرے کے کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی اور کتاب جامع الاصول کے اعتماد
کیا مین نے اوپر صحیحین شیخین کے اور متن اُنہی کے ف یعنے مصابیح والے نے جو ٹھہرایا ہی کہ پہلی فصل مین حدیثین بخاری اور مسلم کی
لاوے اور دوسری مین غیر بخاری اور مسلم کی اور مین نے بعضی حدیثون فصل اول کو غیر بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہی اور بعضی حدیثون
فصل دوسری کو بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہی تو سبب یہ ہی کہ مین نے چارون کتابون ذکر کی گیون مین تلاش کیا اگر ان مین پایا تو نسبت
شیخین کی طرف کی اگرچہ مصابیح والے نے غیر انکے کی طرف نسبت کی ہو اور اگر ان مین نہ پایا تو انکی طرف نسبت نہ کی اگرچہ مصابیح والے نے انکی
طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہی کہ چار کتابون مین تلاش کی مجھ پر شبہہ کسی کا نہین وارد ہو سکتا ہی بلکہ قصور مصابیح والے کا ہی کہ چوک
گیا وَاِن رَاَیْتَ اخْتِلَافًا فِی نَفْسِ الْحَدِیْثِ فَذٰلِکَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْاَحَادِیْثِ اور اگر دیکھے تو اختلاف بیچ اصل حدیث کے پس یہ بسبب
مختلف ہونے سندون حدیث کے ہی ف یعنے مصابیح والے نے اور طرح لفظ حدیث کی روایتین کی ہین اور مین نے اور طرح تو یہ بسبب
اختلاف سندون کے ہی کہ مصابیح والے کو ایک سند سے وہ لفظ پہونچی اور مجھے اور سند سے اور طرح وَلَعَلِّی مَا اطَّلَعْتُ عَلٰی تِلْکَ الرِّوَایَۃِ الَّتِیْ
سَلَکَہَا الشَّیْخُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَلِیْلًا مَا تَجِدُ اَقُوْلُ مَا وَجَدْتُ ہٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِیْ کُتُبِ الْاُصُوْلِ اَوْ وَجَدْتُ خِلَافَہَا فِیْہَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَیْہِ فَانْسُبِ الْقُصُوْرَ
اِلَیَّ لِقِلَّۃِ الدِّرَایَۃِ لَا اِلٰی جَنَابِ الشَّیْخِ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَہٗ فِی الدَّارَیْنِ حَاشَا لِلّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ) اور شاید کہ مین نہین خبردار ہوا اوپر اُس روایت کے کہ لایا ہی اسکو
شیخ رضی اللہ عنہ اُس سے اور کم پاویگا تو اسکو کہ کہتا ہون مین کہ نہین پائی مین نے یہ روایت یعنے جو کہ مصابیح والے نے ذکر کی ہی بیچ کتابون اصول
کے پایا مین نے خلاف اس روایت کے اصول مین پس جس وقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کے پس نسبت کر قصور کو طرف میرے واسطے
کم پانے سمجھ کے نہ طرف جناب شیخ کے بلند کرے اللہ قدر اُسکی بیچ دونون جہان کے پاکی ہی واسطے اللہ کے اس سے ف مراد کتب اصول سے
اس جگہ وہ کتابین ہین کہ مذکور ہوئین پہلے مثل بخاری اور مسلم وغیرہ کے اور پاکی ہی واسطے اللہ کے اس سے یعنے پاک ہی شیخ نسبت قصور سے اور
یہ کہنا میرا اُسکے حق مین خاص اللہ کے لیے ہی نہ واسطے کسی اور امر کے (رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ اِذَا وَقَفَ عَلٰی ذٰلِکَ نَبَّہَنَا عَلَیْہِ وَاَرْشَدَنَا طَرِیْقَ الصَّوَابِ)
رحمت کرے اللہ اُس شخص کو کہ جب واقف ہو اوپر اسکے خبردار کرے ہم کو اوپر اسکے اور راہ بتا دے ہم کو راہ صواب کی ف خبردار کر دے
اوپر اسکے یعنے اوپر ہونے اُس روایت کے کہ مصابیح والا لایا ہی اور مین نے نہین پائی ہی اصول مین پس ہم کو خبردار کر دے یعنے جلدی
زندگی مین ہم سے کہدے اور بعد مرنے ہمارے کے ہماری کتاب مین لکھدے یا اُسکے حاشیہ مین لکھدے (وَلَمْ اٰلُ جُہْدًا فِی التَّنْقِیْرِ وَالتَّفْتِیْشِ
بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَۃِ وَنَقَلْتُ ذٰلِکَ الْاِخْتِلَافَ کَمَا وَجَدْتُ) اور نہین قصور کیا مین نے کوشش مین بیچ کھودنے اور ڈھونڈھنے کے موافق
وسعت کے اور طاقت کے اور نقل کیا مین نے یہ اختلاف جیسا کہ پایا مین نے ف یعنی جیسا کہ دیکھا مین نے اصول مین اُسی طرح
نقل کر دیا اور نہ اکتفا کیا مین نے ساتھ تقلید شیخ رح کے یہ جواب ہی سوال مقدر کا اگر کوئی کہے انھون نے آرام طلبی چاہی کتابون مین خوب تلاش
نہ کی اگر خوب تلاش کرتے تو کہین اُسکا کھوج پاتے تو اسکا جواب مصنف نے کہا کہ مین نے اپنی طرف سے کچھ قصور نہین کیا تلاش کرنے مین
(وَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ غَرِیْبٍ اَوْ ضَعِیْفٍ اَوْ غَیْرِہِمَا بَیَّنْتُ وَجْہَہٗ غَالِبًا وَمَا لَمْ یُشِرْ اِلَیْہِ مِمَّا فِی الْاُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّیْتُہٗ فِیْ تَرْکِہٖ اِلَّا فِیْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ)
اور وہ چیز کہ اشارہ کیا طرف اُسکے شیخ رضی اللہ عنہ نے غریب سے یا ضعیف سے یا سوا ان دونون کے بیان کیا مین نے سبب اُسکا اکثر
اور جس چیز کو نہین اشارہ کیا طرف اُسکے اُن مین سے کہ بیچ اصول کے ہی پس تحقیق پیروی کی مین نے شیخ کی بیچ چھوڑ دینے اُسکے کے

مگر بیچ کتنی جگہون کے واسطے کسی غرض کے **ف** یعنے مصابیح والے نے مصابیح مین بیان کیا ہی بعضی حدیثون کو کہ یہ غریب ہی یا ضعیف ہی یا شاذ ہی یا منکر ہی تو مشکوٰۃ والے نے اپنی کتاب مین سبب غریب ہونے اور ضعیف ہونے اور شاذ ہونے کا بیان کر دیا اور جس جگہہ مصابیح والے نے مصابیح مین غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہین کیا تو مشکوٰۃ والے نے بالکل اُسکو چھوڑ دیا ہی مگر بعضی جا بسبب بعضی غرض کے بیان کر دیا اس واسطے کہ بعضے لوگ اُس حدیث مین کلام اور طعن رکھتے تھے ساتھ وضعی اور باطل ہونے کے اُنھون نے ترمذی وغیرہ سے نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہی یا حسن اور غریب اور ضعیف یہ قسمین ہین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کے موافق اصطلاح محدثین کے انکو انشاء اللہ تعالی بیان کر دینگے (وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ أَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَإِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَأَلْحِقْهُ بِهٖ أَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ) اور بعضی جگہہ پاویگا تو کہ نام کتاب کا نہین ذکر کیا مین نے پیچھے حدیث کے اور یہ اس واسطے ہی کہ نہین خبردار ہوا مین اوپر روایت کرنے والے اُسکے کے پس چھوڑ دی مین نے اُس جگہہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اُسکے پس ملا دے اُسکو ساتھ اُس حدیث کے نیک دے اللہ تجکو بدلہ اور نام رکھا مین نے اس کتاب کا مشکوٰۃ المصابیح **ف** مصابیح جمع مصباح کی مصباح کہتے ہین چراغ کو اور مشکوٰۃ کہتے ہین طاقچہ کو جیسے کہ چراغ رکھے جاتے ہین بیچ طاق کے اسی طرح کتاب مصابیح رکھی ہوئی ہی اس مشکوٰۃ مین (وَأَسْأَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا أَقْصِدُهُ) اور سوال کرتا ہون مین اللہ سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اوپر طرح مذکور کے اور تمام کرنے پر اور سب امور پر اور مدد کرنے کا اور ہدایت کرنے کا اور بچانے کا یعنے خطا سے اور آسان کرنا اُس چیز کا کہ قصد کیا مین نے اُسکا (وَأَنْ يَنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ) اور سوال کرتا ہون یہ کہ نفع دے مجکو بیچ زندگی کے اور پیچھے مرنے کے اور سب مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز اور نہین بازگشت گناہون سے اور نہین قوت اوپر بندگی کے مگر ساتھ اللہ کے کہ غالب ہی حکمت والا **ف** نفع دنیا زندگی مین یہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنے کتاب کی اور لوگون کے سکھانے کی اور موافق حدیثون کے عمل کرنے کی اور فائدہ پیچھے مرنے کے یہ ہی بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونی

فصل اب بعد اسکے پہلے حدیث مین مشغول ہونے سے کتنی باتین جاننا چاہیے کہ حدیث پڑھنے مین کام آوینگی اور موجب ہونگی زیادتی سمجھ کو ایک بات اُنمین سے یہ ہی کہ اول حدیث کو معلوم کرے حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتے ہین قول اور فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معنی قول اور فعل کے ظاہر ہین اور سیرت یعنی خصلتین اور بیان صورت شکل حضرت کا اور حال جیسے کہ کہین دندان مبارک حضرت کا جنگ احد مین شہید ہوا یا مثل اسکے اور معنی تقریر کے یہ ہین کہ مثلاً ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر مطلع ہوئے اور اُس سے منع نہ کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتے ہین یہ بھی داخل حدیث کے ہی اور تقریر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہی نہ اور کسی کی اور بعضون کے نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بھی حدیث کہتے ہین پس جو حدیث کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اُسکو حدیث مرفوع کہتے ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ حدیث یا کیا یہ کام یا تقریر کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہین ابن عباس سے یہ حدیث مرفوعاً آئی ہی یا کہین رفع کیا اسکو ابن عباس نے اور جو کہ صحابہ تک پہونچے اسکو حدیث موقوف کہتے ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ بات ابن عباس نے یا تقریر ظاہر کی ابن عباس نے یا کہین یہ حدیث موقوف ابن عباس پر ہی اور جو حدیث تابعین تک پہونچے اسکو مقطوع کہتے ہین اور مشہور یہ ہی کہ موقوف اور مقطوع کو اثر کہتے ہین بعد اسکے یہ جاننا چاہیے کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہی اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث کو کہتے ہین اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث

کا درمیان مین سے ایک رہ جاوے اُسکو حدیث متصل کہتے ہین اور اگر ایک رہ جاوے اُسکو منقطع کہینگے اور اگر ایک سے زیادہ رہ جاوین اُسکو معضل کہینگے اور اگر سر سے راوی رہ جاوے خواہ ایک یا کئی اُسکو معلق کہتے ہین اور اگر آخر سند سے بعد تابعی کے راوی یعنے صحابی نہ مذکور ہو اُسکو مرسل کہتے ہین جیسا کہ تابعی کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیثین باعتبار سند کے تین قسم پر ہین صحیح اور حسن اور ضعیف صحیح اعلی مرتبہ ہے اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم کیا چاہیے کہ حدیث صحیح کسے کہتے ہین حدیث صحیح وہ ہے کہ کتاب مین سند کو مصنف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ساتھ نقل کرنے راویون صاحب عدالت کے اور صاحب ضبط کے نقل کی ہو اور وقت پہونچانے حدیث کے پہونچانے والا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بھی ہو اور معنی عدالت کے یہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقوی کا ہو کہ جھوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اُس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنے چھوٹے گناہ اُن پر بھی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو سب اسباب فسق کے سے اور صاحب مروت کا ہو یعنے ایسے کام بھی اُس سے نہوتے ہون کہ لوگون کے نزدیک ہلکا ہو جیسے ننگے سر بازار مین چلے جانا یا بازار مین ایک کونے مین بیٹھکر پیشاب کرنا یا رستے مین چلتے ہوئے طعام یا کچھ چیز کھا لینا ان باتون سے بھی احتراز کرتا ہو اور معنی ضبط کے یہ ہین کہ ہشیار ہو تاکہ یاد رکھے الفاظ حدیث کے اور غلطی نہ کرے اور نہ بھولے اور نہ شک کرے وقت سننے کے اور نہ وقت پہونچانے کے اور اسی طرح سے ہر شخص صاحب کتاب سے آنحضرت صلعم تک متصف ان صفات کر ہو ایسا شخص جو نقل کرے اُسکو حدیث صحیح کہتے ہین پس یہ صفتین اگر پائی جاوین اُسکو صحیح لذاتہ کہتے ہین اور اگر کچھ قصور اُنمین ہو اور کثرت طرق سے وہ نقصان پورا ہو جاوے اُسے صحیح لغیرہ کہتے ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اُسکو حسن کہتے ہین اور حدیث ضعیف وہ ہے کہ یہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن مین معتبر ہین ان مین سے ایک یا زیادہ اُنمین سے مفقود ہو اور راوی اُسکا عدالت یا ضبط نہ رکھتا ہو اور حدیث مین اگر راوی اُسکا ایک ہی کسی طبقہ مین اُسکو غریب کہتے ہین اور اگر دو ہو وین اُسکو عزیز کہتے ہین اور اگر زیادہ دو سے ہو وین اُسکو مشہور اور مستفیض کہتے ہین اور اگر کثرت روایت کی اُس حد کو پہونچے عقل کے نزدیک محال ہو جھوٹ بولنا اُنکا اُسکو متواتر کہتے ہین اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہے شاذ وہ حدیث ہے کہ روایت کی گئی ہو مخالف اُس حدیث کے کہ روایت کیا ہو اُسکو ثقات نے اور منکر وہ ہے کہ روایت کرے اُسکو راوی ضعیف مخالف اُس کسی کے کہ ضعف اُسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہے اور بہت قسمین حدیث کی ہین اختصار کے لیے کہ عوام کو اُنکا سمجھنا بھی مشکل ہوگا اُسپر اکتفا کیا اور یہ اقسام حضرت شیخ عبدالحق رح کے ترجمہ مین سے لکھی ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین یہ ہین بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور بعضون کے نزدیک بدلے ابن ماجہ کے موطا امام مالک کی ہے پس سوائے بخاری اور مسلم کے چار کتابون باقی مین ہر طرح کی حدیثین ہین صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اُنکے مصنفون نے بیان کر دیا ہے ف پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے سو احوال حضرت عمر کا یہ ہے کہ نام اُنکا عمر اور کنیت اُنکی ابو حفص اور لقب اُنکا فاروق اور سب سے پہلے امیر المومنین کرکے یہی مشہور ہوئے اور قوم اُنکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہے قریش مین اور بطن یعنے ایک گروہ اور جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت صلعم کے نسب مین بیچ کعب بن لوی کے اور وجہ لقب حضرت عمر کے کہ فاروق ہوا یہ ہے کہ مدینہ مین ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین مسلمان تھا جھگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اُس یہودی کی رجوع آنحضرت کی طرف اس واسطے تھی کہ وہ یہودی سچا تھا اور جانتا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سچے کو سچا کرینگے اور رعایت کسی کی نہ کرینگے اور منافق نے کہ اصل مین جھوٹا تھا اُسنے کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہودیون کا سردار تھا اور یہودی رشوت لیکر سچے کو جھوٹا کر دیتے تھے اور جھوٹے کو سچا اسواسطے وہ منافق یہودیون کی طرف لیے جاتا تھا کہ

رشوت دیکر اپنا معاملہ جیت جاؤنگا آخر ش کو وہ یہودی اُس منافق کو حضرت پاس لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت
کیا منافق راضی نہوا ساتھ حکم آنحضرت صلعم کے باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کے حکم سے مدینے میں قضا کرتے تھے اور اس
نیت پر منافق لے چلا حضرت عمر پاس کہ حمیت اسلام کی کر کے مجکو سچا کرینگے اور میرا حق ثابت کرینگے آخر دونوں گئے حضرت عمر پاس اور یہ
اسکے روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہم دونوں گئے تھے حضرت صلعم پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکے ہیں اور یہ منافق راضی نہوا ساتھ حکم
آن حضرت صلعم کے حضرت عمر نے منافق سے پوچھا کہ یہ بات اسی طرح ہے منافق نے اقرار کیا حضرت عمر نے کہا کہ تم ٹھہرے رہو اور آپ گھر
میں جاکر تلوار لے لئے اور اُسی تلوار سے منافق کا سر اُڑا دیا اور کہا کہ یہ حال ہے اُس شخص کا جو راضی نہو ساتھ حکم آن حضرت صلعم کے اور یہودی
وہان سے اس خوف سے بھاگ گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آن حضرت صلعم پاس آئے اور کہا کہ عمر فرق کر دینے والا ہے درمیان حق اور
باطل کے اُسی دن سے فاروق مشہور ہوئے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں اور اور تفسیروں میں شان نزول اس آیت کے میں لکھا ہے (يُرِيدُونَ
أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا) اور اسلام حضرت عمر کا چھٹے سال ہے نبوت سے کہ
چالیس یا انتالیس مرد اور دس عورتیں مسلمان ہوئی تھیں بعد انکے حضرت عمر مسلمان ہوئے اور انکے مسلمان ہونے کے بعد اسلام ظاہر ہوا
پہلے اس سے مسلمان پوشیدہ مسلمانی رکھتے تھے اور یہ آیت نازل ہوئی (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) یعنی اے نبی
کافی ہے تجکو اللہ اور جو کہ پیرو تیرے ہیں مومنوں سے اور بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ خلیفہ ہوئے اور انسے سب نے بیعت کی تیرھوین سال ہجرت
سے اور شہادت انکی ہوئی ایک نصرانی کے ہاتھ سے کہ نام اُسکا ابو لولوہ اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تھا مدینے کے شہر میں مسجد نبوی میں صبح کی نماز
میں بدھ کے دن ستائیسوین ذی الحجہ کو تیئسوین سال ہجرت سے اور وفات انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی ترسٹھ برس کی ہوئی اور انسے بہت صحابیوں
اور تابعین نے حدیثیں نقل کی ہیں اور حدیثیں مرفوع انسے پانچ سو انتالیس نقل ہوئی ہیں اور انکی مُہر میں یہ لکھا تھا کہ کفی بالموت واعظا یا عمر یعنی
کافی ہے نصیحت کو یاد رکھنا موت کا اے عمر اور تھے سخت ترجیح مقدمہ اللہ کے اور نہایت کوشش کرتے تھے امور دین میں اور نہایت صاحب رتبے تھے اور اللہ
تعالی نے مقرر کیا تھا حق انکی زبان پر اور انکے اسلام سے دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان نے انکی اسلام سے خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیوں
مناقب اور خوبیوں کا کچھ شمار نہیں (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ
مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
روایت ہے حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہو خدا ان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتوں
کے اور نہیں ہے واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہے ہجرت اُسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے پس ہجرت اُسکی طرف
اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے ہے اور جو شخص کہ ہو ہجرت اُسکی طرف دنیا کے کہ پہونچے اُسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے اُس سے پس ہجرت
اُسکی طرف اُس چیز کے ہے کہ ہجرت کی طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مصنف نے حدیث باب سے پہلے لایا گویا اشارہ ہے کہ طالب
کو چاہیے کہ اوّل نیت خالصۃً للہ کرے اس علم شریف کے طلب کرنے میں پھر تحصیل علم کرے اور محدثین اتفاق رکھتے ہیں اوپر فضل و شرف
اس حدیث کے اور بعضے علما نے اس حدیث کو نصف علم کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہیں واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس
جملہ کا اور پہلے جملہ کا یکسان ہے یہ تاکید ہے پہلے کی کہ عمل بغیر نیت کے معتبر نہیں اور ایک عمل میں جتنی نیتیں کریگا اتنا ہی ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی
کے دینے میں اگر نیت فقط صدقہ دینے کی کریگا صدقے ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانے ناتے کا اور اگر دونوں نیتیں کریگا دوہرا ثواب پاویگا اسی

طرح مسجد کے جانے مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلا نیت کرے کہ وارد ہوا ہی کہ مسجد گھر اللہ تعالی کا ہی اور جو کوئی مسجد مین آتا ہی تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہی اور وہ کریم ہی اور واجب ہی کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنے والون اپنے کی کرتا ہی پس مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاویگا اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہی پس اس نیت سے اسکا ثواب پاویگا اور نیت کریگا کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کہ جو بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتے یہان محفوظ ہین اُس سے اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علماے کہا ہی کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اُنکے نزدیک ہو جائیگا اور ثواب اُسکا پاویگا یہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوۃ و سلام بھیجنا حضرت صلعم پر اور اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے انکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین تنہائی اللہ کے ذکر کے لیے اور تلاوت قرآن کے لیے یا سننے قرآن کے لیے یا وعظ نصیحت کے لیے میسر ہوتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر اور دعا کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کے گھرون خدا سے بیٹھے اور تلاوت قرآن اور آپس مین پڑھنا اور پڑھانا اُسکا کرے تو گھیر لیتے ہین اُسکو ملائک اور ڈھانک لیتی ہی اُسکو رحمت اور نیت کرے کہ وضو کرکے مسجد مین نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کرے کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بھائیون کے ملاقات کی اور انپر سلام علیک کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہی اور جا سے نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق بیچ شہود ذات کے عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہو سکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہی کیون نہو یہ ثواب جبکہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنے مین ثواب پاتا ہی مثلا خوشبو لگانے مین جمعہ کو یا جب چاہے قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت خوشبو کو دوست رکھتے تھے اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کرے اور نیت کرے کہ جو میرے پاس بیٹھے گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبو میری کے غیبت کرکے گناہ مین پڑیگا خوشبو لگا کر اُسکو غیبت سے بچاؤنگا اور قصد کرے معالجہ دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس اسی طرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہو سکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاوے گا اور اگر فقط واسطے لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہی اور معنی ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر دار الاسلام مین اللہ کی خوشی کے لیے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ کی رضامندی کے لیے ہی ثواب پاویگا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہی کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنے مین اگر نیت رضائے حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کرکے آیا تھا واسطے طلب ایک عورت اُم قیس نامی کے اُسکے حق مین یہ حدیث فرمائی چنانچہ اُسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق کے ترجمہ مین ہی اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوے ہین (اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ) (وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ) وَالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ (وَالْعَمَلُ بِالنِّیَّۃِ) ف بیچ بیان کتنے مسائل نیت کے مسئلہ جاننا چاہیے اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کیے گئے ہون جیسے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج پس اس طرح کے عمل بدون نیت کے معتبر نہین نہ قبول ہوتے ہین خدا کے

نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین اگر کوئی نماز پڑھے بغیر نیت کے اسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسی طرح سے روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسی طرح سے
زکوۃ اور حج بدون نیت کے قبول نہین اور بعضے عمل غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو انمین نیت کا ہونا ضرور ہی یا نہین پس اسمین اختلاف ہی
علما کا یعنے امام شافعی کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہی کس واسطے کہ فرض ہی اُنکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین
ہوتا اور امام اعظم کے نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کے ہو جاتا ہی کس واسطے کہ اُنکے نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہی اس سبب اگر نیت نہ کی
تو بھی وضو ہو گیا نماز پڑھنی اُس سے درست ہی اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہی طرف اللہ تعالی کے یعنے جو کام کرے اللہ تعالی کے لیے
کرے اور ساتھ قصد بجا آوری حکم اور طلب رضا اُسکی کے کرے اور معنی نیت کے ہین کہ دل سے قصد کرے اور زبان سے کہنا شرط نہین ہی
سب عبادتون مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسی واسطے کتاب محیط مین لکھا ہی کہ اعتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کو اختلاف
ہی کہ زبان سے کہنی سنت ہی یا مستحب ہی یا مکروہ ہی اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکھا ہی کہ نہین منقول ہوا آن حضرت صلعم سے اور
نہ صحابیون سے زبان سے کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چارون امامون سے اور کتاب مفید مین یہ نقل کیا ہی
کہ بعضے مشائخ نے زبان سے کہنا نیت کا مکروہ رکھا ہی اور بعضون نے اسکو مستحب کہا ہی سو مستحب بھی اسقدر ہی اللھم انی ارید صلوۃ کذا فیسرہا لی و
تقبلہا منی اس طرح کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین چنانچہ یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ مین
مفصل لکھا ہی پس تحقیق اسکی نزدیک لکھنے والے ترجمہ کے یہ ہی جب پیغمبر صلعم سے اور صحابیون سے اور چارون امامون سے کہنا لفظ نیت کا نماز
مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور پیچھے علما نے اختلاف کیا ہی اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین اور بدعت ہونے مین اور سنت
ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونے کے اور بدعت ہونے کے یعنے بعضے کہین کہ سنت ہی اور
بعضے کہین کہ بدعت ہی پس احتیاط اس جگہ یہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجیے چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوی عالمگیری مین سے معلوم ہوتی ہی اور اسی
طرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونے کے اُسکو بھی ترک کیجیے اور جاننا چاہیے کہ نیت بیچ عبادت کے ضرور ہی اور کام حرام
مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیزمین اگر نیت کرے عبادت کی یا اُس مباح چیز مین کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور
شیخ عبد الحق دہلوی نے بیچ ترجمہ مشکوۃ کے یہ لکھا ہی کہ علما نے اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اس پر کہ پکار کر کہنا نیت کا
مشروع نہین ہی اور محدثون نے کہا ہی کہ بیچ کسی روایت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی کہ ساتھ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے کرنے فعل آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہی ویسے ہی جو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کبھی نہ کیا ہو اُس فعل کے نہ کرنے مین بھی اتباع لازم ہی اور چاہیے کہ اُس چیز پر دوام نہ کرے جو شارع سے ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کرے
ایسی چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہانتک مطلب ترجمہ شیخ عبد الحق دہلوی کا مسئلہ نیت وضو
مین سنت ہی اور جگہ کرنے نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دھونے منھ کے ہی اور بہتر یہ ہی کہ کرے نیت وقت دھونے ہاتھون
کے پہونچے تک تاکہ ثواب سنت کا بھی ہو وے پہلے دھونے منھ کے اور غسل مین بھی نیت سنت ہی اور لائق ہی کہ ہووے وقت شروع
کرنے وضو کے اور تیمم مین نیت فرض ہی اُس وقت نیت کرے کہ جس وقت ہاتھ مٹی پر رکھے اسکے بعد ہاتھ منھ پر پھیرے اور ہاتھون پر مسئلہ
بیچ نیت کے کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنے مسلمان کی عبادت مقبول ہی اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہی اور

دوسرے امتیاز یعنے اتنی عقل رکھتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجھتا ہو اس واسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے غیر تمیز والے
کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہی اُسکا علم چاہیے پس اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کرے نماز اُسکی صحیح
نہین ہوئے کی اور چوتھے یہ کہ منافی نیت کے کوئی چیز نہ کرے جیسے کہ کوئی اگر بعد اسلام لانے کے اور عبادت کرنے کے مرتد ہوا معاذ اللہ
تو سب عبادت باطل ہوئی اسی طرح اگر کسی نے نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور اُنکو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونون باطل ہوئے کس واسطے
کہ توڑنا منافی نیت کے ہی مسئلہ ۴ نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہیے ایک تو یہ کہ نماز پڑھتا ہون دوسرے یہ کہ فرض پڑھتا ہون
اور تیسرے یہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتھے یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کرے ان چارون باتون کو دل مین وقت شروع
نماز کے ٹھہراوے اگر ان چارون مین سے ایک کا بھی دھیان نہوگا تو نماز نہین ہونے کی مسئلہ ۵ عبادت واجب حکم نیت مین مانند
فرض کے ہی یعنے تعین واجب کا ضرور ہی جیسے تعین فرض کا مسئلہ ۶ سنت ساتھ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے صحیح ہوتی ہی
سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونون برابر ہین مسئلہ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی ساتھ نیت روزہ رمضان کے اور ساتھ نیت نفل
کے اور ساتھ نیت مطلق روزے کے یعنے روزہ کی نیت کی اور نیت مین اُسکی فرض ہی نہ سنت ہی نہ نفل ہی نہ واجب ہی تو اس صورت مین
بھی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بھی درست ہی اور فجر کو بھی درست ہی دوپہر سے پہلے پہلے یعنے نصف
نہار شرعی سے اور دن شرع مین شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سے اور تمام ہوتا ہی غروب آفتاب تک اسکی ادھواڑے سے پہلے نیت کرے اور
روزہ نفل مین بھی نیت رات سے درست ہی اور دن کو بھی درست ہی آدھے دن سے پہلے پہلے اور نذر معین روزہ کی بھی نیت رات سے
درست ہی اور دن کو بھی آدھے دن سے پہلے پہلے اور نیت روزے قضاے رمضان کے اور کفارہ کے روزون کی اور نذر مطلق کے روزون
کی ان تینون طرح کے روزون کی نیت رات سے چاہیے دن کو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہی کہ دن معین کرے فلانے
دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو مین روزہ رکھون گا اپنے ذمہ پر لازم کر لے یہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہی کہ ایک روزہ
یا کئی روزے میرے ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہے کہ اگر فلانا کام میرا ہو جاویگا یا فلانا بیمار میرا اچھا ہو جاویگا دس روزے رکھون گا یا کم یا زیادہ
اس سے رکھونگا تو جب چاہے رکھ لے مسئلہ نیت زکوٰۃ کی اسطرح سے ہی کہ جس وقت پیسا زکوٰۃ کا دینے لگے اُسوقت نیت ادا کے
زکوٰۃ کی چاہیے اور یا مال زکوٰۃ مین سے ایک قدر مال کی جدا کر رکھے بہ نیت زکوٰۃ کے اُسمین سے دیا کرے تو دینے کے وقت نیت کچھ ضرور
نہین بلکہ وقت جدا کرنے مال کے نیت کفایت کرتی ہی اور اگر مال زکوٰۃ کا کسی فقیر کو دیا اور وقت دینے کے نیت ادا کرنے زکوٰۃ کی نہ تھی
پیچھے اسکے نیت کر لی بشرطیکہ فقیر کے پاس وہ مال موجود ہو تو زکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اُسکے پاس پھر نیت کرنے سے زکوٰۃ ادا نہین
ہوتی اور صدقہ فطر اور نذر زکوٰۃ کے ہی نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہی زکوٰۃ کا پیسا ذمی کافر کو دینا نہین درست
مسئلہ نیت کرنی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہی جیسے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی اُسنے
روزہ کی نیت اسکی درست ہی اور اس نیت کرنے مین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سے نقل کیا ہی بیچ بیان نیت کے
مسئلہ وقت شروع کرنے عبادت کے مانند نماز کے نیت چاہیے اور درحالت ادا کرنے کے رہنا نیت کا شرط نہین یعنے ہر ہر رکن مین
نیت ضرور نہین اسواسطے وقع حرج کے مسئلہ ۱۱ ایک شخص نے شروع کی نماز فرض پھر گمان کیا کہ یہ نماز نفل ہی اور پورا کیا اُسکو اوپر نیت نفل
کے کفایت کرتا ہی اُسکو نماز فرض سے کس واسطے کہ بیچ مین شبہہ پڑنا مضر نہین چنانچہ یہ بھی اشباہ مین نہایہ سے نقل کیا ہی مسئلہ ۱۲ یعنی عبادت

مین نری دل کی کفایت نہین جب تلک کہ منھ سے نہ کہے ان مین سے ایک نذر ہی اگر آدمی دل مین ارادہ کرے نذر کا اُس سے نذر نہین ہوتی جبتک کہ منھ سے نہ کہے کہ اتنی نمازین میرے ذمہ پر ہین یا اتنے روزے رکھنے یا اتنے مصلی کھلانے میرے ذمہ پر ہین اور اُنہین سے ایک وقف ہی کہ دل مین نیت کرنے سے وقف نہین ہوتا جبتک کہ منھ سے نہ کہے اور سواے عبادت کے بعضی چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت اُنہین کچھ کام نہین کرتی جیسے طلاق و عتاق کہ دل مین نیت کیے سے طلاق و عتاق نہین ہوتے جبتک منھ سے نہ کہے **مسئلہ ۱۳** اگر ایک شخص نے ایک چیز خریدی واسطے کام مین لانے اپنے کے مثلاً لونڈی خریدی واسطے خدمت کے یا کپڑا خریدا واسطے پہننے کے یا کتاب خریدی واسطے پڑھنے کے یا جانور خریدا واسطے سواری کے اور یہ بھی دل مین ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوۃ نہین دینی آتی **مسئلہ ۱۴** اگر ایک شخص نے نیت کی روزے کی دن شک کے اگر یہ دن ہی سلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا تو روزہ ہی تو نیت روزے کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزے کے وصف مین نہ اصل مین یعنی اسطرح کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اس طرح کی نیت کرنی درست ہی اگر ہی دن رمضان کا تو روزہ فرض ادا ہوگا **مسئلہ ۱۵** مباح چیز مختلف ہوتی ہی اعتبار نیت کے اور قصد کے اگر مباح سے قصد طاعت کا ہی تو وہ مباح بھی عبادت ہی جیسے کھانا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سے اور اگر قصد نہین عبادت کا ثواب نہین **مسئلہ ۱۶** طلاق اگر لفظ کنایت ہی تو اُسمین نیت ضرور ہی اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہی اُسمین نیت ضرور نہین **مسئلہ ۱۷** آیت قرآن کی بہ نیت ذکر کے پڑھنی بدون ارادہ قرأت کے درست ہی جنابت کی حالت مین اور بدون ارادہ ذکر کے بارادہ قرأت کے قرآن پڑھنا جنابت کی حالت مین درست نہین حرام ہی **مسئلہ ۱۸** اگر نیت تجارت کی کی اُس چیز مین کہ نکلتی ہی زمین سے عشری زمین مین سے نکلی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کی زمین سے یا عاریت کی مین سے اُسپر نہین زکوۃ **مسئلہ ۱۹** اگر نیت کی تجارت کی اُس جنس مین کہ اُسکو حاصل ہوئی ہی بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کے اور خلع کے اور مہر کے اور وصیت کے نہین ہی اُسمین زکوۃ اگرچہ سال گذر جاے مگر جب وہ چیز بکیگی اُس مال مین کہ عوض اُسکے ملا ہی زکوۃ دینی آویگی جب اُسپر سال گذر لیگا **مسئلہ ۲۰** بیچ جانورون چرنے والون کے کہ اکثر سال جنگل مین چرتے ہین اور اُسمین نیت ہو اسکے دودھ کی اور بچون کی تو اُسمین زکوۃ ہی سواشی کی اور اگر اُسنے نیت کرلی سوداگری کی پس اُسمین زکوۃ سوداگری کی ہی بشرطیکہ وقت خرید کرنے کے نیت سوداگری کی ہوا اور اگر وقت خریدنے کے قصد کیا سوار ہونے کا یا لادنے کا یا ذبح کرکے کھانے کا پس نہین زکوۃ **مسئلہ ۲۱** جو کوئی زکوۃ خوشی سے نہ دے پس زکوۃ لینے والا امام کی طرف سے نہ لیوے اُس سے زبردستی اگر لیگا زبردستی تو زکوۃ نہین ادا ہونے کی اسواسطے کہ زکوۃ مین اختیار شرط ہی لیکن زور آوری کرے اُسپر ساتھ قید کرنے کے تاکہ وہ خود بخود ادا کرے اور وہ جو بعضی روایتون مین لکھا ہی کہ امام زبردستی سے لیوے اور اُسکو زکوۃ کے مصرف مین خرچ کرے تو کفایت کرتا ہی پس یہ روایت ضعیف ہی روایت معتمد اور معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینے سے زکوۃ ادا نہین ہوتی **مسئلہ ۲۲** نیت بیچ خطبہ کے واسطے جمعہ کے چاہیے اگر ایک شخص منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کے چھینک آئی اُسکو اُسنے الحمد للہ کہا واسطے چھینک کے جمعہ کا خطبہ صحیح ہوا اور اسیطرح سے خطبہ عیدین منبر پر چڑھکر بدون نیت عیدین کے اگر حمد و ثنا اللہ کی کرے خطبہ ادا نہین ہوتا **مسئلہ ۲۳** بیچنا شیرہ انگور کا کہ اُس سے لوگ بناتے ہین شراب اگر بہ نیت سوداگری کے بیچے اور اُسکی نیت مین کچھ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر غرض کرین بیچنے سے واسطے بنانے شراب کے تو حرام ہی اسی طرح لگانا درخت انگور کا اگر بہ نیت اسکے ہی کہ لوگ کھاوین انگورون کو تو نہین حرام اور اگر اس ارادہ سے لگاوے کہ شراب بناوینگے تو حرام ہی اور اسی طرح شیرہ لگانا انگور کا بہ ارادہ سرکہ کے حرام نہین اور بارادہ شراب بنانے کے حرام ہی

اور اسی طرح کسی شخص مسلمان سے ملاقات نہ کرنا بارادہ اسکے کہ خفگی ہو حرام ہے اور اگر یہ ارادہ نہیں مدت مدید تک ملاقات نہ کرے تو حرام نہیں
اور اسی طرح ترک کرنا زینت کا عورت کو کسی میت پر سوائے اپنے خاوند کے زیادہ تین دن سے اگر قصد کیا عورت نے چھوڑنے بناؤ کا
اور لگانے خوشبو کا بطریق سوگ رکھنے کے واسطے میت کے اور ماتم داری کے حرام ہے اور اگر اس ارادہ پر نہیں تو نہیں حرام اور اسی
طرح جو مباح چیزیں چھوڑ دیتے ہیں واسطے مردہ کے مثلاً اچار نہ ڈالنا چرخہ نہ کاتنا دال نہ دھونی چارپائی پر نہ سونا سوئیاں نہ بانٹنی نہ پکانی
نہ بھونتی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کی نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک یہ سب باتیں حرام ہیں اور اگر بغیر ارادہ سوگ کے یہ سب باتیں
سوائے شادی مذکورین کے برسوں تک نہ کرے تو حرام نہیں لیکن شادیوں کا کرنا ہی بہتر ہے کس واسطے کہ ان شادیوں کا کرنا سنت ہے
مسئلہ ۲۴ نیت پیچ نماز جنازہ کے اس طرح سے کرے کہ نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے میت کے مسئلہ سجدہ تلاوت میں تعیین کرنا کہ
اس تلاوت کا سجدہ ہے کچھ ضرور نہیں مسئلہ ۲۶ اقتدا امام کی بدون نیت کرنے کے صحیح نہیں ہوتی اور امامت بدون نیت کے صحیح ہے
مگر جس وقت کہ عورتیں اسکے پیچھے نماز پڑھتی ہوں تو اس وقت اقتدا عورتوں کی ساتھ اس امام کے بدون نیت امام کے صحیح نہیں ہوتی
پس عورتوں کی نماز جب تک امام نیت امامت عورتوں کی نہ کرے درست نہیں ہونے کی اور بعضوں نے جمعہ اور عیدین کو اس حکم سے استثنا
کر رکھا ہے یعنے جمعہ اور عیدین میں بدون نیت امام کے بھی عورتوں کو اقتدا درست ہے مسئلہ ۲۷ اگر ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں کسی کا
امام نہیں ہونے کا اور اس شخص [redacted] کیا اور کسی نے اسکے ساتھ اقتدا کی اقتدا اسکی صحیح ہے لیکن قسم اسکی ٹوٹی یا نہیں قضاءً ٹوٹی
اور دیانۃً نہیں ٹوٹی یعنے قاضی حکم ٹوٹنے کا کریگا اور دیانۃً یعنے عند اللہ نہیں ٹوٹی مگر جس وقت گواہ کیا اس نے پہلے شروع کرنے نماز کے
پس قضاءً بھی نہیں ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگوں کا اسطرح کا قسم کھانے والا بیچ نماز جمعہ کے صحیح ہوگی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضاءً اور نہیں قسم
ٹوٹتی اگر جس وقت امام ہوا نماز جنازہ میں اور سجدۂ تلاوت میں اور اگر قسم کھائی ایک شخص نے کہ میں فلانے شخص کا امام نہیں ہونے کا اور
امامت کی لوگوں کی اس ارادہ پر کہ اسکا امام نہیں ہوں اور امام ہوں غیر اسکے کا پھر اقتدا کیا اسکا اس شخص نے پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ
جانا مسئلہ ۲۸ ہبہ نہیں ہے موقوف اوپر نیت کے اگر ایک شخص کوئی چیز بخشنے کسی کو ہنسی کی راہ سے پس بخشی گئی اور اگر کسی نے کسی کو سکھلایا
لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا کہ اس لفظ سے ہبہ ہو جاتا ہے پس اس شخص کے کہنے سے ہبہ نہیں ہوتا نہ اس جہت کہ نیت شرط ہے بلکہ واسطے ہونے
شرط ہبہ کے اور شرط ہبہ کی کیا ہے رضامندی بخشنے والے کی اسپر اگر کوئی شخص زور آوری کرے ہبہ کرنے پر تو نہیں درست خلاف طلاق اور عتاق
کے کہ حالت زور آوری میں بھی درست ہو جاتا ہے اس واسطے کہ ان دونوں میں رضا شرط نہیں مسئلہ ۲۹ اگر مقتدی نے پڑھا سورۂ فاتحہ نماز جنازہ
میں ساتھ نیت ذکر کے نہیں حرام باوجودیکہ مقتدی کو قرأت پڑھنی پیچھے امام کے نزدیک حضرت امام اعظم کے حرام ہے کس واسطے کہ اسنے بارادہ ذکر
کے پڑھی نہ بارادہ قرأت کے اور اسی پر مبنی ہے کہ اگر جنبی مرد یا عورت یا عورت حیض و نفاس والی الفاظ قرآن کے بارادہ ذکر اور دعا کے پڑھے
درست ہے اور اگر بارادہ قرأت قرآن کے پڑھے نہیں درست مسئلہ ۳۰ اگر ایک شخص آیا طرف دوکاندار کسی جنس والے کے واسطے خرید نے کسی
چیز کے اور اس بیچنے والے نے اپنی جنس مثل کپڑے یا غلہ یا پان وغیرہ کے کھولی اور واسطے رغبت دلانے خریدار کے کہا سبحان اللہ یا کہا
اللہم صل علی محمد تو یہ کہنا مکروہ ہے مسئلہ ۳۱ اگر کوئی شخص کھاوے زیادہ پیٹ بھرنے سے واسطے خواہش کے سو حرام ہے اور اگر اس نیت سے
کھاوے کہ کل میں روزہ رکھونگا ایسا نہ ہو کہ سستی ہو یا واسطے خاطر مہمان کے کہ بھوکا نہ رہے مستحب ہے مسئلہ ۳۲ کافر جس وقت سپرد کرے مسلمان کو
پس اگر تیر پھینکے اسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کے پس حرام ہے اور اگر اس ارادہ پر تیر پھینکیگا کہ کافر مارا جاوے نہیں حرام مسئلہ ۳۳ اسی طرح سے

اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی کی کہ مالک اسکا معلوم نہیں اٹھاوے اسکو باین ارادہ کہ پہونچاوُنگا اسکو مالک اسکے کو حلال ہی اٹھانا اسکا اس نیت سے اور اگر اٹھایا اسکو اس نیت سے کہ نہ دونگا مالک اسکے کو ہوگا یہ شخص غاصب گنہگار مسئلہ اسی طرح سے اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ حفاظت کے نہین مکروہ اور اگر نہین بارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ اسی طرح سے اگر کوئی شخص بیٹھ گیا ایک خرجی پر کہ اسمین ہی قرآن بارادہ حفاظت کے نہین ہی مکروہ اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ کبھی بندر رہنا کھانے سے ہوتا ہی واسطے پرہیز کے یا واسطے دوا کے یا واسطے نہونے احتیاج کے ان صورتون مین کچھ مستحق ثواب کا نہین ہوتا اور اگر بندر ہا کھانے اور پینے وغیرہ سے بارادہ روزہ کے ہوگا یہ بندر رہنا ثواب مسئلہ اسی طرح سے کوئی مسجد مین بیٹھا واسطے آرام کے مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹھا ہی واسطے انتظار نماز کے یا بہ نیت اعتکاف کے ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ اسی طرح سے دینا مال کا کبھی ہوتا ہی بطریق بخشش کے یا واسطے غرض دنیا کے اسمین کچھ ثواب نہین ہوتا اور کبھی ہوتا ہی دینا مال کا بہ نیت زکوٰۃ کے یا صدقہ نفل کے ہوتا ہی ثواب مسئلہ اسی طرح سے ذبح کرنا جانور کا کبھی ہوتا ہی واسطے کھانے کے پس ذبح کرنا ہی مباح اور کبھی ہوتا ہی عبادت جیسے کہ جانور قربانی کا ذبح کرنا اور کبھی ہوتا ہی واسطے تعظیم کسی شخص کے مردے کے یا زندے کے حرام ہوتا ہی یا کفر اوپر ایک قول کے مسئلہ نیت گنتی رکعت کی اور سجدون کی اور ارکان نماز کی نہین شرط ہی نماز کے اگر ایک شخص نے نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین پڑھتا ہون نماز صحیح ہوئی اور تعین نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص نے نیت کی امام معین کی پس ظاہر ہوا غیر اس امام کے نماز صحیح ہوئی مسئلہ ایک شخص نے نماز پڑھنے مین تعین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہون اور وہ وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اسکی درست ہوئی اور اگر اسی طرح سے نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تھا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نے دیکھا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین اس امام کے پیچھے کہ یہ زید ہی نماز پڑھتا ہون اور نکلا غیر زید کا پس نماز اسکی درست ہوئی اور اسی طرح سے اگر ہو دوریا آخر صف مین کہ نہین دیکھتا امام کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کے ہی زید پس نکلا غیر زید کے ایسی صورتون مین بھی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ مین پڑھتا ہون نماز پیچھے اس جوان کے پس ناگہان وہ نکلا بوڑھا نہین درست ہوئی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتھ اس بوڑھے کے اور نکلا وہ جوان درست ہی کس واسطے کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم اسکے کے بخلاف شیخ کے کہ شاب اسپر نہین بولتے مسئلہ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص واسطے اللہ کے پھر آیا اسکے دل مین ریا پس نماز اسپر ہی کہ اسنے شروع کی اور یہ ریا ہی کہ اگر تنہا ہو لوگون سے نہ پڑھے نماز اور اگر لوگون مین ہو تو پڑھے اور اگر لوگون کے ساتھ پڑھتا ہی تو اچھی طرح پڑھتا ہی اور اگر تنہا پڑھتا ہی تو اچھی طرح نہین پڑھتا پس واسطے اسکے ثواب ہی اصل نماز کا نہ حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص نے شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑھی ہی یا نہین اعادہ کرے بیچ وقت کے اور اگر شک کیا بیچ رکوع کرنے کے یا سجدہ کرنے کے اور وہ ہی بیچ اسی نماز کے تو اعادہ کرے رکوع یا سجدہ کو اور اگر بعد نماز کے شک ہوا تو نہین اعادہ یعنے پھیر نی نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہین یا نجاست کپڑے کو لگی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہ شک واقع ہوا ہی تو نماز از سر نو پڑھے اور اگر اسی طرح شک بارہا ہوتا ہی تو نئے سرے سے نماز پڑھنے کی کچھ حاجت نہین مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سے اوپر پانچ مرتبہ کے ہی اول تو ہاجس کہ پڑے دل مین پھر دوسری کہ جاری ہو اسکے دل مین اسکو کہتے ہین خاطر تیسری حدیث نفس کہ دل مین آتا ہی تردد اس کام کو کیجیے یا نہ کیجیے چوتھی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنے کو پانچوین عزم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا دل مین اس قصد کو اوپر کرنے کے پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا جاتا اس واسطے کہ نہین اسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہ بھی مرفوع ہین اس امت سے اور ہم اگر نیکی کا ہی لکھی جاتی ہی اسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین لکھا جاتا پس ہم بھی مرفوع ہوا اور اسے پر عزم پس محققین

اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہ مسائل اشباہ والنظائر مین سے نقل ہوئے لله الحمد کہ تمام ہوا علاقہ اس حدیث کا اب شروع ہوتی ہی کتاب الایمان **کتاب الایمان** یہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان کے **ف** ایمان شرع مین مراد ہی اس سے کہ یقینًا اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق اور تسلیم کو یعنے گرویدہ ہونے کو نہ پہونچے اور باطن اسپر قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن ازراہ عناد کے انکار کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہی کہ دل مین تصدیق رکھے لیکن حکم ایمان والون کے جب جاری ہونگے کہ زبان سے بھی اقرار کرے گر پھر اگو نگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کے اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنے بت کے یا زنار باندھنے کے شرعًا یہ بھی حکم کافر میں ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمان برداری کرنے احکام الٰہی کے سے اور بجالانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہیں پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کے ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونون کا نام دین ہی

الفصل الاول فصل پہلی

(عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّآئِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

روایت ہی حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہو اللہ انسے کہا کہ اس وقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ تھے بال نہین معلوم ہوتا تھا اوپر اس کے نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اسکو ہم مین سے کوئی یعنے غبار وغیرہ بھی مثل مسافرون کے اسپر نہ تھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے یہان تک کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لگا دیے دونون زانو اپنے طرف دونون زانو حضرت کے یعنے نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سنے اور رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون زانو اپنے کے یعنے جیسے شاگرد استاد کے آگے باادب بیٹھتا ہی یا رکھے اوپر دونون زانو آن حضرت صلعم کے اور کہا اے محمد خبر دو مجکو اسلام سے یعنے حقیقت اسلام سے فرمایا حضرت صلعم نے اسلام یہ ہی کہ گواہی دیوے تو یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے یہ کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور پڑھے تو نماز اچھی طرح یعنے ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتون اور آداب کے بجالاوے اور دیوے تو زکوٰۃ اور روزہ رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اسکے راہ کی کہا اس شخص نے کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہم نے واسطے اسکے کہ پوچھتا ہی حضرت سے اور تصدیق کرتا ہی اسکو کہا اس شخص نے خبر دو مجکو ایمان سے فرمایا حضرت صلعم نے یہ کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتون اسکے کے اور کتابون اسکی کے اور رسولون اسکے کے اور دن پچھلے کے اور ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اسکی کے اور برائی اسکی کے کہا سچ کہا تو نے کہا اس شخص نے پس خبر دو مجکو احسان سے یعنے نیکی کرنے سے

فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اُسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اُسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو کہا اُسنے پس خبر دے مجکو قیامت
سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے یعنی مین اور تو دونون برابر ہین نہ جاننے مین کہا اُس شخص
نے پس خبر دے مجکو علامتون اُسکی سے فرمایا علامت قیامت کی یہ ہی کہ جنے گی لونڈی مالک اپنے کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگے اور لونڈی بچہ کثرت
سے پیدا ہون گے اور علامت یہ ہی کہ دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو مفلسون کو چرانے والے بکریون کو کہ فخر کرین گے بیچ عمارتون
کے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سے حال نہ پوچھا کہ کون تھا پس فرمایا حضرت نے واسطے
میرے اے عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا پوچھنے والا کہا مین نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تھا آیا تھا تمہارے پاس
سکھاتا تھا تم کو دین تمہارا روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہ نے ساتھ اختلاف کے اور بیچ اُس روایت کے یہ ہی اور جب دیکھے
تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ چیزون کے کہ نہین جانتا اُنکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اُنھین پانچ
چیزون مین داخل ہی کہ سوا اللہ کے اُنکو کوئی نہین جانتا پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اُسکے ہی علم قیامت کا اور مینہ کا کہ کب برساوے گا آخر آیۃ
تک **ف** باقی آیت یہ ہی (وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) یعنی اور جانتا ہی
جو کچھ پیٹون مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کرے گا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مرےگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہی پس یہ باتین
سوا اللہ کے عقل سے کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروا دے ساتھ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکھے تو طرف
اُسکی راہ کے یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہوفے دریا سے درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتی رہتی اور تعجب لوگون نے اسلیے کیا
کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تھی تو پھر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اُسکی ذات اور صفات کو حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان
لاوے کہ بندے اللہ کے ہین نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم اُسکی ہین بھیجین رسولون اپنے پر اُن مین سے قرآن شریف
افضل ہی سب سے اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور فرقان اور سو اور چھوٹی اور رسولون پر ایمان لاوے کہ بھیجا اُنکو اللہ
تعالی نے واسطے خلق کے اور پاک تھے گناہون سے اور دن پچھلا مراد ہی مابعد موت سے قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تک
اعتقاد کرے کہ جو کچھ اللہ رسول نے خبر دی ہی احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوے کہ جو نیکی
بدی ہوتی ہی سب روز ازل کو لکھدی ہی اُسی کے ارادہ سے ہوتی ہی لیکن نیکی سے راضی ہی اور بدی سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نہ کرنے مین
دخل دیا ہی اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اُسکا ہی اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اُسکو کیونکہ جسکو
یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالی کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے ہین پس اگر نہین
دیکھ سکتا اُسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو یعنے اگر ایسی حالت عبادت مین تجھے نہین حاصل ہی کہ گویا کہ دیکھتا ہی تو اُسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان
کہ وہ حاضر ناظر ہی اسمین بھی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات اور سکنات مین جاننا چاہیے کہ مدار دین کا اور اُسکے کمال کا فقہ اور عقائد
اور تصوف پر ہی اس حدیث مین تینون چیزین بیان ہوئین اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اُسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوتے ہین اور ایمان اشارہ
ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کی ہین کہ کوئی انمین
سے بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کے درست نہین اسلیے کہ احکام الٰہی بغیر فقہ کے معلوم نہین ہوتے اور فقہ بغیر
تصوف کے تمام نہین ہوتی اسلیے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کے تمام نہین ہوتا اور یہ دونون بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح

و بدن کے کہ کوئی اُنہیں سے بدون دوسرے کے وجود نہیں پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا وہ زندیق ہوا یعنے بد دین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا وہ زاہد خشک ہوا اور جس نے دونون حاصل کیے پس محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گمراہی منہ التوفیق والاستعانۃ اور فخر کرینگے بیچ عمارتون کے یعنے گنوار محتاج اس درجہ کو پہونچین گے کہ اونچے مکان بناوینگے اور آپس مین فخر کرینگے یہ بسبب بے انتظامی کے ہوگا کہ رذالے خوش ہونگے اور اشراف اور کمال والے خراب یہ سب ترجمہ شیخ عبد الحق کے رسالہ مین مذکور ہی (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزون کے گواہی دینا اسکا کہ نہین کوئی معبود سوا خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اُسکے اور بھیجے ہوئے اُسکے ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُہَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاہَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایمان کی کئی اور ستر شاخین ہین پس افضل اُنہین سے ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنے کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر اُنہین سے ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا یعنے شرم کرنی بُرے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہی ایمان سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بضع عربی مین کہتے ہین تین سے نو تک کو اور تفصیل ان شعبون یعنے شاخون ایمان کی بعضی کتابون حدیث کی مین لکھی ہی وہ یہ ہی کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اُسکی پر اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کے اور صفات اُسکی کے ہی حادث یعنے نو پیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خداے تعالی کے فرشتون پر اور کتابون اُسکی پر اور پیغمبرون اُسکے پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرت پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانے مین یہ بھی داخل ہی کہ عذاب قبر کا بھی ہونا ہی بُرے لوگون کو اور نعمت ہونی ہی اچھے لوگون پر اور حساب وکتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگون کے تُلین گے ترازو مین اور اعمال نامہ ملینگے داہنے ہاتھ مین نیکون کو اور بائین ہاتھ مین بُرون کو اور پُل صراط پر گذرینگے اور دیدار حق تعالی کا مومنون کو نصیب ہوگا اور بہشتی بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور اسی طرح دوزخی دوزخ مین داخل ہونگے اور عذاب مین گرفتار رہینگے اور ہمیشہ اسی طرح سے عذاب مین رہینگے دوزخ مین سے کبھی نہ نکلینگے ان سب پر ایمان لانا یہ بھی شعبون ایمان سے ہی اور اور شعبے ایمان کے یہ ہین کہ محبت رکھنی اللہ سے اور محبت اور بغض اُسی کی راہ مین رکھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُنکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اُنپر درود بھیجنا اور اُنکی سنت پر چلنا یعنے اُنکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اُنکے طریق کو یہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور رسول کی ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اُس جگہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سے ہی اور نہین تو اللہ اور رسول سے محبت نہین اور شعبہ ایمان کا یہ ہی کہ عمل کرنا خالص خدا کے واسطے کہ اُسمین نگاہ غیر کی طرف اور دمیان دکھاوے کا نہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا منہ سے کہنے کا ہو یا دل مین اعتقاد کرنے کا ہو یا قسم اخلاق سے ہو ان سب صورتون مین اخلاص چاہیے یعنے یہ عمل خدا کے لیے ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہی چھوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سے ہی خوف خدا کا اور امید خدا سے یعنی گناہ کی باتون مین خدا سے ڈرتا رہے اور بندگی کی باتون مین اُس سے امید رکھے اور شعبون ایمان سے ہی توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہو جب ہی توبہ کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہی بمجرد گناہ کرنے کے اور شکر کرنا نعمت پر یعنے جو اللہ تعالی دے اُسکا شکر بجا لاوے اگر اللہ تعالی نے اسکے یہان اولاد دی تو عقیقہ کرے اور اگر نکاح کرے تو ولیمہ کرے اور اگر ختم قرآن کرے اُسکی خوشی کرے اگر اللہ تعالی نے مال دیا ہی تو زکوٰۃ ادا کرے اور صدقہ عید الفطر دے اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہی وفا

کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنے باز رہنا اُس سے اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چھوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چھوڑنا کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا سے اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنا گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سے اور اپنے تئین پاک رکھنا نجاست ظاہری اور باطنی سے اور پڑھنا نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈھانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کھلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرون کے ملک سے اور اُس ملک سے جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو اور بچانا دین اپنے کو بُری باتون سے اور ادا کرنا خدا کی نذرون کا اور ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کے حرام کاری سے اور خبرگیری کرنی ساتھ حقوق اہل و عیال کے اور فرمانبرداری کرنی مان باپ کی اور سلوک کرنا اُنکے ساتھ مال کر یا بدن کر یعنے مال سے بھی اُنکی خدمت کرے اور بدن سے بھی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق شرع کے اور سلوک کرنا ناتے دارون سے اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہے اور نرمی کرنی ساتھ لونڈی غلام کے اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانی لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو اور جو اسلام سے پھر جاوے اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا بُری چیز سے اور قائم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا کفار سے اور مبتدعین سے ہتیار کر اور زبان کر اور اسی مین ہے سرحد اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلے آوین اور ادا کرنی امانت اور دینا پانچوان حصہ غنیمت مین سے اور قرض موافق وعدہ کے ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگون سے اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا مال کا وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والے کو جواب دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگون کو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے تمام ہوئے شعبہ ایمان کے یہ سیوطی نے کتاب نقایہ مین مفصل ذکر کیے ہین یہان مجملاً لکھے گئے تا لوگ گھبراوین نہین آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس مین تامل کرے جسمین یہ سب پائے جاوین وہ مومن کامل ہے اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہے مدد مانگ کر اللہ تعالی سے ارادہ حاصل کرنے کا کرے کذا ذکر القاری رحمۃ اللہ علیہ اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے نجاست وغیرہ راہ سے ہٹاوے اور ظاہر دور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُٹھاوے بعد گرنے کے اور اگر پہلے سے نہ ڈالے اور راہ پاک رکھے وہ بھی دور ہی کرنیکا حکم رکھتا ہے بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہے لوگون کو ناحق اور حقیقت مین یہ اشارہ ہے ساتھ ترک وجود اور دعوی ہستی کے کہ اصل ہے سب برائیون کا بیت بردار خار و سنگ ز رہ اینچہ رمز بود یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُہَاجِرُ مَنْ ہَجَرَ مَا نَہَی اللّٰہُ عَنْہُ ہٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ) اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے یعنے زبان سے بُرا نہ کہے اور نہ غیبت کرے اور ہاتھ سے مارے نہین نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہے جسنے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہے اللہ نے اُس سے یہ لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین یہ ہے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون مسلمانون مین سے بہتر ہے فرمایا وہ کہ سالم رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم سے یہان تک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اُسکے باپ اُسکے سے اور اولاد اُسکی سے اور سب آدمیون سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ف

محبت دو قسم کی ہے ایک محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہے اسمین مجبور ہے اور وہ یہاں مراد نہیں دوسری محبت عقلی ہے وہی یہاں مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن بمقتضاے عقل اپنے کو مائل اسکی طرف کرتا ہے جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اسکی طرف مائل کرتا ہے اور کھاتا ہے بمقتضاے عقل کے جانتا ہے کہ صحت میری اسمین ہے اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو ماں باپ اور اولاد کفار کے قتل پر یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اسکو اگرچہ تکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع اولاد وغیرہ باعث ہوں اور حضرت نے اس سے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت صلعم ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہے سلامتی اپنی رسول کی فرمانبرداری مین ہے غرض کہ رضامندی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب کی رضامندیوں پر اور سب غرضوں پر مقدم رکھے جب حضرت صلعم کی محبت سب کی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب انھوں نے یہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتا ہوں سوا اپنی جان کے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ مومن کامل نہیں ہوئیگا تو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے جب تک کہ ہوں مین محبوب تر طرف تیرے جان تیری سے پس حضرت صلعم کی برکت توجہ سے اسی وقت انکے دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہے اللہ کی کہ آپ اب محبوب تر ہین طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا اللہ ہم سب کو یہی حالت نصیب ہو آمین آمین آمین (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِہِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاہُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہین جس مین کہ ہوں وہ چیزیں پایا اسنے بسبب اسکے مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووے اللہ اور رسول اسکا بہت محبوب طرف اسکے اس چیز سے کہ سوائے ان دونوں کے ہے اور وہ شخص کہ دوست رکھے کسی بندے کو نہین دوست رکھتا مگر واسطے اللہ کے اور وہ شخص کہ ناخوش رکھے پھر جانا بیچ کفر کے پیچھے اسکے کہ نکالا ہے اسکو اللہ نے اس کفر مین سے جیسا ناخوش رکھتا ہے گرنا بیچ آگ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عباس بیٹے عبد المطلب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمد کے رسول ہونے پر روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اسکے حکم پر اور بندگی اسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجالایا جو کچھ اسمین ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی انکی کی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَہُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ مین ہے نہین سنتا مجکو یعنے خبر رسالت میری کو کوئی اس امت مین سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پھر مرے اس حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا گیا ہوں مین ساتھ اسکے یعنے دین مگر کہ ہے وہ دوزخیوں مین سے روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّہُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَّطَاُہَا فَاَدَّبَہَا فَاَحْسَنَ تَادِیْبَہَا وَعَلَّمَہَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَہَا ثُمَّ اَعْتَقَہَا فَتَزَوَّجَہَا فَلَہٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ واسطے انکے دو ثواب ہوتے ہین ایک تو وہ شخص کہ اہل کتاب مین سے ہو ایمان لایا ساتھ نبی اپنے کے اور ایمان لایا ساتھ محمد کے اور دوسرا غلام کسی کی ملک

مین ہو جب ادا کرے حق اللہ کا اور حق مالکون اپنے کا اور تیسرا شخص وہ ہو کہ تھی نزدیک اُسکے لونڈی صحبت کرتا تھا اُس سے پھر ادب سکھلایا اُسکو پس اچھا ادب سکھلایا اُسکو اور سکھلائے اُسکو مسئلے شریعت کے اور اچھی طرح سکھلائے اُسکو پھر آزاد کیا اُسکو پھر نکاح کر لیا اُس سے پس واسطے اُسکے بھی دو ثواب ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہلے اور دوسرے شخص کے دو ثواب ہونے کے سبب ظاہر ہین اور تیسرے کو دوہرا ثواب بسبب آزاد کرنے اور نکاح کر لینے کے ہے اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے معنی اسکے یہ لکھے ہین کہ ہر عمل مین انکو دگنا ثواب ملتا ہے مثلاً اگر او نماز روزہ وغیرہ کرین دس نیکیان حاصل ہونگی اور انکو بیس (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمرتُ ان اُقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحق الاسلام وحسابہم علی اللہ متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر الا بحق الاسلام) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین اور پڑھین نماز اور دیوین زکوۃ پس جس وقت کہ کرین یہ بجا لائے انھون نے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اُنکا اوپر اللہ کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر کتاب مسلم مین نہین ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا ف مراد ساتھ گواہی کے یہان اقرار کرنا ساتھ اس کلمہ کے ہے یا جو کچھ حکم اس کلمہ مین ہے مثلاً جزیہ قبول کر لیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بھی نہین مارینگے مگر ساتھ حق اسلام کے یعنے مثلاً کوئی کسی کو مار ڈالے یا زنا کرے بحکم شرع اُسپر قصاص اور حد وارد ہوگی یا اگر کسی کا مال لے لیا دلوایا جاویگا اور حساب انکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگے اگر دل مین کفر وغیرہ رکھتا ہوگا اللہ تعالی آخرت مین سمجھ لیگا اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کے کہ اگر آوین اور ظاہر مین توبہ کرین ہم قبول کرینگے اور درگذر کرینگے خون ریزی انکی سے اور اس مسئلہ مین بہت سے قول ہین علماء کے قول ظاہر تر یہ ہے کہ اگر ایک نے ملحد پنا کیا اور ناسزا کہا اور جلدی اُس سے باز آیا اور برغبت توبہ کی مقبول ہے اور اگر متردد اور مضطر خون کے ڈر سے کرے نہین قبول کی جاویگی کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق رح (وعن انس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری) اور روایت ہے انس سے یہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے نماز ہمارے طور کی اور متوجہ ہووے قبلہ ہمارے کی طرف اور کھاوے ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہ مسلمان ہے وہ کہ واسطے اُسکے ہے ذمہ اللہ کا یعنے عہد و امان اور ذمہ رسول اُسکے کا پس عہد نہ توڑو خدا سے بیچ ذمہ اُسکے کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون اُسکے کے یعنے انکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا (وعن ابی ہریرۃ قال اتی اعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ہذا شیئا ولا انقص منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انھون نے آیا ایک گنوار روبرو نبی صلعم کے پس کہا بتلا دو مجکو ویسا عمل کہ جب کرون مین داخل ہون مین بہشت مین فرمایا یہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو ساتھ اُسکے کسی کو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزے رکھ تو رمضان کے کہا اُس گنوار نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہ زیادہ کرونگا اوپر اُسکے کچھ اور نہ کم کرونگا اس سے پس جبکہ پھر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اُسکو یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت سے پس چاہیئے کہ دیکھے طرف اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور ہے اور فرض تین بیان فرماتے اسلیے کہ شاید اُس وقت تک یہی تین چیزین فرض ہون اور حضرت نے صدق عقیدہ اُسکا دیکھکر بشارت بہشتی ہونے کی دی (وعن سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسأل عنہ احدا بعدک وفی روایۃ غیرک

قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سفیان بیٹے عبداللہ ثقفی کے سے کہا کہا مین نے ای رسول خدا کے فرماؤ واسطے میرے بیچ
اسلام کے قول کہ نہ پوچھون اسکو کسی سے پیچھے تمہارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اُس سے اسلام کامل ہو اور حق اسلام ادا ہو اور بیچ ایک روایت کے
غیر تمہارے سے فرمایا کہو ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے گواہی دے وحدانیت پر اللہ تعالےٰ
کی اور بیچ جان جو کچھ اُسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اُسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس اسمین سب باتین کرنے نہ کرنے کی آگئین (وَعَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنٰى مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ
هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی طلحہ بن عبیداللہ سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل نجد سے کہ نام ضلع کا ہی پراگندہ تھے بال
سر کے سنتے تھے ہم آواز گنگنی اُسکی اور نہ سمجھتے تھے ہم اُس چیز کو کہ کہتا تھا یہانتک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ناگہان وہ پوچھتا تھا
اسلام سے یعنے احکام اور فرائض اسلام کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین بیچ دن اور رات کے پس کہا کیا ہین اوپر میرے
سوائے اِنکے پس فرمایا نہین مگر یہ کہ نفل پڑھے یا نفل شروع کرے تو یعنے اگر توڑ دے تو اُسکی قضا لازم ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزے
مہینے رمضان کے کہا کیا ہین اوپر میرے سوائے اِنکے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ نفل رکھے یا نفل شروع کرے یعنے اُسکو پورا کر دینا لازم ہی اگر توڑے تو قضا واجب
ہی کہا اور ذکر کیا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا پس کہا اُسنے کیا ہی اوپر میرے سوائے اِسکے پس فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو صدقہ نفل دیوے
یا دینا اپنے ذمہ پر لازم کر لے یعنے اس صورت مین ادا کرنا اُسکا لازم ہوگا کہا راوی نے پس پیٹھ موڑی اُس شخص نے اور وہ کہتا تھا قسم ہی خدا کی نہ زیادہ
کرونگا مین اوپر اِسکے اور نہ کم کرونگا مین اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے اگر سچا ہی روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** اب تک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہوئی ہونگی کہ اُسنے اس طرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اُسنے
کہا کہ اُسکے پہونچانے مین کمی زیادتی نکرونگا (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ
اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ
تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ) اور روایت
ہی عبداللہ بیٹے عباس کے سے کہا تحقیق جماعت عبدالقیس کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ربیعہ سے جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا
رسول صلعم نے کون سی ہی یہ قوم یا فرمایا کون ہی یہ جماعت کہا اُنھون نے کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے تم خوش وقت پھر
بالقوم کہا یا بالوفد کہا آئے تم اُس حالت مین کہ نہ رسوا ہوا اور نہ پشیمان یعنے یہ بشارت اور دعا ہے خیر ہی عرض کی اُنھون نے ای رسول خدا کے تحقیق
نہین ہم طاقت پاتے یہ کہ آوین ہم تمہارے پاس مگر بیچ مہینے حرام کے اور درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یہ قوم ہی کفار مضر سے کہ نام ہی قوم کا پس
امر فرماؤ ہم کو ساتھ ایک حکم کے کہ فرق کر دے یعنے حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتھ اُسکے اُن لوگون کو کہ پیچھے ہمارے ہین یعنے اپنی قوم کو کہ وطن مین

مجبور آئے ہین اور داخل ہون ہم بسبب اُسکے بہشت مین اور پوچھا جماعت عبد القیس کی نے حضرت صلعم سے استعمال کرنے باسنون پینے کے سے پس حکم فرمایا انکو ساتھ چار چیزون کے اور منع کیا انکو چار چیزون سے حکم فرمایا انکو ساتھ ایمان لانے اللہ کے کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہی ایمان ساتھ اللہ کے کہ وہ ایک ہی کہا انھون نے کہ اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہی فرمایا گواہی دینی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور سیدھا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور فرمایا یہ کہ دینا غنیمت مین سے پانچوان حصہ اور منع کیا انکو استعمال کرنے باسنون چار طرح کے سے ایک تو ٹھلیان یا مرتبان لاکھی اور تونبی کدو کی اور باسن جڑ درخت کے سے اور باسن روغن دار رال کے سے اور فرمایا یاد رکھو انکو اور خبر دو ساتھ انکے انکو کہ پیچھے تمھارے ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اِس حدیث کے بعینہ بخاری کے ہین **ف** مہینے حرام ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنون مین آپس مین لڑنا حرام جانتے تھے بسبب تعظیم انکی کے پس راہون مین بھی امن ہوتا تھا اور لفظ وصیام رمضان تلک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگے سوائے چار کے ایک بات زیادہ اور فرمائی وان تعطوا آخر تک اسلیے کہ یہ اہل جہاد تھے انکے کام آوے اور ان باسنون مین کہ جنسے منع فرمایا لوگ شراب رکھتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بھی منع فرمایا یا مشابہت ساتھ شراب پینے کے موجب ایک مدت گذر گئی مباح فرمادیا استعمال انکا پس یہ حکم منسوخ ہی (وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَہُ عِصَابَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اُس حالت مین کہ گرد اُنکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تم نے اُسکو درمیان اپنے ہاتھون کے اور پاؤن کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اُسکی اوپر اللہ کے اور جو پہونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اُسکے دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے اِسکے پس وہ کفارہ ہی واسطے اُسکے یعنی پاک ہوجاتا ہی گناہ سے بسبب اُسکے اور جو کہ پہونچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اُسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اُسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی اگر چاہے بخشے اُس سے اور اگر چاہے سزا پہونچاوے اُسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت سے ان چیزون پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی (وعن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان کے یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کے پس گذرے اوپر عورتون کے پس فرمایا اے جماعت عورتون کی خیرات کرو پس تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنی عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتھ کس سبب کے اے رسول خدا

فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہیں دیکھا مین نے کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھودی عقل مرد ہشیار کی ایک
تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہے نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی
مرد کے یعنے گواہی دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہے فرمایا پس یہ بسبب نقصان عقل اُسکی
کے ہے فرمایا کیا نہین جس وقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہے فرمایا پس بسبب نقصان دین اسکے کے
ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گذرے اوپر عورتون کے کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹھی تھین اسلیے کہ آواز خطبہ کی کہ اُنھون نے نہ سُنی تھی اُنکو
بھی کچھ مضمون اُسکا سناوین اور معنے لعنت کے ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافرون ہی کے لیے ہے اور کسی پر تعین کرکے لعنت نہ کرے
اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان مرے مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضائقہ نہین اور یہ سوائے شارع کے کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی
جائز ہے جیسے کہ کہے لعنت اللہ علی الکافرین وغیر ذلک اور یہ جو فرمایا کہ یہ بسبب دین اسکے کے ہے اگرچہ یہ بات محض بسبب پیدائش اللہ تعالے کے ہے
لیکن اس طرح پیدا کرنا عورتون کو اور منع کرنا اُنکو عبادات سے ناقص کرتا ہے درجہ عورتون کو مردون سے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ
بِاَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہُ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَمَّا
شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْ وَلَدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فرمایا اللہ تعالے
نے جھٹلاتا ہے مجھکو بیٹا آدم کا اور نہین لایق اُسکو یہ اور بُرا کہتا ہے مجھکو اور نہین لائق ہے اُسکو یہ پس اپپر جھٹلانا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا کہ ہرگز نہ زندہ
کریگا مجھکو بعد مرنے کے جیسا کہ پیدا کیا ہے پہلی بار اور نہین پہلی بار پیدا کرنا مجھپر سہل تر پھر زندہ کرنے اُسکے سے اور اپپر بُرا کہنا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا
ٹھہرایا اللہ نے بیٹا یعنے جیسے نصاریٰ عیسیٰ کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور یہود عزیر کو اور حال یہ کہ مین ایک ہون سب سے بے پروا وہ ذات کہ نہ جنا مین نے
اور نہ جنا گیا اور نہین واسطے میرے ہمقوم کوئی اور بیچ روایت ابن عباس کے یہ ہے اور اپپر بُرا کہنا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا واسطے میرے فرزند
اور پاک ہون مین اس بات سے کہ ٹھہراؤن مین کسی کو جورو یا فرزند روایت کی یہ بخاری نے ف نہین پہلی بار پیدا کرنا مجھپر سہل تر پھر زندہ کرنے
اُسکے سے بلکہ پھر زندہ کرنا آسان ہے پہلی بار پیدا کرنے سے کہ پہلے پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اُسپر
سب کچھ آسان ہے مگر یہ نسبت لوگون کے فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہے اور پھر ٹوٹے کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل
جانتے ہین یعنے پہلی بار پیدا کرنا جب اُسپر مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ایذا دیتا ہے مجھکو بیٹا آدم کا بُرا کہتا ہے زمانہ کو یعنے جیسے کہ عوام لوگ وقت مصیبت کے بُرا کہتے ہین
اور مین ہون زمانہ بیچ ہاتھ میرے کے ہے حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے لوگ جو زمانہ کو بُرا کہتے ہین
تو تصرف کرنے والا جان کر کہتے ہین گویا دہر نام تصرف کرنے والے کا ہے پس وہ مین ہون گویا مجھکو بُرا کہا (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَّسْمَعُہٗ مِنَ اللّٰہِ یَدْعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہے اُسکو ثابت کرتے ہین واسطے اُسکے بیٹا پھر عافیت دیتا
ہے اُنکو اور رزق دیتا ہے اُنکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ

اِلَّا مُؤْخِرَۃُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ ہَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْہُمْ فَیَتَّکِلُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا انھون نے تھا مین پیچھے بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سواری گدھے کے نہ تھی درمیان میرے اور حضرت کے مگر لکڑی پچھلی زین کی پس فرمایا ای معاذ کیا جانتا ہے تو کیا ہے حق اللہ کا اوپر بندون اُسکے کے کہ واجب کیا ہے بندون پر اور کیا ہے حق بندون کا اوپر اللہ کے کہ لازم کیا ہے اپنے پر ساتھ فضل وکرم اپنے کے کہا مین نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہے فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندون کے یہ کہ پوجین اُسکو اور نہ شریک کرین ساتھ اُسکے کسی کو یعنے بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کے یہ کہ نہ عذاب کرے اُسکو کہ نہ شریک کرے ساتھ اُسکے کسی کو پس کہا مین نے ای رسول خدا کے کیا نہ خوش خبری پہونچاؤن مین ساتھ اُسکے لوگون کو فرمایا نہ خوش خبری پہونچا اُنکو پس بھروسا کرینگے اور عمل کرنا چھوڑ دینگے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت صلعم واسطے تواضع کے کبھی کبھی حمار پر سوار ہوتے تھے اور نہ عذاب کرے اُسکو کہ نہ شریک کرے یعنے عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کے نہین کرنے کا اگر بسبب کسی گناہ کے کچھ عذاب بھی ہوگا تو آخر چھٹکارا ہو جاویگا (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِہِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا فَاَخْبَرَ بِہَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ پیچھے بیٹھے تھے آنحضرت صلعم کے اوپر سواری کے فرمایا ای معاذ کہا انھون نے حاضر ہون مین ای رسول خدا کے اور حاضر ہون خدمت مین فرمایا حضرت صلعم نے ای معاذ پھر کہا معاذ نے حاضر ہون ای رسول خدا کے اور حاضر ہون خدمت مین پھر کہا حضرت نے ای معاذ کہا معاذ نے حاضر ہون ای رسول خدا کے اور حاضر ہون خدمت مین تین بار اسی طرح سے کہا انس نے کہ فرمایا حضرت صلعم نے نہین کوئی کہ گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے ہین اللہ کے گواہی دے سچے دل سے مگر حرام کرتا ہے اللہ اسکو اوپر آگ کے کہا معاذ نے ای رسول خدا کے پس کیا نہ خبر دون مین ساتھ اسکے لوگون کو پس خوشوقت ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرینگے پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے واسطے بچنے کے گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت صلعم نے کئی بار معاذ کو اسلیے پکارا کہ خوب ہوشیاری سے یہ کلام سنین اور حرام کرتا ہے اُسکو آگ پر مراد یہ ہے کہ جس نے یہ کلمہ کہا اور حق بھی اسکے ادا کیے یعنے بُری باتون سے بچا اور اچھی باتین کین اسکے لیے یہ بات ہے نرے کلمہ کے کہنے سے چھٹکارا نہین ہو جاتا مگر جسکو چاہے غفور رحیم یون بھی بخشدے یا مراد یہ ہے کہ آگ ہمیشگی کی جیسے کفار کے لیے ہوگی وہ حرام ہے اور حضرت نے باوجودیکہ معاذ کو منع بھی فرمایا تھا خبر دینے اس حدیث کے سے اور پھر انھون نے کہدی اسلیے کہ منع اسوقت کے لوگون کے لیے تھا جو مسلم تھے مبادا ظاہر معنی پر عمل کرکے عمل کرنا چھوڑ دین جب انھون نے دیکھا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت صلعم نے علم کا چھپانا بھی منع فرمایا ہے بیان کر دی تا بسبب چھپانے کے گنہگار نہون (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَہُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ وَکَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِہٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا مین پاس نبی صلعم کے اور اوپر حضرت کے کپڑا تھا سفید اور وہ سوتے تھے پھر گیا مین پھر آیا مین اسوقت مین کہ جاگ گئے تھے پس فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ پھر مرے اوپر

اسی کے یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکے نہ کیے اور نہ کچھ کرے مگر کر داخل ہوگا بہشت مین یعنی خواہ بعد عذاب کرنے کے گناہون پر داخل کرے اللہ یا یون ہی
اپنے فضل سے بخشدے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا
اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے
یعنی اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ رکھے اور تھے ابوذر جسوقت کہ یہ حدیث بیان کرتے کہتے اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بار بار
ابوذر نے اسلیے پوچھا کہ عجیب جانتے تھے اس بات کو (وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه والجنة والنار حق ادخله الله الجنة على ما كان من العمل
متفق عليه) اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسولخدا صلعم نے جو شخص کہ گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطے
اسکے اور تحقیق محمد بندے اسکے ہین اور رسول اسکے ہین اور تحقیق عیسی بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہی اور بیٹا لونڈی اسکی کا یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اسکا کہ ڈالا اسکو طرف
مریم کے اور روح ہی اسکی طرف سے اور بہشت اور دوزخ سچ ہی داخل کرے گا اسکو اللہ بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو یعنے اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمۂ کن کے کہنے سے پیدا ہوے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اسلیے کہا کہ مُردون کو زندہ
کرتے تھے اور داخل کرے گا بہشت مین یعنے بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہون پر (وعن عمرو بن العاص قال اتيت النبي صلى الله
عليه وسلم فقلت ابسط يمينك فلأبايعك فبسط يمينه فقبضت يدي فقال ما لك يا عمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت ان يغفر لي
قال اما علمت يا عمرو ان الاسلام يهدم ما كان قبله وان الهجرة تهدم ما كان قبلها وان الحج يهدم ما كان قبله رواه مسلم والحديثان المرويان عن ابي
هريرة قال الله تعالى انا اغنى الشركاء عن الشرك والآخر الكبرياء ردائي سنذكرهما في باب الرياء والكبر ان شاء الله تعالى) اور روایت ہی عمرو بیٹے عاص سے
سے کہ کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا مین نے کہ کھولو داہنا ہاتھ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کرون مین آپ سے پس کھولا حضرت صلعم
نے ہاتھ اپنا پس کھینچ لیا مین نے ہاتھ اپنا پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا ہی واسطے تیرے ای عمرو کہا مین نے ارادہ کرتا ہون مین یہ کہ شرط کرون
مین فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا مین نے شرط یہ ہی کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنے اُن گناہون کی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو
یعنے جان ای عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہی اُن گناہون کو کہ پہلے اسکے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اُس چیز کو کہ پہلے اُس سے ہی اور تحقیق حج
دور کرتا ہی اُن گناہون کو کہ پہلے اس سے ہین روایت کی یہ مسلم نے اور دونون حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابو ہریرہ سے سرا پہلی حدیث
کا قال اللہ تعالی ہی اور دوسری حدیث کا سرا یہ ہی الکبریاء ردائی ذکر کرینگے ہم ان دونون حدیثون کو بیچ بابون ریا اور کبر کے اگر چاہے گا اللہ تعالی ف
یعنے مصابیح والے نے یہ دونون حدیثین کتاب الایمان مین روایت کی ہین اور ہمنے یہان ذکر کرنا اُن کا مناسب نجانا وہان ذکر کی ہین اور اسلام
لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے سب بخشے جاتے لیکن بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنے گناہ اسکے
بخشے جاتے ہین نہ حق بندون کے

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن معاذ قال قلت يا رسول الله اخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني من النار
قال لقد سألت عن عظيم وانه ليسير على من يسره الله عليه تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم
قال الا ادلك على ابواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار وصلوة الرجل في جوف الليل ثم تلا تتجافى جنوبهم عن المضاجع
حتى بلغ يعملون) روایت ہی معاذ سے کہ کہا کہا مین نے ای رسول خدا کے خبر دو مجھکو ساتھ اس عمل کے کہ داخل کرے مجھکو بہشت مین اور دور رکھے
مجھکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق البتہ آسان ہی جسپر آسان کرے اللہ اوپر اسکے وہ یہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک

کر ساتھ اُسکے کسی کو اور سیدھا کر نماز کو اور دے زکوۃ اور رکھ روزے رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھکو دروازے خیر کے یعنے جنکے
سبب سے نیکی کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی یعنے اُسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی
درمیان رات کے یعنے اسی طرح وہ گناہوں کو دور کرتی ہی پھر پڑھی یہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہاں تک کہ پہونچے یعلمون تک ف یعنے ساری
آیۃ پڑھی کہ یہ سورہ سجدے میں ہی اسمین بیان خوبی تہجد گزاروں کا ہی (ثُمَّ قَالَ اَلَا اُدُلُّكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ) پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھکو سر امر کا اور ستون اسکا اور بلندی کوہان اُسکے کی کہا ہاں بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی
ف سر کام کا یعنے اصل اور سر امور دین کا کہ دین بغیر اُسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اسکا کہ دین اُس سے ٹھہرے
اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کوہان کی کہ دین اُس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہی کہ ثابت ہوتی ہی اُس سے اصل
دین کی (وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا
نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ) اور ستون اُسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اُسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کروں میں تجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہو ان سب کی
کہا میں نے بتلائیے ای پیغمبر خدا پس پکڑی زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اُسکو پھر کہا میں نے ای نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے
ساتھ اُس چیز کے کہ ہم بولتے ہیں ساتھ اُسکے فرمایا گم کرے تجھکو ماں تیری ای معاذ اور نہیں گراوینگے لوگوں کو بیچ آگ کے اوپر مُنہ اُنکے کے یا اوپر ناکوں
اُنکے کے مگر باتیں زبانوں اُنکے کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف گم کرے تجھکو ماں تیری معنے لیسکے یہ ہیں کہ مرے تو لیکن یہاں
یہ معنی مراد نہیں بلکہ یہ تادیب اور تنبیہ ہی غفلت سے مگر باتیں زبانوں اُنکے کی یعنے جو باتیں کہ موجب کفر اور گناہ کی ہوں جیسے کلمات کفر کے اور
گالیاں اور غیبت وغیرہ (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ
الْاِيْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطے اللہ کے یعنے جو کام کرے
اُسی کی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اُسنے ایمان روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہ ترمذی نے معاذ بیٹے انس سے ساتھ تقدیم اور
تاخیر کے اور اُسمیں یہ ہی پس تحقیق کامل کیا اُسنے اپنے ایمان کو (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ
وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بہترین عملوں باطن کا دوستی رکھنی بیچ راہ خدا کے اور دشمنی رکھنی
بیچ راہ خدا کے روایت کیا اُسکو ابو داؤد نے ف بہتر اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی بُری باتوں سے بھی بچیگا اور اچھی باتیں کرے گا
(وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ) اور روایت
ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے اور پورا مومن وہ ہی کہ
کہ امن میں رہیں اُس سے لوگ اپنے خونوں پر اور مالوں پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب
شعب الایمان کے ساتھ روایت فضالہ کے اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہی جسنے مشقت میں ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کے اور اصل ہجرت
کرنے والا وہ ہی جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ

لہ ولا دین لمن لا عہد لہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہو انس سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلعم نے مگر کہ فرمایا نہیں پورا ایمان واسطے اُسکے کہ نہیں امانت واسطے اُسکے اور نہیں پورا دین واسطے اُسکے کہ نہیں عہد واسطے اُسکے روایت کیا اُسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رواہ مسلم) اور روایت ہو عبادہ بیٹے صامت کے سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے جو کہ گواہی دے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلعم بھیجے ہوے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوپر اُسکے آگ یعنے آگ ہمیشگی کی روایت کیا اُسکو مسلم نے (وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنة رواہ مسلم) اور روایت ہو حضرت عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہوا اور یقین رکھتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دن دوزخ میں رہے لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت میں (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنة رواہ مسلم) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں واجب کرتی ہیں جنت اور نار کو کہا ایک شخص نے اے پیغمبر خدا کے کیا چیزیں واجب کرتی ہیں جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مرے شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو داخل ہوگا آگ میں اور جو مرے نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرة قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا ابو بکر وعمر فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین اظہرنا فابطأ علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار) اور روایت ہو ابو ہریرہ سے کہا تھے ہم بیٹھے ہوے گرد پیغمبر خدا صلعم کے اور ساتھ ہمارے تھے ابو بکر اور عمر بیچ جماعت کے پس کھڑے ہوے یعنے اور باہر تشریف لیگئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے سے پس دیر لگائی اوپر ہمارے آنے میں اور ڈرے ہم اس سے کہ پہونچائے جاویں ایذا یعنے دشمنوں سے بغیر ہمارے اور گھبرائے ہم پس اُٹھ کھڑے ہوئے ہم یعنے تلاش کے لیے پس تھا میں پہلے اُن لوگوں میں کا کہ گھبرائے پس نکلا میں ڈھونڈھتا پیغمبر خدا صلعم کو یہاں تلک کہ آیا میں پاس باغ انصار بنی بخار کے ف بنی نجار ایک قبیلہ ہو انصار میں سے اُن میں سے کسی کا یہ باغ تھا (فدرت بہ ہل اجد لہ بابا فلم اجد) پس پھرا میں گرد اُسکے اسواسطے کہ پاؤں میں اُسکا دروازہ پس نہ پایا میں نے ف ابو ہریرہ نے قیاس اور قرینہ سے معلوم کیا کہ حضرت اسمیں ہونگے پس گرد پھرے اندر جانے کے لیے لیکن نہ پایا شاید دروازے بند کر دیے ہونگے یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا (فاذا ربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجة والربیع الجدول قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ہریرة) پس ناگہاں ایک نالی داخل ہوتی تھی اندر باغ کے کنوئیں سے باہر کے اور معنے ربیع کے جدول ہیں اور جدول کہتے ہیں نالی کو کہا ابو ہریرہ نے پس سمٹ گیا میں پس داخل ہوا میں پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے تو ہی ابو ہریرہ ف بسبب تعجب کے یہ فرمایا کہ باوجود بند ہونے دروازے کے کیونکر آیا (فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانک قلت کنت بین اظہرنا فقمت فابطأت علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ہذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وہؤلاء الناس ورائی فقال یا ابا ہریرة واعطانی نعلیہ فقال اذہب بنعلی ہاتین) پس کہا میں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا کیا ہے حال تیرا کہا میں نے تھے آپ میان ہمارے پس کھڑے ہوئے پس دیر لگائی تمنے اوپر ہمارے پس ڈرے ہم یہ کہ ایذا پہونچایے جاؤ تم بدون ہمارے پس گھبرائے ہم پس تھا میں اول اُن لوگوں کا کہ گھبرائے پس آیا میں اس باغ میں پس سمٹ گیا میں جیسے کہ سمٹتی ہے لومڑی یعنے بھٹ میں جانیکے لیے اور یہ لوگ

آتے ہیں پیچھے میرے پس فرمایا اے ابوہریرہ اور دیں مجھکو دونوں پاپوشیں اپنی پس فرمایا یجا ان دونوں پاپوشوں کو ف تا لوگ معلوم کریں کہ حضرت کے پاس سے آیا ہو (فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلٰى أَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) پس جو ملے تجھسے پیچھے اس باغ کے گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو ساتھ اسکے دل اسکا پس بشارت دے اسکو بہشت کی پس تھا اول ان لوگوں کا کہ ملاقات کی میں نے عمر سے پس کہا کیسی ہیں یہ دونوں پاپوشیں اے ابوہریرہ کہا میں نے یہ دونوں پاپوشیں ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجا ہے مجھکو ساتھ ان دونوں کے جس سے کہ ملوں میں گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو ساتھ اسکے دل اسکا بشارت دوں میں اسکو ساتھ بہشت کے پس مارا عمر نے درمیان چھاتی میری کے پس گرا میں پیچھے کے بل پس کہا پھر جا اے ابوہریرہ پس پھر آیا میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آواز بلند کی میں نے ساتھ رونے کے اور غلبہ کر کے چلے آئے مجھپر عمر پس ناگہان وہ پیچھے میرے تھے پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے حال تیرا اے ابوہریرہ کہا میں نے ملا میں عمر سے پس خبر دی انکو ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا تمنے مجھکو ساتھ اسکے پس مارا درمیان چھاتی میری کے مارنا گر پڑا میں پچھاڑی کے بل اور کہا پھر جا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عمر کیا سبب ہوا تجھکو اس چیز پر کہ کیا تو نے کہا حضرت عمر نے یا رسول خدا قربان ہو باپ میرا تمھارے اور ماں میری کیا بھیجا تھا تمنے ابوہریرہ کو ساتھ پاپوشوں اپنی کے جو ملے گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھنے والا ہو ساتھ اسکے دل اسکا بشارت دے اسکو ساتھ بہشت کے فرمایا کہ ہاں کہا عمر نے پس نہ کیجیے کیونکہ میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ بھروسا کریں لوگ اسپر یعنی اس بشارت پر اور عمل کرنا چھوڑ دیں پس چھوڑ دے انکو کہ عمل کریں پس فرمایا رسول خدا صلعم نے پس چھوڑ دے انکو روایت کی یہ مسلم نے ف اگر کوئی کہے کیونکر روا ہوا عمر کو کہ منع کریں ایک شخص کو ایک امر پہونچانے کو فرما دیں اور وہ منع کر دیں اور پھیر دیں اسکو جواب اسکا یہ ہو کہ حضرت عمر جانتے تھے کہ یہ امر پہونچانا واجب نہیں بلکہ واسطے خوشی مومنوں کے ہے اگر وہ سنیں گے تو اعتماد کرینگے اسپر چنانچہ حضرت نے خود بھی فرمایا تھا اذاً یتکلوا لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی ہوئی جب حضرت عمر کے التماس سے وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چھوڑ دے تا عمل کریں اور اگر امر بطور وجوب کے ہوتا کاہیکو فرماتے چھوڑ دے اور حضرت عمر کا کیا مقدور تھا کہ منع کرتے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلعم نے کنجیاں بہشت کی گواہی دینا اسکا ہو کہ نہیں کوئی معبود سوا خدا کے روایت کی یہ احمد نے (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ حَزِنُوا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ فَاشْتَكٰى عُمَرُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ أَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيعًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰى أَخِيكَ عُمَرَ سَلَامَهُ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ) اور روایت ہو حضرت عثمان سے کہ کہا تحقیق کتنے مرد یاروں میں سے حضرت نبی صلعم کے جب کہ وفات ہوئی حضرت کی غمگین ہوئے اوپر آنحضرت کے یہاں تلک کہ نزدیک تھا کہ بعضے انہیں سے واقع ہوں وسواس میں یعنی وسواس یہ آتا تھا

کہ حضرت کے انتقال کرتے ہی دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نے اور تھا مین انہین سے اُسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا گذرے مجھپر عمر اور سلام کیا
پس نہ مین خبردار ہوا ساتھ اُس سلام کے یعنے بسبب اسی ہول کے پس شکایت کی عمر نے طرف ابی بکر کے پھر آئے دونون یہان تلک کہ
سلام علیک کی اوپر میرے اکٹھی دونون نے پس کہا ابوبکر نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمر پر کہا مین نے
کہ نہین کیا مین نے ف یعنے نہین جانتا مین کہ جواب ترک کیا ہو مین نے (فَقَالَ عُمَرُ بَلٰی وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰہِ مَا شَعَرْتُ اَنَّکَ
مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَکَ عَنْ ذٰلِکَ اَمْرٌ) پس کہا عمر نے ہان قسم ہے اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمان نے کہا مین نے
قسم ہے اللہ کی نہین خبر رکھی مین نے یہ کہ گذرے ہو تم مجھپر اور نہ سلام کیا ہے تمنے کہا ابوبکر نے سچ کہا عثمان نے تحقیق باز رکھا تمکو اس سے کسی کام
نے ف یعنے آگاہ ہونے سے ساتھ گذرنے عمر کے اور سلام اُنکے سے (فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا ھُوَ قُلْتُ تَوَفَّی اللّٰہُ تَعَالٰی نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَہٗ عَنْ نَجَاۃِ ھٰذَا الْاَمْرِ) پس کہا مین نے ہان کہا ابوبکر نے کیا ہے وہ کہا مین نے کہ وفات دی اللہ تعالی نے نبی اپنے صلعم کو پہلے اس سے
کہ پوچھین ہم اُن سے نجات اس امر کے سے ف مراد امر سے یہ ہے کہ آدمیون کو خطرے بہت اُٹھتے ہین خصوصًا عبادت اللہ کی مین اور اُسکے
غیر مین اُنکے واسطے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہے نجات کا (قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قَدْ سَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ لَہٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَنْتَ
اَحَقُّ بِہَا) کہا ابوبکر نے تحقیق پوچھ لیا مین نے اُسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا مین طرف ابوبکر کے اور کہا مین نے اُنکو قربان ہو باپ میرا تمپر اور مان
میری تمہارے تم لائق تر ہو ساتھ پوچھنے کے ف کیونکہ کمال قرب رکھتے ہو حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنیکا (قَالَ اَبُوْبَکْرٍ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا نَجَاۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَۃَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّھَا فَھِیَ لَہٗ نَجَاۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ) کہا ابوبکر نے کہا مین نے
اے رسول اللہ کے کس طرح سے ہوگی نجات اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجھسے وہ کلمہ یعنے کلمہ طیب کہ
بیان کیا تھا مین نے اوپر چچا اپنے کے پھر نہ قبول کیا اُنھون نے پس وہ کلمہ واسطے اُسکے نجات ہے روایت کی یہ احمد نے (وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّہٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَبْقٰی عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَذُلِّ ذَلِیْلٍ اِمَّا یُعِزُّھُمُ اللّٰہُ فَیَجْعَلُھُمْ مِنْ
اَھْلِھَا اَوْ یُذِلُّھُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَھَا قُلْتُ فَیَکُوْنُ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے مقداد سے یہ کہ سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے نہین باقی رہیگا
اوپر پیٹھ زمین کے کوئی گھر مٹی کا بنایا ہوا ہو یا خیمہ کا مگر داخل کریگا اللہ اُس گھر مین کلمہ اسلام کا ساتھ عزت دینے عزیز کے اور ذلت دینے ذلیل کے
یا عزت دیگا اُنکو اللہ پس گردانے گا اُنکو اہل اُس کلمہ کا یا ذلیل کریگا اُنکو پس فرمانبردار ہونگے واسطے اُس کلمہ کے کہا مین نے پس ہوگا دین تمام
واسطے خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف مراد زمین سے زمین جزیرۂ عرب کی ہے اور اُسکے گرد و نواح کی اور شہر مین اور گاؤن مین گھر مٹی کے ہوتے
ہین اور جنگل مین خیمون کے کہ گنوار اُن مین رہتے ہین پس فرماتے ہین کہ کوئی مکان نہوگا خواہ شہر خواہ جنگل مگر کہ داخل کریگا اسمین اللہ تعالی کلمہ
اسلام کا یا عزت دیگا یعنے بسبب قبول کرنے کلمہ کے پس کریگا اہل اسکا کہ مدام کلمہ پر ثابت رہیگا یا ذلیل کریگا بسبب نہ قبول کرنے کلمہ کے پس فرمان
بردار ہونگے یعنے جزیہ دینا قبول کرینگے اور ذمی ہونگے (وَعَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قِیْلَ لَہٗ اَلَیْسَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ) اور روایت ہے وہب بیٹے
منبہ کے سے کہ کہا گیا واسطے وہب کے کیا نہین ہے لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی ف جب کہ رغبت دلائی وہب نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اُسکے ترک
پر لوگون نے یہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب اُنکا یہ تھا کہ پس یہ کافی ہے بہشت کے دروازون کے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون (قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَیْسَ
مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَہٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَہٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَکَ وَاِلَّا لَمْ یُفْتَحْ لَکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ) کہا وہب نے کہ مقرر ہے ولیکن نہین ہوتی
کنجی مگر اور واسطے اُسکے ہوتے ہین دندانے پس اگر لاوے تو کنجی کو کہ واسطے اُسکے دندانے ہین کھولا جاوے واسطے تیرے اور اگر نہ لایا اسطرح کی

کبھی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے روایت کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف مراد دندانون سے یہ ہی کہ دل مین کلمہ کی تصدیق رکھے اور
زبان سے اقرار ہو اسکا اور تابعدار ہو احکام اسلام کا بلا جبر یا مراد دندانون سے اعمال نیک ہین اس صورت مین معنے یہ ہونگے کہ جب تک
اعمال نیک نہ کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہی ثابت کرنے عمل مین (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَهٗ فَکُلُّ حَسَنَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت
ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اچھا کرے ایک تمھارا اسلام اپنے کو یعنے ساتھ صدق دل اور خلوص
کے پس جو نیکی کہ کرے اُسکو لکھی جاتی ہی واسطے اُسکے دس برابر اُسکے سات سو برابر تک اور جو برائی کہ کرتا ہی اُسکو لکھی جاتی ہی مانند اُسکے یہانتک
کہ ملاقات کرے اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور بڑھتی جاتی ہین بقدر
صدق اور اخلاص کے سات سو تک بلکہ بعضی جگہ زیادہ بھی چنانچہ حرم مین ایک کی لاکھ لکھی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہی وتنی ہی لکھی جاتی ہی کمال
عنایت ہی پاک پروردگار کی (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَیِّئَتُکَ
فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ) اور روایت ہی ابوامامہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہی ایمان یعنے نشان درستی
ایمان کا کیا ہی فرمایا جسوقت کہ خوش کرے تجھکو نیکی تیری اور ناخوش کرے تجھکو برائی تیری پس تو مومن ہی ف یعنے خوش ہووے بسبب شکر انہ
توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب درگاہ اُسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اُسکی درگاہ سے پس تو مومن
ہی کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت وگناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ نہین فرق کرتا درمیان ان دونون
کے اور کچھ پروا نہین کرتا انکے کرنے نہ کرنے کی (قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ) کہا اُس شخص نے ای رسول خدا
کے پس کیا ہی گناہ فرمایا جسوقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اُسکو روایت کی یہ احمد نے ف کیا ہی گناہ یعنے علامت گناہ کی
کیا ہی جس صورت مین کہ کچھ حکم صریح اُسکے حق مین نہو اور مشتبہ ہو حکم اُسکا آگے جو جواب فرمایا یہ حال اچھے لوگون کے دل کا ہی کہ بری بات اُنکے دل
مین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اُسپر نہین ہوتے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَّعَکَ عَلٰی
هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِیْبُ الْکَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ
سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْهِجْرَةِ
اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا کَرِهَ رَبُّکَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِیْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ
الْاٰخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا مین نے یا رسول خدا کون تھا ساتھ تمھارے
اوپر اس دین کے یعنے ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تھا یعنے ابوبکر اور ایک غلام تھا یعنے بلال کہا مین نے کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام
اور کھلانا کھانے کا کہا مین نے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنے بری باتون سے باز رہے اور مستعد ہوکر نے طاعت پر
کہا کہ کہا مین نے کون سا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے کہا پھر کہا مین نے کون سی بات ہی ایمان
مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مین نے کون سی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کھڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مین نے کون سی ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ چھوڑ دیوے
تو اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی رب تیرا کہا پھر کہا مین نے پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوے گھوڑا اُسکا اور مارا جاوے وہ خود
کہا کہ کہا مین نے کون سی ساعت ساعتون سے بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنے چوتھائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا روایت کی یہ احمد نے

(وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ
قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کے سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اسکے کسی کو اور نمازیں پڑھتا ہو پانچوں اور روزہ
رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اسکے کہا میں نے کیا نہ بشارت دوں میں انکو اے رسول خدا کے فرمایا کہ چھوڑ دے انکو کہ عمل کریں روایت
کی یہ احمد نے ف بخشش کیجاویگی یعنے صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اسمیں ذکر حج اور زکوٰۃ کا اسلیے نہ فرمایا کہ
ہر کسی پر فرض نہیں بلکہ اغنیا ہی پر ہے عمل کریں یعنے کوشش کریں زیادتی عبادت میں اور اسپر بھروسا نہ کر بیٹھیں اور برے کام نہ کرنے لگیں (و
عنہ انہ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے معاذ سے کہ پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین خصلتوں
ایمان کی سے فرمایا یہ کہ دوستی رکھے تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنے ساتھ
حضور دل کے کہا پھر کیا ہے اے رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگوں کے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے اور مکروہ رکھے
واسطے انکے اس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہے واسطے اپنے یعنے خیر خواہ سب کا رہ روایت کی یہ احمد نے باب الکبائر و علامات النفاق یہ باب ہے بیچ
بیان گناہ کبیرہ کے اور نشانیوں نفاق کے ف گناہ کبیرہ وہ ہے کہ شرع میں اسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اسکے کرنے پر قرآن اور
حدیث صحیح میں یا اطلاق شرع میں اسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث میں من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر یا فساد اسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اس سے
ہو یا منع اس سے آیا ہو ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمیں یہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہیں بعضے
بہت بڑے اور بڑے ہیں بعض سے اور حدیثوں میں جو مذکور ہوے ہیں سب نہیں مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچھنے والے کے ہوتا بیان فرماتے اور
مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہیں شرک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اسکی ذات میں کسی کو شریک کرے یا عبادت میں یا استعانت میں
یا علم میں یا قدرت میں یا تصرف میں یا پیدا کرنے میں یا پکارنے میں یا کہنے میں یا نام رکھنے میں یا ذبح کرنے میں یا نذر ماننے میں یا لوگوں کے امور
سونپنے میں یعنے جیسے اللہ کو سب کے کام سپرد ہیں ویسے اور کو بھی جاننے اور نیت اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری
کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی
کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور بیاج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق
کرنی اور کسی کا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بے عذر توڑنا اور قسم
جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانوں کو ناحق ستانا اور انکی نافرمانی کرنی اور کافروں کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیموں کا ناحق کھانا اور ماپ
تول میں خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانوں سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن
کو اور فرشتوں کو اور انکار کرنا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت
کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند اور جورو میں لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت
کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین میں بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہوں پر اور رغبت دلانی
گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام میں روبرو لوگوں کے اور بخل کرنا ادا سے واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا

ایک عضو کا اعضا اپنے مین سے یہ گناہ مین زیادہ ہو اس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ ہدیہ دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچے پائینچے کرنے ازراہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگون کو اور نوحہ کرنا اور بُرا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کی طرف کرنا ساتھ تیز چیز کے اور خوجہ کرنا کسی کو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنے مثلاً ڈاڑھی منڈوا دے یا ٹھوڑی ہی ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور بجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کمنا مسلمان کا مسلمان کو ای کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون کے نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسی کے گھر مین جھانکنا اور کسی کے گھر مین بغیر اسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوے سوائے اسکے اور بھی ہین یہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبد الحق نے لکھا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھے ہین الفصل الاول فصل پہلی (عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا وھو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک) روایت ہی عبد اللہ بیٹے مسعود کے سے کہ کہا کہا ایک شخص نے ای رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کے فرمایا کہ ٹھہراوے تو کسی کو واسطے خدا کے شریک اور حالانکہ اسی نے پیدا کیا تجھکو کہا اُسنے پھر کونسا فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کھاوے ساتھ تیرے ف ملا علی قاری نے ان تدعو للہ ندا کی شرح مین لکھا ہی کہ اللہ کی عبادت مین کسی کو شریک کرے یا پکارنے مین یعنے جیسے یا اللہ کہکر پکارتے ہین اسی طرح اور کو بھی کہے یا فلانے ہماری یہ حاجت برلا کبیرہ گناہ ہی بچے اس سے اور رسم تھی ایام جاہلیت مین کہ محتاجگی کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ کھلانا پلانا پڑیگا اس سے بھی منع فرمایا (قال ثم ای قال ان تزانی حلیلۃ جارک فانزل اللہ تعالی تصدیقھا والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الایۃ متفق علیہ) کہا پھر کونسا فرمایا یہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے پس نازل کی اللہ تعالی نے مطابق اسکے یہ آیت اور جو لوگ کہ نہین پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنے بحکم شرع جیسے حد یا قصاص مین مارتے ہین اور نہین زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ آیہ سورہ فرقان مین ہی اسمین برائی زنا کارون وغیرہ کی اور عذاب ہونا اُسپر مذکور ہی اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہین لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہین (وعن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری وفی روایۃ انس وشھادۃ الزور بدل الیمین الغموس متفق علیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑے یہ ہین شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنی والدین کی اور مارنا جان کا اور قسم کھانی جھوٹی روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کے جھوٹی گواہی دینی بدلے جھوٹی قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنے عقوق کے ایذا دینے کے بھی آتے ہین یعنے ناحق ایذا دینی ماں باپ مسلمانون کو نہ چاہیے اور باپ کافر کو بھی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنے کے لیے جائز ہی اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر جملہ بالوالدین احسانا کے لکھا ہی کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے مین تین باتین چاہیئن اول ایذا نہ دے زبان سے اور ہاتھ وغیرہ سے دوسری خدمت انکی کرے بدن اور مال سے تیسری جسوقت بلاوین حاضر ہووے لیکن دو قسمون اخیر کا مفصل بیان یہ ہی کہ خدمت کرنے مین شرط یہ ہی کہ وہ محتاج اسکے ہوون اور یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گزاری کی پس اگر وہ محتاج نہوون یا یہ شخص

قدرت نہیں رکھتا واجب نہیں اور تیسری بات میں شرط یہ ہے کہ اسکے حاضر ہونے میں مفسدہ شرعی ثابت نہو والا واجب نہیں اور اگر والدین یا ایک
انہین سے کہے کہ طاعات نفل سنت ادا کر اور ہمارے پاس حاضر رہ بجا لاوے اور اگر کہیں کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کے لیے مت جا نہ قبول
کرے اور اگر سنتوں موکدہ کے ترک کو کہیں مثل جماعت اور روزہ عرفہ کے صحیح تر اسمین یہ ہے کہ اگر ایک دوبار ترک کرا دین غیر اطاعت انکی کرے
اور اگر عادت ڈلوا دین اسکے ترک کی حکم انکا نہ قبول کرے اور یمین غموس یہ ہے کہ گذشتہ جھوٹی بات پر جان کر قسم کھا دے جیسے کہ کہے قسم ہے میں نے
یہ بات نہیں کی اور واقع میں وہ بات کی تھی (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزوں ہلاک کرنیوالیوں سے عرض کیا صحابہ
نے یا رسول اللہ اور کیا ہیں وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور جادو کرنا اور مارنا اس جان کا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا بیاج کا اور کھانا
مال یتیم کا اور پیٹھ دینا دن لڑائی کے کافروں سے اور تہمت کرنی ساتھ زنا کے عورتوں پاکدامنوں ایمان والیوں بیخبروں کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف جاننا چاہیے ای بھائیو کہ شرک سے ہر کسی کو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار ساری عبادتوں کا اسی پر ہے یعنے مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے
جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ یعنے اللہ تعالی شرک کو نہیں بخشتا اور سوائے شرک کے اور گناہ جسکو
چاہتا ہے بخشدیتا ہے اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے کتابوں معتبر سے مع نام کتابوں کے بیان ہوتے ہیں خوب تامل کرے اسمین اور بچے اس سے شرح
عقائد میں ہے کہ شرع میں شرک اسکو کہتے ہیں کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت میں یعنے واجب الوجود جانے جیسے کہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہیں
یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسے کہ بت پرست کرتے ہیں اور شرع میں شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہے جیسے کہ حضرت شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ میں
انہیں دونوں قسموں کو کہ شرح عقائد میں مذکور ہوئی ہیں لکھا ہے کہ مراد شرک سے یہاں کفر ہے اور اسیطرح خیالی میں ہے اور یہی عصمۃ اللہ نے بھی لکھا ہے اور حضرت
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ شرک شرع میں اسکو کہتے ہیں کہ جو صفتیں خاص باریتعالی کی ہیں وہ اسکے غیر میں ثابت کرے یعنے جیسے
علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہے اور کا علم بھی ویسا جانے یا جیسے اللہ کو قادر جانتا ہے ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے وہ تصرف رکھتا ہے عالم میں ساتھ
ارادہ اپنے کے ویسے اور کو بھی جانے مثلا کسی کو جانے کہ اسنے مجھے شاباش کہی تھی اس سے معیشت فراخ ہو گئی یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اس سے
میں بیمار یا بدبخت ہو گیا اور بعضے کبیرہ گناہوں کو بھی شرع میں شرک کہا ہے ان سے بھی نہایت دور ہووے جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسنے
سوائے اللہ کے اور کی قسم کھائی اسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہے کہ شگون بد لینا شرک ہے یا آیا ہے کہ ریا کرنا شرک ہے یا آیا ہے کہ عورت جو خاوند کی محبت کے لیے ٹوٹکا
کرے شرک ہے اور بعضی قسمیں شرک کی تفسیر عزیزی میں لکھی ہیں کہ جو لوگ کہ سوائے خدا کے اوروں کو غیر عبادت میں ہمسر خدا کا کرتے ہیں وہ بہتیرے
ہیں از انجملہ وہ لوگ ہیں کہ بیچ ذکر کے اوروں کو ہمسر خدا کا کرتے ہیں اور نام اوروں کا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہیں مثلا اٹھتے بیٹھتے
میں مثل نام خدا کے اوروں کا نام لیتے ہیں از انجملہ وہ ہیں کہ نام رکھتے ہیں بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہیں اور از انجملہ وہ ہیں
کہ ذبح غیر خدا کے لیے کرتے ہیں اور اوروں کی نیتیں مانتے ہیں اور از انجملہ وہ ہیں کہ دفع بلاؤں کے لیے اوروں کو پکارتے ہیں یا حاصل کرنے منافع میں
اوروں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور از انجملہ وہ ہیں کہ خدا کے نام کے ساتھ علم اور قدرت میں اوروں کو برابر کرتے ہیں جیسے کہ کہے ماشاء اللہ و شئت
یعنے جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو گے وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت کو یوں ہی کہا تھا اسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یوں کہ ماشاء اللہ
وحدہ یعنے جو اللہ چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور یہ افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنے کفر نہیں ہیں لیکن مشابہ افعال مشرکوں اور

بت پرستون کے ہین انسے بھی پرہیز کرنا لازم ہی جیسے کہ لوگ روبرو علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنے والے اس فعل کے اور جو کہ
اسپر خوش ہوتے ہین دونون گنہگار ہوتے ہین کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اسلیے کہ مشابہت بت پرستی کی ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین
چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیہ یعنے ادب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی در المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع
ہوتا ہی بیان سحر کا سحر کرنا جیسے حرام اور ہلاک کرنے والا ہی ویسے ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنے والا ہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کے
بیچ لکھا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہی کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالے
اگر اس سے توبہ نکرے اور نجوم اور کہانت اور پوچھنا کاہن اور نجومی سے اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی انپر حرام ہی اور اگر
ایک مسلمان دو کافرون سے بھاگے کبیرہ گناہ ہی اور اگر دو سے زیادہ ہون بھاگنا حرام نہین جائز ہی لیکن اولی یہ ہی کہ تب بھی ٹھہر رہے کذا قالہ الشیخ
عبد الحق نجوم ستارون کی تاثیرات سے خبرین آیندہ وغیرہ کی بتائین اور کہانت بغیر ستارون کے غیب کی خبرین دینی جیسے بعضون کے جنات تابع
ہوتے ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتے ہین (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مومن ولا یسرق السارق
حین یسرق وہو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وہو مومن ولا ینتہب نہبۃ یرفع الناس الیہ فیہا ابصارہم حین ینتہبہا وہو مومن ولا یغل احدکم
حین یغل وہو مومن فایاکم ایاکم متفق علیہ) اور روایت ہی انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا زنا کرنے والا جسوقت
زنا کرتا ہی اور وہ ہو مومن یعنے زانی زنا کے وقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا چوری کرنے والا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور
نہین شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت کہ پیتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کہ اٹھاوین لوگ طرف اسکے بیچ اس لوٹ کے آنکھین اپنی اسوقت
کہ لوٹتا ہی اور وہ ہو مومن یعنے آشکارا لوٹتا ہی کہ لوگ اسکو دیکھتے ہین اور نالہ کرتے ہین اور دفع نہین کر سکتے اور نہین خیانت کرتا ایک تمھارا جسوقت
کہ خیانت کرتا ہی اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنے ان گناہون سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل وہو
مومن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ہکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجہا قال فان تاب عاد الیہ ہکذا وشبک بین
اصابعہ) اور بیچ روایت ابن عباس کے یہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا ہی اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نے کہا مین نے واسطے ابن عباس
کے کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اس سے کہا انھون نے اسطرح سے اور بیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کے پھر نکالا انکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف
اسکے اسطرح سے اور پھر بیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کے ف یعنے پنجہ ایک ہاتھ کا درمیان پنجہ دوسرے ہاتھ کے ڈال کر نکالا کہ پہلے ایمان آدمی
کے ساتھ اسطرح ملا ہوا تھا پھر یون نکل آتا ہی پھر اگر توبہ کرتا ہی یعنے گناہ کر چکتا ہی اور پچھتاتا ہی اس سے تو پھر بدستور آ جاتا ہی (وقال ابو عبد اللہ لا یکون
ہذا مومنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ہذا لفظ البخاری) اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنے بخاری نے نہین ہوتا یہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا واسطے اسکے
نور ایمان کا یعنے کمال اسکا یہ ہین لفظ بخاری کے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلث زاد مسلم وان صام
وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نشانی منافق کی تین ہین زیادہ کیا مسلم نے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور دعوے رکھے اسکا کہ مسلمان ہون پھر متفق ہوئے دونون بخاری
اور مسلم جبکہ بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے ف نفاق دو قسم پر ہی ایک
نفاق فی العقیدہ یعنے نفاق عقیدہ مین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنے نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنے
یہ خصلتین منافقون کی ہین مسلمانون کو انسے بچنا ہی (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا

خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں ہیں جس شخص میں ہووین وہ چارون وہ شخص ہے منافق یعنے نفاق فی العمل رکھتا ہے اور وہ شخص کہ ہووے بیچ اُسکے ایک خصلت اُن میں سے ہوگی بیچ اُسکے ایک خصلت نفاق سے یہان تک کہ چھوڑے اُسکو جبکہ امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑے اور جب جھگڑے بکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے بیٹے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کے ہے کہ خواہش رکھتی ہے نر کی پھرتی ہے درمیان دو ریوڑون کے میل کرے طرف اُسکے ایکبار اور طرف اُسکے ایکبار روایت کی یہ مسلم نے ف ایسا ہی حال ہے منافقون کا کہ کبھی گروہ مسلمانون میں آتے ہین کبھی گروہ کفار میں

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) روایت ہے صفوان بیٹے عسال کے سے کہا کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا واسطے اُسکے یار اُسکے نے نہ کہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنے گا کہنا تیرا البتہ ہونگی واسطے اُسکے چار آنکھین یعنے نہایت خوش ہووینگے پس آئے دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھے انھون نے حضرت سے نو احکام ظاہر ف مراد احکام سے جو کہ آگے مذکور فرمائے یا نو معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو کہ کلام اللہ میں مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون اور قحط اور کم ہونا میوون کا تفسیر بین یہ مفصل مذکور ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب اسکے کہ کلام اللہ میں مذکور ہین نہ ذکر کیے اور جو احکام ضرور تھے بیان فرمائے یا جواب اُنکا دیکر بعد اسکے یہ احکام فرمائے ہون راوی نے بسبب شہرت کے وہ نہین ذکر کیے (فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلٰى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تُوَلُّوا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ) پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اُس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کے یعنے بیگناہ پر بہتان باندھکر قصد اُسکا حاکم کے آگے مت لیجاؤ تاکہ مارے اُسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کھاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹھ دو واسطے بھاگنے کے دن لڑائی کے یعنے جہاد میں کفار سے نہ بھاگو اور اوپر تمھارے خاص اے یہود واجب ہے یہ کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کے ف یعنے ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہے اللہ تعالی نے تمکو اس سے (قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَا إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) کہا روایت کرنے والے نے پس چوم لیے ہاتھ حضرت کے اور پاؤن یہودیون نے اور کہا دونون نے گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہے تمکو پیروی میری سے کہا اُن دونون نے تحقیق داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے رب اپنے سے کہ ہمیشہ رہے اولاد انکی میں سے نبی اور تحقیق ہم ڈرتے ہین اگر پیروی کرین تمھاری یہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف گواہی دیتے ہین ہم یعنے جانتے ہین تمھین نبی یہ گواہی بطور قبول کے نتھی بلکہ حال اپنے علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرت کا اپنی کتابون سے جانتے تھے مگر بسبب شقاوت کے قبول نصیب نہوتا تھا اور دعا کی ہے یعنے ضرور ہے کہ دعا اونکی قبول ہو[illegible] پس البتہ کوئی پیغمبر اُسکے فرزندون میں سے ہوگا اور یہود تابع اُسکے

ہونگے اور انکو غلبہ اور شوکت ہوویگا پس ڈرتے ہیں ہم کہ اگر تجھیں ہم ماریں تو وہ ہمیں مار ڈالینگے یہ محض افترا یہود کا تھا ہرگز حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا نہ کی تھی اور کیونکر ہووے یہ انہوں نے توریت اور زبور میں خود پڑھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور دین انکا ناسخ سب دینوں کا ہی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ نہوں بنائے ایمان کی گر پڑے بند رہنا اس شخص سے کہ کہا اُسنے لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ اسکو بسبب گناہ کے اور نہ نکال تو اسکو اسلام سے بسبب کسی کام کے ف نہ کافر کہہ بسبب گناہ کے یہ رد ہی خارجیوں کا کہ وہ کہتے ہیں مومن گناہ کرنے سے اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہی اور نہ نکال اسلام سے یہ رد معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتے ہیں بندہ گناہ کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکل جاتا ہی اگرچہ کافر نہیں ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتے ہیں کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہی اور نہ کافر (وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ) اور جہاد جاری رہنے والا ہی جب سے بھیجا ہی مجھکو اللہ نے یہاں تلک کہ قتل کرے آخر اس امت کے دجال کو ف پھر یاجوج ماجوج نکلینگے انکا مقابلہ نہیں کر سکے گا اللہ تعالی کی قدرت سے فنا ہو جائینگے اور انکے بعد کوئی کافر روے زمین پر نہیں رہیگا پس حکم جہاد کا تمام ہو جائیگا (لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ) نہ موقوف کرے اسکو ظلم ظالم کا یعنے جہاد کو اور نہ عدل عادل کا ف یعنی جائز نہیں ہی ترک جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہر حال واجب ہی موافقت اسکی اور نکلنا ساتھ اسکے جہاد کے لیے اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہی لیکن واسطے بول بالائی اسلام کے جاری ہی رہے (وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور ایمان لانا ساتھ تقدیروں کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی تیسری جڑ ایمان کی یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ عالم میں جاری ہوتا ہی اللہ کی قضا و قدر سے ہوتا ہی روایت کی ابو داؤد نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ زنا کرتا ہی بندہ نکلتا ہی اس سے ایمان پس ہوتا ہی اوپر سر اسکے کے مانند سایبان کے پس جبکہ فارغ ہوتا ہی اس عمل سے پھر آتا ہی طرف اسکے ایمان روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ) روایت ہی معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دس باتوں کے فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی کو اور اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنے کی اور اگرچہ حکم کریں تجھکو یہ کہ الگ ہو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جان کر پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض جان کر پس تحقیق الگ ہوا اس سے ذمہ خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوے تو معاذ عمل اولی پر کرتے تھے اسلیے انکو یہ فرمایا ورنہ اوروں کو جائز بھی ہی کہ اس صورت میں کلمہ کفر کا زبان پر جاری کر لے اور دل میں ایمان رکھے اور الگ ہو اہل و مال اپنے سے یہ مبالغہ اور تاکید ہی اس باب میں اور واجب نہیں اُنسے نکلنا واسطے حرج کے اور ذمہ خدا کا یعنی نہیں باقی رہا خدا تعالی کے امن میں دنیا میں بسبب مستحق ہونے تعزیر کے اور آخرت میں بسبب مستحق ہونے عذاب کے (وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہ سر ہی تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سے پس تحقیق ساتھ گناہ کے اترتا ہی غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنے لڑائی کفار کے سے اور اگرچہ مرتے ہوں لوگ اور جسوقت کہ پہونچے آدمیوں کو موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کے اور ہو تو بیچ اُنکے پس ٹھہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبہ اپنے کے مال موافق مقدور

اپنے کے اور مت اٹھا رکھو انسے لاٹھی اپنے ادب کی یعنی اگر احتیاج ادب کی رکھتے ہین مار اگر ادب کے لیے اور ڈرا اُن کو بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی نصیحت اور تعلیم کرتا رہ بیچ حکمون اور منع باتون خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف اگرچہ مرتے ہون لوگ اسمین مبالغہ منظور ہی والا دو چند سے زیادہ اگر کافر ہون جائز ہی بھاگنا اور وبا سے بھاگنے کا حکم یہ ہی کہ اگر ایک شہر مین وبا آوے وہان سے نکلے نہین اور اگر اور جاے ہو وہان آوے نہین اور بھاگنا اُس سے گناہ ہی جیسے کہ کفار کی لڑائی سے بھاگا اور اگر یہ اعتقاد کرے کہ بھاگنے سے بچونگا والا مر جاؤنگا کافر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہ (وعن حذیفۃ قال انما النفاق کان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ھو الکفر او الایمان رواہ البخاری) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تھا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلعم کے پس آج کے دن نہین وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے حضرت کے زمانہ مین منافقون کو مسلمانون کے حکم مین رکھتے تھے اور پردہ پوشی کرتے تھے بسبب چند در چند مصلحتون کے اب وہ حکم نرہا اگر فرضاً ظاہر ہو جاوے کہ یہ منافق ہی اُسکو قتل کرینگے اور احکام کفر کے اُسپر جاری کرینگے

باب فی الوسوسۃ باب تیسرا بیچ وسوسہ کے

ف مراد وسوسہ سے باتین دل کی اور شیطان کی ہین کہ باعث ہون کفر و گناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بے اختیار نفس مین آجاوے اُسکو ہاجس کہتے ہین پس یہ قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتون سے بھی پھر جب ٹھہرے اور خلجان ہووے دل مین اُسکو خاطر کہتے ہین وہ بھی اس امت سے معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دل مین پڑے اور باقی رہے اور دوام اور اصرار ہو اُسپر اور ہمیشہ دل مین خلجان کرے اور خواہش کرنے اُسکے کی ہووے اور لذت اور محبت اُسکی پیدا ہووے اس قسم کو ہم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہی اور مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کے نامہ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کے اگر اپنے کو باز رکھے اُسکے مقابلہ مین نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک قسم وہ ہی کہ اسکا نام عزم ہی وہ ٹھہرائی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دلکا اُسپر کہ کوئی مانع اُس سے نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اُسکے نفس مین کچھ اُس سے کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر اسباب بالفعل موجود ہووے تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی جب تلک دل مین ہی کم گنہگار ہی اور جب اُسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ تقسیم اُن افعال کی ہی کہ اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اُنکا ہووے تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کے ہین مثلاً برے عقیدے اور اعمال دل کے یعنی حسد وغیرہ اسمین داخل نہین اُسکے استقرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الفخر من شروح المشکوٰۃ والملا علی القاری

الفصل الاول فصل پہلی

(عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورھا ما لم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے معاف کی امت میری سے وہ چیز کہ بطریق وسوسہ کے آتی ہی دل مین اُنکے جب تک کہ نہ عمل کرین ساتھ اُسکے یا نہ بولین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قال جاء ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم بہ قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان رواہ مسلم) اور روایت ہی اُنہین سے کہ آئے کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے تحقیق ہم پاتے ہین بیچ دلون اپنے کے وہ چیز کہ برا جانتا ہی ایک ہمارا یہ کہ زبان پر لاوے اُسکو فرمایا آیا تحقیق پایا تمنے اُسکو یعنے یہ طور ہوتا ہی اور برا جانتے ہو کہا اُنھون نے کہ البتہ فرمایا کہ یہ ظاہر ایمان ہی روایت کی یہ مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ متفق علیہ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتا ہی شیطان ایک تمھارے کے پاس پس کہتا ہی کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا یہ یعنے آسمان و زمین وغیرہ یہان تک کہ کہتا ہی کس نے پیدا کیا رب تیرے کو پس جب کہ پہونچے اُسکو چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے اور باز رہے

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غرض ان وسوسون سے اُسکی یہ ہوتی ہو کہ غلطی اور کفر مین ڈالے اللہ قدیم پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہو اُسے کون پیدا کریگا اور باز رہے یعنی اس خیال کو چھوڑ دے اور اور شغل مین مشغول ہووے اور اُٹھنا مجلس سے اور بدلنا حالت کا بڑی تاثیر رکھتا ہو اُسکے دفع مین اور اعلیٰ قسم پناہ چاہنے کی یہ ہو کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کے اور پاک کرے دلکو تعلقات اور ماسواے اللہ سے اور نری پناہ چاہنی زبان سے کافی نہین لیکن البتہ مدد اُس کار کی ہو (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ہذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل آمنت باللہ ورسلہ متفق علیہ) اور روایت ہو انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہان تلک کہ کہا جاویگا یہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پس کس نے پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ پاوے اُسمین سے کچھ پس چاہیے کہ کہے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور رسولون اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ایمان لایا مین اُس چیز پر کہ کہا اللہ تعالیٰ نے اور رسول اُسکے نے کہ وہ قدیم ہو اور ایک ہی پس وسواس سے دفع کے لیے بجاے اعوذ کے یہ پڑھے (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر رواہ مسلم) اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہو ساتھ اُسکے ہمنشین اُسکا جنون سے اور ہمنشین اُسکا فرشتون سے عرض کیا صحابہ نے اور تمھارے لیے بھی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنون سے فرمایا کہ ہان میرے لیے بھی لیکن اللہ نے مدد کی مجھکو اوپر اُسکے پس مین سلامت رہتا ہون یعنی اُسکے شر اور آفت اور وسواس سے اور وہ تابعدار میرا ہو پس نہین حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے ف مراد حدیث کا یہ مطلب ہو کہ ہر آدمی کے دو مصاحب ہین ایک جن کہ بری باتین بتاتا ہو اور برے وسوسے ڈالتا ہو نام اُسکا وسواس ہو اور دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتین سکھاتا ہو اور بھلائی الہام کرتا ہو نام اُسکا ملہم ہو (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم متفق علیہ) اور روایت ہو انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہو آدمی سے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی کمال قدرت رکھتا ہو اُسکے بہکانے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من بنی آدم مولود الا یمسہ الشیطان حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنہا متفق علیہ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چھوتا ہو اُسکو شیطان جسوقت پیدا کیا جاتا ہو یعنی اسطرح انگلی کوکھ مین مارتا ہو کہ وہ ایذا پاتا ہو پس آواز کرتا ہو بلند بسبب چھونے شیطان کے یعنی روتا ہو چلا کر سواے مریم کے اور بیٹے اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بات بسبب دعا قبول ہونے والدہ حضرت مریم کے ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہو (وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم) (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیاح المولود حین یقع نزغۃ من الشیطان متفق علیہ) اور روایت ہو انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانا لڑکے کا وقت پیدا ہونے اُسکے کے بسبب چوکنے شیطان کے ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس فادناہم منہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ یجیء احدہم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدہم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امرأتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ رواہ مسلم) اور روایت ہو جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان رکھتا ہو تخت اپنا پانی پر یعنے سمندر پر پھر بھیجتا ہو فوجین اپنی کہ گمراہ کرین آدمیون کو پس بہت نزدیک اُس لشکر کا ابلیس سے باعتبار مرتبہ کے جو بڑا اُنکا ہو گمراہ کرنے مین آتا ہو ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہو کیا مین نے ایسا اور

ایسا پھر کہتا ہی ابلیس نہ کیا تو نے کچھ فرمایا حضرت صلعم نے پھر آتا ہی ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہی نہیں چھوڑا مین نے اُسکو یہان تک کہ جدائی ڈلوادی
درمیان اُسکے اور درمیان عورت اُسکی کے فرمایا حضرت نے پس نزدیک کرتا ہی اُسکو اپنے سے پھر کہتا ہی اچھا ہی تو کہا اعمش نے کہ راوی حدیث کا
ہی گمان کرتا ہون مین جابر کو کہ کہا پس گلے سے لگاتا ہی اُسکو روایت کی یہ مسلم نے ف مراد جدائی سے طلاق بائن ہی تا عورت خاوند پر حرام ہو جاوے
اور صحبت کرے تو حرام ہو اور فرزند حرام زادے پیدا ہون پس اولاد زنا کی روی زمین پر بہت ہو اور فساد و گناہ کرین (وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن قد ایس من ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینہم رواہ مسلم) اور روایت ہی اُنہین سے کہا فرمایا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان مایوس ہی اس سے کہ بندگی کرین اُسکو مصلی بیچ جزیرہ عرب کے ولیکن بیچ ورغلا نے کے ہی درمیان اُنکے یعنی جنگ
و جدل کرواتا ہی آپس مین روایت کی یہ مسلم نے ف بندگی شیطانی سے مراد ہی پوجنا بتون کا اور مصلی یعنی مومن پس حضرت کے بعد اگرچہ بعضے فرقہ مرتد ہوئے
لیکن بت پرست نتھے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل فقال انی احدث نفسی بالشیء
لان اکون حممۃ احب الی من ان اتکلم بہ قال الحمد للہ الذی رد امرہ الی الوسوسۃ رواہ ابو داود) روایت ہی بیٹے عباس کے سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم آیا اُنکے پاس ایک شخص پس کہا تحقیق مین پاتا ہون دل اپنے مین ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہ کہ ہو جاؤن مین کوئلا بہت بہتر ہی طرف میرے
اس سے کہ بولون مین ساتھ اُسکے یعنی نہایت بری ہی وہ بات فرمایا حمد ہی واسطے اللہ کے وہ اللہ کہ پھیر دیا امر اُسکے کو طرف وسوسہ کے روایت کی یہ
ابو داود نے ف یعنی وسوسہ ہی دل مین رکھا اور بولنے اور عمل کرنے نہ دیا تا مواخذہ ہوتا اُسپر اور یہ تو معاف ہی (وعن ابن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطن لمۃ بابن ادم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطن فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن
وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطن ثم قرا الشیطن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے شیطان کے تصرف ہی ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے
فرشتہ کے تصرف ہی پس اُسپر تصرف شیطان کے پس وعدہ دینا ہی ساتھ برائی کے اور جھٹلاتا ہی ساتھ حق کے یعنی ساتھ توحید اور نبوت وغیرہ کے
اور اُسپر تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دیتا ہی ساتھ نیکی کے اور تصدیق کرنا ساتھ حق کے پس جو کوئی پاوے اُسکو یعنی وعدہ نیکی کو پس جانے کہ تحقیق یہ
طرف سے اللہ کے ہی پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کو اور جو شخص کہ پاوے دوسرا یعنی شیطان کی طرف سے پس پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان سے
پھر پڑھے یہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہی تمکو ساتھ گناہون کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف شیطان
وعدہ دیتا ہی کہ اگر بھلائی کی تو برائی مین گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر کیا تو نے اور عبادت اُسکی کی تو محتاجگی اور خواری مین مبتلا ہوگا (وعن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ہذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطن الرجیم رواہ ابو داود وسنذکر حدیث عمرو بن الاحوص فی باب خطبۃ یوم
النحر ان شاء اللہ تعالی) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہان تک
کہ کہا جاوے گا یہ پیدا کی ہی اللہ نے مخلوق پس کس نے پیدا کیا اللہ کو پس جسوقت کہین یہ پس کہو اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ جنا اور نہ جنا گیا اور
نہین واسطے اُسکے برابر کوئی پھر تھوک کر بائین طرف تین بار اور پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شیطان راندہ گئے سے روایت کی یہ ابو داود نے اور البتہ ذکر کرینگے
ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کے اگر چاہا اللہ نے ف یعنی مصابیح مین اسی باب مین مذکور ہی اور ہم نے وہان ذکر کی ہی **الفصل
الثالث** فصل تیسری (عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یبرح الناس یتساءلون حتی یقولوا ہذا اللہ خلق کل شیء فمن خلق اللہ

عزوجل (رواہ البخاری ومسلم) قال قال اللہ عزوجل ان امتک لایزالون یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ہذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ عزوجل (رواہ
ہو انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے آپسمین یہان تلک کہ کہینگے یہ اللہ نے پیدا کی ہر چیز پس کس نے
پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہو اور بزرگی والا روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے
تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی رہیگی کیا ہو یہ کیا ہو یہ یہان تلک کہ کہینگی یہ اللہ نے پیدا کی مخلوقات پس کس نے پیدا کیا اللہ عزت والے بزرگی والے کو
(وعن عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلوتی وبین قرآنی یلبسہا علی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل علی یسارک ثلثا ففعلت ذلک فاذہبہ اللہ عنی رواہ مسلم) اور روایت
ہو عثمان بیٹے ابی العاص سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق شیطان اوٹ ہوتا ہو درمیان میرے اور درمیان نماز میری کے اور درمیان پڑھنے
میرے کے شبہہ ڈالتا ہو اسمین مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شیطان ہو کہا جاتا ہو اسکو خنزب پس جسوقت معلوم کرے تو اسکو پس پناہ
پکڑ ساتھ اللہ کے اس سے اور تف کر بائین طرف تین بار پس کیا مین نے یہ پس دور کیا اسکو اللہ تعالی نے مجھسے روایت کی یہ مسلم نے (وعن
القاسم بن محمد ان رجلا سالہ فقال انی اہم فی صلوتی فیکثر ذلک علی فقال لہ امض فی صلوتک فانہ لن یذہب ذلک عنک حتی تنصرف وانت
تقول ما اتممت صلوتی رواہ مالک) اور روایت ہو قاسم بیٹے محمد کے سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا ان سے پس کہا تحقیق مین وہم کرتا ہون بیچ نماز
اپنی کے یعنے یہ کہ درست نہین پڑھی اور رکعت رہ گئی پس گران ہوتا ہو یہ مجھپر پس کہا واسطے اسکے گذرا چلا جا بیچ نماز اپنی کے یعنے تمام کر نماز اور شیطان کے
وسوسہ پر خیال نکر پس تحقیق شان یہ ہو کہ ہرگز نجاوے یہ تجھسے یہان تلک کہ پھرے تو نماز اپنی سے اور تو کہتا ہو کہ نہین پوری کی مین نے نماز اپنی روایت
کی یہ مالک نے ف کہتا ہو یعنے کہے تو شیطان سے کہ ہان یون ہی سہی نہین پوری پڑھی مین نے جسطرح تو کہتا ہو لیکن تیری بات نہین ماننے کا
اور نہین پھیرون گا نماز تیری برعکسی کے لیے یہ بڑی اصل ہو دفع شیطان کے لیے کہ اسکے وسوسہ پر عمل نہ کرے غرض اس مبالغہ سے یہ ہو کہ راہ وسوسہ
کی بند کرے نہ یہ کہ عمل نادرست کرے اور سہولیت رکھے اسمین

باب الایمان بالقدر

یہ باب ہو بیچ بیان ایمان لانے کے ساتھ تقدیر کے ف
قدر یعنی امور کہ حکم اور اندازہ کیے ہوئے اللہ کے ہین ایمان تقدیر پر لانا فرض ولازم ہو یعنے اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا اعمال بندون کا ہو خواہ نیک
ہون خواہ بد لکھے ہین لوح محفوظ مین پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اسکے حکم اور ارادہ سے ہوتا ہو لیکن ایمان وطاعات سے راضی ہو اور کفر وگناہ
سے ناخوش اور تقدیر ایک بھید ہو بھیدون اللہ کے سے نہین مطلع کیا اسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہو خوض اور بحث کرنا اسمین بطریق عقل
کے بلکہ واجب ہو یہ کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے پیدا کی مخلوق انکو دو فریق پیدا کیے ایک فرقہ جنت وچین کے لیے از راہ فضل کے اور ایک فرقہ
دوزخ کے لیے از راہ عدل کے ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کہ خبر دو مجھکو قدر سے کہا انھون نے بڑی راہ ہو نہ چلو اسمین پھر اسنے پوچھا
کیا فرمایا گہرا دریا ہو مت داخل ہو اسمین پھر بھی پوچھا فرمایا یہ بھید ہو اللہ کا پوشیدہ ہو تجھپر نہ تفتیش کر اسکی

الفصل الاول فصل پہلی

(عن عبد اللہ
بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال وکان عرشہ
علی الماء رواہ مسلم) روایت ہو عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھین اللہ نے تقدیرین مخلوقات کی پہلے
پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اسکا اوپر پانی کے روایت کی یہ مسلم نے ف لکھین اللہ نے یعنے ثابت کین
لوح محفوظ مین ساتھ جاری کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتون کو لکھنے کا اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہو اور تھا عرش پانی پر یعنے پہلے
پیدا ہوتے آسمان وزمین کے کوئی چیز حائل تھی پانی اور عرش مین (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی

وَالْعَجْزِ وَالْكَيْسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہاں تک کہ نادانی
اور دانائی روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى
اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِىْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِىْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ
اَنْتَ مُوْسَى الَّذِى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَىْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ
قَالَ مُوْسٰى بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيْهَا وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِىْ عَلٰٓى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَىَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ
اَنْ يَّخْلُقَنِىْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جھگڑے آدم اور موسیٰ نزدیک پروردگار اپنے کے یعنے عالم روحانی مین پھر غالب آئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تم آدم ہو کہ
پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمھارے روح اپنی یعنے روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا واسطے تمھارے فرشتون اپنے سے
اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کے پھر اوتارا تمنے آدمیون کو ساتھ گناہ اپنے کے طرف زمین کے یعنے اگر گناہ نہ کرتے کاہیکو زمین مین آتے اور اولاد یہان
پھیلتی کہا آدم نے تم وہ موسیٰ ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغمبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دین تمکو تختیان کہ بیچ اُنکے بیان ہے ہر چیز
کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنے کو پس ساتھ کتنی مدت کے پایا تمنے اللہ کو کہ لکھی توریت پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسیٰ نے چالیس برس پہلے
کہا آدم نے پس کیا پایا تو نے بیچ اُسکے مضمون اس آیۃ کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہ ہان کہا آدم نے کیا پھر ملامت کرتے
تم مجھکو اسپر کہ کرون مین وہ عمل کہ لکھا ہے اُسکو اللہ نے مجھپر کرنا اُسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس
غالب آئے آدم موسیٰ پر روایت کی یہ مسلم نے ف زمرد کی تختیون پر توراۃ لکھی ہوئی اُتری تھی آسمانون سے ستر اونٹون پر لدی تھی اور مضمون
توراۃ قدیم ہے لیکن تختیون پر پایا غیر اُسکے پر چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدم کے لکھی گئی تھی اور یہ جھگڑا اس جہان کا نہین کہ جہان اعمال چھوٹنے
درست نہین ہین بلکہ عالم علوی کا ہے کہ وہان قید تکلیف نہین ہین (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ
الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ
فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِىٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِىْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ
الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہین سچ کیے گئے تحقیق پیدائش ایک
تمھارے کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ مان اپنی کے چالیس دن نطفہ یعنے بصورت نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے حرارت سے پھر ہوتا ہے خون
جما ہوا مانند اسی کے یعنے چالیس دن تک پھر ہوتا ہے ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنے چالیس دن تک پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اُسکے فرشتہ کو ساتھ
چار باتون کے یعنے بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اُسکا اور موت اُسکی اور روزی اُسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت
ہونا اُسکا پھر پھونکی جاتی ہے بیچ اُسکے روح پس قسم ہے اُس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوائے اُسکے تحقیق ایک تمھارا البتہ کرتا ہے کام اہل بہشت کے یہان تک
کہ نہین ہوتا درمیان اُس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنے نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ کرتی ہے اوپر اُسکے سرنوشت اُسکی پس کرتا ہے کام
دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہے دوزخ مین اور تحقیق ایک تمھارا البتہ کرتا ہے کام دوزخیون کے سے یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اُسکے اور
درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہے اُسپر سرنوشت اُسکی پس کرتا ہے کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہے بہشت مین روایت کی

یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد یہ ہے کہ یہ بات کبھی نادر ہو جاتی ہے ولیکن غلبہ رحمت اُسکی کا مقتضی اُسکا ہوا ہے کہ اکثر لوگ بُرائی سے بھلائی کی طرف
پھرے ہیں اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہے الحمد للہ علی ذلک اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہے کہ مدار خاتمہ پر ہے اور اسمین رغبت دلاتی ہے ہمیشگی طاعت
پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس ڈر سے کہ مبادا یہی دم آخر ہوا اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہے یہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضاء
قدر سنکر انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیک بختی اور بدبختی اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سے قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ
بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہے واسطے اس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے
یعنے توقف کرنا تمھارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے قضیہ قضا و قدر کے کچھ معنے نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئی اور تمکو قوت
سمجھنے اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ اُسکے عمل کر سکو پیدا کیا پس ضرور یہان کچھ بات ہوویگی کہ بندون کو اُسکے لیے حکم کیا
اور اُنسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا والا امر و نہی کا اور بھیجنے پیغمبرون کا کچھ فائدہ ہی نہوا اگرچہ کنہ اس سر کی پوشیدہ ہے کہ نہین معلوم
ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندے کو اُسکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل موقوف معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہے اور جو کوئی اپنے
ملک مین تصرف کرتا ہے ظلم نہین یعذب من یشاء و یرحم من یشاء یعنے جسکو چاہے عذاب کرے اور جسپر چاہے رحم کرے (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہے کام دوزخیون کے اور تحقیق
وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سے اور کرتا ہے کام بہشتیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے دوزخیون مین سے اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتھ خاتمہ کے روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دُعِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَنَازَۃِ صَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ طُوْبٰی لِھٰذَا
عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ لَمْ یَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ یُدْرِکْہُ فَقَالَ اَوَغَیْرُ ذٰلِکَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلْجَنَّۃِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ
اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازے
ایک لڑکے کے انصار مین سے پس کہا مین نے اے رسول خدا کے خوشحالی ہے واسطے اس لڑکے کے کہ چڑیا ہے چڑیون بہشت کی سے نہین کی
اُسنے برائی اور نہین پہونچا اُسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اسکے اے عایشہ یعنے جزم نکر کہ بہشتی ہے بعد اُسکے بیان کی وجہ اُسکی کہ تحقیق اللہ نے
پیدا کیا واسطے بہشت کے ایک لوگون کو کہ پیدا کیا انکو واسطے اُسی کے اور وہ بیچ پشتون باپون اپنے کے تھے اور پیدا کیا واسطے دوزخ کے کتنے
اشخاص کو کہ پیدا کیا انکو واسطے اُسکے اور وہ بیچ پشتون باپون اپنے کے تھے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر حدیث سے تو یہ معلوم ہوا کہ بہشت
دوزخ مین داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہین بلکہ محض ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے اور اللہ نے بعضے بہشت کے لیے پیدا کیے خواہ عمل نیک
کرین یا نہین اور بعضے دوزخ کے لیے پیدا کیے خواہ عمل بد کرین یا نہین پس یہ لڑکا اگر دوزخ کے لیے پیدا ہوا ہے داخل ہوگا اُسمین اگرچہ
عمل بد نہین کیا ہے تو اے عائشہ جزم کیون کرتی ہے کہ وہ بہشتی ہے پس ظاہر تو یہ معنے ہین جو معلوم ہوئے لیکن اور حدیثون اور آیتون اور اقوال
علما سے کہ اتفاق رکھتے ہین اُسپر یہ ثابت ہوا ہے لڑکے مسلمانون کے بالاتفاق اور مشرکون کے موافق قول صحیح تر کے داخل بہشت
مین ہونگے اور اس حدیث مین جزم کہنے سے حضرت عائشہ کے حضرت گویا ناخوش ہوے کہ علم غیب پر حکم کرتی ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ
حدیث پہلے فرمائی ہوگی بعد اُسکے مشرکون کے لڑکون کا حکم وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ (وَعَنْ عَلِیٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی

کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اہل السعادۃ فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اہل الشقاوۃ فسییسر لعمل الشقاوۃ ثم قرأ
فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الآیۃ متفق علیہ) اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر تحقیق لکھا گیا
ٹھکانا اسکا آگ مین یا ٹھکانا اسکا بہشت مین یعنے ہوچکا ہے کہ دوزخی کون ہے اور بہشتی کون ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ صلعم کیا نہ بھروسا کرین ہم اوپر
لکھے ہوے اپنے کے اور چھوڑ دین عمل کرنے فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہے واسطے اس چیز کے کہ پیدا کیا گیا واسطے اسکے اب جو شخص
کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سے پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل بدبختی کے پھر
پڑھی یہ آیۃ پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچھی بات کو یعنے کلمہ کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** باقی آیۃ یہ ہے
فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنے پس مہیا کرینگے ہم اسکو واسطے ان اعمال کے کہ پہونچا دین
آسانی کو کہ داخل ہونا بہشت کا ہے اور جسنے بخل کیا اور بے پروا ہوا بسبب خواہشون دنیا کے نعمتون عقبی کی سے اور تقوی نہ کیا اور جھٹلایا
کلمہ توحید کو پس نزدیک ہے کہ مہیا کرینگے ہم اسکو واسطے ان اعمال کے کہ پہونچاوینگے دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہے پس حاصل حضرت کے جواب کا
یہ ہے کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہین کیونکہ اللہ تعالی نے ساتھ حکم ربوبیت کے امر و نہی کی اور بندون پر بمقتضائے عبودیت
کے فرمان برداری اسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت اور شقاوت کی کی اور یہ بھی داخل قضا و قدر کے ہے جسپر مقدر کیا کہ عمل کریگا
کرتا ہے اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہین کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہے کہ اپنے ملک مین کرتا ہے پھر تقدیر یہ بات تمہاری کہ عمل کس لیے
کرین خوب نہین (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ
فزنا العین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک ویکذبہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کتب علی ابن آدم
نصیبہ من الزنا مدرک ذلک لا محالۃ العینان زناہما النظر والاذنان زناہما الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناہا البطش والرجل زناہا
الخطی والقلب یہوی ویتمنی ویصدق ذلک الفرج ویکذبہ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ
نے لکھا اوپر بیٹے آدم علیہ السلام کے حصہ اسکا زنا سے کہ پہونچیگا اسکو مقرر یعنے ضرور پس زنا آنکھ کا دیکھنا یعنے نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا
یعنے عورتون نامحرم سے کلام شہوت انگیز کرنے اور جان آرزو کرتی ہے اور خواہش کرتی ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے اسکو یا جھوٹا کرتی ہے اسکو
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہ ہے کہا لکھا گیا اوپر بیٹے آدم کے حصہ اسکا زنا سے پانے والا ہے اسکو مقرر دونون
آنکھین زنا انکا دیکھنا اور دونون کان زنا انکا سننا یعنے باتین نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اسکا بات کرنی اور ہاتھ زنا انکا پکڑنا یعنے مساس
کرنا عورت سے اور پاؤن زنا انکا چلنا یعنے بدکاری کے لیے اور دل خواہش کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور سچا کرتی ہے اسکو شرمگاہ اسکی اور جھٹلاتی ہے
اسکو **ف** لکھا ہے حصہ اسکا زنا سے مراد حصہ مقدمات زنا ہین یعنے خواہش زنا کی کرنی اور پاؤن سے چلنا اسکے لیے اور منہ سے اسکا
ذکر کرنا وغیر ذلک کہ انکو بھی زنا کہتے ہین مجازا پس بعضے زنا حقیقی مین گرفتار ہوتے ہین اور بعضے مجازی مین جیسے کہ آگے فرمایا فزنا العین النظر
وغیر ذلک لیکن جسکو چاہتا ہے اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہے گویا یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے یعنے اگر زنا کیا تو
ستر نے سچا کیا خواہش نفس اسکے کو اور اطاعت کی اسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نہ اطاعت کی اسکی کذا ذکرہ الشیخ والقاری (وعن عمران
بن حصین ان رجلین من مزینۃ قالا یا رسول اللہ ارأیت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیء قضی علیہم ومضی فیہم من قدر سبق او
فیما یستقبلون بہ مما اتاہم بہ نبیہم وثبتت الحجۃ علیہم فقال لا بل شیء قضی علیہم ومضی فیہم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ عز وجل ونفس و

مَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمران بیٹے حصین کے سے کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا اے رسول خدا کے خبر دو
ہمکو اُس چیز کی کہ کرتے ہین لوگ آج کے دن یعنے دنیا مین اور محنت کھینچتے ہین بیچ اسکے یہ ایک چیز ہے کہ مقدر کی گئی اوپر اُنکے اور گذری ہے
بیچ اُنکی تقدیر سے کہ ہو چکی ہے یا بیچ اُس چیز کے کہ آگے ہونے والی ہے اُس چیز سے کہ لایا ہے اُنکے پاس نبی اُنکا اور ثابت ہوئی دلیل اُنپر
فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہے کہ مقدر ہو چکی اُنپر اور گذر گئی اُنپر مطابق اُسکے بیچ کتاب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہے قسم ہے جان کی اور اُس ذات
مبارک کی کہ برابر پیدا کیا اُسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اُسکی اور پرہیزگاری اُسکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** آگے ہونے والی ہے یعنے یا یہ
ایک چیز ہے کہ نہین مقدر ہوئی اُنپر ازل مین بلکہ وہ زمانہ آئندہ مین ہونے والی ہے کہ متوجہ ہوتے ہین طرف عمل کے اور ارادہ کرتے ہین
اُسکا بغیر اُسکے کہ پہلے مقدر ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر اُنکے ظاہر ہونے صدق پیغمبر کے بسبب معجزہ کے یعنے کیا قضا و قدر پہلے سے
نہین ہے پیغمبر اب لیکر آئے ہین اور امر و نہی کی ہے اور لوگ اپنے اختیار سے آپ طاعات اور گناہ کرتے ہین جیسے کہ مذہب قدریون کا ہے
یہ سوال کیا صحابہ نے آگے جواب مذکور ہے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِی الْعَنَتَ وَلَا
اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهُ یَسْتَاْذِنُهُ فِی الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ کہا مین نے
اے رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنے کے زنا سے اور نہین پاتا مین مقدور کہ نکاح کرون ساتھ اُنکے
عورتون سے گویا کہ پروانگی مانگتے تھے حضرت صلعم سے بیچ خوجہ ہونے کے کہا ابو ہریرہ نے پس چپ رہے حضرت صلعم جواب
میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر کہا مین نے
مانند اسکے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ خشک ہوا قلم ساتھ اُس چیز کے کہ تو ملنے والا ہے پس خوجہ ہو تو اوپر اسکے یا چھوڑ دے
روایت کی یہ بخاری نے **ف** خشک ہونا قلم کا کنایہ ہے مقدر ہو چکنے سے اور فراغت پانے لکھنے سے حاصل یہ کہ جو کچھ بھلائی برائی ہونی ہے
روز ازل کے مقدر ہو چکی ہے ہووے گی خصی ہو یا نہو گویا اسمین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب و تدبیر کو مقابل تقدیر کے لانا اور تقدیر سے بھاگنا نہ
چاہیے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ
وَاحِدٍ یُصَرِّفُهُ كَیْفَ یَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
عبداللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل بنی آدم کے سب درمیان دو اُنگلیون رحمن کی سے ہین
مانند دل ایک کے پھیرتا ہے اُسکو جسطرح چاہتا ہے یعنے وہ قادر ہے اوپر تصرف سب چیزون کے یکدفعہ پھر فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بار خدایا
پھیرنے والے دلون کے پھیر دلون ہمارے کو اوپر بندگی اپنی کے روایت کیا اُسکو مسلم نے **ف** انگلیان رحمن کی متشابہات سے ہین
علم اسکا اللہ تعالی کے سپرد کرنا چاہیے وہ پاک ہے انگلیون وغیرہ سے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِیْمَةُ بَهِیْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ یَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ
فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہے اوپر فطرت کے یعنے اوپر استعداد قبول کرنے دین و اسلام کے پس ماں باپ اُسکے یہودی
کر دیتے ہین اُسکو یا نصرانی کر دیتے ہین اُسکو یا مجوسی کر دیتے ہین اُسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہے چارپایہ چارپایہ پورا کیا معلوم کرتے ہو بیچ

اسکے کچھ نقصان پھر پڑھی یہ آیت لازم پکڑو پیدایش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی لوگون کو اوپر اُسکے نہین بدلنا واسطے پیدایش خدا کے یہ ہی دین درست
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کچھ نقصان یعنے خارج سے اگر کوئی آفت نہ پہونچے تو ویسا ہی رہے لوگ کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہین
پس ایسا ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کے کافر ہو جاتا ہی والا مسلمان ہی رہے (وعن ابی موسیٰ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل
حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ ہمارے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانچ باتون کے پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اُسکو سونا پست کرتا ہی ترازو کو اور بلند کرتا ہی اُسکو
اُٹھائے جاتے ہین طرف اُسکے عمل رات کے پہلے عمل دن کے سے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے سے پردہ اُسکا نور ہی اگر
کھولدے اُسکو البتہ جلادین نور پاک ذات اُسکی کے جہانتک کہ پہونچے طرف اُسکے نگاہ اُسکی مخلوقات اُسکی سے روایت کیا اُسکو مسلم نے
ف پست و بلند کرنا ترازو کا مراد یہ ہی کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہی کسی پر فراخ اور بسبب گناہون کے بعضون کو ذلیل کرتا ہی اور بسبب توفیق
طاعت کے بعضون کے رتبے بلند کرتا ہی پہلے عمل رات کے یعنے ہنوز روز نہین ہوا ہی اور عمل اُسمین واقع نہین ہوا ہی کہ رات کے عمل اوپر
جاتے ہین اور رات نہین ہوتی کہ دن کے عمل اسی طرح جاتے ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانے مین (وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ ملأی لا تغیضہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار ارایتم ما انفق مذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ و
کان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملأی قال ابن نمیر ملآن سحاء لا یغیضہا شیء اللیل والنہار) اور
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ کا یعنے خزانہ اُسکا بھرا ہوا ہی نہین ناقص کرتا اُسکو خرچ کرنا ہمیشہ
دینے والا ہی رات دن ہین کیا دیکھا تمنے کسقدر خرچ کیا ہی جب سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ کرنے نے نہین کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتھ اُسکے
کے ہی اور تھا عرش اُسکا اوپر پانی کے یعنے وقت پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور اُسی کے ہاتھ مین ہی ترازو پست کرتا ہی اور بلند کرتا ہی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت مسلم کے ہی داہنا ہاتھ اللہ کا ہی بھرا ہوا کہا ابن نمیر نے بھرا ہی ہمیشہ دینے والا ہی نہین ناقص کرتی اُسکو کوئی چیز
رات اور دن مین **ف** ابن نمیر استاد ہین مسلم کے انکی روایت مین لفظ ملان کا بدلے ملائی کے آیا ہی اور اور لفظون مین بھی کچھ تقدیم تاخیر ہی لیکن
موافق لغت کے ملائی ہی چاہیے (وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق
علیہ) اور روایت ہی انھین سے کہا پوچھے گئے پیغمبر خدا صلعم اولاد مشرکین سے فرمایا حضرت صلعم نے اللہ دانا تر ہی ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہی کہ بہشت مین داخل ہوتے ہین یا دوزخ مین بعضے کہتے ہین کہ حضرت کو اب تلک
مشرکین کی اولاد کے حق مین کچھ وحی نہ آئی تھی کہ ایسا فرمایا اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین اُنکے حق مین لیکن اولیٰ یہ ہی کہ توقف کرے
یقیناً جنتی یا دوزخی نہ کہے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ہو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب اسنادا) روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول اُس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ
نے قلم ہی پس کہا واسطے اُسکے لکھ کہا اُسنے کیا لکھون فرمایا لکھ تو تقدیر پس لکھی اُسنے جو چیز ہو چکی تھی یعنے زمانہ آنحضرت صلعم تک اور وہ
چیز کہ ہونے والی ہی آیندہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی سند کر (وعن مسلم بن یسار قال سئل عمر بن الخطاب

عن هذه الآية وإذ أخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم الآية قال عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنها فقال إن الله خلق آدم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل أهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيده فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل أهل النار يعملون فقال رجل ففيم العمل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله إذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل أهل الجنة حتى يموت على عمل من أعمال أهل الجنة فيدخله به الجنة وإذا خلق العبد للنار استعمله بعمل أهل النار حتى يموت على عمل من أعمال أهل النار فيدخله به النار رواه مالك والترمذي وأبو داود) اور روایت ہے مسلم بن یسار سے کہ کہا سوال کیے گئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس آیۃ سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے پیٹھوں انکی سے اولاد انکی کو آخر آیت تک کہا حضرت عمرؓ نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیے جاتے تھے تفسیر اس آیۃ سے پس فرمایا پس تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا پیٹھ انکی پر داہنا ہاتھ اپنا پس نکالی انہیں سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے بہشت کے اور ساتھ کام کرنے بہشتیوں کے کہ عمل کرتے ہیں پھر پھیرا پیٹھ انکی پر ہاتھ اپنا پس نکالی انہیں سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے دوزخ کے اور ساتھ کام دوزخیوں کے کہ کرتے ہیں پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطے ہے عمل کرنا اے رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جسوقت پیدا کرتا ہے بندہ کو واسطے جنت کے کام کرواتا ہے اس سے بہشتیوں کے سے یہاں تک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملوں بہشتیوں کے سے پس داخل کرتا ہے اسکو بسبب اسکے بہشت میں اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہے بندے کو واسطے دوزخ کے کرواتا ہے اس سے کام دوزخیوں کے سے یہاں تک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملوں دوزخیوں کے سے پس داخل کرتا ہے اسکو بسبب اسکے دوزخ میں روایت کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داود نے ف پیٹھوں انکی سے اولاد انکی مثلاً حضرت کی پیٹھ سے اولاد انکی نکالی اولاد کی پیٹھ سے انکی اولاد اسی طرح قیامت تک جو پیدا ہونگے نکالے اور باقی آیۃ یہ ہے واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین اور گواہ کیا انکو جانوں انکی پر فرمایا اللہ نے کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا کہا انھوں نے ہاں گواہی دی ہمنے یہ گواہی اسلیے ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کے ہم تھے اس سے غافل اور داہنا ہاتھ اپنا یعنے فرشتہ کو داہنا ہاتھ پھیرنے کا حکم فرمایا داہنے ہاتھ سے مراد قوت اور قدرت ہے (وعن عبد اللہ بن عمرو قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يديه كتابان فقال أتدرون ما هذان الكتابان قلنا لا يا رسول الله إلا أن تخبرنا فقال للذي في يده اليمنى هذا كتاب من رب العالمين فيه أسماء أهل الجنة وأسماء آبائهم وقبائلهم ثم أجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا ثم قال للذي في شماله هذا كتاب من رب العالمين فيه أسماء أهل النار وأسماء آبائهم وقبائلهم ثم أجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا فقال أصحابه ففيم العمل يا رسول الله إن كان أمر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فإن صاحب الجنة يختم له بعمل أهل الجنة وإن عمل أي عمل وإن صاحب النار يختم له بعمل أهل النار وإن عمل أي عمل ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه فنبذهما ثم قال فرغ ربكم من العباد فريق في الجنة وفريق في السعير رواه الترمذي) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ ہاتھ انکے کے دو کتابیں تھیں پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہیں یہ دونوں کتابیں کہا ہم نے نہیں اے رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے اس چیز کے کہ بیچ داہنے ہاتھ انکے کے تھی یہ ہے کتاب پروردگار عالموں کی طرف سے بیچ اسکے ہیں نام بہشتیوں کے اور نام باپوں انکے کے اور قوم انکی کا پھر جمع کر دیا ہے آخر انکے کو یعنے بطور جمع بندی کے پس نہ زیادہ کیے جاتے ہیں بیچ انکے اور نہ کم کیے جاتے ہیں انسے کبھی پھر فرمایا واسطے اس کتاب کے کہ بیچ بائیں ہاتھ انکے کے تھی یہ ہے کتاب پروردگار عالموں کی طرف سے بیچ اسکے ہیں نام دوزخیوں کے اور نام باپوں انکے کے اور قوموں انکی کے پھر جمع کیا گیا آخر انکے کو پس نہ زیادہ کیے جاتے ہیں بیچ انکے اور نہ کم کیے جاتے ہیں انمیں سے کبھی پس کہا صحابیوں انکے نے

پس کس واسطے عمل کرنا ای رسول خدا کے اگر ہو امر کہ تحقیق فراغت کے لیے اس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنے عمل اپنے ساتھ طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈو یعنے خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطے اُسکے ساتھ کام بہشتیون کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے یعنے نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی مختم کیا جاتا ہی واسطے اُسکے ساتھ کام دوزخیون کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پس رکھدیا اُن کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمھارا بندون سے یعنے حکم کرچکا ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نے ف رکھدیا کتابون کو یعنے پیٹھ کے پیچھے ڈالدین اس اشارہ کے لیے کہ یہ ایک امر ہو کہ فراغت کی گئی اس سے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابین صحابہ کو دکھادین لیکن مضمون اُنکا نہ معلوم کرادیا اور بعضے کہتے ہین سمجھانے کے لیے بطور مثال کے فرمایا کذا ذکر القاری (وعن ابی خزامة عن ابيه قال قلت يا رسول الله ارايت رقى نسترقيها ودواء نتداوى به وتقاة نتقيها هل ترد من قدر الله شيئا قال هي من قدر الله رواه احمد والترمذي وابن ماجة) اور روایت ہی ابو خزامہ سے کہ نقل کی باپ اُسکے سے کہا کہا مین نے ای رسول خدا کے خبر دو مجھکو بیچ منترون کے کہ پڑھواتے ہین ہم اُنکو اور دوا کے کہ دوا کرتے ہین ہم اُسکو اور بچاؤ کی چیز کہ بچتے ہین ہم اس کے یعنے مانند سپر اور زرہ وغیرہ کے کیا پھیر دیتی ہین تقدیر اللہ کی سے کچھ فرمایا یہ چیزین تقدیر اللہ سے ہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے جیسے اُسنے بیماری مقدر کی ہی دفع اُسکا دوا وغیرہ سے بھی مقدر کیا ہی اسباب خلاف تقدیر کے نہین اور جیسے دوا کی اور فائدہ نہوا تو جانے کہ شفا نہین مقدر تھی اور منتر یعنے جو چیزین کہ پڑھکر دم کرتے ہین یا گلے یا بازو مین باندھتے ہین حکم اُسکا یہ ہی کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤن حدیث کے ہو یا ساتھ اسمار اور صفات الٰہی کے ہو اور موثر حقیقی نہ جانے اُنکو درست ہی والا حرام کذا ذکر القاری (وعن ابی هريرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتنازع في القدر فغضب حتى احمر وجهه حتى كانما فقئ في وجنتيه حب الرمان فقال ابهذا امرتم ام بهذا ارسلت اليكم انما هلك من كان قبلكم حين تنازعوا في هذا الامر عزمت عليكم عزمت عليكم ان لا تنازعوا فيه رواه الترمذي وروى ابن ماجة نحوه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوئے حضرت یہان تک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہان تلک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اس چیز کے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین طرف تمھارے سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے اُس وقت کہ بحثنے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہون مین اوپر تمھارے پھر قسم دیتا ہون اوپر تمھارے اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کیا باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے ف بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے یعنے بعضے کہتے تھے کہ اگر سب کچھ اللہ کی تقدیر ہی سے ہی تو ثواب اور عذاب کیون ہی جیسے کہ معتزلہ کہتے ہین اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہو اسمین کہ بعضے جنتی ہین بعضے ناری اور بعضے کہتے ہین یہ اسلیے ہی کہ انکو کچھ اختیار دیا ہی کرنے نہ کرنے کا اور بعضے کہتے تھے کس نے یہ اختیار دیا اسی طرح کے کلام کر رہے تھے کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین یعنے تمکو حکم طاعت وعبادت کا کیا اور مجکو اُسکے پہونچانے کو بھیجا بحث کرنی اسمین کہان آئی ہی وہ تو ایک بھید ہی اسکا علم اُسی کو سونپو اور عمل مین مشغول ہو اور راضی ہو اُسکی تقدیر پر اور بیان اخیر حدیث کا یہ ہی کہ شعیب نے یہ حدیث اپنے دادا سے نقل کی نام دادا اُسکے کا عبد اللہ بن عمرو ہی اور ضمیر عن ابیہ کی پھرتی ہی طرف عمرو بن شعیب کے اور نسب شعیب کا اسطرح سے ہی کہ شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص جدہ کی ضمیر عمرو کی طرف نہین پھرتی شعیب کی طرف پھرتی ہی اسواسطے کہ جد عمرو کا کہ نام اُسکا محمد ہی اس سے روایت ہی نہین مراد جدہ سے جد شعیب کا ہی اُسکا نام

عبد اللہ ہی اس سے حاشیہ مین نقل ہین یہ اسلیے لکھا ہی کہ اور جا اسی طرح کی عبارت مین جدہ کی ضمیر پہلے ہی نام کی طرف پھرتی ہی یہان خلاف
اُسکے ہی (وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم
علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض والاسود وبین ذلک والسہل والحزن والخبیث والطیب رواہ احمد والترمذی وابو داود) اور روایت ہی
ابی موسی سے کہا اُنہون نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹی سے کہ لیا تھا اُسکو سب طرح
کی زمین مین سے یعنے عزرائیل کو حکم فرمایا مٹھی بھر لانے کا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کے بعضے اُنمین سے سُرخ اور بعضے سفید اور بعضے
سیاہ اور بعضے بیچ بین اُسکے اور بعضے نرم خو اور بعضے سخت خو اور بعضے ناپاک اور بعضے پاک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے (وعن
عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیہم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور
اہتدی ومن اخطاہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا خلقت اپنی یعنے جن وانس بیچ اندھیرے کے پس ڈالا اوپر اُنکے
اپنا کچھ نور پس جسکو پہونچا اُس نور مین سے اُسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ نور گمراہ ہوا پس اسی واسطے کہتا ہون مین خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ
کے یعنے اسکی تقدیر مین تغیر وتبدیل نہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف بیچ اندھیرے کے یعنے گرفتاری کے نفس امارہ مین کہ اُسکی
جبلت مین بری خواہشین اور غفلت رکھی ہی اور نور سے مراد نور ایمان اور معرفت اور طاعت واحسان کا ہی (وعن انس قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک وبما جئت بہ فہل تخاف علینا قال
نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم بہت یہ فرماتے اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ دل میرے کو اوپر دین اپنے کے پس کہا مین نے اے نبی اللہ کے ایمان
لائے ہم ساتھ تمھارے اور ساتھ اُس چیز کے کہ لائے تم اُسکو یعنے کتاب وسنت پس کیا اب بھی ڈرتے ہو تم اوپر ہمارے کہا کہ ہان تحقیق
دل درمیان دو انگلیون کے ہی انگلیون اللہ کی سے یعنے بیچ تصرف وقدرت الٰہی کے ہین پھیرتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی روایت کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے ف کیا ڈرتے ہو اوپر ہمارے یعنے آپ تو معصوم ہین گناہون سے ہمارے لیے یہ دعا کرتے ہین تاہم یقین پس کیا ڈرتے
ہین آپ ہم پر (وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا الریاح ظہرا لبطن رواہ احمد)
اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دل کی مانند پر کے ہی بیچ زمین میدان کے کہ پھیرتی ہین اُسکو
ہوائین پیٹھ سے طرف پیٹ کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنے اسی طرح دل بھلائی سے برائی کی طرف اور برائی سے بھلائی کی طرف پھرتا
ہین (وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق
ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہان تک کہ ایمان لاوے ساتھ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق
مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہی مجھکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے ساتھ مرنے کے اور اُٹھنے کے پیچھے مرنے کے اور ایمان لاوے ساتھ
تقدیر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ایمان لاوے ساتھ مرنے کے یعنے ساتھ فنا ہونے دنیا کے یا مراد یہ ہی کہ اعتقاد کرے
ساتھ موت کے کہ بحکم الٰہی ہی نہ بسبب فساد مزاج کے (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس

لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقہ ہین امت میری سے کہ نہین واسطے اُنکے بیچ اسلام کے کچھ حصہ ایک تو مرجیہ ہے اور ایک قدریہ ہے **ف** مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہے کہ قائل ہین اس بات کے کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے ایسا ہے جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے یعنے پتھر اور لکڑی اور ڈھیلے جسوقت پھینکیے اور لونڈھائے تو لنڈھتا چلا جاوے اُسکو اپنے پھینکنے اور لنڈھنے مین دخل نہین اسی طرح بندے کو اپنے کام مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہے اور مراد قدریہ سے وہ ہے کہ منکر تقدیر کے ہین یعنے فعل بندون کے پیدا کیے ہوئے انکی قدرت سے ہین اللہ کی قدرت سے نہین اسطرح کی تقدیر کے انکار کرنے والے کو قدریہ کہتے ہین انہین معتزلہ بھی داخل ہین اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون فرقہ کافر ہین لیکن قول مختار علما کا یہ ہے کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہین کتاب و سنت کا اور تاویل کرکے کفر سے اپنے کو بچاتے ہین پس یہ حدیث زجر اور شدت کے لیے ہے اور بعضون نے اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہے یہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ کے مین ہے لیکن محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہے ان فرقون کے لیے بعد اسکے اختلاف ہے کہ کفر انکا تاویلی ہے یا کفر ارتدادی کذا قال استادی (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے زمین مین دھس جانا اور صورت بدل جانا یہ ہوگا بیچ اُن لوگون کے کہ جھٹلانے والے ہین تقدیر کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **ف** یہ بات اخیر زمانہ مین ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اگر خسف و مسخ واقع ہونگے میری امت مین تو اس فرقہ مین ہونگے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے انہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کے اگر مریض ہون پس نہ عیادت کرو انکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہوا انکے جنازے پر روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** یعنے انکے حق مین رعایت حقوق اسلام کی نہ کرو نہ جیتے نہ مرے پر پس جو علما انکو کافر کہتے ہین وہ تو منع ہی کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور حدیث کو حمل کرتے ہین زجر اور تغلیظ پر اور برائی بیان کرنے اعتقاد انکے پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہے لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہے کہ انکی عیادت وغیرہ نہ کرے جتنا ہو سکے بچے انکے خلط رکھنے سے کذا قال استادی اور مجوس ایک فرقہ ہے آتش پرست ثابت کرتے ہین دو الٰہ یعنے ایک الٰہ خیر کا اور ایک الٰہ شر کا خیر کے الٰہ کو کہتے ہین یزدان اور شر کے الٰہ کو کہتے ہین اہرمن یعنے شیطان پس جیسے مجوس قائل ہین دو الٰہ کے اسی طرح قدریہ قائل ہین بہت سے خالقون کے یعنے جتنے فعل بندے کرتے ہین خالق اُن فعلون کے ہین (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اُنکے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** نہ ہمنشینی کرو یعنے صحبت نہ کرو اُنسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہے پس معنی یہ ہین کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی انکی نہ کرو اسلیے کہ اعتقاد بد اُنکے سیکھوگے اور برائی اُنکے عملون کی تاثیر کریگی تمھارے دلون مین اور عملون تمھارے مین اور معنی لا تفاتحوہم کے بعضون نے یہ بھی کہے ہین کہ ابتدا ساتھ سلام و کلام کے اُنسے نہ کرو (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ) اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا (۲۰)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین انکو لعنت کی انکو اللہ نے اور جو نبی ہی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ کہ وہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرے وہ ہی کہ غالب ہو جاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہی کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانے اولاد میری سے اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہی کہ چھوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہ بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور رزین نے بیچ کتاب اپنی کے ف لعنت کی انکو اللہ نے گویا کسی نے پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتے ہین فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور جملہ کل نبی مجاب کا جملہ معترضہ ہی یعنے کلام علیحدہ واسطے تاکید لعنت کے اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کے یہ کہ لفظ بڑھاوے یا اسطرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کے اور مراد تسلط سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کے کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکھتے ہین اور مسلمانون اور صالحون اور عالمون کو ذلیل کرتے ہین اور حلال کرے بیچ حرم اللہ کے یعنے مکہ مین جن کامون کو منع فرمایا ہی مانند شکار کرنے کے اور کاٹنے درخت کے اور داخل ہونے کے بغیر احرام کے یہ کام اس جگہ کرنے لگے اور حلال جانے اولاد میری سے اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنے ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلعم کی کو اور تعظیم نہ کرنے انکے کو حلال جانے اسپر بھی لعنت ہی یا مراد اس سے یہ ہی کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہی اسکو کرنے لگے حلال جانکر اسمین تنبیہ ہی واسطے سیدون کے کہ حضرت کی اولاد ہو کر خدا کے گناہ نہ کرین یعنے انکو اللہ کے گناہ کرنے مین زیادہ تر ڈر ہی اور چھوڑ دیا سنت میری کو جو ازراہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہی اور لعنت مین دونون گنے جاتے ہین لیکن اول زجراً اور شدۃً اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہ بھی ہی کذا ذکر القاری والشیخ اور سنا مین نے مولانا اسحق سے کہ یہ وعید بیچ ترک کرنے سنن ہدیٰ کے یعنی سنت موکدہ کے ہی (وعن مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہی مطر بن عکامس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کرتا ہی اللہ واسطے بندے کے مرنا بیچ ایک زمین کے گردانتا ہی واسطے اسکے طرف اس زمین کے حاجت یعنے تا اس کام کے لیے جاوے اور مرے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے (وعن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین قال من آبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت فذراری المشرکین قال من آبائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ ابو داود) اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ اولاد مسلمانون کی کیا ہی حکم انکا فرمایا تابع ہین اپنے باپون کے یعنے بہشت مین ہین انکے ساتھ پھر کہا مین نے ای رسول خدا کے بغیر عمل کیے فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے کہا مین نے پس اولاد مشرکون کی فرمایا یہ بھی تابع ہین اپنے باپون کے کہا مین نے بغیر عمل کے فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت کی یہ ابو داود نے ف مومنون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو یہ اشارہ ہی قضا و قدر پر جب حضرت عائشہؓ نے تعجب کیا کہ بے عمل بہشت مین کیونکر جاوینگے تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ لڑکون کو اگرچہ بالفعل عمل نہین ہین شاید کہ علم الٰہی مین ہون اور مشرکون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو رپشتی نے کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ وہ تابع ہین باپون کے دنیا مین اور آخرت کا امر انکا سپرد ہی طرف علم الٰہی کے (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ والموؤدۃ فی النار رواہ ابو داود) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے گاڑنے والی اور جسکو گاڑا دونون دوزخ مین روایت کی یہ ابو داود نے ف مراد گاڑنے والی سے وہ ہی کہ جسنے گاڑا مانند دائی کے اور نوکر چاکر کے اور

مراد موؤدہ سے وہ ہے کہ جنکے حکم سے گاڑے یعنے وہ جننے والی اور یا مراد موؤدہ سے وہ لڑکی مطابق پہلی حدیث کے یعنے باپ اسکے تھے دوزخی چھوٹی
اولاد جو مری وہ بھی دوزخی ہوئی **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل فرغ
الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق اللہ عزوجل فارغ ہوا طرف ہر بندے کے مخلوقات اپنی سے پانچ چیزوں سے یعنے اجل اسکی سے اور عمل اسکے سے اور جگہ رہنے اسکی سے
اور جگہ پھرنے اسکی سے اور رزق اسکے سے روایت کی یہ احمد نے ف فارغ ہوا یعنے پانچ چیزیں مقدر کرچکا روز ازل کے اب تغیر تبدیل نہیں ہوسکتی
اجل یعنے مدت عمر کتنی ہے اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگے اسکے بعد جو دو لفظ ہیں ظاہر ہیں معنی انکے پانچویں رزق لکھ چکا یعنے حلال کھا دیگا یا
حرام تھوڑا یا بہت یا مراد رزق سے جو کچھ کہ بندہ کو پہونچے قسم نفع سے (وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی
شیء من القدر سئل عنہ یوم القیمۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کلام کرے کچھ بیچ تقدیر کے پوچھا جاویگا اس سے دن قیامت کے اور جسنے نہ کلام کیا بیچ اسکے نہ پوچھا جاویگا
اس سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مقصود منع ہے خوض کرنے سے مسئلہ قضا و قدر میں یعنے کچھ فائدہ نہیں اسکے کلام کرنے میں سوا
پرسش اور عتاب کے روز قیامت کو پس بہتر یہ ہے کہ ایمان لے آویں اور سکوت کرکے عمل میں مشغول رہیں (وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابی
بن کعب فقلت لہ قد وقع فی نفسی شیء من القدر فحدثنی لعل اللہ ان یذہبہ من قلبی فقال لو ان اللہ عذب اہل سمواتہ واہل ارضہ عذبہم وہو غیر
ظالم لہم ولو رحمہم کانت رحمتہ خیرا لہم من اعمالہم ولو انفقت مثل احد ذہبا فی سبیل اللہ ما قبلہ اللہ منک حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک
وان ما اخطاک لم یکن لیصیبک ولو مت علی غیر ہذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد اللہ بن مسعود فقال مثل ذلک قال ثم اتیت حذیفۃ بن الیمان
فقال مثل ذلک ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن دیلمی سے
کہ کہا انھوں نے آیا میں ابی بن کعب کے پاس کہ یہ صحابی ہیں پس کہا میں نے تحقیق گذرا ہے بیچ دل میرے کے شبہ تقدیر سے یعنے یہ کہ اگر سب
تقدیر سے ہے امر و نہی اور ثواب و عذاب کیوں ہے پس حدیث بیان کرو مجھسے شاید اللہ دور کرے شبہ کو دل میرے سے پس کہا انھوں نے اگر تحقیق
اللہ تعالی عذاب کرے آسمان والوں کو اور زمین والوں کو عذاب کرے انکو اور وہ نہیں ظلم کرنے والا واسطے انکے یعنے وہ کتنا ہی عذاب کرے
آسمان و زمین والوں پر ظالم نہیں کہلاتا اور اگر رحمت کرے انکو ہوگی رحمت اسکی بہتر واسطے انکے عملوں انکے سے اور اگر خرچ کرے
تو مانند احد کے سونا بیچ راہ خدا کے نہیں قبول کریگا اللہ تجھسے یہانتک کہ ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے اور جان تو یہ کہ جو چیز کہ پہونچی تجھکو نہ تھی کہ خطا
کرتی تجھسے اور تحقیق جو چیز کہ خطا کی تجھسے نہ تھی کہ پہونچتی تجھکو اور اگر مرے تو اوپر غیر اسکے کہ یعنے بغیر ایمان کے تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ میں کہا
ابن دیلمی نے پھر آیا میں عبداللہ بن مسعود پاس پس کہا مانند اسکے کہا ابن دیلمی نے پھر آیا میں حذیفہ بن یمان کے پاس پس کہا انھوں نے مانند اسی کے
پھر آیا میں زید بن ثابت کے پاس پس حدیث کی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسی کے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف
حاصل جملہ ان ما اصابک کا اور لیصیبک کا یہ ہے کہ پس جو کچھ پہونچے تجھکو نہ کہے تو کہ میری سعی اور کوشش سے پہونچا اور اگر نہ پہونچے نہ کہے تو کہ اگر سعی کرتا
میں پہونچتا جان کہ پہونچنا نہ پہونچنا سب ساتھ تقدیر الہی کے ہے (وعن نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرأ علیک السلام فقال انہ بلغنی انہ
قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرأہ منی السلام فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی او فی ہذہ الامۃ خسف ومسخ
او قذف فی اہل القدر رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح غریب) اور روایت ہے نافع سے تحقیق ایک شخص آیا ابن

عمر کے پاس پس کہا تحقیق فلانے شخص نے پڑھا اوپر تمہارے سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نے تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچا مجکو یہ کہ اُسنے تحقیق نئی بات نکالی ہے دین میں پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہے دین میں پس نہ پڑھ تو اُسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے یا فرمایا بیچ اس امت کے زمین میں دھس جانا اور صورت بدل جانا یا پتھر برسنا بیچ اہل قدر کے یعنی جو لوگ منکر تقدیر کے ہیں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ف پہونچا مجکو یعنی میں نے سنا ہے کہ اُسنے کوئی بدعت کی بات دین میں نکالی ہے یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہے میرا سلام اُس سے مت کہیو کیونکہ بیچ حکم اُسکے ہے ترک ملاقات کا اہل بدعت سے اسی حدیث سے علما کہتے ہیں کہ نہیں واجب ہے جواب دینا فاسق اور بدعتی کے سلام کا بلکہ سنت بھی نہیں ہے واسطے اُنکی تنبیہ کے اور جائز ہے اسلیے ترک ملاقات اُنکی بھی کذا ذکر القاری (وعن علی قال سألت خدیجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ولدین ماتا لہا فی الجاہلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہما فی النار قال فلما رأی الکراہۃ فی وجہہا قال لو رأیت مکانہما لابغضتہما قالت یا رسول اللہ فولدی منک قال فی الجنۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمنین واولادہم فی الجنۃ وان المشرکین واولادہم فی النار ثم قرأ رسول اللہ صلعم والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم رواہ احمد) اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا حضرت خدیجہ نے حضرت نبی صلعم سے حال اپنے دونوں بچوں کا کہ مر گئے تھے بیچ جاہلیت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے وہ دونوں بیچ آگ کے ہیں کہا حضرت علی نے پس جب دیکھی ناخوشی بیچ چہرے اُنکے کے فرمایا حضرت نے اگر دیکھے تو حال اُنکا کیسے خوار اور دور رحمت الٰہی سے ہیں البتہ ناخوش رکھے تو اُنکو پھر عرض کیا اے رسول اللہ کے پس اولاد میری تجسے یعنی قاسم اور عبد اللہ فرمایا بیچ بہشت کے پھر فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق مومن اور اولاد اُنکی بیچ بہشت کے اور تحقیق مشرک اور اولاد اُنکی بیچ آگ کے پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت والذین وہ لوگ کہ ایمان لاتے اور پیروی کی اُنکی اولاد اُنکی نے باقی آیۃ یہ ہے (بایمان الحقنا بہم ذریتہم) یعنی پیروی کی اولاد نے ساتھ ایمان کے ملا دینگے ہم ساتھ اُنکے اولاد اُنکی کو (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم مسح ظہرہ فسقط من ظہرہ کل نسمۃ ہو خالقہا من ذریتہ الی یوم القیٰمۃ وجعل بین عینی کل انسان منہم وبیصا من نور ثم عرضہم علی آدم فقال ای رب من ہؤلاء قال ذریتک فرأی رجلا منہم فاعجبہ وبیص ما بین عینیہ قال ای رب من ہذا قال داؤد فقال ای رب کم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال رب زدہ من عمری اربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انقضی عمر آدم الا اربعین جاءہ ملک الموت فقال آدم اولم یبق من عمری اربعون سنۃ قال اولم تعطہا ابنک داؤد فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم فاکل من الشجرۃ فنسیت ذریتہ وخطئ وخطئت ذریتہ رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو ہاتھ پھیرا پیٹھ اُسکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنے کے لیے پس نکلی پشت اُسکی سے ہر جان والی کہ وہ اللہ پیدا کرنے والا تھا اُنکو اولاد اُنکی سے قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھوں ہر آدمی کے اُنمیں سے چمک نور سے پھر رو برو کیا اُنکو آدم کے پھر کہا اُن نے اے پروردگار میرے کون ہیں یہ فرمایا کہ اولاد ہے تیری پس دیکھا ایک شخص کو اُنمیں سے پس خوش لگی اُنکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھوں اُسکی کے کہا اے پروردگار میرے کون ہے یہ فرمایا یہ ہے داؤد پھر عرض کیا اے رب میرے کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اُسکی فرمایا ساٹھ برس کہا اے پروردگار میرے زیادہ کر عمر اُسکی عمر میری سے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس کم آیا اُنکے پاس ملک الموت پس کہا حضرت آدم نے کیا نہیں باقی رہے عمر میری سے چالیس برس ملک الموت نے کہا کیا نہیں دیدیے تو نے چالیس برس بیٹے اپنے داؤد کو پس انکار کیا حضرت آدم نے پس انکار کرتی ہے اولاد اُنکی اور بھول گئے آدم پس کھایا اُنھوں نے درخت میں سے پس بھولتی ہے اولاد اُنکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہے اولاد اُنکی روایت کی ترمذی نے (وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ

الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء کانہم الذر فضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانہم الحمم فقال للذی فی یمینہ الی الجنۃ ولا ابالی وقال للذی فی کفہ
الیسری الی النار ولا ابالی رواہ احمد) اور روایت ہی ابی الدرداء سے کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے
آدم کو جبکہ پیدا کیا انکو پس مارا مونڈھے داہنے انکے پر یعنی دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا ہاتھ مارنے کو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ
چیونٹیاں ہین اور مارا مونڈھے بائین پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہین پھر کہا واسطے اس اولاد کے کہ بیچ داہنے طرف انکے کے تھی بطرف
بہشت کے جانے والے ہین اور نہین پروا رکھتا مین اور کہا اس اولاد کو کہ بیچ مونڈھے بائین انکے کے تھی یہ جانے والے ہین طرف آگ کے
اور نہین پروا رکھتا مین روایت کی یہ احمد نے (وعن ابی نضرۃ ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابو عبد اللہ دخل
علیہ اصحابہ یعودونہ وہو یبکی فقالوا لہ ما یبکیک الم یقل لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شاربک ثم اقرہ حتی تلقانی قال بلی ولکن
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل قبض بیمینہ قبضۃ واخری بالید الاخری وقال ہذہ لہذہ وہذہ لہذہ ولا ابالی ولا
ادری فی ای القبضتین انا رواہ احمد) اور روایت ہی ابی نضرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا جاتا تھا
واسطے اسکے ابو عبداللہ داخل ہوے اوپر انکے یار انکے کہ عیادت کرتے تھے انکی اور وہ روتے تھے پس کہا واسطے انکے کس چیز نے رولایا تجکو کیا نہین
فرمایا واسطے تمھارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے تو بال لب اپنے کی پھر اسی پر ٹھہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجھسے کہا کہ ہان ولیکن
سنا مین نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والے نے مٹھی مین لی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے ایک جماعت
اور دوسری جماعت لی دوسرے ہاتھ مین اور فرمایا یہ یعنی داہنے ہاتھ کی جماعت واسطے بہشت کے اور بائین ہاتھ کی جماعت واسطے دوزخ
کے اور نہین پروا رکھتا مین کہا ابو عبداللہ نے اور نہین جانتا ہون کہ بیچ کس مٹھی کے ہون مین یعنی داہنے ہاتھ کی یا بائین ہاتھ کی روایت
کی یہ احمد نے ف ٹھہرا رہ یعنی ہمیشہ اسی طرح رکھے کہ ملے تو مجھسے حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ مین یعنی لوگون نے انکو کہا کہ کیون روتا ہی
حضرت نے تو تجھے بشارت اپنے ملنے کی دی ہی اور وہ بغیر اسلام کے نصیب نہین ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب آگے حاصل انکے جواب کا
یہ کہ بشارت سچ لیکن پروردگار بے پروا ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ جسکو چاہون دوزخ مین ڈالون اور جسکو چاہون بہشت مین اور نہین
پروا رکھتا مین پس یہ خوف دل سے نہین جاتا اور موجب رونیکا ہی اور شاید بسبب غلبہ خوف کے وہ بشارت بھول بھی گئے ہون کہا طیبی نے
کہ اسمین اشارہ اسپر ہی کہ لبین لینی سنت مؤکدہ ہی اور مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہی زیر سایہ حضرت کے پس معلوم ہوا کہ ایک
سنت کے ترک کرنے مین یعنے لبین نہ لینے سے ایسی خیر کثیر ہاتھ سے جاتی ہی چہ جائیکہ ہمیشگی کرے اوپر ترک کرنے تمام سنتون کے پس زندیقی
کے درجہ کو پہونچا دیتی ہی (وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخذ اللہ المیثاق من ظہر آدم بنعمان یعنی عرفۃ فاخرج
من صلبہ کل ذریۃ ذراہا فنثرہم بین یدیہ کالذر ثم کلمہم قبلا قال الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غفلین او تقولوا
انما اشرک آباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدہم افتہلکنا بما فعل المبطلون رواہ احمد) اور روایت ہی ابن عباس سے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا لیا اللہ نے عہد پشت آدم سے یعنی انکی اولاد سے جو پشت سے نکلی تھی بیچ نعمان کے یعنی قریب میدان عرفہ کے پس نکالی
پشت انکی سے ہر ذریت کہ پیدا کرنا تھا انکو پس پھیلا دی انکے آگے مانند چیونٹیون کے پھر باتین کین اللہ نے انسے روبرو فرمایا کیا نہین مین پروردگار
تمھارا کہا سب نے مقرر ہی تو رب ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا مین نے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق ہم تھے اس سے غافل یا کہو تم
کہ نہین شریک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے انکے یعنی پس پیروی کی ہمنے انکی کیا پس ہلاک کرتا ہی تو ہمکو بسبب

اُس چیز سے کہ کی باطل والون نے روایت کی یہ احمد نے ف یعنی باپ دادون نے حاصل یہ کہ اسطرح کی حجت اُنکی پیش نہین چلنے کی کیونکہ
اقرار توحید کا اس روز کروالیا ہی اور انبیا اُسکی یاد دلانیکو بھیجے (وعن اُبَیّ بن کعب فی قول اللہ عز وجل واذ اخذ ربک من بنی آدم من
ظہورہم ذریتہم قال جمعہم فجعلہم ازواجاً ثم صورہم فاستنطقہم فتکلموا ثم اخذ علیہم العہد والمیثاق واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی
قال فانی اشہد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشہد علیکم اباکم آدم ان تقولوا یوم القیمۃ لم نعلم بہذا اعلموا انہ لا الہ غیری ولا رب غیری
ولا تشرکوا بی شیئاً انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عہدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا شہدنا بانک ربنا والہنا لا رب لنا غیرک ولا الہ لنا غیرک
فاقروا بذلک ورفع علیہم آدم علیہ السلام ینظر الیہم فرای الغنی والفقیر وحسن الصورۃ ودون ذلک فقال رب لولا سویت بین عبادک قال
انی احببت ان اشکر ورای الانبیاء فیہم مثل السرج علیہم النور خصوا بمیثاق آخر فی الرسالۃ والنبوۃ وہو قولہ تبارک وتعالی واذ اخذنا من النبیین
میثاقہم الی قولہ عیسی ابن مریم کان فی تلک الارواح فارسلہ الی مریم علیہا السلام فحدث عن اُبَیّ انہ دخل من فیہا رواہ احمد) اور روایت ہی
اُبَیّ بن کعب سے بیچ تفسیر قول اللہ عزت دینے والے بزرگ کے اور جب لی پروردگار تیرے نے اولاد آدم کی سے پیٹھون اُنکی سے اولاد
اُنکی کہا راوی نے جمع کیا اُنکو پس کیا اُنکو قسم قسم یعنے ارادہ کیا قسم قسم کرنے کا مثلاً بعضے غنی بعضے فقیر پھر صورت بخشی اُنکو پھر گویا کیا اُنکو پس
بولے پھر لیا اُنسے عہد اور میثاق یعنے قول اور گواہ کیا اُنکو اوپر جانون اُنکی کے کیا نہین مین رب تمہارا کہا اُنھون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق
مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے تمہارے باپ کو کہ آدم ہی اسواسطے
کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تھے ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود سواے میرے اور نہین پروردگار سواے میرے اور نہ شریک کرو
کچھ ساتھ میرے کسی کو تحقیق بھیجون گا مین طرف تمہارے رسول اپنے یاد دلاوینگے تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل کرونگا تمپر کتابین اپنی
کہا اُنھون نے گواہی دی ہمنے ساتھ اُسکے کہ تو رب ہمارا ہی اور معبود ہمارا ہی نہین پروردگار واسطے ہمارے سواے تیرے اور نہین معبود واسطے
ہمارے سواے تیرے پس اقرار کیا ساتھ اُسکے اور بلند کیے گئے اوپر حضرت آدمؑ درحالیکہ دیکھتے تھے طرف اُنکے یعنے طرف اولاد اپنی کے
پس دیکھا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورت کو اور سواے اسکے یعنے بدصورت پس کہا اے رب میرے کیون نہ برابری کی تو نے درمیان
بندون اپنے کے فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکھا انبیا کو بیچ اُنکے مانند چراغون کے اوپر اُنکے نور ہی
خاص کیے گئے ساتھ عہد اور کے بیچ پہونچانے رسالت کے اور نبوت کے اور وہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تبارک وتعالی کے اور جب لیا ہمنے
نبیون سے قول اُنکا قول عیسی بن مریم تک تھے عیسی بن مریم بیچ اُن روحون کے پس بھیجا اُسکو یعنے اُنکی روح کو ساتھ حضرت جبرئیل کے
طرف مریم کے اوپر اُنکے سلام پس حدیث کی گئی اُبَیّ سے یہ کہ داخل ہوئی روح اُنکی منہ کی طرف سے مریم کے روایت کی یہ احمد نے ف
دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن یعنے اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتے کیونکہ جو ایک صفت ایک مین پیدا کی ہی دوسرے مین نہین
پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکھکر شکر کرتا ہی مثلاً فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات سے ہی کہ غنی مین نہین اسی طرح غنی کو میسر
ہونا اسباب وغیرہ کا ہی کہ فقیرون کو نہین اور آیۃ میثاقہم کے بعد یون ہی (ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی وعیسی ابن مریم) یعنے اور لیا
قول تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹے مریم کے سے (وعن ابی الدرداء قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نتذاکر ما یکون اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا
بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ رواہ احمد) اور روایت ہی ابی [illegible] تھے ہم نزدیک حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے

ذکر کرتے تھے ہم اُس چیز کا کہ ہونے والی ہے اُسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہ اپنی سے
پس سچ جانو اسکو اور جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنے سے پس نہ سچا جانو اسکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہو جاتا ہے شخص طرف اُس
چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے اُسپر روایت کی یہ احمد نے ف اُس چیز کا کہ ہونے والی ہے یعنے جو چیز کہ پیدا ہونے والی ہے اُسکے مقدمہ میں آپہین
گفتگو کر رہے تھے کہ ساتھ سابقہ قضا و قدر کے ہے یا از سر نو پیدا ہوتی ہے بے اُس سابقہ کے اس سے معلوم ہوا کہ ذکر اُسکا اگر بطریق نزع اور جھگڑے
کے نہ ہو تو منع نہیں اسلیے حضرت نے منع نہ فرمایا اور تعلیم آگے فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہے اور وہ ہرگز متغیر نہیں ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اُسکی
اور یہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے اُسپر یعنے مثلاً جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الٰہی اُدھر گئی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہیں ہونیکا اسی طرح احمق دانا نہین
ہوتا اور یہ جو بسبب ریاضت یا مصاحبت وغیرہ دانا کے احمق دانا ہو جاتا ہے وہ اس قسم کا نہیں ہے کلام اُسمین ہے کہ تقدیر الٰہی اور جبلت اور
خلقت اُسکی ایک خلق پر پڑی ہو وہ قسم ہرگز تغیر تبدیل نہیں پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم میں کام آتی ہے نہ اسمین یعنے وہان تقدیر مین یہی
تھا کہ مصاحبت وغیرہ سے بن جائیگا بن گیا اور اُسمین ہرگز تاثیر نہیں کر سکتی (وعن اُمّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ فِي كُلِّ عَامٍ
وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتَ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَآدَمُ فِي طِينَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہے ام سلمہ سے
کہ کہا اے رسول خدا کے ہمیشہ پہنچتی ہے تمکو بیچ ہر برس کے بیماری اُس بکری زہر والی ہوئی سے کہ کھائی تھی تمنے یعنے خیبر میں ایک یہودیہ نے کھلائی تھی
فرمایا نہیں پہنچی مجکو کوئی چیز اُس سے مگر وہ کہ لکھی تھی اوپر میرے اور آدم تھے بیچ مٹی اپنی کے یعنے تقدیر ازلی میں یون ہی تھا روایت کی ابن ماجہ
نے باب اثبات عذاب القبر یہ باب ہے بیچ بیان ثابت کرنے عذاب قبر کے ف عذاب قبر کا ثابت ہے کتاب و سنت سے اسمین
کچھ شبہہ نہیں اور مراد قبر سے عالم برزخ ہے کہ وہ واسطہ ہے درمیان دنیا اور آخرت کے اور ہر جا سے ہو سکتا ہے کچھ قبر کا گڑھا ہی مراد نہیں ہے
بہت ڈوب جاتے ہیں جل جاتے ہیں جانور کھا جاتے ہیں انکو بھی اگر اللہ تعالی چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور تصدیق عذاب قبر کے مانند
اسمین صحیح تر اور سالم تر یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثون میں آئے ہیں سب ساتھ حکم الٰہی کے واقع اور موجود ہیں نہ محض خیال
اور ہم جو نہیں دیکھتے نہیں ہے ہیں اُسکو تو اُسکے ہونے میں نقصان نہیں رکھتا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکھون سے نہیں دیکھ سکتے اسکے لیے آنکھیں
ہی اور چاہئیں کہ اُنسے دیکھے اور اللہ چاہے تو ان آنکھون سے بھی دکھا دے پس بہت چیزیں ہوتی ہیں اور ہم نہیں دیکھتے مثلاً ایک شخص
سوتے میں لذت اور دکھ پاتا ہے اور ہم نہیں دیکھتے اسی طرح جاگتا بعضی وقت لذت اور الم سہتا ہے اور پاتا ہے اور پاس کا بیٹھنے والا نہیں معلوم
کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلعم پاس لاتے تھے اور اصحاب نہ دیکھتے تھے اور ایمان لاتے تھے ایسا ہی عذاب قبر کو
جانے اور ایمان لاوے کذا ذکر القاری الفصل الاول فصل پہلی (عن البراء بن عازب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم اذا
سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ
وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ مسلمان
جسوقت سوال کیا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہیں پس یہ ہے قول
اللہ تعالی کا ثابت رکھتا ہے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور بیچ ایک روایت کے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا (آیہ یثبت اللہ الذین آمنوا) آخر تک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کے کہا جاتا ہے واسطے اُسکے کون ہے رب تیرا پس

کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اس آیہ میں قول ثابت سے مراد یہی
کلمہ شہادت کہ مومن قبر میں پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے پروردگار تیرا اور کون ہے پیغمبر تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس اس شہادتین میں جواب تینوں کا ہے
اور آیہ میں جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہے اللہ مومنوں کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا میں اور آخرت میں پس ثابت رکھنا آخرت میں تو معلوم ہوا کہ
اسطرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا میں یہ ہے کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہے جب امتحان کیے جاتے ہیں اگرچہ آگ میں
ڈالے جاویں کچھ شبہہ نہیں لاتے ہیں (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ
انہ لیسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ہذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فاما المؤمن فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ
فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ فیراہما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ہذا الرجل فیقول
لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین
متفق علیہ ولفظہ للبخاری) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جس وقت کہ رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے
اور پھرتے ہیں اس سے ہمراہی اسکے تحقیق وہ سنتا ہے آواز پاپوشوں انکے کی آتے ہیں اس پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اسکو پس کہتے ہیں کیا کہتا
تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہوں میں تحقیق وہ بندے اللہ کے ہیں اور رسول اسکے پس
کہا جاتا ہے واسطے اسکے دیکھ طرف ٹھکانے اپنے کے دوزخ سے تحقیق بدلی تجکو اللہ نے بدلے اسکے جگہ بہشت میں پس دیکھتا ہے ان دونوں کو
سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے واسطے اسکے کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے پس کہتا ہے وہ نہیں جانتا میں تھا میں کہتا جو کہتے تھے لوگ پس
مومن پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے عقل سے اور نہ پڑھا تو نے قرآن میں سے اور مارا جاتا ہے ساتھ گرزوں لوہے کے مارنا پس چلاتا ہے چلانا سنتے
ہیں اسکو جو نزدیک اسکے ہیں سوا جنوں کے اور آدمیوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہیں ف
یہ جو کہا بیچ حق اس شخص کے تو یہ اشارہ یا بسبب شہرت حضرت کے ہے یا حضرت کو روبرو لاتے ہوں ساتھ صورت مثالی کے پس اس صورت میں کیا
آرزو موت کی کرنی واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمی کے خوب ہے اور اسمیں بشارت ہے مشتاقوں کے لیے جیسے شب عاشقان بیدل
چہ قدر دراز باشد تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد و دیکھتا ہے دونوں کو دونوں ٹھکانے دکھاتے ہیں تاکہ اگر دوزخی ہو تا لائق اسکے تھا اب جو جنتی ہوا
پیلا تا قدر ہو اسکو نعمتوں بہشت کی اور جن و انس آواز عذاب کی اسلیے نہیں سنتے کہ سننے میں ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا
منقطع ہوتا ف حدیثوں صحیحہ میں جو مذکور ہے یہی نجات مومن کی اور عذاب کافر و منافق کا ہے پس یہ حال مومن مطیع کا ہے لیکن مذکور نہوا کہ حال
مومن فاسق کا کیا ہے آیا عذاب ہے یا نہیں پس کہا ہے علمانے کہ حکم مومن فاسق کا یہ ہے کہ جواب میں شریک مومن مطیع کا ہے اور بشارت اور دروازہ
کھلنے بہشت میں اور مانند اسکے میں شریک نہیں یا انمیں بھی شریک ہے لیکن مرتبہ میں اس سے کمتر حتی کہ کچھ عذاب بھی ہوتا ہے مگر جس فاسق کو
کہ اللہ چاہے یوں ہی بخشدے وہی (وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ
والعشی ان کان من اہل الجنۃ فمن اہل الجنۃ وان کان من اہل النار فمن اہل النار فیقال ہذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیامۃ متفق علیہ) اور روایت
ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا جس وقت کہ مرتا ہے پیش کیا جاتا ہے اوپر اسکے ٹھکانا اسکا صبح اور شام
اگر ہے بہشتیوں میں سے پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اسکا بہشتیوں سے اور اگر ہے دوزخیوں میں سے پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اسکا دوزخیوں سے
پس کہا جاتا ہے یہ ہے ٹھکانا تیرا انتظار رہ یہاں تک کہ اٹھاویگا تجکو اللہ طرف اسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ

اَنَّ یَہُوْدِیَّۃً دَخَلَتْ عَلَیْہَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَہَا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی اُنکے پاس پس ذکر کیا اُسنے عذاب قبر کا پس کہا اُس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ مین رکھے تمکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہ نے پس نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے اس پوچھنے کے نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ازبسکہ حضرت عائشہ نے عذاب قبر کا نام نہ سُنا تھا متحیر رہین یہودیہ کے کہنے سے اور حضرت سے حال اُسکا پوچھا پھر حضرت کے پناہ چاہنے مین احتمال ہی کہ آپ کو بھی پہلے اس سے عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکے وحی آئی ہوا ور خبر دی ہوا ور اُس روز سے پناہ چاہنے کا ورد کیا تعلیم امت کے لیے یا حضرت کو معلوم ہوا ور پناہ بھی چپکے مانگتے ہون حضرت عائشہ کو خبر نہو بعد سوال کے پکار کر مانگنے لگے تنبیہ کے لیے ہ حق و عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ لِبَنِی النَّجَّارِ عَلٰی بَغْلَۃٍ لَہٗ وَنَحْنُ مَعَہٗ اِذْ حَادَتْ بِہٖ فَکَادَتْ تُلْقِیْہِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّۃٌ اَوْ خَمْسَۃٌ فَقَالَ مَنْ یَعْرِفُ اَصْحَابَ ہٰذِہِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰی مَاتُوْا قَالَ فِی الشِّرْکِ فَقَالَ اِنَّ ہٰذِہِ الْاُمَّۃَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِہَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْہُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا اُسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کے تھے سوار اپنے خچر پر اور ہم تھے ساتھ کہ ناگہان شوخی کی ساتھ حضرت کے قریب تھا کہ گرا دے حضرت کو اور ناگہان قبرین چھ یا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہی کہ جانتا ہو صاحبون ان قبرونکے کو کہا ایک شخص نے کہ مین جانتا ہون فرمایا کب مرے یعنے حالت شرک مین یا ایمان مین تھے کہا اُسنے کہ بیچ شرک کے پس فرمایا تحقیق یہ اُمت آزمائی جاتی ہی بیچ قبرون اپنی کے پس اگر ڈر نہوتا یہ کہ نہ دفن کروگے تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سے یہ کہ سُنا دے تمکو عذاب قبر کا وہ کہ سنتا ہون مین اُسکو پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منہہ اپنے کے پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے کہا صحابہ نے کہ پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے کہا اُنھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنون سے جو کہ ظاہر ہین اُنمین سے اور جو کہ چھپے ہین یعنے جو گناہ بدن سے اور دل سے ہوتے ہین کہا اُنھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنون سے جو کہ ظاہر ہی اُنمین سے اور جو کہ چھپا ہوا ہی فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے کہا اُنھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے روایت کی یہ مسلم نے ف اگر نہ ڈر ہوتا یہ کہ نہ دفن کروگے یعنے اگر اُس عذاب کو سنوگے تو دفن کرنا مردون کا چھوڑ دوگے بسبب بیہوشی اور جاتے رہنے عقل کے

الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاہُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِہِمَا الْمُنْکَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ہٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ ہُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ہٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ فِیْہِ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَہْلِیْ فَاُخْبِرُہُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہٗ اِلَّا اَحَبُّ

اهله اليه حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وان كان منافقا قال سمعت الناس يقولون قولا فقلت مثله لا ادري فيقولان قد كنا نعلم انك تقول
ذلك فيقال للارض التئمي عليه فتلتئم عليه فتختلف اضلاعه فلا يزال فيها معذبا حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك رواه الترمذي) روایت
ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ قبر مین داخل کیا جاتا ہے مردہ آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے کالے
کیری آنکھون والے کہا جاتا ہے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہین وہ دونون کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہوتا ہے وہ شخص مومن پس کہتا ہے وہ بندے ہین اللہ کے اور بھیجے ہوے اسکے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی
معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہین اور رسول اسکے پس کہتے ہین دونون فرشتے تحقیق ہم جانتے تھے کہ تحقیق تو
کہیگا یہ پھر کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اسکے بیچ قبر اسکی کے ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کے پھر روشنی کیجاتی ہے واسطے اسکے بیچ اسکے پھر کہا جاتا ہے
واسطے اسکے سو رہ پس وہ کہتا ہے پھر جاؤن مین طرف اہل اپنے کے پس خبر دون انکو پس کہتے ہین سو رہ مانند سونے دولہے کے وہ کہ نہین جگاتا
اسکو مگر بہت پیارا لوگون اسکے کا طرف اسکے یعنے جگانا ہر کسیکا خوش نہین لگتا سو جیسے وحشت کا ہوتا ہے مگر محبوب کا یہانتک کہ اٹھا وے اسکو
اللہ جگہ سونے اسکی سے کہ یہ ہے اور اگر ہوتا ہے منافق کہتا ہے سنا تھا مین نے لوگون سے کہتے تھے کچھ پس کہا مین نے مانند اسکے نہین جانتا مین
یعنے سواے اسکے پس کہتے ہین فرشتے تحقیق تھے ہم جانتے یہ کہ کہیگا تو یہ پس حکم کیا جاتا ہے واسطے زمین کے مل جا اسپر پس مل جاتی ہے اسپر
یعنے بھچتی ہے اسکو پس بھچتی ہین پسلیان اسکی یعنے داہنی بیچ بائین کے اور بائین بیچ داہنی کے پس ہمیشہ رہتا ہے بیچ اسکے عذاب کیا گیا یہانتک
کہ اٹھاوے اسکو اللہ جگہ قبر اسکی سے کہ یہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف فرشتے ایسی صورت سے واسطے ہول اور وحشت کے آتے ہین اور
خوف انکا کافرون پر بہت ہوتا ہے تا متحیر ہووین جواب مین اور مومنون کے لیے آزمایش ہے پس ثابت رکھتا ہے اللہ تعالی اور وہ نڈر ہوتے ہین اسلیے
کہ دنیا مین ڈرتے تھے اللہ تعالی سے جزا اسکی یہ ہوگی کہ وہان نڈر ہونگے اور تھے ہم جانتے یعنے بسبب ارشاد پروردگار کے یا تیری پیشانی پر نشانی
سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تھا پس خبر دون انکو یعنے تا خوشحالی میری دیکھکر وہ خوش ہووین جیسے مسافر کہین راحت پاتا ہے تو کہتا ہے کاشکے
اپنے اہل مین جاؤن اور حال اپنا انکو دکھاؤن ویسے ہی یہ کہیگا ۱۲ حق (وعن البراء بن عازب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ياتيه
ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني الاسلام فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هو
رسول الله فيقولان له وما يدريك فيقول قرات كتاب الله فامنت به وصدقت فذلك قوله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت الاية
قال فينادي مناد من السماء ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة فيفتح قال فياتيه من روحها وطيبها و
يفسح له فيها مد بصره واما الكافر فذكر موته قال ويعاد روحه في جسده وياتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له ما دينك
فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه
من النار وافتحوا له بابا الى النار قال فياتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ثم يقيض له اعمى اصم معه مرزبة من حديد
لو ضرب بها جبل لصار ترابا فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا ثم يعاد فيه الروح رواه احمد وابو داود) اور روایت
ہے براء بن عازب سے اسنے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتے ہین مردے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اسکو پس کہتے
ہین اسکو کون ہے رب تیرا پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہین وہ کیا ہے دین تیرا پس وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہین وہ کون ہے
یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمہارے پس کہتا ہے وہ رسول خدا کا ہے پھر کہتے ہین اسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہے پڑھی مین نے کتاب

اللہ کی پس ایمان لایا میں ساتھ اسکے اور سچا جانا میں نے یعنے پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا حضرت پر پہلے لاویگا پس یہی مراد ہے قول اللہ تعالی
کے سے ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کے پڑھی ساری آیۃ کہا پس پکارتا ہے پکارنے والا یعنے اللہ تعالی بآواز
ساتھ حکم اسکے کے آسمان میں سے کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو اسکو بہشت میں سے اور پوشاک پہناؤ اسکو بہشت میں سے اور کھولدو واسطے اسکے
دروازہ طرف بہشت کے پس کھولا جاتا ہے فرمایا پس آتی ہیں اسکو بادیں اسکی اور خوشبوئیں اسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اسکے بیچ اسکے بقدر درازی
نگاہ اسکی کے اور کافر پس ذکر کیا مرنا اسکا اور کہا پھر ڈالی جاتی ہے روح اسکی بیچ بدن اسکے کے اور آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے بٹھاتے ہیں اسکو
کہتے ہیں کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہیں جانتا ہوں پھر کہتے ہیں اسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں
کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا ہے بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان میں سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو اسکو
آگ میں سے اور پہناؤ اسکو پوشاک آگ میں سے اور کھولدو واسطے اسکے دروازہ طرف دوزخ کے کہا پس آتی ہے اسکو گرمی اسکی اور لوئیں اسکی
پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اور تنگ کیجاتی ہے اوپر اسکے قبر اسکی یہاں تک کہ داخل ہوتی ہیں بیچ اسکے پسلیاں اسکی داہنی طرف بائیں کی اور
بائیں طرف داہنی کی پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اسکے فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اسکے ہوتا ہے گرز لوہے کا اگر مارا جاوے ساتھ اسکے پہاڑ البتہ
ہوجاوے مٹی پس مارتا ہے اسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا کہ سنتے اسکو جو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے سواے آدمی اور جن کے پس ہوتا ہے مٹی
پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اسکے روح روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب میں حیران اور دہشت زدہ بولتا ہے جیسے ہمارے یہاں
آہ واہ یا واے واے یہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ آوازہ دین واسلام اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک پہونچا نہ جاننا کیا معنی اور فرشتہ اندھا بہرا اسلیے مقرر
ہوگا کہ اسکی آواز رونے چلانے وغیرہ کی نہ دیکھے نہ سنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے اسمیں پہ شدت عذاب کے لیے ہے اور سزا ہے اسکے
منکر ہونے کی عذاب قبر سے (وعن عثمان انه كان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجى منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت منظرا قط الا والقبر افظع منه رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب) اور روایت ہے
حضرت عثمان سے تحقیق وہ تھے جس وقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہاں تک کہ تر کرتے ڈاڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے انکے ذکر کرتے ہو
بہشت کا اور دوزخ کا پس نہیں روتے اور روتے ہو اس جگہ کھڑے ہونے سے پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق قبر اول
منزل ہے منازل آخرت کی سے پس اگر نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو
چیز کہ پیچھے اسکے ہے سخت تر ہے اس سے کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی میں نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے
اس سے یعنے عیش منغص کرتی ہے اور شدت وحشت یاد دلاتی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے
(وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم ثم سلوا له التثبيت فانه الان يسأل
رواه ابو داود) اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میت کے سے تو ٹھہرتے
نزدیک اسکے پس فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے پھر مانگو واسطے اسکے ثابت رکھنے کو یعنے اللہ تعالی اسوقت میں اسے ثابت رکھے
پس تحقیق وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ دعا سے استغفار زندہ کی مفید ہے مردہ کو
مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور یہ دعا اور ثابت رہنی سواے تلقین میت کے ہے کہ بعد دفن کے کرتے ہیں اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ

واسطے اللہ کے لیکن مین روزے بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز بھی پڑھتا ہون رات کو اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون
عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہین ہی مجھسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آئے تین شخص یعنے
حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن رواحہ اور کہان ہین ہم یعنے ہمکو آنحضرت سے کیا مناسبت ہی مقدمہ عبادت مین کیونکہ آنحضرت
کو حاجت اتنی عبادت کی نہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنے تاکہ بخشے اللہ اگلے اور پچھلے گناہ
تیرے اور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے کمال یہی ہی کہ حق انکے ادا کرے اور حقوق الہی مین بھی کچھ فرق نہ آوے اور توکل وغیرہ ہاتھ سے
نجاوے اور حضرت سب یہ باتین کرتے تھے تا امت بھی پیروی کرے اور جسنے اعراض کیا یعنے بیزار اور بے رغبت ہوکر میری سنت ترک کی
وہ میری جماعت سے نہین اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طریقہ رہبانیہ اختیار کرین کہ عاجز ہو وینگے اور حق عبادت ادا نہ ہوگا یا علی ہذا **ف**
اس حدیث سے بعضون نے استنباط کیا ہی کہ اسمین رد ہی انکا جو بدعت حسنہ نکالتے ہین کیونکہ یہ چیزین قسم عبادت ہی سے تھین مگر زیادہ
تھین سنت پر پسندیدہ فوائین پس اولی یہی ہی کہ جو عبادت حضرت سے ثابت ہووے اسکو اسی طرح ادا کرے کچھ زیادتی نہ کرے کذا قال
استاذی مولانا اسحق (وعن عائشۃ قالت صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزہون عن الشیء اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدہم لہ خشیۃ متفق علیہ) اور روایت ہی
حضرت عائشہ سے کہا کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز پس رخصت دی بیچ اسکے پس پرہیز کیا اس سے کئی شخصون نے پس پہنچی
یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہی ان لوگون کا کہ پرہیز کرتے ہین اس چیز سے کہ کرتا ہون
مین پس قسم خدا کی تحقیق مین ان سب سے زیادہ جانتا ہون مرضی نامرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہون اپنے واسطے اللہ کے ڈرنے کر روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کی حضرت نے ایک چیز یعنے روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا سفر مین روزہ افطار کیا یہ رخصت کی بات ہی اور معنی اخیر
حدیث کے یہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈرنے کے عمل رخصت پر کرتا ہون یہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنے مین بڑی
بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کی اسلیے حضرت نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوے
رخصتون پر یعنے آسانیون پر جیسے کہ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر یعنے اولی چیزون پر (وعن رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وہم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا فترکوہ فنقصت قال فذکروا ذلک
لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من امر دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیء من رایی فانما انا بشر رواہ مسلم) اور روایت ہی رافع بیٹے خدیج سے
کہا تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والے تابیر کرتے تھے درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم
کہا مدینہ والون نے تھے ہم کرتے موافق عادت کے فرمایا شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہی پس چھوڑ دیا لوگون نے پس کم ہوا میوہ اس سال کہا
راوی نے پس ذکر کیا روبرو آنحضرت صلعم کے پس فرمایا حضرت نے نہین ہین مگر آدمی جب حکم کرون مین تمکو ساتھ کسی چیز کے بات
دین تمھارے کی سے پس لو اسکو اور جسوقت حکم کرون مین تمکو ساتھ ایک چیز کے اپنی عقل سے پس نہین ہین مگر آدمی روایت کی یہ مسلم
نے **ف** معنی تابیر کے یہ ہین کہ کھجورون مین ایک درخت ہوتا ہی نر اور درخت ہوتے ہین مادہ نر کا پھول جھاڑتے ہین مادہ پر تاکہ بہت
اور معنی اخیر حدیث کے یہ کہ دنیا کے اسباب کے مقدمہ مین مجھسے خطا بھی ہوتی ہی اور صواب بھی حاصل یہ کہ حضرت نے اپنے اجتہاد
سے منع فرمایا تھا بغیر اترنے وحی کے اسلیے کہ دیکھا اسکو امور جاہلیت سے اور تاثیر اسکی کی زیادتی مین معقول نہ پائی اور نظر اسپر نفرمائی تھی

کہ شاید کچھ اسکی خاصیت ہو بسبب جاری ہونے عادت الٰہی کے اسلیے چیزا منع فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہے پس جب دیکھا کہ اسمین کچھ
خاصیت ہے بسبب جاری ہونے عادت الٰہی کے اور منع اسمین کچھ آیا نہین سکوت فرمایا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تھا اور غرض انکی دنیا نہ تھی بلکہ اہتمام تھا بیان کرنے امور آخرت کا اور بعضی روایت مین اسی قصہ
مین آیا ہے کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنے تم خوب جانتے ہو امور دنیا اپنی کے اسکے بھی یہی معنی ہین کہ مجھے التفات نہین امور دنیا پر والا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانا تھے امور دنیا اور آخرت مین ✤ حق (وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ
وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا
فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ
وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے اسکے نہین کہ مثل میری اور
مثل اس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اسکے یعنے دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اسنے اے قوم میری تحقیق دیکھا مین نے
لشکر اپنی آنکھون سے اور تحقیق مین ڈرانے والا ہون ننگا یعنے بیغرض پس ڈھونڈھو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اسکی ایک جماعت نے قوم اسکی
سے پس چلے راتون رات پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے انمین سے صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا
اوپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا انکو اور جڑ سے اکھاڑ دیا انکو پس یہ ہے مثال اسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اس چیز کی کہ لایا مین اسکو
اور مثال اسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اس چیز کو کہ لایا ہون مین اسکو حق سے یعنے دین و شریعت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ڈرانے والا ہون ننگا اصل اسکی یہ ہے کہ عرب مین جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے
قوم بعد اسکے یہ مثل ہوگئی ہے ہر امر ناگہانی دہشتناک کے پیش آنے مین پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دیتے عذاب کی
مین ✤ حق سید (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَ
هٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا
وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اس شخص کے کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا شروع کیا پروانون
نے اور ان جانورون نے کہ گرتے ہین آگ مین گرنا آگ مین اور شروع کیا جلانے والے نے کہ روکتا ہے انکو اور وہ غالب آتے ہین پس داخل
ہوتے ہین آگ مین یعنے اسکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمہاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم گھسے
ہو بیچ اسکے یہ ہے روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسی کے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس یہ مثل میری اور مثل تمہاری ہے کہ مین پکڑے ہون کمرین تمہاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب
آتے مجھپر گھسے جاتے ہو بیچ اسکے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف یعنے مین نے حرام اور منع چیزین واضح بیان کی ہین جیسے کوئی آگ
روشن کرے اور تم گرتے ہو انمین یعنے کرتے ہو وہی برے کام اور مین منع کرتا ہون (وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ
وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ

كَلَأٌ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اسکے ہدایت سے اور علم سے مانند مثال مینہ بہت کے کہ پہونچا زمین کو پس تھا اُس زمین مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اُن نے پانی کو یعنے اپنے اندر جذب کیا پس اُگایا خشک گھاس کو اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اسمین سے سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اسکے لوگون کے پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پہونچا اُس زمین مین ایک ٹکڑے اور کو نہ تھا وہ مگر چٹپر میدان نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گھاس کو پس یہ یعنے سب جو مذکور ہوئین مثل ہی اُس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کے اور نفع دیا اسکو اس چیز نے کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اسکے پس جانا یعنے سیکھا اُن نے اور سکھلایا اور مثل اُسکی کہ نہ اٹھایا ساتھ اسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اُن نے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہوئے ایک فائدہ اٹھانے والے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اٹھانے والے اُس سے اور زمین دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوتی ہی پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوئی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمین ہین اُگنے والی اور نہ اُگنے والی اسی طرح فائدہ مندون سے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اُس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھاس اُگائی اور اورونکو بھی فائدہ مند کیا یعنے اسی طرح اُنھون نے خود بھی فائدہ علم سے اٹھایا اور اورونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اسمین تفقہ یعنے سمجھ نہ پیدا کی پس یہ مثل اُس زمین کے ہی کہ پانی اُسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھاس اُگائی وہ مثال ہی مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اُس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگونکو پہونچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہمارے استادون کی یہی ہی اور جسنے کہ سر نہ اٹھایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نہ کی اور ہرگز نہ سنا اور اُسپر عمل نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا یا کافر رہا یہ مثل اس زمین شور کے ہی کہ پانی قبول نہ کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اُگایا ۞ حق ۞

(وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَقَرَأَ اِلٰى وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَأَيْتِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ وہ ہی جسنے اُتاری اوپر تیرے کتاب کہ اسمین آیتین ہین محکم اور پڑھی آخر آیۃ تک اور نہین نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل کے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے تو اور مسلم مین رایتم یعنے جب دیکھو تم اُنکو کہ پیچھے پڑتے ہین اُسکے کہ متشابہ ہی قرآن سے پس وہ لوگ ہین کہ نام رکھا اُنکا اللہ نے یعنے کجرو پس بچتے رہو اُنسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ محکمات کے باقی آیۃ یون ہی ہن ام الکتاب وآخر متشابہات

فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب ۞ یعنے وہ آیتین محکمات اصل کتاب کی ہین اور اور متشابہ ہین پس جو لوگ کہ اُنکے دلون مین کجی ہی پس پیروی کرتے ہین اُنکی کہ متشابہ ہین اُس سے واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور ڈھونڈھنے یعنے تاویل اُنکی کے اور نہین جانتا تاویل اُنکی یعنے حقیقت معنی اُسکے کی مگر اللہ اور جو کہ مضبوط ہین علم مین کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ متشابہات کے کہ سب نزدیک پروردگار ہمارے سے ہین اور نہین نصیحت پکڑتے مگر عقلمند اور نام رکھا اُنکا اللہ نے کجرو یعنے اس آیۃ مین مذکور ہی فاما الذین فی قلوبہم زیغ حاصل یہ کہ محکم آیتین وہ ہین کہ معنے اُنکے ظاہر ہون

اور متشابہ وہ کہ علم اُسکا اللہ ہی کو ہو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہا پس اچھے لوگ محکم آیتوں کے معنے بھی سمجھتے ہین اور ایمان بھی لاتے ہین اُنپر
اور متشابہ پر ایمان لاتے ہین اور سمجھ معانی کی سپرد اللہ کے کرتے ہین اور کجرو آیات متشابہات کے در پے سمجھنے کے ہوتے ہین اور تاویلین باطل
کر کے گمراہ ہوتے ہین خلاصہ ساری آیۃ اور حدیث کا یہ ہو جو مذکور ہوا (وعن عبد اللہ بن عمرو قال ہجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوماً
قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیۃ فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی وجہہ الغضب فقال انما ہلک من کان قبلکم باختلافہم
فی الکتب رواہ مسلم) اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہا دوپہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن کہا پس سنی حضرت نے
آواز دو شخصون کی کہ آپسمین اختلاف کر رہے تھے ایک آیۃ مین یعنے آیۃ متشابہ کے معنے مین جھگڑتے تھے پس تشریف لائے اوپر ہمارے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تھا بیچ چہرہ مبارک اُنکے کے غصہ پس فرمایا نہین ہلاک ہوئے وہ شخص کہ تھے پہلے تمسے مگر بسبب اختلاف کرنے اپنے کے
بیچ کتاب کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد وہ اختلاف ہو کہ شک وشبہہ مین ڈالے اور دشمنی پیدا کرے اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسے
اختلاف کرے نفس قرآن مین یا اُسکے معنے مین کہ جائز نہین اُنمین اجتہاد پس اختلاف علمار مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی
کا ہو دین مین اور صحابہ کرامؓ سے منقول ہو اسطرح کا اختلاف ۞ ح (وعن سعد ابن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرماً من سال عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ متفق علیہ) اور روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانون کے باعتبار گناہ کے وہ شخص ہو کہ سوال کرے ایسی چیز سے
کہ نہین حرام کی گئی تھی اوپر لوگون کے پھر حرام کی گئی بسبب پوچھنے اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اُن شخصون کے حق مین فرمایا
کہ جو پوچھتے تھے حضرت سے از راہ سرکشی اور تکلف کے جیسے کہ پوچھا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے بقرہ کے حق مین اور جو پوچھتے کچھ حاجت
کے لیے وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتے تھے ۞ سید (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان دجالون
کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے بیچ آخر زمانے کے فریب دینے والے جھوٹی لاوینگے تمھارے پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنے اور نہ باپون
تمھارے نے پس بچو اُنسے اور بچاؤ اُنکو آپ سے نہ گمراہ کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے پیدا ہونگے ایک
لوگ کہ کہینگے لوگون سے ہم علما اور مشائخ ہین بلاتے ہین تمکو دین کی طرف اور وہ جھوٹے ہونگے جھوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگے یا اگلے
لوگون پر باتین جھوٹی نقل کرینگے اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بتاوینگے پس بچو اُن سے اور نہ فتنہ مین ڈالین یعنے شرک مین مقصود یہ ہو
کہ احتیاط کرو دین کے لینے مین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیون کی سے اور خلط کرنے سے ساتھ اُسکے خصوصاً اُن سے کہ دعوی جھوٹا رکھین ہیت
چون بسا ابلیس آدم روے ہست ۞ پس بہر دستے نباید داد دست ۞ ح ۞ علی (وعنہ قال کان اہل الکتب یقرؤن التورٰۃ بالعبرانیۃ و
یفسرونہا بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اہل الکتب ولا تکذبوہم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا الایۃ رواہ
البخاری) اور روایت ہو اُنہین سے کہا تھے اہل کتاب پڑھتے توراۃ کو بیچ عبرانی زبان کے کہ زبان یہودیون کی ہو اور تفسیر کرتے اُسکی عربی زبان مین
واسطے مسلمانون کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ اُنکو اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور
اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہمارے آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** باقی آیت یہ ہو وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق
ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون یعنے اور ایمان لائے ہم اُس چیز پر کہ

اُتاری گئی ہی طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد انکی کے اور اس چیز پر کہ دیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور اُس چیز پر کہ دیے گئے سارے نبی اپنے پروردگار کی طرف سے نہین فرق کرتے ہم درمیان کسی کے اُنہین سے اور ہم اللہ کے لیے تابعدار ہین پس یون کہو اور سچا نہ جانو اسلیے کہ شاید کچھ عبارت بدل ڈالی ہو اور جھٹلاؤ اسلیے نہین کہ توراۃ اصل حق ہی لیکن اُنھون نے بعضی جگہ مین تغییر تبدیل کر دیا ہی شاید کہ سچ ہی نقل کرین ❊ حق ❊ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اُنھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہی آدمی کو جھوٹ بولنے مین یہ کہ نقل کرے جو چیز کہ سنی یعنے بغیر تحقیق روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے اگر کوئی جھوٹ نہ بولتا ہو لیکن یہ عادت رکھتا ہو کہ جو کچھ سنے بے تحقیق روایت کر دے تو اسی قدر بس ہی جھوٹ بولنے مین کیونکہ جسکا یہ حال ہوگا البتہ جھوٹ مین گرفتار ہی ہوگا اسلیے کہ جو کچھ سنتا ہی سب سچ نہین ہوتا مقصود منع کرنا ہی بیان کرنے اُس چیز کے سے کہ سچ اُسکا معلوم نہو ❊ حق (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَّقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے نہین کوئی کہ بھیجا ہو اُسکو اللہ نے بیچ امت اُسکی کے پہلے مجھسے مگر تھے واسطے اُسکے امت اُسکی مین مددگار اور یار کہ لیتے طریق اُسکا اور پیروی کرتے حکم اُسکے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے اُنکے یعنے بعد گذرنے حوارین کے ناخلف کہتے لوگون کو وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز کہ نہین حکم کیے گئے یعنے جیسے کہ حال بُرے عالمون اور بُرے سردارون کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کرے اُنسے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کرے اُنسے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کرے اُنسے ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہی اور نہین سوا اُسکے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کی یہ مسلم نے ف زبان سے جہاد کرے یعنے منع کرے اور نصیحت کرے اور بُرا کہے اور دل سے جہاد یہ کہ بُرا جانے اور غمگین ہو اور نہین سوا اُسکے ایمان برابر دانہ رائی کے یعنے جسنے دل سے بھی بُرا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بُری بات کا پس یہ کفر ہی ❊ علی ❊ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ بلایا طرف ہدایت کے ہوگا واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اُن لوگون کے کہ پیروی کی اُسکی نہین کم کریگا یہ ثواب اُنکے سے کچھ اور جسنے کہ بلایا طرف گمراہی کے ہوگا اوپر اُسکے گناہ مانند گناہون اُن لوگون کے کہ پیروی کی اُسکی نہین کم کریگا یہ گناہ اُنکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے جو کہ باعث بھلائی کا ہوگا اُسکو بھی ثواب مانند کرنے والون کے حاصل ہوگا اور اب جو باعث کو ثواب ملا تو پیروی کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ کمی نہین ہو جاویگی کیونکہ اجر پیروون کو بسبب عمل کے ہی اور اجر باعث کو بسبب ہدایت کرنیکے اور ایسا ہی حال بُری راہ نکالنے والون کا ہی گناہ مین (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اُنہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع ہوا اسلام غریب اور ہو جاویگا جیسے کہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہی واسطے غربا کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے ابتداے اسلام مین مسلمان غریب اور کم تھے کہ وطنون سے نکل کر ہجرت کی اور آخر کو پھر یہی حال ہو جاویگا پس خوشی ہو جیو اُنکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکھین گے اور چنگل مارینگے ساتھ کتاب و سنت کے ❊ حق (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی اُنھین سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسے کہ سمٹتا ہے سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف تشابہت دی حضرت نے لوگون کے بھاگنے کی مخالفون کی آفات سے اور ثابت رہنے اُنکے کے ایمان
پر ساتھ سانپ کے اسلیے کہ سانپ بہ نسبت اور جانورون کے بہت بھاگتا ہے اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہے اور مشکل سے نکالا جاتا ہے اور
یہ خبر دی ہے حضرت نے ابتداے ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جسوقت کہ مسلمان کم ہونگے پس سمٹ آوینگے مدینہ مین ✠ حق (وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ
أَبِيْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى) اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابو ہریرہ کی ذرونی ما ترکتکم بیچ کتاب مناسک کے یعنے حج کے اور دو حدیثین معاویہ اور جابر کی کہ ایک کا
سر لا یزال من امتی ہے اور دوسریکا لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالی یعنے یہ حدیثین مصابیح والے نے
اس باب مین ذکر کی ہین اور ہم نے وہان **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ
لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِيْ قَالَ فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ
دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ
السَّيِّدُ قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) روایت ہے ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم یعنے خواب مین فرشتے پس کہا گیا انکو چاہیے کہ سووین آنکھین تمھاری اور سنین کان تمھارے اور سمجھے دل تمھارا فرمایا پس سوئین آنکھین
میری اور سُنا کانون میرے نے اور سمجھا دل میرے نے فرمایا پس کہا گیا واسطے میرے یعنے فرشتون نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا
گھر اور تیار کیا کھانا اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہ قبول کیا بلانے والے کو داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی اُس سے
ہوا سردار اور جسنے نہ قبول کیا بلانے والے کو نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوپر اُسکے سردار فرمایا حضرت نے پس اللہ
سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والا اور گھر اسلام اور کھانا بہشت روایت کی یہ دارمی نے ف سووین آنکھین تیری یعنے نہ دیکھ اپنی آنکھون
سے کچھ اور سنین کان تیرے یعنے کان نہ رکھ کسیکی بات پر اور جانے دل یعنے دل مین کچھ خیال نہ لا حاصل یہ کہ غور اور حضور دل سے اس مثال کو
سن تا خوب سمجھے آگے حضرت نے جواب دیا فامت علینی کر اور پہلی حدیث مین گھر جنت کو فرمایا اور کھانا مراد رکھا نعمتین اُسکی اور یہان گھر اسلام
کو فرمایا اور کھانا جنت کو اسلیے کہ اسلام سبب داخل ہونے گھر بہشت کا ہے پس اُسکو مشابہ گھر کے کیا اور مادبہ یعنے کھانا مہمانی کا دونون جاسے
نعمتین بہشت ہی کی مراد ہین ✠ (وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِيْ
مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت
ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤن مین ایک تم مین سے تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپر کھٹ اپنی کے کہ آوے اُسکو حکم
میرے حکم مین سے اُس قسم سے کہ حکم کیا ہے مین نے یا منع کیا ہے مین نے اُس سے پس کہے کہ نہین جانتا مین وہ چیز کہ پائی ہم نے بیچ کتاب اللہ
کے پیروی کی ہم نے اُسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ دلائل النبوۃ کے ف تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپر کھٹ
کے یعنے تکبر کیے ہوئے فراغت سے بیٹھا ہے اور طلب علم اور حدیث ترک نہ کرے اور ازراہ جہالت کے میرے حکم کو یون نہ کہنے لگے کہ سوائے
کتاب اللہ کے مین کچھ نہین جانتا اور نہ کسی چیز کے سوا اسکے متابعت کرتا ہون اسمین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جاہلون
اور فراغت والون اور متکبرون کے حال سے کہ کسل کرینگے حدیث پر عمل کرنے سے اُس حکم مین کہ قرآن مین نہین پانے کے اور گمان رکھینگے

کہ احکام شرع منحصر ہین قرآن مین اور یہ نہین جانتے کہ بہت حکم قرآن مین نہین اور حدیث مین ہین جیسے قرآن دلیل ہو حدیث پیغمبر صلعم کی بہی
دلیل ہی اور جیسے قرآن حضرت کو عطا ہوا ہی حدیث بھی عطا ہوئی ہی دونون وحی ہین ✱ حق (وعن الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ
وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ
عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ
كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ) اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون قرآن اور مانند اُسکے
ساتھ اُسکے خبردار ہو قریب ہی کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپرکھٹ اپنی کے کہیگا لازم کرو اوپر اپنے یہ قرآن یعنے فقط قرآن ہی کو سمجھو پس جو پاؤ
تم بیچ اُسکے حلال پس حلال جانو اُسکو اور جو پاؤ تم بیچ اُسکے حرام پس حرام جانو اُسکو اور تحقیق جو کچھ کہ حرام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مانند اُس چیز کے ہی کہ حرام کیا اللہ نے خبردار ہو کہ نہین حلال کیا واسطے تمہارے گدھا اہلی اور نہ صاحب کچلی کا درندون مین سے اور نہ لقطہ عہد والے
کا مگر اسطرح کا لقطہ کہ بے پروا ہو اُس سے مالک اُسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کے پس لازم ہی اوپر اُنکے کہ مہمانی کرین اُسکی پس اگر
نہ مہمانی کرین اُسکی پس واسطے اُسکے ہی یہ کہ لے اُن سے مانند مہمانی اپنی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور
اسی طرح ابن ماجہ نے تا قول کما حرم اللہ ف مانند اُسکے ساتھ اُسکے یعنے حدیث لیکن فرق یہی ہی کہ قرآن وحی ظاہر ہی اور حدیث وحی
پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سے بطور تمثیل کے فرمایا کہ حرمت ان چیزون کی قرآن مین مذکور نہین ہین نے انکی حرمت بیان کی اور گدھا اہلی
یعنے جو کہ گھر مین رہتا ہی پس گدھا وحشی کہ اُسکو گورخر کہتے ہین حلال ہی اور نہ صاحب کچلی کا یعنے جو کہ کچلی سے شکار کرتے ہین اور پھاڑتے ہین مانند شیر اور
بھیڑیے اور کتے کے اور نہ لقطہ عہد والے کا معاہد اس کافر کو کہتے ہین کہ درمیان اُسکے اور درمیان مسلمانون کے عہد ہو ساتھ امان کے عام ہی
کہ ذمی ہو یا غیر اسکے پس فرمایا کہ لقطہ اُسکا یعنے جو چیز کہ رستے مین پڑی پائی اسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بے پروا ہو مالک اُسکا یعنے چیز
حقیر مانند گٹھلی اور چھلکے اور گاجر اور مولی وغیرہ کے اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہ بطریق استحباب کے ہی نہ فرضیت کے پس اگر مہمانی نہ کرین تو
لیلی مانند مہمانی اپنی کے یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہوا ✱ حق
(وعن الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا
مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ
الْكِتٰبِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ) اور
روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہا کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کیا گمان کرتا ہی ایک تمہارا تکیہ لگائے ہوئے
اوپر چھپرکھٹ اپنی کے گمان کرتا ہی یہ کہ اللہ نے نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کے ہی خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مین نے
اور نصیحت کی مین نے اور منع کیا مین نے کئی چیزون سے کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کے ہین بلکہ زیادہ ہین اور تحقیق اللہ نے نہین حلال
کیا واسطے تمہارے یہ کہ داخل ہو تم گھرون اہل کتاب کے ہین مگر ساتھ حکم اُنکے کے اور نہین حلال کیا مارنا عورتون اُنکی کا اور نہ کھانا میوہ
اُنکے کا جسوقت کہ دیوین تمکو وہ چیز کہ اوپر اُنکے ہی یعنے نہ ستاؤ اُنکو کہ اسطرح سے گھرون مین داخل ہو جاؤ بے اذن اور نہ ستاؤ اُنکے گھر والون
کو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ اسناد اسکی کے اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اُسکے کہ آیا

نشہ ہے یا نہیں ف لفظ ان اللہ لا یحل سے آخر تک چند احکام حضرت نے بیان فرمائے کہ ہین نے یہ منع کیے ہین قرآن مین نہین مذکور اور بعد لفظ
رواہ کے اصل مشکوۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن پھر کر شاہ نے یہ عبارت مذکور لکھ دی ہے (وعنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ کان ہذہ موعظۃ
مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ
الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابوداؤد و
الترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلوۃ) اور انھیں سے روایت ہے کہا نماز پڑھوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے
اوپر ہمارے ساتھ منھ اپنے کے پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہین اس سے آنکھین اور ڈرے اس سے دل پس کہا ایک شخص نے ای
رسول خدا کے گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اور سننے اور
حکم بجا لانیکے یعنے سردار مسلمانون کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہ ہے جو شخص کہ زندہ رہے تم مین سے پیچھے میرے پس دیکھیگا اختلاف
بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرے کو اور طریقہ خلفاے راشدین کے کو کہ ہدایت کیے گئے ہین پھر و سا کرو ساتھ اسی کے اور مضبوط پکڑے رہو
اسے ساتھ دانتون کے اور بچو تم نئی نئی باتون سے پس تحقیق جو نئی بات ہے بدعت ہے اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روایت کی یہ احمد نے اور ابوداؤد
نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا نماز کا ف یعنے نہین کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ ابتدا حدیث کا
وعظنا موعظۃ نقل کیا اور گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی کہ وقت رخصت کے بیان کرنے مین کمال کوشش کرتا ہے آدمی کہ کچھ نہ رہ جائے
اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمین کمال مبالغہ ہے اطاعت حکم مین اگر فرضا ایسا بھی ہو تو اطاعت کرے اور دانتون سے پکڑنا کنایہ ہے کمال محافظت
اور محکمی سے حق (وعن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ و
عن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعو الیہ وقرا وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الایۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی) اور روایت
ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط یعنے سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے
کئی خط داہنے اسکے اور بائین اسکے یعنے سات خط چھوٹے بڑے دائین طرف اور اسی طرح بائین طرف اور فرمایا یہ راہین ہین اوپر ہر راہ
کے انہین سے شیطان ہے پکارتا ہے طرف اس راہ کے اور پڑھی یہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو اسکو آخر آیت تک روایت
کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف باقی آیت یہ ہے ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنے اور نہ پیروی کرو راہون کی تا نہ پریشان کردین
راہین تمکو راہ اسکی سے ف لنبا سیدھا خط مثال ہے راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق ہے اور عمل صالح ہے اور چھوٹے بڑے خط مثال ہین راہون
گمراہی کے (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی شرح
السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ہذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ ہو خواہش اسکی تابع اس چیز کے کہ لایا ہون مین اسکو یعنے دین و شریعت روایت
کی یہ بیچ شرح سنہ کے اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کیے گئے ہم یہ حدیث بیچ کتاب حجت کے ساتھ سند
صحیح کے ف یعنے تابع ہو شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات اور عبادات مین ساتھ کمال خوشی کے یہ بات جب حاصل
ہوتی ہے کہ جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس روشن ہوتا ہے ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہین پائی جاتی ہے مگر اولیاء اللہ

ہین ٭ سید (وعن بلال بن الحارث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ
من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل
آثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم شیئا رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن کثیر بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہ عن جدہ) اور روایت
ہی بلال بن حارث مزنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ زندہ کیا یعنے رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ تحقیق چھوڑی
گئی تھی بعد میرے پس تحقیق واسطے اُسکے ہی ثواب مانند ثواب اُن لوگون کے کہ عمل کیا ساتھ اُس سنت کے بغیر اُسکے کہ ناقص ہووے ثواب
اُنکے سے کچھ اور جسنے کہ نئی نکالی بدعت گمراہی کی نہین راضی ہوتا اُس سے اللہ اور رسول اُسکا ہوگا اوپر اُسکے گناہ مانند گناہون اُن شخصون
کہ عمل کیا ساتھ اُسکے نہین کم ہوگا گناہون اُنکے سے کچھ روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو سے
اور اُسنے اپنے باپ سے اُن نے کثیر کے دادا سے یعنے عمرو سے ف یعنے سنت پر عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کمی نہین ہوتی اور
زندہ کرنے والے سنت کو برابر اُنکے ثواب ملتا ہی اسی طرح بدعت پر عمل کرنے والون کے گناہون مین سے کچھ کمی نہین ہوتی اور نکالنے والے
کے لیے گناہ برابر اُنکے لکھا جاتا ہی اور سُنت سے مراد بات دین کی ہی خواہ فرض ہو یا سوا اسکے جیسے کہ نماز جمعہ کی لوگون نے ترک کر دی اپنے
رغبت دلاکر رواج دی اسی طرح مصافحہ اور سوائے اسکے اور چیزین مسنون ٭ سید (وعن عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرہا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الارویۃ من راس الجبل ان الدین بدا غریبا وسیعود کما بدا فطوبی
للغرباء وہم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی رواہ الترمذی) اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کے یعنے مکہ اور مدینہ اور متعلقات انکے کے جیسے کہ سمٹ آتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے اور
البتہ جگہ پکڑے گا دین حجاز مین جیسے جگہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا ابتدا مین غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا
مین پس خوشحالی ہی واسطے غرباکے اور وہی درست کرینگے اُس چیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھے میرے سنت میری کو روایت کی یہ ترمذی نے
(وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان
منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم
فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داود عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی
النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ)
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت میری کے یعنے زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل
کے مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یہان تک کہ اگر اُنمین سے وہ ہی کہ آتا تھا مان اپنی کے پاس یعنے بدفعلی کی ظاہر مین البتہ ہوگا بیچ
امت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوے اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے
سب وہ بیچ دوزخ کے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کہ کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے فرمایا جسپر ہون مین اور میرے
اصحاب روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد کے اور ابی داود کے روایت ہی معویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے اور ایک گروہ بیچ بہشت
کے اور وہ گروہ ہی جماعت اور تحقیق نکلینگی بیچ امت میری کے کئی قومین سرایت کرینگی بیچ اُنکے خواہشین یعنے بدعتین عقائد مین اور اعمال
مین جیسے کہ سرایت کرتی ہی ہڑک ہڑک والے کو نہین باقی رہتی اس سے کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہی اُسمین ف مانند برابر پاپوش

کے ساتھ پاپوش کے یعنے پاپوش جیسے پاپوش کے برابر ہوتی ہے اسی طرح اس امت کے لوگ مطابق ہونگے بنی اسرائیل کے اور مراد ماں سے باپ
کی بیوی ہے یعنے سوتیلی ماں والا سگی ماں سے کس سے یہ حرکت ہوتی ہے کہ مانع طبعی اور شرعی دونون جمع ہین اور مراد امتی سے اہل قبلہ ہین یعنے
جو مسلمان گنے جاتے ہین پس اس صورت مین معنی کلھم فی النار کے یہ ہین کہ بسبب گناہ کے اور بداعتقادی کے دوزخ مین داخل ہوینگے
پھر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہونچا ہوگا نکلے گا بسبب رحمت پروردگار کے اور جماعت سے مراد اہل علم اور اہل فقہ حق والی جماعت ہے انکو اسلیے
کہا کہ جمع ہین کلمہ حق پر اور تہتر فرقون کی تفریق یون ہے کہ بڑے فرقہ اہل اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ
اور مشبہہ اور ناجیہ پھر معتزلہ کے بیس فرقہ ہین اور شیعہ کے بائیس اور خوارج کے بیس اور مرجیہ کے پانچ اور نجاریہ کے تین اور جبریہ اور مشبہہ کے
ایک ایک فرقہ ہین کچھ نہین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہین سب یہ تہتر ہوئے اب عقائد انکے سنا چاہیے معتزلہ کہتے ہین کہ بندے اپنے
عمل آپ ہی پیدا کرتے ہین اور انکار رویت کا کرتے ہین اور قائل ہین وجوب ثواب وعقاب کے اللہ پر اور مرجیہ کہتے ہین کہ گناہ ساتھ ایمان کے
کچھ ضرر نہین کرتا جیسے کہ ساتھ کفر کے طاعت نہین نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتے ہین اور کلام الٰہی کو حادث کہتے ہین اور جبریہ کہتے
ہین کہ بندہ اپنے افعال مین کچھ اختیار نہین رکھتا اور مشبہہ خالق کو ساتھ خلق کے مشابہ کرتے ہین اور جسمیت اور حلول کے قائل ہین باقی فرقونکے
عقائد مشہور ہین اسلیے نہین بیان کیے لیکن یہان عوام کو ایک بڑا شبہہ آتا ہے کہ مثلاً ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اسنے روافض اور اہل سنت وجماعت
کو دیکھا کہ دونون اپنے حق کو جانتے ہین اور سند لاتے ہین کتاب وسنت سے اب بیچارہ نہایت حیران ہے کہ حقیقت ایک کی دونون مین سے
کیونکر معلوم کرے جواب اسکا یہ ہے کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونے مذہب سنت جماعت کے پر وہ انہین غور کرلے اسمین حاجت
پڑھنے علم کی نہین اول یہ کہ کلام اللہ نعمت عظمی باریتعالی کی ہے اور وہ اکثر سنیون ہی کو یاد ہوتا ہے رافضی محروم ہین اور اگر ہزارون مین کسی کو یاد
بھی ہوا تو وہ نادر ہے النادر کالمعدوم دوسرے یہ کہ جتنے اولیا علما کہ رکن دین کے تھے اور بعضون کے رافضی بھی معتقد ہین انھون نے یہی
مذہب اختیار کیا اگر یہ دین برا ہوتا کاہیکو اختیار کرتے تیسرے شعار اسلام کے یعنے جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا
کرتے ہین اور وہ بے نصیب چوتھے مکہ مدینہ کہ دین وہین سے پیدا ہوا اور ضرب المثل ہے بزرگی مین وہان کے لوگ بھی سنی ہین اگر انکا مذہب
اچھا ہوتا وہ پہلے اس مذہب مین ہوتے اسی طرح اور فرقے دعوی کرتے ہین کہ ہم حق پر ہین انکا جواب یہ ہے کہ اسمین نرا دعوی کام نہین
آتا جب تلک کہ دلیل قوی نہ لاوین اور دلیل حقیقت اہل سنت وجماعت کی یہ ہے کہ دین اسلام ساتھ نقل کے ہم تلک پہونچا اور نری عقل
اسمین کافی نہین پس ساتھ تواتر اخبار کے اور تتبع احادیث وآثار کے متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر تھے اور اکثر جھوٹے مذہب
والے انکے بعد پیدا ہوئے صحابہ اور اگلے لوگ نیک کوئی ان مذاہب پر نہ تھے اور جب بعضے انمین سے پیدا ہوگئے تو وہ بیزار تھے انسے
اور رابطہ دوستی کا انسے منقطع کر ڈالا تھا اور صحاح ستہ کے مصنف اور محدث اور علمار بانیین اور اولیاء کاملین سب مذہب سنت و
جماعت ہی رکھتے تھے پس اگر مذہب سنت وجماعت حق نہ ہوتا تو کاہیکو اتنے اچھے لوگ اس مذہب پر ہوتے اور بہت دلیلین انکی حقیت
کی ہین اگر تعصب چھوڑین تو انکا اچھاپن معلوم ہو اور نہین تو نہین بہت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہے کفایت ہو نادان کو کافی نہین
دفتر رسالہ یہ تمام ہوا یہ کلام اب حدیث مین انکو تشابہ ہے ہڑک والونکے ساتھ اسلیے دی کہ جیسے ہڑک والے پر ہڑک غالب ہوتی ہے اور
پانی سے بھاگتا ہے اور پیاسا مرجاتا ہے ویسی ہی جھوٹے مذاہب والون پر خواہش نفسانی غالب ہوتی ہے اور اہل حق سے بھاگ کر جنگل گمراہی مین
ہلاک ہوتے ہین نعوذ باللہ منہ سید حق علی حضرت عبدالعزیز رحمہ (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی)

أوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین جمع کریگا امت میری کو یا کہا بجاے اُمتی کے امت محمدؐ او پر گمراہی کے اور ہاتھ اللہ کا ہی اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا ہی جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے یعنے جماعت جنتیون کی سے الگ کرکے دوزخ مین ڈالا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے

ف ہاتھ اللہ کا ہی جماعت پر یعنے حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر یہ خاصیت ہی اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہی کہ جس امر پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہی حق ہی ہوتی ہی ✲ حق (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ وَابْنِ عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ) اور انھین سے ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہی جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے حدیث انس اور ابن عاصم کی سے بیچ کتاب سنت کے **ف** یعنے جو اعتقاد اور قول وفعل اکثر علما کے ہون اُنکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کے صاحب مشکوۃ نے سفیدی چھوڑ دی تھی اسلیے کہ نام کتاب کا معلوم نہین ہوا میرک شاہ نے عبارت مذکورہ لگا دی ہی (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہین بیچ دل تیرے کے کینہ واسطے کسیکے پس کر تو پھر فرمایا ای بیٹے میرے اور یہ ہی سنت میری اور جسنے دوست رکھا سنت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہی محبت اور رفاقت آنحضرت صلعم کا چہ جاے عمل کرنا اُسپر ای بھائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کے محبت رکھنے والونکا سب نعمتین دارین کی ایکطرف اور یہ ایکطرف اللہ تعالی نصیب کرے ہم سب کو آمین آمین آمین ✲ حق (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دلیل پکڑی ساتھ سنت میری کے نزدیک بگڑنے امت میری کے پس واسطے اُسکے ثواب ہی سو شہیدونکا روایت کی یہ بیہقی نے کتاب الزہد مین حدیث ابن عباس کی سے **ف** کیونکہ ایسے وقت مین بیچ زندہ کرنے اور رواج دینے سنت کے بڑی مشقت پڑتی ہی برابر شہیدونکے بیچ زندہ کرنے دین کے بلکہ زیادہ اور بعضے نسخون مین بعد لفظ رواہ کے یہان بھی سفیدی چھوٹی ہی لیکن میرک شاہ نے نام کتاب کا لکھ دیا ہی (وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ تُعْجِبُنَا أَفَتَرٰى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمُتَهَوِّكُوْنَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) اور روایت ہی جابر سے اُنھون نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت کہ آئے اُنکے پاس عمر پس کہا تحقیق ہم سنتا ہون حدیثین یہودیون کی اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس دیکھتے ہو یعنے حکم فرماتے ہو یہ کہ لکھون مین بعضی اُنہین سے پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسے کہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہون مین تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتے موسی زندہ نہین لائق تھی اُنکو مگر پیروی میری روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے **ف** یعنے کیا متحیر ہو دین اسلام مین اسکو ناقص جانتے ہو کہ محتاج اور دین کے ہو (وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ

بوائقه دخل الجنة فقال رجل يا رسول الله ان هذا اليوم لكثير في الناس قال وسيكون في قرون بعدي رواه الترمذي) اور روایت ہی ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کھایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کے اور امن مین رہے لوگ زیادتی اسکی
سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے تحقیق یہ آجکے دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہونگے بیچ زمانہ
پیچھے میرے کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اگر ایک مال کی وے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہو پہلے اسکے کمانے کے یا عین وقت
کمانے کے یا بعد اسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب گناہ سے بچے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہو مثال طیب نہونے کی یہ ہو کہ مثلاً کسی نے
بیع کرنے کا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب وقبول بموجب شرع کے ہوا یا عین وقت
عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگاوے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگاوے مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہو کہ ایک بوتل شراب
کی مجھے دیا کر نا پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کر لے حالت نوکری کو اور عمل کرے بیچ طریقہ سنت
کے یعنے جو فعل کرے یا جو بات بولے موافق شرع کے ہو یعنے جنگل مارے ہر عمل مین ساتھ سنت کے یعنے ساتھ حدیث کے کہ وارد
ہوئی ہو اُس عمل مین یہانتک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجا لاوے اور البتہ بہت ہین بیچ لوگون
کے یعنے ایسے آدمی ہمارے زمانے مین تو بہت ہین بعد ہمارے دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آگے
حاصل حضرت کے ارشاد کا یہ ہو کہ خیر میری اُمت سے مطلق منقطع نہین ہونے کی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہوا خیر زمانہ مین بھی ایک جماعت
ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگے ۵ علی حق ۵ (وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم في زمان من ترك
منكم عشر ما امر به هلك ثم يأتي زمان من عمل منهم بعشر ما امر به نجا رواه الترمذي) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق تم بیچ ایسے زمانہ کے ہو جو چھوڑے تم مین سے دسوان حصہ اُس چیز سے کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے ہلاک ہوگا پھر آویگا ایک زمانہ
جو شخص عمل کریگا اُنہین سے ساتھ دسوین حصہ اُس چیز کے کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے نجات پاویگا روایت کی یہ ترمذی نے ف یہ بات بیچ
حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرمائی ہو کہ اس زمانہ مین بسبب تاکید تھی اسکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بھی بجا لاوینگے نجات
پاوینگے ۵ علی (وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ضل قوم بعد هدى كانوا عليه الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذه الاية ما ضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون رواه احمد والترمذي وابن ماجه) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھے ہدایت کے کہ تھی اوپر اسکے مگر کہ دیے گئے ہین جھگڑا پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت نہین بیان کرتے اُسکو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑنے کے بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف مگر دیے گئے ہین جھگڑے تا رواج دین مذہب باطل کو اور اکھاڑین بنا سے حق کی اور سبب اُترنے اس آیۃ کا یہ ہو کہ جب اُتری یہ
آیت انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم یعنے تم اور جنکو کہ پوجتے ہو سوائے اللہ کے ایندھن دوزخ کے ہین تو یہ آیۃ مشرک سنکر خوش
ہوئے اور چلانے لگے کہ ہمارے بت حضرت عیسیٰ سے بہتر نہین اگر عیسیٰ کہ معبود نصاری کے ہین بحکم اس آیۃ کے دوزخ مین ہونگے
ہم راضی ہین کہ بت ہمارے بھی اُنکے ساتھ دوزخ مین رہین پس یہ آیۃ ما ضربوه لك آخر تک اُتری یعنے یہ بحث جو تجھسے کرتے ہین بطریق
جدل وخصومت کے کرتے ہین کیونکہ یہ سب اپنی زبان کے جانتے ہین کہ ما تعبدون سے بت پتھر وغیرہ کے مراد ہین نہ حضرت
عیسیٰ وغیرہ اچھے بندے ۵ حق ۵ (وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لا تشددوا على انفسكم فيشدد الله

عَلَيْكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور
روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے نہ سختی کرو تم اوپر جانون اپنی کے پس سختی کریگا اللہ اوپر تمھارے پس
تحقیق ایک قوم نے یعنے بنی اسرائیل نے سختی کی اوپر جانون اپنی کے پس سختی کی اللہ نے اوپر انکے پس یہ جماعت ہی بقایا انکی بیچ صومعون
کے اور دیار کے رہبانیۃ تھی کہ نکالا اسکو نہین فرض کی تھی ہم نے اُنپر روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نہ سختی کرو یعنے ایسی ریاضت اور مجاہدہ
نہ کرو کہ نفس اُسکی طاقت نہ رکھے اور مباح کو اپنے اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کردیگا اسکو اور تم طاقت ادائے حق اُسکے کی
نہین رکھنے کے اور جگہ بندگی کرنے قوم نصاری کی کو صومعہ کہتے ہین اور جگہ بندگی کرنے یہود کی کو دیار کہتے ہین اور رہبانیۃ کہتے ہین بہت
عبادت کرنیکو اور ریاضت کو اور انقطاع کرنیکو لوگون سے اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیرین گردنون مین باندھنی اور ترک لذات اور جنگل
اور پہاڑون مین جا رہنا وغیر ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کے کرتے تھے پس فرمایا کہ یہ چیزین انھون نے اپنی طرف سے اختراع
کرلین تھین ہمنے انپر فرض نہین کی تھین آخر کو حق رعایت اُسکی کا نہ ادا ہوا اور اکثر کافر ہوئے ساتھ دین عیسی کے پس یہودی ہوگئے یا نصرانیۃ
قبول کی بطور دین بادشاہون کے اور چھوڑ دی رہبانیۃ پس اسطرح تم نہ کرو اور بعضے اُنہین سے حضرت عیسی کے دین پر قائم رہے یہان
تلک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائے ۰ ح ۰ علی (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ
اَوْجُهٍ حَلَالٌ وَحَرَامٌ وَمُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ وَاَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَفْظُهُ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرح کے حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتھ محکم کے
اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور عبرت پکڑو ساتھ مثالون کے یہ لفظ مصابیح کے ہین اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور لفظ
اُسکے یہ ہین پس عمل کرو ساتھ حلال کے اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی ف مراد محکم سے یہان یہ ہی کہ اُسکے معنون مین کچھ اشتباہ نہو
جیسے اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ اور مراد متشابہ سے یہ کہ معنی اُسکے خوب واضح نہون جیسے ید اللہ فوق ایدیہم وغیر ذلک اور مراد مثالون سے
قصے ہین امتون گذری ہوؤن کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور جانو کہ جو مراد اللہ تعالی کی ہی اس سے حق ہی اگرچہ ہمین مطلب اُسکا معلوم
نہو اور شعب الایمان مین بعد لفظ واتبعوا المحکم کے باقی عبارت بطور پہلے ہی روایت کے ہی ۰ ح ۰ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ ثَلٰثَةٌ اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابن عباس
سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے امر تین طرح کے ہین ایک امر ظاہر ہی ہدایت اُسکی پس پیروی کر اُسکی اور ایک امر کہ ظاہر ہی گمراہی اُسکی پس بچ
اُس سے اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ اُسکے پس سونپ اُسکو طرف اللہ عز وجل کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنے جس چیز کا حق ہونا
آیت حدیث سے ثابت ہو جیسے وجوب نماز اور زکوٰۃ کا اسکی پیروی کر اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسے کفار کی رسمین برتنی وغیر ذلک بچ
اُس سے اور جس امر مین اختلاف کیا گیا ہو یعنے پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اُسکا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ لوگ اُسمین اپنی طرف سے
اختلاف کرتے ہون اور اللہ اور رسول نے اُسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعیین وقت قیامت کے پس تو بھی اُسکے
حق مین کچھ نہ کہہ اور سپرد بخدا کر ۰ سید علی **الفصل الثالث** فصل تیسری (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) روایت

کی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کے کہ لیتا ہے بکری
بھاگنے والی کو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم دروں پہاڑ کے سے
اور لازم ہے تم پر جماعت اور مجمع روایت کی یہ احمد نے **ف** مراد یہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہے ایسے ہی شیطان اُس آدمی
پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علما سے الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہے اور بچو دروں پہاڑ کے سے یعنے تنہا ہر راہ اسلام چھوڑ کر گمراہوں کی
گھاٹیوں میں مت پھیرو (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنے ایک
ساعت پس تحقیق نکالا اُسنے پٹا یعنے ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنے اب اس درجہ کو پہونچا کہ شاید
قید اسلام اور بند احکام اُسکے سے باہر آوے (وَعَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ
لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّأِ) اور روایت ہے مالک بن انس سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑی ہیں میں نے بیچ تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہو گے تم جب تک پکڑے رہو گے اُن دونوں کو یعنے کتاب اللہ
اور سنت رسول اُسکے کی یعنے حدیث روایت کی یہ بیچ موطا کے (وَعَنْ غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُہَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے غضیف بن حارث ثمالی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنے جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اُٹھائی جاتی ہے مانند اُسکے
سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے روایت کی یہ احمد نے **ف** چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی
ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ ساتھ اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہے نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہے تاریکی مثلاً پاخانہ
جانا ہو جب آداب شرع کے بہتر ہے بنانے سرا اور مدرسہ کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا ترقی کرتا ہے طرف مقام قرب
کے اور ساتھ ترک اُسکے کے تنزل کرتا ہے اُس سے اور یہ باعث ہوتا ہے اس سے افضل کے ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہونچتا ہے کہ اُسکو
رین اور طبع کہتے ہیں کذا ذکرہ الشیخ اور اسی طرح سید جمال الدین نے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ سر اسمین یہ ہے کہ جسنے مثلاً رعایت آداب پاخانہ کی کی
تو اللہ تعالی توفیق دے گا اُسکو ترقی کی طرف اُس چیز کے کہ اعلی اُس سے ہے اور جو اُسکو ترک کریگا تو باعث ہو گا ترک اُسکا اور افضلوں کے ترک
کا یہاں تلک کہ پہونچیگا طرف مقام رین اور طبع کے انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری نے لکھکر لکھا ہے کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ کسل کی راہ سے
ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہے اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اُسکا بے شبہ
بدعتی کر دیتا ہے اور بدعت کے ترک کرنے میں اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی اُنمین سے نہیں لازم آتی (وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَۃً فِیْ
دِیْنِہِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ سُنَّتِہِمْ مِثْلَہَا ثُمَّ لَا یُعِیْدُہَا اِلَیْہِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے حسان سے کہا نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت
بیچ دین اپنے کے یعنے بدعت سیہ کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ نکالتا ہے اللہ تعالی سنت اُنکی سے مثل اُسکے پھر نہیں عود کر سکتی طرف اُنکے قیامت
تلک روایت کی یہ دارمی نے (وَعَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی
ہَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا) اور روایت ہے ابراہیم بن میسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ تعظیم کرے صاحب بدعت کی پس تحقیق اُس نے مدد کی اوپر گرانے اسلام کے روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں بطریق

ارسال کے ف کیونکہ اُسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہی یہ باعث ہوتی ہو ویران کرنے بنائے اسلام کی اور اسی قیاس پر تتبع سنت کی توقیر کرنے مین اور بیچ حقارت کرنے اہل بدعت کے آبادی بنائے اسلام کی ہوتی ہو * سید * علی (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى رَوَاهُ رَزِيْنٌ) اور روایت ہو ابن عباس سے کہا کہ جسنے سیکھی کتاب اللہ کی پھر پیروی کی اُس چیز کی کہ بیچ اُسکے ہو ہدایت کریگا اُسکو اللہ گمراہی سے بیچ دنیا کے یعنے ثابت رکھے گا اُسکو ہدایت پر اور بچاویگا گمراہی سے جب تلک زندہ ہو دنیا مین اور بچاویگا اُسکو دن قیامت کے برے حساب سے یعنے مواخذہ نہین ہوگا اور بیچ ایک روایت کے ہو کہا جسنے پیروی کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنے عذاب نہین دیا جاویگا بیچ آخرت کے پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت پس جسنے پیروی کی ہدایت میری کی یعنے قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنے دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنے آخرت مین روایت کی یہ رزین نے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَاْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَّقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْ كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَّفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهِ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهُ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ) اور روایت ہو ابن مسعود سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدھی اور دونون طرف راہ کے دو دیوارین اور بیچ دیوارون کے دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازون کے پردے پڑے ہوئے اور رستہ کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہو کہ سیدھے رہو اوپر راہ کے اور مت کج چلو اور اوپر اُس پکارنے والے کے ایک پکارنے والا اور ہو جب کہ قصد کرتا ہو بندہ یہ کہ کھولے کچھ اُن دروازون مین سے کہتا ہو پکارنے والا واسطے ہو تجکو مت کھول اُسکو پس تحقیق تو اگر کھولیگا داخل ہو جاویگا اُسمین یعنے پھر وہان بڑا دکھ پاویگا پھر تفسیر کی یعنے کھولا حضرتؐ نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سے اسلام ہو یعنے اس سے جنت کو پہونچتے ہین اور مراد دروازون کھلے ہوؤن سے چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنے اُنکے کرنے سے کمال اسلام سے نکل جاتا ہو اور مراد پردے پڑے ہوؤن سے حدین اللہ کی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستہ کے سرے پر ہو قرآن ہو اور مراد پکارنے والے سے کہ اوپر اُسکے ہو وہ نصیحت دینے والا اللہ کی طرف سے ہو بیچ دل ہر مومن کے یعنے فرشتہ روایت کی یہ رزین نے اور روایت کی احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے نقل کی نواس بن سمعان سے اور اسی طرح ترمذی نے اس سے مگر ترمذی نے ذکر کیا مختصر اس سے ف حدین اللہ کی کہ درمیان بندے کے اور حرام چیزون کے باندھی ہین کہ اُن سے گذرے نہین پس حدون سے مراد ہین احکام الٰہی اور بیچ دل ہر مومن کے یعنے فرشتہ جب تلک یہ نہو قرآن کچھ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قرآن کا راہ بتانا ہو لیکن اُس سے نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہونچنا ساتھ توفیق و ہدایت الٰہی کے ہو کہ دل مین ڈالتا ہو (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ) اور روایت ہو ابن مسعود سے کہا جو شخص چاہے کہ پیروی کرے کسی کی راہ کی پس چاہیے کہ راہ پکڑے اُن لوگون کی کہ مر گئے ہین پس تحقیق زندہ نہین امن

کیا جاتا اور پڑتے اُنکے فتنہ سے یعنے دین میں اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بہترین اس امت کے بہت نیک اس
امت کے باعتبار دل کے اور بہت کامل تھے علم میں اور بہت کم تھے تکلف میں پسند کیا تھا انکو اللہ تعالی نے واسطے صحبت نبی اپنے کے
اور واسطے قائم کرنے دین اپنے کے پس پہچانو تم واسطے اُنکے بزرگی اور پیروی کرو انکی اوپر نقش قدم اُنکے کے اور پکڑے رہو جب تک کہ ہو سکے
خلق اُنکے اور خصلتیں انکی پس تحقیق وہ تھے اوپر ہدایت سیدھی کے روایت کی یہ رزین نے **ف** یہ بات ابن مسعود نے اپنے زمانہ میں تابعین
سے کہی اور مراد مردوں سے صحابہ رہے اور زندون سے اہل زمانہ اپنے کے سواے صحابہ کے اور شاید انھون نے صحابہ کے حقیقت کی یہ گواہی
دی واسطے رد کرنے رافضیوں اور ملحدین کے اور یہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے یعنے صحابہ دل میں خلوص اور ایمان کامل رکھتے
تھے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی یعنے یہ صحابہ ایسے ہیں کہ امتحان کیا اللہ نے دلون اُنکے کو واسطے تقوی
کے یعنے طرح بطرح کی سختیاں اور مصیبتیں اونپر ڈالیں تا دیکھے کہ آیا صبر کرتے ہیں یا نہیں پس با وجود اسکے انکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل
تھے علم میں یعنے علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قرأۃ اور فرائض اور تصوف خوب رکھتے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نے عطا فرمایا تھا
کہ اوروں کو ویسا حاصل ہونا مشکل ہے اور بہت کم تھے تکلف میں یعنے بیچ عمل کرنے کے تکلف نہ رکھتے تھے پس وہ چلتے تھے ننگے پانوں اور نماز
پڑھتے تھے زمین پر اور کھاتے تھے ہر طرح کے برتن میں یعنے مٹی اور لکڑی وغیرہ کے باسن میں اور پی لیتے جھوٹا لوگوں کا اور ایسا ہی حال
علم میں تھا کہ نہ کلام کرتے اسمیں مگر جو ضرور ہوتا انکو اور جو مسئلہ نہ جانتے تو کہدیتے کہ ہم نہیں جانتے خواہ مخواہ تکلف کرکے تقریریں نہ گھڑتے تھے
اور دفع کرتے فتوی نفسوں اپنے سے یعنے اپنے سے زیادہ علم والے کا حوالہ کرتے کہ اُس سے پوچھ لو اور جانتے اُس پاس کہ اُنسے زیادہ علم رکھتا
اور ایسا ہی حال قرأت میں تھا کہ پڑھتے تھے قرآن حق پڑھنے اُسکے کا اور لہجون عرب کے راگ راگنی وغیرہ میں نہ پڑھتے تھے اور اسی طرح احوال
باطن میں بے تکلف تھے کہ وہ رقص نہ کرتے تھے یعنے حال نہ لاتے تھے اور نہ ہو ہا کرتے تھے اور نہ گر گر پڑتے تھے اور نہ سر جھکاتے تھے یعنے حال
لانے میں اور نہ جمع ہوتے تھے واسطے راگ اور مزامیر کے جیسا کہ حال ہمارے وقت کے لوگوں کا ہے اور نہ حلقہ بنا بنا کر بیٹھتے واسطے ذکر جہر کے
مساجد میں اور نہ اپنے گھروں میں بلکہ فروتن بطور فرش کے بچھے رہتے اور اوراحین انکی سیر کرتیں عرش پر ظاہر میں ملے رہتے ساتھ خلق کے
اور باطن میں متوجہ رہتے طرف حق کے اور پہنتے جو میسر ہوتا انکو قسم صوف اور سوت اور کتان سے اور نہ مقید تھے ساتھ پہننے گدڑی وغیرہ کے
یا ٹاٹ کرتا اور کھاتے جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سے یعنے پرہیز نہ کرتے تھے گوشت اور دودھ اور میوون وغیر ذلک سے اور سب یہ باتیں
حاصل ہوئی تھیں انکو بسبب تربیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مربی کامل مکمل تھے جیسے کہ فرمایا ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنے ادب سکھایا مجھے
میرے رب نے پس اچھا ادب سکھایا مجکو اور مراد پہچاننے سے یہ ہے کہ متابعت انکی کرو اور محبت انکی رکھو اور اخلاق اُنکے سے سیکھو اور اس
حدیث سے فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق میں جب یہ افضل تھے اور کمال استعداد قبول کرنے ہدایت کا رکھتے تھے
تو اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جیسے کہ اس آیۃ میں فرمایا والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا یعنے لازم کیا اللہ نے
نے اونپر کلمہ تقوی کا اور تھے لائق تر اور مستحق تر ساتھ کلمہ تقوی کے اور آثار میں آیا ہے کہ پروردگار تعالی نے نظر فرمائی تمام بندوں کے دلون پر
پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور پاک تر پس رکھا نور نبوت کا اسمیں اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلون کو بہت صاف اور لائق تر
پس اختیار کیا انکو نبی کی صحبت کے لیے اور یہ بات تو خود ظاہر ہے بزرگوں کی صحبت میں مرید خدمتگزاری کرکے کس کس درجہ کو پہونچے ہیں
تعجب ہے کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنی پیغمبر کی صحبت میں گذاریں اور کمال وفضل نہ حاصل کریں * حق (وعن جابر ان عمر بن الخطاب

اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَاُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب لائے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توراۃ کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ توراۃ کا پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو گم کریں تجھکو گم کرنے والیان کیا نہیں دیکھتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس دیکھا حضرت عمرؓ نے طرف چہرۂ آنحضرت کے پس کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اسکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اسکے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہ دارمی نے ف جملہ ثکلتک الثواکل کا دعا ہے واسطے موت کے لیکن عرب اپنے محاورہ میں اصل معنی اسکے مراد نہیں رکھتے بلکہ مقام تعجب میں بولتے ہیں کہ عجیب ہے کہ تو یہ بات نہیں سمجھتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب وسنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع نہ کرے کتابوں یہود اور نصاریٰ اور حکما اور فلاسفہ سے ✽ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا) اور انہیں سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہیں نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہے کلام میرے کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہے بعض اسکا بعض کو ف نسخ تغییر وتبدیل ایک حکم شریعت کا ہے ساتھ حکم دوسرے کے واسطے اصلاح کار دین کے پس نسخ چار قسم پر ہے نسخ کتاب کا ساتھ کتاب کے اور نسخ حدیث کا ساتھ حدیث کے اور نسخ کتاب کا ساتھ حدیث کے اور نسخ حدیث کا ساتھ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتھ حدیث کے نہیں ہوتا پس تاویل اس حدیث میں یہ ہوگی کہ مراد کلامی سے یہاں وہ ہے کہ بطریق رائے اور اجتہاد کے فرمایا ہو نہ بطریق وحی کے یا یہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم ✽ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ) اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثیں میری نسخ کرتی ہیں بعض انکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے (وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کیے کتنے فرض پس نہ ضائع کرو تم انکو یعنی چھوڑ نہ دو انکو یا شروط ارکان انکے نہ ترک کر دیا ریا وسمعہ اور عجب وغرور انہیں نہ کرو اور حرام کیں کتنی چیزیں یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو انکے اور مقرر کیں حدیں یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ انسے یعنی کمی زیادتی انمیں نہ کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزوں سے یعنی نہیں ذکر فرمایا حکم کتنی چیزوں کا کہ واجب ہیں یا حرام ہیں یا حلال ہیں بدون بھولنے کے پس نہ بحث کرو انمیں روایت کیں تینوں حدیثیں دارقطنی نے کتاب العلم کتاب ... بیان کرنے علم کے اور فضیلت اسکی کے ف مراد علم سے علم دین ہے کہ متعلق ہے ساتھ کتاب وسنت کے وہ دو قسم ہے بہادی یعنی مسائل اور

مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ معرفت کتاب وسنت کی اُسپر موقوف ہی مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کے اور مقاصد جو کہ متعلق ہی ساتھ اعمال
اور اخلاق اور عقائد کے اور ان سب کو علم معاملت بھی کہتے ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک نور ہی کہ بعد عمل کرنے کے علم ظاہر پر دل
مین پڑتا ہی کہ ساتھ اسکے حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات وصفات اور افعال حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم
حقیقت اور علم وراثت کہتے ہین بحکم اس حدیث کے من عمل بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم یعنے جو کہ عمل کرتا ہی علم پر نصیب کرتا ہی اُسکو اللہ تعالی
علم اس چیز کا کہ نہ جانی ہی اور نہ پڑھی ہی پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہی معنی اسکے یہ ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ نسبت ہی مانند نسبت
تن اور بیان اور پوست اور مغز کے اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اور پر تفاوت مراتب
اور درجات اسکے کے ہ حق الفصل الاول فصل پہلی (عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ
وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ البخاری) روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہی گناہ اور جو شخص
کہ جھوٹ باندھے مجھپر جانکر پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ بخاری نے ف مراد آیت سے وہ حدیثین ہین
کہ مفید بہت ہون جیسے من صمت نجا یعنے جو چپ رہا نجات پائی اور جیسے لا ضرار ولا ضرار یعنے نہ بات کاٹ اپنے بھائی کی نہ ہنسی کر
اُس سے اور سوا اسکے اور حدیثین کہ اسی طرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کے یہ ہونگے کہ پہونچاؤ میری طرف سے
حدیثین میری اگرچہ تھوڑی ہون اسمین رغبت دلائی پھیلانے علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے مراد یہ ہی کہ جو قصے سنو انسے بیان کرنا انکا جائز
ہی اور احکام وغیرہ انکے نقل کرنے کو منع فرمائے ہین جیسے کہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہی کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
سے منسوخ ہو گئین اور ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین اسمین نہایت منع اور زجر ہی جھوٹ باندھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام
اور کبیرہ گناہ ہی ساتھ اتفاق علما کے اور امام محمد جوینی نے اُسکو کفر لکھا ہی اور یہ حدیث یعنے من کذب علی آخر تک متواترات سے ہی بلکہ اسکے
درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہونچتی ہی کہ بہت سے صحابیون نے نقل کی ہی چنانچہ لکھا ہی بعضون نے کہ باسٹھ صحابی اسکے راوی ہین کہ انمین
عشرہ مبشرہ بھی ہین ہ سید علی حق (وعن سمرۃ بن جندب والمغیرۃ بن شعبۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث
یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ مسلم) اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ حدیث کرے مجھسے کوئی حدیث گمان رکھتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہی پس وہ ایک ہی جھوٹون مین سے روایت کی یہ مسلم نے ف
کیونکہ بسبب رواج دینے اور منتشر کرنے اسکے کے مددگار جھوٹ بنانے والے کا ہوا پس یہ بھی مانند اسکے ہوا (وعن معاویۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ) اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالی ساتھ اسکے بھلائی کا سمجھ دیتا ہی اُسکو بیچ دین کے یعنے احکام شریعت اور طریقت اور حقیقت
مین اور سوا اسکے نہین کہ مین بانٹتا ہون اور اللہ دیتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مین حدیث وغیرہ بیان کر دیتا ہون
سمجھ اور فکر اور عمل اسپر جتنا جناب باری تعالی چاہتا ہی عطا فرماتا ہی (وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس معادن
کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا رواہ مسلم) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہین مانند کان سونے اور چاندی کے بہتر اُنکے بیچ جاہلیت کے بہتر اُنکے ہین بیچ اسلام کے جبکہ سمجھین روایت کی ۲۹

یہ مسلم نے ف آدمی کان ہین مانند کان سونے اور چاندی کے یعنے نیک اخلاق اور صفات مین متفاوت ہین موافق استعداد او بزرگی ذات کے جیسے کہ ایک کان ہی کہ اسمین لعل و یاقوت پیدا ہوتے ہین اور مین سونا چاندی اور اور مین سرمہ چونا وغیرہ او مطلب اُسکے مابعد کے جملہ کا یہ ہی کہ جو لوگ کفر کی حالت مین اچھی صفتین رکھتے تھے یعنی سخاوت شجاعت وغیرہا وہ جب مسلمان ہوے اور علم دین خوب حاصل کیا اچھے ہوئی بیچ جاہلیت کے پہلے ظلمت کفر مین چھپے ہوے تھے جیسے کہ سونا وغیرہ کان مین خاک مین چھپا ہوتا ہی جب مسلمان ہوے اور بھٹی ریاضت کی مین پگھلے وہ آلایش جاتی رہی اور خالص ہو گئے اور ساتھ نور علم او معرفت کے روشن ہو گئے ✽ حق ✽ (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنین رجل اتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بہا ویعلمہا متفق علیہ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد مگر بیچ حق دو شخصون کے ایک وہ شخص کہ دیا اُسکو اللہ نے مال اور توفیق دی اُسکو اوپر خرچ کرنے اُسکے کے بیچ حق کے اور دوسرا شخص وہ ہی کہ دیا اُسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہی ساتھ اُسکے اور سکھاتا ہی اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد حسد سے یہان غبطہ ہی حسد اُسکو کہتے ہین کہ کسی پر نعمت دیکھے سے یہ آرزو کرے کہ اُس سے دور ہو جاوے یہ آرزو کرنی درست نہین مگر ظالم او مفسد کے حق مین کرے تو درست ہی اور غبطہ یہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت میرے تئین بھی جیسے کہ فلانے کو ہی پس یہ آرزو اچھی باتون کے لیے کرنی درست ہی ✽ حق ✽ (وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مرتا ہی آدمی موقوف ہوتا ہی اُس سے ثواب عمل اُسکے کا مگر ثواب تین عملون کا باقی رہتا ہی صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یا اولاد صالح کہ دعا کرے واسطے اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے نماز و روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہی ثواب اُسکا و غیرہ ہوتا ہی لیکن بعد مرنے کے آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تلک کرتا تھا پاتا تھا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزون کا بعد مرنے کے بھی پہونچتا رہتا ہی صدقہ جاریہ جیسے کوئی زمین وغیرہ وقف کر گیا یا کنوان یا باولی بنا گیا وغیر ذلک اور علم کہ نفع لیا جاتا ہی جیسے کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا کسی کو علم پڑہا گیا ✽ سید (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ المسلم ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملئکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن بطاء بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم) اور روایت ہی انھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے سختی کو دنیا کی سختیون مین سے دور کریگا اللہ اُس سے سختی کو سختیون دن قیامت کی سے اور جسنے آسان کر دیا اوپر تنگدست کے آسان کریگا اللہ اوپر اُسکے بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور جسنے کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اُسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کے اور اللہ تعالی بیچ مدد بندے کے ہی جبتک کہ ہی بندہ بیچ مدد بھائی اپنے مسلمان کے اور جو شخص کہ چلے ایک راہ مین کہ ڈھونڈھتا ہی بیچ اُسکے علم آسان کریگا اللہ واسطے اُسکے بسبب اُسکے راہ طرف بہشت کے اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گھر کے گھرون مین سے اللہ کے یعنے مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑھین کتاب اللہ کو اور معنی بیان کرین اُسکے آپس مین مگر اُترتی ہی اوپر اُنکے تسکین اور ڈھانکتی ہی اُنکو رحمت اور گھیرتے ہین اُنکو فرشتے اور ذکر کرتا ہی اُنکا اللہ بیچ اُن لوگون کے کہ نزدیک اُسکے ہین یعنے ملائکہ مقربین اور جسکو کہ تاخیر کیا اُسکو عمل اُسکے نے نہین جلدی کریگا ساتھ اُسکے نسب اُسکا روایت کی یہ مسلم نے ف آسان کر دیا تنگدست پر یعنے مثلاً کسی کے ذمہ قرض تھا اور وہ اُسکے ادا سے عاجز تھا اُسنے اُسکو مال دیا تا وہ ادا کرے یا اگر اُسکا قرض تھا اُسنے بخشدیا یا مہلت دی

اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اسکا ظاہر کر کے رسوا نہ کیا اور دوسرے معنے اسکے یہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈھانکے ننگے کا کپڑے سے تو ثواب مذکور پاویگا
اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کے یعنے داخل کریگا اسکو بہشت مین بسبب جزاے طلب علم کے یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث
داخل ہونے بہشت کا ہوگا اور معنے سکینہ کے ہین تسکین اور خاطر جمعی کہ اسکے سبب سے خواہشین دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کا دلسے
نکل جاتا ہے اور حضور ساتھ اللہ کے اور نورانیت پیدا ہوتی ہے اور آخیر حدیث کے یہ معنی ہین کہ جسنے قصور کیا عمل مین نسب عالی اسکا قیامت
کو کچھ کام نہین آنے کا بیت بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ٭ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ٭ حق ٭ (وعنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول الناس یقضی علیہ یوم القیمۃ رجل ن استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا فقال فما عملت فیہا
قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جریٌ فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار و
رجل تعلم العلم وعلمہ وقرأ القران فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القران قال کذبت
ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرأت القران لیقال ہو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار ورجل وسع اللہ
علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیہا الا انفقت فیہا لک
قال کذبت ولکنک فعلت لیقال ہو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ ثم القی فی النار رواہ مسلم) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیون مین سے کہ حکم کیا جاویگا اسپر دن قیامت کے یعنے بسبب ترک کرنے خالص نیت کے
ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اللہ تعالی اسکو یعنے یاد دلاویگا نعمتین اپنی پس پہچانیگا انکو پس فرماویگا اللہ
تعالی کیا عمل کیا تونے بیچ انکے یعنے نعمتین جتا کر اعتراض کریگا کہ شکرانہ انکا تونے کیا ادا کیا کہے گا لڑا مین بیچ راہ تیری کے یہان تک کہ شہید
کیا گیا مین فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہے تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے پس تحقیق کہا گیا یعنے غرض تیری خلق سے حاصل ہوئی اب مجھ سے
کیا چاہتا ہے پھر حکم کیا جاویگا اسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے یہان تک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا
اسکو اور پڑھا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اسکے کہیگا سیکھا مینے
علم اور سکھلایا اسکو اور پڑھا مینے بیچ راہ تیری کے قرآن فرماویگا اللہ تعالی جھوٹ بولا تونے ولیکن سیکھا تونے علم کو تاکہ کہا جاوے تحقیق تو
عالم ہے اور پڑھا تونے قرآن کو تاکہ کہا جاوے وہ قاری ہے پس تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے یہان تک
کہ ڈالا جاویگا آگ مین اور ایک وہ شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اسکے روزی کو اور دیا اسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم
کراویگا اسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا انکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اسکے کہیگا نہین چھوڑی مینے کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو
یہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اسکے مگر کہ خرچ کیا مینے بیچ اسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹا ہے تو ولیکن کیا تونے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہے
پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے پھر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ مسلم نے (وعن عبد اللہ بن عمرو
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما
اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق اللہ تعالی نہین اٹھا لیگا علم کو یعنے آخری زمانہ مین کہ اکھاڑ لے اسکو کھینچ کر یعنے دور کرے اسکو بندون مین سے ولیکن اٹھا لیگا علم
کو ساتھ اٹھا لینے علما کے یہان تک کہ جب نہین باقی رکھیگا کسی عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے مسئلہ پس فتوی دینگے

بے علم پس گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے لوگون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن شقیق قال کان عبد اللہ بن مسعود یذکر الناس فی
کل خمیس فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا فی کل یوم قال اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم وانی اتخولکم بالموعظۃ کما
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بہا مخافۃ السآمۃ علینا متفق علیہ) اور روایت ہی شقیق سے کہا تھے عبد اللہ بن مسعود نصیحت
کرتے لوگون کو بیچ ہر جمعرات کے پس کہا انکو ایک شخص نے ای ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز
کے کہا انھون نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہی مجکو اس سے یہ کہ تحقیق مین مکروہ رکھتا ہون کہ تنگ کرون مین تمکو اور مین خبرگیری کرتا ہون تمھاری
ساتھ نصیحت کے جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھ نصیحت کرنے کے واسطے خوف اکتانے کے اوپر
ہمارے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادہا ثلثا حتی تفہم عنہ واذا اتی علی قوم
فسلم علیہم سلم علیہم ثلثا رواہ البخاری) اور روایت ہی انس سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتے کوئی کلام پھیرتے اسکو تین
بار فرماتے یہان تک کہ خوب سمجھ لیتے لوگ اُنسے اور جب کہ آتے اوپر کسی قوم کے پس ارادہ سلام کا کرتے سلام کرتے اُنپر تین بار روایت کی یہ بخاری نے
ف یعنے جس بات کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگون نے سنی نہ ہوگی اُسمین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتے
ہونگے واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اذن چاہنے کے اندر آنے کے لیے اور دوسرا سلام تحیۃ کا یعنے جو کہ وقت ملاقات کے کرتے
ہین اور تیسرا رخصت کے وقت ۱۲ شیخ سید ۱۲ (وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ
ابدع بی فاحملنی فقال ما عندی فقال رجل یا رسول اللہ انا ادلہ علی من یحملہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر
فلہ مثل اجر فاعلہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یہ کہ نہین
چل سکتی سواری میری پس سواری دو مجکو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین میرے پاس سواری پس کہا ایک شخص نے
کہ ای رسول خدا کے مین بتاؤن اسکو ایسے شخص کو کہ وہ سواری دے اسکو پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگاہ کردے
اوپر بھلائی کے پس واسطے اُسکے ہی مانند ثواب کرنے والے اُس بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے (وعن جریر قال کنا فی صدر النہار
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ قوم عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عامتہم من مضر بل کلہم من مضر فتمعر وجہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای بہم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلی ثم خطب فقال یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی
خلقکم من نفس واحدۃ الی اخر الایۃ ان اللہ کان علیکم رقیبا والایۃ التی فی الحشر اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق رجل من
دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ قال فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنہا
بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رایت کومین من طعام وثیاب حتی رایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہلل کانہ مذہبۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیء ومن
سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرہا ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارہم شیء رواہ مسلم) اور روایت ہی جریر سے
کہا تھے ہم بیچ اول روز کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی اُنکے پاس ایک قوم ننگے بدن والی لپیٹے کمل یا عبا اور ڈالے
ہوئے تھی تلوارین گلے مین اکثر اُنکے قوم مضر کے تھے بلکہ سب اُنکے مضر مین سے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب
اسکے کہ دیکھا اُنپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئے گھر مین بیچ اور اُنکے لیے کچھ تلاش کیا کچھ نہ پایا پھر نکلے پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان

کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی یعنے ظہر کی یا جمعہ کی پھر خطبہ فرمایا پس پڑھی خطبہ مین یہ آیت ای لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک
جان سے یعنے حضرت آدم علیہ السلام سے آخر آیت تک کہ اخیر اُسکا یہ ہی تحقیق اللہ ہی اوپر تمہارے نگہبان اور پڑھی وہ آیت کہ بیچ سورۂ
حشر کے ہی ڈرو اللہ سے اور چاہیے کہ نظر کرے آدمی اُس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی واسطے کل آنے والے کے فرمایا حضرت نے خیرات کرے
شخص دینار اپنے مین سے درہم اپنے مین سے کپڑے اپنے مین سے اور اپنے پیمانہ گیہون مین سے اور اپنے پیمانہ کھجورون مین سے
یہان تلک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نے پس لایا ایک شخص انصار مین سے ایک تھیلی بھری ہوئی دینار کی
یا درم کی ہاتھ اُسکا قریب تھا کہ تھک جاوے اُس سے بلکہ تحقیق تھک گیا پھر شروع کیا پے در پے لانا لوگون نے یہان تلک کہ دیکھے
مین نے دو تودے غلہ کے اور کپڑے کے یہان تلک کہ دیکھا مین نے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا بھرا ہوا تھا
یعنے بسبب خوشی کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دے بیچ اسلام کے طریق نیک کو پس واسطے اُسکے ہی
ثواب اسکا اور ثواب اُس شخص کا کہ عمل کیا ساتھ اُسکے پیچھے اُسکے بغیر ناقص ہونے اجر اُنکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا بیچ اسلام کے طریقہ
بد کو ہوگا اوپر اُسکے گناہ اُسکا اور گناہ اُنکا کہ چلینگے اُسپر پیچھے اُسکے بغیر اُسکے کہ نقصان ہو گناہون اُنکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف
لفظ او العبا رکا جو اول حدیث مین آیا ہی کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوپر کے راوی نے مجتابی النمار کہا یا مجتابی العبا ر دونون کمل کی قسم
سے ہین اور پہلی آیت سورۂ نسا مین ہی اُس مین ذکر خیرات کرنے کا اور ناتے دارون سے سلوک کرنے کا ہی حضرت نے یہ آیتین پڑھکر
رغبت دلائی خیرات کی (وعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ
کِفْلٌ مِنْ دَمِہَا لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
خون کیا جاتا کوئی از روے ظلم کے مگر کہ ہوتا ہی اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اُسکے سے کس واسطے کہ اُسنے اول طریقہ نکالا
قتل کرنے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہی جتنا گناہ اُسپر لکھا جاتا ہی اتنا ہی قابیل پر بھی کہ بیٹا
حضرت آدم علیہ السلام کا ہی لکھا جاتا ہی کیونکہ پہلے اُسنے اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا (وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ مُعَاوِیَۃَ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ فِیْ بَابِ
ثَوَابِ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اور ذکر کرینگے ہم حدیث معویہ کی کہ سر اُسکا یہ ہی لایزال من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر
چاہے اللہ تعالی یعنے مصابیح والے نے یہان ذکر کی ہی اور ہمنے وہان

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری (عَنْ کَثِیْرِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ
جَالِسًا مَعَ اَبِی الدَّرْدَاءِ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّیْ جِئْتُکَ مِنْ مَدِیْنَۃِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَدِیْثٍ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ
تُحَدِّثُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَۃٍ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ
فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَہَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ
لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَلَا دِرْہَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَسَمَّاہُ التِّرْمِذِیُّ قَیْسَ بْنَ کَثِیْرٍ)
اور روایت ہی کثیر بن قیس سے کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ ابی درداء کے بیچ مسجد دمشق کے یعنے شام کے پس آیا اُن پاس ایک شخص پس کہا ای
درداء تحقیق مین آیا ہون تمہارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے واسطے ایک حدیث کے کہ پہونچی ہی مجکو جو کہ تم نقل کرتے
ہو اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا مین واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایک راہ مین یعنے قریب ہو یا دور ہو کہ طلب کرتا ہے بیچ اُسکے علم یعنے علم دین کا تھوڑا ہو چلاتا ہے اللہ اُسکو راہ مین راہون بہشت کی سے اور
تحقیق فرشتے رکھتے ہین بازو اپنے واسطے رضامندی طالب علم کے اور تحقیق عالم البتہ استغفار کرتے ہین واسطے اُسکے جو کچھ آسمان کے ہین یعنے ملائکہ اور جو کچھ زمین
کے ہین یعنے جن وانس وغیرہ اور مچھلیان درمیان مین پانی کے اور تحقیق فضیلت عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی چاند چودھوین رات کے ہے اوپر تمام ستارون
کے اور تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرون کے اور تحقیق نبی نہین ورثہ چھوڑ گئے دینار اور نہ درہم اور سوائے اسکے نہین کہ ورثہ چھوڑا ہے علم پس جسنے حاصل کیا علم کو لیا اُسنے
حصہ کامل روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نام لیا راوی کا ترمذی نے قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی ہے جیسے کہ مصنف نے
کہا ف نہین آیا مین واسطے اور کام کے یعنے سوائے سننے حدیث کے اور کچھ غرض میری نہین اُنھون نے اجمالاً وہ حدیث سنی ہوگی چاہا کہ ساتھ تفصیل کے سنین یا
احتمال ہے کہ اُنھون نے بواسطہ سُنی ہوگی اب چاہا کہ بلا واسطہ سُنین اُنسے پھر ابو درداء نے جو آگے حدیث بیان کی احتمال ہے کہ یہی حدیث اُسنے
پوچھی ہو یا وہ بہت مشقت اُٹھا کر آیا تھا اسلیے اُسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھی یہان نہ مذکور ہوا اور رکھتے ہین بازو یا تو بازو
حقیقۃً بچھاتے ہین یا یہ کنایہ ہے تواضع اور رجوع برحمت سے اور زمین والون مین مچھلیان بھی داخل تھین لیکن پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ ہے اسپر کہ
مینھ برسنا اور حاصل ہونا خیر اور ارزانی کا بسبب برکت علما کے ہے یہانتک کہ مچھلیان وغیرہ بھی اندر پانی کے زندہ ہین انھین کی برکت سے
اور فائدہ عالم کا متعدی ہے یعنے اورون کو بھی پہونچتا ہے اور فائدہ عابد کا لازمی یعنے اُسی کی ذات کو ہے اسلیے عالم کو مشابہ چاند کے کیا کہ روشنی
اُسکی بھی سارے مین پہونچتی ہے اور عابد کو مشابہ ستارہ کے کہ اُسکی روشنی اور جا نہین پھیلتی اگر کوئی کہے کہ عالم خالی عبادت سے نہوگا کہ علم
بے عمل کو فضیلت نہین اور اسی طرح عبادت بے علم کے صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بھی ہونگے اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابد مین
کیا ہے جواب یہ کہ مراد عالم سے وہ ہے کہ بعد تحصیل علم کے اکتفا ساتھ عبادت ضروری کے یعنے فرائض اور واجبات اور سنتون موکدہ کے کرکے
صرف اوقات اپنی ساتھ شغل علم کے کرتا ہے اور کام اُسکا پھیلانا علم اور ترویج دین کا ہے اور مراد ساتھ عابد کے یہ ہے کہ بعد تحصیل علم کے مشغول
عبادت مین رہتا ہے ازبسکہ فائدہ رواج دینے علم کا بہت ہے فضیلت اُسکی بھی عبادت پر بہت ہوئی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوتا ہے شرح السنۃ
مین امام ثوری رح سے منقول ہے کہ کہا نہین جانتا مین آج کے دن کوئی چیز افضل طلب علم سے لوگون نے کہا اُنکو کہ نہین ہے واسطے لوگون کے نیت یعنے
خلوص نیت مین اُنکے نہین کہا اُنھون نے کہ طلب کرنا اُنکا علم کو سبب ہے نیت کا یعنے نیت اِس سے آپ ہی درست ہو جاتی ہے اور اسی لیے کہا
ہے بعضے عالمون نے کہ طلب کیا ہمنے علم واسطے غیر خدا کے پھر ہو گیا اللہ ہی کے لیے اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہے نماز نفل
سے کیونکہ یا تو وہ فرض عین ہوگا یا فرض کفایہ اور دونون افضل ہین نفل سے * سیعرق علی (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مَّکْحُوْلٍ مُرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا
وَسَرَدَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اٰخِرِہٖ) اور روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہا ذکر ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخصون کا ایک اُن مین سے
عابد اور دوسرا عالم یعنے حضرت سے پوچھا کہ افضل دونون مین سے کون ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی عالم کی اوپر عابد
کے مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمھارے کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی اور فرشتے اُسکے اور اہل آسمان
اور زمین یہانتک کہ چیونٹیان بیچ بلون اپنے کے اور یہانتک کہ مچھلیان دعاء خیر کرتی ہین اوپر تعلیم کرنے والے لوگون کے خیر کو

یعنے علم دین کو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ دارمی نے مکحول سے بطریق ارسال کے اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا فرمایا بزرگی عالم کی
اوپر عابد کے مانند فضیلت میری کے اوپر ادنی تمھارے کے پھر پڑھی یہ آیت سوائے اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندے اسکے جو کہ
عالم ہین اور بیان کی حدیث آخر تک ف مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمھارے کے خیال کیا چاہیے کہ حضرت کی فضیلت تمھارے
ادنی پر کسقدر ہی اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا یعنے پہلی روایت مین جو مذکور ہی کہ حضرت کے روبرو دو شخصون کا ذکر ہوا یعنے عالم اور عابد کا
وہ دارمی کی روایت مین نہین ہی (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا
یَاْتُوْنَکُمْ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَتَفَقَّہُوْنَ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِہِمْ خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمھارے تابع ہین یعنے صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنے آدمی آوینگے تمھارے پاس طرفون زمین سے طلب
کرینگے سمجھ بیچ دین کے پس جبکہ آوین تمھارے پاس پس قبول کرو وصیت بیچ حق انکے کے بھلائی کی یعنے انسے بھلائی کرنا اور تعلیم کرنا انکو علم
دین روایت کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَہَا فَہُوَ اَحَقُّ
بِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاِبْرَاہِیْمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ فائدہ دینے والا دین مین مطلوب ہی حکیم کا یعنے دانا کا پس جہان پاوے اسکو پس وہ لائق
ہی اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور ابراہیم بن فضل روایت کرنے والا اس حدیث
مین ضعیف گنا جاتا ہی یعنے بیچ بیان کرنے حدیث کے ف یعنے جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسی کے پاس پاتا ہی سو لے لیتا ہی ایسے ہی دانشمند
کو چاہیے کہ دین کی بات فائدہ مند جب کسی سے سنے قبول کر لے اسکو اور عمل کرے اسپر کہ یہ مستحق اسکا ہی خیال اسکا نہ کرے کہ فقیر حقیر کی
بات کیا قبول کرون بعضے بزرگون نے کہا ہی کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سے سنے اور وہی اپنی لونڈی سے سنے اور قبول نہ کرے
تو متکبر ہوگا بیت مرد باید کہ گیرد اندر گوش ٭ در نوشتہ است پند بر دیوار ٭ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقِیْہٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ایک فقیہ
سخت تر ہی اوپر شیطان کے ہزار عابدون سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کیونکہ شیطان جب لوگون پر دروازے خواہش نفسانی
کے کھولتا ہی عالم پہچان لیتا ہی اور انکو تدبیر اسکے دفع کی بتا دیتا ہی بخلاف نرے عابد کے اسلیے کہ وہ اکثر مشغول عبادت مین ہوتا ہی اور شیطان
کے جال مین پھنسا ہوتا ہی لیکن جانتا نہین ٭ سید ٭ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ
مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَہْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْہَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّہَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلٰی قَوْلِہٖ مُسْلِمٍ وَّقَالَ
ہٰذَا حَدِیْثٌ مَتْنُہٗ مَشْہُوْرٌ وَاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُہٍ کُلُّہَا ضَعِیْفٌ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کے اور سکھانا علم کا نا اہل کو مانند ہار پہنانے والے سور کے ہی جواہر اور موتیون اور
سونے کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے قول حضرت کے مسلم تک اور کہا یہ حدیث متن
اسکا مشہور ہی اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سے سب ضعیف ہین ف لیکن کئی طریقین ضعیف جہان جمع ہوتی
ہین تو بعض کو بعض سے قوت پیدا ہوتی ہی اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہی اور طلب کرنا علم کا فرض ہی مراد علم سے وہ علم ہی کہ جسکی
ضرورت پڑتی ہی مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اسپر معرفت صانع کی اور اسکی صفات کی اور جاننا ثبوت رسول کا او

سوائے اُنکے اُن چیزون کا کہ ایمان بدون اُسکے صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزون کا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو تعلق ساتھ خاوند جورو کے ہی سیکھنا واجب ہوا اسی طرح بیچ شرا کرنے لگے تو مسائل اُسکے سیکھنے واجب ہونگے اسی پر اور چیزون کو سمجھ لے غرضکہ جو بات اُسکو پیش آویگی اُسکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو اشد گنہگار ہوگا اور بعضون کے نزدیک مراد علم سے علم اخلاص اور معرفت آفات نفس کی ہی یعنی حسد کینہ وغیرہا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردے اور حاصل اخیر حدیث کا یہ کہ جسکی جتنی استعداد ہو اتنا ہی علم اُسکو سکھاوے مثلاً عوام کے آگے اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا گمراہ ہونگے پس جاہل علم بتانا ظلم ہی + سید حق + (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَایَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتین بیچ منافق کے ایک تو خلق نیک اور دوسری سمجھ بیچ دین کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اس حدیث مین رغبت دلائی اسپر کہ آدمی کو چاہیئے کہ یہ دونون صفتین اپنے مین حاصل کرے اور کہا تورپشتی نے کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہ ہی کہ دل مین سمجھ دین کی واقع ہو پھر زبان پر جاری ہو اور بموجب اُسکے عمل کرے اور حاصل ہو اُسکے سبب سے خوف خدا اور تقویٰ + علی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہی جب تلک کہ پھرے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف یعنے جو کوئی نکلے گھر سے یا اپنے شہر سے طلب کرنے علم شرعی کے لیے خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ یعنے زائد حاجت سے تو جہاد کرنے والے کا سا ثواب پاتا ہی اسلیے کہ یہ بھی درپے رواج دینے دین کے اور ذلیل کرنے شیطان کے اور کسر نفسی کے ہی پس یہ ثواب پاتا ہی جب تلک کہ پھرے طرف گھر اپنے کے اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعد پھرنے کے اس سے بھی زیادہ درجہ پاتا ہی کیونکہ وارث انبیا کا ہوتا ہی بیچ تعلیم کرنے اور کامل کرنے ناقصون کے + علی (وَعَنْ سَخْبَرَۃَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْدَاؤُدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ) اور روایت ہی سخبرہ ازدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتا ہی کفارہ اُن گناہون کا کہ گذر گئے یعنے صغیرہ گناہ روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی یعنے ابوداؤد راوی ضعیف گنا جاتا ہی (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سے یعنے علم سے کہ سنتا ہی اُسکو یہان تلک کہ ہوتی ہی نہایت اُسکی بہشت روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے اخیر عمر تلک طلب علم مین رہتا ہی اور اُسکی برکت سے بہشت مین جاتا ہی اس حدیث مین خوشخبری ہی طالب علم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہی انشاء اللہ تعالی اور اس درجہ کے حاصل کرنے کے لیے بعضے اہل اللہ اخیر عمر تلک تحصیل علم مین مشغول رہے ہین باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہی جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت مین ثواب طلب علم اور تکمیل اُسکے کا ہی اُسکو + حق (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَنَسٍ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہی اُسکو پھر چھپایا اُسکو دیا جاویگا دن قیامت

سکے کام آگ کی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے انس سے ف یہ اُس علم کے حق مین ہو کہ تعلیم اُسکی ضرور ہو جیسے کہ کوئی ارادہ کرتا ہو اسلام لانے کا اور کہتا ہو کہ تعلیم کر مجکو کہ اسلام کیا چیز ہو یا ارادہ کرتا ہو نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہو تعلیم کر مجکو نماز یا کوئی فتوی پوچھتا ہو بیچ حلال کے یا حرام کے پس لازم ہو جواب اُسکا اور امور نوافل مین یہ حال نہین ۰ سید ۰ (وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ) اور روایت ہو کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو اسواسطے کہ فخر کرے بسبب اُسکے علما سے یا جھگڑے بسبب اُسکے بیوقوفون سے یا پھیرے بسبب اُسکے منھ آدمیون کے طرف اپنے داخل کریگا اُسکو اللہ آگ مین روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے ف پھیرے منھ آدمیون کے طرف اپنے اور حاصل کرے اُنسے مال وجاہ اور صرف کرے اُسکو کار دنیا اور خواہشون نفس مین یعنے جو کوئی فقط واسطے غرض دنیا کے طلب کرے علم حال اُسکا یہ ہو اور جسکی پہلے نیت فاسد تھی اور پھر بحکم جبلت کچھ آمیزش ریا کی ہو گئی اس حکم مین داخل نہین کیونکہ معذور ہو ۰ حق ۰ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے علم کو اس طرح کا علم کہ طلب کی جاتی ہو ساتھ اُسکے رضا اللہ کی نہین سیکھتا اُسکو مگر اسواسطے کہ پہونچے بسبب اُسکے متاع دنیا کو نہ پاویگا عرف بہشت کے دن قیامت کے یعنے بو اُسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اُسکا یہ ہو اور اگر علم دین کا نہ ہو اور اُسکو وسیلہ دنیا کا کرے برا نہین لیکن اُسمین بھی شرط یہی ہو کہ وہ علم نہ ہونا درست بھی ہو یعنے مثل نجوم وغیرہ کے نہ ہو اور بو جنت کی نہین پانے کا یہ مبالغہ ہو یعنے کمال محروم ہو بہشت کے داخل ہونے سے مراد یہ ہو کہ مخلصون مقربون کے ساتھ بدون عذاب کے نہین داخل ہونے کا ۰ حق ۰ (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَأَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ إِلَى آخِرِهِ) اور روایت ہو ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کرے اللہ اُس بندے کو کہ سنا کہنا میرا پس یاد رکھا اُسکو اور ہمیشہ یاد رکھا اُسکو اور پہونچایا اُسکو یعنے لوگون کو جیسا کہ سنا پس بعضے اُٹھانے والے فقہ کے نہین ہوتے فقیہ اور بعضے اُٹھانے والے فقہ کے پہونچاتے ہین طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو فقیہ اُس سے تین چیزین ہین کہ نہین خیانت کرتا اُنپر دل مسلمان کا خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے اور خیرخواہی واسطے مسلمانون کے اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانون کی کا اسواسطے کہ تحقیق دعا اُنکی گھیرے ہوئے ہو آگے پیچھے اُنکے سے روایت کی یہ شافعی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی نے اور ابو داؤد نے نہین ذکر کیا ان لفظون کا ثلث لایغل علیہن آخر اُسکی تک ف تازہ کرے اللہ یعنے قدر و منزلت اُسکی بڑی ہو اور بہت خوشی ہو اُسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ افقہ منہ تک کا مطلب یہ ہو کہ بعضے یاد رکھنے والے حدیث کے خود نہین سمجھ رکھتے ہین اور بعضے سمجھ رکھتے ہین لیکن جسکے آگے بیان کی وہ زیادہ سمجھ رکھتا ہو پس چاہیے کہ جیسی سنی ہو ویسی ہی پہونچا دے تاکہ جسکو پہونچائی ہو وہ

مطلب سمجھ لے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ الفاظ حدیث کے بعینہ نقل کردے اور لفظ لا یغل ساتھ زبر حرف ی کے اور زیر حرف
غین کے بمعنی حقد یعنے کینہ کے ہے اور ساتھ پیش ی کے اور زیر غین کے اور ساتھ زبر حرف ی کے اور پیش غین کے بمعنی خیانت کے
ہیں معنے یہ ہیں کہ مومن خیانت نہیں کرتا ہے ان تین چیزوں میں یعنے یہ باتیں مومن میں ضرور پائی جاتی ہیں اور نہیں داخل ہوتا
مومن کے اندر کینہ کہ پھیر دے اسکو حق سے جبکہ کرتا ہے یہ تینوں چیزیں اور معنے اخلاص عمل کے یہ ہیں کہ عمل کرے اس میں محض رضامندی
اللہ ہی کی منظور رہے اور کچھ غرض دنیوی یا اخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص عام لوگوں کا ہے اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت
کا یعنے موافقت کرے مسلمانوں کی بیچ اعتقاد کے اور عمل صالح کے یعنے نماز جمعہ اور جماعت وغیرہ کے اور لفظ من ورائہم اکثر نسخوں
میں ساتھ زیر میم کے ہے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زبر میم کے معنی یہ کہ دعا مسلمانوں کی گھیرے ہوئے ہے انکو پس بچاتی ہے انکو مکر شیطان کے
سے اور گمراہی سے اس میں تنبیہ ہے کہ جو کوئی نکلتا ہے جماعت انکی سے نہیں پہنچتی اسکو برکت انکی اور برکت انکے دعا کی + حق + علی
(وعن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی لہ من سامع
رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ الدارمی عن ابی الدرداء) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے تازہ کرے اللہ اُس شخص کو کہ سنا ہم سے کچھ پس پہنچایا اسکو جیسا کہ سنا اسکو پس اکثر پہنچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے
واسطے اسکے سننے والے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے ابی درداء سے ف لکھا ہے علماء نے کہ اگر قصد طلب
کرنے حدیث میں اور اسکے یاد کرنے میں اور پہنچانے میں کچھ فائدہ نہ ہوتا سوائے امیدواری برکت اس دعا کے حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی تھا دنیا اور آخرت میں + حق + (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الحدیث
عنی الا ما علمتم فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن مسعود وجابر ولم یذکر اتقوا الحدیث عنی
الا ما علمتم) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کرنے میری سے مگر اس چیز کو کہ جانو پس
جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود
اور جابر سے اور نہیں ذکر کیا ان لفظوں کو بچو حدیث کرنے میری سے مگر اس چیز کو کہ جانو ف مگر اس چیز کو کہ جانو یعنے ساتھ یقین کے یا ساتھ
ظن غالب کے جانو کہ یہ حدیث میری ہے تو روایت کرو نا بیچ وبال دروغ گوئی کے پھنس پڑو + حق + (وعن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار
رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس چاہیے
کہ ٹھکانا کرے اپنا آگ میں اور بیچ ایک روایت کے جسنے کہا بیچ قرآن کے بغیر جانے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت
کی یہ ترمذی نے ف کہا بیچ قرآن کے یعنے تفسیر قرآن کی اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکھتا ہو نقل کی حال اسکا یہ ہے جو مذکور ہوا + حق
(وعن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ رواہ الترمذی وابو داود) اور
روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس ہوگیا موافق واقع کے پس
تحقیق خطا کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے واقع میں اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن ازبسکہ بیچ قصد اسپر کے
اور طریق اسکے کے خطا کی حکم خطا کا رکھتا ہے یہ برعکس حال مجتہد کے ہے کہ وہ اگرچہ اجتہاد میں خطا کرے لیکن ثواب پاتا ہے جاننا چاہیے کہ

ایک تفسیر ہی اور دوسری تاویل تفسیر یہ کہ یقین کرے کہ مراد حق یہی ہی یہ بات سواے نقل کے اہل تفسیر سے کہ سند اُسکی آنحضرت صلعم
تک پہونچی درست نہین اور تاویل یہ کہ بطریق احتمال کے کہے کہ ہوسکتا ہی کہ مراد یون ہو یہ درست ہی بشرطیکہ موافق قواعد عربی کے اور
شرع کے ہو ۔ حق علی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا بیچ قرآن کے کفر ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف جھگڑنا
یہ ہی کہ قصد کرے جھٹلانے قرآن کا ساتھ قرآن کے یعنے دفع کرے بعض اُسکے کو ساتھ بعض کے یہ نہ چاہیے بلکہ یون چاہیے کہ کوشش کرے
بیچ موافق کرنے بعض کے ساتھ بعض کے بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو یہ اسپر تو اعتقاد کرے کہ یہ بدفہمی میری ہی اور سونپے علم اُسکا اللہ
اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنے کی یہ ہی کہ اہل سنت جماعت مثلاً کہتے ہین کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہی اور سند لاتے ہین اس آیت
کو قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنے کہہ کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہی پس یہ بات توحق ہی اُسکو قوم قدریہ جھٹلاتے ہین ساتھ اس آیہ کے مَا اَصَابَکَ
مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَمَا اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ یعنے جو کچھ پہونچتی ہی تجھکو قسم نیکی سے پس اللہ کی طرف سے ہی اور جو کچھ پہونچتی ہی
تجھکو قسم برائی سے پس تیرے نفس کی طرف سے ہی پس اس طرح کا اختلاف منع ہی چاہیے یون کہ بیچ مثل ایسی آیتون کے عمل کرے اُس
آیت پر کہ اُسپر اجماع مسلمانون کا ہو اور دوسری آیت مین تاویل کرے یعنے پہلی آیت پر اجماع ہی مسلمانون کا کہ سب کچھ اللہ ہی کی تقدیر
سے ہوتا ہی اور دوسری آیت اپنے ماقبل سے لگتی ہی یعنے کیا ہوا ان منافقون کو کہ جو بات صواب ہی وہ نہین سمجھتے اور یون کہتے ہین مَا اَصَابَکَ
آخر تک پس گویا منافقون کا عقیدہ بیان فرمایا ہی پس اسی طرح تاویل کرے اور آپس مین تطبیق دے ۔ علی (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ جَدِّہٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَّتَدَارَءُوْنَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِہٰذَا ضَرَبُوْا کِتٰبَ اللّٰہِ بَعْضَہٗ بِبَعْضٍ وَّاِنَّمَا
نَزَلَ کِتٰبُ اللّٰہِ یُصَدِّقُ بَعْضُہٗ بَعْضًا فَلَا تُکَذِّبُوْا بَعْضَہٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْہُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَہِلْتُمْ فَکِلُوْہُ اِلٰی عَالِمِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی
عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے کہا سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگون کو کہ آپس مین ایک
دوسرے کو دفع کرتے ہین اور خلاف ثابت کرتے ہین اور جھگڑتے ہین بیچ قرآن کے پس فرمایا سواے اُسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ
تھے پہلے تمسے ساتھ اسی کے مارا اُنھون نے اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کے یعنے تناقض آیات مین ثابت کیا کہ یہ آیت مخالف اُس آیت کے ہی اور
وہ مخالف اُسکے اور سواے اسکے نہین کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اُسکی بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اُسکے کو بعض سے پس جو جانو
تم اُس سے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اُسکو طرف جاننے والے اُسکے کے روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف طرف جاننے والے کے یعنے طرف
اللہ اور رسول اُسکے کے سونپو یا مراد جاننے والے سے وہ ہی کہ تم سے علم زیادہ رکھتا ہو علما مین سے اور مثال اس جھگڑنے کی اوپر گزر چکی ہی ۔ حق (وَعَنِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ لِکُلِّ اٰیَۃٍ مِّنْہَا ظَہْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اوپر سات طرح کے واسطے ہر آیت کے اُن مین
سے ظاہر ہی اور باطن ہی اور واسطے ہر حد کے جگہ خبردار ہونے کی روایت کی یہ شرح السنہ مین ف مراد سات طرح سے سات لغت ہین
جو مشہور تھے عرب مین ساتھ فصاحت کے کہ وہ یہ ہین لغت قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلے قرآن
نازل ہوا بیچ لغت قریش کے کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جب تمام عرب پر پڑھنا اُسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جناب باری تعالی سے التماس کیا کہ اس امر مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے حضرت عثمان رض کے زمانہ تک اسی

طرح پڑھتے تھے جب اُنھون نے کتنے ہی کلام اللہ لکھوا کر اسلام کے شہرون مین بھیجے تو فرمایا اوپر اُسی لغت کے کہ زید بن ثابت نے ساتھ حکم حضرت ابو بکر کے اور صلاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتھ مٹا ڈالنے اور لغات کے اسلیئے کہ دیکھا اُنھون نے کہ لوگ اختلاف کرتے ہین اور بعضے بعضون کو کافر کہتے ہین پس نہ رہا اُن لغات سے مگر کچھ اور متفق ہوئے اُسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اُنکے یہان تک کہ قرار سبعہ کو پہونچا ساتھ سندون متصل کے اور باقی رہا یہ اختلاف کہ اس لغت مین مکرر تھا یعنے ادغام اور امالہ وغیرہا کہ ان قرائن مین جاری ہی اور بعضون کے نزدیک مراد سات طرح سے سات قرائتین ہین جو کہ قرار سبعہ پڑھتے ہین کہا ہی علما نے کہ قرائتین اگرچہ زیادہ ہین سات سے لیکن وہ رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کے اختلاف سے ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اُسکی کے زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مؤنث کا چوتھے اختلاف صرفی مانند تخفیف اور تشدید کے اور فتح اور کسرہ کے مانند مَیْتٌ اور یَقْنِطُ اور یَقْنَطُ کے پانچوین اختلاف اعراب کا چھٹے اختلاف حرفون کا جیسے کہ لکن الشیاطین ساتھ تشدید نون کے اور تخفیف اُسکی کے ساتوین اختلاف لغات کا ادا کرنے مین مانند تفخیم اور امالہ کے ہمارے استادون رحمہم اللہ نے یہی تقریر پسند کی ہی اور مراد ساتھ ظاہر کے یہ کہ سب اہل زبان اُسکو سمجھتے ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حق تعالی کے اُسپر مطلع ہین اور حد بمعنی طرف اور نہایت کے ہی یعنے ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کیلیے ایک مطلع ہی یعنے مقام ہی کہ اُسپر چڑھنے سے یعنے اُسکے حاصل کرنے سے آدمی مطلع ہوتا ہی اُس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکھنا عربیت کا ہی اور اُن علوم کا کہ ظاہر معنی قرآن کے ساتھ اُسکے متعلق ہین اور معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند اُسکی کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہی اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اُسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک کہ بعد حصول اُسکے کے اوپر باطن قرآن کے مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ ظہر لفظ قرآن کے اور بطن تاویل اُسکی اور مطلع فہم یعنے سمجھ اُسکی کہ فکر کرنے والے پر تاویل اور معانی اُسکے جیسے کھلتے ہین اُسکے غیر پر نہین کھلتے ۞ حق سید علی ۞ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم تین ہین آیت مضبوط یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ اور جو چیز کہ سوائے اسکے ہی پس وہ فضل ہی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے علم دین کے تین ہین آیت محکمہ یہ اشارہ ہی طرف کتاب اللہ کے آیت محکمہ اصل کتاب کی ہی اسلیے وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ اُنکے این متعلق اُسی کے ساتھ ہین اور سنت قائمہ یعنے حدیثین کہ ثابت ہین ساتھ محافظت متنون اور سندون کے اور فریضہ عادلہ اشارہ ہی اجماع اور قیاس پر کہ نکالا گیا ہی کتاب وسنت سے اور اسکو فریضہ اسلیے فرمایا کہ عمل اُسپر واجب ہی جیسے کہ کتاب وسنت پر چنانچہ معنے عادلہ کے یہی ہین کہ مثل اور عدیل کتاب وسنت کی ہی پس حاصل معنے حدیث کے یہ ہوئے کہ اصول دین کے چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوا اُنکے ہین فضل ہین یعنے زائد وبیفائدہ ۞ حق ۞ (وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٍ) اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنے والا روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے عمرو بن شعیب سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے اور بیچ روایت دارمی کے

لفظا و مرائی یعنے ریاکار ہی مبداو مختال کے ف مراد قصہ سے بیان کرنا وعظ اور نصیحت اور قصے اور اخبار کا ہی معنے یہ ہین کہ یہ فعل نہین
صادر ہوتا مگر تین شخصون سے اُن مین سے دو تو حق پر ہین یعنے امیر اور مامور چاہیے انکو کہ وہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنے متکبر اُسکو نہ کہنا چاہیے
پس حق وعظ کہنے کا اول تو حاکم کا ہی کیونکہ وہ مہربان ہوتا ہی رعیت پر امور اصلاح اُنکے کے خوب جانتا ہی اگر آپ نہ کہیگا علما ربین سے
جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکھتا ہوگا اُسکو مقرر کر دیگا پس مراد مامور سے ایک تو یہ ہوا کہ حاکم نے اُسکو حکم کر دیا اور دوسرا وہ شخص ہی کہ اللہ تعالی
کی طرف سے حکم کیا گیا ہو جیسے بعض علما اور اولیا وعظ کہتے ہین پس اسمین زجر ہی کہ اُنکے سوا کوئی وعظ نہ کہے جو کہیگا تو از راہ فخر اور طلب
ریاست اور تکبر کے کہیگا۔ علی (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ ومن
اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
فتوی بے علم دیا گیا ہوگا گناہ اُسکا اُسپر کہ جسنے فتوی دیا اُسکو اور جسنے مشورہ دیا بھائی اپنے کو ساتھ ایک کام کے جانتا ہی کہ بھلائی بیچ سوا
اُسکے کے ہی پس تحقیق خیانت کی اُسکی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے ایک جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا پس عالم نے مسئلہ غلط
بتا دیا اور پوچھنے والے نے اُسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہ غلط ہی تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نے اپنے اجتہاد مین قصور کیا ہوگا اور جسنے
مشورہ بدخواہی کا دیا اُسنے خیانت کی۔ علی (وعن معاویۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الاغلوطات رواہ ابو داؤد) اور روایت
ہی معاویہ سے کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مغالطہ دینے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے وہ مسائل کہ
اُنسے علما کو مغالطہ مین ڈالے بسبب مشکل ہونے اُنکے کے پس اگر ابتدا پوچھے تو حرام ہی کیونکہ اُسمین ایذا ہوتی ہی مسلمان کو اور باعث
فتنہ اور عداوت کا ہی اور اظہار اپنی فضیلت کا ہی اور یہ حرام ہین اور اگر پہلے کسی اور نے ایسا مسئلہ پوچھا اور اُسنے اُسکے جواب دریافت مین
ویسا ہی پوچھا تو نہین حرام۔ علی (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فانی
مقبوض رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض یعنے جو چیزین کہ اللہ نے
فرض کی ہین یا علم فرائض اور سیکھو قرآن کو اور سکھلاؤ لوگون کو اسلیے کہ تحقیق مین قبض کیا جاؤنگا یعنے انتقال کرونگا اس عالم سے روایت
کی یہ ترمذی نے (وعن ابی الدرداء قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ہذا اوان یختلس فیہ
العلم من الناس حتی لا یقدروا منہ علی شیء رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی درداء سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس اُٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر فرمایا یہ ہی وقت جاتا رہیگا علم آدمیون مین سے یہانتک کہ نہین طاقت رکھینگے
علم سے اوپر کسی چیز کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اُٹھائی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کے تھے پس وحی آئی کہ اجل تمھاری نزدیک پہونچی
اُسپر فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہی۔ حق علی (وعن ابی ہریرۃ روایۃ یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون
احدا اعلم من عالم المدینۃ رواہ الترمذی وفی جامعہ قال ابن عیینۃ انہ مالک بن انس ومثلہ عن عبد الرزاق قال اسحق ابن موسی وسمعت
ابن عیینۃ انہ قال ہو العمری الزاہد واسمہ عبد العزیز بن عبد اللہ) اور نقل ہی ابی ہریرہ سے روایۃً قریب ہی یہ کہ مارینگے لوگ جگر اونٹون کے
طلب کرینگے علم پس نہ پاوینگے کسی کو عالم تر عالم مدینہ کے سے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کے ہی کہ کہا ابن عیینہ
نے تحقیق عالم مدینہ کا مالک بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کے منقول ہی عبد الرزاق سے بھی کہا اسحق بن موسی نے سنا مین نے
ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری زاہد ہی اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ ف روایۃً یعنے ابو ہریرہ نے یہ حدیث مرفوعاً

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو راوی ابو ہریرہ کو لفظ ابو ہریرہ کے یاد نہین رہے اسلیے اسطرح بیان کیا اور جگر اونٹون کے مارینگے یعنے جلدی چلینگے اور سفر دور دراز کرینگے علم کے حاصل کرنے کے لیے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سے ہین بڑے عالم زاہد نام اُنکا عبد العزیز نسب اُنکا یون ہو عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمرو بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ہین نقل ابن عیینہ سے مختلف ہوئی ترمذی نے بواسطہ یحیی کے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عالم مدینہ کے امام مالک ہین اور اسحق بن موسی نے اُنسے نقل کیا کہ عمری زاہد ہین اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک نے باعتبار ظن کے کہا ہو یقین ہونے مین شک ہو اور یہ بات باعتبار زمانہ صحابہ اور تابعین کے فرمائی ہو کہ مدینہ کے عالم سے زیادہ کسی کو نہین پاوینگے اور بعد اُنکے تو بڑے بڑے عالم پیدا ہوے بیچ ہر شہر کے شہرون اسلام سے زیادہ تر علماء مدینہ سے اور ظاہر یہ ہو واللہ اعلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہو حال اخیر زمانہ سے کہ علم دین منحصر مدینہ منورہ مین ہوگا چنانچہ بعضی حدیثون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہو + حق علی (وَعَنْهُ قَالَ فِيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہو انھین ابو ہریرہ سے کہا بیچ اُس چیز کے کہ جانتا ہون مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہو کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہو واسطے نفع اس امت کے اوپر سر ہر سو برس کے اُس شخص کو کہ نیا کرتا ہو واسطے اُسکے دین اُسکا روایت کی یہ ابو داود نے ف اکثر علما نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہو کہ مراد یہ ہو کہ ایک شخص امت سے ممتاز ہوتا ہو اپنے اہل زمانہ مین کہ مدد اور ترویج دین کی کرتا ہو اور بدعت کو دفع کرتا ہو یہان تلک کہ تعین کی ہو کہ پہلے سیکڑے مین فلانا تھا اور دوسرے مین فلانا اور بعضے علما نے حمل عموم پر کیا ہو خواہ ایک ہو خواہ جماعت + حق (وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ) اور روایت ہو ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لینگے اس علم کو یعنے علم کتاب وسنت کو ہر جماعت آیندہ سے نیک اُسکے یعنے ثقہ معتمد کہ دور کرینگے اُس علم سے تغیر کرنا حد سے بڑھنے والون کا اور جھوٹ باندھنا باطلون کا اور تاویل کرنی جاہلون کی یعنے آیات اور احادیث مین روایت کی یہ بیہقی نے بیچ کتاب اپنی کے کہ نام اُسکا مدخل ہو حدیث بقیہ بن الولید سے اُسنے معان بن رفاعہ سے اُسنے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے ف لفظ رواہ البیہقی سے لفظ العذری تک یہ عبارت پیچھے لگائی گئی ہو اصل نسخہ مین نہین یہان سفیدی چھوٹی ہوئی ہو (وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اُسکا یہ ہو فانما شفاء العی السوال بیچ باب تیمم کے اگر چاہے اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہو حسن سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ آوے اُسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو اسواسطے کہ رواج دے ساتھ اُسکے اسلام کو پس درمیان اُسکے اور درمیان نبیون کے فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کے کہ وہ مرتبہ نبوت ہو روایت کی یہ دارمی نے (وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ

وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے مکحول سے بطریق ارسال کے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
حال دو شخصوں کے سے کہ تھے بیچ بنی اسرائیل کے ایک ان میں سے تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پھر بیٹھتا تھا پس سکھلاتا تھا آدمیوں کو
علم اور دوسرا شخص روزہ رکھتا دن کو اور نماز پڑھتا تمام رات کونسا ان دونوں میں سے بہتر ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی
اس عالم کی کہ پڑھتا ہے نماز فرض پھر بیٹھتا ہے پس سکھلاتا ہے آدمیوں کو علم اوپر بندگی کرنے والے کے کہ روزہ رکھتا ہے دن کو اور کھڑا رہتا ہے
رات کو مانند بزرگی میری کے اوپر ادنیٰ تمہارے کے ہے روایت کی یہ دارمی نے ف دوسرا شخص بھی عالم تھا مگر پہلے سے برابر لیکن صرف
اوقات عبادت میں کرتا تھا حق (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْہُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْہِ نَفَعَ
وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْہُ اَغْنٰی نَفْسَہٗ رَوَاہُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا
ہے وہ کہ سمجھ رکھتا ہے بیچ دین کے اگر احتیاج لائی گئی طرف اسکے نفع دیا اور اگر بے پروائی کی گئی اس سے بے پروا کیا نفس اپنے کو
روایت کی یہ رزین نے ف حاصل معنی حدیث کے یہ ہیں کہ لائق حال عالم کے یہ ہے کہ محتاج نہ کرے اپنے کو طرف خلق کے
اور میل نہ کرے ساتھ مصاحبت خلق کے اور طمع نہ کرے بیچ منافع انکے کے اور مطلق انقطاع بھی نہ کرے اور فائدہ پہونچانا ساتھ علم کے
ترک نہ کرے بلکہ اگر لوگ محتاج ہوں اسکے کہ کوئی اور عالم نہ ہو کہ علم سے فائدہ دے واسطے اس ضرورت کے در آوے لوگوں میں اور
نفع پہونچا وے انکو اور اگر محتاج نہوں اسکے اور طلب فائدہ کی نکریں سبب پروا ہو دے انسے اور مشغول ہو وے بیچ عبادت مولیٰ کے
اور خدمت علم کے یعنے مطالعہ کرے دین کی کتابوں کا اور تصنیف کرکے علم پھیلا دے حق (وَعَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ
حَدِّثِ النَّاسَ کُلَّ جُمُعَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ اَبَیْتَ فَمَرَّتَیْنِ فَاِنْ اَکْثَرْتَ فَثَلٰثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ ہٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِیَنَّکَ تَاْتِی الْقَوْمَ وَہُمْ فِیْ
حَدِیْثٍ مِّنْ حَدِیْثِہِمْ فَتَقُصُّ عَلَیْہِمْ فَتَقْطَعُ عَلَیْہِمْ حَدِیْثَہُمْ فَتُمِلُّہُمْ وَلٰکِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْکَ فَحَدِّثْہُمْ وَہُمْ یَشْتَہُوْنَہٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْہُ
فَاِنِّیْ عَہِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ لَا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے عکرمہ سے یہ کہ ابن عباس نے
کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگوں کے آگے ہر جمعہ میں ایک بار اور اگر یہ قبول نہ کرے پس دو بار یعنے اگر ہفتہ میں ایک بار وعظ کہنا
کم جانے خیر دو بار کہہ پس اگر بہت کرے تو تین بار اور نہ تنگ کر تو لوگوں کو اس قرآن سے یعنے تین بار سے زیادہ بیان کرنے میں
ملول ہونگے اور نہ پاؤں میں تجکو اس حالت میں کہ آوے تو قوم کے پاس اور وہ ہوں بیچ باتوں کے باتوں اپنی سے پس بیان کرے
تو انپر وعظ پس موقوف کرے اوپر انکے باتیں انکی پس تنگ کرے انکو ولیکن چپ رہ پس جسوقت فرمایش کریں تجکو پس حدیث
بیان کر انکو اور وہ رغبت کرتے ہوں اسکی اور موقوف کر تو عبارت مقفی کو دعا سے پس بچ تو اس سے پس تحقیق میں نے معلوم کیا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یاروں انکے سے نہیں کرتے تھے یہ دعاؤں میں روایت کی یہ بخاری نے ف
وہ ہوں بیچ باتوں کے خواہ باتیں دنیا کی کرتے ہوں یا دین کی اگر باتیں دین کی ہیں قطع انکا مناسب نہیں اور اگر باتیں دنیا کی
ہیں شاید ساتھ حکم بشریت کے انکو چھوڑنا اچھا نہ جانیں اور وعظ اور سنے قرآن کو ناخوش رکھیں اور گنہگار ہوں اور ہیبت دین کی
نرہے مگر مصلحت اگر قطع کلام انکے میں ہو اسی تقریب سے اس کلام سے انکو باز رکھے غرضکہ نظر مصلحت وقت پر رکھے اور
ابن عباس نے جو فرمایا ہے باعتبار اکثر کے فرمایا ہے کہ اسوقت میں لوگ اکثر کلام دین کے میں مشغول ہوتے تھے اور موقوف کر عبارت
مقفی کو یعنے قافیہ بندی دعا میں تکلف نہ کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں قافیہ بندی جو ثابت ہوئی ہے تو بے تکلف

ازخود ہوتی تھی نہ بتکلف ہ حق (وعن واثلة ابن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طلب العلم فادركه كان له كفلان من الاجر فان لم يدركه كان له كفل من الاجر رواه الدارمي) اور روایت ہو واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اُسکو ہوگا واسطے اُسکے دوہرا ثواب اور اگر نہ حاصل ہوا اُسکو علم تو ہوگا واسطے اُسکے ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہ دارمی نے ف دوہرا ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم مین کھینچی ہی دوسرا ثواب حاصل ہونے علم کا اور پڑھانیکا اوروں کو یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہو اور دوسرے کو ایک ثواب مشقت ہی کا ہوگا بہر تقدیر طلب علم مین رہنا چاہیے اگر حاصل ہوا نور علی نور والا طلب علم مین مرنا بھی سعادت ہی بیت گرچہ نتوان بدست رہ بردن ٭ شرط یاریست در طلب مردن ٭ (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته علما علمه ونشره وولدا صالحا تركه او مصحفا ورثه او مسجدا بناه او بيتا لابن السبيل بناه او نهرا اجراه او صدقة اخرجها من ماله في صحته وحياته تلحقه من بعد موته رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اُس قسم سے کہ پہونچتا ہی مسلمان کو عمل اُسکے سے اور نیکیون اُسکی سے بعد مرنے اُسکے کے علم ہو کہ سیکھا تھا اُسکو اور رواج دیا تھا اُسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا وارثون کو یا مسجد بنا گیا یا سراے واسطے مسافرون کے بنا گئی یا نہر کہ جاری کر گیا اُسکو یا خیرات کہ نکالا اُسکو اپنے مال مین سے بیچ تندرستی کے اور زندگی اپنی کے پہونچتا ہی اُسکو پیچھے مرنے اُسکے کے یعنے ثواب اُن چیزون کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف کلام اللہ کے حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کے حکم مین داخل ہین مدرسے علما کے اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کے لیے ہون یعنے اُنکا بھی ثواب پہونچتا رہتا ہی بعد مرنے کے علی (وعن عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اوحى الي انه من سلك مسلكا في طلب العلم سهلت له طريق الجنة ومن سلبت كريمتيه اثبته عليهما الجنة وفضل في علم خير من فضل في عبادة وملاك الدين الورع رواه البيهقي في شعب الايمان) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے تحقیق اُنھون نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ عز وجل نے وحی یعنے وحی خفی بھیجی طرف میرے یہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنے علم کے آسان کرونگا واسطے اُسکے راہ بہشت کی اور جسکی کہ چھین لین مین نے دونون آنکھین بدلہ دونگا مین اُسکو اُن دونون پر یعنے اُنکے جاتے رہنے پر اور صبر کرنے پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کے بہتر ہی زیادتی سے عبادت مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی یہ بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنے معرفت اور عبادت دنیا مین نصیب کرونگا تا اُسکے سبب سے داخل جنت مین ہووے یا معنے یہ ہین کہ آسان کرونگا عقبی مین راہ طرف دروازے کے دروازون جنت سے اور راہ طرف محل جنت کے جو محل خاص علم والون کے لیے ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ جو راہ ہی راہون علم سے وہ راہ ہی راہون جنت سے اور راہین جنت کی بند ہین سواے دروازون علوم کے یعنے بغیر علم کے جنت نصیب ہونی مشکل ہی لیکن شرط یہی ہی کہ خلوص نیت اور عمل بھی نصیب ہوا ورنہین تو وہی بات ہی ع چار پایہ برو کتابی چند ٭ اور مراد ساتھ ورع کے یہ ہی کہ بچے حرام سے اور شبہات سے اور طمع سے کہ باعث ریا اور سمعہ کی ہو عبادات مین ہ سے (وعن ابن عباس قال تدارس العلم ساعة من الليل خير من احيائها رواه الدارمي) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا درس کہنا علم کا تھوڑی سی دیر رات کو بہتر ہی زندہ رکھنے رات کے سے روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے تمام رات نماز پڑھنے اور عبادت کرنے

تھوڑی دیر کا پڑھنا پڑھانا علم کا آپس مین بہتر ہی اور داخل ہی اسی حکم مین لکھنا علم کا اور مطالعہ کرنا اُسکو واسطے حصول مقصود کے + علے
(وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاہما علی خیر واحدہما افضل من صاحبہ اما ہؤلاء
فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاہم وان شاء منعہم واما ہؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاہل فہم افضل وانما بعثت
معلما ثم جلس فیہم رواہ الدارمی) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے دو مجلسون مین کہ تھین بیچ
مسجد اُنکی کے فرمایا کہ دونون اوپر بھلائی کے ہین ولیکن ایک اُن مین سے بہتر ہی نیکی مین دوسری سے ایک جماعت عبادت کرتے ہین
اور دعا کرتے ہین اللہ سے اور رغبت کرتے ہین طرف اُسکے اور امیدوار ہین اُس سے حصول مقصود کے اور حصول مقصود خواہش الٰہی
پر موقوف ہی پس اگر چاہے دے اُنکو اور اگر چاہے نہ دے اُنکو اور جماعت دوسری سیکھتی ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتے ہین جاہل
کو پس یہ بہتر ہین اُنسے سوا اسکے نہین کہ بھیجا گیا ہون مین معلم پھر بیٹھ گئے اُن مین روایت کی یہ دارمی نے ف گذرے دو مجلسون
مین یعنے صحابہ دو جا مجلس بنا کر بیٹھے تھے ایک جماعت تو دعا مین مشغول تھی اور دوسری مذاکرۂ علم مین پھر بیٹھ گئے اُن مین یعنے جو
مذاکرۂ علم کا کرتے تھے پس اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتھ بیٹھے اور اپنے تئین اُنمین
سے گنا بیت گدایان راازین معنی خبر نیست + کہ سلطان جہان با ماست امروز + (وعن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ
فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشہیدا) اور روایت ہی ابی الدرداء سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہی مقدار علم
کی کہ جس وقت پہونچے اُسکو آدمی ہو فقیہ یعنے اُٹھایا جاوے عالم بیچ زمرۂ علما کے آخرت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص یاد کرے واسطے نفع امت میری کے چالیس حدیثین بیچ مقدمہ دین اُنکے کے اُٹھاویگا اُسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا مین
اُسکا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا اور گواہ یعنے اُسکی طاعت پر ف کہا ہی علما نے کہ مقصود پہونچانا چالیس حدیثون کا ہی لوگون
کو اگرچہ یاد رکھتا ہو بسبب اس حدیث کے اکثر علما چہل حدیثین تصنیف کر کے امیدوار شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہوئے ہین + حق (وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم
قال اللہ اجود جودا ثم انا اجود بنی آدم واجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ) اور روایت
ہی انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہی بہت سخی سخاوت کرنے مین عرض کیا صحابہ
نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا اللہ تعالے بڑا سخی ہی سخاوت مین بعد اُسکے مین بنی آدم مین سے اور بڑا سخی لوگون مین
پیچھے میرے وہ شخص ہی کہ جانا علم پس پھیلایا اُسکو آویگا دن قیامت کے بمنزلہ ایک امیر کے یا فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کے ف بمنزلہ ایک امیر
کے یعنے قیامت کو تنہا مانند امیر کے آویگا کہ وہ تابع کسی کا نہین ہوویگا اور اُسکے ساتھ تابع اور خادم ہونگے اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیرا
وحدہ فرمایا ہی یا بجائے اُسکے امۃ واحدۃ فرمایا یعنے تن تنہا مانند ایک گروہ کے ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہوویگا درمیان خلائق کے
اور باشوکت وحشمت آویگا اُس دن + حق (وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہومان لا یشبعان منہوم فی العلم لا یشبع منہ ومنہوم
فی الدنیا لا یشبع منہا رواہ البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان وقال قال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ہذا متن مشہور فیما
بین الناس ولیس لہ اسناد صحیح) اور انھین سے روایت ہی کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ہین حرص کرنے والے

نہین پیٹ بھرتا اُنکا ایک تو حرص کرنے والا بیچ علم کے نہین پیٹ بھرتا اُس سے اور ایک حرص کرنے والا بیچ دنیا کے نہین پیٹ بھرتا اُس سے روایت کین بیہقی نے حدیثین تینون شعب الایمان مین اور کہا کہ کہا امام احمد نے بیچ حدیث ابی درداء کے یہ متن مشہور ہی درمیان لوگون کے اور نہین اسناد اُسکی صحیح ف کہا امام نووی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہی لیکن طرق اُسکے متعدد ہین کہ بعضون نے بسبب بعضون کے قوت پکڑی ہی اور اتفاق رکھتے ہین علماء اسپر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین عمل کرنا جائز ہی + علی (وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰہِ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَاٰهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰہَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی عون سے کہ کہا کہا عبد اللہ بن مسعود نے دو حریص ہین نہین سیر ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہین برابر ہین دونون آپس مین امی پہ صاحب علم پس زیادہ کرتا ہی رضا خدا کی اور صاحب دنیا پس زیادہ کرتا ہی بیچ سرکشی کے پھر پڑھی عبد اللہ نے یعنے سند کے لیے یہ آیت ہر گز نہین یون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہی اسلیے کہ دیکھا اپنے تئین بے پرواہ یعنے لوگون سے بسبب کثرت مال کے کہا عون نے اور پڑھی عبد اللہ نے دوسرے شخص کے حق مین یعنے فضیلت علماء مین یہ آیت سواے اُسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اُسکے سے عالم روایت کی یہ دارمی نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ اُمت میری سے سمجھ حاصل کرینگے بیچ دین کے اور پڑھینگے قرآن کہینگے جائین ہم سردارون کے پاس پس پہونچین ہم دنیا اُنکی سے اور یکسو رکھینگے اُنسے دین اپنے کو اور نہین ہوتا یہ یعنے دین و دنیا جمع نہین ہو سکتی امرا کی صحبت مین نہین ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہین چُنا جاتا درخت خاردار سے مگر کانٹا اسی طرح نہین چنی جاتی نزدیکی اُنکی سے مگر کہا محمد بن صباح نے گویا کہ وہ مراد رکھتے خطایا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف پڑھینگے قرآن اور جاوینگے امیرون کے پاس واسطے اظہار فضیلت اور طمع مال اور جاہ کے نہ واسطے حاجت ضروری کے پس جب کہا جاویگا اُنسے کہ کیونکر جمع کروگے تم درمیان تفقہ اور قرب اُنکے کے تو کہینگے جائین ہم سردارون کے پاس آخر تک اور محمد بن صباح استاد بخاری اور مسلم وغیرہما کے ہین وہ کہتے ہین کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کے لفظ خطایا کا ہی وہ حذف کر دیا ہی یعنے حاصل نہین ہوتی اُنکی نزدیکی سے مگر گناہ اور لفظ خطایا کے حذف کر دینے مین اشارہ ہی اسپر کہ زیان امرا کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہین ہو سکتا روایت ہی محمد بن سلمہ سے کہ کہا اُنھون نے مکھی نجاست پر کی بہتر ہی اُس قاری سے کہ ان امرا ظالمین کے دروازے پر جاے اور میرا باپ کہتا تھا مجھکو کہ نہین چاہتا ہین کہ ہووے تو عالم واسطے خوف اُسکے کہ کھڑا ہووے تو دروازہ امرا پر + علی (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰہُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰہُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ اِلٰى اٰخِرِهٖ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اگر اہل علم محافظت کرین علم کی اور رکھین اُسکو نزدیک اہل اُسکے کے یعنے

قدر دانون علم کے البتہ سردار ہون بسبب علم کے اہل زمانہ اپنے کے ولیکن اُنھون نے خرچ کیا اُسکو واسطے اہل دنیا کے تاکہ پہونچین بسبب اُسکے دنیا اُنکی سے یعنے نہ واسطے نصیحت اُنکی کے اور نہ واسطے مفارش کسی کے پس ذلیل ہوے دنیا دارون پر سنا مین نے نبی تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جسنے کہ گردانا ہمتون کو ہمت ایک یعنے ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہی اُسکو اللہ مقصود دنیا اُسکے کو اور جو کوئی کہ پراگندہ کرے اُسکو قصد اُسکے کہ حالات دنیا کے ہین نہین پروا کرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کے ہلاک ہووے کسی حالت دنیا مین ہلاک ہو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے قول اُنکے سے من جعل الہموم آخر تک ف محافظت کرین علم کی یعنے ظالمون اور دنیا دارون کی صحبت مین طمع مال وجاہ کے لیے جاکر علم کو ذلیل کرین سردار ہون اہل زمانہ کے یعنے باعتبار کمال اور بزرگی کے سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سے یہ نہین ہو کہ بادشاہ ہوا کرین پس جو کہ سوائے اُنکے ہین زیر قدم اور زیر قلم اور تابعدار عقل اور حکمون اُنکے کے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنے بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ درجے مومنون کے تم مین سے اور اُنکے کہ دیے گئے ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنے سب قصدون کو ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہی اور سوائے آخرت کے کچھ مقصود نرکھا اور پراگندہ کرین قصد یعنے کبھی کسی فکر مین لگا کبھی کسی مین اور نہین پروا کرتا اللہ بیچ کسی جنگل کے ہلاک ہو یعنے نظر رحمت نہین کرتا طرف اُسکے اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرت کو پس ہوتا ہی خسر الدنیا والآخرۃ مین سے + علی (وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ وَاِضَاعَتُہٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِہٖ غَیْرَ اَہْلِہٖ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہی اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی بھولنا ہی اور ضائع کرنا اُسکا یہ ہی کہ بیان کرے اُسکو روبرو نااہل کے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے ف یعنے بعد حاصل ہونے علم کے نسیان آفت ہی اور پہلے حاصل ہونے سے تو بہتیری ہی آفتین ہین لکل شیء آفۃ وللعلم آفات پس حقیقت مین یہ تنبیہ ہی اسپر کہ جو چیزین سبب نسیان کی ہین اُنسے بچے یعنے گناہون سے بچے اور دل نہ لگاوے اُن چیزون مین کہ غافل کرین جیسے اچھی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتے ہین اُنکی چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے شعر اسی مضمون کا لکھا ہی رباعی شکوت الی وکیع سوء حفظی + فاوصانی الی ترک المعاصی + فان العلم فضل من اللہ + وفضل اللہ لا یعطی العاصی + یعنے شکوہ کیا مین نے اپنے استاد سے کہ نام اُنکا وکیع ہی برائی حافظہ اپنے کا پس نصیحت کی مجکو چھوڑنے گناہون کی کیونکہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہی جو علم سمجھے نہین یا عمل نہ کرے + حق علی (وَعَنْ سُفْیَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِکَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی سفیان سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا واسطے کعب کے کون ہین صاحب علم کے یعنے تمھارے نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اُس چیز کے کہ جانین کہا حضرت عمر نے پس کیا چیز نکالتی ہی علم کو دلون عالمون کے سے یعنے برکت اور ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علماء باعمل کے دلون سے نکال دیتی ہی کہا کہ طمع روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے طمع کرنی مال وجاہ مین اور رغبت کرنی بیچ اسباب واشیاء دنیا کے + حق (وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ یَقُوْلُہَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی احوص بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی سے فرمایا کہ نہ سوال کرو تم مجھسے برائی سے اور سوال کرو

مجھسے بھلائی سے فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدون کے بُرے علما رکے ہین اور تحقیق بہترین بھلاون کے بھلے علما کے اور روایت کی یہ دارمی نے **ف** اسلیے کہ لوگ علما کے تابعدار ہوتے ہین پس بدی اور نیکی اُنکی خلق مین بہت سرایت کرتی ہی اور معنے لفظ عن الشر کے ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور دوسرے معنے یہ ہین کہ بدترین آدمیون کا پوچھا کہ کون ہی اور یہ معنے موافق تر ہین ساتھ جواب کے اور اسطرح کے سوال سے منع اسلیے فرمایا کہ مین نبی الرحمۃ ہون حال نری بدی کا کیا پوچھتے ہو پھر نیک اور بد دونون بیان فرمائے + حق سید (وعن ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لاینتفع بعلمہ رواہ الدارمی) اور روایت ہی ابی درداء سے کہا تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے مرتبہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہی کہ نہ نفع لیا اُسنے ساتھ علم اپنے کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** یعنے ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنے خلاف شرع علم سیکھا یا یہ معنے کہ علم شرعی سیکھا لیکن اُسپر عمل نہ کیا پس یہ برا ہی جاہل سے اور عذاب اسکا سخت تر ہی عذاب اُسکے سے جیسے کہ منقول ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات یعنے وای ہی جاہل کے لیے ایک بار اور واے ہی عالم کے لیے سات بار اور وارد ہوا ہی کہ اشد لوگون کا عذاب مین دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ اُسکو فائدہ مند نہ کیا اللہ نے اُسکے علم سے + علی (وعن زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ہل تعرف ما یہدم الاسلام قلت لا قال یہدمہ زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتب وحکم الائمۃ المضلین رواہ الدارمی) اور روایت ہی زیاد بن حدیر سے کہا کہ کہا واسطے میرے عمر نے کیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی بناے اسلام کو کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا گرا دیتا ہی بناے اسلام کو پھسلنا عالم کا یعنے خطا کسی مسئلہ مین کرنی اور گناہ کرنا اُسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا سردارون گمراہ کا روایت کی یہ دارمی نے **ف** مراد ساتھ گرنے بناے اسلام کے بیکار ہونا پانچون رکنون کا ہی یعنے کلمہ توحید اور حج اور زکوۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہی بسبب خواہش نفسانی کے تو ان چیزون مین سستی اور فساد واقع ہوتا ہی اور جھگڑنا منافق کا یعنے اُس شخص کا کہ اظہار اسلام کرے اور کفر اور بدعت دل مین پوشیدہ رکھے پس جھگڑنا اُسکا ساتھ کتاب اللہ کے یعنے رد کرنا اُسکا شرع کو ساتھ تاویلات باطلہ کے قرآن سے باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہی اسمین داخل ہی جھگڑنا روافض اور خوارج اور سب بدمذہبون کا کہ ٹیڑھی ٹیڑھی تاویلین کر کر دین مین شک ڈالتے ہین + علی (وعن الحسن قال العلم علمان فعلم فی القلب فذاک العلم النافع وعلم علی اللسان فذاک حجۃ اللہ عز وجل علی ابن آدم رواہ الدارمی) اور روایت ہی حسن بصری سے کہ کہا علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دل کے پس یہ علم نفع دیتا ہی اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہ حجت ہی اللہ عز وجل کی اوپر بیٹے آدم کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** اول کو علم باطن کہتے ہین اور دوسرے کو علم ظاہر لیکن کچھ علم باطن مین سے نہین حاصل ہوتا جب تلک کہ اصلاح ظاہر کی نہ کرے اور اسی طرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کے کہا ہی ابو طالب مکی نے کہ یہ دونون علم اصل ہین اور نہین بے پروا ہوتا ایک دوسرے سے جیسے اسلام اور ایمان کہ ایک اُنمین سے بغیر دوسرے کے صحیح نہین اور مانند جسم اور دل کے ہین کہ ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتا یہ ملا علی قاری نے لکھا ہی اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ روشنی اُسکی دل مین پھیلتی ہی اور اُس سے پردے دل کے اُٹھتے ہین یعنے پردے جو مانع ہین فہم اور دریافت حقائق اشیاء سے اور علم نافع دو قسم پر ہی ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہی عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہی اللہ تعالی اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہی اُسکے دل مین یہ نور ڈالتا ہی اور علم زبان پر وہ ہی کہ تاثیر نہ کرے دل کو اور نورانی نہ کرے **بیت** علم چون بر دل زند یاری شود

علم چون برتن زند مارے شود + پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیون پر کہ الزام دیگا اور فرماویگا کہ تمکو علم دیا تھا مین نے اُسپر کیون نہ عمل کیا اسی لیے کہا گیا ہی کہ ویل ہی جاہل پر ایکبار اور عالم پر ستر بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَبَثَثْتُہٗ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُہٗ قُطِعَ ھٰذَا الْبُلْعُوْمُ یَعْنِیْ مَجْرَی الطَّعَامِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا یاد رکھے ہین مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باسن یعنے دو طرح کے علم ایک اُنمین سے پس پھیلایا اُسکو بیچ تمھارے اور دوسرا پس اگر پھیلاؤن مین اُسکو تو کاٹا جاوے یہ گلا یعنے جگہ جاری ہونے طعام کی روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد اول سے علم ظاہر ہی یعنے احکام و اخلاق کا اور دوسرے سے علم باطن کہ عوام سے پوشیدہ ہی بسبب نہ فہم پہونچنے اُنکی کے ساتھ اُسکے اور مخصوص ہی ساتھ خواص کے علما اور عارفین سے یا دوسرا علم یہ تھا کہ حضرت سے معلوم ہوا تھا کہ فتنہ ایک قوم سے اُٹھیگا بعد میرے اور بدعات اُنھین سے شروع ہونگی اُس قوم کا نام اور اُن لوگون کا بھی معلوم تھا حضرت ابو ہریرہ کو علی حق (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ ای لوگو جو شخص کہ جانے کچھ پس کہے اُسکو اور جو شخص کہ نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ تعالی زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم یعنے ہی کہنا واسطے اُس چیز کے کہ نجانے کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنے تمیز کرنا معلوم کا غیر معلوم سے ایک قسم ہی علم سے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے نبی اپنے کے کہ نہین مانگتا مین تم سے اوپر اس قرآن کے کچھ بدلا اور نہین مین تکلف کرنیوالون سے روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** یعنے جو کچھ مجھے معلوم کروا دیا اور امر اُسکے پہونچانے کا کیا کہتا ہون اور پہونچاتا ہون اور کسی چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہین کرتا اور چیزون مشکل سے کہ فہم اُسکو نہ پہونچے بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کے ہی + حق (وَعَنْ اِبْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن سیرین سے کہا کہ تحقیق یہ علم یعنے علم کتاب و سنت کا دین ہی دیکھو پس کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ اسپر ہی کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راوی کا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہو ہر کسی سے خصوصا اہل بدعت وہواسے کہ دیندار نہو روایت نہ کرنے لگو + حق (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِیْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِیْدًا وَاِنْ اَخَذْتُمْ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی حذیفہ سے کہا ای گروہ قاریون کے سیدھے رہو پس تحقیق تم پیش دستی لے گئے ہو بیش دستی دور اور اگر ہو جاوگے تم داہنا یا بائین البتہ گمراہ ہوگے تم گمراہ ہونا اور روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ خطاب ہی صحابہ کرام کو کہ اوائل مین اسلام لائے جب تمسک کیا ساتھ کتاب و سنت کے تو پیشدستی لے گئے اُنپر کہ بعد اُنکے ہونگے اگرچہ وہ عمل اُنکے سے کرینگے لیکن اُنکے درجہ کو نہین پہونچنے کے سبب سبقت اسلام کے پس اُنکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پر مستقیم رہو کہ استقامت بہتر ہی ہزار کرامت سے اور معنے استقامت کے یہ ہین کہ ثابت رہے اپنے عقیدہ پر اور مداومت کرے علم نفع دینے والے پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھے اور حضور ساتھ اللہ کے رکھے اور غائب ہو ماسوای اللہ سے + علی حق (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْہُ جَھَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّدْخُلُھَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَکَذَا ابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ وَفِیْہِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِیُّ یَعْنِی الْجَوَرَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو تم ساتھ اللہ کے جب الحزن سے یعنے کنوین غم کے سے

عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہی جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہی بیچ دوزخ کے پناہ پکڑتی ہی اُس سے دوزخ ہر دن چار سو بار
کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اُسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانے والے اپنے عملون کو روایت کی یہ ترمذی
نے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا بیچ اُسکے اور تحقیق بہت دشمن رکھے گئے قاریون مین طرف اللہ تعالی کے وہ لوگ ہین
کہ ملاقات کرتے ہین سردارون سے کہا محاربی نے کہ راوی ہی حدیث کا یعنے امراے ظالمون سے ف نالہ ہی دوزخ مین یعنے
نہایت گہرا ہی مشابہ کنوین کے پناہ مانگتی ہی دوزخ یعنے ایسا برا اور وحشت ناک ہی کہ دوزخ اُس سے پناہ چاہتی ہی چہ جاے دوزخی
فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانے والے اپنے عملون کو اسمین داخل ہین عالم اور عابد ریاکار بھی کیونکہ علم قرآن ہی سے حاصل
ہوتا ہی اور عبادت بھی بحسب حکم قرآن کے ہوتی ہی پس حال اُنکا بھی یہی ہوگا ملاقات کرتے ہین سردارون سے یعنے طمع دنیا کے لیے
ملتے ہین اور جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے یا بطریق جبر کے اور دفع شر اُنکے کے لیے جاتے ہین اُنکا یہ حکم نہین اور مراد
سردارون سے سردار ظالم ہین اسلیے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہی ✦ حق علی (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُوشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى
عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اُسکا اور نہ باقی
رہیگی قرآن سے مگر رسم اُسکی مسجدین اُنکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سے علما اُنکے بدترین خلائق کے کہ نیچے آسمان کے
ہین نزدیک اُنکے سے نکلیگا فتنہ یعنے دین مین بسبب مدد کرنے ظالمون کے اور اُنھین مین پیٹھے گا یعنے مسلط کر دیگا اللہ ظالمون
کو اُنپر روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف مراد رسم قرآن سے تجوید حروف اور پڑھنا لفظون کا ہی بغیر سمجھنے معانی کے اور
عمل کرنے کے امر و نواہی اُسکے پر اور خراب ہونگی ہدایت سے یعنے لوگ جمع ہونگے اُن مین لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین
کرینگے اُنمین (وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ
يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ
بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيْهِمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ
عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ) اور روایت ہی زیاد بن لبید سے کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے فتنہ اور مبتلا ہونے کا پس
فرمایا یہ ہوگی وقت جاتے رہنے علم کے کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑھتے ہین قرآن
اور پڑھا دینگے اپنے بیٹون کو اور پڑھا دینگے ہمارے بیٹے اپنے بیٹون کو دن قیامت تک پس فرمایا گم کیجیو تجکو مان تیری اے زیاد تحقیق
تھا مین گمان کرتا تجکو بڑا سمجھدار مردون مین سے بیچ مدینہ کے کیا نہین یہ یہود اور نصاری پڑھتے توریہ اور انجیل کو نہین عمل کرتے کچھ اُس
چیز سے کہ بیچ اُنکے ہی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے زیاد سے مانند اسی کے اور اسی طرح دارمی نے ابی امامہ
ف یعنے عجب ہی کہ مقصود کلام کا نہ سمجھا اور گمان لے گیا کہ قرآن اور علم مراد ہی پڑھنے اور جاننے اُسکے سے ہی اور جسنے پڑھا اور
جانا عمل کیا اُسپر باوجودیکہ یہ بات نہین ہی کیا نہین دیکھتا تو حال یہود اور نصاری کا کہ پڑھتے ہین اور عمل نہین کرتے ✦ حق (وَ
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ

وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْتَقَصُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
وَالدَّارَ قُطْنِيُّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو علم اور سکھاؤ اسکو لوگون کو سیکھو علم
فرائض یا جو احکام کہ فرض ہین اور سکھاؤ اسکو آدمیون کو سیکھو قرآن اور سکھلاؤ اسکو لوگون کو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاؤنگا
اور علم بھی گم ہوگا اور ظاہر ہوینگے فتنے یہان تلک کہ اختلاف کرینگے دو شخص بیچ چیز فرض کے نہ پاوینگے کسی کو کہ فیصلہ کرے درمیان
دونون کے یعنے بسبب قلت علم کے یا کثرت فتنون کے یہ حال ہوگا روایت کی یہ دارمی نے اور دارقطنی نے (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یعنے نہ پڑھاوے کسی کو اور نہ عمل کرے اُسپر مثل
گنج کے کہ نہ خرچ کیا جاوے اُسمین سے بیچ راہ خدا کے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے **کتاب الطہارۃ** کتاب ہے بیچ بیان کرنے پاکی
کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ
اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ
هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ) روایت ہے ابی مالک اشعری
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہے ترازو کو یعنے ترازوی اعمال کو اور سبحان
اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہین یا فرمایا بھر دیتا ہے ہر ایک کلمہ اُس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے اور
صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک شخص صبح کرتا ہے پس بیچتا ہے اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہے اسکو یا ہلاک کرتا ہے اُسکو
روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بھر دیتے ہین اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نہین
پائی مین نے یہ روایت بخاری اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اُسکو دارمی نے
بدلے سبحان اللہ والحمد للہ کے **ف** پس ذکر کرنا مصابیح والے کا پہلی فصل مین درست نہ ہوا اور پاک رہنا آدھا ایمان ہے اسلیے کہ
ایمان سے بڑے اور چھوٹے گناہ بخشے جاتے ہین اور وضو سے چھوٹے ہی گناہ بخشے جاتے ہین پس اس باعتبار طہارت
بیچ مرتبہ آدھے ایمان کے ہوئی اور لفظ او تملا شک راوی کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ تملآن کا تثنیہ فرمایا ہے یا تملا
مفرد اور معنے اس جملہ کے یہ ہین کہ اگر اُنکے ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہے کہ بھر دے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان
اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے یعنے باعث روشنی کی ہے قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہ باز رکھتی ہے گناہون سے اور بری باتون سے
اور راہ دکھاتی ہے طرف ثواب کے مانند روشنی کے یا نماز روشن کرنے والی دل اور مُنہ کی ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے یعنے دلیل ہے
اوپر صدق دعوی ایمان کے اور محبت پروردگار تعالی کے یا معنی یہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا دن قیامت کے مصرف
مال اپنے سے تو صدقات اُسکے دلیل ہونگے جواب مین اور صبر یعنے باز رہنا گناہون سے اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع اور
فزع نہ کرنا مصیبتون پر سبب روشنی کامل کا ہے کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے
یعنے اگر عمل کیا قرآن پر واسطے تیرے نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیرے کہ جھگڑیگا اور پس بیچتا ہے اپنی جان کو

یعنے صرف کرنے والا ہی ذات اپنی کو اُس کام مین کہ متوجہ ہی آپ پس آزاد کرتا ہی یا ہلاک کرتا ہی یعنے جب دن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ
ہوتا ہی اگر اُس کام مین آخرت کو ساتھ دنیا کے خریدا اور ترجیح دی آخرت کو چھڑایا نفس اپنے کو عذاب آخرت سے اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کے
خریدا اور ترجیح دی دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنے تئین عذاب مین ڈالا بیت بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری + بخر جان من ورنہ حسرت بری + ع ح
(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحوا اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ
قال اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط وفی حدیث مالک بن انس فذلکم
الرباط فذلکم الرباط مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی ثلثا) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا نہ بتلاؤن مین تمکو اُس چیز کو کہ دور کرے اللہ بسبب اُسکے گناہ اور بلند کرے بسبب اُسکے درجے یعنے مراتب جنتون مین کہا
صحابہ نے ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کے یعنے بیماری مین یا بسبب جاڑے مین اور کثرت سے رکھنا
قدمونکا طرف مسجدون کے یعنے بسبب دور ہونے مسجد کے گھر سے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے پس یہی رباط اور بیچ حدیث مالک
بن انس کے پس یہی رباط پس یہی رباط دوبار روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے تین بار ف پورا وضو کرنا یہ ہی کہ اعضا
وضو پر پانی اچھی طرح پہونچا دے اور تین تین بار دھوئے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے یہ ہی کہ مسجد مین بعد نماز کے دوسری نماز کا منتظر
بیٹھا رہے یا اگر نکلے تو دل وہین لگا رہے اور رباط اسکو کہتے ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کے مقابلہ پر نگہبانی کے لیے بیٹھے تا وہ
چلے نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہی اور اللہ تعالیٰ نے بھی حکم فرمایا اسکا اس آیت مین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس
فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کے لیے اصل رباط ہی کہ جیسے وہان کفار کے مقابلہ مین بیٹھے ہین یہان شیطان کے مقابلہ مین بیٹھنا ہی کہ بڑا دشمن دین
کا ہی اور فرض وضو کے چار ہین دھونا تمام منہہ کا اور دھونا ہاتھون کا کہنیون تک اور مسح چوتھائی سر کا کرنا اور دھونا پانون کا ٹخنے تک
اور مسح کرنا بالون ڈاڑھی کا جو کہ ملے ہوئے ہین جلد منہہ کے سے فرض ہی متون مین تو یون ہی لکھا ہی اور فتاوی عالمگیری اور درمختار
مین روایت صحیح اور مفتی بہ یہ لکھی ہی کہ دھونا ساری ڈاڑھی کا کہ متصل جلد منہہ کے ہی فرض ہی اور لٹکی ہوئی کا دھونا فرض نہین سنت ہی
اور سنتین وضو کی یہ ہین دھونا ہاتھون کا پہونچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتدا سے وضو مین اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین
پانی دینا اور خلال کرنا ڈاڑھی اور انگلیون کا اور تین تین بار دھونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سے وضو کرنا جسطرح قرآن
مین مذکور ہی اور سارے سر پر مسح کرنا اور پے در پے اعضا سے وضو کو دھونا اور مسح کانون کا کرنا ساتھ پانی سر کے اور مستحبات اُسکے
یہ ہین داہنی طرف سے شروع کرنا دھونا اعضا کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کے لیے بیٹھنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور
پہلے وقت سے وضو کرنا غیر معذور کو اور پھر الینا انگوٹھی ڈھیلی کا اور اسی طرح قرط کا یعنے بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانے کہ
پانی اسکے نیچے پہونچتا ہی تو مستحب ہی اور اگر جانے کہ پانی نہین پہونچتا تو اسکا ہلا لینا فرض ہی اور مستحب ہی کہ آپ ہی وضو کرے اور
سے نہ کروا وے اور کلام دنیا نہ کرے اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام کے تو خیر کرے اور بسم اللہ پڑھے نزدیک دھونے
ہر عضو کے اور مسح کرنے کے اور دعائین جو وقت دھونے ہر عضو کے منقول ہین پڑھے چنانچہ شرح ہندی حصن حصین
کی مین تفصیل لکھی گئی ہین دیکھ لے اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے بعد تمام کرنے وضو کے اور زیلعی مین بعد دھونے
ہر عضو کے درود اور سلام بھیجنا مستحب لکھا ہی اور بعد تمام کے شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑھنی آئی ہین پڑھے اور بقیہ

پانی وضو کا قبلہ رخ کھڑے ہوکر یا بیٹھے ہوئے پیوے اور دعا ہے یعنے خبر گیری کرے پانی پہونچانے کی نیچے بھوون کے اور موچھون کے
اور گوشہ چشم پر اور کونچون پاؤن پر کہ خشک نہ رہ جاویں اور مکروہات وضو کے یہ ہین منھ پر پانی زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنے پانی زیادہ
بہانا اور تین بار سے زیادہ دھونا اور تین بار مسح کرنا ساتھ پانی نئے کے اور منہیات وضو کے یہ ہین کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کے سے
نہ کرے اور نجس جگہ وضو نہ کرے کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیے اور مسجد میں وضو نہ کرے مگر برتن میں کرے یا اُس جگہ کرے کہ وضو کے لیے
مقرر رکھی ہی تو جائز ہی اور تھوک اور رینٹھ پانی وضو میں نہ ڈالے + ع ح ملتقی در مختار (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی حضرت عثمان سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنے ساتھ رعایت سنتون کے اور مستحبات کے نکلتے ہین
گناہ اُسکے یعنے صغیرہ گناہ بدن اُسکے سے یہان تک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون اُسکے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نکلتے ہین
نیچے ناخونون اُسکے سے یہ مبالغہ ہی حاصل ہونے طہارت مین یعنے خوب پاک ہو جاتا ہی گناہون سے مثل اس مضمون کے یہان بھی بولا
کرتے ہین شیخی ناک کی راہ نکال دینگے + س (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ
وَجْہَہٗ خَرَجَ مِنْ وَجْہِہٖ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ نَظَرَ اِلَیْہَا بِعَیْنَیْہِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْہِ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ کَانَ بَطَشَتْہَا یَدَاہُ مَعَ الْمَاءِ
اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ مَشَتْہَا رِجْلَاہُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دھوتا ہی منھ اپنا
نکلتا ہی منھ اُسکے سے ہر گناہ کہ دیکھا تھا طرف اُسکے ساتھ آنکھون اپنی کے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یعنی جو گناہ
آنکھون سے ہوئے ہین جھڑ جاتے ہین پس جس وقت کہ دھوتا ہی اپنے ہاتھ نکلتا ہی ہاتھون اُسکے سے ہر گناہ کہ پکڑا تھا اُسکو ہاتھون
اُسکے نے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یعنے جو گناہ ہاتھ سے ہوئے ہین جھڑ جاتے ہین پس جب دھوتا ہی پاؤن اپنے
نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلے تھے اُسکی طرف پاؤن اُسکے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہان تلک کہ نکل آتا ہی پاک گناہون سے
روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلٰوۃٌ مَّکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہَا وَ
خُشُوْعَہَا وَرُکُوْعَہَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا قَبْلَہَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً وَّذٰلِکَ الدَّہْرَ کُلَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوے اُسکو نماز فرض پس اچھا کرے وضو اُسکا اور خضوع
اُسکا اور رکوع اُسکا مگر ہوتی ہی یہ نماز کفارہ اُن گناہون کا کہ پہلے کیے تھے اس سے جب تک کہ نہین کیا کبیرہ اور یہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہی یعنی
نماز کہ کفارہ گناہون کا ہی مخصوص کسی زمانہ پر نہین ہمیشہ ہی روایت کی یہ مسلم نے ف خشوع نماز کا یہ ہی کہ ظاہر و باطن کے آداب بجا لاوے
کہ دل ترسان ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور سواے نماز کے کسی اور چیز مین مشغول نہ ہووے اُدھر ہی دھیان رکھے اور بدن اور کپڑے
اور داڑھی سے کھیلے نہین اور داہنی اور بائین طرف منھ نہ پھیرے اور آنکھ بند نہ کرے اور رکوع کا ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اسلیے کہ رکوع خاص
مسلمانون کی نماز مین ہی یہود اور نصاری کی نماز مین علی العموم نہین اور جب تک کہ نہین کیا اُسنے کبیرہ مقصود یہ ہی کہ اسطرح کی نماز گناہون
صغیرہ کو دور کرتی ہی نہ کبیرہ کو + ح (وَعَنْہُ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی
الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی ثَلٰثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِیْهِمَا بِشَیْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِیِّ) اور انھین سے روایت ہی کہ وضو کیا اُنھون نے پس ڈالا یعنے پانی اوپر ہاتھ اپنے کے تین بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنے ناک سنکی بعد دینے پانی کے ناک مین پھر دھویا مُنھ اپنا تین بار پھر دھویا داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک یعنے کہنی سمیت تین بار پھر دھویا بایان ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر مسح کیا اپنے سر پہ پھر دھویا پانون داہنا اپنا تین بار پھر بایان پانون تین بار پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میرے کے پھر فرمایا جو وضو کرے وضو میرا سا کہ یہ ہی یعنے برعایت فرض اور سنتون کے پھر نماز پڑھے دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ اس نماز کے کچھ بخشا جاتا ہی واسطے اُسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہین **ف** تین بار سے زیادہ دھونا اعضاے وضو کا مکروہ ہی سب علما کے نزدیک اور مراد یہ ہی کہ اگر پورا عضو تین بار دھو چکا ہی تو اب زیادہ نہ کرے اسپر اور اگر ایک چلو سے آدھا عضو دھویا اور دوسرے سے آدھا تو یہ ایک بار ہی ہوا پس اسی طرح مثلاً چھ چلوون سے تین بار کو پورا کیا تو یہ زیادتی نہ ہوئی اور پھر نماز پڑھے دو رکعت دو رکعت ادنیٰ درجہ ہی اگر زیادہ بھی پڑھے افضل ہی یہ حدیث دلالت کرتی اسپر کہ بعد وضو کے نماز پڑھنی مستحب ہی اگر فرض یا سنتین موکدہ بھی پڑھے کافی ہین اور نہ بات کرے دل اپنے سے یعنے دل سے باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتھ نماز کے نہین ہین نہ کرے خیال اللہ ہی کی طرف لگائے رکھے اور اگر خطرے آدین اور اُنکو دفع کرے اور حضور سے باز نہ رکھین کچھ مضر نہین ۱۲ ع ح (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اُن دونون مین ساتھ دل اور مُنھ اپنے کے یعنے ساتھ باطن اور ظاہر کے متوجہ ہو مگر واجب ہوتی ہی واسطے اُسکے بہشت روایت کی یہ مسلم نے **ف** پھر کھڑا ہو یعنے حقیقۃً یا حکماً یعنے مثلاً بیٹھ کر پڑھے خصوصاً جبکہ عذر رکھتا ہو ۱۲ ع (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ هٰکَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحُمَیْدِیُّ فِیْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَکَذَا ابْنُ الْاَثِیْرِ فِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَکَرَ الشَّیْخُ مُحْیِ الدِّیْنِ النَّوَوِیُّ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ عَلٰی مَا رَوَیْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَالْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَاهُ مُحْیِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِی الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰی اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ جَامِعِهٖ بِعَیْنِهٖ اِلَّا کَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا) اور روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی تم سے کہ وضو کرے پس نہایت کو پہونچاوے یا فرمایا پس پورا کرے وضو پھر کہے اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله اور بیچ ایک روایت مسلم کے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله مگر کھولے جاتے ہین واسطے اُسکے دروازے بہشت کے آٹھون داخل ہو جس سے چاہے اسی طرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کے اور اسی طرح ابن اثیر نے بیچ جامع الاصول کے اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے بیچ آخر حدیث مسلم کے کہ جس طرح روایت کیا ہمنے اُسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنے شہادتین پر اس دعا کو ای بار خدایا کر مجھے توبہ کرنے والون سے اور کر مجھے پاکیزگی کرنے والون سے اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنۃ نے بیچ صحاح کے جسنے وضو کیا

پس اچھا وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کے بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلے ان محمداً سے **ف** دروازے بہشت
کے آٹھون یہان سب بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبھی ہر ایک کو بہشت کہتے ہین اُس حساب سے ہشت
بہشت بولتے ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے الخ یعنے جس طرح روایت مسلم کی ہمنے بیان کی وہی روایت محی الدین نے بھی
شرح مسلم مین نقل کی ہو اور اُسکے اخیر یہ عبارت بڑھادی ہو زاد الترمذی آخر تک ور کر مجھے توبہ کرنے والون سے یعنے توبہ کرین گناہون
سے اور رجوع کرین عیبون سے اور اس سے مراد یہ نہین ہو کہ ہمسے گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہ ہو کہ جب گناہ واقع ہووے تو توبہ الہام کر
اگرچہ گناہ بہت ہون تا مضمون اس آیۃ مین داخل ہووین ان اللہ یحب التوابین یعنے اللہ دوست رکھتا ہو توبہ کرنے والون کو یعنے اُنکو
کہ نہین پھرتے ہین دروازہ مولی اپنے کے سے اور نہین ناامید ہوتے رحمت اُسکی سے اور کر مجھکو پاکیزگی کرنے والون سے یعنے پاک ہودین
بُرے اخلاق سے پس اس مین اشارہ ہو اسپر کہ طہارت اعضاے ظاہر کی کہ ہمارے اختیار مین تھی بجا لائے اور طہارت احوال باطن
کی تیرے ہاتھ ہو پس نصیب کر اپنے فضل سے۔ رباعی ای درخم چوگان تو دل ہمچون گوی ٭ بیرون نہ ز فرمان تو جان یکسر موے ٭ ظاہر
کہ بدست ماست شستیم تمام ٭ باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی ٭ اور پس اچھا وضو کیا آخر تک بعد فاحسن الوضوء کے عبارت اس روایت
مین یون ہو ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ
ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء اور مگر کلمہ اشہد کا پہلے ان محمداً سے یعنے کلمہ اشہد کا کہ پہلے لفظ ان محمداً کے مصابیح والے نے ذکر
کیا ہو ترمذی نے نہین ذکر کیا پس یہ اعتراض ہو مصنف کا مصابیح والے پر کہ یہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری اور مسلم مین نہین ہو
بلکہ جامع ترمذی مین ہو پس اسکو حسان مین لانا چاہیے تھا اور معلوم کیا چاہیے کہ جزری نے حصن حصین مین ساتھ رمز ابن ماجہ
اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کے بیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا بھی ذکر کیا ہو یعنے یہ کلمہ تین بار پڑھے اور نسائی اور حاکم کی
روایت مین بعد اللہم اجعلنی آخر تک کے یہ بھی پڑھنا آیا ہو سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک
پس اولی یہ ہو کہ یہ سب ملا کر پڑھے اور مستحب ہین یہ اذکار نہانے والے کے لیے بھی ٭ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے روشن
پیشانی سفید اعضا اثر وضو کے سے پھر جو کہ چاہے تم مین سے یہ کہ دراز کرے روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** غر جمع اغر کی ہو یعنے سفید چہرہ اور محجل جسکے ہاتھ پانون سفید ہون یعنے بسبب وضو کے یہ اعضا روشن ہونگے
اور معنے یہ ہین کہ جب پکارے جاوینگے نمازی لوگون مین سے محشر مین یا طرف جنت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی
پیشانی کی یعنے پیشانی کے اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے تلک اور ایک کان سے دوسرے کان تلک خوب دھووے اور درازگی تحجیل کی
یہ ہو کہ ٹخنے کے اوپر تلک پانون دھووے اور ذکر درازگی تحجیل کا نہ کیا اسلیے کہ دونون آپس مین لازم ایک دوسرے کے ہین یعنے ایک
کی درازگی کو فرمایا تو دوسرے کی آپ سے سمجھی جاویگی ٭ ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ
یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور اُنھین سے روایت ہو کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچیگا زیور مومن کو یعنے جنت مین جہان تک
کہ پہونچیگا پانی وضو کا روایت کی یہ مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو اور ہرگز نہ طاقت رکھ سکوگے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہترین عملون تمہارے سے نماز ہی اور نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سیدھے رہو یعنے مستقیم رہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھی راہ چلو داہنے بائین میل نہ کرو ازبسکہ یہ امر بہت مشکل تھا فرمایا لن تحصوا یعنے اوپر طرح تمام وکمال کے استقامت نہین کر سکنے کے تم اور جب حکم کیا ساتھ نہ طاقت پانے کے استقامت پر اور نہ ادا کر سکنے کے حقوق اُسکے کو تمام افعال واحوال مین تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کے کہ اگر اسمین استقامت کروگے تو تدارک سب تقصیرات کا ہو جائیگا کہ وہ نماز ہی پس نگاہ رکھو شرائط اور آداب اُسکے اور ادا کرو حقوق بعد اُسکے اشارہ فرمایا ساتھ مقدمہ اُسکے کے کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہی وہ وضو اور طہارت ہی فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اُسکی یعنے سُنن اور آداب اُسکے نہین بجا لاتا مگر مومن کامل جو کہ ہمیشہ حاضر رہتا ہی ساتھ دل اور بدن اپنے کے بیچ درگاہ رب اپنے کے اسلیے کہ حاضر ہونا اُسکی درگاہ پاک مین بدون طہارت ظاہر و باطن کے بعید ہی ادب سے ۱۲ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دس نیکیان روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے ثواب جو وضو کا مقرر ہی زیادہ اُس سے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور لکھا ہی علما نے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہی کہ بعد وضو اول کے نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور پھر وضو کرے اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ تجدید وضو کی مستحب ہی جس وقت کہ پہلے وضو سے نماز پڑھ چکا ہو اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہی وضو پر وضو کرنا جس وقت کہ پہلے وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو ۱۲ ح ع

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ) روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کُنجی بہشت کی نماز ہی اور کُنجی نماز کی وضو ہی روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنے جیسے کہ دروازہ بغیر کُنجی کے نہین کھلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت مین نہین جاتا اسمین مبالغہ ہی محافظت کرنے نماز پر گویا نماز حکم ایمان مین ہی کہ بغیر اُسکے بہشت مین جانا میسر نہین ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہین کہ یہ سبب ہی دخول جنت کا ۱۲ ح ع (وَعَنْ شَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُّصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہی شبیب بن ابی روح سے اُسنے روایت کی ایک شخص سے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز صبح کی پس پڑھی سورہ روم پس متشابہ ہوا حضرت صلعم پر پس جب نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہی لوگون کا نماز پڑھتے ہین ساتھ ہمارے اور نہین اچھا وضو کرتے اور سوا اسکے نہین کہ ہمپر اشتباہ ڈالتے ہین قرآن کو یہ لوگ روایت کی یہ نسائی نے **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ سنن اور آداب کامل کرنے والے ہین واجب کو اور سبب برکت کے ہین اور برکت اُنکی سرایت کرتی ہی غیر مین جیسے کہ قصور کرنا اُن مین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہی اور اُنکے نہ ادا کرنے مین دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی اور یہ حدیث باعث عبرت کی ہی اُن لوگون کے لیے کہ تاثیر صحبت سے غافل ہین نہین دیکھتے کہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کے حالت پڑھنے قرآن کے مین کہ بہت وقت نزدیکی کا ہی صحبت ایک ادنی امتی کی نے کہ کوئی آداب یا سنت وضو کے اُس سے رہگئے ہونگے تاثیر کی کہ قراۃ مین

تشابہ لگا پس کیا حال ہوگا انکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی ہیں گرفتار ہیں شب و روز عیاذاً باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنے والے کا میرک شاہ نے اغر غفاری لکھا ہے + ع ج (وعن رجل من بنی سلیم قال عدهن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدی او فی یدہ قال التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملأہ والتکبیر یملأ ما بین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطہور نصف الایمان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن) اور روایت کی ایک شخص نے نبی سلیم میں سے کہ کہا گنا ان باتوں کو یعنی جو آگے مذکور ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ہاتھ میرے کے یا بیچ ہاتھ اپنے کے فرمایا سبحان اللہ کہنا یعنی ثواب اسکا بھر دیتا ہے آدھی ترازو اور الحمد للہ بھر دیتا ہے اسکو یعنی الحمد للہ کہنا ساتھ سبحان اللہ کے ملکر بھر دیتا ہے یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہے اس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاک رہنا آدھا ایمان ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے

ف یا بیچ ہاتھ میرے کے یہ شک راوی ہے یعنی پکڑیں حضرت نے انگلیاں میری یا انگلیاں اپنی اور ہتھیلی پہ بند کرکے پانچ باتیں گنیں اور روزہ آدھا صبر ہے یعنی پورا صبر تو یہ ہے کہ نفس کو طاعت پر روک رکھے یعنی بجا لاوے اور گناہوں سے روکے یعنی نہ کرے پس روزہ میں نفس کو طاعت پر روک رکھا ہوتا ہے اس باعتبار آدھا صبر ہے + ع (وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطایا من فیہ واذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجہہ خرجت الخطایا من وجہہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ فاذا مسح برأسہ خرجت الخطایا من رأسہ حتی تخرج من اذنیہ فاذا غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ ثم کان مشیہ الی المسجد وصلاتہ نافلۃ لہ رواہ مالک والنسائی) اور روایت ہے عبد اللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرتا ہے بندہ مومن یعنی ارادہ کرتا ہے وضو کا پھر کلی کرتا ہے نکلتے ہیں گناہ منہ اسکے سے اور جس وقت کہ ناک سنکتا ہے نکلتے ہیں گناہ ناک اسکی سے پس جس وقت دھوتا ہے منہ اپنا نکلتے ہیں گناہ منہ اسکے سے یہاں تک کہ نکلتے ہیں نیچے پلکوں آنکھوں اسکی سے پس جبکہ دھوتا ہے دونوں ہاتھ اپنے نکلتے ہیں گناہ ہاتھوں اسکے سے یہاں تک کہ نکلتے ہیں نیچے ناخونوں دونوں ہاتھوں اسکے سے پس جبکہ مسح کرتا ہے سر اپنے کو نکلتے ہیں گناہ سر اسکے سے یہاں تک کہ نکلتے ہیں دونوں کانوں اسکے سے پس جب دھوتا ہے دونوں پانوں اپنے نکلتے ہیں گناہ پانوں اسکے سے یہاں تک کہ نکلتے ہیں نیچے ناخونوں پانوں اسکے سے پھر ہوتا ہے چلنا اسکا طرف مسجد کے اور نماز پڑھنی اسکی زیادتی واسطے اسکے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے

ف یہاں تک کہ نکلتے ہیں دونوں کانوں اسکے سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کان داخل سر کے ہیں جیسے کہ مذہب حنفی ہے اسلیے کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیتے بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا ہے اس سے مسح کانوں کا بھی کر لیتے ہیں اور نماز پڑھنی اسکی زیادتی واسطے اسکے یعنی گناہوں سے بسبب وضو کے پاک ہو چکا اب نماز زیادہ ہوتی ہے یعنی سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے + ع (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انا قد رأینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یأتوا بعد فقالوا کیف تعرف من لم یأت بعد من امتک یا رسول اللہ فقال ارأیت لو ان رجلا لہ خیل غر محجلۃ بین ظہری خیل دہم بہم الا یعرف خیلہ قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانہم یأتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطہم علی الحوض رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ میں یعنی جنت البقیع

دعاے مغفرت کے لیے پھر کہا سلام ہو تمپر ای جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہے گا اللہ ساتھ تمھارے ملنے والے ہین اور آرزو
رکھتا ہون مین یہ کہ دیکھون بھائیون اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہین ہم بھائی آپ کے ای رسول خدا کہا کہ تم ہو یار میرے اور بھائی میرے
وہ ہین کہ نہین آئے ابھی پس عرض کیا صحابہ نے کس طرح پہچانوگے تم یعنے قیامت مین اُنکو کہ نہین آئے امت تمھاری مین سے ای رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا خبر دو مجکو اگر ہو ایک شخص کہ ہون واسطے اُسکے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون درمیان گھوڑون
نہایت سیاہ کے کیا نہین پہچانیگا گھوڑے اپنے کو عرض کی صحابہ نے کہ ہان مقرر پہچانیگا ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنے
قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتھ پانون اثر وضو کے سے یعنی پس اس علامت سے اُنکو پہچانونگا اور مین ہونگا میر سامان اُنکا اوپر حوض
کوثر کے روایت کی یہ مسلم نے ف تم ہو یار میرے یعنے تم بھائی بھی ہو اور رفیق خاص میرے ہو اور ابھی نہین پیدا ہوئے ہین اور بعد
میرے پیدا ہونگے یعنے تابعین وغیرہ وہ نرا بھائی چارہ ہی اسلام کا رکھتے ہین میرے ساتھ اور مین ہون میر سامان یعنے کاروبار مغفرت
اور رفعت درجات اُنکے کا درگاہ صمدیت مین پہلے جاکر درست کرتا ہون ۔ ح (وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاَنْظُرُ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِيْ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ
خَلْفِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ
اِلٰى اُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ اَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ
اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطے اُسکے
ساتھ سجدے کے دن قیامت کے اور مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اُنکو کہ اُٹھاوین سر اپنا پس دیکھونگا مین طرف اُس چیز
کے کہ آگے میرے ہی پس پہچانونگا مین امت اپنی کو درمیان امتون کے اور دیکھونگا پیچھے اپنے مانند اسی کے یعنے ازدحام خلق کا پس پہچانونگا
امت اپنی کو اور داہنے اپنے مانند اسی کے اور بائین اپنے مانند اسی کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پہچانوگے تم امت اپنی کو
درمیان امتون کے درمیان حضرت نوح کے امت تمھاری تک مین فرمایا وہ یعنے امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون
ہونگے بسبب نشان وضو کے نہین ہوگا کوئی اس طرح سے سوائے اُنکے اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دیے جاوینگے وہ عمل نامہ اپنے داہنے
ہاتھون مین اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دوڑیگی آگے اُنکے اولاد اُنکی یعنے خردسال روایت کی یہ احمد نے ف اُٹھاوین سر اپنا یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین جب حاضر ہونگے تو شفاعت کے لیے سجدے مین جاوینگے مقدار ایک ہفتہ کے
سجدے مین رہینگے پھر حکم ہوگا کہ سر اُٹھا ای محمد اور چاہ ای محبوب میرے جو کچھ چاہتا ہی تو دیا جاوے تجکو پس حضرت سر اُٹھاوینگے
اور زبان ساتھ شفاعت خلق کے کھولینگے اور دروازہ شفاعت کا کھلوا دینگے اور یہ جو فرمایا کہ آگے پیچھے اور داہنے بائین مانند
اسی کے مراد یہ ہی کہ ہر طرف امت کو دیکھونگا اسمین اشارہ ہی طرف کثرت اُنکی کے اور تفاوت مراتب اُنکے کے اور درمیان نوح
کے امت تمھاری تک مین یعنے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے ابتک کہ مدت مدید ہی اسمین بہت سی امتین گذری ہین
اُنمین سے اپنی امت کو کیونکر پہچانوگے اور نوح علیہ السلام کا نام لیا اور نبی کا نہ لیا اسلیے کہ یہ مشہور ہین باب ما یوجب الوضوء
باب اُس چیز کا کہ موجب ہو وضو کی ف یعنے اسمین بیان اُن چیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت
امام اعظم کے وضو ٹوٹتا ہی اُن چیزون سے پاخانہ یا پیشاب کے رستہ سے جو چیز نکلے یعنے پاخانہ پیشاب بائی وغیرہ مگر ہوا جو مرد یا عورت

سے آگے کے تتر سے نکلتی ہی اُس سے وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اُس چیز سے کہ نجس ہو یعنے خون پیپ وغیرہ اور بدن مین سے
آپ سے نکلکر اُس جگہ پہونچے کہ اُسکو دھونا وضو یا غسل مین لازم ہی یعنے اگر ناک کے بانسے تک یا آنکھ کے اندر ہی تو نہین ٹوٹیگا اسلیے کہ
اُنکا دھونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہی قی کرنے سے مُنہ بھر کر قی مین خواہ اناج نکلے یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنے سودا اور بلغم سے نہین ٹوٹتا
اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کرے تو اسمین بھرنا مُنہ کا شرط نہین بلکہ برابر تھوک کے یا غالب ہو گا تھوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا
تو نہین اور اگر تھوڑی تھوڑی قی ایک ہی متلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو مُنہ بھر جاوے اُس سے وضو جاتا رہتا ہی اور جس
چیز سے وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس بھی نہین ہی مثلاً تھوڑی سی قی کی یا خون کہ نہ بہا نجس نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونے سے اور نشے سے
اور بیہوش ہو جانے سے اور قہقہہ بالغ کے سے اُس نماز مین کہ رکوع سجود والی ہو اور بمباشرت فاحشہ سے اور مباشرت فاحشہ یہ ہی
کہ شرم مرد اور عورت کے مل جاوین یا دو عورتون کے یا دو مردون کے ساتھ انتشار کے یعنے کھڑے ہونے کے اور ٹوٹتا ہی سونے
سے لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنے بدن پر یا دیوار وغیرہ پر لیکن اس طرح سو جاوے کہ اگر تکیہ کی چیز ہٹا لیوے تو گر پڑے اور اگر اس طرح سو جاوے
کہ مقعد زمین سے اُٹھ جاوے یعنے پہلو پر یا کولون پر یا چت یا مُنہ کے بل یا کولے کو دیوار وغیرہ سے لگا کر یا پیٹ پانون پر لگا کر جھکا ہو
سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کھڑا کھڑا سو جاوے یا بیٹھکر سواے مضمون مذکورہ کے یا رکوع کی حالت مین یا سجدے کی حالت
مین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہ ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کے ہون اور اگر کیڑے زخم مین سے نکلین یا گوشت کٹ کر گر پڑے تو نہین ٹوٹتا اور
اگر جونک لگاے اور وہ لہو پیکر بھر گئی یا بڑی چچڑی نے پیٹ بھر کر لہو پیا تو بھی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین اور اگر ایک شخص کی آنکھ
دکھتی ہی اور آنسو نکلتے ہین اُس سے بھی وضو جاتا رہتا ہی لیکن اگر ہمیشہ جاری رہین تو صاحب عذر ہو جاتا ہی اکثر لوگ اس مسئلہ سے غافل
ہین اسی طرح اگر کان دکھتا ہی اور اُس سے پیپ یا کچلہو نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر درد کان کے پیپ وغیرہ کان سے نکلے تو
نہین جانے کا یہ چیزین توڑنے والی وضو کی کہ بیان ہوئین ان مین سے دو چیزون پر تو اتفاق ہی سب علما کا کہ اُنسے وضو جاتا
رہتا ہی وہ جو چیز کہ نکلے آگے پیچھے سے اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ ہین ملتقی در مختار ✤ **الفصل الاول** فصل پہلی (عن
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تُقبل الصلوة من احدث حتى يتوضأ متفق عليه) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین قبول کی جاتی نماز اُس شخص کی کہ بے وضو ہو جب تلک کہ وضو نہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے **ف** یہ اُسکے حق مین ہی کہ پانی رکھتا ہو اور قدرت بھی رکھتا ہو اُسکے استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نہ رکھتا ہو اُسکے
استعمال کی تو تیمم کر لے ساتھ خاک کے اور اگر نہ پانی پاوے اور نہ خاک اور قدرت انپر نہ رکھتا ہو کہ اُسکو فاقد الطہورین کہتے ہین وہ نماز
نہ پڑھے جب پانی وغیرہ پاوے تو قضا پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ واسطے حرمت وقت کے پڑھ لے اور جب پانی یا
خاک ملے تو قضا کرے ہمارے علما نے لکھا ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کے قصداً نماز پڑھے اور حرمت وقت کا بھی اُسے ارادہ نہو
تو وہ کافر ہو جاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کے نماز پڑھے لوگون کی شرم کر کے تو بھی کافر ہوتا ہی کیونکہ دونون صورتون مین اسنے شرع کو
حقیر جانا د ع ح (وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تُقبل صلوة بغير طهور ولا صدقة من غلول رواه مسلم)
اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز بغیر طہارت کے اور نہین قبول ہوتی
خیرات مال حرام مین سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہی بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سے اور امید

رکھتا ہی ثواب کی کا فر ہو جاتا ہی ٭ ع (وعن علی قال کنت رجلاً مذاءً فکنت استحیی ان اسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنتہ فامرت المقداد فسألہ فقال یغسل ذکرہ ویتوضأ متفق علیہ) اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تھا مین ایک شخص بہت مذی ڈالنے والا پس تھا مین حیا کرتا یہ کہ پوچھون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم اُسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی یا وضو واسطے ہونے بیٹی اُنکی کے یعنے نکاح میرے بین پس امر کیا مین نے مقداد کو یعنے پوچھنے کا حضرت سے پس پوچھا اُسنے یعنے اس طرح کہ ایک شخص ایسا ہی اُسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دھو ڈالے ستر اپنے کو اور وضو کرلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوت کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ساتھ مباشرت عورتون کے ہی روبرو خسر کے مناسب نہین ٭ ح

(وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست النار رواہ مسلم قال الشیخ الامام الاجل محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ ہذا منسوخ بحدیث ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ متفق علیہ) اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کھانے اُس چیز کے سے کہ پہونچے اُسکو آگ یعنے جو چیز آگ سے پکی ہو روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ محی السنۃ نے رحمت ہووے اللہ کی اُنپر یہ حکم منسوخ ہی ساتھ حدیث ابن عباس کے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درود ہو جیو اللہ کا اُنپر اور سلام کھایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی اور نہین وضو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دوسری تاویل اس حدیث مین یہ کرتے ہین کہ مراد وضو سے یہان دھونا ہاتھ اور منھ کا ہی واسطے دور کرنے چکنائی کے کہ یہ سنت ہی اور اُسکو وضو طعام کہتے ہین اس صورت مین منسوخ کہنے کی حاجت نہین ٭ ح

(وعن جابر بن سمرۃ ان رجلاً سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارک الابل قال لا رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت بکری کے سے یعنے اُسکے کھانے سے اگر وضو جاتا رہتا ہی تو پھر کرون فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اُسنے کیا وضو کرون مین کھانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہان وضو کر کھانے گوشت اونٹ کے سے کہا اُسنے کہ نماز پڑھون مین بیچ جگہہ رہنے بکریون کے کہا کہ ہان کہا اُس شخص نے نماز پڑھون مین بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے فرمایا کہ نہین روایت کی یہ مسلم نے ف نزدیک امام احمد بن حنبل کے کھانے گوشت اونٹ کے سے وضو کرنا آتا ہی اسلیے کہ وہ ظاہر حدیث پہ عمل کرتے ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطے کہ اُنکے نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کے ہی یعنے ہاتھ منھ دھو ڈالنا کیونکہ اُسکے گوشت مین بساندہ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کے گوشت سے یا یہ حدیث منسوخ ہی اور اونٹون کے بندھنے کی جگہہ جو نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہی تو یہ نہی تنزیہی ہی اور منع اسلیے فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہی اُسکے بھاگنے کا اور لات مارنے کا بخلاف بکریون کے کہ غریب ہوتی ہین اور یہ جائز ہونا اور منع ہونا اُس صورت مین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سے اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بھی پڑھنی مکروہ ہوگی ع

(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئاً فاشکل علیہ اخرج منہ شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتاً او یجد ریحاً رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک

تمھارا بیچ پیٹ اپنے کے کچھ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کے پس شبہہ ہوا اوپر اُسکے کہ آیا نکلی ہی اس سے کچھ چیز یا نہین پس نہ نکلے مسجد مین
سے یعنی وضو کے لیے یہان تلک کہ سُنے آواز یا معلوم کرے بو روایت کی یہ مسلم نے ف یہان تلک کہ سنے آواز یا معلوم کرے
بو یہ باعتبار غالب کے ہی غرض اس حدیث سے یہ ہی کہ یقیناً معلوم ہو وے نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سنے اور بو نہ پاوے جب وضو ٹوٹا
سمجھے ٭ ح ٭ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودھ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطے اُسکے چکنائی ہی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد کھانے چکنی چیز کے کلی کرنی مستحب ہی اسلیے کہ مُنھ مین بقیہ اُسکا
کچھ رہتا ہی مبادا حالت نماز مین پیٹ مین پہونچے اور اسی پر قیاس کی جاتی ہی جو چیز کہ مُنھ مین لگ رہی ہی اور خوف ہو پیٹ مین پہونچنے کا
اُس سے بھی کلی کرے کہ مستحب ہی اور اس سے علما نے استنباط کیا ہی دھونا دونون ہاتھون کا پہلے کھانا کھانے سے ستھرائی کے لیے
مگر یقین ہو ستھرائی ہاتھون کا نجاست اور میل سے تو نہ دھووے اور اسی طرح بعد فارغ ہونے کے کھانے سے بھی دھووے مگر ہاتھون
کو اگر کچھ نہ لگا ہو بسبب اسکے کہ کھانا خشک تھا یا چمچے وغیرہ سے کھایا ہی تو خیر نہ دھووے اور مناسبت اس حدیث کو ساتھ باب کے
یہ ہی کہ کلی مذکورہ تتمات وضو سے ہی ٭ ع (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوٰتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰی
خُفَّیْہِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُہٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُہٗ یَا عُمَرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے یعنے ایک وضو سے پانچون نمازین پڑھین اور مسح کیا اوپر موزون کے پس
کہا واسطے اُنکے حضرت عمر نے تحقیق کی تم نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھی کرتے اُسکو پس فرمایا قصداً کیا مین نے اُسکو اے عمر روایت
کی یہ مسلم نے ف ایک چیز کہ نہ تھے کرتے یعنی کئی نمازین ایک وضو سے پڑھین اور موزہ پر مسح کیا یہ معمول پہلے سے اسطرح پر نہ تھا
بلکہ ہر نماز کے لیے وضو تازہ کرتے تھے اسکے جواب مین فرمایا کہ قصداً مین نے کیا یعنی تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کرلین ٭ ح (وَعَنْ
سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّہْبَاءِ وَہِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ
فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی سوید بن نعمان سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس سال کہ خیبر فتح کیا یہان تک کہ جسوقت
پہونچے بیچ صہبا کے کہ نام شہر کا ہی وہ ہی نزدیک خیبر کے نماز پڑھی عصر کی پھر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اُسکو پس
گھولے گئے پس کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا ہمنے پھر کھڑے ہوتے طرف نماز مغرب کے پس کلی کی اور کلی کی
ہمنے پھر نماز پڑھی اور نہ کیا وضو روایت کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کھاوے تو اُس سے وضو
نہین ٹوٹتا ٭ ح ٭ **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ
اَوْ رِیْحٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وضو کرنا مگر آواز سے یا بو سے
روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یعنے شک سے وضو نہین جاتا جب تک یقین نہو یعنی فقط قراقر سے وضو نہین جانے کا جب یقین
ہو نکلنے بائی کا ٹوٹا جانیو ع (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہا پوچھا مین نے یعنے بواسطہ مقداد کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا

پس فرمایا نکلنے مذی کے سے وضو آتا ہے اور نکلنے منی کے سے غسل روایت کی یہ ترمذی نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوٰۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم رواہ ابو داود والترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجۃ عنہ وعن ابی سعید) اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پھیرنا روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علی سے اور ابی سعید سے ف یعنے تکبیر کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور سب چیزیں حلال یعنے کھانا پینا اور سب کام منافی نماز کے اسپر حرام ہوتے ہیں اور سلام پھیرتے ہی وہی چیزیں حلال ہو جاتی ہیں ٭ ح ٭ (وعن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازہن رواہ الترمذی وابو داود) اور روایت ہے علی بن طلق سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت حدث کرے ایک تمہارا یعنے بائی بغیر آواز کے نکلے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کے پاس بیچ مقعدوں انکی کے روایت کی ترمذی اور ابوداؤد نے (وعن معاویۃ ابن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السہ فاذا نامت العینان استطلق الوکاء رواہ الدارمی) اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ آنکھیں سربند ہیں سرین کی پس جسوقت سو جاتی ہیں آنکھیں کھل جاتا ہے سربند روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے جب آدمی جاگتا ہے تو گویا بند بندھا ہے اسکے مقعد پر کہ رکتی ہے ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہے اور جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور گمان ہوتا ہے نکلنے ہوا کا پس اسی گمان کے لیے نیند سے وضو ٹوٹتا ہے ٭ ع (وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابو داود وقال الشیخ الامام محیی السنۃ رحمہ اللہ ہذا فی غیر القاعد لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضؤن رواہ ابو داود والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم) اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سربند سرین کی دونوں آنکھیں ہیں پس جو شخص کہ سو گیا پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا شیخ امام محیی السنۃ نے رحمت کرے انکو اللہ یہ حکم جو ہے سوائے بیٹھنے والے کے ہے اسواسطے کہ صحیح ہوا ہے انس سے کہ کہا تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہاں تلک کہ جھک جاتے تھے سر انکے پھر نماز پڑھتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے مگر یہ کہ ذکر کیا ترمذی نے لفظ ینامون کا بدلے ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے ف سوا بیٹھنے والے کے یعنے یہ حکم اس شخص کے حق میں ہے کہ سو جاوے لیٹ کر پس جو سووے بیٹھے ہوئے اسطرح کہ ٹھہری رہے مقعد اسکی زمین پر پھر جاگے اور مقعد اسکی اسی طرح ٹھہری ہو زمین پر پس نہیں ٹوٹتا وضو اسکا اگرچہ بہت سو رہا ہو چنانچہ حدیث انس سے کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹھے ہوئے سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور قسمیں بیٹھنے کی کہ فقہ میں مذکور ہیں قیاس سے یا اور حدیثوں سے ثابت کی ہیں ٭ ح ع (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ الترمذی وابو داود) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق وضو لازم ہے اوپر اس شخص کے کہ سو جاوے لیٹ کر پس تحقیق جسوقت کہ لیٹتا ہے ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اسکے یعنے پھر خوف ہے ہوا نکلنے کا روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف کہا میرک شاہ نے یہ منکر ہے راوی اسمیں یزید الدالانی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات کے ہے ٭ ع ٭ (وعن بسرۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مس

أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے بسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہاتھ لگاوے ایک تمہارا ذکر اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابو داؤد ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ستر کے چھونے سے وضو کے ٹوٹنے میں اختلاف کیا ہے علما نے بلکہ صحابہ کرام رض میں بھی اختلاف تھا امام شافعی رح کے نزدیک اگر ستر کو ننگی ہتیلی سے چھوئے وضو جاتا رہتا ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک نہیں ٹوٹتا دلیل انکی ہے حدیث مابعد کی کہ ساتھ روایت قیس بن علی کے کہ اُنہوں نے اپنے باپ سے روایت کی مسند ابی حنیفہ میں مذکور ہے اور بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں جسکو شبہہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکھے خاطر جمع ہو جائیگی اور ابن ہمام نے لکھا ہے حق یہ ہے کہ دونوں حدیثیں درجہ حسن سے باہر نہیں پر ترجیح ہے حدیث طلق کو جو آگے مذکور ہوتی ہے اسلیے کہ حدیث مرد کی قوی ہوتی ہے کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکھتے ہیں بہ نسبت عورتوں کے اسلیے گواہی دو عورتوں کی بمنزلہ گواہی ایک مرد کے ہوتی ہے (وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوخٌ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ بَعْدَ قُدُومِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ) اور روایت ہے طلق بن علی سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونے آدمی کے سے ستر اپنے کو پیچھے اسکے کہ وضو کیا اُسنے فرمایا اور نہیں ہے وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اُس سے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا شیخ محی السنہ رحمہ اللہ نے یہ منسوخ ہے اسواسطے کہ ابوہریرہ مسلمان ہوئے پیچھے آنے طلق کے اور تحقیق روایت کی ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ پہونچاوے ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ستر اپنے کے کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ اسکے کے کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ شافعی اور دارقطنی نے اور روایت کی نسائی نے بسرہ سے مگر کہ نہیں ذکر کیا کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ کے کچھ چیز ف یہ کلام شافعیہ کا ہے کہ جب ابوہریرہ اسلام بعد طلق کے لائے تو سننا انکا حدیث کو بھی بعد سننے طلق کے ہوئیگا پس حدیث ابوہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ بعد اسلام لانے ابوہریرہ کے سے یہ کیونکر لازم آتا ہے کہ ابوہریرہ نے سنا بھی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے سنا ہو دعوی تمہارا تو جب صحیح ہو کہ یہ ثابت کرو کہ طلق مر پہلے اسلام لانے ابی ہریرہ کے سے یا چلا گیا اپنے وطن کو اور نہیں صحبت میں رہا حضرت کے بعد اسکے اور کہا مظہر نے کہ اوپر تقدیر تعارض دو حدیثوں کے پھرتے ہیں ہم طرف اقوال صحابہ کے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو داؤد اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتے تھے کہ چھونے ستر کے سے وضو نہیں ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب ثوح ع + (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا بِحَالٍ إِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَيْضًا إِسْنَادُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ) اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے بعضی بی بیوں اپنی کا پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہ کرتے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کے ساتھ کسی حال کے سند عروہ کی عائشہ سے اور نہ بھی سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ سے اور کہا ابو داؤد نے یہ حدیث

مرسل ہے اسلیے کہ ابراہیم تیمی نے نہیں سنا حضرت عائشہؓ سے ف اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے علماء کا امام شافعی اور امام احمدؒ کے نزدیک
وضو ٹوٹ جاتا ہے ساتھ چھونے عورت غیر محرم کے اور امام مالکؒ کے نزدیک ساتھ شہوت کے چھوئے تو جاتا ہے اور نہیں تو نہیں اور
امام اعظمؒ کے نزدیک نہیں جاتا دلیل انکی یہ حدیث ہے اور حدیث حضرت عائشہؓ کی کہ صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ
جب حضرت رات کو نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو میں سوتی ہوتی تھی اور ہوتے تھے دونوں پانوں میرے بیچ جگہ سجدہ آنحضرت صلعم کے پس
وقت سجدہ کے پانوں میرے ٹھوک دیتے میں سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چھونے عورت کے سے وضو نہیں جاتا اور یہ جو کہیں کہا کہ عروہ
کو سماع حضرت عائشہؓ سے نہیں ہے یہ قول ہرگز صحیح نہیں ہوتا صحیحین میں اکثر حدیثوں سے سماع عروہ کا حضرت عائشہ سے ثابت ہوتا ہے
اس بات کے نقل کرنے میں مصنف مشکوۃ کا چوک گیا ہے قول ترمذی کے سے یہ مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا ابو داؤد نے یہ مرسل ہے یعنے ایک
نوع مرسل کی ہے یعنے منقطع جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث مرسل حجت ہے نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کے پس یہ بھی باعث طعن نہیں
ح ح (وعن ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلی رواہ ابو داؤد و
ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ بکری کا یعنے گوشت شانہ بکری بریان کا پھر پونچھ لیا
ہاتھ اپنا ساتھ ٹاٹ کے کہ تھا بچھا ہوا نیچے حضرت کے پھر کھڑے ہوگئے پس نماز پڑھی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف پس نماز
پڑھی یعنے وضو نہ کیا اسمیں دلیل ہے اسپر کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتھ منہ کو نہ لگے تو
وضو نا ہاتھ منہ کا کچھ ضرور نہیں ۲ ع ح ۱ (وعن ام سلمۃ انہا قالت قربت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جنبا مشویا فاکل منہ ثم قام الی الصلوۃ
ولم یتوضأ رواہ احمد) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ انھوں نے کہا لے گئی میں طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو بھنا ہوا پس کھایا
اسمیں سے پھر کھڑے ہوے طرف نماز کے اور نہ وضو کیا یعنے نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ منہ دھویا روایت کی یہ احمد نے الفصل الثالث
فصل تیسری (عن ابی رافع قال اشہد لقد کنت اشوی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن الشاۃ ثم صلی ولم یتوضأ رواہ مسلم) روایت
ہے ابی رافع سے کہا قسم کھاتا ہوں میں تحقیق تھا میں بھونتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ بکری کا یعنے جو چیز پیٹ میں ہوتی
ہے دل اور کلیجی وغیرہ پس کھاتے تھے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے روایت کی یہ مسلم نے (وعنہ قال اہدیت لہ شاۃ فجعلہا فی القدر
فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ہذا یا ابا رافع فقال شاۃ اہدیت لنا یا رسول اللہ فطبختہا فی القدر قال ناولنی الذراع یا ابا رافع
فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع الآخر فناولتہ الذراع الآخر ثم قال ناولنی الذراع الآخر فقال یا رسول اللہ انما للشاۃ ذراعان فقال
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو سکت لناولتنی ذراعا فذراعا ما سکت ثم دعا بماء فمضمض فاہ وغسل اطراف اصابعہ ثم
قام فصلی ثم عاد الیہم فوجد عندہم لحما باردا فاکل ثم دخل المسجد فصلی ولم یمس ماء رواہ احمد ورواہ الدارمی عن ابی عبید الا انہ لم یذکر
ثم دعا بماء الی اخرہ) اور روایت ہے ابو رافع سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے انکے بکری پس ڈالا اسکو ہانڈی میں یعنے پکانے کے لیے پس
آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ اے ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بھیجی گئی ہے واسطے میرے اے رسول خدا کے پس پکایا
میں نے اسکو ہانڈی میں فرمایا حضرت نے دے مجکو دست اے ابو رافع پس دیا میں نے انکو دست پھر فرمایا دے مجکو دست اور
پس دیا میں نے دست اور پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس کہا اے رسول خدا کے نہیں ہوتے واسطے بکری کے مگر دو دست یعنے
سو دونوں دے ہی چکا اور کہاں سے لاؤں پس فرمایا واسطے انکے حضرت نے درود بھیجے اللہ کا انپر اور سلام خبردار ہے تحقیق

تو اگر چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست جب تک کہ چپکا رہتا پھر منگوایا پانی پس دھویا منہ اپنا یعنے کلی کی اور دھوئے پوروے انگلیون
کے پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی پھر گئے طرف اُنکے یعنے ابو رافع اور اہل اُنکی کے پس پایا نزدیک اُنکے گوشت ٹھنڈا پس کھایا
پھر داخل ہوئے مسجد مین اور نماز پڑھی یعنے اداے شکرانہ کے لیے اور نہ استعمال کیا پانی یعنے نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی یہ احمد نے
اور روایت کی دارمی نے ابی عبید سے مگر یہ کہ نہین ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک ف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت
بھاتا تھا دست تا قوت بدن حاصل ہو اور عبادت مولیٰ بخوبی ادا ہو اور یہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست یعنے اگر تو چپکا رہتا تو اللہ
تعالیٰ از راہ معجزہ میرے کے یعنے نہایت دست پیدا کرتا جاتا از بس کہ تو نے یہ جواب دیا بھر گئے اور شاید کہ اُنکے جواب سے اسلیے بھر گئے کہ حضرت
کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب باری تعالیٰ کے تھا اُنکے جواب سے اسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونے کے طرف رد جواب اُسکے کے
ع (وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُبَيٌّ وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهَذَا الطَّعَامِ
الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَا أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا تھا مین اور ابی
بن کعب اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے پس کھایا ہمنے گوشت اور روٹی پھر منگوایا مین نے پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نے کیون وضو کرتے
ہو پس کہا مین نے واسطے اس کھانے کے کہ کھایا مین نے پس کہا ان دونون نے کیا وضو کرتے ہو کھانے پاکیزہ چیز کے سے نہین وضو
کیا اس سے اس شخص نے کہ وہ بہتر ہی تجھسے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ احمد نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ
امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تھے کہتے
بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چھونا اُسکو اپنے ہاتھ سے یہ بھی ملامسہ سے ہی اور جو شخص کہ بوسہ لے اپنی عورت کا یا چھوئے اُسکو
اپنے ہاتھ سے پس اُسپر ہی وضو روایت کی یہ مالک اور شافعی نے ف ملامسہ سے ہی یعنے کلام اللہ مین جو مذکور ہی کہ ان ان چیزون سے
وضو لازم آتا ہی اُسمین یہ بھی ہی او لامستم النساء یعنے یا ملامسہ کرو عورت کو پس ابن عمر نے کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتھ لگانا اُسکو داخل
ہی ملامسہ مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی مذہب شافعی بھی یہی ہی وہ معنی ملامسہ کے لیتے ہین ہاتھ لگانا اور امام اعظم صاحب معنی ملامسہ کے
جماع کرنے کے لیتے ہین اور خوب دلیلین اسپر لاتے ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ
امْرَأَتَهُ الْوُضُوءُ رَوَاهُ مَالِكٌ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تھے کہتے بوسہ لینے ایک شخص کے سے اپنی عورت کا وضو آتا ہی روایت کی یہ مالک
نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوا مِنْهَا) اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق عمر بن الخطاب نے
کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہی یعنے داخل ہی لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہی پس وضو کرو اُس سے ف ان قولون صحابہ کے سے
معلوم ہوتا ہی کہ عورت کے چھونے سے وضو جاتا رہتا ہی جیسے کہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتے ہین کہ اول تو یہ روایتین
سب موقوف صحابیون پر ہین حکم اُنکا مرفوع کا سا نہین اور دوسرے اُنکے نزدیک درجہ صحت کو بھی یہ روایتین نہین پہونچتین اور قطع نظر
اسکے پہلے جو مذکور ہوئی حدیث حضرت عائشہ رضی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کے چھونے سے
وضو نہین جاتا اور مسند ابی حنیفہ مین روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیس فی القبلۃ الوضوء
یعنے بوسہ لینے سے وضو نہین آتا پس شاید یہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم ف ح ع (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَمِيمٍ
الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيمٍ

الدَّارِيِّ وَلَا رَآهُ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُولَانِ اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سے اُنھوں نے نقل کی تمیم داری سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہی ہر خون بہنے والے سے روایت کی یہ دونون دارقطنی نے اور کہا دارقطنی نے کہ عمر بن عبد العزیز
نے نہین سنا تمیم داری سے اور نہ دیکھا اُسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہ دونون راوی مجہول ہین ف عمر بن عبد العزیز پوتے ہین مروان
کے نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تھے خصوصاً ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نے فاطمہ بنت عبد الملک سے کہ بی بی اُنکی
تھی پوچھا کہ کچھ احوال اپنے میان کا بیان کرو اُنھون نے کہا کہ لوگ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے تو ہوتے ہی ہین
لیکن اپنے رب سے ڈرنے والا اُسکے برابر مین نے کسی کو نہین دیکھا جب گھر مین آتا تو مصلی پر اپنے کو ڈال دیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا
یہان تک کہ نیند اُسپر غالب آتی پھر جاگتا اور اسی طرح کرتا تمام رات اور مناقب اُنکے بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتے تھے
ایک رکعت مین اور کبھی ایک ہی آیۃ بار بار پڑھتے تمام رات اور ایک رات یہ سو رہے تہجد کو نہ اُٹھے پس ایک برس تک سوئے نہین تمام
شب عبادت کرتے رہتے تا نفس سزا پاوے اس فعل کی اور یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہی وضو ہر خون بہنے والے سے یہ بھی خاص مذہب
امام اعظم صاحبؒ ہی کا ہی اور اماموں کے نزدیک اگر خون پیشاب اور پاخانہ کے رستے سے نکلے تو تو وضو ٹوٹتا ہی اور اور جا سے
نکلے تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہی اگرچہ دارقطنی نے اُسمین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی نے بیچ کتاب کامل کے زید بن ثابت
سے روایت کی ہی پس یہ حدیث اور طریق بھی رکھتی ہی اور دارقطنی نے جو اسمین کلام کیا ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ حدیث مرسل ہمارے نزدیک
اور نزدیک جمہور علما کے حجت ہی اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونے مین اختلاف ہی اور قطع نظر اسکے دلیل ہمارے مذہب کی
یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من قاء او رعف او امذی فی صلوٰۃ فلینصرف ولیتوضأ ولیبن علی صلوتہ ما لم یتکلم یعنی جسکے قے یا نکسیر
پھوٹی یا مذی نکلی نماز اُسکی مین پس پھرے اور وضو کرے اور بنا کرے نماز اپنی جب تلک کہ نہ کلام کرے کذا فی الہدایۃ اور ابو داود مین
بھی اس مضمون کی یہ حدیث آئی ہی پس معلوم ہوا کہ خون سوائے سبیلین کے اور جا سے نکلے تو بھی وضو ٹوٹتا ہی + ع ح باب آداب الخلاء

باب ہی بیچ بیان ادب پاخانہ کے ف ادب اُسکو کہتے ہین کہ کرنا اُسکا اچھا ہو خواہ وہ چیز بولنے کی ہو خواہ کرنے کی **الفصل الاول**
فصل پہلی عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ
شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَأْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
اِرْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ مین پس نہ منہ کرو قبلہ کی طرف اور
نہ پیٹھ دو اُسکو ولیکن مشرق کی طرف یا مغرب کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ شافعی نے رحمت کرے اُنکو اللہ
یہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کے ہی اور بیچ عمارتون کے مضائقہ نہین اسواسطے کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا چڑھا
مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعضے کام اپنے کے پس دیکھا مین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے تھے سونپے
پاخانہ مین پیٹھ دیئے ہوئے قبلہ کو سامنے شام کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پشت بقبلہ
پاخانہ کے لیے گھر مین بیٹھنا درست ہی ولیکن شرق کی طرف یا غرب کی طرف یہ بات خاص مدینہ والون کے لیے اور جو کہ اس سمت
پر رہتے ہین فرمائی اسلیے کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہی پس جب منہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرینگے تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب کی

اور اسطرف کے شہر والوں کو مشرق اور مغرب کی طرف منہ اور پیٹھ کرنی چاہیے کہ قبلہ ادھر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے علما کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہ ہے کہ قبلہ کی طرف پشت و رو نہ کرے پیشاب اور پاخانہ پھرنے میں خواہ جنگل میں ہو خواہ گھر میں اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک جنگل میں حرام ہے اور گھر میں نہیں دلیل امام اعظمؒ کی ایک تو یہ حدیث ہے کہ اس سے مطلق منع معلوم ہوتا ہے جنگل ہو خواہ گھر اور یہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نے روایت کی ہے اور دوسری دلیل انکی یہ ہے کہ حضرت نے بسبب تعظیم قبلہ کے منع فرمایا ہے پس اس بات میں جنگل اور گھر برابر ہے جیسا کہ تھوکنا اور پاؤں لمبے کرنے قبلہ کی طرف ہر جاے منع ہیں اور جو امام شافعی نے جو حدیث عبداللہ بن عمر سے نقل کی اسکا جواب یہ ہے کہ شاید وہ پہلے منع کرنے کے ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سے کچھ پھر کر بیٹھے ہوں انھوں نے تمیز نہ کیا ہو اور وہ مقام بھی مستثنی اسی کا ہے کہ انھوں نے تامل نہ کیا ہوگا واللہ اعلم ۔ ح ع (وعن سلمان قال نهانا يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة لغائط او بول او ان نستنجي باليمين او ان نستنجي باقل من ثلثة احجار او ان نستنجي برجيع او بعظم رواه مسلم) اور روایت ہے سلمان سے کہا منع کیا ہمکو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منہ کریں قبلہ کی طرف وقت پاخانہ کے یا پیشاب کے اور یہ کہ استنجا کریں ہم داہنے ہاتھ سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم کم تین پتھروں سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم نجاست سے یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ہے علماء ہمارے نے کہ قبلہ کی طرف منہ کرنا بیچ حالت پاخانہ کے اور پیشاب کرنے کے مکروہ تحریمی ہے اور استنجا کرنا داہنے ہاتھ سے مکروہ تنزیہی اور پہلے میں نہی تحریمی ہے اور دوسرے میں تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنے پیشاب کے ذکر کو داہنا ہاتھ لگانا بھی نہیں بلکہ بائیں ہاتھ میں ڈھیلا لیکر ذکر پھیر رکھے داہنے ہاتھ سے پکڑ نہ رکھے کہ یہ بھی مکروہ ہے اور استنجا میں ڈھیلوں سے طاق کرنا واجب ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم رحمہ کے نزدیک تین ڈھیلے لینے شرط نہیں ہیں اگر کم میں بھی پاکی حاصل ہو جاوے کافی ہے دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا انھوں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لے گئے اور مجھکو فرمایا کہ تین پتھر لا پس دو پتھر پائے میں نے اور ایک گوبر کا ٹکڑا اسکے ساتھ لے آیا حضرت نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر پھینک دیا پس معلوم ہوا کہ دو بھی کافی ہیں تین ہی واجب نہیں لیکن عدد طاق مستحب ہے ۔ ح ع (وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء يقول اللهم اني اعوذ بك من الخبث والخبائث متفق عليه) اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ داخل ہوتے پاخانہ میں یعنی ارادہ کرتے داخل ہونیکا فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر پاخانہ میں پاخانہ کے لیے جاوے تو پہلے داخل ہونے سے یہ دعا پڑھ لے اور اگر جنگل میں پاخانہ پھرے تو اس وقت ارادہ کے یعنی جس وقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹھنے لگے اسوقت پڑھ لے ۔ ح ع (وعن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستتر من البول وفي رواية لمسلم لا يستنزه من البول واما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم اخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لعله ان يخفف عنهما ما لم ييبسا متفق عليه) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دونوں کے عذاب کیے جاتے ہیں اور نہیں عذاب کیے جاتے بیچ بڑی چیز کے کہ بچنا اس سے مشکل ہو ایک انمیں سے تھا کہ نہیں بچتا تھا پیشاب سے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ نہیں احتیاط کرتا تھا پیشاب سے اور دوسرا پس تھا چلتا ساتھ چغلی کے پھر لی حضرت نے ایک شاخ تر یعنی کھجور کی پس چیرا اسکو دو ٹکڑے

پھر گاڑدی ہر قبر مین ایک ایک عرض کی صحابہ نے ای رسول خدا کے کیون کیا تمنے یہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو انسے عذاب کی جب تک
کہ نہ خشک ہون روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف نہین بچتا تھا پیشاب سے یعنے احتیاط نہ کرتا تھا کہ چھینٹین پیشاب کی نہ پڑین یہ معنی
مناسب تر ہین ساتھ روایت مسلم کے کہ آگے مذکور ہے اور ایک روایت مین لایستبری بھی آیا ہے اُسکے معنی بھی یہی ہین کہ طلب پاکی نہین کرتا تھا
پیشاب سے اور ایک روایت مین لایستنزہ آیا ہے کہ دو بیضون کے درمیان نون ہے استنثار یعنی جھاڑنے اور کھینچنے ستر کے ہے ساتھ زور کے تا قطرہ
پیشاب کا کہ اندر رہگیا ہو بالکل نکل جاوے یعنے قطرہ اچھی طرح جھاڑ کر نہ نکالتا تھا پس پاکی پیشاب سے نہ کرنی کبیرہ گناہون سے ہے اور سبب
بطلان نماز کی ہوتی ہے اور بعضے لوگون کو جو وہم پیدا ہوا ہے کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا حضرت سے ثابت نہین ہوا ہے پس ہر کسی کو چاہیے
کہ ڈھیلا بعد پیشاب کے نہ لیا کرے یہ بات گمراہی کی ہے جسکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنے کا البتہ اُسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ
دیر تک آتا رہتا ہوگا چنانچہ اکثر لوگون کو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے وہ ڈھیلا نہ لیگا تو ضرور پائجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سے نہین ثابت ہوا تو باعث
یہ ہے کہ مزاج مبارک قوی تھا حاجت نہ تھی اب حضرت نے مثلاً فصد نہ لی ہو اب جسکو حاجت پڑے وہ بھی کہے کہ ہم نہین لیتے یہ کہنا اُسکا
ضرر کریگا غرض شارع کی دریافت کرنی چاہیے کہ بہت تاکید طہارت کی ہے بہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیے ایسے حیلہ کر کے گندے
کپڑون سے نماز پڑھنی محض خطا ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے ہوتا ہے پاکی کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اُس چیز کا ہے کہ حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب اُسکے قبر مین روایت کی
یہ طبرانی نے اور سوا اِسکے عمرؓ سے ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا بھی ہے فعل صحابی کا حجت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے لازم پکڑو میری سنت اور
سنت خلفاے راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف بن ابی شیبہ مین منقول ہے وہ یہ ہے ابوبکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ
بحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنی حضرت عمرؓ کہ جب پیشاب کرتے پھیرتے ستر اپنا دیوار پر یا پتھر پر اور نہ لگاتے اُسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی رح نے ازالۃ الخفا مین لکھا ہے کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہے اور معنی نمیمہ کے ہین سخن چینی یعنے دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات دوسرے
کو پہونچاوے فساد ڈالنے کے لیے یا آپس مین دشمنی ڈلوا دیوے اسطرح کی کہ نقل کرے ایک کی بات دوسرے کے آگے قسم گالی وغیرہ سے
کہا نووی نے معنی نمیمہ کے ہین نقل کرنا کلام غیر کا کسی کے آگے بقصد ضرر پہونچانے کے پس یہ بدترین برائیون کی ہے صحیحین مین آیا ہے کہ جنت
مین نہین داخل ہونے کا سخن چین اور حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا کہ کونسا گناہ توریت مین بڑا پڑھا تو نے کہا انھون نے سخن چینی
کرنی فرمایا کہ آیا قتل سے بھی اِسکا گناہ زیادہ ہے انھون نے کہا کہ سخن چینی سے قتل بھی واقع ہوتا ہے اور اور برائیان اس سے پیدا ہوتی ہین اور یہ جو
فرمایا کہ شاید تخفیف ہو انسے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہون سبب تخفیف عذاب کا علما نے یہ لکھا ہے کہ حضرت نے اُنکے لیے شفاعت
مانگی تھی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگئی عذاب مین یہان تک کہ دونون ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہ بات صحیح مسلم کی خبر سے معلوم ہوتی ہے
کہ فرمایا حضرت نے مقبول ہوئی شفاعت میری یہ کہ دور کیا اللہ تعالی نے عذاب اُن دونون سے جب تک کہ ٹہنیان تر رہین گی پس ظاہر
تو یہ معلوم ہوتا ہے اور سوا اِسکے علما نے اور بھی بہت وجہین لکھی ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھ لے اور کرمانی نے کہا ہے کہ ٹہنی
مین خاصیت تھی دفع عذاب کی مگر یہ بات بسبب برکت دست مبارک آنحضرت صلعم کے حاصل ہوئی تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیارت
کرنی صالحین کی قبور کو باعث تخفیف عذاب ہے مردون کے لیے ۰ ح ع دتقریر مؤلف (وعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ

سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزون سے کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نے اور کیا ہین وہ اے رسول خدا کے
فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پاخانہ پھرے بیچ راہ لوگون کے یا بیچ سایہ لوگون کے روایت کی مسلم نے ف بیچ راہ لوگون کے لکھا ہے علماء نے کہ مراد
راہ سے وہ ہے کہ چلتی ہو یعنی اکثر لوگ وہان گذرتے ہون وہ راہ نہین مراد ہے کہ جسپر لوگ کبھی کبھی گذرتے ہون اور مراد سایہ اُنکے سے یہ ہے کہ ایک
درخت کے نیچے لوگ سایہ مین بیٹھا سویا کرتے ہون پس وہان پاخانہ نہ پھرے + ح (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پیوے پانی تم مین سے کوئی پس نہ دم لے باسن مین اور جسوقت آوے پاخانہ مین پس نہ لگاوے ستر اپنے کو داہنا
ہاتھ اور نہ استنجا کیے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے روایت کی ہے بخاری مسلم نے ف نہ دم لے باسن مین یعنے جب دم لے تو باسن کو منہ سے جدا کرے تا کہ منہ
یا ناک سے کچھ نہ گر پڑے + ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص وضو کرے پس چاہیے کہ جھاڑے ناک اور جو کہ استنجا کرے پس چاہیے
کہ لیوے طاق ڈھیلے یعنے تین یا پانچ یا سات روایت کی ہے بخاری مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً یَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
داخل ہوتے پاخانہ مین پس اُٹھاتا ہین اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی یعنے ایک چھاگل لیتا اور ایک برچھی استنجا کرتے ساتھ پانی
کے یعنے بعد لینے ڈھیلون کے روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے ف ایک لڑکا یعنے ابن مسعود یا بلال اور عادت شریف یہ تھی کہ خادم
برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے تا پیشاب کے لیے زمین نرم کرلین یا ڈھیلے زمین مین سے اکھاڑلین یا کچھ اور ضرورت درپیش آوے
اسمین کام آوے + ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَہٗ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ہٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ) روایت ہے
انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ مین اُتارتے انگوٹھی اپنی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث منکر ہے اور بیچ روایت اُسکی کے لفظ وضع کا ہے بدلے نزع کے ف
انگوٹھی اسلیے اُتار جاتے تھے کہ اُسمین محمد رسول اللہ کھدا تھا اسمین دلیل ہے اسپر کہ واجب ہے استنجا کرنے والے کو کہ اپنے ساتھ پاخانہ مین
نام اللہ تعالی کا اور اُسکے رسول کا اور قرآن نہ لیجاوے یہ طیبی نے کہا اور کہا ابہری نے کہ اور رسولون کا نام لکھا ہوا بھی نہ لیجاوے اور
کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ استنجے کے ارادہ کرنے والے کو مستحب یہ ہے کہ الگ کر جاوے اپنے سے اُس چیز کو کہ اُسپر تعظیم کی
چیز لکھی ہو خواہ نام اللہ تعالی کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث مین اگرچہ کلام کیا ہے ابوداؤد نے لیکن علما نے لکھا ہے کہ قابل سند پکڑنے
کے ہے بہت سی یہان تقریر لکھی ہے ملا علی قاری نے اور جامع صغیر مین بھی یہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہے + ع (وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰی لَا یَرَاہُ اَحَدٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم جب ارادہ کرتے پاخانہ کا جاتے یعنے جنگل مین یہان تک کہ نہ دیکھتا اُنکو کوئی یعنے دور جا کر بیٹھتے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَ
عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ یَّبُوْلَ فَاَتٰی دَمِثًا فِیْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ
اَنْ یَّبُوْلَ فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس ارادہ کیا یہ کہ

کہ پیشاب کرین لپس آئے نرم زمین مین بیچ جڑ دیوار کے یعنے قریب اُسکے پس پیشاب کیا پھر فرمایا جسوقت ارادہ کرے ایک تمھارا یہ کہ پیشاب
کرے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے جگہ نرم پیشاب کے لیے مانند اُسکے یعنے تا چھینٹین نہ پڑین روایت کی یہ ابو داؤد نے ف کہا خطابی
نے کہ حضرت جس دیوار کے پاس بیٹھے وہ کسی کے ملک مین نہو گی اسلیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہی دیوار کی جڑ کو کیونکہ اُس سے مٹی کو
شور لگ جاتا ہی پس جو دیوار کسی کے ملک مین ہو تو اُسکی جڑ مین پیشاب نہ کرے بغیر اذن اُسکی کے خواہ اذن حقیقۃً ہو یا حکماً ۱۲ع (و
عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی) اور
روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اٹھاتے کپڑا اپنا یہان تک کہ نزدیک ہوتے زمین سے
روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف یہ بھی ایک ادب ہی استنجے کا کہ بغیر ضرورت کے ستر نہ کھولے پس ضرورت جب ہی
پڑتی ہی کہ قریب ہوتا ہی زمین سے پہلے سے کھولنا ستر کا جائز نہین خواہ گھر مین پاخانہ پھرتا ہو خواہ جنگل مین ۱۲ع (وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم مثل الوالد لولدہ اعلمکم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا وامر بثلثۃ احجار ونہی
عن الروث والرمۃ ونہی ان یستطیب الرجل بیمینہ رواہ ابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مین واسطے تمھارے مانند باپ کے ہون واسطے بیٹے اپنے کے یعنے نصیحت اور تعلیم کرنے مین سکھلاتا ہون
مین تمکو جسوقت آؤ تم پاخانہ مین پس نہ سامنے کرو منھ قبلہ کے اور نہ پیٹھ کرو قبلہ کی طرف اور حکم فرمایا ساتھ تین پتھرون کے یعنے تین
ڈھیلون سے استنجا کرے اور منع کیا استنجا کرنا لید سے یعنے سب نجاستون سے اور ہڈی سے اور منع کیا ہی کہ استنجا کرے آدمی ساتھ
داہنے ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس حدیث کے سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب
ہی اور باپ پر واجب ہی اولاد کو ادب سکھانا اور سکھانا اُن چیزون کا کہ ضرور ہین دین مین ۱۲ع (وعن عائشۃ قالت کانت ید رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطہورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عائشہ سے کہا
داہنا ہاتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے وضو کرنے اور کھانے کے اور تھا بایان ہاتھ واسطے استنجا کرنے کے اور اُس چیز کے کہ
ہو مکروہ روایت کی ابو داؤد نے ف واسطے وضو کرنے اور کھانے کے یعنے داہنے ہاتھ سے وضو کرتے اور کھاتے پیتے اُسی سے
اور اسی طرح اور جتنے اچھے کام ہین جیسے کوئی چیز دینی لینی وغیرہ ذالک وہ بھی داہنے ہاتھ سے کرتے اور اُس چیز کو کہ مکروہ ہو یعنے جن
چیزون کو نفس پاک مکروہ رکھتے ہین جیسے ناک چھینکنے وغیر ذالک اُنکو بائین ہاتھ سے کرتے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی ناک مین داہنے
ہاتھ سے دیتے ہون اور ناک بائین ہاتھ سے چھینکتے ہون یہی معمول شریف تو یون تھا اور اب عجب طور اکثر لوگون نے اختیار کیا ہی کہ کتاب
بائین ہاتھ مین لیتے ہین اور جوتی داہنے ہاتھ مین یا تو آداب شریعت سے واقف ہی نہین یا غفلت کرتے ہین ایسا نہ چاہیے بلکہ رعایت
آداب کی کرین اور بیدار ہون خواب غفلت سے ۱۲ع (وعنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب احدکم الی الغائط
فلیذھب معہ بثلثۃ احجار یستطیب بھن فانھا تجزی عنہ رواہ احمد وابو داؤد والنسائی والدارمی) اور روایت ہی حضرت عایشہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلعم نے جب جاوے ایک تمھارا طرف پاخانہ کے پس لیجاوے اپنے ساتھ تین پتھر استنجا کرے ساتھ اُنکے پس تحقیق
پتھر کفایت کرینگے پانی سے روایت کی یہ احمد و ابو داؤد و نسائی و دارمی نے ف یعنے جب تین ڈھیلون سے اصل نجاست
پاک کی حاجت پانی سے استنجا کرنے کی نہ رہی یعنے اصل طہارت حاصل ہوگئی اور نماز پڑھنی جائز ہوئی لیکن پانی سے استنجا کرنا

مستحب ہے ۞ (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ زَادَ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استنجا کرو ساتھ لید کے اور نہ ساتھ ہڈی کے کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے نہیں ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن ف ہڈی خوراک جنوں کی ہے اور لید خوراک اُنکے جانوروں کی ۞ ع (وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچھے میرے پس خبر دے لوگوں کو یہ کہ جسنے گرہ لگائی ڈاڑھی اپنی میں یا ہار ڈالا تانت کا یا استنجا کیا ساتھ نجاست جانور کے یا ہڈی کے پس تحقیق محمد اُس سے بیزار ہیں روایت کی یہ ابوداؤد نے ف شاید زندگی دراز ہو تیری یعنے شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کے اور دیکھے لوگوں کو کہ کرتے ہیں گناہ اور رسوم جاہلیت کی تو خبر دینا انکو ان باتوں کی اور گرہ دینے ڈاڑھی کے کئی معنی ہیں اکثر علما تو یہ کہتے ہیں کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کے یعنے ساتھ گرہ لگانے وغیرہ کے بالوں کو گھونگروالے کرے پس یہ منع ہے کہ مخالفت سنت کی لازم آتی ہے کیونکہ ڈاڑھی کے سیدھے بال چھوڑے رکھنے سنت ہیں اور بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت لڑائی کے داڑھی میں گرہ دے لیتے تھے پس حکم کیا اُسکو چھوڑ دینے کا اسلیے کہ مشابہت عورتوں کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عادت اہل عجم کی بھی تھی پس منع کیا اِس سے کیونکہ تغیر خلقت الٰہی کی لازم آتی ہے اور لفظ وتر کے کئی معنی ہیں یا تو ڈورے کے ہیں کہ اُسمیں اہل جاہلیت تعویذ اور منکی دفع نظر اور محافظت کے لیے آفات سے باندھکر بچوں اور گھوڑوں کے گلے میں ڈالتے تھے اِس سے منع فرمایا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ اُس ڈورے میں گھنٹی یا گھونگرو باندھکر لٹکاتے تھے یا معنی یہ ہیں کہ چلے کمان کے گھوڑوں کے گلوں میں ڈالتے تھے تا نظر نہ لگے پس ان رسموں سے منع فرمایا اسلیے کہ مشابہت ہوتی ہے کافروں سے اور حضرت اُس سے بیزار ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ادنی امر کفار کے کرنے سے اگرچہ کبائر گناہوں سے نہو حضرت بیزار ہوتے ہیں پس جس صورت میں کہ بڑی بڑی رسمیں کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہونچیں تین تو کیا حال ہوگا ۞ ع ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سرمہ لگاوے پس چاہیے کہ طاق سلائیاں لگاوے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہ کیا تو گناہ نہیں اور جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ لیوے ڈھیلے طاق یعنے تین یا پانچ یا سات جسنے یہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہیں کیا پس نہیں گناہ اور جو شخص کہ کھاوے کچھ پس اُس چیز کو کہ نکالا خلال سے پس چاہیے کہ پھینک دے اُسکو اور جو نکالے ساتھ زبان اپنی کے پس چاہیے کہ نگل جاوے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہ کیا پس نہیں گناہ اور جو آوے پاخانہ میں پس چاہیے کہ پردہ کرے پس اگر نہ پاوے مگر یہ کہ جمع کرے تودہ ریت کا پس چاہیے کہ کرے پیچھے اپنے اُس تودہ کو پس تحقیق شیطان کھیلتا ہے شرمگاہ بنی آدم کی سے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا پس نہیں گناہ روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف طاق سلائیاں لگاوے یعنے تین داہنی آنکھ میں اور تین

بائین آنکھ مین پھر یہی قول ہی اور حضرت سے بھی یہ طور ثابت ہوا ہی کہ حضرت کے لیے سرمہ دانی تھی اسمین سے سرمہ لگاتے تھے تین ایک مین
اور تین ایک مین اور بعضون نے کہا ہی کہ تین داہنی مین لگاوے اور دو بائین مین اور بعضون نے کہا ہی کہ دو داہنی مین لگاوے اور دو بائین
مین اور پھر ایک داہنی مین تاشروع بھی داہنی سے ہووے اور تمام بھی اسی پر پس جو طاق لگاویگا اچھا کریگا اور جو نہ کریگا کچھ گناہ نہین کیونکہ
مستحب ہی اور ڈھیلون کے مقدمہ مین جو فرمایا کہ جسنے یہ کیا اچھا کیا اور جسنے نہ کیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہی مذہب حنفی کی کہ تین ہی ڈھیلے
لینے یا طاق لینے واجب نہین کمی زیادتی مین اختیار رکھتا ہی لیکن طاق لینے البتہ مستحب ہین اور یہ جو فرمایا کہ جو خلال سے نکالے تو پھینک
دے اسلیے کہ اکثر تنکے سے خون نکل آتا ہی احتیاطًا پھینک دے اور زبان سے جو نکالتا ہی اُسمین یہ احتمال نہین اور اسمین جو فرمایا کہ نہین گناہ
تو یہ حکم اسی صورت مین ہی کہ یقین نہو نکلنے خون کا احتمال ہوا اور جس صورت مین یقین ہوگا خون کے نکلنے کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کھانا حرام
ہوگا اور واجب ہوگا اُسکا پھینک دینا اور پاخانہ کے وقت پردہ کرکے بیٹھے پردے کے لیے کچھ نپاوے تو وہ ریت کا جمع کرے اور پیٹھ
اُسطرف کرکے بیٹھے کیونکہ جب پردہ نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سے کھیلتا ہی یعنے لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہی کہ اُسکا ستر دیکھین
اور ہوا لگتی ہی اس سے چھینٹین بدن پر اور کپڑون پر پڑتی ہین پس یہ پردہ کرنا بہتر ہی اگر کرے تو گناہ نہین یعنے جب کوئی دیکھے نہین تو گناہ نہین
احتیاط کرنا اسکا اچھا ہی اور جہان یقین ہو کہ لوگ دیکھینگے تو ضرور ہی پردہ کرنا نکریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت مین اگر پاخانہ پھرے تو دیکھنے والون
پر گناہ ہی ضرورت سے یہ مراد ہی کہ پردہ نہ بہم پہونچے اور اُسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت مین مجبور ہی اور تو وہ پشت کی طرف کرے تو اسلیے
فرمایا کہ آگے کے ستر کا پردہ دامن وغیرہ سے کرسکتا ہی بخلاف پیچھے کے کہ اُدھر پردہ کرنا مشکل ہی * ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْہِ فَاِنَّ عَامَّۃَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ
النَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہُمَا لَمْ یَذْکُرَا ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے
ایک تمھارا بیچ غسل خانہ اپنے کے پھر نہاوے اُسمین یا وضو کرے اُسمین یعنے عاقل سے بعید ہی کہ نہانے کی جگہ پیشاب کرے پھر وہین نہاوے
یا وضو کرے اسلیے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتے ہین اس سے روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے مگر ترمذی و نسائی نے نہین ذکر کیا ثم
یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ ف اکثر وسواس اسلیے پیدا ہوتے ہین کہ وہ جا نجس ہو جاتی ہی اور اسپر پڑتا ہی پانی پس وسواس دل مین پیدا
ہوتا ہی کہ آیا اسکی چھینٹین پڑی ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ دل مین جم جاتا ہی پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چھینٹین اُسپر سے اُچٹ کر نہ
پڑتی ہون یعنے ریتل ہو یا اُسمین بدررو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بھی نہ رک رہتا ہو سب نکلجاتا ہو تو نہین مکروہ ہی اسمین پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث
مین تنزیہی ہی نہ تحریمی * ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمھارا سوراخ مین روایت
کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف اسلیے کہ سانپ بچھو وغیرہ نکل کر ایذا نہ پہونچادے یا اگر اسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون
نے کہا ہی کہ وہان جنات رہتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نے پیشاب کیا تھا بیچ زمین حوران کے ایک سوراخ مین
اُنکو جنون نے مار ڈالا اور اُسمین یہ شعر پڑھتے تھے شعر نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ * ورمیناہ بسہمین فلم نخط فوادہ * اور بعضون نے
کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کے لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اُسمین پیشاب کرنا * ع (وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَۃَ الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَقَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سببون لعنت کے سے کہ تین چیزین ہین ایک یہ کہ استنجا کرنا یعنے پاپخانہ پھرنا اور پیشاب کرنا گھاٹون پر اور راہ مین اور نیچے سایہ کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف سببون لعنت کے سے یعنے بسبب اس فعل بد کے گذرنے والے لعنت کرتے ہین یا لوگون کی منفعت اسنے فاسد کی پس یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور موارد کہتے ہین ان مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتے ہین باتین واتین کرنے کو اور بعضون نے کہا ہی گھاٹون کو کہتے ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان سوتے بیٹھتے ہون اور اپنے جانور بٹھاتے ہون ﴿ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِہِمَا یَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلین دو آدمی کہ جاوین طرف پاپخانہ کے کہ کھولنے والے ہون شرمگاہ اپنی دونون اور باتین کرتے ہون پس تحقیق اللہ تعالی غضب مین آتا ہی اس سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مردون اور عورتون کو حرام ہی کہ آپس مین پاپخانہ پھرنے اسطرح بیٹھین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکھے اور باتین کرنی بھی ایسی حالت مین مکروہ ہین یہ دونون باتین باعث غضب الٰہی کی ہوتی ہین یہان کی عورتین بہت اسمین بے احتیاطی کرتی ہین غور کرین اس حدیث مین کہ اللہ کا غضب کیا امر عظیم ہی اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ پاپخانہ پھرنے مین اور جماع کرنے مین ذکر اللہ زبان سے نہ کرے بلکہ وہم کے ساتھ کرے ﴿ ع (وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ہٰذِہِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَۃٌ فَاِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پاپخانے کی جگہ حاضر ہونے شیاطین اور جن کے ہین پس جسوقت کہ جاوے ایک تمہارا پاپخانہ کو پس چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے روایت کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے ف شیاطین و جن پاپخانہ مین حاضر ہوتے ہین اور منتظر رہتے ہین آدمی کے لیے ایذا پہونچانے کے اور فساد کے کیونکہ وہان ستر کھول کر بیٹھتا ہی اور ذکر اللہ نہین کر سکتا اور پہلے اسکے روایت جو بیان ہوئی اسمین ہی اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پس اختیار رکھتا ہی چاہیے وہ پڑھے چاہیے یہ اور اولی یہ کہ کبھی یہ پڑھے اور کبھی وہ پڑھے یا دونون جمع کر لے + (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُہُمُ الْخَلَاءَ اَنْ یَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِقَوِیٍّ) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ درمیان آنکھون جن کے اور شرمگاہ بنی آدم کے جسوقت کہ داخل ہو ایک انہین کا پاپخانہ مین یہ ہی کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی نہین ہی قوی ف یعنے جسوقت جانے لگے پاپخانہ مین تو بسم اللہ کہہ کر جاوے اس سے شیاطین اسکا ستر نہین دیکھ سکتے اور ابن حجر نے لکھا ہی کہ سنت یہ ہی کہ بسم اللہ پہلے پڑھے اعوذ مذکور سے اور اگر دونون مین سے ایک چیز بھی پڑھے گا تو اصل سنت ادا ہو جائیگی لیکن افضل یہی ہی کہ دونون پڑھے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال مین ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہی ﴿ ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاپخانہ سے فرماتے غفرانک یعنے یا الٰہی تیری بخشش چاہتا ہون روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اسوقت مین بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہین یا تو یہ کہ حضرت ذکر زبان کا کسی حالت مین چھوڑتے نہ تھے مگر بوقت حاجت کے یعنے استنجے وغیرہ کے پس اسوقت جو وہ قضا ہوا اس سے بخشش چاہی یا یہ جو اللہ تعالی بندہ پر انعام

کرتا ہی کہ غذا بھی ہوا اسمین سے خالص غذا باعث قوت ہوتی ہی اور فضلہ نکل جاتا ہی اور خیال کرے کہ ... [illegible]
ادا ہو سکتا پس اسلیے بخشش چاہتے تھے کہ ای اللہ مجھسے تیری اس نعمت کا شکر نہین ادا ہوا بخش اسکو اور بعضے مشایخ نے لکھا ہی کہ ذکر
مناسب اسوقت کے یہ ہی کہ خیال کرے اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ کیا مجھ مین نجاست بھری ہی اور اللہ تعالی کی پاکی اور تقدس کا خیال
کرے اور افضل یہ ہی کہ بعد لفظ غفرانک کے یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی ٭ ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضأ رواہ ابو داود و
روی الدارمی والنسائی معناہ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے پایخانہ مین لاتا مین انکے پاس
پانی بیچ پیالہ کے یا چھاگل چمڑے کے پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنے زمین پر پھر لاتا مین انکے پاس باسن اور پس وضو کرتے روایت
کی یہ ابو داود نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنی اسکے ف تور عرب مین ایک باسن ہوتا ہی پتیل یا پتھر کا چھوٹا سا مثل پیالہ کے
اسمین کھانا کھاتے ہین اور وضو بھی کر لیتے ہین اس سے اور لفظ او کا شک راوی کے لیے ہی ابوہریرہ سے نیچے کے راوی کو شک ہو گیا ہی
کہ لفظ تور کا کہا ابوہریرہ نے یا رکوہ کا یا تنویع کے لیے ہی یعنے کبھی تور مین لاتا کبھی رکوہ مین اور ملتے ہاتھ زمین پر یعنے زمین پر مل کر دھوتے
تا بو بالکل جاتی رہے اور خوب پاک ہو جاوین پایخانہ سے اگر اسطرح دھونا ہاتھون کا سنت ہی اور اور برتن مین پانی واسطے وضو کے اسلیے
لاتے تھے کہ وضو بقیہ پانی استنجے کے سے درست نہ تھا یا اس برتن سے نہ درست تھا بلکہ بقدر وضو کے پانی اسمین نہ رہتا ہوگا اسلیے اور
برتن مین بھر لاتے اور بعضون نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہی کہ اگر وضو کے لیے اور برتن ہو اور استنجے کے لیے اور تو مستحب ہی ٭ ع ح
(وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابو داود والنسائی) اور روایت ہی حکم بن سفیان
سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ پیشاب کر چکتے وضو کرتے اور چھینٹا دیتے شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف
یعنے تھوڑا سا پانی ستر کی جگہ ازار پر چھڑک لیتے تھے دفع وسواس کے لیے یعنے تا قطرہ کا وہم نہ باقی رہے حضرت پاک تھے وسواس سے
یہ بات تعلیم امت کے لیے تھی کہ اگر پانی نہ چھڑکینگے اور تری پاوینگے تو وسواس قطرہ کا کرینگے اور پانی چھڑک لینگے اور تری پاوینگے تو قطرہ
کا وہم نہ کرینگے بلکہ یہی جانینگے کہ وہی پانی چھڑکا ہوا ہی اس سے راہ وسوسہ کی رک جاتی ہی اور ابن ملک نے لکھا ہی کہ ستر پر چھڑکتے تھے تا قطرہ
رک جاوے یا دفع وسواس کے لیے ٭ ع (وعن امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ
یبول فیہ باللیل رواہ ابو داود والنسائی) اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہا کہ تھا واسطے حضرت نبی صلعم کے پیالہ لکڑی کا نیچے چارپائی
انکی کے پیشاب کرتے تھے اسمین رات کو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف رات کو بسبب سردی وغیرہ کے اٹھنے مین حرج ہوتا تھا
آرام کے لیے یہ پیالہ رہتا تھا یہ بھی تعلیم امت کے لیے تھا کہ اگر اسطرح کرینگے تو سردی مین آرام پاوینگے اور رات کو پایخانہ مین جانے سے
بچینگے وہ جگہ شیاطین کی ہی اور ضرر انکا رات کو نسبت دن کے زیادہ ہوتا ہی ازبسکہ حضرت صلعم اپنی امت پر بہت شفقت رکھتے تھے اسلیے
یہ بات سکھائی اور آیا ہی کہ ایک شخص نا دانستہ پیشاب حضرت کا اس پیالہ مین سے پی گیا جب تلک کہ زندہ تھا اسکے بدن مین سے خوشبو
آتی تھی اور بعد اسکے کئی پیڑھیون تک اسکی اولاد مین بھی باقی رہی ٭ ع ح (وعن عمر قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابول قائما
فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق علیہ قیل کان ذلک لعذر) اور روایت ہی عمر سے کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور

مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا ای عمر نہ پیشاب کر کھڑے ہوکر پس نہ پیشاب کیا مین نے کھڑے ہوکر پیچھے اسکے روایت کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے کہا شیخ امام محی السنۃ نے رحمت کرے اللہ انکو تحقیق صحیح ہوا ہی حذیفہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑے ایک قوم
کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے روایت کی یہ بخاری مسلم نے کہا کیا تھا یہ بسبب عذر کے ف اتفاق رکھتے ہین علما کہ کھڑے ہوکر
پیشاب کرنا مکروہ ہی بعضے تحریمی کہتے ہین بعضے تنزیہی اور یہ عادت ایام جاہلیت کی تھی بسبب اسی عادت کے حضرت عمرؓ نے بھی کیا تھا
یا انکو کچھ عذر ہوا اور حضرت نے جو کھڑے ہوکر کیا عذر تھا آپ کو بعضے کہتے ہین جگہ بیٹھنے کی نہ پائی بسبب نجاست کے بعضے کہتے ہین پانون مین
درد تھا بعضے کہتے ہین پیٹھ مین درد تھا اس سبب سے نہ بیٹھ سکے کھڑے کھڑے کیا ۱۲ ع ح الفصل الثالث فصل تیسری (عن عائشۃ
قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا رواہ احمد والترمذی والنسائی) روایت
ہی حضرت عائشہؓ سے کہا جو حدیث کرے تمکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہوکر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب
کرین مگر بیٹھے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے ف تطبیق اس حدیث کی ساتھ حدیث حذیفہ کے یہ ہی کہ حضرت عائشہؓ نے
خبر اپنے علم کی دی کہ حضرت کو گھر مین کبھی کھڑے ہوکر پیشاب کرتے نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی
نادر تھا بسبب عذر کے اور نادر مانند معدوم کے ہی اور جو کہ بسبب عذر کے ہوتا ہی وہ مستثنی ہی ۱۲ ح (وعن زید بن حارثۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان جبرئیل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ فعلمہ الوضوء والصلوۃ فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ رواہ
احمد والدارقطنی) اور روایت ہی زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل آئے انکے پاس بیچ اول اس چیز کے
کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر سکھلایا انکو وضوا ور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اسکو شرمگاہ اپنی
پر روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے ف جبرئیل آدمی کی صورت بن کر آئے تھے حضرت کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت
سیکھین اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا بھی دکھایا اور چھینٹا ستر پہ دیا یا ازار پر ستر کی جگہ ۱۲ ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول
الحسن بن علی الہاشمی الراوی منکر الحدیث) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس
جبرئیل پس کہا ای محمد جب وقت وضو کرے تو پس چھڑک لے پانی یعنے شرمگاہ پر دفع وسواس کے لیے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہی اور سنا مین نے محمد کو یعنے بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی روایت کرنے والا اس حدیث کا منکر الحدیث ہی (وعن عائشۃ
قالت بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام عمر خلفہ بکوز من ماء فقال ما ہذا یا عمر فقال ماء تتوضأ بہ قال ما امرت کلما بلت ان
اتوضأ ولو فعلت لکان سنۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پیچھے حضرت کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہی یہ ای عمرؓ پس کہا پانی ہی کہ وضو کرو ساتھ اسکے کہا کہ نہین
حکم کیا گیا مین جبکہ پیشاب کرون مین یہ کہ وضو بھی کرون اور اگر کرتا مین البتہ ہوتا یہ سنت روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف
یعنے حکم بطریق وجوب کے نہین کیا گیا ہون کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کرون اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کرون تو ہو جاوے
یہ کام سنت موکدہ پس سنت سے یہان سنت موکدہ مراد ہی اور نہ استنجا کرنا ساتھ پانی کے اور ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہی بلا خلاف
یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تھے اور جو کلام بولتے تھے اللہ ہی کے حکم سے کرتے تھے اور

بولتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت بھی حضرت کی مامور بہا ہے یعنے حکم ہے اسکے کرنے کا اگرچہ نہو فرض اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آں حضرت اولی
چیز کو واسطے تخفیف اور آسانی امت کے کبھی ترک کر دیتے تھے ۔ ع ح (وعن ابی ایوب وجابر وانس ان ہذہ الآیۃ لما نزلت فیہ رجال
یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اثنی علیکم فی الطہور فما طہورکم قالوا
نتوضأ للصلوۃ ونغتسل من الجنابۃ ونستنجی بالماء قال فہو ذاک فعلیکموہ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی ایوب اور جابر اور انس سے تحقیق
یہ آیہ جب نازل ہوئی بیچ اسکے یعنے مسجد قبا کے مرد ہیں یعنے انصار ہیں سے دوست رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے
خوب پاکی کرنے والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار کے تحقیق اللہ تعالی نے تعریف کی ہے تمہاری بیچ طہارت
کے پس کیا ہے طہارت تمہاری عرض کیا انھوں نے وضو کرتے ہیں ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہیں ہم جنابت سے یعنی جیسے کہ اور مسلمان
کرتے ہیں اور استنجا کرتے ہیں ہم ساتھ پانی کے یعنے بعد لینے ڈھیلوں کے فرمایا پس وہ بھی ہے پس لازم پکڑو اسکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے
ف یعنے انصار ڈھیلوں اور پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اسی سبب سے انکی فضیلت میں یہ آیۃ اتری حضرت نے سبب اسکا پوچھکر فرمایا وہ یہی ہے
یعنے اللہ تعالی نے تمہاری تعریف اسی سبب سے کی ہے پس لازم پکڑو اسکو ۔ ع (وعن سلمان قال قال بعض المشرکین وہو یستہزئ انی لاری
صاحبکم یعلمکم حتی الخراءۃ قلت اجل امرنا ان لا نستقبل القبلۃ ولا نستنجی بایماننا ولا نکتفی بدون ثلثۃ احجار لیس فیہا رجیع ولا عظم رواہ مسلم واحمد واللفظ لہ) اور
روایت ہے سلمان سے کہا کہ ایک شخص نے مشرکوں میں سے اور وہ ہنستا تھا یعنے مسلمانوں سے تحقیق میں دیکھتا ہوں صاحب
تمہارے کو یعنے حضرت کو کہ سکھلاتے ہیں تمکو ہر چیز یہاں تلک کہ طرح پاخانہ کے بیٹھنے کی کہا میں نے ہاں یعنے یہ جائے ہنسنے کی
نہیں ہے حضرت ازبسکہ ہم پر بہت شفیق ہیں از راہ عنایت کے ہمیں راہ حق بتاتے ہیں یہ کہکر سلمان نے احکام پاخانہ جانے کے بیان
کیے کہ حکم کیا ہے ہمکو یہ کہ نہ قبلہ کی طرف منھ کر کے بیٹھیں ہم یعنے استنجے کے لیے اور نہ استنجا کریں ہم ساتھ داہنے ہاتھوں اپنے کے اور نہ
کفایت کریں ہم تین پتھروں سے کم پر نہ ہوا نمیں نجاست یعنے جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی روایت کی یہ مسلم نے اور احمد نے اور لفظ واسطے
احمد کے ہیں (وعن عبد الرحمن بن حسنۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ الدرقۃ فوضعہا ثم جلس فبال الیہا
فقال بعضہم انظروا الیہ یبول کما تبول المرأۃ فسمعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویحک اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل
کانوا اذا اصابہم البول قرضوہ بالمقاریض فنہاہم فعذب فی قبرہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ ورواہ النسائی عنہ عن ابی موسی) اور روایت ہے
عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سے کہا نکلے ہم پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آنکے ہاتھ میں ڈھال تھی پس رکھا اسکو یعنے سامنے
اپنے پھر بیٹھے پس پیشاب کیا طرف اسکے پس کہا بعضے مشرکین نے دیکھو طرف انکے کہ پیشاب کرتے ہیں جیسے پیشاب کرتی ہے عورت پس
پس سنا حضرت نبی صلعم نے پس فرمایا وائے ہے تجکو کیا نہیں جانتا تو اس چیز کو کہ پہونچی بنی اسرائیل کے یار کو یعنے ایک شخص کو انمیں سے
عذاب پہونچا بسبب منع کرنے کے اچھی بات سے تھے بنی اسرائیل جسوقت پہونچتا انکو پیشاب کاٹ ڈالتے تھے اسکو قینچی سے پس منع
کیا انکو یار انکے نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ نسائی نے عبد الرحمن سے
انھوں نے ابو موسی سے ف بنی اسرائیل کی شریعت میں یہ تھا کہ اگر نجاست بدن کو لگتی تو اتنا گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے کو
لگتی تو اتنا کپڑا کتر ڈالتے پس یہ بات انکی شریعت میں اگرچہ پسندیدہ تھی لیکن ظاہر میں خلاف عقل کے معلوم ہوتی تھی کیونکہ اسمیں ضرر
جان و مال کا ہے پس فرمایا کہ جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو یہ حیا کے منع کرنے میں بطریق اولی لایق عذاب کے

ہین کیونکہ پردہ اور چھپا کرنی ازراہ شریعت اور عقل کے دونون کے اچھی ہی ع ج (وعن مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ یَبُوْلُ اِلَیْهَا فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَیْسَ قَدْ نُهِیَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰی اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ ذٰلِکَ فِی الْفَضَاءِ فَاِذَا کَانَ بَیْنَکَ
وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ شَیْءٌ یَسْتُرُکَ فَلَا بَاْسَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی مروان اصفر سے کہا دیکھا مین نے عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹھایا انھون نے
اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پھر بیٹھے پیشاب کیا طرف اسکے پس کہا مین نے ای ابا عبد الرحمن کہ کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہی کیا نہین منع
کیا گیا اس سے کہا نہین بلکہ سواے اسکے نہین کہ منع کیا گیا اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت ہو درمیان تیرے اور درمیان قبلہ
کے کوئی چیز پردہ کرے تجکو پس کچھ نہین مضایقہ روایت کی یہ ابو داود نے ف یہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ مین دلیل نہین ہو سکتا
کیونکہ پہلے گذر ہی چکا ہی کہ یہ دلیل پکڑتے تھے حضرت کے فعل سے کہ حضرت کو قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے پاخانہ پھرتے دیکھا تھا پس وہ
محتمل ہی احتمالات کو چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہی اسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اسکے حضرت کی
اکثر حدیثون سے بھی معلوم ہوا کہ یہ حکم عام ہی تخصیص جنگل کی نہین اسلیے امام اعظم صاحب کے نزدیک جنگل اور گھر برابر ہی اس بات مین
ع (وعن اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلتے پاخانہ سے کہتے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ جسنے دور کی مجھسے ایذا
یعنی پاخانہ اور عافیت دی مجکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اور بعضی روایت مین یہ دعا پڑھنی آئی ہی الحمد للہ الذی اذہب عنی ما یوذینی
وابقی علی ما ینفعنی پس خیال کرے ہر شخص کہ یہ دو نعمتین کیا عجب ہین لیکن اکثر لوگون کے دل مین خیال بھی انکا نہین گذرتا ❊ (و
عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْهَ اُمَّتَکَ اَنْ یَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
جَعَلَ لَنَا فِیْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا جب آئی جماعت جنون
کی حضرت نبی صلعم کے پاس کہا انھون نے ای رسول خدا کے منع کر واپنی امت کو یہ کہ استنجا کرین ساتھ ہڈی کے یا لید کے یا کوئلے
کے پس تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی واسطے ہمارے بیچ ان چیزون کے رزق پس منع کیا ہمکو رسول خدا صلعم نے اس بات سے
روایت کی یہ ابو داود نے ف ہڈی خوراک جنون کی ہی اور لید خوراک انکے جانورون کی اور کوئلے سے بھی فائدہ اٹھاتے ہین
یعنی پکاتے ہین اور سینکتے ہین اور روشنی کرتے ہین اسلیے اسکو بھی رزق انکا کہا ❊ ع ح ❊ باب السواک باب ہی بیچ بیان
مسواک کرنے کے ف مسواک کرنی سنت ہی ساتھ اتفاق علما کے خصوصًا نزدیک وضو کے ہمارے نزدیک اور وقت وضو
اور نماز کے نزدیک شافعی کے اور پہلے نماز فجر اور ظہر کے بہت تاکید ہی اسکی اور لکھا ہی علما نے کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت
مین واقع ہوئی ہین اور فائدے مسواک کے بدن کے لیے اور منہ کے لیے بہت ہین اور مسواک کرنی مجلس مین اسطرح کہ رال ٹپکتی
جاوے مکروہ ہی خصوصًا نزدیک علما اور بزرگون کے اور مسواک کرنی ہر حال مین مستحب اور اچھی ہی اور نزدیک وضو اور پڑھنے قرآن
کے اور زردی دانتون کے اور مزہ بگڑنے منہ کے بسبب سونے یا چپ رہنے یا بھوک کے یا بسبب کھانے چیز بدبو کے اور مانند انکے
کے زیادہ مستحب ہی اور مسواک چاہیے کہ درخت کڑوے سے ہووے اور پیلو کے درخت کی بہتر ہی چنانچہ حدیث مین بھی آئی ہی اور
پہ کاری مسواک کی مانند چھنگلیا کے چاہیے اور بیچ درازگی کے مقدار ایک بالشت کے ہووے اور چاہیے اور پر چوڑان دانتون کے
مسواک کرے نہ لنبان پر کہ اس سے مسوڑھے چھلتے ہین اور چاہیے کہ وقت کلی کے کرے اکثر علما یہی کہتے ہین اور بعضون نے

کہا ہے کہ پہلے وضو سے کرے اور اگر نہ ہووے کسی کے پاس مسواک یا دانت ٹوٹے ہووین ملے داہنے ہاتھ کی انگلی سے اور کہا امام نووی نے مستحب
ہے یہ کہ مسواک کرے ساتھ پیلو کی لکڑی کے اور اگر مسواک کے نرم کرنے کو پتھر وغیرہ نہ ملے تو صاف کرے دانت ساتھ اس چیز کے کہ دور کرے
بدبو منہ کی مثل موٹے کپڑے کے اور انگلی کے اور مستحب ہے یہ کہ شروع کرے داہنے طرف سے * ع الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بتاخیر العشاء وبالسواک عند کل صلوۃ متفق علیہ) روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر مشکل نہ جانتا میں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا انکو ساتھ تاخیر کرنے عشا کے اور ساتھ مسواک کرنے کے
نزدیک ہر نماز کے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی اگر مجھے یہ ڈر نہوتا کہ میری امت پر دشواری پڑیگی تو فرض کرتا میں اوپر تاخیر کرنا عشا کا
یعنے تہائی رات تک یا آدھی رات تک پس اتنی تاخیر مستحب ہے نزدیک جمہور کے سوائے امام شافعی کے اور فرض کرتا میں مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کے یعنی نزدیک
وضو ہر نماز کے پس مقصد حضرت کا اس سے یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں بہت مستحب ہیں اور بڑی فضیلت رکھتی ہیں * ع (وعن شریح ابن
ہانی قال سالت عائشۃ بای شیء کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم) اور روایت ہے شریح
بن ہانی سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کہ ساتھ کس چیز کے تھے شروع کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوتے
اپنے گھر میں کہا حضرت عائشہ نے شروع کرتے مسواک کرنی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے گھر میں جب حضرت تشریف لاتے تو پہلے مسواک
کرتے یہ بات بسبب لطافت مزاج اشرف کے تھی کہ شاید اگر بسبب بہت چپ رہنے کے مجلس میں اور کلام کرنے کے لوگوں سے منہ
میں کچھ تغیر آگیا ہو تو دور ہو جاوے اور یہ حقیقت میں تعلیم ہے امت کے لیے کہ اپنے گھر کے لوگوں سے اچھی طرح صحبت رکھیں ساتھ نہایت
پاکیزگی کے حتی کہ کلام کرنے کے لیے اور خلط ہونے کے لیے مسواک کر ڈالا کریں تاکہ کوئی بسبب بدبو کی منہ کے ایذا نپاوے اور کہا گیا ہے کہ بیچ
مسواک کرنے کے ستر فائدہ ہیں ادنی انکا یہ ہے کہ یاد رکھیگا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کے اور افیون کھانے میں ستر طرح کے ضرر ہیں ادنی
انکا یہ ہے کہ بھول جاویگا کلمہ شہادت کو یعنے وقت موت کے یا اللہ بچائیو اس سے اور کہا ابن حجر نے کہ تاکید ہے ہر شخص کو کہ داخل ہووے
گھر اپنے میں یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مسواک کے پس اس سے منہ میں خوشبو خوب آتی ہے اور بہت سلوک ہوتا ہے گھر والوں سے * ع (وعن حذیفۃ
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک متفق علیہ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے نبی صلعم جسوقت
کھڑے ہوتے نماز تہجد کے لیے رات کو ملتے اور دھوتے منہ اپنا ساتھ مسواک کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم
ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ رواہ مسلم وفی روایۃ الختان بدل
اعفاء اللحیۃ لم اجد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہا صاحب الجامع وکذا الخطابی فی معالم السنن عن ابی داؤد بروایۃ
عمار بن یاسر) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے دس چیزیں ہیں فطرت سے یعنے دین کی باتیں ایک تو کم کرنا لبوں
کا اور بڑھا دینا ڈاڑھی کا اور مسواک کرنی اور ناک میں پانی دینا اور ترشوانا ناخنوں کا اور دھونا جگہ جوڑوں کی کو اور دور کرنے بال بغلوں کے
اور مونڈنے بال زیر ناف کے اور کم کرنا پانی کا یعنے استنجا کرنا ساتھ پانی کے کہا روایت کرنے والے نے یعنے مصعب نے یاد کر پانے
اور بھول گیا میں دسویں چیز نہیں گمان کرتا میں مگر یہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ختنہ کرنا بدلے بڑھانے
ڈاڑھی کے یعنے یہ بات مصابیح والے نے کہی اور مشکوۃ والا یہ کہتا ہے کہ نہیں پایا میں نے اس روایت کو صحیحین میں یعنے بخاری و مسلم

ہین اور نیچ کتاب حمیدی کے کہ جامع ہے صحیحین کو ولیکن ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے یعنی اپنی کتاب ہین اور اسی طرح خطابی نے معالم السنن
ہین ابی داؤد سے ساتھ روایت عمار بن یاسر کے **ف** دس چیزین ہین فطرۃ سے یعنی یہ دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت
ہین سنت تھین اکثر علما کے نزدیک معنی فطرۃ کے یہی ہین اور سواے اسکے اور اقوال بھی شرحون ہین نقل ہوئے ہین واسطے خوف درازگی کے اسی پر
اکتفا کیا اور کم کرنا لبون کا روایت مختار اسمین یہی ہے کہ لبین کتروایا ہی کرے اسطرح کتروا دے کہ کنارہ اوپر کے ہونٹ کا معلوم ہونے لگے اور
ایک روایت امام اعظم رحمہ سے آئی ہے کہ لبین بمقدار بھوؤن کے چاہیین اور غازیون کو زیادہ بھی رکھنی جائز ہین کہ باعث دہشت کی ہین دشمنون کی
نظرون ہین اور اسطرح کتروانا کہ انکا نشان بھی نہ باقی رہے اور مونڈوانا انکا مکروہ ہے اور بعضون نے حرام لکھا ہے اور بعضون نے اسکو بھی سنت
لکھا ہے اور ڈاڑھی بقدر ایک مٹھی کے دراز چاہیے کم اس سے نہو اور اگر اس سے زیادہ بھی رکھے جائز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ گذر جاوے
اور منڈوانا اور پست کرنا ڈاڑھی کا حرام ہے اور وضع اکثر مشرکون کی ہے مانند انگریز اور ہنود کے اور وضع ہے انکی کہ جنکا دین مین سے حصہ نہین گروہ
گروہ قلندری ہین اور چھوڑنا ڈاڑھی کا بقدر قبضہ کے واجب ہے سنت اسکو اسلیے کہتے ہین کہ ثابت سنت سے ہوا ہے جیسے نماز عید کو سنت کہتے
ہین اور بال ڈاڑھی کے لنبان مین سے یا چوڑان مین سے کتروا کر برابر کرنے جائز ہین لیکن مختار یہ ہے کہ نہ کتروائے اسمین سے کچھ اور عورت
کی اگر ڈاڑھی نکل آوے اسکو منڈوا ڈالنا مستحب ہے اور مسواک کرنی سنت ہے بالاتفاق اور داؤد نے کہا ہے واجب ہے اور اسحاق نے یہ بھی زیادہ
کیا ہے کہ اگر اسکو قصداً چھوڑیگا تو باطل ہوگی نماز اسکی اور ناک مین پانی دینا وضو مین سنت ہے اور غسل مین فرض اور یہی حکم کلی کا ہے جو آگے مذکور
ہوگی اور ناخن کسی طرح کتروا دے اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن اولی یہ ہے کہ اسطرح کتروا دے اول داہنے ہاتھ کی انگلی شہادۃ کا پھر بیچ کی
انگلی کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر انگوٹھے کا پھر بائین ہاتھ کی چھنگلیا کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر انگلی
شہادت کا پھر انگوٹھے کا اور بعضون نے لکھا ہے کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرکے چھنگلیا تک پہونچے پھر بائین ہاتھ کی
چھنگلیا سے شروع کرکے اسکے انگوٹھے تک پہونچکر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور پاؤن کے یون کتروا وے کہ داہنے پاؤن کی
چھنگلیا سے شروع کرے اور بائین پاؤن کی چھنگلیا پر ختم کرے اور لکھا ہے علما نے کہ ناخن کتروانے جمعہ کو مستحب ہین اور بعضون نے دفن کرنا
ناخنون کا مستحب لکھا ہے اور اگر پھینک بھی دیوے کچھ مضائقہ نہین اور پھینک دینا انکا پاخانہ مین اور غسل کی جگہ مکروہ ہے اور براجم کہتے ہین
انگلیون کی گانٹھون کو اور انکے اوپر کے پوست کو جو چنٹ دار ہوتا ہے انمین میل اکثر جمع ہو جاتی ہے خصوصاً جو لوگ کہ کاروبار کرتے ہین انکی انگلیان
سخت ہوکر میل بہت جم جاتی ہے پس انکے دھونے کی تاکید فرمائی اور بدن مین اور اعضا کہ انمین گمان ہے میل جمع ہونے کا انکے دھونے
کا بھی یہی حکم ہے مانند کان اور بغل و ناف اور مانند انکے اور نتف کہتے ہین بال اکھیڑنے کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلون کے بالون
کا منڈانا سنت نہین ہے یعنی ہاتھ ہی سے اکھیڑنے سنت ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اکھیڑنا انکا افضل ہے اسکے لیے کہ قوی ہو وے اسپر یعنی
متحمل اسکی تکلیف کا ہوسکے اور منڈانا اور نورہ سے دور کرنا انکا بھی جائز ہے لیکن افضل وہی ہے جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کے مونڈنے
سنت ہین اور اکھیڑنے اور نورے سے دور کرنے بھی حکم رکھتے ہین اور قینچی سے کترنے مین سنت نہین ادا ہوتی اور پاخانہ کی جگہ کے گرد جو بال
ہوتے ہین انکا دور کرنا بھی مستحب ہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ بال زیر ناف کے حضرت نورہ سے دور کرتے تھے واللہ اعلم اور عورت کو اکھیڑنا
انکا اولی ہے کیونکہ خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہے اور شہوت عورت کو ننانوے حصہ ہوتی ہے اور مرد کو ایک حصہ پس اکھیڑنے سے شہوت ضعیف ہو جاتی
ہے اور منڈانے سے قوی پس مناسب حال عورت کے وہ ہے اور مناسب حال مرد کے یہ اور بال زیر ناف کے مونڈنے اور بغلون کے بال

اکھیڑنے اور لبیں یعنے اور ناخن کترواے چالیس دن کے اندر اندر ہی کرلیا کرے اس سے بڑھاوے نہیں کہ مکروہ ہی اور معنی انتقاص الماء کے دو ہیں ایک تو یہی جو راوی نے بیان کیے کہ استنجا کرنا پانی سے کہ اسمیں پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہو جاتا ہی اور دوسرے یہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتھ استعمال پانی کے یعنے استنجا کرنے سے قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہی اور ایک روایت میں بجاے انتقاص کے انتفاص آیا ہی ساتھ فی کے اور ضاد معجمہ اور صاد مہملہ کے معنی اسکے یہ ہیں کہ چھڑکنا پانی کا ستر پر جیسے کہ اوپر حدیثوں میں گذرا پس یہ بھی دونوں چیزیں سنت ہیں اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی کے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کے نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورت کو مکرمۃ یعنے اولی اور وہ اسلام کی علامتوں سے ہی اگر ایک شہر کے لوگ سب کے سب اسکو چھوڑ دیں تو امام لڑے انکے ساتھ جیسے کہ حکم ہی اذان وغیرہ میں اور وقت ختنہ کرنے کا بعضے کہتے ہیں ساتواں دن ہی جیسے کہ عقیقہ کا اور بعضوں کے نزدیک سات برس اور بعضوں کے نزدیک نو برس اور بعضوں کے نزدیک واجب چاہیے حاصل ہو کہ پہلے بالغ ہونے سے جب چاہیے کرلے خصوصًا ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہی مگر ستر کا ڈھانکنا واجب ہی سنت کے ادا کرنے کے لیے ترک کرنا واجب کا جائز نہیں یعنے بعد بالغ ہونے کے ستر کا ڈھانکنا واجب ہو جاتا ہی اب اگر کریگا تو واجب ترک ہو جائیگا ❊ ع ح الفصل الثانی فصل دوسری (عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب رواہ الشافعی واحمد والدارمی والنسائی ورواہ البخاری فی صحیحہ بلا اسناد) روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے مسواک سبب پاکی کی ہی واسطے منہ کے اور سبب رضامندی کی ہی واسطے پروردگار کے روایت کی یہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کے بغیر سند کے (وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے چار چیزیں ہیں طریقہ رسولوں کے سے حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہی ختنہ کرنا یعنے بعضی روایت میں بدلے الحیاء کے الختان آیا ہی اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہ ترمذی نے ف چار چیزیں طریقے رسولوں کے سے ہیں یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیز انمیں سے بعضے نبی نے نہیں بھی کی جیسے کہ نکاح حضرت یحیی علیہ السلام نے نہیں کیا اور مراد حیا سے یہ ہی کہ باز رکھے نفس کو بری باتوں سے اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین ختنہ کیے ہوے ہی پیدا ہوے تھے اور بعضوں نے حضرت کے ختنہ میں اختلاف بھی کیا ہی کہ بعد پیدا ہونے کے آپ کا ختنہ ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگاتے تھے ساتھ مشک کے اور ابن حجر نے لکھا ہی کہ میں نے جمع کی ہیں حدیثیں جو فضائل نکاح میں وارد ہوئی ہیں پس وہ سو سے زیادہ ہیں ❊ ح ع (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضا رواہ احمد وابو داود) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے رات کو اور نہ دن کو پس جاگتے مگر کہ مسواک کرتے پہلے وضو سے روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت دن کو بھی آرام فرماتے تھے وقت قیلولہ کے پس یہ سنت ہی شب بیداری اسکے سبب سے آسان ہوتی ہی جیسے کہ سحر کھانے سے روزہ آسان ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سونے سے اٹھکر مسواک کرنی سنت مؤکدہ ہی بسبب سونے کے منہ میں تغیر آجاتا ہی اس سے منہ صاف ہو جاتا ہی پھر احتمال ہی کہ حضرت وضو کے لیے دوبارہ مسواک نہ کرتے ہوں اسی پر اکتفا کرتے ہوں اور یہ بھی

احتمال ہے کہ وضو کے لیے دوبارہ مسواک کرتے ہوں وقت ارادہ وضو کے یا نزدیک کلی کرنے کے واللہ اعلم ٭ ع (وعنہا قالت کان
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاکُ فَیُعْطِیْنِی السِّوَاکَ لِاَغْسِلَہٗ فَاَبْدَأُ بِہٖ فَاَسْتَاکُ ثُمَّ اَغْسِلُہٗ وَاَدْفَعُہٗ اِلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے
کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پس دیتے مجھکو مسواک تاکہ دھوؤں میں اسکو پس شروع کرتی میں ساتھ اسکے پس مسواک کرتی میں
پھر دھوتی میں اسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بعد مسواک کرنے کے دھولینا اسکا مستحب
ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے یہ کہ تین بار مسواک کرے اور ہر بار پانی سے دھووے اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ مسواک کو دھونے
سے پہلے منہ میں اسلیے پھیر لیتی تھیں کہ لعاب مبارک کی برکت انکو پہونچے اور پھر اسلیے حضرت کو دیتی تھیں کہ مسواک کرنی جو پانی سے ہوسکو
پورا کرلیں اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کسی کی مسواک کرنی اسکی رضامندی سے مکروہ نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت
حاصل کرنی اچھی ہے ٭ ج ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک
فجاءنی رجلان احدہما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منہما فقیل لی کبر فدفعتہ الی الاکبر منہما متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنے تئین خواب میں کہ کرتا ہوں مسواک پس آئے میرے پاس دو شخص ایک انمیں بڑا تھا
دوسرے سے پس ارادہ کیا میں نے دینے مسواک کا چھوٹے کو انمیں سے پس کہا گیا واسطے میرے مقدم کر تو بڑے کو پس دیا میں نے مسواک
بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمیں بزرگی مسواک کی معلوم ہوتی ہے کہ ایسی چیز ہے کہ حکم ہوا بڑے کو دینے کا نہ چھوٹے کو کہ
چھوٹے سے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ کھانا اور خوشبو وغیرہ ذلک کے دینے میں بھی پہلے بڑے ہی سے کرے ٭ ح (وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما جاءنی جبریل علیہ السلام قط الا امرنی بالسواک لقد خشیت ان احفی مقدم فی رواہ احمد) اور روایت ہے ابی امامہ سے
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کبھی مگر حکم کیا مجھکو ساتھ مسواک کے تحقیق ڈرا میں اس سے
کہ چھیل ڈالوں میں اگلی جانب منہ اپنے کی روایت کی یہ احمد نے ف یعنی بسبب تاکید کرنے جبرئیل کے کہ استعمال مسواک کا بہت کرتا ہوں
خوف ہوتا ہے مجھے منہ چھل جانے کا (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثرت علیکم فی السواک رواہ البخاری) اور روایت
ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بہت بیان کیا میں نے تمہارے بیچ مقدمہ مسواک کے روایت کی یہ بخاری نے ف غرض اس بیان سے
فضیلت بیان کرنی مسواک کی اور تاکید کرنی اسپر معلوم ہوتی ہے ٭ ع (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ
رجلان احدہما اکبر من الآخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرہما رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور نزدیک انکے دو شخص تھے ایک ان دونوں میں بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی طرف حضرت کے
بیچ بزرگی مسواک کے یہ کہ مقدم کر تو بڑے کو دے تو مسواک بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وعنہا قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تفضل الصلوۃ التی یستاک لہا علی الصلوۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے
عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اس نماز کی کہ مسواک کی گئی واسطے اسکے یعنی نزدیک وضو کے اوپر اس نماز کے
کہ نہیں مسواک کی گئی واسطے اسکے ستر درجے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی فضیلت میں اور زیادتی ثواب میں وہ نماز
ستر حصہ زیادہ ہوتی ہے اس نماز پر ٭ ع (وعن ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان
اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوۃ ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشہد الصلوات فی المسجد

وَسِوَاکُہٗ عَلٰی اُذُنِہٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْکَاتِبِ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوۃِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّہٗ اِلٰی مَوْضِعِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر نہ مشکل جانتا میں اوپر امت اپنی کے البتہ حکم کرتا میں انکو ساتھ مسواک کرنے کے نزدیک ہر نماز کے یعنی حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہے اور البتہ تاخیر کرتا میں نماز عشا کو تہائی رات تک کہا پس تھے زید بن خالد حاضر ہوتے نمازوں کے لیے مسجد میں اور مسواک انکی اوپر کان انکے کے ہوتی جگہ قلم کے کان لکھنے والے کے سے نہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے مگر مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسکو طرف جگہ اسکی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے مگر تحقیق ابو داؤد نے نہیں ذکر کیا ان لفظوں کا ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب سنن الوضو یہ باب ہے بیچ بیان سنتوں وضو کے ف مراد سنن وضو سے یہاں افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جو کہ وضو میں کرتے تھے خواہ فرض ہوں خواہ سنت خواہ آداب [illegible]

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِہٖ فَلَا یَغْمِسَنَّ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَہَا ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس نہ ڈبوے ہاتھ اپنا باسن میں یہاں تک کہ دھووے اسکو یعنی پہونچوں تک تین بار پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہے ہاتھ اسکے نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دھونا ہاتھوں کا پہلے وضو کے کہ سنت ہے اس حدیث سے ثابت ہوا ہے اور یہ جو قید لگائی اسمیں سوتے سے اٹھنے کے وقت کی سبب اسکا یہ ہے کہ اہل عرب کہ ان شہروں میں پانی کم ہوتا ہے اکثر استنجا پتھر یا ڈھیلے سے کرتے ہیں پس جب سوتے ہیں تو بسبب گرمی ہوا کے استنجے کی جگہ پسینا آجاتا ہے اور احتمال ہوتا ہے کہ ہاتھ وہاں پہونچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جیسے کہ فرمایا کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہے ہاتھ اسکے نے یعنی جانتا نہیں کہ کہاں ہاتھ پڑا ہے پس فرمایا کہ پہلے ہاتھ اپنے تین بار دھو لیوے تا پاک و صاف ہو جاویں بعد اسکے پانی باسن سے لیوے اور وضو کرے پس قید نیند کی اسلیے ہے کہ اسمیں احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہے والا ہر ایک وضو کرنے والے کو چاہیے کہ دھووے اسلیے ہمارے علما نے کہا ہے کہ یہ ہاتھ دھونے سنت ہیں غیر جاگنے والوں کو بھی کیونکہ سبب ہاتھ دھونے کا کہ وہ احتمال ہاتھ پہونچنے کا نجاست اور میل پر ہے وہ جاگنے میں بھی موجود ہے اور حکم مسنون اور مستحب ہے وبطریق احتیاط کے ساتھ اسکے حکم کیا ہے فرض اور واجب نہیں اگر نہ دھووے تو بھی ہاتھ پاک ہے اگر پانی میں بغیر دھوئے ہاتھ ڈال دے تو وہ بھی نجس نہیں ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتھ کا نیند کے وقت یقینی نہیں ہے فقط احتمال ہے مگر امام احمد ہاتھ دھونے کو سوتے سے اٹھکر واجب جانتے ہیں اگر بغیر دھوئے پانی میں ڈالیگا پانی نجس ہو جائیگا ہیچ ع

(وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَتَوَضَّاَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس ارادہ وضو کا کرے پس چاہیے کہ ناک جھاڑے یعنی بعد پانی دینے کے تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہے اوپر بانسے ناک اسکی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رات گذارنا شیطان کا اور جگہ پکڑنی اسکے بانسے پر حقیقت اور کیفیت اسکی اللہ اور رسول ہی جانتا ہے عقلیں ہماری دریافت کرنے ان اسرار کے سے قاصر ہیں سالم تر اور اولی طریقہ بیچ مثال ایسے امور کے کہ شارع نے اسکی خبر دی ہے یہ ہے کہ ایمان اسپر لاوے اور بیان کیفیت انکی سے سکوت کرے اور بعضے اسمیں یہ تاویل کرتے ہیں کہ آدمی جب سو جاتا ہے تو بخارات اور رینٹھ اور غبار ناک میں کہ قریب دماغ کے ہے جمع ہوتے ہیں اس سے دماغ کہ جگہ حواس وغیرہ کی ہے مکدر ہوتا ہے پس یہ مانع ہوتا ہے واسطے حق تلاوت

کو اور سمجھنے معانی اسکے کو اور باعث ہوتا ہے کسل کا عبادات میں اور یہ سب امور باعث خوشی شیطان کے ہوتے ہیں پس گویا کہ شیطان وہاں بیٹھا ہے پس یہ احتمالات ہیں اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہے جو اول مذکور ہوا ۔ ح (وَقِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَہٗ بِیَدَیْہِ فَأَقْبَلَ بِہِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِہٖ ثُمَّ ذَہَبَ بِہِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّہُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْہُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَلِأَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوَہٗ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ) اور کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے کسطرح تھے رسول خدا صلعم وضو کرتے پس منگوایا عبداللہ نے پانی وضو کا پس ڈالا اپنے دونون ہاتھون پر پس دھوئے دونون ہاتھ یعنے پہونچون تک دو دو بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنے بعد پانی دینے کے پھر دھویا اپنا منھ تین بار پھر دھوئے دونون ہاتھ اپنے دو دو بار کہنیون تک پھر مسح کیا سر اپنے پر دونون ہاتھون سے پس آگے سے لیگئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو بیان اسکا یون ہے کہ شروع کیا اگلے جانب سر اپنے کے سے پھر لے گئے دونون ہاتھون کو گدی تک پھر پھیر لائے انکو یہان تک کہ پھر آئے طرف اُس مکان کے کہ شروع کیا تھا اُس سے پھر دھوئے دونون پانون اپنے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے اور واسطے ابوداؤد کے مانند اسی کے ذکر کیا اسکو جامع الاصول والے نے ف دو دو بار ہاتھ دھوتے بیان جواز کے لیے یعنے جائز یون بھی ہے ورنہ ثابت ہوا ہے حضرت سے اور روایت میں بھی تین بار ہاتھ دھوتے تھے اور لفظ مرتین دو بار اسلیے لائے کہ ایک بار ذکر کرنے میں وہم جاتا تھا کہ دونون ہاتھ متفرق دھوئے ہون یعنے ایک ہاتھ ایک بار دھویا ہو اور ایک ایک بار پس دو بار ذکر کیا تا سمجھا جاوے کہ دونون ہاتھ ملا کر دو بار دھووے اور کیفیت مسح سر کی بطور مستحب کے یہ ہے کہ دونون ہاتھون کی تین تین انگلیان سر کے آگے کی جانب رکھے اور دونون ہاتھون کے انگوٹھون کو اور شہادت کی انگلیون کو اور ہتھیلیون کو جدا رکھے اور ان چھوٹی انگلیون کو گدی کی طرف لیجاوے پھر دونون ہتھیلیان پیچھے سر کے رکھکر آگے کی طرف لے آوے پھر مسح کرے کانون کے اوپر کے رخ پر دونون انگوٹھون سے اور کانون کے سوراخون میں دونون شہادت کی انگلیون سے اور اخیر عبارت سے مراد مصنف کی یہ ہے کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح میں لایا باوجودیکہ بخاری و مسلم میں یہ حدیث نہین آئی بلکہ انمین یون ہے جیسے کہ مین آگے ذکر کرتا ہون

ح (وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَأَکْفَأَ مِنْہُ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَہُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَہَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَہَا فَغَسَلَ وَجْہَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَہَا فَغَسَلَ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَہَا فَمَسَحَ بِرَأْسِہٖ فَأَقْبَلَ بِیَدَیْہِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ ہٰکَذَا کَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَأَقْبَلَ بِہِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِہٖ ثُمَّ ذَہَبَ بِہِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّہُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْہُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِیْ أُخْرٰی فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفَّۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ فَمَسَحَ رَأْسَہٗ فَأَقْبَلَ بِہِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ وَفِیْ أُخْرٰی لَہٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَۃٍ وَّاحِدَۃٍ) اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے وضو کرو واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سا پس منگوایا باسن پس جھکایا اور ڈالا اُس سے پانی اپنے دونون ہاتھون پر پس دھویا انکو تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اسکو یعنے پانی نکالا اُس سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہ تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اسکو پھر دھویا منھ اپنا تین بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا باسن مین پھر نکالا اسکو پھر دھوئے دونون ہاتھ اپنے کہنیون تک دو دو بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا پھر نکالا اسکو پھر مسح کیا سر کو آگے سے

پیچھے لیگئے دونون ہاتھ اور پیچھے سے آگے لے آئے پھر دھوئے دونون پانون ٹخنون تک پھر کہا اسی طرح تھا وضو رسول خدا صلعم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہے آگے سے لیگئے دونون ہاتھ اپنے پیچھے کو اور پیچھے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتھ اگلے جانب سر اپنے کے پھر لیگئے انکو طرف گدی کے پھر پھیرا انکو یہان تک کہ پھیر کر لائے طرف اسی مکان کے کہ شروع کیا تھا اس سے پھر دھوئے پانون اپنے اور ایک روایت صحیحین کی مین ہے پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور ناک جھاڑی تین بار ساتھ تین چلوون کے پانی سے اور بیچ روایت اور کے پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے پس یہ کیا تین بار اور بخاری کی روایت مین ہے پس مسح کیا سر اپنے کا آگے سے لیگئے دونون ہاتھ پیچھے اور پیچھے سے لائے آگے ایک بار پھر دھوئے دونون پانون ٹخنون تک اور بیچ اور روایت بخاری کے ہے پس کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار ایک چلو سے ف یعنے ہر ایک کو تینون بار مین سے ایک ایک چلو سے کیا اور یہ معنی نہین ہین کہ تینون ایک ہی چلو مین کیے جاننا چاہیے کہ حدیثین کلی کرنے کی اور ناک مین پانی دینے کی مختلف آئی ہین بعضی مین ساتھ تین چلو کے اور بعضی مین ایک چلو سے ساتھ فصل اور وصل کے یعنے ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ چلو لینے بھی آئے ہین اور دونون ایک چلو سے بھی کرنے آئے ہین پس کئی صورتین اسکی ہوتی ہین مذہب شافعی بقول صحیح کے یہ ہے کہ دونون تین چلو مین کرے اسطرح کہ ایک چلو لیکر اول تھوڑے سے کلی کرے پھر اسکا بقیہ ناک مین دے لے تینون بار یون ہی کرے اور مذہب حنفی مین یہ ہے کہ ہر ایک تین تین چلو سے کرے انھون نے اس طریق کو ترجیح اسلیے دی ہے کہ موافق ہے ساتھ قیاس کے کہ منھ اور ناک ہر ایک عضو علیحدہ ہے پس جمع نہ کیا جاوے انمین جیسے کہ سب اعضا مین جمع نہین کرتے تو بیچ حدیث کہ موافق قیاس کے ہوگی البتہ راجح ہوگی چنانچہ یہی قاعدہ ہے اصول فقہ کا اور شمنی نے فتاوی ظہیریہ مین سے نقل کیا ہے کہ وصل بھی جائز ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور فصل بھی جائز ہے امام شافعی کے نزدیک اور ترمذی نے شافعی سے روایت کی ہے کہ کہا انھون جمع کرنا کلی اور ناک مین پانی دینے کا جائز ہے اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ نئے پانی کے دوست زیادہ رکھتا ہون مین پس کچھ خلاف نہ رہا

ج (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہین زیادہ کیا اسپر یعنے اس وضو مین روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عثمان سے تحقیق انھون نے وضو کیا بیچ مقاعد کے کہ نام ایک جگہ کا ہے پس کہا کیا نہ دکھلاؤن مین تم کو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی یہ مسلم نے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کے کبھی ایک ایک بار دھوتے اور کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دھوتے تھے پس ایک ایک بار تو بیان جواز کے لیے دھوتے کہ یہ ادنی درجہ ہے اور فرض ہے اسقدر اصل وضو اسمین ہو جاتا ہے اور اسی طرح دو دو بار بھی بیان جواز کے لیے دھوتے کہ وضو اسمین بھی ہو جاتا ہے اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہے اب زیادتی اسپر منع ہے اور بعضی حدیثون مین دھونا بعضے اعضا کا تین بار اور بعضے کا دو بار اور بعضے کا ایک بار بھی آیا ہے یہ سب بیان جواز کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک ایک بار دھونا اعضاء وضو کا گناہ ہے واسطے ترک کرنے سنت مشہورہ کے لیکن صحیح یہ ہے کہ گناہ نہین کیونکہ یہ بھی حدیث مین آیا ہے اور یہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنے ہر ایک عضو اعضاء وضو سے تین تین بار دھویا پس ظاہر مین اس سے یہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بھی تین بار کیا لیکن اور روایتین کہ انمین تفصیل اعضاء وضو کے دھونے نقل کیے ہین چنانچہ روایات صحیحین گذری وہ دلالت

کرتی ہیں اسپر کہ مسح سر کا ایک بار ہی کیا ہے ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِیْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوْا وَھُمْ عِجَالٌ فَانْتَھَیْنَا اِلَیْھِمْ وَاَعْقَابُھُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسَّھَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا پھرے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے طرف مدینہ کے یہاں تک کہ جب وقت پہونچے ہم ایک پانی پر کہ تھا راہ میں جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرتے ہیں نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تھے جلدی کرنے والے پھر پہونچے ہم طرف انکے اور ایڑیاں انکی چمکتی تھیں نہیں پہونچا تھا انکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای واسطے ایڑیوں کے آگ سے پورا کرو وضو روایت کی یہ مسلم نے ف جلدی کے معنی اس جملہ کے یہ ہیں کہ طلب جلدی کی کی چلنے میں اور ہم سے آگے بڑھ گئے نزدیک داخل ہونے وقت عصر کے پہلے وضو کرنے کے لیے پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنی لفظ ویل کے علما نے کئی طرح پر لکھے ہیں کہا ابہری نے صحیح تر قول یہ ہے یعنی اسکے کہ وہ ہے جو روایت کیا ہے ابن حبان نے حدیث ابی سعید سے کہ ویل ایک نالہ ہے دوزخ میں اور بعضوں نے اسکے معنی شدت عذاب کے کہے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہے پیپ کا اور لہو کا دوزخ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہے کہ رنج رسیدہ بولتا ہے اور اصل اسکے معنی ہلاک اور عذاب کے ہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیجے اسکو اصل پر یعنے ہلاک عظیم اور عقاب الیم ہے واسطے ایڑیوں کے ایڑیوں کے لیے خاص عذاب اسلیے فرمایا کہ وہ دھوئی نگئی تھیں اور بعضوں نے یہ معنی لکھے ہیں کہ ایڑیوں سے صاحب ایڑیوں کے مراد ہیں یعنے جنکی ایڑیاں خشک رہ گئی تھیں انکو یہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنے فرائض اور سنن اسکے ادا کرو اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر بقدر ایک ناخن کے خشک رہ جاوے تو وضو درست نہیں ہوتا اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ دھونا پانون کا وضو میں فرض ہے کہ اسکے ترک پر وعید یعنے ڈر کا فرمایا مسح کافی نہیں اور یہی مذہب اور عقیدہ ہے تمام فقہا کا ہر وقت میں اور خلاف اسکا کسی عالم سے کہ لائق اعتبار کے ہو ثابت نہیں ہوا اور جتنے کہ بیان کیا ہے وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام میں سے مانند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمانؓ اور عبداللہ بن زید کے کہ انکو حاکی یعنے بیان کرنے والا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہیں اور مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور سوا انکے کے رضی اللہ عنہم سب متفق ہیں اسپر کہ آنحضرت صلعم دھویا ہی کرتے تھے پاے مبارک وقت وضو کے اگر موزہ نہ پہنے ہوتے تھے اور حدیثیں ان گنت کہ مرتبہ تواتر کو پہونچتی ہیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور یہ وعید اوپر ترک اسکے کے حدیثوں بے شمار میں وارد ہوا ہے اور عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ صحابہ (یعنے بعضے) مسح پانون پر کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پورا کرنے وضو کے اور وعید فرمائی اسکے ترک پر پس چھوڑ دیا انھوں نے مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبدالملک بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ کہا انھوں نے کہ کہا میں نے عطا خراسانی کو کہ بڑے تابعین سے ہیں آیا خبر پہونچی ہے تجکو کسی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتے تھے قدموں اپنے پر کہا انھوں نے نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب میں یہ ہے کہ کتاب اللہ میں یہ حکم مجمل اور مشتبہ واقع ہوا ہے اور سنت رسول اللہ علیہ وسلم کی نے کہ حد شہرت اور تواتر کو پہونچی ہے اسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہ ہے پس شیعوں کے مذہب میں کہ پانون کو مسح کرتے ہیں محض غلطی اور برا کرتے ہیں ع ح (وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ وَعَلَی الْخُفَّیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اوپر بالوں پیشانی اپنی کے اور پگڑی پر اور موزوں پر روایت کی یہ مسلم نے ف بیچ مقدار مسح سر کے اختلاف واقع ہوا ہے علما میں امام مالک کے مذہب میں سارے سر کا مسح فرض ہے اور امام شافعی کے نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہے اگرچہ دو تین بال ہوں اور امام ابو حنیفہ کے

مذہب ہیں مسح چوتھائی حصہ سرکا فرض ہی اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہی کہ ناصیہ کہتے ہیں چوتھائی حصہ سرکو آگے کی جانب سے اگر مسح تمام
سرکا فرض ہوتا تو حضرت صلعم اوپر مسح ناصیہ کے اکتفا نہ کرتے اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبھی بیان جواز کے لیے وہ بھی کرتے پس معلوم ہوا
کہ فرض اسی قدر ہی اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہ معنی شارحین نے بیان کیے ہیں کہ جب حضرت صلعم چوتھائی سرکا مسح کہ فرض تھا ادا کر چکے تو واسطے
کامل کرنے کے اور ادا ے سنت کے کہ وہ مسح سارے سرکا ہی بجاے مسح بقیہ سر کے پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ احتمال رکھتا ہی
کہ حضرت صلعم نے مسح ناصیہ پر کر کے پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کے جیسے کہ موزے
پر کرتے ہیں درست نہیں تینوں اماموں کے نزدیک مطلق مگر امام احمد کے نزدیک درست ہی بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سرکو پگڑی
نے ڈھانک لیا ہو جیسے کہ حکم موزہ کا ہی ❊ ح ع (وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في شانه كله في
طهوره وترجله وتنعله متفق عليه) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے شروع کرنا داہنی طرف سے جہانتک
ہو سکتا بیچ سارے کاموں اپنے کے بیچ طہارت اپنی کے اور کنگھی کرنے اپنے کے اور پاپوشوں پہننے اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
لفظ ما استطاع میں اشارہ ہی اوپر تاکید اور محافظت اس کام کے اور طہارت کرنے میں داہنی طرف سے شروع کرنا دوست رکھتے تھے یعنے وضو میں
داہنا ہاتھ اور داہنا پانوں پہلے دھوتے اور بایاں پیچھے اور نہانے میں داہنی جانب پہلے دھوتے پھر بائیں اور یہ تین چیزیں بطریق تمثیل کے بیان
کیں اور جو چیزیں کہ قبیلہ بزرگی کرنے اور زینت کی ہیں اسمیں داخل ہیں یعنے انکو بھی داہنی طرف سے شروع کرتے جیسے کہ کپڑا پہننا اور ازار پہننی
اور موزہ پہننا اور مسجد میں داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پاخانہ سے نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخن کتروانے اور بال بغلوں اور لبوں کے لوانے اور سر
منڈوانا اور بال زیرناف کے لینے اور مصافحہ کرنا اور کھانا اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزیں کہ لائق بزرگی کرنے کے نہیں ہیں انکو بائیں
طرف سے شروع کرنا مستحب ہی جیسے کہ پاخانہ میں جانا اور بازار میں جانا اور گناہ کی جگہ میں جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک چھنکنی اور تھوکنا اور استنجا
کرنا اور کپڑے اُتارنے اور جوتی اُتارنی اور مانند انکے کے اور حقیقت میں ان چیزوں کے بائیں طرف سے شروع کرنے میں تکریم داہنے طرف ہی
کی لازم آتی ہی مثلاً مسجد سے بایاں پانوں پہلے نکالا تو تکریم داہنے پانوں کی کی کہ اسکو بزرگ جگہ میں باقی رکھا اسپر اور چیزوں کو قیاس کر لے پس
یہ سب بسبب شرف اور بزرگی داہنی طرف کے ہی اسلیے فرشتہ داہنے ہاتھ کا شرف رکھتا ہی بائیں ہاتھ والے پر اور ہمسایہ داہنی طرف کا مقدم
ہی بائیں طرف کے ہمسایہ پر ❊ ح ع الفصل الثاني فصل دوسری (عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لبستم و
اذا توضأتم فابدأوا بايامنكم رواه احمد وابو داود) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پہنو تم یعنے کوئی چیز
اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتھ داہنی طرف اپنے کے روایت کی احمد اور ابوداود نے (وعن سعيد بن زيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه رواه الترمذي وابن ماجة ورواه احمد وابو داود عن ابي هريرة والدارمي عن ابي سعيد الخدري
عن ابيه وزادوا في اوله لا صلوة لمن لا وضوء له) اور روایت ہی سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو واسطے اس
شخص کے کہ نہیں یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنے جسنے ابتداے وضو میں اللہ تعالی کا نام نہ لیا اسکا وضو پورا نہوا کہ جسپر ثواب ملے روایت کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداود نے ابی ہریرہ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اُسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے
بیچ اول اس حدیث کے کہ نہیں نماز واسطے اس شخص کے کہ نہیں وضو واسطے اُسکے ف امام احمد کے نزدیک بسم اللہ کہنی ابتداے وضو میں
واجب ہی اور جمہور علما کے نزدیک سنت ہی یا مستحب اور سلف سے یہ الفاظ کہنے منقول ہیں سبحان اللہ العظيم وبحمده اور بعضوں نے کہا ہی کہ افضل ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ پڑھنے کے اور مشہور یہ الفاظ ہیں بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہے صواب یوں ہے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۞ ح ع (وعن لقیط بن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجۃ والدارمی الی قولہ بین الاصابع) اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو وضو سے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر درمیان انگلیوں کے اور خوب پہونچا پانی ناک میں مگر یہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول انکے بین الاصابع ف خبر دو وضو سے یعنے کمال وضو کا تعلیم فرمایئے کہ جس سے مستحق ثواب کے ہوں فرمایا پورا کر وضو یعنے فرائض اور سنتیں اسکی اچھی طرح ادا کر اور خلال کرنا ہاتھ اور پانوں کی انگلیوں کا سنت ہے امام اعظم صاحب اور امام شافعی کے نزدیک اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ انگلیاں بحسب خلقت کے آپس سے جدا اور کشادہ ہوں اور اگر آپس میں ملی ہوں اسطرح کہ پانی بے تکلف اندر نہ پہونچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہے اور ہمارے نزدیک خلال اسطرح کرے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھکر انگلیاں داہنے ہاتھ کی انگلیوں بائیں ہاتھ کے میں ڈالے کہ اولی یوں ہی ہے اور پانوں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اسطرح کہ اسکو داہنے پانوں کی چھنگلیا کے نیچے سے داخل کرکے خلال شروع کرے ہر انگلی میں یوں ہی کرتا جاوے حتی کہ دوسرے پانوں کی چھنگلیا تک پہونچے اور حد ناک میں پانی دینے کی یہ ہے کہ پانی نرمہ ناک تک پہونچے اور مبالغہ اسکا یہ ہے کہ وہاں سے آگے گذر جاوے پس یہ مبالغہ اگر روزہ سے نہ ہو تو کرے اور روزہ دار کو مکروہ ہے اور کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا امام اعظم کے نزدیک وضو میں سنت ہے اور غسل میں فرض اور امام شافعی کے نزدیک دونوں میں سنت ہے (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیوں ہاتھوں اپنے کے اور پانوں اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف خلال ہاتھوں کا بعد دھونے ہاتھوں کے کرے اور خلال پانوں کا بعد دھونے انکے کے افضل یوں ہی ہے ۞ ع (وعن المستورد بن شداد قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے ملتے یعنے خلال کرتے انگلیاں پانوں اپنے کی ساتھ چھنگلیا اپنی کے یعنے بائیں چھنگلیا سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف معنی یدلک کے یہ ہیں کہ خلال کرتے تھے جیسے کہ روایت احمد میں لفظ یخلل کا آیا ہے پس یہ دلیل ہے اسکی کہ بائیں چھنگلیا سے خلال پانوں کا مستحب ہے یا معنی یدلک کے یہ ہیں کہ پھیرتے تھے چھنگلیا انگلیوں پانوں کی پر اس صورت میں یہ دلیل ہوویگی اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے ۞ ع (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ہکذا امرنی ربی رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلعم جسوقت کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پھر داخل کرتے اسکو نیچے تھوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتھ اسکے ڈاڑھی اپنی کو اور فرمایا اسی طرح سے حکم کیا مجکو پروردگار میرے نے یعنے ساتھ وحی خفی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یہ خلال مستحب ہے بعد دھونے منہ کے کرے اور طور اسکا یہ ہے کہ انگلیاں ڈاڑھی کے کے نیچے داخل کرے اور اوپر کو نکالے ۞ ع (وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خلال کرتے ڈاڑھی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وعن ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فغسل

كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ
قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا مین نے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا پس دھوئے دونون ہاتھ اپنے یہان تک کہ پاک کیا انکو پھر کلی کی تین بار اور ناک مین پانی دیا تین بار اور دھویا منھ
اپنا تین بار اور دونون ہاتھ کہنیون تک تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایک بار پھر دھوئے دونون پانون اپنے ٹخنے تک پھر کھڑے ہوئے پس لیا بچا ہوا
پانی وضو اپنے کا اور پیا اُسکو کھڑے کھڑے پھر کہا حضرت علیؓ نے دوست رکھا مین نے یہ کہ دکھلاؤن مین تمکو کہ کسطرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** وضو کے پانی مین برکت آجاتی ہے اسلیے اُسکو پیا اور یہ پانی کھڑے ہوکر پینا بھی جائز ہے ۞ ع (وَعَنْ
عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَاَ فَمَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے عبد خیر سے کہا ہم تھے بیٹھے ہوے دیکھتے طرف
حضرت علیؓ کے اُسوقت کہ وضو کرتے تھے پس داخل کیا ہاتھ اپنا داہنا اسمین پس بھر لیا منھ اپنا پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور چھنکی ناک ساتھ
بائین ہاتھ اپنے کے کیا یہ تین بار پھر کہا جو شخص کہ خوش لگے اُسکو یہ کہ دیکھے طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہ ہے وضو حضرتؐ کا
یعنی مانند وضو آنکے کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** مقصود راوی کو یہان یہ تھا کہ کیفیت کلی اور ناک مین پانی دینے اور ناک چھنکنے کی بیان کرے
اور باقی وضو معلوم تھا اسلیے نہ بیان کیا ۞ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ
وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلعم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا
ایک چلو سے کیا یہ تین بار روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** کیا یہ یعنے مجموع یا ہر ایک تین بار یعنے اسمین دو احتمال ہین یا یہ کہ کلی کی اور ناک
مین پانی دیا ایک چلو سے تین بار اسی طرح کیا یا یہ کہ تین کلیان تین چلوون سے کین پھر اسی طرح ناک مین پانی دیا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر اور
مطابق اکثر روایات کے ہین اور ایک احتمال اسمین اور بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونون چیزین ایک ہی ایک ہاتھ سے کین دوسرا ہاتھ نہ لگایا اور اسی طرح
یہ احتمالات اوپر کی حدیث مین بھی ہین ۞ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے تحقیق نبی صلعم نے مسح کیا سر اپنے کا اور دونون کانون اپنے کا اندر انکے ساتھ دونون انگلیون شہادت
کے اور اوپر انکے ساتھ انگوٹھون اپنے کے روایت کی یہ نسائی نے (وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَتْ
فَمَسَحَ رَأْسَهٗ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ
الْاُوْلٰى وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ) اور روایت ہے ربیع بنت معوذ سے یہ کہ اُسنے دیکھا حضرت نبی صلعم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت صلعم نے سر اپنے
کا جو کچھ کہ اگلی جانب ہے اس سے اور جو پچھلی جانب ہے اور کنپٹیون اپنی کو اور کانون اپنے کو ایک بار اور ایک روایت مین ہے کہ تحقیق انھون نے
وضو کرنے مین داخل کین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون سوراخون کانون اپنے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے روایت
پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری **ف** لفظ صدغیہ اور اذنیہ عطف کیے گئے ہین لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہین یعنے مسح کیا
ساتھ پانی سر کے یعنے جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا تھا اُس سے انکو بھی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہے اور صدغ کہتے ہین اُس جگہ کو
کہ درمیان کان اور آنکھ کے ہے اور جو بال کہ اس جگہ پر لٹکتے رہتے ہین انکو بھی صدغ کہتے ہین کذا فی القاموس اور ابن ملک نے کہا ہے کہ صدغ اُن
بالون کو کہتے ہین کہ درمیان کانون اور ناصیہ کے ہین دونون طرف سر کے پس یہ معنی مناسب ہین مذہب حنفی کے اور شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ

اختلاف کیا ہی علمانے بیچ تین بار مسح کرنے کے کہ آیا سنت ہی یا نہین پس اکثر علما تو یہی کہتے ہین کہ ایکبار ہی مسح کرے چنانچہ تینون اماموں کا مذہب
یہی ہی اور مشہور مذہب شافعی ہین یہ ہی کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیتا جاوے سنت ہی اور اکثر علما بھی اسپر ہین مگر شافعی کہ تین بار مسح کرنا مستحب
کہتے ہین اور ابو داؤد نے کہا ہی کہ حدیثین حضرت عثمانؓ سے کہ سب صحیح ہین وہ دلالت رکھتی ہین کہ مسح ایک بار ہی اور شمنی نے کہا ہی کہ تین بار مسح
کرنا ساتھ تین پانیون کے بدعت ہی لیکن ہدایہ مین کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی امام اعظم سے ۔ ع ح ۔
(وعن عبد الله بن زيد انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء غير فضل يديه رواه الترمذي ورواه مسلم مع زوائد) اور روایت
ہی عبد اللہ بن زید سے تحقیق اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کو ساتھ پانی کے کہ نہ تھا بچا ہوا ہاتھوں سے یعنے اور
نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ مسلم نے لیکن ساتھ زیادتی کے کہ اُمین اور اعضاے وضو کے دھونے کا بھی ذکر
ہی ف حنفیہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتھ دھو چکا اور تری اسکی جو باقی رہی اُس سے اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جاتا ہی اور اگر کسی عضو پر مسح
کیا تھا اور اسکی تری باقی رہی تو اُس تری سے مسح درست نہین اور ایک حدیث بھی اس باب مین نقل کرتے ہین ابن مسعود سے اور اس حدیث
مین بھی ساتھ روایت ابن لہیعہ کے نقل کیا ہی بماء غير من فضل يديه کہ لفظ غیر ساتھ ب کے ہی یعنے مسح کیا ساتھ پانی کے کہ باقی رہا تھا ہاتھ مین بعد دھونے
کے لیکن صحیح روایت یہی ہی جو متن مین مذکور ہوئی پس اولیٰ تو یہی ہوا کہ نیا پانی لے اور جائز یہ بھی ہوا کہ ہاتھ کے باقی رہے ہوے پانی سے مسح کرلے ح ع
(وعن ابي امامة ذكر وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكان يمسح الماقين وقال الاذنان من الرأس رواه ابن ماجة وابو داود والترمذي
وذكرا قال حماد لا ادري الاذنان من الرأس من قول ابي امامة ام من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ ذکر کیا
وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا تھے حضرت صلعم ملتے آنکھون کے کویون کو اور کہا کہ کان بھی سر مین سے ہین روایت کی یہ ابن ماجہ اور ابو داؤد
اور ترمذی نے اور ذکر کیا ابو داؤد اور ترمذی نے کہ کہا حماد نے نہین جانتا مین کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہی یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہی صلی
اللہ علیہ وسلم ف ماق کہتے ہین اُس گوشۂ چشم کو کہ ناک کی طرف ہوتا ہی کذا فی القاموس اور جوہری نے لکھا ہی کہ دونون طرف کے گوشۂ چشم کو کہتے ہین
پس اولیٰ یہی ہی کہ دونون کویون کو ملے منھ دھوتے وقت انکو ملنا مستحب ہی تا چیپڑ وغیرہ چھوٹ جاوے اور یہ جو کہا کہ کان بھی سر مین سے ہین اس سے
دو حکم نکلتے ہین ایک تو یہ کہ کانون کو سر کے ساتھ مسح کرے اور دوسرے یہ کہ سر کے مسح کے لیے کہ پانی لیا ہی اُس سے کانون کو بھی مسح کرے نیا پانی
نہ لے پس اول حکم مین تو چارون امام متفق ہین اور دوسرا حکم کہ مسح کانون کا سر کے پانی بچے ہوے سے کرے مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام
احمد کا ہی اور یہ حکم اکثر حدیثون سے ثابت ہوتا ہی اور شافعی کے نزدیک نئے پانی سے مسح کرے چنانچہ ایک حدیث بھی اس باب مین وارد ہوئی ہی معلوم
ایسا ہوتا ہی کہ اکثر ایک ہی پانی سے سر اور کانون کو حضرت صلعم مسح کرتے ہونگے اور کبھی کہ ہاتھ مین تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتے ہونگے واللہ اعلم
ح ع (وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله عن الوضوء فاراه ثلاثا ثلاثا ثم قال
هكذا الوضوء فمن زاد على هذا فقد اساء وتعدى وظلم رواه النسائي وابن ماجة وروى ابو داود معناه) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا کیفیت وضو سے پس دکھلایا
اسکو دھونا اعضاے وضو کا تین تین بار پھر فرمایا اسطرح سے ہی وضو یعنے وضو کامل پھر جو شخص کہ زیادہ کرے اسپر پس تحقیق برا کیا اور تعدی
کی اور ظلم کیا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیے ابو داؤد نے معنی اسکے ف برا کیا کیونکہ سنت کو چھوڑ دیا اور تعدی
کی یعنے سنت کی حد سے بڑھ گیا بسبب زیادتی کے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ح ع (وعن

عبد اللہ بن مغفل انہ سمع ابنہ یقول اللہم انی اسألک القصر الابیض عن یمین الجنۃ قال ای بنی سل اللہ الجنۃ وتعوذ بہ من النار فانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ہذہ الامۃ قوم یعتدون فی الطہور والدعاء رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ) اور
روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ انھون نے سنا بیٹے اپنے کو کہ کہتا تھا یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے محل سفید داہنی طرف جنت کے
کہا اے بیٹے میرے مانگ اللہ سے بہشت اور پناہ پکڑ ساتھ اسکے آگ سے یعنے یہ تحکم اور فضول کلام کیا ہی کہ جاے بعین اور بہ صفت خاص کے
بہشت سے مانگتا ہی بلکہ یون مانگ جسطرح کہ بیان کی پس تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق ہوگی اس
امت مین ایک قوم کہ زیادتی کرینگے طہارت مین اور دعا مین روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف زیادتی طہارت مین
یہ ہی کہ تین بار سے زیادہ اعضا دھووے اور پانی زیادہ خرچ کرے اور دھونے مین اتنا مبالغہ کرے کہ حد وسواس کو پہونچے اور زیادتی
دعا مین یہ ہی کہ بے ادبی کرے اور قیدین لگاوے مطلب مانگنے مین یا ایک چیز خارج احاطہ امکان اور عادت سے سوال کرے ۱۲ ع ح
(وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء رواہ الترمذی وابن ماجۃ
وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی عند اہل الحدیث لانا لا نعلم احدا اسندہ غیر خارجۃ وہو لیس بالقوی عند اصحابنا)
اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تحقیق واسطے وضو کے ہی شیطان کہا جاتا ہی اسکو ولہان پس بچو وسوسے
پانی کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کے
اسواسطے کہ ہم نہین جانتے کسی کو کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوائے خارجہ کے کہ نام ہی ایک عالم کا اور وہ نہین قوی نزدیک یارون ہمارے
کے یعنے محدثین کے ف ولہان کے معنی ہین جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہ نام اس شیطان کا اسلیے ہی کہ لوگون کے دلون مین وسوسے
ڈالکر حیرت ناک اور بے عقل کر دیتا ہی اسی وہم مین رہتے ہین کہ اس عضو پر پانی پہونچا ہی یا نہین ایکبار دھویا یا دو بار پس بچو وسواس پانی
کے سے یعنے اسطرح کے وسواس پانی کے استعمال کرنے مین آوین تو دفع کرو تا سنت کی حد سے نہ نکلجاؤ ۱۲ ع ح (وعن معاذ بن
جبل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجہہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ
دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے پونچھتے منھ اپنا ساتھ کونے کپڑے اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے
ف ساتھ کپڑے اپنے کے یعنے چادر وغیرہ سے اور زیلعی نے شرح کنز مین لکھا ہی کہ جائز ہی رومال سے پونچھنا بعد وضو کے چنانچہ روایت
کیا گیا ہی عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے اور حدیث مابعد کی بھی دلالت کرتی ہی اسکے جواز پر اور مستحب لکھا ہی پونچھنا اعضا
وضو کا منیہ والے نے اور بعضی کتابون حنفیہ مین لکھا ہی اگر بقصد تکبر کے نہو مکروہ نہین اور اگر بقصد تکبر کے ہو مکروہ ہی اور مذہب شافعی مین
نہ پونچھنا سنت ہی وضو والے کو بھی اور غسل والے کو بھی دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت میمونہ لائین حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کے آپنے
اسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ ٹپکاتے تھے پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے اسکا جواب ہمارے علما دیتے ہین کہ ممکن ہی کہ یہ بات بسبب کسی عذر کے
ہوئی ہو ۱۲ ع ح (وعن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ ینشف بہا اعضاءہ بعد الوضوء رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث لیس بالقائم وابو معاذ الراوی ضعیف عند اہل الحدیث) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا تھا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ایک کپڑا پونچھتے تھے ساتھ اسکے اعضا اپنے پیچھے وضو کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین قوی اور ابو معاذ راوی
ضعیف ہی نزدیک محدثین کے ف اور کہا ترمذی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح نہین آئی ہی اور اجازت

دی ہے پونچھنے بعد وضو کے ایک قوم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انھون نے کہ بعد انکے ہین اور یہ بات انھون نے اپنے
دل سے نکالی ہے پس یہ مضمون سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہے اب ہمارے علما نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ یہ کہنا تمھارا کہ انھون نے اپنے
دل سے یہ بات نکالی ہے صحیح نہین تمنے یہ کہنا اپنے دل سے نکالا ہے کیونکہ نہین ہو سکتا کہ مثل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے
اپنے دل سے کچھ نکال لین بلکہ فعل انکا دلالت کرتا ہے کہ اس حدیث کی کچھ اصل ہے اور علما و اسکے عمل کرنا ساتھ حدیث کے اگرچہ ضعیف ہو
اولی ہے عمل کرنے سے ساتھ رائے کے اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّةَ قَالَ قُلْتُ
لِاَبِیْ جَعْفَرٍ ہُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت
ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا کہ کہا مین نے واسطے باپ جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہین کیا حدیث کی تمکو جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
وضو کیا ایک ایکبار یعنے کبھی اور دو دو بار یعنے کبھی اور تین تین بار یعنے کبھی فرمایا ہان روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حضرت امام محمد باقر
بڑے فقہائے مدینہ مطہرہ سے ہین اور بڑے محدث تھے روایت رکھتے ہین اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے اور اور
صحابہ سے اور جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آمد و رفت بہت رکھتے اور انسے بہت حدیثین سنتے اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جابر کو اشارہ کیا تھا انکی تعلیم کے لیے کہ ایک شخص اولاد میری سے تیرے پاس آکر علم سیکھیگا چنانچہ یہ جابر پاس تشریف لاتے تو جابر
اندھے تھے بسبب کبر سن کے پوچھتے کہ تو کون ہے یہ فرماتے کہ مین ہون محمد بن علی پس جابر کہتے مرحبا یا ابن رسول اللہ وولد سبطیہ و ریحانیہ
پھر ہاتھ اپنا امام باقر کے گریبان مین ڈالتے اور گردن اور بغل اور سینہ پر پھیرتے اور بوسے اخلاص و عقیدت کی بیچ دماغ انس و محبت کے سونگھتے
اور کہتے کہ پوچھ مجھسے اے بھتیجے جو چاہو حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ ہر باب مین انسے بہت حدیثین یاد رکھتا ہون پس ثابت
نے امام محمد باقر سے پوچھا کہ کیا تمکو حدیث کی ہے جابر نے یہ عادت محدثین کی ہے کہ قاری شیخ کے آگے کہتا ہے حدثک فلان عن فلان اپنی اسناد
کو پہونچاتا ہے حضرت صلعم تک اور شیخ چپکا رہتا ہے اخیر کو اقرار کرتا ہے کہتا ہے نعم پس یہ ایک طرق روایت سے ہے اور یہ بمنزلہ کہنے شیخ کے حدثنی فلان
آخر تک اور شاگرد سنتا رہتا ہے ۰ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ ہُوَ نُوْرٌ
عَلٰی نُوْرٍ) اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو بار یعنے اعضاء وضو کے دو دو بار دھوئے
اور فرمایا یہ نور ہے اوپر نور کے ف یعنے ایک بار دھونے سے فرض ادا ہوا وہ ایک نور ہوا دوسری بار دھونے سے سنت ادا ہوئی یہ نور پر نور
ہوا ۰ ع (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ ہٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاہِیْمَ رَوَاہُمَا
رَزِیْنٌ وَالنَّوَوِیُّ ضَعَّفَ الثَّانِیَ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ) اور روایت ہے عثمان سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار
اور فرمایا یہ ہے وضو میرا اور وضو نبیون کا پہلے مجھسے اور وضو ابراہیم کا روایت کی یہ دونون حدیثین رزین نے اور نووی نے ضعیف
کہا ہے دوسری کو شرح مسلم مین ف حضرت ابراہیم کا ذکر بعد ذکر کرنے انبیا کے جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتے ہین یعنے عام کے بعد
خاص انکا ذکر کیا اسلیے کہ یہ طہارت نظافت بہت کرتے تھے ۰ د ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ
لِکُلِّ صَلٰوةٍ وَکَانَ اَحَدُنَا یَکْفِیْہِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ یُحْدِثْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے
واسطے ہر نماز کے یعنے فرض کے اور تھا ایک ہم مین سے کفایت کرتا اسکو ایک وضو جبتک کہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہ دارمی نے ف حضرت
صلعم کو ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے واجب تھا پھر منسوخ ہوا جیسے کہ حدیث مابعد سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلعم اولی

اور عزیمت سمجھ کر ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے ۞ ع (وعن محمد بن يحيى بن حبان قال قلت لعبيد الله بن عبد الله بن عمر أرأيت وضوء عبد الله بن عمر لكل صلوة طاهرا كان أو غير طاهر عمن أخذه فقال حدثته أسماء بنت زيد بن الخطاب أن عبد الله بن حنظلة بن أبي عامر الغسيل حدثها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أمر بالوضوء لكل صلوة طاهرا كان أو غير طاهر فلما شق ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بالسواك عند كل صلوة ووضع عنه الوضوء إلا من حدث قال فكان عبد الله يرى أن به قوة على ذلك ففعله حتى مات رواه أحمد) اور روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے کہا کہ کہا میں نے واسطے عبید اللہ بیٹے عبد اللہ بیٹے عمر کے کہ خبر دے وضو عبد اللہ بیٹے عمر کے سے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بے وضو کس سے لیا ہے پس کہا عبید اللہ نے کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بیٹے خطاب کے نے یہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹے حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کے ہیں حدیث کی اسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیے گئے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بے وضو ہوں پس جبکہ مشکل ہوا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کیے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا انسے وضو کرنا یعنے واجب نہ رہا ہر نماز کے لیے مگر بوقت بے وضو ہونے کے کہا عبید اللہ نے پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجکو ہے قوت اسپر پس کیا اسکو یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہ احمد نے ف الغسیل کے معنی ہیں نہلایا گیا یہ صفت ہے حنظلہ کی حنظلہ کو غسیل اسلیے کہتے ہیں کہ ملائکہ نے انکو بعد انتقال کے نہلایا تھا عروہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ کی بیبی سے پوچھا کہ کیا تھا حال اسکا یعنے جسوقت گھر سے نکلا تو کیا کام کر رہا تھا گھر میں کہا اسنے کہ وہ جنبی تھا اور ایک جانب سر اپنے کی دھوئی تھی یعنے نہانے میں پس جب سنی اسنے آواز یعنے جہاد کے لیے بلانے کی نکلا پس مارا گیا یعنے دن احد کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے ملائکہ کو کہ نہلاتے تھے اسکو کہا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں تنبیہ ہے اوپر بزرگی مسواک کے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ قائم مقام وضو واجب کے کی گئی اور پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجکو ہے قوت یعنے انہوں نے اجتہاد کیا کہ وجوب اسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہے اسکے لیے کہ قوت اسکی رکھے اور وہ قوت اسکی رکھتے تھے پس اسلیے اس امر کو چھوڑا نہیں تا دم مرگ ۞ ع (وعن عبد الله بن عمرو بن العاص أن النبي صلى الله عليه وسلم مر بسعد وهو يتوضأ فقال ما هذا السرف يا سعد قال أفي الوضوء سرف قال نعم وإن كنت على نهر جار رواه أحمد وابن ماجه) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلعم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتے تھے یعنے اور اسراف کرتے تھے اسمیں پس فرمایا کہ کیا ہے یہ اسراف اے سعد کہا سعد نے کیا وضو میں بھی اسراف ہے فرمایا کہ ہاں اگرچہ ہو تو نہر جاری پر روایت کی یہ احمد و ابن ماجہ نے ف نہر جاری پر اسراف اسلیے ہوتا ہے کہ حد شرعی سے تجاوز کرنے میں وقت اور عمر یوں ہی ضائع ہوتے ہیں وہ اسراف ہوا اور طیبی نے یہ معنی کہے ہیں کہ ایسا مبالغہ منظور ہے کہ جس چیز میں اسراف نہیں متصور ہے اسمیں اسراف ہوا تو اور جاے اسراف کا کیا حال ہے ۞ ع (وعن أبي هريرة وابن مسعود وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ وذكر اسم الله فإنه يطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يطهر إلا موضع الوضوء) اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا انہوں نے نبی صلعم سے فرمایا جسنے وضو کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام یعنے گناہوں سے اور جسنے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضاے وضو کو ف یعنے جو اعضا دھونے اسکے گناہ صغیرہ دور ہوگئے اور باقی اعضا کے یوں ہی رہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہے نہ واجب ۞ ع (وعن أبي رافع قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأ وضوء الصلوة حرك خاتمه في إصبعه رواهما الدارقطني وروى ابن ماجه الأخير) اور روایت ہے ابی رافع سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی بیچ انگلی اپنی کے روایت کیں

یہ دونوں حدیثیں دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے فقط دوسری **ف** جب انگوٹھی ڈھیلی ہو اور گمان ہووے پانی پہونچنے کا نیچے اسکے تو ہلا لینا اسکا سنت ہی اور اگر جانے کہ انگوٹھی تنگ ہی بغیر ہلانے کے پانی اسکے نیچے نہین پہونچیگا تو واجب ہی ہلا لینا اسکا ۱۲ ع

باب الغسل

باب ہی بیچ بیان غسل کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹھے ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخونکے پھر کوشش کرے یعنے صحبت کرے پس تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد چار شاخون سے دو ہاتھ اور دونون پانون عورت کے ہین یا مراد چار شاخون سے ہین دونون پانون اسکے اور دونون طرفین فرج کی حاصل یہ کہ جماع کے لیے بیٹھا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہی بمجرد داخل کرنے سر ذکر کے منزل ہووے یا نہ ہووے یہی مذہب ہی خلفاے راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا اور چارون اامون کا ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ھٰذَا مَنْسُوْخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِی الْاِحْتِلَامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے اسکے نہین کہ پانی پانی سے ہی یعنے غسل کرنا لازم آتا ہی منی کے نکلنے سے روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ نے رحمت کرے اسکو اللہ یہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباس نے سواے اسکے نہین کہ پانی پانی سے بیچ احتلام کے ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور نہین پایا مین نے اسکو صحیحین مین **ف** بموجب اس حدیث کے بغیر انزال کے غسل نہین واجب ہوتا ہی پس اوپر کی حدیث مین اور اسمین تعارض لازم آتا اس تعارض کے دفع کے لیے مصنف نے قول محی السنۃ کا نقل کیا کہ یہ منسوخ ہی یعنے ساتھ حدیث ابی بن کعب کے کہ یہ رخصت اول اسلام مین تھی پھر نہی کی گئی اس سے اور ترمذی نے کہا کہ اسیطرح بہت صحابہ نے روایت کی ہی کہ یہ ابتداے اسلام مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ جب ستر مرد کا عورت کے ستر مین گیا اور دونون ختنے ملے غسل واجب ہوا اور انزال ہووے یا نہووے اور ابن عباس نے اور توجیہ بیان کی کہ یہ احتلام کے حق مین فرمایا ہی کہ مجرد خواب دیکھنے کے نہانا واجب نہین ہوتا جبتلک کہ بعد اٹھنے کے منی نہ دیکھے اس صورت مین اسکو منسوخ کہنے کی حاجت نہین اور حق یہ ہی کہ یہ حدیث مطلق ہی خواہ احتلام ہو خواہ غیر احتلام لیکن یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا ۱۲ ح (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ فَھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَجْھَھَا وَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ فَبِمَ یُشْبِھُھَا وَلَدُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَایَۃِ اُمِّ سُلَیْمٍ اِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَآءَ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّھِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ الشَّبَہُ) اور روایت ہی ام سلمہ رض سے کہا کہ کہا ام سلیم نے اے رسول خدا کے تحقیق اللہ نہین حیا کرتا حق سے پس آیا ہی عورت پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنی خواب مین دیکھے مجامعت فرمایا کہ ہان جسوقت کہ دیکھے پانی یعنے منی پس ڈھانک لیا ام سلمہ نے منہہ اپنا یعنے بسبب شرم کے اور کہا اے رسول خدا کے کیا محتلم ہوتی ہی عورت یعنے اسکے بھی منی ہوتی ہی اور نکلتی ہی اس سے مانند مرد کے فرمایا کہ ہان خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا پس ساتھ کس سبب کے مشابہ ہوتا ہی اسکے بچہ اسکا یعنے جننے وقت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ روایت ام سلیم کے کہ تحقیق منی مرد کی گاڑھی ہوتی ہی سفید اور منی عورت کی پتلی ہوتی ہی زرد پس جوان دونون مین غالب ہو یا سبقت کرے ہوتی ہی اس سے مشابہت یعنے بچہ مشابہ اسکے ہوتا ہی **ف** اللہ نہین حیا کرتا حق سے یعنے منع فرمایا ہی حیا کرنے سے بیچ پوچھنے حق کے ام سلیم نے اپنے سوال کرنے کی یہ تمہید اور عذر کیا بعد اسکے سوال کیا اور جبکہ دیکھے منی یعنے اپنے بدن مین یا کپڑے مین بعد جاگنے کے اور یہی حکم مذی کا بھی ہی ہمارے نزدیک یعنے سوتے سے اٹھکر مذی لگی

دیکھے تو بھی غسل آتا ہے اور خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا یہ کنایہ ہے شدت فقر سے پس یہ بددعا ہے لیکن یہاں معنی حقیقی اسکے مراد نہیں یہ کلمہ زبان زد عرب کے ہے کہ وقت تعجب کے بولتے ہیں حاصل یہ کہ عجب ہے تجھسے ام سلمہ کہ اسطرح کہتی ہے اور یہ نہیں سمجھتی کہ اگر اسکے منی نہیں ہوتی تو بچہ مشابہ اسکے کیونکر ہوتا ہے پس عورت کے منی ہوتی ہے مثل مرد کے اور دونوں کی منی سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور رنگ منی کے بیان کیے تو یہ باعتبار اکثر اور سلامت حال کے ہیں کیونکہ کبھی منی مرد کی پتلی بھی ہوتی ہے بسبب مرض کے اور سرخ ہوتی ہے بسبب کثرت جماع کے اور کبھی عورت کی منی سفید ہوتی ہے بسبب قوت اسکی کے اور معنی انہیں جملے کے یہ ہیں کہ جسکی غالب ہوگی منی یعنے اس صورت میں کہ مرد اور عورت کی منی ساتھ گرے رحم میں یا جسکی سبقت کریگی یعنے ایک کی دوسرے کی منی سے پہلے گریگی رحم میں تو اسی کے مشابہ ہوگا بچہ ع ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کیا کرتے نہانے کا جنابت سے یعنے واسطے دفع جنابت کے شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ اپنے یعنے پہونچوں تک پھر وضو کرتے جیسے کہ وضو کرتے ہیں نماز کے لیے پھر داخل کرتے انگلیاں اپنی پانی میں یعنے تا تر ہو دیں پھر نکالتے انکو پس خلال کرتے ساتھ انکے یعنے ساتھ تر ہی انگلیوں کے جڑوں بالوں اپنے کی میں پھر ڈالتے سر اپنے پر تین چلو ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے پھر بہاتے پانی تمام بدن اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت کی میں ہے کہ شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ اپنے پہلے اس سے کہ داخل کرتے انکو باسن میں پھر ڈالتے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پھر دھوتے ستر اپنا پھر وضو کرتے ف جیسے کہ وضو کرتے ہیں نماز کے لیے یعنے اگر ایسی جاے نہاتے کہ پانوں رکھنے کی جگہ پانی نہ جمع ہوتا یعنے پتھر یا تختہ پر نہاتے تو پورا وضو کر لیتے اور اگر وہاں گڑھا ہوتا تو پانوں پیچھے نہانے کے دھوتے جیسے کہ مابعد کی حدیث میں کو ہے اور ہدایہ میں بھی لکھا ہے کہ اسی طرح کیا کرے اور طبرانی نے روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ کو احتلام کبھی نہیں ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تھا ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ کہا میمونہؓ نے کہ بیوی حضرت کی ہیں کہ رکھا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی واسطے غسل کے پھر پردہ کیا میں نے انکا ساتھ کپڑے کے اور ڈالا حضرت صلعم نے پانی اوپر دونوں ہاتھوں اپنے کے پس دھویا انکو پھر ڈالا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پھر دھویا ستر اپنا پھر مارا ہاتھ اپنا زمین پر یعنے بایاں ہاتھ کہ جس سے ستر دھویا تھا پھر ملا اسکو پھر دھویا اسکو پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور دھویا منھ اپنا اور دونوں ہاتھ اپنے پھر ڈالا سر اپنے پر اور بہایا بدن اپنے پر پھر ایک طرف ہوئے پھر دھوئے دونوں پانوں اپنے پس دیا میں نے انکو کپڑا یعنے بدن پونچھنے کے لیے پس نہ لیا اسکو پس چلے اور وہ جھاڑتے تھے دونوں ہاتھ اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہیں ف دھوئے دونوں قدم اسلیے کہ وضو کے وقت نہ دھوئے تھے کیونکہ تختہ پر یا پتھر پر یا بلند جگہ پر نہ نہاتے ہونگے بلکہ وہاں پانی ٹھہرتا ہوگا اور کپڑا حضرتؐ میمونہ سے جو نہ لیا تو اسکے کئی احتمال علما نے بیان کیے ہیں یا تو اسلیے نہ لیا کہ بدن کا نہ پونچھنا ہی افضل تھا یا جلدی کے لیے یا وقت گرمی کا تھا تراوت اسوقت اچھی معلوم ہوتی تھی یا کپڑے میں کچھ شبہہ ہوگا نجاست کا پس گویا عذر کے سبب سے نہ لیا اس سے یہ نہ نکلا

کہ بدن کا نہ پوچھنا سنت ہے یا پوچھنا مکروہ ہے اور مراد ہاتھ جھاڑنے سے یہ ہے کہ چلتے میں ہلاتے جاتے تھے انکو جیسا کہ عادت قوت والوں
کی ہے ۔ع (وعن عائشة قالت ان امرأة من الانصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فامرها كيف تغتسل ثم
قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف اتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتبذتها
الي فقلت تتبعي بها اثر الدم متفق عليه) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے انصار میں سے پوچھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے غسل اپنا حیض سے پس حکم کیا اسکو کیونکر نہاوے یعنی کیفیت نہانے کی کہ پہلے گذری بیان فرمائی پھر فرمایا لے تو ٹکڑا مشک
میں کا پھر پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے کہا اسنے کسطرح پاکی حاصل کروں میں ساتھ اسکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے کہا
کسطرح پاکی حاصل کروں میں ساتھ اسکے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے پس کھینچ لیا میں نے اسکو اپنی طرف پس
کہا میں نے رکھ تو اسکو جگہ خون کے یعنی شرمگاہ میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لے تو ٹکڑا مشک میں کا لفظ مسک حدیث میں میم کے
زیر سے یعنی مشک کے ہے یعنی ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے رنگ کر لے اور ایک روایت میں زبر میم کے سے آیا ہے یعنی چمڑے
کے لیکن بحسب روایت اور مناسب مقام کے پہلا ہی قوی تر ہے یعنی میم کے زیر سے بمعنی مشک کے اور فقہا نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورت کو کہ ایک ٹکڑا
مشک کا لیوے ایک کپڑے کے ٹکڑے کو اسمیں خوشبودار کرے یعنی رنگ اس سے اور رکھے شرمگاہ میں تا بدبو خون کی جاتی رہے اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق
تعجب کے پڑھا کہ یہ بات ظاہر ہے اسکے سمجھنے میں حاجت فکر کی نہیں ہے ع (وعن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله اني امرأة اشد ضفر راسي
افانقضه لغسل الجنابة فقال لا انما يكفيك ان تحثي على راسك ثلث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين رواه مسلم) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے
کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے تحقیق میں عورت ہوں خوب مضبوط گوندھتی ہوں بال سر اپنے کے کیا کھولوں میں انکو وقت غسل جنابت
کے پس فرمایا نہیں یعنی نہیں لازم آتا تجھے کھولنا انکا سوا اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ ڈالے اپنے سر پر تین لپیں پھر بہاوے اوپر
اپنے پانی پس پاک ہووے گی تو روایت کی یہ مسلم نے ف صحیح روایت یہ ہے کہ یہ حکم عورتوں ہی کے لیے ہے کہ اگر بال گوندھے رہیں اور پانی
سر پر اسطرح ڈالیں کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جاویں تو کافی ہے اور اگر جانیں کہ بغیر کھولے کے جڑیں تر نہیں ہونے کی تو کھولنا انکا ضرور ہے اور مرد کو
بہرحال کھولنا ہی چاہیے ع (وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع الى خمسة امداد متفق عليه) اور روایت
ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ساتھ مد کے اور نہاتے ساتھ صاع کے پانچ مد تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
مد نام پیمانہ کا ہے کہ اسمیں اناج قریب سیر بھر کے آتا ہے اور صاع میں چار مد اناج آتا ہے یعنی قریب چار سیر کے اور مراد ساتھ مد اور صاع کے یہاں وزن
ہے نہ پیمانہ یعنی قریب سیر بھر پانی سے وضو کرے اور قریب چار سیر کے نہاوے اور یہ وزن وضو اور غسل کے لیے واجب نہیں لیکن سنت یہ ہے
کہ کم اس سے نہو اور بعضی روایت میں دو تہائی مد کے سے اور بعضی میں آدھے مد سے وضو کرنا حضرت کا ثابت ہوا ہے پس محمل اس حدیث متفق
علیہ کا یہ ہے کہ اکثر ایک ہی مد سے کرتے تھے اور کبھی کم سے بھی جیسے کہ ان روایتوں میں آیا ہے ع (وعن معاذة قالت قالت عائشة كنت اغتسل
انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد بيني وبينه فيبادرني حتى اقول دع لي دع لي قالت وهما جنبان متفق عليه) اور روایت ہے معاذہ سے کہا کہ
کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہاتی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے کہ ہوتا درمیان میرے اور درمیان انکے پس جلدی کرتے مجھسے
پانی لینے میں یہانتک کہ کہتی تھی چھوڑ دو واسطے میرے چھوڑ دو واسطے میرے کہا معاذہ نے اور وہ دونوں یعنی حضرت اور حضرت عائشہؓ
ہوتے جنبی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک باسن سے کہ وہ باسن ایک بڑا پیالہ تھا کہ تین صاع اسمیں پانی سماوے پس یہ انھا میں

ڈالتے تھے اور پانی لیتے تھے نہانے کے لیے اور جلدی لیتے تھے پانی اسکے یہ معنی نہیں ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نہانے سے پہلے تھوڑے پانی سے نہا لیتے تھے اور باقی اُنکے لیے چھوڑ دیتے تھے اُس سے یہ نہا لیتی تھین بلکہ معنی یہ ہین کہ دونون صاحب اکٹھے اس سے نہاتے تھے اور وہ دونون ہوتے جنبی کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ جس پانی مین جنبی ہاتھ ڈالے وہ طاہر مطہر ہی برابر ہی کہ جنبی مرد ہو یا عورت اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہی ہمارے سب علما نے اگر محدث یا جنبی یا حائض ہاتھ پاک رکھتے ہون اور وہ چلو بھرنے کے لیے باسن مین ڈالے ہاتھ تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکھتے ہین اور دلیل پکڑی ہی انھون نے ساتھ اس حدیث کے اور پھر کہا بخلاف اُسکے کہ ڈالے جنبی پانون یا سر اپنا یعنے اس سے پانی خراب ہو جاتا ہی کیونکہ اس صورت مین کچھ ضرور نہین ۱۲ ح ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل الذی یری انہ قد احتلم ولا یجد بللا قال لا غسل علیہ قالت ام سلیم ہل علی المرأۃ تری ذلک غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواہ الترمذی وابوداود وروی الدارمی وابن ماجۃ الی قولہ لا غسل علیہ) روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے اور پوچھے گئے حال اُس شخص کے سے کہ گمان رکھتا ہو کہ خواب دیکھا ہی اور نہین پاتا تراوت فرمایا کہ نہین غسل اُسپر کہا ام سلیم نے کیا ہی عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنے تراوت کو فرمایا کہ ہان عورتین بھی مانند مردون کے ہین روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نے تا قول اُنکے لا غسل علیہ ف پاوے تراوت یعنے جاگ کر منی دیکھے یا مذی اور خواب نہ یاد رکھتا ہو کہ کسی سے جماع کیا ہی نیند مین اسکو فرمایا کہ غسل واجب ہی اُسپر یعنے مدار تری پانے پر ہی خواب یاد رکھتا ہو یا نہ اور عورتین مانند مردون کے ہین پیدایش اور طبایع مین یعنے پس عورتون پر بھی غسل واجب ہوتا ہی ساتھ دیکھنے تری کے بعد جاگنے کے مانند مردون کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بمجرد دیکھنے تری کے غسل واجب ہوتا ہی اگرچہ یہ یقین رکھتا ہو کہ یہ کود کر نکلی ہی یہی کہا ہی ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظم نے بھی اور اکثر علما نے کہا ہی کہ غسل واجب نہین تا وقتیکہ جانے کہ یہ کود کر نکلی ہی یعنے اگر جانتا ہی کہ کود کر نکلی ہی تو واجب ہوگا اور نہ مستحب واسطے احتیاط کے اور اگر کوئی پوچھے کہ مرد و عورت اکٹھے ایک بچھونے پر سوئے اور جاگ کر تری بچھونے پر دیکھی اور نجانا کہ کسکی ہی غسل دونون مین سے کسپر واجب ہوگا جواب یہ کہ اگر منی سفید ہی مرد کی ہی اُسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہی عورت کی ہی اُسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اسمین ہی کہ دونون غسل کرین ۱۲ ع ح (وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ کیا مین نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونون روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ختان اس جگہ کو کہتے ہین کہ ختنہ کرنے مین اسکو کاٹتے ہین کہ وہ مرد کے چمڑا ہوتا ہی سر ذکر پر اور عورت کے ایک گوشت ہوتا ہی بلند مانند تاج مرغ کے پس فرمایا کہ جب یہ دونون ملین اور سر ذکر عورت کے ستر مین داخل ہو غسل واجب ہوتا ہی منزل ہونا شرط نہین ۱۲ ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشرۃ رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب والحارث ابن وجیہ الراوی ہو شیخ لیس بذلک) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کے جنابت ہی پس دھوؤ بالون کو اور پاک کرو بدن کو روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور حارث بن وجیہ راوی اس حدیث کا وہ ایک بڈھا ہی کہ نہین معتبر یعنے بسبب بڑھاپے اور غلبہ

نسیان کے لائق اعتماد کے نہین یعنے روایت اُسکی قوی نہین ضعیف ہی **ف** دھوؤبال یعنے خوب طرح دھوؤکہ اُنکے نیچے پانی پہونچے اگر ایک بال کے نیچے بھی پانی نہ پہونچیگا تو پاک نہین ہونیکا اور پاک کرو بدن کو یعنے خوب طرح میل وغیرہ چھٹاؤ اگر کہین خشک مٹی یا آٹا یا موم لگا رہا اور اُسکے نیچے پانی نہ پہونچا تو جنابت نہین اُترنے کی **ع** (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلٰثًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ چھوڑدی جگہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دھویا اُسکو کیا جاویگا بسبب اُسکے ایسا اور ایسا عذاب آگ کے سے کہا حضرت علیؓ نے پس اسی سبب سے دشمنی کی مین نے سر اپنے سے تین بار فرمایا روایت کی یہ ابوداؤد اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے نہین تکرار سے کہا فمن ثم عادیت راسی **ف** ایسا اور ایسا کنایہ ہی عدد سے یعنے کئی حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی مین نے سر اپنے سے یعنے جب یہ تہدید اور وعید مین نے سُنا تو بسبب ڈر پانی نہ پہونچنے کے بالون کے نیچے سر اپنے سے معاملہ دشمنون کا سا کیا یعنے دشمن دشمن کو مار ڈالتا ہی ویسے ہی مین نے سر کے بال منڈا ڈالے پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال منڈا نے سر کے جائز ہین اگرچہ سنت رکھنے ہی ہین ہی کیونکہ آنحضرت صلعم اور اور خلفا رضی اللہ تعالی عنہم منڈاتے نتھے سوا حج کے اور مراد حضرت علیؓ کے اس کہنے سے یہ معلوم ہوتی ہی کہ دشمنی سر سے مین نے کسی اور غرض کے لیے یعنے زینت اور تنعم کے لیے نہین کی بلکہ یہ سبب ہی جو مین نے بیان کیا اسمین گویا ایک طرح کا عذر کیا ترک مداومت کے سے کہ حضرت سے ثابت ہوئی تھی اور اس حدیث سے قوت حاصل ہوگئی اوپر کی حدیث کو بھی **ع** (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتے پیچھے غسل کے یعنے غسل کے پہلے جو وضو کرتے اُسی پر اکتفا کرتے پھر بعد غسل کے وضو نہ کرتے روایت کی ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے سر اپنا ساتھ خطمی کے اور وہ ہوتے جنابت سے کفایت کرتے اُسپر اور نہ ڈالتے سر پر پانی یعنے خالص روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جیسے یہان اُبٹنون وغیرہ سے دھوتے ہین اسی طرح عرب مین خطمی سے دھوتے ہین پس حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ حضرت کفایت کرتے تھے ساتھ اُسی پانی کے جو سر پر ڈالتے تھے خطمی دھونے کے لیے اور اور پانی نہاتے وقت سر پر نہین ڈالتے تھے یعنے جیسے کہ لوگ پہلے سر دھوتے ہین بعد اُسکے غسل کرتے ہین اور اور پانی سر پر ڈالتے ہین لیکن نہ کرتے تھے اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ جس پانی سے سر کو دھوتے تھے اُسمین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت متغیر نہ ہوتی ہوگی یعنے سیلان باقی رہتا ہوگا **ع** (وَعَنْ يَعْلَى قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سِتِّيرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ) اور روایت ہی یعلی سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہاتا ہی میدان مین ننگا پس چڑھے منبر پر یعنے وعظ کے لیے پس حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہی یعنے معاملہ کرتا ہی بندون سے حیا مندون کا سا کہ عفو کرتا ہی بہت پردہ پوش ہی یعنے گناہ اور عیب بندون کے ڈھانکتا ہی دوست رکھتا ہی حیا اور پردہ کرنے کو پس جسوقت کہ نہاوے ایک تمہارا یعنے میدان مین پس چاہیے کہ پردہ کر لے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور بیچ ایک روایت نسائی کے کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہی پس جسوقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہ کہ نہاوے پس چاہیے کہ پردہ کرے ساتھ کسی چیز کے **ف** عادت شریف حضرت صلعم کی یہ تھی کہ کسی بُری

بات کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑھکر حمد کرتے اور اُسکو بیان فرماتے پس یہان جو بیان فرمایا حاصل اسکا یہ ہے کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی سے ہین اپنے بندون کے لیے بھی دوست رکھتا ہے کہ حتی الامکان اُسکی صفات اپنے مین حاصل کرین یعنے حیا اور پردہ کیا کرین ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری (عن اُبَیِّ بنِ کعبٍ قال اِنَّما کانَ المَاءُ مِنَ المَاءِ رُخصَةً فِی اَوَّلِ الاِسلامِ ثُمَّ نُہِیَ عَنہا رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہے ابی بن کعب سے کہا سوائے اسکے نہین کہ تھا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام مین پھر منع کیا گیا اس سے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنے پہلے یہ حکم تھا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے کہ منی نکلے اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو غسل نہین لازم ہوتا تھا اب یہ حکم منسوخ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنیکے غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ۱۲ ع (وعن علیٍّ قال جاءَ رجلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّم فقالَ اِنِّی اغتسلتُ مِنَ الجنابَۃِ وصلَّیتُ الفجرَ فرأیتُ قدرَ موضعِ الظُّفرِ لم یُصِبہُ الماءُ فقالَ رسولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّم لو کُنتَ مَسَحتَ علیہِ بیدِکَ اَجزَاکَ رَوَاہُ ابنُ ماجۃَ) اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق مین نے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی پس دیکھا مین نے قدر ناخن کے نہین پہونچا اُسکو پانی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اسپر ساتھ ہاتھ اپنے کے کفایت کرتا تجھکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مسح کرتا یعنے دھو ڈالتا اُسکو دھونا خفیف یا ہاتھ بھیگا ہوا پھیر دیتا وقت غسل کے تو کافی تھا تجھکو کہ غسل پورا ہو جاتا اور بعد مدت کے دیکھا تو دھونا چاہیے تھا اگرچہ دھونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑھی تھی اسکی قضا کرتا ۱۲ ح (وعن ابنِ عُمَرَ قال کانَتِ الصَّلٰوۃُ خمسینَ والغسلُ مِنَ الجنابَۃِ سبعَ مرَّاتٍ وغسلُ البولِ مِنَ الثَّوبِ سبعَ مرَّاتٍ فلم یَزَل رسولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّم یَسأَلُ حتّٰی جُعِلَتِ الصَّلٰوۃُ خمسًا وغسلُ الجنابَۃِ مرَّۃً وغسلُ البولِ مِنَ الثَّوبِ مرَّۃً رَوَاہُ اَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھین نمازین فرض پچاس اور نہانا جنابت سے سات بار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے یعنے اللہ تعالیٰ سے تخفیف اسمین یہانتک کر ٹھہرائی گئین نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے ایکبار روایت کی یہ ابو داؤد نے ف جب حضرت صلعم شب معراج مین تشریف لیگئے تو پچاس نمازین فرض ہوئین ازبسکہ حضرت شفیق تھے اُمت سے دیکھا کہ اُنسے ادا نہین ہو سکتی اسمین تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی گئین یہانتک کہ پانچ رہ گئین اور غسل جنابت سے سات بار تھا صحیحین مین لفظ ذکر نماز کا ہے غسل اور کپڑے دھونیکا نہین ابو داؤد کی روایت مین ہے اور یہ روایت ضعیف ہے اور غسل جنابت کا ایکبار ٹھہرا یعنے فرض ایکبار مین ادا ہو جاتا ہے اور تین بار سنت ہے اور پیشاب کا دھونا کپڑے سے ایکبار ظاہر اس حدیث کا موافق قول شافعی کے ہے کہ اُنکے نزدیک ایکبار مین پاک ہو جاتا ہے اور علمائے حنفیہ نے یہ کہا ہے کہ اتنا دھووے کہ دھونیوالے کو ظن غالب اسکی طہارت کا حاصل ہو جاوے پھر اُسکی حد یہ مقرر کی ہے کہ تین بار دھووے اور ہر بار نچوڑ ڈالا جاوے کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہے ۱۲ ع ح ف فرض ہوتا ہے غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو کود کر نکلے اور شہوت بھی ہو وقت منفصل ہونیکے ریڑھ سے اگرچہ باہر نکلنے وقت شہوت نہو اور فرض ہوتا ہے بسبب اسکے کہ جاگ کر تری پاوے اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب نہ یاد رکھتا ہو اور فرض ہوتا ہے بسبب داخل کرنے سر ذکر کے عورت کے ستر مین آگے کی طرف یا پیچھے اور اسیطرح لڑکے کے پیچھے کی جانب داخل کرنے سے اور اگر جیتے آدمی کے داخل کرے غسل لازم ہوتا ہے اگرچہ منزل نہو دونون پر یعنے فاعل اور مفعول پر اور فرض ہے بعد منقطع ہونے حیض اور نفاس کے اور نہین لازم آتا بسبب نکلنے مذی اور ودی کے اور نہ خواب دیکھنے سے بغیر تری پانے کے اور اگر چارپائے اور مردہ کے آگے یا پیچھے داخل کرے تو منزل ہونے سے لازم آتا ہے اور نہین تو نہین اور سنت ہے غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہے میت کے لیے یعنے اگر بعضے نہلا دیوین تو سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے ورنہ سب گنہگار رہتے ہین اور جنبی مسلمان ہو تو اُسکو نہانا واجب ہے اور اگر جنبی نہین ہے تو مستحب ہے اور نہین جائز ہے محدث کو چھونا قرآن کا مگر

جزدان یا کپڑا اُسپر ہو تو درست ہے اور اگر جزدان چولی ہی چڑھی ہو تو نہیں درست اور مکروہ ہے چھونا اُسکا ساتھ آستین کے یا ساتھ کپڑے کے کہ اُسکے
بدن سے لگا ہے مثلاً چادر اوڑھے ہو تو اُس سے نہ پکڑے اور اگر اُسکو بدن سے الگ کر لی تو درست ہے اور مکروہ ہے بے وضو چھونا تفسیر کو اور کتابوں
حدیث اور فقہ کی کو لیکن آستین سے اُنکو چھونا جائز ہے بلا خلاف اور نہیں جائز ہے چھونا اُس درہم کا کہ اُسپر سورۃ لکھی ہو مگر ساتھ تھیلی کے جائز ہے اور
نہیں جائز ہے جنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑھنا قرآن کا اگرچہ آیت سے کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کے جائز ہے اور جائز ہے اُسکو
ذکر کرنا اور تسبیح پڑھنی اور دعا کرنی اور حائض اور نفاس والی ان سب باتوں میں مثل جنبی کے ہے ۞ ملتقی باب مخالطۃ
الجنب وما یباح لہ باب ہے بیچ بیان اختلاط جنبی کے اور اس چیز کے کہ جائز ہے اُسکو ف مراد اختلاط جنبی سے یہاں بیٹھنا اور کلام
کرنا اور مصافحہ کرنا اور مانند اُسکے اور معاملات کرنے ساتھ اُسکے ۞ ح الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وہو قاعد فقال این کنت یا ابا ہر فقلت
لہ فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ہذا لفظ البخاری ولمسلم معناہ وزاد بعد قولہ فقلت لہ لقیتنی وانا جنب فکرہت ان اجالسک حتی اغتسل
وکذا البخاری فی روایۃ اخری) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ملاقات کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھا میں جنبی پس
پکڑا حضرت صلعم نے ہاتھ میرا پس چلا میں ساتھ اُنکے یہاں تک کہ بیٹھے پس چپکے سے نکل گیا میں پھر آیا میں مکان پر پس نہایا میں پھر
آیا میں اور حضرت بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کہاں تھا تو اے ابو ہریرہ پس ذکر کیا میں نے واسطے اُنکے یعنی حال اپنا پس فرمایا سبحان
اللہ تحقیق مسلمان نہیں ناپاک ہوتا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں معنی اُسکے اور زیادہ کیے بعد قول اُنکے کے یہ لفظ پس کہا میں نے اُنکو
ملاقات کی تُنے مجھسے اور میں تھا جنبی پس مکروہ جانا میں نے یہ کہ بیٹھوں میں تمھارے پاس یہانتک کہ غسل کروں اور اسی طرح سے
زیادہ کیا بخاری نے بیچ اور روایت کے ف یعنی جنابت نجاست حکمی ہے کہ شارع نے ساتھ اُسکے حکم کیا ہے اور غسل اُسپر واجب کیا
ہے اس سے حقیقۃً آدمی نجس نہیں ہو جاتا اسلیے پسینا اور جھوٹا جنبی کا پاک ہے اور مخالطت ساتھ اُسکے یعنی مصافحہ اور بیٹھنا اور اٹھنا وغیر ذلک
ساتھ اُسکے جائز ہے ح (وعن ابن عمر قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب نے واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق یہ کہ پہنچتی ہے اُنکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور دھو ڈال
ستر اپنا پھر سو رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جنبی کے لیے یہ طہارت واسطے سونیکے ہے یعنی جب یہ کیا تو پاک سویا اور اس سے
معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہے وضو کر لینا جبکہ ارادہ کرے سونیکا یا تاخیر کرے غسل میں بسبب کسی ضرورت کے یا غیر ضرورت کے اور دھونا
ستر کا پہلے ہے اور وضو بعد لیکن بیان کرنے میں وضو پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اُسکی کے ۞ ح (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءہ للصلوۃ متفق علیہ) اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب ہوتے جنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کھاویں یا سوویں وضو کرتے وضو نماز کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن
ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم اہلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما وضوءا رواہ مسلم) اور روایت
ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے ایک تمھارا اپنی عورت کے پاس پھر ارادہ کرے یہ کہ پھر جاوے
یعنی دوبارہ جماع کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ کر لے درمیان دونوں کے وضو روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اس

بات مین بہت پاکیزگی حاصل ہوتی ہی اور نشاط اور لذت خوب آتی ہی اور اس حدیث مین اور حدیث عمرؓ مین اور حدیث عائشہؓ مین اشارہ ہی اسپر کہ مستحب ہی جنبی کو یہ کہ دھووے ستر اپنا اور وضو کرے نماز کا سا جبکہ ارادہ کرے کھانے کا یا پینے کا یا دوبارہ جماع کرنیکا یا سونے کا اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد وضو سے کھانے پینے کے حق مین یہان دھونا ہاتھون کا ہی اور اسپر جمہور علما ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح بیان اسکا آگیا ہی ۱۲ ع لیکن اس حدیث سے صریح یہی معلوم ہوتا ہی کہ وضو نماز کا سا کرے پس تطبیق روایتون مین یہ ہی کہ گاہے اختصار کرتے تھے اوپر ہاتھ دھونے کے فقط اور اکثر اوقات تمام وضو کرتے تھے ۱۲ تقریر مولانا (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے اپنی عورتون کے پاس ساتھ ایک غسل کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے کبھی حضرت ایک شب مین سب بی بیون سے صحبت کرتے اور غسل اخیر ہی کو کرتے درمیان مین نکرتے اگر کوئی کہے کہ اقل درجہ قسم کا یعنے باری مقرر کرنیکا واسطے ہر عورت کے ایک رات ہی پس کیونکر دورہ کرتے تھے سب پر جواب یہ کہ واجب ہونا باری کا حضرت پر مختلف فیہ ہی کہا ابو سعید نے کہ حضرت پر واجب نہین تھی بلکہ ازراہ احسان کے باری باندھ رکھی تھی اور اکثر علما کہتے ہین کہ حضرت پر بھی مقرر کرنا باری کا واجب تھا اور یہ دورہ کرنا انکی رضا سے تھا اور غسل جو ایک ہی اخیر مین کرتے تھے پس احتمال ہی اسکا کہ درمیان مین وضو کر لیتے ہونگے یا ترک کیا ہو وضو واسطے بیان جواز کے ۱۲ ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرتے اللہ کو ہر وقت روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے خواہ حضرت جنبی ہوتے یا بیوضو ہوتے اور سوا اُسکے ہر حال مین اللہ کی یاد سے غافل نہوتے مگر قرآن کہ حالت جنابت مین نہ پڑھتے اور ذکر پاخانہ اور غسل خانہ مین نہ کرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھ ذکر کے یہان ذکر قلبی ہی اور فکر کرنا اسکی قدرتون مین کہ یہ کسی حالت مین نہ چھوڑتے تھے ۱۲ ح (وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اسکو کتاب الاطعمہ مین انشاء اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا غسل کیا بعضی بی بیون حضرت نبی کی نے درود بھیجے اللہ انپر اور سلام لگن سے یعنے چلو لیکر نہائین پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلعم نے یہ کہ وضو کرین اُس سے یعنے باقی رہے ہوئے پانی سے پس کہا ای رسول خدا صلعم تحقیق تھی مین جنبی یعنے مین اس سے نہائی ہون یہ بقیہ اسکا ہی پس فرمایا تحقیق پانی نہین ہوتا جنبی یعنے نجس نہین ہوتا ساتھ نہانے جنبی کے اور ساتھ پڑنے اعضا اسکے کے روایت کی یہ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور شرح السنہ مین ابن عباس نے نقل کی میمونہ سے ساتھ لفظ مصابیح کے ف اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث مخالف ہی اُسکے کہ تیسری فصل مین آویگی کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بقیہ پانی طہارت عورت کے سے جواب یہ کہ حدیث دلالت کرتی ہی جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ۱۲ ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پھر گرمی طلب کرتے ساتھ میرے پہلے نہانے میرے سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور شرح السنہ مین ساتھ لفظ مصابیح کے ف یعنے اعضاے شریف مجھسے چمٹاتے

ناگرم ہووین اس سے معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہے ¤ ح (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَیُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَیَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ یَکُنْ یَحْجُبُہٗ اَوْ یَحْجُزُہٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ لَیْسَ الْجَنَابَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی صلعم نکلتے پائخانہ سے پس پڑھاتے ہمکو قرآن اور کھاتے ساتھ ہمارے گوشت یعنے پہلے وضو سے اور نہ تھی کہ منع کرے انکو یا باز رکھے انکو پڑھنے قرآن کے سے کوئی چیز سواے جنابت کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائضہ اور نہ جنبی کچھ قرآن سے روایت کی یہ ترمذی نے ف نہ پڑھے کچھ یعنے تھوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظم اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہی منقول ہے اور بعضونکے نزدیک تمام آیۃ پڑھنی حرام ہے اور کم آیۃ سے نہیں حرام ہے اور اگر ساتھ ارادہ شکر کے بغیر قصد تلاوت کے پڑھے تو جائز ہے مثلاً بقام شکر ہین کہے الحمد للہ رب العالمین ¤ ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجِّہُوْا ہٰذِہِ الْبُیُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیرو تم یہ دروازے گھرون کے مسجد سے پس تحقیق مین نہین حلال کرتا داخل ہونا مسجد مین واسطے حائض کے اور نہ جنبی کے یعنے خواہ بطریق گذرنے کے ہو خواہ بطریق ٹھہرنے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے دروازے گھرون کے کہ مسجد کیطرف بنے ہوئے ہین رخ انکے اورطرف پھیرلو تا جنبی اور حائض مسجد مین سے نہ گذرین امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گذرجانا مسجد مین سے جنبی اور حائض کو جائز ہے اور ٹھہرنا نہین جائز اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک گذرنا بھی حرام ہے چنانچہ اس حدیث سے بھی مطلق جانا مسجد مین جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے یہ موید ہے مذہب ہمارے کی ¤ ح ع (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَلَا کَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین داخل ہوتے فرشتے گھر مین کہ جسمین ہو صورت یا کتا یا جنبی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد فرشتون سے وہ فرشتہ ہین کہ رحمت اور برکت لاتے ہین اور ذکر سننے کو اترتے ہین اور صورت یعنے تصویر جاندار کی بلند جگہ پر ہو مثل دیوار اور چھت اور پردہ کے اور بچھونے پر اور قدم رکھنے کی جگہ تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمین روح نہو جائز ہے اور ایسے ہی تصویر کا سر کٹا ہو تو جائز ہے اسیطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیہ پر ہو وہ بھی مانع دخول ملائکہ کو نہین اور جہان درہم تصویر دار ہوتے ہین اس سے بھی فرشتے نہین آتے اگرچہ رکھنا اسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتھ بھی رکھے اسکو اگرچہ دستار مین ہو تو بھی جائز ہے کیونکہ اگلے پچھلے علماے قدیم سے ساتھ رکھتے رہے ہین اور لین دین اسکا کرتے تھے اور کسی نے انکار نہین کیا لیکن الفاظ حدیث سے نہ داخل ہونا فرشتونکا ثابت ہوا البتہ اور گڑیان لڑکیون نابالغ کے لیے گھر مین رکھنی جائز ہین اور کتے شکاری کھیتی و مواشی کی محافظت کے لیے پالنے جائز ہین اور سواے انکے منع اور مراد جنبی سے وہ ہے کہ عادت کرے ترک غسل کی از راہ سستی کے یہانتک کہ وقت نماز کا بھی گذر جاوے اور وہ جنبی ہی رہے پس ہر جنبی نہین مراد ہے یا مراد وہ جنبی ہے کہ وضو نہ کرلے ¤ ع (وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تَقْرَبُہُمُ الْمَلَائِکَۃُ جِیْفَۃُ الْکَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ یَّتَوَضَّاَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین نزدیک ہوتے انکے فرشتے یعنے فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتھ خلوق کے اور جنبی مگر یہ کہ وضو کرے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مراد جیفہ سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل مین مردار کو کہتے ہین اور کافر بھی بمنزلہ مردار ہی کے ہوتا ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے پرہیز نہین کرتا نجاست سے مثل شراب اور سور وغیرہ کے اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اسکا منع ہے مردونکو عورتونکو

اور فرشتے اسلیے نہین نزدیک ہوتے کہ اسمین رعونت پائی جاتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی عورتون کے ساتھ اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مخالفت کرے سنت کی اگرچہ ظاہر مین زینت والا اور خوشبو لگاتے ہوے اور عزت والا لوگون مین ہو لیکن حقیقت مین نجس ہی اور کتے سے زیادہ ہی خسیس اور جنبی کے حق مین جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نہ کرین جنبی رہنے کی ❊ ع (وعن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لا یمس القرآن الا طاہر رواہ مالک والدار قطنی) اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ تحقیق اُس خط مین کہ لکھا اُسکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے یہ تھا کہ نہ ہاتھ لگاوے قرآن کو مگر پاک یعنے باوضو روایت کی یہ مالک اور دار قطنی نے ف آنحضرت صلعم نے انکو نواح یمن مین سے کسی شہر کا عامل کرکے بھیجا تھا اور ایک کاغذ لکھکر اُنکے ساتھ کر دیا تھا اسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات اور دیات وغیرہا لکھا تھا ازانجملہ اس کتاب مین یہ بھی لکھا تھا جو مذکور ہوا ❊ ح (وعن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجۃ فقضی ابن عمر حاجتہ وکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل فی سکۃ من السکک فلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکۃ ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ علی الحائط ومسح بہما وجہہ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی نافع سے کہا کہ چلا مین ساتھ ابن عمرؓ کے واسطے استنجا کرنیکے پس فراغت حاصل کی ابن عمر نے استنجے سے اور تھی حدیث اُنکی اُسدن یہ کہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچے کے کوچون مین سے پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق فارغ ہوئے تھے وہ پاخانہ سے یا پیشاب سے پس سلام کیا اُسنے اُنپر پس نہ جواب دیا اُسکو حضرت صلعم نے یہانتک کہ جب قریب ہوا وہ شخص یہ کہ چھپ جاوے کوچے مین مارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر اور پھیرا اُن دونون ہاتھون کو منھ اپنے پر پھر مارا مارنا اور پھر پھیرے ہاتھ دونون ہاتھون پر یعنے تیمم کیا پھر جواب دیا اُس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجھکو یہ کہ جواب دون تجھے سلام کا مگر یہ کہ نتھا مین پاکی پر روایت کی یہ ابو داؤد نے ف جواب سلام کا اسلیے نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہی اصل مین اگرچہ یہان معنے سلامتی کے ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کے مناسب نجانا اور یہ جو آیا ہی کہ صحابہ نے کہا کہ حضرت صلعم پاخانہ سے نکلتے تھے اور ہمین قرآن پڑھاتے تھے اور اور بعضی حدیثون سے ذکر کرنا بغیر وضو کے ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ بیوضو جو ذکر کرتے تھے عمل رخصت پر کرتے تھے اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطے تعلیم امت کے یعنے جائز بیوضو بھی ہی لیکن افضل باوضو ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کے جواب سلام سے قاصر ہو تو مستحب ہی اسکو کہ بعد ازان عذر بیان کرے تا نسبت تکبر کیطرف نہ کیا جاوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی ❊ ع (وعن المہاجر بن قنفذ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضأ ثم اعتذر الیہ قال انی کرہت ان اذکر اللہ الا علی طہر رواہ ابو داؤد وروی النسائی الی قولہ حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیہ) اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سے یہ کہ وہ آیا حضرت کے پاس اُس حالت مین کہ وہ پیشاب کرتے تھے پس سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نے اُسپر یہان تلک کہ وضو کیا پھر عذر کیا طرف اُسکے اور کہا تحقیق مین مکروہ رکھتا ہون یہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے قول حتی توضأ تک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا اسکا

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام رواہ احمد

روایت ہی ام سلمہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلعم جنبی ہوتے پھر سوتے پھر جاگتے پھر سوتے روایت کی یہ احمد نے **ف** پہلی ایک حدیث میں معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت میں حضرت صلعم وضو کر کر آرام فرماتے تھے پس یہان بھی یہی مراد ہی اور یا یہ بات بیان جواز کے لیے کرتے تھے ✤ ح ع (وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے داہنے ہاتھ اپنے سے اوپر بائین ہاتھ اپنے کے یعنے پانی سات بار پھر دھوتے ستر اپنا پس بھول گئے ایکبار کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پھر پوچھا مجھسے پس کہا مین نے نہین جانتا مین پھر فرمایا نہ ہو جیو مان تیری اور کس چیز نے منع کیا تجھکو یہ کہ جانے پھر وضو کرتے وضو نماز کا سا پھر بہاتے بدن اپنے پر پانی پھر کہا اسیطرح سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرتے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** حدیثون مین جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے دھونیکا پہلے ستر دھونیکے آیا ہی یا تو مطلق دھونا آیا ہی یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کے مین ابن عباس ہی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اسمین بھی بلا قید گنتی کے ہی پس یہان جو شعبہ نے ابن عباس سے سات بار دھونا ہاتھونکا روایت کیا تو یہ کسی صورت خاص مین ہوگا واسطے بہت طہارت حاصل کرنیکے یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دھونے سات بار کا نہ پہونچا ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کے آگے ہشیار رہنا چاہیے کہ عمل اسکے یاد رکھے اور شیخ کو پہونچتا ہی کہ اسکو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کرے ✤ ح ع (وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَاحِدًا اٰخِرًا قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی ابی رافع سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پھرے ایک روز اپنی بی بیون پر یعنے جماع کیا سب سے نہاتے نزدیک اسکے اور نزدیک اسکے کہا ابو رافع نے پس کہا مین نے واسطے حضرت کے اے رسول خدا کے کیون نکیا تمنے غسل ایک آخر کو فرمایا یہ یعنے ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہی اور بہت خوش آیند ہی نفس کو اور بہت ستھرا کرتا ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ تطہیر مناسب ہی واسطے ظاہر کے اور تزکیہ اور تطییب واسطے باطن کے پس اول واسطے ازالۂ اخلاق بد کے ہی اور دوسرا واسطے حاصل کرنے اچھی خصلتون کے حاصل اسکا یہ کہ اسطرح نہانے سے اخلاق برے مثل غصہ وغیرہ کے دور ہوتے ہین اور اچھے اخلاق یعنے حلم و تقویٰ وغیرہما حاصل ہوتے ہین اور اوپر جو گذرا کہ سب بی بیون سے حضرت صلعم نے صحبت کر کے اخیر کو ایک ہی غسل کیا وہ واسطے بیان جواز اور آسانی کر دینے امت کے تھا اور افضل یہ ہی جواب کیا کہ ہر جماع کے بعد غسل کیا ✤ ع ح (وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَقَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی حکم بن عمرو سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی وضو یا غسل عورت کے روایت کی یہ ابو داؤد وابن ماجہ و ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے یا فرمایا ساتھ بقیہ پانی وضو عورت کے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** لفظ سور یہان بمعنے بقیہ پانی طہارت کے ہی راوی کو شک ہوا ہی فقط لفظ مین کہ لفظ فضل کا کہا یا سور کا اور کہا سید جمال الدین نے کہ حمل کیجاوے نہی اس حدیث کی اور نہی اسکے مابعد کی حدیث کی نہی تنزیہی پر تاکہ مخالف نہووے پہلی حدیث کے ساتھ کہ حضرت نے بچے ہوئے پانی بعضی بی بیون اپنی کے سے وضو کیا ✤ ح ع (وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهٖ نَهٰى اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ) اور روایت ہی حمید حمیری سے کہا ملاقات
کی مین نے ایک شخص سے کہ صحبت رکھی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس جیسے صحبت رکھی ابوہریرہ نے کہا اُسنے کہ منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہاوے عورت ساتھ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی غسل
عورت کے زیادہ کیا مسدد نے اور چاہیے کہ چلو لیں دونوں اکٹھے روایت کی ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اول اس حدیث
مین منع کیا حضرت نے یہ کہ کنگھی کرے ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کرے غسل کی جگہ مین اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے
ف ہر روز کنگھی کرنی منع فرمائی اسلیے کہ یہ طریقہ بناؤ سنوار والوں کا ہی سنت یہ ہی کہ ایک روز درمیان کنگھی کیا کرے اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا
منع اسلیے ہی کہ اس سے وسواس پیدا ہوتا ہی ۱۲ ع **باب احکام المیاہ** باب ہی بیچ احکام پانی کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ
فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہ پیشاب کرے
ایک تمہارا بیچ پانی ٹھہرے ہوے کے ایسا کہ نہین جاری ہوتا پھر غسل کرے اسمین یعنے دور ہی عاقل سے کہ پیشاب کرے پانی مین اور پھر اُسی
سے نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹھہرے ہوے مین اس حالت
مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کسطرح کرے ای ابوہریرہ کہا لیوے اسمین سے لینے کر یعنے چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے ف مراد پانی سے
یہان پانی قلیل ہی اگر کثیر ہو حکم جاری کا رکھتا ہی اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اسمین جائز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر کثیر بھی ہو
اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اُسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اسکے دیکھا دیکھی اور بھی پیشاب کرین اور عادت اسکی پکڑین اور رفتہ رفتہ
پانی متغیر ہو جاوے یعنے رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے یعنے جس صورت مین کہ پانی کم ہووے نہی حرمت کے
لیے ہی اسلیے کہ پانی نجس ہو جاتا ہی اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنے جبکہ پانی بہت ہووے نہی کراہت کے لیے ہی اور حد قلیل اور کثیر کی آگے بیان
کرینگے انشاء اللہ تعالی اور قید نہ جاری ہونیکی اسلیے لگائی کہ جاری نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا اور لکھا ہی علما نے کہ یہ تمام تفصیل دن مین
ہی اور رات کو قضاے حاجت پانی مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہی واسطے خوف جنات کے کہ کہتے ہین وہ رات کو وہین رہتے ہین جہان پانی
ہوتا ہی کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور آخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی مین ہاتھ ڈالے پانی لینے کے لیے مستعمل نہین ہوتا اور اگر ہاتھ ڈالے
اُسمین تاکہ دھووے اُسکو جنابت سے مستعمل ہو جاتا ہی ۱۲ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیشاب کرے پانی ٹھہرے ہوے مین روایت کی یہ مسلم نے
(وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ
بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی سائب بن یزید
سے کہا لیگئی مجھکو خالا میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ای رسول خدا کے تحقیق بھانجا میرا بیمار ہی پس ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور دعا کی
میرے لیے ساتھ برکت کے پھر وضو کیا پس پیا مین نے پانی وضو حضرت کا پھر کھڑا ہوا مین پیچھے پشت حضرت کے پس دیکھا مین نے طرف
مہر نبوت کے درمیان مونڈھون اُنکے کے مانند گھنڈی چھپر کھٹ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پانی وضو کے سے مراد ہی جو وضو کے

بعد برتن مین بچ رہا جو کہ اعضائے وضو سے گرتا جاتا تھا اور مہر نبوت مثل چھپر کھٹ کی گھنڈی کے تھی ہیئت اور مقدار مین اور مہر نبوت اسکو اسلیے کہتے ہین کہ پہلی کتابون مین علامت حضرت صلعم کی مذکور تھی کہ مہر نبوت انکے مونڈھون مین ہوویگی پس جب حضرت صلعم پیدا ہوئے تو اس سے پہچانے گئے کہ نبی آخر الزمان یہی ہین پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور اور بہت وجہ تسمیہ کی لکھی ہین بخوف درازگی کے نہین ذکر کین اور اسکی باطن مین لکھا تھا وحدہ لاشریک لہ اور ظاہر مین لکھا تھا توجہ حیث کنت فانک منصور اور اسکی پیدا ہونیکا وقت بعضون نے تو یہ کہا ہی کہ جب سینہ مبارک چاک کر کر سیا گیا تو بعد اسکے یہ نمودار ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت صلعم کے پیدا ہوتے ہی یہ مہر پیدا ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مہر سمیت حضرت صلعم پیدا ہوئے واللہ اعلم * ح ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وفی اخری لابی داود فانہ لا ینجس) روایت ہی ابن عمر سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال پانی کے سے کہ ہوتا ہی بیچ جنگل زمین کے اور حال اس چیز کے سے کہ نوبت بہ نوبت آتے ہین اسپر قسم چارپایون اور درندون سے یعنی وہ آنکر اسمین سے پیتے ہین اور پیشاب وغیرہ کرتے ہین حال اسکا کیا ہی پس فرمایا جسوقت کہ ہووے پانی دو قلہ نہین اٹھاتا ناپاکی کو یعنے پلید نہین ہوتا پلیدی پڑنے سے روایت کی یہ احمد و ابوداود و ترمذی و نسائی و دارمی و ابن ماجہ نے اور بیچ روایت کے ابوداود کی یہ ہی کہ تحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا ف قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہین کہ جسمین اڑھائی مشک پانی آتا ہی اور قلتین ہین یعنے دو مٹکون مین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کے پانی کا یہان کے حساب سے سوا چھ من علما نے لکھا ہی مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہو نجس نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے جب تک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن سنا چاہیے کہ اس حدیث کی صحت مین اختلاف ہی درمیان محدثون کے سفر السعادۃ کے مصنف نے کہ بڑے محدث ہین لکھا ہی کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین ائمہ حدیث کے اور استاد ہین بخاری کے انھون نے کہا ہی کہ یہ حدیث ثابت نہین ہوتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لکھا ہی علما نے کہ یہ مخالف ہی اجماع صحابہ کے کہ ایک زنگی چاہ زمزم مین گر پڑا تھا پس ابن عباس اور ابن زبیر نے حکم کیا سارے پانی نکالنے کا اور یہ بات اکثر صحابہ کے سامنے ہوئی اور کسی نے اسکا انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکھا ہی علما نے کہ دونون فرقون کو یعنے حنفی شافعی کو بیچ اندازہ اور حد ٹھہرا دینے پانی کے کوئی حدیث صحیح آنحضرت سے ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا ہووے تو نجس ہوتا ہی اور اتنا ہووے تو نہین نجس ہوتا اور طحاوی کہ ائمہ مذہب حنفی سے ہین انھون نے کہا ہی کہ حدیث قلتین کی اگرچہ صحیح ہی لیکن ہم جو اسپر عمل نہین کرتے سبب اسکا یہ ہی کہ قلہ کے کئی معنی آتے ہین مٹکے کو بھی کہتے ہین اور مشک کو بھی اور چوٹی پہاڑ کو بھی پس ساتھ یقین کے نہین معلوم ہوتا کہ یہان مراد اس سے کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہی کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین مذہب انکا یہ ہی کہ پانی پلید نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے کسی حال مین خواہ جاری ہو خواہ ٹھہرا ہو کم ہو یا بہت ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہ ہی کہ اگر بہت ہی پلید نہین ہوتا اور اگر تھوڑا ہو پلید ہو جاتا ہی اور یہ جو حدیث بیر بضاعہ کی مین آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شی یعنے پانی پاک ہی نہین نجس کرتی اسکو کوئی چیز اور انکی دلیل اپنی ٹھہراتے ہین اصحاب ظواہر مراد ساتھ اسکے پانی کثیر ہی پس آگے اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نے بیچ مقدار قلیل و کثیر کے امام مالک تو کہتے ہین کہ جس پانی کا رنگ مزہ بو متغیر نہو نجاست کے پڑنے سے وہ کثیر ہی اور جو متغیر ہو جاوے وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد کہتے ہین کہ جو مقدار قلتین کے ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو قلیل ہی اور امام اعظم اور انکے مذہب والے کہتے

ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایکطرف کے ہلانے سے دوسری طرف نہ ہلے وہ کثیر ہی والا قلیل اور بعضے متاخرین نے دہ در دہ کو کثیر کہا ہی ؀ ح (وَ
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَہِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْہَا الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَہُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ کہا گیا ای رسول خدا
کے کیا وضو کیا کرین ہم کوئین بضاعہ کے سے اور وہ کنوان ہی کہ ڈالے جاتے ہین اسمین کپڑے حیض کے اور گوشت کتون کے اور گندگی
پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پانی یعنے اس کنوئین کا پاک ہی نہین نجس کرتی اسکو کوئی چیز یعنے جب تلک کہ نہ
متغیر ہو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف بیر بضاعہ نام کنوئین کا ہی مدینہ مین وہ ایسی جا سے تھا کہ رونالہ کی
اُسپر آتی تھی اس رو مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تھی اس کنوئین مین گر پڑتی تھی پس اسکو کہنے والے نے تعبیر اسطرح کیا ہی کہ وہم
جاتا ہی اسکا کہ لوگ اسمین نجاست ڈالتے تھے عیاذاً باللہ ایسی بات عوام مسلمانون سے نہین ہو سکتی وہ تو افضل مومنین کے تھے کب
ایسی بات روا رکھتے پس پانی اسمین بہت تھا اور چشمہ دار تھا بلکہ لکھا ہی علما نے کہ وہ جاری تھا اسوقت ہین کہ راہ رکھتا تھا باغ کیطرف
مثل نہر جاری کے اسکا حکم حضرت سے پوچھا جواب مین اسی کے پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہ کہ اسکی ظاہر عبارت سے
سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا تھوڑا ہو یا بہت بلکہ یہ جانے کہ یہ حکم پانی کثیر کا ہی اور بعضی روایت مین ہمارے علما سے
بھی منقول ہی کہ کنوان چشمہ دار حکم پانی جاری کا رکھتا ہی ؀ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِہٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ الطَّہُوْرُ
مَاؤُہٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُہٗ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ای رسول خدا کے تحقیق ہم سوار ہوتے ہین دریاے شور مین یعنے اُسکی کشتی مین اور اٹھاتے ہین
ساتھ اپنے تھوڑا پانی شیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتھ اس پانی کے تو پیاسے رہین ہم پس آیا وضو کرین ساتھ پانی دریاے شور کے یعنے
یا تیمم کرین ہم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پاک کرنیوالا ہی پانی اُسکا اور حلال ہی مردار اسکا روایت کی یہ مالک اور ترمذی
اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف میت اسکو کہتے ہین کہ آپ سے مر جاوے بغیر ذبح کے پس مراد میت سے یہان
مچھلی ہی کہ اسکو ذبح نہین کرتے شکار کرنا اسکا اور نکالنا اسکا پانی سے یہی ذبح اسکا ہی اور جو مچھلی کہ پانی مین مر جاوے ہمارے مذہب مین
حلال نہین اور مچھلی دریائی جانورون مین سے بالاتفاق حلال ہی اور اور جانورون مین اختلاف ہی فقہ مین دیکھنا چاہیے ؀ ع ح (وَعَنْ
اَبِیْ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مَا فِیْ اِدَاوَتِکَ قَالَ قُلْتُ نَبِیْذٌ قَالَ تَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَمَاءٌ طَہُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ
وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ فَتَوَضَّاَ مِنْہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَبُوْ زَیْدٍ مَجْہُوْلٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ اَکُنْ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی زید سے اُنھون نے نقل کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُنکے
رات جن کی ہین کیا ہی چھاگل تیری مین کہا مین نے نبیذ ہی یعنے شربت کھجورون کا فرمایا کھجور پاک ہی اور پانی پاک کرنے والا ہی روایت کی یہ ابو داؤد
نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے پس وضو کیا اُس سے اور کہا ترمذی نے ابو زید راوی مجہول ہی اور صحیح ہوا ہی علقمہ سے کہ نقل کیا عبد اللہ
بن مسعود سے کہ کہا نہ تھا مین رات جنون کی مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ مسلم نے ف رات جن کی اُس رات کو
کہتے ہین کہ جنات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور انحضرت صلعم نے اُنکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اُنپر پڑھا اور

اُنھون نے اپنی قوم مین جاکر حقیقت حال کی بیان کی چنانچہ سورۂ جن مین یہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہ ہی کہ جب ابن مسعود اُس شب مین آنحضرت صلعم کے ساتھ نہ تھے تو حدیث ذکر کی گئی کہ دلالت اُنکی ہمراہی پر رکھتی ہی صحیح نہوئی اور نبیذ تمر اُسکو کہتے ہین کہ خرما پانی مین ڈال رکھتے ہین اور چند روز رہنے دیتے ہین اُسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اُسمین آجاتی ہی جب تلک وہ تیز تند نہووے حلال ہی چنانچہ آنحضرت صلعم کے لیے بھی بنتا تھا پس وضو اس سے کرنا مختلف فیہ ہی امام اعظمؒ کے نزدیک یہ ہی کہ اگر پانی خالص نپاوے جائز ہی اُس سے وضو اور اسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہین اور یہی حدیث ابو زید کی دلیل اُنکی ہی اور شافعیہ اس حدیث مین اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن کرتے ہین اور اس حدیث کو ضعیف کہتے ہین اور نزدیک تحقیق کے معلوم ہوا کہ حق ساتھ امام ابو حنیفہ کے ہی اور جہالت ابو زید حدیث کے دفع ہو اور ہونا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب آنحضرت صلعم دعوت جنات مین مشغول ہوے ابن مسعود کو ایک جا بٹھا گئے اور دائرہ اُنکے گرد کھینچ دیا تا اُس دائرہ سے نہ باہر نکلین اور یہ جو کہا کہ اس شب مین آنحضرت صلعم کے ساتھ نہ تھا مراد یہ ہی کہ وقت ہمکلام ہونے کے جنات سے حاضر نہ تھا یا وقت باہر نکلنے آنحضرت صلعم کے ہمراہ نہ تھا مین آخر شب کو ملا ۲ ح (وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تھی وہ نیچے بیٹے ابی قتادہ کے یعنے اُنکی جورو تھی تحقیق آیا قتادہ یعنے سسر اُسکا آیا اسکے پاس پس ڈالا کبشہ نے واسطے اُنکے پانی وضو کا یعنے باسن مین پس آئی بلی پینے لگی اُس سے پانی پس ٹیڑھا کیا ابو قتادہ نے واسطے اُسکے باسن یعنے تا آسانی پی لیوے یہانتک کہ پیا اُسنے کہا کبشہ نے پس دیکھا ابو قتادہ نے مجھکو کہ دیکھتی ہون مین طرف اُنکے پس کہا کیا تعجب کرتی ہی تو اے بھتیجی میری کہا کبشہ نے پس کہا مین نے ہان پس کہا ابو قتادہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پھرنے والی ہی تمپر یا لفظ طوافات کہا روایت کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ابو قتادہ نے کبشہ کو بھتیجی کہا اسلیے کہ عادت بعضے عرب کی ہی کہ بعضے مخاطب کو بھتیجا یا چچا کا بیٹا کہتے ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ آپسمین بھائی چارہ اسلام کا رکھتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنے اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر مادہ ہین تو طوافات ہین اور طواف بمعنی خادم کے ہی بلیونکو خادم فرمایا اسلیے کہ یہ بھی خدمت کرتی ہین کہ موذی جانورون کو مارتی ہین یا اُنکی خبرگیری مین بھی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبرگیری خادمون کے یا مانند خادمون کے پھرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بلیان گرد تمھارے بہت پھرتی رہتی ہین مانند خادمون کے اگر حکم ساتھ نجاست جھوٹے اُنکے کے کرین تو تمپر بہت دشواری پڑے پس اسلیے اجازت دی کہ جھوٹا اُنکا نجس نہین ہی یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جھوٹا اُنکا پاک ہی مذہب شافعی بھی یہی ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اگر اور پانی سواے اسکے جھوٹے کے نہ ملے اس سے وضو کرے اور تیمم نہ کرے اور اگر پاک پانی موجود ہوا اور اسکے جھوٹے سے وضو کرے جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہ مکروہ اسلیے کہتے ہین کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہی اور درندہ نجس ہوتا ہی لیکن یہ حدیث انھا من الطوافین معارض اسکے پڑی پس یہ نجاست سے کراہت کیطرف ملے آئی ۲ ح (وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا

بِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے داود بن صالح بن دینار سے اُسنے نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد کرنیوالے اسکے نے بھیجا اُسکو ساتھ ہریسہ کے طرف حضرت عائشہ کے کہا ماں اُسکی نے پس پایا مین نے عائشہ کو نماز پڑھتے پس اشارہ کیا طرف ہریسہ کے کہ رکھدے اُسکو پس آئی بلّی پس کھایا اُسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ نماز اپنی سے کھایا اُس جگہ سے کہ کھایا تھا بلّی نے پھر فرمایا کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلّی نہین پلید تحقیق وہ ہے پھرنیوالون مین سے تمپر اور تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلّی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اشارہ کیا حضرت عائشہ نے ساتھ ہاتھ کے یا سر کے اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہے کیونکہ یہ عمل کثیر نہین ہے اور مفسد نماز کا یا کلام ہے یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلّی کے جو اسکو مکروہ تنزیہی کہتے ہین پس اُنکے نزدیک یہ حدیث محمول اوپر عمل کرنیکے ساتھ رخصت کے ہے اور بیان جواز کے اور جو کہ پاک کہتے ہین اُنکو حاجت تاویل کی کچھ نہین اور کہا ہے علما نے کہ مستحب معلوم ہوتا ہے پالنا بلی کا حدیثون سے ❊ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے جابر سے کہا سوال کئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا وضو کرین ہم ساتھ اُس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو گدھون نے فرمایا کہ ہان اور ساتھ اُس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو سب درندون نے روایت کی یہ شرح السنہ مین ف اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹا درندون کا پاک ہے جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور ہمارے نزدیک جھوٹا درندون کا نجس ہے کیونکہ لعاب اُنکا اسمین پڑتا ہے اور وہ اُنکے گوشت سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ نجس ہے اور حدیثین کہ اُسکی طہارت مین وارد ہوئی ہین اُنکی صحت مین کلام ہے اور اگر صحت کو بھی پہنچین تو مراد پانی سے بڑے حوضون کا ہے کہ جنگل مین ہوتا ہے چنانچہ حدیث یحیی اور ابو سعید سے کہ آگے آویگی یہ بات معلوم ہوتی ہے اور اگر پانی اور درندے علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہے کہ جھوٹا کتے کا بھی پاک ہو باوجودیکہ یہ کسی نے نہین کہا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ بڑے ہی حوضون کے حق مین فرمایا ہوگا مسئلہ اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اسکا پکڑلے اگر غصہ کی حالت مین پکڑے تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کھیلنے کے پکڑے پلید ہوتا ہے اسلیے کہ غصہ کی حالت مین فقط دانتون سے پکڑتا ہے اور دانتون مین رطوبت نہین ہوتی اور کھیلنے کی حالت مین ہونٹون سے پکڑتا ہے وہ تر رہتے ہین کذا فی المحیط اور جھوٹا گدھون کا اور خچرون کا مشکوک ہے سبب شک کا یہ ہے کہ تعارض ہے حدیثون مین بعضی سے حرمت معلوم ہوتی ہے اور بعضی سے اباحت چنانچہ مرقاۃ مین دونون روایتین مذکور ہین اور صحابہ مین بھی اختلاف تھا حضرت ابن عمر نجس کہتے تھے اور ابن عباس طاہر کہتے تھے ❊ ح ع (وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِیْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ام ہانی سے کہا نہائے رسول خدا صلعم اور میمونہ ایک کٹھرے مین کہ اُسمین تھا نشان آٹے گندھے ہوئے کا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف میمونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تھا اور اثر آٹے کا کٹھرے مین بہت نتھا کہ پانی متغیر ہو جاتا یہ کہا شافعیہ نے اور ہمارے نزدیک اگرچہ پاک چیز سے پانی متغیر بھی ہو جاوے وضو اُس سے جائز ہوتا ہے مگر پانی اُس سے گاڑھا ہو جاوے تو نہین درست ہوتا ❊ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِیْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا مَا اَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ) روایت ہے یحیی بن عبد الرحمن سے کہا تحقیق عمر نکلے ایک قافلہ مین کہ اُنمین تھے عمرو بیٹے

عاص کے یہان تک کہ آئے ایک حوض پر پس کہا عمرو نے ای صاحب حوض کے کیا آتے ہین حوض تیرے پر درندے پس کہا حضرت
عمر بن الخطاب نے ای صاحب حوض کے نہ خبر دے ہمکو یعنے خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہی ہمارے نزدیک اسلیے کہ تحقیق ہم آتے ہین درندون پر
اور آتے ہین درندے ہمپر یعنے کچھ ضرر نہین پانی بہت ہی کبھی ہم آتے ہین اُسپر کبھی وہ روایت کی یہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نے کہا
زیادہ کیا بعضے راویون نے قول حضرت عمر کے مین یہ کہ کہا اور تحقیق سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واسطے درندون
کے ہی وہ چیز کہ لے لین بیچ پیٹون اپنے کے اور جو باقی رہے پس وہ واسطے ہمارے پاک کرنیوالا ہی اور قابل پینے کے ہی (وعن ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الحیاض التی بین مکۃ والمدینۃ تردہا السباع والکلاب والحمر عن الطہر منہا فقال لہا ما حملت فی بطونہا
ولنا ما غبر طہور رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی ابو سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے حوضون سے کہ درمیان
مکہ اور مدینہ کے ہین کہ وارد ہوتے ہین اُنپر درندے اور کتے اور گدھے طہارت کرنے سے اُنسے یعنے اُنکے پانی کا حال پوچھا آیا طہارت حاصل
ہو جاتی ہی اُس سے یا نہین پس فرمایا واسطے درندون کے ہی وہ چیز کہ اُٹھایا اُنھون پیٹون اپنے مین اور ہمارے لیے ہی وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی
روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اوپر کی حدیث اور یہ حدیث بیچ حق حوضون کے فرمائین کہ پانی اُنمین بہت ہوتا تھا اور تھوڑے پانی کا یہ حکم نہین
۳ع (وعن عمر بن الخطاب قال لا تغتسلوا بالماء المشمس فانہ یورث البرص رواہ الدارقطنی) اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے فرمایا کہ نہ غسل
کرو ساتھ پانی گرم کیے ہوئے آفتاب کے پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہی بیماری برص کی کو یعنے سفیدی کو روایت کی یہ دارقطنی نے ف پانی گرم
کیے ہوئے آفتاب سے بعضون نے تو یہ مراد لی ہی کہ دھوپ مین رکھکر گرم کرین اور ظاہر یہ ہی کہ مطلق مراد ہی یعنے رکھکر گرم کرین خواہ پہلے سے رکھا ہو
اور دھوپ کے آنے سے گرم ہو جاوے اور کہا میرک شاہ نے کہ یہ حدیث یعنے قول حضرت عمرؓ کا ضعیف ہی اور انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمرؓ کا اور سند سے لائے ہین کہ راوی اسکے ثقہ ہین پس اوپر تقدیر
صحت اسکی کے مراد یہ ہی کہ عادت اور دوام اسپر نکرے اور تینون امامون کے نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کے
یہان اختلاف ہی صحیح قول تو یہ ہی کہ انکے نزدیک مکروہ ہی اور انکے علماے متاخرین نے یہ اختیار کیا ہی کہ مکروہ نہین ۵ع ح باب التطہیر
النجاسات باب ہی بیچ بیان پاک کرنے نجاستون کے الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال طہور اناء احدکم اذا ولغ فیہ الکلب ان یغسلہ سبع
مرات اولہن بالتراب) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک
تمہارے کے پس چاہیے کہ دھوئے اُسکو سات بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ کہا پاکی
باسن ایک تمہارے کی جسوقت کہ پیجاوے اسمین کتا یہ ہی کہ دھووے اُسکو سات بار پہلا انکا ساتھ مٹی کے یعنے سات بار مین سے پہلی بار
مٹی سے دھووے ف کتا جس باسن مین کھاوے یا پیوے اُسکو سات بار دھونا مذہب اکثر محدثین کا ہی اور مذہب تینون امامون کا بھی
یہی ہی مگر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حکم اسکا اور نجاستون کا سا ہی کہ تین بار دھووے بغیر مٹی کے وہ کہتے ہین کہ حدیث مین جو سات بار دھونا
آیا ہی بنا بر احتیاط کے ہی نہ وجوب کے یا یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا بعد از ان منسوخ ہوا واللہ اعلم ۲ع ح (وعنہ قال قام اعرابی فبال
فی المسجد فتناولہ الناس فقال لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ وہریقوا علی بولہ سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا
معسرین رواہ البخاری) اور روایت ہی انہین سے کہا کھڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس پیچھے پڑے اُسکے لوگ پس کہا واسطے

اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو اور ڈالو اسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوباً من ماء پس سوائے اسکے نہیں کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہیں بھیجے گئے تم مشکل کرنیوالے روایت کی یہ بخاری نے ف راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے لفظ سجلاً کا فرمایا یا ذنوباً کا سجل بضم ڈول کو کہتے ہیں کہ اسمیں پانی ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہیں اور از بسکہ حضرت لوگوں پر نہایت شفقت اور محبت فرماتے تھے صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچھ کہو نہیں اسمیں تعلیم ہے امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کریں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہے ساتھ ڈالنے پانی کے نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ دھوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہے اور اگر اور جاوے کپڑے پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سے زمین پر پڑے نجس نہیں ہوتی اور علما کو اسمیں اختلاف ہے مختار یہ ہے کہ اگر بعد از پاک ہونے جگہ کے وہاں سے جدا ہووے پاک ہے اور اگر پہلے پاک ہونے جگہ کے سے جدا ہووے پلید ہے اور اگر جدا ہووے اور رنگ اور بو اسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہوتا ہے کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوے خشک ہونے سے پاک نہیں ہوتی اور کھرچنا زمین کا اور خاک کا اٹھانا اس سے واجب نہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے اور پہلے خشک ہونے سے اسے پاک کیا چاہیں تو مٹی وہاں سے کھرچکر اٹھا ڈالیں تا پاک ہووے ہمارے علما یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ لوگوں نے وہاں نماز پڑھی ہو پہلے خشک ہونے سے شاید کہ بالفعل پانی اسلیے ڈالا ہو کہ نجاست سبک ہو جاوے اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کے جاتا رہا ہووے اور پاک ساتھ خشک ہونے کے ہوئی ہو اور حدیث اس سے ساکت ہے اور بہت سی دلیلیں مرقاۃ میں ملا علی قاری نے لکھی ہیں جسے شبہہ ہو اسمیں دیکھ لے ۞ ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہا اسوقت کہ تھے ہم مسجد میں ساتھ رسول خدا صلعم کے کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا مسجد میں پس کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے باز رہ باز رہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کرو تم پیشاب اسکا چھوڑ دو اسکو یعنے بند کرنا اسکو ضرر کریگا یا نجاست کتنی جگہ پھیلے گی ابتو ایک ہی جگہ ہے پس چھوڑ دیا اسکو یہاں تک کہ پیشاب کیا پھر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اسکو پھر فرمایا اسکو تحقیق یہ مسجدیں نہیں لائق واسطے کسی چیز کے اس پیشاب سے اور گندگی سے اور سوائے اسکے نہیں کہ یہ مسجدیں واسطے ذکر اللہ کے ہیں اور واسطے نماز کے اور پڑھنے قرآن کے یا مانند اسکے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے راوی کو شک ہوا ہے کہ یہی الفاظ فرمائے یا مانند انکے کہا انس نے حکم کیا حضرت نے ایک شخص کو قوم میں سے پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اسکو پیشاب پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا پوچھا ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو کوئی ہم میں سے جسوقت کہ پہونچے کپڑے اسکے کو خون حیض کا کسطرح کرے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پہونچے کپڑے ایک تمہارے کو خون حیض سے پس چاہیے کہ ملے چٹکیوں سے پھر دھووے اسکو ساتھ پانی کے

پھر نماز پڑھتے اُسمین یعنے اگرچہ تر ہووے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ رض سے حال منی کے سے کہ پہونچے کپڑے کو پس کہا حضرت عائشہ رض نے کہ تھی مین دھوتی اُسکو کپڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس نکلتے تھے طرف نماز کے اور نشان دھونیکا کپڑے حضرت کے مین ہوتا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کے مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا یہی ہی اور امام شافعی کے نزدیک پاک ہی مثل آب بینی کے ٭ ح (وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ) اور روایت ہی اسود اور ہمام سے کہ وہ دونوں نقل کرتے ہین حضرت عائشہ رض سے کہ کہا انھون نے کہ تھی مین رگڑتی منی کو یعنے خشک منی کپڑے سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہ مسلم نے اور ساتھ روایت علقمہ اور اسود کے کہ نقل کیا دونون نے حضرت عائشہ رض سے مانند اسکے ہی اور اُسمین یہ بھی ہی کہ پھر نماز پڑھتے اُسمین ف یہ حدیث بھی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظم کا بھی یہی ہی کہ تری کو دھووے اور گاڑھی کو کہ کپڑے کے اندر سرایت نہ کرے بعد خشک ہونے کے رگڑکر جھاڑ ڈالے ٭ ح (وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ام قیس بنت محصن سے کہ تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کھایا تھا اُسنے کھانا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بٹھایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اُسنے حضرت کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس بہا دیا اُس جگہ اور نہین دھویا خوب ملکر اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مذہب امام شافعی کے مین یہ ہی کہ اگر بچہ شیرخوارہ کہ ہنوز اناج نہین کھاتا ہی پیشاب کر دے تو پانی اُسپر چھڑکنا کفایت کرتا ہی حاجت دھونیکی نہین اور ظاہر اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بہرحال دھونا ہی چاہیے اور مراد نضح یعنے چھڑکنے سے کہ اس حدیث مین آیا ہی انکے نزدیک دھونا ہی اور آگے جو کہا کہ نہین دھویا اُسکو یعنے مبالغہ دھونے مین نہین کیا یہ معنی اسلیے کہتے ہین کہ بعضی حدیثون مین مثل استنزہوا من البول اور مانند اسکے کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ ہر ایک کے پیشاب کو دھووے اور طحاوی نے کہا کہ مراد نضح سے یہان بہانا پانی کا ہی بغیر ملنے اور نچوڑنے کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی لڑکون کو لیجانا بزرگون کے پاس برکت حاصل کرنے کے لیے اور مستحب ہی تواضع اور نرمی کرنی لڑکون وغیرہ سے ٭ ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ دباغت دیا جاوے چمڑا پس تحقیق پاک ہو جاتا ہی روایت کی یہ مسلم نے ف دباغت کہتے ہین چمڑے کے پاک کرنے کو نجاست وغیرہ سے اور دباغت چھال وغیرہ سے ہوتی ہی یا آفتاب مین رکھکر خشک کرتے ہین اور بغیر آفتاب کے خشک ہو تو دباغت نہین ہوتی پس دباغت چار دن اماموں کے نزدیک ثابت ہی امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہی سواے چمڑہ سور اور آدمی کے اور امام شافعی کے نزدیک چمڑہ کتے کا بھی نہین پاک ہوتا اور حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہی لیکن سور اور آدمی کا مستثنی ہی سور کا بسبب نجس عین ہونے کے نہین پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اُسکی کے ٭ ع ح (وَعَنْهُ قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اُنھین سے کہا خیرات

دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تھی پس مرگئی وہ بکری پس گذرے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیوں نہ لیا تمنے چمڑا اسکا پس دباغت دی ہوتی اسکو پھر منتفع ہوتے ساتھ اسکے پس عرض کیا لوگوں نے تحقیق یہ مردار ہی پس فرمایا سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا گیا ہی کھانا اسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مردار کے جو اجزا کہ کھایا کرتے ہیں جیسے گوشت چربی وغیرہ بسبب مرنے کے حرام ہوتے اور سوائے انکے اور چیزوں سے انتفاع چمڑے دباغت کیے ہوئے اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند انکے کے فائدہ اٹھانا یعنی سوداگری کرنی اور کام میں لانا جائز ہی ؛ ع (وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی سودہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنے چمڑے اسکے کو پھر ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ بناتے تھے یعنی کھجور اور پانی ڈالتے تھے اسمیں یہاں تک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِيْ إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ) روایت ہی لبابہ بنت حارث سے کہا کہ تھے حضرت حسین بن علی بیچ گود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا انکے کپڑے پر پس کہا میں نے پہنیے کپڑا اور دیجیے مجھکو تہ بند اپنا تاکہ دھوؤں میں اسکو فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ دھویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا دیا جاتا ہی پیشاب لڑکے کے سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد اور نسائی کے ابی سمح سے منقول ہی کہ کہا دھویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب لڑکے کے سے ف کہا طیبی نے چھینٹا ڈالنے سے مراد تر کرا دینا ہی اور دھونے سے دھونا ساتھ مبالغہ کے مراد ہی حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت صلعم پاس پس پیشاب کیا حضرت صلعم پر فرمایا تر کرا دو اسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سے کہ حکم پیشاب لڑکے کا دھونا ہی مگر کافی اسمیں تر کرا دینا بھی ہی یعنی احتیاج نچوڑنے کی نہیں اسلیے کہ لڑکے کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کے بہت پھیلتا نہیں اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کے بہت پھیلتا ہی اسکو خوب طرح دھونا چاہیے ؛ ع (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے ایک تمہارا ساتھ پاپوش اپنی کے گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطے اسکے پاک کر دینے والی ہی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے ہیں ف نزدیک امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے مراد گندگی سے گندگی تن دار خشک ہی کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوے پس رگڑے زمین سے تو پاک ہو جاتا ہی اور تر پلیدی رگڑنے سے نہیں زائل ہوتی اور ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک بیچ قول قدیم کے مراد عام ہی یعنی خشک ہو یا تر رگڑنے زمین کے سے پاک ہو جاتا ہی اور فتوی مذہب حنفی میں اوپر قول ابی یوسف ہی کے ہی کہ تن دار نجاست جوتہ اور موزہ کی اگرچہ تر ہو خوب طرح زمین سے رگڑے تو پاک ہو جاتی ہی اور قول جدید امام شافعی کا یہ ہی کہ دھونا ہی چاہیے پانی سے اور یہ اختلاف نجاست تن دار ہی میں ہی یعنی گوبر وغیرہ اور غیر تن دار کا مثل پیشاب شراب وغیرہ کے دھونا ہی واجب ہی بالاتفاق ؛ ع ح (وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّيْ أُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَأَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا واسطے انکے ایک عورت نے

تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنے بیچ جواب مثل اس
سوال کے پاک کرتی ہے اسکو وہ چیز کہ بعد اسکے ہے روایت کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد اور دارمی
نے وہ عورت پوچھنے والی تھی ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ف پاک کرتی ہے وہ چیز کہ بعد اسکے ہے یعنے بعد اسکے کہ جگہ پاک
میں راہ چلے اور خاک دامن کو پہونچے پاک ہو جاتا ہے یہ حکم نجاست خشک کے حق میں ہے کہ خشک نجاست کپڑے کو لگ جاوے اور پاک زمین
میں پھر چلے تو زمین میں لگ کر جھڑ جاتی ہے اور پاک ہو جاتا ہے یہ حکم خشک نجاست کے حق میں اسلیے کہتے ہیں کہ اجماع ہے علما کا اسپر کہ کپڑا پلید
ہو جاوے تو پاک نہیں ہوتا بغیر دھونیکے بخلاف جوتہ موزہ کے کہ ایک جماعت تابعین کی ادھر گئی ہے کہ پاک ہو جاتے ہیں ساتھ رگڑنے کے
اگرچہ نجاست تر ہووے جیسا کہ قول امام شافعی اور ابویوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنے والی کا حمیدہ ہے ؂ ع (وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ
قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب
سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے چمڑے درندوں کے سے اور سوار ہونے سے انپر روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے
ف درندے مثل شیر اور چیتہ وغیرہ کے اور سوار ہونے سے انپر مراد ہے بچھا کر بیٹھنا انپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا انپر اور سبب انکے منع کا یہ ہے
کہ یہ عادت متکبروں کی ہے بس یہ نہی تنزیہی ہے اور جو کہتے ہیں کہ بال مردار کے نجس ہیں دباغت سے پاک نہیں ہوتے انکے نزدیک یہ نہی تحریمی
ہے ؂ ع (وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ) اور روایت ہے ابی الملیح بن اسامہ سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ منع کیا حضرت صلعم نے استعمال
چمڑے درندوں کے سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہ کہ بچھائے جاویں چمڑے یعنے
اُن سے بھی منع کیا (وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ملیح سے کہ مکروہ رکھا اُسنے مول چمڑے درندوں
کا روایت کی یہ ترمذی نے ف مول چمڑے درندوں کا یعنے بیچنا اور مول لینا انکا مکروہ ہے کہا یہ ابن ملک نے اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہے اور
فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ بیچ جلدوں مردار کی باطل ہے پہلے دباغت کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوٰۃ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے عبارت
مذکورہ پیچھے لاحق کی گئی ہے ؂ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عبداللہ بن حکیم سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھ چمڑے کے اور نہ پٹھی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ساتھ چمڑے
اور پٹھے مردار کے پہلے دباغت کرنے سے نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکے جائز ہے اکثر حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے اور اکثر علما کا یہی مذہب
یہی ہے ؂ ع (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے
حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ فائدہ اٹھایا جاوے ساتھ چمڑے مردار کے جبکہ دباغت کیا جاوے
روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد نے ف چمڑے مردار کے حق میں امام مالک سے دو روایتیں ہیں ظاہر تر روایت یہ ہے کہ بعد دباغت
کے پاک ہو جاتا ہے لیکن استعمال نکیا جاوے مگر بیچ چیزوں خشک کے اور پانی کے اور سوائے پانی کے اور پتلی چیزوں میں نہ استعمال
کیا جاوے ؂ (وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے

میمونہ سے کہا کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنے شخص قریش مین سے کھینچتے تھے اپنی بکری موئی ہوئی کو مانند کھینچنے گدھے کے پس فرمایا
واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کاش کے لیا ہوتا تمنے چمڑا اسکا عرض کیا اُنھون نے تحقیق یہ مردار ہے یعنے ذبح کی ہوئی نہین ہے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہے اُسکو پانی اور پتے کیکر کے یعنے دباغت اُنسے ہو جاتی ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد
نے ف یعنے اس سے طہارت کاملہ حاصل ہو جاتی ہے پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دھوپ وغیرہ سے بھی ہو جاتی ہے لیکن مستحب
یون ہے جیسے کہ بیان فرمائی ۞ ع (وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ
مُعَلَّقَةٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے غزوہ تبوک مین اوپر گھر ایک شخص کے پس ناگہان مشک تھی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگون نے واسطے حضرت
صلعم کے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق یہ مردار ہے یعنے چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہے پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی اُسکی ہے روایت
کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ
مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہے ایک عورت
کہ اولاد عبد الاشہل کی سے تھی کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق واسطے ہمارے ہے راہ طرف مسجد کے گندی پس کسطرح کرین ہم جسوقت
کہ مینہ برسانے جاوین کہا اُس عورت نے پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا نہین پیچھے اُسکے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اس سے کہا مین نے ہان فرمایا
کہ پس یہ ہے بدلے اُسکے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے گندی راہ سے جو نجاست لگتی ہے اور پھر وہ پاک مین آتی ہے اس نجاست سے پاک
ہو جاتی ہے بسبب رگڑے جانے کے زمین پاک پر معنی اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ کے کہ دوسری فصل مین گذری قریب قریب ہین پس
شاید یہ تندار نجاست کے حق مین فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگے تو یون پاک ہو جاتے ہین اور پیشاب اور مثل اُسکے جوتہ اور کپڑے کو یا بعض بدن وغیرہ
کو لگے تو بغیر دھونے کے نہین پاک ہوتے اور اسیطرح کپڑے مین سے نجاست تندار بھی بغیر دھونے کے نہین پاک ہوتی ۞ ع ح (وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہا نماز پڑھتے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو کرتے تھے ہم یعنے نہ دھوتے تھے پانون زمین پر چلنے سے روایت کی یہ ترمذی
نے ف یعنے پانون اور جوتہ وغیرہ جو نجاست مین بھر جاتا بسبب چلنے راہ کے تو پھر دھوتے نہ اُسکو یہ خشک نجاست کے حق مین کہا کہ وہ اگر
لگ جاتی تو پاک زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتی حاجت دھونے کی نہین تھی اور تر نجاست جو لگ جاوے سب علما کے نزدیک دھونا ہی چاہیے
یا مراد یہ ہے کہ گرد و غبار لگجاتا تو دھوتے نہین ۞ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ تھے کتے آتے جاتے مسجد مین بیچ زمانہ رسول خدا
صلعم کے پس نہ تھے صحابہ کہ دھوتے ہون کچھ بسبب اسکے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے ابتدائے اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نتھا کبھی
کتے خشک چلے آتے تھے پس دھونا اسکا ضرور نجانتے تھے جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اُسکی ۞ ع ح (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا اُكِلَ لَحْمُهٗ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہے براء سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اُس چیز کے کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا اور بیچ روایت جابر کے یون ہے کہ کہا
وہ جانور کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا پس نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اُسکے کے روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے ف ظاہر اس حدیث سے

تمسک کیا ہی امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضے شافعیہ نے کہ پیشاب اُن جانورون کا کہ کھائے جاتے ہین پاک ہی اور امام اعظم اور امام ابو یوسف
اور سب علما کے نزدیک نجاست مخففہ ہی وہ کہتے ہین کہ اسکے مقابلہ مین یہ حدیث عام واقع ہوئی ہی استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر
منه یعنے پاکی حاصل کرو پیشاب سے اسلیے کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہی بموجب اسکے ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہی پس اقتضا اسکا یہی چاہتی
ہی کہ اُسکو بھی نجس کہین ⁂ ع ❊ باب المسح علی الخفین باب ہی بیچ بیان مسح کرنے کے موزون پر ف مسح موزون کا جائز ہی ساتھ سنت
اور آثار مشہورہ کے اور تصحیح کی ہی ایک جماعت نے حافظون حدیث کے سے کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر ہی اور جمع کیے ہین بعضے محدثون نے
راوی اسکے صحابہ سے اسّی سے زیادہ ہوتے ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی ان مین ہین اور ابن عبد البر نے کہا کہ نہین جانتا مین علماے سلف سے
کسی کو کہ اُسنے انکار اسکا کیا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا مین نے کہ سب اعتقاد اسکا رکھتے تھے اور کرخی نے کہا کہ
خوف کفر کا ہی مجھے اُسپر کہ قبول نرکھے مسح موزہ کو اسلیے کہ حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین بیچ معنی تواتر کے ہین اور امام ابو حنیفہ نے کہا
کہ قائل نہوا مین ساتھ مسح موزہ کے یہان تک کہ پہونچین حدیثین مجھے مانند روشنی آفتاب کے بعد اُسکے جاننا چاہیے کہ مسح کرنا موزہ پر رخصت
ہی اور دھونا پانون کا عزیمت یعنے اولی اور راجح ہی یہ بین ہی کہ جو کوئی اعتقاد نرکھے مسح موزہ کا وہ بدعتی ہی لیکن جو کوئی اعتقاد رکھے اور مسح نکرے
بسبب عزیمت کے وہ ثواب دیا جاتا ہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہی یا اسکو اُتار کر پانون دھونے
افضل ہین بعضون نے تو کہا ہی کہ مسح کرنا افضل ہی کیونکہ اسمین رد ہی اہل بدعت کا یعنے روافض و خوارج کا کہ وہ طعن کرتے ہین اسپر چنانچہ
مختار مذہب امام احمد کا یہی ہی اور امام نووی نے کہا کہ مذہب ہمارے علما یعنے شافعیہ کا یہ ہی کہ دھونا پانون کا افضل ہی اسلیے کہ یہ اصل ہی لیکن
شرط یہ ہی کہ ترک نکرے مسح کو اور صاحب سفر السعادت نے کہا کہ آنحضرت صلعم کو تکلف نتھا دونون چیزون مین اگر موزہ پہنے ہوتے نہ اُتارتے
پانون دھونے کے لیے اور اگر نہ پہنے ہوتے موزہ نہ پہنتے مسح کے لیے اور علما کو اختلاف ہی اسمین لیکن اچھی بات یہی ہی کہ موافق سنت کے ہو
یعنے بے تکلفی رکھے اس باب مین ⁂ ع الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ
عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی شریح بن ہانی سے
کہا کہ پوچھا مین نے حضرت علی بیٹے ابی طالب کے سے یعنے مدت مسح کرنے کی سے موزون پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدت ٹھہرائی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے لیے اور ایک دن اور ایک رات مقیم کے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف
یعنے مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کیا کرے اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا اس مدت کی جمہور علما کے نزدیک اُس وقت سے ہی کہ
جب وضو ٹوٹے مثلاً ایک شخص نے دوپہر کو وضو کرکے موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایک دن ایک رات گنیگا ⁂ ع (وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ اِدَاوَةً قَبْلَ
الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهْرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ
مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ
فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ
مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق انھون نے جہاد کیا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سکے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پاخانہ کے پہلے فجر کے پس اٹھائی مین نے ساتھ انکے چھاگل
پس جب پھرے شروع کیا مین نے پانی ڈالنا ہاتھون انکے پر چھاگل سے پس دھوئے دونون ہاتھ اپنے اور منھ اپنا اور تھا اوپر جبہ صوف کا
شروع کیا کھولنا ہاتھون اپنے سے پس تنگ ہوئین آستینین جبہ کی پس نکال لیے دونون ہاتھ اپنے نیچے جبہ کے سے اور ڈالدیا جبہ کو اپنے
مونڈھون پر اور دھوئے دونون ہاتھ پھر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنی چوتھائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پھر قصد کیا مین نے تا اتارون مین دونون
موزے انکے پس فرمایا چھوڑ دے انکو پس تحقیق مین نے پہنا تھا انکو اس حالت مین کہ پاک تھے یعنی پانون پس مسح کیا اوپر پھر سوار ہوئے اور
سوار ہوا مین پس پہنچے ہم طرف قوم کے اور تحقیق قوم کھڑی ہوئی تھی طرف نماز کے یعنی نماز صبح کے اور نماز پڑھواتے تھے انکو عبدالرحمن بن عوف
اور تحقیق پڑھوائی تھی انکو ایک رکعت پھر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا یعنی تا حضرت صلعم امامت کرین
پس اشارہ کیا حضرت صلعم نے طرف انکے کہ یون ہی کھڑا رہ پس پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو رکعتون مین سے ساتھ انکے یعنی دوسری
رکعت مین اقتدا کیا انکا پس جب سلام پھیرا عبدالرحمن نے کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑا ہوا مین ساتھ انکے پس پڑھی ہمنے وہ
رکعت کہ رہ گئی تھی ہمسے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حضرت صلعم پہلے فجر کے پاخانہ تشریف لیگئے اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے کہ پہلے داخل
ہونے وقت عبادت کے سے سامان عبادت کا درست کرے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروادے تو جائز ہے اور راوی
نے بعد ذکر کرنے ہاتھون کے دھونے کے دھونا منھ کا ذکر کیا کلی اور ناک مین پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کے لیے یا از راہ نسیان کے یا اسلیے کہ وہ
داخل ہین منھ کی حد مین اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہ معنی ہین کہ چوتھائی سر پر مسح کر کے اداے سنت کے لیے بجاے مسح تمام سر کے پگڑی پر کر لیا تحقیق
اسکی باب الوضو مین ہو چکی ہے اور دوسری رکعت مین اقتدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنے سے کم درجہ والے کا اقتدا کرے تو جائز
ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہین اسمین رد ہے امامیہ کا کہ وہ کہتے ہین شرط ہے اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت
امام کے ساتھ پڑھنی رہ جاوے تو وہ اسکی ادا کے لیے تب اٹھے کہ امام جب سلام پھیر چکے چنانچہ امام شافعی کے نزدیک تو پہلے سلام امام کے سے
اٹھنا جائز ہی نہین اور ہمارے علما کے نزدیک اگرچہ تحریمی ہے مگر جس صورت مین جانتا ہے کہ اگر نہ اٹھونگا تو نماز فاسد ہو جاویگی مثلاً اگر صبح کی نماز مین
انتظار امام کے سلام کا کرتا ہے تو خوف ہے طلوع آفتاب کا اس صورت مین جائز ہے کھڑے ہونا پہلے سلام امام کے اور اس مسئلہ کی تفصیل فقہ مین لکھی
ہے وہان دیکھنا چاہیے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے آنے کو دیر لگے اور معلوم نہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہے کہ امام کا
انتظار نکرین لیکن جس صورت مین جانتے ہون آنا امام کا تو مستحب ہے انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو مسجد سے تو مستحب ہے نماز کی خبر کر دینی
اسکو وقت نماز کے ۞ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیَهُنَّ
وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَلَیْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّیْهِ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْهِمَا رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِیْ سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَیْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ هُوَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَهٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی) روایت
ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی انھون نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات
جسوقت کہ وضو کیا ہو پس پہنے موزے یہ کہ مسح کرے اوپر روایت کی یہ اثرم نے اپنی سنن مین اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی
نے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اسی طرح سے ہے منتقی مین کہ کتاب ہے ابن تیمیہ حنبلی کی (وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)
اور روایت ہے صفوان ابن عسال سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جسوقت کہ ہوتے ہم مسافر کہ نہ نکالین ہم موزے اپنے

تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالیں ہم پاخانہ سے یا پیشاب سے یا سونے سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف
یعنی غسل جنابت کے لیے موزے اتارنے کو فرماتے کہ اس حالت میں مسح درست نہیں اور پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے بعد جو وضو کرتے
تو حکم تھا کہ موزے نہ اتاریں نہیں اور مدت مذکورہ تک مسح کیا کریں ۱۲ح (وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ
تبوک فمسح اعلی الخف واسفلہ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی ہذا حدیث معلول وسألت ابا زرعۃ ومحمدا یعنی البخاری
عن ہذا الحدیث فقالا لیس بصحیح وکذا ضعفہ ابوداؤد) اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ
تبوک میں پس مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے اسکے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہے اور
پوچھا میں نے ابازرعہ اور محمد یعنی بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونوں نے یہ نہیں صحیح اور اسی طرح ضعیف کہا ہے اسکو ابوداؤد
نے ف امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہے اور نیچے یعنی تلوے پر سنت ہے اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ
کے نزدیک پشت قدم پر فقط کرے دلیل انکی یہ ہے کہ اس حدیث میں علما نے کلام کیا ہے اور اسکے مقابلہ میں اور حدیثیں ہیں خلاف اسکے واضح تر
ہیں پس انہیں پر عمل کرنا چاہیے اور حدیث معلول محدثین کے نزدیک وہ ہے کہ اسمیں ایک سبب پوشیدہ ہو کہ تقاضا کرتا ہو اسکو کہ موافق اس حدیث کے
عمل نہ کریں اور وجہ ضعف اس حدیث کی یہ ہے کہ متصل ہونا اس حدیث کا ساتھ مغیرہ کے ثابت نہیں ہوا ہے بلکہ وراد جو کاتب مغیرہ کا ہے
اس تک پہونچتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ روایت کیا ہے اسکو ثور بن یزید نے انہے رجاء بن حیوہ سے انہے کاتب مغیرہ سے اور ثور سماع نہیں رکھتا ہے
رجاء سے اور بیچ اکثر طرق حدیث مغیرہ کے مطلق واقع ہوا ہے کہ مسح کیا موزوں پر بلا ذکر اعلی و اسفل کے اور حدیث آئندہ میں آیا ہے کہ مسح کیا اوپر
کے پس اس حدیث میں اضطراب ہے اور یہ اسباب عدم صحت اسکے سے ہے ۱۲ ع ح (وعنہ انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی
الخفین علی ظاہرہما رواہ الترمذی وابوداؤد) اور روایت ہے انہیں سے ہے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر اوپر کی جانب
روایت کی ترمذی اور ابوداؤد نے ف طور مسح موزہ کا یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیاں داہنے پاؤں کے پنجہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی بائیں پاؤں
کے پنجہ پر پھر کھینچ لاوے انگوٹھوں کے اوپر تک اور انگلیاں چھدری رکھے یہی مسنون طور ہے اور اگر مسح کیا ساتھ ایک انگلی کے تین بار کہ ہر بار
نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہ پھیرے تو جائز ہو جائیگا اور نہیں تو نہیں اور اور بہت سے طور مسح کے فقہ میں لکھے ہیں جو چاہے انہیں دیکھ لے ۱۲ ع
(وعنہ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ) اور روایت ہے انہیں سے کہا
کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کے ساتھ نعلین کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف قاموس
میں لکھا ہے کہ جورب کہتے ہیں لفافہ پاؤں کو یعنی جسکو یہاں جراب کہتے ہیں اور اسکی کئی قسمیں ہیں چلپی میں تفصیل اسکی خوب لکھی ہے بعض احکام اسکے
یہاں ذکر ہوتے ہیں کہ مذہب حنفی میں مسح درست ہے جوربین پر اگر جوربین مجلد ہوں یعنی اوپر تلے انکے چمڑا لگا ہو یا منعل ہوں یعنی فقط نیچے ہی
چمڑا ہو یا ثخینین ہوں اور تفسیر ثخینین کی یہ ہے کہ اس سے چل سکے ایک فرسخ اور ٹھہری رہے پنڈلی پر بغیر باندھے اور نہ دکھلائی دے اندر کا رنگ اسکا اور
پانی اسمیں چھنے نہیں اور چلپی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جوربین منعلین غیر ثخینین ہوں تو اسپر مسح جائز نہیں پس منعلین پر جب درست ہوگا
کہ ثخینین بھی ہوں اور امام شافعی کے نزدیک جورب پر جائز نہیں اگرچہ منعل ہو پس یہ حدیث حجت ہے انپر اور اسپر مسح کرنا روایت کیا گیا ہے حضرت
علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے اور مراد نعلین سے دو احتمال ہیں ایک یہ ہے کہ مراد پاپوشیں ہیں
یعنی مسح کیا جوربین پر ساتھ پاپوشوں کے کیونکہ بیچ عرب کے پاپوش میں فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہے مانع مسح کا نہیں اور دوسری مراد یہ ہے کہ مسح کیا

ان جورہین پرکہ اُنکے نیچے چمڑا لگا تھا ہو ع و د مختار و مولانا الفصل الثالث فصل تیسری (عن المغیرۃ قال مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی الخفین فقلت یا رسول اللہ نسیت قال بل انت نسیت بھذا امرنی ربی عز وجل رواہ احمد وابو داؤد) روایت ہی مغیرہ سے کہا مسح کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون پر پس کہا مین نے ای رسول خدا کے بھول گئے تم یعنے موزے اتار کر پانون نہ دھوئے فرمایا نہین بلکہ تو بھول گیا
یعنے خطا کی بیچ نسبت کرنے نسیان کے مجھکو ساتھ اسی کے حکم کیا ہی مجھکو رب میرے عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد
نے (وعن علی انہ قال لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی
ظاہر خفیہ رواہ ابو داؤد وللدارمی معناہ) اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا اگر ہوتا دین ساتھ عقل کے البتہ ہوتی نیچے کی جانب موزے
کی بہتر ساتھ مسح کرنے کے اوپر کی جانب اسکی سے اور تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے اوپر کی جانب موزے
اپنے کے پر روایت کی یہ ابوداؤد نے اور دارمی نے معنی اسکے ف اور ہونی نیچے کی جانب موزے کی بہتر ساتھ مسح کے اسلیے کہ نیچے کی جانب
نجاست وغیرہ پر پڑتی ہی پس پاکی اور ستھرائی اسکی اولی اور انسب معلوم ہوتی ہی از راہ عقل کے لیکن شرع مین عقل کو دخل نہ دینا چاہیے بلکہ عقل
کامل تابع ہوتی ہی شرع کی کیونکہ عاجز جاتی ہی اپنے کو دریافت کرنے حکمتون آیہ سے پس عاقل کو چاہیے کہ ہر نوع تابع شریعت کا رہے تابع
عقل کا نہووے کہ جو گمراہ ہونے ہین قسم کفار سے اور حکما سے اور اہل اہوا سے سب بسبب متابعت عقل ہی کے گمراہ ہوگئے ہین ہو ع
ف موزہ اگر بقدر چھوٹی تین انگلیون پانون کے پھٹ جاوے تو اسپر مسح کرنا درست نہین ہوتا اور اگر ایک موزہ تھوڑا تھوڑا کئی جا سے
پھٹا کہ اگر اسکو جمع کرین تو تین انگشت کے قدر ہو جاتا ہی اسپر بھی درست نہین اور اگر دونون تھوڑے تھوڑے پھٹے ہین کہ اگر انکو جمع کرے تو
اسقدر ہو جاتا ہی تو اسکا اعتبار نہین مسح اسپر درست ہوگا اور توڑتی ہی مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور توڑتا ہی اسکو اتارنا موزے کا بعد مسح
کے اور توڑتا ہی اسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف نہو تلف پانون کا بسبب سردی کے یعنے اگر اتارنے مین خوف ہی تلف پانون کا تو مسح نہین
ٹوٹنے کا جبتک خوف باقی ہی مسح بھی باقی ہی اور اگر موزہ اتارا یا مدت مسح کی گذرگئی اور یہ باوضو ہی تو فقط پانون ہی دھو لیوے از سر نو وضو کرنا
ضرور نہین اور اگر آدھے سے زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل آوے تو بھی مسح ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مقیم نے مسح کیا اور پہلے گذرنے ایک رات
دن کے یہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کرے یعنے تین رات دن تک کیا کرے اور اسی طرح اگر مسح کیا مسافر نے اور پھر مقیم ہوگیا ایک
رات دن کے بعد تو اتار ڈالے موزہ کہ مدت اسکی ہو چکی اور معذور مثلا ظہر کے وقت وضو کرکے موزہ پہنے اور سوا اس عذر کی چیز کے کسی اور چیز
سے وضو ٹوٹ جاوے تو مسح اسکو جائز ہی جب تلک وقت اسکا ہی اور بعد تمام ہونے وقت کے مسح ٹوٹ جاویگا ملتقی باب التیمم باب ہی
بیچ بیان تیمم کے ف تیمم لغت مین بمعنی قصد کے ہی اور شرع مین مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اس چیز کا کہ قائم مقام خاک کے ہی یعنے پتھر چونہ وغیرہ
اور ملنا منھ اور ہاتھ پر اسکو ساتھ نیت طہارت کے اور علما کو اختلاف ہی اسمین کہ تیمم کی دو ضربہ ہین ایک منھ کے لیے اور دوسرا دونون ہاتھون
کے لیے کہنیون تلک یا ایک ضربہ ہی واسطے منھ اور ہتیلیون کے پس اول یعنے دو ضربہ تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک کا
ہی اور مختار مذہب شافعی کا بھی یہی ہی اور بعضے حنبلیون کا بھی اور یہی قول حضرت علی اور ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ
اور سفیان ثوری اور اکثر علما کا ہی اور دوسرا یعنے ایک ضربہ مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہی اور یہی منقول ہی عطا اور مکحول اور
اوزاعی وغیرہم سے اور دونون جانب مین حدیثین بھی واقع ہوئی ہین چنانچہ آگے آوینگی ہو ع ح الفصل الاول فصل پہلی (عن
حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلنا علی الناس بثلث جعلت صفوفنا کصفوف الملائکۃ وجعلت لنا الارض کلھا مسجدا و

جُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بزرگی دیے گئے ہم لوگوں پر سے اپنے پہلی امتوں پر ساتھ تین چیزوں کے گردانی گئیں صفیں ہماری یعنے نماز میں یا جہاد میں مانند صفوں فرشتوں کے یعنے جیسے انکو صف باندھکر عبادت کرنے میں قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطے ہمارے زمین تمام نمازگاہ اور گردانی گئی مٹی اسکی واسطے ہمارے پاک کرنے والی جسوقت کہ نپاویں پانی روایت کی یہ مسلم نے ف اگلی امت میں قید جماعت کی نہتھی جسطرح چاہتے اُسطرح نماز پڑھ لیتے اور نماز نہ جائز ہوتی تھی انکی سوا کنائس اور بیع کے کہ یہ نام انکے عبادت خانوں کے ہیں اور تیمم بھی انکو کرنا درست نتھا پس فرمایا کہ ان تین باتوں میں تین بزرگی ہوئی ہمکو کہ ہمیں جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور وعدہ ایسے ثواب کا ہوا اور ساری زمین سجدگاہ ہوئی یعنے جہاں نماز پڑھیں گے جائز ہو جاوے گی اور جہاں پانی نملے مٹی سے تیمم کرلیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص مٹی ہی سے تیمم کرے اور چیز سے نکرے جیسا کہ مذہب شافعی وغیرہ کا ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور محمد کے نزدیک درست ہے ہر چیز سے کہ وہ جنس زمین سے ہو اور جنس زمین سے وہ چیز ہے کہ آگ سے نہ پگھلے اور نہ نرم ہو وے اور جلانے سے راکھ نہ ہو جاوے دلیل انکی حدیث جابر کی ہے کہ صحیح بخاری میں منقول ہے وہ یہ ہے جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا یعنے گردانی گئی ہے میرے لیے زمین سجدہ اور پاک کرنے والی پس لفظ ارض شامل ہے ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سے ہو ع ح

(وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عمران سے کہا تھے ہم سفر میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگوں کو پس جبکہ پھرے نماز اپنی سے ناگہاں دیکھا ایک شخص کو الگ بیٹھا ہے قوم سے کہ نہ نماز پڑھی تھی اُسنے ساتھ قوم کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کس چیز نے منع کیا تجھکو اے فلانے یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ قوم کے کہا پہونچی مجھکو جنابت اور نہیں پانی فرمایا لازم ہے تجھکو مٹی یعنے تیمم اس سے پس تحقیق وہ کافی ہے تجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

(وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ إِنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ) اور روایت ہے عمار سے کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمر بن خطاب کے پس کہا تحقیق ہوا میں جنبی اور نہیں پایا میں نے پانی یعنے آیا تیمم کروں یا کیا کروں پس کہا عمار نے واسطے عمر کے کیا نہیں یاد رکھتے تم تحقیق تھے ہم بیچ سفر کے میں اور تم یعنے اور ہم دونوں جنبی ہوئے پس تمنے نماز نہیں پڑھی اور میں لوٹا خاک میں اور نماز پڑھی پھر ذکر کیا یہ یعنے سارا حال آگے حضرت نبی صلعم کے فرمایا سواے اسکے نہیں کفایت کرتا ہے تجھکو اسطرح سے پس مارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر اور پھونک ماری انمیں پھر مسح کیا ساتھ انکے منھ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم میں مانند اسکے ہے اور بیچ اسکے یہ ہے کہ کہا سواے اسکے نہیں کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ مارے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر پھر پھونکے پھر مسح کرے ساتھ ان دونوں کے منھ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر ف اس حدیث میں جواب حضرت عمر کا مذکور نہیں لیکن آیا ہے بیچ بعضے طرق حدیث کے کہ حضرت عمر نے اس شخص کو جواب دیا لاتصل یعنے نماز نہ پڑھ جب تک کہ نپاوے پانی مذہب عمر کا یہی تھا کہ جنبی کے لیے تیمم نہیں اور ممکن ہے کہ حضرت عمر نے جو سکوت کیا بھول گئے ہوں حکم تیمم کا جنبی کے لیے پس عمار نے سارا قصہ بیان کیا تا اس سے یاد آجاوے کہ جنابت کے لیے بھی تیمم جائز ہے اور لیکن تمنے نماز نہیں پڑھی یعنے اس توقع پر کہ پانی ملجاوے گا پہلے جانے وقت کے پاس اسکے دیر کرکے تیمم فائدہ تمام وضو کے ہے

نہ غسل کے اور یہی بات ظاہر تر ہے سبب اس اعتقاد انکے کا یہ تھا کہ انکو یہ مسئلہ اچھی طرح معلوم نتھا اتفاق نہوا تھا حضرت صلعم سے سوال کرنیکا
پس یہ اعتقاد اور ون کا نتھا اسکے نزدیک تیمم قائم مقام غسل کے بھی ہے اور یہ لوٹنا خاک میں یعنی انھون نے جانا کہ جیسے پانی غسل مین تمام
اعضا پر پہونچاتے ہین ویسے ہی خاک پہونچانی چاہیے اور ہاتھ اسلیے پھونکے کہ مٹی منھ کو لگ کر منھ نہ بگڑ جاوے کہ وہ حکم مثلہ مین ہے مثلہ کہتے ہین اللہ
کی پیدایش کے بگاڑنے کو پس بعضے فرقہ جو بھبوت وغیرہ منھ کو ملتے ہین منع ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہے جیسا کہ
مذہب بعضون کا ہے اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی رح کے نزدیک دو ضربہ چاہیےین ایک منھ کے لیے اور ایک ہاتھون کے لیے کہنیون تک
پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نے یون کی ہے کہ مقصود حضرت صلعم کو فقط یہاں یہ تھا کہ صورت ضربہ کی دکھاوین عمار کو کہ اسطرح کر لیا
جنابت کے لیے لوٹنا خاک مین ضرور نہین پس کیفیت سارے تیمم کی بیان کرنی نہ منظور تھی اسی طرح عمار نے تعلیم ضربہ کی روایت کی اسلیے اور روایتین
جو عمار سے بیچ حق تیمم کے آئی ہین انمین صریح دو ضربین مذکور ہین اور مراد کفین سے یہان ذراعین یعنی ہاتھ کہنیون تک ہین ٭ ع ح (وعن
اَبِی الْجُہَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جِدَارٍ فَحَتَّہٗ بِعَصًا
کَانَتْ مَعَہٗ ثُمَّ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ وَلَمْ اَجِدْ ہٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ) اور روایت ہے ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتے تھے
پس سلام کیا مین نے آپپر پس نہ جواب دیا مجھکو سلام کا یہانتک کہ کھڑے ہوئے طرف دیوار کے پس کھرچا اُسکو ساتھ لاٹھی کے کہ تھی ساتھ اُنکے
پھر رکھے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر پھر مسح کیا اپنے منھ پر اور ہاتھون پر پھر جواب دیا مجھکو کہا صاحب مشکوۃ نے نہین پائی مین نے یہ روایت صحیحین
مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا محی السنہ نے اسکو شرح السنہ مین اور کہا یہ حدیث حسن ہے یعنی پس اُسکو اس فصل مین مصابیح والے
کو نہ لانا تھا ف مٹی دیوار کی اسلیے کھرچی کہ اسمین سے غبار اُٹھنے لگے کہ اُسپر تیمم کرنا افضل ہے اور باعث زیادتی ثواب کا ہے اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اُسپر کہ مستحب ہے طہارت کرنی ذکر اللہ کے لیے اور اُسپر دلالت کرتی ہے کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا ٭ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری
عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْیُمِسَّہٗ
بَشَرَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ) روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک پاک کرنے والی ہے مسلمان کی اگرچہ نپاوے پانی دس برس پس جبکہ پاوے پانی لگاوے اُسکو بدن اپنے پر
پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اُسکے تا قول عشر سنین ف مراد دس برس
سے کثرت ہے نہ یہی مدت اسمین دلالت ہے اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہین توڑتا بلکہ حکم اسکا مانند حکم وضو کے ہے کہ ایک تیمم سے جتنے فرض
یا نفل چاہے پڑھے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے اور امام شافعی کے نزدیک تیمم مانند وضوء معذور کے ہے کہ بعد جانے وقت کے تیمم ٹوٹ جاتا ہے
پس جبکہ پاوے پانی یعنی اتنا کہ کفایت کرے غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینے کی سے اور قادر بھی ہو اسکے استعمال پر پس لگاوے
اُسکو بدن پر یعنی وضو کرے یا غسل کرے پس یہ بہتر ہے یعنی اب وضو واجب ہوا تیمم نہین درست ہونیکا ٭ ع (وعن جابرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ
سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ ہَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَۃً فِی التَّیَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَکَ رُخْصَۃً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ
فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِکَ قَالَ قَتَلُوْہُ قَتَلَہُمُ اللّٰہُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ
یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَۃً ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْہَا وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ) اور روایت

ہی جابر سے کہا نکلے ہم سفر میں پس لگا ایک شخص کے ہم میں سے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اُسکے کے پس حاجت نہانے کی ہوئی اُس زخمی کو پس پوچھا اُسنے اپنے یارون سے کیا پاتے ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کرنے کے کہا اُنھون نے نہین پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اور تو قادر ہی پانی پر پس نہایا وہ پھر مرگیا پس جب پھر آئے ہم حضرت کے پاس خبر دیے گئے ساتھ اس امر کے فرمایا مارا لوگون نے اُسکو مارے انکو اللہ کیون نہ پوچھا اُسوقت کہ نجانا پس سواے اسکے نہین کہ شفا بیماری نادانی کی پوچھنا ہی سواے اسکے نہین ہی کہ کفایت کرتا اُسکو یہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اوپر زخم اپنے کے کپڑا پھر مسح کرتا اُسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عطار بن ابی رباح سے اسنے ابن عباس سے **ف** اور تو قادر ہی پانی پر یعنے وہ لوگ اس آیۃ فلم تجدوا ماءً سے یہ سمجھے کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہین اور یہ نہ سمجھے کہ باوجود ہونے پانی کے قادر بھی ہو اُسپر اور ضرر بھی نکرے جب تیمم جائز نہوگا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کرے درمیان تیمم اور دھونے سارے بدن کے جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور مذہب حنفی مین ایک ہی چیز کرے پس حنفی شافعی کو یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف قیاس کے ہی کہ لازم آتا ہی جمع ہونا بدل اور مبدل منہ کا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہی کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کے تو جائز ہی اُسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈرے زیادتی مرض سے یا دیر کر اچھے ہونے سے تو جائز ہی نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کے یہ کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور اُسکو پھیرنا نماز کا پھر نہین ضرور اور مذہب شافعی میں بھی یہی بات غالب ہی اور جسکے کسی عضو مین زخم یا پھوڑا ہو اور اسپر پٹی بندھی ہو اور خوف ہو اسکے دور کرنے مین تلف کا پس نزدیک شافعی کے مسح کرے پٹی پر اور تیمم کرے اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا کہ جب ہو بعض بدن اسکا زخمی اور بعض اچھا تو دیکھین گے کہ اکثر بدن اچھا ہی تو اُسکو دھووین گے اور زخم پر مسح کرینگے اور اگر ہو اکثر زخمی تو تیمم کرینگے اور دھونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دھووین اچھے کو اور تیمم کرے زخم کے لیے ✤ ع ✤ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ وَقَدْ رَوٰی هُوَ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اَیْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا نکلے دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نہتھا ساتھ اُنکے پانی پھر تیمم کیا دونون نے مٹی پاک سے اور نماز پڑھی پھر پایا پانی بیچ وقت کے پس پھیری ایک نے اُن دونون مین سے نماز ساتھ وضو کے اور نہ پھیری دوسرے نے پھر آئے دونون حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا یہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اُسکے کہ نہ پھیری تھی نماز پہونچا تو سنت کو اور کافی ہی تجھکو نماز تیری اور کہا واسطے اُس شخص کے کہ وضو کیا تھا اور پھیری نماز واسطے تیرے ہی ثواب دونا روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابو داؤد نے بھی عطار بن یسار سے بطریق ارسال کے **ف** پہونچا تو سنت کو یعنے حکم شریعت یون ہی تھا جسطرح تو نے کیا کہ بسبب نہ پانے پانی کے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور پھر اُسکو نہ پھیرا اور دوسرے کو دوہرا ثواب فرمایا اسلیے کہ ایک بسبب اداے فرض کے ہوا اور دوسرا بسبب اداے نفل کے اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ جب پانی دیکھے تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکے نماز سے تو اُسپر پھیرنا نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونے کے نماز مین پس جمہور یعنے اکثر علما تو کہتے ہین کہ اس نماز کو توڑے نہین اور وہ نماز صحیح ہی اور کہا ہی امام ابو حنیفہ نے اور احمد نے ایک روایت مین کہ باطل ہوجاتا ہی تیمم اسکا اور جب تیمم کرے اور پانی پاوے پہلے داخل ہونے کے نماز مین پس اجماع ہی علما کا اسپر کہ تیمم اُسکا باطل ہوا ✤ ع ✤ الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْہِہٖ وَیَدَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا آئے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم طرف کوین جمل کے سے کہ مدینہ مین ہے پس ملا انسے ایک شخص یعنے یہی ابو جہیم پس سلام کیا آپپر پس نہ جواب دیا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے دیوار پاس پس مسح کیا مُنھ اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو یعنے تیمم کیا پھر جواب دیا اُسکے سلام کا روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّھُمْ تَمَسَّحُوْا وَھُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّھِمُ
الصَّعِیْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْھِھِمْ مَسْحَۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَمَسَحُوْا بِاَیْدِیْھِمْ کُلِّھَا اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْھِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)
اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ وہ تھے حدیث کرتے یہ کہ صحابہ نے تیمم کیا مٹی سے اس حال مین کہ وے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے واسطے نماز فجر کے پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر پھر پھیرے مونھون اپنے پر پھیرنا ایکبار پھر عود کیا پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر ایکبار پھر پھیرے ہاتھون
اپنون پر سب پر یعنے مونڈھون تلک اور بغلون تلک اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْھِمْ
مین لفظ مِن کا ابتدا کے لیے ہے یعنے پہلے ہاتھون کے اندر کے رخ پر ہاتھ پھیرے نہ ہاتھون کے اوپر کے رخ پر جیسے کہ ذکر کیا ہے اُسکو فقہا نے بیچ باب
استحباب کے یا یہ معنی ہین کہ شروع کیا تیمم کرنا ہتھیلیون سے یہ معنی مناسب ہین اس مقام کے اور صحابہ نے جو اسطرح تیمم کیا سبب اسکا یہ تھا کہ اُنھون
نے دیکھا کہ لفظ ید کا آیۃ تیمم کی بیچ مطلق آیا ہے پس ہاتھ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہے اور جمہور علما نے نظر کی کہ تیمم فرع ہے وضو کا پس جہانتک وضو مین
ہاتھ دھوتے ہین وہین تک تیمم مین بھی ہاتھ پھیرا چاہیے اور سوائے اسکے حضرت کے تیمم مین جو آیا ہے کہ مسح کیا ذراعین پر اُس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے
ع ف تیمم کرے مسافر اور جو کہ دور ہو پانی سے ایک کوس مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کے یا بسبب بیماری کے کہ ڈرتا ہو زیادتی اُسکی
سے یا ڈر ہو دیر کر اچھی ہونے بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندے کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ بہم پہونچے تو ان سب صورتون مین تیمم کرے اس چیز سے
کہ جنس زمین سے ہو مانند مٹی کے اور ریت کے اور چونہ کے اور قلعی کے اور سرمہ کے اور ہرتال کے اور پتھر کے اور سب جواہرات کے سوائے موتی
اور مونگے کے اگرچہ ان چیزون پر غبار نہوا اور جو چیز جنس زمین سے نہو اس سے تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اُسپر اور شرط تیمم کی یہ ہے کہ عاجز ہو استعمال
پانی کے سے حقیقۃً یا حکمًا اور طہارت خاک کی بھی شرط ہے اور استیعاب بھی یعنے اعضائے تیمم پر سب پر ہاتھ پھیرے کہین خالی نرہے اور نیت اُسکی بھی
ضرور ہے نیت کرے اس عبادت مقصود کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارت کے یعنے نماز پڑھنے کی نیت کرے پس اگر تیمم کرے کافر اسلام کے لیے
یا کوئی تیمم کرے مسجد مین جانے کے لیے تو اُس سے نماز جائز نہین ہونے کی اور نہین شرط ہے تعیین حدث کی یا جنابت کی اور طور تیمم کا یہ ہے کہ دونون
ہاتھ زمین پر مارے پھر اُنکو جھاڑ کر منھ پر پھیرے پھر دوسری دفعہ اسی طرح مار کر جھاڑے اور پھیرے ہتیلی داہنے ہاتھ کی اوپر کے رخ بائین ہاتھ کے اور اندر
کے رخ پر کہنی سمیت پھر اسی طرح داہنے ہاتھ پر بایان ہاتھ پھیرے اور برابر ہے اسمین جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہے تیمم پہلے
آنے وقت نماز کے اور پڑھے اس سے بھی جو چاہے فرض اور نفل مانند وضو کے اور جائز ہے واسطے خوف فوت ہونے نماز جنازہ کے یا عید کے ابتدا
اور بنا یعنے پہلے سے اور درمیان مین نہ واسطے خوف فوت ہونے جمعہ کے اور نماز وقتیہ کے اور نہین توڑتا ہے اُسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہے اُسکو وہ چیز کہ
وضو کو توڑتی ہے اور توڑتا ہے اُسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کے لیے اور توڑتا ہے قادر ہونا پانی کے استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنے اسباب مین
رکھکر بھول گیا اور نماز پڑھ لی تیمم سے تو پھر جب پانی یاد آوے تو نماز کو پھیرے نہین اور مستحب ہے اُسکو کہ توقع رکھتا ہے پانی ہاتھ لگنے کی کہ تاخیر کرے نماز کو
آخر وقت تک یعنے جب تلک کہ وقت مکروہ نہ آجاوے اور واجب ہے طلب کرنا پانی کا تین سو چار سو ہاتھ تک اگر گمان رکھتا ہے نزدیکی اُسکی کا اور
نہین تو نہین اور واجب ہے خریدنا پانی کا اگر اُسکے پاس قیمت ہے اور وہ بیچا جاتا ہے ثمن مثل کو یعنے اپنے بھاؤ اور نہین تو نہین اور اگر اُسکے رفیق کے

پاس پانی ہو تو مانگے اُس سے پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے مانگنے سے پہلے یا جنبی تیمم کرے شہر میں واسطے خوف جاڑے کے تو جائز ہے ۞ ملتقی

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ باب ہے بیچ بیان غسل مسنون کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہیے کہ نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مختار یہ ہے کہ غسل نماز جمعہ کے لیے کہ اُسی طہارت سے جمعہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ غسل واسطے تعظیم و تکریم دن جمعہ کے ہے اور غسل جمعہ کا مستحب موکد ہے نزدیک جمہور کے اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے بحسب ایک روایت کے ۞ ع

(وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واجب ہے یعنے ثابت ہے کہ نہیں لائق ہے چھوڑنا اُسکا اور یہ معنی نہیں ہیں کہ واجب ہے تارک اسکا گنہگار ہوتا ہے کہا ہے علما نے کہ یہ اور مثل اسکے واسطے تاکید استحباب کے ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ رعایت فلانے کی تجھپر واجب ہے ابتدائے اسلام میں مسجد بن چھوٹی تھیں اور لوگ صوف پہنتے تھے اور محنتیں بہت کرتے تھے پس جب اُنکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تھے بسبب بو کے اسلیے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانے کو جلدی سے قبول کریں ۞ ع

(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا یَغْسِلُ فِیْہِ رَاْسَہٗ وَجَسَدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے حق ہے یعنے ثابت اور لازم ہے یا لائق ہے ہر مسلمان پر یعنے عاقل بالغ پر یہ کہ نہاوے ہر ہفتہ میں ایک دن یعنے جمعہ کو کہ دھووے اُسمیں سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِہَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے وضو کیا دن جمعہ کے پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہے وہ اور جسنے کہ غسل کیا یعنے نماز جمعہ کے لیے پس غسل بہتر ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف لفظ فبہا و نعمت کے معنی یہ ہیں فبالفریضۃ اخذ و نعمت الفریضۃ ہے یعنے فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہے وہ اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہے واجب نہیں ۞ ع

(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَہٗ فَلْیَتَوَضَّاْ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہلاوے مردے کو پس چاہیے کہ آپ بھی نہاوے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور جو کوئی اُٹھاوے مردے کو یعنے ارادہ کرے اُٹھانے کا پس چاہیے کہ وضو کرے ف نہاوے ستھرائی کے لیے کہ شاید چھینٹیں وغیرہ اُسکی پڑی ہوں اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اکثر علما کے نزدیک کیونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ لازم نہیں تمپر بقدر میت میں غسل جب نہلاؤ تم اُسکو اور جو کوئی ارادہ مردہ کے اُٹھانے کا کرے وہ وضو اسلیے کرلے کہ وقت اُٹھانے جنازہ کے باوضو رہیگا جب جنازہ رکھا جاویگا نماز ہاتھ سے نہیں جانے کی یہ امر بھی استحباب کے لیے ہے سب کے نزدیک ۞ ع

(وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمِنَ الْحِجَامَۃِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ نہانے کے چار چیزوں سے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور سینگی کھچوانے سے اور غسل دینے میت کے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف ثابت نہیں ہوا کہ حضرت نے غسل میت کو دیا ہو کبھی اسلیے معنی یغتسل کے یہ لیتے ہیں کہ حکم فرماتے نہانے کا اور ان چار غسلوں میں سے جنابت کا فرض ہے باقی

مستحب اور جو بچھنے لگوا لے وہ ستھرائی کے لیے نہاوے تا خون وغیرہ سے پاک ہو جاوے ✤ (وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی قیس بن عاصم سے کہ تحقیق یہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ نے یہ کہ نہاویں ساتھ پانی اور بیری کے پتون کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کافر جو مسلمان ہو اگر جنبی ہو تو غسل کرنا اُسے واجب ہو ورنہ مستحب اور صحیح تر یہ ہو کہ کلمہ شہادت کا پہلے پڑھے اور نہاوے بعد اور سنت ہو اُسکو کہ پہلے نہانے کے سر بھی منڈوا وے اور بیری کے پتون سے نہانے کو فرمایا تا خوب پاکی اور ستھرائی حاصل ہو ✤ ع الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاؤُا فَقَالُوْا یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَی الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰکِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَیْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ یَغْتَسِلْ فَلَیْسَ عَلَیْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُکُمْ کَیْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ کَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِیْنَ یَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَیَعْمَلُوْنَ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ وَکَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَیِّقًا مُّقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِیْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ وَّعَرِقَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِکَ الصُّوْفِ حَتّٰی ثَارَتْ مِنْهُمْ رِیَاحٌ اٰذٰی بِذٰلِکَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الرِّیَاحَ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِذَا کَانَ هٰذَا الْیَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْیَمَسَّ اَحَدُکُمْ اَفْضَلَ مَا یَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِیْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ وَلَبِسُوْا غَیْرَ الصُّوْفِ وَکُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِیْ کَانَ یُؤْذِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِّنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ) روایت ہی عکرمہ سے کہا تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا انھون نے ای ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہی کہا کہ نہین ولیکن بہت پاک کرنے والا ہی اور بہتر ہو واسطے اس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہ نہاوے پس نہین اُسپر واجب اور مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تہا شروع غسل کا یعنے سبب اسکے شروع ہونے کا پہلے کیا ہوا ہی لوگ یعنے صحابہ فقیر پہنتے تھے صوف اور کام کرتے تھے اپنی پیٹہون پر اور تھی مسجد انکی تنگ نیچی چھت کی اور نہ تھا مگر چھپر یعنے ٹہنیون کھجور کا پس نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور تر ہو گئے لوگ پسینے مین بیچ اس صوف کے یہان تلک کہ پھیلی اُنسے بو ایذا دی بسبب اسکے بعضون نے بعضون کو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو فرمایا کہ ای لوگو جب ہووے یہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگا دے ایک تم مین سے بہتر اُس چیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنے تیل بالون کو لگاوے اور خوشبو بدن کو کہا ابن عباس نے پھر دیا اللہ نے مال اور پہنی پوشاک سواے صوف کے اور کفایت کیے گئے محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد انکی اور جاتی رہی بعض اُس چیز کی کہ ایذا دیتے تھے بسبب اُسکے بعض اُنکے بعض کو پسینے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اور کفایت کیے گئے محنت سے یعنے کفایت کیا انکو اللہ نے بسبب غنی کر دینے کے کہ فراخ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کے اور لفظ من العرق بیان ہی لفظ بعض کا اور بعض سے یہان مراد اکثر پسینے لوگون کے کہ ایذا دیتے تھے بسبب حاصل ہونے فراغت کے دفع ہو گئے پس حاصل سارے کلام ابن عباس کا یہ ہی کہ غسل تھا واجب ابتداے اسلام مین بسبب کثرت بدبو پسینے کے پھر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنے اب غسل جمعہ کا سنت ہی ✤ ع باب الحیض باب ہی بیچ بیان حیض کے ف حیض کے معنے لغت مین ہین جاری ہونے کے اور شرع مین مراد ہی اُس خون سے کہ جاری ہوتا ہی رحم عورت کی سے بغیر بیماری اور جننے کے اور جو خون کہ بسبب بیماری کے نکلتا ہی اُسکو استحاضہ کہتے ہین اور جو کہ بعد جننے کے جاری ہوتا ہی اُسکو نفاس کہتے ہین اور مدت حیض کی کم سے کم تین دن ہین اور زیادہ دس دن پس اس مدت مین جس رنگ کا خون آوے سواے سفیدی خالص کے وہ خون حیض کا ہی یعنے خون حیض کا سُرخ بھی ہوتا ہی اور سیاہ بھی اور سبز اور زرد بھی اور مٹی کے رنگ کا اور مانند اُنکے کے اور حکم اُسکا یہ ہی کہ نماز اور روزہ

وغیرہ اُسمین نہ کرے اور بعد منقطع ہونے اُسکے کے روزہ کی قضا ہو اور نماز کی نہین * ع ح الفصل الاوّل فصل پہلی (عن انس قال
اِنَّ الیَھُودَ کَانُوا اِذَا حَاضَتِ المَرْأَۃُ فِیھِم لَم یُوَاکِلُوھَا وَلَم یُجَامِعُوھُنَّ فِی البُیُوتِ فَسَأَلَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّبِیَّ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی
وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ الْاٰیَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْیَھُوْدَ فَقَالُوْا مَا یُرِیْدُ ھٰذَا الرَّجُلُ اَنْ یَّدَعَ
مِنْ اَمْرِنَا شَیْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْہِ فَجَاءَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْیَھُوْدَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا اَفَلَا نُجَامِعُھُنَّ فَتَغَیَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَیْھِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْھُمَا ھَدِیَّۃٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِیْ اٰثَارِھِمَا فَسَقَاھُمَا فَعَرَفَا اَنَّہٗ لَمْ یَجِدْ عَلَیْھِمَا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہو انس سے کہ کہا تحقیق یہود تھے جسوقت کہ حائض ہوتین عورتین اُنمین تو نہ کھاتے ساتھ اُنکے اور نہ جمع رکھتے اُنکو گھرون
مین پس پوچھا صحابیون حضرت نبی صلعم کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم نہ کھانے کا اُنکے ساتھ حالت حیض مین چاہیے کہ یہود کرتے تھے
پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیۃ اور سوال کرتے ہین تجھسے حیض سے آخر آیۃ تک پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچھ
سواے جماع کے پس پہونچی یہ خبر یہود کو پس کہا اُنھون نے نہین ارادہ کرتا یہ شخص یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ چھوڑے امور دین ہمارے
سے کچھ مگر کہ مخالفت کرے ہماری اُسمین پس آئے اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اُن دونون نے اے رسول خدا کے تحقیق یہود کہتے ہین
ایسا اور ایسا یعنے یہی پہلا کلام اُنکا نقل کیا پس کیا نہ ہمنشینی کرین ہم اُنسے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا
ہمنے کہ خفا ہوئے اُن دونون پر پس نکلے دونون صاحب پس سامنے آیا اُنکے تحفہ دودھ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جب نکلے
تو دیکھا کہ کوئی شخص دودھ بطریق تحفہ کے حضرت کے لیے لاتا ہو پس بھیجا حضرت صلعم نے پیچھے اُنکے یعنے بلانے کے لیے ایک شخص کو پس وہ
بلالایا اُنکو پس پلایا اُنکو دودھ یعنے تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پس جانا اُن دونون نے کہ نہین خفا حضرت اُنپر روایت کی یہ مسلم نے ف ساری
آیۃ یون ہی ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن یعنے پوچھتے ہین صحابہ تجھسے حکم حیض کا کہ وہ پلیدی
ہی پس کنارہ ہو عورتون سے حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اُنکے یہانتک کہ پاک ہووین وہ پس جب یہ آیۃ اتری تو حضرت نے اُسکی تفسیر
مین فرمایا کہ مراد کنارہ ہونے اور نہ نزدیک ہونے سے یہ ہی کہ اُن دنون مین اُنسے جماع نہ کرو اور سب کچھ کرو یعنے ساتھ کھانا اور بیٹھنا اور مخالطت
کرنی اور ساتھ سونا اور بدن کو ہاتھ لگانا ازار سے اوپر اور پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار رہیگا کہ حرام
ہی اور جو حلال جانکر کریگا تو کافر ہوگا کیونکہ قرآن سے یہ حرام ہی اور کیا نہ ہمنشینی کرین ہم یعنے کیا عورتون کے ساتھ بیٹھنا اور اُٹھنا اور کھانا پینا نہ
کیا کرین ہم غرض اُنکی اس سوال سے یہ تھی کہ یہود اسپر طعن کرتے ہین اگر فرمائے تو ہم یہ باتین ترک کرین تا اُنہی باتین مین الفت رہے اور کوئی
طعن نہ کرے * ح ع (وعن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یامرنی فاتزر
فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج راسہ الی وھو معتکف فاغسلہ وانا حائض متفق علیہ) اور روایت ہو عائشہؓ سے کہا تھی مین اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نہاتے ایک باسن سے اور ہوتے ہم دونون جنبی اور تھے حضرت حکم فرماتے مجھکو پس باندھتی مین تہبند پس لگاتے بدن اپنا ساتھ
یعنے ازار کے اوپر اوپر اور مین ہوتی حائض اور تھے نکالتے سر اپنا طرف میرے اور وہ ہوتے اعتکاف مین پس دھوتی مین سر اُنکا اور ہوتی
مین حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بموجب عادت عرب کے بڑا باسن بھرا ہوا درمیان مین رکھا ہوتا تھا اُس سے دونون
صاحب چلو بھر بھر کر نہاتے جاتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اُٹھانا عورت حائضہ کے زیر ناف سے زانو تک
یعنے وہان ہاتھ نہ لگاوے اور جماع نہ کرے اور یہ مطلب اور حدیثون سے بھی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور

شافعی اور مالک کا ہی اور امام احمد اور امام محمد اور بعضے شافعیہ کا یہ مذہب ہی کہ عورت حائضہ سے فائدہ اٹھانا سوائے جماع کے جائز ہی اور نکالتے سر اپنا طرف میرے یعنے دروازہ حجرے کا مسجد کی طرف کھلا ہوا ہوتا تھا اسمیں سے سر مبارک حجرے کی طرف نکال دیتے وہاں حضرت عائشہؓ بیٹھ کر سر مبارک دھو دیتیں اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سے نکالے تو اعتکاف باطل نہیں ہوتا ٭ ع (وعنها قالت كنت أشرب وأنا حائض ثم أناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع فيّ فيشرب وأتعرق العرق وأنا حائض ثم أناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع فيّ رواه مسلم) اور روایت ہی انھیں سے کہا کہ تھی میں پیتی پانی اور ہوتی میں حائض پھر دیتی میں پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکھتے وہ منہ ملنا اس جگہ کہ رکھتی میں منہ اپنا پس پیتے حضرت صلعم پانی اور چوستی میں ہڈی گوشت کی اور ہوتی میں حائض پھر دیتی میں ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکھتے منہ اپنا اس جگہ کہ رکھتی میں منہ اپنا روایت کی یہ مسلم نے ف حضرت صلعم یہ بات بسبب مخالفت یہود کے اور نہایت محبت حضرت عائشہؓ کے کرتے تھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حائض عورت کے ساتھ کھانا اور بیٹھنا جائز ہی اور اعضا اسکے نجس نہیں ٭ ع (وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وأنا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه) اور روایت ہی انھیں سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود میں اور ہوتی میں حائض پھر پڑھتے قرآن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمیں دلالت ہی اسپر کہ حائض پاک ہی ظاہر میں اور نجس ہی حکما ٭ ع (وعنها قالت قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد فقلت إني حائض فقال إن حيضتك ليست في يدك رواه مسلم) اور روایت ہی انھیں یعنی عائشہؓ سے کہا فرمایا واسطے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دے مجکو چھوٹا بوریا مسجد میں سے یعنے مسجد کے باہر کھڑی رہ اور ہاتھ بڑھا کر بوریا مسجد میں سے لے پس کہا میں نے تحقیق میں حائض ہوں یعنے کیونکر ہاتھ مسجد میں بڑھاؤں پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہیں ہی ہاتھ تیرے میں روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حائض باہر مسجد کے کھڑی رہ کر مسجد میں سے کوئی چیز اٹھا لے تو جائز ہی ٭ ع (وعن ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في مرط بعضه علي وبعضه عليه وأنا حائض متفق عليه) اور روایت ہی میمونہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے چادر میں ہوتا بعض اسکا مجھپر اور بعض اسکا حضرت صلعم پر اور میں ہوتی حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کے پاک ہیں سوائے فرج کے ورنہ نماز اس کپڑے میں کہ بعض اسکا نجاست پر پڑا ہوا اور بعض اسکا نمازی پر ہو نہیں جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین نے کہ لکھا ہی صاحب تخریج نے کہ یہ حدیث نہیں پائی میں نے صحیحین میں ساتھ ان الفاظ کے لیکن انہیں مضمون کے اسکے ہی اور ابو داؤد میں بھی ہی واللہ اعلم ٭ ع

الفصل الثاني فصل دوسری ٭ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أتى حائضا أو امرأة في دبرها أو كاهنا فقد كفر بما أنزل على محمد رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي وفي روايتهما فصدقه بما يقول فقد كفر وقال الترمذي لا نعرف هذا الحديث إلا من حكيم الأثرم عن أبي تميمة عن أبي هريرة) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یوں ہی کہ جو کوئی آوے کاہن کے پاس پس سچا جانے اسکو اس چیز میں کہ کہتا ہی پس تحقیق کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے اسنے نقل کیا ابی ہریرہؓ سے ف یعنے جو کوئی حلال جانکر کسی حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورت سے بدفعلی پیچھے سے کرے یا کاہن کو سچا جانے وہ کافر ہوتا ہی اور اگر حلال نہ جانے بدفعلی اور دوسری چیز کو اور کاہن کو سچا نہ جانے تو فاسق ہوتا ہی اس صورت میں معنی اسکے یہ ہیں کہ اسنے کفران

نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہے کہ خبریں بتاوے زمانہ آیندہ کی اور یہی حکم ہے نجومی وغیرہ سے پوچھنے کا اور پیچھے سے بدفعلی کرنے
مین جو قید عورت کی لگائی اسمین دلالت ہے اسپر کہ مرد سے اغلام کرنا اس سے بھی زیادہ برا ہے ع (وعن معاذ بن جبل قال قلت یا
رسول اللہ ما یحل لی من امرأتی وھی حائض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک افضل رواہ رزین وقال محی السنۃ اسنادہ لیس بقوی)
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے کیا حلال ہے واسطے میرے عورت میری سے اور وہ ہو حائض فرمایا وہ چیز
کہ ہو اوپر تہبند کے اور بچنا اس سے افضل ہے روایت کی یہ رزین نے اور کہا محی السنۃ نے کہ اسناد اسکے نہین قوی ف حلال ہے وہ چیز
کہ ہو اوپر تہبند کے یعنے تہبند کے اوپر اوپر ہاتھ لگانا حلال ہے اور بچنا تہبند کے اوپر سے بھی افضل ہے اسلیے کہ مبادا وطی کر بیٹھے اور حضرت صلعم
سے جو ثابت ہوا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے تہبند کے اوپر ہاتھ وغیرہ لگاتے تھے تو باعث یہ تھا کہ حضرت قادر تھے اپنے نفس پر اور ویسا نہین
ہو سکتا یہ حدیث بھی موید ہے مذہب حنفی کی ع ح ع (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ
وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے ساتھ عورت اپنی کے حالت حیض مین پس چاہیے کہ صدقہ دے آدھا دینار
روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپیہ تولہ
ہو تو ایک دینار چھ روپیے کا ہوا اور آدھا دینار تین روپیہ کا کہا ہے خطابی نے کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کفارہ اسکا استغفار ہے اور یہی مذہب شافعی
اور ابو حنیفہ کا بھی یہی ہے لیکن مستحب ہے نزدیک شافعی کے یہ کہ صدقہ دے ایک دینار اگر صحبت کی ہے آمد خون مین اور نصف دینار دے حالت
انقطاع خون کی مین اسیطرح ابن ہمام حنفی نے بھی کہا ہے کہ جو کوئی اپنی بی بی سے حلال جانکر اس حالت مین وطی کرے تو کافر ہوتا ہے اور حرام
جانکر کرے تو کبیرہ گناہ کیا اور واجب ہے اسپر توبہ اور صدقہ دے ایک دینار یا آدھا دینار واسطے استحباب کے اور محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث
مرسل ہے یا موقوف ہے ابن عباس پر اور نہین صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ع ع (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان
دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواہ الترمذی) اور روایت ہے انھین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہو خون
حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی نے ف جو علما کہتے ہین کہ بسبب صحبت کرنے کے
ابتداے خون مین ایک دینار اور انقطاع مین نصف دینار دینا مستحب ہے وہ اسی سے نکالتے ہین کیونکہ ابتدا مین خون سرخ ہوتا ہے اور آخر کو زرد
ہو جاتا ہے ح الفصل الثالث فصل تیسری (عن زید بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یحل لی من
امرأتی وھی حائض فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا ثم شانک باعلاھا رواہ مالک والدارمی مرسلا) روایت ہے زید بن اسلم
سے کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا چیز حلال ہے میرے لیے عورت میری سے اس حالت مین کہ ہو
وہ حائض پس فرمایا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط کر تو اسپر تہبند اسکا پھر کام تیرا اوپر اسکے ہے یعنے تجکو ناف کے
اوپر سے فائدہ اٹھانا مباح ہے اور نیچے سے حرام روایت کی یہ مالک اور دارمی نے بطریق ارسال کے ع (وعن عائشۃ قالت کنت اذا حضت
نزلت عن المثال علی الحصیر فلم یقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ندن منہ حتی نطھر رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھی مین
جسوقت کہ حائض ہوتی اترتی بچھونے سے بوریے پر پس نہ نزدیک ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے اور نہ نزدیک ہوتین عائشہ
حضرت صلعم کے یہانتک کہ پاک ہوتین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر ہین یہ حدیث مخالف ہے اوپر کی حدیثون کے جو کہ دلالت کرتی ہین

اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیون کے ساتھ حالت حیض مین ہمنشینی وغیرہ رکھتے تھے جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ اُن
حدیثون مباشرت کے یا اس حدیث مین نزدیک ہونے سے مراد ہی جماع کرنا یعنے اس حالت مین جماع نہ کرتے تھے جیسے کہ کلام اللہ مین
آیا ہی ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنے صحبت نہ کرو عورتون سے یہانتک کہ پاک ہووین اور اس حدیث مین لفظ فلم یقرب کا ساتھ زبر حرف ی کے اور
پیش حرف ر کے اور لم تدن اور حتی تطہر دونون ساتھ حرف ت کے ہین اکثر صحیح نسخون مشکوۃ کے مین تو یون ہی ہین اور بیچ حاشیہ نسخہ سید
جمال الدین کے لکھا ہی کہ صحیح یون ہی کہ فلم نقرب ساتھ زبر نون اور حرف ر کے اور رسول اللہ کے لام کو زیر ہی اور لم ندن ساتھ زبر پہلے نون کے
اور پیش دوسرے کے اور لفظ نطہر نون سے اور میرک نے لکھا ہی کہ اسی طرح ہی اصل ابوداؤد مین ﴿ع باب المستحاضۃ باب ہی بیچ بیان مستحاضہ
کے ف مستحاضہ اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکے رحم مین سے خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض اور نفاس کے رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اُسکا
عاذل ہی اُسمین سے خون جاری رہتا ہی اور حکم اُسکا یہ ہی کہ اُسمین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین ﴿ع الفصل
الاول فصل پہلی ﴿عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اِمْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ
فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین
ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین سواے اسکے نہین کہ یہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین
ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوے حیض تجھکو پس چھوڑ دے نماز اور جسوقت جاتا رہے وہ پس دھو اپنے سے خون کو یعنے اور پھر نہا پھر نماز
پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین امام اعظمؒ کا مذہب یہ ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ تھی یعنے اُسکو عادت تھی کہ مثلاً چھ روز یا پانچ
روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی تو دن عادۃ کے کو اسمین ایام حیض کے ٹھہراوے اور اُن دنون مین نماز وغیرہ چھوڑ دے اور جب وہ دن
تمام ہووین تو خون دھو کر نہاوے اور نماز وغیرہ شروع کرے اور اگر عورت مبتدیہ تھی یعنے پہلا ہی حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنے خون جاری رہا
ہمیشہ کو تو وہ اُسمین اکثر دن حیض کے کہ دس دن ہین اُنکو ایام حیض کے ٹھہراوے اور اور امامون کے نزدیک عمل تمیز پر کرے یعنے اگر خون سیاہ
غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی اور امام اعظمؒ کہتے ہین کہ حدیث عروہ کی یعنے جو کہ آگے آتی ہی
آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سے ایک تو اُن مین سے ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا گیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث
عروہ کی مین سو حال اُسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنون کا ہی اور وہ سند جاری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اُسپر اولیٰ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ
یہ عورت معتادہ تھی اور کہا ہی شافعی نے کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کے لیے اپنی شرمگاہ دھو لیا کرے اور امام ابوحنیفہ نے کہا ہی کہ جب وقت آوے
جبھی دھو دے پھر نہ دھووے اور لنگوٹہ باندھے اور وضو کرے جلدی جلدی پھر خون جو جاری رہے اُسمین معذور ہی جو چاہے پڑھے آخر وقت تلک
﴿ع الفصل الثانی فصل دوسری ﴿عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ
النَّسَائِيُّ) روایت ہی عروہ بن زبیر سے اُنھون نے نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سے یہ کہ وہ تھی استحاضہ کیجاتی پس کہا واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہ پس بند رہ نماز سے پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنے سواے
سیاہ کے اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑھ پس سواے اسکے نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ رنگ

خون کے باعتبار اکثر کے فرمائے ہین کیونکہ کبھی خون حیض کا سرخ وغیرہ بھی ہوتا ہے اور ہمارے نزدیک بر تقدیر صحت اس حدیث کے یہ محمول ہے اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کے یعنے جس عورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کے پہونچین تو مدت حیض کی اُسکے حق مین عادت اُسکی ہے موافق عادت کے دن حیض کے تمام ہوتے اور اُنھین دنون مین رنگ خون کا سیاہ ہے بطرف سرخی وغیرہ کے مائل ہو العبد اسکے یہ خون حیض مین نہین محسوب ہونیکا بحسب اتفاق کے تمیز خون کی موافق عادت اسکی کے ہوئی ۞ ع ۞ مولانا (وعن اُمّ سلمة قالت اِنّ امرأةً كانت تُهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها أمّ سلمة النبيّ صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والأيام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل أن يصيبها الذي أصابها فلتترك الصلاة قدر ذلك من الشهر فإذا خلّفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصلّ رواه مالك وأبو داود والدارمي وروى النسائي معناه) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تحقیق ایک عورت ڈالتی تھی خون زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین یعنے اسکو خون استحاضہ کا آتا تھا اور تھی وہ معتادہ پس پوچھا فتویٰ واسطے اُس عورت کے ام سلمہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا چاہیے کہ دیکھے گنتی راتون اور دنون کی کہ ہوتی تھی حائض اُن دنون مین مہینے سے پہلے اس سے کہ پہونچے اُسکو بیماری خون کی کہ پہونچی اُسکو پس چاہیے کہ چھوڑ دے نماز موافق ان دنون کے مہینے مین سے پس جسوقت کہ گذرے یہ یعنے وہ دن جب ہو چکین پس چاہیے کہ نہاوے اسکے بعد چاہیے کہ باندھے لنگوٹ سا کپڑے کے پھر نماز پڑھے روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے معنے اسکے ف استحاضہ عورت کو چاہیے کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سے روکے بعد اسکے اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہو جاویگی حاجت پھر پھیرنے کی نہین اور یہی حکم سلس البول کا ہے ۞ ع (وعن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده قال يحيى بن معين جدّ عدي اسمه دينار عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرائها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلاة وتصوم وتصلي رواه الترمذي وأبو داود) اور روایت ہے عدی بن ثابت سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے عدی کے دادا سے کہا یحیی بن معین نے دادا عدی کا نام اُسکا دینار ہے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اُنھون نے فرمایا استحاضہ کے حق مین کہ چھوڑ دے نماز دنون حیض اپنے مین کہ ہوتی تھی حائض اُنمین پھر نہاوے یعنے ایکبار اور وضو کرلے نزدیک ہر نماز کے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہ حدیث ضعیف ہے اور ایک روایت مین آیا ہے تتوضأ لوقت كل صلاة یعنے وضو کرے ہر نماز کے وقت ۞ ع (وعن حمنة بنت جحش قالت كنت أستحاض حيضة كثيرة شديدة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم أستفتيه وأخبره فوجدته في بيت أختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله إني أستحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها قد منعتني الصلاة والصيام قال أنعت لك الكرسف فإنه يذهب الدم قالت هو أكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو أكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو أكثر من ذلك إنما أثجّ ثجّا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بأمرين أيهما صنعت أجزأ عنك من الآخر وإن قويت عليهما فأنت أعلم قال لها إنما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة أيام أو سبعة أيام في علم الله ثم اغتسلي حتى إذا رأيت أنك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلاثا وعشرين ليلة أو أربعا وعشرين ليلة وأيامها وصومي فإن ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وإن قويت على أن تؤخرين الظهر وتعجلين العصر فتغتسلين وتجمعين بين الصلاتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلاتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي إن قدرت على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا أعجب الأمرين إلي رواه أحمد وأبو داود والترمذي) اور روایت ہے حمنہ بنت جحش سے کہا تھی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس کہ پوچھون مین آنسے اور خبر دون مین اُنکو پس پایا مین نے اُنکو بیچ گھر بہن اپنی کے کہ زینب بنت جحش تھی پس کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اسمین تحقیق باز رکھا ہی مجھکو نماز اور روزے سے فرمایا حضرت نے بیان کرتا ہون مین واسطے تیرے روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنے خون نکلنے کی جگہ روئی رکھ دے تا وہ باہر نہ نکلے کہا اُسنے کہ وہ زیادہ ہی اس سے یعنے روئی سے نہین رُک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندھ یعنے لنگوٹ کرلے روئی رکھکر کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اس سے فرمایا حضرت صلعم نے پس رکھ تو کپڑا یعنے نیچے اس لنگوٹ کے کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اس سے سوائے اسکے نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجھکو ساتھ دو حکمون کے ایک جونسا اُنمین کرے تو کفایت کرے تجھکو دوسرے سے اور اگر قوت رکھتی ہی دونون پر پس تو دانا تر ہی یعنے حال اپنا تو خوب جانتی ہی چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطے اُسکے کہ نہین یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان کی سے پس حیض ٹھہرا تو چھ دن یا سات دن بیچ علم خدا کے پھر نہا ڈال یعنے بعد گذرنے مدت مذکورہ کے یہانتک کہ جسوقت دیکھے تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑھ تیئیس ۲۳ دن رات یعنے جس صورت مین کہ ایام حیض کے سات ٹھہراتے یا چوبیس ۲۴ دن رات یعنی جس صورت مین کہ حیض کے چھ دن ٹھہراتے اور روزے رکھ یعنے رمضان وغیرہ کے ہر مہینے مین اسی طرح پس تحقیق یہ کفایت کرتا ہی تجھکو اور اسی طرح سے کرتی جا ہر مہینے مین جیسے کہ حائض ہوتی ہین عورتین اور جیسے کہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے اور اگر قدرت رکھتی ہی اسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کے کہ ظہر اور عصر ہی اور تاخیر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے تو عشا کو پھر نہا وے تو اور جمع کرے تو درمیان دو نمازون کے پس کر تو اور نہا تو ساتھ فجر کے یعنے فجر کی نماز کے لیے پس کر تو اور روزے رکھ یعنے اُن دنون مین کہ نماز پڑھتی ہی خواہ روزے فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکھتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہی دونون حکمون مین طرف میرے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے ف لاتون شیطان کی سے یعنے اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہونچاتا ہی اسمین ازبسکہ شیطان کے لیے راہ بہکانے اور خراب کرنے عبادت کی بہت کھلتی ہی اسلیے اُسکو اُسکی طرف نسبت کیا کہ لات اُسکی ہی پس حضرت نے حقیقت مستحاضہ کی بیان فرما کر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اُنمین کا یہ ہی تحیضی یعنے حیض ٹھہرا مراد یہ ہی کہ احکام حیض کے اپنے پر جاری کر چھ دن یا سات دن موافق عادت کے ظاہر یہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی عادت اپنے حیض کی بھول گئی تھی کہ چھ دن تھے یا سات دن پس حکم کیا حضرت نے اُسکو کہ اٹکل کر اور سوچکر یقین پر بنا کر ان دونون عددون مین سے فی علم اللہ یعنے یہ داخل ہی اُس چیز مین کہ جانتا اللہ تعالی نے امر تیرے سے اور اگر او شک کے لیے ہووے تو یہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ اعلم کہ پیغمبر خدا نے ستۃ ایام فرمایا یا سبعۃ ایام اور اسی طرح کر ہر مہینے سے یعنے ہر مہینے مین چھ دن یا سات دن حیض کے ٹھہرا باقی طہر کے اور جیسی کہ حائض ہوتی ہین عورتین یعنے جیسے کہ حیض کے دن ٹھہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کے دن بھول گئی ہین اُسی طرح تو ٹھہرا اور وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے یعنے اگر وقت حیض اُنکے کا اول مہینے مین ہی پس تو بھی اول مہینے کو وقت حیض کا ٹھہرا اور اگر درمیان مہینے مین اُنکا وقت ہووے تو بھی یون ہی ٹھہرا اور اگر آخر مہینے مین ہووے آخر مین ٹھہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہ ہوا کہ چھ یا سات دن کے بعد نہا ڈالا کر اور پھر ہر نماز کے لیے غسل کیا کر اب آگے جملہ ان قویت آخر تک سے بیان دوسرے حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کے وقت سے کہ کہے دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ بعد گذرنے وقت کے پڑھے یعنے ظہر کو عصر کے وقت مین پڑھے اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی جمع

مذہب شافعی کے اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ظہر اخیر وقت مین پڑھے اور عصر کو اول وقت مین اسیطرح مغرب کو آخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جیسے کہ مذہب حنفی مین تاویل کرتے ہین جمع کرنے مسافر کے کو اسکو جمع صوری کہتے ہین چنانچہ حدیث آئندہ بھی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسرے کا یہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کے لیے اور ایک مغرب اور عشا کے لیے اور ایک غسل فجر کے لیے اور پہلا حکم یعنے ہر نماز کے لیے غسل کرنا صریح نہین مذکور ہوا لیکن بیچ جملہ ان قویت علی ان توخرین آخر تک مین اشارہ ہی طرف اسکے کیونکہ اس عبارت سے عاجز ہونا اُسکا غسل ہر نماز کے سے سمجھا جاتا ہی یہ مذہب امیر المومنین علیؓ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن زبیرؓ وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازون کے ساتھ ایک غسل کے اور یہ مشابہ تر ہی ساتھ اس حدیث کے کہ اسمین آسانی ہی بہ نسبت اُسکے کہ ہر نماز کے لیے نہاوے چنانچہ اسکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا اعجب الامرین الی یعنے غسل کرنا دو نمازون کے لیے بہت خوش آیندہ ہی نزدیک میرے دوسرے امر سے کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کے لیے عادت شریف یہ تھی کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تھا اُسکو پسند فرماتے تھے اسلیے اُسکو پسند فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ منسوخ ہی یا حکم کرنا ساتھ غسل کے دونون صورتون مین محمول ہی اوپر معالجہ کے واسطے دور کرنے قوت خون کے اور کثرت اُسکی کے + ع رح الفصل الثالث فصل تیسری (عن اسماء بنت عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ان ہذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رات صفارۃ فوق الماء فلتغتسل للظہر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتوضأ فیما بین ذلک رواہ ابو داود وقال روی مجاہد عن ابن عباس لما اشتد علیہا الغسل امرہا ان تجمع بین الصلوتین) روایت ہی اسماء بنت عمیس سے کہا کہ کہا مین نے ای رسول خدا کے تحقیق فاطمہ بیٹی ابو حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سے پس نہین نماز پڑھتی یعنے اس گمان پر کہ حکم اُسکا بھی حیض کا سا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تحقیق یہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کی طرف سے ہی چاہیے کہ بیٹھے لگن مین پس جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوے واسطے ظہر اور عصر کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے مغرب اور عشا کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے فجر کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان اُنکے یعنے جب احتیاج پڑے وضو کی تو وضو کر عصر اور عشا کے لیے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا کہ روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے جبکہ دشوار ہوا اُسپر نہانا یعنے ہر نماز کے لیے حکم فرمایا اُسکو جمع کرنے کا درمیان دو نمازون کے یعنے ساتھ ایک غسل کے ف جب وقت ظہر کا اخیر کو پہونچتا ہی تو آفتاب پر قدرے زردی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سے تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن مین دیکھنے کے لیے اسواسطے فرمایا کہ پانی پر وہ زردی معلوم ہوجاتی ہی اور زردی بڑھتی جاتی ہی پوری ہوتی ہی قریب مغرب کے کہ اسوقت نماز پڑھنی مکروہ ہی اور یہ زردی غیر اُس زردی کے ہی کہ بعد عصر کے ہوتی ہی اور وقت کراہت نماز کا ہوتا ہی ۞ ع کتاب الصلوٰۃ کتاب ہی بیچ بیان نماز کے ف عوارف مین آیا ہی کہ صلوٰۃ مشتق ہی صلی سے معنے اسکے یہ ہین کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدھا کرنا پس نماز کو صلوٰۃ اسلیے کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کے ٹیڑھاپن ہی اور مصلی کو ہیبت اور عظمت ربانیہ کے گرمی پہونچتی ہی اور اسکے ٹیڑھے پن کو دفع کرتی ہی پس یہ مانند سینکنے والی آگ کے ہوا اور جو کوئی سینکا ساتھ حرارت نماز کے اور اس سے ٹیڑھاپن اُسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا ہی آگ مین مگر واسطے پورا کرنے قسم کے فتلہ مبرک من الازہار ۞ ع الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینہن اذا اجتنبت الکبائر رواہ مسلم) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹادیتے

ہین گناہون کو جو کہ درمیان انکے ہوتے ہین جبکہ گناہ کبیرہ نہ کیے ہون روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے سب گناہ درمیان کے بخشے
جاتے ہین مگر کبیرہ نہین بخشے جاتے بدون فضل الٰہی کے اور اگر کوئی کہے کہ جب سب صغائر کو ہر روز کی نمازون نے مٹادیا تو جمعہ
وغیرہ کسکو مٹاویگا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ہر ایک صلاحیت مٹانے کی رکھتے ہین پس اگر صغیرہ گناہ ہوتے ہین تو انکو یہ مٹادیتے ہین
والا لکھی جاتی ہین واسطے اسکے بسبب انکے نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین درجے اسکے یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ نے
یہ جواب لکھا ہے کہ یہ کفارہ کرنیوالے ہین اور صلاحیت اسکی رکھتے ہین اگر ایک نہوا دوسرا ہوتا ہے مثلاً اگر ایک نے تقصیر نمازمین کی اور وہ
لائق کفارہ کے نہوئی جمعہ انکو مٹاتا ہے اور اگر جمعہ مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان انکو مٹاتا ہے اور اگر جمع ہووین یعنے سب لائق کفارہ
کے ہون تو سب ملکر خوب مٹاوینگے اور باعث زیادتی تکفیر کے ہونگے مانند کئی چراغون کے کہ کافی ایک بھی ہے لیکن کئی ہوتے ہین تو
روشنی اور زیادہ ہوتی ہے (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى
من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا متفق عليه) اور روایت ہے انھین سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجھکو اگر ہووے نہر باہر دروازے ایک تمھارے کے یعنے مثلاً کہ نہاتا ہے اسمین ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہے
میل اسکی سے کچھ کہا صحابہ نے کہ نہین باقی رہتا میل اسکے سے کچھ فرمایا پس یہ مثال ہے پانچون نمازون کی معاف کرتا ہے اللہ بسبب انکے گناہ
یعنے صغیرہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره
فانزل الله تعالى واقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات فقال الرجل يا رسول الله الي هذا قال لجميع امتي
كلهم وفي رواية لمن عمل بها من امتي متفق عليه) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آیا وہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر کی انکو یعنے پس حضرت نے انکو کچھ جواب نہ دیا منتظر حکم الٰہی کے رہے بعد ازان اس شخص نے
نماز پڑھی پس بھیجی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور قائم رکھ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعت رات کے تحقیق نیکیان مٹاتی ہین
برائیان یعنے گناہ صغیرہ پس کہا اسنے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ہے یہ بات خاص فرمایا واسطے تمام امت میری کے سب کے اور ایک
روایت مین جواب یون ہے کہ یہ بات واسطے اس شخص کے ہے کہ عمل کیا ساتھ اس آیت کے امت میری سے یعنے جو بعد برائی کے بھلائی
کریگا یہی بات اسکے لیے حاصل ہوگی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص بوسہ لینے والے کا ابو الیسر تھا ترمذی نے اس سے
روایت کی ہے کہ اسنے کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کھجورین مول لینے کو پس کہا مین نے اسکو کہ میرے گھر مین کھجورین اس سے زیادہ
اچھی ہین پس وہ میرے ساتھ گھر مین آئی پس بوس وکنار کیا مین نے اسکو پس کہا اسنے ڈر اللہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسے
کہ یہان مذکور ہے اور دونون طرفون دن سے مراد ہے اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہے اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قائم رکھ نماز
چند ساعات رات مین یعنے نماز مغرب اور عشا کی پڑھ ح ع (وعن انس قال جاء رجل فقال يا رسول الله اني اصبت حدا فاقمه
علي قال ولم يسأله عنه وحضرت الصلوة فصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة قام الرجل فقال
يا رسول الله اني اصبت حدا فاقم في كتاب الله قال اليس قد صليت معنا قال نعم قال فان الله قد غفر لك ذنبك او حدك متفق عليه)
اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہون مین حد کو پس قائم کر واسطے مجھکو کہا راوی نے اور نہ پوچھا
حضرت نے اس سے حال حد کے سے اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑھی اسنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کھڑا ہوا وہ شخص پس کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہون مین حد کو یعنے کام لائق حد کے کیا ہی مین سنے
پس قائم کر و مجھپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑھی تو نے ساتھ ہمارے کہا اُسنے کہ ہان پڑھی ہی فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشے
واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لفظ اصبت حدًا سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے
کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کے کہ اُسپر حد شرع وارد ہوتی ہو اور حضرت نے اُسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کے پس تو معلوم ہوا
کہ کبیرہ گناہ بھی نماز سے بخشے جاتے ہین جواب اسکا یہ ہی کہ اُس شخص نے اپنے گمان کے بموجب کہا تھا کہ مین حد کو پہونچا ہون اور واقع
مین وہ ایسا نہ تھا یعنے حد کو نہ پہونچا تھا بسبب صغیرہ گناہ کرنے کے یا حد سے مراد اُسنے تعزیر رکھی اور حضرت نے جو اُس سے حال گناہ
کا نہ پوچھا اور حکم بخشش کا فرمایا سبب یہ تھا کہ حضرت کو حال اُسکے گناہ کا اور بخشش اُسکی کا وحی سے معلوم ہوگیا تھا ٭ ع ح (وعن
ابن مسعودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ
ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کونسا کام ہی بہت اچھا نزدیک اللہ تعالی کے فرمایا نماز بیچ وقت اُسکے کے یعنے وقت مکروہ مین نہو کہا مین نے پھر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا
نیکی کرنی مان باپ سے کہا مین نے پھر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجھسے حضرت نے یہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچھتا
البتہ زیادہ بتلاتے مجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ بیان افضل اعمال کے مختلف آئی ہین یہان ان
اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کے کھانا کھلانا اور چرچا کرنا سلام کا اور نماز پڑھنی رات مین جسوقت
کہ لوگ سوتے ہووین اور بعضی مین آیا ہی کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ ہاتھ اور زبان تیری سے سلامت رہین اور کسیمین آیا ہی کہ افضل اعمال
ذکر خدا کا ہی اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہی پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہی ہر ایک کو موافق رضا
اور رغبت اُسکی کے یا جواب دیا ہی موافق اس چیز کے کہ پہچانا حال اُسکا اور لائق اُسکے حال کے جانا پس یہ ایسا ہی جیسے کہتے ہین یہ چیز بہتر ان
چیزون کی ہی اور اپنے دل مین ارادہ اُسکی بزرگی کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین رکھتے بلکہ ارادہ یہ رکھتے ہین کہ یہ بہترین چیزون کی ہی اک
وقت مین نہ اور وقتون مین یا مثلا سکوت جہان مناسب ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ سکوت کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب
حال اور مقام کے افضل فرمایا ہی مثلاً جہاد کو ابتداے اسلام مین فاضلترین اعمال کا فرمایا کہ اُس وقت کے لوگون کے حال کے مناسب ہی
افضل تھا یا ایک قوم کو محتاج دیکھا اُنکے لیے صدقہ پر رغبت دلائی اور اُسکو افضل فرمایا اسی طرح نماز کو باعتبار قرب باری تعالی کے افضل
فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتھ وجہ اور حیثیت کے اپنی جاے فاضلتر ہی دوسرے سے ٭ م ع (وعن جابرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ درمیان بندہ کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہی روایت کی یہ مسلم **ف** متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارت
کی یون ہی کہ ترک الصلوٰۃ وصلۃ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنے نماز درمیان مین بندہ کے اور کفر کے بمنزلہ دیوار کے ہی کہ بندہ اُسکے سبب سے
کفر تلک نہین پہونچ سکتا جب نماز چھوڑ دی تو گویا دیوار درمیان مین سے اُٹھ گئی اور یہ ترک نماز وصلہ ہوئی یعنے سبب ملجانے کی ہوئی کہ اسکے
سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہونچ جاتا ہی یہ تغلیظا اور تشدید ہی اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہی اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہی کہ کافر ہو جاوے
اور نزدیک اصحاب ظواہر کے تارک صلوٰۃ کا کافر ہو جاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی وغیرہما کے واجب ہی قتل تارک صلوٰۃ کا اگرچہ

کافر ہووے اور نزدیک ابو حنیفہ کے مارنا اور قید کرنا اُسکا واجب ہی جب تلک کہ نماز نہ پڑھے ؁ ع ج **الفصل الثانی فصل دوسری** (عن عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَہُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَہُنَّ وَصَلَّاہُنَّ لِوَقْتِہِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَہُنَّ وَخُشُوْعَہُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰی مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ) روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو اللہ تعالیٰ نے جسنے اچھا کیا وضو ان نمازون کا یعنے ساتھ رعایت فرائض اور سنتون کے کیا اور پڑھا انکو وقت پر اور پورا کیا رکوع انکا اور خشوع انکا یعنے حضور قلب ہی واسطے اُسکے اللہ پر عہد یعنے وعدہ یہ کہ بخشدے واسطے اُسکے یعنے گناہ صغائر اُسکے اور جو کوئی نہ کرے یعنے نماز اوپر طرح مذکور کے نہ پڑھے یا مطلق نہ پڑھے پس نہین واسطے اُسکے اللہ پر عہد لازم اگر چاہے بخشے واسطے اُسکے اگر چاہے عذاب کرے اُسکو روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور روایت کی مالک اور نسائی نے مانند اسکے **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کے لیے واجب نہین ہی عذاب دینا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا مذہب سنت جماعت کا یہی ہی ؁ ح (وعن اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَہْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا اِذَا اَمَرَکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو اپنی نمازین پانچ اور روزے رکھو مہینے اپنے کے یعنے رمضان کے اور ادا کرو زکوٰۃ مال اپنے کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنے کی یعنے اگر خلاف شرع حکم نہ کرے جاؤگے بہشت رب اپنے کی مین یعنے درجات اُسکے ملینگے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** مراد صاحب حکم سے پادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علما ریا عام ہین کہ جو کارساز تمھارے کسی کام کے ہون ؁ ع (وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَہُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْہُمْ عَلَیْہَا وَہُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَہُمْ فِی الْمَضَاجِعِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَکَذَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنْ سَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے جب وہ ہون سات برس کے اور مارو انکو نماز چھوڑنے پر جب وہ ہون دس برس کے اور جدا کرو انکو بیچ خوابگاہون کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور اسی طرح سے روایت کیا اسکو شرح السنۃ مین عمرو سے اور مصابیح مین سبرۃ بن معبد سے **ف** لڑکون کو سات برس کی عمر سے حکم کرنا شروع کرے تا عادت نماز کی پڑے اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونے کے پہونچتے ہین پس تاکیدًا مارنا چاہیے اور حکم نماز کا بھی کرے عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کے شرائط وغیرہ اُسکی وہ بھی سکھلاوے اور جدا کرو خوابگاہون مین یعنے مثلاً بہن بھائی ایک بستر مین نہ سووین اسی طرح اور ناتے دار یا اجنبی مرد عورت اکٹھے آپس مین نہ سوئین ؁ ع (وعن بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَہْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ کَفَرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہی نماز ہی پس جسنے چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہوا اور روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے ہمنے جو منافقون کو امن دے رکھا ہی کہ قتل نہین کرتے اور احکام اسلام کے اُنپر جاری کرتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ یہ مشابہت رکھتے ہین ساتھ مسلمانون کے بسبب نماز پڑھنے کے اور جماعت مین حاضر ہونے کے اور تابعداری کرنے کے اور احکام ظاہر مین پس جسنے نماز چھوڑی کہ وہ عمدہ سب عبادتون کی ہی پس وہ اور کافر برابر ہوا اور بعضے فقد کفر کے یہ ہین کہ اُسنے کفر کو ظاہر کر دیا ؁ ع **الفصل الثالث فصل تیسری** (عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّي اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اُسنے ای رسول خدا کے تحقیق مین نے گلے لگایا ایک عورت کو بیچ کنارے مدینہ کے اور تحقیق مین پہونچا ہون اُس سے اس چیز کو کہ کم ہو صحبت سے یعنے صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوائے اسکے بوس وکنار سب کچھ ہوا پس حکم فرمایئے بیچ حق میرے کے جو مزاج مین آوے پس کہا واسطے اُسکے حضرت عمر نے تحقیق ڈھانکا تھا تجھکو اللہ نے اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات اپنی کے یعنے اچھا ہوتا کہا عبداللہ نے اور نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کچھ یعنے واسطے انتظار حکم الٰہی کے اور کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا پس بھیجا پیچھے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پس بُلایا اُسکو اور پڑھی اُسپر یہ آیۃ اور قائم رکھ نماز بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعات رات کے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیان یہ ہی نصیحت واسطے نصیحت ماننے والون کے پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے یعنے حضرت عمر نے یا معاذ نے ای نبی اللہ کے یہ ہی واسطے اسی کے خاص یعنے یا سبھون کے لیے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگون کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیچ دونون طرفون دن کے یعنے نماز فجر کی اول طرف دن مین ہی اور ظہر اور عصر طرف آخر مین اور چند ساعات رات کی یعنے مغرب اور عشا لکھا ہی ابن حجر نے کہ پہلی فصل مین جو حدیث اسی طرح کی گذری ہی تو وہ قصہ شاید اور شخص کا ہی اور یہ اور کا اور یہ آیۃ بھی مکرر اسکے لیے اتری ہو مگر محققین نے لکھا ہی کہ تعدد قصہ سے یہ نہین لازم آتا کہ آیۃ بھی مکرر اتری ہو اور نہ یہ حدیث اُسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت صلعم نے وہی آیۃ کہ پہلے کے حق مین اُتری تھی واسطے سند کے اسکے لیے بھی پڑھدی ۞ ع (وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی ذر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے کے موسم مین اُس حال مین کہ پت جھڑ ہوتی تھی پس لین حضرت نے دو شاخین درخت مین سے کہا راوی نے پس پتے اُنمین سے جھڑنے لگے یعنے زیادہ گرنے لگے جیسے کہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانے سے بہت جھڑتے ہین کہا پس فرمایا حضرت صلعم نے ای ابا ذر کہا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑھتا ہی نماز ارادہ کرتا ہی ساتھ اُسکے خاص اللہ تعالی کو پس گرتے ہین اُس سے گناہ اُسکے جیسے کہ جھڑتے ہین یہ پتے اس درخت سے روایت کی یہ احمد نے **ف** ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کو یعنے اُسکے پڑھنے مین خیال کسی کے دکھانے سُنانے کا یا غرض دینی یا دنیوی کی نہین رکھتا ہی بلکہ محض اُسی کی طلب رضا اور فرمانبرداری کا لحاظ ہی (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اُنمین یعنے غافل نہوا بلکہ حضور دل سے پڑھین بخشیگا اللہ واسطے اُسکے وہ چیز کہ پہلے کی تھی گناہون سے روایت کی یہ احمد نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اُنھون نے ذکر کیا نماز کا ایک دن یعنے ارادہ کیا اُسکی فضیلت کے ذکر کرنے کا پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگی واسطے اُسکے سبب نورانیت کی یعنے نور ایمان زیادہ

ہوتا ہے اور دلیل یعنے دلیل واضح ہوتی ہے اوپر کمال ایمان اُسکے کے اور سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اسپر نہوگی وہ واسطے اُسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** محافظت نماز کی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اُسکو کبھی فاغہ نہ کرے اور فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اُسکے ادا کرے جب نماز اسطرح پڑھتا ہے تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہے اور ثواب مذکور پاتا ہے اور اُسکے ترک سے مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہے خیال تو کرو اسے بھائیو کسقدر تاکید ہے محافظت نماز کی اسمین قصور کبھی نکیا کرو اور دیکھا چاہیے کہ جب اُسکی محافظت نہ کرنے پر وعید فرمایا ایسے کافرون کے ساتھ عذاب کیے جانے کا تو جو کوئی بالکل اُسکو چھوڑ دیگا اُسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا تو مشہور ہین اور ہامان وزیر تھا فرعون کا اور اُبی بن خلف مشرک تھا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اُسکو حضرت نے جنگ احد مین دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیاء امت سے کہلاتا ہے اور اس حدیث مین کنایہ ہے اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہے ہوگا ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا اور صالحین کے ۞ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اُسکا کفر سواے نماز کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اسمین جو حصر کیا کہ صحابہ سواے نماز کے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ جانتے تھے تو یہ حصر اسپر دلالت کرتا ہے کہ چھوڑنا نماز کا اُنکے نزدیک بڑے گناہون سے ہے اور بہت قریب ہے طرف کفر کے ۞ ع (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَہَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّہَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے یعنے آنحضرت صلعم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھکر پس جو کوئی ترک کرے اُسکو جان بوجھکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** حضرت صلعم نے یہ ابو درداء کو افضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو تو بھی شرک نہ کر والا اکراہ یعنے جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل مین اُسکو برا جانتا ہووے تو جائز ہے اور بری ہوا ذمہ یعنے بری ہوا اُس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ اسلام سے یہ ازراہ تغلیظ کے فرمایا یا یہ مراد ہے کہ قتل اور تعزیر سے جو امن مین تھا وہ امن اُسکو نرہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اسلیے ہے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے جہان کی برائیان سرزد ہوتی ہین اسلیے اُسکو ام الخبائث کہا ہے ۞ ع **باب المواقیت** باب ہے بیچ بیان کرنے وقتون نماز کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّہْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِکْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جسوقت ڈھلے دوپہر اور ہووے سایہ اُس شخص کا مانند طول اُسکے کے جبتک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹھیک آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کا ظاہر ہونے فجر سے جبتک کہ نکلے آفتاب پس جسوقت کہ نکلے پس بندرہ تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگون شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** پہلے وقت ظہر کا بیان فرمایا اسلیے کہ پہلے حضرت جبرئیل نے آکر آنحضرت صلعم کو یہی نماز پڑھائی تھی

واسطے تعلیم وقت نماز کے اسلیے اسکو نماز جبرئیل کہتے ہین پس اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہی کہ آفتاب تھوڑا سا میل کرتا ہی بیچ آسمان کے جانب مغرب کے کہ اسکو زوال کہتے ہین اور آخر وقت اسکا یہ ہی کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اسکے کے سوا سایہ اصلی کے کہ وہ مراد ہی اس سایہ سے کہ وقت زوال کے ہوتا ہی یعنے اکثر شہرون مین کہ آفتاب سمت الراس کو نہین پہونچتا وہان ہر چیز کا ٹھیک دوپہر کے وقت تھوڑا سا سایہ ہوتا ہی پس سوائے اس سایہ کے جب سایہ برابر اس چیز کے ہو جب تلک وقت ظہر کا ہی اور جب تلک کہ نہ آوے وقت عصر کا یہ تاکید ہی پہلے جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہونچا وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس اسکا مطلب پہلے جملہ مین آچکا تھا اسکو تاکید کے لیے پھر فرمایا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کے وقت مشترک نہین ہی جیسے کہ امام مالک کہتے ہین پس ابتدا وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جبتلک کہ آفتاب زرد نہین ہوتا جبتلک وقت عصر کا بلا کراہت باقی رہتا ہی چنانچہ اس حدیث مین اشارہ اسی کی طرف ہی بعد اسکے وقت جواز رہتا ہی غروب آفتاب تلک اور مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوے کہ دیکھنے اسکے مین نظر خیرگی نہ کرے اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہی اسمین تغیر آجاوے اور جاننا چاہیے کہ مذہب تینون امامون کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوائے انکے کا یہ ہی کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہی اور بعد اسکے وقت عصر کا آتا ہی اور یہ حدیث دلیل انکی ہی اور ایک روایت امام اعظم سے بھی اسی طرح آئی ہی بلکہ بعضون نے لکھا ہی کہ فتوی بھی اسی پر ہی چنانچہ درمختار مین کتنی کتابون سے ترجیح اسی روایت کو دی ہی اور مشہور روایت انکے مذہب کی یہ ہی کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہی دلیلین انکی ہدایہ وغیرہ مین مذکور ہین جو چاہے دیکھ لے پس علما نے لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ ظہر ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لے اور عصر بعد دو مثل کے پڑھے تا بلا اختلاف درست ہون اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونے آفتاب کے سے شروع ہوتا ہی اور تمام ہوتا ہی وقت چھپنے شفق کے اور شفق نزدیک اکثر امامون کے نام ہی سرخی کا کہ بعد چھپنے آفتاب کے ظاہر ہوتی ہی اور سب اہل لغت بھی یہی کہتے ہین اور نزدیک ابو حنیفہ اور ایک جماعت علما کے نام سفیدی کا ہی کہ بعد سرخی کے پیدا ہوتی ہی اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی یہی ہی کہ نام سرخی کا ہی چنانچہ شرح وقایہ مین فتوی اسی پر لکھا ہی پس احتیاط یہ چاہتی ہی کہ مغرب تو سرخی چھپنے کے اندر اندر پڑھ لے اور عشا بعد چھپنے سفیدی کے تا نماز بلا اختلاف ادا ہو اور وقت عشا بعد چھپنے شفق کے سے شروع ہوتا ہی اور ٹھیک آدھی رات تک وقت مختار یعنے بلا کراہت باقی رہتا ہی اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تک ہی اور بعد طلوع صبح صادق کے وقت فجر کا شروع ہوتا ہی اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام وقت صبح کا مختار ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ وقت مختار اسفار تک ہی اور بعد اسکے وقت جواز کا بیان اوقات نماز کا تمام ہوا آگے جو فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دو شاخون شیطان کے یعنے دو جانب سر اسکے کے جیسے کہ آیا ہی کہ شیطان سامنے آفتاب کے کھڑا ہوتا ہی وقت طلوع اسکے کے اور نزدیک کرتا ہی سر اپنا اس سے اور ایسے ہی وقت غروب کے پس سامنے ہوتا ہی انکے کہ آفتاب کو پوجتے ہین اور واقع ہوتا ہی سجدہ کفار کا طرف اسکے پس ڈالتا ہی اپنے خیال مین اور تابعدارون اپنے کے مین کہ یہ عبادت اسکو کرتے ہین اور اسکی طرف سجدہ کرتے ہین پس آنحضرت صلعم نے منع فرمایا اپنی امت کو اسوقت کے نماز پڑھنے سے تا عبادت خدا پرستون کی بیچ غیر وقت شیطان کے پوجنے والون کے ہووے ح (وعن بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ

فابرد بالظهر فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق الذي كان وصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها ثم قال اين السائل عن وقت الصلوٰة فقال الرجل انا يا رسول الله قال وقت صلوٰتكم بين ما رايتم (رواه مسلم) اور روایت ہی بریدہ سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا کہ اول و آخر وقت نماز کا کیا ہی پس فرمایا واسطے اُسکے نماز پڑھ تو ساتھ ہمارے ان دونوں میں یعنی تا دکھا دوں تجھے اوقات نماز کے پس جبکہ ڈھلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنی اذان کا پس اذان دی پھر حکم کیا اُسکو یعنی تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی نماز عصر کی اور آفتاب تھا بلند سفید صاف یعنی الائش زردی سے پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی مغرب جسوقت کہ غائب ہوا سورج یعنی بمجرد غروب ہونے کے بغیر تاخیر کے پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی عشا جسوقت کہ غائب ہوئی شفق پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی نماز فجر کی اُسوقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنی اسدن میں سب نمازیں اول وقت پڑھکر دکھا دیں کہ اول وقت یہ ہی پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلال کو کہ ڈھیل کرے نماز ظہر کو پس ڈھیل کی ساتھ اُسکے پس بہت ڈھیل کی اور نماز پڑھی عصر کی اور آفتاب بلند تھا تاخیر کیا نماز عصر کو زیادہ اس تاخیر سے کہ تھی اور نماز پڑھی مغرب کی پہلے چھپنے شفق کے یعنی متصل چھپنے شفق کے اور نماز پڑھی عشا کی پیچھے جانے تہائی رات کے اور نماز پڑھی فجر کی وقت روشن ہونے فجر کے پھر فرمایا کہاں ہی پوچھنے والا وقت نماز سے پس کہا اُس شخص نے کہ میں حاضر ہوں اے رسول خدا فرمایا وقت نماز تمھاری کا درمیان اُس چیز کے ہی کہ دیکھا تمنے روایت کی یہ مسلم نے ف پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی عصر یہاں ذکر وقت نماز کا نہ کیا اور ایسے ہی ذکر اذان کا نہ یہاں کیا اور نہ اُسکے مابعد میں اسلیے کہ ظاہر تھا اور پس بہت ڈھیل کی یعنی بہ نسبت پہلے دن کے آج اتنی ڈھیل کی کہ جوش گرمی کا جاتا رہا اور تاخیر کیا عصر کو زیادہ اُس تاخیر سے کہ تھی یعنی پہلے دن جو تاخیر کی تھی بہ نسبت اُسکے دوسرے روز زیادہ تاخیر کی کہ بعد مثلین کے نماز پڑھی اور پہلے دن تاخیر کرنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ تاخیر کی گئی تھی ظہر سے نہ یہ کہ تاخیر کی گئی تھی وقت اپنے سے اور عشا کو آخر وقت تک تاخیر نہ کیا اسلیے کہ لوگوں کو جاگنے میں بے آرامی ہوگی اور اگر پہلے عشا کے سو رہینگے تو سونا مکروہ ہوگا اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اول اور آخر وقت پہچان لیا تمنے پس یہاں سے وہاں تک وقت ہی اول بھی اور اوسط بھی اور آخر بھی اور مراد آخر وقت سے وقت مختار ہی نہ وقت جواز اسلیے کہ بعد ان وقتوں کے کہ بیان فرمائے اور بھی وقت باقی رہتا ہی ❊

ع الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امني جبرئيل عند البيت مرتين فصلى بي الظهر حين زالت الشمس وكانت قدر الشراك وصلى بي العصر حين صار ظل كل شيء مثله وصلى بي المغرب حين افطر الصائم وصلى بي العشاء حين غاب الشفق وصلى بي الفجر حين حرم الطعام والشراب على الصائم فلما كان الغد صلى بي الظهر حين كان ظله مثله وصلى بي العصر حين كان ظله مثليه وصلى بي المغرب حين افطر الصائم وصلى بي العشاء الى ثلث الليل وصلى بي الفجر فاسفر ثم التفت الي فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت ما بين هذين الوقتين رواه ابو داود والترمذي) روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل نے نزدیک خانہ کعبہ کے دو بار یعنی دو دن تا کیفیت اور اوقات نماز کے سکھلاویں پس نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی وقت ڈھلنے آفتاب کے اور تھا سایہ مانند تسمہ کے اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اُسوقت کہ ہوچکا سایہ ہر چیز کا مانند اُسکے یعنی سوائے سایہ اصلی کے اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اُسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار یعنی بعد چھپنے آفتاب کے اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی اُسوقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی اُسوقت کہ حرام ہوتا ہی کھانا اور پینا روزہ دار پر یعنی جب صبح صادق ہوئی پھر جب ہوا اگلا دن نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی اُسوقت کہ ہوا سایہ اُسکا مانند اُسکے

یعنے قریب ایک مثل کے ہوا اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اُسوقت کہ ہوا سایہ اسکا دو مثل اُسکے اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اُسوقت کہ افطار
کرتا ہی روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پھر التفات کیا طرف میرے
پس کہا اے محمد صلعم وقت یہہ ہی نبیون کا کہ پہلے تجھسے تھے اور وقت درمیان ان دو وقتون کے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف**
اور تھا سایہ مانند تسمہ کے سایہ اصلی مختلف ہوتا ہی باعتبار اختلاف مکانون کے اور اوقات کے اور بعضے شہرون مین بعضی فصلون مین بالکل
سایہ اصلی نہین ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ مین بھی انیسوین سرطان کو نہین ہوتا پس یہان فرماتے ہین کہ اُن دنون مین سایہ اصلی مکہ معظمہ مین
بقدر چوڑان تسمہ جوتے کے تہا ❊ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال
له عروة اما ان جبرئيل قد نزل فصلى امام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له عمر اعلم ما تقول يا عروة فقال سمعت بشير بن ابي مسعود
يقول سمعت ابا مسعود يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نزل جبرئيل فامني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت
معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب باصابعه خمس صلوات متفق عليه) روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نے
دیر کی عصر کو کچھ یعنے وقت مختار سے ایک ذرہ دیر کرکے پڑھی پس کہا واسطے اسکے عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اُترے پس نماز پڑھی آگے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے امامت کی اُنکی پس کہا واسطے عروہ کی عمر نے جان کیا کہتا ہی تو اے عروہ پس کہا عروہ نے سنا مین نے
بشیر بیٹے ابی مسعود کے سے کہ کہتا تھا سنا مین نے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
اُترے جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے
پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے حساب کرتے تھے حضرت صلعم ساتھ انگلیون اپنی کے پانچون نمازون کا
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مطلب عروہ کا یہہ تھا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلاوین حدیث امامت کرنے جبرئیل کی کہ پہلے دن
اول وقت نمازین پڑھائین اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑھنی فضیلت رکھتی ہی تمنے کیون تاخیر کرکے ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تھوڑی ہی کی پھر عمر
بن عبد العزیز نے جو کہا جان کیا کہتا ہی مراد اُنکی یہہ تھی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلعم سے ایک امر عظیم ہی احتیاط اُسمین واجب ہی بلا سند نہ بیان کرنی چاہیے
خبردار رہ تا اُسمین خطا نہ کرے اگرچہ عروہ جلیل الشان تھے اُنسے ایسی بات کہنی مناسب نتھی لیکن عظمت شان روایت کی اُنکو باعث
اس تنبیہ کی ہوئی پھر آگے عروہ نے کہا سمعت بشیر آخر تک واسطے بیان حفظ اور ہوشیاری اپنی کے کہ مین اسبات مین علم یقینی رکھتا
ہون اور اس حدیث کو اُس شخص سے سنا ہی کہ اسنے صحابی سے سنا اور اُنھون نے حضرت صلعم سے اور اس حدیث مین بیان اوقات
نماز کا نہ کیا اسلیے کہ مخاطب کو معلوم تھے پس اس روایت مین مبہم بیان کیے اور اور روایتون مین ساتھ تفصیل کے ❊ ع ح (وعن
عمر بن الخطاب انه كتب الى عماله ان اهم اموركم عندي الصلوة من حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب
ان صلوا الظهر ان كان الفئ ذراعا الى ان يكون ظل احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلثة
قبل مغيب الشمس والمغرب اذا غابت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه ومن نام فلا
نامت عينه ومن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة رواه مالك) اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہہ کہ اُنھون نے
لکھا طرف اپنے عاملون کے تحقیق بہت ضرور کامون تمھارے سے نزدیک میرے نماز ہی جسنے محافظت کی اسکی یعنے ساتھ شرائط اور
ارکان کے ادا کیا اسکو اور نگہبانی کی اُسپر یعنے ہمیشہ پڑھی اور باطل نہ کی بسبب سُنانے اور دکھانے کے اور عجب اور غرور کے

محافظت کی اُسنے دین اپنے کی یعنے بقیہ امور دین اپنے کی اور جسنے ضائع کیا اُسکو پس وہ شخص واسطے اُس چیز کے کہ سوا اسے نماز کے ہی بہت ضائع کرنیوالا ہی پھر لکھا یہ کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یہانتک کہ ہو سایہ مانند ایک تمہارے کے یعنے سوا سے سایہ اصلی کے اور پڑھو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف بقدر اُس چیز کے کہ چلے سوار چھ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور پڑھو مغرب جسوقت کہ غائب ہو جاوے سورج اور پڑھو عشا جسوقت کہ غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووے یعنے پہلے عشا کے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی اور پڑھو نماز صبح ایسے وقت کہ ستارے ظاہر ہوں گھنگے یعنے صبح کی تاریکی میں پڑھو روایت کی یہ مالک نے ف جسنے محافظت نماز کی کی محافظت کی امور دین اپنے کی اسلیے کہ نماز ستون دین کا ہی اور باز رکھتی ہی برائیوں سے اور جسنے اُسکو ضائع کیا یعنے بالکل نہ پڑھی یا واجبات اُسکے ترک کیے تو وہ سوا سے نماز کے اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضائع کرنیوالا ہی کیونکہ یہ اصل عبادتوں کی تھی جب اُسکا خیال نہ کیا تو غیر اُسکے کا کیا کریگا اور یہ جو فرمایا کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یعنے بعد اسکے متصل ساتھ اسکے کہ اول وقت ظہر کا اور یہ بات باعتبار مکان خاص کے فرمائی کہ وہاں سایہ اصلی اسی قدر ہوگا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف مکانوں اور زمانوں کے اور نہ سوئیو آنکھیں اُسکی یہ بددعا ہی ساتھ بے آرامی اور بیقراری کے اُسکے لیے کہ تغافل کرتے نماز عشا کی میں اور سو رہتے بغیر پڑھے یہ بددعا تین بار کی تاکید کے لیے کہا ہی ابن حجر شافعی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونا پہلے نماز کے حرام ہی اور ہمارے نزدیک محمول ہی اوپر تفصیل کے کہ اگر بعد داخل ہونے وقت کے سووے اور گمان رکھتا ہو کہ تمام وقت نماز کے میں سوتا ہی رہیگا تو نہیں جائز ہی اُسکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنے نفس پر کہ بغیر جگانے جاگ اُٹھوںگا ایسے وقت کہ کامل نماز پڑھونگا وقت میں تو جائز ہی اور اگر پہلے وقت کے سووے تو اسمیں اختلاف کیا ہی علما نے بعضے تو یہی سی تفصیل اسمیں بھی بیان کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں مطلق حرام نہیں اسلیے کہ پہلے وقت کے مکلف ساتھ نماز کے نہیں اور تفصیل جو پہلی صورت میں بیان کی وہ موافق ہی قواعد ہمارے کے ۴ ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا تھا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیوں میں تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑے میں پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف زیادتی بیچ سایہ جاڑے کے اسلیے ہوتی ہی کہ سایہ اصلی اس فصل میں زیادہ ہوتا ہی اور گرمی میں کم خصوصاً حرمین شریفین میں والا یہ دونوں وقت برابر ہیں اور بہر تقدیر یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر تاخیر کرنے ظہر کے وقت زوال سے اور قدم مراد ہی ساتواں حصہ قد ہر شخص کے سے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکے کہ قد آدمی کا مقدار سات قدم اُسکے کے ہوتا ہی ۴ ح یہ جدول لکھی جاتی ہی کہ مناسب اس مقام کے ہی اسمیں مقدار ہر مہینے کے سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کے اور مقدار شفق کی اور صبح صادق کی لکھی ہی اول بعض اصطلاحات اُسکے معلوم کیا چاہیے تا مطلب اُسکا خوب سمجھا جاوے جاننا چاہیے کہ ایک قدم ساٹھ دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک دقیقہ ساٹھ آن کا ہوتا ہی اور آن یہ ہی کہ اسمیں گیارہ بار لفظ اللہ کا کہ سکیں اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہی اور ایک پل ساٹھ ریزے کا ہوتا ہی اور ایک ریزہ ساٹھ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہی جیسے کہ کہیں اَنْ اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اسمیں ایک حرف بھی نہ کہ سکیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ پل اُسکو کہتے ہیں کہ اسمیں اٹھارہ بار لفظ اللہ کا کہیں یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم نے بحسب افق دار الخلافہ شاہجہان آباد کے لکھی ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے پسند کی ہی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حمل چیت	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۶ گھڑی ۲۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑی ۶ پل
ثور بیساکھ	۳ گھڑی ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑی ۲۹ پل
جوزا جیٹھ	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۵۶ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۵۷ پل
سرطان اساڑھ	۴ گھڑی ۶ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑی ۱۶ پل	۷ قدم ۳۸ دقیقہ	۸ گھڑی ۲۸ پل	۱۴ قدم ۳۸ دقیقہ	۵ گھڑی ۱۱ پل
اسد ساون	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۵۱ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۵۷ پل
سنبلہ بھادوں	۳ گھڑی ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑی ۲۹ پل
میزان آسوج	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۶ گھڑی ۱۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑی ۶ پل
عقرب کاتک	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵ قدم ۴۵ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۱۶ پل	۱۲ قدم ۴۵ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۵ پل	۹ قدم ۴۵ دقیقہ	۳ گھڑی ۴۵ پل
قوس اگہن	۳ گھڑی ۳۶ پل	۶ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۳ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۰ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۱۵ پل
جدی پوس	۳ گھڑی ۴۰ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۴ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۳۶ پل	۱۳ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۱۵ پل
دلو ماگھ	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴ پل	۲۰ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۱۵ پل
حوت پھاگن	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵ قدم ۴۵ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۷۵ پل	۱۲ قدم ۴۵ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۵ پل	۱۹ قدم ۴۵ دقیقہ	۳ گھڑی ۴۵ پل

باب تعجیل الصلوٰۃ باب ہے بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کے ف یعنے نماز میں اصل یہ ہے کہ جلدی کرے اسمیں بموجب قول اللہ تعالیٰ کے فاستبقوا الخیرات یعنے پس جلدی کرو بھلائیوں میں مگر کہ جہاں شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کرے اور امام شافعی کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہے مطلق اور امام اعظمؒ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں سب دنوں میں اور عشا کو دیر کرکے پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب متغیر نہو وے اور جلدی پڑھنے کی حد یہ ہے کہ نصف اول وقت کے بیچ پڑھے ٭ **الفصل الاول** فصل پہلی (عن سیار بن سلامۃ قال دخلت انا وابی علی ابی برزۃ الاسلمی فقال لہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ فقال کان یصلی الہجیر التی تدعونہا الاولی حین تدحض الشمس ویصلی العصر ثم یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ ونسیت ما قال فی المغرب وکان یستحب ان یؤخر العشاء التی تدعونہا العتمۃ وکان یکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا وکان ینفتل من صلوۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ ویقرأ بالستین الی المائۃ وفی روایۃ ولا یبالی بتاخیر العشاء الی ثلث اللیل ولا یحب النوم قبلہا والحدیث بعدہا متفق علیہ) روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کے پس کہا اسکو باپ میرے نے کس طرح تھے حضرت

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تھے پڑھتے نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پھر پھرتا یعنی بعد عصر کے ایک ہم مین سے طرف مکان اپنے کے بیچ کنارہ مدینہ کے اور آفتاب زندہ ہوتا یعنے صاف ہوتا تغیر سے کہا سیار نے اور بھولا مین اُس چیز کو کہ کہا ابو برزہ نے بیچ حق نماز مغرب کے اور تھے حضرت صلعم کہ مستحب رکھتے تھے یہ کہ دیر کر کے پڑھین نماز عشا وہ نماز کہ کہتے ہو اُسکو عتمہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اُسکے اور تھے پڑھتے نماز صبح کو اُسوقت کہ پہچانتا آدمی ہمنشین اپنے کو اور پڑھتے ساٹھ آیتون سے سو آیتون تک اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ نہین پروا کرتے ساتھ دیر لگانے عشا کے تہائی رات تک اور نہین دوست رکھتے سونا پہلے عشا کے اور بات کرنی پیچھے عشا سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ظہر کا وقت جو اسمین مذکور ہوا ظاہر یہ ہے کہ اُسوقت جاڑے کے دنون مین پڑھتے ہونگے گرمی مین ٹھنڈے وقت یہ نماز پڑھنی حضرت صلعم سے ثابت ہوئی ہے قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو کہ بعد غائب ہونے شفق کے پیدا ہوتی ہے اعراب عشا کو عتمہ کہتے تھے آخر کو حضرت نے اس نام سے منع فرمایا اور مراد تاخیر سے تاخیر تہائی رات تک کی ہے اور مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اُسکے یعنے دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکھتے تھے اسلیے کہ ختم عمل عبادت اور ذکر اللہ پر ہووے کہ نیند بہن موت کی ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اکثر علما مکروہ کہتے ہین سونے کو پہلے عشا سے اور بعضون نے اجازت دی ہے اور تھے ابن عمر سوتے پہلے اُسکے اور بعضون نے اجازت دی ہے رمضان مین اور کہا نووی نے جب غالب ہووے نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونے وقت کا تو سونا مکروہ نہین اور کلام کرنے کو بعد عشا کے ایک جماعت علما کی نے مکروہ رکھا ہے از انجملہ ایک سعید بن مسیب تھے کہ کہتے تھے سو رہنا میرا عشا سے یعنے بغیر عشا پڑھے محبوب ہے زیادہ طرف میرے لغو کلام کرنے سے بعد اُسکے اور اجازت دی ہے بعضون نے کلام کرنے کی علم مین اور بیچ اُس چیز کے کہ ضرور ہو حاجتون سے اور اجازت دی ہے کلام کرنے کی ساتھ گھر والون کے اور مہمان کے یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ دونون چیزون مین اجازت ہے سونا اگر ہووے ساتھ قصد دفع کسل اور حاصل کرنے نشاط کے نماز مین جائز ہے خصوصاً رمضان مین اور کلام اگر ضروری ہے اور بے معنی ہووے وہ بھی جائز ہے

(وعن محمد بن عمرو بن الحسن بن علي قال سألنا جابر بن عبد الله عن صلاة النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حية والمغرب اذا وجبت والعشاء اذا كثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس متفق عليه) اور روایت ہے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے کہا پوچھا ہمنے جابر بن عبد اللہ سے حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کی دوپہر ڈھلے اور پڑھتے عصر اس حال مین کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنے روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جسوقت کہ ہوتے بہت لوگ جلدی کر پڑھتے اور جب ہوتے کم دیر کر کر پڑھتے اور پڑھتے صبح اندھیرے مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف عشا کے حق مین جو لکھا اُس سے معلوم ہوا کہ اگر ساتھ قصد کثرت جماعت کے نماز کو اول وقت سے تاخیر کرین جائز ہے بلکہ مستحب اور لکھا ہے علما نے کہ امام ابو حنیفہ نے اور اُنکے توابع نے جو التزام اول وقت کا نہین کیا ہے اسی سبب سے نہین کیا ہے نہ یہ کہ اول وقت افضل نہین ہے اول وقت بذاتہ افضل ہے لیکن بسبب بعضے عوارض خارجی کے تاخیر اولی ہوتی ہے اور صبح جو تاریکی مین پڑھتے تھے ظاہرا سبب اُسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سبب حاضر ہونے جماعت کثیر کے تھا کہ صحابہ شب بیدار تھے رات کے سونے سے ملول ہوتے تھے پس صبح کو سویرے ہی موجود ہوتے تھے اور اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی مین پڑھتے تھے اور اگر ہووے بھی تو روشنی کے وقت پڑھنے مین امر واقع ہوا ہے اور امر ہمارے نزدیک راجح تر ہوتا ہے فعل سے ح

(وعن انس قال كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم

بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے ہم جسوقت نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے ہم اپنے کپڑون پر واسطے بچاؤ گرمی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلی کو پہنے ہوے کپڑے پر درست ہی اور شافعیہ تاویل کرتے ہین کہ وہ کپڑے پہنے ہوے نہ ہوتے تھے بلکہ گرمی کے لیے جدا کپڑا بچھا لیا کرتے تھے اُنکے نزدیک جائز نہین ہی سجدہ کرنا اُس کپڑے پر کہ ہلے بسبب حرکت کرنے مصلی کے اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوٰۃ مین اس خیال سے لایا ہی کہ اول وقت مین زمین زیادہ گرم ہوتی ہی پس گرمی مین بھی ظہر اول وقت پڑھتے تھے باوجودیکہ یہ بات اس سے نہین معلوم ہوتی کیونکہ بعضے وقت بیچ غیر اول وقت کے بھی زمین گرم ہوتی ہی بلکہ زیادہ تر ہوح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹھنڈے وقت پڑھو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کے ابوسعید سے لفظ بالظہر کا بجاے بالصلوٰۃ کے آیا ہی یعنے ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہی پس تحقیق شدت گرمی کی بھاپ ہی دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنے کے پس کہا اے رب میرے کھایا بعضے میرے نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اُسکے ساتھ دو دم لینے کے ایک دم جاڑے مین اور ایک دم گرمی مین شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو سردی سے انھین دو دمون کے سبب سے ہی کہ گرمی اور جاڑے مین لیتی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے واسطے بخاری کے پس شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے بسبب دم گرم دوزخ کے سے ہی اور شدت اس چیز کی کہ پاتے ہو تم سردی سے پس بسبب دم سرد اُسکے سے ہی ف کھایا بعضے میرے کو بعض نے یہ کنایہ ہی اختلاط اور ازدحام اجزا سے گویا ہر ایک چاہتا ہی کہ فنا کر دے دوسرے کو اور بیٹھے بجاے اُسکے پس حکم کیا ساتھ دو دم لینے کے مراد ساتھ اسکے شعلہ مارنا اور باہر نکلنا اُسکا ہی دوزخ سے جیسے کہ حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر نکلتی ہی اور ایسے وقت مین نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی ہی اسلیے کہ اسوقت خشوع حاصل نہین ہوتا اور اسمین تین شبہہ وارد ہوتے ہین اول تو یہ کہ شکایت کی آگ نے اور اس سے دم سرد نکلتا ہی اسکے کیا معنی جواب یہ کہ مراد آگ سے جگہ اُسکی ہی یعنے دوزخ اور اسمین طبقہ زمہریر بھی ہی دوسرا یہ کہ یقیناً معلوم ہوا ہی کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب اور اوضاع اُسکے سے ہی پس اُسکو آثار دم لینے دوزخ کے سے کہا اسکی کیا وجہ جواب اسکا یہ کہ سختی گرمی اور سردی کی کو فرمایا ہی آثار دم لینے دوزخ کے سے نہ اصل گرمی کو اور سردی کو اگر کوئی فلسفی کہے کہ سختی گرمی اور سردی کی بھی بسبب قرب اور بعد آفتاب کے ہی جواب اسکا یہ کہ باوجود اسکے ہو سکتا ہی کہ دوزخ کے دم نے سخت تر کیا ہو انکار اُسکا باوجود خبر مخبر صادق کے بعید ہی طریقہ اسلام سے تیسرا یہ کہ بموجب اس حدیث کے چاہیے کہ بیچ وقت سختی سردی کے نماز فجر کو بھی تاخیر کرے جواب اسکا یہ ہی کہ سردی صبح کو آفتاب نکلنے تک رہتی ہی اگر جبتک تاخیر کرین تو وقت جاتا رہتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی مین ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہی اور اسی طرح صحابہ سے بھی منقول ہی بیچ حدیث بخاری کے آیا ہی کہ صحابہ نماز ٹھنڈے وقت پڑھتے تھے یہانتک کہ ٹیلون کے سایے زمین پر پڑنے لگتے تھے اور ٹیلے پھیلے ہوے ہوتے ہین سایے اُنکے دیر مین زمین پر پڑتے ہین بخلاف چیزون دراز کے مانند منارون وغیرہ کے کہ اُنکے سایے جلدی معلوم ہونے لگتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ صحابہ دیوارون

کے سائے مین سے نماز کو جاتے تھے اور دیوارین اُسوقت مین سات گز کی تھین اور بعضون نے آدھے وقت تلک تاخیر کو کہا ہی اور لیکن یہ عمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کے واسطے ٹھنڈک اسکی کے بہ نسبت گرمی وقت استواء کے کے جیسے کہ بعضے شافعی کہتے ہین کیونکہ ہونا اُسکا سرد تر بہ نسبت استواء کے خلاف تجربہ کے ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ سخت تر گرمی ان شہرون مین بیچ وقت پہونچنے آفتاب کے ہی ایک مثل کو پس ابراد جب ہو کہ اُس سے بھی تاخیر کرے حاصل یہ کہ حدیثین بیچ مبالغہ ابراد کے بہت سی وارد ہوئی ہین اور وہ جو بیچ حدیث جناب کے آیا ہی کہ ہمنے شکایت کی آنحضرت سے گرمی دوپہر کی پس قبول نہ کی عرض ہماری وہ محمول ہی اسپر کہ اُنھون نے التماس تاخیر کی تمام وقت سے کی تھی واللہ اعلم اور یہ جو امام شافعی کہتے ہین کہ ابراد رخصت ہی اور وہ بھی انکے لیے ہی کہ بیچ طلب جماعات کے مسجدون مین جاتے ہین اور مشقت کھینچتے ہین اور جو کہ تنہا ادا کرے یا مسجد قوم کی مین پڑھے دوست رکھتا ہون مین کہ تاخیر نہ کرے اول وقت سے یہ مخالف ظاہر حدیث کے ہی اور ترمذی ایک حدیث لایا ہی کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلعم سفر مین بھی حکم کرتے تھے ساتھ ابراد کے باوجودیکہ سب ایک ہی جا سے جمع تھے اور کہا ترمذی نے کہ قول اس شخص کا کہ گیا ہی طرف تاخیر ظہر کے بیچ شدت گرمی کے اولی اور اشبہ ہی ساتھ اتباع کے ٭ ع ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِىْ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِىْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنی روشن پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کے پس پہونچتا اُنکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ کے چار کوس پر تھے یا مانند اُسکے یعنی قریب چار کوس کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عوالی جمع عالیہ کی ہی وہ مکان ہین مشہور باہر شہر مدینہ کے بلندی پر ٭ ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَىِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یعنی نماز عصر کی کہ اخیر وقت مین پڑھی جاتی ہی نماز منافق کی ہی بیٹھا رہتا ہی انتظار کرتا ہی آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کے یعنی قریب غروب کے ہوتا ہی کھڑا ہوتا ہی یعنے نماز کے لیے پس ٹھونگین مارتا ہی چار نہین یاد کرتا اللہ کو اُسمین مگر تھوڑا روایت کی یہ مسلم نے ف ٹھونگین مارتا ہی چار یعنے جلدی جلدی سجدے کرتا ہی بغیر طمانیت کے جیسے کہ جانور دانہ چنتا ہی اور سجدے عصر مین ہوتے ہین آٹھ اور یہان چار فرمائے اسلیے کہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچھی طرح نہ اُٹھایا تو دونون سجدون نے حکم ایک سجدے کا پکڑا یا باعتبار اسکے فرمایا کہ دونون سجدون کو ایک رکن اعتبار کیا اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازون کا نہ کیا اسلیے کہ یہ نماز وسطےٰ ہی اسکی رعایت نہ کرنی بہت بُری بات ہی بہ نسبت اورون کے اور کہا ہی مظہر نے کہ جسنے تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنے کو ساتھ منافق کے کیونکہ منافق نہین آرزو رکھتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑھتا ہی واسطے بچنے کے تلوار سے اور نہین پروا کرتا ہی تاخیر کی اسلیے کہ نہین چاہتا ہی ثواب پس واجب ہی مسلمان کو کہ مخالفت کرے منافق کی ٭ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اُس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹے گئے اہل اُسکے اور مال اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئے اسکے گھر کے لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہوئے پس چاہیے کہ ڈرے اُسکے فوت ہونے سے مانند ڈرنے کے جاتے رہنے اہل و مال کی سے بلکہ زیادہ اُس سے اور وجہ خاص اسی کے ذکر کرنے کی یہ ہی کہ نماز وسطےٰ ہی پس ترک اسکا بدتر ہی ترک کرنے غیر اسکی سے ٭ ع ح (وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئے عمل اُسکے روایت کی یہ بخاری نے ف بسبب ترک کرنے اس نماز کے بہت ثواب ہاتھ سے گیا اسکو باطل ہونا عملوں کا فرمایا تہدید کے لیے مراد یہ ہے کہ اُس دن کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملوں میں اور یہ مراد نہیں ہے کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہ بات اُسی کے لیے ہوتی ہے کہ مرتد مرتا ہے کذا قالہ الطیبی اور حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہو جاتے ہیں حتی کہ حج پھر کر کرے اُنکے نزدیک قید مرتے دم کی نہیں اور معتزلہ کے نزدیک کبائر سے بھی عمل حبط ہو جاتے ہیں ۱۲ع (وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّہٗ لَیُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پھرتا ایک ہم میں سے ایسے وقت کہ البتہ دیکھا جاتا گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مغرب اول وقت پڑھتے ایسے وقت کہ اگر بعد اُسکے کوئی تیر پھینکتا تو دیکھتا کہ کہاں گرا ہے اول وقت نماز مغرب کی پڑھنی مستحب ہے بالاتفاق ۱۲ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ الْعَتَمَۃَ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے حضرتؐ اور اصحاب نماز پڑھتے عشا کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عائشہ نے پھر اسکو عتمہ کہا شاید کہ جبتک حدیث منع کی اُنکو نہ پہونچی ہوگی اور تہائی رات تک وقت مختار ہے عشا کا اور وقت جواز صبح کے پہلے پہلے تک ۱۲ع (وَعَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُصَلِّی الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِہِنَّ مَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے صبح کی پس پھرتیں عورتیں لپٹی ہوئیں بیچ چادروں اپنی کے نہ پہچانی جاتی تھیں بسبب اندھیری کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھرتیں عورتیں یعنے جنھوں نے نماز حضرت کے ساتھ پڑھی تھی ۱۲ع (وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِہِمَا قَامَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی قُلْنَا لِاَنَسٍ کَمْ کَانَ بَیْنَ فَرَاغِہِمَا مِنْ سُحُوْرِہِمَا وَدُخُوْلِہِمَا فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ قَدْرُ مَا یَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونوں نے سحر کھائی پس جب فارغ ہوئے سحر اپنی سے دونوں کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑھی کہا ہمنے انس کو کتنا تھا فرق درمیان فارغ ہونے اُنکے سحر اپنی سے اور درمیان داخل ہونے اُنکے کے نماز میں کہا فرق تھا مقدار اُس چیز کے کہ پڑھے آدمی پچاس آیتیں یعنے متوسط روایت کی یہ بخاری نے ف کہا ہے توربشتی نے کہ یہ اندازہ ایسا ہے کہ نہیں جائز ہے عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرت جو یہ کرتے تھے بسبب مطلع کر دینے اللہ تعالی کے کرتے تھے اور حضرت معصوم تھے خطا کرنے سے دین میں اور کو کہاں یہ رتبہ ۱۲ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِہَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا فَاِنْ اَدْرَکْتَہَا مَعَہُمْ فَصَلِّ فَاِنَّہَا لَکَ نَافِلَۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہونگے تجھپر مسلط سردار کہ تاخیر کرینگے نماز کو یا تاخیر کرینگے وقت مختار اسکے سے کہا میں نے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو فرمایا نماز پڑھ تو وقت اسکے پر پس اگر پاوے تو اس نماز کو ساتھ اُنکے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کی یہ مسلم نے ف لفظ اوکا او یوخرون عن وقتہا میں شک راوی کا ہے یعنے کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے لفظ یمیتون کا کہا یا یوخرون کا معنی دونوں کے ایک ہی ہیں حاصل حدیث کا یہ ہے کہ گیا

حال ہوگا تیرا جب دیکھیگا اس شخص کو کہ حاکم ہوگا تجھپر سستی کرنیوالا نماز مین کہ تاخیر کریگا اسکو اول وقت اُسکے سے اور تو قادر نہین ہونیکا
اُسکی مخالفت پر اور ڈرپیہ ہوگا کہ اگر اُسکے ساتھ پڑھتا ہے تو فوت ہونی ہے فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت کرتا ہے اُسکی تو ڈر ہے اُسکی ایذا کا
اور فوت ہوتی ہے فضیلت جماعت کی پس آگے ایسکے ابوذر نے تدبیر اُسکی پوچھی فرمایا نماز پڑھ تو مستحب وقت پر پس اگر پاوے تو نماز کو یعنے حاضر
ہووے تو اُسوقت ساتھ اُنکے پھر پڑھ نماز کہ یہ جو اُنکے ساتھ پڑھیگا نفل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام تاخیر کرے نماز کو وقت مستحب سے تو
مقتدیون کو چاہیے کہ نماز اپنی پڑھ لین اول وقت مین پھر امام کے ساتھ پڑھین تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی پاوین اور یہ حکم عشا اور
ظہر مین ہے اسلیے کہ صبح اور عصر کے بعد نفل پڑھنی مکروہ ہین اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہین اور نفل تین رکعت شرع سے ثابت نہین ہوئی
اور اس حدیث مین یہ حکم جو مطلق ہے بسبب ضرورت کے تھا کہ نماز امراکے ساتھ نہ پڑھنے مین فتنہ اُٹھتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہے
فتنہ اُٹھانے سے یعنے ایسی ضرورت مین مباح ہو جاتی ہین مکروہات اور اس حدیث مین حضرت نے خبر غیب کی دی تھی از راہ معجزہ کے
سو وہ واقع ہوئی بنی امیہ کے زمانہ مین اع ح (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ
اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُسنے نماز صبح کی اور جسنے پائی ایک
رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُسنے عصر یعنے نماز اُسکی باطل نہین ہونے کی پس چاہیے کہ باقی رکعتین پڑھ کر نماز
پوری کرلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قول اکثر اہل علم کا یہی ہے کہ بسبب طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے نماز فجر اور عصر کی باطل
نہین ہوتی اور امام ابو حنیفہ اور توابع اُنکے کے نزدیک یہ ہے کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونے آفتاب کے باطل ہو جاتی ہے اور نماز عصر کی بسبب
غروب کے باطل نہین ہوتی لیکن یہ حدیث حجت ہے اُنپر جواب اُنکا یہ ہے کہ تعارض واقع ہوا درمیان اس حدیث کے اور اُن حدیثون کے کہ
وارد ہوئی ہین نماز کی نہی مین وقت طلوع کے اور غروب کے نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل پس عمل کیا ہمنے قیاس پر بسبب قاعدہ اصول
فقہ کے کہ جب تعارض ہووے دو آیتون مین تو رجوع کرے حدیثون مین اور اگر دو حدیثون مین تعارض ہووے تو رجوع کرے قیاس پر
پس قیاس نے ترجیح دی حکم اس حدیث کو نماز عصر مین اور ترجیح دی حکم حدیثون نہی کے کو نماز فجر مین اسلیے کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہے
پس واجب ہوتی ہے نماز ساتھ صفت کمال کے اور جب بسبب طلوع ہونے آفتاب کے نقصان اُسمین آگیا تو ادا نہوئی جیسی کہ واجب ہوئی
تھی یعنے کامل اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب اُسمین زرد ہوتا ہے ناقص ہے پس وجوب اُسکا بھی ساتھ صفت نقصان کے ہے الپس ساتھ
طاری ہونے نقصان کے بسبب غروب کے فاسد نہین ہونیکی اور ادا ہونیگی جیسی کہ واجب ہوئی تھی یعنے ناقص اور شافعیہ احادیث
نہی کو مخصوص ساتھ نوافل کے رکھتے ہین اور فرائض کو تینون اوقات مین جائز کہتے ہین لیکن ظاہر حدیثون سے نہی عام معلوم ہوتی ہے اور
ابن ملک نے پہلے جملہ حدیث کے یہ معنی کہے ہین کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز صبح کی پہلے طلوع ہونے آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اُسکا پس اگر نہین تھا اہل واسطے
نماز کے پھر ہوا اہل اس حال مین کہ تحقیق باقی رہا تھا وقت سے بقدر ایک رکعت کے تو لازم ہوتی ہے وہ نماز اُسکو ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَهٗ رَوَاهُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انہین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمہارا ایک رکعت نماز عصر سے پہلے غائب ہونے آفتاب کے
پس چاہیے کہ تمام کرے نماز اپنی اور جسوقت کہ پاوے ایک رکعت نماز صبح سے پہلے نکلنے آفتاب کے پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی روایت کی یہ بخاری نے ف ہین چاہیے کہ

کہ پوری پڑھے نماز اپنی حنفیہ اسکے یہ معنی کہتے ہین کہ اعادہ کرے اُسکو یعنے قضا پڑھے اُسکی اور شافعیہ وہی معنی کہتے ہین جو کہ پہلی حدیث
مین مذکور ہوئے ٭ ع (وعن انسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن نَسِیَ صَلٰوۃً اَو نَامَ عَنھَا فَکَفَّارتُھَا اَن یُّصَلِّیَھَا اِذَا
ذَکَرَھَا وَفِی رِوَایَۃٍ لَا کَفَّارَۃَ لَھَا اِلَّا ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ) اور روایت ہو انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے
نماز کو یا سو جاوے غافل ہو کر اُس سے پس بدلا اُسکا یہ ہو کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک روایت کے نہین بدلا واسطے
اُسکے مگر یہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جسوقت کہ یاد آوے وہ یعنے بعد بھولنے کے یاد آوے یا بعد سونے کے یاد آوے
اور نہین بدلا واسطے اُسکے مگر یہ یعنے کفارہ اسکا سواے قضا کے اور کچھ نہین یعنے کئی نمازین پڑھنی یا صدقہ دینا لازم نہین آتا ہو جیسے
کہ ترک کرنے روزے رمضان کے سے بغیر عذر کے صدقہ وغیرہ لازم آتا ہو اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلیل ہو اسپر کہ نماز گئی
ہوئی کہ یاد ہووے تاخیر نہ کیجاوے ٭ ع ح (وعن ابی قتادۃَ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَیسَ فِی النَّومِ تَفرِیطٌ اِنَّمَا التَّفرِیطُ
فِی الیَقظَۃِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُم صَلٰوۃً اَو نَامَ عَنھَا فَلیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکرِی رَوَاہُ مُسلِمٌ) اور روایت ہو ابی قتادہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین بیچ سوجانے کے قصور سوا اسکے نہین کہ قصور جاگنے مین ہو پس جسوقت کہ بھول جاوے ایک تمھارا نماز
یا سو جاوے غافل ہو کر اُس سے پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد کرے اُسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہو اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے
میرے کے روایت کی یہ مسلم نے ف نہین بیچ سوجانے کے قصور یعنے سونے کی حالت مین تقصیر نہین نسبت کیجاتی ہو طرف سونے والے
کی بیچ تاخیر کرنے نماز کے کیونکہ اس حالت مین مکلف نہین سواے اسکے نہین کہ تقصیر جاگنے مین ہو کہ کسواسطے پہلے غلبہ نیند کے سو گیا اور کیون
ایسے کام کیے کہ سبب نیند اور نسیان کے ہوئے مثل لیٹ جانے کے اور شطرنج کھیلنے کے او مشغول ہونے کے ایسے کامون مین کہ نسیان پیدا کرتے ہین
اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنے وقت یاد کرنے نماز کے کہ سبب یاد کرنے میرے کے ہو ٭ ع ح الفصل الثانی فصل دوسری
(عن علیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرھَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَت وَالجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَت وَالاَیِّمُ اِذَا وَجَدتَّ لَھَا کُفوًا رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ)
روایت ہو علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ تین چیزین ہین کہ نہ دیر کر انکو نماز جسوقت کہ آوے وقت اُسکا اور جنازہ جسوقت
کہ طیار ہو اور عورت بن خاوند کی جسوقت کہ پاوے تو واسطے اسکے ہمقوم روایت کی یہ ترمذی نے ف جنازہ جسوقت طیار ہو کہا اشرف نے
کہ اسمین دلیل ہو اسپر کہ نماز جنازے کی نہین مکروہ ہو اوقات مکروہہ مین یہ نقل کیا طیبی شافعی نے اور اسی طرح ہمارے نزدیک بھی ہو کہ جسوقت
جنازہ آوے اوقات مکروہہ مین یعنے وقت طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے اور ٹھیک دوپہر کو تو نہین مکروہ ہو نماز اُسپر لیکن جب پہلے
ان وقتون کے آویگا اور نماز ان وقتون مین پڑھینگے تو مکروہ ہو اور یہی حکم سجدہ تلاوت کا ہو اور بعد نماز صبح کے اور پہلے اسکے اور بعد عصر کے
سواے اوقات مکروہہ کے دونون چیزین نہین مکروہ ہین مطلق اور ایم کہتے ہین عورت بن خاوند کو یعنے خواہ بن بیاہی ہو خواہ رانڈ ہو خواہ
خاوند نے طلاق دیدی ہو اور طیبی نے کہا ہو کہ ایم اُسکو کہتے ہین کہ جسکے زوج نہو مرد ہو یا عورت ہو ثیب ہو یا باکرہ ہو اور کفو یہ ہو کہ مرد ہم برابر ہو
عورت کے اسلام ہین اور حریّت مین اور صلاح مین اور نسب مین اور کسب مین اور عمل مین ٭ ع ف اے بھائیو ایک عرض اس کتاب کے
مولف کی دل کے کانون سے سنو کہ عقیدہ ہو سب اہل سنت وجماعت کا کہ اوسنے سنت کے انکار کرنے سے یا اُسکے حقیر جاننے سے آدمی
کافر ہو جاتا ہو اور نکاح کر دینا عورت کا ایسی سنت ہو کہ اکثر حدیثون مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تاکید فرمائی ہو پس عجب ہو
کہ جو کوئی دعوی اسلام کا کرے وہ ایسی سنت کو ترک کرے پیغمبر صاحب کی سنت کا لحاظ نہ ہووے اور لوگون کے طعنہ کا خیال ہووے

لوگون کے طعنہ سے کبھی نہین بچا جاتا ہی بلکہ دانشمند کو چاہیے کہ اسکو بھی فخر اپنا جانے کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اچھے لوگون پر عوام طعن ہی کرتے رہے ہین اور وہ بجا آوری احکام الٰہی مین ہرگز قصور نہ کرتے تھے چنانچہ ایک بزرگ کا حال سُنا ہی کہ اُنھون نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک مرید سے چپکے سے کر دیا یہانتک کہ بیوی سے بھی اطلاع نہ کی جب اُنکی بیوی نے سُنا تو کہا بڑی تمھاری ناک کٹ گئی ہوئی اور بہت سی باتین بنا ئین جیسے کہ معمول ہی ان عورتون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائے اور مریدون سے پوچھا کہ بھائیو میرے منھ پر ناک بھی ہی یا نہین وہ متعجب ہوئے اور کہا ہان ہی فرمایا کہ بیوی میری کہتی ہی کہ تمھاری ناک کٹ گئی غرض اُنکی یہ تھی کہ لوگون کے کہنے سے جو بات کہ حقیقت مین بُری نہین ہوتی ہی وہ بُری نہین ہو جاتی اور اُسکے کرنیوالے کی شخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ نے وانکحوا الایامی کے فائدے مین ترجمہ اس حدیث کا لکھا ہی وہ یہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین کام مین دیر نہ کر نماز فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب بر ملے اُسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنے بیاہ دیے سے مغرور نہ ہو جاوین اور تمھارا کام نہ چھوڑ دین یعنے اگر اتنا اعتماد ہو کہ یہ نیک بخت ہین بیاہ دیے سے کام نہ چھوڑ دینگے تو انکا بھی نکاح کر دو (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنے اللہ کا ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف مراد اول وقت سے اول وقت مختار ہی یہ اسلیے کہا کہ حنفیہ کے نزدیک جو بعضی نمازون کو تاخیر کرتے ہین یعنے صبح کو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنی ہی اسلیے کہ اُنکا اول وقت مختار نہین اُنہین تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سبب عفو کا ہی وقت آخر سے مراد وقت کراہت کا ہی مثل متغیر ہونے آفتاب کے عصر مین اور عشا پڑھنی بعد آدھی رات کے پس یہ سبب عفو کا ہی یعنے جو مواخذہ اسپر نہین ہونیکا کہ نماز ذمہ سے ادا ہو گئی (وَعَنْ اُمِّ فَرْوَۃَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا یُرْوَی الْحَدِیْثُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِیِّ وَہُوَ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَہْلِ الْحَدِیْثِ) اور روایت ہی ام فروہ سے کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہی یعنے بہت ثواب رکھتا ہی فرمایا نماز اول وقت پڑھنی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے نہین روایت کیجاتی یہ حدیث مگر حدیث عبداللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کے ف نماز اول وقت یعنے بعد ایمان کے افضل یہی ہی اگر ساتھ جماعت کے میسر ہو اور بعضی حدیثون مین اور عملون کو بھی افضل فرمایا ہی وہان افضلیت اضافی مراد ہی یعنے بعضا عمل بعضے حیثیت اور جہت کر فضیلت رکھتا ہی اور عملون پر اور بعضا عمل اور حیثیت اور جہت سے فضیلت رکھتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنے بہمہ وجوہ یہ افضل ہی بعد ایمان کے سب اعمال پر اور نسب عبداللہ کا یون ہی عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبداللہ حضرت عمر کی اولاد مین سے ہی اسلیے اُسکو عمری کہا اور ترمذی نے تو لیس بالقوی کہا اور راویون نے کہا ہی بلکہ یہ حدیث صحیح ہی نقلہ ابن الملک ح ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً لِوَقْتِہَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا نہین نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دوبار یہانتک کہ وفات دی اُنکو اللہ تعالیٰ نے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے جب حضرت نماز پڑھتے وقت مختار ہی مین پڑھتے تھے مگر ایک بار آخر وقت مین پڑھی ہی بیان جواز کے لیے شاید کہ حضرت عائشہؓ نے اس نماز کو اسمین نہین گنا ہی کہ جو حضرت صلعم نے جبرئیلؑ کے ساتھ آخر وقت

پڑھی تھی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنے کے لیے اتفاق ہوا تھا اور ایکبار ایک سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑھا کر دکھائی وہ بھی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کے لیے تھی سوائے ان دوبار کے ایک دفعہ پڑھی آخر وقت تا لوگ معلوم کرلین کہ یہانتک جائز ہو جاتی ہی ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَالَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنِ الْعَبَّاسِ) اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھ بھلائی کے یا فرمایا فطرۃ پر یعنے طریقہ اسلام پر جب تک کہ نہ دیر کرینگے مغرب کو یہانتک کہ بہت ہون ستارے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی یہ دارمی نے عباس سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مجرد ستارہ نکلنے کے کراہت نہین ہوتی جب گھنکے ہوتے ہین کراہت آجاتی ہی اور حضرت نے جو ایکبار تاخیر کی تھی بیان جواز کے لیے کی تھی والا اول ہی وقت پڑھتے تھے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مشکل جانتا مین امت اپنی پر البتہ حکم کرتا انکو یعنے وجوبا یہ کہ تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّکُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِھَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّھَا اُمَّۃٌ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنے عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیے گئے ہو ساتھ اس نماز کے تمام امتون پر اور نہین پڑھی یہ نماز کسی امت نے پہلے تمھارے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** پہلے جبرئیل کی حدیث مین گذرا ہی کہ انھون نے حضرت صلعم کو پانچون نمازین پڑھا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اس سے معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلے انبیا کے وقت مین بھی پڑھتے تھے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونون حدیثون مین محدثین نے یون دی ہی کہ عشا خاص اگلے رسول ہی پڑھتے تھے کہ یہ امت سے زیادہ انپر واجب تھی انکی امت پر واجب نہ تھی جیسے کہ نماز تہجد کی واجب تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نزدیک بعضون کے اور نہین واجب ہی پس اس حدیث مین جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اس سے عشا کا واجب ہونا امتون پر نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ انبیا پڑھتے تھے اور اسمین جو فرمایا کہ یہ نماز نہین پڑھی کسی امت نے پہلے تمھارے اس سے انکار اگلے انبیا کے پڑھنے کا نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ اور امتین نہ پڑھتی تھین خاص یہی امت پڑھتی ہی پس دونون حدیثون مین تعارض نہ باقی رہا یا اس حدیث مین ساتھ لفظ ہذا کے اشارہ ہی طرف وقت اسفار کے کہ اسمین شریک ہین تمام انبیا اور امتین انکی بخلاف اور وقتون کے کذا قال الطیبی ۱۲ ع (وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْھَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنے عشا پچھلی کا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس نماز کو وقت ڈوبتے چاند تیسری تاریخ کے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** تیسری شب کو چاند قریب پانچوین حصہ رات کے غروب ہوتا ہی پس یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچھلی اسلیے کہا کہ کبھی مغرب کو بھی عشا کہتے ہین پس بہ نسبت اسکے یہ عشا پچھلی ہی ۱۲ ح (وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَیْسَ عِنْدَ النَّسَائِیِّ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ) اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی مین پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑھنا نماز کا بہت بڑا ہی واسطے ثواب کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور نہین نزدیک نسائی کے یہ لفظ فانہ اعظم للاجر **ف**

ظاہر عبارت اس حدیث کے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر شروع اسفار یعنے روشنی مین کرے ظاہر مذہب حنفی یہی ہے کہ شروع اور ختم دونو
اسفار مین ہون اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب ہمارے سے ہین وہ کہتے ہین کہ ابتدا غلس یعنے تاریکی مین کرے اور ختم اسفار مین یعنے قرأت
طویل پڑھے تا پڑھتے پڑھتے صبح روشن ہو جاوے کہا ہے علما نے کہ یہ تاویل اولی اور احسن ہے کہ اس سے تطبیق حدیثون مین ہو جاتی ہے
اور ایک اور وجہ تطبیق کی حدیث سے کہ بیچ شرح السنۃ کے واقع ہے معلوم ہوتی ہے کہ باعتبار دو زمانہ کے ہے یعنے زمانہ جاڑے کے بیچ غلس
مین نماز فجر کا پڑھنا بہتر ہے اور زمانہ گرمی کے بیچ اسفار کرنا بہتر ہے چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہ ہے قال معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی الیمن فقال اذا کان فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القرأۃ قدر ما یطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل
قصیر والناس نیام فامہلہم حتی ادرکوا یعنے الصلوٰۃ اور حد اسفار کی ہمارے علما سے یہ منقول ہے کہ اتنا وقت ہو کہ قرأۃ مسنون کہ چالیس سے ساٹھ
یا سو آیتون تک ہے اسمین ساتھ ترتیل کے پڑھ لے اور بعد فراغ نماز کے اگر طہارت مین خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اوپر طرح
مذکور کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ٭ ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن رافع ابن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم تنحر الجزور فتقسم عشر قسم ثم تطبخ فناکل لحما نضیجا قبل مغیب الشمس متفق علیہ) اور روایت ہے رافع ابن خدیج سے کہا تھے
ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصے پھر پکایا جاتا پھر کھاتے ہم گوشت
پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر جلدی پڑھتے ہونگے یوقت
پہونچنے سایہ کے ایک مثل کو یا تھوڑی دیر کے بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہے اور ایک روایت امام اعظم صاحب سے بھی
یہی ہے اور فتوی بھی بعضون نے اسپر دیا ہے اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہ ہے کہ بعد دو مثل کے وقت ہوتا ہے انکی طرف سے
تاویل اسکی یہ ہو سکتی ہے کہ شاید یہ گرمیون کے موسم مین کرتے ہونگے کہ دن بڑا ہوتا ہے اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب عصر
پڑھے پہلے متغیر ہونے آفتاب کے تو باقی وقت مین غروب تک مثل اس عمل کے ہونا ممکن ہے جسنے باہر پکانیوالون کو کہ ایرون کے ساتھ
سفرون مین اسطرح عمل کرتے ہین دیکھا ہوگا وہ اسکو بعید نہین جاننے کا ٭ ح (وعن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء الاخرۃ فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیئ شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک فقال حین
خرج انکم لتنتظرون صلوٰۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوٰۃ وصلی
رواہ مسلم) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا تھے ہم ایک رات انتظار کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشا پچھلی کے
پس نکلے حضرت طرف ہمارے اسوقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اسکے پس نہ جانا ہمنے کہ کچھ چیز تھی کہ مشغول کیا تھا اسنے انکو بیچ اہل
انکے کے یعنے باز رکھا تھا موافق عادت کے سویرے نماز پڑھنے سے یا سوا اسکے یعنے یا ذات شریف کو کچھ عذر پیش آیا تھا کہ اسنے
باز رکھا پس فرمایا جسوقت کہ نکلے تحقیق تم منتظر ہو نماز کے نہین انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین مین سے سوائے تمہارے اور اگر نہ ہوتا گران امت
میری پر البتہ نماز پڑھتا مین ساتھ انکے اسوقت یعنے لازم کرتا کہ اسی وقت پڑھا کرین پھر حکم کیا مؤذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھی
روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہین انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین مین سے سوائے تمہارے یعنے یہود و نصاری وغیرہا سوائے تمہارے کوئی انتظار
اسکا نہین کرتے ہین اسلیے کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہے پس جتنا انتظار زیادہ کروگے ثواب زیادہ پاؤگے کہ وقت آرام
کا ہے مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہے جیسے کہ مذہب امام اعظم

کا ہی اور کبھی حضرت اول وقت مین پڑھتے تھے جب کہ حاضر ہوتے تھے اکثر صحابہ جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ اول جمع ہوتے تھے اول نماز پڑھتے تھے اور جو دیر کر جمع ہوتے تھے دیر کر پڑھتے تھے امام احمد کا مذہب یہی ہی ۞ ح ع (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نمازین مانند یعنے قریب نمازون تمھاری کے یعنے رعایت اوقات مین نہ باقی صفات مین اور تھے تاخیر کرتے عشا کو بعد نماز تمھاری کے کچھ اور تھے سبک پڑھتے نمازین روایت کی یہ مسلم نے **ف** جابر نے عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سے شاید کہ یہ پہلے پہونچنے نہی کے انکو کہا ہو یا اسلیے کہ یہ نام مشہور تھا لوگون مین اس سے اچھی طرح پہچان لینگے اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور تھے سبک پڑھتے نماز کو یعنے چھوٹی سورتین پڑھتے کہا ابن حجر نے کہ یہ اس صورت مین تھا کہ امام ہوتے واسطے رعایت ضعیفون کے قرأۃ سبک پڑھتے اور یہ بات باعتبار اکثر کے کہی ہی اسلیے کہ سورہ اعراف بھی مغرب کی دو رکعتون مین حضرت سے پڑھی آئی ہی کہتا ہون مین کہ یہ بھی لوگون پر سبک ہی تھی یعنے حضرت کے ساتھ نماز مین ایسی کیفیت آتی تھی کہ طویل قرأۃ مین لوگون کو رنج نہین معلوم ہوتا تھا بلکہ مارے شوق کے طالب زیادتی کے رہتے تھے بخلاف اورون کی نماز کے کہ اسمین یہ بات ہونی مشکل ہی ۞ ع (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا نماز پڑھی ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کی یعنے ارادہ کیا ہمنے کہ جماعت سے نماز عشا کی پڑھین ہم حضرت کے ساتھ پس نہ تشریف لائے یہانتک کہ گذری قریب آدھی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہ بیٹھنے اپنے کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہ بیٹھنے اپنے کی یعنے اپنی جگہون سے متفرق نہوئے ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے ہین اور پکڑی اُنھون نے جگہ سونے اپنے کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جبتک کہ ہو منتظر نماز کے یعنے حکم اور ثواب نماز ہی کا سا حاصل ہی اور اگر نہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدھی رات تک روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** لوگ نماز پڑھ چکے ہین یعنے نماز شام کی پڑھکر سو رہے جیسے کہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سے انتظار نہین کرتے ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ کہا جاوے یہ معنی ہین کہ اور محلون کے لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑھکر سو رہے یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول مابعد کے وانکم لن تزالوا آخر تک اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدھی رات تک روا ہی بلکہ مستحب ہی واسطے حاصل ہونے مشقت کے بیچ عبادت حق کے ۞ ح (وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتے واسطے ظہر کے تم سے یعنے سواے گرمی کے اور تم بہت جلدی کرتے ہو واسطے نماز عصر کے آنحضرت سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** مقصود رغبت دلانا اوپر التزام اتباع کے ہی اور یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونے تاخیر عصر کے جیسے کہ مذہب ہمارا ہی ۞ ع (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے اور جسوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کو روایت کی یہ نسائی نے **ف** حدیثین جو ظہر کے جلدی پڑھنے مین اور دیر کر پڑھنے مین وارد ہوئی ہین اس حدیث سے تعارض انکا دفع ہو جاتا ہی کہ سردی مین جلدی پڑھتے اور

گرمی مین دیر کرو ع (وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ أُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی عبادہ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہونگے تمپر پیچھے میرے سردار باز رکھینگی انکو چیزین یعنے خواہش نفسانیان وقت پر یعنے مستحب وقت پر نماز پڑھنے سے یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت اُسکا یعنے وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑھو نماز اپنے وقت پر یعنے اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نے یارسول اللہ نماز پڑھون مین ساتھ اُنکے فرمایا کہ ہان یعنے تا زیادہ ثواب ملے اور فتنہ نہ اُٹھے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوُا الْقِبْلَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی قبیصہ بن وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر سردار پیچھے میرے تاخیر کرینگے نماز کو یعنے وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہی واسطے تمھارے اور وہ وبال ہی اُنپر پس نماز پڑھو ساتھ اُنکے جب تک کہ نماز پڑھین وہ طرف قبلہ کے یعنے کعبہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** پس وہ فائدہ ہی یعنے اگر پہلے اُنکے وقت پر تمنے نماز پڑھ لی اور پھر اُنکے ساتھ پڑھی تو یہ تمھارے لیے نفل ہوگی ثواب زیادہ پاؤگے اور اگر پہلے نہ پڑھی اُنکے ساتھ ہی پڑھی تو بھی تمھین مضر نہین کیونکہ تمنے واسطے خوف فتنہ اور دفع مفسدہ کے پڑھی اور وہ وبال ہی یعنے مضر ہی انکو کیونکہ قادر تھے اسپر کہ تاخیر نہ کرتے اور پھر باز رکھا انکو امور دنیا نے امر عقبیٰ سے ع ج (وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاؤُوْا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عُبَیداللہ بن عدی بن خیار سے یہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان رض پر اور وہ تھے گھرے ہوے یعنے اپنے مکان مین جن ایام مین کہ شہید ہوے پس کہا تحقیق تم امام ہو سب کے اور پہونچی ہی تمکو وہ چیز کہ دیکھتے ہو یعنے بلا اور حادثہ اور نماز پڑھاتا ہی ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتے ہین ہم یعنے اُسکے ساتھ نماز پڑھنی پس فرمایا نماز بہتر ہی اُس چیز کی کہ عمل کرتے ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ پس نیکی کر ساتھ اُنکے اور جب برائی کرین پس بچ برائی اُنکی سے روایت کی یہ بخاری نے **ف** امام فتنہ کا یعنے سردار باغیون اور فتنہ کا کہ نام اُسکا کنانہ بن بشر تھا اور حاصل اخیر حدیث کا یہ ہی کہ لوگون کے ساتھ نیکی مین شریک رہ نہ بدی مین اور یہ بات حضرت عثمان رض سے بسبب نہایت دینداری اور انصاف کے صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بھی اُنکی بھلائی کو اچھا کہا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑھنی پیچھے ہر نیک وبد کے جائز ہی جیسے کہ مذہب ہی اہل سنت اور جماعت کا **باب تتمۂ فضائل الصلوة واوقاتها** یہ باب ہی بیچ تتمہ فضائل نماز کے اور اوقات اُسکی کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑھے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے چھپنے آفتاب کے یعنے نماز فجر اور عصر روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی ہمیشہ پڑھے یہ دونون نمازین وہ جزائے مذکور پاوے ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی ان دونون نمازون پر مداومت کرے ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہوئیگا نہ بسبب ترک اور نمازون کے اور نہ بسبب کرنے اور گناہون کے ولیکن جمہور علما کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نے اسکی یہ توجیہ بیان کی ہی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر کے وقت تجارت مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کے محافظت کرتا ہی ان دونون نمازون کی تو ظاہر حال اُسکا مقتضی اسکا ہوتا ہی کہ اور علوات مین بھی کمی زیادتی نہین کرینگا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنے اور نماز باز رکھتی ہی بیحیائی اور بُری باتون سے پس بخشش کیجاتی ہی اُسکی اور آگ مین نہین داخل ہوویگا اور ظاہر یہ ہی کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنے فضیلت ان دو نمازون کے کہ فضیلت انکی جگہ اس بات کی رکھتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نہ جاوے ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندون کو ہر عمل پر باوجود اسکے بھی اگر چاہے تو بخشدے ان دونون نمازون کے پڑھنے والے کے جو گناہ کہ کیے ہون ٭ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو نمازین ٹھنڈے وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنے صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْئَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنٰھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنٰھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہین بیچ تمھارے فرشتے رات کو اور فرشتے دنکو یعنے واسطے لیجانے اور لکھنے اعمال بندون کے اور جمع ہوتے ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پھر چڑھتے ہین وہ فرشتے کہ رہتے تھے بیچ تمھارے پس پوچھتا ہی اُن سے رب اُنکا یعنے احوال اور اعمال بندون کے اور حال یہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندون کا کسطرح چھوڑا تمنے میرے بندون کو پس کہتے ہین وہ چھوڑا ہمنے اُنکو اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور گئے ہم اُنکے پاس اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جمع ہوتے ہین فرشتے یعنے صبح کی نماز مین دونون جماعتین فرشتون کی جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہے تھے تم مین اور ایک وہ کہ دن کے اعمال لکھنے کے لیے آتے ہین اسی طرح عصر مین جمع ہوتے ہین وہ کہ دن کو رہتے تھے اور وہ کہ رات کے عمل لکھنے کے لیے آتے ہین پھر رات کے رہے ہوئے صبح کی نماز کے بعد جاتے ہین اور دن کے عصر کے بعد پس جب جاتے ہین تو اللہ تعالی پوچھتا ہی باوجودیکہ اُسکو سب کام کا علم خوب ہی لیکن پوچھتا ہی واسطے ظاہر کرنے فضیلت کے اور فخر کے آگے ملائکہ کے کہ اُنھون نے طعن کیا تھا جب اللہ تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسون کو تو پیدا کرتا ہی کہ خونریزیان کرینگے اور فساد کرینگے زمین مین اور اپنی تعریف کی تھی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگون کو کہ ان وقتون مین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل اُنکے ساتھ بھلائی کے عرض ہوتے رہین ٭ ح ع (وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّطْلُبْہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُّدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبَّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْقُشَیْرِیِّ بَدَلَ الْقَسْرِیِّ) اور روایت ہی جندب قسری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کے ہی بیچ عہد اور امان اُسکی کے ہی دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کرے یعنے مواخذہ کرے تمسے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پاویگا اُسکو پھر ڈالیگا اُسکو اوپر منھ اُسکے کے دوزخ کی آگ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخہ مصابیح کے قشیری ہی بدلے قسری کے ف یعنے جسنے پڑھی نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالی کے عہد و امان مین ہی پس مسلمانون کو چاہیے کہ اُس سے بدسلوکی نہ کرین نہ اسکو قتل کرین نہ اُسکا مال چھینین نہ اُسکی غیبت کرین نہ اُسکی بے آبروئی کرین اگر اُس سے کسی نے بدسلوکی کی پس اُسنے اللہ تعالی کے عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالی اس سے مواخذہ کریگا اور جس سے اللہ تعالی نے مواخذہ کیا اُسکو کچھ نجات نہین یا مراد ذمہ سے نماز ہی کہ وہ موجب امان کی ہی یعنے نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا بسبب اُسکے عہد وہ جو درمیان تمھارے اور درمیان رب تمھارے کے ہی پس مواخذہ کریگا بسبب

اُسکے تسمے ۞ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاۗءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ
یَّسْتَہِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَہَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّہْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہو اذان دینے مین اور کھڑے ہونے صف پہلی مین پھر نہ پاوین کوئی
وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اُسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنے فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہو کہ اگر نزاع کرین آپسین اذان دینے
پر اور صف اول کے کھڑے ہونے پر اور قرعہ ڈالین تا کسکے نام پر پڑے تو بجا ہو اور اگر جانین کہ کیا کچھ ثواب ہو بیچ سویرے جانے کے واسطے
نماز ظہر کے البتہ جلدی کرین طرف اُسکے اور اگر جانین کہ کیا کچھ ثواب ہو بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ آوین اُن نمازون مین اگرچہ چلین اپنے
سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی تہجیر کے اگر یہی ہین گے جو کہ مذکور ہوے تو یہ فضیلت سوائے گرمی کے ہونگی کیونکہ اسمین ظہر
ٹھنڈے وقت پڑھنی مستحب ہو یا معنی تہجیر کے ہین جلدی کرنا طرف طاعت کے اور بعضون نے تہجیر کے یہ معنی کہے ہین کہ جمعہ کے لیے دوپہر کو
جانا اور اگرچہ چلین سُرین پر یعنے اگر قوت پانون کے چلنے کی نہ رکھین اسطرح آوین کہ جسطرح ضعیف چلتے ہین ۞ ح ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاۗءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْہِمَا لَاَتَوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو انھین
ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نماز زیادہ بھاری منافقون پر فجر اور عشا سے اور اگر جانین اس چیز کو کہ بیچ اُنکے
ہو ثواب البتہ آوین اُن نمازون مین اگرچہ چلین سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف منافقون کے مزاج مین کسل عبادت سے بہت
ہوتا ہو اور نماز جو پڑھتے ہین دکھانے سنانے کے لیے پڑھتے ہین اور یہ دونون وقت جو ہین استراحت اور لذت نیند اور سردی کے ہین اور اندھیرا
بھی ہوتا ہو کہ کوئی کسی کو کم پہچانتا ہو پس اسلیے اُن پر یہ نمازین بہت بھاری ہین اور اسمین اشارہ ہو اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیے اس خصلت سے
تا مشابہت اُنکے ساتھ نہووے ۞ ع (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْعِشَاۗءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ
وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو حضرت عثمانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ پڑھے نماز عشا کی جماعت مین پس گویا کہ قیام کیا آدھی رات اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات روایت کی یہ
مسلم نے ف پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہو ثواب عشا سے کہ بیچ حکم نماز پڑھنے تمام رات کے ہو یا مراد یہ ہو کہ نماز عشا کی ادا کرنے سے ثواب
قیام آدھی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدھی کا ثواب پایا دونون کے پڑھنے سے ثواب تمام رات کا ملا ۞ ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَیَقُوْلُ الْاَعْرَابُ ہِیَ الْعِشَاۗءُ وَقَالَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ
صَلٰوتِکُمُ الْعِشَاۗءِ فَاِنَّہَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ الْعِشَاۗءُ فَاِنَّہَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آوین تمپر گنوار اوپر نام لینے نماز تمھاری کے مغرب کہا راوی نے کہتے تھے گنوار کہ یہ عشا ہو اور فرمایا حضرت
نے کہ نہ غالب آوین تمپر گنوار اوپر نام رکھنے نماز تمھاری کے عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہو یعنے اس آیۃ مین وَمِنْ بَعْدِ
صَلٰوۃِ الْعِشَاۗءِ نام اسکا عشا فرمایا ہو پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتے تھے بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے روایت کی یہ مسلم نے ف
مراد گنوارون سے گنوار جاہلیت کے ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کو عتمہ پس حضرتؐ نے منع فرمایا کہ تم یہ نام نہ لیا کرو کہ اسمین
غلبہ انکا لازم آتا ہو کیونکہ جب انکا نام رکھا ہوا لینے لگے تو گویا وہ غالب ہین کہ تمنے انکی بولی اپنے مین جاری کی وہ نام تو کہ کتاب وسنت
مین واقع ہوئے ہین یعنے مغرب اور عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہو ساتھ غلبہ نہ کرنے کے ولیکن حقیقت مین نہی مسلمانون کو ہو موافقت انکی

سے تا غلبہ اُنکا لازم نہ آوے اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کے درست کرنی چاہیے اور جو باتین کہ کفار اور فجار کی زبان پر جاری ہون اُنسے پرہیز کرنا چاہیے اور نہی اور علت نہی کی حضرت نے بیان فرما کر اشارہ فرمایا او پر وجہ نام رکھنے عشا کے عتمہ ساتھ قول اپنے کے فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتھ صیغہ معروف کے ہی اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو یعنے وہ اعراب تاریکی مین پڑھتے تھے عشا کو بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے کہ بعد چھپنے شفق کے دوہنا شروع کرتے تھے بعد اُسکے پڑھتے تھے اور ایک روایت مین لفظ تعتم ساتھ صیغہ مجہول کے ہی یعنے نماز عشا کی تاریکی مین پڑھی جاتی تھی بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے پس عتمہ نام اُسوقت تاریک کا مشہور تھا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہونچی اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوٰۃ العتمہ کہنے لگے پس نہی کی گئی اُس سے اور مکروہ ہوا یہ نام واسطے مشابہت کے ساتھ اہل جاہلیت کے اور بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلے نہی کے کہا ہوگا ۞ ح ع (وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی علیؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکھا کافرون نے ہمکو نماز بیچ کی سے کہ نماز عصر کی ہی بھرے اللہ تعالیٰ اُنکے گھرون کو اور قبرون کو آگ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن خندق کے کہ اُسکو یوم الاحزاب بھی کہتے ہین اس غزوہ کو خندق اس لیے کہتے ہین کہ گرد مدینہ کے خندق کھودی تھی سلمان فارسی کے مشورے سے اور حضرت خود بھی اُسکے کھودنے مین شریک ہوئے تھے اور بڑے بڑے رنج اُسمین اُٹھاتے شدت بھوک کی اور سردی اور محنت کھودنے کی اور یہ غزوہ سنہ چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہی اُسمین بسبب تردد اور تیراندازی کے چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین کہ ایک اُنمین کی عصر بھی تھی حضرت نے واسطے اظہار زیادتی فضیلت اُسکی کے فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس بددعا کا یہ ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کے مین وہ گرفتار رہین اور حضرت کو جنگ احد مین کفار سے کتنے ہی رنج پہونچے اور بددعا نہ کی اور یہان کی سبب اسکا یہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کے نفس پاک کا حق تھا نہ چاہا کہ اپنی نفس کے لیے بددعا کرین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطے نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سے اور قول ابوحنیفہ کا اور احمد کا اور سوائے انکے کا یہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علے الصلوات والصلوٰۃ الوسطی فقط وسطے اُسکے معنی عصر ہی کے لینگے اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیہ کے کہ واقع ہوا ہی چنانچہ فصل آیندہ مین آوے گا پہلے سننے اس حدیث کے ہوویگا کہ اپنے اجتہاد سے کرتے ہووینگے بعد صحت حدیث کے متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی واللہ اعلم ۞ ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی ابن مسعود اور سمرہ بن جندب سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطے یعنے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی نماز عصر کی ہی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** کیونکہ درمیان مین پڑی ہی دو نمازون دن کی کے اور دو نمازون رات کی کے ۞ ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے تحقیق قرآن فجر کا ہی حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتے ہین اُسمین فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن یعنے قراءۃ قرآن فجر سے مراد نماز فجر کی ہی اُسکو قرآن اس لیے کہا کہ قراۃ ایک رکن اُسکا ہی جیسے کہ رکوع یا سجدہ بعضے جا نماز کو کہا ہی پس فرمایا کہ اُسمین مشہود سے یہ مراد ہی کہ فرشتے اعمال لکھنے والے دن کے اور روایت کے اُسمین جمع ہوتے ہین چنانچہ اسی باب مین تفصیل سے بیان اسکا ہو چکا ہی

ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن زید بن ثابت و عائشۃ قالا الصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ الظہر رواہ مالک عن زید والترمذی عنہما
تعلیقاً) روایت ہے زید بن ثابت اور عایشہ سے کہا ان دونون نے نماز وسطی یعنے نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہے روایت کی یہ مالک نے زید سے اور ترمذی
نے دونون سے یعنے زید اور عائشہؓ سے بطریق تعلیق کے یعنے ساتھ حذف سند کے ف اسلیے کہ بیچ مین واقع ہوئی ہے دونوں طرفوں دن کے
ع (وعن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ ولم یکن یصلی صلوٰۃ اشد علی اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطی وقال ان قبلہا صلوتین وبعدہا صلوتین رواہ احمد وابوداؤد) اور
روایت ہے زید بن ثابت سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی سویرے اور نہ تھے کہ پڑھین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سے
اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اُتری یہ آیۃ محافظت کرو سب نمازون پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نے تحقیق
پہلے اس سے دو نمازین ہین اور پیچھے اس سے دو نمازین ہین روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف غرض راوی کی اس قول سے یہ ہے کہ
صلوٰۃ وسطی سے مراد ظہر ہے پس ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات زید بن ثابت نے اپنے اجتہاد سے نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نص کے نہین ہوسکتی کہ حضرت نے فرمایا صلوٰۃ وسطی عصر ہے ع (وعن مالک بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عباس کانا
یقولان الصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ الصبح رواہ فی الموطا ورواہ الترمذی عن ابن عباس وابن عمر تعلیقاً) اور روایت ہے مالک سے پہونچی انکو یہ کہ
حضرت علی بیٹے ابو طالب کے اور عبد اللہ بن عباس تھے دونون فرماتے کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہے روایت کی یہ موطا مین اور روایت کی ترمذی
نے ابن عباس اور ابن عمرؓ سے بطریق تعلیق کے ف یہ بھی اجتہاد ہے ان دونون صاحبون کا نص مذکور حضرت کی انکو نہ پہونچی ہوگی بطریق احتمال
کے یہ کہا ہے اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی ہے اور نووی شافعی نے کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین اسمین کہ صلوٰۃ وسطی نماز عصر کی ہے
اور ماوردی نے کہ آئمہ شافعیہ کے سے ہے کہا کہ شافعی نے تصریح کی ہے کہ وہ نماز صبح کی ہے ولیکن از بسکہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ نماز عصر کی
ہے مذہب شافعی بھی یہی ہوگا بموجب اس وصیت کے کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ مین نے برخلاف اسکے حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہے کہ حدیث
ساتھ اسکے وارد ہوئی اور مارو مذہب میرا دیوار پر ع ح (وعن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غدا الی صلوٰۃ الصبح
غدا برایۃ الایمان ومن غدا الی السوق غدا برایۃ ابلیس رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے سلمان سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے صبح کو طرف نماز صبح کے لیجاتا ہے نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوے طرف بازار کے صبح کو لیجاتا ہے نشان شیطان کا
روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے یہ تمثیل ہے واسطے بیان کرنے لشکر اللہ تعالی کے اور لشکر شیطان کے کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کے
جاتا ہے گویا کہ اُسنے نشان ایمان کا اٹھایا واسطے جنگ شیطان کے اور لشکر اُسکے کے جیسے کہ غازی نشان لیکر چلتے ہین پس یہ اللہ کے لشکر سے ہے
اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہے وہ لشکر شیطان کے سے ہے اُسکا نیزہ اٹھایا اور شوکت اُسکی بڑھائی اور وہ پیچ سُست کرنے دین اپنے کے ہے پس
یہ اُسکے حق مین ہے کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظایف پڑھے بازار مین چلا جاوے اور اگر بعد نماز و وظائف کے جاوے ساتھ قصد طلب کرنے
رزق حلال کے اور وجہ معیشت عیال کے وہ اسمین نہین داخل ہے بلکہ اللہ ہی کے لشکر مین سے ہے ع باب الاذان باب ہے بیچ بیان
اذان کے ف اذان لغت مین بمعنی خبر کرنے کے ہے اور شرع مین کہتے ہین خبر کرنے کو ساتھ آنے وقت نماز کے ساتھ الفاظ مخصوصہ کے
اوقات مخصوصہ مین پس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ سنت کی گئی ہے واسطے غیر نماز کے جیسے کہ اذان جو لڑکے کے داہنے کان مین دیجاتی ہے
اور تکبیر بائین کان مین اور ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہے نزدیک غم پہونچنے کے اور بدخلقی کے چنانچہ دیلمی نے روایت کی ہے حضرت علیؓ سے

کہ کہا انھون نے دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غمگین پس فرمایا اے ابن ابی طالب مین تجھے دیکھتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل
اپنے کو کہ اذان دیوے تیرے کان مین پس تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علیؓ نے پس آزمایا مین نے اسکو پس پایا مین نے اسکو
ایسا ہی اور کہا ہر راوی اسکے نے حضرت علیؓ تک کہ تحقیق مین نے آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا برا ہووے خلق خواہ وہ انسان ہووے یا جانور ہووے پس اذان دو اسکے کان مین انتہی اور
اذان دینی سنت ہے واسطے فرایض کے اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے اور
سراپردہ عزت تک پہونچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تھا ایک فرشتہ وہان سے نکلا آنحضرت نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ یہ فرشتہ
کون ہے جبرئیل نے کہا سوگند ہے اس خدا کی کہ تجکو ساتھ حق کے بھیجا نزدیک تر ہون خلق کا ساتھ درگاہ عزت کے مین ہون اور مین نے
نہین دیکھا اس فرشتہ کو جبسے پیدا کیا گیا ہون مین سوائے اس ساعت کے پس کہا اس فرشتہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر پردے کے پیچھے سے
آواز آئی کہ راست کہا بندے میرے نے انا اکبر انا اکبر یعنے مین بہت بڑا ہون بعد اسکے ذکر کیے اسنے باقی کلمات اذان کے غرض اس روایت
کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ اذان حضرت نے شب معراج مین سنی چنانچہ علما نے لکھا ہے کہ تحقیق اسکی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کلمات اذان کے شب معراج مین سنے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین چنانچہ آنحضرت صلعم مکہ مین بغیر اذان کے
نماز ادا کرتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائے اور اس بات مین صحابہ سے مشورہ کیا اور بعضے صحابیون نے اذان خواب مین سنی
یہ وحی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنے تھے زمین پر سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم ۞ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ
اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ
اِلَّا الْاِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے انس سے کہا ذکر کیا صحابہ نے واسطے معلوم کروانے وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا
یہود اور نصاریٰ کا پس حکم کیے گئے بلال یعنے حضرت نے انکو حکم کیا یہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کے یعنے اول اذان مین چار دفعہ اللہ اکبر
کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوائے کلمہ آخر کے یعنے لاالٰہ الا اللہ کہ وہ ایک بار ہے اور ایک بار کہین کلمہ تکبیر کے یعنے سوائے اللہ اکبر
کے اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمٰعیل نے کہ راوی ہین اس حدیث کے سے ہے اور شیخ ہے بخاری اور مسلم کا پس ذکر کیا
مین نے اسکا واسطے ایوب کے کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے دیکھا تھا انسنے انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوٰۃ کا یعنے سوائے
اول اور آخر کے تکبیرون کے اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار کہتے مگر قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہتے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سے کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کے لیے مقرر کرنی چاہیے
تا اس سے لوگ خبردار ہوکر نماز کے لیے حاضر ہووین پس بعضون نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیے ایک جگہ بلند مین تا اسکو لوگ دیکھکر جمع ہووین
یا ناقوس بجانا چاہیے تا اسکی آواز سنکر مسجد مین حاضر ہووین پھر اورون نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کے عادت یہود کی ہے اور
ناقوس عادت نصاریٰ کی اور انکے ساتھ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق ہوئے لوگ بغیر اتفاق کے اوپر کسی چیز کے پس فکرمند ہوئے
عبداللہ بن زید بسبب فکرمند ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر سو رہے پس دیکھا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہے نماز کے
لیے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس انھون نے یہ حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ یہ خواب حق ہے اٹھ ساتھ بلال کے پس اذان دو دونون اس لیے
کہ آواز بلال کی بلند ہے تجسے پس جب ان دونون نے اذان دی اور سنا حضرت عمرؓ نے حاضر ہوئے حضرت کے پاس اور عرض کیا کہ

قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نبی کر کر البتہ تحقیق دیکھا مین نے مثل اُس چیز کے کہ عرض کیا عبد اللہ نے پس فرمایا حضرت نے
فالحمد للہ منقول ہی کہ اُس رات مین گیارہ صحابیون نے اذان کو خواب مین دیکھا اور ناقوس کہتے ہین اُسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چھوٹی لکڑی پر
مارتے ہین تاکہ آواز کرے اور مشہور یہ ہی کہ یہود سینگ بجایا کرتے تھے اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئی ہی مگر بیچ حدیث انس کے پس شاید وہ دو فریق
ہووینگے ایک فریق آگ جلاتے ہونگے اور ایک فریق سینگ بجاتے ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کلمات اذان کے جفت کہے جاوین اور
کلمات تکبیر کے طاق اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی اور اوزاعی اور اسحق اور احمد رحمہم
اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع انکے کا یہ ہی کہ کلمات اذان اور تکبیر کے دونون کے جفت ہین دلیل انکی آگے مذکور ہووینگی ✲ ع ح (وعن
اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاذِیْنَ ہُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی ابی محذورہ سے کہا سکھلائی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنی ساتھ ذات اپنی کے یعنے بغیر واسطے کسی کے پس فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہی
اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی گواہ ہون مین یعنے جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین پھر دوبارہ کہہ گواہ ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود
مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین آؤ تم نماز پر
آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر آؤ تم مراد ملنے پر اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ روایت کی یہ مسلم نے ف معنی اللہ اکبر کے
یہ ہین کہ وہ بڑا ہی اس سے کہ پہچانے کوئی کنہ کبریا اور عظمت اُسکے کی یا بڑا ہی اس سے کہ نسبت کیجاوین طرف اُسکے وہ چیزین کہ نہین لائق ہین بزرگی اُسکی
کے یا بڑا ہی ہر چیز سے اور رے اللہ اکبر کی ساکن ہی اذان اور نماز مین اور یہ کلمہ پہلے بار چار دفعہ کہا جاتا ہی اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور
علما کے اور امام مالک کے نزدیک دو بار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتے ہین اشارہ ہی اسپر کہ یہ حکم جاری ہی چارون طرف اور سرایت کرنے والا ہی بیچ پاک کرنے
خواہشون نفس کے جو کہ مرکب ہی اربع عناصر سے اور معنی حی علی الفلاح کے یہ ہین آؤ تم طرف خلاصی کے ہر مکروہ سے اور آؤ طرف ملنے ہر مراد کے اور
بعضون نے کہا ہی کہ فلاح کے معنی بقا کے ہین یعنے دوڑو طرف اُس چیز کے کہ سبب خلاصی کی ہی عذاب سے اور سبب ہی ثواب ملنے کی اور سبب ہی
بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہی اور شہادتین کے دوبار کہنے کو ترجیع کہتے ہین یہ سنت ہی اذان مین نزدیک شافعی کے اور مالک کے اور ترجیع مین
دوبار شہادتین کو پست آواز سے کہتے ہین اور پھر دو دو بار بلند آواز سے سند انکی یہی حدیث ہی اور علما حنفیہ کہتے ہین کہ یہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ
کے تھی نہ واسطے تشریع کے پہلی بار انھون نے پست کہی حضرت صلعم نے فرمایا کہ پھر کہو اور بلند آواز سے کہو اور ایک اور حدیث ہی جو ابو محذورہ نے
روایت کی ہی اُسمین ترجیع نہین ہی اور حدیث عبد اللہ بن زید کی کہ اصل ہی اس باب مین اُسمین بھی ترجیع نہین ہی اور بیچ اذان بلال کے کہ سردار
موذنون کے ہین اُسمین بھی ترجیع نہین اور اذان ابن ام مکتوم مین کہ وہ مسجد شریف مین اذان کہتے تھے اور اذان سعد قرظی مین کہ مسجد
قبا کے موذن تھے اُنمین بھی ترجیع نہین مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہی کہ اُس سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے
تھی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبد الحق کی مین مذکور ہی ✲ ع ح الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابن عمر قال کان الاذان علی عہد رسول
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَالْاِقَامَۃُ مَرَّۃً مَرَّۃً غَیْرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہی

ابن عمرؓ سے کہا تھے کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوائے اسکے
کہ کہتا تھا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار یعنے کھڑی ہوئی نماز روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف یہ جو کہا کہ کلمات اذان
کے حضرت کے زمانے میں دو دو بار تھے تو مراد یہ ہے کہ اللہ اکبر اول میں چار بار اور لا الہ الا اللہ اخیر میں ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور
سوائے اسکے کہ کہتا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار لائق تھا کہ تکبیر کو بھی مستثنی کرتے کہ وہ بھی اول اور اخیر میں مکرر ہے بلا خلاف ۱۲ ع (وعن
ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی و
الدارمی وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی انکو اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے روایت کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف اذان کے پندرہ کلمے ہوتے ہیں بموجب مذہب حنفی کے اور اسمین
انیس مذکور ہوئے تو یہ ترجیع سمیت ہوتے ہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہے اور ہمارے نزدیک محمول تعلیم پر ہے جیسے کہ اوپر ہو چکا ہے بیان اسکا
اور تکبیر کے سترہ کلمے کہے کیونکہ انیس میں سے چار کلمے ترجیع کے دور ہوتے اور دو کلمہ قد قامت الصلوٰۃ کے زیادہ ہوئے تو سترہ ہوئے پس
اذان اس حدیث کے موافق مذہب شافعی کے ہے اور تکبیر بموجب مذہب حنفی کے دلیل حنفیوں کی تکبیر کہنے میں یہی حدیث ہے اور پہلی حدیث
کہ اسمین کلمے تکبیر کے گیارہ مذکور ہوئے ہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہے اگر صحیح ہے تو منسوخ ہے ساتھ اسکے واللہ اعلم ۱۲ ع (وعنہ قال قلت
یارسول اللہ علمنی سنۃ الاذان قال فمسح مقدم راسہ قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ترفع بہا صوتک ثم تقول اشہد ان لا الہ
الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ تخفض بہا صوتک ثم ترفع صوتک بالشہادۃ اشہد ان لا الہ
الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی
الفلاح فان کان صلوٰۃ الصبح قلت الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے اسی
ابی محذورہ سے کہ کہا کہا میں نے یارسول اللہ سکھلاؤ مجھکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلے جانب سر انکے پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ انکے آواز اپنی پھر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
پست کر تو ساتھ انکے آواز اپنی کو پھر بلند کر آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کے کہ وہ یہ ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ آؤ نماز پڑھنے پر آؤ نماز پڑھنے پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہ نماز بہتر ہے نیند سے نماز بہتر ہے
نیند سے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف سر انکے پر ہاتھ پھیرنے حضرت صلعم نے ابو محذورہ کے
سر پر ہاتھ پھیرا تا دست مبارک کی برکت انکے دماغ کو پہونچے اور یاد رکھے دین کی باتیں چنانچہ ایک نسخہ صحیح میں ہے فمسح راسی پس وہ مویّد
ہے اس تقریر کی یا حضرت نے اتفاقاً اپنے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا راوی نے تمام قصہ بیان کرنے میں وہ بھی بیان کر دیا اور پہلے جو ترجیع کے مقدمہ
میں تاویل کی گئی ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھی وہ ظاہر میں منافی اس حدیث کے معلوم ہوتی ہے پس اولی یہ ہے کہ یوں کہا جاوے کہ ہمنے
ترجیح دی ہے اکثر روایتوں کو کہ انمیں ترجیع نہیں اور حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہوئی ہے اور اور حدیثیں بعد حدیث انکے منسوخ ہے واللہ اعلم
اور معنی الصلوٰۃ خیر من النوم کے یہ ہیں کہ لذت نماز کی بہتر ہے لذت نیند کی سے نزدیک ارباب ذوق و شوق کے ۱۲ ع (وعن بلال قال
قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوٰۃ الا فی صلوٰۃ الفجر رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ابو اسرائیل الراوی
لیس ہو بذاک القوی عند اہل الحدیث) اور روایت ہے بلال سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز

ہین مگر بیچ نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ابو اسرائیل راوی نہین وہ ایسا قوی یعنے قابل اعتبار کے نزدیک
اہل حدیث کے ف تثویب کہتے ہین اسکو کہ آگاہ کرے نماز کے لیے بعد آگاہ کرنے کے پس تثویب کی کتنی قسمین ہین ایک تو یہ کہ الصلوۃ خیر من
النوم کہنا اذان فجر مین یہ تثویب اس لیے ہے کہ ایکبار حی علی الصلوۃ کہکر آگاہ کیا اور بلایا دوبارہ الصلوۃ خیر من النوم کہکر آگاہ کیا پس یہ تثویب تو
حضرت صلعم کے زمانہ مین تھی اور سنت ہی ہے بعد اسکے علماے کوفہ کے نے حی علی الفلاح حی علی الفلاح کہنا احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر
کے بعد اسکے ہر ایک قوم نے کچھ کچھ موافق عرف کے نکالا لیکن صبح ہی کی نماز مین کہ وقت غفلت اور نیند کا ہے بعد اسکے متاخرین نے سب نمازون
مین پیدا کیا اور مستحسن رکھا اور متقدمین کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ احداث بعد احداث کے ہے اور بدعت ہے حضرت علیؓ سے انکار اسکا منقول ہے
کہ فرمایا کہ اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد یعنے نکالو اس بدعتی کو مسجد سے یعنے یہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ انھون نے سنا ایک موذن کو کہ تثویب کرتا تھا غیر فجر مین اور یہ مسجد مین تھے پس مسجد سے نکلے اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کے آگے سے
کہ یہ بدعتی ہے ع ح (وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل فاذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک
واقامتک قدر ما یفرغ الاکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی رواہ الترمذی وقال لا نعرفہ
الا من حدیث عبد المنعم واسنادہ مجہول) اور روایت ہے جابر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے بلال کے جسوقت کہ اذان
کہے تو پس ٹھہر ٹھہر کر کہا اور جسوقت کہ تکبیر کہے تو جلد کہا اور ٹھہر تو درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی کے اسقدر کہ فارغ ہو کھانے والا کھانے اپنے
سے اور پینے والا پینے اپنے سے اور استنجے والا استنجے اپنے سے جسوقت کہ داخل ہو واسطے قضاے حاجت اپنی کے اور نہ کھڑے ہو تم واسطے
نماز کے یہانتک کہ دیکھو مجکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم کی سے اور اسناد اسکی مجہول ہے ف ٹھہر ٹھہر کر
کہا اور جدا جدا کہے کلمات کو بعض اسکے کو بعض سے ساتھ سکتہ خفیفہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ ڈھیل کر اسمین کہ کہے تو کلمات واضح واضح بغیر کھینچنے
کے کہ تجاوز کرے حد سے اور اسی سبب سے تاکید ہے موذنون پر کہ احتراز کرین غلطیون سے کہ بعضی انکی کفر ہین اسکے لیے کہ قصداً کرے انکو جیسے کہ
مد کرنا ہمزہ اشہد کے کو کہ یہ استفہام ہو جاتا ہے یعنے یہ معنی ہوتے ہین کہ کیا گواہی دون مین اور مد کرنا ب اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہے اسکے
معنی ہین طبل کہ اسکا ایک منہ ہوتا ہے یعنے مثل دائرہ کے اور وقف کرنا لفظ الٰہ پر اور ابتدا کرنا ساتھ اللہ کے اور نہ کھڑے ہو یعنے نماز کے لیے
جسوقت کہ کھڑا ہووے موذن یہانتک کہ دیکھو مجکو مسجد مین کیونکہ پہلے امام کے کھڑے ہونا بیچ بیفائدہ اٹھانا ہے اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نکلتے ہونگے حجرہ سے بعد شروع کرنے موذن کے تکبیر کو اور داخل ہوتے ہونگے محراب مسجد مین نزدیک کہنے موذن کے حی علی الصلوۃ
اور اسی لیے کہا ہے اماموں ہمارے نے کہ کھڑے ہووین امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوۃ کے اور شروع کرین نماز نزدیک قد قامت
الصلوۃ کے ع (وعن زیاد بن الحارث الصدائی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اذن فی صلوۃ الفجر فاذنت فاراد بلال
ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فھو یقیم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہے
زیاد بن حارث صدائی سے کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اذان کہو بیچ وقت نماز فجر کے پس اذان کہی مین نے پھر
ارادہ کیا بلال نے یہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بھائی صدائی کے نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے پس وہی
تکبیر کہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف بھائی صدائی مراد ہے زیاد بن حارث صدائی سے جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہے
اسکو عرب مین بھائی اس قبیلہ کا کہتے ہین اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے تکبیر کہنی غیر موذن کو بموجب اس حدیث کے اور امام ابو حنیفہ

کے نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ اکثر ہوتا تھا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتے تھے اور بلال تکبیر کہتے اور یہ حدیث اُنکے نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذن
کو تکبیر کہنی غیر کی یعنے اگر موذن برا مانے تو نہ کہے اور برا نہ مانے تو کہے ﴿ع﴾ الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابن عمر قال کان
المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون للصلوٰۃ ولیس ینادی بہا احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضہم اتخذوا مثل ناقوس النصاری
وقال بعضہم قرنا مثل قرن الیہود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ
متفق علیہ) روایت ہی ابن عمر سے کہا تھے مسلمان جسوقت کہ آئے مدینہ مین جمع ہوتے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آوین
اسمین نماز کے لیے اور نہ تھا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانون نے ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نے بناؤ مانند ناقوس
نصاریٰ کے اور کہا بعضون نے بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیون کے پس کہا حضرت عمر نے کیا نہین بھیجتے تم ایک شخص کو کہ آواز کرے
ساتھ نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بلال کھڑا ہو پس آواز کر ساتھ نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس
آواز کر ساتھ نماز کے یعنے کہہ الصلوٰۃ جامعۃ پس ندا کرنے سے مراد یہی خبر کرنی ہی ساتھ آنے وقت کے نہ ندا و شرعی یعنے اذان اس توجیہ سے
توفیق حاصل ہو جاتی ہی پہلی حدیثون مین کہ ایک مجلس مین پہلے مشورہ کر کر اسطرح آگاہ کرنا ٹھہرا پھر اور مجلس مین عبداللہ بن زید نے خواب
دیکھا پس حضرت صلعم نے اذان کو شروع کیا یا تو ساتھ آنے وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے ﴿ع﴾ (وعن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ قال لما
امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب بہ للناس لجمع الصلوٰۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ
اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ فقلت ندعو بہ الی الصلوٰۃ قال افلا ادلک علی ما ہو خیر من ذلک فقلت لہ بلی قال فقال تقول اللہ اکبر
الی آخرہ وکذا الاقامۃ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رأیت فقال انہا لرؤیا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق
علیہ ما رأیت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ علیہ ویؤذن بہ قال فسمع بذلک عمر ابن الخطاب وہو فی بیتہ
فخرج یجر رداءہ یقول یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لقد رأیت مثل ما اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد رواہ ابوداود
والدارمی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر الاقامۃ وقال الترمذی ہذا حدیث صحیح لکنہ لم یصرح قصۃ الناقوس) اور روایت ہی عبداللہ بن زید بن عبد ربہ
سے کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوے تاکہ بجاوین اُسکو واسطے حاضر ہونے لوگون کے
جماعت نماز کے لیے خواب مین دکھائی دیا مجکو ایک شخص کہ اُٹھا رہا ہی ناقوس کو بیچ ہاتھ اپنے پس کہا مین نے ای بندے اللہ کے بیچتا ہی تو
ناقوس کو کہا اُسنے کیا کریگا تو اسکو کہا مین نے بلاوینگے ہم بسبب اسکے طرف نماز کے یعنے نماز باجماعت کے کہا اُس شخص نے کیا نہ بتلاؤن
مین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سے پس کہا مین نے واسطے اسکے کہ ہان بتلائیے کہا عبداللہ نے پس کہا اُسنے کہ اللہ اکبر آخر اذان تک اور اسی
طرح تکبیر کہہ پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی مین نے انکو اُس چیز کی کہ دیکھی تھی مین نے
پس فرمایا تحقیق یہ خواب البتہ حق ہی جو چاہے خدا پس کھڑا ہو تو ساتھ بلال کے اور بتلا اُسکو وہ چیز کہ دیکھی ہی تو نے پس چاہیئے کہ اذان دے
ساتھ اُسکے پس تحقیق بلال بلند آواز ہی تجھسے پس کھڑا ہوا مین ساتھ بلال کے پس شروع کیا مین نے بتلاتا تھا انکو اذان اور وہ اذان دیتے تھے
کہا روایت کرنے والے نے پس سنا اُسکو یعنے آواز اذان کو حضرت عمر بیٹے خطاب کے نے اور وہ تھے بیچ گھر اپنے کے پس نکلے کھینچتے ہوئے
چادر اپنی اپنے بسبب جلدی کے کہتے تھے ای رسول خدا کے قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا ہی تمکو ساتھ حق کے البتہ دیکھا مین مانند اُس چیز کے
کہ دکھایا گیا عبداللہ فرمایا رسول خدا صلعم نے پس واسطے خدا کے ہی تعریف روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ نہین ذکر کیا

ابن ماجہ نے تکبیر کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے لیکن ترمذی نے نہیں بیان کیا قصہ ناقوس کا **ف** شاید کہ معنی حکم کرنے کے یہاں یہ ہیں کہ ارادہ کیا حضرت نے حکم کرنے کا اور اسی طرح تکبیر کہ یہ مؤید ہے ہمارے مذہب کا کہ تکبیر بھی مثل اذان کے ہے اور یہ خواب حق ہے یعنے سچا ہے مطابق ہے وحی کے یا موافق ہے اجتہاد کے اور انشاء اللہ اسمین تبرک کے لیے ہے شک کے لیے نہیں اور حضرت عمرؓ نے جو کہا کہ دیکھا ہین نے مثل اُس چیز کے کہ دیکھا عبداللہ نے شاید کہ یہ بات اُنھون نے بعد سُننے خواب انکے کے کہی ہو یا مکاشفہ سے خواب اُنکا معلوم کیا ہو اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستحب ہے ہونا موذن کا بلند آواز و خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسرے سال ہجرت کی ہین ہوئی اور بعضون نے کہا اول ہین ◆ ع (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَکَانَ لَا یَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاہُ بِالصَّلٰوۃِ اَوْحَرَّکَہٗ بِرِجْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا نکلا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز صبح کے پس نہ گذرتے تھے ساتھ کسی شخص کے مگر کہ پکارتے اُسکو واسطے نماز کے یا ہلاتے اُسکو ساتھ پانون اپنے کے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جگانا کسی کو نماز کے لیے جائز ہے خواہ پکار کر جگاوے خواہ ہلا کر ◆ ح (وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ یُؤْذِنُہٗ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَوَجَدَہٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَہٗ عُمَرُ اَنْ یَّجْعَلَہَا فِیْ نِدَاءِ الصُّبْحِ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا) اور روایت ہے مالک سے پہونچا اُسکو یہ کہ موذن آیا حضرت عمر کے پاس خبردار کرتا اُنکو واسطے نماز صبح کے پس پایا اُنکو سوتا ہوا پس کہا اُسنے نماز بہتر ہے نیند سے پس حکم کیا اسکو حضرت عمرؓ نے یہ کہ مقرر کر اسکو بیچ اذان صبح کے روایت کی یہ موطا مین **ف** الصلوۃ خیر من النوم پہلے سے صبح کی اذان مین کہنا مسنون تھا اب جو موذن نے حضرت عمر کو یہ کلمہ کہکر جگایا اُنکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہ کلمہ جہان کہنا سنت ہے وہین اسکو کہا کر سوتے کے جگانے کے لیے سوا اذان کے نہ کہا کر یہی مراد ہے اجعلہا فی اذان الصبح سے اور اور بھی احتمالات لوگون نے لکھے ہین مگر یہ توجیہ خوب ہے ◆ (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ اِنَّہٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعد کے سے کہ موذن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبدالرحمن نے حدیث کی مجھکو باپ میرے نے یعنے سعد نے اپنے باپ سے یعنے عمار سے نقل کی عمار نے دادا سعد کے سے کہ اُنکا نام بھی سعد ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہ کہ کردانے دونون انگلیان اپنی بیچ کانون اپنے کے یعنے اذان مین اور کہا تحقیق یہ بہت بلند کرنیوالا ہے آواز تیری کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سعد کے دادا کا بھی نام سعد ہے وہ موذن تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد قبا مین جب تک حضرت صلعم زندہ رہے یہ وہین موذن رہے پھر بعد وفات حضرت صلعم کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سعد کو مسجد قبا سے بلا کر حضرت صلعم کی مسجد کا موذن کیا اسواسطے کہ بلال بعد حضرت صلعم کے اذان کہنی چھوڑ کر شام کے ملک کو چلے گئے تھے پس سعد ہمیشہ موذن رہے حضرت صلعم کی مسجد کے مرتے دم تک پس یہ سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہے اُنکا بیٹا سعد ہے اُنکا بیٹا عبدالرحمن مسطور ہے پس عبدالرحمن روایت کرتا ہے اپنے باپ سے کہ سعد ہے اور وہ اپنے باپ سے کہ عمار بن سعد ہے اور وہ اپنے باپ سے کہ سعد صحابی ہے باپ عمار کا دادا سعد کا اُنکا اور ضمیر ابیہ اور جدہ کی دونون کی لفظ ابی کی طرف پھرتی ہے اور یہ بلند کرنیوالا ہے آواز تیری کو یعنے کانون مین انگلیان رکھکر اذان دینے سے آواز بلند ہوتی ہے شاید اسمین حکمت یہ ہے کہ جب انگلیان رکھ لیتا ہے تو نہین سنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہے زیادہ چلانے کا ◆ ع باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن باب ہے بیچ بیان فضیلت اذان کے اور جواب دینے موذن کے **ف** فضیلت اذان کی بہت آئی ہے حدیثون مین چنانچہ مذکور آگے ہونگی اب کلام اسمین ہے کہ اذان

کبھی افضل ہے یا امامت کرنی مختار یہ ہے کہ اگر جانے کہ حقوق امامت کے تمام بجالاویگا تو امامت افضل ہے ورنہ اذان اور علما نے کلام کیا ہے
اسمین کہ حضرت صلعم نے بھی اذان کہی ہے یا نہین ایک حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے اذان کہی ہے اور بعضون نے معنی یہ کیے ہین
کہ حکم فرما کر کہوائی ہے اسکو تعبیر یون کیا کہ حضرت صلعم نے کہی جیسے کہ کہتے ہین بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنے حکم کیا بنانے کا اور دارقطنی کی
روایت مین تصریح بھی آئی ہے کہ حکم کیا ساتھ اذان کے واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہے اگر کتنے آدمی اذان کہین حرمت واسطے
اول ہی کے ہے یعنے جواب اسکا دینا آتا ہے اور اگر کئی طرف سے اذان سنے واجب ہے جواب دینا موذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجد مین ہو
جواب دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہے اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دے یا نہ دے اسمین دو قول ہین مختار یہ ہے کہ
نہ دے ٭ ح الفصل الاول فصل پہلی (عن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا
یوم القیمۃ رواہ مسلم) روایت ہے معاویہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اذان دینے والے لنبے ہونگے
لوگون سے از روی گردنون کے دن قیامت کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بہت ثواب والے ہونگے اور بعضون نے اسکے یہ معنی کہے
ہین کہ سردار ہونگے موذن اسدن اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ بہت امیدوار ثواب کے ہونگے کیونکہ جو کوئی امید رکھتا ہے کسی چیز کی اونچی
گردن کر کر اسکو دیکھتا ہے پس لوگ اسروز رنج مین ہونگے اور یہ راحت مین منتظر ہونگے اسکے کہ حکم کیا جاوے انکو جنت مین داخل ہونیکا اور
بعضون نے کہا ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری مین ٭ ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا نودی للصلوۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی
التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذان دیجاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہے شیطان واسطے اسکے ہوتی ہے آواز پاد
کی تاکہ نہ سنے اذان کو پس جبکہ ہوچکتی ہے اذان آتا ہے یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہے یہانتک کہ جب ہوچکتی ہے تکبیر
آتا ہے تاکہ خطرے ڈالے درمیان آدمی کے اور دل اسکے کے کہتا ہے یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہے اس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یعنے پہلے شروع
نماز سے قسم یاد کرنے مال کے سے اور حساب اسکے سے اور بیع اور شرا سے یہانتک کہ ہوتا ہے آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف بعضے کہتے ہین کہ گوز مارنا شیطان کا حقیقۃً ہوتا ہے اس لیے کہ وہ بھی جسم رکھتا ہے ہونا اسکا کچھ عجب نہین اور یہ بسبب بھاری ہونے
اذان کے ہے اسپر جیسے کہ گدھے کو بعضے وقت بسبب بوجھ کے یہ حالت ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہے کہ وہ کان مین بھر
جاتی ہے تا آواز اذان کی نہ سنے اسکو مشابہت دی ہے گوز کے ساتھ اسکی برائی بیان کرنیکے لیے اور خطرے ڈالتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اسکے
کے یعنے حائل کرتا ہے انمین اور اسکے دل مین وسوسے اور دل کی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہے کہ سبب اسکا کیا ہے کہ شیطان
قرآن سے اور نماز سے نہین بھاگتا اور اذان سے بھاگتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کلمات اذان مین ایک ہیبت اور عظمت رکھدی ہے
کہ اسکو خوف مین ڈالتی ہے ٭ ع ح (وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسمع مدی صوت المؤذن جن و
لا انس ولا شیء الا شہد لہ یوم القیمۃ رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتے
انتہا آواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگے واسطے اسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے ف مدی کے معنی
نہایت یعنے اخیر کے ہین اور نہایت آواز کی وہ ہے کہ آواز کی بھنک کان مین آوے اور یہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنے والا کیا کہتا ہے اور اگرچہ کافی

یہ بھی تھا کہ کتنے نہیں سنتے آواز موذن کی آخر تک مگر ذکر کرنے مدی بعنی نہایت کے سے یہ فائدہ ہے کہ جو جن اور انس کہ جنکے کان مین بھنک آواز اذان کی بھی پہونچے گی وہ بھی گواہی دینگے پس جو کہ آواز اذان کے پاس سے سنین گے بطریق اولی گواہی دینگے اور اسمین رغبت دلائی ہے موذنون کو آواز بلند کرنے پر تاکہ گواہ اُنکے بہت سے ہون ط ع ح (وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سنو تم موذن کو یعنے آواز اُسکی پس کہو مانند اُس چیز کے کہ کہتا ہے موذن پھر درود بھیجو مجھپر یعنے بعد فراغت کے جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہے اللہ اسپر بسبب اُسکے دس بار پھر مانگو اللہ سے میرے لیے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے یعنے اعلی درجہ ہے بہشت مین نہین لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندون اللہ کے سے اور امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نے کہ مانگا واسطے میرے وسیلہ کہ کیفیت اُس مانگنے کی آگے مذکور ہے واجب ہوئی اُسکے لیے شفاعت میری روایت کی یہ مسلم نے ف مانند اُس چیز کے کہ کہتا ہے موذن یعنے جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو مگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کا جواب اُس طرح دو کہ جو آگے مذکور ہوئیگا اس لیے کہ وہ حدیث گویا مفسر اِسکی ہے اور اسیطرح الصلوۃ خیر من النوم کا جواب بھی بعینہ ندو بلکہ کہو صدقت وبررت وبالحق نطقت یعنے سچ کہا تونے اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتے ہین اُس چیز کو کہ وسیلہ پکڑے بسبب اُسکے طرف ایک چیز کے اور نزدیکی حاصل کرے بسبب اُسکے طرف اُس چیز کے اور جنت کے اُس درجہ کا نام وسیلہ اس لیے کہا گیا کہ جو کوئی اُسمین پہونچتا ہے ہوتا ہے قریب اللہ سبحانہ کے اور پہونچتا ہے دیدار اُسکے کو اور اور درجہ والون کو وہ بزرگیان نہین ملتین کہ جو اُسکو ملتی ہین اور لفظ ارجو از راہ تواضع کے فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلائق کے ہین اور اُس درجہ کو کون پہنچ سکتا ہے سوا حضرت کے پس حقیقت مین یہ کنایہ ہے یقین سے یعنے یقین ہے کہ وہ مجھے ہی ملیگا (وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر جب کہے موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب کہے موذن حی علی الصلوۃ کہے ایک تمہارا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے موذن حی علی الفلاح کہے ایک تمہارا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا لا الہ الا اللہ صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے ف یہان اللہ اکبر شروع اذان مین دو ہی بار ذکر کیا اختصار کے لیے کہ سمجھانے مین یہ بھی کافی ہے اور اسی لیے اشہد ان لا الہ الا اللہ کو بھی ایکبار ذکر کیا اور معنی لا حول کے یہ ہین کہ نہین ہو سکتا بچنا گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یہ کلمہ یہان اس لیے پڑھتے ہین کہ موذن نے جب نماز اور فلاح پر بلایا تو گویا یہ جواب اُسکا دیتا ہے کہ یہ بڑا ایک امر ہے مین ضعیف ہون متحمل اِسکا کب ہو سکتا ہون بغیر مدد مولی کے کہا ہے نووی نے کہ مستحب

ہی جواب دینا موذن کو مانند کہنے اسکے کے مگر حیعلتین مین یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح مین کہ اسکے جواب مین لاحول پڑھے اور یہ جو اسکے جواب مین ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن کہتے ہین اسکی کچھ اصل نہین پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننے والے پر ہی خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینے سے اور مانع یہ ہی کہ پائخانہ مین ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکے کے اور مانع یہ بھی ہی کہ نماز مین ہو پس جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہلے اور کہے صدق دل سے یعنی یہ کلمہ صدق سے کہے یا سبب اذان کہے صدق سے ظاہر تر یہی ہی اور داخل ہوگا بہشت مین بہشت مین تو ہر مومن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہان مراد یہ ہی کہ داخل ہوگا نجات پانے ہوؤنکے ساتھ مگر شرط اسمین یہی ہی کہ زبان سے یہ کہے اور اعتقاد اسکا دل مین رکھے م ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ کہے اُسوقت کہ سنے اذان یعنی بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے اُسکے کے کہے یہ دعا ای اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنی اذان کے اور نماز قائمہ کے دے محمد کو وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت مین اور بزرگی اور پہونچا اُسکو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہی تونے اُسکا واجب ہوتی ہی اُسکے لیے شفاعت میری دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے ف اذان کو دعا اس لیے فرمایا کہ وہ بلاتی ہی طرف نماز اور ذکر کے اور نماز قائمہ کے یعنی ہمیشہ کے کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلۃ کے کہ یہ جملہ پڑھتے ہین والدرجۃ الرفیعۃ یہ کسی روایت مین آیا نہین اور پہونچا اُسکو مقام محمود مین یعنی اُس مقام مین کہ تعریف کیا جاوے صاحب اُسکا سبکی زبان پر اور رشک لیجاوین اُسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہی تمام عالم حیران و سرگردان ہونگے اور کوئی انبیا اور رسولون مین سے ہیبت اور دہشت سے دم نہین مار سکیگا اُسوقت آنحضرت جناب باریتعالی مین حاضر ہوکر دروازہ شفاعت کا کھلوا وینگے اور وعدہ کیا ہی تونے یعنی اس آیت مین عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت مین بعد وعدتہ کے انک لاتخلف المیعاد بھی ہی اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتے ہین حدیث کی کتابون مین نہین م ع ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغِیْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَکَانَ یَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْفِطْرَۃِ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ رَاعِیْ مِعْزًی رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے تھے جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور تھے قصد کرتے سننے اذان کا پس اگر سنتے اذان باز رہتے لوٹنے سے اور اگر نہ سنتے اذان تو لوٹتے پس سنا ایک شخص کو یعنی اُس حالت مین کہ لوٹ کے لیے گئے تھے کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوپر اسلام کے ہی یعنی اسلیے کہ اذان نہین کہتے ہین مگر مسلمان پھر کہا اُسنے گواہ ہوتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو آگ سے یعنی بسبب چھوڑنے شرک کے پھر دیکھا صحابہ نے طرف اُس شخص کے پس ناگہان وہ چرانیوالا تھا بکریون کا روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی عادت شریف یہ تھی کہ کفار کے لوٹنے کو جاتے تو نماز صبح کے وقت تشریف لیجاتے تا امتحان کرین کفر اور اسلام اُنکے کا جیسے کہ کہا انس نے کہ تھے حضرت قصد کرتے سننے اذان کا پس اگر سنتے اذان تو ٹھہر جاتے لوٹنے سے جانتے کہ مسلمان ہین اور اگر اذان نہ سنتے تو لوٹتے پس انتظار اسی لیے تھا کہ مبادا اُسمین مسلمان ہو اور انجانی سے اُسکو اذیت اُس سے پہونچے معلوم ہوا کہ ہونے نہونے اذان کو حضرت صلعم نے علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر ایک قوم اذان کو

ترک کرے تو مستحق قتال کی ہوتی ہے اگرچہ سنت ہے لیکن شعار اسلام سے ہے * ع (وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اسوقت کہ سنے موذن کو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اسکے ہین اور رسول اسکے راضی ہون مین ساتھ اللہ کے از روی رب ہونے کے اور ساتھ محمد کے از روے رسول ہونے کے اور ساتھ اسلام کے از روے دین ہونے کے بخشے جاتے ہین واسطے اسکے گناہ اسکے یعنی چھوٹے گناہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** جسوقت موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اسوقت اس کلمہ کو پڑھے یا بعد تمام ہونے اذان کے مناسب تر اخیر ہی کی بات ہے تاکہ جواب اور کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد اسکے اسکو پڑھے * ع (وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے پھر فرمایا تیسری بار مین واسطے اس شخص کے کہ چاہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہے مکرر فرمایا حضرت نے اس جملہ کو تاکیدا واسطے رغبت دلانے کے نوافل پڑھنے پر درمیان اذان اور تکبیر کے اس لیے کہ دعا نہین رد کیجاتی ہے درمیان ان دونون کے واسطے بزرگی اسوقت کے اور جب وقت بزرگ ہوتا ہے تو ثواب عبادت کا بھی بہت ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ سنت ہے یہ کہ نماز پڑھے درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکھی ہین امام ابو حنیفہ نے نفل پڑھنی پہلے مغرب کے بموجب حدیث بریدہ اسلمی کے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ درمیان دو اذانون کے دو رکعتین ہین سوائے مغرب کے اور جو شخص کہ چاہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ نماز مستحب ہے واجب نہین * ع

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین رواہ احمد وابو داؤد والترمذی والشافعی وفی اخری لہ بلفظ المصابیح) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور موذن امانت دار ہے یا الہی ہدایت کر تو اماموں کو یعنی توفیق دے انکو علم اور عمل کی اور اصلاح کی اور بخش موذنون کو یعنی کمی زیادتی جو انسے ہو جاوے اسکو بخش روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور شافعی نے اور بیچ دوسری روایت شافعی کے ساتھ لفظ مصابیح کے ہے **ف** امام ضامن ہے یعنی اٹھا لیتا ہے اپنے پر کاروبار مقتدیون کے یعنی اٹھا لیتا ہے قرات انسے اور قیام کو بھی اگر رکوع مین امام کے ساتھ ملین اور نگاہ رکھتا ہے افعال نماز کے اور گنتی رکعتون ہیں اور موذن امانت دار ہے کہ اعتماد کرتے ہین انکی آوازون پر لوگ نمازون کے پڑھنے مین اور روزون کے افطار کرنے مین * ع (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذن سبع سنین محتسبا کتب لہ براءۃ من النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان دے سات برس واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے چاہنے مزدوری کے لکھی جاتی ہے واسطے اسکے خلاصی آگ سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجب ربک من راعی غنم فی راس شظیۃ الجبل یؤذن بالصلوۃ ویصلی فیقول اللہ عز وجل انظروا الی عبدی ہذا یؤذن ویقیم الصلوۃ یخاف منی فقد غفرت لعبدی وادخلتہ الجنۃ رواہ ابوداؤد والنسائی) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے راضی ہوتا ہے رب تیرا چرواہے بکریون کے سے بیچ سر ٹکڑے پہاڑ کے اذان دیتا ہے واسطے نماز کے اور نماز پڑھتا ہے پس فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکھو طرف اس بندے میرے کے اذان دیتا ہے

اور ہر بار رکھتا ہی نماز کو یعنے محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی اُسپر ڈرتا ہی مجھسے تحقیق بخشا مین نے بندے اپنے کو اور داخل کرونگا مین اُسکو بہشت
مین روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف چرواہے بکریون کے سے کہ اختیار کی ہی اُسنے کنارہ کشی لوگون سے چوٹی پہاڑ مین اور کہا ابن مالک
نے کہ فائدہ اذان دینے اُسکی کا یہ ہی کہ خبردار کرتا ہی فرشتون اور جنات کو ساتھ داخل ہونے وقت کے اور گواہی دیگی ہر چیز کہ سنیگی اذان اُسکی
اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتھ مسلمانون کے بیچ جماعت اُنکی کے اور مراد اذان سے اعلام عام ہی یعنے اذان اور تکبیر اور بعضون نے کہا
ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑھتے ہین ملائکہ ساتھ اُسکے اور حاصل ہوتا ہی اُسکو ثواب جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہی مجھسے یعنے کرتا ہی یہ واسطے ڈرنے
کے عذاب میرے سے نہ کسی کے دکھانے کے لیے اور اُسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی اذان اور تکبیر کہنی اکیلے کو ۱۲ ع ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی وَحَقَّ مَوْلَاہُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَہُمْ بِہٖ رَاضُوْنَ وَ
رَجُلٌ یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تین شخص ہونگے اوپر ٹیلے مشک کے دن قیامت کے ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالی کا اور حق مالک اپنے کا اور دوسرا
وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے راضی ہین اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہی واسطے پانچون نمازون کے ہر دن اور رات یعنے ہمیشہ
روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف مراد عبد سے مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتھ اُسکے راضی ہین یعنے
بسبب اُسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتون اور آداب نماز کی اور صحت قرارت کی اچھی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثرون کا
ہی کہ جو علم رکھتے ہون اور یہ ٹیلے اُنکو اسلیے ملینگے کہ اُنھون نے روکا تھا نفسون اپنون کو سختیون طاعات پر اُسکے بدلے مین اللہ تعالی یہ خوشبو
کی چیز اُنکو عطا فرماویگا تا لوگون مین اُنکی بزرگی معلوم ہو ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَہٗ
مَدٰی صَوْتِہٖ وَیَشْہَدُ لَہٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّشَاہِدُ الصَّلٰوۃِ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَّیُکَفَّرُ عَنْہُ مَا بَیْنَہُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّقَالَ وَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اذان دینے والا
بخشش کیجاتی ہی واسطے اُسکے موافق نہایت آواز اُسکی کے اور گواہی دیتے ہین واسطے اُسکے ہر تر اور خشک اور حاضر ہونے والے نماز کے
لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے پچیس نمازین اور دور ہوتے ہین اُس سے جو گناہ کہ کیے ہین درمیان دو نمازون کے روایت کی یہ احمد اور
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی نسائی نے قول کل رطب ویابس تک اور کہا نسائی نے یہ بھی اور واسطے اُسکے ہی مانند ثواب
اُس شخص کے کہ نماز پڑھی ف موافق نہایت آواز اُسکی کے یعنے جسقدر آواز بلند کرتا ہی مغفرت بھی اسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو
پہونچاتا ہی یعنے جتنی طاقت تھی اُتنی آواز بلند کی تو مغفرت بھی پوری پاتا ہی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوے
اور اتنے ہون کہ جہانتک آواز اذان کی پہونچے اُسمین بھر جاوین تو سب بخشے جاتے ہین اور مراد رطب سے نامی ہی یعنے جو چیز بڑھتی ہی مثل
آدمی اور نباتات وغیرہ کے اور یابس سے جمادات مراد ہی یعنے پتھر مٹی وغیرہ اور طیبی نے لکھا ہی کہ لفظ وشاہد الصلوۃ عطف کیا گیا ہی
لفظ المؤذن پر یعنے مغفرت کی جاتی ہی موذن کی اور اُسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر نزدیک میرے یعنے ملا علی قاری کے
یہ ہی کہ عطف اُسکا کل رطب پر ہی اُسکو عطف خاص علی عام کہتے ہین اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد کی طرف پھرتی ہی یا موذن کیطرف
اور معنی اخیر جملہ حدیث کے یہ ہین کہ موذن نمازیون کا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بھلی بات کا
باعث ہوتا ہی اُسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنے والے بھلائی کے ۱۲ ع ح (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْنِیْ

اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص
سے کہ کہا کہا مین نے ای رسول خدا کے مقرر کرو مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام اُنکا ہی یعنے کیا مین نے تجکو امام اُنکا اور اقتدا کر تو ساتھ
بہت ضعیف اُنکے کے اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوے اوپر اذان اپنی کے مزدوری روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف اقتدا کر ساتھ
بہت ضعیف اُنکے کے یعنے امامت مین رعایت حال ضعیفون کی کر قرارت اور ارکان ایسے مت ادا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت
چھوڑ دین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذن کو مزدوری لینی اور علما نے لکھا ہی کہ اگر مزدوری یہ ٹھہرا نہ لین اور لوگ آپ سے بقدر حاجت
اُنکی کے بھیج دیا کرین حلال ہوگی پس لائق ہی لوگون کو کہ خبرگیران اُنکے رہین اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ موذن جو عالم نہو ساتھ اوقات
نماز کے تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس بیچ مزدوری لینے کے بطریق اولی نہین مستحق ہونے کا ﴿ ح ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِیُّ
فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا سکھایا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے یہ کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کے یا الٰہی یہ ہی وقت آنے
رات تیری کا اور پیٹھ پھیرنے دن تیرے کا اور آوازین تیرے پکارنے والون کی یعنے موذنون کی پس بخش مجکو روایت کی یہ ابوداؤد نے اور
بیہقی نے دعوات کبیر مین ف ظاہر یہ ہی کہ پڑھی جاوے یہ دعا بعد جواب دینے اذان کے یا اثنائے جواب مین پڑھے اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہی اسپر کہ اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہی ﴿ ع (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا
اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ
عُمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی ابی امامہ سے یا بعضے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا تحقیق بلال نے شروع
کی تکبیر کہنی پس جب کہا انہون نے قد قامت الصلوٰۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اسکو اور فرمایا
بیچ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کے بیچ اذان کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مانند حدیث عمر کے یعنے جو کہ اسی باب مین پانچوین حدیث
گذر چکی ہی حاصل یہ کہ تکبیر کے کلمات کا جواب اُسیطرح دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہنے کے وقت لاحول پڑھی
اور قد قامت الصلوٰۃ کہنے کے وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا ﴿ ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ
الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیری جاتی دعا درمیان
اذان اور تکبیر کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنے ضرور قبول ہوتی ہی دعا اُسوقت پس دعا کیا کرو اُسوقت مین اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ صحابہ نے پوچھا کہ کیا دعا کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سے عافیت دنیا مین اور آخرت مین اور ظاہر اس عبارت سے
عام معلوم ہوتا ہی کہ دعا خواہ متصل اذان کے کرے یا فاصلہ سے لیکن بہتر یہ ہی کہ متصل اذان کے مانگے ﴿ ع ح ﴿ (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِیْ رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائین ہین کہ نہین
رد کیجاتی ہین یا فرمایا کہ کم رد کیجاتی ہین یعنے نہین رد ہوتین ایک دعا نزدیک اذان کے یعنے وقت شروع ہونے اذان کے یا بعد اُسکے اور دوسری
وقت لڑائی کے یعنے ساتھ کفار کے جسوقت کہ ملین بعضے اُنکے ساتھ بعضے کے یعنے جب آپسمین قتل وقتال شروع ہو جاوے اور ایک روایت
مین ہی بجاے وقت لڑائی آخر تک کے یہ الفاظ اور نیچے مینہہ کے یعنے مینہہ مین کھڑا ہو کر دعا کرے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے مگر دارمی نے

نہیں ذکر کیا لفظ وتحت الطر کا (وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللّٰہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یارسول اللہ تحقیق اذان دینے والے بزرگی رکھتے ہیں ہمپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیسا کہ کہتے ہیں موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنے جواب اذان کے سے پس سوال کر یعنے جو چاہے دیا جاویگا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف بزرگی رکھتے ہیں ہمپر یعنے بہ نسبت ہمارے انکو بسبب اذان کے ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے پس کیا فرماتے ہو ہمکو کہ بسبب اسکے لاحق ہوں ساتھ انکے یہ عرض انھوں نے کی آگے حضرت کے حضرت نے جواب فرمایا کہ جسطرح موذن کہے تو بھی اسیطرح کہ یعنے مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت لاحول پڑھ جیسے کہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجھے مثل اصل ثواب انکے کے پھر دعا کرنے کو زیادہ جواب سے جو فرمایا اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ اگر جواب موذن کا دیگا بعد اسکے دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بھی جواب اذان کا کہے تا ثواب اذان کا پاوے بخلاف اسکے کہ مشہور ہے لوگوں میں کہ وقت حاصل ہونے اجابت فعلی کے اجابت قولی درکار نہیں ٭ ح

الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوٰۃ ذہب حتی یکون مکان الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلثین میلا رواہ مسلم) روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہے اذان نماز کو بھاگ جاتا ہے یہانتک کہ پہونچتا ہے مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سے چھتیس کوس ہے روایت کی یہ مسلم نے ف مراد شیطان سے جنس شیطان ہے یعنے سب یا سردار انکا ظاہر یہی ہے اور حاصل اسکے مابعد کا یہ ہے کہ شیطان مصلی سے اسقدر دور ہو جاتا ہے کہ جتنا روحا مدینہ سے دور ہے اور مراد راوی سے ابوسفیان طلحہ بن نافع ہے کہ راوی ہے جابر سے ٭ ع (وعن علقمۃ بن وقاص قال انی لعند معاویۃ اذ اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال مؤذنہ حتی اذا قال حی علی الصلوٰۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ فلما قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ذلک رواہ احمد) اور روایت ہے علقمہ بن وقاص سے کہ کہا تحقیق تھا میں نزدیک معاویہ کے ناگاہ اذان دی موذن انکے نے پس کہا معاویہ نے جیسا کہ کہا انکے موذن نے یہانتک کہ جسوقت کہا موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ جب کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچھے اسکے جو کچھ کہا موذن نے پھر کہا معاویہ نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسیطرح ف کہا طیبی نے کہ لفظ العلی العظیم زیادتی نادر ہے روایات میں ٭ ع (وعن ابی ہریرۃ قال کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال مثل ہذا یقینا دخل الجنۃ رواہ النسائی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑے ہوئے بلال اذان کہنے لگے پس جب چپکے رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے مانند اسکے یقین سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ نسائی نے ف جو شخص کہ کہے مانند اسکے یعنے خواہ جواب دینے اذان کے میں کہے یا اذان دینے میں یا مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل ہونے جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات پانے والوں کے ٭ ع (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا وانا رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سنتے موذن کو کہ شہادتین پڑھتا ہے فرماتے اور میں بھی اور میں بھی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتے وانا وانا یعنے جیسے تو گواہی دیتا ہے میں بھی گواہی دیتا ہوں اور دو بار لفظ انا کا کہنا واسطے

جواب شہادتین سکے ہو اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت بھی مکلف تھے گواہی دینے کے اپنی رسالت پر مانند تمام امت کے پھر اختلاف ہے اسمین کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کے دیتے تھے یا فرماتے تھے واشہد انی رسول اللہ صحیح یہی ہے کہ حضرت مثل گواہی ہماری کے گواہی دیتے تھے جیسے کہ اوپر حدیث مین حضرت معاویہ سے گذرا کہ انھون نے موذن کو جواب دینے مین واشہد ان محمدا رسول اللہ کہا اور پھر کہا کہ مین نے حضرت سے یون ہی سنا ہے اور تطبیق دونون حدیثون مین یہ ہے کہ کبھی اس طرح فرماتے ہونگے کبھی اس طرح ہو ع (وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن ثنتی عشرۃ سنۃ وجبت لہ الجنۃ وکتب لہ بتأذینہ فی کل یوم ستون حسنۃ ولکل اقامۃ ثلثون حسنۃ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوتی ہے واسطے اسکے بہشت اور لکھی جاتی ہین واسطے اسکے بسبب اذان دینے اسکے کے ہر روز مین یعنی بدلے ہر اذان کے ساٹھ نیکیان اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیان روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف تکبیر کا ثواب بہ نسبت اذان کے آدھا شاید اس لیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنے حاضرین ہی کے لیے ہوتی ہے اور اذان غائبین اور حاضرین دونون کے لیے یا اذان مین محنت زیادہ ہوتی ہے اور تکبیر مین کم ۔ ع (وعنہ قال کنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے انھین ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے گئے ساتھ دعا مانگنے کے وقت اذان مغرب کے روایت کی یہ بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے ف شاید کہ دعا وہ ہے جو حدیث ام سلمہ کی مین اوپر گذری یعنی اللہم ہذا اقبال لیلک آخر تک

باب فی بیان بعض احکام الاذان

باب باب ہے بیچ بیان کرنے بعضے احکام اذان کے الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت متفق علیہ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہے رات سے پس کھاؤ اور پیو یہانتک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نے اور تھا ابن ام مکتوم آدمی اندھا نہین اذان دیتا تھا یہان تک کہ کہا جاتا تھا اسکو صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کے دو موذن تھے ایک پہلے فجر کے رات سے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کے پس شافعیہ کے نزدیک دو موذن مقرر کرنے سنت ہین کہ ایک پہلے فجر کے آدھی رات اخیر مین اذان دے اور دوسرا بعد فجر کے اول وقت مین اور حنفی کہتے ہین کہ پہلا موذن سحر کے لیے یا تہجد کے لیے تھا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے منع فرمایا اذان سے پہلے فجر کے پس اسی لیے انکے یہان رات سے اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تو نے یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہے کہ جب ابن ام مکتوم بعد ہونے صبح کے اذان دیتے تھے تو اس وقت تک کھانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہ کہ معنی اصبحت کے یہان یہ ہین کہ صبح نزدیک پہونچی اسکو مبالغۃ اصبحت کہا ۔ ح (وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعنکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق رواہ مسلم ولفظہ للترمذی) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کھانے تمھارے سے اذان بلال کی یعنی اس لیے کہ وہ رات سے اذان کہتا ہے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب ولیکن فجر پھیلی ہوئی بیچ کنارے کے یعنی صبح صادق روایت کی یہ مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے ترمذی کے ہین (وعن مالک بن الحویرث قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما رواہ البخاری) اور روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین اور بیٹا چچا میرے کا پس فرمایا حضرت نے جس وقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم مین سے بڑا تمھارا روایت کی یہ بخاری نے ف شاید کہ یہ دونون علم دین مین برابر تھے انھین سے بڑے کو امامت کے لیے فرمایا یا مراد اکبر سے افضل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اذان مین شرط نہین ہے لیکن

چاہیے یون کہ موذن عالم ہو ساتھ اوقات نماز کے اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کے صحیح کہے ع (وعنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی واذا حضرت الصلوٰۃ فلیؤذن لکم احدکم ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیہ) اور روایت ہے انھین مالک سے کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلعم نے نماز پڑھو جسطرح دیکھتے ہو تم مجکو نماز پڑھتے اور جب وقت ہو نماز کا پس چاہیے کہ اذان کہے تم مین سے ایک تمھارا پھر امام ہو تم مین سے بڑا تمھارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بڑا تمھارا یعنے بڑا علم مین ہو یا سن مین اور مراد علم سے علم احکام نماز کا ہے اور مراد سن سے وہ سن ہے کہ اسلام مین بسر ہوا ہو یعنے جسکو اسلام لائے بہت دن ہوے وہ حکماً بڑا ہے اُس سے کہ پیچھے اُسکے اسلام لایا واقع مین اگرچہ چھوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسے کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہے ع (وعن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر سار لیلۃ حتی اذا ادرکہ الکری عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فلما تقارب الفجر استند بلال الی راحلتہ موجہ الفجر فغلبت بلالا عیناہ وھو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابہ حتی ضربتھم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولھم استیقاظا ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال فقال بلال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فاقتادوا رواحلھم شیئا ثم توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام الصلوٰۃ فصلی بھم الصبح فلما قضی الصلوٰۃ قال من نسی الصلوٰۃ فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللہ تعالی قال واقم الصلوٰۃ لذکری رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرے جہاد خیبر کے سے چلے رات کو یہان تک کہ جسوقت پہونچی حضرت کو اونگھ اُترے آخر رات کو آرام کے لیے اور فرمایا بلال کو حفاظت کر واسطے ہمارے رات کی یعنے صبح ہووے تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑھی بلال نے اُسقدر کہ مقدر کی گئی تھی واسطے اُسکے یعنے تہجد کی نماز جتنی ہو سکی پڑھی اور سو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اُنکے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نے اونٹ اپنے سے مُنھ کر کر طرف فجر کے یعنے جگہ فجر کے کہ مشرق ہے تا صبح ہووے تو جگاوین پس غالب ہوئین بلال پر آنکھین اُنکی یعنے سو گئے اور وہ تھے تکیہ لگائے ہوے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسول خدا صلعم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحابون سے یہان تک کہ پہونچی اُنکو گرمی دھوپ کی پس ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گھبرائے رسول خدا صلعم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا تجھے یعنے کیون سو گیا پس کہا بلال نے غالب ہوئی نفس میرے پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمھارے پر یعنے نیند فرمایا کھینچ لے چلو یعنے اونٹ اپنے یہان سے پس کھینچے اُنھون نے اونٹ اپنے تھوڑی دور پھر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑھائی حضرت نے اُنکو صبح کی پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز یعنے بسبب نیند وغیرہ کے پس چاہیے کہ پڑھے نماز جسوقت یاد کرے اُسکو پس تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنے یاد کرنے نماز میری کے روایت کی یہ مسلم نے ف خیبر مدینے سے تین منزل ہے سنہ سات مین حضرت صلعم نے اُنکو گھیرا اور کچھ اوپر دس روز مین فتحیاب ہوے اور حضرت صلعم نے وہان جو قضا نہ پڑھی اور سواریون کے کھینچنے کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تھا بیچ بیان کرنے سبب اسکے کے اختلاف کیا ہے علما نے حنفی کہ وقت طلوع کے قضا پڑھنے کو منع کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ آفتاب بلند ہو جاوے اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوے اور شافعی کہ قضا اُسوقت مین جائز رکھتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ وہ جگہ شیطان کی تھی جیسا کہ دوسری روایت مین مذکور ہے اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر کہے ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان نماز قضا مین نہین مذہب شافعی بموجب قول جدید کے یہی ہے لیکن معتمد اُنکے علما کے نزدیک بموجب مذہب قدیم کے یہ ہے کہ اذان کہے نماز قضا کے لیے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے قضا پڑھی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کے یعنے اُسی شب کی صبح مین ساتھ اذان اور تکبیر کے اور شیخ ابن الہمام

اس باب میں حدیثیں مسلم اور ابوداؤد وغیرہ سے لائے ہیں اور کہا کہ جو کچھ مسلم سے اس قصہ میں آیا ہے کہ حضرت صلعم نے امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہیں رکھتا کیونکہ صحیح ہوا ہے حضرت صلعم سے کہ ساتھ اذان اور تکبیر کے نماز ادا کی پس معنی فاقام الصلوٰۃ کے اس حدیث میں یہ ہیں کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کے اور یہاں ایک اور اشکال وارد ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آنکھیں میری سوتی ہیں لیکن دل بیدار رہتا ہے پس باوجود دل بیدار رہنے کے کیا سبب تھا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہ ہوئے جواب اسکا یہ ہے کہ دریافت کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکھوں کا ہے پس آنکھیں سوتی تھیں طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تھا پھر اگر کوئی کہے کہ ساتھ کشف یا وحی یا الہام کے کیوں نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ فعل باریتعالیٰ کا ہے اسمیں بھی حکمت تھی کہ احکام قضا کے معلوم ہونے ۴ ع ح (وعن ابی قتادۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ کھڑے ہو تم یہاں تک کہ دیکھو تم مجھکو کہ نکلا حجرہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقہا نے لکھا ہے کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الصلوٰۃ کہے اسوقت مقتدی کھڑے ہو ویں شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت صلعم کا اسیوقت ہوتا ہو گا م ح (وعن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْہَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْہَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَہُوَ فِی الصَّلٰوۃِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور لازم ہے تمھیں آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو پیچھے بعد فراغ امام کے اُسکو ادا کرو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ بھی آیا ہے پس تحقیق ایک تمھارا جسوقت کہ قصد کرتا ہے طرف نماز کے پس وہ نماز میں ہے یعنی حکماً اور ثواباً ف لکھا ہے علما نے کہ علامت سبکی عقل اور غفلت کی ہے دوڑنا واسطے نماز کے اگر جلدی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ تکبیر اولی پاوے تو پہلے سے مستعد ہونا چاہیے تھا شتابی کہ محمود ہے یہ ہے یہ حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی نے لکھا کہ اختلاف کیا ہے علما نے کہ جو کوئی ڈرتا ہو فوت ہونے تکبیر اولی کے سے وہ جلدی کرے یا نہیں پس کہا ہے بعضوں نے کہ جلدی کرے کیونکہ حضرت عمرؓ نے سنی تکبیر بقیع میں پس جلدی کی طرف مسجد کے اور بعضوں نے اختیار کیا ہے یہ کہ چلے وقار سے بموجب اس حدیث کے کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہے نماز کا پس وہ نماز ہی میں ہے اور یہ بات جب ہے کہ نہ واقع ہوا اس سے تقصیر یعنی اگر دانستہ دیر کریگا یہ بات نہیں حاصل ہونے کی انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ جلدی کرے ساتھ وقار کے نہ ساتھ دوڑنے کے تا عمل حدیث پر بھی ہوا اور ثواب تکبیر اولی کا بھی ہاتھ سے نجاوے اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہے اگر جانتا ہے کہ اگر جلدی نہ کرونگا تو امام سلام پھیر دیگا اس صورت میں بھی جلدی کر کر شریک ہووے امام کے ساتھ (وہٰذا الباب خالٍ عن الفصل الثانی) اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ وَوَکَّلَ بِلَالًا اَنْ یُّوْقِظَہُمْ لِلصَّلٰوۃِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتَّی اسْتَیْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْہِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْکَبُوْا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ وَقَالَ اِنَّ ہٰذَا وَادٍ بِہٖ شَیْطَانٌ فَرَکِبُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ ثُمَّ اَمَرَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْزِلُوْا وَاَنْ یَّتَوَضَّؤُا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ یُّنَادِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَوْ یُقِیْمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰی مِنْ فَزَعِہِمْ فَقَالَ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّہَا اِلَیْنَا فِیْ حِیْنٍ غَیْرِ ہٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَہَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَیْہَا فَلْیُصَلِّہَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْہَا فِیْ وَقْتِہَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ اَتٰی بِلَالًا وَّھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُھَدِّئُہٗ کَمَا یُھَدَّأُ الصَّبِیُّ حَتّٰی نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا) روایت ہی زید بن اسلم سے کہا کہ اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کے راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہ کہ جگا وے اُنکو واسطے نماز کے پس سو گیا بلال یعنے تھوڑی دیر کے بعد بسبب غلبہ نیند کے اور سو گئے لوگ یہان تک کہ جاگے اس حال مین کہ تحقیق طلوع ہوا اُنپر آفتاب پس جاگے لوگ یعنے پہلے حضرت جاگے پھر اور اصحاب پس تحقیق گھبرائے یعنے بسبب فوت ہونے نماز کے پس حکم کیا اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سوار ہووین یہان تک کہ نکلین اُس جنگل سے اور فرمایا تحقیق یہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوئے یہان تک کہ نکلے اُس جنگل سے پھر حکم کیا اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اُترین اور وضو کرین اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہے واسطے نماز کے اور تکبیر کہے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لوگون کے یعنے قضاء صبح کی جماعت سے ادا کی پھر پھرے یعنے نماز سے اور دیکھی گھبراہٹ اُنکی پس فرمایا یعنے تسلی کے لیے ای لوگو تحقیق اللہ نے قبض کی تھین اروا حین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پھیرتا اُنکو طرف ہمارے بیچ غیر اُسوقت کے یعنے پہلے اُسوقت سے کہ آفتاب نہ نکلا ہوتا پس جسوقت کہ سو وے ایک تمہارا غافل ہوکر نماز سے یا بھول جاوے نماز پھر گھبراوے طرف اُسکے پس چاہیے کہ پڑھے اُسکو جیسا کہ تھا پڑھتا اُسکو وقت اُسکے مین یعنے ساتھ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کے ادا کرے پھر التفات کی رسول خدا صلعم نے طرف ابی بکر صدیق کے پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا پس تکیہ لگوایا اُسکو پھر بڑی دیر تک تھپکتا رہا اُسکو جیسے تھپکا جاتا ہی لڑکا یہان تک کہ سویا پھر پکارا رسولخدا صلعم نے بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا صلعم کو مانند اُس چیز کے کہ خبر دی تھی رسول خدا صلعم نے ابوبکر کو پس کہا ابوبکر نے گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا کے ہو روایت کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے ف بیچ راہ مکہ کے اس سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان خیبر اور مدینہ کے ہوا تھا اور یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مین اور لفظ او کان ینادی للصلوۃ او یقیم مین بمعنی جمع کے ہی مانند واو کے یعنے اذان اور تکبیر دونون کا حکم کیا او شک کے لیے ہی مگر افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ مؤید ہی اُسکی روایت ابوداؤد کی انہ صلعم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تھا پڑھتا وقت اُسکے مین ظاہر اُسکا دلالت کرتا ہی اُسپر کہ جہر کرے نماز جہریہ مین اور سر کرے نماز سریہ مین لیکن اسمین بعضے علماے حنفیہ نے اختلاف کیا ہی کہ قضا مین چپکے ہی پڑھنا واجب ہی اور معنی اضجعہ کے اسندہ ہین یعنے تکیہ لگوایا بلال کو جیسے پہلے حدیث مین گذرا ہی کہ بلال اونٹ سے تکیہ لگا کر سو رہے اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث مین پہلے تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالی کے اس جملہ مین ان اللہ قبض ارواحنا اور پھر نسبت کیا اُس غفلت کو طرف شیطان کے جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ یہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنے ارادہ کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنے نیند اور نسیان کا اُنمین پس قادر کیا شیطان کو اُس چیز کے کرنے پر کہ غفلت اور نیند پیدا کرے قسم تھپکنے وغیرہ سے اور اس حدیث مین اظہار معجزے کا ہی کہ حضرت صلعم نے حال بلال کا بیان فرمادیا اس لیے حضرت ابوبکرؓ نے تصدیق اُسکی کی کہ اشہد آخر تک کہا ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِیْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صِیَامُھُمْ وَصَلٰوتُھُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنوں موذنون کے واسطے مسلمانون کے روزے اُنکے اور نماز اُنکی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنون کے یعنے ثابت ہین موذنون کے ذمہ دو چیزین مسلمانون کی تا احتیاط کرین اُنکی وہ دو چیزین یہ ہین روزے اُنکے اور نماز اُنکی کہ اُنکی اذان پر روزہ افطار کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین حاصل یہ کہ موذنون کو چاہیے کہ رعایت وقت کا لحاظ رکھین تا لوگون

کی ان دو چیزون مین خلل نہ آوے ۞ ع ح **باب المساجد و مواضع الصلوۃ** باب ہی بیچ بیان مسجدون کے اور جگہون نماز کے ف
مراد جگہون نماز سے یہان وہ جگہ ہین کہ نماز انمین مکروہ ہووے یا نہ مکروہ ہووے چنانچہ بیان انکا حدیثون مین آویگا اور بیچ فضایل مسجد کے حدیثین
بہت آئی ہین کچھ انمین سے تو مشکوۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچھ اور کتابون مین ہین چنانچہ ترجمہ بعض انکی کا بھی لکھا جاتا ہی تا مسلمان اسکی بزرگی معلوم
کر کر عبادت کرنی اسمین غنیمت جانین آیا ہی کہ ابوذر نے اپنے بیٹے سے کہا ای بیٹے میرے چاہیے کہ ہووے مسجد گھر تیرا اسلیے کہ تحقیق مین نے سنا ہی
رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مسجدین گھر متقیون کے ہین پس جسکا ہووے مسجد گھر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطے اسکے راحت اور رحمت کا اور
گذرنیکا پل صراط پر سے طرف جنت کے اور عبدالرحمن بن معقل سے روایت ہی کہ ہم حدیث کیے جاتے تھے کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سے بچنے کے
لیے اور حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ مسجدین گھر اللہ کے ہین زمین مین اور حق ہی زیارت کیے گئے پر یہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کرنیوالے اپنے کا یعنے اللہ
زیارت کیا گیا ہی اور جانیوالا اسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد مین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہین جگہ پکڑتا ہی آدمی
مسجد مین واسطے نماز کے یا واسطے ذکر اللہ کے مگر کہ اللہ تعالی نظر کرتا ہی طرف اسکے ساتھ مہربانی اور رحمت کے جیسے کہ نظر مہربانی اور رحمت کی کرتے ہین
اہل غایب کے جبکہ آتا ہی انپر غایب انکا اور بعضی حدیثون مین جو جگہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی وہ اس صورت مین ہی کہ ایک جگہ خاص مسجد مین مقرر
کرے اسطرح کہ نہ بیٹھے اور جگہ سوا اسکے پس یہ منع ہی اگرچہ واسطے ذکر اللہ کے یا نماز کے ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور یہ جو حدیثین جگہ
جگہ پکڑنے کے فضائل مین آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہ سکونت کی ٹھہراوے نماز کے لیے اور ذکر کے لیے نہ واسطے اور غرض کے اغراض دنیویہ سے
اور حظوظ نفسیہ سے ۞ ح ع **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا
وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ) روایت ہی ابن عباسؓ
سے کہا جب داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنے دن فتح مکہ کے دعا کی بیچ کونون اسکے کے سب کونون مین یعنے چارون
کونون مین اور نہین پڑھی نماز یہانتک کہ نکلے اسمین سے پس جبکہ نکلے پڑھین دو رکعتین سامنے کعبے کے اور فرمایا یہ ہی قبلہ روایت کی یہ بخاری
نے اور روایت کی مسلم نے انھین ابن عباس سے کہ نقل کی انھون نے اسامہ بن زید سے ف یہ ہی قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا اور
بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونے کے جانب اسکے قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہونے کا اور یہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی آگے کی جانب
ہی اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہین اور نہ یہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سے معتبر ہی اور اندر نماز درست نہین جیسے کہ امام
مالک کہتے ہین بیچ نماز فرض کے اور سب اہل علم کے نزدیک جائز ہین نفل پڑھنی کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمرؓ کے اور اختلاف
کیا ہی بیچ فرض کے پس گئے ہین جمہور طرف جواز کے اور منع کیا ہی اس سے مالک اور احمد نے ۞ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَ
مَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ
وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے
کعبہ مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نے یا عثمان نے کعبہ حضرت صلعم پر یعنے تا لوگ ہجوم نکرین
اور ٹھہرے حضرت صلعم اسمین یعنے اور دعا مین مشغول رہے عبداللہ بن عمر کہتے ہین کہ مین نے پوچھا بلال سے جسوقت کہ نکلے بلال یا حضرت
کعبہ سے باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے کعبہ مین پس کہا بلال نے کیا ایک ستون بائین اپنے اور کیے دو ستون

واسطے اپنے اور تین ستون پیچھے اپنے اور تھا خانہ کعبہ اسدن چھ ستونون پر یعنے اب تین ستون آگے پھر نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی اور پہلی حدیث سے کہ ابن عباس نے اسامہ
سے روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے نماز نہین پڑھی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ جب کعبہ مین داخل ہوئے اور دروازہ
بند کیا اور دعا مین مشغول ہوئے پس دیکھا اسامہ نے دعا مانگتے پھر وہ بھی دعا مین مشغول ہوگئے کسی کعبہ کے کونے مین اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور کونے مین تھے اور بلال قریب تھے آنحضرت صلعم کے آنحضرت صلعم نے جو نماز بعد دعا کے پڑھی انھون نے نماز مین دیکھا اور اسامہ نے
نہ دیکھا اسلیے کہ دور تھے اور دعا مین مشغول تھے اور نماز بھی ہلکی تھی اور دروازہ بند تھا اور یہ بھی آیا ہی کہ حضرت صلعم نے اسامہ کو باہر
بھیجا تھا پانی لاوین دیوار کی تصویرون کے مٹانے کے لیے پس ہو سکتا ہی کہ آنحضرت صلعم نے نماز اس عرصہ مین پڑھی ہو پس مختار
ثابت کرنا ادائے نماز کا ہی نہ نفی اسکی ۱۲ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ
مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری مین
کہ یہ ہی یعنے مسجد نبوی مین بہتر ہی ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سوا مسجد حرام کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوا
مسجد حرام کے کہ اسمین بہ نسبت اور مسجدون کے لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے اسجگہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہ ہوتا ہی
اسمین چار قول ہین ایک یہ کہ وہ سارا حرم ہی اور دوسرا یہ کہ وہ مسجد جماعت ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہی کلام اصحاب ہمارے سے اور اسی کو اختیار
کیا ہی بعض شافعیہ نے بھی اسلیے کہ اصحاب ہمارے نے کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتھ فرائض کے نہ نوافل کے اور تیسرا یہ ہی کہ وہ مکہ ہی
اور اختیار کیا ہی اسکو بعض علما نے بسبب اس حدیث ابن ماجہ کے وصلوٰۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنے نماز مکہ مین مضاعف ہی لاکھ درجہ چوتھا یہ کہ وہ
کعبہ ہی یہ بعید ہی سب قولون مین ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِیْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو تم کجاوون کو مگر طرف
تین مسجدون کے یعنے سفر نہ کرو مگر طرف تین مسجدون کے مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنے بیت المقدس اور مسجد میری یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے ف
ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ منع کیا حضرت صلعم نے اختیار کرنے سفر ہر جگہ کے سے کہ سوائے ان تین جگہون کے ہی کہ پروردگار تعالی نے بسبب زیادتی
بزرگی کے انکو ممتاز اور مخصوص کیا ہی لیکن مقصود یہ ہی کہ بطور تقرب اور عبادت کے سوائے ان مواضع کے قصد نہ کرین اور سفر نہ کرین اور اگر کچھ
حاجت پڑے مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادائے حقوق وغیرہ کے یہ بات اور ہی اور سفر ساتھ اس قصد کے جائز ہی لیکن سفر کرنے مین واسطے زیارت
قبور صالحین کے اور واسطے پہونچنے کے مواضع متبرکہ مین اختلاف ہی بعضے مباح کہتے ہین اور بعضے حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نے
یہ معنی کہے ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کے سوائے ان تین جگہون کے درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدون کے واجب نہین ہوتا
وفا اسکا اور بعضون نے کہا ہی کہ کلام مساجد مین ہی یعنے کسی مسجد کے لیے سوائے ان تین مسجدون کے سفر جائز نہین اور اور مواضع سوائے مسجدون
کے خارج ہین مفہوم اس کلام کے سے اور کہتا ہی بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہون کا اور سفر انکے کا ہی کہ متبرک
ترین مقامات کے ہین یعنے اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کے اور بغیر انکے مشقت کھینچنی بیفائدہ ہی نہ یہ کہ سفر سوائے ان تین جگہون کے
درست نہین ۱۲ ح ۱۲ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے بیچ بیان معنون اس حدیث کے لکھا ہی ترجمہ انکے
کلام کا بعینہ کیا جاتا ہی کہتا ہون مین تھے اہل جاہلیت قصد کرتے تھے مکانات معظمہ کا کہ اپنے گمان مین ان مکانات کو بزرگ جانتے تھے

اور زیارت کرتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے اور اسطرح کے قصد کرنے مین اور بزرگی جاننے مین تحریف اور فساد اعتقاد ہی کہ نہین پوشیدہ و پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد قاتلہ ملجاوین غیر شعائر ساتھ شعائر کے اور نہو جاوے وسیلہ واسطے عبادت غیر اللہ کے اور حق نزدیک میرے یہ ہی کہ قبر اور جگہ بندگی کرنے کسی ولی کی اولیا مین سے اور کوہ طور سب یہ برابر ہین نہی مین یعنے ان سب چیزون کی طرف سفر نہ کرے انتہی ✤ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان گھر میرے کے اور منبر میرے کے ایک باغ ہی باغون بہشت کے سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کوئی عبادت کریگا اس جگہ مین کہ درمیان گھر میرے کے اور منبر میرے کے ہی پہونچیگا طرف باغ کے باغون بہشت کے سے اور جو کوئی لازم کریگا عبادت نزدیک منبر کے پہونچیگا دن قیامت کے حوض کوثر میرے سے اور کہا امام مالک نے کہ حدیث باقی ہی ظاہر اپنے پر اور روضہ یعنی ٹکڑے کے ہی یعنے یہ جگہ ایک ٹکڑا ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سے اور پھر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کے اور کہا توربشتی نے کہ نام رکھا گیا ہی اس جگہ کا روضہ اسلیے کہ زیارت کرنے والے حضرت کی قبر کے اور وہان کے رہنے والے ملائکہ اور جن و انس ہمیشہ مشغول رہتے ہین اسمین عبادت اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہی دوسری پس اسلیے روضہ کہا جیسا کہ حلقون ذکر کے کو ریاض جنت فرمایا ✤ ع س (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ کُلَّ سَبْتٍ مَاشِیًا وَّرَاکِبًا فَیُصَلِّیْ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادے بھی اور سوار بھی پس نماز پڑھتے اسمین دو رکعتین ف قبا نام ایک جگہ کا ہی تین کوس پر مدینہ منورہ سے حضرت جبکہ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین تشریف لائے مدینہ کے داخل ہونے سے پہلے ایک مسجد اسمین بنائی اسکو مسجد قبا کہتے ہین پس اسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجا کر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو پڑھتے تھے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کے سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجر نے کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھنی قبا مین مانند عمرہ کے ہی اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ دو رکعتین پڑھنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میرے اس سے کہ جاؤن مین بیت المقدس دوبارا اگر جانین لوگ اس ثواب کو کہ قبا مین ہی البتہ مارین طرف اسکے جگر اونٹون کے یعنے دور دراز سے مشقت سفر کی اٹھا کر آوین ✤ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب زیادہ مکانون کے شہرون مین طرف اللہ کے مسجدین انکی اور بہت مبغوض مکانون شہرون کے طرف اللہ کے بازارین انکی روایت کی یہ مسلم نے ف مسجدین جگہہ عبادت کی ہین اسلیے اللہ تعالی دوست رکھتا ہی انکو یعنے مسجد والون کو خیر پہونچاتا ہی اور بازار جگہہ افعال شیاطین کی ہی یعنے حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جھوٹھ کی اسلیے انکو مبغوض رکھتا ہی یعنے انکے رہنے والون کو برائی پہونچاتا ہی یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ بتخانے اور شراب خانے اور چکلے بدتر ہین بازار سے انکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہ کہ بازارون کے رکھنے کے لیے شارع کی طرف سے حکم ہی اور ان چیزون کے رکھنے کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکھنی جائز ہین انمین بازار مبغوض تر ہی ✤ ع (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بنا دیوے واسطے خدا کے مسجد بناتا ہی اللہ واسطے اسکے گھر بہشت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے خدا کے یعنے خالص اسی کے رضامندی کے لیے بنا دے نہ واسطے دکھلانے سنانے لوگون کے اسی لیے کہا گیا ہی کہ جب لکھے نام اپنا مسجد پر

یہ دلیل ہے اوپر عدم اخلاص اسکے کے اور کہا طیبی نے کہ تنکیر مسجداً مین تقلیل کے لیے ہے یعنے اگرچہ چھوٹی مسجد بناوے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے
کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گھونسلے تیتر کے یہ مبالغہ ہے خردی اور تنگی مین ✽ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا
الی المسجد او راح اعد اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلما غدا او راح متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ جاوے اول روز مین طرف مسجد کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہے اللہ واسطے اسکے مہمانی اسکی بہشت مین سے جب جاوے اول
روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اشارہ ہے اسپر کہ گویا مسجد خانہ خدا ہے ضیافت کرتا ہے وہ زیارت کرنے والون
اپنے کی اور محروم نہین چھوڑتا مسجد مین جانے کے وقت جو کتنی نیتین کرنی چاہیین اُنہین سے ایک یہ بھی ہے چنانچہ بیان اسکا اول کتاب
مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کے تفصیل سے ہو چکا ہے ✽ح (وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعظم الناس اجرا فی الصلوۃ ابعدہم فابعدہم ممشی والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیہا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام متفق علیہ
اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگون مین سے ازروے ثواب کے بیچ نماز کے جو دور انکا ہے پس
دور انکا ازروے چلنے کے یعنے جتنا گھر دور ہوگا مسجد سے اتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ منتظر ہو نماز کا یہانتک کہ نماز پڑھے ساتھ
امام کے بڑا ہے ازروے ثواب کے اُس شخص سے کہ نماز پڑھے پھر سو رہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی تاخیر کرے نماز کو
تاکہ پڑھے اُسکو ساتھ امام کے ثواب بہت پاتا ہے اُس سے کہ پڑھکر سو رہے اور انتظار امام کا نہ کرے اگرچہ وقت مختار ہی مین پڑھے اور اگر کوئی
چھوٹی جماعت کے ساتھ پڑھ لے یا اُسکے ساتھ پڑھے کہ حق امامت کا نہین رکھتا ہے اور دوسرا انتظار جماعت کثیر کا کرے اور ساتھ اُسکے
ادا کرے کہ حق امامت کا اُسکا ہے اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہے پہلی سے خصوصاً کہ یہ بسبب کسل کے کرے ✽ح (وعن جابر قال خلت
البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب
المسجد قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب آثارکم رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہا
کہ خالی ہوئے گھر گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اُٹھ آوین نزدیک مسجد کے پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا انکو
حضرت صلعم نے کہ پہونچا ہے مجکو یہ کہ تم ارادہ رکھتے ہو کہ نقل کرو یعنے اُٹھ آؤ نزدیک مسجد کے کہا اُنھون نے کہ ہان اے رسول خدا کے تحقیق ارادہ
کیا ہم نے یہ پس کہا اے بنی سلمہ ٹھہرے رہو اپنے گھرون مین لکھے جاوینگے نقش قدم تمہارے کے ٹھہرے رہو اپنے گھرون مین لکھے جاوینگے
نقش قدم تمہارے کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بنو سلمہ قبیلہ ہے انصار مین سے وہ حضرت صلعم کی مسجد سے دور رہتے تھے جب گرد مسجد کے
کچھ گھر خالی ہوئے بسبب مرجانے رہنے والون اُنکے کے یا اور جاے جا رہنے کے تو اُنھون نے آرزو کی مسجد کے پاس آرہنے کی حضرت نے
اُسپر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور ہوگے وہان سے آنے مین قدم بہت رکھوگے وہ نامۂ اعمال مین لکھے جاوینگے اور باعث زیادتی ثواب کے ہونگے
✽ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشا فی عبادۃ
اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ
امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاہا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سایہ مین رکھیگا انکو اللہ بیچ سایہ اپنے کے اُس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ
اُسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کرے اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اُسکا لگا ہوا ہے مسجد مین جس وقت کہ

نکلتا ہی اُس سے یہان تک کہ پھر جاوے طرف اُسکے اور چوتھے دو شخص کہ محبت رکھتے ہین آپسمین واسطے اللہ کے اکٹھے ہوتے ہین اُسی کی محبت مین اور جدا ہوتے ہین اُسی کی محبت مین یعنے حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا ہی اللہ کو تنہا پس بہتی ہین آنکھین اُسکی اور چھٹا شخص وہ ہی کہ بلایا اُسکو ایک عورت نے کہ صاحب حسب و جمال کی ہو یعنے بارادہ بد بلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچھ اللہ مین چھپایا اُسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ اُسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے ہاتھ اُسکے نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سایہ مین رکھیگا یعنے داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکھیگا سختیون آخرت کی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد سایہ سے سایہ عرش کا ہی اور آخر جملہ کے یہ معنی ہین کہ اس طرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہین جانتا ہی وہ شخص کہ بائین طرف اُسکے ہوتا ہی اُس چیز کو کہ خرچ کرتا ہی داہنے طرف اپنے اور بعضون نے معنی اسکے یہی لکھے ہین جو کہ صاحب ترجمہ نے لکھے اس صورت مین یہ کنایہ ہی کمال پوشیدگی سے

م س ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَزَادَ فِي دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اُنھین ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجہ زیادہ ہوتی ہی اوپر نماز اُسکی کے کہ گھر مین پڑھے اور بازار مین یعنے دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارت کے لیے بیٹھتا ہی اور یہ اسواسطے کہ جسوقت وضو کیا پس اچھا وضو کیا یعنے ساتھ رعایت شرائط اور آداب کے نکلا طرف مسجد کے نہ نکالا اُسکو مگر نماز نے یعنے خاص نماز ہی کے لیے نکلا ہی اور غرض نہین ہی نہین رکھتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہی واسطے اُسکے ساتھ اُس قدم کے درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی اُس سے بسبب اُسکے گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑھتا ہی ہمیشہ رہتے ہین فرشتے دعا کرتے اُسکو جب تک کہ بیچ نماز کی جگہ اپنی کی ہی یا الٰہی بخشش کر اُسپر اور یا الٰہی رحم کر اُسپر اور ہمیشہ رہتا ہی ایک تمھارا نماز مین جب تک کہ منتظر ہی نماز کا اور بیچ ایک روایت کے فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین اس حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روکنے والی اسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا سے فرشتون کے یا الٰہی بخش واسطے اُسکے یا الٰہی قبول توبہ کر اُسپر جب تک کہ نہ ایذا دے اُسمین یعنے کسی مسلمان کو زبان سے یا ہاتھ سے جب تک نہ وضو جاوے بیچ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب ہوگا کہ جماعت سے پڑھے اور مسجد مین پڑھے اور معنے اخیر حدیث کے یہ ہین کہ ملائکہ دعا کرتے ہین جب تک کہ کسی کو ایذا نہ دے گویا کہ یہ حدث معنوی ہی اسیلیے اسکے بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جب تلک کہ نہ وضو ٹوٹے یعنے اگر کسی کو ایذا دیگا یا وضو ٹوٹیگا تو فرشتے دعا نہین کرنے کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مترتب ہی اسپر کہ مصلی نماز پڑھکر وہین بیٹھا رہے اور اگر نماز پڑھکر اور جاوے جا بیٹھے یہ فضیلت فوت ہوتی ہی اور بعضے مشائخ کہ نماز پڑھکر گوشہ مین جا بیٹھتے ہین واسطے خوف تشویش وقت کے اور ریا کے اگرچہ یہ نیت صحیح ہی اور اُسمین فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹھے رہنے کی بیچ جگہ نماز کے نہین حاصل ہوتی ہی

م ح (وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی اُسید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت داخل ہو ایک تمھارا مسجد مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی کھول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے فضل تیرا روایت کی یہ مسلم نے **ف** دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے

یا بسبب توفیق دینے نماز کے اسمین یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اُسکی طلب کو جاتا ہے
ح * (وَعَنْ اَبِی قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت
ہے ابی قتادہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پہلے
بیٹھنے سے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث سند شافعی کی ہے بیچ واجب ہونے تحیۃ المسجد کے اسلیے کہ وہ کہتے ہین کہ یہ امر وجوب
کے لیے ہے اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب کے لیے ہے ح (وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدَمُ
مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَہَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو چاشت کے وقت پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد مین پس نماز پڑھتے اُسمین دو رکعتین پھر بیٹھتے اُسمین
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیٹھنے مسجد مین تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد
مین بیٹھنا وقت آنے کے سفر سے گھر مین جانے سے پہلے * ح * (وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا
یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّہَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِہٰذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے کسی کو کہ ڈھونڈھتا ہے کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیے کہ کہے نہ پھیرے اُسکو اللہ تجھپر یعنے نہ پاوے تو پس تحقیق
مسجدین نہین بنائی گئین واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ یہ زبان سے کہے واسطے زجر اور منع کے نہ دل سے یہ بددعا کرے
اور نہ چاہیے کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوے اور اگر دل سے بھی چاہے تا وہ سزا فعل اپنے کی پاوے اور پھر ایسی حرکت نہ کرے بعید نہین
اور داخل ہے اسمین ہر امر کہ مسجد نہین بنائی گئی ہے اُسکے لیے مانند خرید و فروخت وغیرہ کے اور تھے بعض سلف کہ روا نہین رکھتے تھے تصدق
کرنا مسجد مین سوال کرنے والے پر * ح سید * (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا
یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ کھاوے اس درخت بدبودار مین سے یعنے لہسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق فرشتے ایذا پاتے ہین اُس چیز سے
کہ ایذا پاتے ہین اس سے آدمی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جیسے بدبودار چیز سے آدمیون کو ایذا ہوتی ہے ویسی ہی فرشتون کو
بھی ایذا ہوتی ہے پس لہسن یا پیاز کھا کر مسجد مین نہ آیا کرو کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہے اور وہ ایذا پاوینگے اور اُسمین داخل ہے ہر چیز کہ بدبو رکھے خواہ
کھانے سے ہو یا غیر اُسکے سے یعنے گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند اُسکے کے اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلسون کا ہے یعنے مجلس وعظ اور
پڑھنے پڑھانے اور حلقے ذکر کے اور مانند اُسکے کے کہ اُنمین بھی بدبودار ہو کر نہ جاوے * ح * (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُہَا دَفْنُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تھوکنا مسجد مین گناہ ہے اور کفارہ اُسکا دفن کر دینا اُسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مسجد مین تھوکے نہین اگر اتفاقًا ایسی
حرکت ہو بھی جاوے تو دفیہ اُسکے گناہ کا یہ ہے کہ اُسکو دفن کر دے * ح * (وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ
عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُہَا وَسَیِّئُہَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِہَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِہَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو لائے گئے مجھپر عمل امت میری کے نیک اُسکے
اور برے اُسکے پس پائی مین نے بیچ نیک عملون اُسکی کے موذی چیز کہ دور کیجاوے راہ سے اور پایا مین نے بیچ برے عملون اُسکے کے

تھوک کہ ہووے مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوے روایت کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام
احدکم الی الصلوٰۃ فلا یبصق امامہ فانما یناجی اللہ ما دام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنہا
وفی روایۃ ابی سعید تحت قدمہ الیسریٰ متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ کھڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ تھوک ڈالے آگے اپنے پس سوائے اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہے اللہ سے جبتک
کہ نماز کی جگہ اپنی مین ہے اور نہ تھوک ڈالے داہنے اپنے اسواسطے کہ داہنے اسکے فرشتے ہین اور چاہیے کہ تھوک ڈالے بائین اپنے یا نیچے پانون
اپنے کے پھر دفن کرے اسکو اور روایت ابو سعید کی مین یون ہے کہ نیچے قدم اپنے کے کہ بایان ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین
مشابہت دی مصلی کو ساتھ اس شخص کے کہ سرگوشی کرتا ہے ایک اپنے سے پس واجب ہے اسپر رعایت ادب کی کہ ادھر تھوکے نہین اگرچہ
اللہ تعالی پاک ہے جہت سے اور مراد فرشتے سے یا تو فرشتہ ہے سوائے کرام کاتبین کے کہ حاضر ہوتا ہے وقت نماز کے واسطے تائید اور الہام مصلی
کے اور واسطے آمین کہنے کے دعا اسکی پر پس واجب ہوا اسپر کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا زیادہ کرام کاتبین سے کہ ہر وقت ساتھ رہتے ہین
یا احتمال ہے کہ مراد اس سے کرام کاتبین ہین خاص کیا داہنی طرف والے کو واسطے آگاہ کرنے کے اسپر کہ وہ افضل ہے بائین طرف والے سے
رتبہ مین جیسے کہ داہنی طرف افضل ہے بائین طرف سے اور فرشتہ رحمت کا افضل ہے فرشتہ عذاب کے سے ۱۲ س ح (وعن عائشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائہم مساجد متفق علیہ) اور
روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بیماری اپنی کے کہ نہین اٹھے اس سے یعنے تندرست نہین ہوئے
اس سے انتقال ہوا اسی مین لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ پکڑین انہون نے قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف جب جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اجل نزدیک پہونچی اور ڈرے امت سے کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسے کہ یہود اور
نصاریٰ انبیا کی قبرون کو سجدہ کرتے ہین آگاہ کیا اسکے منع ہونے پر ساتھ لعن کرنے یہود اور نصاریٰ کے کہ قبرون انبیا کو سجدہ گاہ کیا تھا اور
یہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت انکی رکھین جیسے کہ بت پرست بت پوجتے ہین دوسرے یہ کہ
مقصود اور منظور عبادت مولیٰ کی رکھین لیکن اعتقاد یہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہے اور موجب قرب اور رضا
اسکی کا ہے یہ دونون طریق غیر مشروع اور ناپسند ہین اول تو شرک اور کفر صریح ہے اور دوسرا حرام ہے اسلیے کہ اسمین شریک کرنا ساتھ خدا کے ہوتا ہے
اگرچہ شرک خفی ہے اور لعنت دونون پر ہوتی ہے اور نماز پڑھنی طرف قبر نبی کے یا مرد صالح کے واسطے تبرک اور تعظیم کے حرام ہے اور کسی کو اسمین
خلاف نہین ۱۲ ح یہ مضمون مختصر لکھا گیا ہے جو تفصیل دیکھا چاہے اور شروح مین دیکھے (وعن جندب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہٰکم عن ذلک رواہ مسلم) اور
روایت ہے جندب سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے پکڑتے تھے قبرون انبیا
اپنے کی کو اور نیکبختون اپنے کی کو سجدہ گاہ خبردار ہو پس نہ پکڑو قبرون کو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سے روایت کی یہ مسلم نے ۱۲ س
(وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلوٰتکم ولا تتخذوھا قبورا متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو گھرون اپنے مین اپنی نمازون سے اور نہ پکڑو گھرون کو قبرین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنے گھرون مین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہ ہے کہ قبرون کی مانند گھرون کے نہ کرو یعنے جیسے کہ کسی کو کچھ حاجت ہوتی ہے تو چلا جاتا ہے گھر مین

واسطے حاجت کے اسی طرح کسی کو کچھ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا نہ چلا جاوے بلکہ اللہ ہی سے اپنی حاجت مانگے یا مراد یہ ہی کہ جیسے مقبرہ
مین نماز نہین پڑھتے اسطرح سے گھر کو نہ کرو کہ گھر مین کچھ نماز نہ پڑھو بلکہ گھرون مین بھی نماز پڑھا کرو اسی واسطے گھرون مین نماز پڑھنی بہتر ہو سوا ے
فرض کے * مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلۃ رواہ
الترمذی) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یہ
حدیث ہی مدینہ والون کے حق مین اور اُنکے کہ جنکا قبلہ مدینے کے موافق ہی کہ وہان قبلہ جانب جنوب کے ہی پس مشرق اور مغرب کے درمیان مین
پڑتا ہی * ح * (وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ واخبرناہ ان بارضنا بیعۃ لنا فاستوھبناہ
من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبہ لنا فی اداوۃ وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانھا بھذا الماء واتخذوھا
مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبا رواہ النسائی) اور روایت ہی طلق بن علی سے
کہ کہا نکلے ہم جماعت قصد کرنے والی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بیعت کی ہم نے اُنسے یعنے بیعت اسلام کی اور نماز پڑھی ہم نے
ساتھ اُنکے اور خبر دی ہم نے اُنکو کہ بیچ زمین ہماری کے بیعہ ہی واسطے ہمارے پس مانگا ہم نے حضرت سے بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا
حضرت نے پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنے بقیہ پانی وضو کے سے بعد وضو کے کلی کی پھر ڈالا اُسکو واسطے ہمارے چھاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنے
ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پہونچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو بیعہ اپنا اور چھڑکو اس جگہ اس پانی کو یعنے تا انوار اور برکات دین کے
وہان پھیل جاوین اور بناؤ اُسکو مسجد یعنے اُسکی جگہ مسجد بناؤ کہا ہم نے تحقیق شہر ہی دور اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہو جاویگا پس فرمایا بڑھاؤ
اُسکو اور پانی سے پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اُسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہ نسائی نے **ف** بیعہ کہتے ہین نصاری کے عبادت خانہ کو یہ قوم
نصاری تھی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اُسکو توڑ ڈالین اور اُسپر پانی تبرکا چھڑکین چنانچہ جملہ فاستوھبناہ مین بیان اسکا ہی اور نہین زیادہ کریگا اُسکو یعنے
بقیہ پانی وضو کا کہ چھاگل مین ہی زیادہ نہین کرنے کا اس پانی مین کہ اب ڈالا ہی مگر برکت گویا یہ پانی جواب ڈالا ہی اُس پہلے پانی مین برکت زیادہ
کریگا حاصل یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونے کا ہی اسمین اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہووےگی اور اس حدیث مین دلیل ہی
اسکی کہ جائز ہی تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اُسکو اور شہرون مین بطور تبرک کے اور اسپر قیاس کیا جاتا ہی تبرک کرنا جھوٹے علما اور مشائخ
کے کو قسم کھانے اور پینے سے اور اُنکے کپڑے کو یعنے یہ بھی جائز ہی بشرطیکہ حد شرع سے تجاوز نہ کرے یعنے اُسکو تبرک سمجھکر پوجنے نہ لگے اور
تعظیم زیادہ از حد کرے * ح س (وعن عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویطیب
رواہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدون کے
محلون مین اور یہ کہ پاک کی جاوین اور خوشبو لگائی جاوین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ان چیزون کے کرنے مین نیت
تعظیم اُس جگہ کی کرے اور یہ نیت کرے کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہونگے اسکی پاکی اور خوشبو سے * ح (وعن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنھا کما زخرفت الیھود والنصاری رواہ ابو داود) اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حکم کیا گیا مین ساتھ بلند کرنے اور زینت کرنے مسجدون کے کہا ابن عباس نے البتہ
زینت کروگے اُنکی جیسی کہ زینت کی یہود اور نصاری نے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** زخرف اصل مین کہتے ہین طلا کو اور کمال خوبی
ایسی چیز کو یعنے نقش کرینگے اور سونا چڑھاوینگے مسجدون پر یہ بات کہی ابن عباس نے واسطے خبر دینے کے فعل آدمیون کے سے بعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب عادت نفسون کے۔ اور بعضے متاخرین نے اسکو جائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگ گھرون کو بلند اور مزین اور مطلا کرتے ہین اور ہم اگر مسجدین ساتھ لکڑی اور مٹی کے بناوین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہون اور حضرت کی مسجد حضرت کے زمانہ مین اینٹون کی اور کھجور کی ٹہنیون کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے پھر حضرت عمرؓ نے اسی طرح بنائی پھر حضرت عثمانؓ نے تغیر کیا اسکو پس بہت بڑھائی اور دیوار اور ستون اسکے ساتھ پتھر نقشدار کے بنائے اور چھت سال کی ہ ح س ۔ (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق علامتوں قیامت کی سے ہے یہ کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف یعنے بڑی بڑی مسجدین بناوینگے اور آراستہ کرینگے انکو بطریق فخر و ریا کے تا لوگ انکی تعریف کرین ہ ح ج (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو کیے گئے مجھپر ثواب میری امت کے یہانتک کہ ثواب کوڑے اور خاک کا کہ نکالے اسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کیے گئے مجھپر گناہ امت میری کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا سورۂ قرآن کی سے یا آیت کہ دیا گیا ہو اسکو ایک شخص پھر بھلا دیا اسکو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنے سورہ یا آیت قرآن کی ایک شخص نے سیکھی تو بڑی نعمت اسکو ملی تھی پھر اسنے جو بھلا دی ناشکری کی اس نعمت کی کہ قدر اسکی نہ جانی اور بھلا دی پس بڑا گناہگار ہوا ہ ح س (وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ) اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والون کو بیچ اندھیرون کے طرف مسجدون کے ساتھ پورے نور کے دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے اور انس سے ف یہ اشارہ ہے اس آیت پر نورہم یسعی بین ایدیہم و بایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنے دوڑتا ہوگا نور آگے مومنون کے اور داہنے انکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا ہ ح س (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ایک شخص کو کہ خبرگیری کرتا ہے مسجد کی پس گواہی دو واسطے اسکے ساتھ ایمان کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہین آباد کرتا مسجدون اللہ کی کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف خبرگیری کرتا ہے یعنے محافظت کرتا ہے اور مرمت کرتا ہے اور جھاڑو دیتا ہے اور نماز اسمین پڑھتا ہے اور عبادت اور درس علوم دینیہ مین مشغول رہتا ہے اسکے لیے گواہی دو کہ وہ مومن ہے ح (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِي الِاخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَى وَلَا اخْتَصَى إِنَّ خِصَاءَ أُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ إِنَّ تَرَهُّبَ أُمَّتِي الْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلَاةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے عثمان بن مظعون سے کہا اے رسول خدا کے اذن دو واسطے ہمارے بیچ خوجہ ہونے کے یعنے تا خطرہ زنا سے بچون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہم مین سے یعنے طریقہ سنت ہمارے پر جو شخص کہ خوجا کرے کسی کو یا خوجہ کرے اپنے تئین تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکھنا ہے یعنے اس سے شہوت جاتی رہتی ہے پھر عرض کیا عثمانؓ نے اذن

دو واسطے میرے بیچ سیر کرنے کے فرمایا تحقیق سیر امت میری کی جہاد کرنا ہے بیچ راہ اللہ کے پھر عرض کیا کہ حکم دیجئے مجھکو بیچ ترہب کے پس
فرمایا حضرت نے تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹھنا مسجدون مین واسطے انتظار نماز کے ہے روایت کی یہ شرح السنہ مین ف سیر امت میری
کی جہاد ہے یعنے چلنا اور پھرنا زمین مین کہ محمود ہے واسطے جہاد کے چلنا پھرنا ہے اور یون ہی پھرنا زمین مین بیہودہ جیسے کہ بعضے فقیر پھرتے ہین بے فائدہ سیر
پھر اون چاہا ترہب مین یعنے جیسے کہ بعضے اہل کتاب کرتے ہین کہ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہین اور شغل دنیا کے اور لذتین اسکی بالکل چھوڑ دیتے
ہین اور عورتون کے پاس نہین جاتے اور سب لوگون سے اور سب چیزون سے یکسو ہوتے ہین کہ یہ کام کرنے ترہب ہین اور انکے کرنے والون
کو راہب کہتے ہین پس حضرت نے فرمایا کہ ترہب میری امت کا مسجد مین بیٹھنا ہے واسطے انتظار نماز کے کہ سب لوگون سے اور سب چیزون سے منھ پھیر کر
متوجہ طرف پروردگار کے ہو کر بیٹھا رہے اور وہ ترہب کہ راہب کرتے ہین کچھ نہین ہے اور انجام اسکا اچھا نہین ۰ ج (وعن عبد الرحمن ابن عائش قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عز وجل فی احسن صورة فقال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت
بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواہ الدارمی مرسلا
وللترمذی نحوہ عنہ وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیہ قال یا محمد ہل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث
فی المساجد بعد الصلوٰة والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء فی المکارہ ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم
ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللہم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنة فاقبضنی الیک غیر
مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوٰة والناس نیام ولفظ ہذا الحدیث کما فی المصابیح لم اجدہ عن عبد الرحمن الا
فی شرح السنة) اور روایت ہے عبد الرحمن بن عائش سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا مین نے پروردگار اپنے کو بیچ
بہترین صورت کے فرمایا اللہ تعالی نے کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے کہ تو دانا تر ہے کہ وہ کون سے عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے
پس رکھا اللہ تعالی نے ہاتھ درمیان دونو مونڈھون میرے کے پس پائی مین نے سردی اسکی درمیان سینے اپنے کے پس جان لی مین نے وہ چیز کہ تھی
بیچ آسمانون اور زمین کے اور پڑھی حضرت صلعم نے یہ آیت اور اسی طرح سے دکھلایا ہم نے ابراہیم کو تصرف آسمانون کا اور زمین کا اور تاکہ ہووے یقین
کرنے والون مین سے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے اور مانند اسی حدیث کے ساتھ اختلاف بعضی لفظون کے انھین
عبد الرحمن سے اور ابن عباس اور معاذ بن جبل سے اور زیادہ کیا ترمذی نے انہین یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے بعد دینے علم کے پھر سوال کیا ای محمد
صلعم کیا جانتا ہے تو کہ بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتے ہین کفارات مین یعنے ان اعمال مین
کہ گناہ ان سے جھڑتے ہین اور گناہ جھڑتے ہین بیٹھے رہنے سے مسجدون مین بعد نمازون کے یعنے واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے انتظار نماز دوسری
کے اور جھڑتے ہین پیادہ چلنے سے طرف جماعتون کے اور پورا پہونچانے پانی وضو کے سے اوقات ناخوش مین یعنے حالت بیماری یا سردی مین اور
جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھ بھلائی کے اور مریگا ساتھ بھلائی کے اور ہوگا پاک گناہون اپنے سے مانند اس دن کے کہ جنا اسکو مان اسکی نے اور فرمایا اللہ
تعالی نے ای محمد صلعم جسوقت نماز پڑھ چکے تو پس کہہ یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنے
مین انکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کیا ساتھ بندون اپنے کے فتنہ کا یعنے گمراہی کا یا سزا پہونچانے کا پس اٹھا مجھکو
طرف اپنے بغیر فتنہ کے یعنے غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے پیدا ہے کہ بیان کیے انھون نے کفارات یا کہا حضرت
نے واسطے زیادتی بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنے وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بندے کا درگاہ حق مین بلند

ہوتا ہی یہ ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنے ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اسوقت کہ
لوگ سوتے ہون اور لفظ اس حدیث کے جیسے کہ مصابیح مین ہین نہین پایا مین نے انکو عبدالرحمن سے مگر شرح السنہ مین ف اگر یہ دیکھنا
اللہ تعالی کو خواب مین تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچھ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبھی غیر شکل دار کو شکل دار دیکھتا ہی اور شکل دار کو
غیر شکل دار اور اگر یہ دیکھنا بیداری مین تھا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اسمین تاویل کرنی کہ مراد ساتھ صورت کے صفت ہی کہ تجلی
کی ساتھ صفت جمال اور لطف وکرم کے اور اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہی جیسے کہ کہتے ہین صورت حال کی ایسی ہی اور صورت مسئلہ
کی ایسی ہی اور جائز ہی یہ کہ پھیرین معنی طرف نبی صلعم کے یعنے دیکھا مین نے رب اپنے کو اور مین اچھی صورت مین تھا اور کس چیز مین بحث کرتے
ہین یعنے کون سے عمل ہین کہ فرشتے انکی فضیلت مین بحث • گفتگو کرتے ہین یا انکے لیجانے مین بیچ جگہ قبولیت کے جھگڑتے ہین آپس مین وہ
کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن پس رکھا ہاتھ اپنا یہ کنایہ ہی اس سے کہ خاص کیا انکو ساتھ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کے جیسے بادشاہ کسی خادم پر
مہربان ہوتے ہین تو ہاتھ اسکی پیٹھ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھ ڈالتے ہین پس پائی مین نے سردی اسکی یہ کنایہ ہی پہونچنے اثر
اس فیض کے سے قلب شریف مین پس جب فیض قلب شریف مین پہونچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جان لی مین نے
ہر چیز کہ آسمان اور زمین مین ہی اور پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب اس حال کے اور ساتھ قصد گواہی کے اور یہ ممکن ہونے
اسکے کے یہ آیت وکذلک آخر تک یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کہ ہم نے تجھکو آسمان اور زمین کی چیزون کا علم دیا اسی طرح دکھائے
ہم نے ابراہیم کو عالم ربوبیت کے اور الوہیت کے آور ولیکون من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنے دکھلائے ہم نے ابراہیم کو عالم ربوبیت
اور الوہیت کے تاکہ دلیل پکڑے ساتھ اسکے اوپر ہمارے اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون مین سے اور آخر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی کو
چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادت کی بیت شرف مرد بجود ست وکرامت بسجود ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش
بہ زوجود ط ح (وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ کلہم ضامن علی اللہ رجل خرج غازیا فی سبیل اللہ فہو ضامن
علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر او غنیمۃ ورجل راح الی المسجد فہو ضامن علی اللہ ورجل دخل بیتہ بسلام فہو ضامن علی اللہ
رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی ابوامامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ سب کا ذمہ لیا ہی اللہ نے یعنے واجب کیا ہی
اپنے پر یہ کہ محفوظ رکھیگا انکو ضررون دنیا اور آخرت کے سے ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کے لیے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہی اللہ کے یہان تک کہ وفات
دے اسکو اللہ پس داخل کرے اسکو بہشت مین یا پھیرے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ پہونچی اسکو ثواب یا غنیمت یعنے پہلی اور دوسری صورت مین سعادت
دین کی حاصل ہوئی اور تیسری صورت مین سعادت دنیا کی غرضکہ ہر طرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہی کہ گیا طرف مسجد کے
پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہی یعنے واجب ہی اسپر کہ کوشش اور ثواب اسکا ضائع نہین کرنے کا اور تیسرا وہ شخص ہی کہ داخل ہوا گھر اپنے مین ساتھ سلام کے
پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف داخل ہوا گھر مین ساتھ سلام کے اسکے دو معنے ہین ایک یہ کہ وقت داخل ہونے کے گھر
مین گھر والون پر سلام کہے پس اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر اسکے لیے یہ ہی کہ خیر و برکت اسکو اور اسکے گھر والون کو دیگا اور دوسرے معنے یہ ہین کہ
لازم پکڑے گھر مین رہنا اور گھر سے باہر نہ نکلے واسطے طلب امن اور سلامتی کے صحبت خلق کی سے اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر یہ ہی کہ سلامت
رکھیگا اسکو آفات سے اور پہلے شخص کے لیے جو اللہ کے ذمہ پر تھا بیان کیا اور دوسرے اور تیسرے کا نہ بیان کیا اسلیے کہ ظاہر ہی ط س (وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من بیتہ متطہرا الی صلوۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ایاہ فا

کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلوٰۃٌ عَلٰی اِثْرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَہُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے انھین ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلتا ہے گھر اپنے سے باوضو قصد کرنے والا طرف مسجد کے واسطے ادائے فرض کے ثواب اُسکا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے اور جو شخص کہ نکلا طرف نفل پڑھنے چاشت کے نہ مشقت مین ڈالا اُسکو مگر نفلون نے یعنے خالص ساتھ قصد نماز کے نکلا بغیر آمیزش ریا اور غرض کے پس ثواب اُسکا مانند ثواب عمرہ کرنے والے کے ہے اور نماز پڑھنی پیچھے نماز کے کہ نہ بیہودہ کلام ہو درمیان اُن دونون کے ایسا عمل ہے کہ لکھا جاتا ہے علیین مین روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** اس حالت مین وضو مشابہ احرام کے ہے اور نماز مشابہ حج کے اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ نمازی کو ثواب حاصل ہوتا ہے جسوقت کہ گھر سے نکلتا ہے تا وقت آنے گھر کے مثل حاجی کے اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کر نہین مقصود ہے والا حج کرنا عبث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کے مانند نماز نفل کے ہے بہ نسبت نماز فرض کے اور نماز پیچھے نماز کے آخر تک معنی اسکے یہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اسپر بغیر آمیزش اُس چیز کے کہ خلاف اُسکے ہے ایسی چیز ہے کہ کوئی عمل اعلیٰ اس سے نہین یہ مطلب کنایۃً سمجھا گیا جملہ کتاب فی علیین سے اور علیین نام ہے فرشتون عمل لکھنے والون کے دیوان کا کہ پہونچایے جاتے ہین طرف اُسکے اعمال صالحین کے ؎ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَارِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِیْلَ وَمَا الرَّتْعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ کھاؤ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہے میوہ کھانا یعنے میوہ خوری اسمین کیا کرین یارسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی یہ ترمذی نے **ف** مسجد کو باغ جنت کا اسلیئے فرمایا کہ عبادت کرنی اُسمین سبب ہے حاصل ہونے باغ بہشت کا اور معنی رتع کے اصل میں یہ ہین کہ باغ مین جا کر خوب طرح میوے اور لذت کی چیزین کھاوے اور نکلے طرف نہرون وغیرہ کے سیر کے لیے جیسے کہ عادت ہے لوگون کی وقت جانے کے باغ مین پھر استعمال کیا گیا ہے بیچ پہونچنے کے ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ جب گذرو تم مسجدون مین تو تسبیحات مذکورہ پڑھو کہ اُس سے ثواب بہت حاصل ہوتا ہے ؎ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَہُوَ حَظُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آتا ہے مسجد مین واسطے کسی چیز کے یعنے کسی کام دینی یا دنیاوی کے لیے پس وہ ہے نصیبہ اُسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے اگر عبادت کے لیے آیا ثواب پاویگا اور دنیا کے کام کے لیے گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہے انما الاعمال بالنیات کا (وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ عَنْ جَدَّتِہَا فَاطِمَۃَ الْکُبْرٰی قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَتِہِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَکَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ بَدَلَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ وَّفَاطِمَۃُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ لَمْ تُدْرِکْ فَاطِمَۃَ الْکُبْرٰی) اور روایت ہے فاطمہ صغریٰ بیٹی حضرت امام حسین علیہ السلام کی سے انھون نے نقل کی اپنی دادی فاطمہ بڑی سے یعنے حضرت فاطمہ زہرا سے کہ کہا حضرت فاطمہ نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے مسجد مین درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام یعنے کہتے صلی اللہ علی محمد وسلم یا کہتے اللھم صل علی محمد وسلم اور کہتے اے رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے دروازے اپنے رحمت کے اور جسوقت کہ نکلتے مسجد سے درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام اور کہتے اے رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول واسطے میرے دروازے اپنے فضل کے روایت کی یہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کے یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے جسوقت کہ داخل ہوتے حضرت صلعم مسجد مین اور اسی طرح جسوقت نکلتے کہتے ساتھ نام اللہ کے داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون مین اور سلام اوپر رسول اللہ کے بجاے

صل علی محمد وسلم کے اور کہا ترمذی نے نہین اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نے نہین پایا فاطمہ کبریٰ کو یعنے فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ف درود اور سلام وغیرہ کے الفاظ یون فرمائے اور یون نفرمائے اللھم صل علی اور اللھم اغفر لمحمد اسلیے کہ درود اور سلام کے ساتھ مناسبت ہی اس اسم شریف کو اور رب اغفر لی کہنے مین انکسار نکلتا ہی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغریٰ نے نہین پایا فاطمہ کبریٰ کو اسلیے کہ حضرت امام حسین کی عمر انکے وقت مین آٹھ برس کی تھی پس سند اسکی متصل نہوئی راوی درمیان مین کا متروک ہی ۞ (وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والاشتراء فیہ وان یتحلق الناس یوم الجمعۃ قبل الصلوٰۃ فی المسجد رواہ ابوداؤد والترمذی) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کیا اپنے دادا سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے شعرون کے سے مسجد مین اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد مین اور یہ کہ حلقہ باندھکر بیٹھین لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سے مسجد مین یعنے اگرچہ مذاکرہ علم کے لیے بیٹھین اور مشغول ساتھ ذکر کے ہون روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف مراد شعرون سے شعر برے اور جھوٹے ہین کہ پڑھنا انکا منع ہی اسلیے کہ مکان عبادت کا ہی وہان خلاف شرع بات نکرے اور شعر کہ انمین توحید اللہ تعالیٰ کی اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکے تابعدارون کی ہووے یا نصیحت کی باتین انمین ہون بہرحال سب جا پڑھنے مستحسن ہین چنانچہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسان شاعر کے کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تھا اور انکے دشمنون کی ہجو کہتا تھا مسجد مین منبر بچھاتے اور فرماتے کہ جبرئیل تائید کرتے ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہی پیغمبر خدا کی طرف سے اور خرید و فروخت جیسے مسجد مین منع ہی اسی طرح اور معاملات دنیا کے بھی منع ہین اور حلقہ کرکے بیٹھنا مسجد مین دن جمعہ کے پہلے نماز کے جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہی علما نے اسکی کئی وجہین بیان کی ہین اول یہ کہ حلقہ کرکے بیٹھنا مخالف ہی ہیئت اجتماعی نمازیون کے دوسرے یہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہی جبتک اس سے فارغ نہو وین مشغول ہونا اور کام مین نچاہیے اور حلقہ کرکے بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہی ان صورتون مین نہی مخصوص ساتھ حلقہ کرنیکے وقت خطبہ کے نہین تیسرے یہ کہ وہ وقت چپ رہنے کا اور مشغول ہونیکا ہی ساتھ سننے خطبہ کے اور متوجہ ہونے کا طرف اسکے ہی اس صورت مین مراد نہی ہی حلقہ کرنے سے وقت خطبہ کے اور دو صورتون پہلی مین نہی تنزیہی ہی اور تیسری صورت مین نہی تحریمی ہی ۞ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رأیتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لا ردّ اللہ علیک رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہی یا خریدتا ہی مسجد مین کچھ پس کہو نہ نفع دے اللہ سوداگری تیری مین اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈھتا ہی ساتھ بلند آواز کے مسجد مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنے سب مسلمان نہ پھیرے اللہ تجھپر یعنے نپاوے تیری چیز روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وعن حکیم بن حزام قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان ینشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود رواہ ابوداؤد فی سننہ وصاحب جامع الاصول فیہ عن حکیم وفی المصابیح عن جابر) اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے یعنے بدلے خون کے خون کیا جاوے مسجد مین اور یہ کہ پڑھے جاوین مسجد مین شعر اور یہ کہ قائم کیجاوین اسمین حدین یعنے مثل حد زنا اور حد شراب پینے اور مانند انکے کی روایت کی یہ ابوداؤد نے بیچ سنن اپنے کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول مین حکیم سے یعنے بغیر لفظ ابن حزام کے اور مصابیح مین جابر سے اور یہ اصول مین نہین پایا گیا (وعن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ہاتین الشجرتین یعنی البصل والثوم وقال من اکلہما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم لابد اکلیہما فامیتوہما طبخا رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی معاویہ

بن قرہ سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختون سے یعنے پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کہاوے
ان دونون کو پس نزدیک نہ ہووے ہماری مسجد کے یعنے مسجد مسلمانون کی کے اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کہانے والے انکے پس مار و انکو پکا کر یعنے
بو انکی دور کرو بسبب پکانے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف جلہ مین اکلہما بیان ہی پہلے جملہ کا اور پس نزدیک نہووے یہ مبالغہ ہی یعنی نہ آوے انکے
مسجد مین یعنے نزدیک بھی نہ آوے مسجد کے چہ جاے اندر آنا اور یا نہ نزدیک ہونا کنایہ ہی نہ داخل ہونے سے ؎ س ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃَ وَالْحَمَّامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہی یعنے نماز اسمین بے کراہت جائز ہی سواے مقبرہ کے اور حمام کے روایت کی یہ ابو داؤد
اور ترمذی اور دارمی نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعَۃِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَۃِ وَالْمَجْزَرَۃِ وَالْمَقْبَرَۃِ وَقَارِعَۃِ
الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَفِیْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَھْرِ بَیْتِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھی جاوے سات جگہ مین بیچ جگہ نجاست پڑنے کے اور جگہ ذبح ہونے جانورون کے اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے
اور بیچ حمام کے اور بیچ جگہ بندہنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بعض سلف کا یعنے اگلے
علما رکا مذہب یہ ہی کہ نماز مقبرہ مین مکروہ ہی واسطے ظاہر حدیث کے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز ہی لیکن نماز پڑھنی جانب قبر کے حرام ہی بالاتفاق
یہ مسئلہ مفصل شروح مین اور فقہ مین مذکور ہی جو چاہے وہان دیکھے اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑھنی منع ہی بسبب نزدیکی ہونے نجاست کے یعنے ان
مکانون مین اگر صاف جاے مین نماز پڑھے کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلے بچھا کر پڑھے تو بھی مکروہ ہی کہ اسمین حقارت دین کی لازم
آتی ہی نماز پاکیزہ اور اچھی جگہہ مین پڑھنی چاہیے نہ کہ ایسی جاے اور راہ مین اسلیے منع ہی کہ بسبب گذرنے لوگون کے نماز مین دھیان بٹتا ہی اور
لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہی اور اگر لوگ نمازی کے آگے سے بے ضرورت گذرینگے وہ گنہگار ہونگے اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا
انکے گذرنے سے اور حمام مین نماز مکروہ ہی اسلیے کہ وہ جگہہ ہی ستر کہلنے اور رہنے شیطانون کی اور پشت کعبہ پر بھی نماز مکروہ ہی اسلیے کہ بے ادبی
ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ ساتون جگہون مذکور مین جو نماز پڑھنی منع کی ہی نہی اسمین تحریمی ہی یا تنزیہی ؎ س ح + (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز بیچ جگہ بندہنے بکریون کے اور نہ نماز پڑھو بیچ جگہ بندہنے اونٹون کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اونٹون کی جگہ نماز اسلیے
منع ہی کہ خوف ہوتا ہی انکے کہلجانے اور ضرر پہونچانے کا پس نماز خاطر جمعی سے نہین ہوتی اور بکریون کی جاے یہ ڈر نہین ہوتا ؎ س ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی
ابن عباس سے کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون زیارت کرنے والیون قبرون کی کو اور لعنت کی انکو کہ جو پکڑین قبرون پر
مسجدین یعنے قبرون کی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف حضرت نے ابتداے اسلام
مین منع فرمایا تھا زیارت قبور سے بعد اسکے اجازت فرمائی پس بعضے تو کہتے ہین کہ یہ اجازت عام ہوئی مردون کو بھی اور عورتون کو بھی پس یہ نہی پہلے
تھی اب درست ہی عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضے کہتے ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کے حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت صبر
اور جزع اور فزع انکے کے ظاہر حدیث کا موید اسی قول کا ہی اور مستثنیٰ ہی زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سے نزدیک جمہور کے
یعنے حضرت کی زیارت سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی واسطے اسراف اور ضائع کرنے مال کے اور بعضے

کہتے ہیں کہ اگر قبر کے پاس سے رستہ چلتا ہو اور راہ گیروں کے لیے چراغ رکھے یا چراغ کی روشنی میں کچھ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہے چراغ جلانا پس اس
صورت میں چراغ جلانا قبر کے لیے نہوا بلکہ اور کام کے لیے ہوا ۱۲ ح ع ۲ اور تحقیق میرے استاد و مکرم مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفا کی یہ ہے کہ عورتوں
کو زیارت قبور کی ساتھ قول صحیح تر کے مکروہ تحریمی ہے چنانچہ مستملی میں لکھا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردوں کو اور مکروہ ہے عورتوں کو انتہی اور
کتاب مجالس واعظیہ میں لکھا کہ اب عورتیں پس نہیں حلال ہے انکو یہ کہ نکلیں طرف مقابر کے اسلیے کہ روایت کی گئی ہے ابوہریرہ سے انہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب میں آیا ہے کہ پوچھے گئے قاضی جواز نکلنے عورتوں کے سے طرف مقابر کے اور خرابی و
قباحت سے بیچ نکلنے کے پس کہا مت پوچھ جواز اور فساد سے بیچ اسکے بلکہ پوچھ مقدار اس چیز کی سے کہ لاحق ہوتی ہے اسکو لعنت سے اور جان کہ عورت
جب ارادہ کرتی ہے نکلنے کا ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالی کے اور ملائکہ کے اور جب نکلتی ہے گھیر لیتے ہیں اسکو شیاطین ہر طرف سے اور جب آتی ہے قبر
پر لعنت کرتی ہے اسپر روح میت کی اور جب پھرتی ہے ہوتی ہے اللہ کی لعنت میں اسی طرح یہاں تک کہ پھرتی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت
نکلتی ہے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہیں اسکو فرشتے ساتوں آسمانوں کے اور ساتوں زمینوں کے پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ کے اور جو عورت
دعا کرتی ہے میت کے لیے ساتھ خیر کے اپنے گھر میں دیتا ہے اللہ تعالی اسکو ثواب حج اور عمرے کا اور روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے مسجد سے پس گھر سے ہوتے اپنے گھر کے دروازے پر پس اچانک بیٹی آپکی حضرت فاطمہؓ پس کہا حضرت نے انکو
کہاں سے آئی تو کہا انھوں نے نکلی تھی میں طرف مکان فلانی عورت کے کہ مری تھی پس کہا حضرت نے کیا گئی تھی تو اسکی قبر پر پس کہا
حضرت فاطمہ نے معاذ اللہ یہ کہ کروں میں ایک چیز بعد اس چیز کے کہ سنی میں نے تمسے وہ چیز کہ سنی میں نے پس فرمایا حضرت نے اگر جاتی تو
اسکی قبر پر نہ پاتی تو جنت کی انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ مالابد میں لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مردوں کو جائز ہے نہ عورتوں کو انتہی
(وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِّنَ الْیَہُوْدِ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ فَسَکَتَ عَنْہُ وَقَالَ اَسْکُتُ حَتّٰی یَجِیْءَ جِبْرِیْلُ فَسَکَتَ
وَجَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰکِنْ اَسْاَلُ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ثُمَّ قَالَ جِبْرِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ دَنَوْتُ
مِنَ اللّٰہِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْہُ قَطُّ قَالَ وَکَیْفَ کَانَ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُہَا وَخَیْرُ
الْبِقَاعِ مَسَاجِدُہَا رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا تحقیق ایک عالم نے یہودیوں میں سے پوچھا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی جگہ بہتر ہے پس چپ رہے حضرت جواب دینے سے اور کہا اپنے دل میں کہ چپکا رہونگا یہاں تک کہ
آوے جبرئیل پس چپکے رہے اور آئے جبرئیل علیہ السلام پس پوچھا حضرت نے پس کہا جبرئیل نے نہیں وہ شخص کہ پوچھا گیا اس سے
دانا تر پوچھنے والے سے بیچ اس بات کو جیسا تم نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا ولیکن پوچھونگا میں رب اپنے سے کہ بابرکت ہے
اور بلند قدر ہے پھر کہا جبرئیل نے ای محمد تحقیق میں نزدیک ہوا اللہ سے نزدیک ہونے کر کہ نہیں نزدیک ہوا میں اللہ سے کبھی فرمایا حضرت نے
کس طرح اور کسقدر نزدیک ہوا تو ای جبرئیل کہا جبرئیل نے تھے درمیان میرے اور درمیان اسکے ستر ہزار پردے نور کے پس فرمایا اللہ تعالی
نے بدترین مکانوں کے بازار انکے اور بہترین مکانوں کی مسجدیں انکی روایت کی یہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابن عمر سے ف یہ پردے
بہ نسبت مخلوقات کے ہیں نہ بہ نسبت خالق کے حق سبحانہ تعالی پردے میں نہیں ہے بلکہ لوگ پردے میں ہیں یعنی پردہ نفسانی اور جسمانی
وغیرہ میں مانند حجاب آفتاب کے بہ نسبت اندھے کے کہ وہ پردے میں ہے یعنی نہیں دیکھ سکتا نہ آفتاب اور سائل نے پوچھا بہتر مکان
اور جواب میں پہلے برے دونوں بیان کیے مقابلہ کے لیے کہ گھر رحمن اور شیطان کے دونوں کے معلوم ہو جاویں اور اس حدیث سے

یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچھا جاوے اور وہ جانتا نہو تو لازم ہے اسکو کہ جلدی نہ کرے جواب دینے مین اور غیرت نکرے پوچھنے مین اپنے سے زیادہ علم والے سے پس یہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہے اور اصل مشکوٰۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہے نام کتاب کا نہین لکھا پیچھے سے بعضے عالمون نے نام کتاب کا لکھدیا ہے ۞ ح س الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جاء مسجدی ھذا لم یات الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ فھو بمنزلۃ المجاھد فی سبیل اللہ ومن جاء لغیر ذلک فھو بمنزلۃ الرجل ینظر الی متاع غیرہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ آوے اس مسجد میری مین نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے سیکھے اسکو یا سکھلاوے اسکو پس وہ ثواب مین مانند جہاد کرنے والے کے ہے خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوے واسطے غیر کام نیک کے یعنے مانند لہو ولعب وغیرہ کے پس وہ مانند اس شخص کے ہے کہ دیکھتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اس مسجد میری مین یعنے مسجد نبوی مین کہ وہ عظیم الشان ہے اور اور مسجدین تابع اور فرع اسکی ہین اس حکم مین یعنے اور مسجدون کا بھی یہی حکم ہے اور نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے کہ سیکھے اسکو یا سکھلاوے اسکو سیکھنے اور سکھانے کو خاص کر ذکر کیا واسطے اظہار فضیلت انکی کے والا نماز اور اعتکاف اور تلاوت اور ذکر بھی یہی حکم رکھتے ہین اور دیکھتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے یعنے یہ مثل اس شخص کے ہے کہ آپ ایک چیز نہین رکھتا اور غیر کی چیز دیکھکر حسرت لیجاتا ہے یعنے ایسے ہی یہ شخص بھی جب آخرت مین ثواب اسکا دیکھیگا کہ مسجد مین خیر کی تھی حسرت کریگا اور رنج اٹھاویگا کہ مین کیون ایسی دولت سے محروم رہا یا یہ معنی ہین کہ جیسے غیر کی چیز دیکھنا یعنے ارادہ اچکنے ہی کا رکھنا منع ہے ویسے ہی مسجد مین غیر نیک کام کے لیے آنا منع ہے ۞ ح س (وعن الحسن مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم فلیس للہ فیھم حاجۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر زمانہ کہ ہونگی باتین انکی مسجدون انکی مین بیچ مقدمہ دنیا انکی کے پس نہ بیٹھنا تم انکے ساتھ یعنے اگرچہ ہم کلام نہو انسے تا شریک نہو آپکے پس نہین واسطے اللہ کے بیچ انکے کچھ حاجت روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہ کنایہ ہے اس سے کہ اللہ تعالی بیزار ہے انسے اور وہ خارج ہین اللہ تعالی کے عہد اور پناہ سے اور کنایہ ہے نہ قبول ہونے طاعت انکی سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مسجد مین کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہے اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ منع ہونے کلام دنیا کے مسجد مین اور شاید کلام سے وہ مراد ہے کہ عبث اور بیفائدہ اور بہت ہو اور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچے داخل اسمین نہوگا ۞ ح (وعن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت فاذا ھو عمر بن الخطاب فقال اذھب فاتنی بھذین فجئتہ بھما فقال ممن انتما او من این انتما قالا من اھل الطائف قال لو کنتما من اھل المدینۃ لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھا مین سوتا مسجد مین پس کنکری ماری مجکو ایک شخص نے پس دیکھا مین نے پس ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تھے پس کہا جا لے آ میرے پاس ان دونون شخصون کو کہ مسجد مین پکار کر باتین کر رہے تھے پس لایا مین ان دونون کو انکے پاس پس فرمایا حضرت عمر نے کن لوگون مین سے ہو تم یا فرمایا کہان کے ہو کہا ان دونون نے ہم ہین اہل طائف سے فرمایا حضرت عمر نے اگر ہوتے تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا مین تکو یعنے مارتا ازبسکہ یہان کے رہنے والے نہین ہو ادب مسجد شریف کے سے واقف نہین معذور ہو یا مسافر ہو مستحق عفو اور شفقت کے ہو بلند کرتے ہو آوازین اپنی مسجد رسول خدا کی مین درود ہو جیو اللہ کا انپر اور سلام روایت کی یہ بخاری نے ف لفظ او کا او من این انتما مین شک راوی کا ہے اور مکروہ ہے آواز بلند کرنی مسجد مین اگرچہ ساتھ علم کے ہو طیبی (وعن

مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالک سے کہا بنایا تھا حضرت عمر نے ایک چبوترہ ایکجانب مسجد کے نام تھا اسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کرے یہ کہ غل بے معنی کرے یا پڑھے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیے کہ نکلے طرف اس چبوترے کے روایت کی یہ موطا مین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹھ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرت پر یہان تک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک آپکے کے پس کھڑے ہوئے اور کھرچا اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کھڑا ہوتا ہے نماز مین پس سوائے اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہے پس نہ تھوکے کوئی تمہارا جانب قبلہ کے ولیکن بائین اپنے یا نیچے پانون اپنے کے پھر لیا حضرت نے کونہ چادر اپنی کا پس تھوکا اسمین پھر ملا بعض اسکے کو اوپر بعض کے پھر فرمایا کرے اسطرح سے روایت کی یہ بخاری نے ف پروردگار اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہے رب اپنے کا ساتھ متوجہ ہونے کے طرف قبلہ کے پس تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ مقصود اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہے پس حکم کیا یہ کہ بچاوے اسطرف کو تھوک سے اور حکم تھوکنے کا بائین طرف اور نیچے قدم کے اس صورت مین ہے کہ نماز مسجد مین نہ پڑھتا ہو اور مسجد مین اگر پڑھتا ہو تو نہ تھوکے مگر کپڑے اپنے مین یہ طیبی (وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے سائب بن خلاد سے اور وہ ایک شخص ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا اسنے تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تھوکا اسنے طرف قبلہ کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے قوم اسکی کے جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سے کہ نہ نماز پڑھواوے واسطے تمھارے یہ بعد اسکے پس ارادہ کیا اسنے پیچھے اسکے نماز پڑھوانے کا واسطے انکے پس منع کیا قوم نے اسکو اور خبر دی اسکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا اسنے یعنے منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہان اور کہتا ہے راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہ کہ فرمایا اسکو حضرت نے یعنے بیچ بیان کرنے سبب منع کے امامت سے یہ کہ تحقیق ایذا دی تو نے اللہ کو اور رسول اسکے کو یعنے بسبب کرنے اس فعل ممنوع کے روایت کی یہ ابوداود نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ

الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ
تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
صَحِيْحٌ) اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیر کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے اپنے وقت عادت کے نہ آئے
یہان تک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھین قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اوپر صفون اپنی کے جیسے کہ ہو تم
بیٹھے پھر متوجہ ہوے طرف ہمارے پھر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دون گا تمکو اس چیز سے کہ روکا مجھکو تمسے آج کی صبح وہ یہ ہے کہ تحقیق مین اٹھا رات کو
یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا مین نے اور نماز پڑھی مین نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا مین بیچ نماز اپنی کے یہان تک کہ بھاری ہوا مین
یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا مین نے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچھی صورت کے یعنی اچھی صفت کے پس کہا
اے محمد کہا مین نے حاضر ہون اے رب میرے فرمایا پروردگار نے بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقربین کہا مین نے نہین جانتا مین
فرمایا اللہ تعالی نے یہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچھی اور مین نے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکھا مین نے اللہ کو کہ رکھا
ہاتھ اپنا درمیان مونڈھون میری کے یہان تک کہ پائی مین نے سردی انگلیون اللہ تعالی کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے
میرے ہر چیز اور پہچان لیا مین نے سبکو پس فرمایا یا محمد کہا مین نے حاضر ہون مین اے رب میرے فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہین فرشتے مقربین
کہا مین نے کفارات مین فرمایا اللہ تعالی نے کیا ہین وہ کہا مین نے چلنا ساتھ قدمون کے طرف جماعتون کے اور بیٹھنا مسجدون مین پیچھے نمازون
کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے یعنی جب ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی اور بیماری کے فرمایا پھر کس چیز مین گفتگو کرتے
ہین کہا مین نے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہین وہ کہا حضرت نے کہا مین نے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز
پڑھنی رات مین اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون کہا اللہ تعالی نے دعا کر جو چاہے اپنے لیے کہا حضرت نے دعا کی مین نے یا الٰہی تحقیق مین
سوال کرتا ہون تجھسے کرنے نیکیون کا اور چھوڑنے برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجھپر اور جسوقت
ارادہ کرے تو فتنہ کا ایک قوم مین پس مار مجھکو غیر فتنہ مین اور مانگتا ہون مین تجھسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے
اور مانگتا ہون محبت اس شخص کی کہ محبت رکھے تجھسے یعنی مین اسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اس عمل
کی کہ نزدیک کرے مجھکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق یہ خواب حق ہے پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اسکو لوگون کو روایت
کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا پس کہا یہ حدیث صحیح ہے ف
شرح اس حدیث کی دوسری فصل مین مفصل بیان ہو چکی ہے اسلیے یہان نہ بیان کی اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواب مین
اللہ تعالی کو دیکھا اور اسی حالت مین یہ سوال جواب ہوئے تھے ﴿ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطٰنُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جسوقت داخل ہوتے مسجد مین
یہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہے اور ساتھ ذات اسکی کے کہ بزرگ ہے اور ساتھ سلطنت اسکی کے کہ قدیم ہے شیطان راندے ہوے سے

فرمایا حضرت نے پس جس وقت کہ کہتا ہی کوئی یہ کلمات وقت داخل ہونے کے مسجد مین کہتا ہی شیطان محفوظ رہا میری شر سے یہ بندہ تمام دن روایت کی یہ ابوداود نے (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) اور روایت ہی عطاء بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی نکر تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے سخت ہوا غضب اللہ کا اس قوم پر کہ ٹھہرائین قبرین اپنے انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ مالک نے مرسل ف یعنے نکر میری قبر کو مانند بت کے بیچ تعظیم کرنے لوگون کے اور بار بار آنے اُنکے کے واسطے زیارت کے یعنے بطور میلے کے اور متوجہ ہونے کے اُسکی طرف واسطے سجدہ کے جیسے کہ سنتے ہین اور دیکھتے ہین ہم اب بعضے مزارات اور مقامات کو یعنے مثل استہان وغیرہ کے اور جملہ اشتد غضب اللہ آخر تک جملہ مستانفہ ہے یعنے جملہ علٰحدہ ہی گویا کہا گیا کہ کیون آپ یہ دعا کرتے ہین اسکا جواب دیا اشتد آخر تک یعنے ازراہ مہربانی اور شفقت کے اوپر امت کے یہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہ بھی ایسی گرفتار نہون جیسے یہود گرفتار ہوکر غضب کیے گئے طیبی (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑھنی باغون مین کہا بعض راویون اس حدیث کے نے کہ مراد حیطان سے باغ ہین روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کے سے کہ تحقیق ضعیف کہا ہی اسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے (وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اُسکے کے برابر ایک نماز کے اور نماز اُسکی محلہ کی مسجد مین برابر پچیس نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑھا جاوے اسمین یعنے جامع مسجد مین برابر پانسو نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد اقصی کے یعنے بیت المقدس کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اُسکی بیچ مسجد میری کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اُسکی بیچ مسجد حرام کے یعنے مکہ کے برابر لاکھ نمازون کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے کونسی مسجد بنائی گئی زمین مین پہلے فرمایا مسجد حرام کہا مین نے پھر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصی یعنے بیت المقدس کہا مین نے کتنی مدت تھی درمیان ان دونون کے فرمایا چالیس برس پھر فرمایا کہ ساری زمین واسطے تیرے مسجد ہی یعنے حکم مسجد کا رکھتی ہی کہ جائز ہی اسمین نماز جہان پاوے تجھکو نماز پس نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ بانی کعبہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور بانی بیت المقدس کے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان دونون مین فرق زیادہ ہزار برس سے ہی پس فرق چالیس برس کا کیون کہا جواب اسکا یہ ہی کہ ابن جوزی نے کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اوپر اول بنا رکھنے ان دونون مسجدون کے اور پہلے کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہین بنایا اور نہ پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہی کہ اول بنا کعبہ کی رکھی حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی بعد اسکے اُنکی اولاد پھیل زمین مین پس ہو سکتا ہی کہ کسی نے اُنکی اولاد مین سے بنا بیت المقدس کی رکھی ہو اور اسمین چالیس برس کا فرق ہو بعد اسکے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس

اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مین نے شاہد واسطے اس کلام کے اس قصہ کو کہ ابن ہشام نے کتاب التیجان مین لکھا ہی کہ جب بنایا آدم
علیہ السلام نے کعبہ کو حکم کیا انکو پروردگار تعالی نے واسطے سیر کرنے بیت المقدس کے اور بنانے اسکے کے پس بنا کیا اسکو اور عبادت کی اسمین
پس اس تقدیر مین فاصلہ چالیس برس کا بعید نہین کذا فی بعض الشروح ۱۲ اور توجیہ اسکی ہمارے استادون سے اللہ رحمت کرے انپر
یہ منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیم عم نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کر دی ہوگی اسی طرح بیت المقدس کی بھی حد مقرر کر دی ہوگی پس ہو سکتا ہی
کہ اس حد ٹھہرا دینے مین فرق چالیس برس کا ہو باب الستر یہ باب ہی بیچ بیان ڈھانکنے شرمگاہ کے ف اس باب مین مؤلف حدیثین
ستر ڈھکنے کی کہ شرائط نماز سے ہی لایا ہی اور سوائے اسکے اور حدیثین بھی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نے اور صحابہ نے اسمین نماز پڑھی ہی لایا ہی ف ع

الفصل الاول فصل پہلی عن عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِہٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے
مین اشتمال کیے ہوئے اسکو بیچ گھر ام سلمہ کے رکھے ہوئے دونون طرفین اسکی اوپر مونڈھون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اشتمال کہتے ہین اسکو کہ لیوے کنارہ کپڑے کا کہ ہو داہنے مونڈھے پر نیچے بائین ہاتھ اپنے کے سے اور لیوے اس کنارے کو کہ ڈالا ہی بائین
ہاتھ پر نیچے داہنے ہاتھ کے سے پھر گرہ لگا دے سینہ پر اور اکثر احتیاج گرہ دینے کی سینہ پر اس صورت مین ہوتی ہی کہ گوشے کپڑے کے دراز ہون
اور خوف کھلجانے کا ہو اور اگر دراز ہون حاجت باندھنے کی نہین جیسا کہ لباس فقیرون ہین کے سے ظاہر ہوتا ہی اسیلیے بیچ عبارت بعض شارحین
کے قید گرہ لگانے کی نہین واقع ہوئی اور ان حدیثون مین جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف بین طرفیہ کی آئی ہین معنے انکے ایک ہی ہین
ع س (وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْہِ مِنْہُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھے ایک تمہارا ایک کپڑے مین کہ نہو اوپر مونڈھون اسکے کے
اس کپڑے مین سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جیسے کہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئی اور کہا ہی اکثر علما نے کہ حکمت اسمین
یہ ہی کہ جب ایک کپڑے کا تہبند کیا اور کندھون پر اسمین سے نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کھلجانے کا اور صورت بے ادبی کی بھی ہی اور کہا ہی امام مالک اور
ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما نے کہ یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی یعنی اگر نماز پڑھے گا ایک کپڑے مین کہ کندھون پر نہو اور ستر ڈھکا ہو تو نماز اسکی ہو جاویگی
لیکن ساتھ کراہت کے اور امام احمد اور بعضے اگلے علما نے کہا ہی کہ نہین صحیح ہونے کی نماز اسکی انھون نے عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ع س
(وعنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی انھین سے
کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھے ایک کپڑے مین پس چاہیے کہ مخالفت کرے درمیان
دونون طرفون اسکی کے یعنے جیسے کہ طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہ بخاری نے (وعن عَائِشَۃَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَہَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِہَا نَظْرَۃً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْہَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ ہٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَہْمٍ وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَہْمٍ فَاِنَّہَا اَلْہَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِہَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِیْ) اور روایت ہی عایشہ سے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ چادر کے کہ اسمین کنارے اور رنگ کے تھے یا اسمین کچھ کام کیا ہوا تھا پس دیکھا طرف کام اسکے کے دیکھنا پس جب فارغ ہوئے
نماز سے فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابو جہم کے اور لے آؤ میرے پاس انبجانی ابی جہم کی یعنی تحقیق اس چادر نے باز رکھا مجھکو اب نماز میری سے
یعنے حضور نماز سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے کہا تھا مین دیکھتا طرف نشان اسکے کے اور مین تھا نماز مین

پس خوف کیا مین نے یہ کہ خلل مین ڈالے مجھکو **ف** خمیصہ کہتے ہین ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہے یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہے اُسکا اور اُسمین خط
ہوتے ہین پس جملہ لہا اعلام تاکید یا بیان ہے اُسکا وہ ایک صحابی ابو جہم نامی حضرت کے لیے تحفہ لائے تھے اُسکو حضرت نے اوڑھکر نماز پڑھی اُسکے
خطون پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب مین کچھ فرق آیا جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کو فرمایا کہ اسکو ابو جہم کو پھیر دو اور اُسکے پھیرنے سے خیال ہوا کہ
وہ شکستہ دل ہوگا اسلیے فرمایا کہ اُسکے بدلے انبجانیہ اُس سے لے آؤ کہ انبجان نام شہر کا ہے اُسمین کملی سادی بنی جاتی ہے اُسکو انبجانیہ کہتے ہین
اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کے بیچ پاک نفسون کے اور صاف دلون کے بھی تاثیر کرتے ہین اور یہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور
نہایت لطافت کے ہوتا ہے جیسے کہ سفید کپڑے مین اگر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہے ظاہر ہوتا ہے اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر بھی زیادہ ہوگا اور آلودگان
تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بھی نہین ہوتی اور نزدیک ابن حجر کے یہ تعلیم اور تنبیہ ہے امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سے کہ جو نماز مین دھیان
بٹا دین * ح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ
تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہا تھا پردہ واسطے حضرت عائشہؓ کے ڈھانکا تھا ساتھ اسکے اپنے گھر
کی ایک جانب کو پس کہا واسطے عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر ہم سے اس پردے اپنے کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اسکے
ظاہر واسطے میرے بیچ نماز میری کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ وہ پردہ حضرت عائشہؓ نے بطور دیوار گیری کے دیوار مین لگایا
ہوگا اور بعضے کہتے ہین شکل چھپر کھٹ کے تھا اور حضرت عائشہؓ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع فرمایا اُتار ڈالا * ح * (وَعَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي
هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبائے ریشمی پس پہنا اُسکو پھر نماز
پڑھی اُسمین پھر پھرے پس اُتارا اُسکو سخت مانند مکروہ رکھنے والے کے اُسکو پھر فرمایا نہین لائق یہ واسطے بچنے والون کے یعنے شرک اور کفر سے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فروج اُس قبا کو کہتے ہین کہ اُسمین پیچھے چاک ہوتا ہے وہ فروج اکیدر بادشاہ دومہ کے نے یا بادشاہ اسکندریہ
نے حضرتؐ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہنی جب تک پہننا ریشم کا حرام نہوا تھا اور مکروہ جانکر جو اُتاری سبب یہ تھا کہ
اُسمین رعونت پائی جاتی تھی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہے لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتے ہین افضل یہ ہے کہ نہ پہنین پھر جب حریر پہننا حرام
ہوا اسکو حرام ہوا متقی ہے یا غیر متقی اور ہو سکتا ہے کہ نہی اسی حالت مین ہوئی ہو تو اس صورت مین متقی عن الشرک مراد ہوگا یعنے مسلمان کو پہننا اسکا
نچاہیے * طیبی * ح **الفصل الثانی فصل دوسری** (عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ
قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ) روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون
کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑھون بیچ ایک کرتے کے فرمایا کہ ہان اور گھنڈی لگا لے اسمین اگرچہ ساتھ کانٹے کے ہو روایت کی یہ ابو داؤد نے
اور روایت کی نسائی نے مانند اُسکے **ف** یعنے مین شکار کیا کرتا ہون اور اُسوقت فقط کرتا ہی پہنتا ہون لنگی اُسکے نیچے نہین ہوتی اسلیے کہ شکار
کے پیچھے دوڑنا آسان ہو پس اُسی ایک کرتے مین نماز پڑھ لیا کرون فرمایا ہان لیکن گھنڈی لگا لیا کر یعنے گریبان اُسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اُسمین
سے وقت رکوع اور سجود کے معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ کانٹے ہی سے ہو تا ستر نہ معلوم ہو * ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ
إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ
يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسوقت کہ ایک شخص نماز

پڑھتا تھا لٹکتے ہوئے ازار اپنی فرمایا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پھر آیا پس کہا ایک شخص
نے اے رسول خدا کے کیا ہے واسطے تمہارے کہ حکم کیا تم نے اسکو یہ کہ وضو کرے فرمایا تحقیق وہ نماز پڑھتا تھا اور وہ لٹکائے ہوئے تھا ازار اپنی اور تحقیق
اللہ نہیں قبول کرتا نماز اس شخص کی کہ لٹکائے ہوئے ہو ازار اپنی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اسبال کہتے ہیں اصل میں اسکو کہ کپڑا دراز ہوئے
کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز و تکبر کے اور یہ مخصوص ساتھ ازار ہی کے نہیں لیکن اکثر استعمال اسکا ازار میں ہوتا ہے پس ٹخنوں سے نیچا کرنا دامن کا
اور ازار کا مکروہ ہے اسلیے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا اللہ نماز اسکی یعنے کمال نماز کا نہیں قبول کرتا اور ثواب نہیں دیتا اسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہے اور
وہ شخص باوجودیکہ باوضو تھا اور پھر اسکو وضو کرنے کو فرمایا بھید اسمین یہ تھا کہ تا فکر کرے وہ شخص بیچ سبب امر کرنے کے پس معلوم کرے برائی
اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب برکت حکم رسول خدا صلعم کے ساتھ طہارت ظاہر کے پاک کردے باطن اسکا تکبر و ناز سے اسلیے کہ طہارت ظاہر کی
تاثیر رکھتی ہے بیچ طہارت باطن کے ٭ ح س (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ حائض الا بخمار رواہ
ابوداؤد والترمذی) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتھ اوڑھنی
کے یعنے بغیر سر ڈھانکنے کے نماز نہیں ہوتی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف مراد یہاں حائض سے عورت بالغہ ہے کہ پہونچے سن حیض کو
خواہ حیض آوے یا نہ آوے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ سر اور بال عورت کے ستر ہیں پس اگر ننگے سر نماز پڑھے نہیں ہوتی نماز اسکی اور اسی طرح اگر باریک
کپڑا اوڑھے ہو کہ رنگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اسمین بھی نماز نہیں ہوتی اور یہ حکم آزاد عورت کا ہے اور لونڈی کی نماز ننگے سر ہو جاتی ہے اسلیے کہ اسکا
سر ستر نہیں ہے ستر اسکا نیچے ناف سے زانو کے نیچے تک ہے مانند مرد کے اور پیٹ اور پیٹھ اور پہلو بھی ٭ سید ٭ عالمگیری (وعن ام سلمۃ انہا سألت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیہا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا رواہ ابوداؤد وذکر جماعۃ
وقفوہ علی ام سلمۃ) اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ انھون نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نماز پڑھے عورت بیچ کرتے کے اور اوڑھنی
کے کہ نہو اسپر تہبند فرمایا جس وقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈھانکے پشت قدم اسکی کو یعنے تب نماز بغیر لنگی کے ہو جاویگی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ذکر کیا ابوداؤد
نے ایک جماعت محدثین کی کو کہ موقوف کیا انھون نے اسکو ام سلمہ پر یعنے کہا ہے کہ قول ام سلمہ کا ہے حضرت کی حدیث نہیں ف اسمین دلیل ہے
اسپر کہ پشت قدم عورت کی بھی ستر ہے واجب ہے ڈھانکنا اسکا نماز میں ٭ س (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل
فی الصلوۃ وان یغطی الرجل فاہ رواہ ابوداؤد والترمذی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے
نماز میں اور منع کیا اس سے کہ ڈھانکے آدمی منھ اپنا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف معنی سدل کے یہ ہیں کہ اوڑھے کپڑا اسپر یا مونڈھوں پر
اور دونوں طرفین اسکی لٹکتی رہیں یعنے لنگی نہ مارے پس یہ منع ہے مطلق اسلیے کہ شعار اہل تکبر کا ہے اور نماز میں بہت برا ہے نماز اس سے مکروہ ہوتی ہے اور
عرب پگڑی کے کونے سے ڈھاٹا باندھتے تھے کہ دہانہ چھپ جاتا تھا اس سے بھی منع فرمایا اسلیے کہ قرأت اچھی طرح اس سے نہیں ادا ہوتی اور سجدہ
پورا نہیں ہوتا اور جو کوئی جمائی لے یا ڈکار لے اور اسکے منھ سے بدبو آتی ہو اسکو نماز میں ڈھانکنا منھ کا ہاتھ سے مستحب ہے ٭ س ح + (وعن شداد
بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے شداد بن اوس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہودیوں کا یعنے ساتھ ادا کرنے نماز کے جوتوں میں اور موزوں میں پس تحقیق وہ نماز نہیں
پڑھتے اپنے جوتوں میں اور نہ موزوں میں روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطے ظاہر کرنے خلاف
گمراہوں کے اچھا ہے اگرچہ وہ چیز مباح ہو لیکن از بسکہ اسکے کرنے میں خلاف انکا لازم آتا ہے حکم عزیمت یعنے اولویت کا پیدا کرتی ہے ٭ ح (وعن

اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِہٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَیْہِ فَوَضَعَھُمَا عَنْ یَسَارِہٖ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَھُمْ فَلَمَّا
قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ قَالَ مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی اِلْقَائِکُمْ نِعَالَکُمْ قَالُوْا رَاَیْنَاکَ اَلْقَیْتَ نَعْلَیْکَ فَاَلْقَیْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْھِمَا قَذَرًا اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْہِ قَذَرًا فَلْیَمْسَحْہُ وَلْیُصَلِّ فِیْھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے اپنے یاروں کو ناگاہ اوتارین دونوں پاپوشین
اپنی پس رکھا اُنکو بائین طرف اپنے یعنے دور ہٹا کر بائین طرف رکھین پس جبکہ دیکھا یہ قوم نے نکال ڈالین اُنھون نے پاپوشین اپنی پس جبکہ پڑھ چکے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو اوپر نکال دینے تمھارے کے پاپوشون کو کہا اُنھون نے دیکھا ہمنے آپ کو کہ نکال ڈالین
آپ نے پاپوشین اپنی پس نکال ڈالین ہمنے بھی پاپوشین اپنی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جبرئیل آئے میرے پاس پس خبر دی
مجھکو یہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کے نجاست ہے جسوقت کہ آوے ایک تمھارا مسجد مین پس چاہیے کہ دیکھ لے پس اگر دیکھے پاپوشون مین نجاست
پس چاہیے کہ پونچھ ڈالے اُسکو اور نماز پڑھے اُنھین یعنے پاپوشین پہنے ہوئے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** قذر ساتھ زبر قاف اور ذال
معجمہ کے اصل مین کہتے ہین اُسکو کہ طبیعت مکروہ رکھے اُسکو پس ظاہر یہ ہے کہ جوتے مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اُس سے درست نہو بلکہ کچھ
گھناونی چیز لگی ہوگی مانند رینٹ وغیرہ کے والا نماز از سرنو پڑھتے کیونکہ بعض نماز اُس سے پڑھی تھی حضرت جبرئیل نے جو خبر دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُسکو اُتار ڈالا سبب یہ تھا کہ حضرت کے مزاج مین ستھرائی بہت تھی لگا رہنا اُسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تھا اور بعض شافعیہ کہتے ہین کہ اگر نجاست
کپڑے وغیرہ کو لگی رہے اور مصلی کو علم اُسکا نہو تو نماز ہو جاتی ہے یہ قول قدیم شافعی کا ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہے اسلیے
کہ صحابہ نے بمجرد اسکے کہ حضرت کو جوتا اُتارتے دیکھا آپ بھی اُتار ڈالے موقوف پوچھنے سبب پر نرکھا اور حضرت نے اُسکو جائز رکھا ۱۲ س ح (وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْہِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلَا عَنْ یَسَارِہٖ فَتَکُوْنَ عَنْ یَّمِیْنِ غَیْرِہٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَلٰی یَسَارِہٖ
اَحَدٌ وَلْیَضَعْھُمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَوْ لِیُصَلِّ فِیْھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ) اور روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبکہ نماز پڑھے ایک تمھارا پس نرکھے اپنی پاپوشون کو داہنے اپنے اور نہ بائین اپنے پس ہونگے داہنے غیر اسکے کے مگر یہ کہ نہو بائین اسکے کوئی
اور چاہیے کہ رکھے اُنکو درمیان دونون پانون اپنے کے یعنے آگے اپنے قریب پانون کے اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ یا نماز پڑھے اُنھین یعنے اگر پاک
ہون تو اُتارے نہین روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کیے ابن ماجہ نے معنی اسکے **ف** یعنے جس صورت مین کہ نمازی کے بائین طرف کوئی
کھڑا ہوگا اور یہ بائین طرف جوتہ رکھے گا تو اُسکے داہنی طرف پڑیگا پس جب اپنے داہنی طرف رکھنا خوش نرکھا تو اُسکے داہنے کیون روا رکھتا ہے
لازم ہے مومن کو کہ دوست رکھے اپنے یار کے لیے جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور مکروہ رکھے اسکے لیے جو کہ مکروہ رکھتا ہے اپنے لیے ۱۲ س اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ فِیْ
ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا مین نے اُنکو کہ نماز پڑھتے
تھے بوریہ پر کہ سجدہ کرتے تھے اُسپر کہا راوی نے اور دیکھا مین نے اُنکو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین بطور توشح کے یعنے جیسے کہ پہلی حدیث باب کی
مین صورت اُسکی مذکور ہوئی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے نماز اُس چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کے خواہ قسم
نباتات یعنے زمین کی اُگی ہوئی چیزون سے ہو مثل بوریا وغیرہ کے یا قسم نباتات سے نہو مثل کپڑے اور صوف وغیرہ کے اگرچہ اسمین ذکر بوریہ
ہی کا ہے لیکن علماء دلیلین اور رکھتے ہین کہ سواے بوریہ کے صوف وغیرہ پر بھی جائز ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ نماز پڑھنی زمین پر بغیر بچھائے

کسی چیز کے افضل ہی اسلیے کہ تواضع اور خشوع شرط ہی نماز مین وہ زمین پر پڑھنے مین حاصل ہی مگر کچھ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کے یا نجاست زمین کے تو بچا لینا ہی بہتر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ جو چیز زمین کی اگی ہوئی نہو اُسپر نماز پڑھنی خوب نہین یعنے بوریا اور مانند اُسکے پر خوب ہی اور کپڑے اور مانند اُسکے پر خوب نہین ۵ س ح (وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومنتعلا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے کبھی ننگے پاؤن اور کبھی پاپوشون سے روایت کی یہ ابو داؤد نے (وعن محمد بن المنکدر قال صلی بنا جابر فی ازار قد عقدہ من قبل قفاہ وثیابہ موضوعۃ علی المشجب فقال له قائل تصلی فی ازار واحد فقال انما صنعت ذلک لیرانی احمق مثلک وایّنا کان له ثوبان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) اور روایت ہی محمد بن منکدر سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے جابر رضی اللہ عنہ نے بیچ ایک تہبند کے کہ تحقیق باندھا تھا اُسکو جانب گدی اپنی کے اور کپڑے اُنکے رکھے ہوئے تھے سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنے والے نے کہ نماز پڑھتے ہو ایک تہبند مین پس کہا اُنھون نے کہ سوائے اسکے نہین کہ کیا مین نے یہ تا کہ دیکھے مجھکو احمق مانند تیرے اور کونسا تھا ہم مین کہ ہون واسطے اُسکے دو کپڑے بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے ف مشجب اُسکو کہتے ہین کہ اُسپر کپڑے رکھا کرتے ہین اور کبھی مشک پانی کی پانی ٹھنڈا ہونے کے لیے لٹکا دیتے ہین کہ اُسکو سہ پایہ کہتے ہین مانند سہ پایہ گھڑیال کے ہوتا ہی پس جابر نے اُسپر کپڑے رکھدیے تھے اور نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین کہ اُسکا تہبند کیا تھا اور اُسکو بلند کر کے گردن پر گرہ لگائی تھی پس ایک دیکھنے والے نے اُسکو برا اور خلاف سنت کے جان کر جابر سے پوچھا کہ کپڑون کے ہوتے ہوئے ایک کپڑے مین تم نماز پڑھتے ہو اُنھون نے کہا کہ یہ مین نے اسلیے کیا ہی تا مجھکو کوئی جاہل مانند تیرے دیکھے اور جانے کہ نماز ایک کپڑے مین جائز ہی اور خلاف سنت کے نہین چنانچہ اسلیے ڈانٹا اُسکو اور احمق کہا کہ اسکو کیون تو برا جانتا ہی حضرت کے زمانے مین کونسا ہم مین کا تھا کہ اُسکے پاس دو کپڑے تھے اور اجماع ہی علما کا کہ نماز دو کپڑون مین پڑھنی افضل ہی واجب نہین اسلیے کہ اسمین حرج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو ایک کپڑے مین نماز پڑھی ہی کبھی تو بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے پڑھی ہی اور کبھی بیان جواز کے لیے پس حاصل یہ ہی کہ اگر ایک کپڑے مین بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے یا واسطے غرض تعلیم جواز کے پڑھے تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی اور حقارت کے پڑھے تو اچھا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام پر طعن اور اعتراض نہ کرے ترک سنت پر اور گمان نیک رکھے اُنکے ساتھ یعنے یہ جانے کہ یہ امر بیان جواز کے لیے کیا ہوگا یا کچھ اور عذر ہوگا ۵ س ح (وعن ابی بن کعب قال الصلوۃ فی الثوب الواحد سنۃ کنا نفعله مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعاب علینا فقال ابن مسعود انما کان ذاک اذا کان فی الثیاب قلة فاما اذا وسع اللہ فالصلوۃ فی الثوبین ازکی رواہ احمد) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا نماز ایک کپڑے مین سنت ہی تھے ہم کرتے یہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ عیب کیا جاتا تھا ہمپر پس کہا ابن مسعود نے سوائے اسکے نہین کہ تھی یہ بات جسوقت کہ تھی بیچ کپڑون کے قلت پس جسوقت کہ کشادگی کی اللہ نے پس نماز دو کپڑون مین بہتر ہی روایت کی یہ احمد نے

باب السترة باب ہی بیچ بیان سترہ کے

ف مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کے آگے کھڑی کیجاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تا جگہ سجود کی بسبب اُسکے متمیز ہو اور گذرنیوالا آگے اُسکے سے گنہگار نہووے اور درازی اُسکی کم ایک ہاتھ سے نہو اور موٹائی کم ایک انگشت سے نہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیون کا ہی یعنے اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیون کے آگے سے گذرنا جائز ہی اگرچہ اُنکے آگے کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کے ورے سے گذرنا جائز نہین مگر یہ کہ پاوے آنے والا فرجہ یعنے خالی جگہ صف پہلی مین تو جائز ہی اُسکو یہ کہ گذرے آگے صف دوسری کے سے کیونکہ دوسری صف والون کا قصور ہی کہ آگے نہ بڑھے اور اور احکام اُسکے آگے حدیثوں مین مذکور ہین ۵ ح س

الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عمر قال کان

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے اول روز مین طرف عیدگاہ کے اور برچھی اُنکے آگے اُٹھائی جاتی اور کھڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگے اُنکے پس نماز پڑھتے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری نے ف معمول یہ تھا کہ خادم اکثر اوقات برچھی حضرتؐ کے ساتھ رکھتے تھے واسطے سترہ کرنیکے اور ڈھیلے توڑنے اور مانند اُنکے کے ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی جحیفہؓ سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کے اور وہ تھے ابطح مین بیچ خیمہ سرخ کے کہ چمڑے کا تھا اور دیکھا مین نے بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا مین نے لوگون کو کہ جلدی سے لیتے تھے اُس پانی کو پس جسکو کہ پہونچ گیا اسمین سے کچھ پانی مل لیا اُسکو مُنھ اور بدن اپنے پر اور جسکو نہ پہونچا اُس سے لی اُسنے تراوت ہاتھ یار اپنے کے سے پھر دیکھا مین نے بلال کو کہ لی برچھی پس گاڑ دیا اُسکو اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑے سرخ کے کہ تھا خط دار دامن اُٹھائے ہوئے نماز پڑھی طرف برچھی کے ساتھ لوگون کے دو رکعت اور دیکھا مین نے لوگون کو اور چارپایون کو کہ گذرتے تھے پرے برچھی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابطح نام ایک نالہ کا ہی نزدیک مکہ کے بیچ راہ منا کے اُسکو محصب اور بطحا بھی کہتے ہین اس نالہ کو ابطح اسلیے کہتے ہین کہ اسمین سنگریزے ہین اور حلہ کہتے ہین دو کپڑون کو ایک لنگی اور ایک چادر اسمین سرخ خط تھے جیسے کہ یہان بھاگل پور کی لنگیان ہوتی ہین پس نرا سرخ مراد نہین ہی کہ اسکا پہننا مکروہ تحریمی ہی مردون کو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کے پرے سے گذرنا آدمیون اور جانورون کا درست ہی ۱۲ ح (وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ) اور روایت ہی نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سامنے بٹھاتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑھتے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہا نافع نے کہ کہا مین نے ابن عمر سے کہ خبر دو مجھکو کہ جب جاتے اونٹ چرنے اور پانی پینے کو تو کیا کرتے تھے حضرتؐ یعنے پھر کس چیز کو سترہ کرتے تھے کہا ابن عمر نے تھے لیتے کجاوہ پس درست کرکے آگے رکھ لیتے اُسکو پھر نماز پڑھتے طرف پچھلی لکڑی اُسکی کے یعنے وہ بلند ہوتی ہی اُسکو سترہ کرتے تھے (وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکھے ایک تمہارا آگے اپنے سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوے کی کے پس نماز پڑھے اور نہ پروا کرے جو کوئی گذرے پرے اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے پروا نکرے نمازی گذرنا کسی کا اسکے نماز کے خشوع کو قطع نہین کرنے کا یا معنی یہ ہین کہ پروا نکرے گذرنے والا گنہگار نہین ہونے کا گذرنے سے ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِيْ جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو جہیم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گذرنے والا آگے مصلے کے سے کہ کیا گناہ ہی اسپر البتہ ہووے ٹھہرا رہنا اور نہ گذرنا آگے مصلی کے سے چالیس تک بہتر اسکے لیے گذرنے سے آگے مصلے کے کہا ابو نصر نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی کہ نہین جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا امام طحاوی نے مشکل الآثار مین کہ مراد

چالیس برس ہین نہ چالیس مہینے اور نہ چالیس دن اور یہ بات ثابت کی ہی اُنھون نے حدیث ابی ہریرہ کی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانے بندہ شخص کہ گذرتا ہی آگے بھائی اپنے کے عرض مین اُس حال مین کہ وہ سرگوشی کرتا ہی رب اپنے سے یعنے اگر گناہ اُسکا جانے تو البتہ ہووے ٹھہرے رہنا جگہہ اپنی پر سو برس بہتر واسطے اُسکے قدم سے کہ رکھے اُسکو ؂ س (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شئ یسترہ من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ہو شیطان ہذا لفظ البخاری ولمسلم معناہ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمھارا طرف ایک چیز کے کہ ڈھانکے اُسکو لوگون سے یعنے سترہ کھڑا کرے کہ حائل ہو درمیان اُسکے اور درمیان لوگون کے پس ارادہ کرے کوئی یہ کہ گذرے آگے اُسکے یعنے سترہ کے درمیے پس چاہیے کہ باز رکھے اُسکو پھر اگر نہ مانے پس قتل کرے اُسکو پس سوائے اسکے نہین کہ وہ شیطان ہی یہ لفظ بخاری کے ہین اور واسطے مسلم کے معنے اُسکے ف قتل کرے اُسکے یہ معنی نہین ہین کہ جائز ہی قتل اُسکا بلکہ مراد یہ ہی کہ بہت برا ہی اُسکے آگے سے گذرنا بزور اُسکو ہٹا دے اور کہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ جائز ہی دفع کرنا ساتھ اُسکے اور وہ مرجاوے پس نہین قصاص اُسپر ساتھ اتفاق علما کے اور دیت واجب ہونے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین واجب ہوتی ہی بعضے کہتے ہین نہین پس وہ شیطان ہی یعنے شیطان نے یہ کام اس سے کروایا یا مراد یہ ہی کہ وہ شیطان آدمیون کا ہی اسلیے کہ شیطان کے معنی سرکش کے ہین خواہ جنون مین ہو خواہ آدمیون مین سے اسلیے شریر آدمی کو شیطان انس کہتے ہین ؂ طیبی ؂ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقطع الصلوٰۃ المرأۃ والحمار والکلب ویقی ذلک مثل مؤخرۃ الرحل رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتے ہین نماز کو عورت اور گدھا اور کتا اور بچاتا ہی اُس توڑنے کو رکھنا اُس چیز کا کہ مانند لکڑی پچھلی کجاوے کے ہو روایت کی یہ مسلم نے ف جمہور علما صحابہ وغیرہم کا یہ مذہب ہی کہ کوئی چیز یا کوئی شخص اگر مصلی کے آگے سے گذرے نماز ٹوٹتی نہین خواہ یہ تینون چیزین ہون یا غیر اُنکے اور حدیثین جو اس باب مین آئی ہین محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کے بیچ کھڑا کرنے سترہ کے یا مراد یہ ہی کہ یہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کے ہین کھو دیتی ہین یا مراد یہ ہی کہ قریب ہی کہ ٹوٹ جاوے بسبب مشغول ہونے دل مصلی کے ساتھ اُنکے اور خاص ان تینون چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ ان مین دل بہت مشغول ہو جاتا ہی عورت کا حال ظاہر ہی اور گدھے کے ساتھ شیاطین اکثر ہوتے ہین اسلیے مستحب ہی اعوذ پڑھنی وقت رینکنے اُسکے کے اور کتا نجس نہایت ہوتا ہی ؂ ح (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا معترضۃ بینہ وبین القبلۃ کاعتراض الجنازۃ متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے یعنے سامنے مانند عرض مین ہونے جنازے کے آگے نمازیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اشارہ ہی طرف اسکے کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشہ مین اور باوجود اسکے حضرت نماز ادا کرتے پس معلوم ہوا کہ آگے آنا عورت کا نماز مین نماز کو نہین توڑتا ؂ ح (وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناہزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس بمنی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا مین سوار گدھے پر اور مین تھا اُسدن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ساتھ لوگون کے منا مین بدون دیوار کے یعنے بدون سترہ کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے پس اترا مین اور چھوڑ دی مین نے گدھی کہ چرتی تھی داخل ہوا صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجھپر کسی نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غرض ابن عباس کی یہ ہی کہ گدھی کے آگے گذرنے سے نماز نہ ٹوٹی اور یہ ہنوز بالغ نہوئے تھے اسلیے کسی نے

اُنکے آگے گذرنے پر بھی انکار نکیا ہو ح الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا فان لم یجد فلینصب عصاہ فان لم یکن معہ عصا فلیخطط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تم مین سے پس چاہیے کہ رکھے سامنے منھ اپنے کے ایک چیز یعنے ستون یا دیوار یا مانند اُنکے اور کچھ پس اگر نپاوے کچھ پس چاہیے کہ کھڑا کرے عصا اپنا پس اگر نہو ساتھ اُسکے عصا پس چاہیے کہ کھینچے خط پھر نہ ضرر کرے گا اُسکو وہ کہ گذرے گا آگے اُسکے یعنے خشوع نماز مین خلل نہین ڈالنے کا روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف اگر زمین نرم ہووے عصا گاڑدے اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنے رکھدے تاکہ مشابہ گاڑ دینے کے ہو شرح منیہ مین لکھا ہی کہ اگر رکھوے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضون نے کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی اُسکو سترہ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نہین کفایت کرتا اور کفایہ مین کہا ہی کہ طول مین رکھ لے نہ عرض مین اور خط کھینچنا قول قدیم امام شافعی کا ● ر قول امام احمد کا ہی اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ کے بھی ساتھ اسکے قائل ہوئے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور نزدیک مالک کے خط معتبر نہین اور شافعی نے بھی قول جدید مین انکار اسکا کیا ہی اور کہا ہی کہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہی ضعیف اور مضطرب ہی اور خط حائل ہونے مین اعتبار نہین رکھتا اور دور سے معلوم اور متمیز نہین ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بھی یہی ہی اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہی کہ اولی ہی اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز بھی رکھتا ہی اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہی اور بعد اُسکے اختلاف کیا ہی وصف خط مین کہ کسطرح کا خط کھینچے بعضون نے لکھا ہی کہ بشکل ہلال کے اور بعضون نے لنبا جانب قبلہ کے لکھا ہی اور بعضون نے عرض مین کہ داہنی طرف سے بائین طرف کو لیجاوے اور مختار لنبا ہی خط ہی کذا فی بعض الشروح ہو ح (وعن سہل بن ابی حثمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی سترۃ فلیدن منہا لا یقطع الشیطان علیہ صلاتہ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک ہو اس سے تا نہ توڑے شیطان اُسپر نماز اُسکی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف نزدیک سترہ کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اُسکے کرسکے تا نہ توڑے شیطان نماز اُسکی یعنے اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسی کے گذرنے کا آگے سے پس شیطان وسوسہ اسکا دل مین ڈالے گا اور حضور قلب مین فرق آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اُسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور نزدیک ہونے مین اس آفت سے بچتا ہی ح (وعن المقداد بن الاسود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الا جعلہ علی حاجبہ الایمن او الایسر ولا یصمد لہ صمدا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے مگر کہ کرتے اُسکو اپنی داہنی بھون پر یا بائین بھون پر اور نہ قصد کرتے واسطے اُسکے قصد کرنا سیدھا کا روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے سترہ کو بھون بیچ پیشانی کے سامنے نکرتے بلکہ داہنی یا بائین بھون کے سامنے کرتے تا مشابہت بت پرستی کے ساتھ نہو ہو ح (وعن الفضل بن عباس قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بادیۃ لنا ومعہ عباس فصلی فی صحراء لیس بین یدیہ سترۃ وحمارۃ لنا وکلبۃ تعبثان بین یدیہ فما بالی بذلک رواہ ابو داؤد وللنسائی نحوہ) اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھ اُنکے تھے عباس پس نماز پڑھی جنگل مین کہ نہ تھا آگے حضرت کے سترہ اور ہماری گدھی اور کُتیا کھیلتی تھین آگے حضرت کے پس نہ پروا کی اسکی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور واسطے نسائی کے ہی مانند اُسکے ف عرب مین رسم تھی کہ چند روز جنگل مین جاکر خیمے کھڑے کرتے تھے اور وہان رہتے تھے اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تھا پس جن

دونوں میں کہ عباس جنگل میں گئے ہوئے تھے حضرتؐ وہاں رونق افزا ہوئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ سترہ کھڑا کرنا نماز کے آگے واجب
نہیں بلکہ مستحب ہے اگر لوگوں کی گذرگاہ میں نماز پڑھتا ہو ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ
وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں توڑتی نماز کو کوئی
چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جب تک کہ ہوسکے یعنے اس چیز کو کہ آگے گذری نماز کے یعنے تا خضوع و خشوع نماز کے میں خلل نہ آوے
پس سوا اسکے نہیں کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ عورت اور کتا اور گدھا نماز کو نہیں توڑتے
ح س اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِہٖ فَاِذَا سَجَدَ
غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُھُمَا قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْھَا مَصَابِیْحُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں سوتی آگے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پانوں میرے طرف قبلہ انکے کے یعنے جگہ سجدہ انکے کے ہوتے پس جب سجدہ کرتے ٹھوکتے مجھکو پس سمیٹ لیتی میں
پانوں اپنے اور جسوقت کہ کھڑے ہوتے کھولدیتی میں پانوں اپنے کہا حضرت عائشہ نے اور گھر ان دنوں میں نہ تھے انمیں چراغ روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** گویا یہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نے حضرتؐ کے سجدہ گاہ میں پانوں پھیلانے کا کہ بسبب نہونے چراغ کے سجدہ کی
جگہ حضرت کی میں پانوں پھیلا رکھتی تھی اور بعد ٹھوکنے کے دوبارہ پھیلا دیتی تھیں پس تھا یہ واسطے تقریر حضرت کے یعنے جائز رکھنے حضرتؐ کے
انکو اوپر اس حالت کے ح س (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُکُمْ مَا لَہٗ فِیْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَخِیْہِ مُعْتَرِضًا
فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ لَاَنْ یُّقِیْمَ مِائَۃَ عَامٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنَ الْخُطْوَۃِ الَّتِیْ خَطَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہے واسطے اسکے بیچ گذرنے کے آگے بھائی اپنے کے عرض میں بیچ حالت نماز کے ہووے البتہ کھڑا رہنا
سو برس بہتر واسطے اسکے اس قدم سے کہ رکھے روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ
لَکَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِہٖ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَھْوَنَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہے کعب احبار سے کہا کہ اگر جانے گذرنیوالا آگے
نماز پڑھنے والے کے کہ کیا گناہ ہے اسپر البتہ ہووے دھسایا جانا اسکو بہتر واسطے اسکے گذرنے سے آگے اسکے اور بیچ ایک روایت کے بجاے بہتر
کے یہ ہے کہ آسان ہے اسپر روایت کی یہ مالک نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی غَیْرِ السُّتْرَۃِ
فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَھُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْاَۃُ وَیُجْزِیُٔ عَنْہُ اِذَا مَرُّوْا بَیْنَ یَدَیْہِ عَلٰی قَذْفَۃٍ بِحَجَرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا بدون سترہ کے پس تحقیق توڑتا ہے نماز اسکی کو گدھا اور سور اور
یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہیں یہ چیزیں اس سے کہ گذریں آگے اسکے اوپر قدر پھینکنے پتھر کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف**
یعنے جتنی دور پتھر جاکر پڑتا ہے اتنی دور پرے نماز پڑھنے والے کے آگے سے یہ چیزیں کہ مذکور ہوئیں اگر گذر جاویں تو کفایت کرتی ہیں نہ ٹوٹنے نماز
سے یعنے قصور نماز میں نہیں آتا اور لکھا ہے علمانے کہ مراد پتھر پھینکنے سے رمی جمار ہے بیچ حج کے یعنے وہ کنکر کہ حج میں مناروں پر مارتے ہیں مقدار
اسکی تین ہاتھ کی لکھی ہے اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل میں گذر چکی ہے کہ مراد نماز کے ٹوٹنے سے کیا ہے ح **باب صفۃ الصلوٰۃ** یہ باب
ہے بیچ بیان صفت نماز کے **ف** یعنے اسمین اوصاف نماز کے لکھے ہیں کہ کیونکر پڑھے اور ارکان اور اجزا اسکے کیا ہیں ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ

ثُمَّ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے بیچ پس نماز پڑھی اس شخص نے یعنے اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کی خوب نکی پھر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھپر ہو سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پھر گیا وہ پس نماز پڑھی یعنے جسطرح کہ پہلے پڑھی تھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرت نے اور تجھپر ہو سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اُس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اُس بار مین کہ بعد تیسری کے تھی یعنے چوتھی بار مین سکھلاؤ مجھکو اے رسول خدا کے پس فرمایا جسوقت کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے یعنے ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پھر سامنے کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہان تک کہ ٹھیرے تو رکوع مین پھر اُٹھا یعنے سر رکوع سے یہانتک کہ سیدھا ہو تو کھڑا پھر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ پھر اُٹھا تو سر یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنے دوسری رکعت کے لیے اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پھر کر یہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام شافعی اور احمد اور ابو یوسف رحمہم نے اوپر فرض ہونے طمانینت کے رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ مین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے نہونے سے نفی کی نماز کی اور یہ نشان فرضیت کا ہے کہ ایک فعل بسبب نہونے اُسکے کے منتفی اور باطل ہو جاوے اور طمانینت اُسکو کہتے ہین کہ خاطر جمع سے رکوع وغیرہ مین ٹھہرے کہ جوڑ بدن کے اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانینت رکوع اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے واجب ہے نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہے اور یہ توجیہ اس حدیث کی یون کرتے ہین کہ مراد نہونے نماز سے نہونا کمال اُسکے کا ہے کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کے ساتھ روایت ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی کے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمام کیا تو نے اُسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کچھ کہ ناقص کیا تو نے اس سے ناقص کیا تو نے نماز اپنی سے اور یہ نشان وجوب اور سنت کا ہے کہ فعل بغیر اُسکے ناقص اور ناتمام ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ نماز پھیر کو اُس شخص کو اسلیے فرمایا تا نماز بے کراہیت اور نقصان کے ہووے نہ اسلیے کہ باطل اور معدوم تھی اور اگر فرض ہوتی تو اول سے منع کرتے اور اُس سے باز رکھتے اور نچھوڑتے اُسکو کہ بغیر فرائض کے نماز ادا کرے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ نرمی کرے جاہل پر مسائل سکھانے مین اور دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے سلام کرنا وقت ملنے کے اگرچہ مکرر ہو اور تھوڑی دیر کے بعد ہو اور دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی خلل لاوے بعضے واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اُسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہینگے کہ نہین نماز پڑھی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنے پہلی اور تیسری رکعت مین دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر اُٹھتے ہین یہ سنت ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم کے نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگے ہوگی درج س (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم شروع کرتے نماز ساتھ تکبیر کے اور شروع کرتے قراءۃ ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور تھے جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو ولیکن درمیان اسکے یعنے نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹھ برابر رکھتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا سجدے سے نہ سجدہ کرتے یعنے دوسرا یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور تھے پڑھتے بعد ہر دو رکعتوں کے التحیات اور تھے بچھاتے بایان پانون اپنا یعنے اور بیٹھتے اسپر اور کھڑا رکھتے داہنا پانون اپنا اور تھے منع کرتے عقبہ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچھاوے آدمی دونون ہاتھ اپنے بچھانا درندہ کا سا اور تھے ختم کرتے نماز ساتھ سلام کے روایت کی یہ مسلم نے

ف شروع کرتے قراءۃ ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے یعنے ساری سورۂ فاتحہ پڑھتے اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکے پڑھتے ہونگے جیسے کہ مذہب حنفی ہی اور تھے بچھاتے بایان پانون اور کھڑا رکھتے داہنا پانون اپنا ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرتؐ دونون قعدون مین یون ہی بیٹھتے تھے اور یہی ہی قول امام اعظم کا اور بیچ حدیث ابی حمید کے افتراش یعنے پانون بچھانا پہلے قعدہ مین اور تورک یعنے کولے پر بیٹھنا دوسرے قاعدہ مین بھی آیا ہی اور قول امام شافعی کا بھی یہی ہی اور امام مالک کے نزدیک دونون قاعدون مین تورک ہی ہی اور امام احمد کے نزدیک جس نماز مین کہ دو تشہد ہین بیچ تشہد اخیر اسکے کے تورک ہی اور جسمین ایک ہی تشہد ہی افتراش ہی اور وجہ قول امام ابو حنیفہ کے یہ ہی کہ بہت حدیثون مین مطلق بچھانا پانون کا واقع ہوا ہی اور آیا ہی کہ سنت تشہد مین یہ ہی اور بیٹھنا حضرتؐ کا تشہد مین اسی طرح تھا بلا قید قاعدہ پہلے اور دوسرے کے اور جسطرح کا بیٹھنا کہ ہمنے اختیار کیا ہی دشوار ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ افضل اعمال کے دشوار اُنکے ہین اور بعضی حدیثون مین قاعدہ اخیرہ مین کہ کولے پر بیٹھنا آیا ہی جیسے کہ مذہب شافعی ہی محمول اسپر ہی کہ حضرتؐ حالت ضعف اور کبر سن مین اسطرح بیٹھتے تھے اسلیے کہ قاعدہ اخیر مین بیٹھنا زیادہ ہوتا ہی آسانی کے لیے اسطرح بیٹھتے تھے اور عقبہ شیطان یہ ہی کہ دونون کولے زمین کو لگا دے اور دونون پنڈلیان کھڑی کرے اور رکھے دونون ہاتھ زمین پر جیسے کہ کتا بیٹھتا ہی پس اسطرح التحیات مین بیٹھنا ساتھ اتفاق علماء کے مکروہ ہی اور طیبی نے کہا ہی کہ عقبہ شیطان یہ ہی کہ دونون کولے دونون پاپوشون پر رکھے یہ معنی ساتھ لفظ عقبہ کے بہت مناسب ہین اور منع کیا یہ کہ بچھاوے مرد دونون پہونچے ہاتھون کے زمین پر یعنے وقت سجدہ کے مانند بچھانے درندون کے یعنے کتے وغیرہ کے اور قید مرد کی اسمین اسلیے ہی کہ عورت کو پہونچے بچھانے ہی چاہیین کہ اسمین ستر خوب ہوتا ہی اور ختم کرنے نماز کو ساتھ سلام کے یہ سلام امام شافعی کے نزدیک فرض ہی اور ہمارے نزدیک واجب ہی ع (وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُکُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ ھَصَرَ ظَھْرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہُ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَّکَانَہٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِھِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَدَّمَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ ایک جماعت کے اصحابؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مین خوب یاد رکھتا ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا مین نے انکو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونون ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھون کے پھر جھکاتے پیٹھ اپنی یعنے برابر گردن کے ہووے پس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہان تک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونون ہاتھ اپنے زمین پر یعنی مقابل منھ کے نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے انکو طرف پہلو کے اور سامنے رکھتے انگلیان پانون اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے اوپر بائین پانون اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بایان پانون اپنا اور کھڑا کرتے

دوسرا یعنے داہنا اور بیٹھے کوے اسپنے پر روایت کی یہ بخاری نے ف جب تکبیر کہتے کرتے ہاتھ اپنے مقابل دونوں مونڈھوں اپنے کے مذہب شافعی میں یوں ہی کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک مقابل لو کانوں کے رکھے کہ یہ بھی آیا ہے حدیثوں میں اور بعضی روایتوں میں اوپر کی جانب کانوں تک بھی آیا ہے پس امام ابو حنیفہ نے متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نے بیچ تطبیق ان روایات کے کہا ہے کہ ہتھیلیاں ہاتھ کی مقابل کاندھے کے رہیں اور انگوٹھے برابر لو کے اور سرا انگلیوں کے مقابل اوپر کی جانب کان کے رکھے کہ اسطرح میں عمل سب روایتوں پر ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اوقات مختلفہ میں ہوں یعنے کبھی کسی طرح اٹھاتے ہوں کبھی کسی طرح اور محکم پکڑتے دونوں زانو ساتھ دونوں ہاتھوں کے اور کشادہ رکھتے تھے انگلیاں اور کہا ہے علی قاری نے کہ انگلیاں رکوع میں کشادہ رکھے اور سجود میں بند کی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کے بطور خود چھوڑے اور نہ سمیٹے انگو یعنے انگلیاں اور ہتھیلیاں زمین پر رکھے اور کہو نیچے اور بازو اٹھائے ہوئے الگ پہلو سے رکھے کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو نیچے سے نکل جائے اور اس حدیث میں یہ نہ ذکر ہوا کہ تو منہ سے کہ سجدہ میں جاوے پہلے زانو زمین پر رکھے یا ہاتھ دونوں طرح درست ہے مگر پہلے زانو رکھنا افضل اور مختار اکثر ائمہ کے ہیں ط ح ۴ (عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما کذلک و قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈھوں کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونوں ہاتھ اسی طرح سے اور کہتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کی اسکی یعنے قبول کی تعریف اسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے حضرت نہیں کرتے تھے بیچ سجدوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے تیرے ہے حمد یعنے جو کوئی کسی کی تعریف کرتا ہے تیری ہی تعریف کرتا ہے کیونکہ پیدا کرنے والا سب کا تو ہی ہے پس تعریف مصنوع کی حقیقت میں صانع ہی کی ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑھنے والا سمع اللہ اور ربنا دونوں کہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ تنہا پڑھنے والے کے حق میں ہے اور جماعت میں پڑھتا ہو تو امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں چیزیں کہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام طحاوی نے اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے اسی طرح منقول ہے اور مقتدی فقط ربنا ہی کہے انکے نزدیک بھی اور نہیں کرتے تھے سجدوں میں یعنے جب سجدوں میں جاتے اور سر اٹھاتے سجدوں سے تو ہاتھ نہ اٹھاتے مختار شافعیہ کا یہی ہے کہ ان وقتوں میں ہاتھ نہ اٹھاوے شافعیہ کے نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہونچا ہے انھیں جگہوں میں وقت تکبیر تحریمہ کے اور رکوع میں جانے کے وقت اور سر اٹھانے میں رکوع سے سوائے ان تین جگہوں کے ثابت نہیں ہوا ہے کذا فی سفر السعادۃ ط ح ۴ (وعن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) اور روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر تھے جسوقت کہ داخل ہوتے نماز میں تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جسوقت رکوع کرتے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جسوقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جب اٹھتے دو رکعتوں سے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنے روایت کیا کہ حضرت نے اسطرح کیا روایت کی یہ بخاری نے (وعن مالک بن الحویرث قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر رفع یدیہ حتی یحاذی بھما اذنیہ واذا رفع راسہ من الرکوع فقال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثل ذلک وفی روایۃ حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ متفق علیہ) اور روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تکبیر کہتے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے انکو اپنے کانوں کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کرتے مانند اسکے یعنے دونوں ہاتھ برابر کانوں کے اٹھاتے اور بیچ ایک روایت کے یوں آیا ہے

یہان تک کہ برابر کرتے دونون ہاتھون کو اوپر کی جانب کانون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ اٹھانا ہاتھون کا سوائے تکبیر تحریمہ کے مختلف فیہ ہے درمیان ہمارے اور شافعیہ کے اور حق یہ ہے کہ حدیثین اور آثار دونون جانب مین موجود ہین پس یا تو یہ ہے کہ کبھی اٹھاتے ہون اور کبھی نہین یا یہ کہ اول اٹھاتے ہون آخر مین منسوخ ہوا دلیلین اب ہاتھ نہ اٹھانے کی ذکر کیجاتی ہین تا حق ظاہر ہو جاننا چاہیے کہ ترمذی نے جامع ترمذی مین دو باب لکھے ہین اول باب رفع یدین کا ہے نزدیک رکوع کے اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہے جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکھا ہے کہ نہین دیکھا گیا ہاتھ اٹھانا مگر نزدیک شروع نماز کے اس باب مین حدیث علقمہ کی عبداللہ بن مسعودؓ سے لایا ہے کہ ابن مسعود نے اپنے یارون سے فرمایا کہ ادا کی مین نے ساتھ تمھارے نماز رسول خدا صلعم کی پس ادا کی ابن مسعود نے نماز اور نہ اٹھائے دونون ہاتھ اپنے مگر اول بار اور اُسی باب مین کہا کہ براء بن عازبؓ سے بھی یون ہی آیا ہے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتھ اسکے قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہے اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی کو ابی داؤد اور نسائی سے اور حدیث براء بن عازب کو بھی ابی داؤد سے لایا ہے کہا ابن مسعود نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلعم کو کہ جب نماز شروع کرتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دونون کندھون کے نزدیک تک پھر نہ عود کرتے اور ایک روایت مین ہے کہ پھر نہ اٹھاتے اُن دونون کو یہان تک کہ فارغ ہوتے نماز سے اور ابو داؤد نے جو کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے احتمال رکھتا ہے کہ مراد نہ صحیح ہونا ساتھ اس طریق خاص کے ہووے پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کے اور احتمال رکھتا ہے کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووے موافق اُسکے کہ ترمذی نے کہا ہے اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کے ہے جیسے کہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نے بیچ موطا اپنے کے بعد از روایت کرنے حدیث ابن عمر کے کہ بیچ رفع یدین کے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اٹھانے کے رکوع سے آئی ہے کہا ہے کہ سنت یہ ہے کہ تکبیر کہے ہر جھکنے اور اُٹھنے مین لیکن رفع یدین سوائے ابتداء نماز کے ایکبار سے زیادہ نہوا اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور بیچ اسکے آثار بہت آئے ہین بعد اسکے عاصم بن کلیب جرمی سے کہ اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ وہ تابعین حضرت علیؓ کے سے ہے ساتھ تعدد روایات کے لایا ہے کہ حضرت علیؓ رفع یدین سوائے تکبیر اولی کے نکرتے تھے اور عبدالعزیز بن حکیم سے لایا ہے کہ کہا دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ اٹھاتے تھے ہاتھ بیچ اول تکبیر افتتاح کے اور نہین اٹھاتے تھے سوائے اُسکے اور مجاہد سے روایت کی ہے کہ کہا انھون نے پڑھی مین نے نماز پیچھے ابن عمر کے پس نہ ہاتھ اٹھاتے تھے مگر تکبیر اولی مین اور اسود نے روایت کی ہے کہ دیکھا مین نے عمر بن الخطاب کو کہ نہین اٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمرؓ کہ نہایت قرب حضرت سے رکھتے تھے جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچھ کہ خلاف اُسکے نقل کرین اولی اور لائق ساتھ قبول کے نہوا اور شرح ابن ہمام مین لایا ہے حدیث دار قطنی سے اور ابن عدی سے کہ نقل کی محمد بن جابر سے اُسنے حماد بن ابی سلیمان سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبداللہ سے کہ کہا ادا کی مین نے نماز ساتھ رسول خدا صلعم کے اور ابی بکر اور عمرؓ کے پس نہ اٹھائے اُنھون نے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع نماز کے اور منقول ہے کہ جمع ہوئے امام ابو حنیفہ ساتھ اوزاعی کے مکہ مین بیچ دار الحناطین کے پس کہا اوزاعی نے کیون نہین ہاتھ اٹھاتے ہو تم نزدیک رکوع کے اور سر اٹھانے کے رکوع سے امام ابو حنیفہ نے کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہین پہونچا رسول خدا صلعم سے اس باب مین کچھ پس کہا اوزاعی نے کہ حدیث کی مجکو زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اٹھاتے تھے ہاتھ جس وقت کہ شروع کرتے نماز اور نزدیک رکوع کے اور سر اٹھانے کے اُس سے پس کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی مجکو حماد نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے کہ دونون نے نقل کی عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر نہ عود کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اس سے اوزاعی نے کہا مین روایت کرتا ہون زہری سے کہ اُسنے نقل کی سالم سے اُسنے ابن عمر سے اور تو اُسکے مقابلہ مین روایت کرتا ہے حماد سے کہ اُسنے نقل کی ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے پس نہ یہ

اسناد تیری ساتھ اس اسناد میری کے کہ عالی ہی کہان پہونچتی ہی پس ابو حنیفہ نے کہا حماد فقیہ تر ہی زہری سے اور ابراہیم فقیہ تر ہی سالم سے اور علقمہ کم ابن عمر سے نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتھ فضیلت صحبت حضرت صلعم کے مخصوص ہی اور اسود کو بھی بہت فضیلت ہی اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی ہین یعنے اُسکی کیا تعریف کیجاوے کہ درجہ اُسکا بیچ فقہ کے اور قرب کے ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور ہی پس اوزاعی نے ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونے اسناد کے اور ابو حنیفہ نے بسبب فقیہ ہونے راویون کے اور مذہب اُنکا یہی ہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتے ہین غیر فقیہون پر جیسے کہ اصول فقہ مین لکھا گیا ہی اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کے کہا ہی کہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی کہ دیکھا اُنھون نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا مسجد حرام مین اور اُٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اُٹھانے کے رکوع سے پس کہا ابن زبیر نے کہ ایسا مت کر یہ ایک چیز ہی کہ کیا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اُسکے ترک کیا یعنے یہ حکم اوائل مین تھا پھر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے ہمنے بھی اُٹھائے اور حضرت صلعم نے ترک کیے ہمنے بھی ترک کیے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اُٹھاتے تھے ہاتھ مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے اور مجاہد نے ابن عمرؓ سے کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کے اُس سے روایت کیگئی ہی عمل برخلاف اُسکے روایت کیا کہ کہا سا اما پیچھے ابن عمرؓ کے نماز ادا کی مین نے اور ہرگز نہ دیکھا مین نے کہ رفع یدین کیا ہو سواے نزدیک شروع کرنے نماز کے عمل ساتھ اس حدیث کے ساقط ہوگا اس لیے کہ مقرر ہوا ہی اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کے عمل کرے عمل ساتھ اس روایت کے ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتھ اُٹھانے اور نہ اُٹھانے کے دونون کے ثابت ہین اور ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی خصوصًا ابن مسعود اور تابعین اُنکے بیچ جانب نہ ہاتھ اُٹھانے کے ہین محمل اُنکا سواے اُسکے نہو سکے کہین ہم اوقات مختلفہ مین دونون فعل آنحضرت صلعم سے وجود مین آئے اور جو علم فقہ ابو حنیفہ کا اور اسناد اُنکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اُنکے کے ہی اور طریقہ اُنکا عدم رفع کا ہی پس ابو حنیفہ نے بھی یہی اختیار کیا ہم آپ اس عقیدہ پر ہین اور علماے مذہب ہمارے کے ساتھ اسقدر کے اکتفا نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حکم ہاتھ اُٹھانے کا منسوخ ہی اس لیے کہ جب ابن عمر کو کہ راوی حدیث رفع یدین کے ہین دیکھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل خلاف اُسکے کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہی باوجود کثرت روایات اور احادیث کے اس اس باب مین واللہ اعلم انتہی یہ خلاصہ شرح سفر السعادت کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبد الحق ؒ نے تصنیف کی ہی جسکو بتفصیل اس مقام کو دیکھنا منظور ہو اُسمین دیکھے اور حاصل اُنکی تحقیق کا یہ ہی کہ اُنکے نزدیک ہاتھ اُٹھانے اور نہ اُٹھانے دونون سنت ہین لیکن نہ اُٹھانا ہاتھون کا اولی اور ارجح ہی اور علماے حنفیہ نے کہا ہی کہ ہاتھ اُٹھانے منسوخ ہوئے واللہ اعلم (وَعَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی اُنھین مالک سے کہ تحقیق اُنھون نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جسوقت ہوتے بیچ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کھڑے ہوتے یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے روایت کی یہ بخاری نے وف یعنے پہلی رکعت مین اور تیسری رکعت مین بعد سر اُٹھانے کے سجدے دوسرے سے بیٹھتے تھے بعد اُسکے اُٹھتے تھے اسکو جلسہ استراحت کا کہتے ہین کہ شافعیہ کے نزدیک سنت ہی اور کیفیت اُسکی مثل کیفیت بیٹھنے کے ہی پہلے قعدہ مین اور بعد بیٹھنے کے ساتھ دونون ہاتھون کے تکیہ زمین پر کرکے اُٹھتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ساتھ روایت مختار کے یہ بسبب عذر کبر سن وغیرہ کے تھا پس جسکو حاجت اُسکی نہو اُسکے حق مین سنت نہین اور سند امام شافعی کی یہی حدیث ہی اور دلیل ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی بھی لایا ہی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے اوپر پشت قدمون کے یعنے بغیر اسکے کہ بیٹھین اور اگرچہ بعضے طرق اس حدیث کے ضعیف ہین ولیکن

صحیح الاصل ہین کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سے لایا ہو کہ وہ اُٹھتے تھے نماز مین اوپر پشت قدمون اپنے کے بغیر اسکے کہ بیٹھین اور
حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سے بھی اسی طرح لایا ہو اور نعمان بن ابی عیاش سے لایا ہو کہ پایا مین نے بہت صحابہ کو کہ جب سر اُٹھاتے تھے
دوسرے سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کے سے اُٹھتے تھے جیسے کہ ہوتے تھے بغیر اسکے کہ بیٹھین اور راور اخبار اور آثار اس باب مین بہت ہین اور بعضی حدیثین
کہ خلاف انکے آئی ہین محمول اوپر کبرسن اور ضرورت کے ہین ٭ ح ٭ (وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّہُ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ
فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِہٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْہِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَہُمَا وَکَبَّرَ فَرَکَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
رَفَعَ یَدَیْہِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو وائل بن حجر سے کہ تحقیق اُسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اُسوقت
کہ داخل ہوئے نماز مین تکبیر کہی پھر ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے اپنے مین پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین ہاتھ پر پھر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کرین نکالے
دونون ہاتھ اپنے کپڑے سے پھر اُٹھایا انکو اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اُٹھائے اپنے دونون ہاتھ پھر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان
دونون ہاتھون اپنے کے روایت کی یہ مسلم نے ف ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے مین ظاہر یہ ہو کہ چادر مین ڈھانک لیے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہو کہ
آستین مین ہاتھ چھپائے لکھا ہو علما نے کہ یہ شاید بسبب شدت جاڑے کے تھا اور رکھنا داہنے ہاتھ کا بائین پر متفق علیہ ہو درمیان امامون کے
مگر امام مالک کے نزدیک چھوڑے رکھنا ہاتھون کا ہو اور جائز ہو باندھنا بھی لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ رکھے اور امام شافعی
کے نزدیک برابر سینہ کے یعنے ناف سے اوپر اور حدیثین دونون جانب مین آئی ہین اور لکھا ہو علما نے کہ امر اس باب مین واسع ہو جو کچھ کرے درست
ہو اور ناف کے نیچے رکھنا ہاتھون کا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہین ہوا ہو اور متعین نہین یعنے خاص ایک ہی چیز ثابت نہین بلکہ دونون طرح آیا ہو
پس جبکہ ایسا تھا امام ابوحنیفہ نے جو کچھ کہ مقرر او رمعتاد ہو صورت ادب کے ہو اختیار کیا کہ وہ ناف کے نیچے رکھنا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ ہاتھون کو وقت تکبیر کہنے کے اور اُٹھانے کے کپڑے سے نکال لیوے ٭ ح ٭ (وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ
الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہو سہل بن سعد سے کہ کہا تھے لوگ حکم کیے جاتے یہ کہ رکھے آدمی ہاتھ داہنا
اوپر بائین ہاتھ پہنچے کے نماز مین روایت کی یہ بخاری نے ف اسمین اشارہ ہو اسپر کہ لائق ہو کھڑے ہونے والے کو آگے جناب کے ادب کو ہاتھ
سے نہ دے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر رکھے اور سر جھکا رکھے جیسے کہ بادشاہون کے آگے کھڑے ہوتے ہین ٭ س ٭ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَہُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَہْوِیْ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّہَا حَتّٰی یَقْضِیَہَا وَیُکَبِّرُ حِیْنَ
یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے کھڑے ہونیکا
طرف نماز کے تکبیر کہتے یعنے تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ رکوع کرتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اُٹھاتے پیٹھ
اپنی رکوع سے پھر کہتے کھڑے ہوئے اے رب میرے واسطے تیرے ہو سب تعریف پھر تکبیر کہتے جسوقت جھکتے یعنے سجدہ کے لیے پھر تکبیر کہتے جسوقت
کہ اُٹھاتے سر اپنا یعنے سجدے سے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا پھر کرتے یہ بیچ تمام نماز اپنی کے یہانتک
کہ پورا کرتے اُسکو اور تکبیر کہتے اُسوقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھکر پیچھے بیٹھنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین فقط
ذکر تکبیرات کا ہوا اور ہاتھ اُٹھانے کا ذکر نہین ٭ ح ٭ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر نمازون مین وہ نماز ہو کہ اُسمین دراز ہو قیام روایت کی ۱۲

یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین قیام طویل افضل ہے اس لیے کہ اسمین مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہے اور علما نے اختلاف
کیا ہے کہ قیام نماز مین افضل ہے یا سجود اور یہ حدیث سند اس جماعت کی ہے کہ کہتے ہین قیام افضل ہے اور اور دلیل انکی یہ ہے کہ قیام مین قرآن
پڑھا جاتا ہے اور قرآن افضل ہے تسبیح سے مذہب حنفیہ بھی یہی ہے ۱۲ ح ‌‌‌‌‌‌‌ **الفصل الثانی** فصل دوسری عَن اَبِی حُمَیدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِی عَشْرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلوٰۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلوٰۃِ
رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ وَ
لَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَہْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ
جَنْبَیْہِ وَیَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْہَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ
وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْہَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَنْہَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ
یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلوٰۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلوٰتِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْہَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ
مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ ہٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤدَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ حُمَیْدٍ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَنَحَّاہُمَا عَنْ جَنْبَیْہِ وَقَالَ ثُمَّ
سَجَدَ فَاَمْکَنَ اَنْفَہٗ وَجَبْہَتَہُ الْاَرْضَ وَنَحّٰی یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَفَرَّجَ بَیْنَ فَخِذَیْہِ غَیْرَ حَامِلٍ بَطْنَہٗ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَخِذَیْہِ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ
رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِہٖ وَوَضَعَ کَفَّہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَکَفَّہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ وَفِیْ اُخْرٰی
لَہٗ وَاِذَا قَعَدَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَاِذَا کَانَ فِی الرَّابِعَۃِ اَفْضٰی بِوَرِکِہِ الْیُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَیْہِ مِنْ نَاحِیَۃٍ
وَّاحِدَۃٍ ‌‌‌‌‌‌‌ روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ دس شخصون کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ مین خوب جانتا ہون تم سے نماز رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیون نے پس بیان کرو کہا ابی حمید نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اٹھاتے
دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے انکو مونڈھون اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قرآن پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے یہان تک
کہ برابر اٹھاتے ان دونون کو مونڈھون اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونون ہتیلیان اپنی اپنے گھٹنون پر پھر سیدھی کرتے کمر پس نہ جھکاتے
سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنے پیٹھ اور سر ہموار رکھتے اور پھر اٹھاتے سر اپنا پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے
دونون مونڈھون اپنے کے درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر کہتے اللہ اکبر پھر جھکتے طرف زمین کے سجدے کے لیے پس دور رکھتے دونون ہاتھ
اپنے دونون پہلوؤن اپنے سے اور موڑتے انگلیان پانون اپنے کی یعنے اسطرح کہ سر انگلیون کے قبلہ کی طرف ہوتے پھر اٹھاتے سر اپنا
سجدے سے اور موڑتے بایان پانون اپنا یعنے بچھاتے پس بیٹھتے اسپر پھر سیدھے ہوتے یہانتک کہ پھرتی یعنے ہوجاتی ہر ہڈی طرف
ٹھکانے اپنے کے درحالیکہ برابر ہوتی یعنے یہ تاکید ہے لفظ یعتدل کی پھر سجدہ کرتے یعنے تکبیر کہتے ہوئے پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے اور موڑتے
بایان پانون اپنا پھر بیٹھتے اسپر یعنے جلسۂ استراحت کرتے پھر اعتدال کرتے یعنے ٹھہرتے خاطر جمع سے یہانتک کہ پھر آتی ہر ہڈی ٹھکانے
اپنے پر پھر کھڑے ہوتے پھر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکے یعنے سوائے سبحانک اللہم اور اعوذ کے شروع رکعت مین پھر جسوقت کہ کھڑے
ہوتے دو رکعت پڑھکر یعنے بعد تشہد کے اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے کندھون تک جیسے کہ تکبیر کہتے تھے نزدیک شروع کرنے
نماز کے پھر کرتے اسی طرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اسکے ہے سلام یعنے اخیر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اسکے

بعد تشہد کے اور سلام ہی لگاتے بایان پانون اپنا اور بیٹھتے کو لے پر اوپر بائین جانب اپنی کے پھر سلام پھیرتے کہا اُن دس صحابیون نے کہ سچ کہا تونے اسی طرح تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کیے ترمذی اور ابن ماجہ نے معنے اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے حدیث ابو حمید کی سے یہ آیا ہی کہ پھر رکوع کیا پھر رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون زانوون اپنے کے گویا کہ پکڑے ہوئے ہین اُنکو اور مانند چلے کے کیا دونون ہاتھون اپنے کو یعنے دور کیا کہنیون کو پہلوون سے گویا کہ کہنیان مشابہ چلے کے ہوئین اور پہلو مشابہ کمان کے جیسے کہ آگے کہا پس دور رکھا کہنیون کو دونون پہلوون اپنے سے اور کہا راوی نے پھر سجدہ کیا پس ٹھہرایا ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور ایک سو کیا دونون ہاتھون اپنے کو یعنے کہنیون کو پہلوون اپنے سے اور رکھے دونون ہاتھ اپنے برابر مونڈھون اپنے کے اور کشادگی کی درمیان دونون زانو اپنے کے نہ لگانے والے تھے پیٹ اپنے کو کسی چیز پر رانون اپنی سے یہانتک کہ فارغ ہوئے سجدون سے پھر بیٹھے پھر بچھایا بایان پانون اپنا اور متوجہ کی پشت داہنے پانون اپنے کو قبلہ کی طرف اور رکھا داہنا ہاتھ اوپر گھٹنے داہنے کے اور بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین گھٹنے کے اور اشارت کی ساتھ انگلی اپنی کے یعنے سبابہ کے اور بیچ اور روایت ابی داؤد کے یون ہی اور جسوقت کہ بیٹھتے بیچ دو رکعتون کے بیٹھتے اوپر تلوے پانون بائین اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پانون اپنا اور جسوقت کہ ہوتے بیچ چوتھی رکعت کے لگاتے بایان کولا طرف زمین کے اور نکالتے دونون پانون اپنے ایک طرف ف مین خوب جانتا ہون تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق واقع کے واسطے ایک مصلحت کے کرے بغیر نفسانیت کے تو درست ہی اور پھر تکبیر کہتے اس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر تحریمہ پیچھے ہاتھ اُٹھانے کے کہتے تھے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور پس ٹھہرایا ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ ساتھ ناک اور پیشانی کے دونون کے کرنا چاہیے کہ آنحضرت اسپر مواظبت کرتے تھے اور اور حدیثین بھی موافق اسی کے ہین پس پورا سجدہ ہوتا ہی ساتھ رکھنے پیشانی اور ناک کے اگر ایک کو ان دونون مین سے رکھا بسبب عذر کے مکروہ نہین اور اگر بغیر عذر کے ایک کو رکھا پس اگر پیشانی رکھی زمین پر اور ناک نہ رکھی تو جائز ہو جاوے گا لیکن مکروہ ہی اور اگر اسکے بالعکس کیا یعنے ناک رکھی اور پیشانی نہ رکھی پس جائز ہی بکراہت نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز و عَلَیهِ الْفَتْوٰی اور اشارہ کیا ساتھ انگلی کے یعنے سبابہ کے سبابہ کہتے ہین شہادت کی انگلی کو یہ نام ایام جاہلیت کا ہی کہ عرب وقت گالی دینے کے اُس انگلی کو اُٹھاتے تھے اس لیے اُسکو سبابہ کہتے تھے کہ سب کے معنی گالی کے ہین اسلام مین اسکا نام مسبّحہ اور سبّاحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کے اُسکو اُٹھاتے ہین پس اُس سے حضرت نے اشارہ کیا وقت پڑھنے کلمۂ شہادت کے التحیات مین کہ وقت کہنے نفی کے یعنے اشہد ان لا الہ کے انگلی اُٹھائی اور وقت اثبات کے یعنے الا اللہ کہنے پر رکھ دے ۔ ش ح س فتاوی عالمگیری ⁂ (وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْهِ وَحَاذٰی اِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ یَرْفَعُ اِبْهَامَیْهِ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ) اور روایت ہی وائل بن حجر سے یہ کہ دیکھا اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت کہ کھڑے ہوئے طرف نماز کے اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ ہوئے مقابل دونون مونڈھون اُنکے کے اور اُٹھائے انگوٹھے اپنے برابر کانون اپنے کے پھر تکبیر کہی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یہ ہی کہ اُٹھاتے تھے انگوٹھے اپنے کانون کی لوون تک ف یہ حدیث بھی موافق مذہب ابی حنیفہ کے ہی کہ تکبیر کہتے تھے پیچھے ہاتھ اُٹھانے کے اور انگوٹھے کانون کی لوون تک اُٹھاتے تھے ⁂ ح ⁂ (وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا فَیَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے کہ وہ روایت کرتے ہین باپ اپنے سے کہ کہا تھے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پس پکڑتے بایان ہاتھ اپنا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنے قیام مین روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَ
عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّي قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَأَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى
رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ
عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ
لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ) اور روایت
ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑھی مسجد مین پھر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑھ
نماز اپنی اسواسطے کہ تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اُسنے سکھلا و مجھ کو رسول اللہ کے کہ کسطرح پڑھون مین نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ
کے پس اللہ اکبر کہہ پھر پڑھ سورہ فاتحہ اور جو کچھ چاہا اللہ نے یہ کہ پڑھے تو یعنے سورہ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ جو چاہے پڑھ پس جسوقت کہ رکوع کرے پس رکھ
اپنے ہاتھون کو اپنے زانوون پر اور ٹھہر تو رکوع اپنے مین اور پھیلا اور برابر رکھ پیٹھ اپنی کو پس جسوقت اٹھاوے تو سر اپنا پس سیدھی کر پیٹھ اپنی اور اٹھا
سر اپنا یعنے سیدھا کھڑا ہو یہانتک کہ پھر آوین ہڈیان طرف اپنے جوڑون کے پس جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹھہر واسطے سجدے کے پس جسوقت اٹھاوے
تو سر اپنا پس بیٹھ اوپر بائین ران اپنی کے پھر کر یہ بیچ ہر رکوع اور سجدے کے یہانتک کہ اطمینان کرے تو یعنے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین یہ
لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اُسکو ابوداؤد نے ساتھ تھوڑے تغیر کے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے یعنے اسکے اور ایک روایت ترمذی
کی مین یون آیا ہے کہ کہا جسوقت چاہے تو کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نے ساتھ اُسکے پھر کلمہ شہادت پڑھ یعنے جیسا کہ وضو
کے بعد پڑھنا آیا ہے کہ بڑی فضیلت رکھتا ہے یا معنی تشہد کے یہ ہین کہ اذان کہہ پھر اچھی طرح نماز ادا کر یا اقم کے یہ معنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتھ تیرے
قرآن یعنے یاد ہو پس پڑھ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر ف اس سے معلوم ہوا کہ جسکو
قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا کرے قرآن کے پڑھے جیسے کہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کے آنے کے وقت تک فرض ہے یاد کرنا
قرآن کا یعنے اسقدر کہ نماز مین پڑھنا فرض ہے اور اس عرصہ مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے ۔ ح ۔ (وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا
وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِي رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے فضل بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہے التحیات ہے بیچ ہر دو رکعت کے اور خشوع ہے اور عاجزی ہے اور ظاہر کرنا غریبی کا ہے پھر اٹھا تو دونون ہاتھ
اپنے کہا فضل نے بیچ تفسیر لفظ ثم تقنع یدیک کے یہ کہتے تھے حضرت اور مراد رکھتے تھے اس قول سے یہ کہ بلند کر تو انکو طرف پروردگار اپنے کے
سامنے کرنے والا ہو ہتیلیان دونون ہاتھون کی منھ اپنے کے یعنے جیسے کہ ادب دعا کا ہے اور کہہ تو اے رب میرے اے رب میرے اور جس شخص
نے نہ کیا یہ یعنے جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اسکی ایسی اور ایسی ہے یعنے ناقص ہے اور ایک روایت مین یون ہے پس وہ ناقص
ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف نماز دو دو رکعت ہے یعنے نماز نفل مین افضل یہ ہے کہ دو دو رکعت پڑھے خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی
نے اسی پر عمل کیا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بھی اور دن مین بھی اور صاحبین کے نزدیک رات مین
دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعی کی تو یہی حدیث ہے اور صاحبین نے قیاس کیا ہے تراویح پر اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین

سے صحت کو پہونچا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشا کے چار رکعت پڑھتے تھے اور نماز چاشت مین بھی چار رکعت پڑھنی آئی ہین اور یہ بھی
ہی کہ چار رکعت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک رہنے تحریمہ کے اور جن عبادت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہ جو فرمایا
کہ نماز دو دو رکعت ہی مراد اس سے یہ ہی کہ نماز نفل طاق نہین بلکہ ادنی درجہ دو رکعتین ہین اور خشوع ہی یعنے عاجزی کرنی ہی باطن مین اور تضرع
عاجزی کرنی ظاہر مین ٭ ح ٭ الفصل الثالث فصل تیسری (عن سعید بن الحارث بن المعلی قال صلی لنا ابو سعید الخدری فجہر بالتکبیر
حین رفع راسہ من السجود و حین سجد و حین رفع من الرکعتین وقال ھکذا رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) روایت ہی سعید بن حارث
بن معلی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو ابو سعید خدری نے پس پکار کر کہی تکبیر اسوقت کہ اٹھایا سر اپنا سجدے سے اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اسوقت کہ اٹھے
دو رکعت پڑھکر اور کہا اسی طرح دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری نے ف مقصود یہ ہی کہ امام سب تکبیرین پکار کر کہے اور
خاص یہی چند تکبیرین اتفاقاً بیان کین شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اس لیے یہی بیان کین اور بیچ روایت اسمعیل کے ذکر تکبیرات کا بھی آیا ہی کہ کہا بیمار
ہوئے یا غائب ہوئے ابو ہریرہ پس ادا کی نماز ابو سعید نے پس پکار کر کہین تکبیرات وقت شروع نماز کے اور رکوع کے بیان کی ساری حدیث
٭ ح ٭ (وعن عکرمۃ قال صلیت خلف شیخ بمکۃ فکبر ثنتین وعشرین تکبیرۃ فقلت لابن عباس انہ احمق فقال ثکلتک امک سنۃ ابی القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) اور روایت ہی عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ایک بوڑھے کے یعنے ابو ہریرہ کے مکہ مین پس کہین بائیس
تکبیرین پس کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہی پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجکو ماں تیری یہ سنت ابی القاسم صلی
اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کی یہ بخاری نے ف یہ بائیس تکبیرین چار رکعتوں مین ہوتی ہین مع تکبیر تحریمہ کے اور مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیر
پکار کر کہنی چھوڑ دی تھین اس لیے عکرمہ نے ابو ہریرہ کے پکار کر تکبیرین کہنے پر تعجب کیا ٭ ح ٭ (وعن علی بن الحسین مرسلاً قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الصلوۃ کلما خفض و رفع فلم تزل تلک صلوتہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی لقی اللہ رواہ مالک) اور روایت ہی
علی بن حسین سے بطریق ارسال کے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز مین جب جھکتے یعنے رکوع سجدے مین اور اٹھتے یعنے
وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کے پس ہمیشہ رہی یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سے یعنے وفات پائی روایت کی
یہ مالک نے (وعن علقمۃ قال قال لنا ابن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ مع تکبیر
الافتتاح رواہ الترمذی و ابو داؤد والنسائی وقال ابو داؤد لیس ھو بصحیح علی ھذا المعنی) اور روایت ہی علقمہ سے کہا کہ کہا واسطے ہمارے ابن مسعود
نے کیا نہ پڑھاؤن مین تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی اور نہ اٹھائے دونون ہاتھ اپنے مگر ایکبار ساتھ تکبیر شروع کرنے نماز
کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا ابو داؤد نے یہ صحیح نہین اوپر اس معنون کے ف ترمذی نے دو باب لکھے ہین اول تو
رفع یدین مین اور دوسرا باب عدم رفع یدین مین اور اس دوسرے باب مین یہ حدیث لایا ہی اور کہا کہ اس مقدمہ مین براء بن عازب سے بھی حدیث
آئی ہی اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتھ اسکے قائل ہین بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہی لیکن ہان
عبد اللہ بن مبارک سے پہلے باب مین نقل کیا ہی کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہی اور ابن مسعود کی حدیث بیچ عدم رفع یدین کے ثابت نہین اور سوائے
اس حدیث کے بیچ مقدمہ عدم رفع کے اخبار اور آثار بہت ہین چنانچہ پہلے مذکور ہوئین ٭ ح ٭ (وعن ابی حمید الساعدی قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ استقبل القبلۃ و رفع یدیہ وقال اللہ اکبر رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے سامنے ہوتے قبلہ کے اور اٹھاتے ہاتھ اپنے اور کہتے اللہ اکبر روایت کی یہ

ابن ماجہ نے (وعن ابی ھریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر وفی مؤخر الصفوف رجل فاساء الصلوۃ فلما سلم ناداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فلان الا تتقی اللہ الا تری کیف تصلی انکم ترون انہ یخفی علی شیء مما تصنعون واللہ انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی رواہ احمد) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی اور بیچ اخیر صف کے ایک شخص تھا پس بری طرح پڑھا اسنے نماز پس جب سلام پھیرا اُسنے پکارا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای فلانے کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے کیا نہین دیکھتا تو کسطرح پڑھتا ہے تو نماز تحقیق تم گمان کرتے ہو یہ کہ پوشیدہ رہتی ہے مجھپر کوئی چیز اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون پیچھے اپنے سے جیسا کہ دیکھتا ہون آگے اپنے سے روایت کی یہ احمد نے **ف** یہ دیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آگے اور پیچھے سے بطریق خرق عادت یعنے معجزے کے تھا ساتھ وحی یا الہام کے اور کبھی کبھی تھا نہ ہمیشہ اور موید اُسکی یہ حدیث ہے کہ جب وٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم نہوا کہ کہان گئی منافقون نے کہا کہ محمد کہتا ہے مین خبر آسمان کی پہونچاتا ہون اور یہ نہین جانتا کہ اُونٹنی اُسکی کہان ہے پس فرمایا حضرت صلعم نے واللہ نہین جانتا مین مگر جو کچھ کہ معلوم کروا دے مجکو پروردگار میرا اب دکھا دیا مجھکو پروردگار میرے نے کہ وہ ایسی ایسی جاے ہے اور مہار اُسکی ایک درخت کی شاخ مین اٹکی ہوئی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مین بشر ہون نہین جانتا مین بغیر معلوم کروائے حق کے اس دیوار کے پیچھے کیا ہے پس حالت نماز افضل اور اعلی حالتون حضرت کی تھے ظاہر ہونا حقائق اشیا کا اور مطلع ہونا اُنپر اس حالت مین بہت کامل تھا اور شہود حضرت کا موجب غیبت کا کائنات سے نہ تھا یعنے حالت حضور مین اور چیزین حضرت سے پوشیدہ نہوتی تھین حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا ہے اور مشائخ نے کہا ہے کہ نماز مقام کشف اور حضور کا ہے نہ محل غیبت اور استغراق کا اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت کے دونون مونڈھون کے درمیان مین دو سوراخ تھے اُنسے بھی دیکھتے تھے یہ بات غریب ہے اور روایت صحیح سے ثابت نہین ۞ح۞ باب ما یقرأ بعد التکبیر باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ پڑھی جاوے بعد تکبیر تحریمہ کے **ف** صحیح حدیثون مین دعائین اور اذکار کہ بیچ وقت شروع کرنے نماز کے وارد ہوئی ہین مثل وجہت آخر تک کے اور سبحانک اللھم اور سوائے اُنکے کے مستحب ہے پڑھنا اُنکا نزدیک شافعیہ کے بیچ فرائض اور نوافل کے سب پڑھے یا بعض اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے فقط سبحانک اللھم آخر تک ہی پڑھے اور جو کچھ کہ سوائے اسکے روایت کیا گیا ہے محمول اوپر نوافل کے ہے یعنے نفلون مین حضرت پڑھتے تھے کذا فی الھدایہ اور نزدیک ابو یوسف کے سبحانک اللھم اور انی وجہت دونون پڑھے اور مختار طحاوی کا بھی یہی ہے اب نمازی اختیار رکھتا ہے کہ انی وجہت بعد سبحانک اللھم کے پڑھے یا پہلے اُسکے اور مشہور یہی ہے کہ انی وجہت بعد سبحانک اللھم کے پڑھے ۞ح۞ الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسکت بین التکبیر وبین القراءۃ اسکاتۃ فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ اسکاتک بین التکبیر وبین القراءۃ ما تقول قال اقول اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد متفق علیہ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتے یعنے پکار کر نہ پڑھتے درمیان تکبیر اور درمیان قراۃ کے چپ رہنا پس کہا مین نے قربان ہو باپ میرا تمھارے اور مان میری ای رسول خدا کے پوچھتا ہون مین تم سے چپ رہنے تمھارے کو درمیان تکبیر اور درمیان قراۃ کے کہ کیا کہتے ہو تم اُسمین فرمایا کہتا ہون مین یا الٰہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسے کہ دوری رکھی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے یعنے بہت بخش گناہ میرے یا الٰہی پاک کر مجکو گناہون سے جیسا پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے یعنے خوب پاک کر گناہون سے یا الٰہی دھو ڈال گناہ میرے ساتھ پانی اور برف اور اولون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اخیر کے جملہ سے مراد یہ ہے کہ پاک کر مجکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی بخششون کے پس بیان مبالغہ منظور ہے بخشش مین اُن چیزون سے دھونا حقیقۃ نہین مراد ہے ۞ (وعن

عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ
وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ
وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ
رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ
خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلشَّافِعِیِّ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ لَا مَنْجَا مِنْکَ وَلَا مَلْجَا اِلَّا اِلَیْکَ تَبَارَکْتَ

اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اور ایک روایت مین یہ ہی کہ تھے جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے متوجہ کیا مین نے منہہ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونے والا ہون طرف حق کے اور بیزار ہون دین باطل سے اور نہین ہون شریک کرنے والون سے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ ہی کے ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا نہین کوئی شریک اُسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون مسلمانون سے یا الٰہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار میرا اور مین بندہ تیرا ہون ظلم کیا مین نے نفس اپنے پر اور اقرار کیا مین نے ساتھ گناہ اپنے کے یعنے اور تو نے فرمایا ہی کہ جو بندہ اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہوا آوے میری درگاہ مین بخشون مین اُسکو پس بخش واسطے میرے گناہ میرے سارے اس لیے کہ نہین بخشتا گناہون کو مگر تو اور راہ دکھا مجھکو واسطے بہترین اخلاق کے راہ نہین دکھاتا واسطے بہترین خلقون کے کوئی مگر تو اور پھیر مجھسے اخلاق بد نہین پھیرتا مجھسے اخلاق بد مگر تو حاضر ہون خدمت تیری مین اور حکم بجالانے تیرے مین اور خیر تمام بیچ ہاتھ تیرے کے ہی اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیرے مین قائم ہون ساتھ قوت تیری کے اور رجوع تیری طرف رکھتا ہون بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو یعنے عقل کسی کی کنہ ذات اور صفات تیری کو نہین پہونچتی بخشش مانگتا ہون تجھ سے اور توبہ کرتا ہون طرف تیرے اور جسوقت کہ رکوع کرتے حضرت کہتے یا الٰہی واسطے تیرے رکوع کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور واسطے تیرے اسلام لایا مین عاجزی کی واسطے تیرے شنوائی میری نے اور بینائی میری نے اور گودے میرے نے اور ہڈی میری نے اور پٹھے میرے نے پس جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا کہتے یا الٰہی اے رب ہمارے تیرے ہی لیے حمد ہی آسمانون بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرائی اُس چیز کے کہ درمیان اُنکے ہی اور بھرائی اُس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیدا کرنا بعد اُسکے یعنے بعد آسمان اور زمین وغیرہ کے اور معدوم چیزین جو پیدا کرنی چاہے اور جسوقت کہ سجدہ کرتے کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سجدہ کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور تیرے ہی لیے اسلام لایا مین سجدہ کیا منہہ میرے نے واسطے اُسکے کہ پیدا کیا اُسکو اور صورت دی اُسکو اور کھولے کان اُسکے اور آنکھین اُسکی بہت بابرکت ہی اللہ نیک ترین پیدا کرنے والا پھر ہوتی آخر اُس چیز کی کہ کہتے درمیان التحیات اور سلام کے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے مین نے اور جو پیچھے کیے مین نے اور

جو پوشیدہ کیے مین نے اور جو ظاہر کیے مین نے اور جو کہ زیادتی کی مین نے یعنے اعمال مین اور خرچ کرنے مال مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی
انکو مجھ سے توہی آگے کرنے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے قدر اور عزت مین اور توہی پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہین کوئی معبود مگر تو روایت
کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ فی یدیک کے یون آیا ہی اور شر منسوب نہین طرف تیرے اور ہدایت کیا گیا وہ ہی کہ جسکو ہدایت
کیا تو نے مین قائم ہون ساتھ قوت تیری کے اور رجوع طرف تیرے رکھتا ہون نہین نجات تجھ سے اور نہین پناہ مگر طرف تیرے بابرکت ہی تو
ف اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیرے یعنے ازراہ ادب او تعظیم کے اگرچہ سب تیرے ہی پیدائش سے ہی اور حقیقت مین بیچ پیدا کرنے کے
برائی نہین ہی کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کے پیدا کرنے مین حکمتین ہین برائی اگر ہی تو مخلوقات مین ہی جیسے کہ فرمایا من شر ما خلق یعنے پناہ مانگتا ہون برائی
مخلوق کی سے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی والشر لیس الیک کے یہ ہین کہ شر نہین نزدیک کرنے والی طرف تیرے کہ اس سے تیری درگاہ مین نزدیکی
حاصل کیجاوے یا شر نہین چڑھتی طرف تیرے یعنے مقبول نہین ہوتی جیسے کہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنے اسکی طرف چڑھتی ہین باتین پاکیزہ
ح + (وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بہا فانہ لم یقل بأسا فقال رجل جئت
وقد حفزنی النفس فقلتہا فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونہا ایہم یرفعہا رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے یہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف
مین اور تحقیق چڑھا تھا اسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ برکت کیگئی اسمین پس جب ادا کر چکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم مین سے کہنے والا تھا ان کلمون کو پس چپ رہی قوم یعنے جو کہ حاضر تھے بلحاظ اسکے کہ شاید ہمسے
خطا ہوئی کہ اسکے سبب سے خطاب و عتاب کئے گئے پھر فرمایا حضرت صلعم نے کون تھا تم مین سے کہنے والا ان کلمون کو پس چپ رہی قوم پھر فرمایا
حضرت صلعم نے کون تھا تم مین سے کہنے والا ان کلمون کو پس تحقیق اسنے نہین کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ آیا تھا مین اور تحقیق
چڑھ گیا تھا دم میرا پس کہے مین نے یہ کلمات پس فرمایا حضرت نے تحقیق دیکھے مین نے بارہ فرشتے جلدی کرتے تھے ان کلمون کو کہ کونسا انمین
سے اٹھا کر لیجاوے انکو یعنے جناب الٰہی مین روایت کی یہ مسلم نے ف اس شخص نے جو ذکر دم چڑھنے کا کیا بیان واقع تھا الا بیچ کہنے ان
کلمات کے اور عذر کرنے کے اس سے دخل نہین رکھتا ح الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ قال سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک رواہ الترمذی وابو داؤد ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید
وقال الترمذی ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حارثۃ وقد تکلم فیہ من قبل حفظہ) روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ شروع کرتے نماز کہتے پاک ہی تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین
کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہین جانتے
ہم اسکو مگر بروایت حارثہ کی سے اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اسکے بسبب حفظ اسکے کے ف طیبی شافعی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث حسن مشہور ہی
عمل کیا ہی اسپر خلفاے راشدین سے عمر بن الخطاب نے اور یہ حدیث مسلم مین بھی ہی انتہی اور بہت سی تقریر اس حدیث کی تقویت مین
کی ہی جو چاہی اسمین دیکھ لے + (وعن جبیر بن مطعم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوٰۃ قال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر
کبیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلثا اعوذ باللہ من الشیطان من نفخہ ونفثہ وہمزہ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ
الا انہ لم یذکر والحمد للہ کثیرا وذکر فی اخرہ من الشیطان الرجیم وقال عمر نفخہ الکبر ونفثہ الشعر وہمزہ الموتۃ) اور روایت جبیر بن مطعم سے کہ

تحقیق انھوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے نماز کہتے تھے یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت
بڑا ہی بڑا ہی اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور پاکی بیان کرتا ہوں اللہ
کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کو بھی تین بار پڑھتے مثل پہلے کلمات کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے
شیطان سے تکبر اسکے سے اور شعروں اسکے سے اور وسوسہ اسکے سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا
کا اور ذکر کیا بیچ آخر اسکے کے من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمرؓ نے نفخ شیطان کا کبر ہی اور نفث اسکا بیتین ہیں اور ہمز اسکا جنون ف
مراد نفخ شیطان سے تکبر اور خود پسندی ہی کہ انھیں آدمی کو ڈالتا ہی یعنی تکبر کرواتا ہی اور اسکو اسکی نظر میں اچھا کر دکھاتا ہی گویا کہ تکبر اسمین
پھونکتا ہی اور مراد نفث سے کہ بمعنی دم کرنے کے ہی سحر رکھا ہی کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اس سے کرواتا ہی اور یہ معنی مناسب تر ہیں ساتھ قول
اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سے عورتیں سحر کرنیوالیاں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد نفث سے شعر بد مضمون
ہیں کہ آدمی کے جی میں ڈالتا ہی اور اسکے منھ سے نکلواتا ہی مانند برے شعروں کے اور ان شعروں کے کہ جنمین ہجو مسلمانوں کی اور الفاظ کفر
اور فسق کے ہوں اور مراد ہمز سے غیبت اور طعن کرنا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہمز شیطان سے وسوسہ اسکا مراد ہی جیسے کہ ہمزات سے اس آیۃ
میں اعوذ بک من ہمزات الشیاطین وسوسے اسکے مراد رکھے ہیں پس یہ معنی جب مراد ہونگے کہ معنے ذکر کیے گئے متن حدیث میں حضرت
عمرؓ سے ثابت نہوں اور قول کسی راوی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمرؓ سے صحت کو پہونچیگی تو مراد وہی معنے ہونگے نہ اور کچھ ۔ س ح ۱۱
(وعن سمرة بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين سكتة اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم
ولا الضالين فصدقه ابي بن كعب رواه ابوداود وروى الترمذي وابن ماجة والدارمي نحوه) اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق اسنے یاد رکھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یعنی چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتے اور دوسرا چپ رہنا جسوقت کہ فارغ
ہوتے پڑھنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے سے پس سچا کیا اسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے مانند اسکے ف پہلے سکتے سے مراد نہ پکار کر پڑھنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی درمیان سب علماء کے واسطے پڑھنے دعاء
استفتاح کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھیں اور منازعت امام کے ساتھ لازم نہ آوے کہ وہ ممنوع ہی
اور مذہب حنفیہ اور مالکیہ میں یہ سکتہ مکروہ ہی ۔ ص ح (وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نهض من الركعة الثانية
استفتح القراءة بالحمد لله رب العالمين ولم يسكت هكذا في صحيح مسلم وذكر الحميدي في افراده وكذا صاحب الجامع عن مسلم وحده) اور روایت
ہی ابی ہریرہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے دوسری رکعت پڑھ کر شروع کرتے پڑھنا الحمد للہ رب العالمین کا
اور نہ چپ رہتے اسی طرح سے صحیح مسلم میں ہی اور ذکر کیا اسکو حمیدی نے بیچ کتاب افراد اپنی کے اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول والے نے
فقط مسلم سے ف یعنی جب دو رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جگہ توہم پڑھنے استفتاح کی تھی اسلیے بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع
کرتے تو سکتہ واسطے پڑھنے دعاے استفتاح کے نہ کرتے بلکہ الحمد للہ ہی شروع کر دیتے اور یہ بھی احتمال ہی کہ معنی یہ ہوں کہ جب کھڑے ہوتے
واسطے رکعت دوسری کے شروع کرتے پڑھنا الحمد کا ۔ ص ح (الفصل الثالث) فصل تیسری (عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم اذا استفتح الصلوة كبر ثم قال ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين
اللهم اهدني لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت وقني سيئ الاعمال وسيئ الاخلاق لا يقي سيئها الا انت رواه النسائي)

روایت ہی جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہی نہین کوئی شریک اُسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا یا الٰہی راہ دکھا مجھکو واسطے بہترین اعمال کے اور بہترین خلقون کے نہین راہ دکھاتا واسطے بہترین اعمال و اخلاق کے مگر تو بچا مجھکو بُرے عملون سے اور بُرے خلقون سے نہین بچاتا بُرے عملون اور بُرے خلقون سے مگر تو روایت کی یہ نسائی نے ف مین ہون اول مسلمانون کا لکھا ہو علما نے کہ یہ بات خاص حضرت صلعم ہی کے لیے ہی کہ اول سب سے اسلام اُنھین کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہو اسلام مین اپنی اُمت پر اور قرآن مین حضرت صلعم کو حکم ہوا ہی کہ یون کہین اور سوا سے حضرت صلعم کے اور پر یہ بات درست نہین آتی جھوٹ لازم آتا ہی پس بعضون نے کہا ہی کہ نماز اس سے فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ اگر قصد تلاوت آیۃ قرآنی کا کرے نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہین ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر ہی مراد رکھین اور مقصود انشا ہو تجدید ایمان اور اسلام سے اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکھتا ہی جیسے کہ تابعدار با دشاہون کے وقت اُترنے حکم کے کہتے ہین جو حکم ہوا وہ پہلے جو فرمانبرداری کرو اُنکا مین ہوا اُنکا مقصود ظاہر کرنا اور انشا رغبت اور اطاعت کا ہی واللہ اعلم ع ح

(وعن محمد بن مسلمۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام یصلی تطوعا قال اللہ اکبر وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین وذکر الحدیث مثل حدیث جابر الا انہ قال وانا من المسلمین ثم قال اللھم انت الملک لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک ثم یقرأ رواہ النسائی) اور روایت ہو محمد بن مسلمہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کھڑے ہوتے پڑھنے نفل کہتے اللہ بہت بڑا ہی متوجہ کیا مین نے مُنھ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیے آسمان اور زمین درحالیکہ مین توحید کرنیوالا ہون اور نہین ہون مین شرک کرنے والون سے اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کے مگر یہ کہ کہا محمد نے وانا من المسلمین یعنے اور جابر نے وانا اول المسلمین کہا تھا پھر کہا یا الٰہی تو ہی پادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو پھر پڑھتے قراءۃ یعنے بعد اعوذ و بسم اللہ کے روایت کی یہ نسائی نے ۔ **باب القراءۃ فی الصلوۃ** باب قراءۃ کا بیچ نماز کے ف قراءۃ نماز مین نزدیک سب علما کے فرض ہی نزدیک شافعی کے ساری نمازوں مین اور نزدیک مالک کے تین رکعت مین باعتبار للاکثر حکم الکل کے اور ہمارے نزدیک دو رکعت مین اور مذہب امام احمد کا بیچ قول مشہور کے موافق شافعی کے ہی اور ایک روایت مین موافق ہمارے اور نزدیک حسن بصری اور زفر کے ایک رکعت مین فرض ہی ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی (عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم لمن لم یقرأ بام القرآن فصاعدا) روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتی نماز پوری اُس شخص کی کہ نہ پڑھے الحمد روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین ہی نماز اُسکی کہ نہ پڑھی الحمد اور زیادہ اور ف یعنے الحمد اور ساتھ اُسکے کچھ اور بھی پڑھنا ضرور ہی سند پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے امام شافعی نے اور احمد نے بیچ ایک روایت کے اوپر فرضیت پڑھنے فاتحہ کے نماز مین اسلیے کہ نفی کی نماز کی اس سے کہ فاتحہ نہ پڑھے اور نزدیک ہمارے نفی کمال کی ہی یعنے بغیر اُسکے نماز پوری نہین ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالی کا ہی فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنے پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سے اور حضرت نے بھی ایک اعرابی کو فرمایا واقرأ ما تیسر معک من القرآن یعنے پڑھ جو کہ آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پس فرض کہ نماز بغیر اُسکے روا نہو پڑھنا ایک آیۃ یا تین آیت کا ہی قرآن سے خواہ فاتحہ ہو یا سوا اُسکے اور پڑھنا فاتحہ کا واجب ہی کہ نماز بغیر اُسکے ناقص ہوتی ہی ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج ثلثا غیر تمام فقیل لابی ہریرۃ انا نکون وراء الامام قال اقرأ بہا فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ ہٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ ہٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے اور نہ پڑھے اسمین الحمد پس وہ نماز ناقص ہی کہا اسکو تین بار نہین پوری ہوتی ہی پس کہا گیا واسطے ابو ہریرہ کے تحقیق ہوتے ہین ہم پیچھے امام کے یعنے جب بھی پڑھین کہا انھون نے پڑھ تو اسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سُنے اسلیے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے فرمایا اللہ تعالی نے کہ تقسیم کی مین نے نماز درمیان اپنے اور درمیان بندے اپنے کے آدھون آدھ یعنے حمد ثنا میرے لیے ہی اور دعا بندے کے لیے اور واسطے بندے میرے کے ہی جو مانگے پس جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالی ثنا کی مجھپر بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہی اللہ تعالی تعظیم کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالی یہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہی یعنے عبادت اللہ کے لیے ہی اور مدد مانگنی بندے کے لیے ہی اور واسطے بندے میرے کے ہی جو مانگے یعنے مدد اسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و لا الضالین فرماتا ہی اللہ یہ واسطے بندے میرے کے اور واسطے بندے میرے کے جو مانگے روایت کی یہ مسلم نے ف تقسیم کی مین نے نماز مراد نماز سے یہان سورۂ فاتحہ ہی اور یہی وجہ ہی دلیل پکڑنے ابو ہریرہ کی ساتھ اس حدیث کے واسطے پڑھنے فاتحہ کے مقتدی کو یعنے جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہی تو ضرور ہوا پڑھنا اسکا نماز مین اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سورۂ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنے مالک یوم الدین تک اور ایک آیہ یعنے ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندے اور خدا کے کہ آدھی آیہ مین یعنے ایاک نعبد مین اقرار اسکی عبادت کا ہی اور آدھی آیہ مین یعنے ایاک نستعین مین طلب حاجت ہی بندے کی اور تین جو اسکے بعد ہین انمین خاص دعا بندے کی ہی اللہ تعالی سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ داخل فاتحہ کی اور جزء اسکا نہین جیسے کہ مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل اسکی گنین تو آٹھ آیتین ہوتی ہین پس یہ تقسیم صحیح نہین ہونے کی ایک طرف ساڑھے چار ہونگے ایک طرف ساڑھے تین پس آدھون آدھ کہان رہا اور اسپر بھی دلالت کرتی ہی کہ ایک سات آیتون مین سے صراط الذین انعمت علیہم ہی ۲ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلعم اور ابو بکر اور عمر تھے شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت صلعم الحمد کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھتے تھے و لیکن پڑھنا اسکا متفق علیہ ہی کہ کسی کو خلاف اسمین نہین اور اور حدیثون سے پڑھنا اسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسم اللہ کو جزء فاتحہ کا رکھین جیسا کہ شافعی کہتے ہین یا جزء نہ رکھین جیسے کہ حنفیہ کہتے ہین پس شافعیہ تاویل کرتے ہین اس حدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سے سورۂ فاتحہ ہی جیسے کہ کہتے ہین کہ الم پڑھی اور سورۂ بقر مراد ہوتی ہی پس یہ اس سے نہ نکلا کہ بسم اللہ نہ پڑھتے تھے اور ہم کہتے ہین کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ بسم اللہ پکار کر نہ پڑھتے تھے نفی مطلق پڑھنے کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلعم سے اور خلفاے راشدین سے اور اور صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے کہ پکار کر نہین پڑھتے تھے بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نے بعضے حفاظ سے یعنے جنکو بہت سی حدیثین یاد ہوتی ہین نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنے بسم اللہ کے مگر کہ اسکی اسناد مین کلام ہی انتہی اور کتنے ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سے اسکا ترک منقول ہی

کہ جہر نہین کرتے تھے اور احیاناً اگر بعضون سے جہر روایت کیا گیا ہی تو واسطے تعلیم کے تھا یا بسبب کمال قرب کے مقتدیون نے سُنا اور ترمذی نے دو باب لکھے ہین ایک مین حدیثین جہر کرنے بسم اللہ کی لکھی ہین اور دوسرے مین ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثون ترک جہر کی کو اور کہا ہی کہ بیچ اس جانب کے ہین اکثر اہل علم کے اصحاب سے مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کے اور تابعین وغیرہم سے ح ۴ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ہٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُٔ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آمین کہے امام پس آمین کہو یعنے جب امام بعد قراءۃ فاتحہ کے آمین کہتا ہی اُسوقت فرشتے بھی آمین کہتے ہین پس تم بھی اس [illegible] آمین کہو اسلیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جاوے آمین اُسکی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہی اللہ واسطے اُسکے جو آگے گذرے گناہ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے جسوقت کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہو کہنا اُسکا کہنے فرشتون کے بخشے جاوینگے واسطے اُسکے جو آگے کیے گناہ یہ لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین مانند اسکے اور بیچ اور روایت کے بخاری مین کہا جسوقت آمین کہے پڑھنے والا قرآن کا یعنے امام مطلق پڑھنے والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین پس جو شخص کہ موافق ہو آمین اسکی آمین فرشتون کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ کہ اگلے ہین گناہ اُسکے ف معنی آمین کے یہ ہین کہ یا اللہ قبول کر دعا میری اور مراد فرشتون سے حفظہ یعنے فرشتے عمل لکھنے والے ہین اور بعضون نے کہا کہ اور فرشتے ہین سوا اُنکے ح س (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰہُ فَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعُ اللّٰہُ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَقَتَادَۃَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا) اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز پس سیدھی کرو اپنی صفون کو پھر امام ہو ایک تمھارا پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمھاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام اور رکوع کرے پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلے تمھارے اور اوٹھتا ہی پہلے تمسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ بدلے اُسکے فرمایا حضرتؐ نے اور جسوقت کہ کہے امام سُنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ حمد کرتا ہی اُسکو پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمھاری روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہ لفظ زیادہ ہی اور جسوقت پڑھے پس چپ رہو ف پس یہ بدلے اُسکے یعنے چاہیے کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نے ساتھ اُسکے تمپر بیچ پہلے رکوع کرنے کے پورا ہو جاتا ہی ساتھ اُس لحظہ کے کہ تاخیر کی اُس سے تمنے بعد سر اُٹھانے اُسکے کے رکوع سے یعنے جیسے امام کے بعد رکوع مین گئے تھے ویسے ہی اُٹھے بھی بعد اُسکے پس مقدار رکوع امام کی اور مقتدی کی برابر ہوئی اور پس کہو اللہم ربنا لک الحمد اور ایک روایت مین ربنا ولک الحمد ساتھ واو کے بھی آیا ہی اور ایک روایت مین اللہم ربنا ولک الحمد بھی آیا ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی ابو حنیفہ کے لیے کہ وہ کہتے ہین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کے نزدیک دونون کلمے کہے امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبین کے امام بھی دونون کہے مثل منفرد کے اور امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت

مین اسی طرح ہی لیکن بنا چکے کے اور اکیلا نمازی دونون کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بھی جائز ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اکتفا ربنا پر کرے اور
سمع اللہ اُٹھتے ہوے کہے اور ربنا حالت قیام مین اور اخیر جلہ حدیث کا دلیل ہی امام ابوحنیفہ کے لیے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے چپکا کھڑا رہے
نماز جہری ہو یا سری * ح (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ
الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی مَالَا یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ وَهٰکَذَا فِی الْعَصْرِ وَهٰکَذَا فِی الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت
ابی قتادہ سے ہے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر مین بیچ پہلی دو رکعتون کے سورۂ فاتحہ اور دو سورتین یعنے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورہ
پڑھتے اور دو رکعتون پچھلی مین سورۂ فاتحہ فقط اور سناتے ہمکو آیۃ کبھی اور دراز کرتے قراءۃ پہلی رکعت مین اسقدر کہ نہ دراز کرتے دوسری رکعت مین اور
اسی طرح عصر مین کرتے اور اسی طرح سے صبح مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ یہ سنانا آیۃ کا قصداً تھا تا لوگ جانین کہ بعد فاتحہ کے
سورہ پڑھتے ہین یا فلانی سورۃ پڑھتے ہین اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہی اور پہلی رکعت [illegible] دراز پڑھنی تینون امامون کے مذہب مین ہی سب نمازون مین
اور مذہب امام محمد کا بھی یہی ہی ظہر اور عصر اور صبح مین حدیث سے ثابت کیا ہی اور مغرب اور عشا کو قیاس اُنپر کیا ہی اور عبدالرزاق بیچ آخر اس
حدیث کے لایا ہی کہ ہم گمان کرتے ہین کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑھنے سے یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت پاوین اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ نے بھی
ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے یہ مخصوص ساتھ نماز فجر کے ہی کہ وقت نیند اور غفلت کا ہی والا دونون رکعتین
بیچ استحقاق قراءۃ کے برابر ہین پس مقدار مین بھی برابر ہون چنانچہ ایک حدیث مین بیان اسکا آیا ہی کہ حضرت ہر رکعت مین بقدر تیس آیۃ کے پڑھتے
اور دراز پڑھنا جو اس حدیث مین آیا ہی محمول ہی اسپر کہ دعای استفتاح اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھتے تھے اور تین آیتون سے کم زیادتی ہوتی تھی
اور خلاصہ مین کہا ہی کہ قول امام محمد کا احب ہی یعنے اچھا ہی کذا فی شرح ابن الہمام * ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نَحْزُرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَۃِ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً
وَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الْاُخْرَیَیْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ وَحَزَرْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ قِیَامِہٖ فِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ
الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم اندازہ کرتے کھڑے ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا ظہر مین اور عصر مین پس اندازہ کرتے ہم کھڑے ہونے حضرت کا بیچ دو رکعتون پہلی کے ظہر سے مقدار پڑھنے الٓمّٓ تنزیل السجدہ کے اور ایک روایت
مین یون ہی کہ پڑھتے تھے ہر رکعت مین بقدر تیس آیتون کے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا پچھلی دو رکعتون مین مقدار آدھی کے اس سے
اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا بیچ پہلی دو رکعتون کے نماز عصر سے اوپر مقدار کھڑے ہونے اُنکے کے پچھلی دو رکعتون مین ظہر سے اور
بیچ پچھلی دو رکعتون کے عصر سے اوپر مقدار آدھی اُسکی کے روایت کی یہ مسلم نے ف مقدار پڑھنے الٓمّٓ تنزیل السجدہ کے یعنے دونون رکعتون
مین اسقدر پڑھتے تھے یا ہر رکعت مین اور اخیر معنون کے موافق ہی روایت آیندہ کہ بقدر تیس آیتون کے پڑھتے تھے اسلیے کہ سورہ مذکورہ مین
تیس آیتین ہین اور بر تقدیر معنون اول کے روایت آیندہ مخالف ہوتی ہی اس روایت کے اور پچھلی دو رکعتون مین مقدار آدھی کے اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ ظہر کے اخیر کی دو رکعتون مین بھی سورہ پڑھتے تھے مختصر پہلی سے قول جدید امام شافعی کا موافق اسکے ہی لیکن فتوی قول قدیم پر ہی
کہ وہ موافق مذہب ابوحنیفہ کے ہی پس حمل کیا جائیگا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر نہ سنت پر یعنے کبھی اسطرح پڑھتے تھے
تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کرین جاننا چاہیے کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین اختصار کرنا سورۂ فاتحہ پر سنت ہی اور ہمارے نزدیک
اگر تسبیح کہے یا سکوت کرے تو بھی جائز ہی لیکن قراءۃ افضل ہی اور نخعی اور ثوری اور تمام علمار کوفہ کے اسپر ہین اور محیط مین کہا ہی کہ اگر قصداً

سکوت کرے بُرا ہے واسطے مخالفت سنت کے اور بیچ روایت حسن بن زیاد کے ابو حنیفہ سے آیا ہے کہ قراءۃ اخیر کی رکعتوں میں واجب ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ قراءۃ پڑھ پہلی دونوں رکعتوں میں اور تسبیح کر اخیر کی دونوں میں کذا ذکر الشمنی اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر اخیر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے سجدہ سہو کا واجب نہیں ہوتا صحیح تر یہی ہے اسلیے کہ پڑھنا زیہی سورۂ فاتحہ کا اخیر کی رکعتوں میں سنت ہے اور ترک کرنا سورہ کا واجب نہیں اور صحیح تر نزدیک احمد کے یہ ہے کہ پڑھنا سورہ کا اخیر میں مکروہ نہیں کیونکہ حضرت صلعم سے آیا ہے کہ کبھی کبھی زیادہ کرتے تھے سورۂ فاتحہ پر بیچ دو رکعتوں اخیر کے ولیکن مستحب ہے ترک کرنا سورہ کا ✿ ح (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِوَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر میں واللیل اذا یغشٰی اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی اور عصر میں مانند اسکے اور صبح میں دراز اس سے روایت کی یہ مسلم نے ف بعضی حدیثوں میں جو واقع ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فلانی نماز میں فلانی سورۃ اور بیان نہیں کیا کہ پہلی میں پڑھتے تھے یا دونوں میں یا ایک رکعت میں بلا تعیین پہلی یا دوسری کے پس یہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہے لیکن بیچ عمل کرنے کے اوپر پڑھنے ایک سورۃ کے دونوں رکعت میں تکرار لازم آویگی یا تبعیض سورۃ کی یعنی تھوڑی ایک میں پڑھی تھوڑی ایک میں اور یہ دونوں بعید ہیں اگرچہ جائز ہیں اسلیے کہ وقوع انکا آنحضرت صلعم سے نادر ہے اور فقہا نے لکھا ہے کہ پڑھنا تمام سورۃ کا اگرچہ تھوڑی ہو افضل ہے پڑھنے بعض سورۃ کے سے اگرچہ طویل ہو یہ حکم سواے تراویح کے ہے کہ اسمیں ختم کرنا سارے مہینے میں افضل ہے چھوٹی سورۃ پڑھنے سے اور حمل کرنا اوپر پڑھنے کے بیچ ایک رکعت کے خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا ہے بسبب عبارت کے اور شاید بنے بعضے اوقات فقہا رکھے سے کہ پیشوا انھیوں کے تھے کہ یہ جو فقہا نے تعیین کی ہے طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کی یہ معتبر ہے پہلی رکعت میں ✿ ح ع (وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے مغرب میں سورۂ طور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھتے تھے مغرب میں سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیثیں اور وہ حدیث کہ اسمیں آیا ہے کہ حضرت صلعم نماز مغرب میں سورۂ اعراف اور انفال اور دخان پڑھتے تھے اور ایسے ہی اور حدیثیں کہ مثل انکے واقع ہوئی ہیں دلالت کرتی ہیں اوپر نہ مقرر ہونے قراءۃ کے جیسے کہ فقہا نے لکھا ہے کہ طوال مفصل فجر میں اور ظہر میں اور اوساط عصر اور عشا میں اور قصار مغرب میں پڑھے پس اصل دلیل فقہا کی بیچ تعیین قراءۃ کے یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر رضہ نے نامہ ابو موسی اشعری کو کہ حاکم کوفہ تھے لکھا اسمیں یہ تفصیل لکھی تھی اُسپر امر قراءۃ کا قرار پایا حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں امر قراءۃ کا بیچ طول اور قصر کے مختلف تھا سبب اختلاف احوال و اوقات اور مصلحت جواز کے بعد اُسکے مقرر ہوا امر اوپر نامہ حضرت عمر رضہ کے اور ضرور ہے کہ انکو کچھ دلیل اور سماع حضرت سے اس باب میں ہوگا اور شاید کہ اکثر اوقات حضرت اسطرح پڑھتے ہونگے جیسے کہ حضرت عمر رضہ نے لکھا اور کبھی کبھی خلاف اسکے ہوگا غرضکہ یہی کافی ہے قول حضرت عمر کا دلیل ہونے میں ✿ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِيْ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهُ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا اَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا

اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ وَ
قَالَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا
تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے پس امام ہوتے اپنی قوم کے پس نماز پڑھی معاذ نے ایک رات ساتھ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے عشا کی پھر آئے اپنی قوم مین پس امام ہوئے اُنکے پس شروع کی سورہ بقرہ پس پھرا ایک شخص نماز سے پس سلام پھیرا پھر نماز
پڑھی اکیلے اور چلا گیا پس کہا لوگون نے اُسکو کیا منافق ہوگیا تو اے فلانے یعنے فعل منافقون کا سا کیا تو نے اے فلانے کہ جماعت سے نکلا اور
کاہل وبودی کی نماز سے کہا اُسنے نہین منافق ہوا مین قسم ہے اللہ کی اور البتہ آؤنگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دونگا اُنکو پس
آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسولؐ خدا کے ہم اونٹ والے ہین کہ پانی کھینچتے ہین ساتھ اُنکے یعنے درختون اور کھیتون مین
دیتے ہین محنت کرتے ہین ہم دن کوا اور تحقیق معاذ نے نماز پڑھی ساتھ آپ کے عشاء کی پھر آئے اپنی قوم کے پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی
مجھے اسمین رنج ہوا کہ دن کا تھکا ہوا تھا پس متوجہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کے پس فرمایا اے معاذ کیا فتنہ مین ڈالنے والا ہے
تو یعنے لوگون سے جماعت چھڑا کر دین مین خلل ڈلواتا ہے پڑھ والشمس وضحٰہا اور والضحٰی اور واللیل اذا یغشٰی اور سبح اسم ربک الاعلٰی روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف پس سلام پھیرا یعنے اگرچہ محل سلام کا نہ تھا لیکن اُسنے چاہا کہ نماز سے ساتھ سلام کے نکلے تا مشابہت ہو ساتھ تمام ہونے
نماز کے اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلٰی کی یہ سورتین بھی روایت کی گئی ہین اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج
اور طارق اور شافعیہ نے ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے اسپر کہ فرض پڑھنے والے کو اقتدا کرنا نفل پڑھنے والے کا جائز ہے اسلیے کہ معاذ
جو حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے فرض ادا ہو جاتا تھا پس نماز جو قوم کے ساتھ پڑھتے تھے نفل ہوتی تھی اور قوم کی نماز فرض تھی پس معاذ کے
اس فعل کی آنحضرت نے تقریر کی یعنے روا رکھا منع نفرمایا اور حنفیہ کے نزدیک یہ جائز نہین پس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہ دیتے ہین کہ نیت ایک
امر ہے کہ نہین مطلع ہوتا اسپر کوئی مگر ساتھ خبر دینے نیت کرنے والے کے پس جائز ہے کہ معاذ حضرت کے ساتھ نماز بہ نیت نفل پڑھتے ہون تا سیکھین
حضرتؐ سے طریقہ نماز کا اور برکت اور فضیلت حضرتؐ کی نماز کی حاصل کرین اور دفع کرین اپنے نفس سے تہمت نفاق کی پھر آتے ہون قوم
کے پاس اور پڑھاتے ہون اُنکو نماز فرض واسطے حاصل کرنے دونون فضیلتون کے پس حمل کرنا اسپر اولی ہے اس لیے کہ یہ سب کے نزدیک
جائز ہے بخلاف پہلی بات کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ امام کو سنت ہے تخفیف کرنی نماز مین اور رعایت کرنی ضعیفون کی ۱۲ ح ع
(وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہے براء سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے عشا مین والتین والزیتون اور نہین سنا مین نے کسی کو زیادہ خوش آواز
حضرتؐ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے دونون رکعتون مین سے ایک رکعت مین والتین پڑھتے اور دوسری مین اور کچھ ۱۲
ح ع (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے فجر مین سورہ قاف والقرآن المجید اور مانند اُسکے اور تھی نماز حضرتؐ
کی پیچھے نماز فجر کے ہلکی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے فجر کی نماز مین قراءۃ دراز پڑھتے اور اور ون مین اُس سے کم اس لیے کہ وہ وقت
قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہے ۱۲ ح (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ تحقیق اُنھون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے نماز فجر مین واللیل اذا عسعس یعنے اذا الشمس کورت

روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَکَّۃَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی جَآءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَہَارُوْنَ اَوْ ذِکْرُ عِیْسٰی اَخَذَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْلَۃٌ فَرَکَعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فجر کے مکہ مین یعنے بعد فتح مکہ کے پس شروع کی سورۃ مومنین یعنے قد افلح المومنون یہانتک کہ آیا ذکر حضرت موسیٰ اور ہارون کا یا ذکر حضرت عیسیٰ کا درپیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی پس رکوع کیا روایت کی یہ مسلم نے **ف** ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا اس آیت مین ہی ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسیٰ کا اس آیت مین ہی وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور پیش آئی کھانسی یعنے اُنکے ذکر سے روتے یہانتک کہ غالب ہوئی اُنپر کھانسی پس سورۃ تمام نکر سکے رکوع کر دیا ✽ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالٓمّٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ ہَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے فجر کی نماز مین دن جمعہ کے الم تنزیل پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین ہل اتی علی الانسان روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شافعیہ کا عمل اسی پر ہی اور حنیفہ نے جو قراءۃ مقرر کرنے کو منع کیا ہی تو اس صورت مین کیا ہی کہ لوگ اُسکو لازم اور واجب جانکر پڑہین اور اُسکے سواے اور کچھ پڑہنے کو مکروہ جانین اور اگر واسطے برکت حاصل کرنے کے ساتھ قراءۃ حضرتؐ کے اور اتباع سنت کے پڑہین مضائقہ نہین بشرطیکہ سواے اُسکے اور بھی کچھ کبھی کبھی پڑہین تا جاہل گمان نہ لیجاوین کہ سواے اسکے جائز نہین اور دلیل حنیفہ کی یہ بھی ہی کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلعم سے ثابت نہین ہوا ہی بلکہ کبھی کبھی پڑہتے ہونگے پس کبھی کبھی پڑہنا ہر کسی کو افضل ہی اور صبح کی نماز مین سورۃ سجدہ پڑہے تو سجدہ تلاوت کا بھی کرے اگرچہ بعضے شافعیہ نے بعض ایام مین امام کے لیے ترک اُسکا اولیٰ لکھا ہی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی ✽ ح (وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا ہُرَیْرَۃَ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ وَخَرَجَ اِلٰی مَکَّۃَ فَصَلّٰی لَنَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ الْجُمُعَۃَ فَقَرَاَ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ فِی السَّجْدَۃِ الْاُوْلٰی وَفِی الْاٰخِرَۃِ اِذَا جَآءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ بِہِمَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبید اللہ ابن ابی رافع سے کہا خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ کو مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کے پس نماز پڑہائی ہمکو ابو ہریرہ نے جمعہ کی پس پڑہی سورۃ جمعہ پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین سورۃ اذا جاءک المنافقون پس کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تھے یہ دونون سورتین دن جمعہ کے یعنے نماز جمعہ مین روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْجُمُعَۃِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَہَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِیْدُ وَالْجُمُعَۃُ فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَاَ بِہِمَا فِی الصَّلٰوتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے دونون عیدون مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن مین پڑہتے یہ دونون سورتین دونون نمازون مین یعنے عید مین اور جمعہ مین روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پڑہنا ان دونون سورتون کا ان نمازون مین مستحب موکد ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۃ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ مین ہمیشہ نہ پڑہتے تھے ✽ ح (وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ مَا کَانَ یَقْرَاُ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْہِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان مین اور عید فطر مین پس کہا تھے پڑہتے ان دونون مین سورۃ قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ مسلم نے **ف** مقصود حضرت عمرؓ کو اس پوچھنے سے یہ تھا کہ حاضرین اُسکو سنین اور اُنکے ذہن مین قرار پکڑلے والا باوجود اس قرب کے کہ حضرتؐ سے رکھتے تھے اور حضرتؐ کے احوال و اقوال سے

واقف تھے نہ جاننا اُنکا بعید تھا ؛ ح (وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ دو رکعتوں سنت فجر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَالَّتِیْ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ دونوں رکعتوں سنت فجر کے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقر میں ہے اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران میں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہ مسلم نے ف پہلی آیہ ساری یوں ہے قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیہ آل عمران کی یوں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر یہ ہے کہ کبھی کبھی یہ دو آیتیں پڑھتے ہونگے اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑھتے ہونگے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پڑھنا بعض سورۃ کا خصوصا سورۃ کے درمیان میں سے مکروہ نہیں ؛ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِذَاکَ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی اچھی یعنے قوی ف شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یعنے بسم اللہ چپکے سے پڑھتے پھر قراءۃ شروع کرتے قید چپکے کی اسلیے لگائی تا یہ حدیث مخالف اوپر کی حدیثوں کے ہو کہ شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا اسمیں نظر ہے بلکہ یہ حدیث حسن ہے اور اسناد اسکی صحیح ہے ؛ ع (وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ اُسکے آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دراز کی ساتھ اُسکے آواز دراز کی آواز سے پکار کر کہنا مراد ہے یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑھنے فاتحہ کے سنت ہے بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین نہ کہے اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پکار کر نہ کہے وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں پکار کر کہنے کی محمول ہیں اسپر کہ یہ ابتدا میں تھا واسطے تعلیم کے پھر جبکہ صحابہ سیکھ لیے چپکے کہنے لگے چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کی سے کہ اُسنے نقل کی علقمہ بن وائل سے اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے نماز پڑھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہونچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر کہی آمین اور چپکے کہی اور پیروی کی ہے اُنھوں نے ابن مسعود کی کہ وہ چپکے کہتے تھے اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ کہا اُنھوں نے چار چیزیں ہیں کہ امام اُسمیں اخفا کرے اعوذ اور بسم اللہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل دعا میں چپکے پڑھنا ہے واسطے قول اللہ تعالی کے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنے دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہیں ہے اسمیں کہ آمین دعا ہے پس نزدیک تعارض کے راجح ہوا چپکے کہنا اُسکا اور آمین قرآن سے نہیں ہے اجماعًا پس نہیں لائق ہے یہ کہ ہو ساتھ آواز قرآن کے جیسے کہ نہیں جائز ہے لکھنا اُسکا مصحف میں واللہ اعلم ؛ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ زُہَیْرٍ النُّمَیْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِی الْمَسْئَلَۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَیِّ شَیْءٍ یَّخْتِمُ قَالَ بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک رات پس آئے ہم ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تھا سوال کرنے میں پس فرمایا نبی صلعم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے ساتھ کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرت نے ختم کرے ساتھ آمین کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف واجب کیا یعنی جنت کو اپنے لیے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کی یا تمام کیا دعا کو اور معنے اول مناسب تر ہیں بسبب اس حدیث کے آمین خاتم رب العالمین یعنے آمین مہر ہے رب العالمین کی کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہیں بسبب اسکے جیسے کہ مہر سے محفوظ رہتا ہے خط اور ہر چیز کو اسپر مہر کرتے ہیں پس فرمایا ساتھ آمین کے ختم کرے کہ بمنزلہ مہر کے ہے اور تمام و کامل ہوتی ہے دعا ساتھ اسکے + ح ح (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْمَغْرِبَ بِسُوْرَۃِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَہَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مغرب کی ساتھ سورہ اعراف کے متفرق پڑھا اس سورہ کو دونوں رکعتوں میں روایت کی یہ نسائی نے ف حضرت صلعم مغرب میں قراءۃ مختصر پڑھتے تھے اور بیان جواز کے لیے دراز قراءۃ بھی پڑھی کہ جائز یوں بھی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ وقت مغرب کا گنجایش اسکی رکھتا ہے خصوصاً جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو + ح (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کُنْتُ اَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاقَتَہٗ فِی السَّفَرِ فَقَالَ لِیْ یَا عُقْبَۃُ اَلَا اُعَلِّمُکَ خَیْرَ سُوْرَتَیْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِیْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ یَرَنِیْ سُرِرْتُ بِہِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ صَلّٰی بِہِمَا صَلٰوۃَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا عُقْبَۃُ کَیْفَ رَاَیْتَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تھا میں کھینچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی انکی سفر میں پس کہا واسطے میرے اے عقبہ نہ سکھلاؤں تجھکو دو بہتر سورتیں کہ پڑھی گئی ہیں پس سکھلائی مجھکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہیں دیکھا حضرت نے مجھکو کہ خوش کیا گیا میں ساتھ ان دونوں کے بہت پس جب اترے واسطے نماز صبح کے نماز پڑھی ساتھ ان دونوں کے نماز صبح کی واسطے لوگوں کے پس جب فارغ ہوئے پھیرے طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکھا تو نے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف بہتر سورتیں کہ پڑھی گئی ہیں یعنے مقدار تعوذ یعنے پناہ مانگنے میں بہتر ہیں حضرت نے عقبہ سے سوال کرکے جب یہ سورتیں سکھائیں تو دیکھا انکو کچھ بہت خوش نہوئے اسلیے کہ اسمیں بیان اللہ تعالی کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتوں کے نہیں پس حضرت نے صبح کی نماز میں انکو پڑھکر فرمایا اے عقبہ کیسی دیکھی تو نے فضیلت انکی کہ صبح کی نماز میں کہ افضل نمازوں کی ہے اور قراءۃ دراز اسمیں مستحب ہے انکو پڑھا میں نے + ح (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ قُلْ یَا اَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز مغرب میں جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اسنے نہیں ذکر کیا شب جمعہ کا ف نماز مغرب سے مراد فرض اسکا ہے اور احتمال ہے کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قل ہو اللہ کے باقی حدیث یوں نقل کی ہے وفی العشاء سورۃ الجمعۃ والمنافقون یعنے شب جمعہ کی عشا میں یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے اور کہا ہے ابن مالک نے یہ اور مثل اسکے محمول دوام پر نہیں ہے بلکہ کبھی کچھ پڑھتے کبھی کچھ تا لوگ جواز اسکا معلوم کرلیں + ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُحْصِیْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ بِقُلْ یَا اَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں گن سکتا میں کہ کس قدر

سنا ہین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتون سنت کے کہ پیچھے مغرب کے ہین اور دو رکعتون ہین کہ پہلے نماز فجر کے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اُسکو ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے مگر اُسنے نہین ذکر کیا پیچھے مغرب کے ف نہین گن سکتا ہین یعنی اکثر بار حضرت صلعم کو یہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے گن نہین سکتا ہون ح (وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ) اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے اُسنے نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے نہین نماز پڑھی مین نے پیچھے کسی کے کہ بہت مشابہ ہو نماز کے پڑھنے مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فلانے شخص سے کہا سلیمان نے نماز پڑھی مین نے پیچھے اُسکے یعنی فلانے کے پس تھے دراز کرتے پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتے تھے دو پچھلی اور ہلکی کرتے تھے نماز عصر کو اور پڑھتے تھے مغرب مین سورتین چھوٹی مفصل کی اور پڑھتے تھے عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑھتے تھے صبح مین لمبی سورتین مفصل کی روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ ویخفف العصر تک ف مراد فلانے شخص سے بعضون نے کہا ہی حضرت علی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کوئی اور شخص حاکم تھا مدینہ کا مروان کی طرف سے وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑھنی نہ بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتے تھے اور عصر مین بھی تخفیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتے تھے یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہی کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مغرب مین قصار مفصل یعنی چھوٹی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کے سورتین اخیر قرآن کی ہین سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل اُنکو اسلیے کہتے ہین کہ معنی فصل کے ہین جدا ہونا پس یہان سے سورتین چھوٹی چھوٹی ہین کہ ایک دوسری سے جدا ہین بسبب درمیان مین ہونے بسم اللہ کے اور سورتین اُسمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کے درجہ کی اور چھوٹی پس حجرات سے بروج تک جو سورتین ہین اُنکو طوال مفصل کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی بیچ کے درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل ح (وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ) اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا تھے ہم پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز فجر مین پس پڑھا حضرت نے قرآن پس بھاری ہوا آپ پر پڑھنا پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہمنے البتہ اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑھا کرو کچھ مگر سورۂ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اُس شخص کی کہ نہ پڑھے یہ سورۃ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے معنے اسکے اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا اور مین کہتا تھا یعنی اپنے دل مین جب کہ قراءۃ مجھپر بھاری ہوئی کیا ہی واسطے میرے کہ نزاع کرتا ہی مجھسے قرآن یعنی دشوار ہوتا ہی پڑھنا اُسکا مجھپر پس جانا مین نے کہ یہ تمھارے پڑھنے کے سبب سے تھا پس نہ پڑھو کچھ قرآن سے جسوقت کہ مین پکار کر پڑھون مگر سورۂ فاتحہ ف بھاری ہوا پڑھنا سبب بھاری ہونے کا یہ تھا کہ لوگون نے حضرت صلعم کے پیچھے قراءۃ پڑھی اور چپکے ہو کر حضرت صلعم کی قراءۃ نہ سنی اس سے اُنکی نماز مین نقصان آیا اُسنے تاثیر کی حضرت صلعم کی قراءۃ مین کہ کامل مین بھی کبھی تاثیر ناقص کی ہو جاتی ہی جیسے کہ کتاب الطہارۃ مین گذرا کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے صبح کی نماز مین قراءۃ شروع کی اور رکے پھر بیان سبب رکنے کا کیا کہ ایک قوم میرے پیچھے کھڑی ہوتی ہی

کہ وضو خوب نہین کرتی یعنے اُسنے مجھ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض ہے پڑھنا سورۂ فاتحہ کا نماز مین اور علما نے اسمین
اختلاف کیا ہے امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلے نمازی کو پڑھنا اُسکا واجب ہے اور امام کے پیچھے نہ پڑھے نماز سری ہو یا جہری
دلیل اُنکی آیۃ کلام اللہ کی ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنے جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو اور چپکے رہو اور اس حدیث کو محمول
کرتے ہین ابتدا پر یعنے یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگے مذکور ہے ٭ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَہَرَ فِیْہَا بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ ہَلْ قَرَأَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ
الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَہَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا جَہَرَ فِیْہِ بِالْقِرَاءَۃِ مِنَ الصَّلَوٰتِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ والنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا
صلعم پھرے اُس نماز سے کہ پکار کر پڑھی اسمین قراءۃ پس فرمایا کیا پڑھا ہے ساتھ میرے کسی نے تم مین سے اب پس عرض کیا ایک شخص
نے کہ ہان اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق مین کہتا تھا کیا ہے واسطے میرے کہ چھینا جھپٹی کرتا ہون قرآن سے کہا ابو ہریرہ نے پس باز رہے لوگ
پڑھنے سے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اُس نماز کے کہ پکار کر پڑھتے تھے اسمین قراءۃ نمازون مین سے اُسوقت کہ سنا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت جہر مین
امام کے پیچھے مطلق نہ پڑھتے تھے نہ الحمد نہ اور کچھ شاید کہ یہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابو ہریرہ متاخر الاسلام تھے ٭ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَیَاضِیِّ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمُصَلِّیَ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْہِ بِہٖ وَلَا یَجْہَرْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابن عمر اور بیاضی سے
کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھنے والا سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے پس چاہیے کہ فکر کرے اُس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہے
اللہ تعالی سے ساتھ اُسکے یعنے خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز اور خضوع اور خشوع سے پڑھے اور نہ بلند کرے آواز بعضا تمھارا بعض پر ساتھ
پڑھنے قرآن کے یعنے خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز سے روایت کی یہ احمد نے ٭ ح ؏ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ ٹھہرایا گیا ہے امام تو کہ پیروی کیجاوے ساتھ اُسکے پس جسوقت کہ اللہ اکبر
کہے پس تم بھی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑھے قراءۃ پس چپ رہو روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف جب تکبیر کہے تکبیر کہو
کہا ابن حجر نے کہ تکبیر امام کے بعد کہے نہ ساتھ اُسکے اور نہ پہلے اسکے یہ بات تکبیر احرام مین واجب ہے اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت
پڑھے ظاہر یہ ہے کہ پڑھنا مطلق مراد ہے یعنے پکار کر پڑھنا ہو یا چپکے اسی لیے فانصتوا فرمایا یعنے چپکے رہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالی نے
اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ یعنے جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو یعنے حالت جہر مین وانصتوا اور چپکے رہو یعنے حالت سر مین جاننا چاہیے
کہ مذہب شافعی مین واجب ہے قراءۃ فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہے پڑھنا سواے فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک
اور شافعی کا بھی بیچ ایک قول کے وجوب قراءۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کے ہے فقط اور بیچ جہریہ کے سننا قراءۃ امام کا کافی ہے اور مذہب امام ابو حنیفہ
کا یہ ہے کہ نہ پڑھے نہ جہریہ مین اور نہ سریہ مین اور صاحبین کے نزدیک بھی پڑھنا مکروہ ہے اور کہا امام محمد نے کہ فاسد ہوتی ہے نماز بیچ قول ایک
جماعت کے صحابہ سے پس احتیاط بیچ عمل کرنے کے ہے ساتھ قوی تر دلیل کے اور دلیل ہماری یہی حدیث ہے اور یہ حدیث من کان لہ
امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ اور یہ حدیث صحیح ہے سواے بخاری اور مسلم کے سب نے اسکو روایت کیا ہے اور ہدایہ مین کہا ہے علیہ اجماع الصحابۃ

ع ح (وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان آخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی
قال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ ہذا للہ فما لی قال قل اللہم ارحمنی وعافنی و
اہدنی وارزقنی فقال ہکذا بیدیہ وقبضہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ہذا فقد ملأ یدیہ من الخیر رواہ ابو داود وانتہت روایۃ النسائی عند
قولہ الا باللہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں نہیں طاقت رکھتا
یہ کہ سیکھوں میں قرآن میں سے کچھ یعنے اسی وقت پس سکھلاؤ مجکو وہ چیز کہ کفایت کرے مجکو فرمایا کہ پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے
اللہ کے ہے اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں پھرنا گناہوں سے اور نہیں قوۃ عبادۃ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا ای
رسول خدا کے یہ تو واسطے اللہ کے ہے پس کیا ہے میرے لیے فرمایا کہ یا الٰہی رحم کر مجکو اور عافیت سے رکھ مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دے
مجکو پس اشارہ کیا اسنے اس طرح سے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے اور بند کیا انکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اما یہ پس
شخص نے پس بھرے ہاتھ اپنے نیکی سے روایت کی یہ ابو داود نے اور تمام ہوئی روایت نسائی کی قول آنکے الا باللہ تک ف مصنف
یہ حدیث جو باب القراءۃ میں لایا اس قرینہ سے یہ معلوم ہوا کہ مراد یہ ہے کہ وہ شخص قرآن میں سے اس قدر نہ یاد کر سکتا تھا کہ جس سے نماز درست
ہوتی لیکن یہ تعجب ہے کہ ایک شخص عربی زبان ہو کر اس قدر نہ یاد کر سکے اگر بقدر ان کلمات کے آیۃ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تھے جواب اس شبہ
کا یہ ہے کہ وہ شخص ابھی مسلمان ہوا تھا اور وقت نماز کا آگیا تھا اور قرآن اتنا یاد نہیں کر سکتا تھا آسانی کے لیے یہ سکھا دیا یا حمل کیا دیگی یہ
حدیث ابتداے اسلام پر کہ ان دنوں میں بنا امر کی آسانی پر تھی اول ہی توجیہ ہے اور بند کیا ہاتھوں کو یعنے اشارہ کیا اسنے یاد رکھا میں
نے اور نگاہ رکھا جو کہ آپ نے فرمایا جیسے کہ کسی کو کوئی چیز نفیس ہاتھ لگتی ہے تو اسکو مٹھی میں بند کر لیتا ہے ع ح (وعن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابو داود) اور روایت ہے ابن عباس سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی فرماتے سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے ف
یعنے سورۃ کے سرے کے یہ ہیں کہ پاکی بیان کرتا ہوں پروردگار اپنے کی جو کہ بلند مرتبہ ہے پس اس حکم بجا لانے کے لیے فرماتے تھے کہ پاکی بیان
کرتا ہوں اپنے رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم بالتین والزیتون فانتہی
الی الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمۃ فانتہی الی الیس ذلک بقادر علی ان
یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل امنا باللہ رواہ ابو داود والترمذی الی قولہ وانا علی ذلک
من الشاہدین) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تم میں سے سورۃ والتین والزیتون
پس پہونچے تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنے کیا نہیں ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکموں کا پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے
ہاں اور میں اسپر شاہدوں میں سے ہوں اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہونچے اس آیۃ تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی
یعنے کیا نہیں یہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کرے مردوں کو پس چاہیے کہ کہے بلی یعنے ہاں قادر ہے اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہونچے اس آیۃ
تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنے پس ساتھ کس بات کے پیچھے اسکے ایمان لاوینگے پس چاہیے کہ کہے امنا باللہ یعنے ایمان لائے ہم ساتھ
اللہ کے روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی نے روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے والتین کی آیۃ کے جواب تک
ف بیچ جواب دینے ان آیتوں کے اور مانند انکے کے اختلاف ہے علما کا نزدیک امام شافعی کے نماز میں بھی کہے خواہ فرض ہو یا نفل

اور باہر نماز کے بھی کہے اور نزدیک امام مالک کے باہر نماز کے کہے اور نماز نفل میں بھی اور فرضوں میں نہ کہے اور امام اعظم کے نزدیک باہر
نماز کے کہے اور نماز میں نہ کہے نہ نفلوں میں نہ فرضوں میں تاکہ وہم نہووے کہ یہ الفاظ قرآن کے ہیں اور تورپشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کرے
کہ یہ نماز میں تھا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہینگے ہم کہ یہ نماز نفل میں ہوگا نہ فرض میں جیسا کہ بیچ حدیث حذیفہ کے آیا ہو کہ جب آنحضرتؐ
نماز شب کی ادا کرتے تھے نہ پہونچتے تھے آیت رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے تھے اور طلب رحمت کی کرتے تھے اور نہ پہونچتے تھے آیۃ عذاب پر مگر
کہ ٹھہرتے تھے اور پناہ مانگتے تھے عذاب سے اور کسی نے اُن نمازوں میں کہ جہر کرتے تھے فرائض سے روایت نہیں کی ہو ح (وعن
جابرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَرَاَ عَلَیْھِمْ سُوْرَۃَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِھَا اِلٰی اٰخِرِھَا فَسَکَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُھَا عَلَی الْجِنِّ
لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَکَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْکُمْ کُنْتُ کُلَّمَا اَتَیْتُ عَلٰی قَوْلِہٖ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ قَالُوْا لَابِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر پس پڑھی اُنپر سورۂ الرحمٰن اول سے
آخر تک پس صحابہ سب چپکے رہے پھر فرمایا حضرتؐ نے تحقیق پڑھی تھی میں نے یہ سورۃ جنوں پر اُس رات کہ جمع ہوئے تھے جن یعنے ایمان
لانے کے لیے اور قرآن سننے کے لیے پس تھے وہ اچھے جواب دینے میں تمسے تھا میں جبکہ پہونچتا تھا او پر کہنے اس آیت کے فبای الاء ربکما
تکذبان یعنے پس کون سی نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کی سے جھٹلاتے ہو تم اے جن وانس تو کہتے جواب میں لابشیء من نعمک ربنا نکذب
فلک الحمد یعنے نہیں کوئی چیز نعمتوں تیری سے اے رب ہمارے جھٹلاتے ہیں پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور
کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہو الفصل الثالث فصل تیسری (عن مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُھَنِیِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُھَیْنَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِی الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَمْ قَرَاَ ذٰلِکَ عَمْدًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہو معاذ
بن عبداللہ جہنی سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا جہینہ میں کا کہ خبر دی اُسنے معاذ کو یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی نماز صبح میں سورۃ
اذا زلزلت دونوں رکعتوں میں پس نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یا پڑھی یہ قصدًا روایت کی یہ ابوداود نے ف یعنے ساری سورۃ پہلی رکعت
میں پڑھی پھر ساری دوسری میں ظاہر یہ ہو کہ اس طرح قصدًا حضرت صلعم نے پڑھا بیان جواز کے لیے کہ اصل سنت اسمیں ادا ہو جاتی ہو اور
افضل عدم تکرار ہو یعنے ایک سورۃ دو رکعتوں میں مکرر نہ پڑھے خصوصًا فرائض میں ع ح (وعن عُرْوَۃَ قَالَ اِنَّ اَبَابَکْرِ الصِّدِّیْقَ صَلَّی الصُّبْحَ
فَقَرَاَ فِیْھِمَا بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہو عروہ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھی صبح کی پس پڑھی دونوں رکعتوں
میں سورہ بقرہ روایت کی یہ مالک نے ف یعنے متفرق ایک سورۃ دونوں میں پڑھی کہ کچھ ایک میں پڑھی کچھ ایک میں یہ بھی بیان جواز کے
لیے کیا مداومت اسپر حضرتؐ سے ثابت نہیں ہوتی اکثر پوری ہی سورۃ پڑھتے تھے اور یہ تفریق پڑھنا نادر تھا ع ح (وعن الْفُرَافِصَۃِ بْنِ عُمَیْرٍ
الْحَنَفِیِّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَۃِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ اِیَّاھَا فِی الصُّبْحِ مِنْ کَثْرَۃِ مَا کَانَ یُرَدِّدُھَا رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہو فرافصہ بن عمیر
حنفی سے کہ کہا نہیں سیکھی میں نے سورۂ یوسف مگر پڑھنے عثمانؓ بن عفان کے سے اسکو نماز صبح میں بسبب بہت پڑھنے اُنکے کے اسکو روایت
کی یہ مالک نے ف اگر کوئی کہے کہ علما مکروہ کہتے ہیں مداومت کرنے کو سورۃ معینہ پر اسلیے کہ اسمیں ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہو پس منافی
اس حدیث کے معلوم ہوتا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ علما جو مکروہ کہتے ہیں مراد انکی مداومت کی تمام نمازوں میں ہو اور حضرت عثمانؓ سے جو ثابت ہوا ہو
یہ نہیں ہو بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز میں تھی اور بعضے علما نے لکھا ہو کہ مداومت کرنی سورۃ یوسف کے پڑھنے پر باعث ہو حاصل ہونے
سعادۃ شہادۃ کا (وعن عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ صَلَّیْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِیْھِمَا بِسُوْرَۃِ یُوْسُفَ وَسُوْرَۃِ الْحَجِّ قِرَاءَۃً بَطِیْئَۃً قِیْلَ لَہٗ اِذًا

لَقَدْ کَانَ یَقُوْمُ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے عمر بن الخطاب کے صبح کی
پس پڑھی اُسمین سورۂ یوسف اور سورۂ حج پڑھنا ٹھہر ٹھہر کر کہا گیا واسطے عامر کے اسوقت البتہ کھڑے ہوتے ہونگے حضرت عمر وقت طلوع فجر
کے یعنے اول وقت کھڑے ہوتے ہونگے کہ اس قدر پڑھتے تھے کہا کہ ہان روایت کی یہ مالک نے **ف** اول وقت صبح کی نماز پڑھنی جائز ہی
اسمین کچھ خلاف نہین پس یہ حدیث محمول ہی جواز پر نہ مختار یعنے اولویت پر اسلیے کہ حدیث مین نہین ہی دلالت اوپر ہمیشگی اُسکی کے ٭ ع
(وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَۃٌ صَغِیْرَۃٌ وَّلَا کَبِیْرَۃٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ بِہَا النَّاسَ
فِی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا عبداللہ سے
کہ کہا اُسنے نہین مفصل سے کوئی سورۃ چھوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مین نے سنی اوس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتے تھے ساتھ اُسکے
لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہ مالک نے **ف** یہ بیان جواز کے لیے تھا کہ لوگ معلوم کرین کہ ہر سورۃ پڑھنی نماز مین جائز ہی ٭ ع (وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہی عبداللہ
بن عتبہ سے بن مسعود سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب مین حم دخان روایت کی یہ نسائی نے بطریق ارسال کے **ف**
حم دونون رکعتون مین پڑھی ساری حم یا بعض ٭ ع ٭ **باب الرکوع** باب ہی بیچ بیان رکوع کے **ف** معنی رکوع کے لغت مین ہی جھکنا اور
یہ رکن ہی نماز کا ساتھ کتاب اور سنت کے اور خاص ہماری ہی نماز مین ہی اور اُمتون کی نماز مین نہین ٭ ع ٭ **الفصل الاوّل** فصل پہلی
(عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی انس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد سیدھا کرنے سے ٹھہر ٹھہر کر کرنا ہی یعنے سجدہ اور رکوع کے ادا کرنے مین جلدی نکرے اور دیکھتا ہون پیچھے
اپنے سے یہ دیکھنا از راہ معجزے کے تھا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوٰۃ کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی ٭ ع ٭ (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رُکُوْعُ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُہٗ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوْعِ مَا خَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی براء سے
کہ کہا تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اُنکا اور بیٹھنا اُنکا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اُٹھتے رکوع سے سوائے کھڑے
رہنے اور بیٹھنے کے یہ چارون چیزین ہوتی تھین قریب برابر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے قیام کہ اُسمین قراۃ پڑھتے تھے
البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب
برابر کے ہوتے تھے مقدار مین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْہَمَ ثُمَّ یَسْجُدُ
وَیَقْعُدُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْہَمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ
کھڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک
کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کر دی
اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ درازی نوافل مین
ہوتی ہوگی یا فرضون مین ہوتی ہو کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے ٭ ح ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ
اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتے رکوع اپنے مین اور سجدہ اپنے مین پاک ہی تو یا الٰہی ای پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری
کے یا الٰہی بخشش مجکو عمل کرتے تھے موافق قرآن کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے قرآن مین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی فسبح بحمد ربک
واستغفرہ یعنے پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اُس سے اس امر کو بجالاتے تھے کہ رکوع اور سجود مین تسبیح اور تعریف
کرتے اور بخشش مانگتے اسلیے کہ رکوع اور سجود افضل احوال خضوع وخشوع کے ہین اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ سوا رکوع وسجود
کے بھی اسکو پڑھتے تھے آیا ہی کہ اکثر ذکر آنحضرت صلعم کا آخر عمر مین بعد اُترنے سورۃ اذا جاء کے یہی تھا ٭ ح وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اُنھین سے یہ کہ نبی صلعم تھے کہتے رکوع اپنے
مین اور سجدہ اپنے مین بہت پاک ہی نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون کا اور روح کا یعنے جبرئیل کا روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ
فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق مین منع کیا گیا
ہون یہ کہ پڑھون مین قرآن رکوع کی حالت مین یا سجدے کی حالت مین پس ای پر رکوع جو ہی پس بڑائی بیان کرو اُسمین رب کی اور
سجدہ جو ہی پس کوشش کرو دعا مانگنے مین پس لائق ہی یہ کہ قبول کیجاوے تمھارے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف نہی قران پڑھنے کی
رکوع وسجود مین تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا تحریمی اور موافق قیاس کے بھی ہی اللہ تعالیٰ نے ہر ہیئت کو ہیئتون نماز سے مقرر کیا ہی واسطے
ایک نوع کے انواع ذکر سے پس قیام کو کہ اول ہیئت اور اعظم اُسکی ہی مقرر کیا واسطے قرآن کے کہ افضل ذکرون کا ہی اور بعد مقرر کرنے
اللہ تعالیٰ کے گنجایش اسکی نہین رکھتا کہ خلاف اُسکا کرین اور اگر کرینگے تو حرام ہوگا یا مکروہ اور یہ امر تعبدی ہی کہ عقل ہماری کنہ اُسکی نہین
معلوم کر سکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنے کی رکوع مین یعنے سبحان ربی العظیم پڑھو اور سجدے مین جو دعا کرنے کو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی
ہی ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے مطلب اپنا مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اُسکی کرے کریمون کی تعریف وغیرہ کرنی بھی حقیقۃ مین دعا ہی ہوتی
ہی پس سجدے مین جو بہت دعا کرنے کو فرمایا دونون قسمون کو شامل ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ نے کہ اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح
دعا سے منع کرتے ہین وہ بھی بجا لانے امر دعا کے سے خالی نہین کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین
یعنے جسکو باز رکھا میرے ذکر نے سوال کرنے میرے سے دیتا ہون اُسکو افضل اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو لیکن چاہیے یون کہ
اسوقت مین ذکر خلوص دل سے کرے اور بعضے محققین حنفیہ نے تطبیق اسمین یون بیان کی ہی کہ نوافل مین دعا صریح کرے اور فرائض
مین اقتصار تسبیحات پر کرے ٭ ع ح ٭ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہی امام سنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی پس کہو یا الٰہی ای رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد ہی پس تحقیق
جو شخص کہ موافق ہو کہنا اُسکا کہنے فرشتون کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے گناہ اُسکے جو کہ پہلے کیے ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کلام متعلق اس مقام کا باب القرأۃ کی پہلی فصل مین گذر چکا اور گناہ صغیرہ موافق وعدے کے بخشے جاتے ہین اور کبائر بھی از راہ فضل کے
چاہے تو بخشدے ٭ ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانون بھر اور زمینون بھر اور بقدر بھرنے اُس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے یعنے بعد آسمان و زمین کے اور چیزین کہ ہنوز نہین پیدا کی ہین پیدا کرے روایت کی یہ مسلم نے ف کلمات جو بعد ربنا لک الحمد کے ہین نماز نفل مین پڑھتے ہین حنفیہ کے نزدیک ۱۲ ع ۱۲ (وعن ابی سعید ن الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال اللھم ربنا لک الحمد ملا السموت وملا الارض وملا ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانون بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اُس چیز کے کہ چاہے تو اور چیز سے پیچھے آسمانون و زمین کے اے لائق تعریف اور بزرگی کے لائق تر ہے اُس چیز سے کہ کہا بندے نے یعنے حضرت نے یا سب بندون نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہین یا الٰہی نہین کوئی روکنے والا اُس چیز کو کہ دی تو نے اور نہین کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی یہ مسلم نے (وعن رفاعۃ بن رافع قال کنا نصلی وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ فقال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف قال من المتکلم انفا قال انا قال رایت بضعۃ وثلثین ملکا یبتدرونھا ایھم یکتبھا اول رواہ البخاری) اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت پاک یعنے آمیزش شرک و ریا سے برکت کی گئی اُسمین یعنے ساتھ کثرت اور اخلاص اور حضور کے پس جب پھرے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا اب یعنے ان کلمون کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مین نے کتنے اوپر تیس فرشتے ہین کہ جلدی کرتے ہین کون اُنمین سے لکھے ثواب اُن کلمون کا پہلے روایت کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی مسعود ن الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزی صلوۃ الرجل حتی یقیم ظھرہ فی الرکوع والسجود رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح) روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع مین اور سجدے مین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف شرح منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ تعدیل ارکان کی یعنے رکوع سجود مین اتنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آجاوین فرض ہے نزدیک ابو یوسف کے اور تینون امامون کے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار اسکی بقدر ایک تسبیح کے ہے اور واجب ہے نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے پھر کہا شرح منیہ مین کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونون سجدون مین اور طمانینت سب یہ فرض ہین نزدیک ابو یوسف کے اور نزدیک امام اعظم اور امام محمد کے سنت ہین اور ابن ہمام نے کہا ہے لائق ہے کہ ہووے قومہ اور جلسہ واجب ۱۲ ع ۱۲ (وعن عقبۃ بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الاعلی قال اجعلوھا فی سجودکم رواہ ابو داود وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا جب اُتری یہ آیت پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بڑے کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیت کا رکوع اپنے مین یعنی کہو سبحان ربی العظیم پھر جب اُتری یہ آیت پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدے اپنے مین یعنے پڑھو سبحان

ربی الاعلی روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے (وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ) اور روایت ہو عون بن عبداللہ سے اُسنے نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکوع کرے ایک تمہارا پس کہے رکوع اپنے میں سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اُسکا اور یہ ہو ادنی درجہ اُسکا اور جسوقت کہ سجدہ کرے پس کہے سجدے اپنے میں پاک ہو پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اُسکا اور یہ ادنی درجہ اُسکا ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہین سند اسکی متصل اسوا[illegible] تحقیق عون نے نہین ملاقات کی ابن مسعود سے ف یعنے ادنی درجہ کمال سنت کا تین بار ہو والا اصل سنت ایکبار مین بھی ادا ہو جاتی ہو اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہو اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھ حد نہین اور بعضون نے دس تک کہا ہو اور بعضون نے قریب مقدار قیام کے لیکن امام کو رعایت مقتدیون کی لازم ہو اور ساتھ حدیث منقطع کے دلیل پکڑنا ضرر نہین رکھتا اسلیے کہ اسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہو اجماعًا ۱۲ ح ع (وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَی النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهِ الْاَعْلٰی وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہو حذیفہ سے کہ اُنھون نے نماز پڑھی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلعم کہتے رکوع اپنے مین سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنے مین سبحان ربی الاعلی اور نہین آتے تھے کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے اور مانگتے دعا اور نہین آتے کسی آیۃ عذاب کی پر مگر کہ ٹھہرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے روایت کی یہ ترمذی اور ابی داؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول اُنکے الاعلی تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو ف حمل کیا ہو اس حدیث کو علما ہمارے نے اور مالکیہ نے اسپر کہ یہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل تھی اسلیے کہ وہ جائز نہین رکھتے ہین پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراۃ کے نماز فرض مین اور ممکن ہو حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے یون بھی کیا ہو فرضون مین اور لکھا ہو شیخ جزری نے کہ یہ حدیث مسلم نے بھی روایت کی ہو پس اسکو حسان مین نہ لانا تھا بلکہ صحاح مین لاتا مولف ۱۲ ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) روایت ہو عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ رکوع کیا ٹھہرے بقدر سورۃ البقرہ کے اور کہتے تھے رکوع اپنے مین پاک ہو صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہ نسائی نے ف یہ نماز تہجد کی تھی اور بعضون نے کہا ہو کہ نماز کسوف کی تھی ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰی يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہو ابن جبیر سے کہ کہا سنا مین انس بن مالک سے کہ کہتے تھے نہین پڑھی مین نے نماز پیچھے کسی کے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت مشابہ ہو نماز مین ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوجوان سے یعنی عمر بن عبدالعزیز سے کہا ابن جبیر نے کہ کہا انس نے پس اندازہ کیا ہمنے حضرت صلعم کے رکوع کا یا عمر کے رکوع کا دس تسبیحیں اور

سجود اُنکے کا دس تسبیحیں روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی جتنی دیر میں کہ وہ رکوع کرتے یا سجدہ کرتے اتنی دیر میں ہم دس تسبیحیں پڑھ لیتے پس وہ بھی دس تسبیحیں پڑھتے ہونگے یا کم یا زیادہ ؛ ح ؛ (وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا تحقیق حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہیں پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اسکو اور کہا اسکو حذیفہ نے نہیں نماز پڑھی تونے یعنے پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہوں حذیفہ کو کہ اس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے یعنے بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرت کے یعنے غیر طریقہ اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے کافر مریگا روایت کی یہ بخاری نے ف وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اسپر مبالغۃً اور تشدیداً فرمایا کہ جب نماز پوری نہووے تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہے نماز قصداً وہ کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثروں کے جب کافر ہوتا ہے کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ ہر نوع اسکی وعید میں تامل کرے اور رکوع اور سجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل نجانے ؛ ع ح ؛ (وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بُرا لوگوں میں باعتبار چرانے کے وہ شخص ہے کہ چوری کرے نماز اپنی میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر چُراتا ہے نماز اپنی سے فرمایا نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اُسکا روایت کی یہ احمد نے ف چور نماز کا مال کے چور سے بُرا اسلیے ہے کہ مال کا چُرانے والا دنیا میں اُس سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور بخشوا لیتا ہے اُسکے مالک سے یا کاٹے جاتے ہیں ہاتھ اُسکے پس نجات پاتا ہے عذاب سے آخرت میں بخلاف اس چور کے کہ وہ چُراتا ہے حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدل کرتا ہے اُس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہیں سوائے ضرر کے ؛ ع ؛ (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ) اور روایت ہے نعمان بن مرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان کرتے ہو بیچ حق شراب پینے والے کے اور زنا کرنے والے کے اور چوری کرنے والے کے یعنے گناہ اُنکا کس قدر ہے اور یہ پوچھنا پہلے نازل ہونے حدون کے تھا کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے کہا کہ یہ ہیں گناہ کبیرہ اور انمین ہے سزا اور بہت بُری چوری چوری اُسکی ہے کہ چُراوے نماز اپنی میں سے کہا صحابہ نے اور کس طرح چُراوے نماز اپنی میں سے ای رسول خدا کے فرمایا نہ پورا کرے رکوع اُسکا اور نہ سجدہ اُسکا روایت کی یہ مالک نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے ف لفظ ترون تے کی زبر سے ہے معنی اُسکے یہ ہیں کہ کیا اعتقاد کرتے ہو اور ایک نسخہ میں تے کے پیش سے ہے یعنے اُسکے یہ ہیں کہ کیا گمان کرتے ہو اور یہ پہلے نازل ہونے حدون کے تھا یہ راوی نے بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت صلعم نے یہ سوال پہلے اُترنے حدون کے کیا تھا کہ جب تک بُرائی ان افعال کی اچھی طرح نہ معلوم تھی اور بعد اُترنے حدون کے شک نرہا اُنکی بُرائی میں ؛ ح ؛

باب السجود وفضلہ

باب ہے بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنے کے اور بزرگی اُسکی کے ف معنے سجدے کی لغت میں ہیں سر زمین پر رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرع میں معنے اسکے یہ ہیں کہ سر زمین پر رکھنا اوپر وجہ مخصوص کے ؛ ح ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ

وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالْاَشْعَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور گھٹنون پر اور پنجون پر دونون قدمون کے اور نہ اکٹھا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنے سجدے کے وقت یہ سب زمین پر رکھون اور اکثر اماموں کا مذہب یہ ہے کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دونون سے کرے بغیر اسکے سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک اگر پیشانی سے فقط کرے جائز ہے لیکن مکروہ ہے بغیر عذر کے اور اگر ناک سے فقط کرے تو صاحبین اور شافعی کے نزدیک جائز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سے جائز ہے اور امام ابو حنیفہ سے دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور ایک روایت مین جائز ہے لیکن مکروہ اور رکھنا قدمون کا سجدے مین ضرور ہے اگر دونون پانون سجدے مین اٹھالے نماز فاسد ہوتی ہے اور اگر ایک اٹھالے تو مکروہ ہے اور سجدے مین فرض ہے رکھنا انگلی قدم کا طرف قبلہ کے اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ رکھے تو نہین جائز اور لوگ اس سے ہین غافل کذا فی الدر المختار اور دوسری جگہ در مختار مین ذکر کیا ہے کہ فرض ہے سجدہ کرنا ساتھ پیشانی کے اور دونون قدمون کے اور رکھنا ایک انگلی کا دونون قدمون مین سے شرط ہے اور رکھنا ہاتھون کا اور زانو کا سنت ہے نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کے اور نہ اکٹھا کرین کپڑون کو یعنے سجدے مین جاتے وقت کپڑے سمیٹین تا خاک آلودہ نہون اس سے بھی منع فرمایا بغیر اس غرض کے یون ہین سمیٹین یا دامن باندھ لین یہ بھی منع ہے اور اکٹھا کرنا بالون کا یہ ہے کہ جمع کر کے دستار وغیرہ مین رکھے یہ بھی مکروہ ہے چاہیے یون کہ چھوڑے رکھے تا وہ بھی سجدہ کرین ع ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرو تم سجدے مین اور نہ بچھاوے ایک تمہارا دونون ہاتھ اپنے مانند بچھانے کتے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد اعتدال سے طمانینت ہے یعنے خاطر جمعی سے سجدے مین ٹھہرنا اور طیبی نے کہا ہے کہ مراد اعتدال سے سجدے مین یہ ہے کہ ہموار رکھے منھ اور زمین پر رکھے دونون ہاتھ اور اٹھائے رکھے زمین سے دونون کہنیان اپنی اور الگ رکھے پیٹ کو رانون سے ع ح (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سجدہ کرے تو پس رکھ زمین پر دونون ہاتھ اپنے اور بلند کر دونون کہنیان اپنی روایت کی یہ مسلم نے ف سجدے مین ہاتھ زمین پر کانون کے سامنے رکھے اور انگلیان ملی رکھے اور ہاتھ کھلے رکھے کہ کپڑے سے ڈھکنے مکروہ ہین اور بلند کر کہنیان یعنے زمین سے یا دونون پہلوون سے یہ حکم خاص مردون ہی کے لیے ہے عورتون کو چاہیے کہ کہنیان زمین پر رکھین اور پہلوون سے ملی رکھین کہ ستر اسمین خوب ہوتا ہے ع ح (وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ كَمَا صَرَّحَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ) اور روایت ہے میمونہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے فرق سے رکھتے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرنا نیچے ہاتھون انکے کے تو گذر جاتا یہ لفظ ابو داؤد کے ہین جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنۃ مین ساتھ اسناد اپنی کے اور مسلم مین معنے اسکے ہین یعنے لفظ اسکے اور ہین کہ وہ یہ ہین کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذرنا آگے ہاتھون انکے کے البتہ گذر جاتا ف فرق سے رکھتے دونون ہاتھ اپنے یعنے دونون بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ رکھتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اسکو سخلہ کہتے ہین اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور راہ چلنے لگتا ہے تو اسکو بہمہ

کہتے ہیں اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہیں مقصود مؤلف کا اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل میں لانا مناسب نہ تھا کیونکہ اسمیں شیخین ہی کی روایتیں ہوتی ہیں ٭ ح ٭ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے کھولتے ہاتھ اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں آپکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بحینہ نام عبد اللہ کی ماں کا ہے اور مالک باپ عبد اللہ کا ہے اسلیے مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہیں اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت رکھتے ہیں تا نجانیں لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہے بلکہ عبد اللہ ہی کی دونوں صفتیں ہیں ابن مالک بھی اور ابن بحینہ بھی اور ظاہر یہ ہے کہ جس نماز میں کہ عبد اللہ نے حضرت کو دیکھا اسمیں بدن مبارک پر کپڑا نہ تھا یا مراد یہ ہے کہ جگہ بغل کی معلوم ہوتی تھی اور سفیدی بغلوں کی اسلیے تھی کہ بغلیں حضرت کی سفید تھیں جیسا کہ تمام بدن تھا کہ مکدر اور سیاہ نہ تھیں جیسی کہ اور لوگوں کی ہوتی ہیں ٭ ح ٭ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے میں یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے کبھی یہ دعا پڑھتے تھے پھر احتمال ہے کہ تسبیح کے ساتھ پڑھتے ہوں یا بدون اسکے اور چھپے گناہوں سے وہ مراد ہیں کہ لوگوں سے چھپے ہوئے ہیں والا اللہ تعالی کے آگے دونوں برابر ہیں یعلم السر واخفی یعنے جانتا ہے وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ کو ٭ ع ٭ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہ پایا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر پس ڈھونڈھا میں نے انکو پس جا پہونچے ہاتھ میرے حضرت کے قدموں پر اس حال میں کہ وہ سجدے میں تھے اور دونوں قدم کھڑے تھے اور وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ رضامندی تیری کے غضب تیرے سے یعنے ان افعال سے کہ لازم کرے غصہ کو مجھپر یا میری امت پر اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے تجھسے یعنے ساتھ رحمت تیری کے قہر تیرے سے نہیں گن سکتا میں تعریف تجھپر تو ویسا ہی ہے کہ جیسی تعریف کی تونے اوپر ذات اپنی کے روایت کی یہ مسلم نے ف اعوذ بک منک حاصل پہلے فقروں کا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو مرد کا نہیں ٹوٹتا جیسے کہ مذہب ہمارا ہے اور نہیں گن سکتا میں تعریف تجھپر یعنے میں طاقت نہیں رکھتا کہ تیری تعریف کروں جیسا کہ تو مستحق ہے اسکا تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تعریف کی تونے اپنی ذات پر یعنے اس آیت میں فللہ الحمد رب السموٰت ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم یعنے اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے کہ وہ پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا ہے پروردگار عالموں کا اور اسی کے لیے ہے بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ غالب دانا ہے ٭ ع ٭ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہونا بندے کا اپنے رب سے متحقق ہے اس حال میں کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے پس بہت کرو دعا روایت کی یہ مسلم نے ف اللہ تعالی ہر حال بندے سے نزدیک ہے اور سجدے میں سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے یعنے راضی ہوتا ہے بندے سے اور دعا قبول کرتا ہے اسلیے حکم دعا کا فرمایا ٭ ع ٭ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ

فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
کہ پڑھتا ہے بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہے یعنے پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے ای مصیبت مجھے حکم کیا گیا
بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اسکو بہشت ہے اور حکم کیا گیا میں ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی مین نے پس میرے لیے آگ ہے
روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ
أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ربیعہ بن کعب سے
کہا تھا مین کہ رات گذارتا تھا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت آنکی یعنے مسواک
اور مصلیٰ وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنے جو چاہ خیر دنیا و آخرت کی پس کہا مین نے مانگتا ہون آپ سے رفاقت بہشت مین کہا یا سوا اسکے
یعنے سوال تیرا یہی ہے یا سوا اسکے اور یعنے یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑا ہے کچھ اور چاہ کہا مین نے مطلب میرا وہی ہے کہ عرض کیا مین نے فرمایا
پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے روایت کی یہ مسلم نے ف پس فرمایا مانگ یہ بسبب خوش ہونے کے فرمایا
بیچ مقام مکافات کے یعنے بدلے مین خدمت کے اور پس مدد کر میری یعنے اگر مصر ہی ہے تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول
مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے یعنے بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدون مین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنے مین دعا کرتا ہون
اور حاصل ہونے شفا تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھ فرماؤن تو بھی اسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہے بیت
فتح قفل ارچہ کلید است ای عزیز + جنبش از دست تو میخواہند نیز + اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا آنکو موجب
سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصاً رضاے سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اس
مین تنبیہ ہے اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سواے نعمتون آخرت کے کہ باقی اور دائم ہے نرکھے اور طرف لذتون دنیاے فانی کے
التفات نہ کرے لیکن شرط یہ ہے کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی لوہا سرد
کوٹنا ہے بیت کارکن کار بگذر از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار + ح ع (وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے کہا ملاقات کی مین نے ثوبان سے کہ چیلہ آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا پس کہا مین نے خبر دو مجھکو ساتھ ایک عمل کے کہ کرون مین اسکو تا داخل کرے مجھکو اللہ بسبب اسکے بہشت مین پس چپ رہا
پھر پوچھا مین نے اسکو پس چپ رہا پھر پوچھا مین نے اس سے تیسری بار پس کہا پوچھا تھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا
لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجھکو اللہ بسبب اسکے
باعتبار درجے کے اور دور کریگا تجھسے بسبب اسکے گناہ کہا معدان نے پھر ملاقات کی مین نے ابو درداء سے پس پوچھا مین نے انسے پس کہا
واسطے میرے مانند اس چیز کے کہ کہا مجھسے ثوبان نے روایت کی یہ مسلم نے ف ثوبان نے دو بار مین جواب نہ دیا تا رغبت اور شوق سائل
کو زیادہ ہوا اور مراد سجدون سے سجدے نماز کے ہین یا تلاوت کے یا شکر کے + ح ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ ارادہ کرتے سجدہ کرنے کا
رکھتے دونوں گھٹنے اپنے پہلے ہاتھوں اپنے سے اور جس وقت کہ ارادہ اٹھنے کا کرتے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے پہلے گھٹنوں اپنے سے روایت
کی ہے ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہی قول ہے ابوحنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابوداؤد کی میں آیا ہے
کہ آنحضرت پھر حضرت گھٹنوں اپنے پر اور ٹیکتے تھے ہاتھ اپنے ران اپنی پر اور لکھا ہے علماء نے کہ رکھنا اعضاے سجدے کا زمین پر باعتبار قرب
کے ہے کہ جو عضو زمین سے نزدیک تر ہے رکھنا اسکا پہلے ہے اور اٹھانے میں برخلاف اسکے اور بیچ رکھنے پیشانی اور ناک کے ترتیب نہیں کہ دونوں
بیچ حکم ایک عضو کے ہیں اور نزدیک بعضوں کے ناک پہلے رکھے کہ نزدیک تر ہے ساتھ زمین کے اور شیخ نے کہا ہے کہ اگر دشوار ہو رکھنا زانوؤں
کا پہلے ہاتھ کے بسبب کسی عذر کے مانند موزہ وغیرہ کے تو رکھے ہاتھ پہلے کو کے ع ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ
وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هَذَا وَقِيلَ هَذَا مَنْسُوخٌ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سجدہ کرے
ایک تمہارا پس نہ بیٹھے جیسا بیٹھتا ہے اونٹ اور چاہیے کہ رکھے دونوں ہاتھ اپنے پہلے زانوؤں اپنے سے روایت کی ہے ابوداؤد اور نسائی اور
دارمی نے کہا ابوسلیمان خطابی نے کہ حدیث وائل بن حجر کی بہت ثابت ہے اس حدیث سے اور کہا گیا یہ حدیث منسوخ ہے ف نہ بیٹھے
مانند بیٹھنے اونٹ کے یعنی گھٹنے نہ رکھے پہلے ہاتھوں کے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے شابہت دی اسکو ساتھ بیٹھنے اونٹ کے باوجودیکہ اونٹ
رکھتا ہے ہاتھ پہلے پانوں کے اسلیے کہ گھٹنا آدمی کا پانوں میں ہوتا ہے اور گھٹنا جانور کا ہاتھ میں پس جب گھٹنے پہلے رکھے تو مشابہ ہوا اونٹ کے
بیٹھنے کے پس یہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کے کہ وہ دلالت کرتی ہے اوپر رکھنے زانوؤں کے پہلے ہاتھوں کے اور درمیان اماموں
کے بھی اختلاف ہے جمہور ائمہ اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل عمل حدیث وائل بن حجر پر کہ پہلے گذری کرتے ہیں کہ زانو پہلے ہاتھوں کے
رکھتے ہیں اور مالک اور اوزاعی اور ایک جماعت علماء کی عمل اس حدیث ابوہریرہ پر کرتے ہیں کہ ہاتھ پہلے زانوؤں کے رکھتے ہیں پس
لکھا ہے علماء نے کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہے حدیث ابوہریرہ کی سے اور ایک جماعت نے حفاظ سے اسکو تصحیح کیا ہے اور ترجیح دیا ہے
اور جب دو حدیثیں مخالف آتی ہیں تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حدیث وائل کی ناسخ ہے حدیث
ابی ہریرہ کی اور بیچ صحیح ابن خزیمہ کے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو ابتدا کرتے تھے ساتھ گھٹنوں کے پس
انہیں دونوں وجہوں پر اشارہ کیا مؤلف نے ساتھ قول اپنے کے قال ابوسلیمان آخر تک ع ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان میں دونوں سجدوں کے یا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت سے
رکھ مجھکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دے مجھکو روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے (وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے کہتے درمیان دونوں سجدوں کے اے رب میرے بخش مجھکو روایت کی ہے نسائی اور دارمی نے ف ابن ماجہ کی روایت میں
اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہے ع ح الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) روایت ہے عبدالرحمن

بن شبل سے کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوّے کی سے اور بچھانے درندے کے سے اور یہ کہ جگہ مقرر کر رکھے آدمی مسجدون
مین جیسا کہ مقرر کرتا ہی اونٹ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** یعنے سجدے سے سر جلدی نہ اُٹھا لیا کرے جیسے کہ کوّا دانہ اُٹھانے کے
وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانہ اُٹھا لیتا ہی اور سجدے کے وقت ہو بنچے زمین پر نہ بچھا دے جیسے کہ درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہین مثل
کتے بھیڑیے وغیرہ کے اور مسجد مین نماز کے لیے ایک جاے نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسی کو وہان نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جاے مقرر کر لیتا ہی
کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانون کی ہی اپنے لیے ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اور کو اُس سے منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہی اور حلوائی
سے منقول ہی کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہی یہ کہ پکڑے مسجد مین مکان معین کہ اُسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہی اسمین اور بھاری
ہوتی ہی اُسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اُسکو خاتم اسی لیے مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہی اُسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر
کرے واسطے غرض فاسد کے ۞ ح ع (وعن عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَکْرَہُ لَکَ مَا اَکْرَہُ
لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی تحقیق مین دوست رکھتا ہون تیرے
لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہون واسطے نفس اپنے کے اور مکروہ رکھتا ہون تیرے لیے وہ چیز کہ مکروہ رکھتا ہون واسطے نفس اپنے کے نہ اقعا کر
درمیان دو سجدون کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** معنی اقعا کے یہ ہین کہ لگاوے آدمی سرین اپنے زمین سے اور کھڑا رکھے ران اور پنڈلیون
کو اور رکھے ہاتھ اپنے زمین پر مانند کتے کے قول صحیح ترمعنے اقعا کے یہی ہی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نیچے کھڑے کرکے ایڑیون پر درمیان
مین سجدون کے بیٹھے اور اور بھی معنے اقعا کے علما نے لکھے ہین غرضکہ یہ مکروہ ہی سب علما کے نزدیک ۞ ح ع (وعن طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی صَلٰوۃِ عَبْدٍ لَا یُقِیْمُ فِیْہَا صُلْبَہٗ بَیْنَ خُشُوْعِہَا وَسُجُوْدِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی طلق
بن علی حنفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اُس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا بیچ
اُسکی وقت رکوع کے اور سجدے کے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنے نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ اُسکی کہ رکوع اور سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور
درست نہین رکھتا ۞ ح (وعن نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْہَتَہٗ بِالْاَرْضِ فَلْیَضَعْ کَفَّیْہِ عَلَی الَّذِيْ وَضَعَ عَلَیْہِ جَبْہَتَہٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ
فَلْیَرْفَعْہُمَا فَاِنَّ الْیَدَیْنِ تَسْجُدَانِ کَمَا یَسْجُدُ الْوَجْہُ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہی نافع سے یہ کہ ابن عمر تھے کہتے جو شخص کہ رکھے پیشانی اپنی زمین پر
یعنے سجدہ کرے پس چاہیے کہ رکھے دونون ہاتھ اپنے اُس جگہ پر کہ رکھی ہی اُسپر پیشانی اپنی پھر جس وقت اُٹھے پس اُٹھا دے دونون ہاتھون
کو اسلیے کہ دونون ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہی منھ روایت کی یہ مالک نے **ف** رکھے دونون ہاتھ اُس جگہ پر کہ رکھی ہی اُسپر
پیشانی اپنی یعنے ہاتھ برابر پیشانی کی جگہ کے رکھے جیسے کہ مختار ہمارے نزدیک ہی نہ برابر مونڈھون کے جیسے کہ مختار شافعی کا ہی یا معنی یہ ہین
کہ ہاتھ بھی زمین پر اسطرح رکھے کہ جسطرح پیشانی رکھی ہی یعنے قبلہ رخ ۞ ع ح باب التشہد یہ باب ہی بیچ بیان تشہد کے **ف** معنی
شہادت کے ہین خبر سچ دینی کہ اُسمین دل ساتھ زبان کے موافق ہوا اور گواہی دینی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اس علم کا کہ دل مین ہی
اور شرع مین تشہد کہتے ہین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز مین پڑھتے ہین یعنے التحیات کو
تشہد اسلیے کہا کہ اُسمین کلمہ شہادتین کا بھی ہوتا ہی ۞ ح الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَہُّدِ وَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَعَقَدَ ثَلٰثَۃً وَّخَمْسِیْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ
وَفِيْ رِوَایَۃٍ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُمْنَی الَّتِيْ تَلِي الْاِبْہَامَ یَدْعُوْ بِہَا وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ

باسطہا علیہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایاں ہاتھ اپنا
بائیں گھٹنے اپنے پر اور رکھتے داہنا ہاتھ اپنا داہنے گھٹنے اپنے پر اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت
کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تھے جسوقت کہ بیٹھتے نماز میں رکھتے دونوں ہاتھ اپنے اوپر گھٹنوں اپنے کے اور اٹھاتے انگلی اپنی
داہنی وہ جو نزدیک انگوٹھے کے ہے دعا مانگتے ساتھ اسکے یعنی اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتھ اسکے اور رکھتے بایاں ہاتھ اپنا اوپر زانو اپنے
کے کھلا ہوا اسپر روایت کی یہ مسلم نے ف ہاتھ کھلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کے یعنی ران پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے
یعنی اہل حساب گنتی کے وقت انگلیاں بند کرتے جاتے ہیں اور ہر ایک کو واسطے عدد معین کے مقرر کیا ہے کہ اکائیوں کے لیے یہاں
رکھے اور دہائیوں کے لیے یہاں اور سیکڑوں کے لیے یہاں اور ہزاروں کے لیے یہاں پس کہا راوی نے کہ حضرت نے اشارہ کے
لیے اسطرح انگلی بند کی جسطرح ترپن کے لیے بند کرتے ہیں صورت اسکی یہ ہے کہ بند کرلے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی
اور انگلی شہادت کی کھلی رکھے اور رکھے انگوٹھے کے سر کو انگلی شہادت کی جڑ میں امام شافعی نے اور امام احمد نے ایک روایت میں اسی
حدیث پر عمل کیا ہے اور ایک عقد تسعین ہے یعنی نوے کی اسکی صورت یہ ہے کہ بند کرے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور رکھدے انگلی شہادت
کی اور رکھے سر انگوٹھے کا اوپر بیچ کی انگلی کے اور حلقہ کرے نزدیک حنفیہ کے اور مختار مذہب امام احمد میں یہی ہے اور شافعی کا بھی ایک قول
قدیم کے ساتھ اسکے قایل ہیں اور یہ بیچ حدیث مسلم کے عبد اللہ بن زبیر سے کہ آگے مذکور ہے آوے گا اور بیچ حدیث احمد اور ابوداؤد کے بھی
وائل بن حجر سے آیا ہے اور نزدیک مالک کے بند کرے سب انگلیاں داہنے ہاتھ کی اور کھلی رکھے انگلی شہادت کی اور بیچ بعضی حدیثوں کے
اشارہ بغیر عقد کے بھی آیا ہے اور مختار بعضے حنفیہ کا بھی یہی ہے غالبًا عمل آنحضرت کا بھی مختلف تھا کبھی اسطرح اور کبھی اسطرح اور وجہ تطبیق
کی بیچ اکثر جگہوں کے کہ روایت مختلف آئی ہیں یہی ہے اور جاننا چاہیے کہ حنفیہ ماوراء النہر اور ہندوستان کے نے اس عمل عقد اور اشارت
کو ترک کیا ہے اور متقدمین کرتے تھے اور انکے متاخرین میں اختلاف ظاہر ہوا ہے لیکن مختار نزدیک علمائے حرمین کے اور اور شہروں عرب کے
کرنا اسکا ہے اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کے نے کہا ہے کہ بیچ اول تشہد کے شہادتین تک ہاتھ کھلا رکھے اور بیچ وقت تہلیل کے انگلیاں بند
کرے اور اشارہ کرے اور کہا ہے کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کے ہے اور محیط میں لکھا ہے کہ اٹھانا داہنے سبابہ کا نزدیک
ابی حنیفہ اور محمد کے سنت ہے اور اسیطرح ابو یوسف سے روایت کیا گیا ہے اور علامہ نجم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہیں روایات اصحاب
ہمارے کی کہ یہ سنت ہے پس جب کہ مذہب ائمہ کا محدثین اور فقہا اور بہت صحابہ اور تابعین اور علما کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا اور بہت
حدیثیں اور اقوال صحابہ کے اسمیں وارد ہوئے ہوں تو عمل کرنا اسپر اولی اور راجح ہے اور صورت اشارہ کی یہ ہے کہ اٹھاوے انگلی وقت کہنے
الا اللہ کے نزدیک شافعیہ کے اور ہمارے نزدیک اٹھاوے وقت کہنے لا الہ کے اور رکھدے نزدیک کہنے الا اللہ کے اور چاہیے کہ اشارہ اوپر کی جانب نہ کرے
تا وہم نہ ہووے جہت کا اور دعا مانگتے یعنی اشارہ ساتھ وحدانیت حق کے کرتے نزدیک کہنے لا الہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بھی کہتے ہیں اسلیے
کہ اس سے بھی لائق انعام اور اکرام کے ہوتا ہے ۴ ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى
عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رواہ مسلم اور روایت
ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے یعنی نماز میں تشہد پڑھنے کو رکھتے داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے
اور بایاں ہاتھ اپنا اوپر بائیں ران اپنی کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے اور رکھتے انگوٹھا اپنا اوپر بیچ کی انگلی اپنی کے اور پکڑتے بائیں

ہاتھ اپنے سے گھٹنا اپنا یعنے کبھی یون بھی کرتے روایت کی یہ مسلم نے ف ہمارے مذہب مین اشارہ کے وقت اسی طرح حلقہ کرتے ہین اور شافعیہ کے یہان جب سے التحیات کے لیے بیٹھے اُسوقت سے حلقہ کرے اور ہمارے نزدیک اشارہ کے وقت حلقہ کرے ع ح (وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنا اذا صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل السلام علی فلان فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبل علینا بوجہہ قال لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ہو السلام فاذا جلس احدکم فی الصلوۃ فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فانہ اذا قال ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم لیتخیر من الدعاء اعجبہ الیہ فیدعوہ متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم جس وقت کہ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہم یعنے بیچ بیٹھنے تشہد کے پہلے شروع ہونے اُسکے کے سلام ہے اللہ پر پہلے سلام بھیجنے کے اوپر بندون اُسکے کے سلام ہے جبرئیل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اوپر فلانے کے یعنے اور فرشتے پر فرشتون مین سے یا نبی پر انبیا مین سے پس یہ کلمات عوض التحیات کے پڑھا کرتے تھے پس جبکہ پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے فارغ ہوے نماز سے متوجہ ہوے ہمپر ساتھ مُنہ اپنے کے یعنے ساتھ تمام کلام کے فرمایا نہ کہو سلام اللہ پر اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے یعنے سالم ہے سب نقصانون سے اور آفتون سے اور دیتا ہے سلامتی بندون کو آفات ظاہر اور باطن کی سے پس سلامتی اُسکے لیے ثابت ہے اور اُسی سے ہے اور دعا کرنی ساتھ سلامتی کے اُسکے لیے چاہیے کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹھے ایک تمہارا نماز بیچ پس چاہیے کہ کہے بندگی مُنہ سے کہنے کی یعنے جو کچھ کہ مُنہ سے پڑھتے ہین اور اچھی بات مُنہ سے نکالتے ہین واسطے اللہ کے ہے اور بندگی بدن کی یعنے نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنے زکوٰۃ وغیرہ یہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلامتی ہے تجھپر سب آفتون سے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی سلام ہے ہمپر جو کہ حاضر ہین قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سے اور اوپر بندون نیکبخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہے یہ دعا نمازی پہونچتی ہے برکت اُسکی ہر بندے نیک کو کہ آسمان مین ہے اور زمین مین ہے بعد اُسکے ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہے فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود قابل بندگی کے سواے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا مین سے جو کہ خوش آوے اُسکو پس دعا مانگے اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن مالک نے کہ روایت کی گئی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ثنا کی اللہ تعالی کی ساتھ ان کلمات کے التحیات للہ والصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالی نے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلعم نے علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی اور قید صالح کی اسلیے لگائی کہ سلام کرنا نہین لائق ہے مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہے کہ قائم ہو ساتھ حقوق اللہ تعالی کے اور بندون کے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صلاح ایک حالت ہے کہ زوال ہو ارادہ اپنے کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہیے کہ ایسا راضی برضا اور سونپنے والا امور اپنے کا طرف اللہ تعالی کے ہو جیسے لڑکا بیچ ہاتھ دایہ کے اور میت بیچ ہاتھ نہلانے والے کے انتہی جب بندہ اس حال کو پہونچتا ہے تو ضرور سب آفات نفسانی اور زمانہ کی سے امن مین ہوتا ہے اور التحیات پڑھنی دونون قعدون مین اور قعدہ بیچ کا واجب ہے اور قعدہ اخیر کا فرض ع ح (وعن عبد اللہ بن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا السورۃ من القران وکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ رواہ مسلم ولم اجد فی الصحیحین ولا فی الجمع بین

الصحیحین سلام علیک وسلام علینا بغیر الف ولام ولکن رواہ صاحب الجامع عن الترمذی) اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے کہ سکھاتے ہمکو سورۂ قرآن سے پس تھے کہتے یہ کہ عبادتین منہ سے کہنے کی بابرکت
اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی کے لیے ہین سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون
اللہ کے کہ نیک بخت ہین گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین روایت کی یہ
مسلم نے اور نہین پائی ہین نے صحیحین مین اور جمع بین الصحیحین مین لفظ سلام علیک اور سلام علینا کی بغیر الف ولام کے ولیکن
روایت کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ترمذی سے ف اس تشہد ابن عباس کے پر عمل اکثر شافعیہ کا ہے اور ہمارے مذہب مین عمل
ہے ابن مسعود کے تشہد پر جو کہ پہلے مذکور ہوا لکھا ہے محدثین نے کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح تر ہے اور شیخ ابن حجر شافعی نے کہا کہ صحیح ترین حدیث
کہ روایت کی گئی ہے تشہد مین حدیث ابن مسعود کی ہے اور مذہب امام احمد کے بھی یہی ہے اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اسی پر ہین اور
امر فرمایا ہے حضرت نے اسکے سیکھنے اور سکھانے کے لیے امام احمد کے مسند مین آیا ہے کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود کو کہ تعلیم
کرین اسکو لوگون کو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اپنے ہاتھ مین اور تعلیم کیا
مجھکو تشہد جیسے کہ تعلیم کرتے تھے مجھکو قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری اور مسلم مین ہے اور حدیث ابن عباس کی افراد مسلم سے اور تشہد
امام مالک کا تشہد عمر کا ہے التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکھا ہے علما نے کہ جائز ہے
جسطرح کہ پڑھے کلام اولی اور افضل کہا مین ہے اور بیچ تشہد ابن عباس کے مصابیح والے نے سلام علیک اور سلام علینا بغیر الف اور لام
کے ذکر کیے ہین اسپر مؤلف مشکوٰۃ کے نے اعتراض کیا ساتھ اس قول اپنے کے ولم اجد آخر تک حاصل اسکا یہ کہ لانا صاحب مصابیح کا اسکو
پہلی فصل مین صحیح نہوا واللہ اعلم بالصواب ح الفصل الثانی فصل دوسری (عن وائل بن حجر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ
ثم رفع اصبعہ فرأیتہ یحرکہا یدعو بہا رواہ ابو داؤد والدارمی) روایت ہے وائل بن حجر سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
پھر بیٹھے حضرت یعنی بعد اٹھانے سر کے سجدے سے پس بچھایا بایان پانون اپنا اور رکھا بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور الگ
رکھی کہنی داہنی اوپر داہنی ران اپنی کے یعنے کہنی پہلو سے ملائی نہین وقت رکھنے اسکے کے ران پر اور بند رکھین دونون انگلیان یعنے چھنگلیا اور
اسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے جیسے کہ حلقہ کرتے ہین پھر اٹھائی انگلی اپنی یعنے شہادت کی پس دیکھا
مین نے انکو کہ ہلاتے تھے اسکو دعا مانگتے یعنے اشارہ توحید کرتے تھے ساتھ اسکے ف لفظ ثم جلس سے مگر احادیث کا ہے کہ باقی بیان نہین مذکور
ہوئی اسمین حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہے یہان فقط کیفیت جلسہ کی ذکر کی ہے اور امام مالک کے یہان وقت اشارہ کے انگلی ہلاتے جاتے
ہین اور امام اعظم کے یہان نہین ہلاتے کیونکہ حدیث مابعد کی مخالف اسکے ہے کہ اسمین ہے لا یحرکہا اور ممکن ہے کہ مراد حرکت دینے سے اس حدیث
مین اٹھانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اٹھانے مین ہلانا لازم ہے پس اس توجیہ سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے اس حدیث مین اور حدیث آگے کی مین ہے
(وعن عبداللہ بن الزبیر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا رواہ ابو داؤد والنسائی وزاد ابو داؤد ولا یجاوز
بصرہ اشارتہ) اور روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے جسوقت کہ دعا کرتے یعنی
کلمہ شہادت پڑھتے قعدے مین اور نہ ہلاتے تھے اسکو روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نہین تجاوز کرتی تھی

نظر انگلی اشارہ اٹھنے سے ف یعنے جس انگلی سے کہ اشارہ کرتے نظر اس سے تجاوز کرتی یعنے وقت انگلی اٹھانے کے نظر انگلی ہی پر رکھنے
اور طرف نہ دیکھنے تا مضمون توحید کا دل مین حاضر رہے اور خضوع اور خشوع حاصل رہے (وعن ابی ھریرۃ قال ان رجلا کان یدعو باصبعیہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد رواہ الترمذی والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
تحقیق ایک شخص تھا اشارہ کرتا ساتھ دو انگلیون کے یعنے دونون شہادت کی انگلیون سے وقت پڑھنے تشہد کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین
ف مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہین جیسا کہ ابو دا[illegible]نسائی کی روایت مین آیا ہے ع (وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وھو معتمد علی یدہ رواہ احمد وابوداؤد وفی روایۃ لہ نھی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نھض فی
الصلوۃ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹھے آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنے والا ہو اپنے ہاتھ
پر یعنے منع فرمایا اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا اٹھتے وقت ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے
اور ایک روایت ابوداؤد کی مین ہے کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ ٹیکے آدمی اپنے ہاتھون پر جس وقت کہ اٹھے نماز مین ف یعنے سجدہ وغیرہ سے
جو اٹھے تو ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے یونہی اٹھ کھڑا ہو امام اعظم کا عمل اسی پر ہے اور امام شافعی کے یہان ہاتھ ٹیک کر اٹھتے ہین سند انکی یہ حدیث
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنے ہاتھ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک یہ حدیث محمول ہے بڑھاپے کی حالت پر کہ حضرت صلعم بسبب
کبر سن کے اسطرح سے اٹھتے تھے نہ کہ بلا عذر ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین الاولیین کانہ
علی الرضف حتی یقوم رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتون
پہلی کے یعنے پہلے قعدے مین کہ تشہد کے لیے بیٹھتے گویا کہ اوپر پتھر گرم کے بیٹھنے والے تھے یہان تک کہ کھڑے ہوتے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی نے ف مراد یہ ہے کہ پہلے قعدے مین کم بیٹھتے تھے درود و دعا نہ پڑھتے تھے التحیات پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوتے جیسے کوئی گرم پتھر پر زیادہ
بیٹھ نہین سکتا جلد اٹھ کھڑا ہوتا ہے ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشھد
کما یعلمنا السورۃ من القرآن بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار رواہ النسائی) روایت ہے جابر
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورہ قرآن سے یعنے اسکے بھی الفاظ مختلف ہین جیسے کہ الفاظ
قرآن کے مختلف ہین باعتبار قرات کے چنانچہ اس روایت مین یون ہے شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منھ سے
کہنے کی واسطے خدا کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی
سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندے اسکے اور بھیجے
ہوے اسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے دوزخ سے روایت کی یہ نسائی نے (وعن نافع قال کان
عبد اللہ بن عمر اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ واشار باصبعہ واتبعھا بصرہ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھی اشد
علی الشیطان من الحدید یعنی السبابۃ رواہ احمد) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھے عبد اللہ بن عمر جس وقت بیٹھتے نماز مین رکھتے دونون ہاتھ اپنے
اوپر دونون گھٹنون اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے اور دیکھتے رہتے انگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہے سے کہا راوی نے مراد رکھتے تھے حضرت صلعم ساتھ ضمیر لہی کے انگلی شہادت کی یعنے اشارہ کرنا شہادت کی انگلی سے سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ مارنے سے روایت کی یہ احمد نے ف کیونکہ بسبب اشارہ کرنے توحید کے طمع شیطان کی منقطع ہو جاتی ہی واقع ہونے مصلی کے سے شرک اور کفر مین ع ح (وعن ابن مسعود کان یقول من السنۃ اخفاء التشہد رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا سنت سے ہی آہستہ پڑھنا تشہد کا روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہے کہ سنت یون ہی تو وہ بیچ حکم اس قول اسکے کے ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حدیث مرفوع کے حکم مین ہی یہی مذہب ہی جمہور محدثین اور فقہا کا ع ح

باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا باب ہی بیچ بیان درود اوپر نبی صلعم کے اور فضیلت اسکی کے ف صلوٰۃ کے معنے ہین دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت صلعم پر بندون کی طرف سے طلب کرنا ہی رحمت کا جناب باری تعالی سے انکے لیے کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا اور آخرت کی کو اور اللہ تعالی نے امر کیا ہی بندون کو ساتھ صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے حضرت صلعم پر اس آیۃ مین یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہی علمار نے اسپر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہی پس بعضون نے کہا ہی کہ واجب ہی درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنے اور بعضون نے کہا ہی ایکبار فرض ہی ساری عمر مین جیسے گواہی دینی ساتھ نبوت انکی کے اور زیادہ اسپر مستحب اور مسنون سنتون اور شعار اسلام سے ہی اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالی نے مومنون پر کہ صلوٰۃ وسلام بھیجین انکے پیغمبر پر اور نہین کیا اسکے لیے وقت معین پس واجب ہی کہ بہت کہا جاوے درود اور غفلت نکیجاوے اسمین بعضے علمار نے قول اول کو صحیح تر کہا ہی اور شافعی نے فرض کہا ہی اسکو تشہد مین اور کہا ہی علمار نے کہ یہ قول شافعی سے شاذ ہی موافقت نہین کی ہی انکی بیچ اسکے کسی نے اور معتمد نزدیک ابوحنیفہ کے یہ ہی کہ کئی بار ایک مجلس مین نام مبارک حضرت کا سنے تو ایکبار واجب ہوتا ہی درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات مین درود پڑھنا سنت ہی اور اختلاف کیا ہی علمار نے کہ آیا صلوٰۃ وسلام جائز ہی غیر انبیا پر بالاستقلال یا نہین مختار نزدیک جمہور کے یہ ہی کہ مخصوص ہی ساتھ انبیار کے اور شریک نہین ساتھ انکے سوائے انکے اسمین بلکہ اورون کے نام پر غفرہ اللہ اور رحمہ اللہ اور رضی اللہ عنہ کہے اور نقل کیا ہی طیبی نے کہ سوائے انبیار کے اورون پر درود بھیجنا خلاف اولی کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حرام ہی یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کرانتہی اور صحیح یہ ہی کہ غیر انبیا اور ملائکہ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا ابتداءً مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ شعار اہل بدعت کا ہی اور انکے ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہی جیسے کہین صلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم واللہ اعلم ع ح

الفصل الاول فصل پہلی (عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اہدی لک ہدیۃ سمعتہا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاہدہا لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیکم اہل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر علی ابراہیم فی الموضعین) روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ بھیجون مین واسطے تیرے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا مین نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا مین نے ہان پس بھیجو اس تحفہ کو میرے لیے پس کہا کعب نے پوچھا ہمنے یعنے اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہمنے ای رسول خدا کے کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر ای اہل بیت نبوت کے پس تحقیق اللہ تعالی نے سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد صلعم کے اور اوپر

آل محمد صلعم کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمد صلعم پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی
تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو دونوں جگہ ف
کسطرح درود بھیجیں ہم آپ پر حاصل اُسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو فرمایا ہی آپ پر درود اور سلام بھیجنے کو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی
کہ آپ نے التحیات میں سکھائی السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجیں اور جو یہ کہا کہ اللہ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہ ہی کہ
حضرتؐ کی زبانی تعلیم کروائی اُسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہی کہ حضرتؐ کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہی کیونکہ وہ احکام نہیں بیان کرتے تھے مگر ساتھ
وحی کے اور آل محمد پر آل بمعنی اہل و عیال کے ہی اور اُسکے معنی تابعدار کے بھی آئے ہین اور بعضوں نے کہا کہ ہر مومن آل ہی اور بعضوں نے کہا کہ
ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہ ہی کہ حدیث مین مراد آل سے تا[illegible]ین اور بعضوں نے آل کو تفسیر کیا ہی ساتھ اہل بیت کے یعنے وہ کہ جن پر صدقہ
حرام ہی یعنے بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اولی یہ ہی کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت صلعم کی ہین اور حضرت علی بھی داخل اُنمین ہین بسبب
اختلاط اُنکے کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کے اور اسمین ذکر حضرت ابراہیم ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرتؐ کے ہین اور حکم کیا گیا ہی ساتھ متابعت
اُنکی کے اصول دین مین اور برکت بھیج یعنے ہمیشہ رکھ اور ثابت رکھ اُنکے لیے جو بزرگی کہ دی ہی تو نے اُنکو اور مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو
دونوں جگہ یعنے نہ پہلی درود مین نہ دوسری مین الفاظ اُسکے یون ہین کما صلیت علی ابراہیم اور کما بارکت علی ابراہیم ؁ ح ع (وعن ابی حمید
الساعدی قال قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد و ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی
ابراہیم وبارک علی محمد و ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید متفق علیہ) اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا صحابہ نے اے
رسول اللہ کے کسطرح درود بھیجیں ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور اُنکی بیبیون پر اور اُنکی اولاد
پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور اُنکی بیبیون پر اور اُنکی اولاد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ
ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف الفاظ صلوۃ کے مختلف آئے ہین اور پڑھنا ان درودون کا کہ اول حدیث مین مذکور ہوئے کافی ہی
کذا سمعنا من المشائخ اور بعضی روایتون مین جو وارحم کما رحمت و ترحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہیں پہونچا کذا قالوا اور بعضے محدثین نے کہا ہی
کہ روایت زیادتی و ترحم علی محمد و آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم کی حدیث حسن ہی واللہ تعالیٰ اعلم ؁ ح ع (وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجیگا مجھپر ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اُسپر دس بار روایت کی یہ مسلم نے ف دس رحمتین بحکم اس آیہ کے ہوتی ہین من جاء
بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنے جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس اسکے لیے دس برابر اُسکے ہی ؁ ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات
رواہ النسائی) روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھپر درود ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اُسپر دس رحمتین
اور بخشے جاوینگے اس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے اُسکے لیے دس درجے یعنے بیچ قرب حق کے روایت کی یہ نسائی نے (وعن ابن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرہم علی صلوۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک لوگون کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر اُنکے ہین مجھپر درود پڑھنے والے روایت کی یہ ترمذی نے ف
کہا ابن حبان نے بیچ اس حدیث کے کہ اس خبر مین بیان صحیح ہی اسپر کہ قریب تر لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت مین

ہونگے اصحاب حدیث کے اس لیے کہ نہیں ہے اس امت میں کوئی قوم محدثین سے زیادہ درود بھیجنے والی حضرت پر ؐ ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہیں پھرنے والے زمین میں پہونچاتے ہیں مجکو میری امت کی طرف سے سلام روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف امت کی طرف سے سلام جبکہ سلام بھیجتے ہیں مجھپر قلیل ہو یا کثیر اور یہ مخصوص ہے اسکے لیے کہ دور ہے مزار شریف سے یعنے جو وہاں جاکر بھیجتا ہے تو بلا واسطہ حضرت سنتے ہیں احتیاج فرشتون کے پہونچانے کی نہیں اور اسمین اشارہ ہے طرف حیات دائمی حضرت کے اور خوش ہونے اُنکے کے بسبب بھیجنے سلام امت کے اور اشارہ ہے طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتے ہین اُسکو فرشتے اور اُٹھا لیجاتے ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آگے آویگا کہ حضرت جواب بھی اُن کا دیتے ہین اُسکو کہ سلام بھیجتا ہے آپ پر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرشتے نام لیتے ہین اُسکا مثلا کہتے ہین یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین بقر کسی السلام یعنے وہ سلام عرض کرتا ہے خدمت بابرکت مین بیت جان بیدہم در آرزوای قاصد آخر باز گو در مجلس آن نازنین حرفیکہ از ما میرود ؐ ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ سلام بھیجے مجھپر مگر کہ بھیجتا ہے اللہ تعالی مجھپر روح میری یہان تک کہ جواب دیتا ہون اُسپر سلام کا روایت کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف عقیدہ ہے اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین اسی لیے حیات النبی کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہین ہین وقت سلام کرنے کسی کے روح بدن مبارک مین لے آتے ہین جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ مراد روح بھیجنے سے یہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین ہے اب بھیجتے ہین بلکہ مراد یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت مین مستغرق ہے اُسکو اس حالت سے افاقت دیکر اس عالم کیطرف متوجہ کرتے ہین تا صلوٰۃ و سلام سنے پس اس توجہ اور آگاہ کرنے روح کو یون کہا کہ بھیجتا ہے اللہ روح مجھپر والانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین اب آگے کا امر آہین رہا کہ یہ فضیلت خاص زیارت کرنیوالون ہی کے لیے ہے یا عام ظاہر یہ ہے کہ عام ہے یعنے خواہ دور سے سلام بھیجے یا مزار مبارک پر جاکر مگر یہ کہ سلام زیارت کرنیوالون کا بے واسطہ ملائکہ کے سنتے ہین اور اورون کا بواسطہ ملائکہ کے جیساکہ حدیث ابوہریرہؓ سے کہ تیسری فصل مین آتی ظاہر ہوتا ہے ؐ ح (وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے اور مت ٹھہراؤ قبر میری کو عید اور درود بھیجو مجھپر پس تحقیق درود تمھارا پہونچتا ہے مجکو جہان ہو تم روایت کی یہ نسائی نے ف نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے کہ مثل مردون کے اُنمین پڑے اور سوتے رہو اور کچھ عبادت اور نماز نہین نہ کرو بلکہ جیسے مسجدون مین عبادت کرکے انوار حاصل کرتے ہو اُنہین سے گھرون مین بھی کچھ کرتے رہو تا انوار اور برکات اُسکے گھر اور گھر والون کو پہونچین اور فرائض مسجدون مین ادا کرو اور نوافل گھرون مین کہ نوافل گھر مین ادا کرنے افضل ہین ادا کرنے سے مساجد مین یا مراد یہ ہے کہ گھرون مین مردے دفن نہ کرو اور دفن ہونا حضرت کا گھر مین خصائص حضرت کے سے ہے اور کو نہ چاہیے اور ممکن ہے کہ معنی یہ ہون کہ قبرون کو جگہ سکونت کی نہ ٹھہراؤ یعنے جیسے اسوقت مین خادمون نے اختیار کیا ہے تاکہ نرمی دل کی اور رحمت نہ جاتی رہے بلکہ زیارت کرکے اپنے گھر مین پھر آیا کرو اور مت ٹھہراؤ قبر میری کو عید یعنے میری قبر کو مثل عیدگاہ کے نہ کرو کہ جمع ہو اسپر ساتھ زینت اور سرور اور لہو و لعب کے کہ موجب غفلت کا ہے جیسے کہ یہود اور نصاریٰ

انبیا کی قبرون پر کرتے ہین پس جیسے یہان قبرون پر عرسون مین جاکر خرافات کرتے ہین بہت برا ہی کرنا انکا اور بعضون نے کہا ہی مراد یہ ہی کہ میری زیارت کو مثل عید کے نہ کرو کہ برس مین ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس اس صورت مین رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کے اور حاضر ہونے کے اس درگاہ بہشت پناہ مین رزقنا اللہ آگے اسکے فرمایا کہ درود بھیجو مجھپر اور اندیشہ بعد مسافت کا نہ کرو اسلیے کہ درود تمھارا پہونچتا ہی مجھکو جہان کہ پڑھو تم اسمین تسلی فرمائی بعضے مشتاقون کو پس اگرچہ بسبب ضرورت کے دور ہون لیکن چاہیے کہ توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہون مصرعہ قرب جانی چو بود بعد مکانی سہلست ٭ ح ع (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبر او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اُس کے پس نہ بھیجا درود مجھپر اور خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ آیا اُسپر رمضان پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ بخشش کیجاوے واسطے اُسکے یعنے عبادت اور حق اُسکے نہ ادا کیے کہ سبب بخشش اُسکی کے ہوتے اور خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ پایا نزدیک اُسکے ماں باپ اُسکے نے بڑھاپے کو یا ایک نے اُنمین سے پس نہ داخل کیا اُنھون نے اُسکو بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے ف خاک آلودہ ہو یعنے خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤن مین یعنے لیا جاوے نام میرا اُسکے سامنے اور درود نہ بھیجے مجھپر ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ ہر بار کہ مجلس مین نام حضرت کا لیا جاوے درود بھیجنا واجب ہوتا ہی اسلیے کہ اُسکے ترک پر وعید آیا ہی مگر یہ کہین کہ دلیل وجوب کی وعید آخرت کا ہوتا ہی اور یہ وعید اس قبیلہ کا نہین ہی نہایت یہ ہی کہ دلالت کرتا ہی استحباب اور افضلیت پر اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ نیکی ماں باپ کے ساتھہ نہ کی اور اُنکے حق نہ ادا کیے اور رضامندی اُنکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کی ہوتی ٭ ح ٭ (وعن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجھہ فقال انہ جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا رواہ النسائی والدارمی) اور روایت ہی ابی طلحہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یعنی یارون کے پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی بیچ چہرہ مبارک اُنکے کے پس فرمایا یعنے پہلے سوال کرنے اُنکے کے یا بعد سوال کے کہ تحقیق آیا میرے پاس جبرئیلؑ اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی کیا نہین راضی کرتا تجھکو ای محمد یہ کہ نہ بھیجے درود تجھپر کوئی امت تیری سے مگر کہ رحمت بھیجون مین اُسپر دس بار اور نہین سلام بھیجتا تجھپر کوئی اُمت تیری سے مگر سلام بھیجتا ہون اسپر دس بار روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت سے واسطے حاصل ہونے ثواب کے امت کے لیے تھا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب خیر کی تھی واسطے امت کے ٭ ح ٭ (وعن ابی بن کعب قال قلت یا رسول اللہ انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلاتی قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت النصف قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت فالثلثین قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت اجعل لک صلاتی کلھا قال اذا تکفی ھمک ویکفر لک ذنبک رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین بہت بھیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے درود آپ کی کے اسوقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر چاہے تو کہا مین نے چوتھائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی تیرے لیے کہا مین نے آدھا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی واسطے تیرے کہا مین نے پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی تیرے لیے کہا مین نے مقرر کیا مین نے واسطے درود آپ کی کے سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا

اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے اور جھاڑے جاوینگے تیرے لیے گناہ تیرے روایت کی یہ ترمذی نے ف بہت
بھیجتا ہون درود آپ پر یعنے چاہتا ہون کہ بہت بھیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے آپ کے صلوٰۃ اپنی سے مراد صلوٰۃ سے یہان دعا
ہو یعنے ایک وقت معین رکھتا ہون کہ اسمین اپنے نفس کے لیے دعا کرتا ہون چاہتا ہون کہ درود بھیجون آپ پر اور بہت بھیجون پس کسقدر اسوقت
مین سے درود بھیجنے مین صرف کرون پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے اختیار پر چھوڑا فرمایا جسقدر چاہو وقت دعا اپنے مین سے درود مین
صرف کرا اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے سبب اسکا یہ ہو کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہو اور
اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکھتا ہو اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہو اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنے جو اللہ کا ہو رہتا ہو وہ کفایت
کرتا ہو اسکو جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ نے اس مسکین کو یعنی شیخ [illegible] کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت کیا فرمایا کہ جانو
اور آگاہ ہو کہ نہین ہو اس راہ مین کوئی عبادت بعد ادا ے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیے کہ تمام اوقات
اپنے کو اسمین صرف کرنا اور چیز مین نہ مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکے لیے کچھ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین اتنا پڑھو کہ ساتھ
اسکے رطب اللسان ہو اور اسکے رنگ مین رنگین ہو اور مستغرق ہو اسمین کذا ذکر الشیخ اور حصن حصین کے مصنف نے مفتاح مین لکھا ہو کہ فوائد
درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضائے
حاجات مین اور مین نے بارہا تجربہ کیا ہو اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتون کی جگہ مین پڑا مین نہ نجات دی مجھکو مگر درود بھیجنے نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر (وعن فضالۃ بن عبید قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللھم اغفر لی وارحمنی فقال
رسول اللہ علیہ وسلم عجلت ایہا المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علی ثم ادعہ قال ثم صلی رجل اٰخر بعد ذلک فحمد اللہ
وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایہا المصلی ادع تجب رواہ الترمذی وروی ابو داؤد والنسائی نحوہ) اور
روایت ہو فضالہ بن عبید سے کہ کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی پھر کہا یعنی
بعد نماز کے یا الہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑھنے والے یعنے اسلیے کہ ترک کی تو نے
ترکیب دعا کی جب وقت پڑھے تو نماز پس بیٹھے یعنے بعد فراغ نماز کے دعا کے لیے پس تعریف کر اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق اسکے ہو اور
درود بھیج مجھپر پھر مانگ اللہ سے جو چاہو یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ادب دعا کا سکھایا اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہو کہ دعا کے بعد
بھی حمد و صلوٰۃ پڑھے کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اسکے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنے اور
دعا نہ کی پس فرمایا اسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کیجاویگی روایت کی یہ ترمذی
نے اور روایت کی ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے (وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ
وسلم حاضر وابوبکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللہ ثم الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سل تعطہ سل تعطہ رواہ الترمذی) اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر
اور عمر ساتھ انکے حاضر تھے پس جب بیٹھا مین یعنے بعد ادا کرنے نماز کے شروع کی مین نے تعریف اللہ پر پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
پھر دعا کی مین نے واسطے اپنے پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جاویگا مانگ دیا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے الفصل
الثالث فصل تیسری (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اہل

فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ دیا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے یعنے
جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور بہت سا ملے جسوقت کہ بھیجے درود ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہیں پس چاہیئے کہ کہے یا الٰہی رحمت بھیج محمد صلی
اللہ علیہ وسلم پر کہ نبی امی ہیں اور انکی بیبیوں پر کہ مائیں مسلمانوں کی ہیں اور اولاد انکی پر اور اہل بیت انکے پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر اولاد
ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف امی لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ مذکور ہے توریت
اور انجیل میں اور تمام کتابوں میں جو کہ آسمان سے اتری ہیں امی لغت میں اسکو کہتے ہیں کہ نہ لکھ جانے اور نہ لکھے کو پڑھ سکے اور مکتب میں
نہ گیا ہو اور کسی سے سیکھا نہ ہو یہ منسوب ہے طرف ام کے یعنے ماں کی طرف یعنے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہے ویسا ہی ہے کہ کسی سے لکھنا
پڑھنا پایا نہیں اشعار نگار من کہ بہ مکتب نرفت وخط ننوشت * بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد * شنیدہ کہ ناکردہ قرآن درست * کتب خانہ چند
ملت بشست * بہ تعلیم و ادب او را چہ نسبت * کہ خود آغاز او آمد مؤدب * اور بعضوں نے کہا ہے کہ امی منسوب طرف ام القریٰ کے یعنے مکہ کے
کہ وہ اصل ہے ساری زمین کی (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سخت بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا گیا میں یعنے نام لیا گیا میرا نزدیک اسکے پس نہ درود بھیجا مجھپر روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی
یہ احمد نے حسین بن علی سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف یعنے مال کی خواہش کے سبب بحکم جبلت طبعی کے
آدمی بخل کرتا ہے کہ کسی کو مال نہیں دیتا پس اسکا بخل تو بھی ہے بڑا بخیل وہ ہے کہ ساتھ حکم کسل اور غفلت کے ایک کلمہ بنام آنسرور کے نفس اپنے
نہیں نکال سکتا اور ادائے حق اور شکر نعمت کا نہیں کرتا احسان اور انعام انکے ایسے ہیں کہ اگر جانیں انکے نام پر فدا کریں بجا ہے چہ جائے ایک
کلمہ بیت مرحبا ای پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست * تا کنم جان از سر رغبت فدائے نام دوست * ح * (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر نزدیک قبر میری کے سنتا ہوں میں اسکو اور جو درود بھیجے مجھپر دور سے پہونچایا
جاتا ہوں اسکو روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ
سیاحین پہونچاتے ہیں اور جواب سلام کا ہر صورت دیتا ہوں اس سے معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت صلعم
پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت سلام بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ
جائے کہ ہر سلام کا جواب آوے بیت ہر سلامی کن رنجہ در جواب آن لب * کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو * ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا
جسنے درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اسپر اور فرشتے اسکے ستر رحمتیں روایت کی یہ احمد نے ف شاید کہ یہ ثواب
مخصوص ساتھ دن جمعہ کے ہو اسلیئے کہ وارد ہوا ہے کہ ثواب اعمال کا جمعہ میں ستر حصہ ہوتا ہے اسلیئے حج اکبر ستر حج کی برابر ہوتا ہے اور یہ حدیث اگرچہ
موقوف ہے یعنے قول ابن عمرو کا ہے لیکن حکم مرفوع میں ہے اسلیئے کہ ثواب اعمال کا بغیر سننے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کہہ سکتے *
ع ح (وَعَنْ رُوَيْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ

شفاعتی (رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے رویفع سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہے
یہ بعد درود بھیجنے کے یا اللہ اتار اسکو بیچ جگہ کے کہ مقرب ہے نزدیک تیرے دن قیامت کے واجب ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری روایت
کی یہ احمد نے ف مراد جگہ سے مقام محمود ہے اور شفاعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے سب مسلمانوں کے لیے لیکن اسکو درجہ خاص حاصل
ہوتا ہے کہ شفاعت واجب ہوتی ہے اسکے لیے اور اسمین اشارت ہے طرف بشارت کے ساتھ حسن خاتمہ کے ج ع (وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ تَوَفَّاہُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ
فَقَالَ مَالَکَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُکَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لَکَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ
عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تلک کہ
داخل ہوئے باغ کھجورون کے مین پھر سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وفات دی انکو کہا عبدالرحمن نے
پس آیا مین دیکھتا تھا مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے یعنے کونسی چیز
پیش آئی تجھکو کہ تجھپر علامت غم اور گھبراہٹ کی پائی جاتی ہے پس ذکر کیا مین نے یہ یعنے ڈرنا اپنا واسطے انکے کہا راوی نے پس فرمایا حضرت
صلعم نے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجھکو یہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہے تیرے لیے کہ جو شخص درود بھیجے
تجھپر رحمت بھیجونگا مین اسپر اور جو سلام بھیجے تجھپر سلام بھیجونگا مین اسپر روایت کی یہ احمد نے ف اور زیادہ کیا احمد نے بیچ بعضی روایات اپنی
کے کہ فرمایا حضرت صلعم نے پس سجدہ کیا مین نے واسطے اللہ کے انتہی کہا سخاوی نے کہ نقل کی یہ بیہقی نے بیچ خلافیات کے حاکم سے اور کہا یہ حدیث
صحیح ہے اور نہین جانتا مین بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیح تر اس سے اور اسکے لیے طرق متعدد ہین ع (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق
دعا ٹھہری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑھتی اسمین سے کچھ یہان تلک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے
ف یعنے قبولیت دعا کی موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود خود مقبول ہے بطفیل اور توسل اسکے کے دعا بھی مقبول ہوتی ہے بسبب اسکے بیت مور مسکین ہوس
داشت کہ در کعبہ رسد دست در پاے کبوتر زد ناگاہ رسید اور حصن حصین مین ہے کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہ جب مانگے تو اللہ
تعالیٰ سے حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتھ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہے پھر ختم کر ساتھ درود کے اوپر اسلیے کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے
قبول کرتا ہے دونون درودون کو اور وہ بزرگ تر ہے اس سے کہ چھوڑ دے اس دعا کو کہ درمیان ان دونون کے ہے یعنے اسکے کرم سے بعید ہے
کہ انکے درمیان مین دعا نہ قبول کرے اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ یہ کلام حضرت عمر رضی کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے لیکن کہا ہے محققین نے علماے حدیث سے کہ مثل اسکے راوی اپنی طرف سے نہین کہ سکتا ہے
پس یہ مرفوع ہے حکما اور یہ مرفوع بھی روایت کی گئی ہے ح ع باب الدعاء فی التشہد باب ہے بیچ دعا کے بیچ تشہد کے یعنے بعد التحیات
اور درود کے کہ سنت ہے اسوقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ بعد پڑھنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ خوش آوے اسکو
لیکن مشابہ کلام لوگون کے نہو مثلاً یون نہ کہے کہ یا اللہ روٹی دے مجھکو وغیر ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کی مین بھی گذرا کہ پھر
اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اسکو اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائین خاص بھی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑھنے کے لیے پس
مراد دعاؤن خوش آیندہ سے یہی دعائین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوئی ہین ہونگی حاصل یہ کہ چنگل مارنا ساتھ ان دعاؤن کے

اولی اور افضل ہے کیونکہ جامع ہیں مقاصد دنیا اور آخرت کو ☆ **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز میں یعنی بعد تشہد کے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے اُنکے ایک کہنے والے نے بہت تعجب ہے پناہ مانگنا تمہارا قرض سے پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے پس جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے پس خلاف کرتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دجال اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اخیر کتاب میں ذکر اُسکا آویگا اور مسیح دجال کو اسلیے کہتے ہیں کہ ایک آنکھ اُسکی ملی ہوئی ہوگی یعنے کانا ہوگا یا ممسوح ہوگا یعنے بعید ہوگا تمام بھلائیوں سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح اسلیے ہے کہ اصل اُسکی مسیحا ہے بمعنی مبارک کے زبان عبرانی میں مسیح کے معنی ہیں بہت سیر کرنیوالا پس لفظ مسیح دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے لیکن جب نرا مسیح بولتے ہیں تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام مراد ہوتے ہیں اور جب وہ ملعون مراد ہوتا ہے تو مقید کرتے ہیں ساتھ دجال کے یعنے مسیح دجال کہتے ہیں اور فتنہ زندگانی کا یہ ہے کہ گرفتار ہو بلا میں ساتھ نہونے صبر اور رضا کے اور امور کہ باعث پھرنے کے راہ راست سے ہوں اور فتنہ موت کا یہ ہے کہ شیطان وسوسے ڈالے حالت نزع میں اور سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب عقبیٰ کے اور لفظ ماثم یا تو مصدر ہے یعنے گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی جب قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے یعنے تقصیر جو اُسکے ادا میں ہوتی ہے زمانہ گذشتہ میں اسکے عذر کی تمہید میں جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اسکے ادا کا زمانہ آئندہ میں پس خلاف کرتا ہے ☆ ع ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچھلی سے پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے چار چیزوں سے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے اور بُرائی مسیح دجال کی سے روایت کی یہ مسلم نے ف پناہ پکڑے یعنے یوں پڑھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخر تک (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھاتے صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا جیسے سکھاتے سورۃ قرآن کی فرماتے کہو یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجھکو دعا کہ دعا مانگوں ساتھ اُسکے اپنی نماز میں یعنے بعد تشہد اور درود

سے فرمایا کہو یا الٰہی تحقیق ظلم کیا میں نے نفس اپنے پر ظلم بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو پس بخش مجھکو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور
رحم کر مجھپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ کثیرا اس روایت میں ساتھ ثاء مثلثہ کے ہے اور بعضی روایت
مسلم کی میں کبیرا ساتھ بائے موحدہ کے آیا ہے پس کبھی پڑھے کثیرا اور کبھی پڑھے کبیرا ۱۲ ع (وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عامر بن سعد سے نقل کی اُسنے اپنے باپ سے
کہ کہا تھا میں دیکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پھیرتے داہنے اور بائیں اپنے یہانتک کہ دیکھتا میں سفیدی رخسارہ آپکے کی روایت
کی یہ مسلم نے ف یعنے چہرہ مبارک اتنا پھیرتے کہ رخسارہ منورہ معلوم ہوتا زہے سعادت انکی کہ پہلو آپکے میں ہوتے بیت کاشکے اندر نماز
جا شود پہلوے تو وقت تقریب سلام افتد نظر بر روے تو ۱۲ ح (وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے
متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ منہ اپنے کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے جب نماز پڑھ چکتے تو مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھتے ۱۲ ع (وَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرتے
یعنے کبھی مصلی سے داہنے اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا
عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے
کہ کہا نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی میں سے اعتقاد کرے یہ کہ لازم ہے اسپر یہ کہ نہ پھرے مگر داہنے اپنے سے تحقیق دیکھا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کثر بار کہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ بعد سلام
پھیرنے کے کبھی تو پھرتے داہنی طرف سے اور بیٹھتے تھے بائیں طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب
حجرہ شریف کے کہ بائیں طرف ہے تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائیں طرف سے پھرتے اور داہنی طرف بیٹھتے اول کو عزیمت
یعنے اولویت پر حمل کیا ہے کہ اسمیں داہنی طرف سے شروع کرنا ہوتا ہے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود
کہتے ہیں کہ دوسری صورت یعنے بائیں طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنے جائز ہے اور کم تھی لیکن سنت میں اعتقاد واجب ہونے کا نہ کرے
یعنے پہلی صورت کو واجب نہ جانے اور رخصت شارع کی ہے کہ دوسری صورت ہے اعراض نہ کرے کہ حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالی دوست
رکھتا ہے یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتوں اُسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے عزیمتوں اُسکی پر اور شافعیہ نے ان دونوں حدیثوں سے
نکالا ہے کہ مصلی کو چاہیے کہ پھرے طرف حاجت اپنی کے اگر حاجت داہنی طرف ہو یعنے مثلا مکان اُسکا اُدھر ہے یا کچھ اور کام رکھتا ہے اُدھر طرف
تو داہنی طرف پھرے اور اگر بائیں طرف ہو بائیں طرف پھرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیوں
کی طرف بھی منہ کرکے بیٹھتے اور پشت قبلہ کی طرف جیسے کہ اوپر حدیث میں گذرا اور حصہ شیطان کا اسمیں اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے
پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا یہیں جاتا رہا کمال نماز اسکی کا کہا طیبی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور
کیا اسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پہونچا اسپر شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہے اسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر اور
یہ چاروں حدیثیں یعنے حدیث عامر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبداللہ کی متعلقات اس باب کے سے ہیں ۱۲ ح ع (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ

أو تجمع عبادك رواه مسلم) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست رکھتے تھے
ہم یہ کہ ہوں داہنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو متوجہ ہوں ہم پر ساتھ منہ اپنے کے یعنے وقت سلام کے اول ہماری ہی طرف متوجہ ہوں کہا
براء نے پس سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بعد سلام کے ای رب میرے بچا مجھکو عذاب اپنے سے اس دن کہ اٹھاویگا
تو یا جمع کریگا اپنے بندوں کو روایت کی یہ مسلم نے ف اور تجمع شک راوی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم تجمع فرمایا یا تبعث عبادک
اور یہ دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے کی یا از راہ تواضع کے ع ح (وعن ام سلمة قالت ان النساء في عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم كن اذا سلمن من المكتوبة قمن وثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن صلى من الرجال ما شاء الله فاذا قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم قام الرجال رواه البخاري) روایت ہی ام سلمہ سے کہا تحقیق عورتیں بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھیں جس وقت
کہ سلام پھیرتیں نماز فرض سے کھڑی ہوتیں یعنے اپنے گھر جاتے کے لیے اور بیٹھے رہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑھتے مردوں
میں سے جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالی پس جب کھڑے ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے مرد روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہتے اور عورتیں اٹھ جاتیں تا مرد و عورت راستے میں مل نہ جاویں پس کبھی اسقدر بیٹھتے کہ اللہم انت السلام آخر تک
پڑھتے اور کبھی اتنا بیٹھتے کہ دعا کرتے اور قرآن پڑھتے اور احکام الٰہی بیان کرتے اور کبھی مصلی میں بیٹھتے آفتاب نکلنے تک بیٹھنا مختلف تھا بسبب
اختلاف اوقات کے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی امام کو بیٹھے رہنا اس غرض کے لیے اور مستحب ہی مقتدیوں کو کہ اٹھیں پہلے امام کے ع ح
وسنذكر حديث جابر بن سمرة في باب الضحك ان شاء الله تعالى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے انشاء اللہ تعالی یعنے
مصابیح والے نے وہ یہاں ذکر کی ہی کہ اسمیں ذکر ہی بیٹھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز سے آفتاب نکلنے تک اور ہم اسکو باب الضحک
میں درج کرینگے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن معاذ بن جبل اخذ بيدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني لاحبك يا معاذ فقلت
وانا احبك يا رسول الله قال فلا تدع ان تقول في دبر كل صلوة رب اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك رواه احمد وابو داود والنسائي الا ان
ابا داود لم يذكر قال معاذ وانا احبك) روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا پکڑا ہاتھ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق میں دوست
رکھتا ہوں تجھکو ای معاذ پس کہا میں نے اور میں بھی دوست رکھتا ہوں آپکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہی تو مجھکو تو
پس نہ چھوڑ اسکو کہ کہے تو بعد ہر نماز کے ای رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے
روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے مگر یہ کہ ابوداود نے نہیں ذکر کیے یہ الفاظ کہ کہا معاذ نے وانا احبک ف اچھی عبادت یہ ہی کہ عبادت
کمال حضور قلب سے کرے گویا کہ دیکھتا ہی تو اللہ کو جیسے کہ اول کتاب میں بیچ ایک حدیث کے معنی حسن عبادت کے فرمائے ہیں اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو دوست رکھے تو مستحب ہی کہ اس سے اظہار اپنی محبت کا کردے اور یہ حدیث مسلسل ہی ساتھ اس فعل اور قول کے
اخذ بیدی و یقول انا احبک محدثین اس اصطلاح کو سمجھ لینگے عوام درپے اسکے سمجھنے کے نہوں ع ح (وعن عبد الله بن مسعود قال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الايمن وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى
بياض خده الايسر رواه ابو داود والترمذي والنسائي ولم يذكر الترمذي حتى يرى بياض خده ورواه ابن ماجة عن عمار بن ياسر) اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے سلام پھیرتے داہنے اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنے سلام تمپر اور مہربانی اللہ
کی یہاں تلک کہ دکھلائی دیتی سفیدی داہنے رخسارہ انکے کی اور سلام پھیرتے بائیں اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ دکھلائی دیتی

سفیدی بائین رخسارے کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور نہین ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی ابن ماجہ
نے عمار بن یاسر سے **ف** یعنے ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ نہین نقل کیا ہو دونون جانب اسی قدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر یہ ہو کہ ابن ماجہ نے بھی ساری حدیث روایت کی ہو نہ بعض اسکی مانند ترمذی کے **وع**
(**وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کان اکثر انصراف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ الی شقہ الایسر الی حجرتہ رواہ فی شرح السنۃ) اور
روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا بہت پھرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائین کے طرف حجرہ اپنے کے روایت کی
یہ شرح السنہ مین **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا تھا طرف مسجد کے بائین طرف محراب کے پس وہ پھرتے تھے بائین جانب اپنے اور داخل
ہوتے تھے حجرہ اپنے مین **وع** (**وعن** عطاء الخراسانی عن المغیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی الموضع الذی
صلی فیہ حتی یتحول رواہ ابوداؤد وقال عطاء الخراسانی لم یدرک المغیرۃ) اور روایت ہو عطاء خراسانی سے اسنے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اس جگہ کہ نماز پڑھ چکا ہو اسمین یہان تلک کہ سرک جاوے روایت کی یہ ابوداؤد نے کہ عطاء خراسانی
نے نہین ملاقات کی مغیرہ سے یعنے پس یہ حدیث منقطع ہو **ف** یعنے جہان فرض پڑھے وہان سنت نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر اور جا کے پڑھے اور
یہ حکم خاص امام ہی کے لیے نہین ہو بلکہ سب مقتدیون کے لیے ہو اور منع اس سے اسلیے کیا کہ تا آنے والا گمان نہ کرے کہ مصلی ہنوز نماز فرض ہی
مین ہو یا اسلیے کہ دونون جگہین گواہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رحمہ اللہ اور ملا علی نے لکھا ہو کہ کہا ہو بعضون نے کہ یہ حکم ان نمازون مین ہو کہ بعد انکے سنتین
راتبہ ہین اور جنکے بعد سنت نہین ہو مانند صبح اور عصر کے یہ حکم نہین اور بعضون نے کہا ہو کہ یہ حکم سب نمازون مین ہو (**وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضہم
علی الصلوۃ ونہاہم ان ینصرفوا قبل انصرافہ من الصلوۃ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے
صحابہ کو نماز پڑھنے پر اور منع کیا انکو یہ کہ پھرین وہ پہلے پھرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** رغبت دلانے
نماز پر یعنے تاکید کرتے اور رغبت دلاتے ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا کہ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے نہ پھرین
تا مرد اور عورت راستے مین نہ ملجاوین چاہیے کہ اوپر حدیث مین گذرا کہ حضرت صلعم اور لوگ بیٹھے رہتے تھے یہان تلک کہ عورتین چلی جاتی تھین پھر اٹھتے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور احتمال ہو کہ مراد پھرنے سے اٹھ کھڑے رہنا مسبوق کا ہو پہلے سلام امام کے
پس یہ حرام ہو ہمارے نزدیک **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری (**عن** شداد بن اوس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی
صلوتہ اللہم انی اسألک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسألک من
خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم رواہ النسائی وروی احمد نحوہ) روایت ہو شداد بن اوس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہتے نماز اپنی مین یعنے بعد تشہد کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ثابت رہنا دین کے مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہون
تجھسے شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہون تجھسے دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجھسے بھلائی جو کہ جانتا ہو تو اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے برائی اس چیز کی سے کہ جانتا ہو تو اور بخشش مانگتا ہون تجھسے واسطے ان گناہون کے کہ جانتا ہو تو روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی یہ
احمد نے مانند اسکے **ف** قصد کرنا ہدایت پر یعنے لازم کرن ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنے توفیق ہو کہ
صرف کرون نعمت کو تیری طاعت مین یعنے قائم رہون تیرے حکمون پر اور بچون ممنوع چیزون سے اور خوبی عبادت تیری کی یعنے ادا کرون اسکو
ساتھ شرائط اور ارکان اسکے کے اور قلب سلیم یعنے پاک برے عقیدون سے اور میل کرنے سے خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ماسوی اللہ سے

واسالک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصولہ ہے یا موصوفہ اور عائد محذوف ہے اور من زائدہ ہے یا بیانیہ اور مبین محذوف ہے تقدیر اسکی یون ہے اسالک شیئا ہو خیر ما تعلم یعنے مانگتا ہون مین تجھسے ایک چیز کہ وہ اچھی ہو جو کہ جانتا ہے تو کہ وہ اچھی ہے نہ جو کہ مین اچھی جانتا ہون اسلئے کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہے اور نفس الامر مین وہ بری ہوتی ہے یہ دعا حضرت صلعم نے تعلیم امت کے لیے کی ہے کہ یون کیا کرین ورنہ آنحضرت صلعم کو سب بھلائیان حاصل تھین اور برائیون سے محفوظ تھے اور گناہ اگلے پچھلے بخشے گئے تھے ع ح (وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلوتہ بعد التشہد احسن الکلام کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنی نماز مین بعد التحیات کے بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہے اور بہترین طریقون کا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے روایت کی یہ نسائی نے (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم فی الصلوۃ تسلیمۃ تلقاء وجہہ ثم یمیل الی الشق الایمن شیئا رواہ الترمذی) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامنے منہ اپنے کے پھر جھکتے طرف داہنی جانب کے تھوڑا سا روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے ابتداے سلام کی قبلہ رخ کرتے پھر درمیان سلام مین کچھ داہنی طرف مائل ہوتے ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسے کہ پہلی روایتون مین گذرا اور تمام کرتے سلام کو امام مالک کے نزدیک مین ایک ہی سلام ہے بنظر ظاہر اس حدیث کے اور تینون امام اور علما قائل دو سلامون کے ہین واسطے وارد ہونے بہت حدیثون کے اس باب مین اور تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ پکار کر کہتے تھے ایک سلام اور دوسرا چپکے سے ع ح (وعن سمرۃ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام ونتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض رواہ ابو داود) اور روایت ہے سمرہ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کرین ہم وقت سلام پھیرنے کے جواب سلام امام کے کی اور یہ کہ محبت کرین ہم آپس مین اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہ ابو داود نے ف یا نیت کرین ہم یعنے مقتدی جو سلام پھیرین نیت کرین کہ امام کے سلام کا جواب دیتے ہین جو کہ امام کے داہنی طرف ہون دوسرے سلام مین نیت جواب کی کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلے سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کے ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو بھی سلام پھیرتے ہوئے نیت کرنی چاہیے کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون او محبت کرین ہم آپس مین یعنے نمازیون اور تمام مومنون سے محبت کرین اور خوش خلقی سے پیش آوین آگے اسکے فرمایا کہ سلام پھیرنے مین بیچ نماز کے آپس مین ایک دوسرے کی بھی نیت کرین یعنے داہنی طرف مین داہنی طرف والون کی اور بائین طرف مین بائین طرف والون کی نیت کرے اور ہر نمازی کو دونون سلامون مین نیت ملائکہ کی بھی کرنی چاہیے کہ یہ بھی حدیثون مین آیا ہے کہا ہے بعضے علما نے ہمارے زمانہ کی یہ سنت ہے اور لوگون نے اسکو ترک کر دیا ہے ع ح

باب الذکر بعد الصلوۃ باب ہے بیچ بیان ذکر کے پیچھے نماز کے ف مراد ذکر سے عام دعا ہو یا غیر اسکی اور اختلاف ہے اسمین کہ جو ملی بعد ان نمازون کے کہ سنتین ہین کسقدر بیٹھے درمختار مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے تاخیر کرنی سنتون کی یعنے بعد فرضون کے مگر بقدر اللہم انت السلام آخر تک کے اور کہا حلوانی نے نہین مضائقہ ساتھ فصل کے ساتھ اوراد کے اور اختیار کیا اسکو کمال نے کہا حلبی نے اگر ارادہ کی جاوے ساتھ کراہت کے کراہت تنزیہی تو اٹھ جاتا ہے خلاف کتابون مین اور بیچ یاد میری کے ہے عمل کرنا پڑھنے کا قلیل پر اور مستحب ہے یہ کہ استغفار کرے تین بار اور پڑھے آیۃ الکرسی اور معوذات اور کہے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑھے تہلیل پورے سو کر نیکو اور دعا مانگے اور ختم کرے ساتھ سبحان ربک رب العزۃ آخر تک کے یہ ترجمہ ہے بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالین صفون کو اور امام آگے یا پیچھے ہٹکر کھڑا ہووے تا مشتبہ نہووے آنیوالون پر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنے والا اسی تو ہم پر اگر اقتدا کرے تو فاسد ہووے اقتدا اسکا اور اختلاف ہے

اسمین کہ افضل پھرنا داہنی طرف ہی یا بائین طرف اور صحیح یہ ہی کہ اختیار رکھتا ہی جسطرف چاہے پھرے اور اکثر اسپر ہین کہ بائین طرف پھرے تا بایان
اسکا داہنا ہووے اور بیچ مسجد شریف نبوی کے بائین طرف کہ حجرہ شریف اُدھر ہی ہی پھرنا افضل ہی بالاتفاق اور پہلے پڑھ لینا سنتون معمولی
کا منافی نہین ہی اس بعدیت کے کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کے حدیثون مین واقع ہوتی ہی اور تعجیل قیام کے واسطے سنتون مغرب کے
منافی نہین ہی پڑھنے آیۃ الکرسی اور مانند اسکے کے جیسے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ پڑھے بعد فجر اور مغرب کے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر اور بعضے آدمی جو جلدی کرتے ہین کہ آیۃ الکرسی مغرب کی سنتون مین پڑھتے ہین کچھ نہین اور
منافی سنت کے ہی کہ پڑھنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کے وارد ہوا ہی ؎ ح ؛ **الفصل الاول فصل پہلی** (عن
ابن عباس قال کنت اعرف انقضاء صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر متفق علیہ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا انہون نے
پہچانتا تھا تمام ہونا نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کا ساتھ کہنے اللہ اکبر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہی شارحین نے
بیچ بیان کرنے مراد کے ساتھ تکبیر کے بعضون نے کہا ہی کہ مراد تکبیر سے یہان ذکر ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آواز بلند کرنی
ساتھ ذکر کے وقت فارغ ہونے لوگون کے نماز فرض سے بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر تھی کہا ابن عباس نے کہ پہچانتا تھا مین
تمام ہونے نماز کا ساتھ اسکے پھر لایا ہی بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سے مطلق ذکر ہی اور نقل کیا ہی شافعی نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس جہر کو اسپر کہ تھا واسطے تعلیم مقتدیون کے چنانچہ بیہقی وغیرہ نے دلیل پکڑی ہی جیسا کہ ذکر کرنے پر ساتھ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صحابہ کو ساتھ ترک کرنے چلانے کے کہ تکبیر تہلیل پکارکے کرتے تھے اور فرمایا کہ تم نہین پکارتے ہو بہرے کو اور
نہ غائب کو تحقیق وہ ساتھ تمہارے ہی سنتا ہی قریب ہی انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد تکبیر سے وہ تکبیر ہی کہ بعد نماز کے تسبیح تحمید کے ساتھ دس بار
یا تینتیس بار پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بعد نماز کے تکبیر کہتے تھے ایک بار یا تین بار اور بعضون
نے کہا کہ یہ ایام منیٰ مین تھا کہ تکبیرات تشریق کی کہتے تھے اور ہر تقدیر مشکل یہ ہی کہ یہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکھتا ہی کہ سلام سے تمام ہونا نماز کا
نہ جانتے تھے اور تکبیر سے جانتے تھے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ چھوٹے تھے شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتے ہونگے اور احتمال یہ بھی ہی کہ جماعت
مین ہوتے ہون لیکن پچھلی صف مین کھڑے ہوتے ہون پس نہ پہچانتے تھے تمام ہونے نماز کو ساتھ سلام کے ؎ ح ع (وعن عائشۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم)
اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر مقدار اس چیز کے کہ کہتے یا الٰہی تو ہی سالم یعنی سب
عیبون سے اور تجھی سے ہی سلامتی یعنے بندون کی سب آفتون سے بابرکت ہی تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے **ف**
یعنے جن نمازون کے بعد سنتین ہین انکے سلام کے بعد نہین بیٹھتے مگر اسقدر کہ جسمین یہ دعا پڑھ لین اور جن نمازون کے بعد سنتین نہین ہین
مثل صبح کے اور عصر کے ثابت ہوا ہی بیٹھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ اس سے اور مستحب ہی ذکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس
دعا مین جو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہی پس نہین اصل اسکی یعنے حدیث سے ثابت نہین اور ایک
توجیہ نہ بیٹھنے کی یہ ہی کہ بسبب نماز نہ بیٹھتے تھے مگر اسقدر کہ جسمین یہ دعا پڑھین یا نہ بیٹھتے تھے یعنے اچانا مگر اسقدر مولانا اسحٰق ؎ ع (وعن
ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوتہ استغفر ثلثا وقال اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال
والاکرام رواہ مسلم) اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پھرتے نماز اپنی سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے

یا الٰہی تو ہی سلام اور تجھی سے ہی سلامتی بابرکت ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے ف استغفار کرتے تین بار یعنے
کہتے استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ کہتے تین بار استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ ٭ ح (وَعَنِ الْمُغِیرَۃِ
بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تھے کہتے پیچھے ہر نماز فرض کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز
پر قادر ہی یا الٰہی نہین کوئی چیز مانع واسطے اس چیز کے کہ دی تونے اور نہین کوئی دینے والا اس چیز کو کہ منع کی تونے اور نہین فائدہ دیتی دولتمندی
کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اور اذکار کہ حدیثون
مین آئے ہین پڑھتے تھے اور لکھا ہی علمانے کہ بعضے اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے بغیر اسکے کہ کچھ پڑھین
اور بعضے اوقات یہ اذکار کل یا بعض انین سے پڑھتے اور بعضون نے بیچ ترتیب پڑھنے کے کہا ہی کہ اول استغفار کرے بعد اسکے اللھم انت السلام
بعد اسکے لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھے اور اوراذکار اور دعائین بہت ہین کہ حدیث کی کتابون مین مذکور ہین روایت مین آیا ہی کہ انکو بعد نماز
کے پڑھتے تھے اور بعد سے یہی مراد نہین ہی کہ متصل فرضون کے پڑھے بلکہ اگر بعد سنتون کے پڑھے تو بھی بعد ہی پڑھنا کہلاویگا ٭ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ یَقُوْلُ بِصَوْتِہِ الْاَعْلٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ
وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پھیرتے نماز اپنی سے کہتے
ساتھ آواز بلند کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر
ہی نہین بازگشت گناہون سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ اللہ کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین عبادت کرتے ہم مگر اُسی کو اُسی کے
لیے ہی نعمت یعنے سب نعمتین اُسی کی طرف سے ہین اور اُسی کے لیے ہی بزرگی اور اُسی کے لیے ہی تعریف نیک نہین کوئی معبود مگر اللہ خالص
کرنیوالے ہین ہم واسطے اُسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ رکھین کافر روایت کی یہ مسلم نے ف یہ کلمے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر پڑھتے تھے
واسطے تعلیم امت کے اور نووی نے کتاب مہذب مین لکھا ہی کہ افضل چپکے پڑھنا ہی بیچ اس دعا کے اور سوا اسکے خواہ امام ہو وے
یا منفرد مگر یہ کہ حاجت ہووے ساتھ تعلیم اُسکی کے تو پکار کر پڑھے اور اسی پر حمل کیا گیا ہی پکار کر پڑھنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکو
اور بعد اسکے کہ یاد ہوا لوگون کو چپکے پڑھنا افضل ہی ٭ ع ح (وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّہٗ کَانَ یُعَلِّمُ بَنِیْہِ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ بِھِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی سعد سے یہ کہ سعد تھے تعلیم کرتے اپنی اولاد کو یہ الفاظ اور کہتے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تھے پناہ پکڑتے ساتھ ان لفظون کے پیچھے نماز کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بخیلی
سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے ناکارہ عمر سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے فتنہ دنیا کے سے اور عذاب قبر کے سے یعنے جو چیزین کہ سبب
عذاب قبر کی ہین روایت کی یہ بخاری نے ف مراد جبن سے بیان نہ جرأت کرنا طاعت پر ہی اور مراد بخل سے یہ ہی کہ نہ نفع پہونچاوے غیر کو
ساتھ مال کے یا علم کے یا خیر خواہی کے و بغیر ذلک اور ناکارہ عمر یہ ہی کہ عقل مین خلل آجاوے اور اعضا ضعیف ہو جاوین ایسی عمر سے

پناہ مانگی اسلیے کہ مقصود عمر سے یہ ہے کہ شکر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھی طرح ادا کرے اور ایسی عمر میں یہ غرض فوت ہوتی ہے ؂ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُہَاجِرِیْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَہَبَ اَہْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَیَعْتِقُوْنَ وَلَا نَعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُکُمْ شَیْئًا تُدْرِکُوْنَ بِہٖ مَنْ سَبَقَکُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِہٖ مَنْ بَعْدَکُمْ وَلَا یَکُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْکُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُکَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُہَاجِرِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَہْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَیْسَ قَوْلُ اَبِیْ صَالِحٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ تُسَبِّحُوْنَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُکَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا انھوں نے تحقیق لے گئے دولت والے درجے بلند یعنے ثواب اور قرب اور رضای حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے یعنے انھوں نے بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتوں کے ہوئے پس ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب عرض کیا فقرا نے نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور تصدق دیتے ہیں وہ اور ہم نہیں تصدق دے سکتے اور وہ آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے یعنے بسبب افلاس کے پس انکا ثواب انھیں کو حاصل ہے اور ہم محروم ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تمکو ایسی چیز کہ پہنچ جاؤ بسبب اسکے درجے اُن شخصوں کے کہ آگے بڑھ گئے ہیں تمسے یعنے پہلے تمہارے اسلام لائے ہیں اور بڑھ جاؤ تم بسبب اسکے اُن لوگوں پر کہ پیچھے تمہارے ہیں یعنے ایمان میں یا پیدا ہوتے ہیں اور نہ ہوگا کوئی یعنے اغنیا میں سے بہتر تمسے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اُس چیز کے کہ کرو تم یعنے مگر جو غنی کہ تسبیح پڑھیگا اُس سے تم بہتر نہیں ہونے کے بلکہ وہ تمسے بہتر ہوگا یا مانند تمہارے ہوگا کہا انھوں نے بہتر فرمایئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار کہا ابو صالح نے پس پھر آئے فقرار مہاجرین کے طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا انھوں نے کہ سنا بھائیوں ہمارے نے کہ مالدار ہیں اُس چیز کو کہ کی ہمنے پس کیا انھوں نے مانند اُسکے یعنے پھر افضل ہی ہو سے وہ ہمپر پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نہیں قول ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بیچ ایک روایت بخاری کے یہ ہے کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس ۳۳ بار کے ف پہلی روایت میں جو آیا ہے کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اس عبارت میں تین احتمال ہیں یا تو یہ کہ تینوں ملکر تینتیس ۳۳ بار ہوں یعنے سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس ۳۳ بار ہو چنانچہ عمل مشائخ کا اسی پر ہے اور یہ افضل ہے اور بعضی روایت میں صریح بھی آیا ہے یا یہ کہ تینوں ملا کر تینتیس بار پڑھے کہ اسمیں بھی ہر ایک تینتیس ۳۳ بار ہو جا ہوئیگا اور یہ فضل اللہ کا ہے یعنے فضیلت دینا اغنیا کو تمپر فضل اللہ کا ہے کہ دیتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے صبر کرو اور قضائے الٰہی پر راضی رہو کہ اُسنے بزرگی دی ہے بعضے بندوں کو بعضوں پر اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن خالی نہیں ہے غنی طرح طرح کے خوف گناہ کے سے اور فقیر امن میں ہے اس سے کہا ہے امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں پس گئے ہیں جنید اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کے اور کہا ہے ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو افضل ہے فقیر صابر سے ؂ ج ع (وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُہُنَّ اَوْ فَاعِلُہُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً رَوَاہُ

مُسْلِمٌ) اور روایت ہی کعب بن عجرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہین نماز کے پیچھے کے کہنے کے نا امید نہین ہوتا ثواب
سے کہنے والا انکا یا فرمایا کرنے والا انکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا روایت کی
یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ
زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور
اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس ننانوے ہوئے اور کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کے یہ کلمہ نہین کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی
سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشے جاوینگے گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے یعنے بہت روایت کی یہ مسلم نے ف بعضی روایتون مین
بعد ولہ الحمد کے یحیی ویمیت اور بعضی مین بیدہ الخیر بھی زیادہ آیا ہی اور یہ کلمات کہ نماز کے پیچھے پڑھے جاتے ہین عدد اسکے مختلف آئے ہین کبھی
حضرت صلعم کسیطرح پڑھتے تھے کبھی کسیطرح آئین سے جسطرح پڑھیگا سنت ادا ہو جاویگی اور کہا ہی حافظ زین عراقی نے کہ یہ سب اچھے
ہین اور جو زیادہ ہین پس وہ پسندیدہ تر ہین طرف اللہ تعالیٰ کے اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتے تھے تسبیح کو ساتھ داہنے ہاتھ
کے اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کرو ساتھ انگلیون کے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب گویائی کیجاویگی اور صحابہ سے کھجور کی گٹھلیون پر بھی
پڑھنا ثابت ہوا ہی پس افضل انگلیون پر ہی پڑھنا ہی اور جائز گٹھلیون وغیرہ پر بھی ہ ع ح + الفصل الثانی فصل دوسری (عن
اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی ابی امامہ سے
کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہی فرمایا درمیان رات مین کہ جانب اخیر مین ہی یعنے سحر کے وقت اور
فرض نمازون کے پیچھے روایت کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ
صَلٰوۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہی عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ پڑھون مین معوذات پیچھے ہر نماز کے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف معوذات وہ سورتین ہین
کہ جنکے سرے پر لفظ اعوذ کا ہی یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات کا جمع اسلیے لائے کہ اقل جمع دو ہین اور بعضون
نے کہا ہی کہ قل ہو اللہ اور قل یا بھی معوذات مین داخل ہین تغلیبًا یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر
معوذات کر لیا اگرچہ ان دو مین لفظ اعوذ کا نہین ہی پس بموجب اس قول کے چار سورتین پڑھنے کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس ہ ع + (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ
حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے کہ یاد
کرین اللہ کو وقت صبح کے آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہی نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون مین چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور
البتہ بیٹھنا میرا ساتھ اس قوم کے کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز عصر کے سے آفتاب غروب ہونے تک بہت بہتر ہی نزدیک میرے اس سے
کہ آزاد کرون چار غلام روایت کی یہ ابو داؤد نے ف ظاہر یہ ہی کہ اخیر مین بھی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سے مراد ہون
اور احتمال یہ ہی کہ مطلق ہون اور تخصیص اولاد حضرت اسمعیل کی اسلیے ہی کہ افضل عرب کے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی اولاد

میں ہیں ٭ ح ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ
کَانَتْ لَہٗ کَاَجْرِ حَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے فجر کی جماعت میں پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو آفتاب نکلنے تک پھر پڑھے دو رکعت نماز ہو گا ثواب اسکے لیے
مانند ثواب حج کے اور عمرے کے کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا پورے
حج اور عمرے کا روایت کی یہ ترمذی نے ف پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر میں رہے بیچ جگہ نماز اپنی کے اور مسجد اپنی کے کہ جسمیں نماز
پڑھی ہے پس نہیں منافی ہے اٹھنا واسطے طواف کے یا طلب علم کے یا مجلس وعظ کے مسجد میں اور اسی طرح اگر گھر میں چلا آوے اور ذکر کرتا رہے
اسکا بھی یہی ثواب ہو گا اور آفتاب نکلنے تک پھر نماز پڑھے یعنی بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر نیزے کے نماز پڑھے کہ وقت کراہت کا جاتا
رہے اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہیں اور اکثر حدیثوں میں اسکا نام صلوٰۃ ضحی بھی آیا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں ایک ہیں اول وقت
اسکا نزدیک بلند ہونے آفتاب کے ہے اور آخر وقت پہلے زوال کے اول کو اشراق کہتے ہیں اور دوسری کو چاشت اور ثواب حج کا
بسبب ادا کرنے فرائض کے ساتھ جماعت کے ہوتا ہے اور ثواب عمرہ کا بسبب ادا کرنے نفل کے ٭ ع ح **الفصل الثالث** فصل
تیسری (عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا اِمَامٌ لَّنَا یُکْنٰی اَبَا رِمْثَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ ہٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اَوْ مِثْلَ ہٰذِہِ الصَّلٰوۃِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یَقُوْمَانِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَکَانَ رَجُلٌ قَدْ شَہِدَ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ حَتّٰی رَاَیْنَا بَیَاضَ خَدَّیْہِ ثُمَّ انْفَتَلَ کَانْفِتَالِ اَبِیْ رِمْثَۃَ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَدْرَکَ مَعَہُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی
مِنَ الصَّلٰوۃِ یَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْکِبَیْہِ فَہَزَّہٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّہْلِکَ اَہْلُ الْکِتَابِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنَ صَلٰوتِہِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَصَرَہٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰہُ بِکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) روایت ہے ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو امام ہمارے نے
کہ کنیت تھی اسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نے کہ پڑھی میں نے یہ نماز یا مانند اس نماز کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو رمثہ نے اور تھے ابوبکر
اور عمر کھڑے ہوتے پہلی صف میں داہنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا تکبیر پہلی میں نماز سے
پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا داہنے اپنے اور بائیں اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی رخسارہ ان حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پھر پھرے نماز اپنی سے مانند پھرنے ابی رمثہ کے مراد رکھتا تھا نفس اپنے کو پس کھڑا ہوا وہ شخص کہ جسنے پائی تھی ساتھ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تکبیر اولی نماز سے شروع کین دو رکعتیں پس جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے عمر پس پکڑے دونوں مونڈھے اسکے پس ہلایا اسکو پھر کہا
بیٹھ اسلیے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر کہ نہ تھا درمیان نماز انکی کے فرق پس اٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اپنی پس فرمایا پہونچایا اللہ
نے تجھکو راہ حق پر اے بیٹے خطاب کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف پڑھی میں نے یہ نماز یہ اشارہ کیا ابو رمثہ نے اس نماز کی طرف کہ پڑھی تھی
ظہر یا عصر مثلاً اور یا مانند اس نماز کے یہ شک راوی ہے کہ ابو رمثہ نے ہذہ الصلوٰۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوٰۃ اور یہ جو کہا کہ پائی تھی ساتھ حضرت صلعم کے
تکبیر اولی فائدہ اس قید کا یہ ہے کہ وہ شخص مسبوق نہ تھا کہ واسطے تمام کرنے نماز کے اٹھا ہو بلکہ پہلی ہی رکعت میں ملا تھا اور واسطے ادا کرنے سنت کے اٹھ
کے اٹھا تھا اور مراد فرق سے یا توقف کرنا ہے ساتھ سلام پھیرنے کے یا جگہ بدلنی ہے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں آیا ہے کہ کیا عاجز کرتا ہے ایک تمہارے کو
جو نماز ادا کرے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنے یا بائیں ہٹ کھڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہے یا نکلنا ہے مسجد سے جیسا کہ مسلم کی روایت میں
آیا ہے سائب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وصل نہ کریں ہم نماز کو یہانتک کہ کلام کریں یا باہر نکلیں ہم اور لانا اس حدیث

کا باب الذکر بعد الصلاۃ مین ولالت کرتا ہو اسپر کہ مراد تفرق کرنے سے ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کے ہو یعنے بعد نماز فرض کے چاہیئے کہ ذکر کرے جو کہ وارد ہوا
حدیثون مین بعد اسکے اُٹھے پس یہ حدیث دلالت کرتی ہو او پر نہ وصل کرنے نفل کے ساتھ فرضون کے ﴿ ح ع (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا
اَنْ نُسَبِّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہو زید بن ثابتؓ سے کہ کہا حکم
کیے گئے ہم یہ کہ تسبیح کرین پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہین تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہین چونتیس ۳۴ بار پس دیکھا ایک شخص نے انصار مین سے
خواب مین ایک فرشتے کو پس کہا اس فرشتے نے اسکو کہ کیا حکم کیا تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تسبیح کرو پیچھے ہر نماز کے اتنی اور اتنی
کہا انصاری نے اپنے خواب مین کہ ہان کہا اس فرشتے نے کہ مقرر کرو ان تینون کلمات کو پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ بار اور داخل کرو انمین لا الٰہ الا اللہ پچیس بار
یعنے تا گنتی سو کی پوری ہو جاوے پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس عمل کرو اسی طرح روایت کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف پس کرو تم اسی طرح شاید مراد یہ ہو کہ اس طرح
بھی پڑھو اور یہ بسبب تقریر آنحضرتؐ کے ایک وجہ ذکر سے ہوا اور اگر آنحضرتؐ تقریر نہ کرتے نرا خواب حجت نہوتا ﴿ ع ﴿ (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا
حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ) اور روایت ہو
حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مین نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر لکڑیون اس ممبر کے یعنے ممبر پر فرماتے تھے جو کہ پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز
کے نہین منع کرتی اسکو داخل ہونے بہشت کے سے مگر موت اور جو پڑھے اسکو اسوقت کہ جاوے خوابگاہ اپنی مین امن دیتا ہو اسکو اللہ اسکے
گھر پر اور اسکے ہمسایہ کو یعنے جو گھر کہ اسکے گھر سے ملے ہوئے ہین اور کتنے گھر گرد اسکے یعنے اگرچہ اسکے گھر سے نہ ملے ہوئے ہون روایت کی بیہقی
نے شعب الایمان مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہو ف اول مضمون حدیث کے پر ظاہر مین ایک اشکال وارد ہوتا ہو کہ موت مانع دخول
جنت کی نہین ہو بلکہ پہونچانے والی ہو جنت مین ظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ یون کہتے الا الحیوۃ اسلیے کہ حیات مانع دخول جنت کی ہو کہ اس عالم مین آدمی
پابند اسکا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ موت پردہ ہو درمیان اسکے اور درمیان دخول جنت کے پس جب آئی موت اور ہو چکی حاصل ہوتا ہو دخول جنت کا
کذا ذکر الطیبی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد موت سے ہونا بندہ کا قبر مین ہو پہلے اُٹھنے کے جب اُٹھیگا قبر سے جاویگا بہشت مین بلا توقف اور یہ حدیث
اگرچہ ضعیف ہو لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہو اور اول جملہ حدیث کا نسائی اور ابن حبان اور طبرانی نے بھی روایت
کیا ہو اور ایک روایت مین قل ہو اللہ بھی اسکے ساتھ پڑھنی آئی ہو ﴿ ح ع ﴿ (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكَ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَّفْضُلُهٗ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْكَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہو عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے پہلے پھرنے سے جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پانون اپنے کے نماز مغرب اور صبح

سے یعنے جسطرح تشہد کے لیے بیٹھتا ہو اسی ہیئت پر پڑھے بعد مغرب اور صبح کے یہ کلمہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہو نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہو بادشاہت اور اُسی کے لیے ہو تعریف اُسی کے ہاتھ میں ہو بھلائی وہ زندہ کرتا ہو اور مارتا ہو اور وہ ہر چیز پر قادر ہو دس بار لکھی جاتی ہو واسطے اُسکے ساتھ ہر ایک کے دس نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اس سے دس برائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اُسکے دس درجے اور ہوتے ہیں یہ کلمات واسطے اُسکے امان ہر بری چیز سے اور پناہ شیطان راندے ہوے سے اور نہیں پہونچتا واسطے کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کرے اُسکو یعنے بسبب توفیق استغفار یا مغفرت پروردگار کے مگر شرک یعنے اگر شرک کریگا نہیں بخشا جائیگا اور ہوگا بہترین لوگون کا از روے عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اُس سے یعنے زیادہ کہے اُس چیز سے کہ کہا اُسنے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اُسکے ابوذر سے تا قول اُنکے الا الشرک اور نہیں ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ وعن عمر بن الخطاب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم کثیرۃ واسرعوا الرجعۃ فقال رجل منا لم نخرج ما راینا بعثا اسرع رجعۃ ولا افضل غنیمۃ من ہذا البعث فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی قوم افضل غنیمۃ وافضل رجعۃ قوما شہدوا صلوٰۃ الصبح ثم جلسوا یذکرون اللہ حتی طلعت الشمس فاولئک اسرع رجعۃ وافضل غنیمۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وحماد بن ابی حمید الراوی ہو ضعیف فی الحدیث) اور روایت ہو عمر بن الخطابؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجی فوج طرف ملک نجد کے پس غنیمت لائے غنیمت بہت اور جلدی کی اُنھون نے پھرنے مین یعنے طرف مدینہ کے پس کہا ایک شخص نے ہم مین سے کہ نہ نکلا تھا نہیں دیکھی ہمنے کوئی فوج کہ جلد ہو پھرنے مین اور زیادہ ہو غنیمت مین اس فوج سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو پھرنے مین مراد رکھتا ہون مین وہ قوم کہ حاضر ہوے نماز صبح مین پھر بیٹھے یاد کرتے رہے اللہ کو یہان تک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ ہین بہت جلدی پھرنے مین اور زیادہ غنیمت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہو حدیث کے نقل کرنے مین ف یعنے اُن لوگون کو متاع دنیا ہاتھ لگی اور وہ فانی ہو اور اُنکو ملا تھوڑی سی دیر مین بہت سا ثواب عقبیٰ کا اور وہ باقی ہو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنے جو کچھ تمھارے پاس ہو فانی ہو اور جو اللہ کے پاس ہو باقی ہو پس یہ ہوے افضل اُن سے غنیمت مین اور پھرے جلدی اُن سے ٭ ع ٭ باب

مالایجوز من العمل فی الصلوٰۃ ومایباح منہ

باب ہو بیچ بیان اُس چیز کے کہ نہیں جائز کرنا اُسکا نماز مین اور اُس چیز کے کہ جائز ہو نماز مین ف یعنے اس باب مین مکروہات اور محرمات اور مفسدات اور مباحات نماز کے مذکور ہین ٭ ع ٭

الفصل الاول فصل پہلی

عن معاویۃ بن الحکم قال بینا انا اصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارہم فقلت واثکل امیاہ ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیہم علی افخاذہم فلما رایتہم یصمتوننی لکنی سکت فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبابی ہو وامی ما رایت معلما قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ فواللہ ما کہرنی ولا ضربنی ولا شتمنی قال ان ہذہ الصلوٰۃ لا یصلح فیہا شیء من کلام الناس انما ہی التسبیح والتکبیر وقراءۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بجاہلیۃ وقد جاءنا اللہ بالاسلام وان منا رجالا یاتون الکہان قال فلا تاتہم قلت ومنا رجال یتطیرون قال ذاک شیء یجدونہ فی صدورہم فلا یصدنہم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک رواہ مسلم قولہ لکنی سکت کذا وجدت فی صحیح مسلم وکتاب الحمیدی وصحح فی جامع الاصول بلفظۃ کذا فوق لکنی) روایت ہو معاویہ بن الحکم سے کہا اُسوقت کہ مین نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں چھینکا ایک شخص نے قوم مین سے پس کہا مین نے یرحمک اللہ پس گھورا مجھکو قوم نے ساتھ آنکھون اپنی کے یعنے اسلیے کہ نماز مین ہوکر جواب چھینک کا دینا ہو پس کہا

مین نے یعنے دل مین گم کیجیو مجھکو مان تیری کیا ہو حال تمہارا کہ دیکھتے ہو طرف میرے پس شروع کیا قوم نے کہ مارتے تھے ہاتھ اپنے رانون اپنی پر یعنے واسطے چپ کرنے اور تعجب کرنے کے پس جب دیکھا مین نے اُنکو کہ چپ کرتے ہین مجھکو غصہ ہوا مین یعنے بسبب نہ جاننے برائی اُس فعل کے لیکن چپ رہا مین پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا اُنکے اور مان میری نہین دیکھا مین نے کسی سکھلانے والے کو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت اچھا ہو سکھلانے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس قسم ہو اللہ کی نہ ڈانٹا مجھکو اور نہ مارا مجھکو اور نہ برا کہا مجھکو فرمایا تحقیق یہ نماز نہین لائق ہو اسمین کوئی چیز باتون آدمیون کی سے سوائے اسکے نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہو اور پڑھنا قرآن کا ہو یا مانند اسکے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے راوی کو شک ہوا ہو کہ الفاظ حدیث کے حضرت صلعم نے یون ہی فرمائے یا اور طرح مانند اسکے اور کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نومسلم ہون یعنے نہین جانتا مین اب تک سب احکام دین کے اور تحقیق دیا اللہ نے ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ آتے ہین کاہنون پاس فرمایا حضرت صلعم نے پس مت جاتو اُنکے پاس کہا مین نے اور ہم مین سے کتنے شخص لیتے ہین شگون بد فرمایا یہ ایک چیز ہو کہ پاتے ہین اُسکو اپنے دلون مین یعنے یہ وہم ہو کہ پیدا ہوا ہو نفسون اُنکی سے نہین تاثیر اُسکو نفع اور ضرر مین پس باز نہ رکھے اُنکو یعنے کام کرنے سے باز نہ رہین اس وہم سے کہا معاویہ نے کہ کہا مین نے اور ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ خط کھینچتے ہین یعنے جیسے رمال خط کھینچکر احکام اور احوال غیب کے بتاتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے تھے پس جو شخص کہ موافق ہو خط اُسکا اُسی پیغمبر کے پس وہ پہونچتا ہو اُس بات کو روایت کی یہ مسلم نے کہا مؤلف نے کہ قول اُسکا لکنی سکت اسی طرح پایا مین نے صحیح مسلم مین اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہو یہ لفظ لکنی سکتُّ کا جامع الاصول مین ساتھ لکھنے لفظ کذا کے اوپر لکنی کے ف گم کیجیو مجھکو مان تیری یہ لفظ عرب مین وقت تعجب کے اور بعید جاننے ایک امر کے استعمال کرتے ہین اور ظاہر یہ ہو کہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو گا معاویہ نے اُسکے جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اس سے معلوم ہوا کہ چھینک کے جواب مین یرحمک اللہ کہنا حرام ہو نماز مین اور مفسد نماز کا ہو اور حضرت صلعم نے اُس شخص کو نماز کے پھیرنے کا حکم اسلیے نہ کیا کہ وہ جاہل تھا اور نہ سنا تھا کہ کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب کہے نمازی یرحمک اللہ باطل ہوتی ہو نماز اُسکی اسلیے کہ خطاب کیا اُسکو اور اگر کہے یرحمہ اللہ نہین باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نے اگر کہے اپنے نفس کے لیے یرحمک اللہ نہین فاسد ہوتی ہو جیسے یرحمنی اللہ کہنے مین نہین فاسد ہوتی اور نہین لائق ہو اسمین باتون آدمی کی سے یہ اسلیے فرمایا کہ تا نکل جاوے اس سے تسبیح اور ذکر کہ یہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتھ اُنکے خطاب کرنا لوگون کو اور سمجھانا اُنکو اور مراد باتون آدمیون کی سے وہ کلام ہو کہ خطاب کرین ساتھ اُسکے لوگون کو اور مانگ سکین اُسکو لوگون سے لکھا ہو فقہا نے کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے سے کوئی پوچھے کہ کس جنس کا ہو مال تیرا اور وہ کہے الخیل والبغال والحمیر یا ایک نماز پڑھنے والے کے آگے کتاب دھری ہو اور ایک شخص یحیی نامے کھڑا ہو اور اُسنے یا یحیی خذ الکتاب یعنے اے یحیی لے کتاب پس دونون اگرچہ آیتین قرآن کی ہین لیکن از بسکہ بقصد خطاب کے پڑھین فاسد ہو گئی نماز اور اگر ارادہ قرأت کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کاہن عرب مین اُنکو کہتے تھے کہ وہ ساتھ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کے مناسبت رکھتے تھے اور شیاطین خبرین سچ اور جھوٹ اُنکو کہہ جاتے تھے اور وہ دعوی علم غیب کا کرکے لوگون کو خبرین دیتے تھے پس اُنکے پاس جانے سے منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہو فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی جاوے اپنے عراف کے پاس یا کاہن کے پاس پس سچ مانے اُنکے کہنے کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتھ اُس چیز کے کہ اُتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنے قرآن یہ امام احمد نے روایت کی ہو ساتھ سند صحیح کے ابوہریرہ سے اور معنی کاہن کے تو معلوم ہوئے اور عراف اُسکو کہتے ہین کہ بیان کرتا ہو سرقہ چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کھینچتے تھے یعنے

حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام اور اس عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ علم رمل جائز ہے بلکہ یہ تعلیق بالمحال ہے کہا خطابی نے کہ حضرت صلعم نے
فمن وافق خطہ از راہ زجر کے فرمایا ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں موافق ہو سکتا خط کسی کا ساتھ خط اس نبی کے اسلیے کہ خط انکا معجزہ تھا انتہیٰ اور موافقت
خط کی غیر معلوم ہے اسلیے کہ نہیں معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سے یا نص سے کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی رمال جیسے خط کھینچتے
ہیں کیونکر معلوم ہو کہ وہ نبی بھی اسی طرح کھینچتے تھے اسکو ثابت کرنا نص سے یا تواتر سے چاہیے اور یہ محال ہے پس جب اتفاق اسکے نہوا تو کرنا بھی اسکو
درست نہوا اور اشکال تکبیر کی اور اور اعمال کہ اس قبیل کے ہیں نزدیک علماے متقدمین اور مشائخ محققین کے یہی حکم رکھتے ہیں اور اخیر
عبارت کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہے جو چاہتے ہیں کہ اوپر ایک لفظ کے مظنہ عدم صحت کا رکھتا ہے نشان صحت کا رکھیں تو لفظ کذا کا
اسپر لکھتے ہیں جیسے کہ صاد یا صح لکھتے ہیں حاصل یہ کہ لفظ لکنی کا ثابت ہے اصول [illegible] اور ساقط ہے مصابیح میں پس بمظنہ عدم صحت کا اسپر نکرنا چاہیے
کہ جامع الاصول میں لفظ کذا لکھکر تصحیح اسکی کر دی ہے کہ اصول میں یون ہی ہے ۱۲ ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِي الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْكَ فِي الصَّلٰوۃِ فَتَرُدُّ
عَلَیْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
وہ ہوتے نماز میں پس جواب دیتے ہمکو پس جبکہ پھر کر آئے ہم نجاشی کے پاس سے سلام کیا ہمنے انپر پس نہ جواب دیا ہمکو پس کہا ہمنے اے رسول خدا
کے تھے ہم سلام کرتے آپ پر نماز میں پس جواب دیتے تھے آپ ہمکو یعنی اب آپنے جواب کیون نہ دیا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق نماز میں البتہ شغل ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نجاشی بادشاہ حبشہ کا اور پیرو دین نصاریٰ کے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت کا حق ہونا توریت اور انجیل اور غیرہما سے معلوم کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لایا تھا اور ۹ھ ہجری میں انتقال اسکا
ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ کھڑے ہو کر غائبانہ اسکے جنازے کی نماز پڑھی پس وہ ازبسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
عقیدت نہایت رکھتا تھا صحابہ نے جب کفار کے ہاتھ سے ایذا مکہ میں پائی تو اسکے ملک میں اکثر صحابہ گئے اسنے صحابہ کے آنے کو غنیمت
جانکر خوب خدمت گزاری کی جب صحابہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنی کہ ہجرت کر کے مدینہ میں رونق افزا ہوئے ہیں وہ بھی حاضر ہوئے
پس اسوقت کا حال ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اسی قافلہ میں تھا موافق پہلی عادت کے میں نے سلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا اور نماز کے بعد فرمایا کہ نماز میں شغل ہے یعنی شغل پڑھنے قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور سنا جانتا کام ہے
وہ مانع ہے کلام کرنے سے ساتھ آدمیون کے پس اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز میں حرام ہے اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ
اگر جواب سلام کا ہاتھ سے یا سر سے دے یا کوئی اس سے کچھ طلب کرے پس وہ اشارہ کرے سر سے یا آنکھون سے ہان کا یا نا کا نہیں فاسد ہوتی
نماز اسکی لیکن مکروہ ہوتی ہے ۱۲ ع ح (وَعَنْ مُعَیْقِیْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ یُسَوِّي التُّرَابَ حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا
فَوَاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے معیقیبؓ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ پوچھا اسنے حال نفس اپنے کا کہ
میں برابر کرتا ہون بیچ نماز میں مٹی کو سجدہ کی جگہ میں فرمایا یعنی اسکے جواب میں اگر ہو تو کرنیوالا ضرور میں کر ایکبار روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف شرح منیہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے کنکر سجدے کے آگے سے ہٹانے مگر جو سجدہ نہ کر سکے بسبب نشیب و فراز کے تو برابر کر لے ایکبار یا دوبار زیادہ
اس سے نہ کرے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِيْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے پہلو پر نماز میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ ھُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطٰنُ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے
کہ کہا پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اِدھر اُدھر دیکھنے سے نماز مین پس فرمایا کہ وہ اُچک لینا ہی کہ اُچک لیتا ہی اُسکو شیطان نماز بندے
کی سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے اِدھر اُدھر دیکھنے سے شیطان اُچک لیتا ہی نماز بندے کی سے کمال اُسکا اور مراد اِدھر اُدھر
دیکھنے سے یہ ہی کہ گردن پھیر کے اِدھر اُدھر دیکھے اسطرح کہ منھ قبلہ کی طرف سے پھر جاوے پس یہ مکروہ ہی اور اگر اسطرح دیکھے کہ سینہ بھی بالکل قبلہ
سے پھر جاوے نماز فاسد ہوتی ہی اور گنکھیون سے اِدھر اُدھر دیکھے تو نہین فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہی لیکن خلاف اولی ہی ۱۲ ح ع (وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِھِمْ اَبْصَارَھُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُھُمْ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ باز رہین لوگ اُٹھانے نگاہ اپنی کے سے وقت دعا کے
نماز مین طرف آسمان کے یا اُچکی جاوینگی آنکھین انکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے چاہیے کہ باز آوین اُٹھانے نگاہ کے سے والا اُچکی جاوینگی
آنکھین انکی اور نماز مین مطلق نظر اوپر اُٹھانی مکروہ ہی خصوصًا وقت دعا کے اسلیے کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ اللہ تعالی کے لیے مکان معین ہی اور پروردگار پاک
ہی مکانیت سے اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے تھے نماز مین نظر اپنی جب نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ
خَاشِعُوْنَ پست کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور خارج نماز سے وقت دعا کے نگاہ اوپر اُٹھانے مین اختلاف ہی بعضے مکروہ کہتے
ہین بعضے جائز صحیح یہ ہی کہ نہ اُٹھاوے ۱۲ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ
عَلٰی عَاتِقِہٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَھَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ امامت
کرتے تھے لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کی ہوتی اوپر مونڈھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ رکوع کرتے بٹھا دیتے یعنے ساتھ
اشارے کے اور جسوقت کہ اُٹھتے سجدے سے اُٹھا لیتے اُسکو اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے تھے خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کے انکی بیٹی تھین امامہ اور اسپر ایک شبہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اُٹھانا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکھنا زمین پر اور پھر اُٹھانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بھی ہو مکروہ تو ضرور ہوگا پس خطابی کہتا ہی کہ اُٹھانا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا امامہ کو قصدًا نہ تھا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتی تھین نماز مین بھی آنکر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے چمٹ جاتی تھین اور کندھے پر چڑھ بیٹھتین اور وقت رکوع کے کندھے شریف سے گر پڑتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنے اُتار دیتے
تھے پس اُٹھانا اور اُتارنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہوا اور نسبت کرنا ان فعلون کا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاز ہی پس حاجت
نہین ہی اسکی کہ کہین کہ یہ فعل کثیر تھا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کہ پے در پے ہوا اور یہ ایسا نہ تھا یا توجیہ اسکی یہ ہی کہ یہ حالت پہلے حرام ہونے فعل کثیر سے تھی
یا یہ مخصوص ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی واللہ اعلم ۱۲ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ
اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ
مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ ھَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَضْحَکُ مِنْہُ) اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جمائی لے
ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جہتک کہ ہو سکے پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہی یعنے منھ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری
کے ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جہتک کہ ہو سکے اور نہ کہے لفظ ہا کا یعنے جیسے جمائی کے
وقت بے اختیار یہ لفظ کبھی منھ سے نکل جاتا ہی سواے اسکے نہین کہ یہ شیطان سے ہی ہنستا ہی وہ اس سے **ف** جمائی بسبب پیٹ بھرنے

اور کدورت حواس اور ثقل بدن کے ہوتی ہے اور باعث کسل کی ہے عبادت مین اسلیے اسکو نسبت شیطان کی طرف کیا جاتی یعنے مین منھ مین گھس جاتا ہے یعنے ایسی حالت مین ہنسانا اور باز رکھنا عبادت سے خوب اسکو میسر ہوتا ہے اور ہنسنے سے اسکے یہ مراد ہے کہ خوش ہوتا ہے ایسی حالت دیکھکر کہ یہ باعث کسل کی ہے عبادت مین پس فرمایا کہ جہانتک ہوسکے روکے اسکو اور منھ بند کرے اور طور منھ بند کرنے کا یہ ہے کہ ہونٹ نیچے اور نیچے کا ہونٹ دانتون مین پکڑے یا پشت بائین ہاتھ کی منھ پر رکھے ﴿ح﴾ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تفلت البارحۃ لیقطع علی صلاتی فامکننی اللہ منہ فاخذتہ فاردت ان اربطہ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم فذکرت دعوۃ اخی سلیمن رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددتہ خاسئا متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک دیو جنون مین سے یعنے شیطان سرکش چھٹ آیا آجکی رات تاکہ توڑے مجھپر نماز میری پس قدرت دی مجھکو اللہ نے اسپر پس پکڑا مین نے اسکو پس ارادہ کیا مین نے یہ کہ باندھ رکھون اسکو ایک ستون سے ستونون مسجد کے سے یعنے مسجد نبوی کے سے تاکہ دیکھو طرف اسکے سب پس یاد کی مین نے دعا بھائی اپنے سلیمان کی اے رب بخش میرے لیے ملک کہ نہ لائق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے پس ہانکا مین نے اسکو خوار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چھٹ آیا یعنے جنون مین سے کہ بند کیا ہے انکو حضرت سلیمانؑ نے یعنے جزائر وغیرہ مین اور تاکہ توڑے مجھپر نماز میری یعنے وسوسے ڈالکر کمال نماز میری کا کھودے اور مراد ملک سے مسخر کرنا جن اور شیاطین کا اور تصرف کرنا انمین ہے از بسکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی اور یہ ملک خاص اپنے ہی لیے چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ اظہار اپنے تصرف کا انمین کرین اور کارخانہ ملک سلیمانؑ کا توڑین والا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اس سے تھی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ چھونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہین ﴿ح ع﴾ (وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نابہ شیء فی صلاتہ فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایۃ قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء متفق علیہ) اور روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درپیش آوے اسکو کچھ نماز مین پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوائے اسکے نہین کہ دستک مارنی واسطے عورتون کے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردون کے اور دستک مارنی واسطے عورتون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف درپیش آوے کچھ یعنے جیسے کہ نماز گذرین پڑھتا ہے اور اسکو کسی نے پکارا یا اذن مانگی گھر مین آنے کے لیے اور وہ جانتا نہین کہ یہ نماز مین ہے تو اس صورت مین مرد کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردے اور عورت دستک بجاوے اسلیے کہ اسکی آواز بھی عورت ہے اور دستک یون بجاوے کہ ہتھیلی داہنے ہاتھ کی بائین ہاتھ کی پشت پر مارے اور ہتھیلی ہتھیلی پر نہ مارے جیسے کہ گانے والی مارتی ہین اگر اسطرح ماریگی تو نماز فاسد ہوجاویگی

﴿ح﴾ الفصل الثانی فصل دوسری (عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی الصلوۃ قبل ان ناتی ارض الحبشۃ فیرد علینا فلما رجعنا من ارض الحبشۃ اتیتہ فوجدتہ یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی اذا قضی صلوتہ قال ان اللہ یحدث من امرہ ما یشاء وان مما احدث ان لا تتکلموا فی الصلوۃ فرد علی السلام وقال انما الصلوۃ لقراءۃ القرآن وذکر اللہ فاذا کنت فیہا فلیکن ذلک شانک رواہ ابوداؤد) روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے نماز مین پہلے اس سے کہ آوین ہم زمین حبشہ کی مین پس جواب سلام کا دیتے ہمکو پھر جب کہ پھر کر آئے ہم زمین حبشہ کی سے آیا مین ان پاس پس پایا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے پس سلام کیا مین نے اوپر پس نہ جواب دیا مجھکو یہانتک کہ جسوقت پڑھ چکے نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے حکم اپنے سے جو چاہتا ہے اور تحقیق اس چیز سے کہ ظاہر کیا یہ ہے کہ نہ بولا کرو نماز مین پھر جواب دیا مجھے سلام کا اور فرمایا سوا اسکے نہین کہ نماز

واسطے پڑھنے قرآن کے اور ذکر خدا کے ہے پس جس وقت کہ ہووے تو نماز میں لیکن چاہیے کہ ہووے یہ حال تیرا بیچ پڑھنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت
کی یہ ابوداؤد نے ف کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے جواب دینا سلام کا بعد فراغ کے نماز سے اور اسی طرح اگر پاخانہ
پھرتا ہو یا قرآن پڑھتا ہو اور کوئی سلام کرے تو مستحب ہے بعد فارغ ہونے کے جواب دینا اسکے سلام کا ع ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ
كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ
نَحْوَهُ وَعِوَضَ بِلَالٍ صُهَيْبٌ﴾ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے بلالؓ کے کسطرح تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے صحابیوں
کو جس وقت کہ سلام کرتے آپ پر اور وہ ہوتے نماز میں کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت نسائی کے
مانند اسکے اور بدلے بلال کے صہیب ہے یعنے ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ صہیب سے
پوچھا ف اشارہ اسطرح کرتے تھے کہ پنجہ ہاتھ کا کھولکر ہتھیلی زمین کی طرف کرتے جیسا کہ حدیث ابوداؤد وغیرہ کی میں آیا ہے اور کبھی اکتفا کرتے
ساتھ اشارہ انگلی کے فتاوی ظہیریہ میں ہے کہ اگر اشارہ کرے سلام کے جواب میں ساتھ سر کے یا ہاتھ کے یا انگلی کے نہیں فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ
میں ہے کہ سر یا ہاتھ سے اگر جواب سلام کا دیوے فاسد ہوتی ہے نماز اور شرح منیہ میں ہے کہ مکروہ ہے یہ کہ جواب سلام کا دے مصلی ساتھ اشارے ہاتھ کے
یا سر کے پس اس حدیث کو حمل اسپر کرینگے کہ یہ اشارے سے جواب دینا پہلے نسخ ہونے کلام کے سے نماز میں تھا جب کلام کرنا نماز میں منسوخ ہوا
جواب دینا زبان سے اور اشارے سے بھی منع ہوا اسلیے کہ اشارہ بھی بیچ معنی کلام کے ہے شرح ع ﴿وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ﴾ اور روایت ہے رفاعہ بن رافعؓ سے
کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھینکا میں نے پھر کہا میں نے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ
یعنے خالص بابرکت اور برکت کی گئی اسپر جیسے کہ دوست رکھتا ہے رب ہمارا اور پسند کرتا ہے یعنے تعریف پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پھرے پس فرمایا کون ہے کلام کرنیوالا نماز میں پس نہ بولا کوئی یعنے اس ڈر سے کہ غصہ نہ کریں پھر فرمائی یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمائی یہ
تیسری بار پس کہا رفاعہ نے میں ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری ہاتھ
اسکے میں ہے البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمہ کے لیجانے کے لیے کئی اوپر تیس فرشتے کہ کون سا انمیں سے لیجاوے اسکو روایت کی یہ ترمذی اور
ابوداؤد اور نسائی نے ف کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے حمد کرنی نماز میں واسطے چھینکنے والے کے لیکن اولی یہ ہے
کہ حمد دل میں کرے یا سکوت کرے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسے کہ شرح منیہ میں ہے ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي أُخْرٰى لَهُ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيهِ﴾ اور روایت
ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی لینی یعنے نماز میں شیطان سے ہے پس جس وقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ روکے
اسکو جہانتک کہ ہوسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کے ہے پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ اپنے پر ف شیطان
سے ہے اسلیے کہ باعث کسل اور غنودگی اور سستی کی ہے اور شیطان ان چیزوں سے خوش ہوتا ہے ع ﴿وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ

وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے کعب بن عجرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرے ایک تم میں سے پس اچھا کرے وضو اپنا پھر نکلے قصد کرکے طرف مسجد کے پس نہ تشبیک کرے درمیان انگلیوں اپنی کے اسلیے کہ تحقیق وہ نماز میں ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف اچھا وضو کرے یعنے ساتھ آداب اور شرائط وضو کے کرے اور لکھا ہے علما نے کہ جسقدر توجہ اور حضور وضو میں حاصل ہوگا اسی قدر نماز میں بھی ہوگا اور تشبیک نہ کرے یعنے انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے اسلیے کہ جب بہ نیت نماز کے جاتا ہے تو گویا نماز ہی میں ہوتا ہے اور تشبیک نماز میں ممنوع ہے اسلیے کہ منافی ہے خشوع اور خضوع کے پس راہ میں بھی ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز میں ممنوع ہے راہ میں بھی نہ کرنی چاہیے اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ بندے کو چاہیے کہ نماز کی راہ میں ساتھ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کے جاوے اور بخاری نے صحیح بخاری میں ایک باب عقد کیا ہے واسطے تشبیک کے مسجد میں اور اسمیں دو حدیثیں لایا ہے کہ دلالت کرتی ہیں اسکے جواز پر پس علما نے لکھا ہے کہ نہی اس صورت میں ہے کہ بطریق کھیلنے کے ہو اور جائز ہے بطریق تمثیل کے یا ممکن ہے کہ حمل کریں اسکو کہ پہلے نہی سے تھی ۔ ح ط (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے اللہ عزوجل والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اس حالت میں کہ وہ نماز میں ہوتا ہے جب تک کہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا یعنے گردن پھیر کر پس جبکہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ بھی اس سے منھ پھیر لیتا ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف کہا ابن ملک نے کہ مراد منھ پھیرنے سے کم دینا ثواب کا ہے اور ترمذی حدیث انس سے لایا ہے اور تصحیح کی ہے کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ نماز میں متوجہ ہوتا ہے اسپر پروردگار تعالی ساتھ ذات بزرگ اپنی کے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے اور غیر کی طرف دیکھتا ہے بندہ تو فرماتا ہے اللہ تعالی کہ اے ابن آدم کسکی طرف دیکھتا ہے میرے لیے کوئی ہے بہتر مجھسے کہ اسکی طرف دیکھتا ہے منھ اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو پھر حق جل وعلی اسی طرح فرماتا ہے اور جب تیسری بار دیکھتا ہے تو پھیر لیتا ہے حق تعالی اپنا روے مبارک اس سے ۔ ح ع (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہ سجدہ کرتا ہے تو روایت کی یہ بیہقی نے سنن کبیر میں طریق حسن سے انس سے کہ مرفوع کیا ہے اسکو ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ مستحب ہے نظر رکھنی سجدہ کی جگہ ساری نماز میں اور یہی ہے عمل شافعیہ کا ولیکن طیبی نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قیام میں نظر سجدے کی جگہ رکھے اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدے میں ناک کی طرف اور التحیات میں گود کی طرف اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا ساتھ زیادتی اسکے کہ سلام میں کندھوں پر نظر رکھے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ حرم شریف میں نظر کعبہ پر رکھے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنکھ بند کرنی نماز میں مکروہ ہے اور اصل مشکوٰۃ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے کسی شارح نے یہ عبارت ملا دی ہے البیہقی آخر تک ۔ ح ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے بچ تو ادھر ادھر دیکھنے سے نماز میں اسلیے کہ ادھر ادھر دیکھنا نماز میں یعنے گردن پھیر کر سبب ہے ہلاکی کا پس اگر ہو ضرور تو نفلوں میں نہ فرضوں میں روایت کی یہ ترمذی نے ف سبب ہلاکی کا ہے یعنے آخرت میں اسلیے کہ اطاعت شیطان کی ہے پس اگر ہو ضرور یعنے اگر راضی ہوتا ہے ساتھ نقصان نماز کے اور فوت ہونے کمال کے پس نماز نفل میں کرے کہ کار اسکا بہ نسبت فرض کے سہل ہے نہ نماز فرض میں کہ اہتمام کامل کرنے اسکے کا ضرور ہے اور حقیقت میں نقصان نفلوں کا باعث نقصان فرضوں کا ہے اسلیے کہ نوافل مکملات فرائض کی ہیں پس غرض اس سے

یہ نہین ہی کہ نفلون مین ادھر اُدھر دیکھنا مکروہ نہین ہی بلکہ رغبت دلائی اسپر کہ فرضون مین یہ فعل نہ کرے خوب احتیاط کرے اسمین اور ظاہر تر یہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کراہت اس فعل کی نفلون مین کم ہی بہ نسبت فرضون کے ۞ ح ع (وعن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلوۃ یمینا وشمالا ولا یلوی عنقہ خلف ظہرہ رواہ الترمذی والنسائی) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کنکھیون سے دیکھتے نماز مین داہنے اور بائین اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے

ف اس طرح دیکھنا اسلیے تھا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ یہ نماز کو باطل نہین کرتا یا واسطے دیکھنے احوال مقتدیون کے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ گردن پھیرنا اگر دن کا ہی نہ کنکھیون سے دیکھنا اگرچہ ترک اولی ہی ۞ ح ۞ (وعن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ رفعہ قال العطاس والنعاس والتثاؤب فی الصلوۃ والحیض والقیء والرعاف من الشیطان رواہ الترمذی) اور روایت ہی عدی بن ثابت سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی عدی کے دادا سے کہ اُسنے پہونچائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی لینی نماز مین اور حیض آنا اور قی اور نکسیر پھوٹنی شیطان سے ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے یہ سب چیزین کہ نماز مین واقع ہون شیطان سے ہین یعنے خوش ہوتا ہی اُن چیزون سے اور مراد چھینکنے سے چھینکنا بکثرت ہی پس یہ نہین منافی ہی اُس حدیث کے کہ اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اسلیے کہ مراد اس سے چھینکنا معتدل ہی اور چھینکنا معتدل یہ ہی کہ تین سے کم ہوا اور ظاہر وجہ تطبیق دونون حدیثون کی یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی چھینکنے کو خارج نماز کے اور چھینکنا کہ مکروہ ہی اندر نماز کے ہی اور ان چیزون سے شیطان خوش اسلیے ہوتا ہی کہ چھینکنا مانع قرأت اور حضور کا ہی اور اونگھ اور جمائی باعث کسل اور سستی کی ہین عبادت مین اور حیض اور قی اور نکسیر مفسد نماز کی ہین اور پہلی تین چیزون کے بعد لفظ فی الصلوۃ کا ذکر کر کے جدا کر دیا اُنکو تین چیزون اخیر سے اسلیے کہ تین چیزین اخیر کی مفسد نماز کی ہین بخلاف تین چیزون پہلی کے کہ وہ مفسد نہین ۞ ح ۞ (وعن مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل یعنے یبکی وفی روایۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز الرحی من البکاء رواہ احمد وروی النسائی الروایۃ الاولی وابو داؤد الثانیۃ) اور روایت ہی مطرفؒ بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس حالت مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور اُنکے اندر سے آواز آتی تھی مانند آواز جوش کرنے دیگ کے یعنے روتے تھے اور ایک روایت مین ہی کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے اور سینہ اُنکے مین آواز تھی مانند آواز چکی کے رونے سے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی نسائی نے روایت پہلی اور ابو داؤد نے دوسری ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز باطل نہین ہوتی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر آہ کرے یا آہ کھینچے یا آواز سے روے اگر یاد کرنے بہشت اور دوزخ سے ہی نہین ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سے ہی ٹوٹ جاتی ہی ۞ ح (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلوۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجہہ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہووے ایک تمھارا طرف نماز کے پس نہ دور کرے ہاتھ سے کنکری کو پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہی اُسکے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف رحمت سامنے ہوتی ہی پس نہین لائق ہی کہ اس مقام مین بے ادبی کرے اور کھیلے ساتھ کنکری کے تا پاوے انوار فضل و رحمت کے سے محروم نہووے ۞ ح (وعن ام سلمۃ قالت رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجہک رواہ الترمذی) اور روایت ہی ام سلمہ

سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اُسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پھونک مارتا یعنے زمین پر تا منہ گرد مین نہ بھرے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے افلح خاک آلودہ کر منہ اپنے کو روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے پھونک نہ مار تا منہ خاک آلودہ ہووے کہ یہ قریب تر ہے طرف عاجزی کے اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہے اسمین ہ ع ہ (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاختصار فی الصلوۃ راحۃ اہل النار رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھنے نماز مین یہ صورت ہے راحت دوزخیون کی روایت کی یہ شرح السنہ مین ف یعنے دوزخی رنج اٹھاوینگے بسبب بہت کھڑے رہنے کے محشر مین پس آرام طلب کرینگے ساتھ ہاتھ رکھنے کے پہلو پر پس حالت نماز مین اسطرح کھڑے ہونے کو منع فرمایا تا مشابہت ساتھ دوزخیون کے نہو ہ ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوۃ الحیۃ والعقرب رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی معناہ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مار دو دو کالون کو نماز مین مراد دو کالون سے سانپ اور بچھو مین روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور نسائی نے معنی اسکے ف کہا ابن ملک نے کہ جائز ہے مارنا انکا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کے نہ زیادہ اس سے اسلیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہے نماز کو اور شرح منیہ مین لکھا ہے کہ کہا بعض مشایخ نے کہ یہ اُس صورت مین ہے کہ نہ محتاج ہو طرف بہت چلنے کے یعنے تین قدم پے درپے رکھنے کے اور نہ طرف کام بہت کے یعنے تین چوٹون پے درپے کے پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا بہت فاسد ہو جائیگی نماز اسلیے کہ یہ عمل کثیر ہے ذکر کیا یہ سروجی نے مبسوط مین پھر کہا اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہ فرق کیا جاوے اسمین اسلیے کہ یہ رخصت ہے مانند چلنے کے بیچ پیش آنے حدث کے اور صحیح تر یہ ہے کہ نماز اسمین فاسد ہو جاتی ہے لیکن مباح ہے فاسد کرنا اسکا بسبب عذر کے جیسے کہ مباح ہے واسطے فریادرسی کسی مظلوم کے یا واسطے بچانے کسی کے ہلاک سے جیسے کہ کوئی گرا پڑتا ہے چھت سے یا جلا جاتا ہے یا ڈوبا جاتا ہے تو توڑے نماز اور بچاوے انکو اور اسی طرح جب خوف ہو ضائع ہونے ایک چیز کا کہ اُسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اُسکی ایک درہم ہو تو جائز ہے کہ نماز توڑ ڈالے اور لے لے وہ چیز اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جائز ہے ہر طرح کے سانپ کو مارنا تخصیص کالے ہی کی نہین اور حدیث مین قید کالے کی تغلیباً ہے ہ ع ہ (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکرت ان الباب کان فی القبلۃ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وروی النسائی نحوہ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے نفل اور دروازہ ہوتا انپر بند پس مین آتی اور کھلواتی پس چلتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کھول دیتے میرے لیے پھر پھرتے طرف نماز کی جگہ اپنی کے اور ذکر کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ دروازہ تھا جانب قبلہ کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے ف دروازہ تھا جانب قبلہ کے یعنے دروازہ کھولنے کے لیے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو قبلہ سے منہ نہ پھرتا تھا اسلیے کہ سامنے تھا قبلہ اور مصلے پر پھر جو آتے تو پچھلے پانون ہٹ کر آتے تا پشت بہ قبلہ نہون اور لکھا ہے علما نے کہ گھر تنگ تھا ایک دو قدم سے زیادہ چلنا نہ پڑتا تھا کہ فعل کثیر ہوتا لیکن اشکال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کھولنا اور پھر آنا یہ سب ملکر فعل کثیر ہین جواب یہ ہے کہ یہ افعال پے درپے نہوتے تھے کہ فعل کثیر ہوتا ہ ح ع ہ (وعن طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلوۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلوۃ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی مع زیادۃ ونقصان) اور روایت ہے طلق بن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے باؤ بلا آواز کسی کی تم مین سے نماز مین پس چاہیے کہ پھرے اور وضو کرے اور پھر پڑھے نماز روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے ساتھ زیادتی اور نقصان کے ف جب باؤ آپ سے نکلے تو وضو کرکے از سر نو نماز پڑھنی افضل ہے

چاہیے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتھ شرائط کے کہ فقہ مین مذکور ہین جائز ہو امام اعظمؒ کے نزدیک کہا اور حدیث سے انھون نے ثابت کی ہو
اور تینون امامون کے نزدیک نہین جائز اور اگر قصداً پانی نکالے تو واجب ہو ازسرنو پڑھنا نماز کا ✦ ح ع ✦ (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ ثُمَّ لِیَنْصَرِفْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہو حضرت عائشہؓ سے یہ کہ انھون نے
کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹے ایک تمھارے کا وضو نماز اُسکی مین پس چاہیے کہ پکڑے ناک اپنی پھر پھرے روایت کی یہ ابوداؤد
نے ف یعنے ایسی صورت مین ناک پکڑکے وضو کے لیے جاوے تا لوگ گمان کرین کہ نکسیر پھوٹی ہو یہ اسلیے فرمایا کہ اسمین عیب چھپتا ہو اور یون اگر
چلا جاویگا تو اسمین بے حیائی لازم آئیگی اسلیے کہ عادۃً اس فعل کو لوگ داخل نقصان کے رکھتے ہین اور لوگ غیبت مین پڑینگے اسلیے کہا ہو علمانے
کہ جو کوئی نفس الامر مین محق ایک بات کا ہو اور ظاہر مین محل اعتراض کا اسکو چاہیے کہ اپنے دل مین اسکو پوشیدہ رکھے تا لوگ بے آبروئی نہ کرین
اور ساتھ اس عیب کے کہ نہ رکھتا ہو منسوب نہ کرین اور یہ جھوٹ کے قبیل سے نہین ہو بلکہ قبیل معاریض سے ہو ✦ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وقَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ
اِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِہٖ) اور روایت ہو عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو ٹوٹے
ایک تمھارے کا اس حالت مین کہ تحقیق بیٹھ چکا ہو بیچ آخر نماز اپنی کے یعنے بقدار تشہد کے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس تحقیق جائز ہوئی نماز اُسکی
روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہو کہ اسناد اُسکی نہین قوی اور تحقیق اضطراب کیا ہو بیچ اسناد اسکی کے ف اس صورت
مین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصداً وضو توڑیگا تو نماز ہو ویگی اسلیے کہ خروج بفعل مصلی فرض ہو اُنکے نزدیک اور صاحبین
کے نزدیک آپ سے وضو ٹوٹ جاویگا تو بھی نماز تمام ہو جاویگی پس امام اعظمؒ کے نزدیک یہ حدیث محمول ہو قصداً وضو توڑنے پر اور صاحبین
کے نزدیک مطلق پس یہ حدیث موید ہو مذہب ہمارے کی خصوصاً مذہب صاحبین کی بخلاف شافعی کے کہ اُنکے نزدیک لفظ
سلام سے نکلنا فرض ہو اور امام اعظمؒ کے نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہو کہ روایت کی گئی ہو وجوہ مختلفہ پر اور یہ علامت
ضعف کی ہو اسلیے کہ دلالت کرتی ہو اسپر کہ راویون کو ضبط نہین ہوئی کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہتے ہین کہ اس
حدیث کے لیے طرق ہین کہ ذکر کیا ہو انکو طحاوی نے اور تعدد طرق کا پہونچاتا ہو حدیث ضعیف کو طرف حدحسن کے ✦ ح ع ✦ الفصل الثالث
فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمَأَ اِلَیْہِمْ اَنْ کَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُہٗ
یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِہِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی مَالِکٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا) روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نکلے طرف نماز کے پس جب ارادہ تکبیر کہنے کا کیا پھرے اور اشارہ کیا طرف صحابہ کے یہ کہ ٹھہرے رہو جسطرح سے کہ ہو تم پھر نکلے
مسجد سے پس نہائے پھر آئے اور سر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹپکتا تھا پس نماز پڑھائی انکو پس جب نماز پڑھا چکے فرمایا تحقیق تھا مین جنبی پس بھول
گیا مین یہ کہ نہاؤن روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی مالک نے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّی الظُّہْرَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَۃً مِّنَ الْحَصٰی لِیَبْرُدَ فِیْ کَفِّیْ اَضَعُہَا لِجَبْہَتِیْ اَسْجُدُ عَلَیْہَا لِشِدَّۃِ الْحَرِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ)
اور روایت ہو جابرؓ سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا ظہر کی ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لیتا مین مٹھی کنکریون سے تاکہ ٹھنڈی ہو جاوین بیچ
ہاتھ مین رکھتا تھا مین کنکریون کو واسطے پیشانی اپنی کے کہ سجدہ کرون مین اُنپر واسطے شدت گرمی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی
نسائی نے مانند اسکے ف اس سے معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز مین معاف ہو اور فعل کثیر بھی نہین ✦ ح ✦ (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ
قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئًا لَمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ وَرَاَیْنَاکَ بَسَطْتَ یَدَکَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِہَابٍ
مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْہِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا
دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نماز پڑھتے تھے پس سنا ہمنے انکو کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے تجھسے پھر فرمایا لعنت کرتا ہوں مین تجھکو ساتھ لعنت خدا کے تین بار اور رکھو
ہاتھ اپنے گویا کہ پکڑتے ہین کسی چیز کو پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق سنا ہمنے آپکو کہ کہتے تھے نماز مین ایک
چیز کہ نہین سنا ہمنے آپکو کہتے پہلے اس سے اور دیکھا ہمنے آپکو کہ کھولتے لیتے اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ ڈالے اسکو منھ
میرے پر پس کہا مین نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے تجھسے تین بار پھر کہا مین نے لعنت کرتا ہون مین تجھکو ساتھ لعنت خدا کے ایسی کہ پوری
ہے پس نہ ہٹا کہا مین نے یہ یعنے جو کہ مذکور ہوا تین بار پھر ارادہ کیا مین نے یہ کہ پکڑون مین اسکو قسم ہے اللہ کی اگر نہوتی دعا بھائی ہمارے سلیمان کی البتہ
صبح کرتا شیطان بندھا ہوا یعنے ستون سے کھیلتے ساتھ اسکے لڑکے اہل مدینہ کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام نے
دعا جنات کے مسخر ہونے کی اور تصرف کی اُنپر کی تھی چنانچہ شرح اسکی بیچ آخر فصل اول کے حدیث ابو سعید کی مین گذر چکی اور اسمین دلیل قوی
ہے اسپر کہ ابلیس جنون مین سے ہے ح ع (وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَّہُوَ یُصَلِّیْ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَرَدَّ الرَّجُلُ کَلَامًا فَرَجَعَ اِلَیْہِ
عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَہٗ اِذَا سُلِّمَ عَلٰی اَحَدِکُمْ وَہُوَ یُصَلِّیْ فَلَا یَتَکَلَّمْ وَلْیُشِرْ بِیَدِہٖ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گذرے
ایک شخص پر اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اسپر پس جواب دیا سلام کا اس شخص نے ابن عمر کو بولکر پس پھرے طرف اسکے عبد اللہ
بن عمر پھر کہا واسطے اسکے جسوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمھارے کے اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا ہو پس نہ بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے
ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ مالک نے ف بیان اس اشارے کا دوسری فصل مین بیچ حدیث ابن عمر کے گذر چکا کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ
ہوا باب السہو باب ہے بیچ بیان سجدہ سہو کے ف جاننا چاہیے کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کے جو کہ متعلق ساتھ خبر
دینے کے اور پہنچانے حکمون کے ہین جائز نہین اور افعال مین واقع تھا تاکہ لوگ مسائل اسکے سیکھین ح الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَہُ الشَّیْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ
سَجْدَتَیْنِ وَہُوَ جَالِسٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمھارا جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا
ہے آتا ہے اسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہے اسپر یہان تک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پاوے یہ ایک تمھارا پس چاہیے کہ کرے دو سجدے
اس حالت مین کہ وہ بیٹھا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ صورت شک کی ہے اور فرق درمیان شک اور سہو کے یہ ہے کہ سہو مین
یقین ہوتا ہے ایک جانب کا اور شک مین تردد ہوتا ہے کہ نہ ہے یا دہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک مین ہرگز نہین پڑے بسبب اسکے
کہ شیطان سے ہوتا ہے لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہے بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کے طرف اس عالم کے اور حکم شک کا بھی مثل حکم سہو کے
ہے بیچ واجب ہونے سجدہ سہو کے اور حکم اسکا بہ تفصیل حدیث آیندہ مین مذکور ہوگا ح (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ
یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی تَمَامًا لِّاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِّلشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِیْ رِوَایَتِہٖ

شَفَعْنَا لَہٗ بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ) اور روایت ہی عطا ابن یسار سے اُسنے نقل کی ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ شک کرے
ایک تمھارا نماز اپنی مین پس نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیے کہ دور کرے شک اور بنا کرے اُس چیز پر کہ یقین رکھتا ہی پھر
کرے دو سجدے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس اگر نماز پڑھی اُسنے پانچ رکعت جفت کر دینگی یہ پانچ رکعتین بسبب دونون سجدون کے واسطے
اُسکے نماز اُسکی کو اور اگر نماز پڑھی اُسنے پوری چار ہونگے یہ سجدے سبب ذلت کے واسطے شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی مالک
نے عطا سے بطریق ارسال کے اور بیچ ایک روایت مالک کے یون ہی کہ جفت کر دیگا نمازی اُن پانچ رکعتون کو بسبب اِن دو سجدون کے ف
پس چاہیے کہ دور کرے شک کو یعنے اُس رکعت کو کہ اُسمین شک ہی اور بنا کرے اُس چیز پر کہ یقین ہی ہونا اُسکا یعنے کمتر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑھی
ہین یا چار تو تین ٹھہرا دے اور اُسپر بنا رکھے پھر دو سجدے کرے کہ سہو کے کرتے ہین پہلے اس سے کہ سلام پھیرے بخاری کی روایت مین
یہ قید نہین ہی اس سبب سے اختلاف کیا ہی اامون نے بیچ ہونے سجدہ سہو کے پہلے سلام کے یا بعد اُسکے چنانچہ تفصیل اُسکی بیچ شرح اور حدیث
کے مذکور ہوگی بعد اُسکے فائدہ دونون سجدون کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑھی اسنے پانچ رکعت یعنے شک ہوا کہ تین پڑھی ہین یا چار اور بنا رکھی تین پر
اور واقع مین چار پڑھی تھین جبکہ ایک رکعت اور پڑھی تو پانچ رکعتین ہوئین شفع کر دینگی یہ پانچ رکعتین بسبب ان دونون سجدون کے کہ بیچ حکم ایک
رکعت کے ہین مصلی کے لیے نماز اُسکی کو یعنے یہ پانچ رکعتین ساتھ ان دو سجدون سہو کے بیچ حکم چھ رکعتون کے ہوتی ہین اور اگر نماز پڑھی اُسنے پوری
چار رکعت جیسے کہ واقع مین یہی تین تھین ساتھ اس رکعت کے بنا تین پر رکھکر ایک رکعت اور پڑھے چار رکعت تمام ہوئین تو ہونگے یہ دو سجدے
سبب ذلت کے شیطان کے لیے یعنے اگرچہ اس صورت مین احتیاج سجدتین کی نہین ہی کہ جفت کرین نماز کو جیسے کہ پہلی صورت مین تھی لیکن فایدہ
سجدتین کا ذلیل کرنا شیطان کا ہی کہ وہ چاہتا تھا کہ شک مین ڈالے اور عبادت سے باز رکھے اور مصلی نے برعکس اُسکے سجدہ کیا اور عبادت مین زیادتی
کی جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ بیچ صورت شک کے بنا اقل پر کرے کہ یقینی ہی اور عمل ساتھ تحری کے یعنے غالب ظن کے
نہ کرے اور مذہب جمہور ائمہ کا بھی یہی ہی اور ترمذی کہتا ہی کہ نزدیک بعضون کے اہل علم سے بیچ صورت شک کے اعادہ کرے نماز کو اور امام ابوحنیفہ
کہتے ہین کہ اگر شک اول بار ہو وے یعنے شک کرنا عادت اُسکی نہین ہوا ہی تو از سر نو نماز پڑھے والا تحری یعنے اٹکل کرے اور بعد تحری کے اگر غلبہ
ظن کا ایک جانب پر ہو اُسپر عمل کرے اور اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا اقل پر رکھے اور سجدہ سہو کا کرے اسلیے کہ بنا رکھنی ظن غالب پر ایک اصل
مقرر ہی شرع مین جیسے قبلہ اور مانند اسکے مین ہی اور صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت شک کرے ایک تمھارا
پس چاہیے کہ تحری کرے صواب کی اور تمام کرے اُسپر لایا ہی اس حدیث کو شمنی بیچ شرح نقایہ کے اور جامع الاصول مین حدیث نسائی بھی بیچ
تحری صواب کے لایا ہی اور امام محمد نے مؤطا مین کہا ہی کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کے بہت آئے ہین اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوے پس نجات
سہو اور شک سے مشکل ہی اور اعادہ مین بیچ صورت کثرت شک کے حرج عظیم ہی انتہے کہتا ہی بندہ ضعیف یعنے شیخ عبدالحق کہ حاصل مقام کا یہ ہی
کہ اس باب مین تین حدیثین آئی ہین اول تو یہ کہ جب شک کرے پس از سر نو پڑھے دوسری یہ کہ جو کوئی شک کرے اپنی نماز مین پس تحری کرے
صواب کی تیسری یہ حدیث کہ اس باب مین مذکور ہی کہ متضمن ہی اوپر بنا رکھنے کے یقین پر پس جمع کیا ابوحنیفہ نے درمیان تینون حدیثون کے
اسطرح کہ حمل کیا اول کو اوپر پیش آنے شک کے اول بار مین اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونے تحری کے ایک جانب پر اور تیسری کو اوپر نہ
واقع ہونے تحری کے اور یہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہی بیچ مذہب امام اعظم کے واللہ اعلم ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا

بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطے انکے کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نے پڑھی آپ نے نماز پانچ رکعت پس سجدے کیے حضرت صلعم نے بعد سلام کے دو سجدے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا سوا اسکے نہین کہ مین ہون آدمی مانند تمہارے بھولتا ہون جیسے تم بھولتے ہو پس جسوقت بھولون مین پس یاد دلاؤ مجکو اور جسوقت کہ شک کرے ایک تمہارا نماز اپنی مین پس چاہیے کہ قصد کرے صواب کا پس چاہیے کہ پورا کرے اُسپر پھر سلام پھیرے پھر سجدے کرے دو سجدے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین ذکر بنا کا اوپر اقل کے نہین ہی اور مراد وہی ہی یعنے اگر تحری فائدہ نہ کرے بنا اقل پر رکھے اور تمام کرے اور شافعیہ جو قائل نہین ہین ساتھ تحری کے مراد تحری صواب سے اقل ٹھہراتے ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک بیچ صورت ادا کرنے پانچ رکعت کے تفصیل ہی کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ سے اور اٹھ کھڑا ہوا واسطے پانچوین رکعت کے پھر آوے طرف قعدہ کے جب تک کہ سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئے فرض اور بیفائدہ گئی پانچوین رکعت اور اگر قعدہ اخیرہ کر کے اُٹھا پہلے سلام سے رجوع کرے طرف قعدہ کے جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئے فرض اُسکے اور ملاوے ساتھ اُسکے چھٹی رکعت اور سجدہ کرے واسطے سہو کے سلام سے اور یہ حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار رکعت کے بیٹھکر پانچوین کے لیے اُٹھے تھے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائی نہین چھٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتھ سجدہ سہو کے جیسے کہ مذہب شافعی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ احتمال ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان جواز کے لیے کیا ہو ح ۃ (وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور روایت ہی ابن سیرین سے اُسنے نقل کی ابی ہریرہؓ سے کہا ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دو نمازون مین سے کہ بعد زوال کے ہین یعنے ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اُس نماز کو ابو ہریرہ نے ولیکن بھول گیا مین کہا ابو ہریرہ نے پس نماز پڑھی ساتھ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پھر سلام پھیرا یعنے تیسری رکعت کے لیے نہ اُٹھے پھر کھڑے ہوے طرف لکڑی کے کہ عرض مین تھی بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اُسپر گویا کہ غصہ مین تھے اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین پر اور انگلیاں انگلیون مین ڈالین اور رکھا رخسارہ اپنا داہنا اوپر پشت بائین ہاتھ اپنے کے اور نکلے جلدباز لوگون مین سے دروازون مسجد کے سے یعنے جو لوگ کہ بعد ادا کرنے نماز کے ذکر اور دعا کے لیے نہین ٹھہرتے تھے وہ چلے گئے پس کہا صحابہؓ نے کیا کم ہو گئی نماز یعنے چار سے دو ہی ہو گئین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پڑھین اور صحابہؓ مین یعنے جو کہ مسجد مین باقی رہے ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے پس ڈرے دونون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کلام کرین اُنسے اور صحابہ مین تھا ایک شخص بیچ ہاتھ اُسکے کے تھی درازی کہا جاتا تھا اُسکو ذوالیدین یعنے صاحب دو ہاتھون کے بسبب درازی ہاتھون کے یہ لقب اُسکا

ہوا تھا کہا اُسنے ای رسولخدا کے کیا بھول گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھولا میں اور نہ کم ہوئی نماز پھر فرمایا یعنے صحابہ سے کیا تم بھی کہتے ہو جیسا کہتا ہی ذوالیدین پس کہا صحابہ نے کہ ہاں یوں ہی ہی جیسے کہتا ہی وہ پس آگے بڑھے حضرت پھر نماز پڑھی وہ کہ چھوڑ دی تھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ اپنے کے کہ نماز میں کیا تھا یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ معمولی اپنے کے یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگوں نے ابن سیرین سے پھر سلام پھیرا پس کہتے تھے ابن سیرین خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ عمران ابن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے اور بیچ اور روایت ان دونوں کے یہ ہی کہ پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے لم انس ولم تقصر کے سب یہ نہ تھا پس کہا ذوالیدین نے تھا کچھ اسمیں سے ای رسولخدا کے ف پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سے یعنے جو حدیث مذکور ہوئی اُسکو ابن سیرین جب روایت کر چکے بطریق استفہام کے اکثر لوگوں نے پوچھا ثم سلم یعنے آیا کہا ابوہریرہ نے ثم سلم یعنے سجدے سہو کے بعد سلام کے کیے یا پہلے پس اسکے جواب میں ابن سیرین نے کہا کہ خبر دیا گیا ہوں میں کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث میں کہا ثم سلم یعنے یہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کی سے نہیں یاد رکھتا ہوں ولیکن مجھکو خبر پہونچی ہی کہ عمران بن حصین نے کہ اُسنے بھی یہ حدیث روایت کی ہی اسمیں ثم سلم کہا اور میں نے جو حدیث ابوہریرہ کی میں ثم سلم ذکر کیا ہی عمران کی روایت سے ہی کہہ جگہ لایا ہوں اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نے بہت دراز لکھی ہی اگر سب لکھی جاوے کلام طویل ہوتا ہی ولیکن ایہر دو شبہہ وارد ہوتے ہین بیان کرنا اُنکا ضرور پڑا اول تو یہ کہ علماء کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہونا اخبار میں جائز نہیں اور افعال میں خلاف ہی اور یہاں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہ اخبار ہی خلاف واقع کے اور دوسرا یہ کہ کلام اور افعال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے درمیان واقع ہوئے اور باوجود اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نماز پوری کی ازسرنو نہ پڑھی جواب اول شبہہ کا یہ ہی کہ نہ جائز ہونا نسیان کا بیچ اُن اقوال اور اخبار کے ہی کہ متعلق ہین ساتھ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کے نہ سب خبروں میں اور دوسرے اشکال کا جواب علماء نے یہ کہا ہی کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کے ہین اس صورت میں ہین کہ قصداً ہوں نہ ساتھ سہو کے جیسا کہ مذہب شافعی ہی لیکن یہ جواب خالی ضعف سے نہیں اور موافق مذہب حنفی کے بھی نہیں کیونکہ اُنکے نزدیک کلام عمداً اور سہواً مطلق مفسد نماز کا ہی پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلے نسخ ہونے جواز کلام اور افعال کے سے ہی نماز میں اور مذہب امام احمد کا یہ ہی کہ کلام نماز میں قصداً اور سہواً مفسد نماز کا ہی مگر یہ کہ واسطے مصلحت نماز کے ہو امام سے یا مقتدی سے تو مفسد نہیں جیسا کہ یہاں ہوا ۱۰ ح ع ۹ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہِمُ الظُّہْرَ فَقَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ لَمْ یَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ حَتّٰی اِذَا قَضَی الصَّلٰوۃَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِیْمَہٗ کَبَّرَ وَہُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن بحینہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی پس کھڑے ہوے پہلی دو رکعتوں میں نہیں بیٹھے یعنے قعدہ اولے کے لیے پس کھڑے ہوے لوگ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ جب پڑھ چکے نماز اور منتظر ہوے لوگ سلام پھیرنے کے تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ وہ بیٹھے تھے پس کیے دو سجدے پہلے سلام پھیرنے سے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم اور بخاری نے ف مذہب شافعی میں سجدے سہو کے سلام سے پہلے ہی کرتے ہین بموجب اس حدیث کے لیکن اور روایتوں میں آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ بعد سلام کے کیا اور ثابت ہوا ہی سجدہ کرنا حضرت عمر کا بھی بعد سلام کے پس وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث منسوخ ہی ۹ ع

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہِمْ فَسَہَا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَہَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) روایت ہی عمران بن حصین سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگوں کو پھر بھول گئے

پھر سجدے کیے دو سجدے پھر التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پھر سجدے کیے دو سجدے یعنے بعد سلام پھیرنے کے جیسے کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث میں جگہ سہو کی نہیں بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور حدیثوں میں ذکر تشہد کا نہیں ہے اور یہ حدیث موافق مذہب ہمارے کے ہے اور مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور بعضے مالکیہ اور شافعیہ بھی اسی پر ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ درود اور دعا کہ التحیات میں آتے ہیں اس تشہد میں پڑھے کہ پہلے سجدے سے ہے یا اس میں پڑھے کہ بعد سجدے کے ہے کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہے کہ دوسرے تشہد میں پڑھے اور ہدایہ میں کہا ہے صحیح یہی ہے اور بعض شروح ہدایہ کی میں لکھا ہے کہ صواب یہ ہے کہ اول میں پڑھے اور طحاوی نے کہا کہ دونوں میں پڑھے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول طحاوی کے میں خوب احتیاط ہے کذا فی فتاوی قاضیخان

وع ج (وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَةَ السَّهْوِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑا ہو امام دو رکعت پڑھ کر بیٹھے اور قعدہ پہلا بھول گیا پس اگر یاد آوے پہلے اس سے کہ سیدھا کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا پس نہ بیٹھے اور سجدے کرے دو سجدے سہو کے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ ہونا ہے اور ظاہر مذہب ہمارا یہ ہے کہ اگر قریب تر بیٹھنے کے ہو بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور اگر قریب تر ہو قیام کے نہ بیٹھے اور قریب تر بیٹھنے کے اسکو کہتے ہیں کہ نیچے کا بدن سیدھا نہ ہو جاوے اور اگر سیدھا ہو جاوے تو قریب قیام کے ہے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتبار اقربیت میں ایک روایت ابو یوسف کی ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو مشایخ بخارا نے اسپر ظاہر مذہب یہ ہے کہ جب تک پورا نہ کھڑا ہو جاوے بیٹھ جاوے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث بھی پس اگر پہلے کھڑے ہونے کے بیٹھ جاویگا تو سجدہ نہیں آویگا اور کھڑا ہو جاویگا تو آویگا اور بعد کھڑے ہونیکے بیٹھے نہیں اگر بیٹھ جاویگا تو نماز ٹوٹ جاویگی وع ع

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی عصر کی اور سلام پھیرا تین رکعتوں میں پھر داخل ہوئے اپنے گھر میں پس کھڑا ہوا طرف انکے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا واسطے اسکے خرباق اور تھی اسکے ہاتھوں میں درازی پس کہا اسنے اے رسول خدا کے پس ذکر کیا واسطے انکے کام انکا یعنے سلام پھیرنا تین رکعت میں پس نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غصے میں کھینچتے ہوئے چادر اپنی یہاں تک کہ پہونچے طرف لوگوں کے پس فرمایا کیا سچ کہتا ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں پس پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پھر سلام پھیرا پھر سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم نے ف پھر داخل ہوئے گھر میں اسمیں منہ قبلے سے پھرا اور چلنا بہت واقع ہوا یہ افعال از راہ سہو کے بھی ہمارے نزدیک نماز توڑ دیتے ہیں پس یہ محمول ہے ہمارے نزدیک اسپر کہ منسوخ ہے مانند کلام کے نماز میں یعنے یہ افعال اور کلام کرنا نماز میں پہلے جائز تھے پھر منسوخ ہوئے اور خرباق نام اسی ذوالیدین کا ہے جو پہلے مذکور ہوا اور یہ حدیث اوپر کی حدیث سے دو ایک باتوں میں مخالف ہے اس سبب سے علما نے کہا ہے کہ واقعے متعدد ہیں اور دونوں واقعوں میں کلام کرنے والا ذوالیدین ہے اور پھر سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا کہا طیبی نے کہ یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہے کہ وہ سجدے کرتے ہیں واسطے زیادتی اور نقصان کے بعد سلام کے پھر تشہد پڑھتے ہیں اور سلام پھیرتے ہیں وع ع

(وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي

اَلزِّيَادَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے نماز کہ شک
کرتا ہو کمی مین پس چاہیے کہ نماز پڑھے یہانتک کہ شک کرے زیادتی مین روایت کی یہ احمد نے ف یعنے جسکو ظن غالب ایک جانب نہ حاصل ہو
اور شک ہو کمی مین جیسے کہ چار رکعت کی نماز مین شک ہو وے کہ تین پڑھی ہین یا چار پس چاہیے کہ نماز پڑھے یہان تک کہ شک کرے زیادتی
مین یعنے بنا کم پر کرے کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹھہرا دے اور ایک رکعت اور پڑھے تا شک کرے کہ چار ہو ئین یا پانچ اور جاننا چاہیے کہ
سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند جگہون مین واقع ہوا ایک تو قعدہ اول سے جیسا کہ حدیث عبداللہ بن بحینہ کی مین وارد ہوا دوسرے
دو رکعت اخیر سے جیسے کہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسرے ایک رکعت اخیر سے جیسے کہ حدیث خرباق مین آیا ہی چوتھے بیچ زیادہ ہونے
پانچوین رکعت کے جیسے کہ بیچ حدیث عبداللہ بن مسعود کے ہی پس محققون نے اسپر قیاس کرکے کہا کہ جو کوئی بھول جاوے ایک واجب واجبات
نماز کے سے اسپر سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی اور حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین انسے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی جگہ سجدہ
سہو کا پہلے سلام کے کیا اور بعضی جگہ بعد سلام کے ظاہر یہ ہی کہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی اس طرح ہو کبھی اس طرح اور دونون جائز ہون ولیکن
مذاہب ائمہ مین معین ہی امام شافعی سب جگہ پہلے سلام کے کہتے ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اس مین انکو ترجیح دیتے ہین اور امام اعظم سب جا بعد
بعد سلام کے کہتے ہین اسلیے کہ بہت حدیثین اس مین آئی ہین اور قوی ہین اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور احمد اور عبدالرزاق ثوبان سے لائے ہین کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر سہو کے دو سجدے ہین بعد سلام پھیرنے کے پس جب افعال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف آئے
تمسک ساتھ قول کے کیا انہنے اور قول قوی ہی فعل سے نزدیک ابو حنیفہ کے جیسے کہ اصول فقہ مین مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہ ہی کہ جس جگہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ پہلے سلام کے کیا ہی پہلے سلام کے کرے اور جس جگہ بعد سلام کے کیا ہی بعد سلام کے کرے اور لکھا ہی علما نے کہ
یہ قول قوی تر اور قریب تر ساتھ صواب کے ہی اور جاننا چاہیے کہ اختلاف مذکور سجدے مین کہ بعد سلام کے کرے یا پہلے بیچ افضلیت کے ہی اور
بیچ اصل جواز کے اختلاف نہین مذکور ہی یہ کتابون ائمہ اربعہ کی مین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ دونون طرف سلام پھیر کے سجدہ سہو کا کرے

ح باب سجود القرآن باب ہی بیچ بیان سجدون قرآن کے ف سجدۂ تلاوت کا واجب ہی نزدیک امام اعظم کے پڑھنے والے اور سننے والے
پر اگرچہ قصداً نہ سنے اور اور امامون کے نزدیک سنت ہی وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیرون کے شرط ہی اس مین وہ چیز کہ شرط ہی نماز مین یعنے طہارت
وغیرہ بدون رفع یدین کے اور تشہد اور سلام کے ع ح الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ
وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم
مین اور سجدہ کیا ساتھ انکے مسلمانون نے اور مشرکون نے اور جنون نے اور آدمیون نے روایت کی یہ بخاری نے ف سورۂ والنجم مین جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آیۂ سجدہ کو پہونچے سجدہ کیا واسطے فرمان برداری امر الٰہی کے اور مسلمانون نے بھی سجدہ کیا واسطے متابعت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور مشرکون نے اسلیے سجدہ کیا کہ اپنے بتون کے یعنے لات اور عزی اور منات کے نام سے یا سبب اسکا یہ تھا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ان آیتون کو پڑھنے لگے افرایتم اللات والعزی آخر تین آیتون تک تو شیطان نے اپنی آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مشابہ کرکے پڑھا تلک
الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یعنے یہ بہت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکون نے گمان کیا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بتون کی تعریف کی پس خوش ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کیا انھون نے بھی کیا اور یہ جو بعض
مفسرون نے نقل کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیاذاً باللہ بھولے سے یہ لفظ پڑھے یہ غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانون اور مشرکون

جن وانس سے وہ ہین کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر تھے اور یہ قصہ مکہ کا ہے مسجد الحرام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہے ؛ ح ع ؛
(وعن ابی ہریرۃ قال سجدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا
سجدہ کیا ہم نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک مین روایت کی یہ مسلم نے ف اسمین رد ہے امام مالک کا
کہ وہ کہتے ہین مفصل مین سجدہ نہین ؛ ع (وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السجدۃ ونحن عندہ فیسجد ونسجد معہ فنزدحم حتی
ما یجد احدنا لجبہتہ موضعا یسجد علیہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سجدہ یعنے آیہ سجدہ کی اور
ہم ہوتے نزدیک اُنکے پس سجدہ کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی سجدہ کرتے ساتھ اُنکے پس اژدحام کرتے ہم یہان تک کہ نہ پاتا بعض ہمارا
واسطے پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اُسپر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اتنے لوگ کثرت سے سجدے کے لیے جمع ہوتے کہ بسبب تنگی
جگہ کے بعض کو اُنکے ساتھ سجدہ کرنا نہ میسر ہوتا پس تاخیر کرتا سجدے کو اُنسے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے سجدہ تلاوت کا اگر واجب
نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور اژدحام کرتے اور سجدے کے ادا کرنے مین سنت یہ ہے کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین پیچھے اُسکے سننے
والے پس یہ اقتدا صورۃً ہے نہ حقیقۃً ؛ ع (وعن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنجم فلم یسجد فیہا متفق علیہ)
اور روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ کہا پڑھی مین نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ والنجم پس نہ سجدہ کیا اسمین روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف کہا امام شافعی نے کہ سجدہ اسمین بیان جواز کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا اور کہا امام مالک نے کہ مفصل مین سجدہ نہین
ہے اسلیے نکیا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین اسلیے نکیا کہ باوضو نتھے یا وقت کراہت کا تھا یا ترک کیا اسوقت تا معلوم ہوجاوے کہ فرض نہین ہے اور یہ
بھی تو ہے کہ سجدہ کرنا فی الفور ہے واجب نہین کسی اور وقت کیا ہو پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ سجدہ اسکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین
گذر ہی چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون وغیرہ نے اسمین سجدہ کیا ؛ ع ؛ (وعن ابن عباس قال سجدۃ ص لیس من عزائم
السجود وقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا وفی روایۃ قال مجاہد قلت لابن عباس أأسجد فی ص فقرأ ومن ذریتہ داؤد وسلیمن حتی اتی
فبہداہم اقتدہ فقال نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ممن امر ان یقتدی بہم رواہ البخاری) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سجدہ سورہ ص کا نہین
ہے بہت تاکیدی سجدون مین سے اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے اسمین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا مجاہد نے
کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کیا سجدہ کرون مین ص مین پس پڑھی یہ آیت اور اولاد نوح کی سے داؤد اور سلیمان یہانتک کہ آئے اس قول
اللہ تعالی تک پس ساتھ طریقے اُنکے کے پیروی کر پس کہا ابن عباس نے نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگون مین سے ہین کہ حکم کیے گئے ہین
کہ پیروی کرین اُن انبیا کی روایت کی یہ بخاری نے ف نہین ہے بہت تاکیدی سجدون مین سے معنی اسکے موجب مذہب حنفی کے یہ ہین کہ یہ
سجدہ فرائض سے نہین ہے بلکہ واجبات تلاوت سے ہے لکھا ہے علما نے کہ سجدہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمین واسطے موافقت داؤد علیہ
السلام کے اور شکر کرنے قبول توبہ انکی کے تھا چنانچہ حدیث مین بھی آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سجدہ کیا بھائی میرے داؤد نے
واسطے قبول توبہ کے اور ہم سجدہ کرتے ہین واسطے ادائے شکر کے اور پس کہا ابن عباس نے بعد پڑھنے آیت کے واسطے دلیل پکڑنے کے سجدہ
کرنے پر کہ نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم انہین سے ہین کہ حکم کیے گئے ہین کہ پیروی کرین اُن انبیا کی یعنے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی پیروی
کا حکم ہوا تو تجھے بطریق اولی انکی پیروی کرنی چاہیے یعنے جب داؤد علیہ السلام نے سجدہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی پیروی کے
لیے سجدہ کیا ہمکو بھی کرنا چاہیے ؛ ح ع ؛ الفصل الثانی فصل دوسری (عن عمرو بن العاص قال اقرأہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے عمرو بن العاص سے کہا پڑہایا
اسکو یعنے عمرو کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدے قرآن مین انمین سے تین مفصل مین ہین اور سورۂ حج مین ہین دو سجدے روایت
کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف بعضے نسخون مین بجای اقراہ کے اقرأنی ہے یعنے حکم کیا مجھکو یہ کہ پڑھون مین انپر اور تین مفصل مین یعنے
سورۂ نجم اور انشقت اور اقرا مین اور سورۂ حج مین دو سجدے ہین ایک بعد یشاء کے اور دوسرا بعد تفلحون کے اور باقی دس سجدے یہ ہین کہ
سورۂ اعراف مین اخیر سورۂ پر اور رعد مین بعد آصال کے اور نحل مین بعد یومرون کے اور بعضون نے کہا بعد یستکبرون کے لیکن یہ قول رد کیا گیا
ہے کہ یہ بعید ہے اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کے اور مریم مین بعد بکیا کے اور فرقان مین بعد نفورا کے اور نمل مین بعد العظیم کے اور بعضون نے
کہا ہے بعد یعلنون کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کے اور ص مین بعد مآب کے اور فصلت مین بعد لیسامون کے اور بعضون نے
کہا ہے تعبدون پر اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ گنتی سجدون قرآن کے کہا امام احمد نے کہ پندرہ ہین جیسے کہ مذکور ہوے عمل کیا ہے انھون نے
ظاہر اس حدیث پر اور امام شافعی نے کہا چودہ ہین اسطرح کہ حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور کہا امام ابوحنیفہ نے کہ چودہ
اسطرح ہین کہ دوسرا سجدہ حج مین نہین اور ثابت کیا ہے سجدہ ص کا اور باقی بدستور اور کہا مالک نے کہ گیارہ ہین ساقط کیا ہے انھون نے سجدہ
ص کو اور تینون سجدون مفصل کے کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہے اور لکھا ہے اور علما نے کہ یہ حدیث عمرو بن العاص کی ضعیف ہے اور لائق
دلیل پکڑنے کے نہین اور بعضے راوی اسکے مجہول ہین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ سجدہ قرأت کا کیا جاوے نماز فرض اور نفل مین اور گئے ہین
بعضے علما اسپر کہ جو سجدہ آخر سورۃ مین ہو پس رکوع کفایت کرتا ہے سجدے سے یعنے رکوع کرنے مین ادا ہو جاتا ہے یہ قول ابن مسعود کا ہے اور یہی
مذہب ابوحنیفہ کا ہے اور تفصیل اسکی شرح منیہ مین اسطرح مذکور ہے کہ جو سجدہ واجب ہو نماز مین پس رکوع کیا اور نیت سجدے کی اسمین کی
ادا ہو جاتا ہے یا نیت نہ کی پھر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہے سجدۂ قراۃ کا جبکہ نہ پڑھی ہون بعد اسکے تین آیتین اور تین آیتین پڑھنے مین اختلاف
ہے پس اگر پڑھین بعد اسکے تین سے زیادہ پس ضرور ہے سجدہ کرنا واسطے اسکے قصدًا اور نہین ادا ہوتا ساتھ رکوع کے اور نہ ساتھ سجود نماز کے اور
سجدہ جو نماز مین لازم آوے خارج نماز کے نہ کیا جاوے ۝ ع ح (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ
قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگی دی گئی ہے سورۂ حج بسبب اسکے کہ اسمین ہین دو سجدے
فرمایا کہ ہان اور جو سجدے نکرے وہ دونون پس نہ پڑھے ان دونون آیتون سجدے کی کو روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی
نے یہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور مصابیح مین ہے الفاظ ہین پس نہ پڑھے اس سورت کو جیسے کہ کتاب شرح السنہ مین ہے ف پس نہ پڑھے
ان دونون آیتون سجدہ کی کو تاکہ نہ گنہگار ہو بسبب ترک سجدے کے یعنے سجدہ مشروع ہوا ہے بیچ حق پڑھنے والے کے بسبب تلاوت اسکی
کے اور کرنا سجدے کا حق تلاوت سے ہے پس جبکہ ہو در پے ضائع کرنے کے پس اولی ہے ترک تلاوت کا اسلیے کہ سجدہ واجب ہے پس گنہگار
ہوگا بسبب ترک اسکے کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین بجاے فلا یقرأھما کے فلم یقرأھما ہے یعنے جسنے اسکے سجدے نہ کئے گویا دونون آیتین ہی نہ پڑھین
اسلیے کہ عمل نکیا ان پر اور دوسرا سجدہ حج کا امام اعظم کے نزدیک واجب نہین وہ کہتے ہین کہ وہ سجدہ نماز کا ہے اسلیے کہ قرینہ موجود ہے کہ
لفظ ارکعوا اسکے ساتھ مذکور ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے جیسے کہ ترمذی نے کہا ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ۝ ح ۝ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا اَنَّهٗ قَرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا نماز ظہر میں پھر کھڑے ہوئے پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی الم تنزیل
السجدہ روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** صحابہ نے فقط سجدہ کرنے سے پڑھنا اس سورۃ کا نہیں معلوم کیا بلکہ ایک آیہ سجدہ کی سنی اس سے جانا کہ
یہ سورۃ پڑھی چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک آیہ سورۃ سے سنا دیتے تھے تا معلوم کریں کہ فلانی سورۃ پڑھی یا بسبب انتہا درجہ
نہایت شوق اور حضور کے جہر ظاہر ہو جاتا تھا اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بعد سجدہ کرنے اور اٹھنے کے باقی سورۃ نہ پڑھی
اور رکوع میں گئے اور یہ جائز ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ باقی سورہ پڑھے بعد اسکے رکوع میں جاوے پس شاید کہ یہ بیان جواز کے لیے کیا یا وجوہ پر نص نہیں
ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ نہ پڑھنے باقی سورۃ کے مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکتفا ساتھ رکوع کے نہ کیا
جیسے کہ ہمارے مذہب میں رکوع میں سجدہ ادا ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ افضل ہے ؏ (وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ
عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَۃِ کَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ) اور روایت ہے انھیں ابن عمرؓ سے یہ کہ انھوں نے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پڑھتے ہم پر قرآن پس جس وقت کہ گذرتے آیت سجدے کی پر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتھ اُنکے روایت کی یہ ابو داؤد
نے **ف** پس معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع دونوں پر ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تکبیر کہے مگر سجدے کے لیے اسی پر عمل ہے ابو حنیفہ
کا اور شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ ہاتھ اٹھاوے اور تکبیر کہے احرام کے لیے پھر تکبیر کہے سجدے کے لیے اور مستحب ہے یہ کہ کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے یہ حضرت
عائشہؓ سے روایت کیا گیا ہے ؏ (وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَۃً فَسَجَدَ النَّاسُ کُلُّھُمْ مِنْھُمُ الرَّاکِبُ وَالسَّاجِدُ
عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی اِنَّ الرَّاکِبَ لَیَسْجُدُ عَلٰی یَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ) اور روایت ہے انھیں سے یہ کہ انھوں نے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھی سال فتح مکہ کے آیہ سجدے کی پس سجدہ کیا سب لوگوں نے بعضے سجدہ کرنے والے سوار تھے اور بعضے سجدہ کرنے والے زمین پر یہانتک
کہ سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** پڑھی آیہ سجدے کی یعنے ایک آیہ اول یا آخر اسکے ساتھ ملا کر پڑھی یا نری
آیہ پڑھی بیان جواز کے لیے اسلیے کہ نری آیت پڑھنی خلاف استحباب کے ہے ہمارے نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے یعنے ہاتھ
زین وغیرہ پر رکھکر سجدہ کرتا تھا کہ پاوے سختی زمین کی سی حالت سجدے میں کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی سجدہ کرے ہاتھ
پر صحیح ہے جبکہ جھکا دے گردن اپنی نزدیک ابو حنیفہ کے نہ نزدیک شافعی کے انتہی اور یہ غیر مشہور ہے اُنکے مذہب میں پس شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر
سجدہ کرے بسبب ازدحام کے اپنی ران پر جائز ہے اور اسی طرح سوائے ران کے اور جگہ پر جائز ہے اگر ہو اسکو عذر کہ منع کرے سجود سے اور نہیں جائز
ہے بلا عذر بموجب روایت مختار کے کذا فی الخلاصہ اور اگر رکھے ہاتھ زمین پر اور سجدہ کرے اسپر جائز ہے بموجب روایت صحیحہ کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر یہ
مکروہ ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ جس وقت پڑھے آیت سجدے کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرتا ہے اسکو اشارہ ؏ (وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْجُدْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سجدہ کیا بیچ کسی سورہ کے مفصل میں سے جب سے کہ پھرے طرف مدینہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جب سے
کہ پھرے طرف مدینہ کے یعنے اگرچہ پہلے اس سے مکہ میں سجدہ کیا اور تمام آدمیوں وغیرہ نے اُنکے ساتھ سجدہ کیا یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابو ہریرہؓ
کے کہ کہا سجدہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے بیچ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک الذی خلق کے اور اسلام ابو ہریرہ کا بعد آنے مدینہ کے
ہے ساتویں سال ہجری میں اور حدیث ابو ہریرہ کی صحیح تر ہے اور راجح ہے اور بہت صحابہ نے روایت کیا ہے سجدہ مفصل میں اور مثبت مقدم ہے نافی
پر حاصل یہ کہ سجدہ مفصل میں ثابت ہے حضرتؐ سے کرنا چاہیے اور مفصل کہتے ہیں چھوٹی سورتوں کو کہ وہ سورہ حجرات سے آخر تک ہیں ؏

(وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته رواه ابوداود والترمذي والنسائي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بیچ سجود قرآن کے رات کو سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اُسکے کہ پیدا کیا اُسکو اور بنائے کان اُسکے اور آنکھیں اُسکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی ف قید رات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عائشہؓ نے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلق سجدہ تلاوت میں بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہی اور یہ دعا بھی روایت کی گئی ہی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ سبحان ربی الاعلی پڑھنا سجدہ تلاوت میں کفایت کرتا ہی لیکن اسمیں شبہ نہیں کہ جو دعائیں حدیث سے ثابت ہوئی ہیں پڑھنا اُنکا اولی ہی ۱۲ ع ح (وعن ابن عباس قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيتني الليلة وانا نائم كاني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وضع عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود قال ابن عباس فقرأ النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد فسمعته وهو يقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة رواه الترمذي وابن ماجة الا انه لم يذكر وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود وقال الترمذي هذا حديث غريب) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص یعنے ابوسعید خدری پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یا رسول اللہ دیکھا میں نے اپنے تئیں آج کی رات اُس حال میں کہ سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھتا ہوں پیچھے ایک درخت کے پس سجدہ کیا میں نے یعنے سجدہ تلاوت کا پھر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدے میرے کے پس سنا میں نے اُس درخت کو کہ کہتا تھا یا اللہ لکھ میرے لیے بسبب اس سجدے کے نزدیک اپنے ثواب اور دور کر مجھسے بسبب اسکے گناہ اور کر اسکو واسطے میرے نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجھسے جیسا قبول کیا تونے اُسکو اپنے بندے سے کہ داؤد ہی کہا ابن عباس نے پس پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی یعنے اُسی مجلس میں بقصد پڑھنے اس دعا کے یا اور وقت اور پھر سجدہ کیا پس سنا میں نے اُنکو کہ وہ کہتے تھے مانند اُس چیز کے کہ خبر دی تھی اُنکو اُس شخص نے کہنے درخت کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیے یہ الفاظ وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف ظاہر تر یہ ہی کہ اُسنے آیت سجدے کی جو سورۂ ص میں ہی پڑھی ہوگی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورۂ سجدہ پڑھی ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ والنجم فسجد فيها وسجد من كان معه غير ان شيخا من قريش اخذ كفا من حصى او تراب فرفعه الى جبهته وقال يكفيني هذا قال عبد الله فلقد رأيته بعد قتل كافرا متفق عليه وزاد البخاري في رواية وهو امية بن خلف) روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سورۂ نجم پھر سجدہ کیا اسمیں اور سجدہ کیا اُن لوگوں نے کہ تھے ساتھ آپکے مگر ایک بوڑھا تھا قریش میں سے لی اُسنے مٹھی کنکریوں سے یا مٹی سے پس اُٹھایا اُسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہی مجکو یہ کہا عبداللہ بن مسعود نے پس تحقیق دیکھا میں نے اُسکو بعد اس قصہ کے کہ مارا گیا کافر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت میں کہ وہ بڈھا امیہ بن خلف تھا ف اُسنے از راہ تکبر کے یہ حرکت کی اور یہ قصہ فتح مکہ کے پہلے کا ہی ۱۲ ع ح (وعن ابن عباس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في ص وقال سجدها داود توبة ونسجدها شكرا رواه النسائي) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ص میں اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داؤد نے یعنے بیچ قصہ کے کہ سورۂ ص میں اُنسے مذکور ہی واسطے توبہ کے اور کرتے ہیں ہم وہ سجدہ واسطے شکر گذاری قبول توبہ اُنکے کے روایت کی یہ نسائی نے

باب اوقات النہی یہ باب ہی بیچ بیان اُن وقتون کے کہ منع کی گئی ہی نماز اُنمین **ف** یہ شامل ہی تینون وقتون کو کہ حرام ہی نماز اُنمین کہ
وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا ہی یعنے ٹھیک دوپہر کا ہی اور شامل ہی اُن وقتون کو کہ نماز نفل اُن مین مکروہ ہی کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہی
اور ہمارے مذہب مین بھی شامل ہی فرض اور نفل کو پس پہلے تین وقتون مین جائز نہین ادا اور نہ قضا مگر عصر اُسی دن کی اور نہین جائز ہی
نماز جنازے کی اور نہ سجدہ تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازے کی جب کہ حاضر ہووے اُنھین وقتون مین اور جائز ہی سجدہ تلاوت کا جو پڑھی جاوے
آیت سجدہ کی اُنھین وقتون مین لیکن اولی تاخیر ہی اُنکی ان وقتون سے اور جائز ہین یہ دونون یعنے نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کا اور قضا بعد
نماز فجر اور عصر کے اور نفل ان وقتون مین بھی مکروہ ہین لیکن شروع کریگا تو لازم ہونگے چاہیے کہ توڑ ڈالے اور قضا کرے وقت غیر مکروہ مین
اور اگر تمام کرے عہدہ اُسکے سے بر آتا ہی لیکن توڑنا افضل ہی کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کے جائز ہی قضا اور
نماز جنازے کی جو ظاہر ہووے اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد مین ولیکن اگر ساتھ قصد تحیہ کے اُن وقتون مین آوے اور یا تاخیر
کرے قضا کو تاکہ ان وقتون مین ادا کرے جائز نہین اسلیے کہ قصد کرکے اِن وقتون مین پڑھنا بموجب حدیث کے ممنوع ہی اور اسی طرح جائز
ہی اُنکے نزدیک نماز کسوف کی اور دو رکعتین بعد وضو کی اور دو رکعتین احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوت کا جو پڑھا جاوے ان وقتون
مین اور کراہت ہمارے نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان مین ہی اور نزدیک شافعی کے اور اور علما کے کہ موافق اُنکے ہین دن جمعہ کے وقت استوا
کے جائز ہی اور مکہ معظمہ مین بھی جائز ہی سب اوقات مین اور مذہب حنفیہ کا احوط ہی اسلیے کہ جب مبیح اور محرم جمع ہون ترجیح محرم کو ہی واللہ اعلم
الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا
بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَہَا فَاِنَّہَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ
قصد کرے ایک تمہارا پس نماز پڑھے نزدیک نکلنے آفتاب کے اور نہ نزدیک ڈوبنے آفتاب کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یہانتک کہ خوب ظاہر ہو یعنے بلند ہو بقدر نیزہ کے اور جس وقت کہ
غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یعنے مطلق نماز نہ پڑھو نہ فرض اور نہ نفل یہانتک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی
نمازون کا وقت نکلنے آفتاب کے اور نہ غائب ہونے آفتاب کے اس واسطے کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کے روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ قصد کرے اس سے امام شافعی کہتے ہین کہ تحیۃ المسجد اور قضاے نماز قصد کرکے ان وقتون مین پڑھنی جائز نہین
اور اگر اتفاقاً پڑھ لے جائز ہی اور ہم کہتے ہین کہ مقصود حدیث سے منع کرنا ہی نماز سے ان وقتون مین مطلق اور درمیان سینگون شیطان کے یعنے
دونون جانبون سر اُسکے کے کہ کھڑا رہتا ہی سامنے آفتاب کے تاکہ نکلے درمیان دونون جانبون سر اُسکے کے پس ہووے قبلہ آفتاب پرستون
کا اُس وقت مین نماز کو منع فرمایا تا مشابہت اُنکے ساتھ نہووے ؏ (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْہِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْہِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَۃً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّہِیْرَۃِ حَتّٰی تَمِیْلَ الشَّمْسُ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ
الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا تین وقت تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو کہ نماز
پڑھین ہم اُنمین یا دفن کرین ہم اُنمین مردون اپنے کو یعنے نماز جنازہ کی پڑھین والا وقت دفن ہر وقت جائز ہی وقت نکلنے آفتاب کے
ظاہر یہانتک کہ بلند ہو اور اُس وقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنے ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈھلے آفتاب اور اُس وقت کہ میل کرے آفتاب

واسطے ڈوبنے کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچھے صبح کے یہان تلک کہ بلند ہو آفتاب یعنے بقدر نیزہ کے اور نہین نماز پیچھے نماز عصر کے یہان تلک کہ غائب ہو آفتاب روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نفی کامل نماز کی ہے اسلیے کہ ان دو وقتون مین نماز مکروہ ہو نہ حرام ہو ح (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ فَقَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَاِنَّہَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَہَا الْکُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْہُوْدَۃٌ مَحْضُوْرَۃٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَہَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْہُوْدَۃٌ مَحْضُوْرَۃٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّہَا تَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَہَا الْکُفَّارُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِیْ عَنْہُ قَالَ مَا مِنْکُمْ رَجُلٌ یُقَرِّبُ وَضُوْءَہٗ فَیُمَضْمِضُ وَیَسْتَنْشِقُ فَیَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْہِہٖ وَفِیْہِ وَخَیَاشِیْمِہٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْہَہٗ کَمَا اَمَرَہُ اللّٰہُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْہِہٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْیَتِہٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ یَغْسِلُ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا یَدَیْہِ مِنْ اَنَامِلِہٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا رَاْسِہٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِہٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ یَغْسِلُ قَدَمَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا رِجْلَیْہِ مِنْ اَنَامِلِہٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ ہُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَمَجَّدَہٗ بِالَّذِیْ ہُوَ لَہٗ اَہْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَہٗ لِلّٰہِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ کَہَیْئَتِہٖ یَوْمَ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پس آیا مین بھی مدینہ مین پس داخل ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے خبر دو مجکو وقت نمازون کے سے پس فرمایا پڑھ نماز صبح کی پھر بندرہ نماز سے جس وقت کہ نکلے آفتاب یہان تلک کہ بلند ہو اسلیے کہ تحقیق آفتاب نکلتا ہی جس وقت کہ نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اُس وقت سجدہ کرتے ہین اُسکو کافر یعنے آفتاب پرست پھر نماز پڑھ یعنے اشراق اسلیے کہ نماز اُس وقت کی مشہودہ ہی یعنے گواہی دیتے ہین فرشتے مصلی کے لیے اور حاضر ہوتے ہین اُسمین فرشتے یہان تلک کہ چڑھ جاوے سایہ نیزہ پر اور نہ پڑے زمین پر یعنے ٹھیک دوپہر ہو جاوے پھر بندرہ نماز سے اسلیے کہ تحقیق اُس وقت جھونکی جاتی ہی دوزخ پس جس وقت کہ پھرے سایہ پس نماز پڑھ یعنے ظہر اور جو چاہ قسم نوافل سے اسلیے کہ نماز حاضر کی گئی ہی حاضر ہوتے ہین فرشتے یہانتک کہ پڑھے تو نماز عصر کی پھر بندرہ نماز سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اُسوقت سجدہ کرتے ہین طرف اُسکے کفار کہا عمرو بن عبسہ نے کہ کہا مین نے ای نبی اللہ کے پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اُسکی سے فرمایا نہین تم سے کوئی شخص کہ نزدیک کرے پانی وضو اپنے کا پس کلی کرے یعنے بعد دھونے ہاتھون کے اور بسم اللہ کہنے اور نیت کرنے کے اور ناک مین پانی دے پھر جھاڑے ناک کو مگر کہ گرتے ہین گناہ چہرہ یعنے صغیرہ چہرہ اُسکے کے یعنے چہرہ کے اندر کے اور منھ اُسکے کے اور نتھنون اُسکے کے پھر جبکہ دھوتا ہی چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اُسکو اللہ تعالی نے مگر کہ گرتے ہین گناہ اُسکے کنارون داڑھی اُسکی سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھ اپنے کہنیون تک مگر کہ گرتے ہین گناہ دونون ہاتھون اُسکے کے سر انگلیون اُسکے سے ساتھ پانی کے پھر مسح کرتا ہی سر اپنے کو مگر کہ گرتے ہین گناہ سر اُسکے کے طرفون بالون اُسکے سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہی دونون پانون اپنے ٹخنون تک مگر کہ گرتے ہین گناہ دونون پانون اُسکے کے سر انگلیون اُسکے سے ساتھ پانی کے پس اگر وہ کھڑا ہوا پھر نماز پڑھی پس تعریف کی اللہ کی یعنے بعد نماز کے اور ثنا کی اللہ پر یعنے ذکر اللہ کیا بہت اور ساتھ بزرگی کے یاد کیا اُسکو ساتھ اُس بزرگی کے کہ وہ لائق اُسکے ہی اور فارغ یعنے متوجہ کیا دل اپنا واسطے اللہ کے مگر کہ پھرتا ہی نماز سے پاک ہو کر گناہ اپنے سے مانند ہیئت اُس دن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے روایت کی یہ مسلم نے ف ف چڑھ جاوے سایہ نیزہ پر یہ بات مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اُسکے کے ہوتی ہی کہ بڑے دنون مین سایہ زمین پر بالکل

نہین پڑتا اور اخیر عبارت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون بخشے جاتے ہین مگر صغیرہ بالضرور بخشے جاتے ہین اور کبیرہ موقوف ہین خواہش ایزدی پر * ع * (وعن کریب ان ابن عباس والمسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن الازہر ارسلوہ الی عائشۃ فقالوا اقرأ علیہا السلام وسلہا عن الرکعتین بعد العصر قال فدخلت علی عائشۃ فبلغتہا ما ارسلونی فقالت سل ام سلمۃ فخرجت الیہم فردونی الی ام سلمۃ فقالت ام سلمۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عنہما ثم رایتہ یصلیہما ثم دخل فارسلت الیہ الجاریۃ فقلت قولی لہ تقول ام سلمۃ یا رسول اللہ سمعتک تنہی عن ہاتین الرکعتین واراک تصلیہما قال یا ابنۃ ابی امیۃ سالت عن الرکعتین بعد العصر وانہ اتانی ناس من عبد القیس فشغلونی عن الرکعتین اللتین بعد الظہر فہما ہاتان متفق علیہ) اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس رضی سے کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہر نے بھیجا اُسکو یعنے کریب کو طرف حضرت عائشہ رضی کے پس کہا ان تینون نے کہ اُنسے سلام اور پوچھ اُنسے حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے ہین کہا کریب نے پس گیا مین حضرت عائشہ رضی کے پاس پس پہونچایا مین نے اُنکو وہ پیغام کہ بھیجا تھا اُنھون نے مجکو اُسکے لیے پس کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ پوچھ ام سلمہ رضی سے پس نکلا مین طرف اُن تینون صحابیون کے پس پھر بھیجا اُنھون نے مجکو طرف ام سلمہ کے پس کہا ام سلمہ نے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے ان دونون رکعتون سے پھر دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے ہین دو رکعتین پھر داخل ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے گھر مین مسجد سے پڑھکر یا صحن مین سے پڑھکر اندر مکان کے آئے پس بھیجا مین نے طرف اُنکے لونڈی کو پس کہا مین نے کہ تو واسطے اُنکے کہتی ہی ام سلمہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُنا مین نے آپ کو کہ منع کرتے تھے ان دو رکعتون کو اور دیکھا مین نے آپ کو کہ پڑھتے تھے یعنے کیا ہی بھید اسمین کہا اے بیٹی ابی امیہ کی پوچھا تو نے دو رکعتون مین سے پیچھے عصر کے اور تحقیق شان یہ ہی کہ آئے میرے پاس کتنے شخص عبد القیس مین سے یعنے واسطے سیکھنے احکام دین کے پس باز رکھا مجکو دو رکعتون سے جو کہ بعد ظہر کے ہین پس یہ تھین وہ دونون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے باوجودیکہ منع بھی فرمایا تھا نماز سے بعد عصر کے سبب اسکا کیا تھا پس کریب نے یہ بات حضرت عائشہ رضی سے پوچھی اُنھون نے حوالہ حضرت ام سلمہ کا اسلیے کیا کہ وہ خوب جانتی ہین کہ اُنھون نے تحقیق اُسکو کیا تھا پھر کریب پاس ادب کے تینون صحابیون پاس آئے جب اُنھون نے یہ احوال سنکر حضرت ام سلمہ پاس بھیجا کریب نے جاکر وہ پیام اُنکو پہونچایا اور منع کرتے تھے ان دونون رکعتون سے یعنے عصر کے بعد کی دو رکعتون سے مراد اُنکی یہ تھی کہ مطلق نماز نفل سے منع کرتے تھے اُسی کے ضمن مین نہی اُنکی بھی تھی یا بالخصوص اُنسے منع کیا ہو اور کہا اے بیٹی ابو امیہ کی یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے فرمایا کہ ام سلمہ سے اُسکے سوال کا یہ جواب کہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کرکے فرمایا اور ابو امیہ نام ام سلمہ کے باپ کا ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کے اور ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہی نماز نفل پڑھنے پر اگرچہ سنتین معمولی ہون اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہون قضا کیجاوے اُنکی بعد وقت کے جیسا کہ مذہب شافعیہ مین ہی اور حنفیہ کے نزدیک اُنکے وقت مین پڑھے نہ غیر وقت مین اور تاویل اسمین وہ یہ کرتے ہین کہ شاید آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کی ہون اور بسبب ضرورت تعلیم کے توڑ دی ہون اس سبب سے قضا اُنکی کی واللہ اعلم اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث سے تو اتنا معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے سنتین ظہر کی پڑھین بسبب شغل جماعت عبد القیس کے لیکن اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دو رکعتین پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی سے صحیح بخاری مین آیا ہی کہ قسم ہی اُس خدا کی کہ لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عالم سے ترک نہ کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کے یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے اور اسی طرح کئی روایتین آئی ہین پس

سبب اسکا کیا تھا جواب اسکا یہ ہی کہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہی کہ نماز بعد عصر کے مکروہ ہی اور جمہور علما بھی اسی پر ہین اور حضرت عمرؓ منع کرتے تھے اس سے اور مارتے تھے اسپر پس یہ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تھا امت کو درست نہین جیسے کہ آپ روزے وصال کے رکھتے تھے اور لوگون کو منع فرماتے تھے ۰ ع ح ۰ الفصل الثانی فصل دوسری (عن محمد بن ابراہیم عن قیس بن عمرو قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح رکعتین رکعتین فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الان فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ وقال اسناد ہذا الحدیث لیس بمتصل لان محمد بن ابراہیم لم یسمع من قیس بن عمرو وفی شرح السنۃ ونسخ المصابیح عن قیس بن قہد نحوہ) روایت ہی محمد بن ابراہیم سے اُسنے نقل کی قیس بن عمروؓ سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض صبح کے دو رکعتین پس فرمایا رسو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو ہی رکعت پس کہا اُس شخص نے تحقیق مین نے نہ پڑھی تھین دو رکعتین یعنے سنت کہ پہلے دو رکعتین صبح کی ہین پس پڑھتا ہون مین انکو اب پس چپ رہے رسو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا اسناد اس حدیث کی نہین متصل اس واسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہین سنا قیس بن عمرو سے اور بیچ شرح السنہ کے اور نسخون مصابیح کے قیس بن قہد سے مانند اسکے ف تقدیر جملہ صلوۃ الصبح رکعتین کی یہ ہی اجلوا صلوۃ الصبح رکعتین اور لفظ رکعتین جو مکرر ہی واسطے تاکید نفی زیادتی کے ہی یعنے فرض صبح کے دو ہی رکعت پڑھو بعد اسکے اور نماز نہ پڑھو اور چپ رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو تقریر کہتے ہین محدثین کی اصطلاح مین کہ ایک کام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوئے پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلے فرض سے نہ پڑھی جاوین بعد اسکے قضا کرے چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور نزدیک ابی حنیفہؒ اور ابی یوسف کے قضا نہین ہی سنتون فجر کی نہ پہلے طلوع کے اور نہ بعد اسکے لیکن اگر فرضون کے ساتھ فوت ہون تو قضا کیجاوین ساتھ فرض کے پہلے زوال کے اور امام محمد نے کہا کہ قضا کی جاوین نری سنتین بھی بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہ ہی کہ اصل سنتون مین عدم قضا ہی اور قضا مخصوص ساتھ واجب کے ہی اور حدیث وارد نہین ہوئی ہی مگر بیچ قضا انکی کے ساتھ تبعیتہ فرض کے پس باقی رہے سوا اسکے اصل پر کہ عدم قضا ہی اور یہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہی قابل سند پکڑنے کے نہین اور اسی طرح اور سنتین بھی قضا نہ کیجاوین بعد وقت کے تنہا اور بیچ قضا انکے کے ساتھ تبعیتہ فرض کے اختلاف ہی کذا فی الہدایۃ ۰ ع ح (وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بہذا البیت وصلی ایۃ ساعۃ شاء من لیل او نہار رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی) اور روایت ہی جبیر بن مطعمؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس وقت کہ چاہے رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف عبد مناف کے بیٹون کو خانہ کعبہ کے کاروبار کی خدمت تھی انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام فرماتے اور طواف کرنے مین ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوا کا خواہ غروب کا اور سوا ے اینکے کسی کو خلاف نہین خلاف وہان نماز پڑھنے مین ہی کہ امام شافعی کے نزدیک بنظر ظاہر اس حدیث کے ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ دو رکعتین طواف کی ہون یا سوا ے اسکے اور نزدیک امام احمد کے جائز ہین دو رکعتین طواف کی فقط اور ہمارے نزدیک جائز نہین کوئی نماز اور حکم مکہ کا تمام شہرون کا سا ہی بیچ حرمت اور کراہت کے اسلیے کہ حدیثین نہی کی عام ہین اور مراد اس قول سے کہ نماز پڑھے جس وقت چاہے یہ ہی کہ سوا ے اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے اس سے موافقت حاصل ہو جاتی ہی سب حدیثون مین واللہ اعلم ۰ ع ح (وعن

اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ نِصْفَ النَّہَارِ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے وقت دوپہر کے یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ کے روایت کی یہ شافعی نے ف مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ انکے نزدیک دوپہر کو دن جمعہ کے نماز پڑھنی درست ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں درست اسلیے کہ حدیثیں مطلق نہی کی مشہور ہیں اور یہ حدیث ضعیف ہے انکا مقابلہ نہیں کر سکتی یا یہ کہ محرم راجح ہے مبیح پر ۱۲ح (وَعَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرِہَ الصَّلٰوۃَ نِصْفَ النَّہَارِ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَقَالَ اِنَّ جَہَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِیْلِ لَمْ یَلْقَ اَبَا قَتَادَۃَ) اور روایت ہے ابو الخلیل سے اُسنے نقل کی ابی قتادہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے نماز دوپہر کو یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ تحقیق دوزخ جھونکی جاتی ہے ہر روز دوپہر کو سواے دن جمعہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا کہ ابو الخلیل نہیں ملا ابا قتادہ سے یعنے پس [illegible] سکے متصل نہیں

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَہَا قَرْنُ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَہَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَہَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَہَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَہَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَہَا وَنَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ تِلْکَ السَّاعَاتِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہے عبد اللہ صنابحیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آفتاب نکلتا ہے اور ساتھ اسکے ہوتا ہے سینگ شیطان کا پس جس وقت بلند ہوتا ہے جدا ہو جاتا ہے اس سے پھر جس وقت دوپہر ہوتی ہے نزدیک ہوتا ہے آفتاب کے شیطان پھر جب ڈھلتا ہے آفتاب جدا ہوتا ہے اس سے پھر جب قریب ہوتا ہے غروب کے نزدیک ہوتا ہے اس سے شیطان پس جب غائب ہو چکتا ہے جدا ہوتا ہے اس سے اور منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے نماز کے سے ان وقتوں میں یعنے آفتاب نکلتے اور ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کو روایت کی یہ مالک اور احمد اور نسائی نے ف منع کیا نماز سے نماز خواہ حقیقۃ ہو خواہ حکماً مانند نماز جنازے اور سجدہ تلاوت کے اور امام مالک نے باوجودیکہ یہ حدیث روایت کی ہے اور پھر قائل نہیں ساتھ حرام ہونے نماز کے وقت دوپہر کے اور کہا کہ نہیں پایا ہم نے اہل فضل کو مگر کوشش کرتے تھے اور ادا کرتے تھے نماز دوپہر میں ۱۲ح (وَعَنْ اَبِیْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ ہٰذِہٖ صَلٰوۃٌ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْہَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْہَا کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَہَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاہِدُ وَالشَّاہِدُ النَّجْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی بصرہ غفاریؓ سے کہ کہا پڑھائی ہم کو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی مخمص میں کہ نام ایک جگہ کا ہے پھر فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کی گئی تھی اُن لوگوں پر کہ تھے پہلے تم سے پس ضائع کیا اُنھوں نے اسکو یعنے حق اُسکا ادا نہ کیا اور مداومت نہ کی اُسپر پس جو شخص کہ محافظت کرے اسپر ہوگا واسطے اُسکے ثواب اُسکا دوہرا اور نہیں نماز پیچھے اسکے یہاں تک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہے روایت کی یہ مسلم نے ف دوہرا ثواب ایک تو اس سبب سے کہ یہ عمل نیک ہے اور ہر عمل نیک پر ثواب ملتا ہے اور دوسرا ثواب بسبب محافظت اُسکی کے برخلاف اگلوں کے اور شاہد ستارے کو اسلیے کہا کہ حاضر ہوتا ہے رات کو اور مقصود اس سے یہ ہے کہ آفتاب غروب ہو ۱۲ح (وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اِنَّکُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوۃً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاہُ یُصَلِّیْہَا وَلَقَدْ نَہٰی عَنْہُمَا یَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ کہا تحقیق تم البتہ پڑھتے ہو نماز البتہ تحقیق صحبت میں رہے ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہیں دیکھا ہم نے انکو کہ نماز پڑھتے ہوں یہ دو رکعتیں اور تحقیق منع کیا ان دونوں سے یعنے پڑھنے ان دو رکعت کے سے پیچھے عصر کے روایت کی یہ بخاری نے ف اور جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہاں نفی کی تو مراد یہاں اتنی ہے کہ باہر نہ پڑھتے

ہونگے گھر مین پڑھتے ہون گے تاکہ لوگ اُسمین اُنکی پیروی نہ کرین اسلیے کہ یہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو پڑھنی درست ہین اورون کو
نہین اور کہا طحاوی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین متواتر آئی ہین کہ آپ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہی پھر صحابہ کا عمل
بھی اسی پر رہا پس نہین لائق کسی کو کہ مخالفت کرے اسکی ٭ ع ٭ (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي
فَأَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَرَزِينٌ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا انھون نے اسحالت مین کہ چڑھے اوپر زینہ کعبہ کے جس شخص نے کہ پہچانا مجکو یعنے نام میرا پس تحقیق پہچانا
مجکو یعنے سچاپن میرا اور جسنے کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا ہین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح
کے یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہان تک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین روایت کی یہ احمد اور رزین نے ف
کعبہ کا دروازہ بلند ہی اُسپر چڑھنے کے لیے زینہ تھا چنانچہ اب بھی زینہ ہی بشکل منبر کے نزدیک زمزم کے سامنے کعبہ کے رکھا رہتا ہی جب داخلی
ہوتی ہی تو اُسکو لگا دیتے ہین آگے دروازے کعبہ کے اور بعد داخلی کے پھر اُٹھا رکھ دیتے ہین پس احتمال ہی کہ اسوقت مین بھی اسی طرح کا ہو یا اور
طرح کا اور ابوذر نے کہ نام اُنکا جندب تھا زینہ پر چڑھکر یہ بات کہی تا لوگ بسبب سچاپن اُنکے کے یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اسپر کہ حضرت
نے اُنکے حق مین فرمایا تھا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نے اور نہ اُٹھایا زمین نے کوئی راست گو زیادہ ابوذر سے اور یہ حدیث ضعیف ہی ٭ ع ح ٭ باب
الجماعة وفضلها باب ہی بیچ بیان جماعت کے اور بزرگی اُسکی کے ف اختلاف کیا ہی علمانے کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض عین یا فرض
کفایہ بعضون نے کہا کہ فرض عین ہی مگر بعذر یہ قول امام احمد اور داؤد اور عطا اور ابو ثور کا ہی اور یہ کہتے ہین کہ جو کوئی سنے بانگ نماز کی اور نہ حاضر
ہو مسجد مین درست نہین نماز اُسکی اور امام شافعی نے کہا کہ فرض کفایہ ہی اور ابو حنیفہ اور یارون اُنکے کے نزدیک سنت موکدہ ہی قریب واجب
کے اور شیخ ابن الہمام نے نقل کیا کہ اکثر مشائخ ہمارے اسپر ہین کہ جماعت واجب ہی اور سنت اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ ثبوت اُسکا سنت سے ہی
جیسے نماز عید کی اور بدائع مین لکھا ہی کہ واجب ہی اوپر ہر عاقل بالغ غیر معذور کے حاضر ہونا مسجد مین جماعت کے لیے اور اگر نہ پاوے ایک
مسجد مین واجب نہین پھرنا اور مسجدون مین اور اگر جاوے اچھا ہی اور قدوری نے لکھا ہی کہ اس صورت مین جمع کرے اہل و عیال کو اور گھر
مین جماعت سے پڑھے اور اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہی یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون محلہ مین اختیار کرے قدیمی
کو اور اگر دونون برابر ہون اختیار کرے قریب تر کو اور اتفاق رکھتے ہین کہ جماعت بسبب عذر کے ساقط ہو جاتی ہی اور عذر بیماری ہی اور دونون
طرف سے ہاتھ پانون کٹے ہونے اور فالج اور چھپنا بادشاہ سے اور ضعف کہ اُس سے راہ نہ چل سکے اور اندھاپن اور بعضون نے کہا کہ مینہ اور
کیچڑ اور بہت جاڑا اور بہت اندھیری بھی باتفاق عذر ہی قول صحیح مین ٭ ح ع الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہی یعنے ثواب مین نماز اکیلے کی سے ستائیس درجے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضی روایت
مین پچیس درجے آیا ہی اور لکھا ہی علمانے کہ اکثر روایتون مین پچیس ہی درجے آیا ہی سوائے حدیث ابن عمر کے کہ اسمین ستائیس درجے آیا ہی پس
تطبیق اسمین یہ ہی کہ پہلے پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی بعد اُسکے زیادتی کی گئی از راہ فضل اور انعام کے اور یہ بھی ہی کہ اختلاف بسبب اختلاف
احوال مصلی کے ہی اور اختلاف ہی اس مین کہ یہ فضیلت مخصوص ساتھ جماعت کے مسجد مین ہی یا عام ہی بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ جماعت
کے مسجد مین ہی اور بعضون نے کہا عام ہی ٭ ح ٭ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ

اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں یعنے کسی خادم کو ساتھ جمع کرنے لکڑیوں کے پس جمع کی جاویں لکڑیاں پھر حکم کروں میں ساتھ اذان کہنے کے نماز کے لیے یعنے نماز عشا کے لیے پس اذان دی جاوے اُسکے لیے پھر حکم کروں میں ایک شخص کو پس امامت کرے لوگوں کی پھر جاؤں میں طرف اُن لوگوں کے کہ حاضر نہیں ہوتے ہیں نماز کے لیے یعنے بغیر عذر کے تاپکڑوں میں اُنکو ناگاہ اور ایک روایت میں ہے کہ جاؤں میں طرف اُن لوگوں کے کہ نہیں حاضر ہوتے نماز میں پس جلادوں میں اُنپر گھر اُنکے اور قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے اگر جانے ایک اُنکا یعنے جو کہ نہیں حاضر ہوتے جماعت میں یہ کہ پاوے یعنے مسجد میں ہڈی گوشت کی فربہ بلکہ دو کھر گاے یا بکری کے اچھے البتہ حاضر ہوتے نماز عشا میں روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے مانند اسکے

ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے امام کو بسبب عذر کے یہ کہ خلیفہ پکڑے کسی اور کو اور آپ جاوے ضرورت کے لیے اور اسمیں مبالغہ ہے بیچ اہتمام کرنے عذاب دینے اُن لوگوں کے کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتے کہ حضرتؐ نے بذاتہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کروں اور اُنکو عذاب دوں اور اخیر حدیث میں بیان دون ہمتی اُنکی کا کیا کہ ایسے امر خسیس دنیاوی میں حاضر ہوتے ہیں اور واسطے ثواب آخرت کے اور حاصل کرنے قرب حق کے نہیں آتے ح ع ✽ (وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِىْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِىْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّىَ فِىْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انھیں سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اندھا یعنے عبداللہ بن ام مکتوم پس کہا اُسنے ای رسولخدا کے تحقیق نہیں ہے میرے لیے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچکر لے جاوے مجکو طرف مسجد کے پس پوچھا اُسنے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دیں واسطے اُسکے پس نماز پڑھے اپنے گھر میں پس رخصت دی حضرتؐ نے واسطے اُسکے پس جب کہ پیٹھ پھیر کر چلا بلایا اُسکو اور فرمایا کہ سنتا ہے تو اذان نماز کی کہا اُسنے ہاں فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز میں روایت کی یہ مسلم نے ف حدیث صحیحین میں آیا ہے کہ جب عتبان بن مالک نے شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرتؐ نے رخصت دی یہ کہ نماز اپنے گھر میں پڑھ لیا کرے اس سے معلوم ہوا کہ اندھے کو اجازت ہے ترک جماعت کی اور ابن ام مکتوم کو اجازت نہ دی اسلیے کہ وہ فضلاے مہاجرین سے تھے لائق تر حال اُنکے کے یہی تھا کہ عمل اولی پر کریں پس پہلے اجازت دی پھر رد کی بسبب وحی کے یا بسبب متغیر ہونے اجتہاد کے اور اسمیں کمال مبالغہ ہے بیچ حاضر ہونے مسجد کے ساتھ سننے اذان کے ✽ ع ✽ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِىْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ انھوں نے اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کے کہ سردی تھی اور باد تھی پھر کہا یعنے بعد فراغ اذان کے کہ خبردار ہو نماز پڑھو گھروں اپنے میں پھر کہا کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے موذن کو جس وقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینھ کی کہے خبردار ہو نماز پڑھو اپنے گھروں میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ہوا اور جاڑا سخت اور مینھ بھی عذر ہے ترک جماعت کے لیے اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ابو یوسف نے کہ پوچھا میں نے ابو حنیفہ سے حال جماعت کا کیچڑ میں پس کہا نہیں درست رکھتا میں ترک اُسکا ✽ ح ع ✽ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ

قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انھین ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھا جاوے کھانا عشا کے
وقت کا ایک تمھارے کا اور قائم کیجاوے نماز تو شروع کرو کھانا اور نہ جلدی کرو یہانتک کہ فارغ ہواُس سے اور تھے ابن عمرؓ کھا جاتا واسطے
اُنکے کھانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتے نماز کو یہانتک کہ فارغ ہوتے اُس سے اور تحقیق وہ سنتے قراءۃ امام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف ظاہر یہ ہی کہ یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ نماز پڑھنے والا بھوکا ہو جانتا ہو کہ نماز پڑھونگا تو دھیان کھانے ہی مین رہیگا تو وہان اولی
یہی ہی کہ پہلے کھانے کو کھالے بشرطیکہ وقت بھی وسیع ہو ۶ ح ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لَاصَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق اُنھون نے کہا سنا مین نے رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین پوری نماز ہوتی روبرو کھانے کے اور نہ اُس حالت مین کہ دفع کرین اُسکو یعنے حضور نماز اُسکے کو دونون
خبیث یعنے حاجت ہو بول و براز کی روایت کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کھانا سامنے آوے اور خواہش رکھتا ہو
اُسکی اور اسی طرح جب تقاضا ہو بول و براز کا اور اسی کے حکم مین ہی بائی اور قی یعنے انکو بھی روک کر نماز نہ پڑھے اسلیے کہ حضور نماز مین فرق
آتا ہی مگر ان سب مین فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہرحال پڑھ لے ۶ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس وقت کہ کھڑی کی جاوے نماز یعنے تکبیر ہو فرضون کی پس نچاہیے کوئی نماز سواے نماز فرض کے روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے
معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنے موذن کے سنت فجر کی بھی نہ پڑھے بلکہ شریک ہووے امام کے ساتھ فرضون مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام
ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑھنے مین ایک رکعت بھی فرض کی ہاتھ لگے تو سنت پڑھ لے بعد اُسکے شریک جماعت مین ہوتا ثواب
سنتون کا بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور ثواب جماعت کا بھی لیکن صف سے الگ ہو کر اوپر دروازے مسجد کے پڑھے صف مین نہ پڑھے
اور اگر ڈر ہو فوت ہونے دونون رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوے سنتین ترک کرے کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک
نے سنتین فجر کی مستثنیٰ ہین اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوہا وان طردتکم الخیل یعنے پڑھو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکے تم کو لشکر
پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی انکو چھوڑے نہین اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی یہانتک
کہ روایت کیا ہی حسن نے امام ابی حنیفہؒ سے کہ اگر پڑھے انکو بیٹھکر بغیر عذر کے نہین جائز ہی ۶ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَۃُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس وقت کہ پروانگی مانگے عورت ایک تمھارے کی طرف مسجد کے پس ہرگز منع کرے اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کہا نووی نے کہ یہ نہی محمول ہی کراہت تنزیہی پر اور کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونے نکلنے عورتون کے طرف مسجد کے نماز
کے لیے لیکن ہمارے زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کے لیے چنانچہ موید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ سے کہ اگر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اُس چیز کو کہ پیدا کی ہی عورتون نے البتہ منع کرتے انکو جیسے کہ منع کی گئین عورتین بنی اسرائیل کی اور ابن مسعودؓ
سے منقول ہی کہ منع کیا عورتون کو نکلنے سے مگر بڑھیون کو بیچ کپڑون کاروبار کے یعنے میلے پرانے کپڑون مین حاصل یہ کہ عورتین بڑھیان
بغیر بناو سنگار اور خوشبو کے مسجد مین جاوین تو جائز ہی اور جوانون کو نہین جائز اور اس وقت مین عورتین واسطے تعلیم احکام دین کے
مسجد مین جاتی نہین اور اب چندان احتیاج نہین کیونکہ احکام دین کے مشہور و معلوم ہین ۶ ع ح (وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ

مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زینت بیوی عبداللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر ہو ایک تم مین سے مسجد مین پس نہ لگاوے خوشبو روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت لگاوے بخور یعنے خوشبو پس نہ حاضر ہو ساتھ ہمارے وقت عشا کے روایت کی یہ مسلم نے ف بخور کہتے ہین خوشبودار چیز کے دھوان لینے کو مثل اگر وغیرہ کے اور خاص وقت عشا ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ وقت اندھیرے کا ہوتا ہی خوف فتنہ کا اسمین زیادہ ہی اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ مطلق خوشبو لگا کر مسجد مین آنے سے بھی منع فرمایا ؎ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن) ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم اپنی عورتون کو مسجدون سے اور گھر اُنکے بہتر ہین واسطے اُنکے یعنے نماز کے لیے روایت کی یہ ابوداود نے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اپنے گھر مین یعنے دالان مین بہتر ہی نماز اُسکی سے بیچ صحن گھر کے اور نماز اُسکی کوٹھری مین بہتر ہی نماز اُسکی سے بیچ مکان کھلے ہوئے کے روایت کی یہ ابوداود نے ف یعنے عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور انسب ہی اسلیے کہ بناے کار اُسکی کی پردہ پر ہی اسی لیے کہا گیا ہی نعم الصہر القبر یعنے اچھی سسرال قبر ہی ؎ ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ حِبِّیْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق سنا مین نے محبوب اپنے سے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتے تھے نہین قبول کی جاتی نماز اس عورت کی کہ خوشبو لگاوے واسطے جانے مسجد کے یہانتک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی احمد اور نسائی نے مانند اسکے ف یعنے سارا بدن پانی سے دھووے اگر خوشبو لگائی ہی سارے بدن کو تاکہ جاتی رہے خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہہ لگائی ہی اُسی جگہہ کو دھووے اور اگر کپڑون کو لگائی ہی بدل ڈالے کپڑے یا دور کرے خوشبو اور یہ حکم جب ہی کہ ارادہ کرے مسجد مین جانیکا اور نہین تو نہین کہا ابن ملک نے کہ یہ مبالغہ ہی زجر مین اسلیے کہ اس سے فتنہ اُٹھتا ہی اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اُسکی طرف لوگون کی ؎ ع (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ) اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آنکھ ہی زنا کرنے والی ہی یعنے جو آنکھ کہ نظر کرے شہوت سے طرف عورت بیگانہ کے وہ زنا کرنے والی ہی اسلیے کہ زنا اُسکا دیکھنا ہی اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جس وقت کہ خوشبو لگاتی ہی پھر گذرتی ہی کسی مجلس مین یعنے مردون کی مجلس مین اور چاہتی ہی کہ اپنے تئین اُنکو دکھاوے پس وہ ایسی اور ایسی ہی یعنے زنا کرنے والی ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداود اور نسائی نے مانند اسکے ف یعنے اپنی خوشبو سے لوگون کو رغبت دلائی کہ اُسکو دیکھا پس اُنکو زنا آنکھون کا حاصل ہوا اور یہ جو باعث اُسکی ہوئی گویا اسی نے زنا کیا ؎ ع (وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى

مِثْلُ صَفِّ الْمَلٰئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی پس جب سلام پھیرا فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنے نام اُسکا لیا عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنے کسی اور کا نام لیا عرض کی صحابہ نے کہ نہین فرمایا تحقیق یہ دونون نمازین یعنے فجر اور عشا کی بہت گران ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کیا کچھ ثواب ہے ان دونون مین البتہ آتے تم ان دونون نمازون کو اگرچہ چلتے گھٹنون پر یعنے افتان اور خیزان اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتون کی ہے یعنے ثواب اور بزرگی مین اور قرب مین ساتھ اللہ کے اور اگر جانتے تم کہ کیا ثواب ہے اُسکا البتہ جلدی کرتے تم اُسمین پہونچنے کے لیے اور تحقیق نماز آدمی کی ساتھ ایک شخص کے ثواب زیادہ رکھتی ہے نماز اُسکی سے اکیلے اور نماز اُسکی ساتھ دو شخصون کے زیادہ ثواب رکھتی ہے نماز اُسکی سے ساتھ ایک شخص کے اور جسقدر زیادہ ہون پس وہ زیادہ تر محبوب ہے طرف اللہ کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یہ دو نمازین منافقون پر اسلیے بھاری ہوتی ہین کہ کسل اُنہین بہت ہوتا ہے اور ریا کو دخل کم ہے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت کیجاوے اُنمین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہے اُنپر شیطان پس لازم کر اپنے پر جماعت پس سواے اسکے نہین کہ کھاتا ہے بھیڑیا اُس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنے اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین یعنے جنگل مین رہتے ہون اور جماعت نکرین تو شیطان اُنپر غالب ہوتا ہے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سُنے اذان اذان کہنے والے کی پس نہ باز رکھے اُسکو موذن کی تابعداری سے کوئی عذر کہا صحابہ نے اور کیا عذر کہا ڈرنا یعنے دشمن سے یا بیماری نہین قبول کیجاتی اُس سے نماز جو کہ بغیر جماعت کے پڑھے یعنے اگر مسجد مین پڑھے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارقطنی نے **ف** کہا صحابہ نے کیا ہے عذر یعنے جب ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچھا کہ عذر کیا ہے انھون نے کہا ڈر یعنے ڈر جان کا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نے کہ ڈر ظالم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو یہ مفلس اور اور عذر اوپر بیان ہی ہو چکے ہین کہ مینھ ہو اور بہت جاڑا ہو یا کھانا موجود ہو یا حاجت استنجے کی ہو پس یہ سب چیزین عذر ہین اور اور عذر بیماری ہے یعنے ایسی بیماری کہ پہونچ نہ سکے مسجد مین کذا فی شرح المنیۃ پس حاصل یہ کہ جو کوئی اذان سنے اور پھر موذن کی تابعداری نکرے یعنے جماعت مین بلا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اُسکی نہین قبول ہوگی اور اگر عذر سے نہ حاضر ہوا تو مقبول ہے اور معنے قبول ہونے نماز کے یہ ہین کہ ثواب نہین پایا وہ اُس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسے کہ نماز زمین غصب کی گئی مین پڑھنا اور اسی طرح حج کرنا ساتھ مال حرام کے اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ نہین رخصت ہے بیچ ترک جماعت کے کسی کے لیے مگر عذر سے بسبب اس حدیث کے اور اُسکے کہ پہلے گذری ۱۲ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ) اور روایت ہے عبداللہ بن ارقم سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے جسوقت کہ قائم کیجاوے نماز اور پاوے ایک تمہارا حاجت پائخانہ کی پس چاہیے کہ ابتدا کرے ساتھ پائخانہ کے یعنے اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ) اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ نہین حلال واسطے کسی کے یہ کہ کرے اُنکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کرے ذات اپنی کو ساتھ دعا کے بدون اُنکے یعنے بدون شریک کرنے اُنکے کے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اُسنے اُنکی اور نہ نظر کرے اندر گھر کسی کے پہلے اس سے کہ اذن مانگے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اُنکی اور نہ نماز پڑھے اُس حالت مین کہ بند کیے ہو پیشاب یا پاخانہ کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنے استنجے سے فارغ ہو روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی نے مانند اسکے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو یعنے اُسکے وقت سے واسطے کھانے کے اور نہ واسطے غیر اسکے کے روایت کی یہ شرح السنۃ مین ف اوپر جو گذرا ہی کہ کھانا پہلے کھا لیا کرے اور نماز بعد پڑھے اور یہان فرمایا کہ نماز کو تاخیر کر طعام وغیرہ کے لیے تو یہ محمول ہی اسپر کہ تاخیر کرنے مین وقت جاتا ہو تو جب یہی حکم ہی کہ تاخیر نکرے اور وہ حکم اس صورت مین ہی کہ وقت فراخ ہو اور کھانا حاضر ہو اور خواہش ہو اُسکی تو جب یہی چاہیے کہ پہلے کھالے پس تعارض نہ باقی رہا دونون حدیثون مین

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور اور صحابہ کو اُس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز با جماعت سے مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا نفاق اُسکا یعنے جو کہ نفاق پوشیدہ رکھتا تھا وہ بھی نہین باز رہتا تھا جماعت سے یا بیمار یعنے جو کہ اصلا طاقت مسجد مین آنے کی نرکھتا ہو وہ بھی باز رہتا تحقیق تھا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان دو شخصون کے یہانتک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہمکو طریقے ہدایت کے اور تحقیق طریقون ہدایت کے سے ہی نماز پڑھنی یعنے جماعت سے اُس مسجد مین کہ اذان دیجاتی ہو اُسمین اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا ابن مسعود نے جس شخص کو خوش آوے یہ کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے کل کو پورا مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر اُس جگہ کہ اذان دیجاوے واسطے اُنکے یعنے جماعت سے ادا کرے مسجد مین پس تحقیق اللہ تعالی نے مقرر کیے واسطے نبی تمھارے کے طریقے ہدایت کے اور تحقیق یہ نمازین پانچون جماعت سے پڑھنی طریقون ہدایت کے سے ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو اپنے گھرون مین یعنے اگرچہ جماعت سے پڑھو جیسا کہ نماز پڑھتا ہی یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر مین البتہ چھوڑ دوگے سنت نبی اپنے کی اور اگر چھوڑ دوگے تم سنت نبی اپنے کی البتہ گمراہ ہوگے اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنے واجبات اور آداب اُسکے بجا لاوے پھر قصد کرے طرف مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اُسکے بدلے ہر قدم کے کہ قدم رکھتا ہی ایک نیکی اور بلند کرتا ہی اُسکو بسبب اُس قدم کے ایک درجہ اور دور کرتا ہی اُس سے بسبب اُسکے ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور صحابہ کو اُس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا جماعت سے مگر منافق ایسا کہ معلوم تھا نفاق اُسکا اور تحقیق تھا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز مین اُس حالت مین کہ تکیہ کرتا

درمیان دو آدمیوں کے یعنے بسبب نہایت ضعف کے یہانتک کہ کھڑا کیا جاتا صف میں روایت کی یہ مسلم نے ف سنن ہدیٰ یعنے وہ طریقے
کہ عمل کرنا انپر موجب ہدایت اور پہونچنے کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالیٰ کا ہو افعال حضرتؐ کے دو طرح کے تھے ایک وہ کہ حضرتؐ بطریق عبادت
کے کرتے تھے اور ایک وہ کہ بطریق عادت کے کرتے جو بطریق عادت کے کرتے انکو سنن زوائد کہتے ہیں اور جو بطریق عبادت کے کرتے تھے انکو سنن ہدیٰ
کہتے ہیں پھر آگے سنن ہدیٰ کی دو قسمیں ہیں سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہیں کہ حضرتؐ نے بطریق مواظبت کے کین یا تاکید فرمائی اور
غیر موکدہ وہ کہ جنپر مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہاں سنن ہدیٰ سے سنن موکدہ مراد ہیں اور جو کہ جماعت کو واجب کہتے ہیں انکے بھی یہ منافی نہیں اسلیے
کہ واجب بھی سنن ہدیٰ میں داخل ہے لغۃً اور روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہے کہ سنا اللہ کے
پکارنے والے کو کہ پکارتا ہے طرف نماز کے پس نہ جواب دیا اسکو روایت کی یہ احمد اور طبرانی نے پس معلوم ہوا کہ یہ وعید انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
اوپر ترک کرنے جماعت کے مسجد میں اور یہ جو کہا کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا ظاہرا یہ ایک شخص تھا کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتا تھا ۱۲ ع ح
مولانا (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ما فی البیوت من النساء والذریۃ اقمت صلوۃ العشاء وامرت فتیانی یحرقون ما فی
البیوت بالنار رواہ احمد) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتیں گھروں میں عورتیں اور اولاد حکم کرتا میں برپا کرنے
نماز عشا کا اور حکم کرتا میں خادموں اپنے کو کہ جلاتے اس چیز کو کہ گھروں میں ہے ساتھ آگ کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنے عورتیں اور بچے گھروں میں ہوتے
ہیں اور انپر جماعت واجب نہیں اگر یہ گھروں میں نہوتے تو حکم کرتا نماز عشا کے برپا کرنے کا اور صحابہ کو کہتا کہ جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے انکو
اور انکے اسباب کو جلا دیں اس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار رہتا ہے کہ جسکی سزا یہ ہوئی کہ حضرتؐ نے ارادہ انکے جلانے کا کیا ۱۲ ع ح (وعنہ
قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی رواہ احمد) اور روایت ہے انہیں سے کہا حکم کیا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ہو تم مسجد میں پس اذان دیجاوے نماز کی پس نہ نکلے ایک تمہارا یہانتک کہ نماز پڑھے روایت کی یہ احمد
نے ف یہی ہمارے مذہب میں اسکے لیے ہے کہ وہ شخص منتظم نہو کہیں کی جماعت کا یعنے اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کے مکروہ نہیں اور
اگر نماز پڑھ چکا ہے تو نکلنا مکروہ نہیں مگر جس صورت میں کہ موذن تکبیر شروع کر دے تو ظہر اور عشا میں چاہیے کہ شریک ہو جاوے تا متہم نہووے ساتھ
ترک جماعت کے اور اماموں کے نزدیک ہر نماز میں شریک ہو جانے ۱۲ ح (وعن ابی الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ فقال
ابوہریرۃ اما ہذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی شعثا سے کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی
اسمیں پس کہا ابوہریرہ نے اس شخص نے تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم کی درود اللہ کا انپر اور سلام روایت کی یہ مسلم نے (وعن عثمان بن عفان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرکہ الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجۃ وہو لا یرید الرجعۃ فہو منافق رواہ ابن ماجۃ) اور روایت
ہے عثمان بن عفانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اسکو اذان نے مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطے کسی حاجت کے
اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پھر آنے کا پس وہ منافق ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے گنہگار ہے بسبب ترک کرنے جماعت کے مانند منافق کے
ہوا ۱۲ ع (وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سمع النداء فلم یجبہ فلا صلوۃ لہ الا من عذر رواہ الدارقطنی) اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسنے سنی اذان پس نہ جواب دیا اسکو پس نہیں نماز یعنے کامل یا مقبول واسطے اسکے
مگر عذر سے یعنے جو عذر کہ اوپر مذکور ہوئے اگر انکے سبب سے مسجد میں نہ آیا خیر کچھ مضائقہ نہیں روایت کی یہ دارقطنی نے ف پس نہ جواب دیا یعنے
زبان سے جواب نہ دیا اور مسجد میں نہ آیا اور اصل جواب یہی ہے کہ مسجد میں آوے ۱۲ ع (وعن عبد اللہ بن ام مکتوم قال یا رسول اللہ ان المدینۃ

کَثِیْرَۃُ الْھَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَھَلْ تَجِدُ لِیْ مِنْ رُخْصَۃٍ قَالَ ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ ھَلًا وَلَمْ یُرَخِّصْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینہ میں بہت موذی جانور ہیں اور درندے ہیں اور میں ہون اندھا پس آیا پاتے ہو میرے لیے رخصت کہ جماعت میں نہ آؤن فرمایا کیا سنتا ہے تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہا کہ ہان فرمایا پس حاضر ہوا ور نہ رخصت دی چھوڑنے جماعت کی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف سنتا ہے تو آخر تک یعنے اذان تو سنتا ہے ان کلمون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ انہین معنی طلب کی ہین ٭ ع (وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَھُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ام درداء سے کہ کہا آئے مجھپر ابی درداء یعنے خاوند انکے اور وہ غصے تھے پس کہا مین نے کس چیز نے غصے مین ڈالا تجھکو کہا قسم اللہ کی نہین جانتا مین امر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کچھ مگر تحقیق وہ نماز پڑھتے ہین جماعت سے یعنے اور اب اُسکو بھی ترک کرتے ہین روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمٰنَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمٰنَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمٰنَ فَقَالَ لَھَا لَمْ اَرَ سُلَیْمٰنَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّہٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْھَدَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَۃً رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہے ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح میں اور تحقیق حضرت عمرؓ صبح کو گئے طرف بازار کے اور مکان سلیمان کا تھا درمیان مسجد اور بازار کے پس گذرے اوپر شفاء کے کہ نام سلیمان کی مان کا ہے پس کہا عمر نے واسطے اُسکے نہین دیکھا مین نے سلیمان کو نماز صبح مین پس کہا مان سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات گذاری تھی نماز پڑھتے پس غلبہ کیا آنکھون اُسکی نے یعنے نیند اُسکی نے پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین بہتر ہے طرف میرے سے قیام کرنے میرے سے رات کو روایت کی یہ مالک نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑھنی افضل ہے نماز رات اور تہجد کی سے ٭ ح ٭ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَھُمَا جَمَاعَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ اُن سے جماعت ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے اگر دو آدمی ہو وین ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے ٭ ح (وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَھُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّکُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُھُنَّ وَفِیْ رِوَایَۃِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ فَسَبَّہٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُہٗ سَبَّہٗ مِثْلَہٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے بلال بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو عورتون کو انکے حصے مسجدون سے جب کہ پروانگی مانگین تم سے مسجد کے جانے کی یعنے بسبب حاضر ہونے مسجدون کے جو ثواب انھین ملتا ہے اُسکے حاصل کرنے سے روکو نہین یعنے نماز کے لیے مسجد مین جانے دو پس کہا بلال نے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم انکو پس کہا بلال کو عبد اللہ نے کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے البتہ منع کرینگے ہم انکو اور بیچ روایت سالم کے روایت کیا اُسنے اپنے باپ سے کہا پھر متوجہ ہوئے بلال پر عبد اللہ پس برا کہا اُسکو برا کہنا نہین سنا مین نے انکو کہ برا کہا ہو اُسکو مانند اُسکے کبھی اور کہا کہ خبر دیتا ہون مین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم انکو روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ عبد اللہ غصے اسلیے ہوئے کہ اس طرح جواب دینے مین مقابلہ معلوم ہوتا تھا حدیث کا ساتھ راے کے اگر عذر فساد وقت کا بیان کرتے اور کہتے کہ اس وقت مین مناسب نہین ہے عورتون کو نکلنا تو وہ خفا نہ ہوتے اور اسلیے اتباع کیا ہے انکا علما نے بیچ منع کرنے

نکلنے عورتوں کے پس ہدایہ میں لکھا ہے کہ نیت کرے امام عورتوں کی ہمارے زمانہ میں کہا ابن ہمام نے اسلیے کہ وہ منع کی گئیں ہیں حضور جماعات سے اور پہلے گذر ہی چکا ہے مظہر سے کہ یہ نکلنا انکا طرف مسجد کے نماز کے لیے ہمارے زمانہ میں مکروہ ہے ۔ ح ع ۔ (وعن مجاہد عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن رجل اھلہ ان یاتوا المساجد فقال ابن لعبد اللہ بن عمر فانا نمنعھن فقال عبد اللہ احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول ہذا قال فما کلمہ عبد اللہ حتی مات رواہ احمد) اور روایت ہے مجاہد سے اسنے نقل کی عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرے کوئی شخص اہل اپنے کو اس سے کہ آویں مسجدوں میں پس کہا ایک بیٹے عبداللہ بن عمر کے نے یعنے بلال نے ہم منع کرینگے انکو پس کہا عبداللہ نے میں حدیث بیان کرتا ہوں تجکو حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے یہ کہا مجاہد نے پس نہ بولے اس سے عبداللہ یہاں تلک کہ وفات ہوئے روایت کی یہ احمد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سے واسطے ترک کرنے سنت کے ۔ ح ۔

باب تسویۃ الصف

باب ہے بیچ بیان برابر کرنے صف کے ف یعنے آپس میں مل کر کھڑے رہیں درمیان میں چھدرا ہیں نہ رکھیں اور آگے پیچھے ہٹ کر نہ کھڑے ہوں برابر کھڑے رہیں اور اگر صفیں کئی ہوں اسطرح کھڑے ہوں کہ فرق درمیان میں برابر رہے ۔ ح ۔

الفصل الاول

فصل پہلی (عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بہا القداح حتی رای انا قد عقلنا عنہ ثم خرج یوما فقام حتی کاد ان یکبر فرای رجلا بادیا صدرہ من الصف فقال عباد اللہ لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم رواہ مسلم) روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے صفیں ہماری یہانتک کہ گویا برابر کرتے ساتھ انکے تیروں کو یہانتک کہ دیکھا تحقیق سمجھے ہم ان سے یعنے برابر کرنا صفوں کا پھر نکلے ایک دن پس کھڑے ہوتے یہانتک کہ قریب تھے کہ تکبیر کہیں پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہے سینہ اسکا صف سے پس کہا اے بندو اللہ کے برابر کرو اپنی صفوں کو یا خلاف ڈالیگا اللہ درمیان ذاتوں تمہاری کے روایت کی یہ مسلم نے ف گویا برابر کرتے ساتھ ان کے تیروں کو یہ مثل ہے بیچ راستی اور ہمواری کے کہ تیروں سے چیزوں کو ہموار اور سیدھا کرتے ہیں یہاں مبالغہ ہے کہ صفوں کو ایسا سیدھا اور برابر کرتے کہ تیروں کو ان سے سیدھا کر سکیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عبارت محمول قلب پر ہے پس معنے یہ ہونگے کہ گویا برابر کرتے انکو ساتھ تیروں کے اور حاصل اخیر جملہ کا مظہر نے یہ بیان کیا ہے کہ ادب ظاہر کا علامت ہے ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگے اللہ اور رسول کے حکم کی ظاہر میں تو یہ پہونچاویگا طرف اختلاف قلوب کے پس باعث ہوگا کدورت کا پھر سرایت کریگی یہ طرف ظاہر تمہارے کے پس واقع ہوگی درمیان تمہارے عداوت اسطرح کی کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سے ۔ ح ع ۔ (وعن انس قال اقیمت الصلوۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری رواہ البخاری وفی المتفق علیہ قال اتموا الصفوف فانی اراکم من وراء ظہری) اور روایت ہے انس سے کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئے ہم پر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا سیدھی کرو اپنی صفوں کو اور آپس میں نزدیک کھڑے رہو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے یعنے نماز کی حالت میں مکاشفہ سے مصلیوں کا حال معلوم کرتا ہوں روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ بخاری اور مسلم کے یہ ہے کہ پورا کرو صفوں کو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے ف پورا کرو صفوں کو یعنے جب تلک پہلی صف بھر نہ لے دوسری صف نہ قائم کرو ۔ ع ۔ (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ متفق علیہ الا ان عند مسلم من تمام الصلوۃ) اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفوں اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفوں کا تمام کرنے نماز میں سے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ نزدیک مسلم کے لفظ من تمام الصلوۃ کا ہے ف یعنے کلام اللہ میں جو آیا ہے اقیموا الصلوۃ یعنے پڑھو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس فرمایا کہ

برابر کرنا صفون کا بھی اسین سے ہی م ع (وعن ابی مسعود ن الانصاری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوۃ و یقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہاتھ اپنے ہمارے مونڈھون پر نماز مین یعنے جس وقت ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگے دل تمھارے چاہیے کہ متصل ہون میرے تم مین سے صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین انکے کہا ابو مسعود نے پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو روایت کی یہ مسلم نے ف اور نہ اختلاف کرو یعنے بدن برابر رکھو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہ ہی کہ درمیان قلب اور اعضا کے تعلق عجیب اور تاثیر غریب ہی کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک کی طرف دوسرے کے کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن مین اور اسی طرح باطن کی ظاہر مین اب آگے ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنے پہلی صف مین کھڑے ہون صاحبان بلوغ کے اور عقل کے تا یاد کرین کیفیت نماز کی اور احکام اسکے اور پہونچا وین امت کو پھر دوسری صف مین وہ کہ قریب انکے ہین یعنے لڑکے اور جو کہ قریب بلوغ کے ہین کہ انکو مراہق کہتے ہین پھر تیسری صف مین کہ قریب انکے ہین یعنے خنثی کہ علامت مردی اور زنی دونون کی رکھتے ہین اور بعد انکے صف عورتون کی کھڑی رہے وہ نہین ذکر کی اسلیے کہ متعین ہین کہ بعد انکے وہی ہین اور پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو یعنے سبب اس اختلاف اور فتنون کا یہی ہی کہ صفین اپنی برابر نہین کرتے م ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثلثا وایاکم و ھیشات الاسواق رواہ مسلم) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ نزدیک ہون میرے تم مین سے صاحب بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین انکے تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنے بازارون کے سے یعنے مسجدون مین شور مانند شور بازارون کے نہ کرو روایت کی یہ مسلم نے ف تین بار فرمایا یعنے اس حدیث مین ثم الذین یلونھم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفون کے چار ہوے پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی نہین مذکور ہوئی اور یہان مذکور ہوئی م ح (وعن ابی سعید الخدری قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ تأخرا فقال لھم تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا دیکھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یارون اپنے مین تاخیر پس فرمایا واسطے انکے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیے کہ اقتدا کرین ساتھ تمھارے وہ کہ ہون پیچھے تمھارے ہمیشہ رہیگی ایک قوم تاخیر کرتی یہانتک کہ پیچھے ڈالیگا انکو اللہ یعنے رحمت و فضل اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے ف یارون اپنے مین تاخیر یعنے دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے رہے جاتے ہین انکو فرمایا کہ آگے بڑھو اور پہلی صف مین کھڑے رہو اور اقتدا کرو میرا یعنے پیچھے میرے متصل کھڑے رہو تا افعال میرے دیکھو اور تمھاری متابعت وہ کرین کہ تمھارے پیچھے کھڑے ہون اسلیے کہ صف پیچھے کی متابعت اگلون کی کرتی ہی یعنے افعال انکے دیکھتے ہین اور اسی طرح وہ بھی کرتے ہین پس یہ متابعت باعتبار ظاہر کے ہی اور حقیقت مین سب تابع امام ہی کے ہین م ع (وعن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرآنا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھا فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربھا قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہین حلقے حلقے بنائے ہوے پس فرمایا کیا ہی واسطے میرے دیکھتا ہون مین تم کو جماعتین الگ الگ یعنے یون نہ بیٹھنا چاہیے کہ علامت نااتفاقی کی ہی پھر نکلے ہم پر پس فرمایا کیا نہین صف باندھتے تم یعنے نماز مین مانند صف فرشتون کے نزدیک

پروردگار اپنے کے یعنے جب کہ بندگی کے لیے کھڑے ہوتے ہین پس کہا ہم نے اے رسول خدا کے اور کس طرح صف باندھتے ہین فرشتے نزدیک پروردگا
اپنے کے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صفون کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہین صف مین روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردون کی پہلی صف اور بدترین صف مردون کی پچھلی اور بہترین صف عورتون کی پچھلی صف
اور بدترین صف عورتون کی پہلی صف روایت کی یہ مسلم نے ف مراد بہتر سے کثرت ثواب کی ہے یعنے پہلی صف والے بہت ثواب پاتے
ہین اور مردون کی پہلی صف بہتر اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے قریب ہوتے ہین اور عورتون سے دور اور اخیر کی بری اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے
دور ہوتے ہین اور عورتون سے نزدیک اور عورتون کی اول صف بری اسلیے ہوتی ہے کہ مردون سے نزدیک ہوتی ہین اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے
اسلیے کہ مردون سے دور ہوتی ہین پس مردون کو اول صف کی رغبت کرنی چاہیے اور عورتون کو پچھلی صف کی ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَھَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ
لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْحَذَفُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکھو
صفین اپنی یعنے آپس مین خوب بھڑکر کھڑے رہو اور نزدیکی کرو درمیان صفون کے یعنے دو صفون مین اتنا فرق رہے کہ ایک صف بیچ مین اور کھڑی
ہوسکے اور برابر رکھو گردنین یعنے کوئی تم مین سے بلند جگہ پر نہ کھڑا رہے بلکہ برابر جگہ پر کھڑے رہو تاگردنین برابر رہین پس قسم ہے اس ذات کی جان
میری اسکے ہاتھ مین ہے تحقیق مین دیکھتا ہون شیطان کو داخل ہوتا ہے بیچ شگافون صف کے گویا کہ وہ سیاہ بچہ ہے بکری کا روایت کی یہ ابوداؤد نے
(وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)
اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرو صف پہلی کو پھر اسکو کہ نزدیک ہے اسکے پھر جو کچھ کہ ہو نقصان پس ہو
پچھلی صف مین روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَا مِنْ خُطْوَۃٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ خُطْوَۃٍ یَمْشِیْھَا یَصِلُ بِھَا صَفًّا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے براء بن عازب سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہین اُن لوگون پر کہ قریب ہوتے ہین پہلی صفون کے اور
نہین کوئی قدم بہت محبوب طرف اللہ کے اس قدم سے کہ چلے اور ملاوے ساتھ اسکے صف کو یعنے اگر صف مین جگہ خالی رہ گئی ہو وہان
جا کھڑا رہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف قریب ہوتے ہین پہلی صفون کے جب حضرت نے فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی
تو اشارہ کے ساتھ فضیلت دوسری صف کی بھی کہ بعد صف اول کے اسکو بھی فضیلت ہے اور صفون پر کہ بعد اسکے ہین ذکر کی (وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے عائشہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہین اوپر داہنی طرف والی صفون کے روایت کی
یہ ابوداؤد نے ف لکھا ہے علماء نے کہ کھڑے رہنا داہنی طرف امام کے اگرچہ دور ہو امام سے افضل ہے کھڑے ہونے سے بائین طرف اگرچہ
نزدیک ہو اور اگر بائین طرف خالی ہو نمازیون سے تو افضل ہے بائین طرف کھڑے رہنا واسطے رعایت دونون طرفون کے ۱۲ ح ع (وَعَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاِذَا اسْتَوَیْنَا کَبَّرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے نعمان
بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے یعنے ہاتھ یا زبان سے ہماری صفون کو جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہم طرف نماز کے

پس جب برابر ہو چکتے تکبیر تحریمہ کہتے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا
صُفُوْفَکُمْ وَعَنْ یَسَارِہٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے داہنی طرف اپنے
سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور بائیں طرف فرماتے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
رسو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمھارے وہ ہیں کہ بہت نرم ہوں مونڈھے انکے نماز میں روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسکے معنے علماء
نے کتنی طرح پر لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اگر صف میں کھڑا ہو اور حکم کرے اسکو کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھکر برابر کھڑے ہونے کے لیے تو تکبر نہ کرے اور کہنا مانے
اسکا اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی چاہے کہ صف میں درآوے تو منع نہ کرے اسکو خصوصاً کہ جگہ خالی ہو اور صف بھرنے کے لیے آوے اور تیسرے یہ کہ نرم
کرنا مونڈھوں کا کنایہ ہے سکون اور خشوع و وقار سے یعنے نماز ساتھ خاطر جمعی کے اور حضور دل اور وقار کے پڑھے ع **الفصل الثالث** فصل
تیسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرَاکُمْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے
تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں تم کو پیچھے اپنے سے جیسے کہ دیکھتا ہوں تم کو آگے اپنے سے یعنے ساتھ مشاہدہ اور مکاشفہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے
(وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ
قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ وَعَلَی الثَّانِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَحَاذُوْا بَیْنَ مَنَاکِبِکُمْ وَلِیْنُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَسُدُّوا
الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ فِیْمَا بَیْنَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْحَذَفِ یَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسو لخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسرے پر بھی بھیجے فرماؤ کہ پہلی اور دوسری
پر رحمت بھیجتے ہیں فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر یعنے اس بار بھی دوسری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ اور دوسری پر بھی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسرے پر
بھی فرماؤ فرمایا اور دوسری پر بھی اور فرمایا رسو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈھوں اپنے کے یعنے برابر
جگہ میں کھڑے رہو ایک دوسرے سے اونچا ہو کر نہ کھڑا رہے اور نرم ہو آگے ہاتھوں بھائیوں اپنے کے یعنے اگر کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھکر صف
میں برابر کرے کہنا مانو اور بند کرو صف کے شگافوں کو اسلیے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے درمیان تمھارے مانند حذف کے یعنے چھوٹے بچے
بھیڑ کے روایت کی یہ احمد نے **ف** لفظ وعلی الثانی میں جو عطف ہے اسکو عطف تلقین کہتے ہیں یعنے پہلی صف کے لیے تو فرمایا دوسری کے
لیے بھی یہی فرماتے اور حضرتؐ نے جو چوتھی بار میں دوسری صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی میں شریک کیا اس سے معلوم ہوا کہ درجہ دوسری
صف کا کم ہے اول سے ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ
وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَہٗ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ مِنْہُ قَوْلَہٗ وَمَنْ وَصَلَ
صَفًّا اِلٰی اٰخِرِہٖ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈھوں کے
اور بند کرو فرجوں کو اور نرم ہو بیچ ہاتھوں بھائیوں اپنے کے اور نہ چھوڑو تم فرجی شیطان کے اور جسنے کہ ملائی صف یعنے خالی جگہ میں جا کھڑا رہا

ملاویگا اُسکو اللہ یعنے ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے اور جنّنے توڑی صف توڑیگا اُسکو اللہ یعنے دور ڈالیگا مقام قرب سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کیا نسائی نے اس حدیث مین سے قول اُنکا من وصل صفا آخر تک یعنے اُنکی روایت مین ومن وصل صفا اوپر کی عبارت نہین ہو ف نرم ہو بیچ ہاتھون بھائیون اپنے کے یعنے ہاتھون سے پکڑکر برابر کرین صف مین تو کہنا مانو اُنکا ۞ ع ۞ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مین رکھو امام کو یعنے داہین وباہین طرف امام کے آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰی یُؤَخِّرَہُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی قوم کہ پیچھے ہٹتی رہیگی پہلی صف سے یہانتک کہ پیچھے ڈالے رکھیگا اُنکو اللہ تعالی دوزخ مین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف حتی یوخرہم اللہ فی النار یعنے کریگا آخر الامر اُنکو دوزخ مین یا کریگا اُنکو پیچھے رہنے والا دوزخ مین حاصل یہ کہ سبقت کرنی چاہیے تھی پہلی جماعت کی طرف اسنے جو اپنے کو ایسے ثواب سے محروم رکھا کہ پیچھے کھڑا رہا اُسکے بدلے مین یہ سزا پاویگا ۞ ع (وَعَنْ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ) اور روایت ہو وابصہ بن معبد سے کہ کہا دیکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اُسکو یہ کہ پھر پڑھے نماز روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہو ف پہلی صف مین جگہ خالی تھی اور پھر وہ شخص پیچھے کھڑا ہوا تھا اُسکو نماز پھیرنے کو فرمایا از راہ استحباب کے اسلیے کہ مرتکب امر مکروہ کا ہوا امام احمد کے نزدیک نماز نہین ہوتی اکیلے پڑھنے والے کی پیچھے صف کے اور اور تینون امامون کے نزدیک نماز ہو جاتی ہو لیکن اکیلے پڑھنی چاہیے نہین کہ مکروہ ہو ۞ ع ۞ باب الموقف باب ہو بیچ بیان جگہ کھڑے رہنے امام کے اور مقتدی کے الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِہٖ فَعَدَلَنِیْ کَذٰلِکَ مِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِہٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہو عبداللہ بن عباسؓ سے کہ کہا رات گذاری مین نے بیچ گھر اپنی خالہ میمونہ کے پس کھڑے ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے یعنے تہجد کی پس کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرتؐ کے پس پکڑا ہاتھ میرا پیچھے پیٹھ اپنی سے پس پھیرا مجکو اسطرح یعنے ہاتھ پکڑکر پیچھے پیٹھ اپنی سے طرف پہلو داہنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح السنہ مین لکھا ہو کہ اس حدیث سے کئی مسائل نکلے ایک تو یہ کہ جائز ہو نماز نفل جماعت سے اور دوسرا یہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور تیسرا یہ کہ جائز ہو تھوڑا سا عمل نماز مین اور چوتھا یہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ آگے ہو امام کے اسلیے کہ آنحضرتؐ نے ابن عباس کو پیچھے سے پھیرا اور پانچوان یہ کہ جائز ہو امامت پیچھے اُسکے کہ نیت کرے امامت کی اور ہدایہ مین لکھا ہو کہ اگر اکیلا نمازی امام کے پیچھے یا بائین طرف نماز پڑھے تو جائز ہو لیکن برا ہو ۞ ع ۞ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ نماز پڑھین پس آیا مین یہانتک کہ کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرتؐ کے پس پکڑا ہاتھ میرا پھر پھیرا مجکو یہانتک کہ کھڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنے یعنے داہنا ہاتھ پکڑکر پیٹھ کے پیچھے سے کھینچکر داہنی طرف کھڑا کیا پھر آیا جبار بن صخر پس کھڑا ہوا بائین طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑے حضرتؐ نے دونون ہاتھ ہمارے اکٹھے یعنے اپنے داہنے ہاتھ سے بایان ہاتھ ایک کا پکڑا اور بائین ہاتھ سے داہنا ہاتھ دوسرا کا پھر ہٹایا ہم کو یہان تک کہ کھڑا کیا

ہم کو پیچھے اپنے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہنی طرف کھڑا رہے اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو پیچھے
کھڑے رہیں اور کہا قاضی نے کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہاتھ سے ایکبار حرکت کرنی یا دو بار متصل نہیں باطل کرتی نماز کو اور اسی طرح زیادہ بھی
اگر فرق سے ہو + ع +(وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
انس سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے اور یتیم نے بیچ گھر اپنے کے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلیم پیچھے ہمارے تھی روایت کی یہ مسلم نے **ف**
ام سلیم نام ہے انس کی ماں کا اور یتیم انکے بھائی تھے بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا یہی تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا ضمیرہ تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ
مردوں کی صف آگے ہو عورتوں کی صف کے + ح +(وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاَقَامَ
الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انہیں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ انس کے اور ماں انکی کے یعنے ام سلیم کے یا کہا
خالہ انکی کے کہا انس نے پس کھڑا کیا مجکو داہنے اپنے اور کھڑا کیا عورت کو یعنے انکی ماں یا خالہ کو پیچھے ہمارے روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ
اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے یہ کہ وہ پہونچے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حالت میں کہ وہ رکوع
میں تھے پس رکوع کیا پہلے اس سے کہ پہونچیں طرف صف کے یعنے ہنوز صف میں نہ پہونچے تھے کہ نیت اور تحریمہ کرکر رکوع میں شریک ہوگئے
تا رکعت ہاتھ سے نہ جاوے پھر چلے طرف صف کے پس ذکر کیا گیا یہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا زیادہ کرے تجکو اللہ حرص یعنے
طاعت پر اور پھر نہ کرنا اسطرح روایت کی یہ بخاری نے **ف** چلے طرف صف کے یعنے ساتھ دو قدموں کے یا زیادہ غیر متوالیہ کے یعنے پے در پے
قدم نہ رکھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پس ایک دو قدم چلنے میں نماز پھیرنی نہیں آتی لیکن اولی یہ ہے کہ اس سے بھی احتراز کرے اور لفظ لا تعد میں کئی قول
آئے ہیں ایک تو ساتھ زبر تے کے اور پیش عین کے عود سے یعنے اس طرح پھر نہ کرنا اور دوسرا ساتھ سکون عین کے اور پیش دال کے
عدو سے یعنے جلدی نہ کرنا چلنے میں طرف نماز کے بلکہ صبر کر یہاں تک کہ صف میں پہونچے پھر شروع کر نماز اور تیسرا ساتھ پیش تے کے اور زیر
عین کے اعادہ سے یعنے نہ پھیر نماز جو پڑھ چکا ہے اور قول اول صحیح تر ہے از راہ عقل ونقل کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ اکیلے کھڑے ہونا
پیچھے صف کے باطل نہیں کرتا نماز کو اسلیے کہ حضرت نے نماز پھیرنے کو نہ فرمایا لیکن کراہیت بلاشبہ ہے + ع ح + **الفصل الثانی** فصل دوسری
(عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے
کہ کہا حکم کیا ہم کو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوں ہم تین آدمی یہ کہ آگے ہووے ہمارے یعنے امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہ
ترمذی نے **ف** دو آدمیوں کا بھی یہی حکم ہے ایک امام ہو اور ایک مقتدی + ع +(وَعَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ
يُّصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عمار سے یہ کہ وہ امام ہوئے لوگوں کے شہر مداین میں کہ قریب کوفہ کے ہے اور کھڑے ہوئے چبوترے پر نماز پڑھتے
اور مقتدی نیچے تھے انسے پس آگے بڑھے حذیفہ یعنے صف سے پس پکڑے دونوں ہاتھ عمار کے یعنے اور کھینچا انکو پیچھے تاکہ اتر کر برابر مقتدیوں
کے کھڑے ہوں پس متابعت کی حذیفہ کی عمار نے یہانتک کہ اتارا انکو حذیفہ نے چبوترے سے پس جبکہ فارغ ہوئے عمار نماز اپنی سے کہا واسطے انکے
حذیفہ نے کیا نہیں سنا تو نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نہ کھڑا ہو اس جگہ کہ بلند ہو جسگہ

مقتدیون کی سے یا فرمایا مانند اسکے پس کہا عمار نے اسی لیے اتباع کیا مین نے تمھارا جس وقت کہ پکڑے تم نے ہاتھ میرے روایت کی یہ ابوداود نے
ف کھڑے ہوئے چبوترے پر یعنے اکیلے کھڑے ہوتے پس اگر کھڑا ہووے امام ساتھ بعضے مقتدیون کے بلند جگہ پر تو نہین مکروہ اور اگر مقتدی
اونچے پر ہون اور امام اکیلا نیچے کھڑا ہو تو اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہا طحاوی نے کہ یہ نہین مکروہ اسلیے کہ نہین مشابہت ہوتی ہے ساتھ اہل کتاب
کے کیونکہ وہ کھڑا کرتے تھے امام اپنے کو خاص کر بلند جگہ پر پس وہ منع ہے انکی مشابہت سے نہ یہ اور ظاہر روایت مین یہ بھی مکروہ ہے اسلیے کہ اس
مین حقارت امام کی لازم آتی ہے اور بلندی کہ جس پر اکیلے کھڑے رہنا امام کو مکروہ ہے مقدار اسکی کیا ہے بعضون نے کہا ہے کہ بقدر قد آدم کے اور
بعضون نے کہا ہے کہ بقدر ہاتھ کے ہوا اور فتوی اسی پر ہے کذا فی شرح المنیہ اور نماز پڑھتے یعنے عمار نماز پڑھتے کھڑے رہے حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا
چنانچہ ظاہر تر یہی ہے اور یا مانند اسکے یعنے حذیفہ کو لفظ حضرت کے بعینہ یاد نہ تھے اسلیے یہ کہا کہ یہی لفظ فرماتے تھے یا مانند انکے اور اخیر حدیث سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ عمار جانتے تھے اور حضرت سے سنا تھا پس یہان اعتراض وارد ہوتا ہے کہ دیدہ و دانستہ کیون ایسی حرکت کی جواب اسکا
یہ ہے کہ شاید عمار یہ بھول گئے ہونگے جب تعرض کیا حذیفہ نے یاد آیا انکو ہ ع ح (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ
فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا
صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ) اور روایت ہے سہل بن ساعدی سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کس چیز سے یعنے کس لکڑی کا تھا منبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا سہل نے وہ تھا جھاؤ بیشہ کے سے بنایا تھا اسکو فلانے شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تھا واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کھڑے ہوئے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ طیار کیا گیا اور رکھا گیا یعنے مسجد مین پس منہ کیا حضرت نے طرف
قبلہ کے اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کے لیے اور کھڑے ہوئے لوگ پیچھے حضرت کے پس پڑھا حضرت نے قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگون نے پیچھے
حضرت کے پھر اٹھایا سر مبارک اپنا رکوع سے پھر ہٹے پچھلے پاؤن پھر سجدہ کیا زمین پر پھر تشریف لے گئے منبر پر پھر پڑھا قرآن پھر رکوع کیا پھر اٹھایا
سر اپنا پھر ہٹے پچھلے پاؤن یہان تک کہ سجدہ کیا زمین پر یہ لفظ بخاری کے ہین اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے ہے مانند اسکے اور کہا راوی نے بیچ
آخر اس حدیث کے پس جب فارغ ہوئے حضرت متوجہ ہوئے لوگون پر پس فرمایا اے لوگو نہین کیا مین نے یہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور تاکہ جانو نماز میری
ف جھاؤ بیشہ کے سے یعنے ایک جنگل تھا نو کوس پر مدینہ سے وہان درخت بہت سے تھے وہان کے جھاؤ کا منبر بنایا تھا اور فلانے کا نام یا قوم
رومی تھا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکھا ہے مظہر نے کہ اس منبر کے تین زینہ تھے پاس پاس پس اترنا اسپر سے آسان ہوتا تھا ساتھ ایک
یا دو قدم کے پس فعل کثیر نہین لازم آتا تھا کہ اس سے نماز باطل ہوتی اور اسمین دلالت ہے اسپر کہ امام جب ارادہ کرے تعلیم قوم کا کہ قریب اور دور والے
دیکھکر سیکھین تو جائز ہے اسے اونچی جگہ پر کھڑے ہونا اور یہ لفظ بخاری کے ہین اشارہ کیا مؤلف نے ساتھ اس عبارت کے اور عبارت مابعد کے
اسپر کہ یہ حدیث پہلی فصل مین لانی چاہیے تھی لیکن یہان جو ذکر کی واسطے تابعداری صاحب مصابیح کے کہ ذکر کیا انھون نے اسکو حسان مین
ہ ع ہ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے
حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرہ اپنے کے اور لوگون نے اقتدا کیا حضرت کا باہر حجرہ کے روایت
کی یہ ابوداود نے ف حضرت نے رمضان شریف مین اعتکاف کے لیے بوریہ کا حجرہ بنا لیا تھا اسمین چند شب نماز تراویح کی پڑھی اور لوگون نے

اقتدا کیا ❊ ع ❊ **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابی مالک الاشعری قال الا احدثکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاقام الصلوٰۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلوٰتہ ثم قال ھکذا صلوٰۃ قال عبد الاعلی لا احسبہ الا قال امتی رواہ ابوداؤد) روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو مالک نے کہ قائم کی حضرت نے نماز اور صف باندھی مردون کی اور کھڑا کیا پیچھے اُنکے لڑکون کو پھر نماز پڑھائی اُنکو پس ذکر کی ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرت کی پھر فرمایا آنحضرت نے اسی طرح سے ہے نماز کہا عبد الاعلی نے کہ راوی حدیث کا ہے ابو مالک سے نہین گمان کرتا مین ابو مالک کو مگر کہ کہا امت میری کی یعنے روایت کیا ابو مالک نے آنحضرت سے کہ فرمایا اسی طرح سے ہے نماز امت میری کی روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** معنے یہ ہین کہ لائق ہے اُنکو یہ کہ نماز پڑھین اسطرح اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ جو کوئی نہ نماز پڑھے اس طرح نہین ہے حضرت کی امت [illegible] ہین سے ❊ ع ❊ (وعن قیس بن عباد قال بینا انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی رجل من خلفی جبذۃ فنحانی وقام مقامی فواللہ ما عقلت صلوٰتی فلما انصرف اذا ھو ابی بن کعب فقال یا فتی لا یسوءک اللہ ان ھذا عھد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ان نلیہ ثم استقبل القبلۃ فقال ھلک اھل العقد ورب الکعبۃ ثلثا ثم قال واللہ ما علیھم اسی ولکن اسی علی من اضلوا قلت یا ابا یعقوب ما تعنی باھل العقد قال الامراء رواہ النسائی) اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہ کہا اسوقت کہ مین بیچ مسجد کے تھا پہلی صف مین پس کھینچا مجھکو ایک شخص نے پیچھے میرے سے کھینچنا پھر ایک طرف کیا مجھکو اور کھڑا ہوا میری جگہ پس قسم ہے اللہ کی نہین سمجھا مین نماز اپنی کو یعنے نہ جانا مین نے کہ کسطرح پڑھتا ہون اور کتنی رکعتین پڑھین ہین بسبب غصہ کے کہ آیا مجھکو کھینچنے سے مکان افضل سے باوجود پہلے کھڑے ہونے میرے کے وہان پس جبکہ پھرا وہ شخص کھینچنے والا نماز سے اور تمام کی نماز ناگہان وہ ابی بن کعب تھے پس کہا انھون نے اے جوان نہ غم مین ڈالے تجھکو اللہ یعنے بسبب اس چیز کے کہ کی مین نے ساتھ تیرے تحقیق یہ وصیت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمارے یہ کہ نزدیک کھڑے ہووین ہم اُنکے یعنے پس اُسی طرح بعد اُنکے امامون کے ساتھ کھڑے ہوتے ہین پھر سامنے ہوئے قبلہ کے پس کہا ہلاک ہوئے سردار قسم ہے پروردگار کعبہ کی تین بار کہا یہ پھر کہا قسم ہے اللہ کی نہین سردارون پر غم کرتا ہون ولیکن غم کرتا ہون مین اُن شخصون پر کہ گمراہ کرتے ہین سردارون کو یعنے رعایا کہ متابعت کرتے ہین سردارون کی کہتا ہے قیس بن عباد کہ کہا مین نے ابی بن کعب کو اے ابا یعقوب کیا مراد رکھتے ہو تم ساتھ اہل عقد کے کہا کہ امرا ہین روایت کی یہ نسائی نے **ف** یہ کہ نزدیک کھڑے ہووین ہم یہ اشارہ ہے اس حدیث پر لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی یعنے قریب کھڑے ہووین میرے تم مین سے صاحب بلوغ اور عقل کے پس قیس کو ایسا نہ پایا اسلیے اُنکو وہان سے ہٹا دیا اور ہلاک ہوئے اہل عقد یعنے امرا کہ رعایت لوگون کے کامون کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا ساتھ رعایت صفوف کی نماز مین اور کھڑے رہنا اسمین اُنھین کے ہاتھ مین ہے شاید کہ یہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنے زمانے کے امیرون پر کہ انتظام جماعت کا اچھی طرح نہین کرتے تھے لیکن موت اُنکی بیچ خلافت حضرت عثمانؓ کے ہوئی ہے پس شاید شکایت بعضے حاکمون اُنکے کی ہو واللہ اعلم ❊ ع ❊

باب الامامۃ

باب ہے بیچ بیان امامت کے یعنے اولیٰ امامت کے لیے کون ہے **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرأھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ ولا یؤمن الرجل الرجل فی اھلہ) روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا جو اُنمین اچھا پڑھتا ہو کتاب اللہ کو یعنے خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام اور ارکان نماز کے اگرچہ تفصیل سے مسائل نہ جانتا ہو پس اگر ہون پڑھنے مین برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا اُنکا سنت کو یعنے احکام نماز اور مسائل اُسکے کو بعد اسکے کہ خوب پڑھ سکے

قرأت مسنونہ پس اگر ہون سنت کے جاننے مین اور قرأت مین برابر پس امامت کرے وہ کہ پہلا ہو اُنکا ہجرت مین یعنے جو کہ پہلے ہجرت کرکے مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم اور قرأت اور ہجرت مین برابر پس امامت کرے بڑا اُنکا عمر مین اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اُسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اُسکے کے مسند اُسکی پر مگر ساتھ حکم اُسکے کے روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ گھر اُسکے کے یعنے اگرچہ یہ افضل ہو اس سے مگر ساتھ اذن اُسکے کے ف کہا طیبی نے کہ مراد سنت سے حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تھا وہ بڑا فقیہ ہوتا تھا عہد صحابہ مین اور عمل امام احمد کا اور ابو یوسف کا اسی حدیث پر ہی کہ اُنکے نزدیک امامت مین قاری مقدم ہی عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہ ہی کہ بہت علم والا اور فقیہ مقدم ہی بڑے قاری پر اسلیے کہ احتیاج قرأت کی ایک رکن مین ہی اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرأ پر اُنکا جواب وہ یہ دیتے ہین کہ اس زمانہ مین اقرأ اعلم تھے اسلیے کہ وہ سیکھتے تھے قرآن ساتھ احکام کے اسی سبب سے مقدم کیا ہی اقرأ کو حدیث مین اور ہمارے زمانہ مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا ہمنے اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین حضرت ابو بکر سے نماز پڑھوائی کہ وہ اعلم تھے باوجودیکہ قاری اُن سے زیادہ زیادہ موجود تھے اور کہا ابن الملک نے کہ ہجرت منقطع ہی آج کے دن پس معتبر اسکی جا سے ہجرت معنوی ہی یعنے ہجرت معاصی سے اسی لیے فقہا نے بعد مساوات کے علم اور قرأت مین پرہیزگار کو مقدم رکھا ہی اور اس حدیث مین اتنے ہی مراتب مذکور ہوے لیکن علما نے لکھا ہی کہ اگر سن مین بھی برابر ہون پس امامت کرے خوش خلق اُنکا پس اگر اسمین بھی برابر ہون اچھے چہرے والا امامت کرے پس اگر اسمین بھی برابر ہون شریف ترنسب کا امامت کرے پھر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین آپس مین یا اختیار قوم کو ہی کذا ذکرہ الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اُسکی کے اور نہ اُس جگہ مین کہ وہ مالک ہو اُسکا جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہی فے اہلہ یعنی پہل نہ کرے امامت مین حاکم پر یا اُسکے نائب پر کہ ولایت مین بھی مثل امام اور خلفا اور حاکمون اُسکے کے خصوصًا عیدون اور جمعون مین اور پہل نہ کرے امام حی پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتھ اذن اُنکے کے اسلیے کہ یہ باعث ہوتا ہی پست کرنے امر سلطنت کا اور آپس کے بغض اور ترک ملاقات اور ظہور خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہونا جماعت کا ہی واسطے دفع ان چیزون کے منقول ہی کہ حضرت ابن عمر باوجود اس شرف وفضل کے حجاج کے پیچھے نماز پڑھتے تھے کہ بے شبہہ ظالم اور فاسق تھا ش ع ح ٭ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّہُمْ اَحَدُہُمْ وَاَحَقُّہُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُہُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو اُنکا ایک اُنہین کا اور بہت حقدار ہی اُنکا ساتھ امامت کے اچھا پڑھا ہوا اُنکا روایت کی یہ مسلم نے ف قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہی اس سے کم وزیادہ کا بھی یہی حکم ہی کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نے کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہوئے بڑی عمر مین پس سیکھتے تھے علم دین پہلے پڑھنے قرآن کے اور جو کہ بعد اُنکے ہوے سیکھنے لگے قرآن چھوٹی عمر مین پہلے سیکھنے علم دین کے پس نہین تھا صحابہ مین قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تھا انتہی پس اعتبار اُس فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہو ساتھ امر صلوۃ کے پس بڑا علم رکھنے والا معاملات کا نہین ہی اولی ساتھ امامت کے اچھے قاری سے ٭ ع وَذُکِرَ حَدِیْثُ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ فِیْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچھے باب فضیلت اذان کے ہی یعنے مصابیح مین یہان مذکور تھی اور ہم نے وہان ذکر کی

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّاءُکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

چاہیے کہ اذان دین تمھارے لیے اچھے تمھارے اور امامت کرین تم مین سے جو خوب پڑھے ہون تم مین سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف محافظت اوقات نماز روزے کی موذن کے ہاتھ ہوتی ہے اور اذان بلند جگہ پر کہتا ہے لوگون کے گھرون پر نظر پڑتی ہے پس اگر وہ دینہدار ہوگا تو رعایت اوقات نماز اور روزہ کی بھی کریگا اور نظر نامحرم سے بھی بچا دیگا ۱۲ ع ✦ (وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّۃَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّۃَ فَقُلْنَا لَہٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّہْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْکُمْ یُصَلِّیْ بِکُمْ وَسَاُحَدِّثُکُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِکُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمَّہُمْ وَلْیَؤُمَّہُمْ رَجُلٌ مِّنْہُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہُ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اور روایت ہے ابی عطیہ عقیلی تابعی سے کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیے طرف مسجد ہماری کے حدیث کرتا یعنے حدیثین حضرت کی بیان کرتا اور باتین کرتا پس آیا وقت نماز کا ایک دن کہا ابو عطیہ نے پس کہا ہم نے واسطے مالک کے آگے ہوا ور نماز پڑھا کہا مالک نے واسطے ہمارے آگے کرو کسی شخص کو اپنے مین سے کہ نماز پڑھاسے تمکو اور خبر دونگا مین تمکو کہ کیون نہین نماز پڑھاتا مین تمکو سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس نہ امامت کرے اُنکی اور چاہیے کہ امامت کرے اُنکی کوئی شخص اُنھین مین سے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر کہ نسائی نے اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ف یعنے اُسنے فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہے من زار آخر تک اور قصہ مالک کے آنے کا مسجد مین اور انکار کرنا امامت سے نہین ذکر کیا اور مالک نے باوجود اذن کے انکار کیا امامت سے واسطے عمل کرنے کے ظاہر حدیث پر ۱۲ ع ✦ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَہُوَ اَعْمٰی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کرین لوگون کی اور تھے وہ اندھے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے امامت اندھے کی بلا کراہت اور روایتین فقہیہ بھی ہمارے مذہب مین آئی ہین کہ اگر اندھا پیشوا قوم کا ہو جائز ہے امامت اُسکی اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر وہ علم خوب رکھتا ہو پس وہ اولی ہے کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہے کتاب اشباہ والنظائر مین ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُہُمْ اٰذَانَہُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُہَا عَلَیْہَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَہُمْ لَہٗ کَارِہُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی نماز اُنکی کانون اُنکے سے یعنے قبول نہین ہوتی ایک تو غلام کہ بھاگا ہو مالک اپنے سے یہانتک کہ پھر آوے یعنے طرف مالک اپنے کے اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذاری ہو اس حالت مین کہ خاوند اُسکا ہو اُس سے خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اسکو مکروہ رکھتے ہون روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف غلام کے حکم مین داخل ہے لونڈی بھی یعنے اگر وہ بھاگے گی اُسکا بھی یہی حال ہوگا اور عورت کے حق مین جو فرمایا یہ جب ہوگا کہ خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اُسکی کے یا بے ادبی اُسکی کے یا کم اطاعت کرنے اُسکے کے اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورت پر نہین ہے گناہ بلکہ خاوند گناہگار ہوگا اور امام کے حق مین ابن ملک نے کہا ہے کہ یہ گناہ جب ہے کہ لوگ اُس سے ناراض ہون بسبب بدعت اسکی کے یا فسق اسکے کے یا جہل اُسکے کے اور اگر آپس مین کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی کے پس نہین ہے اسکے لیے یہ حکم بلکہ اُس سے ناحق ناراض ہونگے تو وہی گنہگار ہونگے اور مراد امام سے عام ہے یعنے خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُقْبَلُ مِنْہُمْ صَلٰوتُہُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَہُمْ لَہٗ کَارِہُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلٰوۃَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ یَّاْتِیَہَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَہٗ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَۃً رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز اُنکی یعنے ثواب نہین پاتے نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے ناخوش ہون اور دوسرا

وہ کہ آوے نماز کو پیچھے اور معنے پیچھے کے یہ ہین کہ آوے نماز کو بعد جاتے رہنے وقت اُسکے کے یعنے وقت مستحب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجھے آزاد کو روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے غلام کو آزاد کر کے بجبر خدمت لینے لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنے کو اُس سے چھپایا یا دعویٰ کیا ایک آزاد پر کہ یہ میرا غلام ہے اور تصرف مالکون کا سا اُسپر کرنے لگا یا بردہ مول لیا اور شرعاً بیع اسکی نہوئی جیسے اس وقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتے ہین اور پھر اُسپر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ فقہا نے لکھا ہے کہ اگر جماعت مسلمانون کی دارالاسلام سے دارالحرب مین جا کر بقہر و غلبہ کفار حربیون کو خواہ مرد ہون خواہ عورت خواہ چھوٹے خواہ بڑے بندی کر کے دارالاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور ملک کے کو اسی طرح غلبہ کر کے لاوین ان دونون قسمون مین بندی کرنے والے خواہ مسلمان ہون خواہ کافر مالک اس بندی کے ہوتے ہین چنانچہ بیچنا اور رہن کرنا اور ہبہ اور صحبت کرنی بغیر نکاح کے اور سب تصرف مالکانہ ساتھ انکے جائز ہین اور لونڈی کی اولاد بھی انھین کا سا حکم رکھتی ہے بشرطیکہ مالک سے یا ذی رحم مالک سے نہ پیدا ہون اُنسے پیدا ہونگے تو آزاد ہین پس سوائے ان اقسام کے اور قسمین بردے کی لکھکر بعضی قسمون مین اختلاف کیا ہے اور بعضے کو لکھا ہے کہ شرعی بردے نہین ہوتے لیکن صحیح یہ ہے کہ سوائے دونون قسمون مذکورین کے شرعی بردے نہین ہوتے پس اے بھائیو اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیے اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین ہووے ورنہ یہ نہ کرے کہ جیسے نام لونڈی کرنے کا آوے اگرچہ شرعی لونڈی نہ ہووے اندھا دھند مثل جانورون کے اُس سے صحبت کرنے لگے کہ حرام کاری ہے ہو گی اسی طرح اور تصرف مالکانہ بھی نہ کرے اسکے ساتھ ہ ح و مولانا (وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَدَافَعَ اَہْلُ الْمَسْجِدِ لَا یَجِدُوْنَ اِمَامًا یُصَلِّیْ بِہِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے سلامۃ بیٹی حر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتون قیامت کی سے ہے یہ کہ دفع کرینگے اہل مسجد کے امامت کو نہین پاوینگے امام کو کہ نماز پڑھاوے انکو روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے ظہور جہل اور فسق سے آخر زمانہ مین کہ ایسے جاہل اور نااہل پیدا ہونگے کہ کوئی لائق امامت کے نہین ہونے کا ہر کوئی اپنے نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنے اُسمین ایک دوسرے کو کہیگا کہ تو پڑھا مین لائق امامت کے نہین وہ کہیگا تو پڑھا مین لائق اسکے نہین پس اگر اپنے سے افضل کو امام کرے اور اپنے سے امامت دفع کرے اسلیے وہ اسمین داخل نہین کیونکہ دوسرے کو افضل جانکر دفع کرتا ہے ۱۲ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجِہَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہے تمپر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جہاد واجب ہے یعنی فرض عین ہے بعضی صورت مین اور فرض کفایہ ہے بعضی صورت مین اور امامت فاسق کی جائز ہے اگر فسق اسکا حد کفر کو نہ پہونچے لیکن مکروہ ہے اور نیک بخت کے ہوتے ہوئے فاسق کو امامت نہ کرنی چاہیے اور نماز جنازہ واجب ہے یعنے فرض کفایہ ہے ۱۲ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ قَالَ کُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ یَمُرُّ بِنَا الرُّکْبَانُ نَسْاَلُہُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا ہٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُوْنَ یَزْعَمُ اَنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَہٗ اَوْحٰی اِلَیْہِ اَوْحٰی اِلَیْہِ کَذَا فَکُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِکَ الْکَلَامَ فَکَاَنَّمَا یُغْرٰی فِیْ صَدْرِیْ وَکَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِہِمُ الْفَتْحَ فَیَقُوْلُوْنَ اُتْرُکُوْہُ وَقَوْمَہٗ فَاِنَّہٗ اِنْ ظَہَرَ عَلَیْہِمْ فَہُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا کَانَتْ وَقْعَۃُ الْفَتْحِ بَادَرَ کُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِہِمْ وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِہِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُکُمْ وَاللّٰہِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا وَصَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَکْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّیْ لِمَا کُنْتُ

اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ کُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّیْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَیِّ اَلَا
تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِکُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِیْ قَمِیْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ فَرَحِیْ بِذٰلِکَ الْقَمِیْصِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی عمرو بن سلمہ سے کہا تھے ہم
رہتے کنارے ایک پانی کے کہ تھا وہ گذرگاہ لوگون کا گذر کرتے ہمپر قافلے پوچھتے ہم کیا ہی واسطے لوگون کے کیا ہی واسطے لوگون کے یعنے دین اسلام
کیا نکالا ہی کیا صفت ہی اس شخص کی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتے لوگ دعوی کرتا ہی وہ یہ کہ اللہ نے بھیجا ہی اسکو وحی کی ہی
طرف اُسکے وحی کی ہی طرف اُسکے اسطرح یعنے قرآن عظیم کہ پڑھتے تھے اُسکو قافلے والے پس تھا میں یاد رکھتا تھا اس کلام کو یعنے قرآن
کو کہ پڑھتے تھے اور حضرت کے اوصاف کو کہ بیان کرتے پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میرے سینہ میں یعنے خوب یاد رہتا اور تھے عرب یعنے
سوائے حضرتؐ کی قوم کے اکثر عرب انتظار کرتے بیچ اسلام اپنے کے فتح ہونے مکے کا یعنے کہتے تھے کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم سب مسلمان ہوجاینگے
پس کہتے چھوڑ دو اُسکو ساتھ قوم اُسکی کے کہ قریش ہیں پس تحقیق وہ اگر غالب ہون اپنی قوم پر اور فتح کرین مکہ کو پس وہ نبی سچے ہین یعنے اسلیے
کہ باوجود اس ضعف کے غلبہ انپر بغیر معجزہ کے متصور نہین پس جب کہ ہوئی فتح جلدی کی ہر قوم نے ساتھ اسلام اپنے کے اور پہل کی اسلام لانے
مین باپ میرے نے قوم میری پر پس جب کہ سفر سے پھر کر آیا باپ میرا کہا یعنے اپنی قوم سے آیا ہون مین تمہارے پاس قسم اللہ کی نزدیک نبی
برحق کے سے صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبیؐ نے پڑھو نماز ایسی فلانے وقت مین اور نماز ایسی فلانے وقت ہین یعنے کیفیت نماز و نکی
کی اور اوقات اُنکے بیان فرمائے پس جب کہ آوے وقت نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے ایک تمہارا اور امام ہو تم مین سے زیادہ جاننے
والا تمہارا قرآن کو پس دیکھا قوم نے یعنے تامل کیا بیچ مقرر کرنے امام کے پس نہ تھا کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کو مجھسے اسلیے کہ تھا مین سیکھتا
قرآن قافلہ والون سے پس امام کیا اُنھون نے مجھکو آگے اپنے اور مین تھا چھ برس کا یا سات برس کا اور تھی مجھپر ایک چادر تھا مین جسوقت
سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میرے بدن سے یعنے اور کھل جاتے چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم مین سے کیا نہین ڈھانکتے تم ہمسے شرمگاہ امام
اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنایا میرے لیے کرتا پس نہ خوش ہوا مین ساتھ کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے ساتھ اس کرتے کے روایت
کی یہ بخاری نے **ف** سب سلمہ ساتھ زبر لام کے ہین مگر یہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتھ زیر لام کے ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ عمرو بن سلمہ
بھی اپنے باپ کے ساتھ حضرتؐ پاس حاضر ہوا تھا یا نہین اور اسی سبب سے اختلاف ہی بیچ صحبت اُسکی کے کہ صحابی ہی یا نہین ظاہر یہ معلوم
ہوتا ہی کہ نہین گیا اپنے باپ کے ساتھ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت لڑکے کے اور اُن سے بیچ امامت
لڑکے کے جمعہ مین دو قول ہین یعنے جواز اور عدم جواز اور کہا مالک اور احمد اور ابو حنیفہ نے کہ نہین جائز ہی اور اختلاف کیا ہی علما حنفیہ نے نفل
مین پس جائز رکھی ہی مشائخ بلخ نے اور اسی پر عمل انکا ہی اور مصر مین اور شام مین بھی عمل اسی پر ہی اور منع کیا ہی اسکو غیر اُنکے نے اور اسی پر عمل ہی
علما ماوراءالنہر کا انتہی کہا زیلعی نے شرح کنز مین کہ دلیل پکڑی ہی شافعی نے اسپر کہ اقتدا لڑکے کا جائز ہی ساتھ قول عمرو بن سلمہ کے فَقَدَّمُوْنِیْ آخر تک
اور ہمارے نزدیک نہین جائز ہی بسبب قول ابن مسعود کے کہ نہ امامت کرے وہ لڑکا کہ نہین واجب ہوئین اُسپر حدود اور اسی طرح قول ابن عباسؓ
کا ہی کہ نہ امامت کرے لڑکا یہانتک کہ محتلم ہو اور دلیل ہماری یہ ہی کہ لڑکا نفل پڑھتا ہی پس نہین جائز ہی کہ اقتدا کرے اسکا فرض پڑھنے والا اور
امامت عمرو کی نہین تھی ساتھ فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ لوگون نے اپنے اجتہاد سے اُسکو امام کیا تھا اسلیے کہ اُسنے قرآن سیکھا تھا
قافلہ سے اور عجب ہی شافعیہ سے یہ کہ نہین پکڑتے ہین دلیل ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور اور بڑے بڑے صحابیؓ کے قول کو اور دلیل
پکڑتے ہین لڑکے کے فعل کو ۱۲ ع ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِیْنَةَ کَانَ یَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِیْ حُذَیْفَةَ وَفِیْهِمْ

عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا جب آئے مہاجرین پہلے مدینہ مین تھے امام اُنکے سالم مولیٰ ابی حذیفہ کے اور اُنمین تھے حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت کی یہ بخاری نے **ف** سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کے قاری تھے نہایت بزرگ اور صحابی تھے قاریون مین گنے جاتے تھے چنانچہ حضرتؐ نے حکم فرمایا تھا کہ لو قرآن کو چار سے اُنمین ایک اُنکو بھی گنا اور وجہ اُنکے امام ہونے کی باوجود موجود ہونے ایسے صحابہ کبار کے یہ تھی کہ یہ قاری خوب تھے یا کچھ اور مصلحت ہو۔ ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تَرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطے اُنکے نماز اُنکی اوپر سر اُنکے کے بالشت بھر یعنے قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے ناخوش ہون یعنے امور دین مین اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذارے اور خاوند اسکا اُسپر خفا ہو یعنے بسبب نہ ادا کرنے حق اُسکے کے اور تیسرے وہ کہ دو بھائی ہون آپسمین ناخوش روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** ہون آپسمین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنے سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سے ۔ ح ۔

باب ما على الامام

باب ہی اُس چیز کا کہ لازم ہی امام پر یعنے رعایت کرنی مقتدیون کی

الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی انس سے کہا نہین نماز پڑھی مین نے پیچھے کسی امام کے کبھی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور تحقیق تھے حضرتؐ البتہ سنتے رونا لڑکے کا پس ہلکی کرتے نماز ڈر اسکے سے کہ تشویش مین پڑے مان اُسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنے اول جملہ اس حدیث کے یہ ہین کہ نماز آنحضرت کی سبک ہوتی تھی باوجود تمام و کمال کے اور مراد سبک سے یہ ہی کہ قرأت اور تسبیحات حد سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور قرأت مین مد و شد بے محل نہ کرتے بلکہ قرأت اُنکی بے تکلف ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی اور خاصیت تھی حضرتؐ کی قرأت مین کہ اگرچہ طویل ہوتی لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہ کہ قرأت سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان نہ آتا اور ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ نہین لائق ہی امام کو یہ کہ طویل کرے تسبیح وغیرہ اسطرح کہ ملول ہون لوگ اسلیے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرت دلانے کا ہی لوگون کو اور یہ مکروہ ہی اور اگر راضی ہون لوگ ساتھ زیادتی کے تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کرے اور یہ بھی نہ چاہیے امام کو کہ کمی کرے قدر اقل سنت سے قرأت مین اور تسبیح مین واسطے ملال اُنکے کے اور معنی اخیر جملہ کے یہ ہین کہ تشویش مین پڑے مان اُسکی اور جاتا رہے ذوق اور حضور نماز کا بسبب رونے بچے کے کہا خطابی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جب آہٹ پاوے کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکھتا ہو نماز مین شریک ہونے کا اور وہ رکوع مین ہو تو جائز ہی اسکو یہ کہ انتظار کرے اسکا رکوع مین تاکہ وہ پالیوے رکعت اور بعضون نے مکروہ کہا ہی اُسکو اور کہا کہ خوف رکھتا ہون مین یہ کہ ہووے یہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہی انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ امام اگر طویل کرے رکوع کو واسطے شریک ہونے آنے والے کے نہ واسطے نزدیکی ڈھونڈھنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکوع کے تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور خوف ہی اس سے بڑے گناہ کا ولیکن کافر نہین ہوتا بسبب اسکے اسلیے کہ نہین نیت کی ہی اسنے ساتھ اسکے عبادت غیر خدا کی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر نہین پہچانتا ہی امام آنے والے کو تو نہین مضائقہ یہ کہ طویل کرے رکوع کو اور صحیح تر یہ ہی کہ ترک اسکا اولیٰ ہی اور جو طویل کرے رکوع کو واسطے قرب اللہ تعالیٰ کے اور نہ خلجان ہو اسکے دل مین کسی چیز کا سواے قرب اللہ تعالیٰ کے پس نہین مضائقہ ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ اس حالت کا ہونا نادر ہی اور اس مسئلہ کا لقب رکھا گیا ہی مسئلۃ الریا پس احتیاط اسمین اولیٰ ہی کذا فی شرح المنیۃ ۔ ح ۔ (وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ

مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه رواه البخاري) اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ داخل ہوتا ہوں
نماز میں اور میں ارادہ کیا کرتا ہوں دراز کرنے نماز کا پھر سنتا ہوں رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے بسبب اس چیز کے کہ جانتا ہوں میں شدت
فکر ماں اسکے کی بسبب رونے لڑکے کے روایت کی یہ بخاری نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم
للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسہ فلیطول ما شاء متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھاوے ایک تمہارا لوگوں کو پس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اسلیے کہ انمیں بیمار بھی ہوتا ہے اور ضعیف یعنی
اصل خلقت میں اور بوڑھا اور جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا واسطے اپنے یعنے اکیلا پس چاہیے کہ دراز کرے جسقدر چاہے روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف اور اکیلا طویل کرے جسقدر چاہے اور اسی طرح جب لوگ حضور قلب رکھنے والے ہوں کہ درازگی سے گھبراتے نہوں اور نہواں
میں کوئی ذکر کیے گیوں میں سے تو بھی جسقدر چاہے دراز کرے ۱۲ ع (وعن قیس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان رجلا قال واللہ یا رسول
اللہ انی لاتاخر عن صلوۃ الغداۃ من اجل فلان مما یطیل بنا فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موعظۃ اشد غضبا منہ یومئذ ثم قال ان منکم
منفرین فایکم ما صلی بالناس فلیتجوز فان فیہم الضعیف والکبیر وذا الحاجۃ متفق علیہ) اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا خبر دی مجھکو ابو مسعود
نے یہ کہ ایک شخص نے کہا قسم ہے اللہ کی یارسول اللہ تحقیق میں پیچھے رہ جاتا ہوں نماز صبح کی سے بسبب فلانے شخص کے کہ لنبی پڑھاتا ہے نماز ہمکو پس
نہیں دیکھا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنے کے کہ سخت غصے میں ہوں انسے اس دن پھر فرمایا تحقیق تم میں سے بعضے نفرت
دلانے والے ہیں یعنے لوگوں کو جماعت سے بسبب طویل کرنے نماز کے پس جو تم میں سے نماز پڑھائے لوگوں کو پس چاہیے کہ ہلکی پڑھے اسواسطے
کہ انمیں ضعیف اور بوڑھا اور حاجتمند ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلون
لکم فان اصابوا فلکم وان اخطاؤا فلکم وعلیہم رواہ البخاری وہذا الباب خال عن الفصل الثانی) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھاوینگے امام واسطے تمہارے پس اگر اچھی طرح نماز پڑھائی پس واسطے فائدے تمہارے کے ہے یعنے اور انکے لیے بھی
فائدہ ہے اور اگر خطا کی یعنے بے طرح پڑھائی پس تمہارے لیے ثواب ہے اور انپر وبال ہے روایت کی یہ بخاری نے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری
سے ف تمہارے لیے ثواب ہے اسلیے کہ تمنے اچھی طرح پڑھی اور نیت جماعت کی کی اور انپر وبال ہے بسبب تقصیر کے یہ وصیت فرمائی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برے حاکم جب پیدا ہونگے اور امامت کرینگے اور اسکے ادا کرنے میں رعایت احکام اور آداب کی نہیں کرینگے پس اسوقت
میں تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بھی اچھی طرح پڑھینگے دونوں کو مفید ہے والا تمھیں اس سے ضرر نہیں وبال انھیں پر ہوگا ۱۲ ح الفصل
الثالث فصل تیسری (عن عثمان ابن ابی العاص قال اخر ما عہد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اممت قوما فاخف بہم الصلوۃ رواہ
مسلم وفی روایۃ لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ام قومک قال قلت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی شیئا قال ادنہ فاجلسنی بین یدیہ ثم
وضع کفہ فی صدری بین ثدیی ثم قال تحول فوضعہا فی ظہری بین کتفی ثم قال ام قومک فمن ام قوما فلیخفف فان فیہم الکبیر وان فیہم المریض
وان فیہم الضعیف وان فیہم ذا الحاجۃ فاذا صلی احدکم وحدہ فلیصل کیف شاء) روایت ہے عثمان بن ابی العاصؓ سے کہ کہا آخر وصیت کی
مجھکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تھی کہ جب امامت کرے تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑھو انکو نماز روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی
میں اسطرح آیا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمانؓ کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نے کہ کہا میں نے اے رسولخدا کے تحقیق میں پاتا ہوں
بیچ نفس اپنے کے ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹھایا مجھکو آگے اپنے پھر رکھا ہاتھ اپنا بیچ سینے میرے کے درمیان دونوں چھاتیوں میری کے پھر کہا

پیٹھ پھیر کر پھر رکھا ہاتھ پیٹھ میری پر درمیان دونون مونڈھون میرے کے پھر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیے کہ ہلکی پڑھاوے نماز اسلیے کہ اُنمین بوڑھا بھی ہوتا ہی اور تحقیق اُنمین بیمار بھی ہوتا ہی اور تحقیق اُنمین ضعیف بھی ہوتا ہی اور تحقیق اُنمین حاجت والا بھی ہوتا ہی پس جب نماز پڑھے ایک تمھارا اکیلا پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسطرح چاہے ف پاتا ہون نفس اپنے مین ایک چیز یعنی عاجزی اواے حقوق امامت کے سے یا کچھ وروسوسے یا وقت امامت کے عجب و کبر پاتا ہون اُسکے دفع کے لیے حضرت نے ہاتھ پھیرا اور دست مبارک کی برکت سے وہ علت دفع ہوئی اور اکیلا جس طرح چاہے پڑھے لیکن دراز پڑھنا افضل ہی اور اسوقت کے اکثر امامون کا حال برخلاف اُسکے ہی کہ لوگون کو نماز پڑھاتے ہین تو نہایت دراز پڑھاتے ہین اور جب اکیلے پڑھتے ہین تو کفایت اُسپر کرتے ہین کہ جسمین نماز درست ہو جاوے ۱۲ ح ع ﴿ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ﴾ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتے ہمکو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ہماری ساتھ صافات کے روایت کی یہ نسائی نے ف ان دونون باتون مین ظاہر مین منافات ہی جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ حضرت کی قرأت مین یہ خصوصیت تھی کہ بہت سی آیتین تھوڑے سے زمانے مین پڑھ لیتے تھے اور کو یہ بات نہین حاصل ہو سکتی پس کچھ منافات نرہی ۱۲ ع ﴿ باب ما علی الماموم من المتابعة وحکم المسبوق ﴾ باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ لازم ہی مقتدی پر متابعت امام سے اور بیچ بیان حکم مسبوق کے یعنی جو ابتداے نماز سے شریک امام کے ساتھ نہین ہوا پیچھے آکر ملا ہی ﴿ الفصل الاول ﴾ فصل پہلی ﴿ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ﴾ روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نے واسطے اُس شخص کے کہ حمد کرتا ہی اُسکو نہ جھکاتا کوئی ہم مین سے پیٹھ اپنی یہانتک کہ رکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہی کہ ہم رکوع سے اُٹھکر حضرت کے ساتھ ہی سجدہ مین نہین چلے جاتے تھے بلکہ کھڑے رہتے جب حضرت سر رکھ لیتے زمین پر تو ہم بھی سجدے مین جاتے کہا مظہر نے کہ اسمین دلالت ہی اسپر کہ سنت ہی مقتدی کو کہ افعال صلوٰۃ کے اسقدر بعد افعال امام کے ادا کرے اور اگر اتنی ڈھیل نہ کرے تو بھی جائز ہی مگر بیچ تکبیر احرام کے ضرور ہی کہ صبر کرے یہانتک کہ فارغ ہو امام تکبیر سے انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ متابعت کرنی بطریق مواصلت کے واجب ہی یعنی جو فعل امام کرے مقتدی بھی ساتھ اُسکے کرتا جاوے یہانتک کہ اگر اُٹھاوے امام سر اپنا رکوع و سجود سے پہلے تسبیح پڑھنے مقتدی کے تین بار تو صحیح یہ ہی کہ موافقت کرے امام کی اور اگر اُٹھاوے سر اپنا رکوع سے یا سجود سے پہلے امام کے تو لائق ہی یہ کہ عود کرے اور یہ دو رکوع اور دو سجدے نہین ہونے کے ۱۲ ح ع ﴿ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرٰىكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ اور روایت ہی انس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پس جب کہ پڑھ چکے نماز اپنی متوجہ ہوئے ہماری ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا اے لوگو تحقیق مین امام تمھارا ہون پس نہ سبقت کرو مجھسے ساتھ رکوع کے اور نہ سجدے کے اور نہ ساتھ کھڑے ہونے کے اور نہ ساتھ پھرنے کے یعنی فارغ ہونے کے نماز سے پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو آگے اپنے سے اور پیچھے اپنے سے یعنی ساتھ مکاشفہ کے یا مشاہدہ کے بطریق خرق عادت کے روایت کی یہ مسلم نے ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہل کرو امام پر جب تکبیر کہے تکبیر کہو متصل اور جب کہے ولا الضالین پس کہو آمین متصل اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ

پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہیں ذکر کیا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین ف پس کہو آمین اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ امام الحمد پڑھے اور مقتدی سنیں اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا جیسے کہ مذہب امام اعظم کا ہے ٭ ع ح ٭ (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلوٰۃ من الصلوات وہو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحمیدی قولہ اذا صلی جالسا فصلوا جلوسا ہو فی مرضہ القدیم ثم صلی بعد ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا والناس خلفہ قیام لم یامرہم بالقعود وانما یؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا لفظ البخاری واتفق مسلم الی اجمعون وزاد فی روایۃ فلا تختلفوا علیہ واذا سجد فاسجدوا) اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پس گرائے گئے اس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرتؐ کی یعنے ایسی چھلی کہ قوت کھڑے ہونے کی نماز میں نہ رہی پھر نماز پڑھی ایک نماز نمازوں میں سے یعنے فرض اور تھے بیٹھے پس نماز پڑھی ہم نے پیچھے اُنکے بیٹھے ہوئے پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مقرر کیا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیا جاوے اُسکا پس جب نماز پڑھے کھڑے ہوکر پس تم بھی نماز پڑھو کھڑے ہوکر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اُٹھے رکوع سے پس اُٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑھے امام بیٹھکر پس نماز پڑھو بیٹھکر سب مقتدی کہا حمیدی نے فرمانا رسولخدا کا جسوقت کہ نماز پڑھے بیٹھکر پس پڑھو نماز بیٹھکر یہ تھا حضرتؐ کے پہلے مرض میں پھر نماز پڑھی پیچھے اسکے یعنے مرض الموت میں ایک دن پہلے انتقال کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر اور نماز پڑھی لوگوں نے پیچھے اُنکے کھڑے ہوکر نہیں حکم کیا اُنکو ساتھ بیٹھنے کے اور سوائے اسکے نہیں کہ عمل کیا جاتا ہے ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جو آخر ہو یعنے پچھلا فعل ناسخ ہوتا ہے پہلے فعل کا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور اتفاق کیا ہے مسلم نے ساتھ بخاری کے لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ ایک روایت کے پس نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کرے پس سجدہ کرو ف حمیدی جو مذکور ہوا یہ شیخ ہے بخاری کا نہ مصنف جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہے کہ امام اگر بسبب عذر کے بیٹھکر پڑھے تو مقتدی کھڑے ہوکر پڑھیں اُنکو بیٹھے پڑھنا درست نہیں ٭ ع ٭ (وعن عائشۃ قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنہ بالصلوٰۃ فقال مروا ابا بکر ان یصلی بالناس فصلی ابو بکر تلک الایام ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجد فی نفسہ خفۃ فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابو بکر حسہ ذہب یتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یتاخر فجاء حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان ابو بکر یصلی قائما وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قاعدا یقتدی ابو بکر بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلوٰۃ ابی بکر متفق علیہ وفی روایۃ لہما یسمع ابو بکر الناس التکبیر) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا جب کہ بہت بیمار ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے بلال خبردار کرنے کو ساتھ نماز کے پس فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو یہ کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پس نماز پڑھائی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اُن دنوں میں یعنے سترہ نمازیں پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی بیچ طبیعت اپنی کے کچھ تخفیف پس کھڑے ہوئے چلائے جاتے تھے دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ ٹیکے ہوئے اور پاؤں حضرتؐ کے کھنچتے تھے زمین میں یعنے بسبب ناطاقتی کے یہاں تک کہ داخل ہوئے مسجد میں پس جب سنی ابوبکرؓ نے آہٹ حضرتؐ کے آنے کی شروع کیا ہٹنا یعنے تاکہ حضرتؐ انکی جگہ کھڑے ہوویں پس اشارت کی طرف ابوبکرؓ کے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ ہٹیں پس آئے حضرت یہاں تک کہ بیٹھے بائیں طرف ابوبکر صدیقؓ کے پس تھے ابوبکرؓ نماز پڑھتے کھڑے ہوئے اور تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنے

بسبب ناطاقتی کے اقتدا کرتے ابوبکرؓ ساتھ نماز رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور لوگ اقتدا کرتے تھے ساتھ نماز ابوبکر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت ان دونون کے یہ ہی کہ سناتے تھے ابوبکر لوگون کو تکبیر ف حکم کرو ابوبکرؓ کو آخر تک شرح السنۃ مین لکھا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکرؓ افضل ہین لوگون مین بعد رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اولی اُنکے ہین ساتھ خلافت حضرتؐ کے جیسا کہ کہا صحابہ نے کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو واسطے دین ہمارے کے پس کیا نہ پسند کرین ہم اُنکو واسطے دنیا اپنی کے اور مراد دو شخصون سے حضرت علیؓ اور عباسؓ ہین اور اقتدا کرتے تھے ابوبکرؓ آخر تک یعنے جو کہ حضرتؐ کرتے تھے ابوبکرؓ بھی اُسی طرح کرتے تھے اور جو فعل ابوبکرؓ کرتے تھے اُنکو دیکھکر اور لوگ بھی اسی طرح کرتے تھے اسلیے کہ حضرتؐ بیٹھے تھے اور ابوبکرؓ اُنکے پہلو مین کھڑے تھے پس معنے اقتدا کے یہ ہین نہ یہ کہ ابوبکر امام قوم کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اُنکے اسلیے کہ اقتدا کرنا ساتھ مقتدی کے نہین جائز ہی بلکہ امام حضرتؐ تھے اور ابوبکر اور لوگ اقتدا اُنکا کرتے تھے اور کہا ہی ابن عبد البر نے کہ اجماع ہی اسپر کہ حضرت جو ابوبکرؓ کی نماز پڑھانے مین امام ہوگئے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے تھا یعنے اور کو اسطرح درست نہین ہی لیکن امام شافعی رحؒ نے اسمین خلاف کیا ہی اور اس طرح کی صورت مین اقتدا جائز کہی ہی مرقات مین مذکور ہی جو چاہے سو دیکھ لے اور بعضون نے کہا ہی کہ اس حدیث سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرتؐ ابوبکرؓ نماز شروع کر چکے تھے یعنے ہنوز ابوبکرؓ نے نماز نہ شروع کی تھی کہ حضرتؐ تشریف لائے واللہ اعلم اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نماز پڑھے کھڑا ہوا پیچھے بیٹھے ہوئے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی موذنون کو بلند کرنا آواز کا جمعہ مین اور عیدین وغیرہ مین یعنے تکبیرین انتقالات کی پکار کر کہین اسلیے کہ جو دور ہون امام سے وہ بھی سنین ہ ع

(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی الذی یرفع راسہ قبل الامام ان یحول اللہ راسہ راس حمار متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اٹھاتا ہی سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالی سر اُسکا سر گدھے کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے کر دے اُسکو اللہ کم فہم مانند گدھے کے کہ وہ بہت کم فہم ہی سب حیوانون مین پس ہوگا یہ مسخ معنوی مجازا اور جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اسلیے کہ مسخ ہونا اس امت مین جائز ہی جیسے کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ باب اشراط الساعۃ کے کذا ذکرہ بعض علمائنا اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روایت مین آیا ہی ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنے نہین ڈرتا اس سے کہ کرے اللہ صورت اُسکی گدھے کی سی اور کہا خطابی نے جائز ہی مسخ اس امت مین پس جائز ہی حمل کرنا اُسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نے کہ یہ مسخ خاص ہی اور ممتنع مسخ عام ہی چنانچہ حدیثون صحیحہ سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہی اور موید اسکی ہی نقل ایک محدث کی کہ انھون نے سفر کیا طرف دمشق کے واسطے طلب حدیث کے ایک شیخ سے کہ مشہور تھا اُسمین پس پڑھا اُس سے سب کچھ لیکن وہ شیخ ڈالے رکھتا تھا درمیان اپنے اور درمیان اُسکے پردہ کہ نہین معلوم ہوتا تھا منہ اسکا پس جب وہ بہت ملازمت مین رہا اسکی اور دیکھی اُسنے حرص اُسکی حدیث پر کھول دیا واسطے اُسکے پردہ پس دیکھا منہ اُسکا گدھے کا سا پھر کہا اُس شیخ نے بچ اے بیٹے میرے اس سے کہ سبقت کرے تو امام سے جبکہ شیخ مین سنے یہ حدیث بعید جانا مین نے وقوع اسکا پس سبقت کی مین نے امام سے پس ہوگیا منہ میرا جیسا کہ دیکھتا ہی تو انتہی اور کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہ ظاہر تر یہ ہی کہ یہ تہدید شدید اور وعید ہو کہ ہی بایہ ہوگا برزخ مین یا دوزخ مین ہ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن علی و معاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) روایت ہی حضرت علیؓ اور معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو پس چاہیے کہ کرے جیسا کہ کرتا ہی امام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یعنے

اقتدا کرے امام کا اسکے افعال مین اور تقدیم اور تاخیر اسپر نہ کرے اور کہا ابن ملک نے مراد یہ ہی کہ موافقت کرے امام کی بیچ اس چیز کے کہ وہ اسمین ہی قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر انکے مین یعنے پس انتظار نہ کرے رجوع کرنے امام کا طرف قیام کے جیسے کہ کرتے ہین عوام اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی لیکن عمل ہی اسپر اہل علم کا اور نووی نے کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی پس تھا ترمذی کہ ارادہ کرتا تھا تقویت حدیث کا ساتھ عمل اہل علم کے جیسے کہ کہا شیخ محی الدین ابن عربی نے یہ کہ پہونچا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہی واسطے اسکے اور جسکے لیے پڑھا جاوے یہ اسکی بھی مغفرت کیجاتی ہی پس تھا مین پڑھتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کیے گئے کے بغیر اسکے کہ نیت کرون مین واسطے کسی کے بالخصوص پس حاضر ہوا مین ایک کھانے پر ساتھ یارون کے ان مین ایک جوان تھا مشہور ساتھ کشف کے پس ناگہان وہ کھانے مین رونے لگا پس پوچھا مین نے اس سے سبب اسکا پس کہا دیکھتا ہون مین مان اپنی کو عذاب مین پس بخشا مین نے اپنے دل مین ثواب کلمہ مذکور کا اسکی مان کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکھتا ہون مین اسکو جنت مین کہا شیخ نے پس پہچانی مین نے صحت اس حدیث کی ساتھ صحت کشف اسکی کے اور صحت کشف اسکی کی ساتھ صحت حدیث کے ❊ ح ❊ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهُ شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آؤ تم طرف نماز کے اور ہم سجدے مین ہون پس سجدہ کرو اور نہ حساب مین رکھو اسکو کچھ اور جسنے پایا رکوع ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اسنے رکعت نماز کی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے سجدہ مین امام کے ساتھ ملو تو اسکو اس رکعت سے کہ جسمین شریک ہوئے ہو نہ گنو کچھ یعنے جیسے رکوع مین شریک ہونے سے وہ رکعت ہاتھ لگ جاتی ہی ویسے سجدے مین شریک ہونے سے رکعت ہاتھ نہین لگتی اور اسکے ما بعد کی عبارت کے علماء نے دو معنے کہے ہین ایک تو یہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہی اور صلوٰۃ سے رکعت یعنے جسنے امام کو رکوع مین پایا تو اس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسرے یہ کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز کی پایا اسنے نماز کو ساتھ امام کے اور حاصل ہوا اسکو ثواب نماز با جماعت کا اور فضیلت اسکی ❊ ح ❊ (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز پڑھی خدا کے لیے چالیس دن جماعت مین اسطرح سے کہ پاوے تکبیر اولی لکھی جاتی ہین واسطے اسکے دو خلاصیان ایک خلاصی آگ دوزخ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** پاوے تکبیر اولی یعنے وقت تکبیر تحریمہ کہنے امام کے یہ بھی تکبیر تحریمہ کہے اور علماء نے لکھا ہی کہ امام کی دعاء استفتاح تک شریک ہو جاوے تو بھی اسی حکم مین ہی اور دوسری خلاصی نفاق سے یعنے امن مین رکھتا ہی اسکو اللہ دنیا مین اس سے کہ عمل کرے منافقون کے سے یعنے ریا اور کسل نماز مین اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنا وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل اخلاص کے عملون کی اور آخرت مین امن دیگا اس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ اسکے منافق اور گواہی دیجاویگی اسکے لیے کہ یہ منافق نہین ہی یعنے اس سبب سے کہ منافق جب کھڑے ہوتے ہین نماز مین کھڑے ہوتے ہین کسلمند اور حال اسکا برخلاف انکے ہوا کہ نماز مین پہلے سے موجود ہوا اور تکبیر اولی مین شریک ہوا ❊ ح ❊ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اپنا یعنے ساتھ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دل کے پھر گیا یعنے مسجد مین پس پایا لوگون کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہین دیتا ہی اسکو اللہ تعالی مانند ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑھی اور حاضر ہوا جماعت

مین کم نہین کرتا یہ ثواب دینا اسکو ثوابون اُنکے سے کچھ روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنے اُسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیون کے ثواب مین سے کم ہوکر نہین ملا کہ اُنکے ثواب مین کمی ہو جاوے بلکہ اُنھون نے اجر اپنے فعل کا پایا اور اُسنے ثواب بسبب نیت کے اور حسرت کرنے کے اور یہ ثواب جب پاویگا کہ قصداً حاضر ہونے مین قصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی عذر سے رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پھر جماعت کے بعد آیا تو یہ ثواب نہین پاویگا ۱۲ ع

(وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا رجل یتصدق علی ہذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ رواہ الترمذی وابوداود) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہین کوئی شخص کہ صدقہ دے اسکو پس نماز پڑھے ساتھ اسکے پس کھڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اُسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے ف صدقہ دے یعنے احسان کرے اسپر کہ اُسکے ساتھ نماز پڑھے تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اُسکو صدقہ دیا اسمین دلیل ہے اسپر کہ کسیکو اچھی راہ بتانے سے اور باعث ہونے سے اسپر ثواب صدقہ دینے کا حاصل ہوتا ہے اور کہا مظہر نے کہ اُسکا نام صدقہ اسلیے رکھا کہ تصدق کرتا ہے اسپر چھبیس حصے ثواب اسلیے کہ اگر اکیلے نماز پڑھتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کے ستائیس نمازون کا ثواب ملتا ہے ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری (عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس فقلنا لا یا رسول اللہ وہم ینتظرونک فقال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذہب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذہب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب فقعد فاغتسل ثم ذہب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ والناس عکوف فی المسجد ینتظرون النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصلوۃ العشاء الآخرۃ فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بکر بان یصلی بالناس فاتاہ الرسول فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تصلی بالناس فقال ابوبکر وکان رجلا رقیقا یا عمر صل بالناس فقال لہ عمر انت احق بذلک فصلی ابوبکر تلک الایام ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجد فی نفسہ خفۃ وخرج بین رجلین احدہما العباس لصلوۃ الظہر وابوبکر یصلی بالناس فلما راہ ابوبکر ذہب لیتاخر فاوما الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بان لا یتاخر فقال اجلسانی الی جنبہ فاجلساہ الی جنب ابی بکر والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قاعد وقال عبید اللہ فدخلت علی عبد اللہ بن عباس فقلت لہ الا اعرض علیک ما حدثتنی عائشۃ عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہات فعرضت علیہ حدیثہا فما انکر منہ شیئا غیر انہ قال اسمت لک الرجل الذی کان مع العباس قلت لا قال ہو علی متفق علیہ) روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہا گیا مین حضرت عائشہؓ کے یہان پس کہا مین نے کیا نہین حدیث کرتین تم مجکو حال بیماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نماز کو تشریف لاسکے تھے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ ہان بہت بیمار ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑھ لی لوگون نے پس کہا ہمنے کہ نہین یارسول اللہ اور نمازی انتظار کرتے ہین تمھارا پس فرمایا کہ رکھو میرے لیے پانی لگن مین کہا حضرت عائشہؓ نے پس رکھا ہمنے پھر نہائے حضرت پس ارادہ کیا کہ کھڑے ہون پس بے ہوش ہوے حضرت پھر ہشیار ہوے پس فرمایا کیا نماز پڑھی لوگون نے کہا ہمنے نہین نمازی منتظر ہین آپکے ای رسولخدا کے پس فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن مین کہا حضرت عائشہؓ نے پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہون پس بے ہوش ہوے حضرت پھر ہشیار ہوے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہین وہ منتظر ہین آپکے یارسول اللہ فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن مین پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہون پس بے ہوش ہوے حضرتؐ پھر ہشیار ہوے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہین وہ منتظر ہین آپکے یارسول اللہ اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے مسجد مین منتظر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا

کے لیے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ اس مضمون کے کہ نماز پڑھا دیں لوگوں کو پس آیا انکے پاس پیغام پہونچانے والا یعنی بلالؓ پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تمکو یہ کہ نماز پڑھاؤ لوگوں کو پس کہا ابوبکرؓ نے اور تھے وہ مرد نرم دل اے عمرؓ نماز پڑھاؤ تم لوگوں کو یعنی میں تحمل حضرتؐ کی جگہ کھڑے رہنے کا نہیں ہوں تم پڑھاؤ پس کہا واسطے انکے عمرؓ نے تمہیں لائق تر ہو ساتھ اسکے پس نماز پڑھائی ابوبکرؓ ان دنوں میں یعنی ایام مرض میں کہ سترہ نمازیں پڑھائیں پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی مزاج اپنے میں تخفیف اور نکلے حضرتؐ نماز ظہر کے لیے تکیہ کیے ہوئے درمیان دو شخصوں کے کہ ایک ان دونوں میں سے تھے عباسؓ اور ابوبکرؓ نماز پڑھاتے تھے لوگوں کو پس جب دیکھا حضرتؐ کو ابوبکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹیں پس اشارت کی طرف انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیچھے نہ ہٹیں پس فرمایا ان دونوں شخصوں کو کہ بٹھا دو مجھکو طرف پہلو انکے کے پس بٹھا دیا انکو طرف پہلو ابوبکرؓ کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور کہا عبید اللہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس گیا میں عبداللہ ابن عباس کے پاس پس کہا میں نے واسطے انکے کیا نہ بیان کروں میں روبرو تمہارے وہ حدیث کہ بیان کی مجھسے عائشہؓ نے بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا ابن عباسؓ نے کہ ہاں بیان کر پس بیان کی میں نے روبرو انکے حدیث عائشہؓ کی پس نہ انکار کیا ابن عباسؓ نے اس میں سے کچھ سوائے اسکے کہ انھوں نے کہا کیا نام بیان کیا ہے عائشہؓ نے واسطے تیرے اس شخص کا کہ تھے ساتھ عباسؓ کے کہا میں نے نہیں کہا ابن عباسؓ نے کہ وہ علیؓ تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عائشہؓ نے دوسرے طرف کے آدمی کا نام جو نہ لیا تو سبب یہ تھا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تھا مثل عباس کے ایکطرف میں بلکہ نوبت بنوبت بدلتے جاتے تھے کبھی حضرت علیؓ کبھی اسامہؓ یا فضل بن عباسؓ اسی لیے اور روایت میں آیا ہے کہ کہا عائشہؓ نے کہ دوسری طرف ایک آدمی تھا اہل بیت سے تا شامل ہو سبھوں کو بطریق احتمال کے واللہ اعلم ۞ ح ۞ (وعن ابی ہریرۃ انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر رواہ مالک) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق وہ تھے کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی نکل گئی پڑھنی سورۂ فاتحہ پس تحقیق رہ گیا اس سے ثواب بہت روایت کی یہ مالک نے ف یعنی جسنے سورۂ فاتحہ نماز میں نہ پڑھی اور اور سورہ پڑھی تو بہت ثواب اس سے رہ گیا پس ثواب اسکی نماز کا ناقص ہوا اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا سورۂ فاتحہ کا نماز میں فرض نہیں ۞ ع ح ۞ (وعنہ انہ قال الذی یرفع رأسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید الشیطان رواہ مالک) اور روایت ہے انہیں سے یہ کہ کہا جو شخص کہ اٹھا دے سر اپنے کو اور جھکا دے اسکو یعنی رکوع اور سجود میں پہلے امام کے پس سوائے اسکے نہیں کہ پیشانی اسکی بیچ ہاتھ شیطان کے ہے روایت کی یہ مالک نے

باب من صلی صلوۃ مرتین

باب ہے بیچ بیان حال اس شخص کے کہ نماز پڑھی دوبار یعنی حقیقۃً یا صورۃً

الفصل الاول

فصل پہلی (عن جابر قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بہم متفق علیہ) روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے معاذ بن جبلؓ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے اپنی قوم پاس پس نماز پڑھاتے انکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سنت عشاء کی یا نفل حضرتؐ کے ساتھ پڑھ آتے تا فضیلت حاصل کریں آپکے ساتھ کے نماز کی اور انکی مسجد میں پڑھنے کی اور سیکھیں ادب انسے پھر اپنی قوم میں آکر فرض اپنی پڑھتے ۞ ع (وعنہ قال کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یرجع الی قومہ فیصلی بہم العشاء وہی لہ نافلۃ رواہ (   ) اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا تھے معاذ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی پھر پھرتے طرف قوم اپنی کے پھر نماز پڑھاتے انکو عشاء کی اور وہ واسطے انکے نفل ہوتی روایت کی یہ ف نماز پڑھتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی یعنی وہ عشاء کہ پڑھتے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہے کہ نیت کرتے تھے معاذ اسمیں سنت عشاء کی یا نفل کی

ملاہر روایات صحیحین ... کی دارقطنی اور دار قطنی

مسئلہ ... بیان ...

پھر پھرتے اپنی قوم کی طرف پس پڑھتے ساتھ اُنکے فرض عشاء کی اور وہ یعنے نماز دوبار پڑھنے ساتھ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز اُسکے لیے نافلہ ہوتی یعنے باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوتی اور بعضوں نے کہ معنی یہ کہے ہیں کہ وہ یعنے عشاء دوسرے بار کی اُسکے لیے نافلہ ہوتی تھی اور اُنکی قوم کے لیے فرض عشاء کی ہوتی تھی اُنکو سند لانی چاہیے معاذ سے کہ اُنسے یہ بات پہنچے سُنی اسلیے کہ نہیں معلوم ہو سکتا یہ بغیر کہنے اُنکے کے کیونکہ نیت دل سے ہوتی ہی چنانچہ ابن ہمام نے ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان سے بدعت ہی نہیں وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ سے اور باوجود اسکے یہ زیادتی یعنے وہی لکنا فلۃ نہیں ہی روایت صحیحہ میں چنانچہ بعضوں نے لکھا ہی کہ یہ زیادتی کلام شافعی سے ہی بنابر اجتہاد اُنکے کے اور کتاب مشکوٰۃ میں یہان سفید سی چھوٹی ہوئی ہی پس معلوم ہوا کہ مولف نے بیچ کسی طریق کے سنن سے یہ لفظ نہیں پایا اور توربشتی نے کہا کہ علما حدیث نے کہا ہی کہ قول وہی لکنا فلۃ غیر محفوظ ہی حدیث جابر میں ۱۲ ع ح ۱۲ یہ خلاصہ انکی شرحون میں سے لکھا ہی جو مفصل دیکھا چاہیے وہان دیکھے اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنی درست ہیں یا نہیں اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نے باب القراۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں بیچ حدیث جابر کے مفصل مذکور ہو چکا ہی

الفصل الثانی فصل دوسری (عن یزید بن الاسود قال شہدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلوٰتہ وانحرف فاذا ہو برجلین فی اخر القوم لم یصلیا معہ قال علی بہما فجی بہما ترعد فرائصہما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معہم فانہا لکما نافلۃ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی) اور روایت ہی یزید بن اسود سے کہا کہ حاضر ہوا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج اُنکے کے یعنے حجۃ الوداع میں پس نماز پڑھی میں نے ساتھ اُنکے نماز صبح کی بیچ مسجد خیف میں پس جب پڑھ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت نے دیکھا دو شخصوں کو بیٹھے ہوئے آخر قوم میں کہ نماز نہ پڑھی تھی اُنھوں نے ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ اُن دونوں کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونوں کہ کانپتا تھا گوشت مونڈھوں اُنکے کا یعنے حضرت کی ہیبت سے پس فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑھنے سے ہمارے ساتھ پس کہا اُنھوں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم نماز پڑھ چکے بیچ مکانوں اپنے کے فرمایا پس نکرو تم ایسا جسوقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنے مکانوں میں پھر آؤ تم مسجد میں کہ اُسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نمازیوں کے پس تحقیق یہ نماز تمھارے لیے نفل ہی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنے یہ جو نماز جماعت سے پڑھی نفل ہوگی خواہ پہلی نماز جماعت سے پڑھی ہو یا بغیر جماعت کے ۱۲ ح ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری (عن بسر بن محجن عن ابیہ انہ کان فی مجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوٰۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ورجع ومحجن فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول اللہ ولکنی کنت قد صلیت فی اہلی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت المسجد وکنت قد صلیت فاقیمت الصلوٰۃ فصل مع الناس وان کنت قد صلیت رواہ مالک والنسائی) روایت ہی بسر بن محجن سے اُنسے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے ایک مجلس میں ساتھ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس اذان دی گئی نماز کے لیے پس کھڑے ہوتے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھی اور پھرے اور محجن بیٹھے ہوئے تھے جگہ اپنی میں پس فرمایا واسطے اُنکے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ لوگون کے کیا نہین تو مرد مسلمان پس کہا کہ ہان ہون میں مسلمان یا رسول اللہ ولیکن تھا میں کہ تحقیق نماز پڑھی تھی میں نے بیچ اہل اپنے کے پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت آوے تو مسجد میں اور نماز پڑھ چکا ہو یعنے اپنے گھر میں پھر قائم کیجاوے نماز پس نماز پڑھ ساتھ لوگون کے اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو روایت کی یہ مالک اور نسائی نے (وعن رجل من اسد بن خزیمۃ انہ سال ابا ایوب الانصاری قال یصلی احدنا فی منزلہ الصلوٰۃ ثم یاتی المسجد وتقام الصلوٰۃ فاصلی معہم فاجد فی نفسی شیئا من ذلک فقال ابو ایوب سالنا عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذلک لہ سہم جمع رواہ

مالکؒ وابوداودؒ) اور روایت ہی ایک شخص سے کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ مین سے تھا یہ کہ اُسنے پوچھا ابوایوب انصاری سے کہا کہ پڑھتا ہی ایک ہمارا یعنے مین بیچ گھر اپنے کے نماز پھر آتا ہی مسجد مین اور پڑھی جاتی ہی نماز پس کیا پڑھون مین نماز ساتھ اُنکے پس پاتا ہون مین دل اپنے مین ایک چیز اس سے یعنے خدشہ اور شبہہ دل مین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑھنے سے کہ آیا بہتر ہی میرے لیے یا بُرا پس کہا ابوایوب نے پوچھا مین نے یہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس یہ واسطے اُسکے نصیبہ ہی جماعت کا روایت کی یہ مالکؒ اور ابوداودؒ نے ف یعنے دوبارہ پڑھنے سے ثواب اور فضیلت جماعت کی ہاتھ لگتی ہی اس سے دل مین شبہہ نہ لاوے ۞ (وعن یزید بن عامر قال جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوٰۃ فجلست ولم ادخل معھم فی الصلوٰۃ فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأنی جالسا فقال الم تسلم یا یزید قلت بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال وما منعک ان تدخل مع الناس فی صلاتھم قال انی کنت قد صلیت فی منزلی احسب ان قد صلیتم فقال اذا جئت الصلوٰۃ فوجدت الناس فصل معھم وان کنت قد صلیت تکن لک نافلۃ وھذہ مکتوبۃ رواہ ابوداود) اور روایت ہی یزید بن عامرؓ سے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نماز مین تھے پس بیٹھا مین اور نہ داخل ہوا مین ساتھ اُنکے نماز مین پس جب کہ پھرے نماز پڑھکر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم دیکھا مجکو بیٹھے ہوئے فرمایا کیا نہین تو مسلمان ای یزید کہ نماز نہ پڑھی تونے کہا مین نے ہان یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگون کے نماز اُنکی مین کہا تحقیق تھا مین نماز پڑھ چکا گھر اپنے مین اور گمان کیا مین نے یہ کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہو تم پس فرمایا جسوقت کہ آوے تو نماز کو پس پاوے تو لوگون کو یعنے نماز پڑھتے پس نماز پڑھ ساتھ اُنکے اگرچہ تحقیق پڑھ چکا ہو ہوگی یہ نماز یعنے دوبارہ کی واسطے تیرے نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہ ابوداودؒ نے (وعن ابن عمر ان رجلا سالہ فقال انی اصلی فی بیتی ثم ادرک الصلوٰۃ فی المسجد مع الامام افاصلی معہ قال لہ نعم قال الرجل ایتھما اجعل صلاتی قال ابن عمر وذلک الیک انما ذلک الی اللہ عزوجل یجعل ایتھما شاء رواہ مالک) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا اُنسے پس کہا تحقیق مین نماز پڑھتا ہون بیچ گھر اپنے کے پھر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتھ امام کے پس کیا نماز پڑھون مین ساتھ اُسکے کہا اُسکو ہان کہا اُس شخص نے کون سی ٹھہراؤن مین نماز اپنی یعنے فرض نماز کونسی ٹھہراؤن اول کی یا آخر کی کہا ابن عمرؓ نے اور یہ طرف تیرے ہی یعنے یہ مقرر کرنا تیرے سپرد نہین ہی سوا اسکے نہین کہ یہ سپرد طرف اللہ کے ہی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی ٹھہرا دے اُن دونون مین سے جسکو چاہے نماز تیری روایت کی یہ مالکؒ نے ف اس مین تائید ہی اُسکی جو بعضے شافعیہ نے اختیار کیا ہی اور جو اختیار کیا ہی غزالی نے کہ فرض ایک ہی اُن دونون مین سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسری نفل اور موافق قیاس کے بھی ہی اسلیے کہ بری الذمہ ہوتا ہی ساتھ ادا اول کے پس فرض وہی ہوئی واللہ اعلم ۞ ح ۞ (وعن سلیمان مولی میمونۃ قال اتینا ابن عمر علی البلاط وھم یصلون فقلت الا تصلی معھم قال قد صلیت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا صلوٰۃ فی یوم مرتین رواہ احمد وابوداود والنسائی) اور روایت ہی سلیمان مولی میمونہؓ کے سے کہ کہا آئے ہم ابن عمرؓ کے پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑھتے پس کہا مین نے ابن عمرؓ سے کیا نہین نماز پڑھتے تم ساتھ اُنکے کہا ابن عمرؓ نے کہ تحقیق نماز پڑھ چکا ہون مین اور تحقیق مین نے سُنا ہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ پڑھو تم نماز ایک دن مین یعنے ایک وقت مین دوبار روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے ف بلاط نام ایک جگہ کا ہی مدینہ منورہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مسجد سے باہر بنائی تھی لوگون کے لیے کہ اگر باتین واہین کرنی منظور ہون وہان بیٹھکر کرین تا مسجد مین کلام دنیا نہ کیا جاوے اور نماز پڑھ چکا ہون مین شاید ابن عمرؓ نماز جماعت سے پڑھ چکے ہونگے یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انہین نماز دوبارہ نہین پڑھنی چاہیے اسلیے یہ فرمایا اور یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی پہلی حدیثون کے کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑھنے پر تطبیق اُن حدیثون مین یہ ہی کہ یہ حدیث اُس شخص کے حق مین ہی کہ پہلے جماعت سے پڑھ چکا ہو اور پہلی حدیثین اُسکے حق مین ہین کہ تنہا پڑھی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہی ۱۲

یا اُس سے یہ مراد ہو کہ بطریق فرضیت کے دوبارہ نہ پڑھو یعنے اگر دوسری اَفضل جان کر پڑھو مضائقہ نہیں تنبیہ اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنے ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز پڑھ آیا ہو اور جماعت دیکھے تو شریک ہو جاوے لیکن مجتہدون نے نظر کی ہے اور حدیثون پر کہ جنمین بعضے اوقات نماز پڑھنی مکروہ فرمائی ہے بنظر اُنکے اُنھون نے بعضی نمازون کو خاص کر لیا ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اُسکو نہ پڑھے چنانچہ حدیث آئندہ مین بھی تخصیص ہے ع ح (وعن نافع قال ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکہما مع الامام فلا یعد لہما رواہ مالک) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر تھے کہتے کہ جسنے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا اُن دونون کو ساتھ امام کے پس پھر نہ پڑھے ان دونون کو روایت کی یہ مالک نے ف یہ موید ہے مذہب امام مالک رح کی کہ اُنکے یہان اُن دونون نمازون کا اعادہ نہین اور ہمارے نزدیک عصر کا بھی یہی حکم ہے اور شافعی کے نزدیک اعادہ سب نمازون کا ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑھی ہو یعنے اُسکا یہ حکم ہے اور اگر جماعت سے پڑھ چکا ہو گا بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہیے ح ع

باب السنن وفضائلہا

باب ہے بیچ بیان سنتون کے اور فضیلتون یعنے بزرگیون اُنکی کے ف یعنے وہ نمازین کہ فرضون کے ساتھ پڑھی جاتی ہین دن رات مین اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو رواتب یعنے جسپر حضرت صلعم نے مداومت کی اور دوسری غیر رواتب یعنے جسپر مداومت نکی مثل سنتون عصر کے اور جاننا چاہیے کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہ سب الفاظ مترادف ہین یعنے انکے ایک ہی ہین معنے اُنکے یہ ہین کہ ترجیح دی شارع نے اُنکے کرنے کو نہ کرنے پر اگرچہ ہے بعض سنتون موکد تر بعض سے ح ع

الفصل الاول فصل پہلی

(عن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل صلوۃ الفجر رواہ الترمذی وفی روایۃ لمسلم انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد مسلم یصلی للہ کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا غیر فریضۃ الا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ او الا بنی لہ بیت فی الجنۃ) روایت ہے ام حبیبہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہے واسطے اُسکے گھر بہشت مین چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پیچھے اُسکے اور دو رکعت پیچھے مغرب کے اور دو رکعت پیچھے عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ ام حبیبہ نے کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہے واسطے اللہ کے ہر دن مین بارہ رکعت نفل سواے فرض کے مگر کہ بناتا ہے اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہے اُسکے لیے گھر بہشت مین ف یہ سب سنتین موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد ہین حتے کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نے اُنکو واجب کہا ہے اور حسن نے مغرب کی بھی دو رکعتون کو واجب کہا ہے لیکن اس حدیث سے رد کیا ہے اُنکے قول کو کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین ع ح (وعن ابن عمر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب فی بیتہ ورکعتین بعد العشاء فی بیتہ قال وحدثتنی حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین حین یطلع الفجر متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین پہلے ظہر کے اور دو رکعتین پیچھے اُسکے اور دو رکعتین پیچھے مغرب کے بیچ گھر حضرت کے یعنے حضرت حفصہ کے حجرہ مین کہ بہن ابن عمر کی تھین اور دو رکعتین پیچھے عشا کے بیچ گھر اُنکے کے کہا ابن عمر نے اور حدیث کی مجکو حفصہ نے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے دو رکعتین ہلکی جس وقت کہ نکلتی فجر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تنبیہ نہین منافی ہے جمع کے ساتھ اس توجیہ کے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق اس حدیث مین اور اُس حدیث مین کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے چار رکعتین ظہر کے پہلے یہ لکھا ہے ملا علی قاری نے اور صاحب شرح [illegible] نے

کہا ہے کہ یہ حدیث سند شافعی کی ہے کیونکہ انکے نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتیں ہیں اور ہمارے نزدیک چار رکعتیں ہیں اور ساتھ ہی چاروں رکعتیں آئی ہیں حضرت علی
اور عائشہ اور ام حبیبہ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن المبارک
اور اسحق کا اور شافعی اور احمد سے بھی چار رکعتیں آئی ہیں ولیکن ساتھ دو سلام کے اور شاید کہ حضرت گھر میں چار رکعتیں پڑھتے ہوں گے ازواج مطہرات
نے دیکھ کر وہ روایت کیں اور جب مسجد میں آتے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے انکو ابن عمر نے سنت ظہر کی گمان کی اور اسلئے کہ ابن عمر بیچ گھر کے حاضر ہوتے
تھے اسوقت کی سنتیں پڑھنی حضرت حفصہ سے سنکر روایت کیں (وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف فیصلی
رکعتین فی بیتہ متفق علیہ) اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑھتے پیچھے جمعہ کے یعنے کچھ یہاں تک کہ پھر جاتے یعنے طرف
گھر اپنے کے پس پڑھتے دو رکعتیں گھر اپنے میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے مراد ہے اس سے سنت جمعہ کی عمل شافعیہ کا
اسی پر ہے بسبب ایک قول کے سنت جمعہ کی مانند ظہر کے ہے اور گھر میں پڑھتے تھے اسلئے کہ نوافل گھر میں پڑھنی افضل ہیں اور اور حدیثوں میں آیا ہے کہ
حضرت پڑھتے تھے پہلے جمعہ کے چار رکعت اور بعد اسکے چار اور ایک روایت میں بعد جمعہ کے چھ بھی آئی ہیں چنانچہ ابو یوسف کے نزدیک یہی ہے (وعن
عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظہر اربعا ثم یخرج فیصلی
بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ثم یصلی بالناس العشاء ویدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من
اللیل تسع رکعات فیھن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا وکان اذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم وکان اذا قرأ قاعدا رکع وسجد
وھو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین رواہ مسلم وزاد ابو داؤد ثم یخرج فیصلی بالناس صلوۃ الفجر) اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا
میں نے حضرت عائشہ سے احوال نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نفلوں انکے کا پس کہا حضرت عائشہ نے تھے حضرت نماز پڑھتے بیچ میرے گھر میں پہلے
ظہر کے چار رکعتیں پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے یعنے فرض ظہر کے پھر داخل ہوتے یعنے گھر میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے
ساتھ لوگوں کے نماز مغرب کی پھر داخل ہوتے یعنے اپنے گھر میں پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے عشاء کی اور داخل ہوتے گھر میرے
میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے رات کو یعنے کبھی نو رکعت انہیں وتر بھی ہوتی اور تھے نماز پڑھتے رات کو دیر تک کھڑے اور رات کو
دیر تک بیٹھے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے کھڑے ہوکر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اس حالت سے کہ کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے بیٹھکر رکوع کرتے
اور سجدہ کرتے بیٹھے اور جسوقت نمودار ہوتی فجر پڑھتے تھے دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے پھر نکلتے پس پڑھتے ساتھ لوگوں کے
نماز فجر کی ف اس میں دلیل ہے اسپر کہ سنتیں گھر میں پڑھنی مستحب ہیں اور انہیں وتر بھی ہوتی یعنے ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب میں
روایتیں مختلف آئی ہیں چھ بھی اور آٹھ بھی اور نو بھی اور دس بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی کہ کبھی کتنی پڑھتے کبھی کتنی اور رکوع کرتے
اور سجدہ کرتے اسی حالت سے کہ کھڑے ہوتے یعنے انتقال کرتے تھے رکوع اور سجود میں حالت قیام سے نہ یہ کہ رکوع اور سجود بیٹھ کر کرتے تھے اور جب بیٹھکر
پڑھتے رکوع و سجود بھی اسی حالت میں کرتے اور اس صورت میں رکوع اور سجود کھڑے ہوکر بھی کرنا آیا ہے یعنے قراۃ پڑھتے بیٹھکر پھر کھڑے ہوتے اور تھوڑی
سی قراۃ پڑھتے پھر رکوع اور سجود کرتے پس تین طرح پڑھی نماز حضرت کی یا تمام کھڑے یا تمام بیٹھے یا قراۃ بیٹھکر پڑھتے بعد ازاں کھڑے ہوتے اور رکوع و
سجود کرتے اور اسطرح نہ تھے کہ قراۃ کھڑے ہوکر پڑھیں اور پھر بیٹھکر رکوع و سجود کریں ع ج (وعن عائشۃ قالت لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی شیء من النوافل اشد تعاھدا منہ علی رکعتی الفجر متفق علیہ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلوں
سے بہت محافظت اور مداومت کرتے جیسے کہ محافظت کرتے دو رکعتوں سنت فجر پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے سنتیں فجر کی سب

زیادہ موکد تھیں کہ سفر اور حضر میں انکو حضرت نہ چھوڑتے تھے اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بغیر عذر کے انکو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ہے ۰ ح ٭ (وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا رواہ مسلم) اور روایت ہے انھیں سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں سنت فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے دنیا اور دنیا کی چیزیں اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرے اسپر یہ افضل ہیں اور جو چیز دنیا کی کہ اسمیں بخل کرے اور راہ دین میں خرچ نہ کرے اسمیں اچھائی کہاں ہے کہ اسپر انکو ترجیح ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ سب سے زیادہ موکد سنتیں فجر کی ہیں اور بعد انکے سنتیں مغرب کی اور بعد انکے سنتیں ظہر کے بعد کی اور بعد انکے سنتیں عشا کی اور بعد ان سبھوں کے سنتیں ظہر کے پہلے کی ۰ ح (وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا قبل صلوٰۃ المغرب قال فی الثالثۃ لمن شاء کراہیۃ ان یتخذہا الناس سنۃ متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے یعنے دو رکعتیں فرمایا تیسری بار میں جو شخص کہ چاہے واسطے مکروہ جاننے اس بات کے کہ ٹھہراویں انکو لوگ سنت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے تین بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے دو رکعتیں اور تیسری بار میں یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے یہ اسلیے فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ نہ ٹھہرالیں نہایت یہ کہ مستحب ہیں اور اکثر فقہا منع کرتے ہیں انکو چنانچہ تحقیق اسکی بیچ باب فصل اذان کے گذر چکی ہے اور فصل تیسری اس باب کے بیچ میں بھی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۰ ح ٭ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا رواہ مسلم وفی اخری لہ قال اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدہا اربعا) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو تم میں سے نماز پڑھنے والا بعد جمعہ کے پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑھے بعد اسکے چار رکعت **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن ام حبیبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدہا حرمہ اللہ علی النار رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ) روایت ہے ام حبیبہ سے کہ کہا سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے یعنے مداومت کرے اوپر چار رکعتوں کے پہلے ظہر کے اور چار پیچھے ظہر کے حرام کرتا ہے اسکو اللہ آگ پر یعنے مطلق یا ہمیشہ نہیں آگ میں رہنے کا روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ادا کرے چار رکعت ظہر کے بعد کی کو ساتھ دو سلام کے اور کلام اسمیں ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت ہیں یا سوائے انکے ظاہر یہ ہے کہ یہ چار سوائے ان دو کے ہیں کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ دو رکعت ان میں سے موکد ہیں اور دو مستحب اولیٰ یہ ہے کہ پڑھی جاویں ساتھ دو سلاموں کے ۰ ح ٭ (وعن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن ابواب السماء رواہ ابو داؤد وابن ماجہ) اور روایت ہے ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پہلے ظہر کی کہ نہیں انمیں سلام پھیرنا یعنے افضل یہ ہے کہ اخیر ہی کو سلام پھیرے درمیان میں نہ پھیرے کھولے جاتے ہیں انکیلیے دروازے آسمان کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے قبول ہوتی ہیں جناب باری میں اور نازل ہوتے ہیں بسبب انکے انوار رحمت کے اور اسمیں بھی اختلاف ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتیں راتبہ ظہر کی ہیں یا سوائے انکے کہ پہلے انکے پڑھی جاتی ہیں جنکو نماز فی الزوال کہتے ہیں اور مختار یہ ہے کہ یہ غیر رواتب کی ہیں یعنے فی الزوال ۰ ح ٭ (وعن عبد اللہ بن سائب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظہر وقال انہا ساعۃ تفتح فیہا ابواب السماء فاحب ان یصعد لی فیہا عمل صالح رواہ الترمذی) اور روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے چار رکعت پیچھے ڈھلنے آفتاب کے پہلے ظہر سے یعنے نماز فی الزوال اور فرماتے تھے کہ وہ

یہ وقت ہی کہ کھولے جاتے ہین اُسمین دروازے آسمان کے یعنے واسطے چڑھنے اعمال صالحہ کے پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ چڑھے واسطے میرے اُسمین عمل نیک روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ ساعت قبولیت کی ہی جو عمل نیک کہ اسوقت مین کرے مقبول ہی اور نماز افضل ہی اعمال مین پس پڑھنا اُسکا افضل ہوگا ✽ ح ✽ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَأً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اُس شخص کو کہ پڑھے پہلے عصر کے چار رکعت روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہی اوپر مستحب ہونے اس نماز کے ✽ ح ✽ (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَہُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمَنْ تَبِعَہُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے عصر کے چار رکعتین فرق کرتے درمیان اُنکے ساتھ سلام کرنے کے اوپر فرشتون مقربین کے اور اُنکے کہ تابع اُنکے ہین یعنے وجود مین مسلمانون اور ایمان والون مین سے **ف** مراد تسلیم سے یہان التحیات پڑھنی ہی کہ دو رکعتون کے بعد التحیات پڑھتے اور چار رکعت کے بعد سلام پھیرتے ✽ ح (وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے نماز عصر کے دو رکعتین روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** عصر کی سنتون مین دو روایتین آئی ہین دو کی بھی اور چار کی بھی پس مصلی کو اختیار ہی چاہے دو پڑھے چاہے چار لیکن چار افضل ہین ✽ ح ✽ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَہُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ ہُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَضَعَّفَہٗ جِدًّا) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے پیچھے مغرب کے چھ رکعتین کہ نہ بولے درمیان اُنکے ساتھ کلام بد کے برابر کیجاتی ہین واسطے اُسکے یہ رکعتین ساتھ عبادت بارہ برس کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کی سے اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو کہ کہتے تھے کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہی اور ضعیف کیا بخاری نے اُسکو بہت **ف** اسکو لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین یہ نام اُنکا ابن عباس سے منقول ہی اور حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ دو رکعتین سنت معمولی کی بھی داخل چھ مین ہین اور اسی طرح چوبیس رکعتین حدیث آئندہ مین منقول ہین اُنمین بھی دو داخل ہین کہا یہ طیبی نے پس پڑھے دونون سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہے چار اکٹھے پڑھے چاہے دو دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نے ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اُسکو ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن ماجہ نے بھی اور کہا میرک نے کہ منقول ہی عمار بن یاسر سے کہ وہ بعد مغرب کے چھ رکعتین پڑھتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ دیکھا مین نے اپنے پیارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے چھ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعتین بخشے جاتے ہین گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے روایت کی یہ طبرانی نے ✽ اور حضرت مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفا نے فرمایا کہ تحقیق ہماری یہ ہی کہ چھ اور بیس سوا سنتون موکدہ کے ہین واللہ اعلم (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے بیس رکعتین بناتا ہی اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہی اور کہا ابن حجر نے کہ اُسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتے کہ یہ نماز اوابین کی ہی پس جسنے پڑھی یہ مغفرت کی گئی اُسکی اور تھے سلف صالح پڑھتے اُسکو کہا ایک

جماعت علماء کی ہے کہ روایت کی گئیں ہیں اس نماز کی چار رکعتیں بھی اور دو بھی پس اقل اسکی دو رکعت ہیں اور اکثر میں اور روایت کی گئیں ہیں
اسمیں چھ رکعتیں بھی ہ ح ع ٭ (وعنہا قالت ما صلّٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علیّ الا صلّٰی اربع رکعات او ست رکعات
رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے انہیں عائشہؓ سے کہ کہا نہیں نماز پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی کبھی پھر آئے ہوں نزدیک میرے
مگر پڑھتے چار رکعتیں یا چھ رکعتیں روایت کی یہ ابو داؤد نے ف چار رکعتیں یعنے دو رکعتیں سنت موکدہ اور دو مستحب اور او چھ رکعات میں
لفظ او کا احتمال رکھتا ہے کہ شک کے لیے ہے یا تنویع کے لیے ہے اور مشہور روایتوں میں بعد عشاء کے دو رکعتیں آئی ہیں اور بعضی روایتوں میں چار
بھی آئی ہیں اور چھ رکعتیں سوائے اس حدیث کے نہیں آئی ہیں واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے پہلے عشاء کے
چار رکعتیں ہوتا ہے گویا کہ تہجد پڑھی اس رات اور جو کوئی پڑھتا ہے چار رکعت بعد عشاء کے ہوتا ہے گویا کہ پڑھیں چار رکعتیں لیلۃ القدر میں رواہ سعید بن منصور
کذا فی ح ٭ و برہان شرح مواہب الرحمن (وعن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ادبار النجوم الرکعتان قبل الفجر
وادبار السجود الرکعتان بعد المغرب رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد ساتھ تسبیح ادبار النجوم
کے دو رکعتیں فجر کے پہلے کی ہیں یعنے سنتیں فجر کی اور مراد ساتھ تسبیح ادبار السجود کے دو رکعتیں مغرب کے بعد کی ہیں روایت کی یہ ترمذی نے ف
یعنے سورۂ طور کے اخیر میں جو آیا ہے وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے جبکہ کھڑا ہو
تو اور کچھ رات کو پس تعریف کر اسکی اور وقت پیٹھ پھیرنے ستاروں کے پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سے یعنے تسبیح کرنے سے وقت پیٹھ پھیرنے ستاروں
کے مراد سنتیں فجر کی ہیں اور یہ جو آیا ہے وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف
پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے ڈوبنے کے اور کچھ رات کو پس پاکی بیان کر اسکی اور پیچھے سجود کے پس سجود سے مراد اس
آیت میں فرض مغرب کے ہیں اور ادبار السجود سے یعنے تسبیح کرنے سے پیچھے سجود کے سنتیں مغرب کی ہیں ح ٭ الفصل الثالث فصل تیسری

الفصل الثالث

(عن عمر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول اربع قبل الظہر بعد الزوال تحسب بمثلہن فی صلوٰۃ السحر وما من شیء الا وہو
یسبح اللّٰہ تلک الساعۃ ثم قرأ یتفیؤ ظلالہ عن الیمین والشمائل سجدا للّٰہ وہم داخرون رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان) روایت ہے حضرت
عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے چار رکعتیں پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر کے یعنے نماز فی الزوال یا سنتیں ظہر کی حساب
کی جاتی ہیں اور برابر رکھی جاتی ہیں یعنے فضیلت اور ثواب میں ساتھ چار رکعت کے کہ نماز تہجد میں پڑھی جاویں یعنے تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب
ہوتا ہے انکا اور نہیں کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ کو اسوقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے داہنے طرف سے اور بائیں طرف سے
اور سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف حضرت نے واسطے رغبت
دلانے کے اس نماز پر اور بطور دلیل کے دعوی پر آیۂ مذکورہ پڑھی اور مراد سجدہ سے تابعداری ہے خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار اسکے
بھی ہیں اس بات میں کہ پیدا کیا جسکے لیے ٭ ع ح ٭ (وعن عائشۃ قالت ما ترک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رکعتین بعد العصر عندی
قط متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قالت والذی ذہب بہ ما ترکہما حتی لقی اللّٰہ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہیں چھوڑیں رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پیچھے عصر کے نزدیک میرے یعنے میرے گھر میں کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں
یہ ہے کہ کہا عائشہؓ نے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہیں چھوڑیں حضرت نے یہ دونوں رکعتیں یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ
تعالیٰ سے ف یہ دو رکعتیں پڑھنی حضرت کی خصوصیات سے تھیں کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز تھیں اور کو عصر کے بعد نفل پڑھنی درست

نہیں کہ ثابت ہو شیٔ اسکی منع میں بھی وارد ہوئی ہیں۔ ح ع ۔ (وعن المختار بن فلفل قال سألت انس بن مالک عن التطوع بعد العصر
فقال کان عمر یضرب الایدی علی صلوٰۃ بعد العصر وکنا نصلی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰۃ
المغرب فقلت لہ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما قال کان یرانا نصلیہما فلم یأمرنا ولم ینہنا رواہ مسلم) اور روایت ہے مختار بن فلفل
سے کہا پوچھا میں نے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھے عصر کے پس کہا تھے حضرت عمرؓ مارتے تھے اُنکے ہاتھوں کو کہ نیت باندھتا نماز کی
پیچھے نماز عصر کے یعنے منع کرتے تھے لوگوں کو بعد عصر کے نماز پڑھنے سے اور تھے ہم پڑھتے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور رکعتیں پیچھے
غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا میں نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ان دونوں رکعتوں کو کہا کہ تھے
دیکھتے ہمکو نماز پڑھتے پس نہ حکم فرماتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو روایت کی یہ مسلم نے ف۔ نہ حکم فرماتے نہ منع فرماتے اس سبب تقریر حضرتؐ کی ثابت
ہی یعنے حضرتؐ نے روا رکھی اور خلفاے راشدین ان دونوں رکعتوں کے قائل نہیں تھے پس اقتدا انکا کافی ہی اور اکثر فقہا بھی منع کرتے ہیں
اسلیے کہ لازم آتی ہی اسکے پڑھنے میں تاخیر مغرب کی ح ع ۔ (وعن انس قال کنا بالمدینۃ فاذا اذن المؤذن لصلوٰۃ المغرب ابتدروا السواری
فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوٰۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیہما رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے کہا
تھے ہم مدینہ میں پس جس وقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنے بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونوں کے پس پڑھتے دو رکعت
یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد میں پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت اُن لوگوں کے کہ پڑھتے نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے ف۔
یعنے گمان کرتے کہ فرض مغرب کی لوگ پڑھ چکے ہیں اور اسکی سنتیں پڑھ رہے ہیں اور کہا طیبی شافعی نے کہ اس حدیث میں دلیل ظاہر ہی اوپر
اثبات ان دونوں رکعتوں کے انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی نے کہ نہیں شک ہی کہ یہ تھا اور اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتے تھے
واسطے نماز مغرب کے اجماعًا اور لازم آتی ہی اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت اپنے سے نزدیک بعضے علما کے پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض
سے ایک وقت میں یا بھی نماز پہلے پھر چھوڑ دیا اسکو جیسے کہ کہا بعضوں نے (وعن مرثد بن عبد اللہ قال اتیت عقبۃ الجہنی فقلت الا اعجبک
من ابی تمیم یرکع رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب فقال عقبۃ انا کنا نفعلہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت فما یمنعک الآن قال الشغل
رواہ البخاری) اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ تابعی سے کہا آیا میں عقبہ جہنی صحابی کے پاس پس کہا میں نے کیا نہ تعجب میں ڈالوں میں تجھکو
فعل ابی تمیم تابعی کے سے کہ پڑھتا ہی دو رکعتیں پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم یعنے گروہ صحابہ یعنے ہم انکے پڑھتے ہوئے نماز بیچ
زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے کبھی کبھی کہا میں نے کس چیز نے منع کیا تجھکو اب کہا شغل دنیا نے روایت کی یہ بخاری نے ف۔ میں
اشارہ ہی طرف مباح ہونے اس نماز کے ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سے ح ع ۔ (وعن کعب بن عجرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلاتہم راٰہم یسبحون بعدہا فقال ہذہ صلوٰۃ البیوت رواہ ابو داود وفی روایۃ الترمذی
والنسائی قام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بہذہ الصلوٰۃ فی البیوت) اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبد الاشہل کی میں کہ ایک قبیلہ تھا انصار میں سے پس پڑھی اُسمیں نماز مغرب یعنے فرض و سنت پس جب پڑھ چکے
یعنے بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا انکو حضرتؐ نے کہ پڑھتے ہیں نفل یعنے سنتیں مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہ یعنے سنت مغرب کی
یا مطلق نوافل نماز گھر میں پڑھنے کی ہی یہ روایت کی ہی ابو داود نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کے یوں ہی کہ کھڑے ہوئے لوگ نفل پڑھنے
لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو پڑھنا اس نماز کا گھروں میں ف۔ یہ نوافل نماز گھروں کی ہی یعنے افضل ہی پڑھنا

انکا گھروں میں اسلیے کہ دور تر ہو ریا سے اور قریب تر ہو طرف اخلاص کے اور گھروں میں برکت ہوتی ہو اور ظاہر یہ ہو کہ یہ حکم اُسکے لیے ہو کہ ارادہ کرتا ہو پھرنے کا طرف گھر اپنے کے بخلاف اعتکاف کرنے والے کے مسجد میں کہ وہ پڑھے مسجد ہی میں اور نہیں کراہت ہو بالاتفاق یا جاننا چاہیے کہ افضل یہ ہو کہ نماز نفل سوائے فرضوں کے گھر میں ادا کرے اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو خیر خصوصًا سنت مغرب کی کہ اکثر گھر ہی میں پڑھتے اور بعضے علما نے کہا ہو کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد میں ادا کرے سنت سے واقع نہیں ہوتیں اور بعضوں نے کہا ہو گنہگار ہوتا ہو اور جمہور اسپر ہیں کہ گنہگار نہیں ہوتا اور امر استحباب کے لیے ہو اور حاشیہ ہدایہ کے میں جامع صغیر سے لکھا ہو کہ اگر نماز مغرب کی مسجد میں ادا کرے اگر ڈرتا ہو کہ بعد پھرنے کے گھر میں شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنے سے پس صحن مسجد میں ادا کرے اور اگر یہ ڈر نہیں ہو افضل یہ ہو کہ گھر میں جا کر پڑھے * ع ح * (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہو ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قرأۃ کو بیچ کبھی دونوں رکعتوں میں پیچھے مغرب کے یہانتک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد روایت کی یہ ابو داؤد نے * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرت مسجد میں پڑھتے تھے پس محمول کسی سبب اور عذر پر ہو کہ گھر میں جانے سے مانع آیا مسجد میں پڑھیں اور ظاہر تر یہ ہو کہ حمل کیا جاوے بیان جواز پر یعنے اسلیے پڑھیں کہ لوگ معلوم کر لیں کہ جائز یوں بھی ہو یا اعتکاف میں پڑھی ہوں اور احتمال ہو کہ گھر میں پڑھی ہوں اور گھر متصل مسجد کے تھا کہ دروازہ طرف مسجد کے تھا ابن عباس نے حضرت کو سامنے سے پڑھتے دیکھا ہو اور بیان اُسکا کیا ہو اور ظاہر یہ ہو کہ درازگی قرأۃ کی بھی کبھی ہوتی ہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں رکعتوں میں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے تھے * ح ع * (وَعَنْ مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا) اور روایت ہو مکحول تابعی سے کہ پہونچاتا ہو اس حدیث کو حضرت تک یعنے روایت کی یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنے پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتیں اور ایک روایت میں چار رکعتیں بلند کیجاتی ہو نماز اُسکی علیین میں روایت کی یہ مکحول نے بطریق ارسال کے * ف * بعد مغرب کے یعنے مغرب کے فرضوں کے بعد یا سنتوں کے یہا اور دو رکعتیں یعنے سنتین مغرب کی یا سوائے انکے اور چار رکعتیں دو ان میں سے سنت مغرب کی اور دو سوائے انکے یا چاروں سوائے سنتوں کے پس یہ دو یا چار کہ سوائے سنتوں کے ہوں انکو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں اور بلند کیجاتی ہو نماز اُسکی یعنے نفل اُسکی یا فرائض بسبب علیین میں یہ کنایہ ہو کمال قبول ہونے اس نماز کے سے اور بہت ثواب اُسکے سے اور علیین نام ایک مقام کا ہو ساتویں آسمان پر کہ اُسمیں ارواحیں مومنوں کی جاتی ہیں اور عمل اُنکے لکھے جاتے ہیں * ع * (وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہو حذیفہ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس تھے حضرت فرماتے جلدی پڑھو دو رکعتیں پیچھے مغرب کے یعنے سنتین اُسکی اسلیے کہ تحقیق وہ دونوں اُٹھائی جاتی ہیں ساتھ فرضوں کے روایت کیا ان دونوں کو رزین نے اور روایت کی بیہقی نے یہ زیادتی حذیفہ سے مانند اسکے شعب الایمان میں * ف * اسلیے کہ دونوں رکعتیں اُٹھائی جاتی ہیں علیین میں پس جلدی پڑھو بغیر فاصلہ کے فرضوں سے تا ملائکہ عمل لیجانے والے منتظر نہوں اور ظاہر یہ ہو کہ بعد اسکے پڑھنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہو پڑھنا اُسکا بعد فرضوں کے منافی تعجیل کے نہیں یا یوں کہنا چاہیے کہ پڑھنا اُسکا بعد دونوں رکعتوں کے منافی بعدیت کے نہیں لیکن یہاں ایک اور شبہہ آتا ہو کہ فضیلت ان دونوں رکعتوں کے پڑھنے کی گھر میں ثابت ہوئی ہو پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہیں ہو سکتی

پس اس صورت میں کیا کرے جواب یہ ہے کہ ظاہر یہ ہو کہ گھر اختیار کرے کہ تاکید اسکی بہت ہے اور واللہ اعلم ۔ ع ﴿ وعن عمر بن عطاء
قال ان نافع بن جبیر ارسلہ الی السائب ابن اخت نمر یسئلہ عن شئ راٰہ منہ معاویۃ فی الصلوٰۃ فقال نعم صلیت معہ الجمعۃ فی المقصورۃ فلما سلم
الامام قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی فقال لا تعد لما فعلت اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلہا بصلوٰۃ حتی تکلم او تخرج
فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بذلک ان لا نوصل بصلوٰۃ حتی نتکلم او نخرج رواہ مسلم ﴾ اور روایت
ہے عمر بن عطاء تابعی سے کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نے بھیجا اسکو یعنی عمر کو طرف سائب صحابی کے کہ پوچھے ان سے اس چیز کو
کہ دیکھا اسکو ان سے معاویہ نے نماز میں پس کہا سائب نے کہ ہاں نماز پڑھی میں نے ساتھ معاویہ کے جمعہ کی مقصورہ میں پس جب سلام پھیرا امام نے
کھڑا ہوا میں بیچ مقام اپنے کے یعنی جہاں جمعہ پڑھا تھا پس نماز پڑھی میں نے یعنی سنتیں جمعہ کی بغیر اسکے کہ فرق کروں بیچ فرض اور سنت میں کچھ
پس جبکہ داخل ہوئے معاویہ گھر میں بھیجا ایک شخص کو طرف میرے پس کہا پھر نہ کرنا یہ کام کہ کیا تو نے یعنی نماز نفل فرضوں کی جگہ بغیر فرق کے یعنی
جسوقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی پس نہ ملا اسکو ساتھ اور نماز کے یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہانتک کہ بولے تو یا نکلے تو یعنی مسجد سے اسلیے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوا بیان اسکا یہ ہے کہ نہ ملاویں ہم نماز کو ساتھ نماز دوسری کے یہانتک کہ بولیں ہم روایت
کی یہ مسلم نے ف جسوقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی یہ بطور مثال کے فرمایا اسلیے کہ سوائے جمعہ کے اور نماز کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض کے ساتھ نفلوں کو
ملا کر نہ پڑھے چنانچہ موید ہے اسکی حدیث جو معاویہ نے ذکر کی اور مقصورہ نام ہے ایک جگہ کا کہ مسجد میں بنا دیتے تھے واسطے نماز پڑھنے بادشاہ کے
اور یہاں تلک کہ بولے تو یعنی کسی آدمی سے کلام کرے تو بھی اس سے حاصل ہو جاتا ہے فرق اور ذکر اللہ کرنے سے فرق نہیں حاصل ہوتا یا نکلے
تو یعنی مسجد سے یا یہ کہ سرک جاوے فرضوں کی جگہ سے ۔ ع ﴿ وعن عطاء قال کان ابن عمر اذا صلی الجمعۃ بمکۃ تقدم فصلی رکعتین ثم یتقدم فیصلی
اربعا واذا کان بالمدینۃ صلی الجمعۃ ثم رجع الی بیتہ فصلی رکعتین ولم یصل فی المسجد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ
ابو داؤد وفی روایۃ الترمذی قال رأیت ابن عمر صلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم صلی بعد ذلک اربعا ﴾ اور روایت ہے عطاء سے کہ کہا تھے ابن عمر
جسوقت کہ پڑھ چکتے نماز جمعہ مکہ میں آگے بڑھتے پھر پڑھتے دو رکعتیں پھر آگے بڑھتے پھر پڑھتے چار رکعتیں اور جسوقت کہ ہوتے تھے مدینہ میں پڑھتے نماز جمعہ پھر پھرتے
طرف گھر اپنے کے پھر پڑھتے دو رکعتیں اور نہ پڑھتے مسجد میں پس کہا گیا واسطے انکے کہ کیوں گھر میں پڑھتے ہیں نہ مسجد میں پس کہا تھے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کرتے یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ کہا عطاء نے دیکھا میں نے ابن عمر کو پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں
پھر پڑھتے پیچھے اسکے چار رکعتیں ف آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کے تھا جیسے کہ قول معاویہ میں مذکور ہوا اور لکھا ہے علماء نے کہ شاید فرق درمیان مکہ
اور مدینہ کے اسلیے تھا کہ گھر ابن عمر کا مدینہ میں نزدیک مسجد کے تھا وہاں بسبب سنت کے گھر میں پڑھتے اور مکہ میں مسافر تھے اور مکان حرم سے دور
تھا ہیں آگے بڑھنے کو قائم مقام گھر کے کیا اور زیادتی نماز کی مکہ میں یعنی چھ رکعت اسلیے تھی کہ وہاں زیادہ ثواب ہوتا ہے اور سنت نزدیک ابو حنیفہ
کے بعد جمعہ کے چار ہیں چنانچہ ملا علی قاری نے سنتے اس جملہ کے کہ پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں پھر پڑھتے پیچھے انکے چار رکعتیں یہ لکھا ہے کہ
پہلے دو پڑھا کرتے تھے بعد اسکے چار پڑھنے لگے یعنی دو اور زیادہ کر لیں انھیں دو رکعتوں میں اسلیے کہ ثابت ہوئی انہیں نزدیک انکے حدیث
انتہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کے چھ رکعتیں ہیں اول چار پھر دو ۔ ﴿ باب صلوٰۃ اللیل ﴾ باب ہے بیچ بیان نماز رات کے یعنی
یعنی تہجد وغیرہ نماز رات کی میں حضرت سے روایتیں مختلف آئی ہیں جو قسم انمیں سے اختیار کرے بزرگی اتباع کی پاویگا اور اگر کبھی کسی طرح
پڑھے کبھی کسی طرح بہت مناسب ہے اور موافق تر ہے ساتھ سنت کے اور رکعتیں اسکی تیرہ بھی اور گیارہ بھی اور نو بھی اور سات بھی آئی ہیں اور بعضے

علما نے پانچ بھی کہی ہیں اور تیرہ سے زیادہ ثابت نہیں پس بعضون نے فجر کی سنت سمیت کہی ہیں اور بعضون نے بغیر اسکے بہت صحیح قول یہی ہے اور کبھی پڑھتے وتر ساتھ ایک رکعت کے اور کبھی ساتھ تین رکعتوں کے اور بعضی روایتوں میں عدد وتر کو داخل اسکے گنا ہے اور بعضی میں خارج اور بعضی میں اطلاق کیا ہے وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی میں تین پر تا پانچ اور سات اور بعضی میں تمام نمازرات کو وتر کہا ہے ⊙ ع الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یعنے اکثر درمیان اسکے کہ فارغ ہوں نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے پھر کرتے سجدہ اس رکعت میں قدر اس چیز کہ پڑھے ایک شخص پچاس آیتیں پہلے اس سے کہ اٹھاتے سر اپنا پس جسوقت کہ چپ ہوتا مؤذن اذان سے یعنے نماز فجر کی سے اور ظاہر ہوتی واسطے انکے فجر یعنے روشنی ہوتی کھڑے ہوتے پس پڑھتے دو رکعتیں ہلکی یعنے سنتیں فجر کی پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر یہانتک کہ آتا آنحضرتؐ کے پاس اذان دینے والا واسطے تکبیر کے یعنے اذن چاہتا واسطے تکبیر کے پس نکلتے نماز کے لیے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے یعنے وہ رکعت ملی ہوئی ہوتی تھی ساتھ اوپر کے دوگانہ سے یہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہے علیحدہ اور سلام پھیرنا ہے ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور پھر سجدہ کرتے الخ ظاہر مراد یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتوں کا بقدر مذکور کے کرتے یا یہ مراد ہے کہ ایک سجدہ وتر کے سجدوں میں سے یا سب سجدے اسکے اسقدر کرتے تھے اور یہ جو بعضے شہروں میں بعد وتر کے دو سجدے کرتے ہیں ساتھ کیفیت معروف کے اور بعضی روایات ضعیفہ فقہ کی میں بھی فضیلت انکی واقع ہوئی ہے کچھ اصل انکی حدیثوں سے ثابت نہیں اور نہیں وارد ہوئیں انہیں روایات فقہیہ مختار اور عمل نہیں ہے اوپر حرمین شریفین میں بھی بلکہ تمام شہروں عرب کے میں اور ایک حدیث اس باب میں روایت کی گئی ہے کہ حکم کیا ہے ساتھ وضعی ہونے اسکے کے اور نہیں گیا ہے کوئی امام مذاہب اربعہ سے نہ ساتھ سنت ہونے انکے کے نہ ساتھ مستحب ہونے انکے کے اور اکثر حنفیہ دیار عرب کے جانتے ہی نہیں انکو اور بعضوں نے نقل کی ہے کراہت انکی اور سنتیں فجر کی ہلکی پڑھتے کہ انمیں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے اور لیٹتے سنتوں کے بعد اسلیے کہ بسبب قیام رات کے رنج اٹھاتے تھے اس سے استراحت ہووے اور فرض بہ نشاط ادا ہوں پس مختار یہ ہے کہ لیٹنا مستحب ہے ⊙ ح ع ⊙ (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت کی ہے انہیں سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی پس اگر ہوتی میں جاگتی بات کرتے مجھ سے اور اگر میں سوتی ہوتی لیٹ رہتے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتوں صبح کے اور فرضوں کے جائز ہے اور دلیل ہے اسپر کہ باتیں کرنی ساتھ اہل کے مستحب ہیں انتہی یعنے جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کے باطل کر دیتا ہے نماز کو یا اسکے ثواب کو پس قول اسکا باطل ہے لیکن ہاں اسمیں شبہہ نہیں کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرت کا ہوتا تھا اور کلام دنیا کا بلاشبہہ خلاف اولی ہے ہمیشہ خصوصًا دو نمازوں میں اسلیے کہ حکمت بیچ مقرر ہونے سنت کے یہ ہے کہ مستعد ہووے بسبب اسکے واسطے کمال حالت کے اور دور ہووے غفلت سے پھر داخل ہووے فرضوں میں ساتھ کمال حضور کے اور لذت کے کذا ذکر علی اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہے کہ مکروہ رکھا ہے بعضے علما نے اصحاب وغیرہ میں سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کے تا ادا کرنے

نماز فجر کے مگر جو کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے اسحٰق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت کا اسی قبیلہ کا تھا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا کہ ان کانت لہ الی حاجۃ کلمنی مشعر ہے ساتھ اسکے (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتوں فجر کی لیٹتے داہنی کروٹ اپنی پر یعنے رو بقبلہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انہیں عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو تیرہ رکعتیں انہیں در بھی ہوتے اور دو رکعتیں سنتیں فجر کی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے تین رکعتیں ان میں سے وتر کی ہوتی تھیں یہ اسلیے کہا کہ افضل سہون کے نزدیک یہی ہے اور ترمذی نے بھی شمائل میں ایک روایت حضرت عائشہ سے روایت کی ہے ثم یصلی ثلثا یعنے پھر پڑھتے تین رکعتیں اور مسلم میں ثم اوتر بثلاث آیا ہے یعنے پھر وتر پڑھتے تین رکعتیں اور تیرہ رکعتیں جو رات کی نماز کی کہیں اور دو رکعتیں سنتیں فجر کی بھی انھیں میں گنی گئیں تو واسطے قریب ہونے تہجد کے ساتھ انکے اور اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتیں تھیں مع وتر کے جیسا کہ اور روایتوں میں آیا ہے ۔ ع ح (وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کبھی سات رکعتیں تھیں اور کبھی نو اور کبھی گیارہ سوائے دو رکعت فجر کے روایت کی یہ بخاری نے ف سوائے دو رکعت فجر کے ظاہر یہ ہے کہ یہ متعلق ساتھ احدی عشرۃ کے ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ تیرہ رکعتیں مع دو رکعتوں سنت فجر کے ہوتی تھیں کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے ایک روایت میں جو آیا ہے کہ پندرہ رکعتیں بھی پڑھی ہیں وہ محمول ہے اسپر کہ دو رکعتیں سنت فجر کو بھی اسی میں گنا ہے یعنے تیرہ تہجد کی تھیں اور دو سنت فجر کی باوجود اسکے مانع نہیں ہے اس سے کہ ہوں رکعتیں حضرت کے تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث کہ جب غالب ہوتیں آنکھیں حضرت کی اور سو جاتے تہجد اپنے سے پڑھتے دن کو بارہ رکعتیں (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات کو تاکہ نماز پڑھیں یعنے تہجد کی شروع کرتے نماز اپنی ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے ف کتاب ازہار میں لکھا ہے کہ مراد ساتھ دو رکعتوں کے دو رکعتیں وضو کی ہیں مستحب ہے انمیں تخفیف اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں تہجد ہی میں کی ہوتی تھیں کہ قائم مقام تحیۃ الوضوء کی تھیں اسلیے کہ وضو کے لیے نماز علیحدہ نہیں ہے ع (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھے ایک تمہارا یعنے نیند سے رات کو پس چاہیے کہ شروع کرے نماز ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ فَأَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَأَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فِيْ

لِسَانِیْ نُوْرًا وَذَکَرَ وَعَصَبِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا رات گذری مین نے یعنے رات کو رہا مین خرد سالی مین نزدیک خالہ اپنی کے کہ میمونہ تھین ایک رات اور
نبی صلعم نزدیک اُنکے تھے یعنے اُنکی نوبت مین پس باتین کین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اہل اپنی کے یعنے میمونہؓ سے تھوڑی سی دیر
پھر سو رہے پس جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچھ اُسمین سے یعنے کم تہائی سے اُٹھ بیٹھے پس دیکھا طرف آسمان کے پس پڑھی یہ آیت تحقیق
بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اور اختلاف رات اور دن کے یعنے کبھی اندھیرا اور کبھی اُجالا کبھی گرمی کبھی جاڑا کبھی درازی کبھی کوتاہی البتہ
نشانیان ہین واسطے عقلمندون کے یہانتک کہ تمام کی سورت پھر کھڑے ہوئے طرف مشک کے پس کھولا بند اُسکا پھر ڈالا پانی پیالہ مین پھر کیا
وضو اچھا درمیان دو وضوؤن کے یعنے نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہونچے اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہ ہووین بلکہ بیچ کے درجے کا اچھا
وضو کیا جیسے کہ راوی کہتا ہے نہ بہتایت کی پانی کی اور تحقیق پہونچایا پانی یعنے جہان فرض تھا پہونچانا پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی اور کھڑا ہوا
مین یعنے سوتے سے یا طرف مشک کے اور وضو کیا مین نے یعنے مانند وضو حضرت کے پھر کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا
کان میرا پھر پھیر اُمجکو بائین طرف سے دائین طرف اپنے پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پھر لیٹ رہے اور سوئے یہانتک کہ خراٹے
لیے اور تھے حضرت جس وقت کہ سوتے خراٹے لیتے پس آگاہ کیا حضرت کو بلال نے ساتھ نماز کے یعنے ساتھ پہونچنے وقت معمولی نماز کے
اور تیار ہونے جماعت کے پس نماز پڑھی یعنے سنت اور نہ وضو کیا اور تھے بیچ دعا اُنکی کے کہ درمیان سنت اور فرض کے پڑھتے یہ الفاظ
یا الٰہی گردان میرے دل مین نور یعنی نور ایمان اور یقین اور میری آنکھون مین نور اور میرے کانون مین نور اور داہنے میرے نور اور بائین میرے نور
اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور گردان اور پیدا کر واسطے میرے نور اور زیادہ کیا بعضے راویون
نے اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضے نے اور گردان پٹھے میرے مین نور اور گوشت میرے مین نور اور خون میرے مین نور اور
بالون میرے مین نور اور جلد میری مین نور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے اور گردان میری جان مین
نور اور بڑا کر واسطے میرے نور اور بیچ اور روایت مسلم کے یا الٰہی دے مجکو نور ف حضرت میمونہؓ بیوی تھین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور
اس مین دلیل ہے اسپر کہ کلام کرنا بعد عشا کے مکروہ نہین جس وقت کہ ہو کلام آخرت سے یا قبیل نصیحت سے یا بطریق اختلاط کے گھر کے لوگون سے
اور پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہ تیرہ وتر سمیت ہونگی ولیکن سنتین فجر کی الگ ہین ان سے پس یہ مخالف ہے ساتھ حدیث عائشہؓ
کے کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین تھین پس نماز حضرت کی مختلف تھی کبھی اسطرح کبھی اسطرح اور خراٹے لینے علامت ہین کشادگی دم آنے
کی جگہ کی اور صفائی قواے جسمانی کی اور دعاے مذکور اکثر مشائخ کے عمل مین ہے اور پڑھنا اسکا بعد تہجد کے بھی آیا ہے اور اسکو دعاے طویل کہتے ہین
شیخ امام شہاب الدین سہروردی نے عوارف مین لکھا ہے کہ نہ دیکھا مین نے کسی کو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اُسکے ایک برکت
ہوئی ہے اور یہ دعا دراز ہے اُسکے آخر مین یہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئے ۔ح ع (وَعَنْہُ اَنَّہٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّکَ وَتَوَضَّاَ وَھُوَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَطَالَ فِیْھِمَا الْقِیَامَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَکَعَاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ یَسْتَاکُ وَیَتَوَضَّاُ وَیَقْرَاُ ھٰؤُلَاءِ الْاٰیٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور
روایت ہے انہین سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جاگے اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت
تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے یہان تک کہ ختم کی سورت پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی دو رکعت دراز کیا بیچ اُسکے کھڑے

رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھر سے اور سوئے یہانتک کہ خراٹے لیئے پھر کیا یہ یعنے جو مذکور ہوا تین بار پھر رکعتوں میں ہے سو بار ان میں
بار میں سے مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہ آیتیں پھر وتر پڑھے تین رکعتیں روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے
اسپر کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہے اور نہیں مخالف ہیں اسمیں شافعی بھی اسلیئے کہ مکروہ ہے اُنکے نزدیک اقتصار
کرنا ایک رکعت پر ۴ ع (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ
اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
أَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّأِ مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُولِ) اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے
کہ اُنھون نے کہا البتہ دیکھتا رہونگا نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کو آجکی رات پس پڑھیں دو رکعتیں ہلکی پھر پڑھیں دو رکعتیں لمبی لمبی لمبی
پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو کم تھیں اُن دو رکعتوں سے کہ پہلے اُن سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو کم تھیں اُن دو سے کہ پہلے
اُن سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دونوں کم تھیں اُن دونوں سے کہ پہلے اُن سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دونوں کم تھیں
اُن دونوں سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر وتر پڑھی پس یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں روایت کی یہ مسلم نے قول زید کا پھر پڑھیں دو رکعتیں اور وہ
دونوں کم تھیں اُن سے کہ پہلے پڑھیں چار بار ہے اسی طرح سے صحیح مسلم میں ہے اور افراد مسلم میں کتاب حمیدی سے اور کتاب موطا امام مالک
کی میں اور سنن ابو داؤد میں اور جامع الاصول میں **ف** پس یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں اگر دو رکعتیں خفیف داخل اس نماز میں نہ رکھیں وتر
تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل رکھیں ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہے اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہے اُسمیں تین قسم کی حدیثیں
ہیں ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہیں دوسری افراد بخاری کہ فقط بخاری نے روایت کی ہیں اور تیسری افراد مسلم کہ
فقط مسلم ہی نے روایت کی ہیں پس یہ عبارت یعنے ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما متن صحیح مسلم میں چار بار ہے اور کتاب حمیدی میں بھی
اسی طرح اور موطا اور سنن ابی داؤد اور جامع الاصول میں بھی اسی طرح مؤلف نے جو اس مبالغہ سے بیان کیا یہ رد ہے صاحب مصابیح پر کہ
اُسنے اسکو تین بار ذکر کیا ہے کہ سب گیارہ رکعتیں ہوتی ہیں ۵ ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ
صَلَاتِهِ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا جب بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھاری ہوا بدن مبارک
[illegible] تھی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹھے ہوئے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ
حم الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق جانتا ہوں میں اُن سورتوں کو کہ آپس میں ایک مانند
دوسری کے ہیں کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان اُنکے پھر ذکر کین بیس سورتیں اول مفصل میں سے موافق جمع کرنے ابن مسعود
کے اور جمع کرتے حضرت اس طرح کہ پڑھتے دو سورتیں ایک رکعت میں آخر اُنھیں سورتوں کی یعنے دو اخیر کی بیس میں سے حم الدخان اور عم
یتساءلون تھیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپس میں مانند دوسری کے ہیں یعنے درازگی اور کوتاہی میں آپس میں برابر ہیں اور معنے
مفصل کے باب القراۃ میں معلوم ہوئے کہ بموجب قول مشہور کے ابتدا اُسکی سورہ حجرات سے ہے تا آخر اور یہ سورتیں کہ ایک مانند دوسری کے
ہیں بموجب تالیف ابن مسعود کے کہ کلام اللہ جمع کیا تھا اُنکی تھیں اور تفصیل اِن بیس سورتوں کی بیچ کتاب ابو داؤد کے مذکور ہے وہ اس

طرح سنے ہو کہ پڑھتے پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین سورۃ الرحمٰن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت
مین اور طور اور ذاریات ایک رکعت مین اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۃ نون ایک رکعت مین اور سأل سائل اور والنازعات ایک
رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیمۃ ایک رکعت
مین اور عم یتسآءلون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابو داؤد نے یہ ہی موافق جمع
کرنے ابن مسعود کے انتہی اور آخر اس حدیث کا منافی ہی بظاہر حدیث متفق علیہ کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ تقدیر یون ہی کہ آخر مین سورتون
کی حم الدخان اور ہم شکل اسکے جو اذا الشمس کورت ہی اور عم یتسآءلون اور ہم شکل اسکے جو والمرسلات ہی واللہ اعلم اور اجماع ہی علما کا اسپر
کہ نہ پڑھا جاوے کلام اللہ مگر جس طرح کہ مرتب ہی اب اور چھوٹون کو درست ہی کہ پڑھین اخیر کی طرف سے واسطے ضرورت تعلیم کے اور اگر
نماز مین پڑھے غیر مرتب تو خلاف اولی ہی اور بعضون نے کہا مکروہ ہی یہی مذہب امام احمد کا ہی اور اگر پہلی رکعت مین سورۃ ناس پڑھے تو
دوسرے مین کیا پڑھے کہا ابو حنیفہ نے کہ وہی پھر پڑھے اور کہا شافعی نے کہ شروع کرے اول بقرہ سے مفلحون تک یہ امام ابو حنیفہؒ سے
بھی منقول ہی اور اظہر یہی ہی ط ع ث + الفصل الثانی فصل دوسری (عن حذیفۃ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل
وکان یقول اللہ اکبر ثلثا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ ثم استفتح فقرأ البقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ وکان یقول فی رکوعہ
سبحان ربی العظیم ثم رفع راسہ من الرکوع فکان قیامہ نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ فکان یقول فی سجودہ
سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسہ من السجود وکان یقعد فیما بین السجدتین نحوا من سجودہ وکان یقول رب اغفر لی رب اغفر لی فصلی اربع رکعات
قرأ فیہن البقرۃ وآل عمران والنساء والمائدۃ او الانعام شک شعبۃ رواہ ابو داؤد) روایت ہی حذیفہ سے یہ کہ اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو نماز پڑھتے رات کو پس تھے کہتے یعنی بعد نیت قلبی کے اللہ بڑا ہی تین بار اور کہتے صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پھر سبحانک
اللھم پڑھتے پھر پڑھتے سورۃ بقرہ پھر رکوع کیا پس تھا اندازہ رکوع انکے کا مانند یعنی قریب قیام انکے کے پس تھے کہتے اپنے رکوع مین پاک
ہی رب میرا بڑا پھر اٹھایا سر اپنا رکوع سے پھر تھا کھڑا رہنا انکا یعنی قومہ قریب رکوع انکے کے کہتے یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے میرے رب ہی
کے لیے سب تعریف ہی پھر سجدہ کیا پس تھی مقدار سجدے انکے کی قریب قومہ انکی کے پس تھے کہتے سجدے اپنے مین پاک ہی رب میرا
بلند پھر اٹھایا سر اپنا سجدے سے اور تھے بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے قریب سجدے اپنے کے اور تھے کہتے یعنی جلسے مین اے
رب میرے بخش واسطے میرے اے رب میرے بخش واسطے میرے پس پڑھین چار رکعتین پڑھین ان مین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور
مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف تھا رکوع قریب قیام کے یعنی جیسے قیام کو قدر معمولی
سے دراز کیا ایسے ہی رکوع کو بھی مقدار معمولی سے دراز کیا نہ یہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کے تھی اور کبھی دونون برابر بھی ہوتے تھے
جیسے کہ نسائی نے حدیث عوف بن مالک کی سے روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفر لی جو دو بار کہا احتمال ہی کہ دو بار کہتے ہون اور احتمال یہ بھی
ہی کہ مراد بہت کہنا اسکا ہو + ح ع (وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب
من الغافلین ومن قام بمائۃ آیۃ کتب من القانتین ومن قام بالف آیۃ کتب من المقنطرین رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھ دس آیتون کے نہین لکھا جاتا غافلین سے یعنی نہین لکھا جاتا
نام اسکا صحیفہ غافلین مین اور جو کوئی قیام کرے ساتھ سو آیتون کے لکھا جاتا ہی فرمان برداری کرنے والون سے اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ہزار

آیتون کے لکھا جاتا ہی بہت ثواب لینے والون سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف قیام کرے ساتھ دس آیتون کے یعنے پڑھے دس
آیتین اپنی نماز مین سوچکر اور ٹھہر ٹھہر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھے انکو دو رکعتون مین یا زیادہ مین اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی
کہ مراد یہ ہی کہ سواے سورۃ فاتحہ کے دس آیتین ہون انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتھ پڑھنے فاتحہ کے کہ سات آیتین ہین
اور تین آیتین اور کہ ادنی درجہ قرارۃ نماز کی ہین اور سننے والا جیکے ہین مواظبت کرنے والے طاعت پر یا دراز کرنے والے قیام کو عبادت
مین اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حدیث مطلق ہی مقید نہین نہ ساتھ نماز کے نہ ساتھ رات کے یعنے جب پڑھیگا یہی ثواب پاویگا
اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل کامل تر کے یعنے باب صلوۃ اللیل مین یعنے رات کو پڑھیگا تہجد وغیرہ مین تو بہت سا ثواب
پاویگا اور سید نے لکھا ہی کہ قیام کرنا کنایہ ہی اس سے کہ یاد کرے ان آیتون کو اور ہمیشگی کرے اوپر پڑھنے انکے کے اور تفکر کرے انکے معنون
مین اور عمل کرے موافق انکے واللہ اعلم + ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَّيَخْفِضُ
طَوْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبھی بلند اور کبھی پست روایت کی
یہ ابوداؤد نے ف یعنے جیسا مناسب حال اور وقت کے جانتے ویسا پڑھتے لکھا ہی علما نے کہ اگر تنہا ہوتے بلند آواز سے پڑھتے
اور اگر کوئی وہان سوتا ہوتا پست آواز سے پڑھتے ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ
فِی الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِی الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بقدر اس چیز کے کہ سنتا
اسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن مین اور حضرت ہوتے حجرے مین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے نہ بہت بلند آواز سے پڑھتے اور نہ چپکے
پڑھتے کہ کوئی سنے نہین بلکہ اسطرح پڑھتے جو کہ مذکور ہوا اور یہ بیان رات کی قرارت کا ہی اور جب مسجد مین پڑھتے یہ نسبت اسکے زیادہ پکار کر
پڑھتے ع + وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ يُّصَلِّیْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّیْ
رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطٰنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ) اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے
کہا انہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہان گذرے ابو بکرؓ پر کہ نماز پڑھتے تھے اس حال مین کہ وہ پست کرتے تھے
آواز اپنی اور گذرے عمرؓ پر اور وہ پڑھتے تھے نماز در حالیکہ بلند کرنے والے تھے آواز اپنی کہا ابو قتادہ نے پس جبکہ جمع ہوئے حضرت
ابو بکرؓ اور عمرؓ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا حضرتؐ نے ای ابو بکرؓ گذرا تھا مین تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا پست کیے آواز اپنی کہا ابو بکرؓ
نے تحقیق سناتا تھا مین اسکو کہ مناجات کرتا تھا مین اس سے یا رسول اللہ یعنے مناجات کرتا تھا رب اپنے سے وہ سنتا ہی نہین محتاج طرف بلند
کرنے آواز کے اور فرمایا حضرتؐ نے واسطے عمرؓ کے گذرا تھا مین تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا بلند کیے ہوئے آواز اپنی پس کہا عمرؓ نے ای رسول خدا کے
جگاتا تھا مین سوتے ہوون کو کہ وقت عبادت کے بسبب گرانی نیند کے جاگتے نہین اور چاہتے ہین کہ جاگین اور ہانکتا تھا مین شیطان
کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابو بکرؓ بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت عمرؓ کو پست کر آواز اپنی کو کچھ یعنے دونون کو رہنمائی کی
طرف اعتدال کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰيَةٍ وَالْاٰيَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ذرؓ سے

کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ساتھ ایک آیت کے اور آیت یہ تھی اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین اور اگر بخشے واسطے اُنکے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام روز قیامت کے اپنی امت کے حق مین جناب باری تعالیٰ مین عرض کرینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت تہجد کے گویا بسبب حال اپنی امت کے یہ آیت پڑھی یعنے حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سے صبح تک بار بار یہی پڑھتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ ۰ ح ۰ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑھ چکے ایک تمہارا دو رکعتین سنت فجر کی پس چاہیے کہ لیٹ رہے داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنے تا راحت پاوے بیچ شب بیداری سے اور نماز پڑھے ساتھ خوشی خاطر کے یہ کہا ہے بعض علماء ہمارے نے اور کہا ابن الملک نے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے اُس شخص کے حق مین کہ تہجد پڑھے رات کو اتقی پس لائق ہے کہ پوشیدہ کرے یہ فعل یعنے گھر مین کرے نہ مسجد مین روبرو لوگون کے اور بچاوے اپنے کو نیند سے ایسا نہ ہو کہ سو جاوے اور فرض بغیر طہارت کے پڑھے یہ کہا ہے سید زکریا نے کہ مشائخ ہمارے سے ہین علم حدیث مین ۰ ع ۰ الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَیُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے مسروقؓ سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے کونسا عمل تھا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مین نے پس کس وقت کھڑے ہوتے تھے رات کو نماز تہجد کے لیے فرمایا حضرت عائشہؓ نے تھے کھڑے ہوتے جب سنتے آواز مرغ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عمل کرنا ہمیشہ یعنے وہ عمل کہ ہمیشگی کرے اُسپر کرنے والا اُسکا اور بعضی روایت مین آیا ہے اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور ملک عرب مین عادت بولنے مرغ کی بعد آدھی رات کے ہے ۰ ح ۰ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا نہ تھے ہم کہ چاہین یہ کہ دیکھین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑھتے مگر کہ دیکھتے انکو اور نہ چاہین ہم یہ کہ دیکھین انکو سوتے مگر کہ دیکھتے انکو سوتے روایت کی یہ نسائی نے ف یعنے ہر رات مین حضرت سوتے بھی تھے اور نماز تہجد کی بھی پڑھتے تھے نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات ۔ ۔ تے رہتے پس سوتے بھی تھے دیکھتے ہم اور جاگتے بھی ۰ ح ۰ (وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِیْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِیَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِی الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِیْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے حمید بن عبد الرحمن بن عوفؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے اصحاب آنحضرت کے سے کہا کہ کہا مین نے یعنے اپنے دل مین یا یعنے یارون اپنے سے اُس حال مین کہ مین تھا سفر مین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے خدا کی البتہ دیکھونگا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنے جب تہجد کے لیے اُٹھین تا دیکھون فعل حضرت کا یعنے اور پھر مین بھی اسی طرح کیا کرون پس جب پڑھی حضرت نے نماز عشا کی اور اُسکو عتمہ بھی

سکتے ہیں لیٹ رہے یعنے آرام کیا ورتنک رات میں سے پھر جاگے پس نگاہ کی آسمان میں پھر پڑھی یہ آیت ای رب میرے نہیں پیدا
کیا تو نے یہ سب یعنی آسمان یا آسمان وزمین بیفائدہ یہانتک کہ پہونچے آخر آیت تک کہ وہ یہ ہی تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ پھر قصد کیا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف بچھونے اپنے کے پس نکالی اسمین سے مسواک پھر ڈالا پانی پیالہ میں پھاگل میں سے کہ نزدیک آنکے
تھی یعنے مسواک تر کرنیکے لیے یا وضو کے لیے پھر مسواک کی پھر کھڑے ہوے پس نماز پڑھی یعنے ساتھ اسی وضو کے یا پہلے وضو کے
یہانتک کہ کہا میں نے یعنے اپنے گمان میں تحقیق نماز پڑھی موافق اندازہ اس چیز کے کہ سوئے پھر لیٹ رہے یعنے سوئے یہانتک کہ کہا میں نے
تحقیق سوئے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھی پھر جاگے پھر کیا جیسے کیا پہلی بار یعنے مسواک وغیرہ اور کہا مانند اس چیز کے کہ کہا یعنے
آیتیں مذکورہ پڑھی پس کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پہلے فجر کے روایت کی یہ نسائی نے **ف** احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس رات میں آیت مذکورہ انک لاتخلف المیعاد تک پڑھی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ سننے والے نے اسکے مابعد کی آیتیں نہ سنی ہوں پس اس سے
تطبیق ہوجاویگی اس حدیث میں اور اس میں جو کہ ابن عباسؓ سے پہلے منقول ہوئی کہ حضرت نے آخر سورہ تک پڑھا ﴿ ع ﴾ (وعن یعلی
بن مملک انہ سال ام سلمۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلوتہ فقالت ومالکم وصلوتہ کان یصلی ثم
ینام قدر ما صلے ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلے حتی یصبح ثم نعتت قراءتہ فاذا ہی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا رواہ ابوداؤد والترمذی
والنسائی) اور روایت ہے یعلی بن مملک سے یہ کہ اسنے پوچھا ام سلمہؓ سے کہ بی بی ہیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پڑھنے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اور نماز انکی سے یعنے تہجد سے پس کہا ام سلمہؓ نے اور کیا ہے واسطے تمہارے ساتھ نماز
انکی کے یعنے کیا حاصل ہوگا تمہیں ساتھ بیان کرنے قرارت اور نماز انکی کے تم کہاں طاقت رکھتے ہو کہ انکے مثل کر سکو تھے نماز پڑھتے
پھر سو رہتے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھ چکے پھر نماز پڑھتے بقدر اسکے کہ سوتے پھر سوتے بقدر اس چیز کے کہ نماز پڑھی یہانتک کہ
صبح ہوتی پھر بیان کی ام سلمہؓ نے قرارت حضرتؐ کی پس ناگہاں وہ بیان کرتی تھیں قرارت کو خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہ ابوداؤد
اور ترمذی اور نسائی نے باب ما یقول اذا قام من اللیل باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ پڑھتے حضرت جب کھڑے ہوتے
رات کو نماز پڑھنے الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عباس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتہجد قال
اللہم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت ملک السموات
والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ
حق اللہم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما
اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ولا الہ غیرک متفق علیہ) روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے رات کو کہ تہجد پڑھیں کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی قائم رکھنے والا
آسمانوں اور زمین کا اور انکا کہ بیچ انکے ہیں یعنے تو ہی محافظت اور تدبیر کرنے والا امور انکے کا ہے ہمیشہ کہ اگر ایک دم یہ فیض تیرا منقطع ہو
تمام عالم برباد ہوجاوے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشن کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ہے اور انکا کہ بیچ انکے ہیں اور
تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی ہے بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور انکا کہ بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی ہے حق
یعنے ثابت اور موجود کہ کبھی معدوم نہیں ہونے کا اور سواے تیرے سب معدوم ہیں اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ساتھ مدد کرنیکے

دنیا مین اور ثواب دینے کے آخرت مین کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور دیدار ہونا تیرا حق ہی اور کلام
تیرا حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہی یا الٰہی واسطے تیرے
تابعدار ہوا مین اور سب احکام تیرے قبول کیے مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور تجھپر بھروسا کیا مین نے سب امور اپنے مین
اور تیری ہی طرف رجوع کی مین نے سب احوال اپنے مین اور سونپے مین نے سب امور اپنے تجکو اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑا مین نے
دشمنان دین سے اور طرف تیرے فریاد لایا مین یعنی پیش کیا مین نے امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کرے درمیان میرے اور منکرون تیرے
کے پس بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے مین اور وہ گناہ کہ پیچھے کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے مین نے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے
مین نے اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی انکو مجھسے تو ہی ہی آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی
معبود سوا تیرے روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ یہ دعا حضرت ابتدا افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد اور رکوع کے قومہ مین
پڑھتے تھے جیسے کہ بعض روایات مین آیا ہی ورنہ (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل افتتح صلاتہ
فقال اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون
اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم رواہ مسلم) اور روایت ہی عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت کھڑے ہوتے رات کو شروع کرتے نماز رات کی یعنی تہجد پس کہتے یا الٰہی ای پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے
ای پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے ای جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنے کے اس چیز مین کہ
اختلاف کرتے ہین یعنی امر دین مین جو امام دنیا مین اختلاف کرتے ہین فیصلہ انکا روز قیامت کے کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور
اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اس چیز کے کہ اختلاف کیا گیا اسمین حق سے یعنی وہ دین حق مین جو لوگ اختلاف کرتے ہین بیچ
اسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکھ اسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتھ توفیق اپنی کے تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدھی کے
روایت کی یہ مسلم نے (وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال رب اغفر لی
او قال ثم دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلاتہ رواہ البخاری) اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے نیند سے رات کو پھر کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک واسطے اسکے اسی کے لیے بادشاہی
ہی اور اسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ ہی کے لیے اور نہین کوئی معبود سوا اللہ کے
اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر کہے ای رب میرے بخش میرے لیے یا فرمایا پھر دعا
کرے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص دعا رب اغفر لی پڑھنے کو فرمایا یا یہ فرمایا کہ جو دعا چاہے سو کرے قبول
کیجاوے دعا واسطے اسکے پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کیجاویگی نماز اسکی روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی تعار کے معنی جاگنے کے
نیند سے اور بعضون نے کہا کہ کروٹ لے اور ابن الملک نے کہا کہ جاگے ساتھ آواز کے جیسے کہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنے کے آواز
نکلتی ہی پس دوست رکھا حضرت نے یہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح وغیرہ کے ہوا اور بعضے علما نے لکھا ہی کہ اس دعا کو اسوقت مین کہتے ہین
درہم الکیس کہتے ہین یعنی جیسے کوئی اپنے کیسہ مین درہم رکھتا ہی اور جب چاہتا ہی لے لیتا ہی ایسے ہی یہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول

ہوتی ہو ۔ ع ح ۔ الفصل الثانی فصل دوسری (عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اللیل
قال لا الہ الا انت سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللہم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ہدیتنی وہب لی من لدنک
رحمۃ انک انت الوہاب رواہ ابوداؤد) روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو کہتے
نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہون مین ساتھ تعریف تیری کے بخشش چاہتا ہون مین تجھ سے واسطے گناہون اپنے کے اور مانگتا ہون
مین تجھ سے رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجھکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنے حق سے طرف باطل کے بعد اسکے کہ راہ دکھائی تو نے مجھکو اور بخش
میرے لیے نزدیک اپنے سے رحمت یعنے توفیق اور ثابتی ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بہت بخشنے والا ہی روایت کی یہ ابوداؤد نے (وعن
معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی ذکر طاہرا فیتعار من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ
رواہ احمد وابوداؤد) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ سووے رات کو اوپر ذکر
اللہ کے اُس حال مین کہ پاک ہو یعنے باوضو ہو یا تیمم کیے ہو پھر جاگے رات کو اور مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہی اُسکو اللہ بھلائی یعنے دنیا
مین یا آخرت مین روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے (وعن شریق الہوزنی قال دخلت علی عائشۃ فسألتہا بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یفتتح اذا ہب من اللیل فقالت سألتنی عن شیء ما سألنی عنہ احد قبلک کان اذا ہب من اللیل کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وقال سبحان اللہ
وبحمدہ عشرا وقال سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر عشرا وہلل اللہ عشرا ثم قال اللہم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیمۃ عشرا
ثم یفتتح الصلوۃ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی شریق ہوزنی سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہؓ کے پاس پھر پوچھا مین نے اُنسے کہ ساتھ کس چیز
کے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے جبکہ اُٹھتے تھے رات کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے پوچھی تو نے مجھسے ایک چیز کہ نہین پوچھی
مجھسے وہ چیز کسی نے پہلے تیرے سے تھے رسولخدا جب اُٹھتے رات کو کہتے اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ وبحمدہ دس
بار اور کہتے سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتے دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتے دس بار پھر کہتے دس بار یا الٰہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھ تیرے تنگی سے یعنے سختیون دنیا کی سے اور تنگی دن قیامت کے سے پھر شروع کرتے نماز تہجد روایت کی یہ ابوداؤد نے ف
محدثین کے نزدیک اسکو معشرات سبعہ کہتے ہین مقابل مسبعات عشر کے یعنے جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کے یہان ہی کہ دس چیزین سات
سات بار پڑھتے ہین اس حدیث مین سات چیزین دس دس بار پڑھنی فرمائین ۱۲ ح ۔ بعبارت مولانا الفصل الثالث فصل تیسری
(عن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی
جدک ولا الہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ رواہ الترمذی وابوداؤد و
النسائی وزاد ابوداؤد بعد قولہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلثا وفی اخر الحدیث ثم یقرأ) روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کے لیے رات کو اللہ اکبر کہتے پھر کہتے پاک ہی تو یا الٰہی اور حمد کرتے ہین ہم تیری اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی
تیری اور نہین کوئی معبود سواے تیرے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہی بڑا پھر کہتے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان
راندے ہوئے سے وسوسے اُسکے سے اور تکبر اُسکے سے کہ آدمی کو تکبر مین گرفتار کرتا ہی اور شعر سکھانے اُسکے سے یعنے بُرے شعر سکھانے سے
روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے بعد قول اُسکے کے غیرک پھر کہتے لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث
مین یعنے بعد اعوذ کے یہ ہی کہ پھر پڑھتے (وعن ربیعۃ بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت عند حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ

اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اور روایت ہی ربیعہ بن کعب اسلمی سے کہ کہا تھا مین رات گذارتا نزدیک حجرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھا مین سنتا آواز حضرت کی
جب کھڑے ہوتے رات کو یعنے نماز تہجد کے لیے کہتے دیر تک پاک ہی پروردگار عالمون کا پھر کہتے دیر تک پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون
ساتھ تعریف اُسکی کے روایت کی یہ نسائی نے اور ترمذی نے مانند اُسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب التحریض علی قیام اللیل**
باب ہی بیچ بیان رغبت دلانے کے قیام رات پر ف قیام رات سے مراد ہی قائم ہونا ساتھ عبادت کے رات کو یعنے تہجد وغیرہ پڑھنے کو
الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ
عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ
فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گُدی سر ایک تمہارے کے جس وقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ مارتا ہی ہر گرہ پر یعنے ڈالتا ہی بیچ دل سونے والے کے
اور تیرے رات دراز باقی ہی پس سو رہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنے دل سے یا زبان سے کھل جاتی ہی ایک گرہ یعنے گرہ غفلت
کی پس اگر وضو کیا کھلتی ہی دوسری گرہ یعنے گرہ نجاست کی پس اگر نماز پڑھی کھلتی ہی تیسری گرہ یعنے گرہ کسالت اور بطالت کی پس صبح
کرتا شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرتا ہی پلید نفس کاہل روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا ہی ابن ملک نے کہ مراد ساتھ گرہ کے گرہ کسل کی ہی یعنے باعث ہوتا ہی اُسکو کسل پر اور کہا میرک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ اس گرہ
کے بعضون نے کہا ہی کہ یہ محمول ہی حقیقت پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہی جیسے کہ ساحر وقت سحر کے کسی پر گرہ لگاتے ہین اور موید ہی اسکی ایک روایت
کہ مرقات مین مذکور ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ محمول مجاز پر ہی گویا مشابہت دی شیطان کے منع کرنے کو ذکر و صلوٰۃ سے سونے والے کو
تئین ساتھ فعل ساحر کے سحر کو کہ منع کرتا ہی مراد اُسکی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھ اسکے گرہ دل کی اور عزم کرنا اُسکا ایک چیز پر ہی
یعنے وہ یہ وسوسہ ڈالتا ہی کہ رات بہت پڑی ہی سوتا رہ پس باز رہتا ہی قیام سے اور پلید نفس یعنے غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنے مین اور
کسلان یعنے نہین کر سکتا امور اپنے جو ارادہ کرتا ہی اسلیے کہ مقید ہوتا ہی ساتھ قید شیطان کے اور بعید ہوتا ہی قرب رحمن سے ۱۲ ع (وَعَنِ
الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ
عَبْدًا شَكُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی مغیرہ سے کہ کہا قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے رات کو یہانتک کہ سوج گئے قدم اُنکے پس کہا گیا
واسطے اُنکے کس واسطے کرتے ہین یہ آپ حال آنکہ بخشے گئے واسطے تمہارے وہ گناہ تمہارے کہ پہلے ہوے اور وہ کہ پیچھے ہوے فرمایا کیا نہ ہون
مین بندہ شکر کرنے والا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اللہ تعالی نے جو میرے سب گناہ بخش دیے ہین تو پس مین کیا مشقت عبادت
کی چھوڑ دون پس بندہ شکر گزار نہ ہون بلکہ یہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجھے عطا ہوئی ہین اُسکے شکرانہ مین مجھے بہت سی عبادت کرنی چاہیے
تا مین بندہ شکر گزار ہون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کے واسطے رغبت کی یعنے واسطے رغبت اور آرزوی جنت
اور ثواب کے پس یہ عبادت سوداگرون کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے ڈر کے یعنے ڈر دوزخ اور عذاب کے پس یہ عبادت
غلامون کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے شکر کے پس یہ عبادت احرار یعنے آزادون کی ہی ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَازَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ

فِیْ اُذُنَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطے حضرت کے کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا ہی صبح تک نہین اُٹھتا طرف نماز کے فرمایا یہ شخص ہی کہ پیشاب کرتا ہی شیطان بیچ کان اُسکے کے یا فرمایا بیچ دونون کانون اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین اُٹھتا طرف نماز کے یعنے نماز تہجد کے لیے یا نماز صبح کے لیے نہین اُٹھتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نے فقط کہا ہی کہ حقیقۃ ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہی کہ وہ سو رہے نماز نہین پڑھی یعنے تہجد یا فرض اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک شخص آیا ہی سیاہ رنگ پس اُٹھایا اُسنے پاؤن اپنا پھر پیشاب کیا اُنکے کان مین اور حسن بصری سے منقول ہی کہ اگر وہ لگاتا ہاتھ اپنا کان کو تو پاتا اُسکو تر اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اُسکو حقیر جانتا ہی اسلیے کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہی اُسپر ح ع ۵ (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ اِسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَزِعًا یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ یُرِیْدُ اَزْوَاجَہٗ لِکَیْ یُصَلِّیْنَ رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا جاگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو گھبراتے ہوئے فرماتے تھے سبحان اللہ کس قدر اُتارے گئے ہین آج کی رات مین خزانے اور کس قدر اُتارے گئے ہین فتنے کون شخص ہی کہ جگا دے حجرے والیون کو ارادہ رکھتے تھے اس سے بیویان اپنی کہ نماز پڑھین یعنے تاکہ نماز پڑھکر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنہ سے اکثر پہننے والیان کپڑے دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو خزانے مال کے امت آنحضرت کو پہونچنے مقدر تھے اُس رات اُترنا اُنکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرح جو فتنہ مقدر تھے ہونے امت مین وہ حضرت کو پہلے سے معلوم ہوتے اور اخیر حدیث کے یہ معنے ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کے کپڑے پہنین گی اور آخرت مین عملون سے خالی ہونگی یا یہ کہ پہنے ہوئے ہونگی کپڑے نیند کے یعنے بسبب نیند کے یا دخول سے غافل ہونگی اور آخرت مین جو ان اور بزرگیون سے خالی ہونگی یا یہ کہ بنا بر ظاہر کے اور گہنے کے کپڑے پہنے ہوئے ہونگی دنیا مین اور حقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسا کہ پہننا بہت مہین کپڑے کا یا جالیدار کا + مولانا رح اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ مراد خزانون سے رحمت ہی اور فتنون سے عذاب (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْہِ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ با برکت ہی اور بلند ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنے نیچے کے اُس وقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچھلی فرماتا ہی کون ہی کہ پکارے مجکو پس قبول کرون مین واسطے اُسکے کون ہی کہ مانگے پس دون مین اُسکو کون ہی کہ بخشش چاہے مجھسے پس بخشون مین اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یہ ہی کہ پھر کھولتا ہی دونون ہاتھ اپنے یعنے لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دے ایسے کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنے والا ہی صبح تک یہی فرماتا رہتا ہی **ف** نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک رح وغیرہ نے یہ لکھی ہی کہ حکم اُسکا اور رحمت اُسکی یا ملائکہ اُسکے اُترتے ہین اور موید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقات مین مذکور ہی یا یہ متشابہات سے ہی کہ علم اُسکا اللہ ہی کو ہی اور معنے دعا کے ہین پکارنا جیسا کہ کہے بندہ یا رب اسکے مقابلہ مین اجابت اور قبول ہی جیسا کہ کہے پروردگار تعالی لبیک عبدی اور سوال کے معنے ہین طلب کرنا اور اُسکے مقابلہ مین دینا مطلوب کا ہی اور کبھی دعا اور سوال ہر ایک بجائے دوسرے کے بھی واقع ہوتے ہین اور یہ روایت منافی نہین ہی اُس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالی جب گزرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہی کہ جب گزرتی ہی آدھی رات

یا دو تہائی رات اسلیے کہ احتمال ہے یہ کہ ہو نزول بعضی راتوں میں اسطرح اور بعضی میں اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دے یعنے دیوے
عبادت بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لینے عوض کے رب غنی کو کہ نہ فقیر ہے اور نہ عاجز ہے عطا سے اور نہ ظلم کرنے والا ہے کہ وفا عہد نہ کرے
یا ناقص دے ثواب یعنے کون ہے کہ عمل کرے دنیا میں منتظر امید ثواب کے آخرت میں واسطے غنی کے کہ نہیں عاجز ہے ادا سے حق اُسکے سے اور واسطے
عادل کے کہ نہیں ظلم کرتا قرض دینے والے پر ساتھ ناقص کرنے اس چیز کے کہ لی ہے بلکہ کئی حصہ اور بہت ثواب دیتا ہے اُسکو اور وصف کیا
ذات پاک اُسکی کو ساتھ نفی اُن دو وصفوں کے اسلیے کہ مانع قرض دینے سے اکثر یہی دو صفتیں ہوتی ہیں فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونوں
سے پاک ہے پس معنے یہ ہوئے کہ جو کوئی کرے بھلائی دنیا میں پاویگا جزا کامل میرے پاس عقبے میں ٭ ع ٭ (وعن جابرٍ قال سمعتُ النبیَّ صلَّی
اللہُ علیہِ وسلَّم یقولُ انَّ فی اللَّیلِ لساعةً لا یُوافقُها رجلٌ مُسلمٌ یسألُ اللہَ فیها خیرًا من امرِ الدُّنیا والاٰخرةِ الَّا اعطاهُ ایّاهُ وذٰلکَ کلَّ لیلةٍ رواہ مسلم)
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق رات میں ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اُسکو مرد مسلمان اُس حال میں
کہ مانگے اُسمیں اللہ سے بھلائی امر دنیا کی سے اور آخرت کی سے مگر کہ دیتا ہے اُسکو وہ اور یہ ہر شب میں ہے روایت کی یہ مسلم نے ف دیتا ہے حقیقةً
یا حکماً اور یہ ساعت معین ہے یا مبہم بعضے کہتے ہیں کہ مبہم ہے مثل لیلة القدر کے اور ساعت جمعہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ساعت آدھی رات کی ہے ٭
(وعن عبدِ اللہِ بنِ عمرٍو قال قالَ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم احبُّ الصَّلوٰةِ الی اللہِ صلوٰةُ داؤدَ واحبُّ الصِّیامِ الی اللہِ صیامُ داؤدَ کانَ
ینامُ نصفَ اللَّیلِ ویقومُ ثُلُثَہٗ وینامُ سُدُسَہٗ ویصومُ یومًا ویُفطرُ یومًا متّفقٌ علیہِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہترین نمازوں میں طرف اللہ کے نماز داؤد کی اور بہترین روزوں میں طرف اللہ کے روزے داؤد کے تھے وہ سوتے آدھی رات اور قیام
کرتے تہائی رات اور سوتے چھٹے حصے رات کے میں اور روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
اسطرح کی نماز محبوب اسلیے ہے کہ جب نفس دو ثلث میں رات کو سوویگا تو نشاط عبادت میں خوب ہوویگی اور روزے اسطرح کے محبوب
اسلیے ہیں کہ نفس پر اسمیں مشقت بہت پڑتی ہے ٭ ع ٭ (وعن عائشةَ قالت کانَ تعنی رسولَ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم ینامُ اوَّلَ اللَّیلِ ویُحیی اٰخرَہٗ
ثمَّ ان کانت لہٗ حاجةٌ الی اھلہٖ قضی حاجتَہٗ ثمَّ ینامُ فان کانَ عندَ النِّداءِ الاوَّلِ جُنبًا وثبَ فافاضَ علیہِ الماءَ وان لم یکن جُنبًا توضَّأ للصَّلوٰةِ ثمَّ
صلّی رکعتینِ متّفقٌ علیہِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو یعنے
بیدار رہتے پھر اگر ہوتی حضرتؐ کو حاجت طرف اہل اپنے کے یعنے صحبت کی ادا کرتے حاجت اپنی پھر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان
سے جنبی تو اُٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر نہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پھر پڑھتے دو رکعتیں سنت فجر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے مفصل روایت کی گئی ہے شمائل ترمذی میں کہ کہا حضرت عائشہؓ نے تھے حضرتؐ سوتے اول رات
یعنے بعد نماز عشا کے آدھی رات تک پھر اُٹھتے سدس رابع اور خامس میں یعنے چھٹے حصے چوتھے اور پانچویں میں تہجد کے لیے پس جب ہوتا
وقت سحر کا وتر پڑھتے پھر بچھونے پر آتے یعنے سونے کے لیے اسلیے کہ وہ مستحب ہے سدس سادس میں تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اسکے نماز
صبح پر اور اسکے مابعد کے وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اُنکو حاجت صحبت کرنے اہل اپنے سے پس جب سنتے اذان اُٹھتے پس اگر ہوتے
جنبی ڈالتے اپنے پر پانی یعنے نہاتے اور اگر نہوتے جنبی تو وضو کرتے اور نکلتے طرف نماز کے یعنے بعد سنتیں پڑھنے کے گھر میں انتہی اس حدیث
سے واضح ہو گئے معنے حدیث اول کے اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت بعد صحبت کرنے کے وضو کر کے آرام کرتے ہونگے اور مراد پہلی اذان سے اذان
متعارف ہے اور دوسری اذان تکبیر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ آدھی رات آرام فرماتے اور آدھی رات بیدار کیونکہ اول

سدس یعنے چھٹے حصے شب مین عشا تک جاگتے رہتے پھر دوسرے اور تیسرے سدس مین آرام فرماتے پھر چوتھے اور پانچوین سدس مین جاگتے رہتے پھر چھٹے سدس مین سوتے پس تین سدس سوتے اور تین سدس جاگتے ع +

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیات ومنھاۃ عن الاثم رواہ الترمذی) روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو قیام رات کا یعنے نماز تہجد کی پڑھنی اسلیے کہ وہ طریقہ اچھے لوگون کا ہی کہ پہلے تمھارے تھے اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمھارے کا ہی طرف پروردگار تمھارے کے اور سبب دور ہونے گناہون کا ہی اور باز رکھنے والا ہی گناہون سے روایت کی یہ ترمذی نے ف مراد اچھے لوگون سے انبیا اور اولیا ہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ تمھین یہ نماز بطریق اولی پڑھنی چاہیے اسلیے کہ تم بہتر سب امتون مین اور اشارہ ہی اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ صالحین کاملین سے نہین بلکہ بمنزلہ ظاہر زکوۃ دینے والے کے ہی نہ پوشیدہ ع +

(وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یضحک اللہ الیھم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلوۃ والقوم اذا صفوا فی قتال العدو رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین یعنے تین طرح کے لوگ ہین کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف انکے یعنے راضی ہوتا ہی انسے اور دیکھتا ہی طرف انکے نہایت نظر عنایت اور رحمت سے ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر رات کو نماز پڑھے یعنے تہجد کی اور دوسری وہ قوم کہ صف درست کرین واسطے پڑھنے نماز کے اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ اڑنے دشمن کے یعنے وقت جہاد کے روایت کی یہ شرح السنہ مین (وعن عمرو بن عبسۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الآخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا) اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت نزدیک ہونا پروردگار کا بندے سے درمیان رات پچھلی کے ہی پس اگر ہو سکے تجھسے یہ کہ ہو تو ان شخصون مین سے کہ یاد کرتے ہین اللہ کو اس وقت مین پس ہو یعنے کوشش کر اسکی کہ ہو وے تو انہین سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے ف نزدیک ہونا رب کا یعنے رحمت اسکی کا اور درمیان رات پچھلی کے کہ ابتدا اسکی ثلث اخیر سے ہوتی ہی اور وہ وقت اٹھنے کا ہوتا ہی تہجد کے لیے اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کے اور مجذوب درگاہ کبریائی کے ہین ابتدا ظہور نبوت مین کہ آنحضرت مکہ مین تھے وہ اپنے وطن مین تھے انکے دل مین پڑا ایک نور توحید کا اور کراہیت بت پرستی اور شرک کی پڑی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی کہ لوگون کو توحید کی طرف بلاتا ہی اور بتون کی عبادت سے منع کرتا ہی وہ مکہ مین آئے اور خبر ان حضرت کی پوچھی آنحضرت ان دنون مین ساتھ حکم اللہ تعالی کے نظر اعدا دین کی سے پوشیدہ تھے انھون نے پوچھا کہ تم مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی کہ راہ روش تمھاری سے منکر اور دین کی طرف بلاتا ہی لوگون نے کہا ہان ایک دیوانہ ہی کہ طریقہ باپ دادے کا چھوڑ دیا ہی اور رسم نئی نکالی ہی بیت دیوانہ گفتی بہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانہ تو ہر دو جہانرا چہ کند ٭ انھون نے کہا کہ پھر وہ کہان ملینگے کہا لوگون نے آدھی رات کو نکلتا ہی اور گرد خانہ کعبہ کے پھرتا ہی عمرو بن عبسہ آدھی رات کو نکلے اور کعبہ کے پردے مین چھپ رہے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی وہ کہ سب آدمی خاک آستانہ اسکی کے ہین پس وہ لاالہ الا اللہ کہتا ہی اور گرد کعبہ کے پھرتا ہی عمرو بن عبسہ نکلے اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہو تو اور دین تیرا کیا ہی حضرت نے فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لاالہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ نے کہا مین بھی اس دین کو دوست رکھتا ہون پس وہ ایمان لائے وہ تیسرے یا چوتھے ہین دین مین پس حضرت نے انکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میرے نے مجھے ایک

وعدہ کیا ہے جب وہ پورا ہوگا میرے پاس آنا پس بعد اسکے عمرو بن عبسہ مدینہ میں آئے اور حضرت کی صحبت میں حاضر رہے اور کمال کو پہونچے
ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فصلت فان ابت نضح
فی وجہہا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجہا فصلی فان ابی نضحت فی وجہہ الماء رواہ ابو داؤد والنسائی) اور
روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالی اس شخص کو کہ اٹھا رات سے پھر نماز پڑھی اور جگایا
اپنی عورت کو پس نماز پڑھی اس عورت نے بھی پھر اگر عورت نہ جاگے یعنی بسبب غلبۂ نیند کے اور کثرت کسل کے چھینٹے دیوے اسکے منھ
اسکے پر پانی کے رحمت کرے اللہ اس عورت کو کہ اٹھی رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنے کو پس پڑھی نماز خاوند اسکے نے بھی پھر اگر
نہ جاگا خاوند چھینٹے دیوے منھ اسکے پر پانی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور نسائی نے ف پس نماز پڑھی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اسکے ذمہ ہو
اولی ہے اسکا پڑھنا اور چھینٹے دینے سے مراد یہ ہے کہ سعی کرے اسکے اٹھانے میں واسطے طاعت رب اسکے کے جس طرح کہ ممکن ہو پس حاصل
یہ کہ مرد و عورت کو چاہیے کہ آپس میں مددگار رہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور اسی طرح رفیقوں کو بھی آپس میں یہی چاہیے اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اس پر کہ جبر کرنا کسی کو خیر پر جائز ہے بلکہ مستحب ہے ع (وعن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف
اللیل الاخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کون سے وقت بہت قبول
ہوتی ہے دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کے یعنی تہائی رات پچھلی رہے اور پیچھے فرض نمازوں کے روایت کی یہ ترمذی نے (وعن ابی مالک
الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا یری ظاہرہا من باطنہا وباطنہا من ظاہرہا اعدہا اللہ لمن الان الکلام واطعم
الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس نیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی عن علی نحوہ وفی روایتہ لمن اطاب الکلام
اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں بالاخانے ہیں ایسے کہ معلوم ہوتی ہیں باہر کی
چیزیں انکی اندر انکے سے اور اندر کی چیزیں انکی باہر انکے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے تیار کیا ہے انکو اللہ تعالی نے واسطے اس شخص
کے کہ نرمی سے کرے بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے روزے رکھے یعنی اکثر روزے نفل رکھتا رہے اور پڑھے نماز رات کو یعنی تہجد ایسے
وقت کہ آدمی سوتے ہوں یعنی اکثر آدمی سوتے ہوں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور نقل کی ترمذی نے حضرت علیؓ سے مانند اسکے
اور انکے روایت میں بجائے لمن الان الکلام کے لمن اطاب الکلام ہے معنے دونوں کے ایک ہی ہیں ف کہا ہے بعضوں نے کہ ادنی
درجہ پے در پے روزے رکھنے کا یہ ہے کہ تین روزے ہر مہینے میں رکھے ع ❊ الفصل الثالث فصل تیسری (عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ) روایت ہے عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ مت ہو مانند فلانے کے کہ تھا قیام کرتا رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات
کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی چھوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کے واسطے رفاہیت نفس کے پس داخل ہوا گویا بیچ سلک انکے کہ
جنکے حق میں کہا گیا ہے تارک الورد ملعون اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت کے نقصان ہے
بعد زیادتی کے اور اسی سے حضرت نے پناہ مانگی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے نقصان سے بعد زیادتی کے
پس لائق ہے سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی نہ ہووے زیادتی میں پس وہ نقصان میں ہے ع (وعن
عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان لداؤد علیہ السلام من اللیل ساعۃ یوقظ فیہا اہلہ یقول یا آل

وَاَوَّدَّوْ مُوَافِقًا لِّلهِ اَفَإِنَّ فِیْ ہٰذِہٖ سَاعَۃً یَسْتَجِیْبُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْہَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا
سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھا واسطے داؤد علیہ السلام کے ایک وقت رات مین یعنے نصف اخیر مین کہ جگاتے اپنے
اہل اپنے کو کہتے ای آل داؤد کے کھڑے ہو پھر نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگ اسمین دعا کو مگر واسطے جادوگر یا
عشار کے روایت کی یہ احمد نے **ف** عشار یعنے چوکیدار وغیرہ کہ ناکون وغیرہ پر بیٹھے ہین اور لوگون سے مال اُنکے از راہ ظلم کے لیتے ہین جیسے
یہان محصول لینے پر لوگ مقرر ہین پس فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کی دعا نہین قبول ہوتی اسلیئے کہ اُنسے ضرر پہونچتا ہی خلق کو اسلیئے کہا ہی بعض عارفین
نے کہ عبودیت یہ ہی کہ تعظیم کرے امر الٰہی کی اور شفقت کرے خلق اللہ پر ع ٭ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَۃِ صَلٰوۃٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے بہترین نماز بعد فرضون کے یعنے اور بعد سنتون معمولی اُنکے کے نماز درمیان رات کے ہی روایت کی یہ احمد نے **ف**
کہا میرک نے کہ اس مین حجت ہی واسطے ابی اسحق مروزی شافعی کے اسپر کہ نماز رات کی افضل ہی سنن رواتب سے اور کہا ہی اکثر علما نے
کہ سنن رواتب افضل ہین لیکن قول اول قوی تر ہی واسطے صریح دلالت کرنے اس حدیث کے انتہی اور تحقیق اسمین یون ہی کہ تہجد افضل ہی
اس جہت سے کہ اسمین مشقت زیادہ ہوتی ہی نفس پر اور بعید ہی ریا سے اور سنن رواتب اس جہت سے افضل ہین کہ بہت تاکید ہی اُنکے
پڑھنے کے ساتھ فرضون کے اور متمم ہین فرضون کے پس کچھ منافات نہین یا یون کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہی اسلیئے کہ مشتمل ہی اوپر
وتر کے کہ واجب ہی حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمہارے رب نے کیا معاملہ کیا تمہارے ساتھ
اُنھون نے کہ جاتی رہین وہ باتین کہ معارف وحقائق مین کہتا تھا مین اور فنا ہو گئے اشارے کہ بیان کرتا تھا مین اور فائدہ ندیا مجکو مگر چند رکعتون
نے کہ درمیان شب کے پڑھتا تھا مین رغبت دلائی طالبون کو اُسکی کہ اہتمام و کوشش عبادت و ریاضت مین خوب کرو اور ہنر عبادت کرو نکا
تصوف پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار ٭ کاندرین راہ کار دارد کار ع ح ٭ ومولانا (وَعَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّہٗ سَیَنْہَاہُ مَا تَقُوْلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا آیا ایک
شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑھتا ہی رات کو پس جب صبح کرتا ہی چوری کرتا ہی فرمایا شتاب ہی کہ باز رکھے گی
نماز اُسکی اُس چیز سے کہ تو کہتا ہی روایت کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے اُسکی فراوانت سے اللہ تعالیٰ توفیق توبہ کی نصیب کریگا
اور بسبب سرایت کرنے نورانیت اور برکت اُسکی کے باز رہیگا اس فعل بد سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ
یعنے نماز باز رکھتی ہی بیحیائی اور بُری بات سے ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَہْلَہٗ مِنَ
اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ وَالذَّاکِرَاتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگاوے آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑھی دونون نے یا فرمایا نماز پڑھی ہر ایک نے دو رکعتین
اکٹھی لکھی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنے والون اور عورتون ذکر کرنے والیون کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اہل سے مراد بی بی
ہی یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اُسکی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا یعنے مرد نے اور اُسکی اہل
نے دو رکعتین نماز کی پڑھین اکٹھی یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنے ہر ایک نے دو رکعتین نماز کی پڑھین اکٹھی مطلب دونون لفظون کا ایک ہی ہی پس
لکھے جاتے ہین دونون ذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہی والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم

مغفرۃ واجرا عظیما یعنے اور بہت یاد کرنے والے اللہ کے مرد اور عورتین تیار کر رکھی ہے اللہ نے اُنکے لیے مغفرت اور ثواب بڑا ف ع ۞ (وعن ابن عباسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشراف امتی حملۃ القرآن واصحاب اللیل رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنے بزرگ قدر امت میری کے اُٹھانے والے قرآن کے اور صاحب رات کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف اُٹھانے والے قرآن کے یعنے جو قرآن یاد کرین اور عمل کرین امر و نواہی اسکے پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے کہ جسنے حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوت درمیان دونون پہلوؤن اُسکے کے مگر یہ کہ نہین وحی کی جاتی طرف اُسکے یعنے وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہے طرف اُسکے وحی خفی یعنے مطلب وحی جلی کا اور کہا طیبی نے کہ مراد حفظ سے یہ ہے کہ یاد کرے اُسکو اور عمل کرے موافق اُسکے والا ہوتا ہے بیچ زمرہ اُن لوگون کے کہ جنکے حق مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنے جنکو کتاب اللہ یاد ہووے اور پھر اُسپر عمل نہ کیا تو وہ ایسے ہین جیسے گدھے پر کتابین لادین یعنے کچھ فائدہ نہین اُنکو اُس سے اور صاحب رات کے یعنے جو مداومت کرتے ہین شب بیداری پر اور نماز اور قرآن پڑھنے پر ا ہین ف ع ۞ (وعن ابن عمر ان اباہ عمر ابن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من اٰخر اللیل ایقظ اھلہ للصلوۃ یقول لھم الصلوۃ ثم یتلو ھذہ الایۃ وأمر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیھا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی رواہ مالک) اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ باپ اُنکے حضرت عمر بن الخطاب تھے نماز پڑھتے رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہانتک کہ جب ہوتی پچھلی رات جگاتے اپنے اہل کو یعنے بی بی وغیرہ کو نماز کے لیے فرماتے اُنکو پڑھو نماز پھر پڑھتے یہ آیت اور حکم کر اہل یعنے لوگون اپنے کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اُسپر نہین مانگتے ہم تجھسے روزی ہم روزی دیتے ہین تجکو اور آخرت واسطے پرہیزگارون کے ہے روایت کی یہ مالک نے ف اور صبر کر اُسپر یعنے بہت صبر کر اوپر اُٹھانے مشقتون نماز کے اور مشقتون امر اہل اپنے کے بسبب نماز کے پس متوجہ ہو تو ساتھ اُنکے عبادت اللہ تعالی کی پر اور ڈھونڈ ساتھ اُسکے اوپر غنا اپنے ہو بالن اپنی کے اور مت فکر کر امر رزق اپنے کی اور فارغ رکھ دل اپنا واسطے امر آخرت کے اسلیے کہ ہم قادر ہین بندون کے رزق دینے پر تجھسے رزق نہین مانگتے ہین ہم کہ بیچ حاصل کرنے رزق اور وجہ معیشت اپنی کے اور اورون کی سعی کرے اور مشقت اُٹھاوے ایسی کہ باز رکھے نماز سے ہم رزق دیتے ہین تجھکو جیسے کہ رزق دیتے ہین غیر تیرے کو اور عاقبت محمودہ یعنے انجام کار بہتر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطے متقیون کے ہے ف ع رح ۞

باب القصد فی العمل باب بیچ بیان میانہ روی کرنے کے عمل مین ف یعنے عمل نفل مین چاہیے کہ میانہ روی کرے یعنے کمی زیادتی نہ کرے

الفصل الاول فصل پہلی

(عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر من الشھر حتی نظن ان لا یصوم منہ شیئا ویصوم حتی نظن ان لا یفطر منہ شیئا وکان لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رایتہ ولا نائما الا رایتہ رواہ البخاری) روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے ایک مہینے مین سے یعنے اکثر ایام یہانتک کہ گمان کرتے ہم یہ کہ نہین روزہ رکھنے کے اسمین سے کچھ اور روزے رکھتے یعنے اکثر ایام کسی مہینے مین سے یا اور مہینے مین سے یہانتک کہ گمان کرتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اسمین سے کچھ اور تھے کہ نہ چاہے تو یہ کہ دیکھے اُنکو رات مین نماز پڑھتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اُنکو اور نہ چاہے تو کہ دیکھے تو اُنکو سوتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اُنکو روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے نہ تھے حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہوویں تا افراط یعنے زیادتی لازم آوے اور نہ ہمیشہ افطار کرتے تھے تا تفریط یعنے کمی لازم آوے بلکہ ہر مہینے مین کبھی روزے رکھتے اور کبھی افطار کرتے اور اسی طرح رات کو نماز بھی پڑھتے اور سوتے بھی نہ تمام شب نماز پڑھتے اور نہ تمام شب سوتے پس تھا عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ف ح ۞ (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل متفق علیہ)

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت محبوب عملون کا نزدیک اللہ کے ہمیشہ کرنا عملون کا ہے اگرچہ کم ہون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے کہ بسبب اس حدیث کے برا جانتے ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسے کہ برا جانتے ہین ترک فرائض کو انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ ترک اولی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب بندے نے ترک کی طاعت بغیر ضرورت کے پس اس نے گویا کہ اعراض کیا عبادت مولی سے پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنے والے کے کہ وہ مستحق ہوتا ہے اسکا کہ محبوب ہو اور اگرچہ کم ہون حاصل یہ کہ عمل قلیل ساتھ مداومت اور مواظبت کے بہتر ہے عمل کثیر سے ساتھ ترک رعایت اور محافظت کے ✤ ع ✤ (وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا متفق علیہ) اور روایت ہے انہین عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو عملون سے اسقدر کہ طاقت رکھو یعنے ہمیشہ کرنیکی اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین تنگ ہوتا یہانتک کہ تنگ ہو تم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے نہ لازم کرو نفسون اپنے پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنے اسکے کی بلکہ اسیقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اسلیے کہ اللہ ملول نہین ہوتا یعنے ترک نہین کرتا دینا ثواب کا یہانتک کہ ملول ہو تم یعنے چھوڑ دو عبادت حاصل یہ کہ اللہ تعالی ثواب عبادت پر دیئے جاتا ہے ترک نہین کرتا مگر جبکہ تھک کر چھوڑ دوگے اللہ تعالی ثواب بھی دینا چھوڑ دیگا پس عبادت متوسط کرو تا ہمیشہ بجے ✤ ع ✤ (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے چاہیے کہ پڑھے نماز ایک تمہارا وقت خوشی تک اور جسوقت کہ سست ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ چلنے والے راہ آخرت کو چاہیے کہ کوشش کرے عبادت مین بقدر طاقت کے اور اختیار کرے میانہ روی طاعت مین اور احتراز کرے ملول ہوکر عبادت کرنے سے اور جب سست ہوا اور بیٹھ رہا عبادت سے اور مشغول ہوا کسی مباح چیز مین قسم کلام اور نیند وغیرہ سے اور پر قصد حاصل ہونے خوشی کے عبادت مین تو وہ گنا جاتا ہے طاعت اسی لیے کہا گیا ہے کہ نیند عالم کی عبادت ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ ترک کرنے عمل کے وقت کسالت اور ملالت کے حدیثین بہت واقع ہوئی ہین اسلیے کہ گران ہونا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اسکے کا ہوتا ہے لیکن چاہیے کہ کوشش کرے اور نفس کو بہت عمل کرنے کی عادت ڈالے اور ساتھ مشقت اور ریاضت کے خوگر ہووے مانند کاہل وجودون اور آرام طلبون کے نہ ہو جاوے کہ تھوڑے سے عمل مین فی الحال تھک جاتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین اکثر ہوتا ہے کہ جنکو پہلے دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قرآن کا پڑھنا گران معلوم ہوتا تھا اور ملول ہوتے تھے اس سے انکو بہت عمل کی عادت ڈالنے سے سو رکعت نماز کی اور دس سیپارہ قرآن کے پڑھنے آسان معلوم ہوتے ہین ✤ ع ح ✤ (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وہو یصلی فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وہو ناعس لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ متفق علیہ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اونگھے ایک تمہارا اس حال مین کہ نماز پڑھتا ہو پس چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ جاتی رہے اس سے نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑھتا ہے اونگھتے ہوئے نہین جانتا وہ چیز کہ کہتا ہے غلبہ نیند کے سے شاید کہ ارادہ کرے طلب مغفرت کا پس بددعا کرے نفس اپنے کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے مثلاً ارادہ کرے کہ کہے اللہم اغفرلی بجاے اسکے بسبب غلبہ نیند کے کہ بیٹھے اللہم اعفرلی ساتھ عین مہملہ اور ف کے کہ معنی اسکے ہین یا اللہ خاک آلودہ کر مجھکو پس یہ بددعا ہے نفس پر اسلیے کہ وہ کنایہ ہے ذلت اور خواری سے ✤ ع ✤ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوۃ والرو

وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین آسان ہے اور نہین سختی کرتا دین
مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہے دین اسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کے لو عمل اور خوش ہو یعنے ساتھ جنت اور سلامتی کے اور ہر غنیمت اور
کرامت کے اسلیے کہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ بہت سا ثواب تھوڑے عمل پر اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کے اور کچھ اخیر رات کے روایت
کی یہ بخاری نے ف دین آسان ہے یعنے احکام دین کے اللہ تعالیٰ نے آسان مقرر کیے ہین پس سخت نہ پکڑو انکو اپنے نفسون پر بطور رہبانیت
کے اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہے دین اسپر یعنے جو کوئی اپنے نفس پر غیر واجب باتون کو واجب کرتا ہے اور مشکل طرح عبادت
کرنی اختیار کرتا ہے تو دین اسپر غالب آتا ہے یعنے ادائے حق اُسکے سے وہ عاجز ہوتا ہے پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور قاربوا کے معنے
یہ ہین کہ قریب ہوا مر دین کے ساتھ سہولت کے اور نہ دور ہو اس سے ساتھ سختی کے اور طیبی نے کہا ہے کہ قاربوا تاکید ہے سددوا کی پس جو معنے
سددوا کے ہین سو ہی قاربوا کے اور بعضون نے یہ معنے کہے ہین کہ نزدیکی اللہ کی ڈھونڈھو اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ بہت زیادہ نہ کرو عبادت
کہ ہر وقت عبادت کرتے رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتون ہین اول روز مین اور آخر روز مین اور کچھ اخیر رات مین یہ اشارہ ہے
تہجد کی نماز کا ؛ع ح ؛ (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَاَہٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ
الظُّہْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر
پڑھے تمام وظیفہ اپنے کے یا بعض وظیفہ کے پھر پڑھا اُسکو درمیان نماز فجر کے اور نماز ظہر کے لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے گویا کہ پڑھا اُسکو رات کو روایت
کی یہ مسلم نے ف یعنے ایک شخص نے کچھ وظیفہ مقرر کیا تھا قسم کلام اللہ اور اوراد کا اور نماز سے کہ شب کو پڑھتا تھا اور وہ فوت ہو گیا پھر اُسنے
ما بین نماز فجر اور ظہر کے یعنے پہلے پہلے زوال کے پڑھ لیا تو اسکے لیے ثواب رات کے پڑھنے کا سا لکھا جاتا ہے اور ایسے ہی حکم دن کے وظیفہ کا ہے
کہ دن کو فوت ہو گیا رات کو پڑھ لیا تو دن کے پڑھنے کا سا ثواب لکھا جاتا ہے روز و شب آپس مین خلیفہ ایک دوسرے کے ہین اور اسمین جو خاص
رات کے وظیفہ کا ذکر کیا اسلیے کہ اکثر واقع ہو جاتا ہے یعنے نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبۂ نیند کے رہ جاتے ہین اسی لیے اس حدیث
کو اس باب مین لائے ؛ح ؛ (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ
تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑے ہو کر پس اگر
نہو سکے پس پڑھ بیٹھ کر پس اگر یہ بھی نہو سکے پس پڑھ کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے کروٹ سے پڑھے قبلہ کی طرف منہ کرکے
اور اگر قبلہ کی طرف مُنہ نہ کر سکے اور نہ کوئی قبلہ کی طرف مُنہ پھیرنے والا بہم پہونچے تو ہر طرف جائز ہے اور ہمارے نزدیک افضل یہ ہے کہ چت
لیٹے رو بقبلہ ہو کر اور تکیہ مونڈھون کے نیچے رکھکر سر اونچا کر لے اور اشارون سے نماز پڑھے چنانچہ دارقطنی نے ایک حدیث روایت کی ہے
کہ اُس سے چت ہی نماز پڑھنی ثابت ہوتی ہے اور یہ حدیث حضرت نے عمران سے فرمائی تھی اُنکو بواسیر تھی وہ چت نہ لیٹ سکتے تھے
پس اورون کے لیے حجت نہین ہو سکتی اسلیے کہ وہ معذور تھے اور یہ حکم حضرت نے فرض نماز کا فرمایا ہے پس نفلون مین یہ بطریق
اولے جائز ہو گا ؛ع ؛ (وَعَنْہُ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰی
قَائِمًا فَہُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور
روایت ہے انھین عمران سے کہ انھون نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حال نماز آدمی کا بیٹھے ہوتے یعنے نماز
نفل کا باوجود قدرت کے قیام پر فرمایا اگر پڑھے کھڑے ہو کر پس وہ بہتر ہے اور جو کوئی پڑھے یعنے نفل بغیر عذر کے

بیٹھے ہوئے پس واسطے اُسکے آدھا ثواب کھڑے کا اور جو کوئی پڑھے لیٹے ہوئے یعنی بغیر عذر کے پس واسطے اُسکے آدھا ثواب بیٹھے کا روایت کی یہ بخاری نے ف یہ حدیث محمول ہی نماز نفل پر اسلیے کہ نماز فرض بیٹھکر پڑھنی اگر بے عذر ہو درست نہیں اور اگر بعذر ہو قیام ساقط ہی پس کھڑے ہوکر پڑھنی افضل بیٹھکر پڑھنے سے نہوگی اور بیٹھکر پڑھنے والے کو آدھا ثواب کھڑے کا نہوگا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور کہا طیبی نے حکم آیا جائز ہی یہ کہ نماز نفل لیٹ کر پڑھے باوجود قدرت قیام یا قعود کے یا نہیں پس گئے ہیں بعضے طرف اُسکے کہ نہیں جائز اور گئی ہی ایک قوم طرف جواز اُسکے کے اور طرف اسکے کہ ثواب اُسکو برابر آدھے ثواب بیٹھکر پڑھنے والے کے ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا بھی یہی ہی اور یہی صحیح تر اور اولی ہی واسطے ثابت ہونے اُسکے کے حدیث سے انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ یہ جائز نہیں پس کہا گیا ہی کہ یہ حدیث بیچ حق فرض پڑھنے والے بیمار کے ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہو اُسکو کھڑے ہوکر پڑھنا یا بیٹھکر پڑھنا ساتھ شدت اور زیادتی کے مرض میں ۱۲ ع ❊ الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی امامۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اوی الی فراشہ طاہرا وذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم ینقلب ساعۃ من اللیل یسال اللہ فیہا خیرا من خیر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی) روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے پاک ہوکر یعنی باوضو ہوکر یا تیمم کرکے اور بعضوں نے پاک ہوکر یا پاک گناہوں سے ہوکر اور یاد کرے اللہ کو یعنے زبان سے یا دل سے یہان تک کہ غلبہ کرے اُسکو نیند نہین کروٹ لیتا کسی وقت رات میں اس حال میں کہ مانگے اللہ تعالی سے اُسمین کوئی بھلائی بھلائیون دنیا اور آخرت کی سے مگر کہ دیتا ہی اُسکو اللہ تعالی وہ بھلائی ذکر کی یہ نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھ روایت ابن سنی کے (وعن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب ربنا من رجلین رجل ثار عن وطائہ ولحافہ من بین حبہ واہلہ الی صلوتہ فیقول اللہ لملئکتہ انظروا الی عبدی ثار عن فراشہ ووطائہ من بین حبہ واہلہ الی صلوتہ رغبۃ فیما عندی وشفقا مما عندی ورجل غزا فی سبیل اللہ فانہزم مع اصحابہ فعلم ما علیہ فی الانہزام وما لہ فی الرجوع فرجع حتی ہریق دمہ فیقول اللہ لملئکتہ انظروا الی عبدی رجع رغبۃ فیما عندی وشفقا مما عندی حتی ہریق دمہ رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصوں سے ایک وہ شخص کہ اُٹھا رات کو نرم بچھونے اپنے سے اور بالاپوش اپنے سے محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے پس فرماتا ہی اللہ واسطے فرشتون اپنے کے دیکھو طرف بندے میرے کے کہ اُٹھا فرش اپنے سے اور نرم بچھونے اپنے سے محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے واسطے رغبت کرنے کے بیچ اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی جنت اور ثواب اور واسطے ڈرنے کے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس بھاگا ساتھ یارون اپنے کے پھر جانا اُس گناہ کو کہ اسپر ہی بھاگنے مین یعنی بلا عذر بھاگنے مین اور جانا اُس ثواب کو کہ واسطے اُسکے ہی پھر آنے مین پس پھرا اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالی اپنے مقرب فرشتون کو دیکھو طرف بندے میرے کے یعنے نظر تعجب سے کہ پھرا واسطے رغبت کرنے کے اُس چیز مین کہ نزدیک میرے ہی یعنے ثواب اور واسطے ڈرنے کے اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی یعنے عذاب یہانتک کہ بہا خون اُسکا یعنے شہید ہوا روایت کی یہ شرح السنہ مین ف لحاف یعنے جو کپڑا کہ اوڑھا جاتا ہی اور محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے یعنے یہ چیزین بہت پیاری ہوتی ہین باوجود اسکے اُنکے پاس سے اُٹھکر رغبت کی طرف عبادت رب اپنے کے جانا کہ یہ کچھ نفع نہین دینے کی اُسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا مین اور

اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمل کرنا واسطے اللہ کے ساتھ امید ثواب کے کہ اس عمل پر ملتا ہی منافی اخلاص اور کمال کے نہین
اگرچہ منافی اکمل کے ہی کہ اکمل یہی ہی کہ محض اللہ تعالی کی خوشنودی کے لیے عمل کرے کچھ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطے ثواب
کے یا خوف عذاب کے کرے کہ اگر خالی ہو ثواب و عذاب سے تو عبادت (اسکی چھوڑ دے) نہین صحیح ہوتی عبادت اسکی بلکہ کہا ہی بعضون
نے کہ یہ کفر ہی ✦ ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن عبد اللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ
الرجل قاعدا نصف الصلوۃ قال فاتیته فوجدته یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسه فقال ما لک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول
اللہ انک قلت صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم رواہ مسلم) روایت ہی عبد اللہ
ابن عمرو سے کہ کہا حدیث کیا گیا مین یعنے پہونچی مجھے یہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی یعنے نفل بیٹھے
ہوئے یعنے بغیر عذر کے آدھی نماز ہوتی ہی یعنے بہ نسبت کھڑے کے کہا راوی نے پس آیا مین حضرت کے پاس پس پایا مین نے انکو نماز پڑھتے
بیٹھے ہوئے پس رکھا مین نے ہاتھ اپنا حضرت کے سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نے کیا ہی واسطے تیرے اے عبد اللہ بن عمرو کہا مین نے
خبر دیا گیا تھا مین اے رسول خدا کے کہ تحقیق فرمایا تمنے نماز آدمی کی بیٹھے ہوئے برابر آدھی نماز کے ہی اور تم پڑھتے ہو بیٹھے ہوئے فرمایا کہ ہان اسی
طرح سے ہی ولیکن مین نہین مانند ایک کے تم مین سے روایت کی یہ مسلم نے ف عادت عرب کی ہی کہ جب کسی سے کوئی بات تعجب کی دیکھتے
ہین تو اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیتے ہین پس انکے نزدیک یہ بات خلاف ادب کے نہین بلکہ از راہ بے تکلفی اور کمال الفت کے ہوتی ہی پس جب
حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو عبد اللہ نے ہاتھ سر مبارک پر از راہ تعجب کے رکھا تعجب اسلیے کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتے ہین
پھر بیٹھکر کیون نماز پڑھتے ہین پھر حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہی کہ یہ میری خصوصیات سے ہی کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسی
طرح پڑھون مجھکو اورون پر قیاس نہ کرو اور نہ اورون کو مجھپر ✦ ع (وعن سالم بن ابی الجعد قال قال رجل من خزاعة لیتنی صلیت
فاسترحت فکانهم عابوا ذلک علیه فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقم الصلوۃ یا بلال ارحنا بها رواہ ابو داود) اور
روایت ہی سالم ابن ابی الجعد سے کہ کہا ایک شخص نے قوم خزاعہ مین سے کاشکے مین نماز پڑھون اور آرام پکڑون پس گویا کہ لوگون نے
عیب پکڑا اسپر پس کہا اسنے سنا ہی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تکبیر کہ نماز کی اے بلال راحت دے ہمکو ساتھ
اسکے روایت کی یہ ابو داود نے ف پس آرام پکڑون مین یعنے ساتھ عبادت رب اپنے کے اور مناجات اسکی کے اور لذت پڑھنے
کلام اسکے کے اور بعض حاضرین نے عیب اس لیے پکڑا کہ یہ عبارت محتمل تھی دو معنون کی ایک یہ کہ آرام پکڑون مین ساتھ نماز کے اور دوسرے
یہ کہ نماز سے آرام پکڑون یعنے نماز پڑھکر آرام سے ہو بیٹھون پس مراد اسکی معنے اول تھے اور لوگ سمجھے کہ دوسرے معنی مراد ہین اور وہ
خلاف ادب کے ہین پس انھون نے مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سنا کر کہ حضرت نے بھی فرمایا ہی اے بلال راحت دے ہمکو ساتھ
نماز کے یعنے مشغول ہونا انکا نماز مین راحت تھا انکے لیے اسلیے کہ وہ گنتے تھے سواے نماز کے اور اعمال دنیویہ کو رنج اور آرام پکڑتے تھے
ساتھ نماز کے اسلیے کہ اسمین مناجات ہی اور اسی لیے فرمایا ہی قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنے آرام میرے نماز مین آتا ہی ✦ ع باب الوتر باب
بیچ بیان نماز وتر کے ف اختلاف وتر مین درمیان علما کے دو باتون مین ہی اول یہ کہ سنت ہی یا واجب امام ابو حنیفہ کہتے ہین واجب
ہی اور باقی امام کہتے ہین سنت ہی اور دوسرا اختلاف یہ ہی کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر امامون کے نزدیک ایک رکعت ہی اور ہمارے
نزدیک تین رکعت اور حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتے ہین وہ دو رکعت پہلے اسکے پڑھکر سلام پھیرتے ہین اور

اگر نہ پڑھیں مکروہ ہی ۱۲ ح ﴿ **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی متفق علیہ) روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہی پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی اُسکے لیے اُسکو کہ نماز پڑھی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نماز رات کی دو دو رکعت ہی دلیل پکڑی ہی ساتھ اسکے شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحمہ نے کہ رات کو نفل پڑھے تو افضل یہی ہی کہ دو دو رکعتیں پڑھے اور پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی اُسکو کہ نماز پڑھی ہی کہا ابن ملک نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ رات کی نماز میں پہلے جو دو دو رکعتیں پڑھیں تھیں وہ نماز جفت تھی یہ ایک رکعت اُسکو طاق کر دیگی اور یہ حدیث حجت ہی واسطے شافعی کے کہ اُنکے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہوتی ہے اور کہا طحاوی حنفی نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ پڑھے ایک رکعت ساتھ دو رکعتوں کے پہلے اسکے پس یہ رکعت طاق کر دیگی پہلے شفع کو اور کہا ابن ہمام نے کہ نہیں ہی حدیث میں دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہی ساتھ تحریمہ علیحدہ کے اور دلیل حنفیہ کی یہ بھی ہی کہ نہی وارد ہوئی ہی بتیراسے یعنے تنہا رکعت سے ملا علی قاری نے مرقاۃ میں یہ مضمون مفصل لکھا ہی یہاں اختصار کے لیے اسی پر اکتفا کیا جو چاہے اُسمیں دیکھ لے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ من اٰخر اللیل رواہ مسلم) اور روایت ہی انہیں سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہی آخر رات کو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے وتر ایک رکعت ہی ملی ہوئی ساتھ دوگانہ کے پہلے اُسکے یہ معنی اسلیے کہے کہ تطبیق حاصل ہو جاوے سب حدیثوں میں اور وقت مختار وتر کا اخیر رات میں ہوتا ہی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ نے لکھا ہی کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہی اور اور حدیثیں کہ دلالت رکھتی ہیں اوپر ہونے وتر کے تین رکعت آگے آوینگی (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذالک بخمس لا یجلس فی شیء الا فی اٰخرہا متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات میں تیرہ رکعت وتر پڑھتے اُنہیں سے ساتھ پانچ رکعت کے نہ بیٹھتے کسی رکعت میں یعنے تشہد کے لیے مگر بیچ آخر اسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نماز آں حضرت کی رات میں کئی طرح پر آئی ہی ایک اُنہیں سے یہ بھی ہی کہ آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے ساتھ چار سلاموں کے اور پانچ رکعتیں پڑھتے متصل ساتھ نیت وتر کے ساتھ ایک تشہد کے اور ایک سلام کے اور یہ حدیث صریح ہی بیچ وصل پانچ رکعتوں کے ساتھ ایک جلوس کے اور یہ مختلف فیہ ہی درمیان فقہا کے اور جو کہ قائل نہیں ہیں اسکے تاویل عدم جلوس کی ساتھ عدم سلام کے کرتے ہیں یعنے سلام نہیں پھیرتے تھے مگر آخر میں چنانچہ بعضی روایت میں آیا ہی لم یسلم الا فی الآخرین اور بعضے یہ تاویل کرتے ہیں کہ جلوس دراز نہیں کرتے تھے مگر آخر میں اور وصل چار رکعت سے زیادہ ساتھ ایک سلام کے جائز ہی باتفاق اور ہمارے نزدیک جائز ہی آٹھ رکعت تک بلا کراہت اور زیادہ اس سے جائز ہی ساتھ کراہت کے ۱۲ ح ﴿ مولانا (وعن سعد بن ہشام قال انطلقت الی عائشۃ فقلت یا ام المؤمنین انبئینی عن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الست تقرأ القراٰن قلت بلی قالت فان خلق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القراٰن قلت یا ام المؤمنین انبئینی عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنا نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ اللہ ما شاء ان یبعثہ من اللیل فیتسوک ویتوضأ ویصلی تسع رکعات لا یجلس فیہا الا فی الثامنۃ فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم ینہض ولا یسلم فیصلی التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین بعد ما یسلم وہو قاعد فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصنع فی الرکعتین مثل صنیعہ فی الاولی فتلک

تِسْعَ بِبُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی سعد بن ہشام سے کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ رض کے پس کہا مین نے ای مان مسلمانون کی خبر دو مجھکو خلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہا حضرت عائشہ رض نے کیا نہین پڑھا تو نے قرآن کہا مین نے کہ ہان پڑھا ہی کہا حضرت عائشہ نے پس تحقیق خلق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن یعنے جو کچھ کہ قرآن مین اچھے اخلاق و صفات مذکور ہین حضرت نے وہ اپنے مین حاصل کیے تھے کہا مین نے ای مان مومنون کی خبر دو مجھکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنے وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اُسکے سے پس کہا تھی مین تیار کرتی واسطے حضرت کے مسواک اُنکی اور پانی وضو اُنکے کا پس اُٹھاتا اُنکو اللہ جب چاہتا کہ اُٹھاوے اُنکو رات کو پس مسواک کرتے یعنے پہلے وضو کے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے نو رکعتین نہ بیٹھتے اُنمین مگر آٹھوین رکعت مین پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے یعنے التحیات پڑھتے کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہی پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پس پڑھتے نوین رکعت پھر بیٹھتے پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اُسکی اور دعا مانگتے اُس سے یعنے دعای متعارف پڑھتے پھر پھیرتے سلام کہ سُناتے ہمکو یعنے پکار کر سلام پھیرتے کہ ہم سنتے پھر پڑھتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹھے ہوے پس ہوئین یہ گیارہ رکعتین ای بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھیل گیا گوشت پڑھتے تھے وتر سات رکعتین اور کرتے دو رکعتون مین مانند کرنے اُنکے کے پہلی صورت مین یعنے اسی طرح بیٹھکر پڑھتے پس یہ ہوئین نو رکعتین ای بیٹے میرے اور تھے نبی اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کوئی نماز دوست رکھتے یہ کہ ہمیشگی کرین اُسپر اور تھے جبکہ غالب ہوتی اُنکو نیند یا بیماری یعنے مانع ہوتی کھڑے ہونے رات کے سے پڑھتے اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑھی ہو کسی رات مین صبح تک یعنے اول سے آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزے رکھے ہون سارے مہینے سوا رمضان کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** جب نماز پڑھتے حضرت اور اسی طرح اور عبادت کرتے تو ہمیشگی کرتے اُسپر اور ترک کرنا اُسکا ہوتا بسبب عذر کے یا بیان جواز کے اور روزے رکھے ہون سارے مہینے اور حضرت عائشہ رض ہی سے جو روایت ہی کہ حضرت سارے شعبان مین روزے رکھتے تھے تو اُسکو واضح کر دیا ہی ایک اور روایت نے کہ اُن سے ہی کہ اکثر شعبان مین روزے رکھتے پس دفع ہوا تعارض اور پڑھنا دو رکعتون کا بعد وتر کے اکثر حدیثون مین آیا ہی لیکن ظاہر مین یہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علما پر پس امام مالک منکر ہوے ہین حدیث دو رکعتون بعد وتر کی کے اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی یہ حدیث اور امام احمد نے کہا ہی کہ مین نہ پڑھتا ہون ان دو رکعتون کو اور نہ منع کرتا ہون کسی کو اُن سے اور جمہور علما قائل ہین اُنکے بسبب وارد ہونے حدیثون صحیح کے اُنمین پس تطبیق اُنمین دو طرح سے دی ہی ایک تو یہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سے مراد اور نوافل ہین سوا ان دو رکعتون کے یعنے سوائے ان دو رکعتون کے اور نوافل بعد وترون کے نہ پڑھا کرو اور دوسرے یہ کہ کبھی یہ دو رکعت پڑھا کرے اور کبھی فقط وتر ہی پڑھا کرے تاکہ عمل دونون پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب پر نہ وجوب پر پھر اختلاف ہی اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتون کا بعد وتر کے اول شب مین تھا یا آخر شب مین پس حدیث ابو امامہ کی مطلق واقع ہوتی ہی کہ اسمین اسی قدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کے بیٹھکر پڑھتے تھے اور یہ نہین کہا کہ اول شب پڑھتے تھے

یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہے کہ یہ بر تقدیر ادا کرنے وتر کے ہے اول شب میں اور یہ دونوں حدیثیں آخر باب میں آوینگی اور
حدیثیں بخاری اور مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہیں کہ بر تقدیر قیام کے تھا یعنے تہجد پڑھتے تو بعد وتروں کے یہ بھی پڑھتے صحیح یہی ہے اور بعضوں
نے کہا ہے کہ یہ دو رکعتیں ملحق وتر کی ہیں اور قائم مقام سنتوں وتر کی ہیں ٭ ح ع ٭ و مولانا (وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا رواہ مسلم) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو تو آخر نماز اپنی بیچ رات کے وتر
کو روایت کی یہ مسلم نے ف امر اسمین استحباب کے لیے ہے اور شرح اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہے ٭ ع ٭ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
بادروا الصبح بالوتر رواہ مسلم) اور روایت ہے انھین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلدی کرو صبح سے ساتھ وتر کے روایت کی
یہ مسلم نے ف یعنے وتر صبح سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو ہمارے نزدیک یہ امر وجوب کے لیے ہے اور اگر رات کو وتر رہ جائیں تو قضا انکی واجب ہے
کہ دن کو پڑھ لے ٭ ع ٭ (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم
آخرہ فلیوتر آخر اللیل فان صلوۃ آخر اللیل مشھودۃ وذلک افضل رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ ڈرے اس سے کہ نہ اٹھونگا آخر رات میں پس چاہیے کہ وتر پڑھ لے اول شب اور جو امید رکھے اٹھنے کی آخر رات میں پس چاہیے
کہ وتر پڑھے پچھلی رات کو اسلیے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہے یعنے حاضر ہوتے ہیں فرشتے رحمت کے اور انوار و برکات اور یہ یعنے وتر آخر
رات کے بہتر ہیں روایت کی یہ مسلم نے ف وتر اخیر رات کے بہتر ہیں اسلیے کہ ثواب اسوقت بہت ہوتا ہے بسبب حاضر ہونے ملائکہ رحمت
اور برکت کے اور واقع ہونے انکے کے افضل وقت میں ٭ ع ٭ (وعن عائشۃ قالت من کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اول اللیل واوسطہ وآخرہ وانتھی وترہ الی السحر متفق علیہ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا ہر جزو رات کے میں پڑھی وتر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات میں بھی اور بیچ رات میں بھی اور آخر رات میں بھی اور آخر عمر میں ٹھہرا وتر پڑھنا حضرت کا سحر کے وقت میں
کہ وہ چھٹا حصہ رات کا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ھریرۃ قال اوصانی خلیلی بثلث صیام ثلثۃ ایام من کل شھر ورکعتی الضحی
وان اوتر قبل ان انام متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ تین باتوں کے روزہ رکھنے تین دن کے ہر مہینے میں اور پڑھنے دو رکعتیں ضحی کی اور یہ کہ پڑھوں میں وتر پہلے اس سے کہ سوؤں میں
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف روزے تین دن کے یعنے ایام بیض کے تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں تاریخ اور بعضوں نے
کہا ہے کہ ایک روزہ اول مہینے میں اور ایک درمیان مہینے میں اور ایک آخر مہینے میں اور بعضوں نے کہا ہر روزہ ہر عشرہ کے اول میں اور بعضوں
نے کہا مطلق یعنے سارے مہینے میں جب چاہے رکھ لے اور دو رکعتیں ضحی کی یعنے جو کہ بعد آفتاب بلند ہونے کے پڑھی جاتی ہیں یعنے نماز اشراق
یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ انکا ہے اور اکثر اشراق کی چھ رکعتیں ہیں اور چاشت کی بارہ اور وتر ابوہریرہ کو اول شب میں پڑھنی اس لیے
فرمائی کہ وہ اول شب میں مشغول رہتے تھے حضرت کی حدیثوں کے یاد کرنے میں اور تکرار کرنے انکے میں پس اسمین رات بہت جاتی تھی
اخیر رات میں اٹھنا مشکل تھا اور بسبب اسی مشغولی علم کے ضحی کی بھی دو رکعتیں پڑھنے کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین
میں افضل ہے اور عبادت سے ٭ ع ح ٭ الفصل الثانی فصل دوسری (عن غضیف بن الحارث قال قلت لعائشۃ ارأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من الجنابۃ فی اول اللیل ام فی آخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخرہ قلت اللہ
اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یوتر اول اللیل ام فی آخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی آخرہ قلت اللہ اکبر

الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یجہر بالقراءۃ ام یخفت قالت ربما جہر وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ رواہ ابو داؤد وروی ابن ماجۃ الفصل الاخیر) روایت ہی غضیف بن حارث سے کہ کہا کہا مین نے واسطے عائشہؓ کے کیا دیکھا تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تھے غسل کرتے جنابت سے اول رات یا آخر رات یعنے جماع کرتے ہی نہا ڈالتے تھے یا سو رہتے تھے اور جب تب ہی کے لیے اٹھتے نہاتے کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر اوقات نہاتے اول شب اور اکثر اوقات نہاتے آخر شب کہا مین نے اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہی کہ جسنے کی امر دین مین وسعت کہا مین نے تھے وتر پڑھتے اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر پڑھتے وتر اول شب اور اکثر پڑھتے وتر آخر شب کہا مین نے اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف ہی اللہ کے لیے کہ جسنے گردانی امر دین مین وسعت کہا مین نے پکار کر پڑھتے تھے قراۃ یا آہستہ تہجد مین یا مطلق کہا حضرت عائشہ نے اکثر پکار کر پڑھتے تھے اور اکثر آہستہ کہا مین نے اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف ہی واسطے اللہ کے کہ جسنے گردانی امر دین مین وسعت روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرۂ اخیر یعنے جسمین ذکر قراۃ کا ہی ف لفظ اللہ اکبر غضیف نے از راہ تعجب اور خوشی کے کہا (وعن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلث وست وثلث وثمان وثلث وعشر وثلث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلث عشرۃ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی قیس سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے کہ ساتھ کتنی رکعتون کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے کہا حضرت عائشہؓ نے تھے وتر پڑھتے حضرت ساتھ چار رکعت کے اور تین رکعت کے اور چھ اور تین اور آٹھ اور تین اور دس اور تین کے اور نہین وتر پڑھی کم سات سے اور نہ زیادہ تیرہ سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف ساتھ چار رکعت کے اور تین کے یعنے چار رکعت تہجد کی ہوتی تھین اور تین وتر کی سب سات ہوئین تین کے اوپر کی رکعتون کو مجازاً وتر کہا اسی طرح چھ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوئین اور آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئین اور دس تہجد کی اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئین اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہوتی تھین اور نہین وتر پڑھتے تھے کم سات سے یعنے غالباً الا پانچ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین اور نہ تیرہ سے زیادہ یعنے غالباً والا پندرہ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین ٭ ع (وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہی یعنے لازم ہی ہر مسلمان کے پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف حق کے معنے ہین ثابت اور واجب پس ابو حنیفہ حق کے معنے لیتے ہین واجب اور امام شافعی لیتے ہین ثابت یعنے ثابت ہی سنت سے اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری اور اماموں نے اور تین رکعت اختیار کی ہین امام ابو حنیفہؒ نے اور ایک رکعت امام شافعی اور اور اماموں نے ٭ ع ح ٭ (وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وتر یحب الوتر فاوتروا یا اہل القرآن رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ وتر ہی دوست رکھتا ہی وتر کو پس وتر پڑھو اے اہل قرآن کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف اللہ وتر ہی یعنے یکتا ہی ذات وصفات مین پس نہین کوئی مثل اسکے اور یکتا ہی اپنے افعال مین پس نہین کوئی شریک اسکا اور نہ مددگار دوست رکھتا ہی وتر کو یعنے ثواب دیتا ہی اسپر اور قبول کرتا ہی اسکو حاصل یہ کہ اللہ یکتا ہی اس مناسبت سے دوست رکھتا ہی عدد طاق کو پس وتر بھی طاق ہی اسکو دوست رکھتا ہی اور ثواب دیتا ہی اسپر اور

آنحضرت رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتے تھے اور اسمین اشارہ اسپر بھی ہو کہ دوست رکھتا ہو انقطاع کرنے والے کو ما سواے اللہ سے
اور اہل قرآن یعنے جو کہ ایمان لائے قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنے والے ہوئے اسمین تنبیہ ہو اوپر لازم کرنے قیام رات کے اور پڑھنے قرآن
کے اسمین ۱۲ ع ح (وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ
اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہو خارجہ بن حذافہ سے کہ کہا نکلے ہمپر رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے امداد کی تمکو یعنے زیادہ کی ہو نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہو واسطے تمھارے سرخ اونٹون سے وہ وتر ہو مقرر
کیا اسکو اللہ تعالی نے واسطے تمھارے درمیان نماز عشاء کے نکلنے فجر تک یعنے وقت اسکا اسکے مابین مین ہو جب چاہیے پڑھ لے روایت کی یہ
ترمذی اور ابوداؤد نے ف سرخ اونٹون کو اہل عرب بہت عزیز رکھتے ہین اور بہت عمدہ جانتے ہین تمام اموال مین انکے رغبت دلانے کے
لیے حضرت نے یہ بات فرمائی پس مراد یہ ہو کہ یہ نماز بہتر ہو تمام متاع دنیا سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ وتر واجب ہین اور پہلے عشاء سے
پڑھنا انکا جائز نہین ہو ع ۞ (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)
اور روایت ہو زید بن اسلم سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو جاوے غافل ہو کر وتر اپنی سے پس چاہیے کہ پڑھے جسوقت کہ صبح
ہو روایت کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف جب صبح ہو تو پہلے فرض فجر کے قضا وتر کی پڑھے اگر صاحب ترتیب ہو اور ممکن ہو پڑھنا اسکا یعنے
اتنا وقت ہو کہ وتر پڑھ سکتا ہو اور اگر ممکن نہو پڑھنا اسکا تو بعد نماز فجر کے پڑھے اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکھتا ہو چاہے اول پڑھے چاہے
بعد ہو ع ۞ (وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ اَبْزٰى وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرَا الْمُعَوِّذَتَيْنِ) اور روایت ہو عبد العزیز بن جریج سے کہ کہا پوچھا ہم نے
حضرت عائشہ رضی سے کہ کون سی سورت پڑھتے تھے وتر مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ پڑھتے تھے پہلی رکعت مین سبح اسم
ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ نسائی نے عبد الرحمن بن ابزی سے اور روایت کی یہ احمد نے ابی ابن کعب سے اور دارمی نے نقل کی ابن عباس سے اور نہین ذکر کیا احمد اور
دارمی نے اشارہ معوذتین کا یعنے فقط قل ہو اللہ ہی تیسری رکعت مین پڑھنی روایت کی ہو ف کہا ابن ہمام نے کہ حنفیون نے اخیر ہی روایت
پر عمل کیا ہو کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑھتے ہین چنانچہ حضرت عائشہ رضی سے بھی ایک روایت آئی ہو کہ حضرت تیسری رکعت مین قل ہو اللہ
ہی پڑھتے تھے اور یہان جو حضرت عائشہ رضی سے روایت منقول ہوئی اسپر عمل اسلیے نہین کرتے ہین کہ اسکی سند مین کچھ خلل ہو اور دوسرے یہ
کہ جو یہ ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ اخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتون سے دراز نہ کرتے تھے اور بہت سی دلیلین لاعلی
قاری نے لکھی ہین جو چاہے مرقاۃ مین دیکھ لے اور یہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہو اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے ۱۲ ع ح
(وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ
وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہو حضرت حسن بن علی رضی سے کہ کہا سکھلائے مجھکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کلمے کہ کہون مین انکو بیچ قنوت وتر کے یا الہی ہدایت کر مجھکو بیچ زمرہ ان لوگون کے کہ ہدایت کیا تو نے انکو یعنے انبیا اور اولیا اور عافیت مین

رکھ مجھکو آفتون دنیاوی اور آخرت کی سے بیچ ضمن ان لوگون کے کہ عافیت مین رکھا تونے اُنکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ ان لوگون کے کہ کارسازی کی تونے اُنکی اور برکت دے میرے لیے اُس چیز مین کہ دی ہی تونے یعنے عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجھکو بُرائی اُس چیز کی سے کہ مقدر کی تونے پس تحقیق تو حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا تجھپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تونے اُسکو بابرکت ہی تو اے رب ہمارے یعنے کثرت سے ہی خیر تیری دارین مین اور بلند ہی تو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہون مین قنوت وتر مین یہان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہ ہی کہ تمام سال مین پڑھنا مراد ہی جیسے کہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتے ہین قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کے اور ہدایت کر یعنے ثابت رکھ ہدایت پر یا زیادہ کر مجھکو اسباب ہدایت کے یعنے پہونچنے کے اعلیٰ مراتب کو اور نہین ذلیل ہوتا یعنے آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کے مبتلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اُسکو ذلیل کرے اور خوار جانے لیکن حقیقت مین اللہ کے نزدیک ذی عزت ہوتا ہی جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو آرہ سے چیرا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہ سب امتحانات اللہ تعالیٰ کے ہین غرض کہ لوگون کے ذلیل کرنے سے اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتے اللہ کے نزدیک وہ عزت والے ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملہ کے بعد ولا یعز من عادیت بھی آیا ہی اور بعضی روایت مین بعد و تعالیت کے نستغفرک و نتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکے و صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ یہی ہی کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑھتے ہین اور ہمارے نزدیک اللّٰہم انا نستعینک آخر تک ہی اور لکھا ہی علما نے کہ افضل یہ ہی کہ دونون پڑھے اور کہا ابن ہمام نے کہ یہان مختلف فیہ تین باتین ہین ایک تو یہ کہ قنوت وتر مین پہلے رکوع کے پڑھے یا بعد اسکے اور دوسرے یہ کہ قنوت وترون مین تمام سال پڑھے یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسرے یہ کہ قنوت سواے وتر کے اور نماز مین پڑھے یا نہین پس امام شافعی تو کہتے ہین کہ قنوت بعد رکوع کے پڑھے اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ پہلے رکوع کے اور دونون سند پکڑتے ہین حدیثون سے لیکن دلیل ابوحنیفہ کی قوی ہی جو چاہے مرقات مین دیکھ لے اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین ہووے گا انشاء اللہ تعالیٰ ع (وعن اُبَیِّ بنِ کعبٍ قال کان رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم اذا سلّم فی الوتر قال سبحانَ الملکِ القدّوسِ رواہ ابوداؤد والنسائیُّ وزاد ثلاثَ مرّاتٍ یطیلُ وفی روایۃِ النسائیِّ عن عبدِ الرحمٰنِ ابنِ ابزیٰ عن ابیہِ قال کان یقولُ اذا سلّم سبحانَ الملکِ القدّوسِ ثلاثًا ویرفعُ صوتَہٗ بالثالثۃِ) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر مین کہتے پاک ہی بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تھے حضرت یہ تین بار بلند کرتے تھے آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کے عبدالرحمن بن ابزی سے اُسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا تھے کہتے حضرت جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیسری بار مین ف دارقطنی کی روایت مین رب الملائکہ والروح بھی آیا ہی یعنے یون ہی سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح ع (وعن علیٍّ قال انّ النبیَّ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم کان یقولُ فی آخرِ وترہٖ اللّٰہمّ انّی اعوذُ برضاکَ من سخطکَ وبمعافاتکَ من عقوبتکَ واعوذُ بکَ منکَ لا احصی ثناءً علیکَ انتَ کما اثنیتَ علی نفسکَ رواہ ابوداؤد والترمذیُّ والنسائیُّ وابنُ ماجۃ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ آخر وتر اپنی کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات تیری کے آثار صفات تیرے سے یعنے غضب وغیرہ سے نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنے مجھمین طاقت نہین کہ تیری تعریف کرسکون تو ویسا ہی ہی جیسے تعریف کی تونے ذات اپنی کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ دعا حضرت پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت مین بعد رکوع کے قومہ مین امام مالک اسی کے قائل ہین اور بعضون نے کہا بعد سلام کے پڑھتے تھے اور بعضون نے کہا ہی

پہلے سلام کے التحیات مین پڑھتے اور بعضون نے کہا سجود مین اور نسائی کی ایک روایت مین آیا ہو کہ پڑھتے تھے حضرت اسکو جب نماز سے اپنی فارغ ہوتے اور جگہ پکڑتے بستر اپنے پر اور کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہو ایک جماعت علما کی سے کہ توقیت نہ کرے دعاے قنوت مین یعنے ایک ہی دعا پڑھنی نہ مقرر کرے اسلیے کہ مقرر کرنے مین دعا زبان پر جاری ہوتی ہو بغیر صدق اور رغبت کے پس نہین حاصل ہوتا اس سے مقصود اور اور علما نے کہا ہو کہ یہ حکم بیچ غیر اللہم انا نستعینک کے ہو یعنے اسکا مقرر کرنا منع نہین اسکے سوا اور دعاؤن کو مقرر نہ کرے کبھی کوئی پڑھے کبھی کوئی اسلیے کہ صحابہ نے اتفاق کیا ہو اللہم انا نستعینک کے پڑھنے پر اور اگر سوا اسکے اور قنوت پڑھے تو بھی جائز ہو اور اسی طرح محیط مین اللہم اہدنا کو بھی مستثنی کیا ہو یعنے توقیت اسکی بھی منع نہین اور جو کوئی قنوت نہ یاد رکھتا ہو پڑھے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہا ابو لیث نے کہ تین بار پڑھے اللہم اغفرلی ؀ ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابن عباس قیل لہ ہل لک فی امیر المؤمنین معاویۃ ما اوتر الا بواحدۃ قال اصاب انہ فقیہ وفی روایۃ قال ابن ابی ملیکۃ اوتر معاویۃ بعد العشاء برکعۃ وعندہ مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فاخبرہ فقال دعہ فانہ قد صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطے انکے کیا ہو واسطے تمھارے بیچ امیر المومنین معاویہ کے یعنے کیا فتوی دیتے ہو انکے فعل مین کہ نہین وتر پڑھتے مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا انھون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت مین ہو کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑھے معاویہ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت اور نزدیک انکے تھا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی انکو کہا ابن عباس نے چھوڑ دے انکو اسلیے کہ انھون نے صحبت رکھی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے شاید انھون نے دیکھی ہو حضرت سے وہ چیز کہ نہین دیکھی اور نے روایت کی بخاری نے **ف** ظاہر یہ ہو کہ حضرت معاویہ نے ایک ہی رکعت پڑھی ہوگی اسلیے انکار کیا دیکھنے والے نے کہ اور صحابہ تو تین رکعت پڑھتے ہین یہ ایک رکعت کیون پڑھتے ہین اور احتمال یہ بھی ہو کہ انھون نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہوگی ملی ہوئی ساتھ دوگانہ کے پہلے اسکے پس اس صورت مین انکار انپر اس لیے کیا کہ اکتفا کیا ہوگا انھون نے وتر پر اور ترک کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشا کو ؀ ع ؀ (وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا رواہ ابو داود) اور روایت ہو بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے وتر حق ہو یعنے واجب ہو پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے یعنے ہمارے تابعین سے وتر حق ہو پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے وتر حق ہو پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ وتر واجب ہو جیسے کہ حنفی کہتے ہین ؀ ع ؀ (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکر او اذا استیقظ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ) اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہے وتر سے یا بھول جاوے اسکو پس چاہیے کہ پڑھے یعنے قضا اسکی جسوقت کہ یاد آوے یا جسوقت کہ جاگے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہو وجوب پر ؀ ع ؀ (وعن مالک بلغہ ان رجلا سال ابن عمر عن الوتر اواجب ہو فقال عبد اللہ قد اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یردد علیہ وعبد اللہ یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون رواہ فی الموطا) اور روایت ہو مالک سے پہونچی انکو یہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سے حال وتر کا کہ کیا واجب ہو وہ یا سنت ہو کہا عبد اللہ نے تحقیق وتر پڑھے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہین مسلمانون نے یعنے صحابہ نے پس شروع کیا اس شخص نے کہ تکرار کرتا تھا ان سے اور عبد اللہ کہتے تھے وتر پڑھے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے ہین مسلمانون

نے روایت کی یہ مؤطا میں ف اکتفا کیا ابن عمرؓ نے ساتھ دلیل کے مدلول سے گویا کہ کہا کہ وہ واجب ہے ساتھ دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اجماع اہل اسلام کے اور صریح واجب نہ کہا احتیاطاً اسلیے کہ سُنا نہ تھا حضرت سے اسمین کچھ اور وہ شخص تکرار کرتا تھا واسطے طلب کرنے جواب صریح کے ﴿ع﴾ (وعن علیؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلٰث یقرأ فیہن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ بثلث سور اٰخرھن قل ھو اللہ احد رواہ الترمذی) اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تین رکعت پڑھتے انمین نو سورتین مفصل سے پڑھتے ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر انکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہ ترمذی نے ف بعضی روایتون مین تفصیل اس مجمل کی اسطرح آئی ہے کہ پڑھتے تھے حضرت پہلی رکعت مین الہٰکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت مین قل یا اور تبت اور قل ہو اللہ ﴿ح﴾ (وعن نافع قال کنت مع ابن عمر بمکۃ والسماء مغیمۃ فخشی الصبح فاوتر بواحدۃ ثم انکشف فرای ان علیہ لیلا فشفع بواحدۃ ثم صلی رکعتین رکعتین فلما خشی الصبح اوتر بواحدۃ رواہ مالک) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابن عمر کے مکہ مین اور آسمان پر تھا ابر پس ڈرے صبح ہو جانے سے پس وتر پڑھا ایک رکعت پھر کھل گیا ابر پس دیکھا یہ کہ ہے رات پس دوگانہ کیا اس رکعت کو ساتھ ایک اور رکعت کے پھر پڑھتے گئے دو دو رکعتین پھر جب کہ خوف کیا صبح ہوجانے کا وتر پڑھا ایک رکعت نقل کی یہ مالک نے (وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلثین او اربعین اٰیۃ قام وقرأ وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک رواہ مسلم) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اخیر عمر مین نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنے رات مین یا دن مین پس پڑھتے قرآن بیٹھے ہوئے یعنے بسبب قرأت طویل کے پس جسوقت کہ باقی رہتا قرآن سے قدر تیس آیت کے یا چالیس آیت کے کھڑے ہوتے اور پڑھتے کھڑے کھڑے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف اسطرح نماز پڑھنی جائز ہے بالاتفاق اور عکس اسکا نہین جائز بیان اسکا باب السنن مین ہوچکا اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ باب کے نہین ظاہر ہوتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وتر کا ہے ﴿ع﴾ (وعن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین رواہ الترمذی وزاد ابن ماجۃ خفیفتین وھو جالس) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے پیچھے وتر کے دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے پڑھتے دو رکعتین ہلکی بیٹھے ہوئے ف شرح اسکی اوپر بیان ہوچکی (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بواحدۃ ثم یرکع رکعتین یقرأ فیھما وھو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے وتر ایک رکعت پھر پڑھتے دو رکعتین پڑھتے انمین قرآن بیٹھے ہوئے پس جسوقت کہ ارادہ کرتے کہ رکوع کرین کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف کہا ابن حجر نے کہ نہین منافی ہے یہ پہلی حدیث کے اسلیے کہ کبھی پڑھتے تھے انکو بیٹھے ہوئے بغیر کھڑے ہونے کے اور کبھی کھڑے ہوجاتے وقت ارادہ رکوع کے ﴿ع﴾ (وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا السھر جھد وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا لہ رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہے ثوبان سے کہ اُن نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہے پس جب وتر پڑھے ایک تمہارا یعنے پہلے سونے کے یا تو برخلاف افضل کے یا واسطے نہ اعتماد ہونے کے ساتھ جاگنے کے آخر رات کو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پس اگر اٹھا رات کو نماز تہجد کے لیے تو بہتر ہے اور اگر نہ اٹھا ہوگی یہ دو رکعتین کافی اسکے لیے یعنے اصل ثواب نماز تہجد کا اسکے لیے حاصل ہوجاتا ہے اس سے روایت کی یہ ترمذی

اور دارمی نے (وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہما بعد الوتر وہو جالس یقرأ فیہما اذا زلزلت وقل یا ایہا الکافرون
رواہ احمد) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے یہ دو رکعت پیچھے وتر کے بیٹھے ہوئے پڑھتے انہیں اذا زلزلت
اور قل یا ایہا الکافرون روایت کی یہ احمد نے **باب القنوت** باب ہے بیچ بیان قنوت کے ف قنوت کے کتنے معنے آتے ہیں طاعت کو بھی
کہتے ہیں اور خشوع کو بھی اور قیام نماز کو بھی اور دعا کو بھی اور اس جگہ مراد دعا مخصوص ہے پس شافعیہ کے نزدیک دعای قنوت اللہم اہدنی آخر تک ہے
جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہمارے نزدیک اللہم انا نستعینک ہے کہ ثابت کیا ہے اسکو ہمارے علما نے ساتھ طریق صحیح کے طبرانی وغیرہ سے اور شیخ ابن
ہمام ابو داؤد سے لاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بددعا کرتے تھے مضر پر آئے انکے پاس جبرئیل اور اشارہ ساتھ سکوت کے کیا اور
کہا اے محمد خدا تعالی نے تجھکو برا کہنے والا اور لعنت کرنے والا نہیں پیدا کیا ہے تجھکو واسطے رحمت عالمین کے بھیجا ہے پھر پڑھی یہ آیت لیس لک
من الامر شیء یعنے نہیں تجھکو کچھ دخل اس چیز میں بعد از ان جبرئیل نے سکھائی یہ دعا اللہم انا نستعینک آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی بھی اسکو
کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں لائے ہیں ساتھ اختلاف بعضے لفظوں کے ع **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یدعو علی احد او یدعو لاحد قنت بعد الرکوع فربما قال اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اللہم انج الولید
بن الولید وسلمۃ بن ہشام وعیاش بن ابی ربیعۃ اللہم اشدد وطأتک علی مضر واجعلہا سنین کسنی یوسف یجہر بذلک وکان یقول فی بعض
صلوتہ اللہم العن فلانا وفلانا لاحیاء من العرب حتی انزل اللہ لیس لک من الامر شیء الایۃ متفق علیہ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت ارادہ کرتے یہ کہ بددعا کریں کسی کو یا دعا دیں کسی کو تو قنوت پڑھتے پیچھے رکوع کے پس بعضے وقت
کہتے جسوقت کہ کہ چکتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یا الہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الہی
سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو اس عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کے یعنے کر عذاب اپنا انپر اسطرح کہ مسلط کر انپر قحط سات برس کا
جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت میں بیچ مصر کے ہوا تھا پکار کر کہتے یہ اور تھے کہتے بیچ بعضی نماز اپنی کے یا الہی لعنت کر تو فلانے
کو اور فلانے کو کہتے تھے یہ واسطے قبائل عرب کے کہ کافر تھے یہانتک کہ اتاری اللہ نے یہ آیت نہیں واسطے تیرے امر سے کچھ آخر تک روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضے اصحاب کہ گرفتار عذاب کے تھے کفار کی قید میں انکی نجات کے لیے حضرت دعا کرتے تھے اور بعضے کفار قبائل
عرب کے لیے بددعا کرتے چنانچہ ولید بن ولید قریشی مخزومی بھائی خالد بن ولید کے کہ روز بدر کے کافر تھے انکو عبداللہ بن جحش نے قید کیا پس
آئے بھائی انکے خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چھڑا کر کے کو لے گئے وہاں جاکر ولید مسلمان ہوئے لوگوں نے کہا کہ مسلمانوں میں
تھا تو پہلے فدیہ کے کیوں نہ مسلمان ہوا تا مال بھی ہاتھ لگتا اور اسلام بھی کہا خوش نہ آیا مجھے کہ لوگ کہیں قید پر صبر نہ کیا اور اسلام بے صبری سے لایا پس
بھائیوں نے اسکو قید کیا اور ایذا دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے انکی نجات کے لیے پس وہ بھاگے انکے ہاتھ سے اور حضرت پاس
حاضر ہوئے اور سلمہ بن ہشام بھائی ابو جہل کے قدیم الاسلام تھے انکو بھی کافروں نے مکہ میں قید کیا تھا اور عذاب دیتے تھے وہ بھی انکے ہاتھ
سے بھاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئے اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی بھائی تھے ابو جہل کے اخیافی یعنے ماں کی طرف سے اور قدیم الاسلام تھے
پہلے ہجرت سے مسلمان ہو کر حبشہ میں ہجرت کر گئے پھر مدینہ میں آئے بعد ہجرت کے پس ابو جہل مدینہ میں آیا اور کہا کہ تیری ماں نے قسم کھائی
ہے کہ سایہ میں نہیں بیٹھنے کی جبتک تجھے دیکھیگی نہیں پس عیاش ماں کی محبت سے اسکے ساتھ مکے میں آئے ابو جہل نے اسکو باندھا اور
بند کیا پس بھاگے اور مدینے میں آئے آخر کو تبوک میں شہید ہوئے یہ مثال اسکی تھی کہ حضرت قنوت میں مومنوں کے لیے دعا کرتے تھے

اور بددعا کی مثال یہ ہی اللھم اشدد آخر تک اور حضرت کی بددعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہے کہ ہڈیان مردار کی کھاتے تھے
اور حاصل آیت کا یہ ہی کہ حضرت کو بددعا کرنے سے اللہ تعالی نے منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی اور کہا طیبی نے کہ جب اترے
کوئی حادثہ مانند آنے دشمن کے یا قحط کے یا وبا کے یا پیاس کے یا ضرر ظاہر کے مسلمانون مین اور مانند اُنکے کے قنوت پڑھین لوگ تمام نمازون
فرض مین انتہی اور یہ حنفیون کے نزدیک بھی جائز ہی وقت اترنے حادثہ کے ۞ ح م ع ۞ (وَعَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ
مَالِکٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَہٗ قَالَ قَبْلَہٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَہْرًا اِنَّہٗ کَانَ بَعَثَ
اُنَاسًا یُقَالُ لَہُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَہْرًا یَدْعُوْ عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عاصم
احول سے کہ کہا پوچھا مین انس بن مالک سے حال قنوت کا نماز مین کہ پہلے رکوع کے تھی یا بعد رکوع کے کہا پہلے رکوع کے نہین قنوت
پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے یعنے صبح مین یا سب نمازون مین مگر مہینا بھر تحقیق بھیجے تھے حضرت نے کتنے لوگ
کہا جاتا تھا انکو قرا کہ ستر شخص تھے پس شہید کیے گئے سب پس قنوت پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے مہینا بھر بددعا کرتے
تھے اوپر قتل کرنے والون قراء کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حال قنوت کا نماز مین یعنے صبح کی نماز مین یا وتر مین یا سب نمازون
مین وقت ہونے حادثہ کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ پڑھنا قنوت کا بعد رکوع کے منسوخ ہوا یہی مذہب ہی ابو حنیفہ رح کا اور بھیجے
تھے بیچ طرف بعضے قبیلون کے واسطے تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنے آدمی کہ کہا جاتا تھا انکو قرا بسبب بہت پڑھنے اور یاد کرنے
قرآن کے کہ ستر شخص تھے اہل صفہ سے غریب زاہد کہ رہتے تھے صفہ مسجد مین اور سیکھتے تھے قرآن اور علم اور باوجود اسکے تھے وہ مددگار مسلمانون
کے بسبب کمال شجاعت کے جب اترتا اپر حادثہ اور بعضی لکڑیان لا کر بیچتے تھے انکو اور خریدتے ساتھ اسکے طعام واسطے اہل صفہ کے اور شب
کو دور کرتے قرآن کا پس انکو بھیجا تھا حضرت نے طرف اہل نجد کے تاکہ دعوت کرین انکو طرف اسلام کے اور پڑھین انپر قرآن پس جب اترے
وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور عسفان کے قتل کیا انکو عامر بن طفیل اور علی اور ذکوان اور قارہ نے کہ نہ نجات پائی انہین سے
مگر کعب بن زید انصاری نے سو بھی اسطرح کہ ایک رمق انہین باقی تھی اور انھون نے گمان کیا کہ مر گئے پس وہ جیتے رہے یہانتک کہ دن خندق
کے شہید ہوئے اور انہین سے ایک عامر بن فہیرہ تھے کہ نہ پایا گیا بدن انکا انکو ملائکہ نے دفن کر دیا پس انپر حضرت نے بہت غم کیا کہ انس کہتے
تھے کہ ہم نے نہین دیکھا حضرت کو کہ غمگین ہوئے ہون کسی کے پیچھے مانند غمگین ہونے کے انپر اور حضرت انکے قاتلون پر قنوت مین بددعا
کرتے رہے مہینے بھر تک اور یہ واقعہ سنہ ۴ ہجری مین درپیش ہوا الخ ۞ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہْرًا مُتَتَابِعًا فِی الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوۃِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ
بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی ابن عباس سے کہا قنوت پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مہینا بھر متصل یعنے ہر روز بیچ ظہر کے اور عصر کے اور مغرب کے اور عشاء کے اور نماز صبح کے جس وقت کہ کہتے لفظ سمع اللہ لمن حمدہ کا آخر
کی رکعت مین بددعا کرتے تھے اوپر کتنے قبیلون کے بنی سلیم سے رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور آمین کہتے جو پیچھے ہوتے یعنے مقتدی روایت
کی یہ ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قنوت فرضون مین نہین ہی ہر اوقات مین بلکہ جب اترے مسلمانون پر حادثہ قسم قحط یا
غلبہ دشمن وغیرہ کا سے تو پڑھے ۞ ع ۞ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَہْرًا ثُمَّ تَرَکَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت
ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی مہینا بھر یعنے بعد رکوع کے پھر چھوڑ دیا اسکو یعنے فرضون مین بالکل پڑھنی چھوڑ دی

یا بعد رکوع کے پڑھنی چھوڑ دی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اکثر اہل علم اسی پر ہین کہ نہین ہو قنوت نماز صبح مین اور نہ اور نمازون مین سوائے وتر کے سند انکی یہ حدیث ہو اور اور حدیثین بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین ترک قنوت پر چنانچہ مرقاۃ مین تفصیل مذکور ہین جو چاہیے دیکھ لے اور مالک اور شافعیہ کہتے ہین کہ قنوت پڑھے نماز صبح مین ہمیشہ اور سب نمازون مین پڑھے اگر واقع ہو کوئی حادثہ عام ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّکَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ ہٰہُنَا بِالْکُوْفَۃِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِیْنَ اَکَانُوْا یَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہو ابی مالک اشجعی سے کہ کہا کہا مین نے واسطے باپ اپنے کے ای باپ میرے تحقیق پڑھی تو نے نماز پیچھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے اور علیؓ کے پیچھے اس جگہ یعنے کوفہ مین قریب پانچ برس کے کیا تھے وہ قنوت پڑھتے کہا ای بیٹے میرے قنوت بدعت ہو روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ابو مالک نے اپنے باپ سے پوچھا کہ کیا حضرت اور خلفاے اربعہ قنوت پڑھتے تھے صبح کی نماز مین اور اور نمازون مین جیسے کہ اب بعضے آدمی پڑھتے ہین انھون نے کہا ای بیٹے میرے یہ جو لوگ پڑھتے ہین اور مواظبت اسپر کرتے ہین بدعت ہو حضرت نے اسکو پڑھا نہ تھا سواے ایک مہینے کے بعد ازان ترک کیا جیسے کہ اوپر گذرا یہ حدیث دلیل ہو امام ابوحنیفہ کی اور شافعیہ کہتے ہین کہ روایتین قنوت نہ پڑھنے کی سب ضعیف ہین لیکن ملا علی قاری نے خوب خوب جواب دیے ہین اور خلفاے اربعہ سے اکثر روایتین اسی طرح کی نقل کی ہین جو چاہے انکی شرح مین اس مقام کو دیکھ لے ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَکَانَ یُصَلِّیْ لَہُمْ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَلَا یَقْنُتُ بِہِمْ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ فَاِذَا کَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰی فِیْ بَیْتِہٖ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَیٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَبَعْدَہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہو حسن بصری سے یہ کہ عمر بن الخطاب نے جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر پس تھے ابی نماز پڑھاتے انکو بیس راتون کو اور نہ قنوت پڑھتے وتر مین ساتھ انکے مگر بیچ آدھے اخیر رمضان کے پس جبکہ ہوتا دہا آخر کا پیچھے رہتے ابی پس پڑھتے نماز یعنے تراویح اپنے گھر مین پس کہتے لوگ بھاگ گئے ابی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور پوچھے گئے انس بن مالک پڑھنے قنوت کے سے پس کہا قنوت پڑھتے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رکوع کے اور ایک روایت مین ہو کہ قنوت پڑھی پہلے رکوع کے اور پیچھے اسکے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف جمع کیا لوگون کو ابی پر کہ حفظ کیا تھا انھون نے تمام قرآن حضرت کے زمانہ مین اور بڑے قاری تھے اور سید القراء کہلاتے تھے یعنے رمضان مین انکو فرمایا کہ تراویح مین امام ہو وین لوگون کے اور لوگ انکا اقتدا کرین اور یہ دونون حدیثین حسن بصری سے دلیل ہین شافعیہ کے لیے پہلی دلیل ہو اسپر کہ قنوت نصف اخیر رمضان مین پڑھے اور مشائخ ہمارے کہتے ہین کہ حدیثین قنوت پڑھنے کی وتر مین مطلق یعنے بغیر تخصیص رمضان کے بہت آئی ہین پس عمل ان پر اولی اور ارجح ہوگا اور وتر ہمیشہ پڑھی جاتی ہو خصوص ساتھ رمضان کے نہین پس قنوت بھی ہمیشہ پڑھنی چاہیے اور دوسری حدیث دلیل ہو اوپر ہونے قنوت کے بعد رکوع کے پس اسکا جواب ہمارے علماء یہ دیتے ہین کہ حدیثین بیچ قنوت پڑھنے کے پہلے رکوع کے بہت آئی ہین اور عمل صحابہ کا بھی موافق اسکے نقل کیا گیا ہو اور جو کہ بعد رکوع کے آئی ہین ہو تعداد ایک مہینے کے ہین نہ ہمیشہ کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہو کہ قنوت پڑھنا ابی کا شاید نفی تھا ساتھ بد دعا کرنے کے کفار پر اسلیے کہ ساتھ سند صحیح کے حضرت عمرؓ سے آیا ہو کہ سنت ہو جبکہ آدھا رمضان گذر چکے یہ کہ لعنت کرے کافرون پر وتر مین اور لوگون نے مشابہت دی ابی کو ساتھ غلام بھاگ گئے والے کے واسطے مکروہ جاننے اس فعل کے انکے اور شاید کہ ابی بسبب عذر کے گھر مین نماز پڑھتے تھے اور عذر تھا

کہ اخیر دہے میں وہ خلوت اختیار کرتے تھے تاکہ حاصل ہووے کمال خلوت میں جو کہ نہ حاصل ہوتا تھا جلوت میں اور قنوت پڑھی حضرت نے بعد رکوع
کے کہا ابن ہمام نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ تھا یہ ایک مہینہ فقط یعنے صبح میں ساتھ دلیل اس حدیث کے کہ صحیحین میں ہے عاصم احول سے چنانچہ
اوپر گذر چکی اور ایک روایت میں پہلے رکوع کے یعنے وتر میں اور بعد اسکے یعنے صبح میں وقت وقوع حادثہ کے اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق
حدیثوں میں واللہ اعلم **باب قیام شہر رمضان** باب ہے بیچ بیان قیام کرنے کے مہینے رمضان میں **ف** قیام سے مراد ہے جاگتے رہنا راتوں
کو عبادت کے لیے یعنے نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہا کے لیے ۱۲ ع **الفصل الاول** فصل پہلی (عن زید بن ثابت اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَظَنُّوا اَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ
مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَاَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوا اَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ صَلٰوتُهُ فِي بَيْتِهٖ
اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد میں بوریے کا پس نماز پڑھی اسمیں
یعنے نوافل سوائے تراویح کے کئی راتیں یعنے رمضان میں یہانتک کہ جمع ہوئے حضرت کے پاس لوگ یعنے پس تھے حضرت نکلتے حجرے سے اور
نماز پڑھتے جماعت سے فرائض اور تراویح یہانتک کہ جمع ہوئے یعنے بہت ہوئے لوگ پھر پائی آواز یعنے آہٹ حضرت کی ایک رات یعنے بسبب
اسکے کہ داخل ہوئے حجرے میں بعد پڑھنے فرضوں کے اور نہ نکلے طرف انکے بعد تھوڑی دیر کے جیسے کہ عادت انکی تھی اور گمان کیا لوگوں نے
کہ تحقیق حضرت سو رہے ہیں پھر شروع کیا بعض انکے نے کھنکارنا تاکہ نکلیں حضرت طرف انکے یعنے نماز تراویح کے لیے جیسے کہ نکلتے تھے راتوں گذشتہ
میں پس فرمایا حضرت نے یعنے حجرے میں سے باہر نکلے اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتھ تمہارے وہ چیز کہ دیکھی میں نے کار تمہارے سے یعنے شدت
حرص کی اوپر پڑھنے نماز تراویح کے جماعت سے یہانتک کہ خوف کیا میں نے کہ فرض کی جاوے تم پر یعنے میں اگر ہمیشہ پڑھتا تراویح کو جماعت سے
تو فرض کی جاتی تم پر اور اگر فرض کی جاتی تم پر تو نہ پڑھ سکتے اسکو پس پڑھو نماز اے آدمیو اپنے گھروں میں اسلیے کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز انکی
ہے گھر اسکے میں سوائے فرض کے کہ وہ مسجد ہی میں افضل ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے مسجد نبوی میں حجرہ بوریے کا
اعتکاف کے لیے بنایا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بنانا حجرے کا مسجد میں بوریے کا یا مانند اسکے کا لیکن شرط یہ ہے کہ نہ روکے جگہ زیادہ حاجت
اپنی سے والا حرام ہے اسلیے کہ زیادہ روکنے میں تنگی ہوگی مصلیوں پر لیکن وہ جگہ ایسی ہو کہ احتیاج رکھتے ہوں اسکی لوگ اگرچہ کبھی کبھی ہوا اور
جو جانتا ہو قرینے سے کہ اگر لوگ بہت بھی ہونگے مسجد میں تو نہیں محتاج ہونے کے اس جگہ کے کہ گھیری ہے اسنے پس نہیں حرام اور یہ تفصیل خوب
ہی دلالت کرتی ہے اسپر کہ حرام ہے تنگی کرنی لوگوں پر بیچ مسجد حرام کے ایام حج میں اور اسمیں بیان ہے مہربانی حضرت کا امت پر اور دلیل ہے
اس پر کہ تراویح جماعت سے سنت ہے اور پس نماز پڑھو گھروں میں کہ یہ بعید ہے ریا سے یہ امر استحباب کے لیے ہے اور اسلیے کہ بہترین نماز آدمی کی
نماز اسکی ہے گھر اسکے میں یہ حکم عام ہے سب نوافل اور سنتوں کے لیے مگر وہ نوافل کہ شعار اسلام سے ہیں مانند کسوف اور استسقاء اور عید کے
کہ وہ مسجد ہی میں افضل ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ اور مسجد نبوی مستثنیٰ ہیں واسطے مسافروں کے اسلیے کہ انکو یہ کہاں میسر ہیں پس غنیمت جانیں
نماز انمیں قیاس کیا میں نے اسکو اسپر کہ کہا ہے ائمہ ہمارے نے کہ طواف مسافروں کو افضل ہے نماز نفل سے واللہ اعلم ۱۲ ع (وعن ابی ہریرۃ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ قیام رمضان کے یعنے تراویح کی بدون اسکے کہ

حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتھ تاکید کے پس فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کے
یعنے نہ واسطے دکھانے سنانے کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ صغیرہ کہ پہلے کیے ہین پس وفات کیے گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
امر اسی طرح پر تھا یعنے جو کوئی چاہتا واسطے ثواب کے بطور خود پڑھتا جماعت مقرر نہ تھی پھر امر اسی طرح پر تھا بیچ خلافت ابی بکر کے اور تھا امر ابتدائے
خلافت حضرت عمر رض کی مین اسی طرح یعنے پھر انھون نے حکم جماعت کا کیا روایت کی یہ مسلم نے ف جو شخص کہ قیام کرے یعنے شب بیداری کرے
رمضان مین ساتھ عبادت کے یا مراد یہ ہے کہ تراویح پڑھے ساتھ اعتقاد صحیح کے یعنے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوا اور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان
باعث نزدیکی اللہ تعالیٰ کا ہے ؛ ع ؛ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ
نَصِیْبًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ
پڑھے ایک تمھارا نماز اپنی مسجد مین پس چاہیے کہ ٹھہراوے گھر اپنے کے لیے حصہ نماز اپنی سے یعنے نفل اور سنتین بلکہ قضا بھی گھر مین پڑھے پس
تحقیق اللہ تعالیٰ گردانتا ہے بیچ گھر اُسکے کے بسبب نماز اُسکی کے بھلائی روایت کی یہ مسلم نے ف بھلائی یعنے توفیق نیک دیتا ہے گھر والون کو اور
برکت اُتارتا ہے اُسکے رزق مین اور عمر مین اور تراویح اس سے مستثنیٰ ہے بالاتفاق اسلیے کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اُسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
مسجد مین اور اجماع ہوا ہے صحابہ کا اُس پر اور اس حدیث کو اس باب مین جو لائے گویا اشارہ ہے اس پر کہ رمضان مین بھی کچھ نماز گھر مین پڑھنی چاہیے
؛ ع م ؛ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ بِنَا شَیْئًا مِّنَ الشَّھْرِ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ
بِنَا حَتّٰی ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا کَانَتِ السَّادِسَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَۃُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَھَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِیَامَ ھٰذِہِ
اللَّیْلَۃِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ حُسِبَ لَہٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی بَقِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ جَمَعَ
اَھْلَہٗ وَنِسَاءَہٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّھْرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّھْرِ) روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا روزے رکھے ہمنے ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے یعنے رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے کچھ مہینے سے یعنے راتون کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی سوائے فرض کے یہانتک کہ باقی رہین
سات راتین پس قیام کیا ساتھ ہمارے یعنے تئیسوین [۲۳] رات مین یہانتک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چھ راتین یعنے چوبیسوین رات ہوئی
نہ قیام کیا ساتھ ہمارے پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنے پچیسوین [۲۵] رات ہوئی قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ گئی آدھی رات پس کہا مین نے
یا رسول اللہ کاشکے زیادہ کرتے ہمارے لیے قیام اس رات کا یعنے اگر قیام آدھی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تھا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت
کہ پڑھتا ہے نماز یعنے فرض ساتھ امام کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اُسکے لیے قیام رات کا یعنے حاصل ہوتا ہے اُسکے لیے ثواب قیام
رات کا بسبب پڑھنے عشا اور فجر کے جماعت سے پس پڑھنا نوافل کا جبھی تک خوب ہے کہ جب تک دل چاہے پس جبکہ رہین چار راتین یعنے
چھبیسوین [۲۶] رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنے ستائیسوین [۲۷] رات ہوئی جمع کیا
حضرت نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنی کو اور لوگون کو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ ڈرے ہم کہ فوت ہو ہمسے فلاح کہا راوی نے کہ کہا
مین نے کیا ہے فلاح کہا ابوذر نے کھانا سحر کا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین یعنے اٹھائیسوین اور اُنتیسوین شب روایت کی یہ ابوداؤد
اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہ کہ ترمذی نے نہین ذکر کیا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین ف
یہانتک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نے کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کے ہے یعنے انتیس دن کا مہینا یقینی

ہے اُسی پر حساب لگایا ہے جیسا کہ اثناے ترجمہ مین لفظ یعنے کر اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیے کہا کہ اُس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی کہ وہ سبب فلاح کا ہے اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کے ہوا یعنے بعضی راتون کی فضیلت کم تھی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تھی انہین قیام موافق اُسکے زیادہ کیا تھے کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا کہ اکثرون کے نزدیک لیلۃ القدر وہی ہے اسی لیے لوگون کو بھی جمع کیا + ع ح + (وعن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فاذا ھو بالبقیع فقال اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قلت یا رسول اللہ انی ظننت انک اتیت بعض نسائک فقال ان اللہ تعالی ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب رواہ الترمذی وابن ماجۃ وزاد رزین ممن استحق النار وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یضعف ہذا الحدیث) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہ پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر یعنے اپنی نوبت کے دن پس ناگہان دیکھا مین نے کہ وہ بقیع مین تھے پس فرمایا حضرت نے کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور رسول اُسکا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق گمان کیا تھا مین نے یہ کہ تم گئے ہو بعضی عورتون اپنی کے پاس پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہے رات ادھواڑ شعبان کی مین یعنے پندرھوین شب شعبان کی مین طرف آسمان دنیا کے یعنے اول آسمان پر پس بخشتا ہے گناہ زیادہ گنتی بالون ریوڑ بنی کلب سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ بخشتا ہے اُن لوگون کو کہ مستحق ہوچکے ہین آگ کے یعنے مومنون مین سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے محمد یعنے بخاری کو کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو ف بقیع نام مقبرہ کا ہے مدینہ منورہ مین اور مفصل اس حدیث مین نہین مذکور ہوا ایک اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب نہ پایا مین نے حضرت کو تو مین باندھے مین نے اپنے پر کپڑے اپنے اور نکلی مین ڈھونڈھتی ہوئی نقش قدم حضرت کے پس ناگہان وہ سجدہ کرنے والے تھے بقیع مین پس دراز کیا سجدہ یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ حضرت نے وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میرے پس فرمایا کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور رسول اُسکا یعنے تو نے یہ جانا کہ مین تیری باری مین کسی اور پاس گیا اور اس جملہ مین ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کے لیے ہے اب آگے اسکے حاصل حضرت عائشہؓ کے جواب کا یہ ہے کہ نہین گمان کیا مین نے یہ کہ ظلم کیا ہوا اللہ اور رسول اُسکے نے مجھپر بلکہ گمان کیا مین نے یہ کہ تم ساتھ حکم اللہ تعالی کے یا ساتھ اجتہاد اپنے کے نکلے میرے پاس سے واسطے کسی بیوی اپنی کے کہا ابن حجر نے کہ حضرت عائشہؓ اگر جواب مین نعم کہتین تو ہوتا کفر اسلیے اس طرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرت نے اُنکی تسلی کے لیے عذر اپنے نکلنے کا بیان کیا کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہے یعنے متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت عام کے طرف آسمان دنیا کے شب برات مین اسلیے کہ وہ رات مبارک ہے اور بنی کلب ایک قبیلہ ہے عرب مین کہ اُنکے یہان بکریان بہت ہوتی تھین پس فرمایا کہ جتنے اُنکے بال ہین اُنسے بھی زیادہ گناہ لوگون کے بخشے جاتے ہین پس حاصل یہ کہ وقت اترنے برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تھا مین نے چاہا کہ اپنی امت کے لیے دعا بخشش کی کرون اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہے اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے مؤلف لایا کہ یہ رات بسبب زیادتی فضیلت کے مانند مقدمہ قیام رمضان کے ہے ع + (وعن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی ہذا الا المکتوبۃ رواہ ابوداؤد والترمذی) اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اسکے کے بہتر ہے نماز اسکی سے اس مسجد میری مین یعنے مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑھنی بہتر ہین روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کے ہوتا ہے پس گھر مین نوافل پڑھنے وہان کے نماز پڑھنے سے بھی بہتر ہین اسلیے کہ بعید ہے ریا سے

یہ حضرت نے اسوقت فرمایا کہ چند شب قیام رمضان میں کرکے ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے گھرون مین نماز پڑھو اور
یہ مسئلہ پکڑتی ہے فقہا تہ اسکے امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نے کہ افضل نماز تراویح مین یہ ہے کہ اپنے گھرون مین تنہا پڑھے اور حضرت
نے جو پڑھی مسجد مین بیان جواز کے لیے پڑھی اور معتکف تھے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اُنکے اور بعضے مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل
ہے پڑھنا اسکا مسجد مین جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے اور اور صحابہ نے بعد آنکے مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اسپر عمل مسلمانون کا اسلیے کہ وہ شعار دین
سے اور مشابہ نماز عید کے ہے اور مختار یہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اسکے سبب سے کثرت جماعت مین ہوتی ہے اسکو چاہیے کہ مسجد مین پڑھے
اور اگر ایسا نہین ہے روا ہے کہ گھر مین ادا کرے کذا فی کتب الفقہ ۱۲ ح + الفصل الثالث فصل تیسری (عن عبد الرحمن بن عبد القاري
قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلوته الرهط فقال عمر اني
لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان امثل ثم عزم فجمعهم على ابي بن كعب قال ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون بصلوة قارئهم
قال عمر نعمت البدعة هذه والتي تنامون عنها افضل من التي تقومون يريد اخر الليل وكان الناس يقومون اوله رواه البخاري) روایت
ہے عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہ کہا نکلا مین ساتھ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنے رمضان مین طرف مسجد کے پس ناگہان لوگ
متفرق اور جدا جدا تھے یعنے وہ نفل پڑھتے تھے اسمین بعد عشا کے متفرق جیسا کہ بیان اس اجمال کا کیا کہ پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا اور نماز
پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتی تھی ساتھ نماز اسکی کے ایک قوم یعنے اکیلے پڑھتے تھے اور بعضے جماعت سے پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق
مین اگر جمع کردون لوگون کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پھر قصد کیا اور جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر یعنے انکو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن
نے کہ پھر نکلا مین حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک رات اور لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز امام اپنے کے یعنے ابی بن کعب کے کہا عمرؓ نے اچھی بدعت
ہے یہ اور وہ نماز کہ سو رہتے ہو اور غفلت کرتے ہو اس سے بہتر ہے اس نماز سے کہ قیام کرتے ہو اراد کرتے تھے آخر رات کا یعنے اس قول سے مراد
انکی یہ تھی کہ نماز تراویح کی آخر شب مین پڑھنی افضل ہے اول وقت پڑھنے سے اور تھے لوگ قیام کرتے اول رات روایت کی یہ بخاری نے
ف اچھی بدعت ہے یہ یعنے تقرر جماعت کا اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت اسلیے کہ وہ حضرت سے ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت نے ساتھ
جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہ ہے جو کچھ کہ خلفا راشدین نے کیا سنت ہے پس معنی بدعت کے یہان باعتبار لغت کے ہین نہ
اصطلاح فقہا کے ۱۲ ع ح + (وعن السائب بن يزيد قال امر عمر ابي بن كعب وتميما الداري ان يقوما للناس في رمضان باحدى عشرة
ركعة وكان القارئ يقرأ بالمئين حتى كنا نعتمد على العصا من طول القيام فما كنا ننصرف الا في فروع الفجر رواه مالك) اور روایت ہے
سائب بن یزید سے کہ کہا حکم کیا حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑھا دین لوگون کو رمضان مین یعنے رات کو گیارہ رکعتین
اور تھا امام پڑھتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتوں سے ہین یہانتک کہ تھے ہم سہارا دیتے عصا پر بسبب دراز ہونے قیام کے پس نہ تھے
ہم پھرتے مگر بیچ قریب فجر کے روایت کی یہ مالک نے ف ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنے کبھی وہ امام ہو کبھی دہ امام ہو پس احتمال ہے یہ کہ باری
باری سے پڑھانے کا حکم کیا ہو رکعات بین باراتون مین اور ساتھ گیارہ رکعت کے لکھا ہے علما نے کہ صحت کو پہونچا ہے کہ قیام کرتے تھے حضرت
عمر کے عہد مین ساتھ بیس رکعتون کے پس شاید کبھی بیس رکعت پڑھتے ہونگے اور کبھی گیارہ یا بعضی راتون مین قصد تشبہ کا ساتھ حضرت
کے کیا ہو کہ حضرت سے گیارہ پڑھنی ثابت ہوئی ہین انھون نے بھی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اسکے بیس قرار پائی ہون جیسے کہ حضرت سے بھی
ایک روایت مین بیس آئی ہین کہ تین رکعتین انمین وتر کی ہین اور سہارا دینا عصا پر نفلون مین تکیہ کرنا جائز ہے خصوصا وقت ضعف

کے + ع ح + (وعن الاعرج قال ما ادرکنا الناس الا وہم یلعنون الکفرۃ فی رمضان قال وکان القاری یقرأ سورۃ البقرۃ فی ثمانی رکعات فاذا قام بہا فی ثنتی عشرۃ رکعۃ رأی الناس انہ قد خفف رواہ مالک) اور روایت ہے اعرج سے کہ کہا نہیں پایا ہمنے لوگوں کو کہ وہ لعنت کرتے تھے کافروں کو رمضان میں یعنے وتروں میں رمضان کی کہا اور تھا پڑھنے والا پڑھتا سورۂ بقر آٹھ رکعتوں میں پس جس وقت کہ پڑھتا سورۂ بقر کو بارہ رکعتوں میں جانتے لوگ کہ ہلکی پڑھی روایت کی یہ مالک نے ف شاید کہ یہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان میں تھا اس تقریر سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں پس نہیں منافی ہوتی اس حدیث کی کہ ثابت ہوتی ہے حضرت عمر سے کہ سنت ہے جب آدھا رمضان گذرے یہ کہ لعنت کرے کافروں کو وتروں میں اور شاید سبب لعنت کا یہ تھا کہ جب کافروں نے تعظیم نہ کی اس چیز کی کہ بزرگی بیان کی اسکی اللہ تعالیٰ نے یعنے اس مہینے کی اور ہدایت نپائی کلام اللہ سے کہ اسمین اترا ہے مستحق ہوے اسکے کہ بد دعا کی جاوے اُن پر اور نصف اخیر کے بد دعا کرنے میں اشارہ ہے اُنکے زوال پر اور انتقال کرنے اُنکے پر اچھے حال سے طرف برے حال کے اور جاننا چاہیئے کہ نہیں ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح میں عدد معین بلکہ گیارہ بھی ثابت ہوئی ہیں اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں + ع + (وعن عبد اللہ بن ابی بکر قال سمعت ابیّا یقول کنا ننصرف فی رمضان من القیام فنستعجل الخدم بالطعام مخافۃ فوت السحور وفی اخری مخافۃ الفجر رواہ مالک) اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر سے کہ کہا سنا میں نے ابی کو کہ کہتے تھے ہم پھرتے رمضان میں قیام سے یعنے نماز تراویح سے پس جلدی کرتے ہم خادموں کو کھانے کی واسطے خوف جانے کے وقت سحر کے اور بیچ اور روایت کے واسطے خوف ہو جانے فجر کے روایت کی یہ مالک نے (وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہل تدرین ما فی ہذہ اللیلۃ یعنی لیلۃ النصف من شعبان قالت ما فیہا یا رسول اللہ فقال فیہا ان یکتب کل مولود من بنی آدم فی ہذہ السنۃ وفیہا ان یکتب کل ہالک من بنی آدم فی ہذہ السنۃ وفیہا ترفع اعمالہم وفیہا تنزل ارزاقہم فقالت یا رسول اللہ ما من احد یدخل الجنۃ الا برحمۃ اللہ تعالیٰ فقال ما من احد یدخل الجنۃ الا برحمۃ اللہ تعالیٰ ثلثا قلت ولا انت یا رسول اللہ فوضع یدہ علی ہامتہ فقال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمتہ یقولہا ثلث مرات رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتی ہے تو کہ کیا واقع ہوتا ہے اس رات میں یعنے رات ادھوا شعبان کی میں یعنے شب برات میں کہا عائشہ نے کیا واقع ہوتا ہے اسمین یا رسول اللہ فرمایا اس رات میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے ہر پیدا ہونے والا بنی آدم میں سے اس برس میں اور اس رات میں لکھا جاتا ہے ہر مرنے والا بنی آدم سے اس برس میں اور اس رات میں اٹھائے جاتے ہیں عمل آدمیوں کے اور اس رات میں اترتے ہیں رزق اُنکے پس کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں مگر ساتھ رحمت خدا تعالیٰ کے پس فرمایا کہ نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں مگر ساتھ رحمت اللہ تعالیٰ کے تین بار فرمایا کہا میں نے اور نہ تم اے رسول خدا کے یعنے تم بھی بغیر اسکی رحمت کے بہشت میں نہیں داخل ہونے کے پس رکھا ہاتھ اپنا حضرت نے اپنے سر پر پھر فرمایا اور نہ میں یعنے میں بھی جنت میں نہیں داخل ہونگا مگر یہ کہ ڈھانکے مجھکو اپنے فضل و کرم سے اللہ ساتھ رحمت اپنی کے کہا اس کلمہ کو تین بار روایت کی بیہقی نے دعوات کبیر میں ف لکھا جاتا ہے یعنے دوبارہ بعد لکھنے کے لوح محفوظ میں اور اٹھائے جاتے ہیں عمل یعنے لکھے جاتے ہیں اعمال صالحہ کہ اٹھائے جاوینگے اس سال میں یعنے سال آئندہ میں ہر روز اور مراد رزق کے نازل ہونے سے لکھنا رزق کا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ لکھی جاتی ہیں اسمین اجلیں اور رزق اور لکھے جاتے ہیں حاجی کہ اس سال میں حج کرینگے اور جب حضرت عائشہ نے سنا کہ اعمال [illegible] لکھے جاتے ہیں پہلے سے [illegible] سمجھیں کہ داخل ہونا جنت میں ساتھ تقدیر الٰہی اور فضل اسکے کے ہوتا ہے

بسبب عمل کے پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اُنکے سوال کا حضرت نے جواب دیا کہ سب اللہ ہی کی رحمت سے داخل ہوتے ہین جنت مین اور
نہین معارض ہی اسکے قول اللہ تعالی کا وتلک الجنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون یعنے یہ جنت وہ ہی کہ دیے گئے ہو اُسکو بسبب اُس چیز کے کہ تھے
تم کرتے اسلیے کہ عمل سبب ظاہر ہی دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچھ اور علاوہ اسکے یہ کہ عمل بھی جملہ رحمت سے ہی
بندے پر پس بہر تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت محض کے اور بعضون نے کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کے ہی اور تفاوت درجات
مین بسبب تفاوت اعمال کے ہی + ع ح + (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ
لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٌ
وَقَاتِلُ نَفْسٍ) اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ متوجہ ہوتا ہی بیچ رات ادھواڑے کے
شعبان سے یعنے شب برات مین پس بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی مگر مشرک کو یا کینہ رکھنے والے کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے عبداللہ
بن عمرو بن العاص سے اور اُسکی روایت مین یہ ہی مگر دو شخص کینہ رکھنے والا اور جان کو مار ڈالنے والا ف حاصل یہ کہ اللہ تعالی درگذر کرتا ہی
بندون سے حقوق اپنے مگر کفر اور حق بندون کے کہ اُنکو تاخیر دیتا ہی یہانتک کہ توبہ قبول کرے اُنکی یا عذاب کرے اُنکو اور کینہ رکھنے والے کو یعنے
بے جہت شرعی بسبب نفس امارہ کے اور بعضی روایتون مین یہ بھی زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناتا کاٹنے والے کو اور بعضی مین ازار لٹکانے والے کو
یعنے ٹخنون سے نیچے اور نافرمان مان باپ کے کو اور ہمیشہ شراب پینے والے کو اور بعضی مین زانی کو اور بعضی مین عشار کو یعنے محصول ظلم سے لینے والے
کو اور ساحر اور کاہن اور عریف کو یعنے جو خبرین غیب کی بتاوے اور صاحب عرطبہ کو یعنے باجا بجانے والے کو + ع ح + (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَہَا وَصُوْمُوْا یَوْمَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْہَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ
اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ ہو رات ادھواڑے شعبان کی پس پڑھو نماز اس رات مین اور روزہ رکھو دن اُسکے کا یعنے پندرھوین کا اسواسطے
کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی اُس رات مین وقت چھپنے آفتاب کے طرف آسمان نیچے کے پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنے والا ہی پس بخشون
مین اُسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنے والا ہی پس رزق دون مین اُسکو خبردار ہو کوئی گرفتار بلا ہی پس عافیت دون مین اُسکو آگاہ ہو ہی ایسا اور ایسا
فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اُسکو یہانتک کہ نمودار ہو فجر ف اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنے متوجہ ہوتا ہی ساتھ رحمت عام کے اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی
طرح طرح کے حاجتمندون سے چنانچہ ہی کوئی کچھ مانگنے والا پس دون مین اُسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرون مین اُسکو اسی طرح اور
سمجھ لے اور اکثر سلف سے مانند عمر بن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کے منقول ہی کہ وہ پڑھتے یہ دعا اللہم ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحہ واکتبنا
سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو من تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑھنا اس دعا کا پندرھوین شعبان کی مین حدیث
مین بھی آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین پہلی کتابت سے مراد کتابت معلقہ ہی اسلیے
کہ محکم بدلی نہین جاتی اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتھ دس دس قل کے کہ دیلمی وغیرہ نے روایت کی ہین وہ روایت
موضوع ہی اور بعضے رسالون مین لکھا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نے کہ یہ جو احداث کی گئی ہی پندرھوین شعبان کی مین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور
ہر رکعت مین پڑھتے ہین دس دس قل اور اُسکو جماعت سے پڑھتے ہین اور اہتمام اُسکا جمعون اور عیدون سے بھی زیادہ کرتے ہین نہین
آئی اُسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہا وے کوئی ساتھ ذکر کرنے صاحب قوت القلوب اور احیاء وغیرہما کے

اور عوام بسبب اس نماز کے بڑے فتنون مین پڑے ہین یہانتک کہ لازم کی ہی بسبب اُسکے کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتے ہین اُسپر بہت سے
فسق یہانتک کہ ڈرتے ہین اولیا خسف سے اور بھاگے ہین اُس سے طرف جنگلون کے اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ
چار سو اڑتالیس مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹھہرایا ہی اُسکو اور صلوۃ الرغائب اور مانند اسکے کو جاہل اماموں مساجد کے نے جال واسطے جمع کرنے عوام
کے اور طلب کرنے ریاست و نقود کے اور مال حاصل کرنے فائدہ کے پھر قائم کئے اللہ تعالی نے ائمہ ہدی کہ کوشش کی اُنھون نے اُسکے باطل کرنے
مین پس بیکار ہوا امر اُسکا اور بالکل باطل ہو گئی بیچ شہرون مصر اور شام کے بیچ اوائل سنہ آٹھ سو کے انتہی کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہتے ہین
کہ جائز ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علما نے جو انکار کیا ہی اسکا بسبب لاحق ہونے منکرات کے انکار کیا ہی حاصل یہ کہ اگر تنہا بغیر خرابیون کوئی
کے پڑھے جائز ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سے ہوا کہ وہ پہلے آتش پرست تھے پس جبکہ مسلمان ہوے داخل
کیا اُنھون نے اسلام مین ایسی چیز کو کہ وہم مین ڈالے کہ یہ سنت اور شعار دین سے ہی یعنے چراغان جلانے لگے اُس نماز کے وقت اور مقصود
اُنکو عبادت کرنا آگ کا تھا اسواسطے کہ رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ساتھ مسلمانون کے طرف اُس آگ کے اور نہین آیا شرع مین مستحب ہونا زیادتی
چراغان کا حاجت سے یہ کتنی جگہ اور یہ جو کرتے ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتے ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منا مین پس وہ بھی
اسی قبیلہ سے ہی اور برا جانا ہی طرطوسی نے جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کے اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہی کہ یہ بدعت ہی کہتا ہون مین یعنے
ملا علی کہتے ہین کہ رحمت کرے اللہ تعالی طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اسنے حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئے ہین ساتھ اسکے اہل حرمین شریفین
یہانتک کہ راتون ختم کی مین حاصل ہوتا ہی اجتماع مردونکا اور عورتونکا اور لڑکونکا اور غلامونکا اسقدر کہ نہین ہوتا جمعہ مین اور کسوف مین اور
عید مین اور مترتب ہوتے ہین اسپر فساد بہت اور منکرات سنتے ہین اور تنبیہ کرتے ہین چراغان کی طرف اور پیٹھ کرتے ہین بیت اللہ کی طرف
اور کھڑے ہوتے ہین اور پیشتر آتش پرستون کے بیچ عین مطاف کے یہانتک کہ تنگ ہوتا ہی طواف کرنے والون پر مکان اور تشویش مین ڈالتے
ہین اُنکو اور ذکر کرنے والون کو اور مصلیون کو اور قاریون قرآن کے کو اسوقت فنسأل اللہ العفو والعافیۃ والغفران والرضوان واللہ المستعان

ع باب صلوۃ الضحی باب ہی بیچ بیان نماز ضحی کے ف ضحو اور ضحوہ کے معنی ہین چڑھنا دن کا پس اُسوقت کی نماز کو نماز ضحی کہتے ہین
اور ضحی کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتے ہین اور دوسری کو نماز چاشت یعنے بعد بلند ہونے آفتاب کے ایک دو نیزہ کہ وقت نماز کا ہی
اُسوقت نماز پڑھے تا قریب پہر کے ایک تو یہ وقت ضحی کا ہی اُسکو عرف مین اشراق کہتے ہین اور دوسرا وقت یہ ہی کہ خوب گرمی ہو اور دھوپ
زمین پر پھیل جاوے ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر تک اسوقت کو بھی ضحی کہتے ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتے ہین اور عربی
مین ضحوہ صغری اور ضحوہ کبری کہتے ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہی حاصل اسکا یہ ہی کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ
جیسا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا
ظہر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو چار رکعت پڑھتے پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحی کی دو نمازین ہین اور ادنی درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین
اور اکثر چھ اور چاشت کی ادنی دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کے چار رکعت ہین اسلیے کہ حدیثین اُسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اُسین
اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحی کے بہت آئے ہین اور اکثر علما اوپر استحباب اُسکے کے ہین مختار قول یہی ہی اور شیخ ولی الدین
بن عراقی نے کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہور بیچ باب صلوۃ ضحی کے بہت آئی ہین یہانتک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین
درجہ تواتر معنوی کو پہونچتے ہین اور قاضی ابو بکر نے کہا ہی کہ یہ نماز اگلے انبیا اور رسولون کی ہی اور سیوطی لایا ہی دیلمی سے کہ اُسنے نقل کی حدیث

ابو ہریرہ کی کہ صلوۃ ضحی اکثر صلوۃ داؤد کی ہے اور ابن بخار حدیث ثوبان سے لایا ہے کہ نماز ضحی ایسی نماز ہے کہ محافظت کرتے تھے اسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام صلوات اللہ علیہم اجمعین * مولانا * ح *

الفصل الاول فصل پہلی (عن ام ہانی قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیتہا یوم فتح مکۃ فاغتسل وصلی ثمانی رکعات فلم ار صلوۃ قط اخف منہا غیر انہ یتم الرکوع والسجود وقالت فی روایۃ اخری وذلک ضحی متفق علیہ) روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم آتے انکے گھر میں دن فتح مکہ کے پس نہائے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتیں پس نہیں دیکھی میں نے کوئی نماز کبھی کہ بہت سبک ہوائس نماز سے لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نے اور روایت میں اور یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ام ہانی بہن ہیں حضرت علی رضی کی اور نام انکا فاختہ ہے اور آٹھ رکعتیں ساتھ دو سلاموں کے یا چار سلاموں کے پڑھیں اور ہلکی پڑھیں یعنے سورت دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہیں پڑھیں * ع * (وعن معاذۃ قالت سألت عائشۃ کم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوۃ الضحی قالت اربع رکعات ویزید ما شاء اللہ رواہ مسلم) اور روایت ہے معاذہ سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کہ کتنی رکعتیں پڑھتے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتیں اور زیادہ پڑھتے جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہ مسلم نے ف جسقدر چاہتا اللہ زیادہ رکعت سے زیادہ بارہ کسی روایت میں نہیں آئی اور یہ حدیث دونوں وقت کی نماز کو محتمل ہے ضحوۃ صغری کو بھی اور ضحوۃ کبری کو بھی یعنے اشراق اور چاشت کو اور احیاء میں لکھا ہے کہ لائق ہے یہ کہ پڑھے انمین والشمس اور والیل اور والضحی اور الم نشرح * ع * ومولانا (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ ویجزی من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتی ہے لازم ہوتا ہے اوپر ہر ہڈی ایک تمہارے سے کے صدقہ پھر ہر تسبیح یعنے سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنے الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنے لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنے اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور امر کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہے اور منع کرنا برائی سے صدقہ ہے اور کفایت کرتی ہیں ان سب سے دو رکعتیں کہ پڑھے انکو وقت ضحی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہے آفات سے اور لائق ہوتی ہے کاروبار کے تو اسپر ازراہ شکرانہ کے صدقہ دینا عوض ہر ایک کے لازم ہوتا ہے پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہیں اور شکرانہ انکا ادا ہو جاتا ہے اور کافی ہوتی ہیں ان سب سے دو رکعتیں ضحی کی یعنے انسے شکرانہ ادا ہو جاتا ہے حاجت انکی نہیں رہتی اس لیے کہ نماز عمل ہے تمام اعضا سے بدن کا پس قائم ہوتا ہے ہر عضو ساتھ شکرانہ اپنی کے پس لائق ہے کہ مداومت کرے اسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہے دونوں نمازوں پہ یعنے اشراق اور چاشت پر لیکن ظاہر اراد اس سے اشراق ہے * ع * ومولانا (وعن زید بن ارقم انہ رای قوما یصلون من الضحی فقال لقد علموا ان الصلوۃ فی غیر ہذہ الساعۃ افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الاوابین حین ترمض الفصال رواہ مسلم) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق دیکھا انھوں نے ایک قوم کو کہ نماز پڑھتے ہیں وقت ضحی کے پس کہا تحقیق جانتے ہیں یہ لوگ یعنے احادیث واخبار سے کہ تحقیق نماز غیر اس وقت میں بہتر ہے یعنے ثواب اسکا بہت ہوتا ہے تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بہت رجوع رکھنے والوں کی طرف اللہ کے اس وقت ہے کہ گرم ہوں بچے اونٹوں کے یعنے پاؤں انکے روایت کی یہ مسلم نے ف جانتے ہیں لوگ یعنے زید نے انکار کیا انپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑھتے تھے اور صبر کیا وقت مختار تک یعنے کیوں نماز پڑھتے ہیں باوجود علم اپنے کے ساتھ اس کے کہ نماز غیر اس وقت میں افضل ہے اور گرم ہوں

نیچے اونٹون کے یعنے جسوقت کہ شدت گرمی سے زمین گرم ہوجاوے کہ اونٹون کے بچون کے پانون جلنے لگین اسوقت نماز چاشت کی پڑھنی بہتر ہو اور ایسی گرمی قریب ڈیڑھ پہر دن آنے کے ہوتی ہو اور اسوقت مین افضل اس لیے ہو کہ اسوقت دل چاہتا ہو آرام کرنے کو پس اسوقت مین نماز نہین پڑھتے مگر جو کہ رجوع رکھتے ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ۔ع ۔ و مولانا ۔

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابی الدرداء و ابی ذر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ تبارک و تعالیٰ انہ قال یا ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفک آخرہ رواہ الترمذی و رواہ ابو داود والدارمی عن نعیم بن ہمار الغطفانی و احمد عنہم) روایت ہو ابی درداء اور ابی ذر سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ نقل کرنے والے تھے جناب باری تعالیٰ سے کہ وہ فرماتا ہو اے بیٹے آدم کے پڑھ خالص میرے لیے چار رکعتین اول دن مین کفایت کرونگا تجکو آسدن کی شام تک روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابو داود اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے ان سب سے ف کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع کرونگا اس چیز کو کہ برا جانتا ہو تو یعنے دل اپنا فارغ رکھ میری عبادت کے لیے اول روز مین فارغ رکھونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کے من کان للہ کان اللہ لہ اور یہ چار رکعتین اشراق کی ہین یا چاشت کی ۔ع ۔ (وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلثمائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل منہ بصدقۃ قالوا ومن یطیق ذلک یا نبی اللہ قال النخاعۃ فی المسجد تدفنہا والشیء تنحیہ عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک رواہ ابو داود) اور روایت ہو بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ آدمی مین تین سو ساٹھ بند ہین پس آدمی پر لازم ہو یہ کہ تصدق کرے بدلے ہر بند اپنے کے صدقہ کہا صحابہ نے کون ہو کہ طاقت رکھے اسکی اے نبی اللہ کے فرمایا تھوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اسکا یعنے یہ بھی ایک صدقہ ہو اور دور کر دینا ایک چیز کا راہ سے یعنے موذی چیز کا مانند نجاست اور پتھر اور کانٹے کے یہ بھی ایک صدقہ ہو پس اگر نہ پاوے تو یعنے کوئی چیز صدقون مین سے بقدر تین سو ساٹھ کے پس دو رکعتین ضحی کی پڑھنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنے پھر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہو روایت کی یہ ابو داود نے ف لازم سے مراد تاکید ہو نہ وجوب شرعی اس لیے کہ کسی نے واجب نہین کہا ہو دو رکعتون ضحی کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہو شرعًا اور عقلًا شکر اللہ کی نعمتون پر اجمالًا اور تفصیلًا اور اس حدیث مین اشارہ ہو طرف نماز اشراق کے ۔ع ۔ و مولانا ۔ (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا من ذہب فی الجنۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ) اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے وقت ضحی کے بارہ رکعتین بناتا ہو اللہ اسکے لیے محل سونے کا بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو نہین پہچانتے ہم اسکو یعنے اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سے یعنے جو کہ ذکر کی ترمذی نے اپنی کتاب مین ۔ (وعن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوٰۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابو داود) اور روایت ہو معاذ بن انس جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹھا رہے یعنے ہمیشہ رہے اپنے نماز کی جگہ مین اسوقت سے کہ پھرے نماز صبح کی سے یہانتک کہ پڑھے دو رکعتین ضحی کی یعنے بعد طلوع اور بلند ہونے آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنے مابین اسکے مگر نیک بات تو بخشے جاتے ہین اسکے لیے گناہ اسکے اگرچہ بہت ہون جھاگ دریا کے سے روایت کی یہ ابو داود نے ف جو شخص بیٹھا رہے الخ ملا علی قاری کی شرح سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ مراد

ہو کہ ہمیشہ مشغول رہے ذکر و فکر مین اور اور نیک کامون مین مثل سیکھنے سکھلانے علم کے اور وعظ اور نصیحت کے اور طواف کرنے بیت اللہ
کے بعد فارغ ہونے کے نماز صبح سے یہانتک کہ پڑھے دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گھر مین اور اسکے مابین مین سوا کلام نیک
کے نکرے تو بخشے جاتے ہین صغیرہ گناہ اور احتمال ہو کہ کبیرہ بھی بخشے جاوین انتہی پس انکی تقریر سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ جو فرمایا کہ بیٹھا رہے
نماز کی جگہ یہ بطور تمثیل کے فرمایا ہو اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچھے کامون مین ہو اور حضرت شیخ نے لکھا ہو کہ مراد ضحی سے نماز اشراق
کی ہو اور اور حدیثون مین ضحی سے احتمال اشراق اور چاشت دونون کا ہو اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ ثواب جب ہوتا ہو کہ
نماز ہی کی جگہ بیٹھا رہے اور اگر اٹھکر خلوت مین جاکر مشغول عبادت ہو تو یہ ثواب نہین پاویگا اور بعضی مشائخ سے مذکور ہو کہ
اگر ڈر پریشانی کا ہو یا ریا کا ہو تو خلوت مین جاوے اور مشغول ہووے اور لکھا ہو علما نے کہ اس وقت مین قبلہ رخ بیٹھے کو یا توجہ
نہ دیوے اور اگر نیند آوے دفع کرے شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نے کہا ہو کہ عمل کہ جزا اسکی دنیا مین فی الحال ہو نورانیت
باطن کی ہوتی ہو یہ عمل ہو وہ ‌**الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ
علی شفعۃ الضحی غفرت لہ ذنوبہ وان کان مثل زبد البحر رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ محافظت کرے اوپر دوگانہ ضحی کے تو بخشے جاتے ہین اسکے لیے گناہ اسکے اگرچہ ہوون مانند جھاگ دریا کے روایت
کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن عائشۃ انہا کانت تصلی الضحی ثمانی رکعات ثم تقول لو نشر لی ابوای ما ترکتہا رواہ مالک)
اور روایت ہو عائشہؓ سے یہ کہ وہ تھین پڑھتین نماز ضحی کی آٹھ رکعتین پھر کہتین کہ اگر زندہ کیے جاوین میرے لیے ماں باپ میرے نہ چھوڑون
مین اس نماز کو روایت کی یہ مالک نے ف یہ تعلیق بالمحال ہو ساتھ قصد مبالغہ کے کہ اس نماز کی لذت مجھے ایسی حاصل ہو کہ اگر میرے
ماں باپ بھی زندہ ہوون باوجودیکہ انکا زندہ ہونا محال ہو اور نہایت خوشی ہوتی ہو انکی ملاقات کی تو بھی مین اس نماز کو نہ چھوڑون اسمین
رغبت دلاتی اس نماز کی محافظت اور مداومت پر ۔ع (وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی حتی
نقول لا یدعہا ویدعہا حتی نقول لا یصلیہا رواہ الترمذی) اور روایت ہو ابی سعیدؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ضحی
کی یہانتک کہ کہتے ہم کہ نچھوڑینگے اسکو یعنی کبھی اور چھوڑتے اسکو یعنی کبھی یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ پڑھینگے اس نماز کو روایت کی یہ ترمذی نے
ف یعنی جیسی کہ عادت شریف تھی ادا کرنے نوافل مین کہ ہمیشہ نکرتے تھے واسطے شفقت کے امت پر تا انپر لازم نہو جاوے اور حکم اسکی
فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہ حکم فعل آنحضرتؐ ہی کا تھا کہ ایک فعل حضرت کے التزام سے فرض ہو جاتا تھا اور سوا آنحضرت اب التزام کرین مستحب
ہو ۔ح (وعن مورق العجلی قال قلت لابن عمر تصلی الضحی قال لا قلت فعمر قال لا قلت فابو بکر قال لا قلت فالنبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا اخالہ رواہ البخاری) اور روایت ہو مورق عجلی سے کہ کہا کہا مین نے واسطے ابن عمرؓ کے کہ نماز پڑھتے ہو تم ضحی کی کہا نہین کہا
مین پس عمرؓ یعنی وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پس ابوبکرؓ یعنی وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہا کہ نہین گمان کرتا مین حضرت کو بھی روایت کی بخاری نے ف ابن عمرؓ نے جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اسکی یہ ہو کہ مراد انکی یہ تھی کہ ہمیشہ
نہین پڑھتے تھے یا یہ کہ ابن عمرؓ کو فعل آنحضرتؐ کا اور امر انکا نہ پہونچا ہوگا یا ہمیشہ پڑھنے کا انکار کیا کہ حضرت نے ہمیشگی نہین کی اسپر واسطے خوف
فرض ہو جانے کے اور اصل نماز ثابت ہو حضرتؐ سے بہت روایتون سے کہا ملا علی حنفی نے کہ شک نہین اسمین کہ اٹھ گیا بعد حضرتؐ کے
خوف فرض ہو جانے کا پس صواب یہ ہو کہ کہا جاوے کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہو اور یہی مذہب ہو اکثر علما اور مشائخ کا ۔ع ۔باب

التطوع باب ہی بیچ بیان نماز نفل کے ف اطلاق تطوع کا اکثر غیر رواتب پر یعنے غیر سنتون موکدہ پر آتا ہی ۱۲ ح اسکی وجہ تسمیہ کی حضرت شیخ نے ترجمہ مین لکھی ہی جو چاہے دیکھ لے

الفصل الاول فصل پہلی

(عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال عند صلوۃ الفجر یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اتطہر طہورا فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک الطہور ما کتب لی ان اصلی متفق علیہ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو وقت نماز فجر کے ای بلال بیان کر رہ برد میرے بہت امید رکھا گیا عمل کہ کیا تو نے اسلام مین یعنے کونسا عمل ہی تیرے پاس کہ امید اسکے ثواب کی بہت رکھتا ہی اس لیے کہ تحقیق سنی مین نے آواز پاپوشون تیری کی آگے اپنے بہشت مین عرض کیا بلال نے کہ نہین کیا مین نے کوئی عمل کہ بہت امید رکھا گیا ہو نزدیک میرے اس عمل سے کہ تحقیق مین نے نہین طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت مین رات کو یا دن کو مگر نماز پڑھی مین نے ساتھ اس طہارت کے اسقدر کہ مقدر کیگئی میرے لیے یہ کہ نماز پڑھون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنی مین نے آواز یہ ایک امر تھا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سے نیند مین یا جاگتے مین یا دیکھا شب معراج مین اور آگے چلنا بلال کا ایسا تھا جیسے خادم چلتے ہین مخدومون کے آگے اور طہارت شامل ہی وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث مین بیان ہی اس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کے پڑھتے ہین کہ اسکو شکر الوضو کہتے ہین ۱۲ ح ع

(وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلہا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ رواہ البخاری) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کامون کے جیسے سکھاتے تھے ہمکو سورت قرآن کی یعنے بہت اہتمام تھا اسکے سکھانے کا فرماتے جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین سوائے فرض کے پھر چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجھ سے ساتھ استعانت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون یعنے اوپر پانے خیر کے اور حاصل کرنے اسکے کے بواسطہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجھ سے فضل تیرے سے بڑا ہی پس تحقیق تو قادر ہی یعنے ہر چیز پر اور نہین مین قادر یعنے کسی چیز پر مگر ساتھ قدرت تیری کے اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننے والا غیبون کا ہی یا الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ یہ کام کہ مین قصد اسکا رکھتا ہون بہتر ہی میرے لیے دین میرے مین اور دنیا میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا فرمایا بیچ اس جہان کے اور اس جہان کے پس مہیا کر اسکو میرے لیے اور آسان کر اسکو میرے لیے پھر برکت دے اسمین میرے لیے اور اگر جانتا ہی تو کہ یہ کام برا ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا فرمایا اس جہان مین اور اس جہان مین پس پھیر اسکو مجھ سے اور پھیر مجھکو اس سے اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہان ہو پھر راضی کر مجھکو ساتھ اسکے کہا راوی نے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنے نزدیک لفظ ہذا الامر کے روایت کی یہ بخاری نے ف قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکھتا ہو اسکے بھلائی مین مانند سفر اور تجارت کے اور نکاح اور مانند انکی کے نہ مانند کھانے اور پینے مقرری کے کہ اسمین استخارہ نہین چاہیے اور اگر وہ کام خیر محض ہی استخارہ اسمین باعتبار تعین وقت کے یا حالت مخصوص کے ہوگا اور استخارہ نکیا جاوے بیچ کرنے واجب اور مستحب کے اور چھوڑنے

حرام اور مکروہ کے پس استخارہ کی برکت سے جو بات کہ اُسکے حق مین مناسب ہوتی ہو اُسپر دل قرار پکڑ جاتا ہو اور پڑھے دو رکعت اگر
دو رکعت سنتون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سے بھی پڑھکر یہ دعا پڑھے جائز ہو لیکن اولی یہی ہو کہ دو رکعت جدی پڑھے ساتھ نیت
استخارہ کے اور جسوقت چاہے پڑھے سوائے اوقات مکروہہ کے اور سورت جونسی چاہے پڑھے اور بعضی روایت مین ہو کہ قل یا و ر
قل ہو اللہ پڑھے اور او عاجل امری مین لفظ او کا شک راوی کے لیے ہو یعنے راوی کو شک ہوا ہو کہ حضرت نے فی دینی و معاشی و عاقبۃ
امری فرمایا یا ان تینون لفظون کی جگہ عاجل امری وآجلہ فرمایا اور افضل یہ ہو کہ دونون جملہ پڑھے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنے لفظ ہذا
الامر کہ حدیث مین واقع ہو بطریق عموم کے استخارہ کرنے والے کی عبارت مین وہی امر خاص مذکور ہو مثل ہذا الامر و ہذا الاقامۃ اور مانند انکی کے
اور جائز ہو کہ ہذا الامر کہے اور پھر نام حاجت کا لیوے اور ایک روایت مین استخارہ مختصر یہ منقول ہو اگر جلدی ہو یہ پڑھے اللھم خر لی واختر لی
وَلَا تکلنی الی اختیاری یعنے ای اللہ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے یعنے جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کے
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای انس جو قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالے
سے اسکے لیے سات بار پھر دیکھ کہ جو کچھ کہ تیرے دل مین القا ہوا اسمین جرأت کر کہ وہی بہتر ہو ﴿ ح ﴾ فخر ﴿ الفصل الثانی فصل دوسری
(عن علی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَہَّرُ ثُمَّ
یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ
مَاجَۃَ لَمْ یَذْکُرِ الْاٰیَۃَ) روایت ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور سچ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ گناہ کرے گناہ کرنا پھر کھڑا ہو پس وضو کرے پھر نماز پڑھے پھر بخشش چاہے گناہون کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہو
اللہ اُسکو پھر پڑھی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتے ہین گناہ بیحیائی کے یعنے کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنے کلمہ کفر وغیرہ کے یا ظلم کرتے ہین اپنی
جانون پر یعنے صغیرہ گناہ کرتے ہین مانند بوسہ لینے اجنبی عورت یا لڑکے کے یعنے مساس کرنے کے اور نظر حرام کرنے کے اور مانند انکی کے یاد
کرتے ہین اللہ کو یعنے عذاب اُسکے کو پس طلب بخشش کی کرتے ہین واسطے گناہون اپنے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ
ابن ماجہ نے نہین ذکر کی آیت ف سچ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ معترضہ ہو بیان کیا ہو اُسکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واسطے اظہار بزرگی اور نہایت سچے ہونے
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور وہ ایسے سچے تھے جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق رکھا تھا اور آیا ہو کہ عادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ تھی کہ قبول نکرتے
تھے حدیث یہان تک کہ قسم دے لیتے راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہو مین نے یون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا و لیکن جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
سے کوئی حدیث سنتے قبول کر لیتے بغیر قسم کے اور پس وضو کرے اور غسل افضل ہو اور ساتھ ٹھنڈے پانی کے اکمل ہو اور پھر نماز پڑھے یعنی
دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑھے اور دوسری مین قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتے ہین اور پھر بخشش چاہنی مراد بخشش چاہنے سے یہ کہ
توبہ کرے ساتھ ندامت کے اور اُس گناہ کو چھوڑ دے اور قصد کرے کہ آیندہ کبھی نہ کرونگا اور تدارک کرے حقوق کا اگر اُسکے ذمہ پر کسی کے
حق ہون اور پڑھی حضرت نے آیت بطور سند کے کہ اللہ تعالی بھی اسی طرح فرماتا ہو اور بعد لفظ لذنوبہم کے یون ہو ومن یغفر الذنوب الا اللہ
ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون اولئک جزاءہم مغفرۃ من ربہم وجنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ونعم اجر العاملین یعنے اور کون ہو کہ
کہ بخشے گناہون کو بغیر خدا کے اور ہمیشہ نہین رہتے اُس چیز پر کہ کیا یعنے گناہ اور وہ جانتے ہین یعنے ہمیشگی نہین کرتے برے فعل اپنے پر
جان بوجھکر بلکہ بعد صادر ہونے گناہ کے توبہ کر ڈالتے ہین یہ گروہ ہو کہ جزا انکی بخشش ہو پروردگار انکے کی طرف سے اور باغ ہین کہ چلتی ہین

اُنکے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگے اُنمین ۔ لفظ والذین کہ پہلی آیت مین ہی مبتدا ہی اور لفظ اولئک کہ دوسری آیت مین ہی خبر اُسکی ہی سمجھنے والا طالب
اسکا سمجھ لیگا اور جو تفصیل سے اس مقام کو دیکھا چاہے کسی تفسیر مین دیکھے ۔ ع ۔ (وعن حُذَیفَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
حَزَبَہُ اَمْرٌ صَلّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہونچتی اُنکو کوئی مصیبت نماز پڑھتے روایت کی یہ ابوداؤد
نے ف یعنے جب حضرت کو کوئی مصیبت درپیش آتی تو نماز پڑھتے واسطے خلاصی غم کے اور واسطے بجا لانے حکم الٰہی کے کہ فرمایا ہی یا ایہا الذین
امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنے ای ایمان والو مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے اور لکھا ہی علما نے کہ حکمت اسمین یہ ہی کہ جب مشغول ہوتا ہی آدمی عبادت
مین تو کھلجاتا ہی اُسپر عالم ربوبیت کا اور جب کھل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہی پس آسان ہوتا ہی دلپر نہ ہونا دنیا کا اور ہونا
اسکا پس متوحش نہین ہوتا نہونے اُسکی سے اور نہ خوش ہوتا ہی ہونے سے جیسے کہ کہا گیا ہی کہ اگر ہی تو غم نہین اور اگر نہین تو غم نہین ۔ ح ۔ (وعن
بُرَیْدَۃَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ یَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ اَمَامِیْ قَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَمَا اَصَابَنِیْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَہٗ وَرَاَیْتُ اَنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہِمَا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا صبح کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بلایا بلال کو یعنے بعد نماز صبح کے پس فرمایا ساتھ کس چیز کے
پہل کی تو نے مجھ سے طرف بہشت کے نہین داخل ہوا مین بہشت مین کبھی مگر سنی مین نے آواز پاپوش تیرے کی آگے اپنے کہا بلال نے یارسول
اللہ نہین اذان دی مین نے کبھی مگر کہ پڑھی مین نے دو رکعتین اور نہین پہونچا مجکو بے وضو ہونا کبھی مگر کہ وضو کیا مین نے اسی وقت اور اختیار
کیا مین نے یہ کہ اللہ کے لیے مجھپر مین دو رکعتین یعنے لازم کین مین نے اپنے پر دو رکعتین اور مواظبت کی اُنپر پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسبب انہین دو چیزون کے تو اس درجہ کو پہونچا روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے حضرت نے بلال کو آگے اپنے دیکھا بطور خادمون کے
سبب اسکا پوچھا کہ کونسا عمل تو نے کیا ہی کہ اُسکے سبب سے ساتھ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس آگے چلنے سے مراد یہ ہی اور ظاہر معنے اسکے
لینے درست نہین اس لیے کہ کسی نبی کو بھی یہ رتبہ نہین ہونے کا کہ حضرت پر سبقت لیجاوے چہ جاے کہ کوئی امتی اور بسبب انہین دونون چیزون کے
یعنے ہمیشہ باوضو رہنے کے اور نماز پڑھنے کے کہ جسکو شکر الوضو کہتے ہین ۔ ع ۔ (وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلَی اللّٰہِ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ فَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ
وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ہِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَہَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ
ابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اُسکو
کوئی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی بنی آدم کے یعنے حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیے کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنے ساتھ رعایت
آداب کے پھر پڑھے دو رکعتین پھر تعریف کرے اللہ تعالی پر اور درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش
کرنے والا پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑے کا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمون کا ہی سوال کرتا ہون مین تجھسے عمل کہ سبب
اُنکے رحمت تیری کے ہون اور مانگتا ہون عمل کہ حاصل اور لازم ہو بسبب اُنکے بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ
میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخش تو اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ کھول دے اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیرے پسند مگر روا کر تو اُسکو ای بہت
رحم کرنے والے سب رحم کرنے والون سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف افضل یہ ہی کہ آپ

درود والتحیات کا پڑھنا ہے اور اس نماز کو صلوۃ الحاجت کہتے ہین اور کہا ابن حجر نے کہ مستحب ہے قصد کرنا ہفتہ کی صبح کو حاجت اپنی کے لیے بموجب ارشاد آنحضرت کے کہ جو کوئی صبح کو چاوے ہفتہ کے دن بیچ طلب حاجت کے کہ حلال ہو طلب اسکی پس مین ضامن ہون واسطے روا ہونے اسکی کے ⁂ ع ⁂ حاجت اگر حافظہ درست ہونے کی ہو تو اسکے لیے صلوۃ الحافظہ پڑھے جو کہ حصن حصین مین مذکور ہے اور اس عاجز نے اسکی شرح ہندی مین ساری روایت تفصیل لکھی ہے جو چاہے اسمین دیکھ لے **باب صلوۃ التسبیح** یہ باب ہے بیچ بیان صلوۃ التسبیح کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَاَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ نَحْوَهُ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے عباس بن عبد المطلب کے کہ ای عباس چچا میرے کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ خبر دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا جس وقت کرے تو یہ بخشے اللہ تیرے لیے گناہ تیرے پہلے اور پچھلے اور پرانے اور نئے چوک کر اور جانکر چھوٹے اور بڑے چھپے اور ظاہر یہ کہ نماز پڑھ تو چار رکعتین پڑھ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پس جبکہ پڑھ چکے تو قرأت پہلی رکعت مین اور تو کھڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنے بعد پڑھنے سبحان ربی العظیم کے پھر اٹھا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے پھر جھک تو سجدے مین پس کہہ تو ان کلمون کو دس بار یعنے بعد سبحان ربی الاعلی کے پھر اٹھا سر سجدے سے کہہ ان کلمون کو دس بار پھر سجدہ کر پھر کہہ ان کلمون کو دس بار پھر اٹھا تو سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار پس یہ تسبیحات پچھتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہ چار دن رکعت مین اگر طاقت رکھے تو پڑھنے اس نماز کی ہر دن مین ایکبار پس پڑھ پس اگر نہ پڑھ سکے ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر ہفتہ مین پس ہر مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر مہینے مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر برس مین پس تمام عمر مین ایک بار روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور روایت کی ترمذی نے ابی رافع سے مانند اسکے ف کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اس سے دس طرح کے گناہ تیرے جو کہ حدیث مین مذکور ہوئے بخشے جاوین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد دس خصلتون سے دس دس بار تسبیح کہنی ہے سواے قیام کے اور ساقط ہوا ہے مشکوۃ مین سے لفظ عشر خصال کا بعد لفظ و علانیہ کے اور اصول مین وہ موجود ہے چنانچہ حصن حصین مین بھی ہے اسی لیے طیبی نے لکھا ہے کہ بہت مناسب بنظر سیاق حدیث کے یہ ہے کہ مراد دس خصلتون سے یہ ہون اول چار رکعت پڑھنی اور دوسرے فاتحہ پڑھنی اور تیسرے ضم سورۃ کرنی اور چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار کہنا انکا رکوع مین چھٹے دس بار کہنا انکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا انکا پہلے سجدے مین آٹھوین دس بار کہنا انکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا انکا دوسرے سجدہ مین دسوین دس بار کہنا انکا جلسۂ استراحت مین انتہی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اس نماز مین یہ سورتین پڑھے الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد

اور بعضے روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورۃ اخلاص پڑھنی آئی ہین اور یہ تسبیحات قعدون مین التحیات کے پہلے پڑھے بخلاف اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطی نے لکھا ہو امام احمد سے کہ پڑھے صلوٰۃ تسبیح مین پہلے سلام کے یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ تَوْفِیْقَ اَہْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَہْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَہْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَہْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَہْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَہْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَہْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَہْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حَیَاءً مِّنْکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور عبد العزیز بن داؤد نے لکھا ہو کہ جو کوئی ارادہ کرے جنت کا لازم کرے اپنے پر صلوٰۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہو کہ نہ دیکھی مین نے کوئی چیز دفع سختی اور غم کے لیے مثل صلوٰۃ تسبیح کے اور اکثر اماموں اور بزرگون کا اسپر عمل رہا ہو اور مستحب ہو پڑھنا اسکا جمعہ کو دو پہر ڈھلے اور اگر اسمین احتیاج سجدۂ سہو کی پڑے تو اُن سجدون مین تسبیحات نہ پڑھے کہ تین سو سے زیادہ ہو جاوینگے اور درجہ اعتدال کا مومن کے لیے یہ ہو کہ پڑھا کرے اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ بن عباس کا اسی پر تھا کہ پڑھتے تھے اس نماز کو جمعہ کے دن بعد زوال کے اور پڑھتے تھے اسمین سورتین جو مذکور ہوئین ح ع فخر ✦ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا ہَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ الزَّکٰوۃُ مِثْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسْبِ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتھ اسکے بندہ دن قیامت کے اعمال اُسکی سے نماز اُسکی ہو پس اگر درست ہوئی نماز یعنے صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنے نہ ادا کیگئی یا ادا کیگئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق ناامید ہوا یعنے ثواب سے اور زیان کار ہوا یعنے بسبب واقع ہونے عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین سے کچھ چیز یعنے کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنے فرشتون کو دیکھو کیا ہو واسطے بندے میرے کے کچھ سنت یا نفل یعنے صحیفۂ اعمال مین پس پوری کیجاویگی ساتھ اُسکے وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون مین سے یعنے مقدار اسکی پھر ہونگے باقی عمل اُسکے اسی طور پر اور ایک روایت مین پھر زکوٰۃ مانند اسی کے پھر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہ احمد نے ایک شخص سے ف اور روایت مین آیا ہو کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہ ہو کہ اللہ کے حقوق مین سے پہلے مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کے حقوق مین سے پہلے خون کا اور باقی عمل اس طور پر یعنے مثلاً اگر روزے فرض مین کچھ نقصان ہوا ہوگا تو روزے نفل سے اُسے پورا کر دینگے اور اگر زکوٰۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سے پورا کر دینگے اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرے سے پورا کرینگے اور اگر کسیکا حق اُسپر ہوگا تو اُسکے اعمال صالحہ سے بقدر اُسکے لیکر حق والے کو دینگے اسی طرح حالی اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوٰۃ کا بعد نماز کے صریح آیا ہو بعد اُسکے ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ✦ ع ح ✦ (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْھِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہو ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کے اللہ تعالی واسطے بندے کے بیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتون سے کہ پڑھے اُنکو یعنے نماز افضل سب اعمال سے ہو اور

عنایت اللہ تعالیٰ کی بندے پر انہیں زیادہ ہے اور عملوں سے اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہے اوپر سر بندے کے یعنی نازل ہوتی ہے رحمت اور ثواب
کہ اثر نیکی کا ہے جب تک کہ ہوتا ہے نماز اپنی میں اور نہیں نزدیکی حاصل کی بندوں نے طرف اللہ کے ساتھ مانند اس چیز کے کہ نکلی اس سے یعنی
قرآن یعنی جیسے قرآن پڑھنے سے قرب الٰہی ہوتا ہے ایسا اور کسی چیز سے نہیں ہوتا روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **باب صلوٰۃ السفر** باب
ہے بیچ نماز سفر کے ف کسی امام اور عالم کو خلاف نہیں ہے بیچ جائز ہونے قصر کے مسافر کو ولیکن ہمارے نزدیک قصر واجب ہے اور فرض وقت
مسافر پر دو رکعتیں ہیں چار کی اور امام شافعی کے نزدیک قصر اولیٰ ہے ع + **الفصل الاول** فصل پہلی (عن انسٍ اَنَّ رسولَ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑھی ظہر کی مدینہ میں چار رکعتیں اور پڑھی نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث میں بیان
ہے حضرت کے سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ سفر مکہ کا کیا حج کے لیے تو ظہر مدینہ میں پوری پڑھی پھر جب نکلے اور ذی الحلیفہ میں پہونچے کہ نام ایک
جگہ کا ہے کہ تین کوس پر مدینہ سے ہے نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتیں پڑھیں مذہب امام اعظم اور شافعی کا بھی یہی ہے کہ مسافر شرعی جب نکلے شہر کے
مکانات سے قصر کرے ۱۲ ع + (وعن حارثۃ بن وہب الخزاعی قَالَ صَلَّی بِنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی
رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں اس حال
میں کہ ہم تھے بہت ایسے کہ نہ تھے کبھی اور بہت امن میں تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے کہ ان دنوں میں
صحابہ بیشمار تھے اور با امن تھے کفار سے یہ اس لیے کہا کہ شروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کے کفار سے نہیں جیسا کہ ظاہر قرآن
کا دلالت کرتا ہے بلکہ بہرحال سفر میں قصر کرنا چاہیے چنانچہ حدیث آئندہ میں ذکر اسکا صریح واقع ہوا ہے ع + (وعن یعلی بن امیۃ قال قلت
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللہُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ
فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللہُ بِہَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا میں نے
واسطے عمر بن الخطاب کے سوا اسکے نہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ کم پڑھو نماز اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ میں ڈالیں تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئے پس تحقیق
کہ امن میں ہیں اب لوگ یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہے قصر کی کہا عمر نے تعجب کیا میں نے اس چیز سے کہ تعجب کیا تو نے اس سے پس پوچھا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ احسان ہے کہ احسان کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے تمپر پس قبول کرو صدقہ اسکا روایت کی یہ مسلم
نے ف الفاظ آیۃ کے جو مذکور ہوئے اوپر یوں ہے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ آخر تک اور پس قبول کرو
صدقہ اسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیۃ میں قید خوف کی باعتبار عادت اور اغلب کے لگائی ہے کہ اکثر مسافروں کو خوف ہوتا ہے خصوصاً
اس زمانے میں کہ کافر درپے ایذا مسلمانوں کے تھے اور یہ امر یعنی فاقبلوا وجوب کے لیے ہے پس موید ہے قول ابی حنیفہ کا کہ قصر واجب ہے اور تمام
اسارۃ یعنی پورا پڑھنا اسکا برا ہے ع (وعن انس قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قِیْلَ لَہٗ اَقَمْتُمْ بِمَکَّۃَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِہَا عَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے
طرف مکہ کے یعنی حجۃ الوداع میں پس تھے نماز پڑھتے دو دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھتے یہاں تک کہ پھر آئے ہم طرف مدینہ کے کہا گیا واسطے
انس کے کیا ٹھہرے تھے تم مکہ میں کچھ یعنی ایک مدت کہا ٹھہرے تھے ہم مکہ میں دس دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دس دن
یوں ہوئے کہ چوتھی ذالحجہ کو وہاں پہونچے تھے اور چودھویں کی صبح کو روانہ طرف مدینہ کے ہوئے پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت سے

آدمی مقیم نہین ہوتا یہ حدیث ظاہر مین منافی ہے مذہب شافعی کے کہ اُنکے یہان اگر اقامت کرے چار دن تو واجب ہوتا ہے پورا پڑھنا نماز کا تفصیل اسکی آگے مذکور ہووےگی ۰۶۰ + (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر پس ٹھہرے اُنیس ۱۹ دن نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتین کہا ابن عباسؓ نے پس ہم نماز پڑھتے ہین دو دو رکعت بیچ اُس منزل کے کہ درمیان ہمارے اور درمیان مکہ کے ہے انیس دن یعنے جب اقامت کرتے ہین ایک منزل مین درمیان مکہ اور مدینہ کے انیس دن تو دو دو رکعت پڑھتے ہین پس جسوقت کہ ٹھہرتے ہین زیادہ اس سے تو پڑھتے ہین چار رکعت روایت کی یہ بخاری نے ف پس ٹھہرے انیس دن یعنے ٹھہرے انیس ۱۹ دن بغیر نیت اقامت کے کہ ارادہ کوچ کا رکھتے تھے آج کل مین اور ابن عباسؓ نے یہ نکالا اس سے کہ اگر اقامت کرے انیس ۱۹ دن تو قصر کرے اور زیادہ رہے تو پوری پڑھے اس بات مین منفرد ہین ابن عباس اور ان کا یہ مذہب نہین جاننا چاہیے کہ ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اس سے نیت اقامت کی کرے تو نماز پوری پڑھے اور اگر پندرہ دن سے کم نیت اقامت کی کرے تو قصر ہی کرے اور اگر بغیر نیت اقامت کے برسون رہے تو بھی قصر کرے اور یہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس اور ابن عمرؓ سے کہا یہ طحاوی نے اور امام محمد کتاب الآثار مین ابن عمرؓ سے لائے ہین کہ وہ آذربیجان مین چھ مہینے رہے کہ ارادہ آج کل چلنے کا کرتے تھے اور نماز مسافرانہ پڑھتے تھے اور اور صحابہ بھی اُنکے ساتھ تھے اور انسؓ بھی ساتھ عبدالملک بیٹے مروان کے دو مہینے شام مین رہے دو دو ہی رکعت پڑھتے رہے اور مذہب شافعی مین یہ ہے کہ اگر نیت چار روز کے اقامت کی کرے سوائے دو دن آنے اور کوچ کرنیکے یا زیادہ کے تو مقیم ہو جاتا ہے اور چار رکعت پڑھے اور اگر بغیر نیت اقامت کے ساتھ قصد چلنے آجکل کے زیادہ اٹھارہ دن سے ٹھہرے تو پوری پڑھے نماز قول معتمد اُنکے یہان یہی ہے ع ح + (وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے حفص بن عاصم سے کہ کہا رفاقت کی مین نے ابن عمرؓ کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑھائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پھر آئے ڈیرے اپنے مین اور بیٹھے پس دیکھا لوگون کو کھڑے ہوئے پس کہا کیا کرتے ہین یہ کہا مین نے نفلین پڑھتے ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑھنے والا پوری پڑھتا مین نماز فرض اپنی یعنے اگر یہ محل ادا کرنے نوافل کا ہو تو پورا پڑھنا فرضون کا اہم اور اولیٰ تھا پس جب فرض قصر کیے گئے تو ترک نفل اولیٰ ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولیٰ ہے نفل سے صحبت رکھی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس تھے نہ زیادہ کرتے سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکھی مین ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سے اسی طرح یعنے وہ بھی سفر مین زیادہ دو رکعت سے نہ پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن الملک نے کہ اسمین دلیل ہے اُسکے لیے کہ اختیار کیا ہے کہ نفل نہ پڑھے سفر مین اور حکم سنن رواتب یعنے معمولی کا فصل دوسری مین مذکور ہوگا ع + (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جسوقت کہ ہوتے سفر مین اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر اس حدیث پر عمل ہے شافعیون کا کہ اُنکے نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کے درست ہے خواہ ظہر کے وقت مین عصر کو پڑھ لے یا عصر کے وقت مین ظہر کو اسی طرح مغرب اور عشا مین یعنے مغرب کے وقت مین عشا پڑھ لے یا عشا کے وقت مین مغرب اور حنفیون کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے جمع صوری پر یعنے ظہر آخر وقت مین پڑھتے اور عصر اول

وقت میں پس صورت میں جمع ہوتیں اور حقیقت میں دونوں نمازیں اپنے وقت میں اسی طرح مغرب اور عشا میں کہ تاخیر کرتے مغرب کو
اور اول وقت پڑھتے عشا کو۔ ع + (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ
يُوْمِيْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سفر
میں اپنی سواری پر جس طرف متوجہ کرتی سواری انکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑھتے سفر میں سواری پر نماز شب کی سوائے فرض کے اور وتر بھی پڑھتے
اپنی سواری پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نماز پڑھتے سفر میں جس طرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کے منہ قبلہ کی طرف کرتے
جیسے کہ انس کی حدیث میں آیا ہے اور اشارہ کرتے یعنے رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے اور اشارہ سجود کا پست تر اشارہ رکوع سے کرتے اور اس
حدیث میں دو حکم مذکور ہوئے ایک تو یہ کہ سواری پر نفل پڑھنے جائز ہیں اور فرض نہیں اگرچہ اس حدیث میں ذکر رات کی نماز کا واقع ہوا ہے
لیکن اور حدیثوں میں نفل عام آئے ہیں پس شامل ہیں سنتوں موکدہ کو اور سوائے انکے کو اور امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ مستحب ہے اترنا سنت
فجر کے لیے اور ایک روایت میں واجب ہے اور اسی لیے جائز نہیں ہے ادا کرنا انکا بیٹھے ہوئے بغیر عذر کے اور فرض سواری پر درست نہیں مگر بعذر
کہ جنگل میں ہو اور غالب اسمیں خوف ہلاک کا نفس پر یا مال پر ہو یعنے خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سے دور پڑنے کا یا راہ بھول جانیکا یا جانور
سرکش ہو کہ اسپر سوار نہو سکے بعد اترنے کے یا مصلی بڈھا اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہو سکے اور نہ کسی کو پاوے کہ سوار کر دے اسکو یا کیچڑ ایسی ہو
کہ نماز اسپر ممکن نہو یا عذر مینھ کا ہو تو ان صورتوں میں فرض سواری پر جائز ہے اور ضرورتیں مستثنے ہیں قواعد شرع سے کذا فی شروح الہدایۃ اور کہا طیبی
نے کہ وجہ پڑھنے وتروں کی سواری پہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر سواری پر پہلے حکم کرنے اور تاکید
کرنے وتروں کے پھر جب تاکید کی بعد اسکے اور نہ رخصت دی بیچ ترک اسکے کے اتر کر پڑھتے ہوں چنانچہ ثابت ہوا ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ نماز پڑھتے
تھے یعنے نفل سواری اپنی پر اور وتر پڑھتے تھے زمین پر اور کہتے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے اور امام محمد اپنی موطا
میں بہت آثار صحابہ اور تابعین سے لائے ہیں کہ وہ اترتے تھے وتروں کے لیے اور شمنی نے کہا ہے کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ
تلاوت کا کہ زمین پر پڑھا ہو سواری پر جائز نہیں اور دوسرا یہ حکم ہے کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر ساتھ شرط سفر کے ہے چنانچہ جمہور ائمہ اسی پر ہیں
اور ایک روایت ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی اسی طرح ہے اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہ میں یہ ہے کہ شرط کیا گیا ہے ہونا مصلی کا باہر شہر
کے مسافر ہو یا نہو اور مسافر اگر اندر شہر کے ہو جائز نہیں اسکو نفل پڑھنے سواری پر نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک محمد کے جائز ہیں لیکن مکروہ
اور ابو یوسف نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں اسکا بعد ازاں اختلاف کیا ہے اسمیں کہ کتنی دور شہر سے پہنچ لے تو نماز سواری پر جائز ہے بعضوں نے
دو فرسخ کہے ہیں بعضوں نے تین فرسخ بعضوں نے کہا ایک کوس اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے بعد جدا ہونے کے گھروں شہر کے سے جیسا کہ جواز قصر میں
آیا ہے + ع ح + اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سب یہ تحقیق کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم رکعتیں پڑھیں اور پوری بھی پڑھیں روایت کی
یہ شرح السنۃ میں ف یعنے چار کی دو بھی پڑھیں ہیں اور پوری چار بھی عمل شافعی کا اسی پر ہے کہ جائز ہے قصر بھی اور پورا پڑھنا بھی سفر میں اور
ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں جائز ہے پورا پڑھنا بلکہ گنہگار ہوتا ہے اور اسکی سند میں ابراہیم بن یحیی ہے پس حدیث ضعیف ہے دلیل کامل نہیں ہو سکتی
اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحت کو نہیں پہونچی ہے اور حضرت سے اتمام وجود میں نہیں آیا اور دار قطنی اور بیہقی اور غیر جانے
جو جائز ہونے قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہے اور دار قطنی نے کہا ہے کہ اسناد اسکی صحیح ہے پس بر تقدیر صحت اسکی کے حمل کیجاویگی اول امر پر

یعنے یہ بات ابتدا مین تھی پھر قصر ہی مقرر ہوا واللہ اعلم ع ح + ایک معنی اس حدیث کے یہ بھی ہوسکتے ہین کہ قصر کیا حضرت نے یعنے ان نمازون
مین کہ چار رکعت کی ہین اور پوری پڑھی یعنے وہ نمازین کہ تین رکعت اور دو رکعت کی ہین پس قصر بھی ہوا اور اتمام بھی یہ توجیہ خوب ہے کہ اور تکلف نہین
کرنا پڑتا + مولانا + (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا
رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور حاضر ہوا مین ساتھ انکے فتح مکہ مین پس رہے وہ مکہ مین اٹھارہ شب نماز نہین پڑھتے تھے مگر دو رکعتین فرماتے اے اہل شہر کے پڑھو
تم چار رکعتین اسلیے کہ تحقیق ہم سفر مین ہین روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اٹھارہ شب رہے اور قصد سفر کا رکھتے تھے کہ آج چلین کل چلین
اسی سبب سے دونون قصر پڑھتے رہے اور فرماتے یعنے بعد سلام پھیرنے کے مقیم مقتدیون کو خطاب کرکے کہ تم چار پوری پڑھو اسطرح کہدینا
مستحب ہے امام کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کرے مسافر کا تو چار رکعتین پڑھے اور متابعت امام کی نکرے باقی نماز مین اور مسافر
جو اقتدا کرے مقیم کا تو متابعت اسکی کرے کہ چار رکعتین پڑھے ع ح + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي
السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ
وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي
حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
ظہر کی سفر مین دو رکعتین اور بعد اسکے دو رکعتین یعنے سنت اور ایک روایت مین ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے نماز پڑھی مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے شہر مین اور سفر مین پس پڑھی مین ساتھ حضرت کے شہر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد انکے دو رکعتین یعنے سنت اور پڑھی مین نے نماز
ساتھ انکے سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور پیچھے انکے دو رکعتین یعنے سنت اور عصر کی دو رکعتین اور نہ پڑھی پیچھے اسکے کچھ یعنے سنت اور نماز مغرب
کی شہر مین اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتے تھے شہر مین اور سفر مین اور نماز مغرب کی وتر ہے دن کی اور پڑھتے پیچھے اسکے دو رکعتین یعنے
سنت روایت کی یہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ قصر چار ہی رکعت مین ہے تین مین نہین اور وتر دن کی ہے یعنے جیسے نماز وتر رات
کی ہے یہ نماز وتر دن کی ہے اور اسمین تقویت ہے قول ابی حنیفہ کی کہ نماز وتر کی تین رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ سنتین معمولی سفر مین بھی پڑھی مانند حضر کے انتہی اور معتمد ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ پڑھے انکو منزل مین اور چھوڑ دے
انکو راہ مین ع + (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے معاذ بن جبل
سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور
اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اترتے واسطے نماز عصر کے یعنے ظہر ساتھ عصر کے پڑھتے اور مغرب مین کرتے مانند
اسی کے جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے
مغرب کو یہان تک کہ اترتے عشا کے لیے پھر جمع کرتے درمیان دونون نمازون کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف اس حدیث
سے شافعیہ نے جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہے بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے کہ انکے نزدیک سفر مین جمع کرنا دو نمازون کا جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ

کہا ابو داؤد نے کہ نہیں ہے بیچ تقدیم وقت کے کوئی حدیث قوی پس کہنا ابو داؤد کا دلیل ہے اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اور ہماری دلیل حدیث
صحیحین کی ہے ابن مسعود سے کہ نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر میں پس بر تقدیر تعارض
کے راجح ہے حدیث ابن مسعود کی بسبب زیادتی فقہ راوی کے اور بسبب اسکے کہ وہ بڑے احتیاط والے تھے + ع + (وعن انس قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر واراد ان یتطوع استقبل القبلۃ بناقتہ فکبر ثم صلی حیث وجہہ رکابہ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے انس سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سفر کرتے یعنی نکلتے شہر سے مسافر ہوتے یا مقیم ہوتے اور ارادہ کرتے یہ کہ نفل پڑھیں سامنے
کرتے قبلہ کے اونٹنی اپنی پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے نماز جس طرف متوجہ کرتی انکو سواری انکی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف امام شافعی کے نزدیک
اس صورت میں منہ قبلہ کی طرف کرنا شرط ہے اور ہمارے نزدیک نفلوں میں شرط نہیں اور فرضوں میں شرط ہے یعنی اگر بسبب عذر کے جو کہ اوپر
مذکور ہوئے فرض سواری پر پڑھے تو روبقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہے + ع + (وعن جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ
فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو المشرق ویجعل السجود اخفض من الرکوع رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کے پس آیا میں اور حضرت نماز پڑھتے تھے اپنی سواری پر طرف مشرق کے اور کرتے تھے سجدہ پست تر رکوع سے
روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے رکوع اور سجدہ دونوں اشارہ سے کرتے تھے پس سجدہ کے لیے زیادہ جھکتے اور رکوع کے لیے کم + ع + الفصل
الثالث فصل تیسری (عن ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین وابو بکر بعدہ وعمر بعد ابی بکر وعثمان صدرا من خلافتہ
ثم ان عثمان صلی بعد اربعا فکان ابن عمر اذا صلی مع الامام صلی اربعا واذا صلاہا وحدہ صلی رکعتین متفق علیہ) روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا
نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں اور ابو بکرؓ نے بھی بعد حضرت کے اور حضرت عمرؓ نے بھی بعد ابی بکر کے دو رکعتیں اور
حضرت عثمانؓ نے بھی پڑھیں ابتدا اپنی خلافت میں پھر پڑھیں حضرت عثمانؓ نے پیچھے چار رکعتیں پس تھے ابن عمرؓ جب پڑھتے نماز ساتھ
امام کے یعنے ساتھ حضرت عثمانؓ کے پڑھتے چار رکعتیں اور جب پڑھتے اکیلے یعنے حالت سفر میں پڑھتے دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف یعنے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ حج کو آتے اور منا میں پہونچتے تو وہاں بھی نماز مسافرانہ
پڑھتے اور حضرت عثمانؓ بھی اوائل خلافت میں قریب چھ برس کے مسافرانہ نماز پڑھتے رہے اور بعد اسکے چار پڑھنے لگے وجہیں اسکی کئی
لکھی ہیں علما نے یا تو یہ وجہ تھی کہ وہ متاہل ہو گئے تھے مکہ میں چنانچہ احمد نے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے منا میں چار رکعتیں پڑھیں پس
لوگوں نے انپر انکار کیا پس کہا انھوں نے اے لوگو میں متاہل یعنے قبیلہ دار ہوں مکہ میں اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے جو کوئی متاہل ہووے ایک شہر میں پس پڑھے نماز مقیم کی سی اور لوگوں کے انکار کرنے میں انپر دلیل ہے اسکی کہ حضرت پوری نماز
نہیں پڑھتے تھے سفر میں اور قصر لازم ہے ورنہ لوگ انکار کاہیکو کرتے یا وجہ یہ تھی کہ موسم حج میں لوگ بہت آتے تھے اور انمیں سے بعضے احکام
دین کے مفصل نہیں جانتے تھے انکے دکھانے کے لیے پڑھتے تھے تا وہ جانیں کہ نماز کی چار رکعتیں ہیں اگر دو پڑھتے تو شاید وہ جانتے کہ نماز کی
دو ہی رکعتیں ہیں یا آخر کو حضرت عثمانؓ موافق حضرت عائشہؓ کے ہوئے تھے کہ انکے نزدیک قصر اور اتمام دونوں جائز تھے + ع + ح + (وعن
عائشۃ قالت فرضت الصلوۃ رکعتین ثم ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففرضت اربعا وترکت صلوۃ السفر علی الفریضۃ الاولی قال الزہری
قلت لعروۃ ما بال عائشۃ تتم قال تاولت کما تاول عثمان متفق علیہ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتیں یعنے
اول دو رکعتیں فرض ہوئیں سفر اور حضر میں پھر ہجرت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کی گئیں چار شہر میں اور چھوڑی گئی

نماز سفر میں پہلے فرض پر کہا زہری نے کہا میں نے واسطے عروہ کے کیا حال ہے عائشہ کا کہ پوری پڑھتی ہیں نماز سفر میں کہا دلیل پکڑتی ہیں جیسے دلیل پکڑی عثمان نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور چھوڑی گئی نماز سفر میں پہلے فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعتیں سفر میں تھیں بعد از مشروع ہونے چار رکعت کے بلکہ اصل مشروع دو ہی رکعتیں ہیں پس عزیمت یعنے لازم ہیں نہ رخصت اور یہی مذہب ہے مذہب حنفی کی پس اگر پوری چار پڑھے گا اور پہلے قعدہ میں بیٹھے گا تو مسی ہوگا یعنے برا کریگا اور ہو وینگی دو رکعتیں نفل اور اگر نہ بیٹھیگا پہلے قعدے پر تو کہ حکما وہ قعدہ اخیرہ ہی ہے باطل ہوگا فرض اسکا اور دلیل پکڑتی ہیں جیسے دلیل پکڑی حضرت عثمان نے صحیح قول بیچ دلیل پکڑنے عائشہ اور حضرت عثمان کی یہ ہے کہ یہ قصر اور اتمام دونوں جائز رکھتے تھے جیسا کہ کہا گیا ع ح + (وعن ابن عباس قال فرض اللّٰہ الصلٰوۃ علی لسان نبیکم صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے کے گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ڈر کی حالت میں ایک رکعت روایت یہ مسلم نے ف اور سفر میں دو رکعتیں یہ دلیل صریح ہے ہمارے مذہب کی کہ سفر میں دو ہی پڑھنی چاہییں اور خوف میں ایک رکعت عمل کیا ہے ظاہر اسکے پر ایک جماعت نے سلف میں سے کہ ان میں سے حسن بصری اور اسحق بھی ہیں اور کہا جمہور علما نے کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کی ہے بیچ عدد رکعات کے اور تاویل کی انھوں نے اس حدیث کی یہ کہ مراد یہ ہے کہ بیچ دوگانہ حقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور دوسری رکعت تنہا جیسے کہ آتی ہے حدیثوں میں یہ ہیں نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف میں انتہی اور چار رکعتیں بیچ شہر کے اور تین رکعتیں مطلق حالت خوف میں یوں پڑھے کہ امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور باقی اکیلے تفصیل اسکی صلوٰۃ الخوف میں آویگی انشاء اللہ تعالی + ع (وعنہ وابن عمر قالا سن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلٰوۃ السفر رکعتین وھما تمام غیر قصر والوتر فی السفر سنۃ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن عباس سے اور ابن عمر سے کہ کہا دونوں نے مقرر کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں اور وہ پوری ہیں نہیں ناقص اور وتر سفر میں سنت ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مقرر کیں حضرت نے قصر ثابت ہے کتاب اللہ سے پس مراد یہ ہے کہ حضرت نے واضح کیا ساتھ قول اور فعل کے قصر کو جو کتاب اللہ میں تھا اور نہیں ناقص یعنے سفر میں شروع ہی دو رکعتیں ہیں نہ یہ کہ پہلے چار تھیں اب دو رکعتیں کم کر دیں اور وتر سفر میں سنت ہے یعنے ثابت ہے ساتھ سنت کے یا سنت ہے سنتوں اسلام سے پس یہ منافی وجوب کے نہیں + ع ح + (وعن مالک بلغہ ان ابن عباس کان یقصر الصلٰوۃ فی مثل ما یکون بین مکۃ والطائف وفی مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی مثل ما بین مکۃ وجدۃ قال مالک وذلک اربعۃ برد رواہ فی الموطا) اور روایت ہے مالک سے پہونچی انکو یہ بات کہ ابن عباس تھے قصر کرتے نماز بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور طائف کے ہے اور بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور عسفان کے ہے اور بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور جدہ کے ہے کہا مالک نے اور یہ مسافت ہے چار برید کی روایت کی یہ موطا میں ف چار برید سولہ فرسخ کے ہوتے ہیں اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کے ہوئے اگر منزل بارہ کوس کی ہو تو چار برید کی چار منزلیں ہوتی ہیں اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین مسافتیں کہ حدیث میں مذکور ہیں برابر ہوں لیکن واقع میں برابر نہیں پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہو یعنے مسافت مابین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حد ابن عباس نے اپنے اجتہاد سے مقرر کی تھی بعد ازیں جاننا چاہیے کہ بعضے علما نے کہا ہے کہ ثابت نہیں ہوئی کتاب میں اور نہ سنت میں مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہے مطلق سفر ثابت ہوا ہے اور سفر کہ جنمیں قصر واقع ہوا ہے متفاوت ہیں بعضے قریب اور بعضے بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حدیثوں باب کی سے صحابہ اور تابعین اور انکے بعد کے علما اسکے تعیین میں اجتہاد اور استنباط کرکے مختلف ہوئے ہیں امام شافعی نے حد سفر کی ایک رات دن رکھا اور ایک روایت میں دو روز کہے کذا ذکر فی الہدایۃ اور

جاوے کہ اُنکے مذہب مین ہی دسمین تعین سولہ فرسخ کی کی ہی اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی ہی اور امام ابو حنیفہ نے تین منزلین کہی ہین کہ
ہر منزل ایسی ہو کہ چھوٹے دنون مین قافلہ صبح کو چلے تو بعد دوپہر کے منزل پر پہونچ جاوے اور امام ابو یوسف نے دو روز اور اکثر تیسرے دن
کا کہا ہی اور اصحاب ظواہر نے مطلق سفر اعتبار کیا ہی دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلین ہر ایک کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ح ع + (وَعَنِ الْبَرَاءِ
قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَیْتُہٗ تَرَکَ رَکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّہْرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی براء سے کہ کہا رفاقت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر مین پس نہین دیکھا مین نے
حضرت کو کہ چھوڑی ہون دو رکعتین جسوقت کہ ڈھلے آفتاب پہلے ظہر کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب
ہی ف شاید کہ دو رکعتین شکر الوضو تھین یا سنتین ظہر کی کہ اقتصار دو ہی پر کرتے تھے ح ع + (وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَرٰی
ابْنَہٗ عُبَیْدَ اللّٰہِ یَتَنَفَّلُ فِی السَّفَرِ وَلَا یُنْکِرُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تحقیق تھے ابن عمر دیکھتے بیٹے اپنے عبید اللہ کو نفلین پڑھتے
سفر مین پس نہ انکار کرتے اُسپر روایت کی یہ مالک نے ف شاید کہ یہ بعض رواتب یعنے معمول پڑھتے ہونگے یا اور نفل پڑھتے ہونگے بیچ وقت
وسیع کے باوجود اعتقاد اُنکے کہ جائز ہی ترک اُنکا پس حل کیا جاویگا ابن عمر کا انکار سابق اوپر نفلون کے بیچ تنگ وقت کے یا بیچ فراخ وقت
کے اوپر گمان التزام کرنیکے وظایف مین حتے کہ حالت سفر مین بھی باوجودیکہ امر ایسا نہین ہی اسلیے کہ اللہ تعالی لکھتا ہی مسافر کے لیے ثواب اُس
عمل کا کہ کرتا تھا حضر یعنے گھر مین قسم عبادات سے اور اسی طرح مریض اور شیخ ضعیف کے لیے والا نماز بہتر چیز ہی اور منع اُسکا غیر مشروع ہی فرمایا ہی
اللہ تعالی نے ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی یعنے کیا دیکھا تو نے اُسکو کہ منع کرتا ہی بندے کو جب نماز پڑھتا ہی + ع باب الجمعۃ باب ہی بیچ بیان
جمعہ کے ف جمعہ لغت فصیح مین ساتھ پیش جیم کے اور میم کے ہی اور ساتھ سکون میم کے بھی آیا ہی اور اسکا نام جمعہ اسلیے ہوا کہ پیدایش حضرت
آدم کی جمع اور پوری کی گئی ہی اسمین اور بعضون نے کہا ہی کہ جمعہ اسلیے کہتے ہین کہ اس دن مین حضرت آدم جمع ہوے ساتھ حوا کے زمین مین
اور اُسکو زمانہ جاہلیت مین عروبہ ساتھ زبر عین کے کہتے تھے + ح ع الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّہُمْ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِہِمْ ثُمَّ ہٰذَا یَوْمُہُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْہِمْ یَعْنِیْ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَہَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اَلْیَہُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بَیْدَ اَنَّہُمْ وَذَکَرَ نَحْوَہٗ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْہُ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ
نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَہْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمَقْضِیُّ لَہُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم پیچھے آنے والے ہین یعنے دنیا مین اور پہلے ہونیوالے ہین دن قیامت کے یعنے شرف و رتبہ مین سوا اسکے کہ اہل کتاب
دیے گئے ہین کتاب پہلے ہمسے اور دیے گئے ہم کتاب پیچھے اُنکے پھر یہ وہ دن ہی کہ فرض کیا گیا اُنپر مراد رکھتے تھے حضرت ساتھ اس دن
کے دن جمعہ کا پس اختلاف کیا اُنھون نے اسمین پس راہ دکھائی ہمکو اللہ تعالی نے واسطے اس دن کے یعنے جمعہ کے اور لوگ یعنے یہود اور
نصاری واسطے ہمارے اسمین یعنے بیچ اختیار کرنے اس دن کے واسطے عبادت کے تابع ہین یہود نے اختیار کیا کل کو یعنے جمعہ کی کل کو
کہ ہفتہ ہی اور نصاری نے کل کے بعد کو یعنے اتوار کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ کہا ہم پیچھے آنے
والے ہین پہلے ہونگے دن قیامت کے اور ہم ہون گے اول اُن لوگون کے کہ داخل ہونگے بہشت مین سوا اسکے کہ وہ اور ذکر کیا
مانند اُسکے آخر تک اور اور روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ اور حذیفہ سے ہی کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر

حدیث کے ہم پیچھے آنے والے ہین اہل دنیا مین سے اور پہلے ہونے والے ہین دن قیامت کے ایسے پیچھے آنے والے ہین کہ حکم کیا جاویگا واسطے اُنکے پہلے اور مخلوقات کے یعنے حساب کے لیے اور جنت مین داخل ہونیکے لیے ف دیئے گئے ہم کتاب بعد اُنکے حقیقت مین یہ بھی موجب فضل ہمارے کا ہی اسلیئے کہ کتاب متاخر ناسخ پہلی کی ہی پس اس سے ظاہر ہوا کہ قول حضرت کا نحن الآخرون ﷺ بھی واسطے بیان فضل کے ہی اور یہ اختلاف کیا جان کہ شارحین نے اختلاف کیا ہی کہ مراد ساتھ فرض کرنے اللہ تعالی کے روز جمعہ کو یہود اور نصاری پر اور اختلاف کرنے اُنکے کے اُسمین کیا ہی بعضون نے تو کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ اللہ تعالی نے فرض کیا اُنپر عبادت کو روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا اُنکو ساتھ جمع ہونے کے اُسمین عبادت کے لیے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث مین سے معلوم ہوتا ہی پس مخالفت کی اُنھون نے امر الٰہی کی اور سرکشی کی اُسمین جیسے کہ عادت اُنکی تھی اور اختیار کیا یہود نے ہفتہ کے دن کو اور نصاری نے اختیار کیا اتوار کو اور اُنھون نے دلیلین نکالین اپنی طرف سے چنانچہ آگے مذکور ہونگی اور اکثر اسپر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہی کہ حکم ہوا اُنکو ساتھ نکالنے اس دن کے ساتھ رائے اور اجتہاد اپنے کے یعنے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے فرض کیا ہی تمپر اپنے علم مین ایک دن کہ فارغ ہوا اسمین واسطے فکر اور ذکر اور عبادت کے دریافت کرو اُسکو اپنے اجتہاد سے اور یہ امتحان تھا حق سبحانہ تعالی کی طرف سے اُنکے لیے کہ آیا حق دریافت کرتے ہین یا نہین پس تعین کیا یہود نے ہفتہ کو اور کہا کہ یہ دن ایسا ہی کہ فارغ ہوا اللہ تعالی شغل پیدا کرنے سے پس ہمکو بھی چاہیے کہ فارغ ہووین کاروبار دنیا سے اور مشغول ہووین عبادت پروردگار مین اور نصاری نے تعین کیا اتوار کو اس لیے کہ اللہ تعالی نے ابتدا کی اُسمین پیدایش کی پس یہ دن مبدا کمالات اور نعمتون کا ہی کہ اُسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر ساتھ فیض پہونچانے اور انعام کرنیکے پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کے ہی دونون نے خطا کی اور نہ پایا جو کچھ کہ علم الٰہی مین تھا یعنے دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئے راہ صواب سے پس راہ دکھائی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالی نے اس دن کو یہان بھی دونون وجہین بیان کی ہین اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ نے حکم کیا اس اُمت کو ساتھ عبادت کے روز جمعہ مین ساتھ قول اپنے کے یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی اُنکو حکم بجالانے کی اور گمراہ نہ کیا ساتھ انکار اور سرکشی اور دلیلین نکالنے کے جیسے کہ عادت اس اُمت نیک کی ہی اور لوگ واسطے ہمارے تابع ہین کیونکہ ہرگاہ کہ تھا دن جمعہ کا مبدا دور انسان کا اور اول ایام اُسکے کا ہوئے اُسمین عبادت کرنیوالے باعتبار عبادت کے متبوع اور عبادت کرنے والے بیچ دونون کے کے بعد اُسکے ہین تابع اور یہ حدیث دلالت رکھتی ہی اسی پر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعاً ولیکن زبان زد عرف کے برخلاف اسکے ہوا ہی ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اُدخل الجنۃ وفیہ اُخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کا کہ نکلا اُسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اُسمین پیدا کیئے گئے آدم یعنے تمام ہوئی پیدایش اُنکی اور اُسمین داخل کیئے گئے بہشت مین اور اُسمین نکالے گئے بہشت سے اور نہین قائم ہونے کی قیامت مگر دن جمعہ کے روایت کی یہ مسلم نے ف نکلا اُسمین آفتاب مراد یہ ہی کہ سب دنون مین دن جمعہ کا افضل ہی اسلیئے کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اُسمین آفتاب نہ نکلا اور روز جمعہ مین حضرت آدمؑ جو پیدا ہوئے اس سے فضیلت اُسکی معلوم ہوئی یہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سے جو نکلے اسمین فضیلت جمعہ کی اس لیے ہوئی کہ نکلنا اُنکا سبب پیدایش انبیا اور اولیا کا اور باعث ہونے حسنات بیشمار کا اُنسے ہوا اور ایسی ہی صورت حضرت آدم علیہ السلام کی سبب پہونچنے اُنکے کی درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسی ہی قائم ہونا قیامت کا سبب ہی دخول جنت کا اُسمین وعدے حق تعالی کے مقبولون کے لیے ظاہر ہونگے اور مراد قائم ہونے قیامت سے

یا تو پہلا نفخہ ہی کہ ہلاکت کے لیے ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطے بعث و نشر کے ہوگا اور کہا طیبی نے کہ کہا بعضون نے کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہی اور بعضون نے کہا کہ جمعہ افضل ہی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی یہ اُس صورت مین ہی کہ جب مطلق چھوڑا جاوے یعنے بہترین ایام کا عرفہ ہی اور بہترین دنون کا جمعہ ہی اور اسوقت کہ کہا جاوے کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہی یا بہترین دن یعنے ہفتہ مین پس وہ جمعہ ہی پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہ رہی اور جب موافق ہووے دن جمعہ کا دن عرفہ کے ساتھ تو ہوگا افضل دنون کا مطلق پس ہوگا عمل اُسمین افضل اور حج ہوگا اُسمین حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حجون سے کہ غیر جمعہ مین ہون اور کہا ابن مسیب نے کہ جمعہ محبوب تر ہی طرف اللہ تعالی کے حج نفل سے اور جامع صغیر مین ابن عباس سے ہی مرفوعا کہ جمعہ حج المساکین ہی ح ع + (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ متفق علیہ وزاد مسلم قال وہی ساعۃ خفیفۃ وفی روایۃ لہما قال ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا مسلم قائم یصلی یسأل اللہ خیرا الا اعطاہ ایاہ) اور روایت ہی انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بیچ دن جمعہ کے ایک ساعت ہی نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان اس حال مین کہ سوال کرے اللہ تعالی سے اُسمین خیر مگر کہ دیتا ہی اُسکو خیر یعنے دعا اُس ساعت مین قبول ہی ہوتی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے یہ کہ کہا حضرت نے کہ وہ ساعت ہی بہت کم اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہی کہ کہا تحقیق جمعہ مین البتہ ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان کہ کھڑا ہو نماز کے لیے یعنے مستعد ہو نماز کا مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہی اُسکو بھلائی ف ایک ساعت ہی یعنے پوشیدہ اور حکمت اُسکے اخفا مین یہ ہی کہ تا مشغول رہین لوگ عبادت مین تمام دن با امید اسکے کہ دعا اور عبادت اُنکی اُسمین واقع ہو اور کہا جزری نے اوقات قبولیت کے جو آئے ہین اُنہین سے اس ساعت مین بہت امید ہی قبولیت کی انتہے اور دیتا ہی اُسکو خیر یعنے یا تو جلدی دیتا ہی اُسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہی اُسکے لیے کہ آخرت مین ثواب دے گا اور لفظ قائم یصلی کے معنی یہ ہین کہ ملازمت اور مواظبت کرتا ہو نماز پر یا مراد یہ ہی کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہ تاویلات اسلیے کی گئین تا موافقت ہو جاوے سب روایات مین (وعن ابی بردۃ ابن ابی موسی قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شان ساعۃ الجمعۃ ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سے کہ کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہتے تھے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ شان ساعت جمعہ کے کہ وہ ہی درمیان اُسکے کہ بیٹھے امام منبر پر یہان تک کہ پڑھی جاوے نماز روایت کی یہ مسلم نے ف ساعت قبولیت دعا کی بیچ دن جمعہ کے کہ حدیث شریف مین وارد ہوئی ہی اُسمین علما کو اختلاف ہی کہ کون سی ساعت ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت مبہم ہی مانند شب قدر کے یا اسم اعظم کے اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت ہر جمعہ مین انتقال کرتی ہی کسی جمعہ مین اول روز ہوتی ہی کسی مین بیچ مین ہوتی ہی کسی جمعہ مین آخر روز ہوتی ہی اور اکثر اسی پر ہین کہ وہ ساعت معین اور معلوم ہی لیکن اسمین بھی اختلاف ہی کہ کون سی ہی اسمین پینتیس قول ہین ایک یہ کہ جسوقت موذن دن جمعہ کے نماز صبح کے لیے اذان دے دوسرا یہ کہ طلوع ہونے فجر کے سے طلوع ہونے آفتاب تک اور تیسرا وقت عصر سے غروب ہونے آفتاب تک چوتھا درمیان اُترنے امام کے منبر سے کہنے تکبیر تحریمہ تک پانچوان اول ساعت بعد نکل چکنے آفتاب کے چھٹا وقت نکلنے آفتاب کے ساتوان آخر ساعت تیسری کا یعنے قریب پہر دن باقی رہنے کے اسلیے کہ ساعت گھنٹے کو کہتے ہین اور اُسکا حساب دوپہر سے شروع ہوتا ہی آٹھوان وقت زوال سے یہان تک کہ سایہ ہو آدھے ہاتھ نوان زوال سے یہانتک کہ سایہ ہو ایک ہاتھ دسوان بعد ڈھلنے آفتاب کے ایک بالشت ایک ہاتھ تک گیارھوان عین وقت زوال کے بارھوان اُسوقت کہ موذن اذان کہتا ہی جمعہ کے لیے تیرھوان

وقت زوال سے یہانتک کہ داخل ہو آدمی نماز جمعہ مین چودھوان زوال سے تا وقت نکلنے امام کے نماز سے پندرھوان زوال سے غروب آفتاب تک سولھوان درمیان چڑھنے امام کے منبر پر تا قائم ہونے نماز کے سترھوان وقت باہر آنے امام کے نماز سے اٹھارھوان درمیان چڑھنے امام کے منبر پر اور اسے نماز تک انیسوان درمیان اذانکے اداسے نماز تک بیسوان درمیان بیٹھنے امام کے منبر پر تا تمام ہونے نماز کے اکیسوان اُسوقت سے کہ حرام ہوتی ہے بیع تا حلال ہونے بیع کے یعنے وقت اذان سے جب تک کہ نماز ہو چکے بائیسوان قریب اذان کے تیئیسوان وقت ہو سے کہ شروع کرے امام خطبہ کو یہان تک کہ تمام کرے چوبیسوان اُسوقت کہ پڑھے خطیب منبر پر اور شروع کرے خطبہ پچیسوان وقت بیٹھنے کے درمیان دونون خطبون کے چھبیسوان وقت اُترنے امام کے منبر سے تا ستائیسوان اُسوقت کہ تکبیر کہی جاوے یہانتک کہ کھڑا ہوا امام مصلے پر اٹھائیسوان وقت تکبیر سے تمام ہونے نماز تک انتیسوان اُسوقت کہ ادا کرے نماز جمعہ کی تیسوان نماز عصر سے غروب ہونے آفتاب تک اکتیسوان بیچ نماز عصر کے بتیسوان بعد نماز عصر کے تا آخر وقت مستحب کے تینتیسوان بعد نماز عصر کے مطلقا چونتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر کے پینتیسوان اُسوقت کہ غروب ہونے لگے آفتاب اور آیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت نبوت متعین کرتے تھے خادمون کو کہ انتظار اور نگہبانی کرین آخر ساعت روز جمعہ کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین اُسمین اور پوچھا گیا بلقینی سے کہ کیونکر دعا کرے خطبہ کی حالت مین اُسوقت تو حکم ہے چپ رہنے کا پس جواب دیا کہ نہین ہے شرط دعا سے تلفظ بلکہ حاضر کرنا اُسکا ساتھ دل اپنے کے کافی ہے اور کہا شافعی نے پہونچا ہے مجکو یہ کہ دعا قبول کیجاتی ہے شب جمعہ مین بھی واللہ اعلم + ع ح + ومولانا الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابی ھریرۃ قال خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معہ فحدثنی عن التوراۃ وحدثتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حدثتہ ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس وفیہ ساعۃ لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ قال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ فقرأ کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوھریرۃ لقیت عبد اللہ ابن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب الاحبار وما حدثتہ فی یوم الجمعۃ فقلت لہ قال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم قال عبد اللہ بن سلام کذب کعب فقلت لہ ثم قرأ کعب التوراۃ فقال بل ھی فی کل جمعۃ فقال عبد اللہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایۃ ساعۃ ھی قال ابوھریرۃ فقلت اخبرنی بھا ولا تضن علی فقال عبد اللہ بن سلام ھی آخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ قال ابوھریرۃ فقلت وکیف تکون آخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی فیھا فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوۃ فھو فی صلوۃ حتی یصلی قال ابوھریرۃ فقلت بلی قال فھو ذلک رواہ مالک وابوداؤد والترمذی والنسائی وروی احمد الی قولہ صدق کعب) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا نکلا مین طرف پہاڑ طور کے پس ملا مین کعب احبار سے پس بیٹھا مین ساتھ اُسکے پس بیان کیا روبرو میرے توراۃ مین سے اور مین نے بیان کی حدیث روبرو اُسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس تھی بیچ اُن حدیثون کے کہ حدیث کی مین نے اُنکو حضرت سے یہ کہ کہا مین نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کہ نکلا اُسمین آفتاب دن جمعہ کا ہے اُسمین پیدا کیے گئے آدم علیہ السلام اور اُسمین اُتارے گئے جنت سے اور اُسمین توبہ قبول کی گئی اُنکی یعنے جس جمعہ مین اُترے اُسی کے اخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اُسمین یعنے اور جمعہ مین وفات ہوئی اُنکی اور اُسی دن مین قائم ہوگی قیامت اور نہین کوئی جانور

مگر کہ وہ کان لگائے ہوئے یعنے وہ منتظر ہی قائم ہونے قیامت کا دن جمعہ کے اُسوقت سے کہ صبح کرتا ہی یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف
قائم ہونے قیامت کے سواے جن اور آدمی کے یعنے اُنکو غافل اُس سے کیا ہی تا سلسلہ معیشت کا منقطع ہو جاوے اور جمعہ مین ایک ساعت
ہی کہ نہین پاتا اُسکو بندۂ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو یعنے حقیقۃً یا حکماً کہ انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا ہی اُسکو وہ
چیز کہا کعب نے یہ یعنے دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی ساعت بزرگ کو بیچ ہر سال کے ایک دن ہی پس کہا مین نے نہ بلکہ وہ دن ہر ہفتہ مین ہی
پھر پڑھی کعب نے توراۃ پس کہا سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس خبر دی مین نے
اُنکو اپنے بیٹھنے کی ساتھ کعب احبار کے اور خبر دی مین نے اُس حدیث کی کہ بیان کی مین نے اُنسے بیچ حال دن جمعہ کے پھر کہا مین نے
واسطے عبد اللہ کے کہ کہا کعب نے یہ ہر سال مین ایک دن ہی کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولا کعب نے پھر کہا مین نے اُنکو کہ پھر پڑھی
کعب نے توراۃ پھر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ مین ہی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کہ سچ کہا کعب نے پھر کہا عبد اللہ بن سلام نے کہ تحقیق
جانتا ہون مین کون سی ساعت ہی وہ کہا ابوہریرہ نے پس کہا مین نے خبر دو مجکو ساتھ اُس ساعت کے اور بخیلی کرو مجھپر پس کہا عبد اللہ
بن سلام نے وہ آخر ساعت ہی دن جمعہ کی کہا ابوہریرہ نے پس کہا مین نے کسطرح ہوگی آخر ساعت دن جمعہ کی اور حال یہ کہ تحقیق
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے حق مین کہ نہین پاتا اُسکو بندۂ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو اُسمین یعنے اور اُسوقت نماز پڑھی جاتی
نہین اسلیے کہ مکروہ ہی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک بیٹھنے کی جگہ مین منتظر
ہو نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہی یعنے حکماً یہانتک کہ نماز پڑھے یعنے حقیقۃً کہا ابوہریرہ نے پس کہا مین نے مقرر یون ہی فرمایا حضرت نے
کہا عبد اللہ نے پس وہ مراد ساتھ نماز کے یہ انتظار ہی یعنے اور یہ امر روز مین ہو سکتا ہی پس اگر اُسوقت دعا کرے مستجاب ہی روایت کی
یہ مالک اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے تا قول صدق کعب یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اسلیے کہ قیامت
ظاہر ہوگی دن جمعہ کے درمیان صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اُسوقت مین حضور را اور ڈر رکھتے ہین تو انسان کو بطریق اولی
چاہیے کہ ہو مشغول ذکر مولی مین اور ڈرنے والا ہو اُن چیزون سے کہ درپیش آنے والی ہین اور اس حدیث مین بڑا معجزہ حضرت کا مذکور
ہوا کہ باوجود اُمّی ہونے کے خبر دی اُس چیز کی کہ پوشیدہ تھی بڑے عالم اہل کتاب پر یعنے کعب پر سبحان اللہ کیا علم تھا حضرت کا اور کعب
احبار کہ بڑے دانشمند تھے یہود کے پایا اُنھون نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر نہین ہوئے حضرت پاس پھر اسلام لائے حضرت عمرؓ کی خلافت
مین اور عبد اللہ بن سلام صحابی ہین وہ بھی یہود کے عالمون مین سے تھے ؂ ع ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَۃَ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی غَیْبُوْبَۃِ الشَّمْسِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈھو اُس ساعت کو کہ امید ہی قبولیت دعا کی اُسمین بیچ دن جمعہ کے پیچھے عصر کے غائب ہونے آفتاب تک روایت
کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ
قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَ
قَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی
الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہی اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر دنون تمہارے مین سے دن
جمعہ کا ہی اُسمین پیدا کیے گئے آدم اور اُسمین قبض کی گئی روح اُنکی اور اُسمین ہوگا پھونکنا صور کا یعنے نفخہ دوسرا کہ واسطے زندہ کرنے مردون کے

ہوگا اور اسی میں ہے نفخہ مرنے کا یعنے پہلا نفخہ کہ اس سے سب مرجاوینگے پس بہت بھیجو مجھپر درود اس دن میں اسلیے کہ تحقیق درود تمہارا
عرض کیا جاتا ہے مجھپر کہا صحابہ نے اے رسول خدا کے کسطرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپ پر اس حال میں کہ پرانی ہو گئی ہونگی
ہڈیاں آپکی کہا راوی نے مراد رکھتے تھے صحابہ ساتھ لفظ ارمت کی بابت یعنے بوسیدہ ہوگیا ہوگا جسد مبارک آپ کا فرمایا حضرت نے
تحقیق اللہ تعالی نے حرام کیے ہیں زمین پر بدن انبیا کے یعنے زمین نہیں فنا کرتی بدن انبیا کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف بہتر دنوں تمہارے سے دن جمعہ کا اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ دن عرفہ
کا افضل ہے یا مساوی ہے جمعہ کے اور بہت بھیجو درود مجھپر اسمین اسلیے کہ درود افضل عبادات سے ہے اور اس دن میں ہر نیکی کا ثواب
ستر درجہ ہوتا ہے پس اسمین پڑھنا اسکا اولی ہے اور بہت حدیثیں بیچ فضیلت درود بھیجنے کے دن جمعہ میں اور شب جمعہ میں وارد ہوئی ہیں
عجب نعمت ہے غافل ہونا اس سے نچاہیے اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ زندہ ہیں انبیا قبروں میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسی کو اسمین خلاف
نہیں کہ حیات انکی وہاں حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسے کہ شہدا کو ہے اور سوا اسکے اور امہات بھی سنتے ہیں سلام
اور کلام اور عرض ہوتے ہیں اعمال اقربا انکے کے بعض ایام میں ٭ ح ع ٭ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الیوم الموعود یوم القیمۃ والیوم المشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد
مؤمن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یستعیذ من شیء الا اعاذہ منہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا یعرف الا من حدیث
موسی بن عبیدۃ وہو یضعف) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود
عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن میں کہ افضل ہو دن جمعہ سے اسمین ایک ساعت ہے نہیں پاتا اسکو بندہ
مومن کہ دعا کرے اللہ سے ساتھ خیر کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اسکے اور نہیں پناہ مانگتا کسی چیز سے مگر کہ پناہ دیتا ہے اسکو اس سے روایت
کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں معلوم کی جاتی مگر حدیث موسے بن عبیدہ کی سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہے
ف دن موعود الخ یعنے سورہ بروج میں جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے والیوم الموعود وشاہد ومشہود پس مراد یوم موعود سے دن قیامت کا ہے کہ
حق سبحانہ تعالی نے خبر دی ہے اسکے آنے کی اور وعدہ کیا ہے مومنوں سے بعد آنے اسکے کے نعمتوں بہشت کا اور مراد شاہد سے دن جمعہ کا ہے کہ حاضر
ہوتا ہے خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہے کہ حاضر ہوتے ہیں مومن اسمین ہر طرف سے اور حاضر ہوتے ہیں ملائکہ اور موسی راوی اگرچہ ضعیف
کیا گیا ہے لیکن قوت دیتی ہیں اسکو اور حدیثیں ٭ ح ٭ الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابی لبابۃ بن عبد المنذر قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمہا عند اللہ وہو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ آدم و
اہبط اللہ فیہ آدم الی الارض وفیہ توفی اللہ آدم وفیہ ساعۃ لا یسأل العبد فیہا شیئا الا اعطاہ ما لم یسأل حراما وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب
ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا ہو مشفق من یوم الجمعۃ رواہ ابن ماجۃ وروی احمد عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخبرنا عن یوم الجمعۃ ماذا فیہ من الخیر قال فیہ خمس خلال وساق الی آخر الحدیث) روایت ہے ابی لبابہ بن عبد المنذر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دن جمعہ کا سردار ہے دنوں میں اور بڑا ہے دنوں میں نزدیک اللہ کے اور وہ بڑا ہے نزدیک اللہ کے
دن عید قربان اور دن عید الفطر کے سے اسمین پانچ باتیں ہیں پیدا کیا ہے اللہ تعالی نے اسمین آدم علیہ السلام کو اور اتارا اللہ تعالی نے
اسمین آدم کو طرف زمین کے اور اسمین وفات دی اللہ تعالی نے آدم کو اور اسمین ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا بندہ اسمین کچھ مگر کہ دیتا ہے

اللہ اسکو جب تک کہ نہ مانگے حرام کو یعنے مانگنا حرام کا نہیں مقبول اور اسمین قائم ہوگی قیامت نہیں کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور زمین اور نہ باد اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتے ہین دن جمعہ سے یعنے اسلیے کہ قیامت اسمین ہونی ہی سب دانا گہان برپا ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی احمد نے سعد بن معاذ سے یہ کہ ایک شخص انصار مین سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا خبر دو مجکو دن جمعہ کے سے کہ کیا ہی اسمین بھلائی سے فرمایا اسمین پانچ چیزین ہین اور بیان کی ساری حدیث یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ف** اور وہ بڑا ہی دن عید قربان اور دن عید فطر کے سے اس سے معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا مساوی ہی یا افضل ہی جمعہ سے لیکن بیچ حدیث رزین کے ہی کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہی اور اسمین پانچ باتین ہین یہ حصر کے لیے نہیں ہی کہ پانچ ہی باتین ہوتی ہین اور کچھ نہیں ہوتا بلکہ اور بعضی چیزین بزرگ قدر بھی مثل زیارت باری تعالی کے جنت مین وغیر ذلک اسمین ہوتی ہین ۔ ع + (وعن ابی ہریرۃ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شئ سمی یوم الجمعۃ قال لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ وفیہا البطشۃ وفی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعی اللہ فیہا استجیب لہ رواہ احمد) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کس چیز کے نام رکھا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اسواسطے کہ اسمین خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہین اور اس دن مین نفخہ ہوگا مرنیکا یعنے نفخہ پہلا کہ اس سے سب اہل دنیا مرجاوینگے اور زندہ ہونے کا یعنے دوسرا نفخہ کہ اس سے سب جی اٹھینگے اور اسمین ہوگا پکڑنا سخت یعنے دار و گیر قیامت کی اور بیچ آخر تین ساعتون کے جمعہ سے ایک ساعت ہی یعنے جمعہ کی اخیر ساعت ہی کہ جو کوئی دعا مانگے اللہ سے اس ساعت مین قبول کیجاتی ہی دعا اسکی نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ حاصل حضرت کے جواب کا یہ ہوا کہ جمعہ انکا نام اسلیے ہوا کہ ایسے امور بڑے اسمین جمع ہوے ہین اتنے اور مخفی نہو جیسا کہ معنی جمعیت کے ہر ایک مین موجود ہین قطع نظر کرنے کراہت مجموعہ سے ۔ ع + (وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشہود تشہدہ الملائکۃ وان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلوتہ حتی یفرغ منہا قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو درود مجھپر دن جمعہ کے اسلیے کہ تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا ہی حاضر ہوتے ہین اسمین فرشتے اور تحقیق کوئی نہیں بھیجتا درود مجھپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجھپر درود اسکا یعنے ساتھ مکاشفہ کے یا بواسطہ ملائکہ کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہی اس سے کہا ابو درداء نے کہا مین نے اور بعد مرنے کے بھی عرض کرینگے فرمایا تحقیق اللہ نے حرام کیا ہی زمین پر کھانا بدنون انبیا کا پس نبی اللہ کے زندہ ہین یعنے حقیقتاً مثل زندگانی دنیا کے روزی دیے جاتے ہین روایت کی یہ ابن ماجہ نے

ف یہ حدیث تائید کرتی ہی تفسیر ابن عباس رضی کی کہ انھون نے کہا ہی مشہود جمعہ ہی جیسے کہ پہلی حدیث تائید کرتی ہی تفسیر حضرت علی رضی کی کہ انھون نے کہا شاہد جمعہ ہی اور وہ صحیح تر ہی اور نہیں منافی ہی اطلاق مشہود کا اس جگہ جمعہ پر اور اعتبار کرنے یعنے باعتبار حاضر ہونے ملائکہ کے اسمین اور باوجود اسکے احتمال ہی کہ ضمیر فانہ کی اس حدیث مین پھری طرف اکثار صلوۃ کے کہ کہا گیا اکثروا سے اور عرض کیا جاتا ہی مجھپر درود اسکا یعنے ہمیشہ پس اس دن مین کہ افضل دن ہی بطریق اولی عرض ہوتا ہی اگرچہ طویل ہو مدت ابتدا شروع سے یہانتک کہ فارغ ہو اس سے یعنے سب درود اس مدت کے عرض ہوتے ہین آگے اسکے ابو درداء نے بطریق استفہام کے کلام مذکور عرض کیا بگمان اسکے کہ یہ حکم خاص ساتھ حالت ظاہری ہی کے ہی اور حرام کیا ہی یعنے منع کیا ہی زمین کو کھانے بدنون انکے سے پس نہیں فرق ہی واسطے انکے بیچ دونون حالتون کے یعنے حالت زندگانی اور مرنے کے اسی لیے کہا گیا ہی اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار

اور رزق دیے جاتے ہین یعنے رزق معنوی اور منافی نہین ہر کہ انبیا کو رزق جسی بھی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہر جیسا کہ ارواح شہدا کے
حق مین آیا ہر کہ کھاتے ہین میوے جنت کے پس انبیا تو اشرف ہین اُنکے لیے کیون نہ یہ بات ہو + ع (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب ولیس
اسنادہ بمتصل) اور روایت ہر عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ کے یا شب
جمعہ مین مگر کہ بچاتا ہر اُسکو اللہ فتنہ قبر کے سے یعنے سوال قبر اور عذاب اُسکے سے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
غریب ہر اور نہین اسناد اسکی متصل ف ایک روایت مین آیا ہر کہ فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مرے دن جمعہ مین
خلاص کیا جاتا ہر عذاب قبر سے اور آوے گا دن قیامت کے اسی حال مین کہ اُسپر ہوگی مہر شہیدون کی انتہا اور روایت مین آیا ہر
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہر دن جمعہ کے لکھا جاتا ہر اُسکے لیے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہر فتنہ قبر کے سے اور ایک
روایت مین آیا ہر کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ مین یا روز جمعہ مین مگر کہ بچایا جاتا ہر عذاب قبر اور فتنہ قبر کے
سے اور ملتا ہر اللہ سے اُس حال مین کہ نہین حساب اُسپر آویگا دن قیامت کے اُس حال مین کہ ساتھ اُس کے گواہ ہوان گے کہ گواہی دینگے
واسطے اُسکے یا مہر ہوگی یعنے شہیدون کی کذا ذکر السیوطی پس جسکی قبض روح اللہ تعالیٰ اِس دن مین کرتا ہر تو دلیل ہوتی ہر واسطے سعادت
اور بھلائی آخرت اُسکی کے + ع ح + (وعن ابن عباس انہ قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ وعندہ یہودی فقال لو نزلت ہذہ الآیۃ علینا
لاتخذناہا عیدا فقال ابن عباس فانہا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت
ہر ابن عباس سے یہ کہ انھون نے پڑھی یہ آیت آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا آخر آیت تک اور نزدیک ابن عباس
کے ایک یہودی تھا پس کہا اُسنے اگر اترتی یہ آیۃ ہمپر البتہ ٹھہراتے ہم اُسکو یعنے اُس دن کو کہ جس مین یہ اتری ہر عید پس کہا ابن عباس نے
تحقیق یہ آیۃ اتری بیچ دن دو عیدون کے بیچ دن جمعہ کے اور دن عرفہ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہر ف
روز عرفہ کے حجۃ الوداع مین یہ آیۃ اتری الیوم آخر تک کہ مضمون اُسکا یہ ہر کہ آج کے دن پورا کیا مین نے دین تمھارا اور تمام کی مین نے تمپر
نعمت اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو از روے دین کے پس ایک روز ابن عباس نے یہ آیۃ پڑھی اور اُنکے پاس ایک
یہودی تھا اُسنے کہا اگر ہم پر یہ آیۃ اترتی تو اُسکے دن کو کہ جسمین یہ اتری عید ٹھہراتے بسبب نہایت خوشی اور شکرانہ اُس نعمت کے یعنے عجب ہر
کہ تمنے عید نہ ٹھہرایا اُس دن کو ابن عباس نے کہا کہ یہ اتری ہر اُس دن مین کہ اُسمین دو عیدین ہین یعنے اللہ تعالیٰ نے اُسکو ازراہ فضل و
احسان کے دو عیدون کے دن مین اوتارا بغیر اسکے کہ کرین ہم اپنی طرف سے عید اسلیے کہ حجۃ الوداع دن جمعہ کے تھا اُسی مین یہ اتری
پس ہمین حاجت عید ٹھہرانے کی کیا ہر اللہ کی طرف سے وہ دن عید کا ہر + ع ح + (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر ویوم الجمعۃ یوم ازہر
رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہر انس سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتے یا الٰہی
برکت دے ہمارے لیے یعنے طاعت اور عبادت ہماری بیچ مہینے رجب اور شعبان کے اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نے
اور تھے فرماتے رات جمعہ کی رات ہر روشن اور دن جمعہ کا دن ہر چمکتا روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف پہونچا ہمکو رمضان
تک یعنے سارا رمضان پاوین اور توفیق ہو اُسکے روزون کی اور تراویح کی اور نورانیت شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہر یا بالذات

یا بسبب عبادت کے ہی کہ ہوتی ہی انہین + ع + باب وجوبہا باب ہی بیچ بیان واجب ہونے جمعہ کے یعنے فرض ہونے اُسکے کے
ف کہا ابن ہمام نے کہ جمعہ فریضہ محکم ہی کہ ثابت ہوا کتاب وسنت واجماع سے کہ کافر ہوتا ہی منکر اُسکا اور مراد ساتھ ذکر کے اِس آیہ مین
فاسعوا الیٰ ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہی + ع + الفصل الاوّل فصل پہلی (عن ابن عمرؓ وابی ہریرۃؓ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول علیٰ اعواد منبرہ لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علیٰ قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم) روایت
ہی ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ کہ کہا اُن دونون نے کہ سنا ہمنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اوپر لکڑیون یعنے زینہ منبر اپنے
کے البتہ باز رہین قوم چھوڑنے اپنے سے جمعہ کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلون اُنکے کے پھر البتہ ہو جاوینگے غافلون سے روایت کی یہ مسلم
نے ف یعنے ان دو امرون مین ایک امر مقرر ہونے والا ہی یا تو چھوڑنا نماز جمعہ کا یا مہر کرنا دلون پر اگر چھوڑینگے جمعہ مہر نہین کی جائیگی
اور اگر چھوڑینگے مہر کی جاویگی اُنکے دلون پر اور مہر کرنا دلون پر کنایہ ہی اس سے کہ نہایت غفلت ڈالیگا دلون پر اور باز رکھیگا قبول کرنے
نصیحت کے سے + ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلث
جمع تہاوناً بہا طبع اللہ علیٰ قلبہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ)
روایت ہی ابی الجعد ضمیری سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے تین جمعہ بسبب سستی کے ساتھ اُنکے مہر کریگا اللہ
اُسکے دل پر روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی یہ مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابی قتادہ
سے (وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار
رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جمعہ کو
بے عذر چاہیئے کہ تصدق کرے ایک دینار پس اگر نپاوے پس آدھا دینار روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف دینار ساڑھے
چار ماشہ سونے کا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپیہ کے بھر کا ہو تو ایک دینار چھ روپیہ کا ہوا اور اس تصدق کرنے سے بالکل گناہ جمعہ کے ترک کا نہین
جاتا رہتا بلکہ تخفیف اِسکے گناہ مین ہو جاتی ہی + ع + (وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علیٰ من سمع النداء رواہ
ابوداؤد) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہی اُس شخص پر کہ سنے آواز روایت کی یہ ابوداود
نے ف یعنے جمعہ واجب ہی اُس پر کہ ہو بیچ ایسی جگہ کے کہ درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق مقدار پہونچنے آواز کا ہو یعنے اگر شہر مین
کوئی پکارے تو وہان آواز پہونچے اور شرح منیہ مین ذکر کیا ہی کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کے ہو کہ نہو درمیان اسکے اور درمیان شہر کے فرق بلکہ
مکان متصل ہون تو پس لازم ہی اُس پر جمعہ یعنے اگرچہ نہ سُنے آواز اور اگر ہو درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق بسبب درمیان مین ہونے
زراعت یا چراگاہ کے پس نہین جمعہ اُس پر اگرچہ سُنے آواز اور امام محمدؒ سے منقول ہی کہ اگر سُنے آواز پس لازم ہی اُس پر جمعہ انتہے اور فتوے
امام محمدؒ ہی کے قول پر ہی + ع + (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علیٰ من آواہ اللیل الیٰ اہلہ رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث اسنادہ ضعیف) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جمعہ فرض ہی اُس شخص پر کہ جگہ دے
اُسکو رات طرف اہل اُسکے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہی کہ اسناد اُسکی ضعیف ہی ف یعنے جمعہ واجب ہی اُس پر کہ ہو
درمیان وطن اُسکے کے اور درمیان اُس جگہ کے کہ ادا کیا جاتا ہی جمعہ اسقدر مسافت کہ بعد ادا کرنے جمعہ کے ممکن ہو پھر آنا اپنے وطن کو پہلے
شب سے کہ رات اپنے گھر مین کرے + ع + (وعن طارق بن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علیٰ

كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوِ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي وَائِلٍ) اور روایت ہے طارق بن شہاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار پر واجب نہیں غلام پر کہ کسی کی ملک میں ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور شرح السنہ میں ساتھ لفظ مصابیح کے ایک شخص قوم بنی وائل کے سے **ف** جمعہ حق ہے یعنے ثابت ہے فرضیت اُسکی ساتھ کتاب اور سنت کے اور واجب ہے یعنے فرض موکد ہے اور جماعت جمعہ میں فرض ہے بغیر جماعت کے جمعہ درست نہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کتنے لوگ ہوں جماعت میں جنسے جمعہ درست ہو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک تین ہوں سوائے امام کے اور ابو یوسف کے نزدیک دو ہوں سوائے امام کے اور امام شافعی کے نزدیک چالیس آدمی کامل چاہییں اور غلام اور کے تصرف میں ہوتا ہے اس لیے جمعہ اُس سے ساقط ہوا اور عورت پر فرض نہیں بسبب اسکے کہ حق خاوند کے اُسکے ذمہ متعلق ہیں اور اثر دحام ہوتا ہے مردوں کا جمعہ میں اور لڑکا بسبب نابالغ ہونے کے غیر مکلف ہے اسپر اسلیے فرض نہیں اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کے فرض نہیں اور بیماری سے مراد وہ بیماری ہے کہ بسبب اُسکے دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ میں اور دیوانہ لڑکوں کے حکم میں داخل ہے اور مسافر اور اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہیں ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ بوڑھا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کے حکم میں ہے اُس پر بھی جمعہ واجب نہیں اور مقعد یعنے جو چل نہ سکے اُس پر بھی واجب نہیں اور واجب نہیں ممرض یعنے بیمار داری کرنے والے پر بھی اگر اُسکے جانے سے بیمار ضائع ہو + ح ع + الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُن لوگوں کے کہ پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے البتہ تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں ایک شخص کو کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پھر جلا دوں میں گھر اُن لوگوں کے کہ پیچھے رہجاتے ہیں جمعہ سے یعنے بغیر ضرورت کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں بڑا وعید ہے تارک جمعہ کے لیے غور کریں لوگ اسمیں اور جمعہ کو کبھی ترک نہ کریں + (وعن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحَى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہے منافق بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی اور نہیں بدلی جاتی اور بیچ بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چھوڑے تین جمعے یعنے اُسکا یہ حال ہے روایت کی یہ شافعی نے **ف** بغیر ضرورت کے ضرورت یہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ کا یا مینھ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذلک پس ان صورتوں میں ترک کریگا تو منافق نہیں لکھا جائیگا اور اگر اس طرح کے عذر نہوں گے اور ترک کریگا تو منافق لکھا جائیگا اور بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی یعنے نامہ اعمال میں حاصل یہ کہ حکم ساتھ نفاق اسکے کے ہمیشہ ثابت ہے یہانتک کہ سزا دے اللہ تعالی اُسکو یا بخش دے خیال تو کرے آدمی کیا وعید شدید ہے ترک جمعہ پر عیاذاً باللہ منہ + ع ح + (وعن جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اُس پر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض ہو یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام تو نہیں فرض اُن پر پس جو کوئی بے پروا ہو نماز جمعہ سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پروائی کرتا ہے اللہ اُس سے یعنے عنایت نہیں فرماتا اُس پر اور اللہ سب سے بے پروا ہے تعریف کیا گیا روایت کی یہ دارقطنی نے **ف** یعنے جو کوئی کھیل یا تجارت میں مشغول رہا اور نماز جمعہ

ترک کی اس سے اللہ بے پروا ہوتا ہے اور مہربانی اس پر نہیں کرتا + ع + **باب التنظیف والتبکیر** باب ہے بیچ بیان پاکی کرنے اور سویرے
جانے کے جمعہ کے لیے ف مراد پاکی کرنے سے یہان پاک کرنا بدن کا ہے ساتھ نہانے اور لبین لوانے اور ناخن کتروانے اور زیر ناف کے
بال لینے اور بغلون کے بال دور کرنے کے اور پاک کرنا کپڑون کا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہ سب روز جمعہ کے سنت ہے اور تفصیل اسکی باب
السواک مین بیچ بیان فطرت کے گذر چکی ہے اور سویرے جانے سے یہ مراد ہے کہ اول وقت نماز جمعہ کے لئے جاوے اور اگر اول روز مین جاوے
افضل ہے چنانچہ امام غزالی نے بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ وہ وقت صبح کے جمعہ کے لیے جاتے تھے واسطے جلدی کرنے کے طرف عبادت
کے اور مسجد شریف نبوی میں عادت لوگون نے یہ پکڑی ہے کہ سویرے آکر مصلی بچھا جاتے ہین جگہ روکنے کے لیے اور چلے جاتے ہین بیٹھتے نہین
اس فعل پر بعضے علما نے کلام کیا ہے کہ اگر بیٹھکر ذکر و فکر مین مشغول ہون تو بہتر ہے اور یون ہین پہلے سے جگہ روک لینا اچھا نہین کہ اور لوگ اسمین
تنگ ہوونگے + ح + پس اس سے معلوم ہوا کہ یہان جو لوگ جامع مسجد مین کپڑے رکھکر چلے جاتے ہین اپنے گھرون مین کھانے پینے وغیرہ کے
لیے یہ بھی خوب نہین **الفصل الاول فصل پہلی** (عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر
ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ
وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری) روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہاوے جو شخص دن جمعہ کے اور پاکی حاصل
کرے جسقدر کہ ہو سکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سے یعنے جو کہ میسر ہووے گھر سے بے تکلف اور لگاوے خوشبو گھر اپنے مین سے پھر نکلے طرف مسجد
کے پس نہ فرق کرے درمیان دو شخصون کے پھر نماز پڑھے جو کہ مقدر کی گئی واسطے اسکے یعنے سنت جمعہ کی یا قضا یا نوافل پھر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑھے
امام بخشے جاتے ہین اسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوئے ہین یعنے گذرے ہوئے جمعہ مین روایت کی یہ بخاری
نے ف پاکی حاصل کرے یعنے لبین لواوے اور ناخن کترواوے اور بال زیر ناف کے لے اور بغلون کے بال دور کرے اور کپڑے پاک کرے
اور نہ فرق کرے دو شخصون مین یعنے اگر مسجد مین بیٹھے ہون باپ اور بیٹا یا دو شخص کہ آپس مین محبت رکھتے ہون انکے درمیان مین نہ بیٹھے
یا نہ فرق کرے دو شخصون مین کہ نہ جگہ ہو درمیان مین انکے پس انکو ایذا ہوویگی اور اگر درمیان مین جگہ ہو مضائقہ نہین یا مراد یہ ہے کہ نہ فرق کرے
ساتھ قدم رکھنے کے یعنے چیر پھاڑ کر آگے جانے کا ارادہ نہ رکھے بلکہ جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے اور اگر بغیر فرق کرنے اور قدم رکھنے کے
صف اول مین پہونچ سکے بہتر ہے یہ حکم اس صورت کا ہے کہ آگے جگہ خالی نہین لیکن جانتا ہے کہ جاونگا تو لوگ خوشی جگہ کر دینگے اور اگر آگے جگہ
خالی ہو تو چیر پھاڑ کر آگے جانا درست ہے اسلیے کہ قصور انکا ہے کیون نہ جماعت بھر لی اور حقیقت مین اس حدیث مین اشارہ ہے ساتھ اول وقت
جانے کے تا حاجت فرق کرنے اور پھلانگنے لوگون کی نہ پڑے + ع ح + ودر مختار (وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پھر آیا جمعہ مین پس نماز پڑھی اسقدر کہ مقدر تھی واسطے
اسکے پھر چپ رہا یہانتک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبہ سے پھر نماز پڑھی ساتھ اسکے بخشے جاتے ہین اسکے وہ گناہ کہ درمیان اسکے اور درمیان
جمعہ دوسرے کے ہوئے ہین اور زیادہ تین دن کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ زیادتی اس لیے ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہے پس
جمعہ سے جمعہ تک سات دن ہوتے ہین اور تین دن اور زیادہ ہوئے تا دہا کا پورا ہو جاوے + ع + (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصا فقد لغا رواہ مسلم)

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی برعایت آداب پھر آیا
جمعہ مین اور سنا خطبہ یعنی اگر قریب تھا اور چپ رہا یعنی اگر دور تھا بخشے جاتے ہین اُسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے
ہوے ہین اور زیادہ تین دن کے اور جس نے چھوا کنکریون کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہ مسلم نے ف جسنے چھوا کنکریون کو یعنی برابر
کیا انکو سجدے کے لیے ایک بار سے زیادہ نماز مین اور بعضون نے کہا چھونے سے یہ مراد ہی کہ وقت خطبہ کے کھیلا اُن سے اور بیہودہ کیا
لغو کے معنی ہین کلام باطل اور بیفائدہ پس اس فعل کو مشابہ لغو کے کیا اسلیے کہ مانع ہی سننے خطبہ کے سے ؏ ✤ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ
كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبکہ ہوتا ہی دن جمعہ کا ٹھہرتے ہین فرشتے دروازے مسجد پہ لکھتے ہین اول آنے والے کو پھر اُسکے بعد اول آنے والے کو اور مثل اُس شخص کی کہ اول
وقت گیا نماز جمعہ کے لیے مانند مثال اُس شخص کے کہ بھیجتا ہی اونٹ قربانی کے لیے مکہ مین کہ بہت ثواب رکھتا ہی پھر مثل اُسکی کہ بعد اُسکے آتا ہی مانند مثال
اُس شخص کے کہ بھیجتا ہو گاے مکہ مین قربانی کے لیے پھر جو کہ بعد اُسکے آوے مانند اُسکے کہ بھیجے دنبہ پھر جو کہ بعد اُسکے آوے مانند اُسکے کہ تصدق کرے مرغی پھر انڈا
پھر جبکہ نکلتا ہی امام یعنی خطبہ کے لیے لپیٹتے ہین وہ دفتر اپنے اور سنتے ہین خطبہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ٹھہرتے ہین یعنی صبح سے یا طلوع آفتاب سے
یا وقت زوال سے اور یہ خوب ہی اور یہ ملائکہ سواے حفظہ یعنی اعمال لکھنے والون کے ہین ؏ ✤ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ
لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کہے تو واسطے
پاس بیٹھنے والے اپنے کے دن جمعہ کے چپ رہ اُس حال مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہی پس تحقیق تو نے بھی لغو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف تو نے بھی لغو کیا اس لیے کہ کلام کیا وقت خطبہ کے اس سے معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت خطبہ کے ممنوع ہی اگرچہ بطریق امر بالمعروف
اور نہی منکر کے ہو اسلیے کہ اشارہ کرنا کافی ہی اور کلام کرنا عبث ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہی کہ چپ رہنا اسوقت واجب ہی نزدیک اکثر علما کے
اور امام ابو حنیفہ بھی انھین مین ہین اور بعضون کے نزدیک مستحب ہی اور امام شافعی اُنھین سے ہین اور مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ امام شافعی
کے اس مسئلہ مین دو قول ہین یعنی وجوب اور استحباب اور مذہب حنفی مین وقت نکلنے امام کے بھی خطبہ کے لیے شروع نماز تک نماز اور کلام
دونون حرام ہین اور اگر کوئی نماز مین ہو اور امام شروع کرے خطبہ تو توڑ ڈالے نماز دو رکعت پر اور صاحبین کے نزدیک مضائقہ نہین کلام کرنے
کا بعد نکلنے امام کے پہلے شروع کرنے خطبہ کے اور بعد اُترنے کے منبر سے پہلے تکبیر تحریمہ کے اسلیے کہ کراہت بسبب اسکے ہوتی ہی کہ کلام کرنے
مین خطبہ نہین سن سکتا اور یہ مقام سننے کے نہین ہین پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابو حنیفہ کی اوپر حرمت دونون چیزون کے یہ حدیث
ہی اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام اور اقوال صحابہ کے بھی اسی طرح ہین اور قول صحابی کا حجت ہی ہمارے لیے اور واجب ہی تقلید اُسکی اور
لکھا ہی علما نے کہ خطبہ کے وقت قضا نماز پڑھنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہین اور اختلاف کیا علما نے اُسکے حق مین کہ دور بیٹھا ہو ایسا کہ خطبہ
نہ سنتا ہو مختار یہی ہی کہ اُسکو بھی واجب ہی چپ ہی رہنا اور حرام ہی خطبہ کے وقت کھانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہی جواب دینا چھینک کا اور جواب
دینا سلام کا اور لکھا ہی درمختار مین کلیہ کل ما حرم فی الصلوۃ حرم فی الخطبۃ یعنی جو چیز حرام ہی نماز مین حرام ہی خطبہ مین بھی اور درود دل مین
بھیجے تا خلل خطبہ سننے مین نہ آوے وہو الصواب اور اسی طرح حمد کرے وقت چھینک کے دل مین اور رد کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتھ
اشارہ ہاتھ یا آنکھ کے مکروہ نہین وہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے یہ ہی کہ عنوان باب مقتضی ہی سویرے

جانے کا کہ موجب زیادتی ثواب کا ہے اور جسوقت اس شخص نے کسی کو نصیحت کی اچھی بات کی وقت خطبہ امام کے تو اس سے لغو صادر ہوا تو ثواب سویرے جانے کا اس سے فوت ہوا پس چاہیے کہ سویرے جاوے اور ایسی حرکت نہ کرے کہ جس سے ثواب جاتا رہے اح و مولانا ۞ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَّقُوْلُ اَفْسِحُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اٹھاوے ایک تمہارا بھائی اپنے کو دن جمعہ کے پھر قصد کرے طرف جگہ اسکی کے پس بیٹھے اسمیں ولیکن کہے کشادہ کرو جگہ کو روایت کی یہ مسلم نے ف حرام ہے کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ پر بیٹھنا بدون اسکی رضا کے لیکن رضا حقیقۃ ہو نہ از راہ خوف وحیا کے اور اگر کسی کو پہلے بھیجدے تا اسکے لیے جگہ روک رکھے تو بھی اسکو اٹھانا حرام ہوتا ہے اسلیے کہ مسجدوں اور مانند انکے کا مستحق بسبب بھیجنے کے نہیں ہوتا بلکہ جسکو بھیجا ہے بڑا حق دار اس جگہ کا کہ جس میں بیٹھا ہے وہ ہوتا ہے بسبب پہلے جا بیٹھنے کے اسمیں اگرچہ نیت رکھتا تھا کہ یہ جگہ بھیجنے والے کے لیے ہے بلکہ مکروہ ہے اسکو اٹھنا وہاں سے اور ایثار کرنا بھیجنے والے کا اگر ہو وہ شخص کہ جس کے لیے یہ اٹھتا ہے کم اس سے فضیلت میں یعنی اگر اپنے سے افضل کو ایثار کرے تو نہیں مکروہ پس وہاں سے اٹھنا مکروہ اسلیے ہے کہ ایثار عبادات میں بلا عذر مکروہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو ایثار کرنے والوں کی فضیلت بیان کی ہے اس آیت میں والذین یؤثرون علی انفسہم تو مراد اس سے ایثار حظوظ نفس میں ہے اور معنی ایثار کے ہیں غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا اور عجیب بات یہ ہے کہ خادم بعضے ظالموں کے جامع مسجدوں میں جاتے ہیں اور فقیروں کو اٹھا دیتے ہیں اور دھکے دیتے ہیں اور مارتے ہیں چنانچہ ایک عارف سے کہا گیا کہ آیا نہیں دیکھتا تو ظلم انکا اے مولانا کہا انھوں نے انکی عبادت کا تو یہ حال ہے انکے ظلم اور گناہ کا کیا ٹھکانا ہے اور کشادہ کرو جگہ کو یہ کہنا جب پہونچتا ہے کہ جگہ قابل فراخی کے ہو اور نہ تنگ کرے کسی کو بلکہ پڑھے نماز جہاں جگہ پاوے اگرچہ دروازہ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو باب کے ساتھ یہ ہے کہ اسمیں رغبت دلائی سویرے جانے پر تا حاجت کسی کے اٹھانیکی نہ پڑے ۞ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِیْ قَبْلَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوے دن جمعہ کے اور پہنے اچھے کپڑے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اسکے پاس پھر آوے جمعہ میں اور نہ پھلانگے گردن لوگوں کی پھر نماز پڑھے اسقدر کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اسکے پھر چپ رہے جسوقت کہ نکلے امام اسکا یہانتک کہ فارغ ہو نماز اپنی سے ہوگا کفارہ واسطے اس چیز کے کہ درمیان اس جمعہ کے اور درمیان اس جمعہ کے کہ پہلے اس سے ہے روایت کی یہ ابو داود نے ف اچھے کپڑوں سے مراد سفید کپڑے ہیں کہ پسند تھے حضرت کو ۞ ع ۞ (وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعہ کے اور نہاوے آپ اور سویرے جاوے اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اور سوار نہو اور نزدیک ہو امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات ہوگا واسطے اسکے بدلے ہر قدم کے عمل برس روز کا ثواب روزے اسکے کا اور قیام اسکے کا یعنی ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزوں کا اور قیام راتوں اسکی کا لکھا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہلاوے یعنی اپنی عورت کو مراد یہ ہے کہ

صحبت کرے بیوی سے اور باعث اُسکے غسل کا ہو یا مراد یہ ہو کہ دھلاوے کپڑے اپنے یا سر دھووے خطمی وغیرہ سے اور صحبت کرنی جمعہ کو بہتر اسلیے ہوئی کہ اس سے خطرہ زنا کا دل مین نہین آتا اور حضور نماز مین خوب ہوتا ہو اور لم یرکب کی قید کا فائدہ یہ ہو کہ تمام راہ پیادہ چلے بالکل سوار نہو یہ تاکیداً فرمایا کہ لفظ مشی عام تھا خواہ تمام راہ پیادہ چلے یا تھوڑی دور پھر سوار ہولے ٭ ع ٭ و مولانا ٭ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ یَّتَّخِذَ ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ سِوٰی ثَوْبَیْ مِہْنَتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ) اور روایت ہو عبداللہ بن سلام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قباحت اوپر ایک تمہارے کے اگر مقدور ہو یہ کہ بناوے دو کپڑے واسطے دن جمعہ کے سواے کپڑے کاروبار اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی مالک نے یحیی بن سعید سے ف کپڑے کاروبار کے یعنی جو کپڑے ہمیشہ گھر مین پہنے رہتا ہو کہ اُس سے کاروبار گھر کا بھی کرتا ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے جمعہ اور عید کے لیے بنا رکھے منافی زہد کے نہین چنانچہ حضرت کے بھی دو کپڑے تھے کہ خاص جمعہ ہی کو پہنتے تھے ٭ ح ٭ (وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّکْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ یَتَبَاعَدُ حَتّٰی یُؤَخَّرَ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ دَخَلَہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہو سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہو وقت خطبہ کے اور نزدیک ہو امام سے پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہو یعنی بھلائیون کی جگہون سے بلا عذر یہانتک کہ پیچھے رہیگا بیچ داخل ہونے بہشت کے اگرچہ داخل ہو بہشت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسمین رغبت دلائی اسپر کہ طلب کرے اعلی امور اور ارادہ نکرے ادنی اُنکے کا ہمت ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ٭ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُہَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰی جَہَنَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہو معاذ بن انس جہنی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پھلانگے لوگون کی گردنون پرسے دن جمعہ کے بنایا جاویگا پل طرف دوزخ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو ف کہا سید نے کہ لفظ عن ابیہ از راہ سہو کے کہا ہو اسلیے کہ انس باپ معاذ کے کو نہ روایت ہو اور نہ صحبت ہو بلکہ صواب عن سہل بن معاذ عن ابیہ ہو جیسے کہ ترمذی مین ہو اور بنایا جاویگا پل اُسکو بدلہ مثل فعل اُسکے کا سے گا جیسے اس نے لوگون کو گذرگاہ اپنا کیا تھا اُسکو بھی گذرگاہ لوگون کا کرینگے ٭ ع ٭ (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْحُبْوَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہو معاذ بن انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعہ کو اُس حال مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف گوٹ مارنا اس نشست کو کہتے ہین کہ رانین ملاے پیٹ سے ساتھ کپڑے کے یا ہاتھ کے اس طرح کے بیٹھنے سے منع فرمایا اسلیے کہ نیند آجاتی ہو پس خطبہ نہین سن سکتا اور قریب ہو کہ وضو ٹوٹ جاے یعنی اکثر گر پڑتا ہو پہلو پر پس ٹوٹ جاتا ہو وضو ٭ ع ٭ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلْیَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اونگھے ایک تمہارا دن جمعہ کے پس چاہیے کہ بدل ڈالے وہ جگہ اپنی یعنی جس جا بیٹھا ہو وہان سے سرک کر اور جگہ ہو بیٹھے کہ اس سے غلبہ نیند کا کم ہو جاے گا روایت کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقِیْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِہٖ وَیَجْلِسَ فِیْہِ قِیْلَ لِنَافِعٍ فِی الْجُمُعَۃِ قَالَ فِی الْجُمُعَۃِ وَغَیْرِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہو نافع سے کہ کہا سنا مین نے ابن عمر سے کہ کہتے تھے منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اُٹھاوے

کوئی کسی کو جگہ اُسکی سے اور بیٹھ جاوے اُسمین کہا گیا واسطے نافع کے کہ یہ منع جمعہ مین ہی کہا جمعہ مین ہی اور سواے جمعہ مین روایت کی ہی بخاری
اور مسلم نے **ف** یہ بات منع ہی اسلیے کہ ایذا ہوتی ہی مسلمان کو پس اسمین جمعہ اور غیر جمعہ برابر ہی ع (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر الجمعۃ ثلاثۃ نفر فرجل حضرھا بلغو فذالک حظہ منہا ورجل حضرھا بدعاء فھو رجل دعا اللہ ان شاء
اعطاہ وان شاء منعہ ورجل حضرھا بانصات وسکوت ولم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیہا وزیادۃ ثلثۃ ایام
وذلک بان اللہ یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے حاضر ہوتے ہین جمعہ مین تین طرح کے شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتھ بیفایدہ کلام کرنے کے یا فعل باطل کے یعنی حالت
خطبہ کی مین پس وہ نصیبہ اُسکا ہی حاضر ہونے جمعہ سے یعنی ثواب جمعہ سے محروم ہی اور وبال لغو کا نصیبہ اُسکا ہی اور ایک شخص حاضر
ہوتا ہی جمعہ مین واسطے دعا کے یعنی مشغول دعا مین رہتا ہی حالت خطبہ کی مین حتی کہ باز رکھے دعا اصل خطبہ کے سننے سے یا کمال اُسکے
سے پس وہ ایک شخص ہی کہ دعا مانگی اللہ سے اگر چاہے دے اُسکو یعنی بسبب وسعت کرم اپنے کے اور اگر چاہے نہ دے اُسکو اور ایک
شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین ساتھ چپ رہنے کے یعنی خطبہ سننے کے لیے جب ہوا نزدیک اور ساتھ چپ رہنے کے یعنی جب ہوا دور اور نہ
پھلانگی گردن مسلمان کی اور نہ ایذا دی کسی کو پس وہ جمعہ کفارہ ہی اُس جمعہ تک کہ متصل ہی اُسکے یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہ
بسبب اسکے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جو شخص کہ کرے ایک نیکی پس واسطے اُسکے ہی دس برابر اُسکے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اور اگر
چاہے نہ دے اُسکو یعنی بہ سبب سزا اُس فعل بد کے کہ باز رہا سننے خطبے کے سے بسبب کرنے دعا کے اور یہ مکروہ ہی ہمارے نزدیک اور حرام ہی
اوروں کے نزدیک اور ایک نسخہ مین لفظ یلغو ساتھ صیغہ مضارع کے آیا ہی لیکن صحیح بلغو ہی کہ مطابق ہی ساتھ فقروں آیندہ کے اور نہ ایذا دی
کسی کو مانند اُٹھا دینے کے جگہ اُسکی سے یا بیٹھنے کے بعض اعضا اُسکے پر یا مصلی اُسکے پر بغیر مرضی اُسکی کے یا لہسن پیاز کی بو سے ع ✤
(وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فھو کمثل الحمار یحمل اسفارا والذی یقول
لہ انصت لیس لہ جمعۃ رواہ احمد) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعہ
کے اس حال مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس وہ مانند گدھے کے ہے اُٹھاتا ہی کتابین اور وہ شخص کہ کہے واسطے اُسکے کہ چپ رہ نہین ہوا
اُسکے ثواب جمعہ کا روایت کی یہ احمد نے **ف** مانند گدھے کے ہی یعنی حال اُسکا مانند حال گدھے کے ہے کہ اُٹھاتا ہو کتابین اپنی پیٹھ
پر یہ کنایہ ہی عالم بے عمل سے اور نہ فائدہ اُٹھانے سے ساتھ علم کے باوجود رنج و مشقت اُٹھانے کے حاصل کرنے اُسکے مین
اور جو اُس بولنے والے کو کہے چپ رہ نہین اُسکا ثواب جمعہ کا بسبب صادر ہونے لغو کے اُس سے کہ وہ منع ہی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ
کی مین گذرا اور یہ جو آیا ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا حضرت سے دن جمعہ کے حالت خطبہ مین کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بھوکے
ہی عیال پس دعا کر واسطے ہمارے پس اُٹھائے حضرت نے ہاتھ اپنے اور دعا کی اور اور بعضی روایتون سے کلام کرنا حضرت
کا حالت خطبہ مین ثابت ہوا ہی پس احتمال ہی کہ وہ پہلے شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کے ہوا اور احتمال اُسکے نسخ کا بھی ہی یا خصائص حضرت
کے سے ہو ع ✤ (وعن عبید بن السباق مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ان
ھذا یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک رواہ مالک ورواہ ابن ماجۃ عنہ وھو
عن ابن عباس متصلا) اور روایت عبید بن سباق سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک جمعہ کے

جمعون مین سے اے گروہ مسلمانون کے تحقیق یہ دن ہے کہ ٹھہرایا اسکو اللہ نے عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اُسکے پاس خوشبو پس نہین ضرر کرنا اُسکو یہ کہ لگا دے اُسمین سے اور لازم ہے تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا روایت کی یہ مالک نے اور روایت کی ابن ماجہ نے علیہ سے اور اُسنے نقل کی ابن عباس سے متصل ف عید یعنی دن خوشی اور زینت کرنے کا واسطے فقرا اور مساکین کے اولیا اور صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت اور ستھرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردانی کہ جس مین خوشبو ہو اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ افضل خوشبو ہے مشک کی کہ اُسمین گلاب ملا ہو اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر استعمال خوشبو کے مشک کا کیا کرتے تھے اور نہین ضرر کرتا اگر کہا جاوے کہ یہ وہان بولتے ہین جہان گمان گناہ کا ہوتا ہے اور خوشبو لگانی خصوصًا دن جمعہ کے سنت موکدہ ہے پس کیا معنی اس عبارت کے جواب یہ کہ بعضے مسلمان مرد تو ہم کرتے تھے یہ کہ خوشبو لگانی عادت عورتون کی ہے پس نفی کی گناہ کی جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا فلا جناح علیہ ان یطوف بہما باوجودیکہ طواف یعنی سعی صفا و مروہ کی واجب ہے یا رکن ہے اور لازم ہے تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا دن جمعہ کے خصوصًا نزدیک وضو اور غسل کے ؛ ع ؛ (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ) اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانون پر یہ کہ نہاوین دن جمعہ کے اور لگاوے ایک اُنکا خوشبو اہل اپنی کی سے پس اگر نپاوے پس پانی واسطے اُسکے خوشبو ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف خوشبو اہل اپنی کی سے یہ اسلیے کہا کہ عورتین اکثر خوشبو رکھتی ہین گویا یہ اشارہ ہے اس پر کہ اگر اسکے پاس خوشبو نہو بیوی سے مانگ لے گر خوشبو زنانی نہو یعنے ایسی نہو کہ رنگ رکھتی ہو اور پانی خوشبو ہے یعنے اگر خوشبو نہ ملے پانی سے نہالے کہ پانی بمنزلہ خوشبو کے ہے اسلیے کہ سبب ستھرائی کا ہے اور بدبو اُس سے جاتی رہتی ہے اور یہ حدیث اور اوپر کی حدیث موید ہے مذہب امام مالک کی کہ اُنکے نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہے اُسکو جمہور نے اوپر سنت موکدہ ہونے کے اسلیے کہ اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہین اور کہا ہے علما نے کہ ترک کرنا اُسکا مکروہ ہے ؛ ع ح ؛ باب الخطبة والصلوة یہ باب ہے بیچ بیان خطبہ کے اور نماز جمعہ کے ف خطبہ کہتے ہین اُس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے اور شرع مین خطبہ کہتے ہین ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور درود اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہے نماز جمعہ مین اور اوسنے مقدار فرض کی امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ ہے اور منقول حضرت سے خطبہ طویل ہے پس وہ واجب ہو یا سنت نہ شرط کہ بغیر اُسکے نماز درست نہو اور صاحبین کہتے ہین کہ ضرور ہے ذکر طویل کہ اُسکو خطبہ کہتے ہین عرف مین اور تسبیح اور تحمید کو خطبہ نہین کہتے اور شافعی کہتے ہین جائز نہین جب تک کہ نہ پڑھے دو خطبے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ؛ ح ؛ الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے جمعہ کی جس وقت کہ ڈھلتا آفتاب روایت کی یہ بخاری نے ف جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈھلتے ہی پڑھتے اور بہت گرمی مین ٹھنڈے وقت پڑھتے جیسا کہ اور حدیث انس کی مین آگے آتا ہے ؛ ع ؛ (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا نہ تھے ہم قیلولہ کرتے اور نہ کھاتے کھانا اول روز کا مگر بعد پڑھنے نماز جمعہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قیلولہ کہتے ہین استراحت کرنے کو دوپہر مین خواہ سو وے یا نہ سووے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ سویرے جاتے تھے نماز جمعہ کے لیے قیلولہ اور کھانے مین نہ مشغول ہو جاتے تھے بلکہ

بعد نماز کے یہ کام کرتے تھے ٭ ع ٭ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ
یَعْنِی الْجُمُعَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور
جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کر پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ النِّدَاءُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوَّلُہٗ
اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا کَانَ عُثْمَانُ وَکَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہ کہا تھی اذان دن جمعہ کے اول اُس اذان کی جسوقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابی بکر اور عمر کے پس جب خلیفہ ہوے حضرت عثمان اور بہت ہوے لوگ زیادہ کی اذان تیسری
اوپر زوراء کے روایت کی بخاری نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین سنت یہ تھی کہ جب حضرت تشریف لاتے
اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول کہ بعد آنے وقت کے کہتے ہین نتھی اور اسی طرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے
مین رہا جب حضرت عثمان نے بہتات لوگون کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کے زمانہ مین لوگ کم تھے اور قریب قریب رہتے تھے مسجد سے اور
اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتے تھے اور اب لوگ دور دور رہتے ہین مسجد سے اور اپنے کاروبار مین مشغول رہتے ہین مناسب جانا کہ
جب وقت آوے نماز کا اذان کہی جاوے تا لوگ دور کے بھی آوین اور خطبہ مین حاضر ہون پس مراد تیسری اذان سے یہی اذان اول ہی
اسکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اول ہی اسلیے کہ تیسری ہی اُن دو اذانون کی کہ حضرت کے زمانہ مین تھین یعنے پہلی اذان
خطبہ کے وقت کی ہوئی اور دوسری اذان تکبیر ہوئی اور تیسری یہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہی پس یہ اذان حضرت عثمان نے مقرر کی وہ بھی سنت
ہوئی بدعت نہین اسلیے کہ فعل خلفاے راشدین کا بھی سنت ہی اور وقت پڑھنے سنتون کے جو ایک اور اذان کہتے ہین یہ نہ حضرت کے
زمانہ مین تھی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے زمانہ مین تھی نہ تابعین کے زمانہ مین اور نہ اُس پر عمل ہی اکثر اسلام کے شہرون مین
معلوم نہین کہ کس نے یہ نکالی ہی اور لکھا ہی علما نے کہ جب پہلی اذان ہو جمعہ کی تو بیع کرنی حرام ہوتی ہی اور سعی کرنی یعنی جلدی جانا اور حاضر
ہونا نماز مین واجب ہوتا ہی اور زوراء نام ایک جگہ کا ہی بیچ بازار مدینہ کے ٭ ح ٭ (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ یَجْلِسُ بَیْنَہُمَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیُذَکِّرُ النَّاسَ فَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُہٗ قَصْدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا
تھے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے بیٹھتے تھے درمیان دونون کے پڑھتے تھے یعنی خطبون مین قرآن اور نصیحت کرتے تھے
لوگون کو اور ذکر کرتے اُن چیزون کا کہ باعث خوف اور امید کی ہین پس تھی نماز اُنکی اوسط درجے کی اور خطبہ اُنکا اوسط یعنے نہ بہت دراز
نہ بہت کوتاہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیٹھے درمیان دونون خطبون کے اسقدر کہ قرار پکڑتا ہر عضو اپنی جگہ پر اور صحت کو نہین پہونچی دعا
کرنی حضرت سے اس جلسہ مین اور یہ جلسہ سنت ہی نہ واجب ٭ ح ٭ (وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ
طُوْلَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ مَئِنَّۃٌ مِّنْ فِقْہِہٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عمار سے کہ کہا
سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق لنبی پڑھنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا یہ علامت ہی دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز
اور کوتاہ کرو خطبہ اسلیے کہ تحقیق بعضا بیان سحر ہی روایت کی یہ مسلم نے **ف** خطبہ کی حالت مین توجہ ہوتی ہی خلق کی طرف اور حالت نماز
مین خاوند حقیقی کی طرف پس علامت دانائی کی ہی کہ جس مین توجہ رب کی طرف ہو اُسکو دراز کرے اور جس مین توجہ خلق کی طرف ہو اُسکو
کوتاہ کرے اور مراد طول سے یہ ہی کہ موافق سنت کے ہو نہ کم اُس سے اور نہ دراز تاکہ موافقت ہو جاوے اس حدیث مین اور

اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہے گویا یہ دلیلین ہین کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہیے کہ ساتھ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے ہو اسلیے کہ بیان کو تاثیر عظیم ہے دلون مین کہ مائل کر دیتا ہے ایک جانب جیسے کہ سحر کو تاثیر ہے پس اسمین تعریف بھی ہے بیان کی اور مذمت بھی یعنی اگر حق کی طرف پھیرے اچھا ہے اور اگر باطل کی طرف پھیرے برا ہے ؛ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے یعنے جمعہ کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتین آنکھین انکی اور بلند ہوتی آواز انکی اور سخت ہوتا غصہ انکا یہانتک کہ گویا ڈرانے والے ہین لشکر سے کہ کہتا ہو وہ ڈرانے والا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنے نزدیک ہے کہ وقت صبح مین اور وقت شام مین لشکر تمپر آوے اور لوٹے اور فرماتے حضرت کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ قیامت کے مانند ان دو کے اور ملاتے دو انگلیون اپنی کو یعنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی روایت کی یہ مسلم نے ف سرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی کرنے انوار جلال جبار اعلے کے اور بسبب دیکھنے تقصیرات امت مرحومہ کے اور بلند ہوتی آواز بسبب اترنے غم کے یا اسلیے کہ لوگون کے کانون مین آواز پہونچے اور تاثیر کرے انکے دلون مین اور سخت ہوتا غضب بسبب افعال امت کے پس حاصل یہ کہ جیسے ڈرانے والا بلند کرتا ہے آواز اور سرخ کرتا ہے آنکھین اور سخت غصہ ہوتا ہے لوگون کے تغافل پر ایسے ہی حال حضرت کا تھا وقت خطبہ کے بسبب غفلت امت کے اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہے کہ جیسے بیچ کی انگلی تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہے شہادت کی انگلی سے ایسے ہی مین آگے آیا ہون قیامت کے اور قیامت متصل ہے مجھسے اور جلد آنے والی ہے پیچھے میرے ؛ ع ح ؛ (وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس آیت مین بیان سوال جواب دوزخیون اور مالک کا ہے کہ روز قیامت کے دوزخی پکارینگے مالک کو کہ داروغہ دوزخ کا ہے اے مالک پروردگار سے عرض کر کہ ہمین مار ڈالے تا ہم اس عذاب سے خلاص ہون جواب اس کا آگے مذکور ہے کہ مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی یہ آرزوئین تمہاری باطل ہین تم ٹھہرنے والے ہو آگ مین کہ ہمیشہ رہوگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے تھے ڈرانے کے لیے ؛ ع ؛ (وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹے نعمان کے سے کہ کہا نہین سیکھی مین نے سورۂ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے کہ پڑھتے تھے یہ صورت ہر جمعہ مین منبر پر جب خطبہ پڑھتے لوگون کے آگے روایت کی یہ مسلم نے ف ساری سورۂ قاف پڑھنی حضرت سے خطبہ مین ثابت نہین ہوئی پس ظاہر یہ ہے کہ ہر جمعہ مین بعض سورۃ پڑھتے ہونگے یعنی تھوڑی کسی مین تھوڑی کسی مین پس ساری سورت انھون نے یاد کی تمام جمعون مین واللہ اعلم ؛ ع ؛ (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور تھی حضرت کے سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چھوڑے تھے دونون سرے اسکے درمیان دونون مونڈھون اپنے کے دن جمعہ کے روایت کی یہ مسلم نے ف حدیث ضعیف مین آیا ہے کہ نماز پڑھنی عمامہ سے بہتر ہے ستر نمازون سے کہ بغیر عمامہ کے ہون اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا دن جمعہ کے اور عمامہ سیاہ باندھنا اور لٹکانا دونون سرون پگڑی کا

درمیان مونڈھون کے سنت الٰہی تھی اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کے مرض موت میں تھا اور کہا زملی نے کہ سنت ہی پہننا سیاہ کپڑے
کا اور صاحب مدخل نے لکھا ہی کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتھ کا تھا اور نقل کیا ہی سیوطی نے باندھنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین
سے انہین سے انس بن مالک ہین اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب
اور حسن بصری اور سعید بن جبیر اور سوا انکے اور بھی ہین اور لکھا ہی نووی نے کہ جائز ہی باندھنا عمامہ کا ساتھ چھوڑنے شملہ کے اور بغیر
چھوڑنے اسکے کے اور نہین کراہت بیچ کسی کے ان دونون مین سے + ع + (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو یخطب اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے جبکہ آوے ایک تمہارا دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو
پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین اور ہلکی پڑھے روایت کی یہ مسلم نے ف شافعیہ نے حمل کیا ہی اسکو تحیۃ المسجد پر کہ انکے نزدیک واجب ہی
اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسے ہی امام احمد کے نزدیک بھی اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑتے ہین وہ اوپر تاکید وجوب اسکے کے کہ وقت
خطبہ کے بھی اسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کے جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کے واجب نہین تو وقت خطبہ کے بطریق اولی نہوا اور یہی ہی
مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور اسی پہ ہین جمہور صحابہ اور تابعین کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی انکے نزدیک یہ ہی کہ مراد
خطبہ سے ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہو نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتے ہین بسبب قرینون اور حدیثون صحیحہ کے کہ دلالت
کہ دلالت کرتی ہین اوپر حرمت نماز کے بیچ وقت خطبہ کے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے امام پس نہین درست
نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ وہ مکروہ رکھتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کے پس قول صحابی کا بھی حجت ہی اور
واجب ہی تقلید اسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہو اسکے کوئی اور چیز سنت سے اور یہ جو صحیحین مین حدیث جابر سے ساتھ طرق متعددہ
کے آیا ہی کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ آیا نماز پڑھی ہی تو نے اے فلانے
اسنے کہا نہین پڑھی مین نے فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ کی ہی کہ یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے وقت خطبہ کے تھا یا یہ
مخصوص اسی شخص کو تھا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قضیہ پہلے شروع کرنے خطبہ کے تھا اور شیخ ابن الہمام نے لکھا ہی کہ معارضہ اس حدیث کا
ساتھ اور حدیثون کے لازم نہین آتا شاید کہ آنحضرت نے موقوف کیا ہو خطبہ یہان تک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سے بلکہ واقع مین یون ہی
ہی چنانچہ دارقطنی نے روایت کیا ہی کہ فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کرو دو رکعت پھر آنحضرت چپ رہے خطبہ سے یہانتک
کہ فارغ ہوا وہ نماز سے + ع ع + (وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ مع الامام فقد
ادرک الصلوۃ متفق علیہ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز سے
ساتھ امام کے پس پائی اسنے نماز روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہی سب نمازون کے لیے خصوصیت جمعہ کی نہین چنانچہ
بیچ باب ما علی الماموم کے بھی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہی من ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ اور شرح اسکی بھی وہان بیان ہو چکی
ہی ولیکن شافعیہ نے مقید کیا ہی اسکو ساتھ جمعہ کے بقرینہ حدیث آیندہ کے بیچ اخیر باب کے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو کوئی پاوے امام کو دن جمعہ
کے ادا کیے ساتھ اسکے جو ہاتھ لگے اور بنا کرے اس پر جمعہ کو دلیل اسکی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم
فاقضوا یعنی جو کچھ پاؤ ساتھ امام کے ادا کرو اور جو رہ جاوے پورا کرو اسکو پس اگر پاوے امام کو التحیات مین یا سجود سہو مین بنا کرے اس پر

جمعہ کو نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے اور امام محمد کہتے ہین کہ اگر پاوے ساتھ امام کے اکثر دوسری رکعت کا بنا کرے اُس پر جمعہ اور اگر کم پاوے
بنا کرے اُس پر ظہر کو انتہی اور مراد اکثر رکعت دوسری کے پانی سے پانا اُسکا رکوع مین ہے یعنی اگر رکوع مین بھی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اُٹھانے کے
اکثر رہا اور شیخ ابن الہمام نے کہا ہے کہ شیخین کی دلیل یہی حدیث مطلق ہے ۴ ح ع **الفصل الثانی فصل دوسری** (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ اَرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو خطبہ تھے بیٹھتے جب چڑھتے منبر پر یہان تک کہ فارغ
ہوتا کہا راوی نے گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نے یہانتک کہ فارغ ہوتا موذن پھر اُٹھتے پس خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اور نہ کلام کرتے پھر کھڑے
ہوتے پس خطبہ پڑھتے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جب چڑھتے منبر پر کہا ہے علما نے کہ مستحب ہے خطبہ پڑھنا منبر پر اور پھر بیٹھتے یعنی
تھوڑی سے دیر کہا ابن حجر نے کہ اولی یہ ہے کہ بقدر سورۂ اخلاص کے بیٹھے اور نہ کلام کرتے یعنی نہ دعا کرتے اور نہ اور کچھ پڑھتے اور پھر کھڑے
ہوتے پس خطبہ پڑھتے شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اشد مکروہ ہے تعریف کرنی بادشاہون کی ساتھ اُس چیز کے کہ نہو اُنمین اسلیے کہ اسمین ملانا عبادت
کا ساتھ گناہ کے یعنی جھوٹ کے ہوتا ہے انتہی اور کہا ہے بعضے اماموں ہمارے نے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے کے بادشاہ کو عادل کافر
ہوتا ہے ۴ ع ح ۴ **ف** یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ دونون خطبون کے درمیان کے جلسہ مین حضرت کلام نہ کرتے تھے اُس کلام نہ کرنے کی
شرح حضرت شیخ نے تو یہی لکھی ہے جو کہ فائدہ مین مذکور ہوئی اور ملا علی نے شرح طیبی سے نقل کیا ہے کہ اولی ہے پڑھنا قرآن کا واسطے روایت
ابن حبان کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ بیٹھنے اپنے کے کتاب اللہ اور کہا بعضون نے کہ اولی پڑھنا سورۂ اخلاص کا ہے
انتہی پس حضرت شیخ کو شاید یہ روایت نہ پہونچی ہوگی واللہ اعلم (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى
عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ) اور روایت ہے
عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے منبر پر سامنے کرتے ہم اُنکے مُنھ اپنے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
ہے کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن فضل کی سے اور وہ ضعیف ہے بھلکڑ حدیث کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لوگون کو یہ
کہ مُنھ خطیب کی طرف کرکے بیٹھین خطبہ سننے کے لیے اور خطیب بھی اُنکی طرف مُنھ کرے اور جب خطیب منبر پر بیٹھے تو سلام نہ کرے لوگون پر
ہمارے نزدیک خلاف ہے اسمین شافعی اور احمد کا ۴ ع ۴ **الفصل الثالث فصل تیسری** (عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ
صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کھڑے ہوکر پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ
فرماتے کھڑے پس جو شخص کہ خبر دے تجھکو یہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتے بیٹھکر پس تحقیق وہ شخص جھوٹا ہے پس قسم ہے اللہ کی نماز پڑھی مین نے ساتھ
حضرت کے زیادہ دو ہزار نمازون سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سے پڑھین پس فقط دو ہزار
نمازین جمعہ ہی کی مراد نہین اسلیے کہ اول جمعہ بعد آنے کے مدینہ مین پڑھا اور مدت اقامت کی مدینہ مین دس برس ہوئی پس قریب پانسو
جمعون کے ہوتے ہین اور مقصود جابر کا بیان کرنا کثرت صحبت کا ہے ساتھ حضرت کے اور شرح منیہ مین لکھا ہے کہ جو شہر فتح ہو ساتھ تلوار کے
مانند مکہ کے اسمین خطبہ پڑھے ساتھ تلوار کے اور جس شہر کے لوگ بخوشی مسلمان ہون مانند مدینہ کے اسمین خطبہ بغیر تلوار کے پڑھے اور بنایہ
مین لکھا ہے کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلے خطبہ کے کم پکار کر پڑھے ۴ ع ۴ (وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ

يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَ نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہ کہ وہ داخل ہوئے مسجد مین اور عبدالرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سے تھا خطبہ پڑھتا تھا بیٹھے ہوئے
پس کہا ابن عجرہ نے دیکھو طرف اس خبیث کے کہ خطبہ پڑھتا ہی بیٹھے ہوئے حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جسوقت دیکھتے ہین سوداگری یا
کھیل دوڑتے ہین طرف اُسکے اور چھوڑتے ہین تجکو کھڑے ہوئے یعنی خطبہ مین روایت کی یہ مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑھتے تھے کہ ناگاہ قافلہ شام سے آیا اور ایام قحط کے تھے مدینہ والون پر بڑی تکلیف تھی پس صحابہ بے طاقت ہوئے اور دیکھنے قافلہ
کے لیے باہر گئے مگر بارہ صحابی نہ گئے پس آیت مذکورہ اُتری اسمین جو ہی کہ چھوڑتے ہین تجھکو کھڑے ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
کھڑے ہوکے خطبہ پڑھتے تھے اور کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کے نزدیک اور ہمارے نزدیک سنت ہی شرطون صحت ادا
جمعہ کی سے ایک تو وقت ہی پس وہ بعد وقت کے صحیح نہین بخلاف اور نمازون کے اور وقت اُسکا وقت ظہر کا ہی اجماعًا پس نہین جائز
ہی پہلے زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کے نزدیک درست ہی اور نہین جائز بعد داخل ہونے وقت عصر کے بھی مگر امام مالک کے نزدیک
جائز ہی اور شرط خطبہ کی بھی یہی ہی کہ وقت مین ہو پہلے وقت کے نہین جائز اور یہ کہ ہو روبرو جماعت کے یعنے اگر گھر مین پڑھ آوے تو
نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی غصہ اور سختی کرنی اُس پر کہ ارتکاب کرے حرام کا یا مکروہ کا اسلیے کہ ارتکاب کرنا خلاف
اُس چیز کا کہ مداومت کی اُسپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی ہی خبث باطن کی ٭ ع (وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰى بِشْرَ بْنَ
مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ
بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہ اُنھون نے دیکھا بشر بیٹے مروان کے کو منبر پر اُٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے یعنے
وقت خطبہ کے جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نے بُرا کرے اللہ تعالیٰ اُن دونون ہاتھون کا تحقیق دیکھا مین نے رسولخدا صلے
اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتے اُس پر کہ اشارہ کرین ساتھ ہاتھ اپنے کے اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے
روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی وقت خطبہ کے اشارہ ایک انگلی سے کرتے تھے واسطے خطاب کرنیکے لوگون کو اور واسطے رغبت دلانے کے اُنکو
اوپر سننے خطبہ کے اور تامل کرنے کے اسمین ٭ ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ
اِجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا جب بیٹھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کے منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹھ جاؤ پس سنا یہ ابن مسعود نے پس
بیٹھ گئے اوپر دروازے مسجد کے پس دیکھا اُنکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ آؤ ای عبداللہ بن مسعود روایت کی یہ ابو داؤد نے
ف کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین
جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نے کہ ظاہر یہ ہی کہ حضرت نے دیکھا کسیکو حاضرین مین سے کہ کھڑا ہوا نماز پڑھنے کے لیے پس حکم
کیا اُسکو بیٹھنے کا واسطے حرام ہونے نماز کے بوقت بیٹھنے امام کے منبر پر سب علما کے نزدیک ٭ ع ٭ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّهْرَ رَوَاهُ
الدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیے کہ ملاوے
ساتھ اُسکے دوسری رکعت اور جو شخص کہ نہ لین اُسکو دونون رکعت پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت یا فرمایا پڑھے ظہر کو روایت کی یہ دارقطنی
۴۰

نے ف کہا نووی نے کہ یہ حدیث خالی ضعف سے نہین انتہی اور برتقدیر ثبوت اُسکے کے معنی یہ ہین کہ جبکو دو رکعتون مین سے بالکل کچھ ہاتھ نہ لگے تو وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابو ہریرہ کی ہین کہ آخر فصل اول ہو گذر چکا ہو ع ح ❋ **باب صلوۃ الخوف** باب ہی بیچ بیان نماز خوف کے ف یعنے اسمین احکام اس نماز کے مذکور ہین کہ پڑھی جاوے وقت خوف کے کفار سے اور نماز خوف کی ثابت ہو کتاب وسنت سے اور اتفاق ہو اکثر علمار کا اس پر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کے بھی ثابت ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ مخصوص حضرت ہی کے زمانہ مین تھی اور بعضے اماسون کے نزدیک مثل امام مالک کے مخصوص ہو حالت سفر مین اور ہمارے نزدیک جائز ہو سفر مین بھی اور حضر مین بھی اور نماز خوف کی روایت کی گئی ہو کتنی ہی طرح بحسب اختلاف زمان اور مکان کے چنانچہ بعضون نے کہا ہو سولہ طرح پر آئی ہو اور بعضون نے کہا کم اس سے اور بعضون نے کہا زیادہ اس سے پھر اتفاق ہو علما کا اس پر کہ جتنی طرحین آئی ہین صلوۃ الخوف کی حدیث مین سب معتبر ہین اور اختلاف علما ہین بیچ ترجیح کے ہو کہ کسی نے کسی طرح کو ترجیح دیا ہو اور کسی نے کسی طرح کو چنانچہ امام ابو حنیفہ نے روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہو اور عمل کیا ہو اُس پر کہ ثابت ہو صحاح ستہ مین اور شمنی نے کہا ہو کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جگہ پڑھی ہو ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد مین پس اس سے معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر مین تھی اور فقہا نے جو حضر مین جائز رکھی ہو قیاس کیا ہو اسی پر ع ح ❋ **الفصل الاول فصل پہلی** (عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَہُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَۃٌ مَعَہٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَۃٌ عَلَی الْعَدُوِّ وَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَہٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ الطَّائِفَۃِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہِمْ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمْ فَرَکَعَ لِنَفْسِہٖ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَرَوَی نَافِعٌ نَحْوَہٗ وَزَادَ فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ہُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِہِمْ اَوْ رُکْبَانًا مُسْتَقْبِلِی الْقِبْلَۃِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْہَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰی ابْنَ عُمَرَ ذَکَرَ ذٰلِکَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہو سالم بن عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی اُنہوں نے باپ اپنے سے یعنی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا جہاد کیا ہین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نجد کے پس مقابلہ کیا ہمنے دشمن کا پس صف باندھی ہمنے واسطے اُنکے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے واسطے ہمارے پس کھڑی ہوئی ایک جماعت ساتھ حضرت کے اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کے اور رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُن لوگون کے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور کیئے دو سجدے پھر پھری جماعت یعنی جنھون نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی تھی جگہ اُس جماعت کے کہ نہین نماز پڑھی تھی اور آئے وہ لوگ کہ نماز نہین پڑھی تھی پس رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُنکے ایک رکوع اور سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا پھر کھڑی ہوئی ہر ایک اُنہین سے پس رکوع کیا واسطے ذات اپنی کے ایک رکوع اور کیے دو سجدے اور روایت کی نافع نے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس اگر ہو خوف زیادہ اُس سے یعنے اُس خوف سے کہ جسمین نماز جماعت سے پڑھ سکین اوپر طرح مذکور کے یعنے عین حالت لڑائی مین ہو نماز پڑھو پیادہ کھڑے قدمون اپنے پر یا سوار یعنی اگر پیادہ نہو سکو سامنے قبلہ کے یعنے اگر ممکن ہو یا نہو سامنے قبلہ کے یعنے اگر ممکن نہو کہا نافع نے نہین گمان کرتا مین ابن عمر کو کہ ذکر کیا ہو یہ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ بخاری نے ف نجد کہتے ہین زمین بلند کو اور مراد یہان نجد حجاز ہو نہ نجد یمن اور اس حدیث مین دلالت ہو اس پر کہ مکروہ ہو تعدد جماعتون کا یعنے کئی بار جماعتین کرنی خصوصا جگہ

لوگ حاضر ہون اور دلالت ہی اس پر کہ فرض نہین جائز پیچھے نفل پڑھنے والے کے والا حضرت دوبارہ پڑھاتے دونون جماعتون کو اور یہ
حدیث دلیل قوی ہی اوپر واجب ہونے جماعت کے کہ ایسی حالت مین بھی جماعت نہ چھوڑے اور کہا ابن ہمام نے کہ نماز خوف
اوپر طرح مذکور کے جب لازم ہوتی ہی کہ جھگڑین قوم نماز پڑھنے مین پیچھے امام کے اور جبکہ نہ جھگڑین پس افضل یہ ہی کہ نماز پڑھاوے
امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پھر کھڑی ہوتی ہر ایک انہین سے الخ تفصیل اسکی یہ ہی کہ دوسری
جماعت گئی مقابل دشمن کے اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اور گئی مقابل دشمن کے پھر آئی جماعت دوسری
اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اسیطرح ذکر کیا ہی بعض شارحین نے علما ہمارے سے اور کہا ابن مالک نے اسی طرح کہا ہی بعضون
نے اور اس پر عمل کیا ہی ابو حنیفہ نے لیکن حدیث نہین دلالت کرتی اس پر انتہی ہی یہ اسی طرح لیکن کہا ابن ہمام نے کہ یہ حدیث
دلالت کرتی ہی بعض اس چیز پر کہ گئے ہین ابو حنیفہ طرف اسکے کہ وہ جانا ہی جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا اپنی جگہ پیچھے
امام کے اور دلالت کرتی ہی اوپر تمام اس چیز کے کہ گئے ہین طرف اسکے ابو حنیفہ ایک اور حدیث کہ موقوف ہی ابن عباس پر روایت
ابیحنیفہ سے ذکر کیا ہی اسکو امام محمد نے کتاب الآثار مین اور ظاہر یہ ہی کہ اسمین عقل کو دخل نہین پس موقوف اسمین مانند مرفوع کے
ہی پھر مذہب حنفی مین یہ ہی کہ جماعت پہلی تمام کرے نماز اپنی بغیر قرأت کے مانند لاحق کے اور دوسری جماعت تمام کرے ساتھ قرأۃ کے
مانند مسبوق کے اور یہ کب ہی کہ جب امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑھے ساتھ ہر ایک جماعت کے
دو رکعتین اور مغرب سفر مین اور حضر مین پڑھے ساتھ پہلی جماعت کے دو رکعتین اور ساتھ دوسری کے ایک رکعت اور قدمون اپنے پر آئین
اشارہ ہی طرف ترک کرنے رکوع اور سجود کے یعنی اشارہ سے رکوع اور سجود کرے ایسی حالت مین اور مذہب ابیحنیفہ مین فاسد کرتا ہی نماز کو
چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا مگر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ نہین مجال عقل کو اسمین پس یہ حکم مرفوع مین ہی ع (وعن
یزید بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلوٰۃ الخوف ان طائفۃ صفت
معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بہم
الرکعۃ التی بقیت من صلوتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم متفق علیہ واخرج البخاری بطریق اخر عن القاسم عن صالح بن
خوات عن سہل بن ابی حثمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور روایت ہی یزید بن رومان سے اسنے نقل کی صالح بن خوات سے اسنے
نقل کی اس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن ذات الرقاع کے نماز خوف کی یہ کہ تحقیق ایک جماعت
نے صف باندھی ساتھ حضرت کے اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کے پس نماز پڑھی حضرت نے ایک رکعت ساتھ اس جماعت
کے کہ ساتھ تھی حضرت کے پھر رہے کھڑے اور پوری پڑھی اس جماعت نے واسطے اپنے پھر پھری وہ اور صف باندھی مقابل دشمن
کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ مین دشمن کے کھڑی تھی پس ادا کی ساتھ انکے ایک رکعت کہ باقی رہی تھی نماز حضرت کے سے پھر
رہے بیٹھے ہوے یعنے جب التحیات مین بیٹھے اور پوری کی انھون نے واسطے اپنے یعنے جو باقی رہی تھی نماز اور پھر التحیات مین شریک
ہوگئے پھر سلام پھیرا حضرت نے ساتھ انکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت کی بخاری نے ساتھ اور طریق کے قاسم سے
کہ نقل کی قاسم نے صالح بن خوات سے اسنے نقل کی سہل بن ابی حثمہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس شخص سے
کہ نماز پڑھی تھی نام اس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تھا اسلیے کہ قاسم بن محمد نے روایت کی ہی حدیث صلوٰۃ الخوف کی صالح بن خوات ٢

سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے جیسے کہ آگے کی روایت مین ہے اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سنہ ۵ ہجری مین ہوا کہ ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور ادا کی یہ نماز اور بغیر جنگ کے پھرے اور ذات الرقاع اسکو اسلیے کہتے ہین کہ مسلمان ننگے پانون تھے اور پانون مین سوراخ پڑ گئے تھے اور ناخن ٹوٹ گئے تھے پس پانون پر رقاع یعنے چیتھڑے لپیٹ لیے تھے اور یہ ایک طور ہے طورون صلوٰۃ الخوف کے سے اسمین بھی ہر جماعت نے ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ اثنار نماز آنحضرتؐ کے نہ یہ کہ قضا کی اسکی بعد تمام کرنے نماز آنحضرتؐ کے اور پہلی صورت مین بعد تمام کرنے نماز حضرتؐ کے پڑھی اور اس پر عمل کیا ہے امام شافعی اور امام مالک نے ؁ ع ح ؛ (وعن جابر قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع قال کنا اذا اتینا علی شجرۃ ظلیلۃ ترکناہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاء رجل من المشرکین وسیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرۃ فاخذ سیف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترطہ فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخافنی قال لا قال فمن یمنعک منی قال اللہ یمنعنی منک قال فتہددہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغمد السیف وعلقہ قال فنودی بالصلوۃ فصلی بطائفۃ رکعتین ثم تاخروا وصلی بالطائفۃ الاخری رکعتین قال وکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان متفق علیہ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے ہم ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ جب پہونچے ہم ذات الرقاع مین کہا جابر نے تھے ہم جبکہ گذرتے درخت سایہ دار پر چھوڑ دیتے ہم اُسکو واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تا استراحت فرمائین چھانون مین پس اسی طرح کیا ہمنے ذات الرقاع مین اور اُترے حضرت درخت کے نیچے استراحت کے لیے کہا جابر نے پس آیا ایک شخص مشرکون مین سے اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تھی درخت مین پس لی تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے اور حضرت سوتے تھے یا غافل تھے اُس سے پھر کھینچی میان سے وہ پس کہا اُسنے واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ڈرتے ہو تم مجھسے فرمایا حضرت نے نہین یعنے تجھسے مین کیون ڈرنے لگا میرے رب کے سواے نہ کوئی ضرر پہونچا سکتا ہے اور نہ نفع کہا اُسنے پس کون بچاویگا تمکو مجھسے فرمایا حضرت نے اللہ بچاویگا مجکو تجھسے کہا جابر نے پس ڈرایا اُسکو اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے پس میان مین کی تلوار اُسنے اور لٹکا دیا اُسکو کہا جابر نے پس اذان کہی گئی واسطے نماز کے پس پڑھی نماز ساتھ ایک جماعت کے دو رکعتین پھر پیچھے ہٹی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنون کے اور پڑھی حضرت نے نماز ساتھ جماعت دوسری کے دو رکعت کہا جابر نے پس ہوئین واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چار رکعتین اور واسطے لوگون کے دو دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تھے اور صبر کرتے تھے کفار کی ایذاؤن پر اور حلم کرتے تھے اُنکے جاہلون سے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ جب اُس مشرک نے یہ ارادہ کیا تو اُسکے پیٹ مین درد ہونے لگا پس چھوٹی تلوار اُسکے ہاتھ سے اور گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اُسکے بہت مخلوق نے اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان نہین ہوا لیکن عہد کیا یہ کہ نہین لڑنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت نے نہ سزا دی اُسکو واسطے تالیف قلب کے یا کسی اور سبب سے پس اذان کہی گئی اور تکبیر کہی گئی واسطے نماز ظہر کے یا عصر کے اور کہا مظہر نے یہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کے باوجودیکہ جگہ ایک ہی ہے اور یہ بسبب اختلاف زمانے کے ہے انتہی پس حمل کی جاوینگی اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اُس جگہ مین دو بار ایک بار تو جیسے کہ روایت کی سہل نے اور دوسری بار جیسے کہ روایت کی جابر نے پس حمل کی جاویگی اول نماز صبح پر اور یہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کی جاوینگی تعدد غزوون پر اور حضرت نے جو چار رکعتین پڑھین اور قوم نے دو دو اُسکی کئی وجہین علمائے

بیان کی ہین انہین سے صحیح اور صواب یہ ہے کہ یہ پہلے اترنے آیۃ قصر کے تھا یا بیچ موضع اقامت کے تھا اور یہی مذہب امام اعظم کا ہے اور
مراد اس قول سے کہ واسطے لوگون کے دو دو رکعتین یہ ہے کہ امام کے ساتھ دو دو رکعتین ہوئین اور دو دو تنہا ؀ ع ✤ (وعنہ قال صلّی
بنا رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ صَلوٰۃَ الخَوفِ فَصَفَفنَا خَلفَہٗ صَفَّینِ وَالعَدُوُّ بَینَنَا وَبَینَ القِبلَۃِ فَکَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرنَا جَمِیعًا
ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعنَا جَمِیعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ وَرَفَعنَا جَمِیعًا ثُمَّ انحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِی یَلِیہِ وَقَامَ الصَّفُّ المُؤَخَّرُ فِی نَحرِ العَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِی یَلِیہِ انحَدَرَ الصَّفُّ المُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ المُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ المُقَدَّمُ ثُمَّ رَکَعَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَرَکَعنَا جَمِیعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ وَرَفَعنَا جَمِیعًا ثُمَّ انحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِی یَلِیہِ الَّذِی کَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّکعَۃِ الاُولٰی وَ
قَامَ الصَّفُّ المُؤَخَّرُ فِی نَحرِ العَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِی یَلِیہِ انحَدَرَ الصَّفُّ المُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمنَا جَمِیعًا رَوَاہُ مُسلِمٌ) اور روایت ہے انہین سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
خوف کی پس کین ہمنے پیچھے حضرت کے دو صفین اور دشمن تھے درمیان ہمارے اور درمیان قبلہ کے پس تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور تکبیر کہی ہمنے اکٹھے یعنے دونون صفون نے پھر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کیا ہمنے اکٹھے یعنے بعد قرأت کے پھر اُٹھایا
سر اپنا رکوع سے اور اُٹھایا ہمنے اکٹھے پھر جھکے حضرت واسطے سجدے کے ساتھ اُس صف کے کہ پاس تھی حضرت کے اور کھڑی رہی
یعنے قومہ مین صف پچھلی مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی ہوئی یعنی حضرت کے ساتھ وہ صف کہ
پاس تھی حضرت کے جھکی صف اخیر کی واسطے سجدے کے پھر کھڑے ہوے لوگ صف اخیر کے یعنے سجدے سے پھر آگے بڑھی صف اخیر
کی یعنے اور کھڑی ہوئی جگہ صف اول کے اور پیچھے ہٹی صف پہلی پھر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے قیام کیا اور پڑھی فاتحہ
اور سورت پھر رکوع کیا اور رکوع کیا ہمنے اکٹھے پھر اُٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اُٹھایا ہمنے اکٹھے پھر جھکے واسطے سجدے کے اور جھکی
وہ صف کہ نزدیک ہوگئی تھی وہ کہ تھی پیچھے رکعت پہلی مین اور کھڑی رہی صف پچھلی یعنی جو کہ آگے تھی پہلی رکعت مین مقابل دشمن
کے پس جبکہ کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتھ اُس صف کے کہ نزدیک تھی حضرت کے جھکی صف پچھلی واسطے سجدہ کے پھر سجدہ
کیا پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرا ہمنے اکٹھے یعنے بعد پڑھنے التحیات کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ اور طور
ہے صلوۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکھتے اُس طرح پڑھتے یہان دشمن سامنے تھا جانب قبلہ کے سب ایک جگہ مقابل
کھڑے رہے احتیاج نہ پڑی جماعت کی اور طرف نہ بھیجنے کی اور رکوع تک سب متفق رہے اور وقت سجدہ کے ایک جماعت کھڑی رہی
اور دوسری سجدہ مین گئی جیسے کہ مذکور ہوا اور یہ نماز عسفان مین پڑھی حضرت نے ؀ ع ح ✤ الفصل الثانی فصل دوسری (عن
جابر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی بِالنَّاسِ صَلوٰۃَ الظُّہرِ فِی الخَوفِ بِبَطنِ نَخلٍ فَصَلّٰی بِطَائِفَۃٍ رَکعَتَینِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَۃٌ
اُخرٰی فَصَلّٰی بِہِم رَکعَتَینِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ فِی شَرحِ السُّنَّۃِ) روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ساتھ لوگون کے نماز ظہر کی
وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کے پس نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتین پھر سلام پھیرا پھر آئی جماعت دوسری پس نماز
پڑھائی اُنکو دو رکعتین پھر سلام پھیرا روایت کی یہ یعنے صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین ف بطن نخل نام ایک جگہ کا ہے درمیان
مکہ اور طائف کے اور یہ حدیث بموجب مذہب شافعی کے تو محمول ہے اسپر کہ حضرت نے قصر کیا نماز کو یعنے چار رکعت کی دو رکعتین
پڑھین اور بعد اُسکے دو رکعت نفل پڑھین کہ اُنکے یہان نفل پڑھنے والے کے پیچھے پڑھنا فرض کا درست ہے اور بموجب قواعد مذہب

ہمارے نزدیک نہایت مشکل ہی اس لیے کہ اگر حمل کیجاوے سفر پر تو لازم آتا ہی اقتدا فرض پڑھنے والے کا ساتھ نفل پڑھنے والے کے اور یہ درست نہین
ہمارے یہان پس نہین حمل کر سکتے اسپر فعل حضرت کا اور اگر حمل کیجاوے حضر یعنے اقامت پر تو منافی ہی اسکے سلام پھیرنا ہر دوگانہ پر اور الٰہی
کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ کہین کہ یہ خصوصیات حضرت کی سے ہی اور اسپر قوم نے پس تمام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرت کے اور اختیار
کیا ہی طحاوی نے یہ کہ تھا یہ امر ایسے وقت مین کہ نماز فرض دوبار پڑھی جاتی تھی واللہ تعالیٰ اعلم ✦ ع ✦ **الفصل الثالث** فصل تیسری
(عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بین ضجنان وعسفان فقال المشرکون لھؤلاء صلوۃ ھی احب الیھم من ابائھم
وابنائھم وھی العصر فاجمعوا امرکم فتمیلوا علیھم میلۃ واحدۃ وان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یقسم اصحابہ شطرین فیصلی
بھم وتقوم طائفۃ اخری وراءھم ولیاخذوا حذرھم واسلحتھم فتکون لھم رکعۃ ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان رواہ الترمذی والنسائی)
روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترے درمیان ضجنان اور عسفان کے پس کہا مشرکون نے یعنی آپس مین کہ واسطے
مسلمانون کے ایک نماز ہی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف انکے باپون انکے سے اور بیٹون انکے سے اور وہ نماز عصر ہی پس قصد کرو امر اپنے
کا یعنے قتال کا پھر کرو انپر حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کرین اپنے
یارون کو دو جماعتین پس نماز پڑھاوین ایک جماعت کو اور کھڑی رہے جماعت دوسری پیچھے انکے اور چاہیے کہ لیوین یعنی سب مصلی
بچاو اپنا یعنے سپر وغیرہ اور ہتھیار اپنے پس ہو واسطے انکے یعنے ہر جماعت کے ایک ایک رکعت اور واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف ضجنان ایک پہاڑ ہی درمیان بین مکہ اور مدینہ کے اور عسفان نام ایک جگہ کا ہی دو منزل
مکہ سے **باب صلوٰۃ العیدین** باب ہی بیچ بیان نماز دونون عیدون کے ف یعنے عید فطر اور عید قربان کے اور عید مشتق ہی عود سے
بمعنی پھرنے کے اسکا نام عید اس لیے ہوا کہ آتی ہی ہر برس مین اور بعضون نے کہا عید اس لیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ عود کرتا ہی یعنے متوجہ ہوتا ہی
بندون پر ساتھ مغفرت اور رحمت کے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہی لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تجمر
بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید
لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنے نہین عید اسکے لیے کہ پہنے نئے کپڑے عید اسکے لیے ہی کہ امن مین
ہو وعید سے یعنے برے کامون سے باز رہنے تا لائق رحمت اور مغفرت اللہ تعالیٰ کے ہو اور اس مین عذاب اسکے سے اور نہین عید اسکے
لیے کہ خوشبو کرے ساتھ عود کے عید ہی اسی توبہ کرنے والے کے لیے کہ پھر گناہ نہ کرے نہین عید اسکے لیے کہ زینت کرے ساتھ زینت دنیا کے
عید اسکے لیے ہی کہ توشہ راہ آخرت کا تقوی کو کرے نہین عید اسکے لیے کہ سوار ہو سواریون پر عید اسکے لیے ہی کہ چھوڑے گناہ نہین عید اسکے
لیے کہ بچھاوے فرش عید اسکے لیے ہی کہ گذر جاوے پل صراط سے اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علما کے سنت موکدہ ہی اور امام ابو حنیفہ
کے نزدیک واجب ہی ✦ ع ✦ **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر
والاضحی الی المصلی فاول شیء یبدا بہ الصلوۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفھم فیعظھم ویوصیھم ویامرھم و
ان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یامر بشیء امر بہ ثم ینصرف متفق علیہ) روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نکلتے دن عید فطر کے اور عید قربان کی طرف عیدگاہ کے پس اول چیز کہ شروع کرتے ساتھ اسکے نماز تھی یعنے بعد اس کے پہونچنے کے
نماز پہلے پڑھتے خطبہ کے پھر پڑھتے نماز سے پس کھڑے ہوتے سامنے لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے صفون اپنی پر پس نصیحت کرتے انکو

اور وصیت کرتے انکو اور حکم فرماتے انکو اور اگر چاہتے یہ کہ بھیجین لشکر یعنے جہاد کے لیے حکم فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے کہ حکم فرماوین ساتھ ایک چیز کے یعنے لوگون کے امور مین سے اور انکی مصلحتون مین سے حکم فرماتے ساتھ اُسکے پھر پھرتے یعنے طرف گھر اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عید گاہ مدینہ کے باہر شہر کے ہی کہتے ہین کہ مسافت حجرہ شریف سے وہان تک ہزار قدم کی ہی نہایت وہ جگہ متبرک ہی اور اب گرد اُسکے چار دیواری بنا دی ہی شرح السنہ مین لکھا ہی کہ نکلے امام نماز کے لیے یعنے عید گاہ مین مگر بسبب عذر کے نماز پڑھے مسجد شہر کی مین اور کہا ابن ہمام نے سنت ہی یہ کہ نکلے امام طرف عید گاہ کے اور خلیفہ کر جاوے کسی کو کہ نماز پڑھا دے ضعیفون کو شہر مین اور کہا ابن حجر نے کہ کلام سوائے مسجد مکہ اور بیت المقدس کے ہی اس لیے کہ ان دونون جگھون مین سب نمازین پڑھنی افضل ہین واسطے اتباع صحابہ اور تابعین کے اور بسبب بزرگی اُن مسجدون کے اور کھڑے ہوتے یعنے زمین پر اس لیے کہ حضرت کے زمانہ شریف مین منبر نہ تھا عید گاہ مین بعد ازان جب بہت ہوئے مسلمان اختیار کیا گیا منبر اس لیے کہ آواز دور پہونچتی ہی اور نصیحت کرتے انکو یعنی زہد کرنے کی دنیا مین اور رغبت کرنے کی آخرت مین اور وعدہ کرتے ثواب کا اور ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ اس دن مین بہت خوشی کر کے غافل ہووین طاعت سے اور نہ پڑین گناہ مین جیسے کہ حال اسوقت کے لوگون کا ہی اور وصیت کرتے انکو یعنی ساتھ تقوی کے اور ادنی درجہ تقوی کا یہ ہی کہ بچے شرک سے اور اوسط یہ ہی کہ فرمانبرداری کرے حکمون کی اور بچے ممنوع باتون سے اور اعلی اُسکا یہ ہی کہ حضور ہو ساتھ اللہ کے اور بے غرض ہو ما سوائے اللہ سے اور حکم کرتے یعنے احکام فطرہ کے بیان کرتے عید الفطر مین اور احکام قربانی کے بیان کرتے عید قربان مین اور یہ کلام کرنا حضرت کا اُس قبیلہ کا نہ تھا کہ جو منع ہی بلکہ یہ واجبات اسلام سے تھا ❊ ع ح ❊ (وعن جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون عیدون کی نہ ایکبار نہ دوبار یعنے بہت بار بغیر اذان و تکبیر کے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسپر عمل تھا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ اذان ہی اور نہ تکبیر ہی عید کی نمازون مین اور نہ اور نوافل مین اور اذان ہا رمین آیا ہی بلکہ مکروہ ہی ❊ ع ❊ (وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر یصلون العیدین قبل الخطبۃ متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نماز پڑھتے دونون عیدون کی پہلے خطبہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہی فقہا کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کے ہی پہلے پڑھنا خطبہ کا جائز نہین اور اگر خطبہ پہلے پڑھا بھی کسی نے تو نماز جائز ہی سب علما کے نزدیک اور مروان بن حکم نے خطبہ پہلے پڑھا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس بہت برا جانا صحابہ نے ❊ ع ❊ (وسئل ابن عباس اشہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید قال نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا ولا اقامۃ ثم اتی النساء فوعظہن وذکرہن وامرہن بالصدقۃ فرایتہن یہوین الی اذانہن وحلوقہن یدفعن الی بلال ثم ارتفع ہو وبلال الی بیتہ متفق علیہ) اور پوچھے گئے ابن عباس کیا حاضر ہوئے تھے تم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید مین کہا کہ ہان نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑھی عید کی پھر خطبہ فرمایا اور نہین ذکر کیا ابن عباس نے یعنی بیان کرنے کیفیت آنحضرت کے اذان کا اور نہ تکبیر کا پھر آئے حضرت عورتون کے پاس یعنے بعد خطبہ کے اور ساتھ حضرت کے بلال تھے پس نصیحت کی انکو اور یاد دلاتے احکام دین کے اور ثواب و عذاب آخرت کے اور حکم کیا انکو ساتھ صدقہ کے یعنے صدقۃ الفطر یا زکوۃ یا یونہین للہ دینے کے لیے فرمایا پس دیکھا مین نے عورتون کو

کہ دراز کیے ہاتھ طرف اپنے کانون کے اور اپنے گلون کے یعنے تاکہ زیور اُتار سے دیتی تھین زیور کانون کا اور گلون کا بلال کو یعنے اُنکے کپڑے
مین ڈالتی جاتی تھین تاکہ دیوین فقیرون کو پھر چلے حضرت اور بلال طرف گھر حضرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عورتین بھی
حضرت کے حکم سے عیدگاہ مین حاضر ہوتی تھین انکو حضرت نے علیحدہ پند و نصیحت فرمائی کہ بسبب دور ہونے کے اچھی طرح نہ سنتی تھین
ع ؛ (وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلہا ولا بعدہا متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عباس
سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین دن فطر کے دو رکعتین نہ پڑھی نماز پہلے انکے اور نہ پیچھے انکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کہا ابن ہمام نے کہ یہ نفی محمول ہے عیدگاہ پر واسطے حدیث ابی سعید خدری کے کہ تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑھتے پہلے عید کے
کچھ پس جب پھرتے طرف مکان اپنے کے پڑھتے دو رکعتین انتہی اور درمختار مین لکھا ہے کہ نفل پڑھنی پہلے نماز عید کے مطلق مکروہ ہین یعنے گھر
مین بھی پڑھنی مکروہ ہین اور عیدگاہ مین بھی اور بعد نماز کے عیدگاہ مین پڑھنی مکروہ ہین اور گھر مین جائز ہین انتہی ع ح ؛ (وعن ام عطیۃ
قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشہدن جماعۃ المسلمین ودعوتہم وتعتزل الحیض عن مصلاہن قالت امرأۃ یا
رسول اللہ احدنا لیس لہا جلباب قال لتلبسہا صاحبتہا من جلبابہا متفق علیہ) اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا حکم کی گئین ہم یہ کہ نکالین
ہم حائض عورتون کو یعنے بالغون کو یا حیض والیون کو دن دونون عیدون کے اور پردہ والیون کو یعنے سب عورتین نکلین پس حاضر ہون
جماعت مسلمین کی مین اور دعا انکی مین اور الگ رہین حیض والیان مصلی اپنی سے کہا ایک عورت نے یا رسول اللہ کسی کے پاس ہم مین سے
نہین چادر فرمایا چاہیے کہ اڑھاوے اسکو ساتھ والی اسکی چادر اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا خطابی نے کہ حکم فرمایا سب عورتون
کو حاضر ہونے کا عیدگاہ مین تاکہ نماز پڑھین وہ کہ جنکو عذر نہین اور پہونچے برکت دعا کی عذر والیون کو اور انہین رغبت دلائی لوگون کو بیچ حاضر
ہونے کے نمازون مین اور مجلسون ذکر کی مین اور نزدیک ہمارے صلحا کے تاکہ پہونچے انکو برکت انکی اور حاضر ہونا عورتون کا عیدگاہ مین نہین
مستحب ہمارے زمانہ مین واسطے ظاہر ہونے فساد کے اور توجیہ کی ہے طحاوی نے یہ کہ تھا یہ ابتدائے اسلام مین اس زمانہ مین کہ مسلمان کم تھے
چاہا حضرت نے کہ بہت معلوم ہون مسلمان بسبب انکے تا دشمن ڈرین انتہی اب حاجت عورتون کے نکلنے کی نہ رہی اس لیے کہ مرد مسلمان
بہت ہین اور اڑھاوے چادر اپنی یعنے جو عورت کئی چادرین رکھتی ہو وہ عاریت دیوے ایک چادر اس عورت کو کہ اسکے پاس چادر نہو یا
یہ ہو کہ نہ اپنی چادر کا اسکو اڑھاوے اور دو عورتین ایک جگہ بیٹھین ع ح ؛ (وعن عائشۃ قالت ان ابا بکر دخل علیہا وعندہا جاریتان
فی ایام منی تدففان وتضربان وفی روایۃ تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرہما ابوبکر فکشف
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہہ فقال دعہما یا ابابکر فانہا ایام عید وفی روایۃ یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وہذا عیدنا متفق علیہ) اور روایت ہے
عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق آئے انکے پاس اور نزدیک انکے دو چھوکریان تھین یعنے انصار کی لڑکیون مین سے بیچ دنون منا کے
یعنے جن دنون مین حاجی منا مین رہتے ہین کہ وہ روز عید الضحی کا اور ایام تشریق کے ہین بجاتی تھین دف اور بجاتی تھین دف اور ایک
روایت مین ہے یعنے بدلے پہلے الفاظ کے یا زیادہ اسپر کہ گاتی تھین وہ اشعار کہ کہے تھے انصار نے دن بعاث کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈھانکے
ہوئے تھے کپڑا اپنا پس ڈانٹا انکو حضرت ابوبکر نے پس کھولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہہ اپنا اور فرمایا چھوڑ دے انکو اے ابوبکر اس لیے کہ
تحقیق یہ دن عید کے ہین یعنے خوشی کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے اے ابوبکر تحقیق واسطے ہر قوم کے عید ہے اور یہ عید ہے ہماری
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ تضربان گویا تاکید تدففان کی ہے اور بعضون نے معنی اسکے یہ کہے ہین کہ اچھلتی کودتی تھین اور

بجاتی تھین دف اسکے بجانے مین دو قول ہین بعضے مباح کہتے ہین مطلق یعنے ہر وقت اور بعضے حرام کہتے ہین مطلق اور صحیح یہ ہی کہ نکاح مین اور ولیمہ مین اور بیچ اُن شادیون کے کہ اُنکے حکم مین ہین اور عیدین مین مباح ہی اور پھر فرق کیا ہی علما نے اُس دف مین کہ جھانج دار ہو اور اُسمین کہ جھانج دار نہو یعنے جھانج دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جھانج دار کو مباح لیکن بغیر جھانج دار مین بھی اختلاف کیا ہی اور گاتی تھین الخ یعنے گاتی تھین اشعار لڑائی اور شجاعت انصار کے کہ اُنھون نے کہے تھے جبکہ بعاث کی لڑائی پر چڑھے تھے جیسی کہ عادت شجاعون کی ہی کہ وقت لڑائی کے کرتے اپنی شجاعت اور فخر کہتے ہین اور بعاث نام ایک جگہ کا ہی دو کوس مدینے سے پس وہ لڑکیان وہ اشعار پڑھتی تھین کہ اُنمین تمام وصف لڑائی کے اور شجاعت کے تھے کہ اُسکے ذکر کرنے مین مدد تھی امر دین کی اور رغبت دلاتی تھی مومنون کو جہاد کفار پر ذکر فواحش اور بُری باتون کا اُنمین نہ تھا کہ حرام ہی ذکر کرنا اُنکا کیا مقدور تھا کہ روبروے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بُرے گیت گائین اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بعد از لفظ تغنیان کے آیا ہی ولیستا بمغنیتین یعنے گاتی تھین اور گانا کسب اُنکا نہ تھا کہ کچھ خوب گاتی ہون اور مشہور و معروف ہون اُسمین اور شوق دلاوین فاحشہ اور خواہش نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کے ہو بلکہ گاتی تھین جیسے کہ لڑکیان گھر مین کچھ گایا کرتی ہین اور ڈانٹا اُنکو اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ابوبکر نے آیا مزمار شیطان بجاتی ہو نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مزمار کہتے ہین باجے کو کہ بجاتے ہین اُسکو گانے والے مانند نے اور دف اور رباب اور مانند اُنکے کے اور مزمار شیطان اُسکو اس لیے کہا کہ وہ مشغول کرتا ہی دل کو لہو و لعب مین اور باز رکھتا ہی یاد خدا سے اور واسطے ہر قوم کے ہی یعنے اگلی امتون کے اور قومون باطلہ کے عید ہی مانند نوروز کے واسطے مجوس وغیرہم کے اور کہا ہی علماء ہمارے نے کہ مشابہت کرنی ساتھ اُنکے اُسدن مین کفر ہی اور مشابہت یہ ہی کہ اُسدن مین بناو کرے اور انڈے لڑاوے اور مہندی لگاوے اور لہو اور غنا کرے بطور تعظیم اُسدن کے اور جاننا چاہیے کہ ساتھ اس حدیث کے سند پکڑی ہی اہل سماع نے ساتھ مباح ہونے راگ کے اور سننے اُسکے کے ساتھ ساز کے اور جو کچھ کہ اُس حدیث سے ساتھ نظر انصاف کے بے آمیزش تعصب کے سمجھا جاتا ہی یہ کہ ابوبکر صدیق نے انکار کیا گانے اور دف بجانے کا اور منع کیا اور ڈانٹا اُس نے اس لیے کہ مقرر تھا اُنکے نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا اُنھون نے کہ منع نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس سے اس لیے ہی کہ نجانا حضرت نے اُسکو بسبب سونے کے یا غفلت کے اور نجانا ابوبکر نے کہ روا رکھا حضرت نے اسدن تھوڑا سا گانا حاصل یہ کہ ابوبکر کو اس فرق اور تفصیل کا علم نہ تھا اس لیے منع کیا پس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونے تھوڑے سے گانے کے بیچ روز عید کے اور سواے اُسکے کے اُن جگہون مین کہ مباح ہی اُنمین خوشی کرنی اور اُسمین شک نہین کہ یہ بیچ جگہ مخصوص کے اور بوجہ مخصوص کے ہی اس سے اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا اُنھون نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اسپر یا کثرت اسپر مکروہ ہی کھونے والی ہی عدالت کو اور مٹانے والی ہی مروت کو اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ بجانا دف کا جائز ہی جبکہ نہو اُسمین جھانج اور بعض اوقات ہو اور پڑھنا ایسے شعرون کا کہ اُنمین کسی کی ہجو نہو اور نہ گالیان ہون جائز ہی اور فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ سننا آواز ملاہی کا یعنے باجون کا گناہ ہی واسطے قول علیہ السلام کے کہ سننا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹھنا اُسپر فسق ہی اور لذت اُٹھانی ساتھ اُسکے قبیلہ کفر سے ہی اور داخل ہی ملاہی مین بجانا ڈنڈون کا اور مارنا لکڑی کا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم گانون کے اور اگر سنے ناگہان پس نہین گناہ اُسپر اور واجب ہی اسپر یہ کہ خوب کوشش کرے یہانتک کہ نہ سنے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھلین انگلیان کانون اپنے مین یعنے وقت سننے کے اور پڑھنا اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب اور لڑکی کا ہو مکروہ ہی ع ح ف حضرت شیخ الاسلام کہ بڑے محدث ہین اُنھون نے

ترجمہ بخاری کے بیچ شرح اسی حدیث کے یہ مسئلہ خوب مفصل لکھا ہے تھوڑا سا مضمون اُسکا یہان لکھا جاتا ہے تا حق ظاہر ہو وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ گانا اور دف بجانا منع ہے سوائے عید اور مانند اُسکے کے یعنے نکاح وغیرہ مین اس لیے کہ ابوبکر صدیق کہ افضل اصحاب کے ہین اور خوب جانتے تھے احکام دین کے اُنھون نے گانے کو مزمار شیطان کہا اور حضرت نے اُنکو منع نفرمایا کہ اسطرح نکہو یہ مزمار شیطان اور حرام نہین ہے بلکہ فرمایا کہ منع مت کر کہ آج عید ہے یعنے حکم منع سے اسقدر لہو اور سرور آج کا مستثنے اور جائز ہے اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کے ساتھ آواز خوش کے گاوین مضائقہ نہین اور حضرت آپ ساتھ سننے اُسکے کے مقید نہوئے اور ابوبکر کو رغبت دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتھ جائز ہونے اسدن کے اشارت فرمائی پس تمسک نہین ہے اسمین اوپر اباحت سماع اور غنا کے مطلق جیسے کہ بعضے بتکلف کہتے ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور فقہا اگلے اور پچھلے کے صحابہ اور تابعین وغیرہم سے اختلاف ہے مشہور صحابہ مین حرمت اور کراہت اُسکی تھی حتی کہ کہا ہے اُنھون نے کہ مراد بیچ آیت ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کے غنا ہے اور تھے ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کھاتے تھے اُسپر اور اسی طرح بیچ آیۃ واستفزز من استطعت منہم بصوتک کے کہ مراد آواز شیطان سے غنا ہے نزدیک ابن عباس اور مجاہد کے اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ منع کرتے تھے گانے سے اور سننے اُسکے سے اور حضرت امیر المومنین علیؓ سے منقول ہے کہ جو کوئی مر جاوے اور اُسکے لیے گاین ہو پس مت نماز پڑھو اُسپر اور ابی امامہ سے آیا ہے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیچو گانیون کو اور مت خرید کرو اُنکو اور نہ تعلیم دو اُنکو اور بیچ مثل اُسکے کے نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لہو الحدیث اسی سبب سے بعضون نے کہا ہے کہ بعضی حدیثین کہ اوپر مباح ہونے غنا کے دلالت کرتی ہین پہلے حرام ہونے اُسکے سے تھین بعد ازان نسخ کی گئین ساتھ اس آیت کے اور ابن مسعود سے آیا ہے کہ کہا غنا اُگاتا ہے نفاق کو جیسے کہ اُگاتا ہے پانی سبزہ کو اور جابر سے یہ لفظ آیا ہے جیسے کہ اُگاتا ہے پانی کھیتی کو اور انس سے یہ لفظ آتے ہین کہ غنا اور لہو اُگاتے ہین نفاق کو دل مین جیسے کہ اُگاتا ہے پانی گھاس کو اور ابوہریرہؓ سے آیا ہے کہ محبت غنا کی اُگاتی ہے نفاق دل مین جیسے کہ اُگاتا ہے پانی گھاس کو مراد نفاق عملی ہے کہ پوشیدہ رکھتا ہے خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کے اور کہا فضیل ابن عیاض نے غنا منتر زنا کا ہے اور بہت حدیثین اس جانب مین آئی ہین اور فقہا نے کہ اہل فتوی اور امانت اور پیشوا دین کے ہین بیچ حکم حرمت اور کراہت اُسکے کے بہت تشدید اور تغلیظ کی ہے اور قول صحیح تر اور مشہور تر چارون امامون سے یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہے اور نقل کیا ہے قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا اُسکا شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور مالکی سے اور یہی منقول ہے اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے اور بغوی نے معالم مین کہا ہے غنا حرام ہے سب دینون مین اور قرطبی نے کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونے اُسکے کے اس لیے کہ یہ قبیلہ لہو لعب سے ہے کہ مذموم ہے وہ باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سے پس جائز ہے تھوڑا سا شادیون مین اور عیدون مین اور مانند اُنکے مین اور ایک جماعت علما کی طرف مباح ہونے اُسکے کے گئی ہے اور جاننا چاہیے کہ محل اختلاف کا وہ غنا ہے کہ گاتے ہین اُسکو مغنی کہ شناسا ہین ساتھ صنعت غنا کے اور اختیار کرتے ہین شعر نرم کرنے والے دل کے اور گاتے ہین ساتھ سُرون نرم کرنے والے دل کے کہ شورش پیدا کرتے ہین نفسون مین اور خوش کرتے ہین نفسون کو اور جو غنا کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتھ استعمال اُسکے کے واسطے خوش کرنے دلون کے اور اُٹھانے بوجھون کے اور قطع مسافت کے بیچ راہون حج کے اور بیچ وصف کعبہ اور زمزم اور مقام کے اور بیچ راہون جہاد کے اور بیچ وصف جہاد کے مانند حدا اور نصب اور کہانی کے اور مانند گانے عورتون کے واسطے تسکین لڑکون کے اور مانند اُنکے کے مباح ہے اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مستحب ہے کہ موجب نشاط کا ہے اوپر اعمال کے کذا ذکرہ ابن حزم فی کتاب الاستماع اور کہا ہے اُن علما نے کہ قائل ہین اباحت غنا

سے کہ روایت کیا گیا ہے غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علماء محدثین اور علماء دین سے کہ صاحب زہد اور تقوی کے ہین اور کہا ہے کئی ائمہ اور بعضے اکابر سے جو الفاظ تغلیظ کے وارد ہوتے ہین محمول ہے اُس غنا پر کہ جسمین فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنے مثل مزامیر وغیرہ کے بیانات بھی اس لیے کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوے درمیان قول اور فعل کے کہ ائمہ اربعہ سے بھی سننا غنا کا اور خوش رکھنا اُسکا منقول ہے اور قول اور فعل مشائخ طریقت اگلے اور پچھلون کے بھی مختلف آئے ہین بیچ سماع کے اکثر بیچ متقدمین اس جماعت کے کہ اُستاد طریقت کے اور رہنماے حق کے ہین طریقہ اجتناب کا ہے اور بیچ متاخرین کے روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دباس کہ مقتداے وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کے ہین ایک روز جمعہ کی نماز کو جاتے تھے ناگاہ درمیان راہ کے آواز گانے کی اُنکے کان مین پہونچی ٹھہر گئے اور کہا آیا آج کون سی معصیت مجھ سے وجود مین آئی کہ اُسکی سزا مین ساتھ اس بلا کے مبتلا ہوا مین ہر چند اپنے نفس مین تامل کیا کوئی بات گناہ کی نہ پائی جب گھر مین آئے تو تحقیق اس امر کی کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویر دار خریدا تھا فرمایا یہی امر تھا کہ بسبب شومی اُسکی کے گرفتار ہوا مین اور کلام حضرت غوث الاعظم کے سے بھی کراہت اسکی معلوم ہوتی ہے اور پوچھے گئے شبلی غنا سے کہا کہ آیا حق ہے وہ کہا لوگون نے نہیں کہا نہین بعد حق کے مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہے بیچ کراہت اُسکی کے یہ کہ ہے اُسمین شورش طبع اور اُٹھانا شہوت کا اور خواہش طرف عورتون کے اور رعونت نفس کی اور خوشی اور بیسکی عقل کی اور دنایت اور مشغول ہونا ساتھ ذکر خدا کے خوشتر اور سالم تر ہے اُس کسی کو کہ ایمان لایا ہے ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور شیخ ابو الحسن شاذلی سے کہ امام اور سر حلقہ سلسلہ شاذلیہ کے ہین آیا ہے کہ فرمایا جو کہ سماع کرتے ہین اور کھانا ظالمون کا کھاتے ہین انمین شعبہ یہودیت کا ہے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور امام غزالی نے لکھا ہے کہ سماع کئی قسم پر ہے ایک حرام محض وہ جوانون کے لیے ہے کہ غالب ہوتی ہے اُنپر شہوت دنیا کی پس نہین حرکت دیتا سماع اُنکو مگر وہ چیز کہ غالب ہو دلون اُنکے پر صفات بد سے اور دوسری مکروہ وہ اُس شخص کے لیے ہے کہ کرے اُسکو عادت اکثر اوقات مین بطریق لہو کے اور تیسری مباح وہ اُسکے لیے ہے کہ نہ حظ ہو واسطے اُسکے مگر لذت اُٹھانا ساتھ آواز خوش کے اور چوتھی مندوب وہ اُسکے لیے ہے کہ غالب ہوا ہو اُسپر حب اللہ تعالی کی اور نہ حرکت دے اُسکو سماع سواے صفات نیک کے اور بزرگوار مشائخ چشتیہ رح کے سماع سنتے تھے ولیکن باحتیاط اور شرائط اور آداب اور اکثر اوقات خلوتون مین سنتے تھے کہ وجود اغیار اور نامحرمون سے خالی ہوتا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بھی سنتے تھے لیکن انکی مجلس مین مزامیر اور تالی نہ تھی اور یارون کو اُس سے منع فرماتے حاصل کلام یہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کے کہ کہ قائل ساتھ سماع کے ہین یہ ہے کہ سماع اہل کے لیے مباح ہے اور بیان کیے ہین شرائط اور آداب اُسکے اور معین کیے ہین اہل اُسکے اور حقیقت حال کی جو کچھ کہ نقل اقوال سے سمجھی جاتی ہے یہ ہے کہ انکار فقہا اور اکابر اولیا کا راجع ساتھ غیر مشروع کے ہے کہ غنا کے ساتھ مزامیر اور ممنوع باتین ہون اور ساتھ قصد لہو اور خواہش نفسانی کے ہو والا نفس راگ کہ حقیقت اُسکی آواز خوش ہے ممنوع نہین کہ وہ مباح الاصل ہے اور راگ مین جیسے مفاسد ہین مصالح بھی ہین اکثر دل کو نرم کرتا ہے اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادت مین پیدا کرتا ہے حتی کہ بعضون کو کشود اُسمین ہوا ہے ولیکن ہمیشگی کرنی اسپر دور ہے طریقہ اتباع اکابر سلف سے اور شاید کہ بسبب عادت کرنے اُسکی کے لذت اُسکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دین اور ساتھ فریب دہی نفس و شیطان کے اطاعت شرعی اُنکی نظر مین سبک ہو اور قصور اور فتور راہ پاوے نعوذ باللہ منہ پس سماع بذاتہ مباح ہے اور منع ہوتا ہے بسبب عوارض کے یعنے ذکر عورتون کا ہو یا شراب کا یا عورت مشتہاۃ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سے ہو اور حضور نا اہل ہو یا ہمیشہ سنتا ہو اور جو کہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کے ہو کہ سماع سنتے ہین اور

بسبب حاصل ہونے ایک حالت کے فریب کھا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سے محروم رہتے ہین وہ بھی گرفتار مکر نفس اور
شیطان کے ہین کہ انکو فریب دیکر صراط مستقیم سے پھیرا ہی تا آنکہ روز بروز طریقۂ دین سے دور تر پڑتے ہین اور رفتہ رفتہ نماز سے سوائے نشست
اور برخاست کے کچھ نصیب انکو نہین ہوتا اور وہ بھی ساتھ ریا اور تکلف کے اور خوف برا کہنے خلائق کے کرتے ہین کاشکے ذوق اور شوق
نہوتا تو نماز اور روزہ خشک کرکے دین تو سلامت رکھتے قوی تر شبہہ اس جگہ پیروی پیر کا ہی کہ جو کچھ انھون نے کیا ہی بے سند نہوگا ہم بھی اتباع
انکا کرتے ہین یہ محض بہانہ اور حیلہ ہی بزرگون نے جو کیا ہی بغلبۂ حال اور بیخودی کے کیا ہی اور کبھی کبھی کیا ہی واسطے مصلحت وقت کے اور ساتھ
اچھی نیتون کے اور خلوتون مین سنا ہی اور طریقہ نہین ٹھہرایا اور تعصب نہ کرتے تھے اور اجتماع خاص ساتھ کیفیت مخصوص کے نہ کرتے وہ
ذوق وحال کہان وہ مصلحت وہ نیت کہان نری اس بات کی تقلید کرتے ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندۂ نکونامے چند۔
حاشا انکو پیر دلون کے ساتھ کیا نسبت اور پیرون کو انپر کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی ارث جانکر کرتے ہین بغیر اہلیت
کے انکے حق مین صادق ہی یہ آیت انھم الفوا آباءھم ضالین فھم علی آثارھم یھرعون حاصل یہ کہ جو کچھ شائع ہوا ہی اس زمانے اور ان شہرون
مین کہ مجلس سماع اور رقص کی ازراہ سنانے اور دکھانے کے اور حب جاہ اور شہرت کے کرتے ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنے حال
لانے والی مانند گویون کے ساتھ دعوت اور بغیر دعوت کے بقصد شہرت اور طمع اور توجہ لوگون کے اور بعضے ساتھ غرض حاصل کرنے نقدی
کے یا طعام کے آتے ہین حاشا کہ یہ طریقہ پہلے زمانے مین اور کسی بزرگ سے نہین جاری ہوا ان کوردلون نے ان بزرگون کو اپنے مانند سمجھا
ہی کہ نقل انکی بطور نقالون کے کرتے ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتے ہین معاذ اللہ یہ کیا معیشت ہی کاش نام فقر کا اپنے پر نہ رکھتے اور
لباس فقیری نہ پہنتے شرعًا اور دیانۃً تعزیر انکی واجب ہی نہ تعظیم اس لیے کہ تعظیم کرنے مین گویا مدد اور رغبت دلانی ہی انکو اس عمل پر کہ پھولے ہین
اپنے دلون مین اور قوی ہوتے ہین اسپر اور عجب تر یہ ہی کہ ان باتون کو مشائخ کے عرسون مین قرب خدا جانتے ہین عیاذًا باللہ وسنہ الامخا
والیہ الالتجاء الحمد للہ تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا ﴿ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی
یاکل تمرات ویاکلھن وترًا رواہ البخاری ﴾ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتے عیدگاہ کو دن عید الفطر
کے یہانتک کہ کھاتے کتنی کھجورین اور کھاتے کھجورین طاق روایت کی یہ بخاری نے ف جلدی افطار عید کو اسلیے کرتے تا مخالف ہو
پہلے دنون کے جیسے رمضان مین نہ افطار کرنا واجب ہی ویسے ہی اسدن مین افطار کرنا واجب ہی اور کھجورین طاق کھانی یعنے تین یا پانچ
یا سات یا کم اس سے یا زیادہ اور رعایت طاق کی ہر امر مین خوب ہی ان اللہ وتر یحب الوتر یعنے اللہ طاق ہی دوست رکھتا ہی طاق کو
اور کھجورون پر افطار اس لیے کرتے کہ وہی اسوقت موجود ہوتی تھین اور بعضون نے کہا کہ حکمت کھجورون کے کھانے مین یہ تھی کہ وہ شیرین
ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی خصوصًا وقت خلو معدہ کے پس بسبب روزون کے کہ ضعف ہو جاتا تھا انسے تقویت ہوتی اور
شیرینی موافق مقتضاے ایمان کے ہی لکھا ہی علمانے کہ جو کوئی خواب مین دیکھے شیرینی کھاتے تو تعبیر اسکی یہ ہی کہ حلاوت ایمان اسکو نصیب
ہو اور شیرینی نرم کرتی ہی دل کو پس اس لیے افطار شیرینی سے افضل ہی ح ع ﴿ وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان یوم عید خالف الطریق رواہ البخاری ﴾ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت
کرتے راہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے تشریف لیجاتے اور راہ سے اور آتے اور راہ سے اور حکمت اس فعل مین یہ تھی
کہ تا گواہی عبادت کی دین دونون راہین اور رہنے والے انکے جن وانس اور اور کتنی ہی وجہین لکھی ہین جو چاہے اور شرحون مین

دیکھ لے اور حق یہ ہے کہ یہ سب احتمالات ہین ہر ایک نے بموجب سمجھ اپنی کے کہا ہے اسرار اسکے اللہ جانے یا رسول اُسکا ۔ح ۔ (وعن البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدء بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان نصلی فانما ھو شاۃ لحم عجلہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء متفق علیہ) اور روایت ہے براء سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول اُس چیز کا کہ شروع کرین ہم بیچ اُسدن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑھین ہم پھر پھرین اور ذبح کرین پس جس شخص نے کہ کیا یہ یعنے تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوائے اُسکے نہین کہ وہ بکری گوشت کی ہے جلدی کی اُسکو واسطے اہل اپنے کے نہین ہے قربانی سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ثواب قربانی کا نہ ملا اور مشروع یہ ہے کہ اول نماز پڑھے پھر خطبہ بعد ازان قربانی کرے اور اس حدیث مین وقت قربانی کا مذکور ہے پس اجماع ہے علما کا اسپر کہ نہین جائز قربانی کرنی پہلے طلوع ہونے فجر سے دن عید قربان کے پھر نزدیک شافعیہ کے وقت اُسکا آتا ہے جب بلند ہوتا ہے آفتاب بقدر نیزہ کے اور گذر جاتا ہے بعد اُسکے وقت بقدر دو رکعتون اور دو خطبون ہلکے کے پھر اگر ذبح کرے بعد اُسکے جائز ہے برابر ہے کہ نماز پڑھے امام یا نہ پڑھے پس اگر ذبح کرے پہلے اسکے نہین جائز برابر ہے کہ شہر مین ہو یا باہر اور رہتا ہے نزدیک اُنکے وقت قربانی کا تا غروب ہونے آفتاب تیرھوین تاریخ کے اور قربانی اُنکے نزدیک سنت ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے قربانی واجب ہے صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہو اور وقت اُسکا بعد نماز امام کے ہے بیچ حق شہر والون کے اور بیچ حق گانون والون کے بعد طلوع ہونے فجر کے اور رہتا ہے وقت اُسکا بارھوین تاریخ کے اخیر تک ۔ع ۔ (وعن جندب بن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوۃ فلیذبح مکانہا اخری ومن لم یذبح حتی صلینا فلیذبح علی اسم اللہ متفق علیہ) اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز عید کے پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکی اور قربانی اور جسنے کہ ذبح نہ کی یہان تک کہ نماز پڑھی ہمنے پس چاہیے کہ ذبح کرے اوپر نام اللہ تعالی کے یعنے پھر درست ہے قربانی اُسکی اور ثواب اُسکا ملتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوۃ فانما یذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین متفق علیہ) اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے پس سوائے اُسکے نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے یعنے اپنے کھانے کے لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اُسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو یعنے موافقت کی اُنکے طریقہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہے اور تعجب ہے کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونے حدیثون صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا برابر ہے کہ امام پڑھے نماز یا نہ پڑھے جیسے کہ اوپر مذہب اُنکا مذکور ہوا ۔ع ۔ (وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواہ البخاری) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائین اور بھینس اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ انکے سوائے قربانی درست نہین اور سوائے اونٹ کے اور جانورون کے حلال کرنے کو ذبح کہتے ہین اور اونٹ کے حلال کرنے کو نحر کہتے ہین اور طور نحر کا یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کرتے ہین اور نیزہ اُسکے سینہ مین مارتے ہین اُس سے وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور اونٹ کو ذبح کرنا بھی جائز ہے لیکن نحر افضل ہے ۔ح ومولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا فَقَالَ مَا ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ قَالُوْا کُنَّا نَلْعَبُ فِیْھِمَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہے انس سے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور مدینہ والون کو دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اُنمین اور خوشیان کرتے تھے پس فرمایا حضرت نے کیسے ہین یہ دو دن عرض کیا صحابہ نے تھے ہم کھیلتے ان دونون مین جاہلیت مین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق گردانا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمھارے بدلے ان دونون کے بہتر اُنسے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اُنمین ایک اُنمین سے دن نوروز کا ہے کہ اُسدن تحویل آفتاب کی ہوتی ہے حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اُس روز تحویل آفتاب کی میزان مین ہوتی ہے پس ان دنون مین ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہین حکما نے ان دونون کو اختیار کیا تھا خوشی کے لیے پس وہی رسم لوگون مین چلی آتی تھی حتی کہ جب مسلمان ہوئے ابتدا مین بسبب عادت کے اُسی طرح خوشی کرتے تھے حضرت نے اُسکی حقیقت پوچھی صحابہ نے عرض کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا ہمین علم نہین حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھین عوض اُنکے دو دن عیدون کے عطا فرمائے ہین انمین خوشی کرنی چاہیے گویا اشارہ ہے اُسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیے کہ عبادت کے دن کرے پس اس حدیث مین نہی ہے لہو و لعب سے اُن دنون مین اور اشارہ خفی اسپر ہے کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جسمین فحش اور نکلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین مین کرے تو جائز ہے اور اسمین نہی ہے تعظیم عید دن مشرکین کی سی اور اُنکے رسمون کے برتنے سے اور خوشی کرنے سے انمین اور نہی ہے حاضر ہونے سے اُنکی عیدون مین حتی کہ بعضی علما نے حکم کفر کا کیا ہے کہا ابوحفص کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو انڈا طرف مشرک کے واسطے تعظیم اُسدن کے پس وہ کافر ہوتا ہے اور نابود ہوتے ہین اعمال اُسکے اور کہا قاضی ابوالمحاسن حسن بن منصور حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اُسمین وہ چیز کہ نہین خریدتا ہے غیر اُسکی مین یعنے جیسے یہان کھیلین وغیرہ دوالی مین لیتے ہین یا تحفہ بھیجے اُسمین کسی کو پس اگر ارادہ کرے ساتھ اُسکے تعظیم اُسدن کا جیسے کہ تعظیم کرتے ہین اُسکی کافر پس کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ ہدیہ بھیجنے کے محبت کا بسبب عادت کے تو کافر نہین ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ شابہت کافرون کے ساتھ ہوتی ہے پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورا کے اگر اظہار خوشی کا کرے تو مشابہت ہوتی ہے ساتھ خوارج کے اور اگر اُسدن ظاہر کرے علامتین غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کے ساتھ ان دونون باتون سے بچے اور شریک ہوتے ہین روافض مجوسیون کے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب یہ بیان کرتے ہین کہ اسدن مین قتل کیے گئے ہین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت علی علیہ السلام کو ح ع ف ۲۵ اور فتاوی ذخیرہ مین ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی یا دوالی کے دیکھنے کے لیے وہ کافر ہوتا ہے اس لیے کہ اُسمین اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اُسنے مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کے اور موافقت کرنی ساتھ اُنکے جیسے کہ بعضے مسلمان اسدن مین کرتے ہین موجب کفر کے ہین انتہی اور تجنیس مین ہے کہ متفق ہین مشائخ ہمارے اسپر کہ جسنے اعتقاد کیا امر کفار کو اچھا پس وہ کافر ہے انتہی اور اسی طرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل اہوا کو یعنے صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے کہ یہ کلام معنوی ہے یا کہے کہ یہ کلام یا معنے اسکے صحیح ہین اگر وہ کلام کفر ہے تو اچھا جاننے والا بھی اُسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریہ اور نوادر الفتاوی مین ہے کہ جو کوئی رسوم ہندون کو اچھا جانے کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام مین ہے کہ جو کوئی رسمین کافرون کی کرے جیسے کہ نئے گھر مین بیل اور گھوڑے سرخ و زرد رنگے یا بندھن وار باندھے یا گرہ سبز باندھے کافر ہوتا ہے (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ

مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نکلتے تھے دن فطر کے یعنے نماز کے لیے یہانتک کہ کھاتے کچھ اور نہ کھاتے دن عید قربان کے یہانتک کہ نماز پڑھتے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سبب کھا کر تشریف لیجانے کا روز عید کے او پر مذکور ہو چکا ہی اور عید قربان کو بعد نماز کے کھاتے واسطے رفاقت فقرا کے اس لیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا کرتے جب وہ کھاتے پس حضرت بھی اُنکے لیے تاخیر فرماتے ✤ ع ✤ (وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی کثیر بن عبداللہ سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی کثیر کے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی بیچ نماز دونون عیدون کے پہلی رکعت مین سات تکبیرین پہلی قراءت سے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین پہلی قراءت سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنے سات تکبیرین پہلی رکعت مین سوا تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے کہین پہلے قراءت کے اور پانچ دوسری رکعت مین سوا تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کے پہلے قراءت کے اور عمل کیا ہی اسپر شافعی نے اور یہ مسئلہ آگے مفصل لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ ✤ ع ✤ (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَبَّرُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَۃِ وَجَہَرُوْا بِالْقِرَاءَۃِ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ) اور روایت ہی جعفر بن محمد سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تکبیر کہتے دونون عیدون مین اور نماز استسقا مین سات اور پانچ اور نماز پڑھتے پہلے خطبہ سے یعنے عید کی اور استسقا کی اور پکار کر پڑھتے قراءت روایت کی یہ شافعی نے **ف** جعفر یعنے امام جعفر صادق بیٹے امام محمد باقر کے بیٹے علی یعنے امام زین العابدین بیٹے امام حسین بن علی کے اور سات اور پانچ یعنے پہلی رکعت مین سات اور دوسری مین پانچ تکبیرین کہتے اسی پر عمل ہی شافعی کا (وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰی وَحُذَیْفَۃَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَہٗ عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ صَدَقَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہی سعید بن العاص سے کہ کہا پوچھا مین نے ابوموسی اور حذیفہ سے کہ کس طرح تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر مین پس کہا ابوموسیٰ نے تھے تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنے اُنکے کے جنازے پر پس کہا حذیفہ نے سچ کہا ابوموسیٰ نے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جیسے چار تکبیرین جنازے کی نماز مین کہتے اسی طرح چار چار تکبیرین ہر رکعت عید کی مین کہتے اور پہلی رکعت مین کہتے چار تکبیرین پہلے قراءت سے تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت مین پیچھے قراءت سے چار تکبیرین کہتے تکبیر رکوع سمیت اور حدیثین تکبیرات عید کی مختلف آئی ہین اس لیے اختلاف ہوا امامون مین تینون امامون کے نزدیک سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری رکعت مین ولیکن نزدیک مالکؒ اور احمدؒ کے پہلی رکعت مین سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کے ہین اور دوسری مین پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور نزدیک شافعیؒ کے پہلی رکعت مین بھی سات ہین سوائے تکبیر تحریمہ کے اور دوسری مین بھی پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور ہمارے نزدیک تین اول رکعت مین اور تین دوسری رکعت مین سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعود کا ہی اور امام شافعیؒ نے جو اختیار کیا ہی مذہب ابن عباسؓ کا ہی اور اور جو حدیثین کہ سندا انکی ہین انکی صحت اور ضعف مین اور انکی سندون مین کلام بہت ہی یہان بخوف درازگی کے نہین ذکر کیا جاتا اور ہمارے علما نے کہا ہی کہ جب حدیثین مختلف آئین ہمنے کم کو اختیار کیا اس لیے کہ تکبیرین اور رفع یدین خلاف معمول کے ہین پس اختیار کرنا کم کا اولیٰ ہی کذا فی الہدایۃ ✤ ح ✤ (وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ یَوْمَ الْعِیْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہی براءؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیئے گئے

دن عید کے کمان پس خطبہ کہا اُسپر روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑھتے ہین ویسے ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑھا (وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزتہ اعتمادا رواہ الشافعی) اور روایت ہی عطا سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت خطبہ فرماتے تکیہ کرتے برچھی اپنی پر تکیہ کرنا یعنے ٹیک کر کھڑے ہوتے روایت کی یہ شافعی نے (وعن جابر قال شہدت الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ فلما قضی الصلوۃ قام متکئا علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرہم وحثہم علی طاعتہ ومضی الی النساء ومعہ بلال فامرہن بتقوی اللہ ووعظہن وذکرہن رواہ النسائی) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا حاضر ہوا مین نماز مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ دن عید کے پس شروع کی نماز پہلے خطبہ کے بغیر اذان وتکبیر کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز کھڑے ہوئے یعنے خطبہ کے لیے تکیہ کیے ہوئے بلال پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسپر اور نصیحت کی لوگون کو اور یاد دلایا اُنکو ثواب اور عذاب اور رغبت دلائی اُنکو اوپر بندگی اللہ کے اور تشریف لے گئے طرف عورتون کے اور ساتھ اُنکے بلال تھے پس حکم کیا اُنکو ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کی اُنکو اور یاد دلایا اُنکو ثواب وعذاب روایت کی یہ نسائی نے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہی یہ کہ ٹیکے کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کے یا تکیہ کرے آدمی پر ٭ ع ٭ (وعن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتے دن عید کے بیچ ایک راہ کے پھر کر آتے اور راہ سے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف سبب اسکا پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور جب جاوے عید گاہ کو تو تکبیر کہتا جاوے راہ مین پس صاحبین کے نزدیک دونون عیدون مین پکار کر اور امام اعظم کے نزدیک عید الفطر مین چپکے کہے اور عید قربان مین پکار کر کہے ٭ (وعنہ انہ اصابہم مطر فی یوم عید فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العید فی المسجد رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی اُنھین سے یہ کہ پہونچا صحابہ کو مینہ عید کے دن پس نماز پڑھائی اُنکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے حضرت نماز عید کی جنگل مین پڑھتے تھے مگر جب مینہ برستا ہوتا تو مسجد مین پڑھتے پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اُسکا جنگل مین ہی اور عذر ہو تو مسجد مین پڑھے اور ظاہر یہ ہی کہ معتمد بیچ مکہ کے یہ ہی کہ نماز پڑھے عید کی مسجد الحرام مین چنانچہ ان ایام مین عمل اسی پر ہی اور اسی طرح مدینہ منورہ مین بھی مسجد نبوی مین پڑھتے ہین ٭ ع ح ٭ (وعن ابی الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم وہو بنجران عجل الاضحی واخر الفطر وذکر الناس رواہ الشافعی) اور روایت ہی ابی الحویرث سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف عمرو بن حزم کے اور وہ تھے نجران مین یہ کہ جلد پڑھ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگون کو یعنے خطبہ مین روایت کی یہ شافعی نے ف نجران نام ایک شہر کا ہی حضرت نے وہان کا عامل کر کے عمرو بن حزم کو بھیجا تھا ان دنون مین عمر اُنکی سترہ برس کی تھی اُنکو حضرت نے یہ احکام لکھ بھیجے اور عید قربان کی جلدی کرنے کو اس لیے فرمایا کہ بعد اسکے لوگ قربانی ذبح کرنے مین مشغول ہون اور عید فطر مین تاخیر کو فرمایا اس لیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کر لین (وعن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدون انہم رأوا الہلال بالامس فامرہم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاہم رواہ ابوداؤد والنسائی) اور روایت ہی ابی عمیر بن انس سے کہ نقل کی اپنے چچاؤن سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہی دیتے تھے یہ کہ اُنھون نے دیکھا چاند عید کا کل پس حکم کیا حضرت نے

صحابہ کو یہ کہ افطار کرین اور جب صبح کرین جاوین طرف عیدگاہ اپنی کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یعنے تیسوین شب کو
اہل مدینہ نے چاند عید کا نہ دیکھا صبح کو روزہ رکھا ایک قافلہ باہر سے آیا اُسنے خبر دی کہ ہمنے کل دیکھا ہی چاند حضرت نے حکم فرمایا افطار کا
اور فرمایا کہ نماز کل پڑھین اس لیے کہ وہ بعد زوال کے آئے تھے وقت نماز عید کا نہ رہا تھا چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی انہم قدموا
آخر النہار اور اسی پر عمل ہی امام اعظمؒ کا وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ مین
لکھا ہی کہ اگر پیش آوے کچھ عذر کہ باز رکھے نماز سے دن فطر کے پہلے زوال سے تو پڑھین اُسکو دوسرے دن پہلے زوال کے اور اگر باز رکھے
عذر نماز سے دوسرے دن تو پھر نہ پڑھین بخلاف عید قربان کے کہ وہ پڑھی جاوے تیسرے دن بھی اگر باز رکھے عذر نماز سے پہلے دن
اور دوسرے دن اور اسی طرح اگر تاخیر کرے عید قربان کو دوسرے یا تیسرے دن تک جائز ہی لیکن بُرا ہی ❊ ع ❊

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَاَلْتُهُ
يعنے عطاء بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا
اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا اِقَامَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی ابن جریج سے کہ کہا خبر دی مجکو عطا نے ابن عباس سے اور جابر بن
عبد اللہ سے کہ کہا دونون نے نہ تھی اذان دیجاتی دن عید کے اور نہ دن عید قربان کے پھر پوچھا مین نے اُس سے یعنے عطا سے بعد
مدت کے یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطا نے کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نے یہ کہ نہین اذان ہی واسطے نماز کے دن عید فطر کے
جسوقت کہ نکلے امام اور نہ بعد نکلنے کے اور نہ تکبیر ہی اور نہ پکارنا ہی اور نہ کچھ اور نہین آواز اُسدن اور نہ تکبیر روایت کی یہ مسلم نے **ف**
جریج نے عطا سے دوبارہ تفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچھی یا احتیاطاً بعینہ وہی مسئلہ پوچھا اور جواب مین فقط دن فطر ہی کا ذکر کیا اس لیے
کہ کافی ہی اسی پر دوسری عید کو قیاس کر لیگا اور نہ پکارنا کہ کہین الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اُسکے اور نہ کچھ اور یہ تاکید ہی لانداء کی اور اُسکے
بعد پھر تاکید ہی لانداء و لا اقامۃ کذا ذکر الشیخؒ اور ملا علی نے لکھا ہی کہ لفظ لانداء اول سے آخر تک تاکید ہی پہلے جملہ کے اور لائق ہی کہ تفسیر کیجاوے
ندا کی ساتھ اذان کے اس لیے کہ مستحب ہی بالاتفاق یہ کہ پکارا جاوے الصلوٰۃ جامعۃ انتہیٰ ان دونون قولون مین تعارض ہی اور تطبیق انمین
یون دیجاوے کہ حضرت شیخ نے جو نفی کی ہی تو عیدگاہ مین کہنے کی اور بطریق التزام کے کہنے کے نفی کی ہی اور ملا علی نے جو مستحب لکھا ہی
تو خارج عیدگاہ کے اور کبھی کبھی کے کہنے کو واللہ تعالیٰ اعلم ❊ مولانا ❊ (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ
ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ
يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِنْ طِيْنٍ وَلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ
يُنَازِعُنِيْ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ
كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِمَّا اَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تھے نکلتے دن عید قربان کے اور دن عید فطر کے پس شروع کرتے نماز پھر جسوقت پڑھ چکتے اپنی نماز کھڑے ہوتے یعنے خطبہ
کے لیے پھر متوجہ ہوتے طرف لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے بیچ جگہ نماز اپنی کے پس اگر ہوتی حضرت کو حاجت بھیجنے لشکر کی ذکر کرتے
اُسکو روبرو لوگون کے اور بھیجتے یا ہوتی اُنکو حاجت کسی اور کام کی یعنے مسلمانون کے فائدے کی بات کی حکم فرماتے اُنکو ساتھ اُسکے

اور تھے حضرت فرماتے یعنے خطبہ مین صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور تھین اکثر تصدق کرنے والی عورتین پھر پھرتے حضرت اپنے مکان کو پس
ہمیشہ رہا امر اسی طرح یعنے نماز پہلے خطبہ کے پڑھا کرتے تھے اور خطبہ زمین پر پڑھتے نہ منبر پر چارون خلفا کے زمانے مین اور بعد اُنکے
یہانتک کہ ہوا مروان بن حکم یعنے حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس نکلا مین ہاتھ مین ہاتھ پکڑے ہوئے مروان کے یہانتک کہ آئے ہم
عیدگاہ مین پس ناگہان کثیر بن صلت نے تحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سے پس ناگہان مروان کھینچتا تھا مجکو ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ
وہ کھینچتا تھا مجکو طرف منبر کے یعنے تا خطبہ پہلے نماز سے پڑھے اور مین کھینچتا تھا اُسکو طرف نماز کے یعنے تا نماز پہلے خطبہ سے پڑھے
پس جب دیکھا مین نے یہ اُس سے کہا مین نے کہان ہے ابتدا کرنا ساتھ نماز کے یعنے جو کہ فعل حضرت کا اور خلفا کا تھا پس کہا مروان
نے مت جھگڑے ابو سعید تحقیق چھوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہے یعنے پہلے پڑھنا نماز کا چھوڑ دیا مین نے واسطے مصلحت کے کہ وہ مصلحت
یہ ہے کہ اگر نماز پہلے پڑھتے تو لوگ انتظار خطبہ کا نہ کرتے کہا مین نے یون نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین لاؤگے
تم بہتر اُس چیز سے کہ جانتا ہون مین کہی مین نے یہ بات تین بار پھر پھرا ابو سعید یعنے جماعت مین نہ شریک ہوا بسبب اس فعل بد مروان کے
روایت کی یہ مسلم نے ف صدقہ دو تین بار فرماتے تاکید کے لیے یا اشارہ ہے طرف تین حالتون کے یعنے صدقہ دو واسطے دنیا اپنی کے اور صدقہ
دو واسطے موت اپنی کے اور صدقہ دو واسطے آخرت اپنی کے اور مخاصر کہتے ہین اُسکو کہ چلین دو شخص آپس مین ہاتھ پکڑے ہوئے اسطرح کہ
ہاتھ ہر ایک کا نزدیک کولہ دوسرے کے ہے اور مروان سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور دیکھا نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت بھی پیدا ہوا
حضرت کے زمانے مین اسی سبب سے جامع الاصول والے نے اُسکو صحابیون مین گنا ہے اور بعضون نے کہا کہ تابعی تھا گھر اُسکا عیدگاہ کے
پاس تھا اُسنے منبر بنایا تا خطبہ اُسپر پڑھا جاوے جیسی کہ وہ سنت ہے جمعہ مین اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اول منبر عیدگاہ مین مروان نے
بنوایا اور پھر پھرا احتمال یہ بھی ہے کہ معنی اسکے یہ ہون کہ پھرا مروان طرف منبر کے تا خطبہ پڑھے اور نہ سنی بات ابو سعید کی کہ نماز پہلے خطبہ کے پڑھنی
چاہیے اور عیدین کی نماز یون ہے کہ دو رکعتین پڑھے اول تکبیر تحریمہ کہے پھر سبحانک اللہم پڑھے پھر تین تکبیرین کہے ہر بار ہاتھ کانون تک اُٹھاوے
اور مابین تکبیرون کے ہاتھ چھوڑے رکھے بقدر تین تین تسبیح کے پھر اعوذ و بسم اللہ کہکر سورۃ فاتحہ پڑھے اور ایک سورت اور ساتھ اُسکے پڑھے
اور مستحب ہے کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرے جب دوسری رکعت
شروع کرے تو ابتدا کرے ساتھ قرأت کے پھر تین تکبیرین کہے بطور سابق اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جاوے اور بعد اُسکے دو خطبہ پڑھے پس
عید کے خطبہ مین تعلیم کرے لوگون کو احکام فطرہ کے اور عید الاضحیٰ مین تعلیم کرے احکام قربانی کے اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہے کہ عرفہ کی فجر
سے تا عصر تیرھوین کے تکبیر کہے ایک بار ہر فرض پڑھنے والا بعد پڑھنے فرض کے اور تکبیر یون کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر
وللہ الحمد ۞ ع ح ۞ ملتقی **باب فی الاضحیۃ** باب ہے بیچ بیان قربانی کے ف قربانی کرنی واجب ہے مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم
غنی پر یعنے جو کہ مالک نصاب کا ہو اگرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعی کے سنت موکدہ ہے اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کے مین
بھی یہی ہے ۞ ع ۞ **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَہُمَا بِیَدِہٖ وَ
سَمّٰی وَکَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِہِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے انس سے کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ساتھ دو دنبون ابلق سینگ دار کے یعنے دراز تھے سینگ یا ٹوٹے نتھے ذبح کیا اُنکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بسم اللہ کہی اور
تکبیر کہی کہا انس نے دیکھا مین نے حضرت کو کہ رکھے ہوئے تھے قدم اپنا اوپر پہلو یا کلہ اُنکے کے اور کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ف مستحب ہی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کے والا حاضر رہے وقت ذبح کے اور اور ذبح کرے اور اللہ
کا نام لینا وقت ذبح کے شرط ہی ہمارے نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہی سب کے نزدیک اور فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اسمین اشارہ ہو اسپر کہ لفظ
واللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہو اور مکروہ ہی وقت ذبح کے درود پڑھنا نزدیک جمہور کے سواے شافعی کے کہ اُنکے نزدیک سنت ہی ع
(وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظر فی سواد فاتی بہ لیضحی بہ قال یا عائشۃ
ھلمی المدیۃ ثم قال اشحذیھا بحجر ففعلت ثم اخذھا واخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وال محمد ومن امۃ محمد ثم
ضحی بہ رواہ مسلم) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ لانے دنبے سینگ دار کے کہ چلتا ہو سیاہی
مین یعنے پانون سیاہ ہون اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنے سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنے آنکھون کے گرد سیاہی ہو پس
لائے گئے آنحضرت ایسا دنبہ تاکہ قربانی کرین ساتھ اُسکے فرمایا ای عائشہؓ لے آ تو چھری پھر فرمایا تیز کر اُسکو ساتھ پتھر کے پس تیز کی مین نے
پھر لیا اُسکو اور پکڑا دنبے کو پس لٹایا اُسکو پھر ارادہ کیا ذبح اُسکے کا پھر کہا بسم اللہ آخر تک یعنے ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی قبول
کر محمد سے اور آل محمد سے اور امت محمد سے پھر قربانی کی ساتھ اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف تیز کرنا اُسکو مکروہ ہی تیز کرنا چھری کا سامنے
جانور کے کہ ذبح کیا چاہتا ہی اُسکو اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے مارا ساتھ دُرّے کے ایک شخص کو کہ کیا اُسنے یہ اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنے
دوسرے جانور کے اور حضرت نے جو اسطرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہی ثواب مین امت کو نہ یہ کہ قربانی سب کی طرف سے
کی اس لیے کہ قربانی کرنا ایک بکری کا کئی کی طرف سے درست نہین ہے ع (وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ دشوار ہو تم پر پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح اس حدیث کی تفصیل رکھتی ہی بیان اُسکا
بموجب مذہب حنفی کے یہ ہی کہ مسنہ اونٹون مین وہ ہی کہ پورے پانچ برس کا ہوکر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گاے بیل بھینس مین وہ ہی کہ
دو برس کا پورا ہوکر تیسرے مین شروع ہوا ہو بکری اور دنبہ بھیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہوکر دوسری مین شروع ہوا ہو پس ان سب
اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہی اور جذعہ اُسکو کہتے ہین کہ چھ مہینے سے زیادہ ہو اور
برس روز سے کم اور کہا بعضون نے کہ یہ اُس صورت مین درست ہی کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجاوے تو مشتبہ ہو دیکھنے والے پر
دور سے کہ وہ مسنہ ہی اگر چھوٹا اور دبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچے یا قیمت اُسکی
میسر نہو تو جذعہ درست ہو اور نہین تو نہین لیکن فقہا کے نزدیک یہ محمول ہی استحباب پر یعنے مستحب یون ہی ہی کہ اگر مسنہ بہم پہونچے تو جذعہ
نہ کرے اور اگر بہم نہ پہونچے تو کرے پس اگر میسر ہوتے ہوئے بھی جذعہ کریگا تو درست ہی ع ح (وعن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمھا علی صحابتہ ضحایا فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت وفی روایۃ قلت یا رسول
اللہ اصابنی جذع قال ضح بہ متفق علیہ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اُنکو ریوڑ بکریون کا کہ بانٹین اُنکو
اوپر صحابیون آنحضرت کے بطریق قربانی کے پس باقی رہا بعد تقسیم کے ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اُسکو روبرو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ پہونچا مجکو ایک بچہ دنبہ کا فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم ف عتود کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ قوی ہوا اور برس دن کا ہو اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونے قربانی کے

ساتھ بکری کے بچہ کے کہ برس دن کا ہو اور یہی مذہب ہمارا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عتود بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو اس صورت میں یہ حکم مخصوص ساتھ عقبہ بن عامر کے ہے اور کو نہیں درست اور جذعہ دُنبے کا بچہ جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو ع ح * (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ میں روایت کی یہ بخاری نے ف معنی ذبح اور نحر کے باب صلوٰۃ العیدین کے پہلی فصل کے اخیر میں بیان ہو چکے ہیں اور افضل ہے کرنا قربانی کا عیدگاہ میں * ع * (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے سات کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے روایت کی یہ مسلم اور ابو داؤد نے اور لفظ ہیں ابو داود کے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے اول دہا بقرعید کا اور ارادہ کرے بعض تمہارا قربانی کرنے کا پس نہ دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے ذرا بھی اور بیچ ایک روایت کے پس نہ لیوے بال اور نہ ترشواوے ناخن اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ جو شخص کہ دیکھے چاند بقرعید کا اور ارادہ کرے قربانی کا پس نہ لیوے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے روایت کی یہ مسلم نے ف بال وغیرہ لینے کو منع فرمایا تا کہ مشابہت ہو احرام والوں کے ساتھ اور نہی اسمیں تنزیہی ہے پس نہ لینا بالوں وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولیٰ ہے اور امام شافعی کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہے * ع * (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ عمل نیک اُنمیں بہت محبوب ہو طرف اللہ کے ان دس دنوں سے کہ دہا بقرعید کا ہے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے کہ بیچ غیر ان ایام کے واقع ہو محبوب تر ہو طرف اللہ کے ان دنوں کے اعمال سے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے یعنے وہ بھی ان دنوں کے اعمال کے برابر نہیں مگر جہاد اُس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنی کے اور مال اپنے کے پس نہ پھرا اُنسے ساتھ کسی چیز کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و مال سب وہان کام آوے البتہ افضل اور محبوب تر ہے ان دنوں کے اعمال سے اس لیے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے اور شاید کہ مراد یہ ہے کہ نیک عمل کرنے ان دنوں میں بہت محبوب ہیں سوائے اعمال رمضان کے اور دنوں کے اعمال سے یا یہ کہ رمضان شریف کے اعمال احب ہیں باعتبار فرض روزے اور لیلۃ القدر ہونے کے اسمیں اور اعمال اس دہے کے احب ہیں باعتبار ہونے عرفہ کے اور افعال حج کے اسمیں * ع * مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ) روایت ہے جابر سے کہا ذبح کرنے چاہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن ذبح کے یعنے عید قربان کے دو دنبہ سینگ دار ابلق

خصی ہیں جبکہ روبہ قبلہ کیا انکو کہا تحقیق میں متوجہ کرتا ہون منھ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین ابراہیم کے ہون درحالیکہ وہ توحید کرنے والے ہین اور نہین ہین مشرکون سے تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالمون کے نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سے ہون یا الٰہی یہ قربانی تیری ہی عطائی ہی اور خالص تیری ہی رضا کے لیے ہی قبول کر محمد سے اور امت اُسکی سے ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی پھر ذبح کیا روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داؤد اور ترمذی کے یہ ہی کہ ذبح کیے حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر الٰہی یہ میری طرف سے ہی اور اُسکی طرف سے ہی کہ نہین قربانی کی امت میری مین سے **ف** مراد خصی سے وہ ہی کہ بیضے اُسکے کوٹ کر شہوت کھو دی تھی یہ داخل نقصان کے نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہی اور گوشت اُسکا لذیذ ہوتا ہی اور نہین ہین مشرکون سے اختلاف کیا ہی علما نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبوت کے کسکی شریعت پر عبادت کرتے تھے بعضون نے کہا ہی حضرت ابراہیم کی شریعت پر بعضون نے کہا ہی حضرت موسیٰ کی شریعت پر اور بعضون نے کہا ہی حضرت عیسیٰ کی شریعت پر اور صحیح یہ ہی کہ کسی کی شریعت پر نہین عبادت کرتے تھے بلکہ موافق اپنی فہم و الہام کے کرتے تھے ایمان اللہ پر رکھتے تھے اور نہین عبادت کی بت کی کبھی اجماعًا اور عبادت اُنکی غیر معلوم ہی ہمکو اور محمد سے اور امت اُنکی سے یہ مشارکت یا تو محمول ثواب پر ہی یعنے حضرت نے ثواب قربانی اپنی کے مین امت کو بھی شریک کیا یا محمول حقیقت پر ہی پس اس صورت مین یہ خصائص حضرت کی سی ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ ایک دنبہ حضرت نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کی طرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی قربانی کرنی اپنے ہاتھ سے اگر قادر ہو اُسپر اگرچہ عورت ہو ❊ ع ❊ (وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ) اور روایت ہی حنش سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت علی کو کہ قربانی کرتے تھے دو دنبہ پس کہا مین نے واسطے اُنکے کیا ہی یہ یعنے کافی تو ایک دنبہ بھی ہی قربانی مین دو کیون کرتے ہو پس فرمایا حضرت علی نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی مجکو یہ کہ قربانی کرون انکی طرف سے یعنے بعد وفات انکی کے پس مین قربانی کرتا ہون انکی طرف سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **ف** حضرت علی یا تو سواے قربانی اپنی کے دو دنبہ قربانی کرتے ہونگے حضرت کی طرف سے جیسے کہ حضرت دو کرتے تھے حالت حیات مین یا ایک اپنی طرف سے کرتے ہون اور ایک حضرت کی طرف سے اور ظاہر یہ ہی کہ ہمیشہ کرتے ہونگے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی قربانی کرنی میت کی طرف سے اور بعضے علما جائز نہین رکھتے کہا ابن مبارک نے کہ دوست رکھتا ہون یہ کہ صدقہ دیا جاوے میت کی طرف سے اور قربانی نہ کیجاوے پس اگر قربانی کرے اُسکی طرف سے تو نہ کھاوے اُس سے کچھ اور صدقہ دیوے بالکل ❊ ع ❊ (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکھین ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو کہ اُسمین ایسا نقصان نہو کہ بسبب اُسکے قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اُس جانور کے کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے یا پچھلی طرف سے اور نہ اُس جانور کو کہ اُسکے کان چرے ہوے ہون ورانہ یا پیٹھ [illegible] کان گول ہون روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی روایت ابن ماجہ کی

تا قول اُنکے والاذن ف نہین جائز نزدیک شافعی کے قربانی کرنی ساتھ اُس بکری کے کہ کٹا ہو تھوڑا سا کان بھی اُسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کے جائز ہی اگر کٹا ہو کم آدھے سے کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہی شافعی نے اس حدیث پر اور جو کچھ کہ ابو حنیفہ نے کہا ہی وہ خوب بات ہی اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہی ساتھ اُسکے تطبیق درمیان اس حدیث کے اور حدیث قتادہ کے کہ کہا سنا مین نے ابن کلیب سے کہ کہا سنا مین نے حضرت علی سے کہ فرماتے تھے منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء القرن اور اذن سے کہا قتادہ نے پس کہا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہی عضباء اذن کہا وہ کہ کٹا ہوا ہو جسکا آدھا کان یا آدھے سے زیادہ انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہی کہ نہین جائز ہی قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹے کے سب کٹا ہو یا اکثر یعنے آدھے سے زیادہ اور جسکا آدھا کٹا ہو اسمین خلاف ہی اور نہین جائز ہی وہ کہ جسکے کان خلقی نہوں اور نہ دم کٹا اور نہ ناک کٹا اور چکتی کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہی انمین بھی جو کچھ اعتبار کیا جاتا ہی کان مین یعنے آدھے سے کم دم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہو اور نہین تو نہین اور نہین جائز وہ کہ خشک ہون تھن اُسکے اور نہ وہ کہ جسکی ایک آنکھ کی روشنی بالکل جاتی رہے یا اکثر جاتی رہے اور نہ دُبلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جاسکے جگہ قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گھانس نہ کھاسکے اور نہ بیدانت والا کہ گھانس نہ کھاسکے اور نہ نجاست خوار اور جائز ہی وہ کہ پھٹ جاوے کان اُسکا طول مین یا جانب سامنے اُسکے سے اور لٹکتا ہو یا پھٹا ہوا ہو پیچھے اُسکے سے پس نہی حدیث مین تنزیہی ہی * ع * (وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نضحی بالعضباء القرن والاذن رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی انہین سے کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کرین ہم ساتھ سینگ ٹوٹے کے اور کان کٹے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مذہب ابو حنیفہ کے مین جائز ہی قربانی ساتھ اُس جانور کے کہ سینگ نہوں یا ٹوٹے ہوں یا خول اُنکا اُتر گیا ہو پس حدیث مین نہی تنزیہی ہی * ع * (وعن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربعا العرجاء البین ظلعها والعوراء البین عورها والمریضۃ البین مرضها والعجفاء التی لا تنقی رواہ مالک واحمد والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہی براء بن عازب سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا جانور لائق قربانی کے نہین پس اشارہ کیا ساتھ انگلیوں ہاتھ اپنے کے پس فرمایا چار طرح کے جانور لائق قربانی کے نہین ایک تو لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا یعنے جو چل نہ سکے اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا یعنے ایک آنکھ سے بالکل نہ دکھائی دے سکے یا آدھی سے زیادہ بینائی نہو اور تیسرا بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی یعنے جو کہ گھانس نہ کھاسکے اور چوتھا دُبلا کہ نہو گودا ہڈیوں مین روایت کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے (وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویأکل فی سواد ویمشی فی سواد رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے ساتھ دُنبہ سینگدار فربہ کے دیکھتا تھا سیاہی مین یعنے آنکھوں کے گرد سیاہی تھی اور کھاتا تھا سیاہی مین یعنے منہ بھی سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی مین یعنے پاؤں بھی سیاہ تھے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی قربانی کرنی ساتھ جانور فربہ کامل تر کے یہانتک کہ قربانی کرنی ساتھ بکری فربہ کے افضل ہی دو بکریوں دُبلی سے اور بہت گوشت کی افضل ہی کم گوشت کی سے مگر یہ کہ ہو گوشت بُرا یعنے اگر بہت گوشت والی کا گوشت بُرا ہو تو افضل نہین * ع * (وعن مجاشع من بنی سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منہ الثنی رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ) اور روایت ہی مجاشع سے کہ بنی سلیم مین

سے ہے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے تحقیق جذع یعنے دنبہ یا بھیڑ کہ زیادہ ہو چھ مہینے سے کفایت کرتا ہے اُس چیز سے کہ کفایت کرے اُس سے ثنی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جذع کے مانند قربانی کرنے کے ساتھ بکری کے کہ برس دن سے زیادہ ہو ثنی بکریون مین وہ ہے کہ برس دن پورا کرکے دوسرے مین لگے اور بیل گاے مین وہ ہے کہ دو برس پورے کرکے تیسرے مین لگے اور اونٹ مین وہ ہے کہ پانچ برس پورے کرکے چھٹے مین لگے ✤ ع ✤ ومولانا (وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعمت الاضحیۃ الجذع من الضان رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھا ہے قربانی مین جذع دنبہ سے یعنے چھ مہینے کا روایت کی یہ ترمذی نے ف تعریف کی حضرت نے جذع کی تاکہ جانین لوگ کہ جائز ہے قربانی ساتھ اُسکے برخلاف جذع بکری کے ✤ ع ✤ (وعن ابن عباس قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے ہم ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس آئی عید قربان پس شریک ہوے ہم گاے مین سات اور اونٹ مین دس روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف اسحق بن راہویہ نے عمل کیا ہے اسی پر کہ اُنکے نزدیک ایک اونٹ مین دس آدمیون کو شریک ہونا قربانی کے لیے جائز ہے اور علما کے نزدیک یہ منسوخ ہے ساتھ اُس حدیث کے کہ اوپر گذری کہ گاے سات کی طرف سے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے ✤ ع ✤ (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اہراق الدم وانہ لیاتی یوم القیمۃ بقرونہا واشعارہا واظلافہا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بہا نفسا رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگون اور بالون اور کھرون اپنے کے اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الٰہی مین پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنے نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھ اُسکے نفسون کو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہین کہ افضل عبادتون مین دن عید کے بہانا خون قربانی کا ہے اور وہ آویگی دن قیامت کے جیسی کہ تھی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کے تاکہ ہو بدلہ اُسکے ہر عضو کا اور سواری ہو اُسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنے جب جانا تمنے کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہے اُسکو اور دیتا ہے اُسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہون نفس تمھارے ساتھ قربانی کے خوش نہ کراہت کرنے والے واسطے اُسکے ✤ ع ✤ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منہا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی اسنادہ ضعیف) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو محبوب طرف اللہ تعالی کے عبادت کرنی اُنمین دن ذیحجہ کے سے برابر کیے جاتے ہین روزے ہر دن کے اُنمین سے ساتھ روزون برس دن کے اور قیام ہر شب کا اُنمین سے برابر قیام شب قدر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے ف یعنے عبادت کرنی اس دہے مین محبوب تر ہے عبادت کرنے سے اور دنون مین جو عبادت کہ ہو خصوصًا قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر ہے اور عملون سے

اور روزے ہر دن کے اُنمین سے یعنے اول ذیحجہ سے عرفہ تک اور اس عشرہ کے افضل ہونے کا بیان پہلی فصل کے اخیر مین گذر چکا ہو ❊

الفصل الثالث فصل تیسری (عن جُندب بن عبد اللہ قال شَہِدتُ الاضحیٰ یومَ النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یَعدُ اَن صلّی و فرغ من صلوتہ وسلّم فاذا ھو یریٰ لحم اضاحیّ قد ذُبحت قبل ان یفرغ من صلوتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلّی او نُصلّی فلیذبح مکانہا اخریٰ وفی روایۃ قال صلّی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یُصلّی او نُصلّی فلیذبح اُخریٰ مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ متفق علیہ) روایت ہو جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا حاضر ہوا مین عید قربان مین کہ دن نحر کا ہو یعنی قربانی کا ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تجاوز کیا نماز پڑھنے سے اور فارغ ہونے نماز اپنی کے سے اور سلام پھیرنے سے یعنے نہ تجاوز کیا نماز سے طرف خطبہ کے پس ناگہان دیکھا گوشت قربانیون کا کہ تحقیق ذبح کی گئین پہلے اس سے کہ فارغ ہون نماز اپنی سے پس فرمایا جسنے کہ ذبح کیا پہلے اس سے کہ نماز پڑھے یا فرمایا نماز پڑھین ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکے اور اور ایک روایت مین ہو کہ کہا جندب نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عید قربان کے پھر خطبہ فرمایا پھر ذبح کیا اور فرمایا جو کوئی ذبح کرے پہلے اس سے کہ نماز پڑھے یا فرمایا پہلے اس سے کہ نماز پڑھین ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکے اور جسنے کہ نہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کرے ساتھ نام اللہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن نافعٍ اَنّ ابن عمر قال الاضحیٰ یومان بعد یوم الاضحیٰ رواہ مالک وقال بلغنی عن علی بن ابی طالبٍ مثلہ) اور روایت ہو نافع سے یہ کہ ابن عمر نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہین پیچھے دن نحر کے روایت کی یہ مالک نے اور کہا پہونچا مجکو علی بن ابی طالب سے مانند اسکے **ف** اسی پر عمل ہو امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا کہ کہا اُنھون نے تمام ہوتا ہو وقت قربانی کا دن پیچھے بارھوین تاریخ کے اور کہا شافعی نے تیرھوین تک اور یہ حدیث حجت ہو اُنپر ❊ع❊ (وعن ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یُضحّی رواہ الترمذی) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا ٹھہرے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتے تھے یعنے ہر سال کی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ہمیشہ کرنا حضرت کا قربانی کو دلیل ہو واجب ہونے اُسکے کی ❊ع❊ (وعن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ما ہٰذہ الاضاحیّ قال سُنّۃ ابیکم ابراہیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیہا یا رسول اللہ قال بکلّ شعرۃٍ حسنۃ قالوا فالصّوف یا رسول اللہ قال بکلّ شعرۃٍ من الصّوف حسنۃ رواہ احمد وابن ماجۃ) اور روایت ہو زید بن ارقم سے کہ کہا کہا اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ای رسولخدا کے کیا ہو یہ قربانی فرمایا طریقہ ہو تمھارے باپ ابراہیم کا اُنپر سلام ہو جو عرض کیا صحابہ نے پس کیا ثواب ہو واسطے ہمارے اسمین ای رسولخدا کے فرمایا بدلے ہر بال کے نیکی ہو یعنے گائے اور بکری کی قربانی کرنے مین کہ اُنکے بال ہوتے ہین عرض کیا صحابہ نے پس صوف ای رسولخدا کے یعنے دنبہ اور بھیڑ اور اونٹ کی پشم کے بدلے کیا ثواب ملتا ہو فرمایا بدلے ہر بال کے پشم مین سے ایک نیکی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے

باب العتیرۃ باب ہو عتیرہ کے بیان مین یعنے عتیرہ کے آگے بیان ہونگے

الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ قال والفرع اول نتاجٍ کان یُنتج لہم کانوا یذبحونہ لطواغیتہم والعتیرۃ فی رجب متفق علیہ) روایت ہو ابی ہریرہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین فرع اسلام مین اور نہ عتیرہ کہا ابو ہریرہ نے فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافرون کے یہان ذبح کرتے اُسکو واسطے بتون اپنے کے اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتے رجب مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتے اُسکو واسطے بتون اپنے کے جاہلیت

بہت اور مسلمان بھی کیا کرتے تھے ابتداے اسلام میں واسطے اللہ تعالی کے پھر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اس سے واسطے مشابہت کفار کے
اور عتیرہ کہتے ہیں بکری کو کہ ذبح کی جاتی رجب کے اول دہہ میں تقرب حاصل کرتے تھے ساتھ اسکے اہل جاہلیت اور مسلمان بھی ابتداے
اسلام میں یہنے کام ان کے لیے کرتے تھے اور مسلمان اللہ تعالی کے لیے پھر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا کہ نہی اسی سبب سے تھی کہ
وہ اپنے بتون کے لیے ذبح کرتے تھے اور اگر اللہ تعالی کے لیے کرے جائز ہی انتہی ظاہرہ یہ ہی کہ یہ نہی عام ہی واسطے مشابہت بت پرستون
کے ✤ ع ✤ **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فسمعتہ یقول
یا ایھا الناس ان علی کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ ھل تدرون ما العتیرۃ ھی التی تسمونھا الرجبیۃ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی
وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ضعیف الاسناد وقال ابو داؤد والعتیرۃ منسوخۃ) اور روایت ہی مخنف بن سلیم سے کہ کہا تھے
ہم ٹھہرنے والے ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفات میں یعنے بیچ حجۃ الوداع کے پس سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے ای لوگو
تحقیق ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی کرنی واجب ہی اور عتیرہ کرنا جانتے ہو تم کیا ہی عتیرہ وہ ہی کہ نام رکھتے ہو اسکا رجبیہ روایت کی
یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ضعیف الاسناد اور کہا ابو داؤد نے عتیرہ منسوخ ہی
الفصل الثالث فصل تیسری (عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ
اللہ لھذہ الامۃ قال لہ رجل یا رسول اللہ ارایت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بھا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص
شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند اللہ رواہ ابو داؤد والنسائی) روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا میں بیچ دن عید قربان کے یہ کہ ٹھہراؤن میں اسکو عید مقرر کیا ہی اسکو اللہ نے عید واسطے اس امت
کے عرض کیا واسطے حضرت کے ایک شخص نے ای رسولخدا کے خبر دو مجکو اگر نہ پاؤن میں مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کرون میں اسکو فرمایا کہ
نہیں ولیکن دور کر تو بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترو الو لبین اپنی اور مونڈ تو بال زیر ناف اپنے کے پس یہ ہی پوری قربانی تیری نزدیک
خدا کے یعنے ثواب قربانی کا ملیگا روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف منیحہ مشتق ہی منح سے بمعنی عطا کے عرب میں عادت تھی کہ
اونٹنی دودھ والی محتاجون کو دیتے تھے کہ ساتھ دودھ اور پشم اور بچون اسکے کے فائدہ اٹھاوین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی
کے پھیر دین اسکو منیحہ کہتے تھے پس اس شخص کے پاس اسطرح کا جانور تھا اسنے اجازت اسکی قربانی کرنے کی چاہی حضرت نے اسکو
منع فرمایا اس لیے کہ اسکے پاس کوئی چیز سواے اسکے نہ تھی کہ انتفاع اٹھاتا ساتھ اسکے پھر ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب
ہی مگر عاجز پر نہیں اور اسی لیے کہا ہی ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہی قربانی یہانتک کہ تنگ دست پر بھی اور جمہور کے نزدیک
تنگ دست پر مستحب ہی کرنا قربانی کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں واجب ہی مگر اوسپر کہ مالک ہو نصاب کا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہی
✤ ع ✤ **باب صلوۃ الخسوف** باب ہی بیچ بیان نماز خسوف کے ف مشہور لغت میں یون ہی کہ خسوف کہتے ہین چاند گہن کو اور
کسوف کہتے ہین سورج گہن کو اور اس باب میں سب حدیثین سورج گہن ہی کی آئی ہین سواے دوسری حدیث کے کہ وہ محتمل ہی چاند گہن
کو پس اولی تھا کہ کہتا مولف لفظ کسوف کا بدلے خسوف کے اور بعضون نے لفظ کسوف کا دونون جاے استعمال کیا ہی چاند گہن میں
بھی اور سورج گہن میں بھی اور بعضون نے اسی طرح لفظ خسوف کو دونون جاے استعمال کیا ہی اور نماز سورج گہن کی سنت ہی نزدیک
جمہور علما کے بلا خلاف اور ہمارے نزدیک نماز سورج گہن دو رکعت ہین جماعت سے بغیر خطبہ کے اور چاند گہن میں جماعت نہیں

ہر ایک جدا جدا پڑھے اور نزدیک شافعی کے دونوں ساتھ جماعت اور خطبہ کے ہیں + ع ح + الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشۃ
قالت ان الشمس خسفت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث منادیا الصلوٰۃ جامعۃ فتقدم فصلی اربع رکعات فی رکعتین و
اربع سجدات قالت عائشۃ ما رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منہ متفق علیہ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق سورج
گہا بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے بعد ہجرت کے پس بھیجا ایک پکارنے والے کو کہ پکارے نماز جمع کرنے والی ہے پس آگے
بڑھے حضرت پس پڑھی نماز چار رکوع کیے دو رکعت میں اور چار سجدے کہا عائشہؓ نے نہیں رکوع کیا میں نے کوئی رکوع کبھی اور
نہ سجدہ کیا میں نے کوئی سجدہ کبھی کہ ہو دراز تر اس رکوع اور سجود سے کہ نماز خسوف میں کیا میں نے یعنے یہ سب سے دراز تھی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنت ہے پکارنا اس نماز میں اسطرح الصلوٰۃ جامعۃ خصوصاً جبکہ لوگ جمع نہوئے ہوں اور اجماع ہے علما کا
اسپر کہ پڑھی جاوے یہ نماز جماعت سے مسجد جامع میں یا عیدگاہ میں اور نہ پڑھی جاوے اوقات مکروہہ میں اور چار رکوع اور چار سجدے
یعنے ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے اور دو دو سجدے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر رکعت میں ایک ایک ہی رکوع ہے مثل اور نمازوں
کے دلیل انکی کئی حدیثیں ہیں کہ انسے ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہے بلکہ ایک حدیث قولی بھی وارد ہوئی ہے اور جہاں قول اور فعل
جمع ہوتے ہیں تو قول کو مقدم رکھتے ہیں فعل پر + ع + (وعنہا قالت جہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الخسوف بقرأتہ
متفق علیہ) اور روایت ہے انھیں عائشہؓ سے کہ کہا پکار کر پڑھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں یعنے چاند گہن میں
قرات اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عبد اللہ بن عباس قال انخسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا نحوا من قرأۃ سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما
طویلا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم قام فقام قیاما طویلا وہو دون القیام الاول
ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول
ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم
ذلک فاذکروا اللہ قالوا یا رسول اللہ رأیناک تناولت شیئا فی مقامک ہذا ثم رأیناک تکعکعت فقال انی رأیت الجنۃ فتناولت منہا عنقودا
ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا ورأیت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اہلہا النساء قالوا بم یا رسول اللہ قال بکفرہن
قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احدہن الدہر ثم رأت منک شیئا قالت ما رأیت منک خیرا قط
متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں نے ساتھ انکے پس کھڑے ہوئے کھڑا ہونا دراز قریب پڑھنے سورۂ بقرہ کے یعنے اتنی دیر کھڑے رہے
کہ اسمیں سورۂ بقرہ پڑھ سکیں پھر رکوع کیا رکوع دراز پھر اٹھے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کھڑے رہنا کم تھا کھڑے رہنے
پہلے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ رکوع کم تھا پہلے رکوع سے پھر اٹھے پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا
دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ تھا کم پہلے رکوع سے پھر کھڑے ہوئے پس کھڑے رہے کھڑے
رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع لمبا اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے پھر اٹھے پھر سجدہ کیا پھر پھرے نماز سے
یعنے بعد التحیات و سلام کے اس حال میں کہ تحقیق روشن ہوا تھا سورج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں نشانیوں

خدا کی سے نہین گہتے یہ دونون واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جبکہ دیکھو تم یہ پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہؓ نے اے رسول خدا کے دیکھا ہمنے آپ کو کہ قصد کیا آپ نے لینے ایک چیز کا بیچ جگہ اپنی کے کہ یہ ہی یعنے نماز کی جگہ پھر دیکھا ہمنے آپکو کہ پیچھے ہٹے پس فرمایا تحقیق دیکھی مین نے بہشت یعنے جبکہ دیکھا تمنے مجکو آگے بڑھتے پس قصد کیا مین نے لینے خوشہ انگور کا انمین سے اور اگر لیتا مین اسکو البتہ کہاتے تم انمین سے جبتک کہ رہتی دنیا اور دیکھا مین نے دوزخ کو یعنے جبکہ دیکھا تمنے مجکو پیچھے ہٹتے اسوقت دوزخ بھی سامنے لائی گئی تھی پس ڈرا مین کہ پہونچے مجکو گرمی اسکی پس نہین دیکھی مین نے مانند آج کے دن کے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی بہت ہولناک اور دیکھین مین نے اکثر رہنے والین اسکی عورتین پس کہا صحابہ نے ساتھ کس سبب کے یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفر انکے کے کہا کیا کفر کرتی ہین ساتھ اللہ کے فرمایا کفران نعمت کرتی ہین خاوند کا اور کفران کرتی ہین احسان کا اگر نیکی کرے تو طرف ایک کے انمین سے مدت تک پھر دیکھے تجہ سے کچھ چیز برخلاف مرضی اپنی کے کہے نہین دیکھی مین نے تجہ سے نیکی کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے یعنے یہ نشانیان ہین اسپر کہ یہ پیدا کیے گئے ہین تابعدار خدا تعالی کے نہین انکو قدرت کسی کے نفع اور ضرر کی اور نہین قدرت اپنے سے کچھ دفع کرنے کی پس کیونکر بعضے آدمیون نے انکو معبود ٹھہرایا ہے آگے اسکے دفع فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب حادثہ عظیم کے ہوتے ہین مانند مرنے کسی بزرگ کے اور ضرر عام کے یعنے قحط وغیرہ کے پس آگاہ فرمایا حضرت نے کہ یہ سب باطل ہے اور یاد کرو اللہ کو یعنے نماز پڑھو گہن کی اگر وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح و تہلیل و تکبیر و استغفار وغیرہ کرو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اس لیے کہ نماز کسوف کی سنت ہے بالاتفاق اور کہاتے جبتک دنیا رہتی اسطرح کہ جو دانہ کہاتے اسکی جگہ اور نیا دانہ پیدا ہو جاتا جیسی کہ خاصیت میوون بہشت کی ہے اور سبب نہ لینے حضرت کا اس میوہ کو یہ تھا کہ اگر لیتے اسکو اور دیکھتے اسکو لوگ ایمان بالغیب نرہتا ✽ (وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے مانند حدیث ابن عباس کے اور کہا حضرت عائشہؓ نے پھر سجدہ کیا پس لنبا کیا سجدہ پھر پھرے نماز سے اور تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب پھر خطبہ فرمایا یعنے ارادہ کیا خطبہ فرمانے کا رد برو لوگون کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پھر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے نہین گہتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جب دیکھو تم یہ پس دعا مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو پھر فرمایا اے امت محمدؐ کی قسم ہے اللہ کی نہین کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سے اوپر زنا کرنے غلام اپنے کے یا لونڈی اپنی کے اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین یعنے ہول دن آخرت کی اور غضب اللہ تعالے کا البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اس روایت مین درازگی سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور اور بعضی چیزین کہ آگے مذکور ہین زیادہ ہین اور غیرت کے معنے اصل مین ہین مکروہ جاننا شرکت غیر کو اپنے حق مین اور غیرت اللہ تعالی کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنی کو حاصل یہ کہ غیرت اللہ تعالی کی اور مکروہ جاننا اسکو اشد ہے غیرت تمہاری سے اور کراہیت تمہاری سے اوپر زنا کرنے اپنے غلام اور لونڈی کے ✽ع✽ (وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَّخْشٰى

أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا سورج پس کھڑے ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ڈرتے تھے ہونے قیامت کے سے پس آئے مسجد میں پس نماز پڑھی ساتھ بہت دراز قیام اور رکوع کے اور سجود کے نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ کبھی کرتے ہوں مانند اسکے اور فرمایا یہ نشانیاں ہیں کہ بھیجتا ہے اللہ نہیں ہوتیں سبب کسی کے مرنے کی اور نہ کسی کے پیدا ہونے کی ولیکن ڈراتا ہے اللہ ساتھ ان نشانیوں کے اپنے بندوں کو پس جب دیکھو تم کچھ اُن نشانیوں میں سے پس ڈرو خدا سے اور پناہ ڈھونڈو طرف ذکر خدا کے اور دعا اسکی کے اور استغفار اسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈرتے تھے ہونے قیامت کے سے یہ راوی نے گویا بطریق تمثیل کے کہا کہ ڈرے حضرت مانند ڈرنے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہو ہونے قیامت کے سے والا حضرت جانتے تھے کہ جبتک میں لوگوں میں ہوں تب تلک قیامت نہیں آنے کی اور حضرت ڈرتے تھے وقت ظاہر ہونے آیات کے مانند خسوف اور زلزلوں اور ہوا اور کڑک کے واسطے شفقت کے اوپر زمین کے رہنے والوں کے کہ مبادا عذاب اللہ کا آجاوے اُنپر اور فرمایا یہ نشانیاں یعنے کسوف اور زلزلے اور کڑک اور ہوا ڈراتا ہے اللہ تعالی بندوں کو کہ دیکھیں تا ڈریں تغیر حالت پر اور چھین لینے نعمت پر اور اُتارنے بلا پر اعاذنا اللہ منہا ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس دن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگوں کو چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے حضرت کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے ۸ سنہ ہجری میں اور ۱۰ سنہ میں حالت شیرخوارگی میں وفات پائی عمر انکی اٹھارہ مہینے کی تھی یا کچھ زیادہ پس اُنکی وفات کے وقت لوگوں نے کہا کہ گہنا آفتاب کا سبب ہوا انکی وفات کا اور چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے یعنے دو رکعت پڑھیں کہ ہر رکعت میں تین تین رکوع اور دو دو سجدے کیے اور حدیثوں میں رکوع کرنے اس نماز میں مختلف آئے ہیں پس امام اعظم نے ترجیح دی ہے اُن حدیثوں کو کہ جنمیں ایک رکوع آیا ہے اس لیے کہ وہ اصل ہے اور اسمیں حدیثیں قولی اور فعلی دونوں طرح کی وارد ہوئی ہیں جیسے کہ اوپر گذرا اور اور حدیثیں مضطرب ہیں اور امام شافعی نے ترجیح دی ہے دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کے یہ ہے کہ جب گہن دیر تک رہے جائز ہے کہ کرے ہر رکعت میں تین رکوع یا پانچ یا چار ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑھائی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ گہنا آفتاب آٹھ رکوع بیچ چار سجدوں کے یعنے ہر رکعت میں چار چار رکوع اور دو دو سجدے کیے اور روایت ہے حضرت علی سے مانند اسی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے حضرت علی نے بھی روایت کی کہ حضرت نے اسطرح ادا کی یا اُنسے بھی آیا ہے کہ اسطرح ادا کی ح (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُو حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا تھا میں تیراندازی کرتا ساتھ تیروں اپنے کے مدینہ میں بیچ زندگی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگاہ گہا سورج پس پھینک دیے ہیں نے تیر پھر کہا میں نے یعنے دل میں قسم ہے اللہ کی البتہ دیکھوں گا میں طرف اس چیز کے کہ پیدا ہوئی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ گہنے آفتاب کے یعنے دیکھوں حضرت کو کیا کرتے ہیں اسوقت کہا عبد الرحمن نے پس آیا میں حضرت کے پاس اور حضرت کھڑے تھے نماز میں اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے پھر شروع کیا کہتے تھے سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور دعا مانگتے یہانتک کہ جاتا رہا اندھیرا آفتاب سے پس جب جاتا رہا اندھیرا اس سے پڑھیں دو سورتیں اور نماز پڑھی دو رکعت یعنے دو رکعتیں پڑھیں اور انمیں دو سورتیں پڑھیں روایت کی یہ مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عبد الرحمن بن سمرہ سے اور اسی طرح شرح السنۃ میں عبد الرحمن سے اور بیچ نسخوں مصابیح کے جابر بن سمرہ سے **ف** کھڑے ہوئے تھے نماز میں یعنے نماز کی ہیئت پر کھڑے تھے قبلہ کی طرف منھہ کیے ہوئے اور لوگ پیچھے صف باندھے ہوئے تھے یا نماز بمعنی دعا کے ہے اس لیے کہ نہیں معلوم ہوتا کسی مذہب سے کہ حضرت اٹھاتے ہوں ہاتھ اپنے نماز کسوف میں بیچ اوقات اذکار کے اور حدیثیں کئی کئی رکوع کی مضطرب ہیں اور مضطرب ہوتے ہیں اسمیں راوی یعنی کہ بعضوں نے روایت کیے ہیں تین تین اور بعضوں نے چار اور بعضوں نے پانچ اور اضطراب ہوتا ہے موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات تعدد کا ۰ع۰ (وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس رواہ البخاری) اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہ کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آزاد کرنے بردے کے بیچ گہنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن سمرۃ بن جندب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف لا نسمع لہ صوتا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ) روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سورج گہن کے نہیں سنتے تھے ہم حضرت کی آواز روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث اور اور کئی حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسپر کہ نماز کسوف میں امام پکار کر نہ پڑھے مذہب ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہے اور اور کئی روایتیں صحیحین وغیرہما میں آئی ہیں کہ انسے پکار کر پڑھنا ثابت ہوتا ہے پس کہا ابن ہمام نے جب تعارض ہوا تو واجب ہوئی ترجیح چپکے پڑھنے کی اس لیے کہ اصل دن کی نماز میں چپکے پڑھنا ہے ۰ع۰ (وعن عکرمۃ قال قیل لابن عباس ماتت فلانۃ بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخر ساجدا فقیل لہ تسجد فی ہذہ الساعۃ فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم ایۃ فاسجدوا وای ایۃ اعظم من ذہاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداؤد والترمذی) اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا کہا گیا واسطے ابن عباس کے مرگئی فلانی یعنی بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یعنے حضرت صفیہ پس گرے سجدہ کرتے ہوئے یا نماز پڑھی پس کہا گیا واسطے انکے سجدہ کرتے ہو اسوقت میں پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکھو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی نشانی بہت بڑی ہے جاتے رہنے بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** لوگوں نے ابن عباس سے پوچھا کہ اسوقت تم بلا سبب کیوں سجدہ کرتے ہو کہ سجدہ بلا سبب ممنوع ہے انھوں نے اسکا جواب دیا کہ حضرت نے فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکھو تم کوئی نشانی نشانیوں اترنے بلاؤں اور سختیوں کے سے کہ ڈراتا ہے خدا تعالی ساتھ انکے بندوں کو اور کونسی نشانی بزرگتر اور سخت تر اور ڈرانے والی زیادہ ہوگی انتقال ازواج مطہرات کے سے اس لیے کہ انکو جو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتھ حضرت کے تھی اور کو نہ تھی پس انکی حیات سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کی تھی اور انتقال انکا باعث جانے برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا ہے پس لائق ہے ذکر اللہ کا کرنا اور سجدہ کرنا نزدیک منقطع ہونے برکت انکی کے تاکہ دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کے اور سجدہ کرو یعنے نماز

پڑھوا اور بعضون نے کہا مراد فقط سجدہ ہی ہو اور کہا طیبی نے کہ لفظ آیت مطلق ہو پس اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکے خسوف آفتاب اور
چاند کا پس مراد ساتھ سجدے کے نماز ہو اور اگر ہو غیر اسکے مانند چلنے باد تند اور زلزلہ کے اور سوا اسکے پس سجدہ متعارف مراد ہو اور
جائز ہو حمل نماز پر بھی اس سبب سے کہ آیا ہو کہ جب پیش آتا حضرت کو کوئی امر نماز پڑھتے انتہی کہا ابن ہمام نے کہ بیچ مبسوط شیخ الاسلام کے ہو
کہ کہا بیچ تاریکی یا باد تند کے پڑھنا نماز کا اچھا ہو اور ابن عباس سے ہو کہ انھون نے نماز پڑھی زلزلہ کے لیے بصرہ مین ع ح ع ۱۲ **الفصل
الثالث** فصل تیسری (**عن** ابي بن كعب قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فقرأ بسورة من
الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ بسورة من الطول ثم ركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل
القبلة يدعو حتى انجلى كسوفها رواه ابو داود) روایت ہو ابی بن کعب سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز
پڑھائی حضرت نے صحابہ کو پس پڑھی ایک سورت لمبی سورتون مین سے اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پھر کھڑے ہوئے دوسری
رکعت مین پھر پڑھی ایک سورت لمبی سورتون مین سے پھر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پھر بیٹھے وہ جیسے کہ تھے یعنے ہیئت نماز پر سامنے
قبلہ کے دعا مانگتے یہانتک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہ ابو داود نے (**وعن** النعمان بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم فجعل يصلي ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى انجلت الشمس رواه ابو داود وفي رواية النسائي ان النبي صلى الله عليه وسلم
صلى حين انكسفت الشمس مثل صلوتنا يركع ويسجد وله في اخرى ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما مستعجلا الى المسجد وقد
انكسفت الشمس فصلى حتى انجلت ثم قال ان اهل الجاهلية كانوا يقولون ان الشمس والقمر لا ينخسفان الا لموت عظيم من عظماء
اهل الارض وان الشمس والقمر لا ينخسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما خليقتان من خلقه يحدث الله في خلقه
ما شاء فايهما انخسفت فصلوا حتى تنجلي او يحدث الله امرا رواه النسائي) اور روایت ہو نعمان بن بشیر سے کہ کہا
گہا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مین پس شروع کی حضرت نے نماز پڑھنی دو دو رکعت یعنی دو رکعت
پڑھین جب دیکھا کہ نہ کھلا آفتاب دو اور پڑھین اسی طرح پڑھتے رہے گہن تک اور مانگتے یعنے اللہ تعالی سے یہ دعا کہ روشن کر دے آفتاب یا
پوچھتے لوگون سے کھلنا آفتاب کا یعنے جب پڑھ چکتے دو رکعت پوچھتے کہ کیا کھل گیا گہن کرتے رہے یہ یہانتک کہ روشن ہوا آفتاب نقل
کی یہ ابو داود نے اور بیچ روایت نسائی کے یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز اسوقت کہ گہا آفتاب مانند نماز ہماری کے رکوع کرتے
تھے اور سجدہ کرتے تھے اور بیچ اور روایت نسائی کے یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز جلدی کرتے ہوئے طرف مسجد کے اس حال
مین کہ تحقیق گہا تھا آفتاب پس نماز پڑھی یہانتک کہ روشن ہوا آفتاب پھر کہا تحقیق اہل جاہلیت کے تھے کہتے کہ تحقیق سورج اور چاند نہین
گہتے مگر واسطے مرنے بڑے کے بڑے سردارون اہل زمین کے سے اور حال یہ ہو کہ سورج اور چاند نہین گہتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا
ہونے کسی کے ولیکن یہ دونون مخلوق ہین اللہ کی مخلوقون مین سے پیدا کرتا ہو اللہ بیچ مخلوق اپنی کے جو چاہتا ہو یعنے کسوف اور روشنی
اور اندھیرا پس کوئی سا ان دونون مین سے گہے پس نماز پڑھو یہانتک کہ روشن ہو یا پیدا کرے اللہ کوئی حکم یعنے عذاب یا قیامت نقل کی
یہ نسائی نے **ف** مانند نماز ہماری کے یعنے کئی کئی رکوع نہ کیے بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت مین مانند نماز ہماری کے اور یہ حدیث دلیل
حنفیہ کی ہو اور مانند اسکے اور حدیثین بہت آئی ہین ع ح ﴿ **باب في سجود الشكر** باب ہو بیچ بیان سجدہ شکر کے **ف** اختلاف کیا ہو
علما نے بیچ سجدہ تنہا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الہی کا ہو یا نہین بعضون نے کہا بدعت ہو اور حرام اور

شرع میں اُسکی کچھ اصل نہیں اور اسی پر سے نکلی حرمت دونون سجدون کی بعد وتر کے اور نزدیک بعضون کے جائز اور مشروع ساتھ کراہت کے ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ سجدہ خارج نماز کا کتنی قسم پر ہی ایک سجدۂ سہو اور وہ بیچ حکم سجدۂ نماز کے ہی دوسرا سجدہ تلاوت کا اسمین کچھ خلاف نہین تیسرا سجدہ مناجات کا بعد از نماز کے ظاہر کلام اکثر علما کا یہ ہی کہ وہ مکروہ ہی چوتھا سجدہ شکر کا حاصل ہونے نعمت پر اور دفع بلا پر اسمین اختلاف ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کے سنت ہی اور قول امام محمد کا بھی یہی ہی اور آثار اور حدیثین اسمین بہت وارد ہین اور نزدیک امام مالک اور ابو حنیفہ کے مکروہ ہی وہ کہتے ہین کہ نعمتین اللہ تعالی کی ان گنت ہین بندہ عاجز ہی اُسکے اداے شکر سے ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہی اور جو کہ قائل ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نعمتون سے نعمتین نئی پیدا ہونے والی ہین کہ کبھی کبھی واقع ہون نہ دائما ثابتہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اُسکے کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہی کہ وقت پہونچنے خبر قتل ابی جہل لعین کے سجدہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت قتل ذی الثدیہ خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے عجیب قصہ ہی اُنکا ❊ ح ❊ (وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ) اور یہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهٗ اَمْرٌ سُرُوْرًا اَوْ يُسِرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اُنکو کوئی امر خوشی کا یا کہا راوی نے بجاے لفظ سرورًا کے یسر بہ یعنے آنحضرت کو کوئی امر کہ خوشی کیجاتی بسبب اُسکے گرتے سجدہ کرتے ہوئے واسطے شکر گزاری اللہ تعالی کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف کہا تورپشتی نے گئی ہی ایک جماعت علما کی طرف ظاہر حدیث کے کہ مشروع کہا ہی اُنھون نے سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہی اُنکی اور علما نے پس کہا مراد ساتھ سجود کے نماز ہی اور دلیل اُنکی اس تاویل مین یہ حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین وقت چاشت کے دو رکعتین جسوقت کہ خوشخبری دیگئی فتح کی یا آنے ابو جہل کے سر کی اور کہا ابو حنیفہ نے اگر لازم کرے بندہ سجدے کو نزدیک ہر نعمت نئی آنے والی کے تو البتہ نہ خالی ہووے سجدے سے پلک مارنے بھر اس لیے کہ کوئی ساعت نعمت سے خالی نہین بڑی نعمت زندگی ہی کہ ہر دم کا آنا نئی ہی نعمت پس اس صورت مین بڑا حرج ہی غرض کہ اس لیے اُنکے نزدیک یہ سجدہ سنت نہین ❊ ع ❊ (وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ مُرْسَلًا وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ) اور روایت ہی ابی جعفر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو بونون مین سے پس گرے سجدہ کرتے ہوئے روایت کی یہ دارقطنی نے بطریق ارسال کے اور شرح السنہ مین موافق لفظ مصابیح کے ف نغاش اور نغاشی کہتے ہین اُس شخص کو کہ قد اُسکا چھوٹا ہو اور ناقص الخلقت اور ضعیف الحرکت ہو پس ایسے شخص کو حضرت نے دیکھکر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نے کہ سنت ہی جبکہ دیکھے مبتلاے بلا کو سجدہ شکر کا کرے اللہ کے لیے اسپر کہ عافیت دی اللہ تعالی نے اُسکو اُس بلا سے اور چاہیے کہ پوشیدہ کرے سجدہ تا وہ رنجیدہ نہوا اور جب دیکھے فاسق کو ظاہر کرے سجدہ تاکہ وہ باز آوے اور توبہ کرے انتہی اور منقول ہی حضرت شبلی رح سے کہ اُنھون نے دیکھا ایک دنیا دار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ ❊ ع ❊ (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ

سَاجِدًا قَالَ اِنِّیْ سَأَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَسَأَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَسَأَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ارادہ رکھتے تھے ہم مدینہ کا پس جبکہ پہونچے ہم نزدیک عزوزا کے کہ نام ہی ایک جگہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کے اترے حضرت یعنے اونٹنی سے پھر اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر دعا مانگی اللہ سے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے سجدہ مین دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے فرمایا تحقیق مین نے دعا کی رب اپنے سے اور شفاعت کی مین نے واسطے امت اپنی کے یعنے واسطے بخشش گناہون انکے کے اور ستر عیوب اور بلند ہونے درجون انکے کے پس دی مجکو تہائی امت یعنے دی مجکو مغفرت تہائی اُنکی کی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کو پھر اُٹھایا مین نے سر اپنا پھر مانگی مین نے رب اپنے سے رضا اور مغفرت اُسکی واسطے امت اپنی کے پس دی مجکو اور تہائی امت میری پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کو پھر اُٹھایا مین نے سر اپنا پس سوال کیا مین نے رب اپنے سے واسطے امت اپنی کے پس دی مجکو تہائی اخیر کی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اول بار مین مغفرت سابقین کی ہوئی یعنے جو کہ بھلائی کے کرنے مین جلدی کرتے ہین اور پورے کرتے ہین عمل اور دوسری بار مین مغفرت مقتصدین یعنے اوسط کے درجہ والون کی ہوئی اور تیسری بار مین جو کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنے گنہگار اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کتنی ہی آیات اور حدیثین بیچ حق گناہ کبیرہ کرنے والون کے وارد ہوئی ہین کہ قیامت مین انکو عذاب ہوویگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی انکو عذاب نہین ہونے کا جواب اسکا یہ کہ مراد ساتھ اس دعا اور شفاعت اور دینے مغفرت کے یہ ہی کہ حضرت کی دعا اور شفاعت سے اللہ تعالی نے حضرت کی امت کو امن دیا خسف ومسخ اور مانند انکے کے عذابون دنیا کے سے کہ اور امتون پر واقع ہوتے تھے پس امن عذاب آخرت سے مراد نہین ہی کہ وہ بسبب کردار کے ہونے والا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ حضرت کی دعا سے امن ہوا ہمیشہ کے عذاب سے کہ ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنے کے اور حضرت کی شفاعت سے نکلینگے دوزخ سے *

باب صلوة الاستسقاء

باب ہی بیچ بیان نماز استسقاء کے **ف** استسقاء کے معنے ہین پانی چاہنا اور شرع مین نماز یا دعا پڑھنی قحط سالی مین ساتھ کیفیت مخصوصہ کے * ح *

الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگون کے طرف عیدگاہ کے واسطے طلب مینہ کے پس نماز پڑھی ساتھ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑھی انمین قرات اور سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے یعنے دعا کے لیے اور پھیری چادر اپنی اُسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقا کی مثل نماز عید کے ہی اور امام مالک کے نزدیک دو رکعت پڑھے مانند اور نمازون کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک استسقا مین نماز نہین بلکہ دعا اور استغفار ہی وہ کہتے ہین کہ ذکر استسقاء کا جو اکثر حدیثون مین آیا ہی نماز انمین مذکور نہین فقط دعا ہی ہی اور صحت کو پہونچا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمرؓ نے استسقا کیا پس اقتصار کیا دعا اور استغفار پر اور نہ پڑھی نماز اگر نماز

مسنون ہوتی ترک نہ کرتے اور نہ علم ہوتا انکو باوجود عموم بلوی کے قریب زمانہ نبوت کے بعید ہی اور ترک اسکا باوجود علم انکے کے بعید تر ہی اور
لکھا ہی علما نے کہ مراد ساتھ قول امام ابو حنیفہ کے لا صلوۃ فی الاستسقاء یہ ہی کہ جماعت اور خطبہ اور اور مخصوصیات انمین سنت اور
شرط نہین اگرچہ کوئی نماز نفل پڑھے اور دعا اور عاجزی اور استغفار کرے بہتر ہی اور فتوی اب نزدیک حنفیہ کے مذہب صاحبین پر ہی اس
لیے کہ ثابت ہوئی ہی یہ نماز حضرت سے اور افضل یہ ہی کہ پڑھے پہلی رکعت مین سورہ ق یا سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین اقتربت الساعۃ
یا ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور غرض چادر پھیرنے سے فال نکالنی ہی ساتھ پھرنے حال کے کہ جیسے چادر پھیرتے ہین ایسے ہی بدلے قحط کے ارزانی ہوا اور مینھ
برسے اور طور چادر پھیرنے کا یہ ہی کہ دونون ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر پکڑے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے نیچے کا کونا بائین جانب کا اور پکڑے ساتھ
بائین ہاتھ کے نیچے کا کونا داہنی طرف کا اور پھیرے دونون ہاتھ اپنے پیچھے پیٹھ اپنی کے اسطرح کہ جو کونا پکڑا ہوا داہنے ہاتھ کا داہنے مونڈھے
پر اور کونا پکڑا ہوا بائین ہاتھ کا بائین مونڈھے پر پس جب کریگا یون تو ہو جائیگا داہان کونا بایان اور بایان داہان اور اوپر کا رخ نیچے اور نیچے کا
اوپر اور سہیلی نے لکھا ہی کہ طول حضرت کی چادر مبارک کا چار ہاتھ کا تھا اور عرض اسکا دو ہاتھ اور بالشت کا تھا ✤ ع ج ✤ (وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهٖ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹھاتے تھے دونون ہاتھ اپنے بیچ کسی چیز کے دعا اپنی سے مگر استسقاء مین پس تحقیق
اٹھاتے تھے یہانتک کہ دکھائی جاتی تھی سفیدی بغلون انکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ اٹھاتے تھے یعنے بہت نہ اٹھاتے
تھے کہ اونچے ہوتے سر سے اور سفیدی بغلون کی معلوم ہونے لگتی مگر استسقاء مین اسقدر اٹھاتے کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی یعنے
اگر کپڑا نہ اوڑھے ہوتے پس بالکل دعا مین ہاتھ اٹھانے کی نفی نہین ہی اس لیے کہ ثابت ہوا ہی مستحب ہونا ہاتھون کے اٹھانے کا دعا
مین اور لکھا ہی علما نے کہ جسقدر مطلب دشوار اور بھاری ہو اٹھانا ہاتھون کا بھی بلند تر ہو ✤ ع ج ✤ (وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انہین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینھ مانگا پس اشارہ کیا ساتھ
پشت دونون ہاتھون اپنے کے طرف آسمان کے روایت کی یہ مسلم نے ف لکھا ہی علما نے کہ یہ بھی بطریق فال نکالنے کے تھا ساتھ
بدلنے حال کے جیسے کہ چادر پھیرنے مین تھا اور اشارہ ہی اسپر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کے ہو اور ڈال دے جو کہ اسمین ہی یعنے مینھ اور
بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے رفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سے پس کرے پشت ہاتھون کی طرف آسمان کے دعا مین اور جو کوئی مانگے
نعمت اللہ تعالی سے پس چاہیے کہ کرے ہتھیلیان طرف آسمان کے ✤ ع ✤ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب کہ
دیکھتے مینھ فرماتے یا الہی برسا خوب مینھ نفع دینے والا روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَصَابَهٗ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهٗ حَدِيْثُ
عَهْدٍ بِرَبِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہونچا ہمکو مینھ اس حالت مین کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہا انس نے پس اتارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا یعنے سر سے یا پیٹھ پر سے یہانتک کہ پہونچا حضرت کو مینھ پس
کہا ہمنے یا رسول اللہ کسواسطے کیا آپ نے یہ فرمایا اسواسطے کہ نیا آیا ہوا ہی پروردگار اپنے کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے
نیا اترا ہوا ہی ساتھ حکم رب اپنے کے اور آلودہ نہین ہوا ہی ساتھ اجزا اس اہل عالم کثیف کے اور گنہگارون کے ہاتھ نہین پہونچے ہین

اس تک پس تبرک ہوا اور سنت ہو دعا کرنی وقت الٹ نے پیغمبر کے کہ قبول ہوتی ہو ع **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن عبد اللہ
بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ فجعل عطافہ الایمن علی عاتقہ
الایسر وجعل عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ رواہ ابو داؤد) روایت ہو عبد اللہ بن زید سے کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم طرف عیدگاہ کے پس استسقا کیا اور پھیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے پس گردانا داہنا کونا اسکا اوپر بائین
مونڈھے اپنے کے اور گردانا بایان کونا اوپر داہنے مونڈھے اپنے کے پھر دعا کی اللہ تعالیٰ سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اس حدیث
مین ذکر نماز کا نہین ہو ع (وعنہ انہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ لہ سوداء فاراد ان یاخذ اسفلہا فیجعلہ
اعلاہا فلما ثقلت قلبہا علی عاتقیہ رواہ احمد وابو داؤد) اور روایت ہو انہین عبد اللہ سے کہ کہا استسقا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور انپر چادر تھی سیاہ رنگ کی پس ارادہ کیا یہ کہ لیوین نیچے کی جانب اسکی پس کرین اسکو اوپر کی جانب یعنے جیسے کہ معمول تھا چادر پھیرنے
کا پس جبکہ بھاری ہوئی الٹ لی چادر اوپر دونون مونڈھون اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف یعنی جب نیچے کی طرف اوپر
کرنی اوپر طرح مذکور کے دشوار ہوئی داہنا آنچل بائین کندھے پر کر لیا اور بایان داہنے پر اور چادر دوسرے خطبہ مین پھیری کہ محل اسکا وہی
ہو ع (وعن عمیر مولی ابی اللحم انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی رافعا
یدیہ قبل وجہہ لا یجاوز بہما راسہ رواہ ابو داؤد وروی الترمذی والنسائی نحوہ) اور روایت ہو عمیر سے کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی اللحم کا تھا یہ کہ
اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتے تھے نزدیک احجار الزیت کے قریب زوراء کے کھڑے ہوئے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے
تھے اٹھائے ہوئے دونون ہاتھ اپنے طرف منھ اپنے کے نہین اونچا کرتے تھے انکو سر اپنے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت
کی ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہو مدینہ مین یہ نام اسکا اس لیے ہوا کہ اسمین پتھر سیاہ ہین اور چکنے
گویا روغن زیتون انپر ملا ہوا ہو اور زوراء بھی نام ایک جگہ کا ہو بازار مدینہ مین اور طرف منھ اپنے کے یعنے کبھی یون بھی دعا کرتے تھے پس منافی
نہین ہو اسکے کہ اوپر گذرا کہ ہتیلیان زمین کی طرف ہوتی تھین اور نہین اونچا کرتے سر سے یہ منافی نہین ہو اس حدیث کی کہ گذری انس سے
کہ مبالغہ کرتے تھے حضرت ہاتھ اٹھانے مین واسطے استسقا کے اس لیے کہ اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبھی اسطرح یا بالعکس ع (وعن
ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی
وابن ماجۃ) اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے استسقا کے لیے اس حالت مین کہ ترک کیے ہوئے تھے
زینت تواضع کیے ہوئے یعنے ظاہر مین عاجزی کرنے والے یعنے باطن مین زاری کرنے والے یعنے ساتھ زبان کے انواع ذکر مین
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف ترک کیے ہوئے زینت اسطرح تشریف لیجاتے تھے واسطے اظہار اپنی محتاجگی
کے ع (وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللہم اسق عبادک وبہیمتک
وانشر رحمتک واحی بلدک المیت رواہ مالک وابو داؤد) اور روایت ہو عمرو بن شعیب سے کہ اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے
دادا سے یعنے عبد اللہ سے کہ صحابی ہین کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ استسقا کرتے کہتے یا الٰہی پلا پانی اپنے بندون کو اور
اپنے جانورون کو اور پھیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنے سرسبز کر اپنے شہر مردہ کو یعنے خشک کو نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد نے (وعن جابر
قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یواکی فقال اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل قال فاطبقت علیہم

السماء رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھاتے ہاتھ پس کہتے یا الٰہی پلا ہمکو مینہ کہ فریاد رسی کرے اور اچھا ہو انجام اور ارزانی کرے نفع کرنے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی آنے والا نہ دیر لگانے والا کہا جابر نے پس چھا گیا اُن پر ابر روایت کی یہ ابوداؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عن عائشة قالت شكا الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له في المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله ثم قال انكم شكوتم جدب دياركم واستيخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد امركم الله ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا انت الغني ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه فلم يترك الرفع حتى بدا بياض ابطيه ثم حول الى الناس ظهره وقلب او حول رداءه وهو رافع يديه ثم اقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين فانشا الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن الله فلم يات مسجده حتى سالت السيول فلما رأى سرعتهم الى الكن ضحك حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على كل شيء قدير واني عبد الله ورسوله رواه ابوداؤد) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا شکایت کی لوگوں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ برسنے مینہ کی پس حکم کیا ساتھ رکھنے منبر کے پس رکھا گیا منبر واسطے حضرت کے عیدگاہ میں اور وعدہ کیا لوگوں سے ایک دن کا کہ نکلیں اسمیں کہا حضرت عائشہؓ نے پس نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسوقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹھے منبر پر پس تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا تحقیق تمنے شکایت کی یعنی اللہ ورسول سے قحط ہونے کی بیچ شہروں اپنے کے اور دیر لگنے مینہ کی وقت مقرر اسکے سے تمسے اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نے یہ کہ مانگو اس سے اور وعدہ کیا ہے تمسے یہ کہ قبول کریگا واسطے تمہارے پھر فرمایا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا بخشنے والا مہربان مالک دن جزا کا نہیں کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یا الٰہی تو ہی معبود نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو بے پرواہ ہے اور ہم فقیر ہیں نازل کر ہم پر مینہ اور گردان تو اس چیز کو کہ اتاری تو نے یعنی مینہ سبب قوت کا اور پہونچنے کا یعنی اسکے سبب سے خوب مطالب کو پہونچیں اور خوب فائدہ اٹھاویں ایک مدت دراز تک پھر اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پس نہ چھوڑا ہاتھ اٹھانا یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلوں حضرت کے کی پھر پھیری طرف لوگوں کے پیٹھ اپنی اور اُلٹی یا کہا پھیری چادر اپنی اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے پھر منہ کیا طرف لوگوں کے اور اترے پھر نماز پڑھی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے ابر پھر گرجا اور چمکی بجلی پھر برسا مینہ ساتھ حکم خدا کے پس نہ آئے اپنی مسجد میں یہانتک کہ بہے نالے پس جب دیکھی جلدی انکی طرف سایہ کے یعنی مکانوں کے مینہ سے بچنے کے لیے ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں حضرت کی پھر فرمایا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں بندہ ہوں اسکا اور رسول اسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** بیٹھے منبر پر کہا مالک نے اور شافعی اور احمد نے کہ سنت ہے یہ کہ پڑھے بعد نماز کے دو خطبے اور شروع کرے انکو ساتھ استغفار کے مانند تکبیر کے عید میں اور کہا ابو حنیفہ اور احمد نے کہ نہیں خطبے واسطے اسکے فقط دعا ہے اور استغفار اور کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نے اسحق بن عبد اللہ بن کنانہ سے ایک حدیث کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ حضرت نے خطبہ [illegible] ایسا نہیں پڑھا عیدگاہ میں جاکر ولیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے اور نماز پڑھی دو رکعت جیسی کہ پڑھتے تھے عید میں انتہی [illegible] یہ روایت مرقاۃ میں ساری مذکور ہے جو چاہے دیکھ لے (وعن انس ان عمر بن الخطاب كان اذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل اليك بنبينا فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا

قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ حضرت عمر بیٹے خطاب کے تھے جسوقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتے ساتھ وسیلہ عباس بن عبد المطلب کے پس کہتے یا الٰہی تحقیق تھے ہم وسیلہ کرتے طرف تیرے ساتھ نبی اپنے کے پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتے ہیں طرف تیرے ساتھ چچا نبی اپنے کے پس پلا ہمکو کہا انس نے پس مینھ برسائے جاتے روایت کی یہ بخاری نے **ف** منقول ہی کہ جب حضرت عمر اور اور صحابہ کہ اُنکے ساتھ تھے وسیلہ عباس کا پکڑتے تو عباس کہتے خداوندا اس است پیغمبر تیرے کے نے وسیلہ میرا پکڑا ہی خداوندا اس بڑھاپے میرے کو رسوا مت کر اور مجکو روبرو اُنکے شرمندہ نہ کر پس مینھ برستا ⁂ ح ⁂ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدِ اسْتُجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نکلے ایک نبی انبیا میں سے ساتھ لوگوں کے واسطے استسقا کے پس ناگہان نبی نے دیکھا چیونٹی کو کہ اٹھائے ہوئے ہی بعضے پانون اپنے کو طرف آسمان کے پس کہا اُس نبی نے پھر چلو پس تحقیق قبول کیگئی دعا تمہاری بسبب اس چیونٹی کے نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** کہا گیا ہی یہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تھے اور اسمین اظہار عظمت الٰہی اور قدرت اُسکی کا ہی اور بیان رحمت اُسکی کا ہی تمام مخلوقات پر اور بیان ہی اسکا کہ علم اُسکا گھیرے ہوئے ہی احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ وہ چیونٹی یہ دعا کرتی تھی اللهم انا خلق من خلقك لاغنى بنا عن رزقك فلا تهلكنا بذنوب بنی آدم ⁂ ع ⁂ باب **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا لکھا ہی جیسی کہ عادت مؤلف کی ہی کہ عقد کرتا ہی ایک باب بیچ لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین باب فی الریاح ہی اور ایک نسخہ مین باب الریاح ہی یعنے باب بیچ بیان ہواؤن کے ⁂ ع ⁂ **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد دیا گیا مین ساتھ پروا ہوا کے اور ہلاک کی گئی عاد ساتھ پچھوا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جب محاصرہ کیا کفار نے مدینہ کو دن خندق کے تو چلی ہوا پروا نہایت تند کہ اُکھیڑ ڈالی خیمہ اُنکے اور اوندھا دین ہانڈیان اُنکی اور مارے منہہ پر کنکر اور مٹی اور ڈالا اللہ تعالی نے اُنکے دل مین رعب اور اُنکی شکست ہوئی اور بھاگے یہ بات اللہ تعالی کے فضل سے ہوئی اور معجزہ ہوا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سارا قصہ سورۂ احزاب کی تفسیر مین مذکور ہی اور قوم عاد کے بارہ بارہ گز کے قد تھے پس پچھوا ہوا چلی اُنپر دسے مارا اُنکو زمین پر اسطرح کہ پھوٹ گئے سر اُنکے اور پھٹ گئے پیٹ اُنکے اور آنتین نکل پڑین پس مقصود حضرت کو اس سے یہ تھا کہ ہوا تابعدار اللہ کی ہی کبھی آتی ہی واسطے مدد کے اور کبھی آتی ہی واسطے ہلاک کرنے ایک قوم کے ⁂ ع ⁂ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے یہان تلک کہ دیکھون مین اُنسے کوے اُنکے کو نہ تھے مگر تبسم فرماتے پس تھے جسوقت دیکھتے ابر یا ہوا پہچانا جاتا تغیر بیچ چہرہ اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جب حضرت ابر یا ہوا دیکھتے غمگین ہوتے اور پہچانا جاتا اثر اسکا چہرۂ مبارک اُنکے پر بسبب خوف اسکے کہ مبادا اس سے کچھ ضرر لوگون کو پہونچے مقصود یہ ہی کہ آنحضرت بیچ شہود یعنے دیکھنے جلال حق کے ہمیشہ خائف و غمگین رہتے اور ہرگز بے غم اور فارغ نہوتے اور جب ابر یا ہوا دیکھتے زیادہ فکر مند

اور متردد ہوتے ۔ح ۔ (وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا عصفت الريح قال اللهم اني اسألك خيرها وخير ما فيها و
خير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به واذا تخيلت السماء تغير لونه وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت
سري عنه فعرفت ذلك عائشة فسألته فقال لعله يا عائشة كما قال قوم عاد فلما رأوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا وفي
رواية ويقول اذا رأى المطر رحمة متفق عليه) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شدت کی چلتی باد کہتے
یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اسکی کہ اسکی ذات مین ہی اور بھلائی اس چیز کی کہ اسمین ہی یعنے منافع اسکے اور بھلائی اس چیز کی
کہ بھیجی گئی ہی ہوا واسطے اسکے یعنے مدد اسکی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ اسمین ہی یعنے ضرر
اسکی اور برائی اس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اسکے یعنے باعث عذاب نہو اور جسوقت کہ ابر ہوتا آسمان پر تو متغیر ہوتا رنگ حضرت کا اور
نکلتے گھر سے باہر اور جاتے اندر اور آتے اور پھر جاتے یعنے بسبب گھبراہٹ کے ایک جا ٹھہرتے نہ تھے پس جسوقت کہ مینھ برسنے لگتا
جاتا رہتا خوف اور اضطراب حضرت سے پس معلوم کیا یہ یعنے تغیر عائشہؓ نے پس پوچھا حضرت سے سبب اسکا پس فرمایا حضرت نے
شاید کہ یہ ابر اے عائشہ مانند اسکے ہو کہ کہا قوم عاد نے اسکے حق مین ہذا عارض ممطرنا چنانچہ اس آیت مین حال انکا مذکور ہی پس جب دیکھا
قوم عاد نے اسکو ابر سامنے آیا انکے مکانون کے کہا اس قوم نے یہ ابر ہی برسیگا ہمپر اور ایک روایت مین ہی یعنے بجاے فاذا مطرت سري
عنه کے یہ ہی کہ فرماتے جسوقت دیکھتے مینھ کو گردان تو اس مینھ کو سبب رحمت کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ ممطرنا
کے اللہ تعالیٰ نے رد کیا انکی آرزو کو بل هو ما استعجلتم الخ یعنے یہ ابر نہین بلکہ یہ وہ عذاب ہی جسکی تم جلدی کرتے تھے ہوا ہی جسمین دکھ کی
مار ہی اکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر کل کو رہ گئے کوئی نظر نہین آتا سواے انکے گھرون کے یون ہی سزا دیتے ہین ہم
گنہگار لوگون کو تمام ہوا ترجمہ آیت کا پس حاصل حدیث کا یہ کہ جب حضرت ابر کو دیکھتے تو ڈرتے کہ مبادا قوم عاد نے جیسے ابر دیکھا جاتا تھا
کہ مینھ برسیگا اور پھر انپر مینھ نہ برسا اور ہوا تند چلی کہ سب ہلاک ہو گئے چنانچہ یہ قصہ سورۂ احقاف مین مذکور ہی ویسے ہی ہمپر بھی یہ ابر باعث
عذاب کا نہو ۔ع ۔ (وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاتيح الغيب خمس ثم قرأ ان الله عنده علم الساعة
وينزل الغيث الآية رواه البخاري) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانہ غیب کے پانچ ہین پھر پڑھی
یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اسکے علم قیامت کا ہی اور اتارتا ہی مینھ آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے ف خزانہ غیب کے پانچ ہین کہ
نہین اطلاع رکھتا کوئی انکی سواے اللہ کے کہ بیان انکا اس آیت مین ہی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام
وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنے تحقیق اللہ ہی کے پاس ہی علم قیامت کے ہونے کا
اور اترنے مینھ کا اور وہ جانتا ہی جو کچھ رحمون مین ہی یعنے بیٹا ہی یا بیٹی ہی گورا ہی یا کالا ہی پورا ہی یا ادھورا ہی وغیر ذلک اور نہین جانتا کوئی
نفس کہ کیا کریگا کل کو یعنے دنیا مین بھلائی یا برائی اور آخرت مین ثواب ملیگا یا عذاب اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کس زمین مین مریگا تحقیق
اللہ جاننے والا خبردار ہی پس یہ پانچ چیزین ہین کہ کلیات انکے کوئی نہین جانتا سواے اللہ کے اور کبھی مطلع ہوتے ہین بعضے برگزیدہ بندے
اوپر جزئیات بعض انکے کے ۔ع ۔ (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليست السنة بان لا تمطروا ولكن السنة
ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شيئا رواه مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی قحط شدید
یہ کہ نہ برسائے جاؤ تم ولیکن قحط شدید یہ ہی کہ برسائے جاؤ تم اور برسائے جاؤ اور نہ اگاوے زمین کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف

کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہین کہ نہین ہی قحط شدید یہ کہ نہ برسایا جاوے بلکہ یہ ہی کہ برسے اور نہ اُگے اور یہ اس لیے ہی کہ حاصل ہونا شدت کا بعد توقع بھلائی کے اور ظہور اسباب اسکے کے بدتر ہی اُس چیز سے کہ یاس حاصل ہو پہلے سے ۰ ع ۰ **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللہ تعالیٰ تاتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوہا واسئلوا اللہ من خیرہا وعوذوا بہ من شرہا رواہ الشافعی وابوداؤد وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باو رحمت اللہ کی سی ہی لاتی ہی رحمت کو اور عذاب کو پس نہ برا کہو اُسکو یعنے بسبب ضرر پہونچنے کے اُس سے اور مانگو اللہ سے بھلائی اُسکی اور پناہ مانگو اللہ سے برائی باد کی سے روایت کی یہ شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** باوجو عذاب کا فرون پر لاتی ہی یہ بھی واقع مین رحمت ہی ہی اس لیے کہ مومن انکی ایذا رسانی سے بچتے ہین ۰ ع ۰ (وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص نے لعنت کی ہوا کو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ لعنت کرو باد کو اس لیے کہ وہ امر کی گئی ہی یعنے ساتھ رحمت کے یا عذاب کے اور تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہی کسی چیز کو کہ نہو وہ قابل لعنت کے پھرتی ہی لعنت کہنے والے پر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ تین چیزین باعث لعنت کی ہین کفر اور بدعت اور فسق اور سوا ان ایک بات بھی نہین پائی جاتی اُنین سے ۰ ع ۰ (وعن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرہون فقولوا اللہم انا نسئلک من خیر ہذہ الریح وخیر ما فیہا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ہذہ الریح وشر ما فیہا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو باد کو پس جسوقت کہ دیکھو اُس باد کو کہ ناخوش رکھتے ہو یعنے چلنا اُسکا بسبب شدت گرمی یا سردی اُسکی کے ایذا پاؤ بسبب تند چلنے اُسکے کے پس کہو یا الٰہی تحقیق ہم سوال کرتے ہین تجھ سے بھلائی اُس باد کی سے اور بھلائی اُس چیز کی سے کہ اُسمین ہی اور بھلائی اُس چیز کی سی کہ امر کیگئی ہوا ساتھ اُسکے اور پناہ مانگتے ہین ساتھ تیرے برائی اُس باد کی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ اُسمین ہی اور برائی اُس چیز کی سے کہ امر کیگئی ہی ساتھ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابن عباس قال ما ہبت ریح قط الا جثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتیہ وقال اللہم اجعلہا رحمۃ ولا تجعلہا عذابا اللہم اجعلہا ریاحا ولا تجعلہا ریحا قال ابن عباس فی کتاب اللہ تعالیٰ انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا وارسلنا علیہم الریح العقیم وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات رواہ الشافعی والبیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہین چلی باد کبھی مگر کہ ہو بیٹھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو یعنے ازراہ تواضع کے واسطے اللہ کے اور ازراہ خوف کے امت پر اور واسطے تعلیم انکی کے کہ وہ بھی یون ہی کیا کرین اور کہتے یا الٰہی گردان اس باد کو رحمت اور نہ گردان اُسکو عذاب یا الٰہی گردان تو اُسکو ریاح اور نہ گردان تو اُسکو ریح کہا ابن عباس نے کہ بیچ کتاب اللہ کے واقع ہوا ہی تحقیق بھیجی ہمنے اُنپر باد تند اور بھیجی ہمنے اُنپر باد بانجھ یعنے جو کہ بارور نہین کرتی تھی درختون کو اور بھیجین ہمنے باوین میوہ لانے والین اور یہ کہ بھیجتا ہی باوین خوشخبری دینے والین یعنے مینھ کی نقل کی یہ شافعی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** جاننا چاہیے کہ مشہور یہ ہی کہ لفظ ریح کا مفرد عذاب مین استعمال کیا جاتا ہی جیسے کہ پہلی دو آیتون مین آیا اور ریاح ساتھ لفظ جمع کے مستعمل ہوتا ہی بیچ رحمت کے جیسے کہ اخیر دو آیتون مین آیا پس دعا سے مذکور کہ بیچ روایت ابن عباس کے آئی ہی اُسمین ریاحا اور ریحا سے یہ مراد

اور ابو جعفر طحاوی نے انکار اسکا کیا ہے اس لیے کہ کلام اللہ میں آیا ہے وجرین بہم بریح طیبۃ اور بعضی حدیثوں میں بھی استعمال مفرد کا خیر و
شر میں آیا ہے جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں گذرا الریح من روح اللہ آخر تک پس خطابی نے توجیہ حدیث یہ کی ہے کہ جب بادیں بہت
ہوتی ہیں ابر و مینھ لاتی ہیں اور کھیتیاں بڑھتی ہیں اور ایک ہوا میں یہ باتیں کم ہوتی ہیں اس لیے حضرت نے دعا کی کہ گردان اسکو ریاح
اور نہ گردان ریح واللہ اعلم + ح ع + (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابصر ناشئا من السماء تعنی السحاب ترک
عملہ واستقبلہ وقال اللہم انی اعوذ بک من شر ما فیہ فان کشفہ اللہ حمد اللہ وان مطرت قال اللہم سقیا نافعا رواہ ابو داؤد والنسائی
وابن ماجۃ والشافعی واللفظ لہ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے ایک چیز کو کہ پیدا ہوئی آسمان
سے یعنے ابر چھوڑ دیتے کام یعنے مباح اور سامنے ہوتے ابر کے اور کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس چیز
کی سے کہ اسمیں ہے پس اگر کھول دیتا اسکو اللہ تعریف کرتے اللہ کی اور اگر برستا مینھ کہتے یا الٰہی دے پانی نفع دینے والا نقل کی یہ ابو داؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نے اور لفظ واسطے شافعی کے ہیں (وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع صوت الرعد
والصواعق قال اللہم لا تقتلنا بغضبک ولا تہلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ سنتے آواز گرجنے کی اور معلوم کرتے گرنا بجلی کا کہتے یا الٰہی نہ مار ہمکو ساتھ غضب اپنے
کے اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کے اور عافیت میں رکھ ہمکو یعنے مار ہمکو ساتھ عافیت کے پہلے اس سے یعنے پہلے اترنے عذاب
سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن عبد اللہ بن الزبیرؓ انہ کان اذا
سمع الرعد ترک الحدیث وقال سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملئکۃ من خیفتہ رواہ مالک) روایت ہے عبد اللہ بن زبیرؓ سے یہ کہ وہ تھے جب
سنتے آواز گرجنے کی چھوڑ دیتے بات کرنی اور کہتے پاک ہے وہ ذات کہ تسبیح کرتا ہے رعد ساتھ تعریف اسکی کے اور اور فرشتے خوف اسکے سے
نقل کی یہ مالک نے **ف** رعد نام فرشتے کا ہے کہ بادل ہانکنے پر متعین ہے گرجنا آواز تسبیح اسکی کی ہے اور آیا ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے ہم
حضرت عمرؓ کے ساتھ سفر میں پس پہونچا ہمکو گرجنا اور بجلی چمکنی اور سردی پس کہا ہمکو کعب نے جو کوئی کہے جسوقت کہ سنے گرجنے کو سبحان
من یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ تین بار عافیت دیا جاتا ہے اس سے پس کہا ہمنے یہ پس عافیت دیے گئے ہم + ع + الحمد للہ اولاً
وآخراً وظاہراً وباطناً + تمام ہوا ربع اول وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

فقہ اہل سنت عربی

ابو المکارم - شرح مختصر وقایہ از عبد اللہ بن محمد معروف برجندی ہی یعنی شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی رحمہ اللہ - معتبر معروف -

جامع الرموز - شرح مختصر وقایہ از شمس محمد قہستانی متداول -

فتح القدیر - پیشانی پر ہدایہ اور تحت مین حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف اور آخر مین تکملہ زین الدین آفندی کا مل چار مجلد ضخیم -

عینی - یعنی بنایہ شرح ہدایہ از قاضی القضاۃ بدر الدین عینتابی معروف بعینی نہایت معتمد کامل شرح - چہد مجلدات ضخیم -

ہدایہ - حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و فوائد تحشی مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل - دو مجلدات مین (مجلد اول) دونون جلدین عبادات (مجلد دوم) دونون جلدین آخرین معاملات -

در المختار شرح تنویر الابصار - مختصر منقح از علامہ علاء الدین حصکفی معروف متداول ہر چہار مجلدات کامل -

ہدایہ مع الکفایہ - از سید جلال الدین کرلانی نہایت مستند شرح مشہور معروف حامل المتن اسکے مجلدات اربعہ مین سے جلد اول و دوم تا آخر کتاب النکاح و جلد سوم و چہارم تا آخر کتاب الفرائض -

فتاوی قاضی خان - از امام قاضی حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد معروف متداول دو جلد کامل بطور ضمیمہ فتاوی سے ہدایہ علاحدہ ملحق ہر طبع جدید -

شرح وقایہ - از امام صدر الشریعۃ متداول درسی مع دائرہ ہندیہ -

شرح وقایہ مع چلپی جلی قلم نصف صفحہ مین شرح وقایہ نصف صفحہ مین حاشیہ چلپی - طرز پنجاب جدید الطبع -

ذخیرۃ العقبی - حاشیہ شرح وقایہ از یوسف بن جنید چلپی متداول معروف -

اشباہ و النظائر - مع شرح حموی معروف مستند متداول -

ملا مسکین - از سیوع تا وصایا تحشی جدید از مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم -

فتاوی ہندیہ

ترجمہ اردو

فتاوی عالمگیریہ

یہ کثیر المنافع مستند اور مبسوط فتاوی جسپر تمام علما کا اتفاق اور اجماع ہے اور جسکے مسائل پر اسلامی دنیا مین تمام فقہی معاملات موقوف و محول ہین مطبع اودھ اخبار مین بصرف زر خطیر مترجم اور مطبوع ہوا ہے اسکے مترجم مولانا سید امیر علی صاحب سلمہ اللہ تعالے ہین جنھون نے نہایت کوشش اور عرقریزی سے اس ترجمہ کو اصل کے موافق بغیر کسی تصرف اور تغیر کے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا ہے اور اسکی تمام خوبیان بحال خود قائم رکھی ہین یہ وہ عدیم النظیر فتاوی ہے جو شہنشاہ اورنگ زیب محمد عالمگیر غازی کے عہد مین علماے اجل نے متفق ہو کر مدون اور مرتب کیا اور جسکے انصرام اور اہتمام کے لیے خود شہنشاہ نے شیخ الوقت عمدۃ العلما شیخ نظام رحمہ اللہ تعالی کو اسکی تدوین اور تالیف کی امامت پر مامور فرمایا جس سے مقصود یہ تھا کہ تمام فتاوی مشائخ مجتہدین متقدمین اور جوابات مشائخ متاخرین مع نوادر واقعات ایک کتاب مین من کل الوجوہ جمع ہو جائین چنانچہ گورنمنٹ عالمگیر کی سرپرستی سے بصرف وافر متعدد و منقح و صحاح اصول اور بے شمار مستند کتب و شروح ائمہ و فتاوے مشائخ و تالیفات علما بہم کی گئین اور علماء عصر کی ایک عظیم جماعت کو جنکی تعداد پانچ سو بیان کی گئی ہے تفویض ہوئی جنھون نے کمال حزم و احتیاط و وثوق و اعتبار کے ساتھ اصول و فتاوے و واقعات و نوازل و شروح و تخریجات و نوادر کو انتخاب فرمایا اور کمال تبحر علمی سے اسکو ترتیب متعارف کے ساتھ ابواب و فصول پر مدون کیا جس سے یہ اعلے درجے کا نایاب مجموعہ ظہور پذیر ہوا سبحان اللہ علماے کبار اور فضلاے نامدار نے حسن خوبی اور خوش اسلوبی سے رعایات اور شرائط امر عی فرمائے ہین وہ عارفان اصول اور ماہران شریعت پر مخفی اور مستتر نہین ہین اسمین ذرا شک نہین کہ اس مجموعہ مین جسقدر فتاوی اور احکام مندرج ہین

وہ اسقدر جامع اور حاوی ہین کہ اگر کوئی محقق علامہ بھی اُنکے ماخذ اور مخروج دریافت کرنیکی تمام عمر جستجو اور کوشش کرتا تو بہت احتمال ہے کہ آخر کما حقہ وقوف نہوتا کیونکہ اسکو ایسے نفیس جواہر کہان ملتے اور ایسا نادر اور جامع مجموعہ کیونکر دستیاب ہوتا جو ان تمام اصولی کتابون کے انتخاب اور اقتباس سے مملو ہے جنکے دیکھنے کو بہت سی آنکھین ترستی تھین اور جنکے علمی فیض کے مطالعہ پر ہزارون دل فدا تھے اور وہ بات حاصل نہوتی تھی اب اس مجموعہ کی بدولت علی الخصوص اسکے اُردو ترجمہ کے سبب سے یہ لازوال دولت مفت ملتی ہے اور بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اصول کی روایتون کے ساتھ نوادر کا التقاط اور شروح کے قواعد و استنباطات اور فتاوے کے متفق اور مختلف جوابات اور متقدمین اور متاخرین کے افادات و اجتہادات بڑی شرح اور بسط کے ساتھ مندرج ین اور پھر بھی نہین کہ زہد خشک کی طرح خالی سوالات مسائل اور تصورات ہون بلکہ آداب و قیاس و لیل سنت کے اتباع کے حرکات اور سکنات اور فرائض واجبات و مستحبات و مکروہات اور عبادات و معاملات و اخلاق و عادات سبکو جمع کیا ہے فی الواقع یہ مجموعہ گو فتاوے ہے لیکن حقیقت مین اصول و معتبر تخریجات و فتاوے و شروح کا ایک نادر ذخیرہ ہے زمانہ اسی پر تمام فقہی مسائل کا دارومدار ہے بلاد اسلامیہ مین تمام عالم اور مفتی اسپر اعتبار کرتے ہین ناظرین خود آگہین خیال کرسکتے ہین کہ ایسے ضروری بے مثل مجموعہ کا اُردو ترجمہ کہانتک قابل قدر ہوسکتا ہے

ترجمہ کی خوبیون کی نسبت باعتبار ان مشکلات کے جو عربی زبان سے بامحاورہ اُردو زبان کرنے سے پیش آتے ہین جنسے علما ماہرین بخوبی واقف ہین کہا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ نہایت سلیس و عام فہم اور ہر دل عزیز اور بامحاورہ ہے اور ہر شخص جو اُردو لکھ پڑھ سکتا ہے ادنے توجہ کے ساتھ اس ترجمہ سے مستفید ہوسکتا ہے جب ہم اس عظیم الشان فتاوی اور اسکے مسائل اور قیود اور اشارات پر نظر ڈالتے ہین تو بے اختیار فاضل مترجم کی لیاقت اور قابلیت کی داد دینا پڑتی ہے جنھون نے تمام کتاب مین بدون کسی تغیر و تبدیل کے سلیس عبارت کی رعایت کی ہے اور آداب ترجمہ کو حتی الوسع ملحوظ رکھا ہے اور قیود و اشارات ترجمہ مین بھی قائم رکھے اور تصحیح و توافق اصول مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا بس ترجمہ اپنی تکمیل اور بیشمار خوبیون کے لحاظ سے نہایت ہی مستند اور قابل قدر ہے اس سے پہلے اس فتاوی کا ترجمہ بعض مقامات مین بھی ہوا مگر وہ بالکل ناقص اور ادھورا تھا اول تو مترجمون نے بغیر معنی ترجمہ سمجھے ہوئے ترجمہ کیا جس سے اکثر جگہ عبارت مہمل ہوگئی اور اسکا اصل مطلب خبط ہوگیا دوسرے ایکے مسائل کے ہر جزئیہ اور ہر صورت کو علیحدہ کردیا جو ایک غیر مرغوب تصرف ہے قطع نظر اسکے ان تراجم مین سب سے بڑا نقص یہ تھا کہ ترجمہ آیات مین ایسی تقدیم و تاخیر کی گئی ہے جس سے احکام مین سخت غلطی واقع ہوئی چنانچہ اول کتاب الطہارت کی آیت قولہ تعالے یاایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ الآیہ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ اے ایمان دارو جب تم ارادہ کرو نماز کا تو دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھون

اور دھو پیرون کو کہنیون و گٹون سمیت اور مسح کرو اپنے سر کا۔ لیکن اس ترجمہ مین مترجم نے کوئی کمی بیشی نہین کی بلکہ جسطرح اصل کتاب مین یہ التزام رکھا ہے کہ مسئلہ علیحدہ شروع کیا پھر جسقدر صورتین اس صنف مین ممکن ہین جہانتک جہان سے ہم پہونچین بحوالہ کتاب نقل فرمائین اسی طرح اس مین بھی وہی التزام رکھا گیا ہے اور اصل کی خوبیون کو بحال خود قائم رکھا ہے اور جن الفاظ کا ترجمہ اپنے مقام پر غیر مناسب یا غیر ممکن یا مترجم کے نزدیک ناگوار یا سریع الفہم تھا انکی فرہنگ آخر کتاب مین لاحق کی گئی ہے پس یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو نہایت خوش اسلوبی اور حسن اہتمام سے انجام پذیر ہوا اور جسکے لیے ہکو مطبع اودھ اخبار لکھنو کا ممنون ہونا چاہیے کہ اُسنے مذہب اسلام کی ایک ایسی مبسوط اور ضخیم کتاب کے اُردو ترجمہ اور انطباع کی جانب اپنی توجہ مبذول کی جس سے وہ تمام فقہی مسائل و احکام جو علماے اجل اور فضلاے اکمل کو بہ دقت دریافت ہوسکتے تھے عوام کو بھی معلوم ہونگے اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس امر سترگ مین مطبع کو نمایان کامیابی حاصل ہوئی جسپر حامیان دین کی طرف سے اظہار قدردانی مطلوب ہے نفس الامر یہ ہے کہ جس طرح عالمگیر کا نام عربی فتاوی کی وجہ تمام علمی دنیا مین مشہور اور روشن ہے اسی طرح مالک مطبع اودھ اخبار کا نام نامی بھی اسکے ترجمہ سے ہمیشہ باقی اور یادگار رہیگا۔

تجم ۱۰۰ ہالم - صفحہ مجلد بلا وضعات قیمت عاصم -

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثانی

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

اطلاع ہے۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انمین بعض کتب حدیث و فقہ اردو و فارسی و عربی کے درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

حدیث اہل سنت اردو

تحفۃ الاخیار۔ ترجمہ مشارق الانوار ترجمہ مولوی خرم علی۔

ترجمہ جامع ترمذی مترجمہ مولانا فضل احمد صاحب۔

فقہ اہل سنت اردو

غایۃ الاوطار۔ ترجمہ اردو درمختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلدین۔

راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز و روزہ وغیرہ۔

مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری۔

حقیقۃ الصلوۃ۔ مع رسالہ بے نمازان۔

کشف الحاجات۔ ترجمہ اردو مالابدمنہ از مولوی محمد نور الدین۔

ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد و سی مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالی (۵) حلیہ شریف (۶) نور نامہ (۷)

جمل مسائل۔ مولفہ مولوی عبد اللہ بن عبد السلام۔

شرع محمدی منظوم مسائل فقہیہ از محمد خان قندھاری

تنبیہ الغافلین۔ مسائل وغیرہ۔

حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلہ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔

جواب السائلین۔ بطور استفتا۔

کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سبحان۔

چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔

اشرف المسائل۔ از مولوی اشرف علیخان۔

رسالہ تجہیز و تکفین میت۔ از محمد عمر۔

حدیث اہل سنت فارسی

اشعۃ اللمعات حامل المتن۔ شرح مشکوۃ مولانا عبد الحق محدث دہلوی۔ چار مجلدات مین پوری شرح مع ترجمہ۔

فقہ اہل سنت فارسی

شرح سفر السعادت۔ از مولانا عبد الحق دہلوی معروف۔

گنج گنج۔ مسمی بہ غایۃ الشعور از ملا محمد شاہ۔

تحقیق الانساب۔ از فقہ شرعی مولفہ عبد الرزاق۔

تذکرۃ الجمعہ۔ احکام جمعہ از مولوی عبد السلام۔

تبیان فی احکام الدخان۔ در حکم تماکو حقہ از ملا معین الدین۔

بدائع منظوم مسائل فقہ نظم فارسی ملا ناظم علی رح

نام حق۔ مشہور درسی از شیخ شرف الدین بخاری۔

مائۃ مسائل۔ سو مسائل از مولانا احمد اللہ

شرح وقایہ فارسی۔ مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔

مسالک المتقین۔ مرغوب علماے ولایت از مولوی الہ یار خان۔

فتاوی برہنہ۔ جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین قدوری۔ مترجمہ مولانا ابو القاسم جدید الطبع۔

شرح فارسی مختصر وقایہ از عبد الرحمن جامی۔

کنز فارسی۔ از مفتی نصیر الدین کرمانی محشے مع فرہنگ۔

مالابد منہ۔ از قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ مع وصیت نامہ۔

شرح مختصر وقایہ کوہستانی۔ از مولانا جلال الدین۔

رسالہ قاضی قطب۔ ذکر ایمان و ارکان۔

احادیث اہل سنت عربی

تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی معروف۔

جامع ترمذی۔ از امام ابو عیسی رح صحاح ستہ مین سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی و شمائل جدید

قسطلانی۔ شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مع شرح از علماے کلکتہ جو مدت سے متداول و مشتہر ہے مسمی بارشاد الساری معروف بقسطلانی دس مجلدات مین پوری شرح خط النسخ۔

سنن ابی داؤد۔ ہر چہار جلد کامل دو جلدین از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف۔

دلائل الخیرات۔ با ترجمہ فارسی و اسماے متبرکہ و خواص اسما ستہ معروف۔

زاد السبیل الی الجنۃ والسلسبیل۔ ذخیرہ احادیث مولانا غلام یحیے۔

عناصر الخیرات۔ با ترجمہ اردو از حکیم ناصر علی صاحب

نورٌ علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح یعنی

ربع ثانی

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

نورٌ علیٰ نورٍ یہدی اللّٰہ لنورہٖ من یشاء

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثانی

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الجنائز کتاب بیچ بیان جنازون کے ف جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زیر جیم کے اور زبر جیم کے بمعنی میت کے کہ تخت پر ہو اور ساتھ زیر کے فصیح تر ہی اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتھ زیر جیم کے بمعنی میت کے اور زبر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو رکھکر لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کے زبر سے تخت کو کہتے ہین + ع ح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ باب ہی بیچ بیان پوچھنے بیار کے اور ثواب بیماری کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہی ابی موسیٰ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنے مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیار کو اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے دشمن کے ہاتھ سے روایت کی یہ بخاری نے ف یہ سب اوامر واسطے وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجا لاوے ساقط ہوتا ہی گناہ اورون کے ذمہ سے لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہونگے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ نے لکھا ہی کہ بھوکے کو کھلانا سنت ہی اگر حد اضطرار یعنی ہلاکت کو نہ پہونچے اور فرض ہی اگر اضطرار کو پہونچے اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلاً ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکھتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی بھی سنت ہی اگر کوئی خبر گیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبر گیران اسکا نہو (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیار کو اور ساتھ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سے ہی چنانچہ آگے حدیث مین آویگا لیکن یہ سنت افضل فرض سے ہی اسلیے کہ اسمین تواضع ہی اور سبب ہی اداے واجب کا اور پوچھنا بیار کو اور ساتھ جانا جنازے کا اور اہل بدعت مستثنے ہین انسے یعنے رافضی وغیرہ کی نہ خبر پوچھے نہ انکے جنازے کے ساتھ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا یعنی اگر کوئی بلاوے ۴

مدد کرنے کے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضوں نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اسمین گناہ نہو اور امام غزالی نے کہا کہ جو کھانا از راہ مفاخرت اور نام ونمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنی صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اسکو اور جواب دینا چھینک والے کا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین کہے یرحمک اللہ لکہا ہی شرح السنہ مین کہ یہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین ان مین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوے نیک ساتھ بشاشت اور مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گناہ کرنیوالا اور مبتدع (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست قیل ما ہن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس فحمد اللہ فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ رواہ مسلم) اور روایت ہی انہین ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہے تجھسے پس خیر خواہی کر واسطے اسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچھ اسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھ جا اسکے یعنی نماز و دفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگرچہ ایکبار ہو اور یہ جو مشہور ہی کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیا وے کچھ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کے مسلمان پر چھ فرمائے اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ انمین سے بیان فرمائے ہین اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ یہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوئے ہون پھر چھ ع + ح (وعن البراء بن عازب قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونہانا عن سبع امرنا بعیادة المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ورد السلام واجابة الداعی وابرار المقسم ونصر المظلوم ونہانا عن خاتم الذہب وعن الحریر والاستبرق والدیباج والمیثرة الحمراء والقسی وآنیة الفضة وفی روایة وعن الشرب فی الفضة فانہ من شرب فیہا فی الدنیا لم یشرب فیہا فی الآخرة متفق علیہ) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتھ عیادت بیمار کے اور جانے کے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانے والے کے اور سچا کرنے قسم کھانے والے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے انگوٹھی سونے کی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیبا کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہی پینے سے چاندی کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اسمین دنیا مین نہ پیویگا اسمین بیچ آخرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچا کرنے قسم کھانے والے کے یعنی اگر کوئی شخص قسم کھاوے ایک امر آئندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پورا کرنے قسم اسکی کے اور اسمین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجسے جدا نہین ہونے کا یہان تک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہو اسکے کرنے پر پس کر تا کہ اسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ اگر کوئی کسی کو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہ کام کر تو مستحب ہی اسکو کہ کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی داخل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہی مدد ساتھ قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور میثرہ اس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہی اس مین اور اسکو زین پر ڈال کر بیٹھتے ہین اسکو عجمی کہتے ہین عادات عجم سے ہی کہ وہ از راہ تکبر کے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہین پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو

اور ہو سرخ لونکہ وہ ہی اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑے کا ہی کہ ریشم اور کتان سے بنا جاتا ہی منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونے کے باسن کا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہی اسکا استعمال کرنا اور یہ چیزین جو مذکور ہوئین مردوں کو منع ہین سوا باسن چاندی کہ مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال انکا درست نہین اور نہ ہویگا اسمین آخرت مین ظاہر تریہ ہے کہ کہا جاوے کہ وہ پہنے کا نہین آخرت مین مدت عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت مین ایک مدت تک نہین پہنے کا پھر پہویگا اور ایسی ہی مراد نہ پہنے ریشم سے ہی اس حدیث مین (من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة) اور ایسی ہی نہ پینے شراب سے اس حدیث مین (من شربها فی الدنیا لم یشربها فی الآخرة) ع ح (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہی بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی بیچ میوہ خوری بہشت کے یہانتک کہ پھر سے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب سعی کرنے کے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری اسکے کے ہوتا ہی ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس نہ پوچھا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کس طرح پوچھتا مین تجھکو اور تو پالنے والا ہی عالمون کا یعنے اور پاک ہی بیماری سے فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس نہ پوچھا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پوچھتا تو اسکو البتہ پاتا مجھکو نزدیک اسکے یعنی رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا مین نے تجھ سے پس نہ کھلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کس طرح کھلاتا مین تجھکو اور تو ہی پالنے والا عالمون کا یعنے اور تو کسی کا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ جانا تو نے یہ کہ کھانا مانگا تھا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر کھلاتا اسکو البتہ پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا مین نے تجھسے پس نہ پلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کس طرح پلاتا مین تجھکو اور تو پالنے والا عالمون کا ہی یعنے تجھکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور نہ کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پلاتا اسکو پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے روایت کی یہ مسلم نے ف عیادت مریض کی کرنے مین اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا مجکو نزدیک اسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق مین فرمایا تا ثواب اسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہی کھلانے اور پلانے سے ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰی تَفُوْرُ عَلٰی شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھین

اسکو فرماتے نہین کچھ ڈر یعنی غم نکھا اس بیماری سے اسلیے کہ پاک کرنے والی ہو بیماری یعنی گناہون سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اعرابی
کے نہین کچھ ڈر پاک کرنے والی ہو یہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہو کہ جوش مارتی ہو بوڑھے بڈے پر ملادیگی یہ تپ اُسکو قبرون
سے یعنی مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسی طرح سے ہوگا اب روایت کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے کمال
تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہو اُمت کے لیے کہ ادنی ادنی کی خبر پرسی کیا کرین اور ہان اسی طرح سے ہوگا یعنی
غصہ ہوے حضرت اُسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی تبائی اور باوجود اسکے تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی
ہوویگا جسطرح تو کہتا ہی اسلیے کہ نہین ہو جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اُس نعمت سے اور احتمال ہو کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہی کہ ظاہر
یہ ہی کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اجڈ گنوار تھا بسبب شدت درد کے بیتاب ہو کر اس طرح کہ بیٹھا + ع + (وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا
يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے کوئی آدمی پھیرتے
اُسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے
کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انھین عائشہ رضہ سے کہا جسوقت کہ
شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنے کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دُکھتا کسی کا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ
کر کر ساتھ اُنگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یہ مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھ لعاب یعنے ہمارے کے کہتے ہین ہم یہ
تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک
اُنگلی پر لگاتے اور رکھتے اُسکو خاک پر پھر رکھتے اُنگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے جاتے اُسکو اُس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہ
ایک سر ہی اسرار الٰہی سے بیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس سر کو حضرت ہی جانتے ہونگے ہماری عقلین قاصر ہین اسکے معلوم کرنے سے لیکن قاضی
بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہی بیچ
حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہی حکما نے کہ مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن مین ڈال دے اور وہ پانی
پیا کرے تا امن مین رہے تغیر مزاج سے پس اسلیے حضرت یہ فعل کرتے ہون اور اور بھی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہ سب احتمالات
ہین حقیقت وہی ہی جو پہلے مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جب تک کہ اسمین کوئی
حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کے اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تک معنی اُسکے معلوم نہون پڑھنا درست نہین کہ شاید
الفاظ کفر کے ہون مگر ایک منتر بچھو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اُسکا درست ہی اگرچہ معنی اسکے معلوم نہین + ع + ح
(وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ كُنْتُ
أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ) اور روایت ہی انھین عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے اوپر معوذات اور
پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنے جہان تک پہونچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوے اُس بیماری مین کہ وفات کیے گئے اُسمین تھی

مین دم کرتی حضرتؐ پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرت دم کرتے اور پھیرتی مین ہاتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنی اس طرح کہ مین پڑھتی معوذات اور حضرت کے ہاتھون پر دم کرتی اور دونون ہاتھ اُنکے بدن مبارک پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ کہا حضرت عائشہ رضؓ نے تھے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سے دم کرتے اُسپر معوذات ف معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کے کہا یا اقل جمع کے دو ہین یا دو سورتین یہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہی اور بعضون نے کہا قل یا بھی اسمین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہین ہی پس احتمال ہی کہ پھیرتے ہونگے حضرت لیکن ذکر اسلیے نہ کیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھون کا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہ بھی ہی کہ حضرت ترک کرتے ہون اُسکو کبھی اور اکتفا کرتے ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہی اور اولی یہی ہی کہ دونون باتین کرے اور اس حدیث مین دلالت ہی اُسپر کہ کلام اللہ کی آیتین پڑھ کر دم کرنا سنت ہی ع (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ شَكَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ اُنھون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے تھے اُسکو اپنے بدن مین پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ ہاتھ اپنا اُس جگہ پر کہ دُکھتی ہی بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اُسکی کے بُرائی اُس چیز کی سے یعنی درد کی سے کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اُسکی سے آیندہ کو کہا عثمان رضؓ نے پس کیا مین نے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ جبرئیلؑ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمدؐ کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان کہا جبرئیلؑ نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہون تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنے والی کی سے اللہ شفا دے تجھکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہون تم پر نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھ اس دعا کے پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالے کے کہ پورے ہین بُرائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کے سے اور فرماتے حضرتؐ کہ تحقیق باپ تمھارے یعنی حضرت ابراہیمؑ پناہ مین دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمعیلؑ و اسحقؑ کو روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہی ف مراد کلمات اللہ تعالے کے سے یہ معلومات اُسکے ہین یا نام پاک اُسکے یا کتابین اُسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑھ جانے والی کی بُرائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اُس جانور زہریلے کو کہتے ہین کہ جسکے کاٹے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہین اُسکو سامّہ کہتے ہین مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہی طرف دو کلموں کے کہ ضمیر مین داخل ہوا ہی لیکن یہ تکلف ہی اسلیے کہا طیبی نے کہ یہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہی صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کے ہی ط ع ح

(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ اُسکے بھلائی کا ہوجاتا ہی وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی
کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہین ہی بلکہ کبھی بسبب مہربانی
کے بھی ہوئی ہی کہ گناہ جھڑتے ہین اُس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اُسپر علامت مہر کی ہی اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے
علامت قہر کی ہی + ح (وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی
ولا غم حتے الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ) اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
نہین پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ ہم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پہونچایا جاتا ہی اُسکو مگر جھاڑتا ہی
اللہ تعالے بسبب اُسکے گناہ اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپس مین قریب قریب ہین اور فرق ہم و غم
مین یہ ہی کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل درپیش رکھتا ہو اور بقصد کرنے اسکے کے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہی حاصل یہ کہ
کسی طرح کا رنج مسلمان کو پہونچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی + ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وہو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم
قال فقلت ذلک لان لک اجرین فقال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ بہ سیاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا
متفق علیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بخار مین تھے پس لگایا
مین نے اُنکو ہاتھ اپنا پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے آپ کو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہی مانند
بخار دو شخصون کے تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مین نے یہ اسواسطے کہ ہو واسطے تمہارے دُگنا ثواب پس فرمایا ہان پھر فرمایا کہ نہین
کوئی مسلمان کہ پہونچے اُسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اسکے مگر دور کرتا ہی اللہ تعالے بسبب اُسکے گناہ اُسکے جیسے کہ جھاڑتا ہی درخت پتے
اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ قالت ما رایت احدا الوجع علیہ اشد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ) اور روایت
ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بیماری اُسپر سخت تر ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے (وعنہا قالت مات النبی صلے اللہ علیہ وسلم بین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری)
اور روایت ہی انھین عائشہ رضہ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جگنے میرے کے اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی
مین سختی موت کی واسطے کسی کے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی وفات ہوئی حضرت کی اس حال مین کہ
تکیہ کیے ہوے تھے مجھپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اُنکے کی پس نہین مکروہ جانتی ہین الخ یعنی مین گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی
ہی بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرت کے وفات کی جانا مین نے کہ سختی موت کی نہین ہی علامت بری ہونے خاتمہ کی بلکہ وہ
ہوتی ہی واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہی بزرگی ورنہ آنحضرت کو بطریق اولی ہوتی + ع (وعن کعب بن مالک قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامۃ من الزرع تفیئہا الریاح تصرعہا مرۃ وتعدلہا اخری حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزۃ المجذیۃ التی
لا یصیبہا شیء حتی یکون انجعافہا مرۃ واحدۃ متفق علیہ) اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کی مانند
مثل پتے تر و تازہ کھیتی کے ہی جھکاتی ہین اُسکو بادین گرادیتی ہین اُسکو کبھی اور سیدھا کر دیتی ہین کبھی یہانتک کہ آتی ہی اُسکو موت یعنی اسی طرح مسلمان کو کبھی

گرا دیتا ہے حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کردیتی ہے تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ محکم اور ثابت ہوتا ہے
کہ نہین پہونچتی اسکو کوئی چیز یعنے بسبب بادون کے نہ جھکتا ہے نہ گرتا ہے یہانتک کہ ہوتا ہے اکھڑنا اسکا ایک دفعہ یعنی اسی طرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہے
بغیر ضعف اور بیماری کے ایکبارگی ہی گر پڑتا ہے اور مرتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری
سے یا کمی مال سے یا ذلت سے اور یہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان
اور مصیبتین تاکہ نہ حاصل ہو انکو کفارہ اور نہ ثواب ۵ ع ۵ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الزرع لا تزال
الریح تمیلہ ولا یزال المؤمن یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارزۃ لا تہتز حتی تستحصد متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کی مانند مثل کھیتی کے ہے ہمیشہ رہتی ہین بادین جھکاتی اسکو اور ہمیشہ رہتا ہے مومن پہونچتی ہے اسکو بلا اور مثل
منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ نہین ہلتا یہانتک کہ اکھاڑا جاتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم
پہونچتی ہے دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین ۵ ع ۵ (وعن جابر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ام السائب فقال ما لک
تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا تذہب خطایا بنی آدم کما یذہب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم) اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کانپتی ہے کہا اسنے تپ ہے نہ برکت دے
اللہ اسمین پس فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل
کی مسلم نے ف ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالے دور کرتا ہے مومن سے تمام خطائین اسکی بسبب تپ ایک شب کے اور ابو درداء سے آیا ہے کہ تپ
ایک رات کی جھاڑتی ہے گناہ ایک برس کے ۵ ع ۵ (وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل
ما کان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر
کرتا ہے یعنی اور فوت ہوتے ہین اس سے بسبب اسکے نوافل و اوراد لکھا جاتا ہے واسطے اسکے مانند اس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر مین تندرست نقل کی
یہ بخاری نے (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ کل مسلم متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہے اور
بھاگتا نہین اور اسمین مرجاتا ہے ثواب شہید کا سا پاتا ہے اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہے بسبب اسکے ہوا اور
مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہین کہ زخم پڑجاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کے اور گرد انکے
سیاہی ہوتی ہے یا سبزی یا سرخی ۵ ع ۵ ح ۵ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق
وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک
طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہ سے تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے
دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈوبنے والا ظاہر یہ ہے کہ درجہ شہادت کا اس ڈوبنے والے کو ہوگا
کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہے اور اور حکمی ہین یعنی انکو بھی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہے جاننا چاہیے کہ شہداء حکمی کہ وارد
ہوئے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہے انکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اور اور یہ ہین ذات الجنب والا اور جو جلکر
مرے اور عورت جو مرے ساتھ جمع کے یعنی پیٹ سے یا جنکر یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جننے تک یا وقت دودھ پلانے تک اور سل والا یعنی

دق والا اور مسافر اور مسافر کہ گر پڑے سواری پر سے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور مرابط یعنی نگہبانی کرنے والا سرحد اسلام پر اور گر پڑنے والا
گڑھے میں اور جسکو کھا جاویں درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلمہ کے
یعنی حق کے اور بیت اللہ کی راہ میں یعنی جو جہاد میں اپنی موت سے مرجاوے اور رغبت کرنے والا شہادت میں کہ مرجاوے بچھونوں پر اور
حضرت علی رضی سے روایت ہی کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے قید خانہ میں پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوے ظلم سے پھر مرجاوے
اسی مارنے میں پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی آوے انس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ تپ شہادت
ہی اور عبیدہ بن الجراح سے روایت ہی کہ کہا انھون نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا شہیدون میں بزرگ تر ہی اللہ کے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ
کھڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کرے اسکو امر بالمعروف اور منع کرے اسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امیر اسکو اور ابی موسی سے ہی کہ جسکو کچل ڈالے گھوڑا
یا اونٹ یا مرجاوے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہی اور ابن عباس سے ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چھپایا محبت کو پھر مرگیا
پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلعم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی میں اور قی آوے اسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سے ہی بطریق مرفوع کے اللہ تعالی نے
لازم کی غیرت عورتوں پر اور جہاد مردون پر پس جسنے صبر کیا ان عورتون میں سے یعنی سوکن کے ہونے پر ہوگا اسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے
روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسنے کہی دن میں پچیس بار یہ دعا اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھونے اپنے پر دیتا ہی اسکو اللہ ثواب شہید کا اور
روایت ہی ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جسنے نماز پڑھی ضحی کی اور روزے رکھے تین دن کے مہینے میں اور نہ چھوڑے وتر سفر میں اور نہ حضر میں لکھا جاتا ہی اسکو
ثواب شہید کا اور راوی شہید یہ ہین جنگل مارنے والا سانپ سنت کے نزدیک فساد امت کے اور جو کہ مرے طلب علم میں اور مراد طلب علم سے یہ ہی کہ
مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے میں اور حاضر ہو مجلس علم میں اور جو کوئی جیتا رہے اس حالت میں کہ مدارات
کرنے والا ہو لوگون کی پس وہ شہید ہی اور جو لاوے غلہ طرف مسلمانون کے اور جو کوئی کماوے اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لیے
پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونے کے فائدہ اٹھاوے شہید ہی اور ایسے ہی جسنے اگر مار ڈالیں اسکو کافر لڑائی میں اور شریق یعنی جسکے
گلے میں پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مرگیا اور حدیث میں آیا ہی کہ جو مسلمان اپنے مرض میں پڑھے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من
الظالمین چالیس بار پھر مرے اپنے اسی مرض میں دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہوتا ہی اچھا ہوتا ہی اس حال میں کہ مغفرت کیجاتی ہی
اسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتھ ہوگا دن قیامت کے اور جو کوئی مرے شب جمعہ میں شہید ہی اور آیا ہی کہ موذن شل اذان
دینے والا مانند شہید کے ہی کہ لوٹتا ہوا اپنے خون میں اور جب مرتا ہی تو نہیں کیڑے پڑتے اسکی قبر میں اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جس نے درود
بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر دس بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر
سو بار لکھتا ہی اللہ درمیان دونون آنکھون اسکی کے براۃ یعنی خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکھیگا اسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ
شہیدون کے اور آیا ہی کہ جو کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتیں آخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہی
اللہ تعالی ساتھ اسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اسپر شام تک پھر اگر مرجاتا ہی اس دن میں شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑھتا ہی
شام کو یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑھے آخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو
شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہی مرگی سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ میں شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہی اور ایسے ہی رمضان
کے مہینے میں یا مرے بیت المقدس یا مکے یا مدینہ میں شہید ہی یا مرے دہلاہٹ کی بیماری سے اور جسکو پہونچے آفت اور مرے وہ صبر کرنے والا

صفر یا اور بڑی بلا پر شہید ہی اور دعا مقابلہ السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑھے صبح شام شہید ہی یا مرے نوے
برس کا ہو کر یا آسیب زدہ یا مرے اور ماں باپ اسکے اس سے راضی ہون اور ہووے نیک بخت کہ مر جاوے اور خاوند اسکا اس سے راضی ہو اور ایسا ہی
امام عادل یا اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتھ ایک کلمہ کے یا چلنے کے واسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہی ۵
ع ۵ و طوالع الانوار حاشیہ درمختار (وعن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فاخبرني انه عذاب يبعثه الله على من
يشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من احد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد
رواه البخاري) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی سی پس خبر دی مجکو یہ کہ
عذاب ہی بھیجتا ہی اسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ نے گردانا ہی اسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اسپر نہین
کوئی کہ ہووے طاعون بیچ اسکے شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنے والا اور طلب کرنے والا ثواب کا یعنی ثواب ہی کے لیے ٹھہرا
رہا نہ اور غرض کے لیے جانتا ہی یہ کہ نہین پہونچے گی اسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہی اللہ نے واسطے اسکے مگر کہ ہوتا ہی واسطے اسکے مانند ثواب شہید کے
روایت کی یہ بخاری نے (وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز ارسل على طائفة من بني اسرائيل
او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه متفق عليه) اور روایت ہی اسامہ
بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہی بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا ان لوگون پر کہ
پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نہ جاؤ اسمین اور جسوقت
کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اسمین پس نہ نکلو بھاگ کر اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ
جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی انھون نے فرمایا اللہ تعالے نے فانزلنا عليهم رجزا من السماء کہا ابن مالک نے پس بھیجا اللہ
نے اوپر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین انمین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے انکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہی اور جانا وہان
اسلیے منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بھاگے نہین اسلیے کہ تقدیر سے بھاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہووے
وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگے نہین جو کوئی بھاگے گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہی وہ
اور سوا اسے وبا کے اور بعضی جگہون مین بھاگنا آیا بھی ہی جیسے کوئی ایک گھر مین ہو اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے
بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بھاگنا وہان سے ۵ ع ۵ ح ۵ (وعن انس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قال الله سبحانه
وتعالى اذا ابتليت عبدي بحبيبتيه ثم صبر عوضته منهما الجنة يريد عينيه رواه البخاري) اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریون اسکے کے پھر صبر کرتا ہی تو دیتا
ہون مین اسکو عوض ان دونون کے بہشت ارادہ کرتے تھے حضرت دو پیاریون سے آنکھین اسکی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جسکو اندھا
کرتا ہون اسکو اسکے عوض مین بہشت دیتا ہون یعنی داخل کرونگا بہشت مین ساتھ نجات پائے ہوؤن کے یا منازل مخصوصہ دونگا اسمین پس
جو مبتلا ہووے اسمین اسکو چاہیے کہ صبر کرے اور راضی ہو باطن مین برا نہ جانے اسکو اور جانے کہ اندھا ہونا ازراہ غضب الہی کے نہین ہی بلکہ واسطے دور کرنے
گناہون کے اور بلند ہونے درجات کے اور بچانے بدنظر سے ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندھے ہو گئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر
مین چاہتا تھا اب حاصل ہوئی ہی ۵ ع ۵ ح ۵ الفصل الثاني فصل دوسری (عن علي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لیے رحمت ومغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لیے رحمت ومغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہو اور ہوتا ہے واسطے اسکے باغ بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد کے کہ تھا آنکھون میری مین نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادت کرنی آنکھون کے دکھنے مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تین بیماریان ہین کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب انکا رمد والا یعنی جسکی آنکھ دکھے اور ڈاڑھ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع صغیر مین لکھی ہے پس ان دونون حدیثون مین تعارض ہوا تطبیق ان مین یون دیجاے کہ نہ عیادت کرے انکی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے اسکے بیمار اور گران ہو اسپر آنا اسکا پس محتاج ہوگا طرف کھولنے آنکھ کے رمد مین اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنے کے ڈاڑھ کے درد مین اور اس سے بہت ضرر ہوگا اسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنے کے اچھی ہیأت پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت مین کہ گران نہو اسکو پس نہین مضائقہ عیادت کا حاصل یہ کہ روایت تین کی محمول ہے صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر یہ مولانا عبدالعزیز رح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت کرے بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہے اور حکم وضو کا شاید اسلیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہے اور وضو سے عبادت کامل و افضل ہوتی ہے اور اس حال مین دعا کریگا تو خوب قبول ہوگی +ع+ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا شُفِيَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہ کہ شفا دے تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے وہ مگر یہ کہ ظاہر ہو اجل اسکی یعنی یہ مرض لاعلاج ہے یہ روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے (وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَّى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ) اور روایت ہے انھین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ واسطے سب دردون کے یہ کہ کہین یعنی بیمار ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہے حدیث مین **ف** رگ جوش مارنے والی کی سے یعنی خون جو جوش مارے رگ مین پناہ چاہے اس سے اسلیے کہ جب خون غالب ہوتا ہے ایذا دیتا ہے کہ تپ اور اور امراض پیدا ہوتے ہین اور یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت

کی ہے اور تصحیح کی ہے اسکی بیہقی نے دعوات میں * ع * (وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ رواه ابوداؤد) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچھ یا بیمار ہو بھائی اسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان میں ہے یعنی رحمت اسکی یا امر اسکا یا بڑی سلطنت اسکی آسمان میں ہے یا وہ ایسا ہے کہ عبادت کیا جاتا ہے آسمان میں جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے زمین میں پاک ہے نام تیرا یعنے سب نقصانوں سے حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان میں اور زمین میں جیسی کہ رحمت تیری آسمان میں ہے پس گردان رحمت اپنی زمین میں بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہے پروردگار پاکیزوں کا یعنی محب اور کارساز انکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت میں سے یعنی جو کہ پھیل رہی ہے ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جیسی کہ رحمت تیری آسمان میں ہے یعنی سب جگہ اور سب وہاں کے رہنے والوں پر ہے بخلاف زمین اور زمین والوں کے کہ رحمت خاص بعضوں پر ہوتی ہے اور بعضوں پر نہیں یعنے مومنوں پر ہوتی ہے نہ کافروں پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہے جیسے قول اللہ تعالے کے رحمتی وسعت کل شیء اور مراد پاکیزوں سے مومن ہیں پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہیں برے افعال و اقوال سے * ع (وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو ایذا پہونچاوے واسطے تیرے دشمن کو یعنے دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے یعنے نماز کے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ وَعَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَّى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ نے یہ کہ اسنے پوچھے عائشہ سے معنی قول اللہ عزوجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ اسکو حساب کریگا تم سے ساتھ اسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالے کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنے صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاوے گا ساتھ اسکے یعنی دنیا میں یا عقبیٰ میں پس کہا حضرت عائشہ رض نے نہیں پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی شخص نے جبسے کہ پوچھا تھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہیں ان دونوں آیتوں میں عتاب کرنا خدا کا ہے بندہ سے بیچ ساتھ اس چیز کے کہ پہونچتی ہے اسکو تپ سے اور رنج سے یہانتک کہ کوئی چیز مال میں سے رکھتا ہے اسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہیں پاتا اسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب نہ پانے اسکے کے دور کیے جاتے ہیں اس سے گناہ اسکے ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے بھٹی سے سونا اور چاندی سرخ یعنے بسبب پڑنے کے آگ میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونوں آیتوں کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہے کہ بندے حساب کیے جاتے ہیں دلوں کے خطروں اور برے اندیشوں پر اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سزا دیے جاتے ہیں ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوے کہ کیا کریں اسلیے کہ ممکن

نہین ہے بہتر کرنا اُس سے پس امیہ نے حضرت عائشہ رض سے مطلب ان آیات کا پوچھا اُنھون نے جواب دیا حاصل اُسکا یہ ہی کہ معنی آیتون کے یہ نہین ہین کہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دل کی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون اُنکے کے دن قیامت کے بلکہ اس حساب اور جزا سے مراد یہ ہی کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہو گناہون سے اور معنی عتاب کے یہ ہین کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہو جاوے اُس سے اور دل مین اُسکی محبت ہو ع م ح + (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْ دُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ اَکْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی بندے کو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ انسے یعنے بغیر سزا دینے کے اُنپر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اُن گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اُنپر اور پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہونچتی ہی تمکو مصیبت سے پس بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمھارے نے یعنی ذاتون تمھاری نے اور معاف کرتا ہی بہت یعنے بہت گناہون سے یا بہت گنہگارون سے نقل کی یہ ترمذی نے ف مصیبت سے یعنی مرض اور سختی وغیرہ ہا بسبب اعمال بد تمھارے کے ہی یہ خاص ہی گنہگارون کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہونچتی ہی مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اُنکے کے لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کے جانتے ہین نقل ہی کہ ایک بزرگ کے تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہی مین نے کہ سزا اُسکی یہ پائی مین نے ع م ح + (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِهٖ اُکْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَهٗ اَوْ اَکْفِتَهٗ اِلَیَّ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا اس عبادت پر کہا جاتا ہی یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ متعین ہی ساتھ اُسکے یعنی نیکی لکھنے کے لیے لکھ واسطے اُسکے مانند عمل اُسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اُسکو یا بلا لون اُسکو اپنی طرف یعنی مرے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِهٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاهُ غَسَّلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَ لَهٗ وَرَحِمَهٗ رَوَاهُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ بدن اپنے کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھ واسطے اُسکے اچھا عمل اُسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دی اُسکو اللہ نے دھوتا ہی اُسکو اور پاک کرتا ہی اُسکو یعنے گناہون سے اور اگر مارتا ہی اُسکو بخشتا ہی واسطے اُسکے اور رحم کرتا ہی اُسکو نقل کین یہ دونون حدیثین بغوی نے شرح السنہ مین (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الْمَطْعُوْنُ شَهِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَهِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِیْدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِیْدٌ رَوَاهُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سوا مارے جانے کے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہی اور جو ڈوبے شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہی یعنے استسقا ہو یا دست آوین وغیرہ ذالک اور جلکر مرے شہید ہی اور وہ شخص کہ مرے دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہی اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے ف شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسے کہ

اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پھنسیان اندر پہلو کے نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اُسکی یہ ہوتی ہی
کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کھانسی رہتی ہی + ع (وعن سعد قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاءً قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل
یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ھون علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض
ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہی سعد سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہی از روے بلا کے یعنے محنت و مصیبت کے فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کے
پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہی اپنے دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلا اسکی اور اگر
ہوتی ہی اسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہی اُسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنے سخت دین والا اسیطرح سے یعنے گرفتار بلا اور مغفرت
ہوتی ہی اُسکی بسبب اسکے یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا واسطے اُسکے کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور
کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** انبیا بہت مبتلاے بلا ہوتے ہین اسلیے کہ وہ لذت پاتے ہین ساتھ بلا کے جیسے کہ اور لوگ
لذت پاتے ہین ساتھ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ اُنکے یعنے اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتے ہین لیکن اُنسے کم تاکہ ثواب بہت پاوین
پھر جو کم ہوتے ہین اُنسے درجے مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتے ہین اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہی اسلیے کہ یقین والا ہوتا ہی
پس صبر کرتا ہی اُسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل ہوتا ہی ایمان اُسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اُسکی
اور دور ہوتے ہین گناہ اُسکے اور بلند ہوتے ہین درجات اُسکے اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہی تاکہ وہ بے صبری نہ کرے اور دین سے
نکل جاوے بسبب نہ قوی ہونے ایمان کے + ع + ح (وعن عائشۃ قالت ما اغبط احدا بھون موت بعد الذی رایت من شدۃ موت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسی کو ساتھ آسانی موت کے
بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی اول آرزو کرتی تھی مین آسانی
موت کی جیسے کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہ رہی اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین + ع (وعنہا
قالت رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجھہ ثم یقول اللھم اعنی علی منکرات
الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ
تھے حالت وفات مین اور نزدیک اُنکے پیالہ تھا کہ اُسمین تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے مُنہ پہ پھر فرماتے یا
الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** پانی سے ہاتھ بھگو کر
پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک
اُن مین یہ ہی کہ یہ سختی واسطے تسلی اُمت کے تھی کہ جب دیکھین گے نقل ہونے روح پاک حضرت کی مین یہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور
آسانی ہوگی جانکنی مین + ح + (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا
اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافیہ بہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہی واسطے اسکے سزا گناہون کی دنیا مین اور جسوقت ارادہ
کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ بندے اپنے کے بُرائی کا بند رکھتا ہی اُس سے یعنے سزا کو بسبب گناہ اسکے کے یہانتک کہ پوری دیگا اُسکو بسبب

گناه کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے ف پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہی اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہی اور مدت دنیا کی کم ہی ہر نوع گذر جاتی
ہی اور دوسرے کی سزا دین پر موقوف رکھتا ہی اسلیے کہ عذاب وہان کا اشد ہی ح + (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إن عظم الجزاء مع عظم البلاء وإن الله عز وجل إذا أحب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضاء ومن سخط فله السخط رواه الترمذي وابن ماجة) اور روایت
ہی انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے اور تحقیق اللہ عز وجل جسوقت کہ دوست
رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی انکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنے ساتھ بلا کے پس واسطے اسکے رضا ہی یعنی اللہ کے اور جو شخص کہ ناراض
ہوا بلا سے پس واسطے اسکے غصہ ہی اللہ کی طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جب دوست رکھتا ہی مبتلا کرتا ہی ایک
قوم کو اسیطرح جب دشمن رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی انکو یہ شق نہین ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہی سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہ کہ
رضا اور غصہ بندے کا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم آپسمین سوال کرتے تھے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالے کا بندے
سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہی خدا بھی اس سے راضی ہی اور اگر ناراض ہی خدا بھی اس سے ناراض ہی ح + (وعن أبي
هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال البلاء بالمؤمن أو المؤمنة في نفسه وماله وولده حتى يلقى الله وما عليه من خطيئة
رواه الترمذي وروى مالك نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہی بلا پہونچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اسکی کے اور مال اسکی کے اور اولاد اسکی کے یہان
تک کہ ملاقات کرتا ہی اللہ تعالے سے یعنے بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤن کے
نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی ٥ (وعن محمد بن خالد السلمي عن أبيه عن
جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن العبد إذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده أو في ماله
أو في ولده ثم صبره على ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله رواه أحمد وأبو داود) اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے کہ
نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے یعنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہی واسطے اسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہونچ سکتا اس مرتبہ کو اپنے عمل
سے مبتلا کرتا ہی اسکو اللہ بدن اسکے مین یا مال اسکے مین یا اولاد اسکی مین پھر عطا کرتا ہی اسکو صبر اسپر یہانتک کہ پہونچاتا ہی اسکو اس مرتبہ
مین کہ مقدر تھا واسطے اسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کے بلا پر اس مرتبہ
اور مقام کو پہونچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہین پہونچتا ح + (وعن عبد الله بن شخير قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم مثل ابن آدم وإلى جنبه تسع وتسعون منية إن أخطأته المنايا وقع في الهرم حتى يموت رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)
اور روایت ہی عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اس حال مین کہ طرف پہلو اسکے
کے یعنے قریب اسکے ننانوین بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اس سے یعنی نہ پہونچین اسکو بلائین واقع ہوتا ہی بڑھاپے مین یہان تک
کہ مرتا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یعنی آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بے اندازہ مین ہی کہ خلاصی نہین اسنے
اور اگر تادر خلاصی پائے اسسے پڑتا ہی بڑھاپے مین کہ دردسیے درد اور بلا سے بے انتہا ہی اور آخر کو اسمین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہ کہ دنیا
قیدخانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالے نے اسکے لیے

حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھ قضا میری کے پس ڈھونڈھے
رب سوائے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بے صبر اور ناشکر پر اور اُسپر کہ راضی بالقضا نہو اللھم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضا * ع *
ح * (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یود اہل العافیۃ یوم القیمۃ حین یعطی اہل البلاء الثواب لو ان جلودہم کانت قرضت
فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی جابر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو
کرینگے اہل عافیت کی یعنے جو کہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرینگے دن قیامت کے اُسوقت کہ دیے جاوینگے مبتلا ربلا ثواب
بہت کاش کہ تحقیق چمڑے اُنکے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنی تا ثواب ملتا اُنکا سا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی
(وعن عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارۃ
لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال
رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواہ ابو داود) اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہونچتی ہی اُسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہی اُسکو اللہ عز وجل اس
بیماری سے ہوتی ہی بیماری کفارہ واسطے گذرے ہوے گناہون اُسکے کے اور نصیحت ہوتی ہی واسطے اُسکے یعنے تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی
اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آئندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کے کہ باندھا اُسکو مالک اُسکے
نے پھر چھوڑ دیا اُسکو پس نہ جانا اونٹ نے کسواسطے باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا اُسکو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا
چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اُٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف**
تحقیق مومن الخ یعنے جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون کے ہوئی تھی پس نادم
ہوتا ہی اور آئندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسا اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ
کیون باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا یعنے منافق کو تنبیہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اُسکو بیماری
گذشتہ گناہون کا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آئندہ مین نصیحت ہوتی ہی (اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون) اور نہین
تو ہم مین سے یعنی اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہی اسلیے کہ نہین مبتلا ہوا ہمارے سے بلاؤن مین * ع * ح * (وعن ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال
الترمذی ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر
پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اُسکا بیچ درستی زندگانی اُسکی کے یعنی کہو کہ غم نہ کھا کچھ ڈر نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اسلیے کہ یہ
نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہو جاتا ہی دل اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے
ف کہا ہی بعضون نے مستحب ہی مریض کے لیے مسواک کرنی جب کہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہی صحیحین مین کرنا
مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہی بعضون نے کہ اُس سے سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسی طرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ
کے اور اسی طرح مستحب ہی پہننا پاکیزہ کپڑون کا اور اسیطرح پڑھنا نماز کا اور اسی طرح نہانا مستحب ہی * ع (وعن سلیمان بن صرد قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی

سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مار ڈالے پیٹ اُسکے نے یعنی پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستون
وغیرہما کے نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف اسلیے کہ سبب
سختی اس مرض کے جھڑ جاتے ہین گناہ اور یہ شہید مرتا ہی جیسے کہ اوپر گذر ہی چکا ہی اور شہید کے حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہی کہ شہید
کے لیے بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنی سب گناہ سوا دین کے یعنی حقوق آدمیون کے واللہ تعالے اعلم ۔ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن
انس قال کان غلام یہودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند رأسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وہو
عندہ فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول الحمد للہ الذی انقذہ من النار رواہ البخاری) روایت ہی
انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اُسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عیادت کرنے تھے اسکی پس بیٹھے نزدیک سر اُسکے کے پھر کہا واسطے اُسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس
اُسکے پس کہا باپ اُسکے نے اطاعت کر ابو القاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے
تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اُسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہ بخاری نے ف بیٹھے نزدیک سر اُسکے
کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہی عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سے اور جائز ہی عیادت اُسکی
اور کتاب خزانہ مین لکھا ہی کہ نہین مضایقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ عیادت مجوسی کے اور فاسق کے بھی عیادت کرنے
مین اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہ ہی کہ کچھ مضایقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا موید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہی
اور لکھا ہی علما نے کہ نام اس لڑکے کا عبد القدوس تھا ۔ع ۔ج (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا
نادی مناد من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہی پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوشی ہو تجھکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچھا ہووے چلنا
تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑے تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ عیادت کے لیے پیادہ پا
جانا افضل ہی ۔ج ۔ (وعن ابن عباس قال ان علیا خرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی فیہ فقال الناس یا ابا الحسن
کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصبح بحمد اللہ بارئا رواہ البخاری) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا تحقیق حضرت علی رض
نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اُس بیماری حضرت کے کہ وفات پائی اُسمین پس کہا لوگون نے اے ابو الحسن کہ کنیت حضرت
علی رض کی ہی کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونے والی بیماری سے یعنی شکر ہی کہ آج اچھے ہین نقل
کی یہ بخاری نے ف معنی یہ ہین کہ قریب بصحت ہین یہ انھون نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے اور یہی ہی کہ جو کوئی
حال بیمار کا پوچھے اسیطرح جواب نیک دے ۔ع ۔ح ۔ (وعن عطاء بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس الا اریک امرأۃ
من اہل الجنۃ قلت بلی قال ہذہ المرأۃ السوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ
لی فقال ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف
فدعا لہا متفق علیہ) اور روایت ہی عطا ابن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤن مین تجھکو ایک عورت اہل بہشت مین
سے کہا مین نے ہان کہا یہ عورت کالی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین مرگی کی بیماری مین

مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کھلجانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرونگی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ نہ کھلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس عورت کا سعیرہ تھا یا سقیرہ یا شکیرہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ کنگھی کرنے والی حضرت خدیجہ رض کی تھی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ جائز ہی ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنے کے بلا پر اور راضی ہونے کے قضا پہ بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتھ صبر کے افضل ہی عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کے یعنی اسکے لیے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت کرتا ہی اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہی اگرچہ دوا کرنی سنت ہی ساتھ حدیث ابوداؤد کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اسلیے کہ اللہ تعالے نے نہین پیدا کی ہی کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہی اسکی دوا سوا بڑھاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین اسلیے کہ اسمین کرنا اسباب کا ہی اور حضرت نے بھی دوا کی ہی حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا از راہ توکل کے جیسے کہ کیا حضرت ابوبکر رض نے فضیلت ہی اور ع (وعن یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ہنیئا لہ مات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک ان اللہ ابتلاہ بمرض فکفر عنہ من سیئاتہ رواہ مالک مرسلا) اور روایت ہی یحیی بن سعید سے کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اسکو موت یعنی اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار رہا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واے تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہونے کی اگر تحقیق اللہ تعالی مارتا اسکو ساتھ بیماری کے پس دور کرتا برائیان اسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے (وعن شداد بن اوس والصنابحی انہما دخلا علی رجل مریض یعودانہ فقالا لہ کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد ابشر بکفارات السیئات وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذا انا ابتلیت عبدا من عبادی مومنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وہو صحیح رواہ احمد) اور روایت ہی شداد بن اوس اور صنابحی سے یہ کہ داخل ہوے دونون ایک شخص بیمار پہ عیادت کرتے تھے اسکی پس کہا دونون نے اسکو کسطرح صبح کی تو نے کہا صبح کی مین نے ساتھ نعمت کے یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضا کے اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نے خوشوقت ہو ساتھ جھڑنے گناہون کے اور دور ہونے خطاؤن کے اسلیے کہ تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنے بندون مین سے پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مبتلا کرنے میرے کے اسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہی اس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہون سے مانند اس دن کے کہ جنا تھا اسکو مان اسکی نے پاک گناہون سے اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مین نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اسکے وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اور لکھتے واسطے اسکے اس حالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ ما یکفرہا من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرہا عنہ رواہ احمد) اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بہت ہوتے ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتی واسطے اسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جھاڑے انکو مبتلا کرتا ہی اللہ اسکو ساتھ

غم کے تاکہ جھاڑے گناہوں کو اس بندہ سے سبب غم کے نقل کی یہ احمد نے ف ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے ع (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس اغتمس فیھا رواہ مالک واحمد) اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہے بیمار کی ہمیشہ بیٹھا رہتا ہے دریاے رحمت مین یہانتک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جسوقت بیٹھتا ہے ڈوب جاتا ہے دریاے رحمت مین نقل کی یہ مالک و احمد نے (وعن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئھا عنہ بالماء فلیستنقع فی نھر جار ولیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس ولینغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرا فی ثلث فخمس فان لم یبرا فی خمس فسبع فان لم یبرا فی سبع فتسع فانھا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عز وجل رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب) اور روایت ہے ثوبان سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پہونچے ایک تمہارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہے ٹکڑا ہے آگ کا پس چاہیے کہ بجھاے اسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کھڑا ہو سامنے بہاو پانی کے پس کہے شفا طلب کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی کر انکے اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دے مجھکو کرے یہ فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اسمین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن مین پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دن مین پس سات دن پس اگر نہ اچھا ہوا سات دن مین پس نو دن پس تجاوز کریگی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عز وجل کے یعنے بعد اس عمل کے جاتی رہیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف اقول ولینغمس بیان فلیستنقع کا اور عبارت احتمال رکھتی ہے کہ تین غوطے تین روز مین ہون اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر روز تین ہون اور یہ علاج مخصوص ہے ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کے کہ اہل حجاز کو ہوتی ہے اسلیے کہ بعض تپون کو پانی مضر ہوتا ہے اور باعث ہلاکت ہوتا ہے پس نہین لائق ہے مریض کو اسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ مارا پانی مین بسبب ہونے تپ کے پس رک گئی حرارت اندر بدن اسکے کے پس سخت بیمار رہا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا بری ایک بات منھ سے نکالی کہ اسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہ نہ سمجھا کہ اس ہلاک مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا یعنی یہ نہ جانا کہ یہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہے ع ح (وعن ابی ھریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبھا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبھا فانھا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہ اسکو اسلیے کہ یہ تپ دور کرتی ہے گناہون کو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف پس شکر گزاری چاہیے نہ کہ ناشکری لکھا ہے مشایخ رحمہم اللہ نے کہ بلا مین بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت مین اسلیے کہ بلا نازل کرنے مین بھی مہربانی خفیہ ہے ح (وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول ھی ناری اسلطھا علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے انھین سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب کرتا ہون اسکو اپنے بندے مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلا اور حصہ اسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان

ف یعنی یہ جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہیں کوئی تم میں سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہے دنیا میں بدلے اُس داخل ہونے کے یہ حصہ اسکا ہے اُس سے یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونے کے ہوگا اُس سے امن میں رہیگا اسکے بدلے یہاں تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اُسپر سے سب گذرینگے لیکن مومن کے ساتھ قید کامل کی لگائی چاہیے یعنے یہ بات مومن کامل کے لیے ہوتی ہے یہ اسلیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے پس وہ اس قید سے نکلجاوینگے مع و مولانا ہ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَغْفِرُ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِيْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ رَوَاهُ رَزِيْنٌ) اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہیں نکالونگا میں کسی کو دنیا میں سے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کہ بخشوں میں اسکو یہانتک کہ پورا دوں میں بدلا ہر گناہ کا کہ اسکی گردن پہ ہے بسبب بیماری کے بیچ بدن اُسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اُسکے کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی گناہ جو اُسکے ذمہ ہوتے ہیں بدلا اُسکا دنیا میں دیتا ہوں کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتے ہیں گناہوں کو رح ؛ (وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْرَضَ فَمَنَعَهٗ مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ) اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوے عبداللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے اُنکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگوں نے اُنپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتے ہیں پس کہا تحقیق میں نہیں روتا واسطے بیماری کے اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سوا اسکے نہیں کہ روتا ہوں میں اسلیے کہ پہونچی مجھکو بیماری بیچ حالت سستی یعنے بڑھاپے کے اور نہیں پہونچی مجھکو حالت قوت یعنی جوانی میں اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اُسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اُس بندے کو اس عمل سے بیماری نے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی ایام جوانی کی حالت صحت میں عمل بہت ہوتے ہیں بیماری میں بھی بہت لکھتے ہیں اور بڑھاپے کی حالت صحت میں عمل کم ہوتے ہیں بیماری میں بھی کم لکھتے ہیں کاشکے جوانی میں بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکھتے رح ؛ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف جمہور علما اسپر ہیں کہ عیادت مقید ساتھ کسی زمانے کی نہیں جب چاہے کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے رح ؛ (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اسکی مانند دعا فرشتوں کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مانند دعا ملائکہ کے ہے اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بچنے کے گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور

دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ہے ؂ (وعن ابن عباس قال من السنة تخفيف الجلوس وقلة الصخب في العيادة عند المريض قال وقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لما كثر لغطهم واختلافهم قوموا عني رواه رزين) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی
عیادت میں نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ میں اٹھ کھڑے
رہو میرے پاس سے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ روایت ہے ابن
عباس سے کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہونچا اور لوگ گھر میں بہت تھے چنانچہ ان میں حضرت عمر رض بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے لاؤ یعنی دوات وغیرہ لکھوں میں تمہارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمر رض نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون
نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس یعنی دوات وغیرہ لکھدیں واسطے تمہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا ان میں سے
کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمر رض نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے
یہ روایت بخاری و مسلم میں ہے رافضی اس سے یہ نکالتے ہیں کہ حضرت خلافت کے مقدمہ میں کچھ لکھنے حضرت عمر رض نے منع کیا جواب اسکا ابن
حجر نے یہ لکھا ہے کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دل میں آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ
لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر رض
وغیرہ کا کہ دم مارتے اسمیں اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھے حضرت پاس عمر رض اور نہ اور صحابہ رض
بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رض اور عباس رض کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ میں
تو ضرور لکھتے ہمکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ میں ساتھ اس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امام کرنا حضرت ابو بکر کا
لوگون کے لیے اپنی بیماری میں اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رض نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنے کے ابی بکر رض
کہ پسند کیا حضرت ابو بکر رض کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کریں ہم انکو واسطے دنیا اپنی کے
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو حضرت ابو بکر رض کے پاس کہ نماز پڑھا لوگون کو اور میں بیٹھا ہوا تھا انکے پاس دیکھتے تھے مجھے
اسکے مجھے امام نہ کیا اور ابو بکر رض ان میں سے ہیں کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق میں لا یخافون لومة لائم۔ اور کہا ابو سفیان بن
حضرت علی رض سے اگر چاہے تو تو البتہ بھردوں میدان مدینہ کا ابو بکر کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوئے اسپر
علی رض اور برا کہا اور ڈانٹا اسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہ کہ ابو بکر رض ایسے خلیفہ ہیں کہ نہیں شک بیچ حقیقت خلافت انکی کے

؂ (وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العيادة فواق ناقة وفي رواية سعيد بن المسيب مرسلا افضل العيادة
سرعة القيام رواه البيهقي في شعب الايمان) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ
عیادت کا مقدار اس زمانہ کے ہے کہ درمیان دو دوہنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہتر
عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اسمیں جلدی اٹھ کھڑا رہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف حاصل پہلی روایت کا یہ ہے کہ اونٹنی کا
دودھ دو بار یا تین بار کر کر دوہتے ہیں ایکبار دوہا پھر ذرا ٹھہر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودھ خوب اتر سے پھر دوہا پس اس دو بار
دوہنے کے درمیان میں زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل یہ ہے کہ عیادت کے لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار کو تکلیف نہ ہو

ایک شخص کہتے ہیں کہ ہم سری سقطی کی عیادت کو گئے اُنکے مرض الموت میں پس بہت بیٹھے ہم اُنکے پاس اور اُنکے پیٹ میں درد تھا پھر کہا ہمنے اُنکو دعا کر دہمارے لیے اُنھون نے کہا یا الٰہی سکھا اُنکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرضکہ اُنھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اُسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت میں جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہے بسبب یارانہ کے یا تبرک کے یا خدمت کرنیکے تو وہ مستثنیٰ ہے یعنی اُس صورت میں جلدی اُٹھنا افضل نہیں ہے ع ۔ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَہٗ مَا تَشْتَہِیْ قَالَ اَشْتَہِیْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْہِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَہٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اُسکے کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے تیرا کہا اُسنے دل چاہتا ہے میرا گیہون کی روٹی کھانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بھیجے طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کھلا دے اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہ بھی ہے کہ کبھی نقصان نہیں کرتا بعضے بیمارون کو کھانا اُس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہے ولیکن یہ بات اس چیز میں ہے کہ ضرر اسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہ کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہیں جزئی ہے یعنی سب کے لیے نہیں ہے بعضون کے لیے ہے اور طیبی نے کہا کہ یہ مبنی ہے توکل پر یا ناامیدی پر حیات سے یعنی جبکہ جینے کی توقع نہووے اسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اُسکو ع ۔ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُلِدَ بِہَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَّوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ میں اُن شخصون میں سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑھی اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہ پیدایش اپنی کے عرض کیا صحابہؓ نے اور کس واسطے یہ اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتا ہے غیر وطن اپنے مین ناپا جاتا ہے واسطے اسکے وطن اسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اسکے کے جنت مین نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہے تو جتنی مسافت اُسکے وطن مین اور اُس جگہ مین کہ مرا ہے ہوتی ہے اُسقدر جنت مین جگہ اُسکو ملتی ہے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہے یعنی جہاد وغیرہ ع ۔ مولانا ہ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَۃٍ شَہَادَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافرت مین شہادت ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِیْضًا مَاتَ شَہِیْدًا وَوُقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْہِ بِرِزْقِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیمار ہو کر مرتا ہے شہید اور بچایا جاتا ہے فتنہ قبر کے سے اور دیا جاتا ہے وقت صبح کے اور وقت شام کے یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف صحیح نسخون مین لفظ مریضا ہی کا واقع ہوا ہے اور بعضے نسخون مین متغیر کر کے مرابطا لکھدیا ہے یہ سے مریضا کے لیکن واقع ہوا ہے صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیے لکھا ہے میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صواب مرابطا ہے یعنے صواب لفظ مرابطا کا ہے پھر اسکے نیچے لکھا ہے کذا فی سنن ابن ماجہ فی باب ما جاء من مات مرابطا مات شہیدا پھر بعضون نے مرض سے مرض علامہ

مراد لیا ہی اور بعضون نے مرض خاص یعنی استسقا مراد لیا ہی اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدون کی
کچھ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نے ساتھ اتفاق حفاظ کے کہ حدیث مین مات مریضا ہی نہ من مات مریضا ع ٭ (وعن العرباض
بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یختصم الشہداء والمتوفون علی فرشہم الی ربنا عزوجل فی الذین یتوفون من الطاعون فیقول
الشہداء اخواننا قتلوا کما قتلنا ویقول المتوفون اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا فیقول ربنا انظروا الی جراحہم فان اشبہت جراحہم جراح المقتولین
فانہم منہم ومعہم فاذا جراحہم قد اشبہت جراحہم رواہ احمد والنسائی) اور روایت عرباض بن ساریہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جھگڑینگے شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنی گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوے طرف اپنے پروردگار
عزوجل کے بیچ حق ان لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنی وبا سے پس کہینگے شہید یعنی جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے ہین یعنی
مشابہ ہمارے ہین پس ہو وین ساتھ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہ ہی کہ قتل کیے گئے جیسے قتل کیے گئے ہم اور کہینگے وہ کہ
وفات دیے گئے بھائی ہمارے ہین یعنی مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون
انکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم انکے زخم مارے گیون کے پس تحقیق وہ ان مین سے ہین یعنی ملحق ساتھ انکے ہین ثواب مین اور ساتھ انکے ہین
یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھینگے تو ناگہان زخم انکے مشابہ ہونگے زخمون انکے کے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف قتل کیے گئے ہین جیسے ہم
قتل کیے گئے یعنی جیسے ہم زخمی ہو کر کفار کے ہاتھ سے مرے ویسے ہی یہ بھی جنات کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مرے لکھا ہی علما نے کہ اہل طاعون
کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے انکو نیزہ سے مارا اسی لیے طاعون نام ہو طعن سے یعنی نیزہ مارنے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون
سے مرا شہیدون مین سے ہی اور ساتھ ہی انکے ہی ح ع ٭ (وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من
الزحف والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد) اور روایت ہی جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری
طاعون یعنی وبا کی سے مانند بھاگنے والے کے ہی لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنے والا اسمین واسطے اسکے ہی ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے
ف کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے مین انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگونگا تو ضرور مر جاؤنگا اور اگر بھاگونگا تو سلامت رہونگا
کفر ہی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنے والے کو طاعون مین ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ نہ مرے ٭ ع ٭ ح ٭ **باب تمنی
الموت وذکرہ**۔ باب ہی بیچ حکم آرزو کرنے موت کے اور فضیلت یاد کرنے اسکی کے ف آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند
مرض یا محتاجگی وغیرہا کے مکروہ ہی اسلیے کہ علامت بے صبری کی اور نہ راضی ہونے کی ساتھ تقدیر الٰہی کے ہی اور واسطے محبت اور شوق دیدار
الٰہی کے اور خلاص ہونے کے اس سرا سے فانی اور محبت اسکی سے اور پہونچنے کے ملک آخرت اور نعمتون اسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان
کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہین واسطے خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضا سے اسکے
اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہین بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہی
جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ تعالی کا ساتھ غفلت کے نسال اللہ العافیۃ ٭ ح ٭ **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان یستعتب رواہ البخاری) روایت ہی ابی ہریرہ رض
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازی عمر
کے اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ رضا مندی چاہے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ توبہ کرنے کے اور ادا سے حقوق لوگون کے نقل کی یہ بخاری نے

(وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات انقطع املہ وانہ لا یزید المؤمن عمرہ الا خیرا رواہ مسلم) اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی یعنی دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کے یعنی زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہے منقطع ہوتی ہے امید اسکی یعنی زیادہ بھلائی کرنے کی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اسکے کی مگر بھلائی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بسبب صبر کرنے کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتوں پر اور راضی ہونے کے تقدیر پر اور فرمان برداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہے ع (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان لا بد فاعلا فلیقل اللہم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی بسبب ضرر کے کہ پہونچے اسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنے والا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجھکو جبتک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنی مرنے سے اور مار مجھکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنی جینے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فتوی دیا نووی نے کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب ہے اور نقل کی ہے اسیطرح آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہما سے اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا میں اسلیے کہ ثابت ہوتی ہے حضرت عمر رض وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہے معاذ سے کہ انھوں نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہو اور مسلم میں ہے کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے دیا جاتا ہے شہادت یعنی ثواب اسکا اگرچہ نہ پہونچے شہادت اسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ میں اسلیے کہ بخاری میں ہے کہ حضرت عمر رض نے دعا کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر جبتک ہے کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہوں طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے تو مرنا بہتر ہے جینے سے ع (وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشۃ او بعض ازواجہ انا لنکرہ الموت قال لیس ذلک ولکن المؤمن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامتہ فلیس شیء احب الیہ مما امامہ فاحب لقاء اللہ فاحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا حضر بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ فلیس شیء اکرہ الیہ مما امامہ فکرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ متفق علیہ وفی روایۃ عائشۃ والموت قبل لقاء اللہ) اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت عائشہ رض نے یا کسی اور نے حضرت کی بی بیوں میں سے کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہیں مرنے کو فرمایا نہیں ہے یہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہے اسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے خدا کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالے کے اسکو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہے یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہے مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہے اللہ ملاقات اسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہے اسکو موت خبر دیا جاتا ہے ساتھ عذاب خدا کے یعنی قبر میں اور سزا اسکی کے یعنی عذاب دوزخ کے پس نہیں کوئی چیز ناخوش تر طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہے پس ناخوش رکھتا ہے کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے اللہ اسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہے اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہ رض کے اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ف مشہور یہ ہے کہ مراد

ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت نہیں ہے بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کے پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اسکا ہے اور حضرت عائشہ رضہ یہی سمجھی تھیں کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے حضرت نے اسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ لیس الامر کذلک کے یعنی نہیں مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضائے حق کا اور مشتاق اسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کے محبت موت کی رکھتا ہے اور اثر اسکا خاص وقت میں بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ولکن المومن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہے یعنی نہیں ممکن دیکھنا اللہ تعالیٰ کا پہلے موت کے بلکہ بعد اسکے یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو اسلیے کہ پہونچتا ہے بسبب اسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہیں متصور ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمیں دلالت ہے اسپر کہ ملاقات غیر ہے موت کی ۔ ع ۔ ح ۔ (وعن ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المومن یستریح من نصب الدنیا واذاہا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ رضہ نے یا رسول اللہ کون ہے راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہے بسبب مرنے کے رنج دنیا کے سے اور ایذا اسکی سے اور جاتا ہے طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتے ہیں شر اسکے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رنج دنیا کے سے یعنے مشقت جو بسبب اعمال و احوال کے اٹھاتا ہے مرنے سے اس سے راحت پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اسلیے کہا مسروق نے کہ نہیں رشک لیجاتا میں کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر میں امن میں ہوتا ہے عذاب اللہ کے سے اور راحت پاتا ہے دنیا سے اور کہا ابو دردا نے دوست رکھتا ہوں میں موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنے کے اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطے کفارہ گناہوں کے اور دوست رکھتا ہوں فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور راحت پاتے ہیں بندے یوں کہ جب وہ خلاف شرع باتیں کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ انکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے اپنے دین و دنیا کو اسی جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پانا شہروں وغیرہ کا یوں ہے کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل ہوتا ہے فساد عالم میں اور خلل پڑتا ہے ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہے اسکو خدا تعالیٰ پس ایذا اٹھاتی ہے بسبب اسکے زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے اور بسبب شومی گناہ اسکی کے مینہ نہیں برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سبھوں نے ۔ ع ۔ ح ۔ (وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمر رضہ کہتے

جس وقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جس وقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے ف لفظ بنکی ساتھ سکون حرف بی کے ہی مفرد اور ایک نسخہ میں حاتہہ کسرہ بیوحرف بی کے ہی تشدید اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نہ کر طرف دنیا کے اسلیے کہ تو سفر کرنے والا ہی اس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اسکو وطن اپنا اور نہ محبت پکڑ ساتھ لذتوں اسکی کے اور یکسو ہو لوگون سے اور خلط ہونے سے ساتھ انکے اسلیے کہ تو جدا ہو ویگا انسے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھ اس چیز کے کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھ اسکے مسافر غیر وطن اپنے مین اور نہ مشغول ہو اسمین ساتھ اس چیز کے کہ نہین مشغول ہوتا ساتھ اسکے مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہی جانے کا طرف اہل اور وطن اپنے کے اور راہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہی اسلیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بھی اختیار کر لیتا ہی شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے تو الخ یعنے ہو وے موت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کے عمل کو رات تک اور نہ رات کے عمل کو دن تک سے غنیمت شمر ای شمع وصل پروانہ + کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند + اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اور ما بعد اسکا کلام ابن عمر کا ہی موقوفاً لیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعاً اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہو سکے کرتا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاویگا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکیگا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اسمین جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کے پاوے سے غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را + نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد + ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے یہ کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات انکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی امید وار کرم اور مغفرت اسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدے کریم کے پر لکھا ہی علماء نے کہ نشان سعادت کا یہ ہی کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب مرگ کے قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہی کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہی یعنے اچھے کر و اعمال اپنی حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اسلیے کہ جسکے عمل برے ہونگے پہلے موت کے برا ہوگا گمان اسکا نزدیک موت کے اور یہ بھی لکھا ہی کہ حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹھی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہون پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہی ایک تمھارا اچھا رکھتا ہون گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ع ح + الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُکُمْ مَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُوْنَ لَہٗ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ھَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ یَا رَبَّنَا فَیَقُوْلُ لِمَ فَیَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَکَ وَمَغْفِرَتَکَ فَیَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَکُمْ مَغْفِرَتِیْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اس چیز کے کہ پہلے کہینگے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہان اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہان اے رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تمنے ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیری کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری

نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین ف احتمال ہی یہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ بھی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سے رویت ہو اور بعد لفظ لم کے کہا ابن ملک نے لام سبب از بتم یعنی کیون گناہ کیا تمنے اور صحیح یہ ہی لم اجبتم لقائی یعنی کیون دوست رکھا تمنے ملنا میرا ہو ع ﴿ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ہاذم اللذات الموت رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھو دینے والی لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف صحیح یہی ہی کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے ہی یعنی قطع کرنے والی کے اور بعضون نے دال مہملہ سے یعنی ڈھانے والی کے جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہی اور موت کے یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کے کہ توشہ آخرت ہی اور زیادہ کیے نسائی نے یہ الفاظ فانہ لا یذکر فی کثیر الا قللہ ولا فی قلیل الا کثرہ یعنی نہین یاد کیجاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کہ کم کر دیتی ہی اسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہی بسبب بے رغبتی اور فانی جاننے اسکے کے اور نہین یاد کیجاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کر دیتی ہی اسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانتا قناعت کرتا ہی تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہی اسکو ع ﴿ وعن ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب ﴾ اور روایت ہی ابن مسعود رضؓ سے کہا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنی جیسے کہ واجب اور لائق ہی حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی خدا کے یعنی کہ بجا لاتے ہین ہم اوامر و نواہی اسکے فی الجملہ اور تعریف ہی واسطے اللہ کے یعنی اوپر توفیق دینے اسکے کے ہمکو اسپر فرمایا حضرت نے نہین حق حیا کا یہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالے سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اس چیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرت کا چھوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنے کیا یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے اسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے لوگون کے دکھانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جھک جھک کر سلام کرتے ہین برا ہی اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اس چیز کے کہ سر مین ہی یعنی زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کان سے کسی کی غیبت اور جھوٹ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنی حرام اور شبہہ کی چیزین نہ کھاوے اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کے ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ اور دل کے انکو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نہ کرے اور پاؤن سے گناہ کی جگہ مین مانند میلے اور تماشے اور ناچ رنگ کے نہ جاوے اور ہاتھون سے کسی کو مارے نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر لے اور نہ ہاتھ لگاوے نامحرم کو اور دل مین عقیدہ برا اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کی نہ رکھے اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی زہد کرتا ہی اسمین اور چھوڑ دیتا ہی لذات اور شہوات اسکی جیسے کہ آگے فرمایا ومن اراد الاخرۃ آخر تک یعنی

ہو کوئی آخرت کے ثواب کو اور بعضون اسکی کو چاہتا ہی تو چھوڑ دیتا ہی زینت دنیا کو اسلیے کہ یہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اور پردہ کمال کے
لباس کا اور یار سکے لیے ہی یعنی اولیا کے لیے اور کہا نووی نے کہ مستحب ہی بہت ذکر کرنا اس حدیث کا م ع ✤ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رض
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی مومن کے حق مین مرنا
بمنزلہ تحفہ کے ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہونچتا ہی م ع ✤ (وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی بریدہ رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہی ساتھ پسینے پیشانی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف
بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی جان کنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ
کنایہ ہی اس سے کہ مشقت اٹھاتا ہی مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہی عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نے کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی
پر وقت موت کے علامت بھلائی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہی بسبب موت کے سوا عرق پیشانی
کے واللہ اعلم ط ح ✤ (وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ) اور روایت ہی عبید اللہ بن خالد سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہی نقل کی یہ ابو داود نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین
اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہی اور رحمت ہی مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہی یعنی مرنا ناگہانی نشانی
غضب الہی سے ہی بندے پر اسلیے کہ نہ مہلت دی اسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرت کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہی علما نے کہ یہ بات
کافرون کے لیے ہی اور انکے لیے کہ اچھے طریقے پر نہین ہین جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہی حاصل یہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے
نیک ہی اور بدون کے لیے برا ہی ط ح ✤ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ
تَجِدُكَ فَقَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ
هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت
ہی انس رض سے کہ کہا داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکجوان پر اور وہ تھا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نے کسطرح پاتا ہی تو اپنے
کو یعنی کسطرح اپنے دل کو پاتا ہی اسوقت آیا امیدوار رحمت خدا کا پاتا ہی یا ڈرتا ہی اسکے غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اے
رسول خدا کے یعنی پاتا ہون اپنے کو امیدوار اسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف و امید بندے کے دل مین بیچ مانند اسوقت کے مگر کہ دیتا ہی اسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکھتا ہی
یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہی اسکو اس چیز سے کہ ڈرتا ہی یعنی عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
غریب ہی ف بیچ مانند اسوقت کے مراد یہ ہی کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہی اور مانند
اسوقت کے وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہو انہین حکماً جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند انکے کے م ع ✤ الفصل
الثالث فصل تیسری ✤ (عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ ٩

مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَیَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) روایت ہے جابر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے ہے یہ کہ دراز ہو عمر بندے کی
اور نصیب کرے اسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہ احمد نے ف مطلع کہتے ہین بلند جگہ کو کہ اسپر چڑھکر کسی چیز
کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اسکے ہین کہ اول اسمین آدمی گرفتار ہولیتا ہے جب مرتا ہے حاصل حدیث کا
یہ کہ فائدہ آرزوے موت مین کچھ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہے موت کی بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کے کرتا ہے پس مرتے وقت تو غم
اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الٰہی کا بھی ہوگا کیونکہ اسکی آرزو کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت
کی بسبب بے صبری اور تنگدلی کے منع ہے اور وہ جو بسبب شوق دیدار الٰہی کے اور محبت اس عالم کی ہو جائز ہے اور نیک بختی سے الخ
منع جو فرمایا آرزو کرنے موت کی سے یہ دوسری علت اسکی ہے یعنی آرزو موت کی نہ کرو اسلیے کہ وہ خود آنے والی ہے چند روز دنیا مین رہنا
اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہے یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگے ؛
ع ح ؛ (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰی سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ
فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَالَيْتَنِیْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنی
بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پھر کہا ای کاشکے مین مرجاتا یعنی لڑکپنے مین
تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای سعد کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے
مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا ای سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا
ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ احمد نے ف کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے یعنی بعد میرے تو آرزو کرتی موت
کی کچھ وجہ بھی ہوسکتی ہے میرے ہوتے ہوے کیونکہ مرنا چاہتا ہے کہ دیکھنا جمال باکمال میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہے
ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہووین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین وہان کی غرضکہ میرے چہرۂ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین
پہونچ سکتی کہ یہ دنیا مین بہشت نقد ہے ایک درویش سے پوچھا کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانۂ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اسکے
مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہے وہ یہ ہے وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک ولا یحسن الاسراع الیہ یعنی
اور اگر ہے تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہین بھلائی مرنے مین اور نہین اچھی ہے جلدی کرنی طرف اسکے ؛ ع ؛ (وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ
مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰی سَبْعًا فَقَالَ لَوْ لَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ
الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَيْتِیَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ
دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰی وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ
اُتِیَ بِكَفَنِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ) اور روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا مین جناب کے پاس اس حال مین کہ داغ لیے تھے انھون نے سات جگہ

پر ہیں کہا اگر نہ سُنا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا میں اسکی اور تحقیق دیکھا
میں نے اپنے تئیں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں مالک تھا میں ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میرے کے اب
چالیس ہزار درہم ہیں کہا حارث نے پھر لایا گیا جناب کے پاس کفن انکا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اُسکو روئے اور کہا اگرچہ جائز
ہی پہ ولیکن حمزہ نہیں پیدا ہوا واسطے اُسکے کفن مگر چادر سفید وسیاہ خطوں کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پہ کوتاہی کرتی اور کھلجاتی
قدموں سے اور جسوقت کہ ڈالی جاتی پاؤں پہ کوتاہی کرتی سر اُنکے سے یہانتک کہ کھینچی گئی اُنکے سر پہ اور رکھی گئی اُنکے پاؤں پر اذخر
نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہیں ذکر کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک ف جناب ابن ارث صحابی قدیم الاسلام ہیں اور بسبب ظاہر کرنے اسلام
کے اول ہی ایذا دیے گئے ہیں اور حاضر ہوئے بدر میں اور اور جہادوں میں اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہی پس کہا
بعضوں نے کہ منع اسلیے فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہی اور جس صورت میں اعتقاد کرے کہ یہ سبب ہی اور شافی
اللہ ہی پس کچھ مضائقہ نہیں اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہو اُسکی ضرورت اور آرزو موت کی کی جناب نے یا تو بیقراری میں بسبب شدت
مرض کے کہ جسکے لیے داغ کھائے تھے یا بسبب خوف تو انگری کے کہ اسکے سبب سے آخر کو گنہ میں نہ گرفتار ہو جاؤں اور ظاہر دوسری
ہی بات ہی چنانچہ موید ہی اسکا جملہ مابعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا ر چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
صلی اللہ وسلم کے اور اذخر دہان ایک گھاس ہی خوشبودار چھتوں کے تختوں پہ بھی بچھاتے ہیں اور اور بہت کام آتی ہی اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے اسلیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ع باب ما یقال
عند من حضرہ الموت باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ کہی جاتی ہی نزدیک اُسکے کہ حاضر ہوئی اُسکو موت ف یعنی علامت
موت کی لکھا ہی علما نے کہ علامت موت کی یہ ہی کہ پاؤں سست ہو جاتے ہیں کہ اگر کھڑے کریں تو کھڑے نہو سکیں اور ناک کا بانسا
ٹیڑھا ہو جاتا ہی اور کنپٹیاں بیٹھ جاتی ہیں اور پوست خصیتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتھ اُس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ
کی اور انا للہ پڑھنا اور دعاء خیر کرنی اور پڑھنا یس کا اور مانند انکی کے ہی جیسے کہ حدیثوں میں مذکور ہیں ح الفصل الاول
فصل پہلی (عن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ رواہ مسلم) روایت
ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ رض سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اُن شخصوں کو کہ قریب مرنے
کے ہیں کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہ مسلم نے ف تلقین کے معنی ہیں سمجھانا اور یہاں مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کے تاوہ
بھی سُنکر پڑھے حکم نہ کرے اُسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علما کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہی ع (وعن ام سلمۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملئکۃ یؤمنون علی ما تقولون
رواہ مسلم) اور روایت ہی ام سلمہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے پاس یا قریب المرگ
کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہیں آمین اُس چیز پر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھلی کرتے ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے ف
مراد میت سے یا تو میت حکمی ہی یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راوی کا ہی اور اگر میت حقیقی مراد
ہی تو تنویع کے لیے ہی اور کہو بھلائی یعنے دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا اور میت کے لیے مغفرت
کی ع (وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ بہ انا للہ وانا

اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ اَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ
مِنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اُنھین اُم سلمہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اُسکو
مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اُسکو اللہ نے یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یا آلہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت
کے اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اُس سے یعنی اُس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اِس مصیبت مین مگر دیتا ہی اللہ تعالی بدلا واسطے اُسکے
بہتر اس سے پس جبکہ مرے ابوسلمہ رضؓ کہا مین نے کون مسلمان بہتر ہوگا ابوسلمہ رضؓ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرت کی طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پھر مین نے کہے یہ کلمے پس دیا اللہ تعالے نے مجھے عوض مین ابوسلمہ رضؓ کے رسول خدا صلی اللہ وسلم کو یعنی حضرت کے نکاح مین
آئی نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کے یہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پیدا کیے خدا کے ہین اور ہم اُسی کی
طرف رجوع کرنے والے ہین پس اُس آیت مین تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہی اور جو چیز منسوب ہی طرف ہمارے
عاریت ہین مالک وہی ہی اور اُسی سے ابتدا ہماری ہی اور اُسی کی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے دل مین یہ مضمون جانے اور صبر کرے
مصیبت پر کہ پہونچے اُسکو آسان ہوتی ہی اُسپر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے پڑھنے ساتھ جزع و فزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے
کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہی کہ کہا ان کہی وہ چیز کہ حکم کیا اُسکو اللہ نے جواب یہ ہی کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی
کیا ہی اور لفظ اجرنی ساتھ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہی اور معنی دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرگئے
ابوسلمہ رضؓ الخ ام سلمہ رضؓ کہتی ہین کہ مین نے یہ حدیث حضرت سے سُنی تھی جب ابوسلمہ خاوند میرے حضرت کے سامنے مرے تو بقصد بجالانے
امر حضرت کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہا مین نے کہ یہی کلمات پڑھون پھر اپنے دل مین خیال کیا مین نے کہ ابوسلمہ رضؓ سے
کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالے بدلے اسکے خاوند میرا کریگا بعد ازان ابوسلمہ رضؓ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال
سمیت جو لوگ ہجرت کرکر مکے سے مدینہ مین گئے تھے اُن مین سے سب سے پہلے ابوسلمہ رضؓ ہی عیال سمیت ہجرت کرکر حضرت کے پاس حاضر
ہوئے تھے اور یہ حضرت کے بھائی تھے رضاعی یعنی دودھ شریک اور حضرت کی پھوپھی کے بیٹے بھی تھے پھر اُم سلمہ رضؓ کہتی ہین کہ باوجود
اس خلجان کے مین نے یہی کلمات پڑھے اُسکے سبب سے حضرت کے نکاح مین آئی کہ افضل البشر ہین ؐ ع + (وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَ قَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ
لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ
عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا داخل
ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ رضؓ پر اس حال مین کہ تحقیق تھہر گئین تھین آنکھین اُسکی پس بند کیا آنکھون اُنکی کو پھر فرمایا تحقیق
روح جس وقت قبض کیجاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتھ اُسکے بینائی پس چلائے لوگ اہل اُسکے سے یعنی اسلیے کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ
دعا کرو اپنے لفسون پر مگر ساتھ بھلائی کے یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین اُس چیز پر کہ کہتے ہو تم یعنی تمہاری
دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بری پھر فرمایا حضرت نے یا آلہی بخش واسطے ابی سلمہ کے اور بلند کر درجہ اُسکا بیچ اُنکے کہ سیدھی راہ دکھائے گئے ہین
اور جانشین یعنی کارساز ہو اُسکا بیچ پس ماندون اُسکے کے کہ باقی ہین بیچ باقی رہنے والون کے وہی ہوئے لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے

اسکے ای پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اسکی مین اور روشنی کر اسکے لیے اسمین نقل کی یہ مسلم نے ف تحقیق الروح الخ یہ علت ہی اغماض
یعنی آنکھین بند کرنے کی یعنی بند کیا مین نے آنکھون کو اسلیے کہ روح جب قبض کیجاتی ہی بینائی بھی اسکے ساتھ جاتی رہتی ہی پس نہین
فائدہ آنکھین کھلی ہوئی رکھنے مین ہو ع * (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھ چادر یمن کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسکا ہووے آخری کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مراد یہ ہی کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہے وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانے کے بقدر گناہون کے اور اول
ظاہر تر ہی تا کہ امتیاز ہو اسکو بسبب اسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہ کلمہ نہ تھا اور ظاہر یہ ہی کہ کلام شامل ہی لسانی اور نفسانی کو
یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے کہے ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل سے دونون سے کہنا افضل ہی ع *
(وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)
اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو سورہ یٰس اپنے مردون پر نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد و
ابن ماجہ نے ف مراد مردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکے پڑھنے مین یہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اٹھاوے ساتھ اس چیز
کے کہ اسمین ہی یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوا اسکے عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سے مراد
حقیقی مردے ہون پھر انکے گھر مین پڑھے پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی
ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکے یٰس مگر کہ آسانی
کرتا ہی اللہ اسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی ماں کی یا باپ کی
ہر جمعہ مین پھر پڑھے نزدیک انکے سورہ یٰس مغفرت کیجاتی ہی واسطے اسکے بقدر گنتی تمام حرفون اسکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا ہی
یا سارا ہفتہ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ
دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اس حالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے تھے یہانتک کہ بہے آنسو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف مہاجرین مین سے اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان
بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع مین یہی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے وہ مقبرہ ٹھہرا اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اٹھا کر
انکی قبر مبارک پر رکھا نشان کے لیے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان کو بعد مر لینے کے یعنی پہلے دفن سے اور رونا
اسپر آنسوؤن سے جائز ہی ع * (وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور
روایت ہی انہین عائشہ رضہ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیق رضہ نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کہ انکی وفات ہوچکی تھی
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ

اَنِّی لَا اُرٰی طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِیْ بِهِ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِجِیْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور
روایت ہی حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے انکی پس فرمایا تحقیق
مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اسکو موت پس خبر کردینا تم مجکو ساتھ مرنے اسکے کے یعنی تا آؤنگا اور نماز اوپر پڑھونگا اور جلدی
کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین و دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہ کہ روک رکھا جاوے درمیان لوگون اسکے کے نقل
کی یہ ابوداؤد نے ف اگر دیر کر دفن کرین تو خوف ہی سڑ جانے کا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کھاوینگے اسمین حقارت اور بے عزتی ہوگی
ہی اور مومن کو اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہی پس اسلیے فرمایا کہ جلد دفن کرین ع (الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ لِلْاَحْیَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت ہی عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو یہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف
واسطے اللہ کے ہی پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا تندرستون کو فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہ ابن
ماجہ نے ف روایت کی ہی ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے کلمے جو
کہے انکو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہوگا جنت مین وہ یہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد اسکے تبارک
الذی بیدہ الملک یحیی و یمیت و ہو علی کل شیء قدیر ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ تَحْضُرُهُ
الْمَلٰٓئِکَةُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا اخْرُجِیْ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الطَّیِّبَةُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اخْرُجِیْ حَمِیْدَةً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ
غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَهَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَهَا فَیُقَالُ مَنْ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا
بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَةِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَةً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَهَا ذٰلِکَ
حَتّٰی یُنْتَهٰی بِهَا اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ فِیْهَا اللّٰهُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اخْرُجِیْ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَةُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اخْرُجِیْ ذَمِیْمَةً
وَّاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَکْلِهٖ اَزْوَاجٍ فَمَا تَزَالُ یُقَالُ لَهَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَهَا فَیُقَالُ مَنْ
هٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَةِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ ارْجِعِیْ ذَمِیْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ
ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ
ہوتا ہی آتے ہین اسکے پاس فرشتے پس جسوقت کہ ہوتا ہی مرد نیک کہتے ہین یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل
اس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہی یعنے نزدیک خدا اور خلق کے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت مین اور ساتھ
ملاقات رب غیر غضب ناک کے پس ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی اسکو یہ یعنی جو کہ ہوا بیان تک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پھر لیجاتے ہین اسکو
طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطے اسکے یعنی بعد کھلوانے فرشتون کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کے
کہتے ہین کون ہی یہ پس کہتے ہین فرشتے جو کہ اسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہی یعنی روح فلانے کی ہی کہ نام و نشان اسکا ذکر کرتے ہین پس کہا
جاتا ہی خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہو اس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتھ راحت اور رزق
پاک کے اور ساتھ ملاقات پروردگار کے کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا جاتا ہی واسطے اسکے یہ یہانتک کہ پہنچتی ہی اس

آسمان تک کہ اسمین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی بُرا یعنی کافر کہتا ہی ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن پلید مین نکل تو درحالیکہ بُرائی کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتھ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھ اور عذابون طرح طرح کے مانند اسکے یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا جاتا ہی واسطے اسکے یہ یہانتک کہ نکلتی ہی یعنی ساتھ کراہت کے پھر لیجاتے ہین اُسکو طرف آسمان کے یعنی واسطے ظاہر کرنے ذلت اُسکی کے پس کھلوائے جاتے ہین واسطے اُسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہی کون ہی یہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پھر کہا جاتا ہی نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا بُرائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے لیے دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہی آسمان سے پھر پھر آتی ہی طرف قبر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف آتے ہین اُسکے پاس فرشتے ظاہر تو یہ ہی کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہین اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مومن ہی یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق اللہ تعالے کے اور حقوق اُسکے بندون کے اور فاسق سکوت عنہ ہی یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب وسنت کا ہی تاکہ رہے وہ درمیان خوف ورجا کے اور پھر آتی ہی طرف قبر کے اور رہتی ہی ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین مین بخلاف روح مومن کے کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان وزمین مین اور میوے کھاتی ہی جنت مین جہان چاہتی ہی اور جگہ پکڑتی ہی طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اور اُسکو تعلق رہتا ہی اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی کہ طرح کہ پڑھتا ہی وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑھتا ہی اور چین کرتا ہی اور سوتا ہی مانند سونے دولہے کے اور دیکھتا ہی طرف منازل اپنی کے جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنے کے پس امر روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرت کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سے ہی پس مومن مشکل نہ جانے اُسکو (وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتے ہین اُسکو دو فرشتے لیے چڑھتے ہین اُسکو کہا حماد نے کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ رض سے پس ذکر کیا حضرت نے یا ابی ہریرہ رض نے خوشبوئی اس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنے کہا کہ آتی ہی اُس سے بو مشک کی اسطرح اسلیے کہا کہ راوی کو الفاظ کما ینبغی یاد نہ رہے فرمایا حضرت نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف سے بعد ازان روح کو خطاب کر کہتے ہین رحمت بھیجے اللہ تجھپر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اُسکو پس لیجاتے ہین اُسکو طرف پروردگار اسکے کہ یعنی عرش پروردگار اسکے کے پھر فرماتا ہی پروردگار لیجاؤ اُسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرت نے اور تحقیق کافر جس وقت کہ نکلتی ہی روح اُسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرت نے یا ابو ہریرہ رض نے بدبو اُسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کی طرف سے پس کہا جاتا ہی لیجاؤ اُسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابو ہریرہ رض نے پس رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنے کونہ چادر کا کہ تھی حضرت پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے ف لیجاؤ اُسکو یعنی تاکہ ٹھہرے جنت مین یا نزدیک اُسکے آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہی اور مراد اجل سے یہان مدت برزخ ہی اور برزخ اُس عالم کو کہتے ہین کہ درمیان میت

مرنے اور قیامت کے ہے اور اسطرح سے یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چادر ناک پر رکھکر بتائی کہ اسطرح سے حضرت رکھے تھے اور حضرت کو گویا ازراہ
مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ١٥ ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ
غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى إِنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هَذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ
مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ
فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُولُونَ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُولُونَ قَدْ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ
إِذَا حُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ حَتَّى
يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هَذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہیں فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے
ہیں روح کو نکل تو اس حال میں کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجھسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کے اور طرف
پروردگار کے کہ نہیں غضب میں پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے یہانتک کہ تحقیق لیتے ہیں اس روح کو بعضے فرشتے بعضوں
سے یعنے ہاتھوں ہاتھ لیجاتے ہیں ازراہ تعظیم و تکریم کے یہانتک کہ لاتے ہیں اسکو دروازوں آسمان پاس کہتے ہیں فرشتے آپس میں
کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کی طرف سے پھر لاتے ہیں اسکو طرف ارواح مومنوں کے یعنی جہاں انکی اروا حین رہتی ہیں
علیین میں یا جنت میں یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بسبب مرتبہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہیں بسبب آنے اس روح
کے ایک لقا سے ساتھ غائب اپنے کے کہ آتا ہے اسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اسکے گھر کے لوگ اس سے نہایت
خوش ہوتے ہیں اسیطرح سے اس مومن کی روح جانے سے اور روحیں خوش ہوتی ہیں پھر پوچھتی ہیں اروا حین مومنوں کی
اس روح سے کہ کیا کیا فلانے نے یعنی کیا حال ہے فلانے فلانے شخصوں کا یعنے نام لیکر پوچھتی ہیں احوال ان اشناؤں کا کہ دنیا میں
انکو چھوڑ کر مرے تھے پس کہتی ہیں ارواحین آپسمیں چھوڑ دو اسکو اسلیے کہ یہ تھی غم دنیا میں یعنی جب راحت پاوے گی تب پوچھنا
پس کہتی ہے یہ روح یعنی بعد راحت پانے کے کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہیں آیا تمھارے پاس پس کہتی ہیں وہ
روحیں کہ تحقیق لے گئے اسکو طرف ماں اسکی کے کہ آگ دوزخ ہے اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہے اسکو موت لاتے ہیں اسکے پاس فرشتے
عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہیں فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح بدبودار
مانند نہایت بدبو مردار کے یہانتک کہ لاتے ہیں اسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہیں فرشتے کیا بری ہے یہ بو یہانتک کہ لاتے ہیں
اسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہ احمد و نسائی نے ف ریشمی کپڑا جو لاتے ہیں شاید روح کو اسمیں لپیٹ کر لیجاتے ہیں اور کیا حال
ہے فلانے فلانے شخصوں کا یعنے طاعت کرتے ہیں تا خوش ہوویں سنکر اور دعا کریں انکے لیے ساتھ استقامت کے یا گناہ کرتے ہیں
تاکہ غمگین ہوویں اسپر اور بخشش مانگیں اسکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے طرف دروازے آسمان
و زمین والے کے کہ پہلا آسمان ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج بہا الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازہ
کے زمین پس رد کیجاتی ہے طرف اسفل السافلین کے کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کہتے ہیں کہ یہی صواب یعنی بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے

کہ جگہ اُنکی سجین ہی اور سجین نام ایک جگہ کا ہی بیچ گھر اور جہنم کے ﴿ع﴾ (وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه
وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كان على
رؤسنا الطير وفي يده عود ينكت به في الارض فرفع رأسه فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر مرتين او ثلثا ثم قال ان
العبد المؤمن اذا كان في انقطاع من الدنيا واقبال من الآخرة نزل اليه ملائكة من السماء بيض الوجوه كان وجوههم
الشمس معهم كفن من اكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم يجيء ملك الموت عليه السلام حتى
يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الطيبة اخرجي الى مغفرة من الله ورضوان قال فتخرج تسيل كما تسيل القطرة من في السقاء
فيأخذها فاذا اخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حتى يأخذوها فيجعلوها في ذلك الكفن وفي ذلك الحنوط ويخرج منها كاطيب
نفحة مسك وجدت على وجه الارض) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے
ایک شخص کے انصار میں سے پس پہونچے ہم طرف قبر کے اور ہنوز نہیں دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور رہتے پرند یعنی سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور داہنے بائیں نہ دیکھتے تھے اور حضرت
کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اُسکے زمین میں یعنی جیسے متفکر کرتے ہیں پھر اُٹھایا سر اپنا اور فرمایا
پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے
اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے یعنی قریب مرنے کے پہونچتا ہی تو اُترتے ہیں طرف اُسکے فرشتے آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں
منہ اُنکے گویا کہ منہ اُنکے ہیں آفتاب ساتھ اُنکے کفن ہوتا ہی کفنوں یعنی ریشمی کپڑوں بہشت کے سے اور خوشبو ہوتی ہی خوشبوؤں بہشت
کی سے یعنی مشک و عنبر وہاں کا یہانتک کہ بیٹھتے ہیں سامنے اُسکے جہانتک کہ پہونچے نگاہ یعنی اس طرح بیٹھتے ہیں بسبب کمال ادب کے
منتظر ہوتے ہیں روح نکلنے کے پھر آتے ہیں ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک سر اُسکے کے پس کہتے ہیں اے جان پاک
نکل طرف بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اُسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہی جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک
میں سے یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہیں اُسکو ملک الموت پس جب لیتے ہیں اُسکو ملک الموت نہیں چھوڑتے اور فرشتے اس جان کو ملک الموت کے ہاتھ میں ایک
پلک مارنے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اُسکو لے لیتے ہیں یہانتک کہ لیتے ہیں اُسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اُسکو اس کفن میں اور اُس خوشبو
میں اور نکلتی ہی اُس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبوؤں مشک کے کہ پائی جاویں روے زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتداے پیدایش
دنیا سے فنا ہونے اُسکے تک ف اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہی اور اور روایت میں آیا ہی کہ مومن پر بھی بڑی سختی
ہوتی ہی تطبیق اُن میں یوں دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہی اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر
کے کہ اُسکی روح نکلتی بھی دشواری سے ہی واللہ اعلم مولانا (قال فيصعدون بها فلا يمرون يعني بها على ملاء من الملائكة الا
قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان بن فلان باحسن اسمائه التي كانوا يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا
فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء التي تليها حتى ينتهى به الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبوا
كتاب عبدي في عليين واعيدوه الى الارض فاني منها خلقتهم وفيها اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى قال فتعاد روحه
في جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني الاسلام فيقولان له ما

هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ) فرمایا حضرت نے پس لے چڑھتے ہین فرشتے اُس جان کو پس نہین گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اُس جان کے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین مگر کہتے ہین کون ہے یہ روح پاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے فلانا بیٹا فلانے کا یعنے اُسکی روح ہے بیان کرتے ہین اُسکو ساتھ بہترین نامون یعنی وصفون اور لقبون اُسکے کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اُسکو ساتھ اُنکے دنیا مین اسی طرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اُسکو آسمان دنیا تلک یعنی پہلے تک پھر کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اُسکے لیے پس کھولا جاتا ہے آسمان یعنی دروازہ اُسکا اُنکے لیے پس ساتھ ہوتے ہین اُسکے ہر آسمان سے مقرب خدا کے کہ اُس آسمان مین ہین اُس آسمان تک کہ متصل ہے اُسکے یہانتک کہ پہونچایا جاتا ہے اُسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہے اللہ تعالےٰ عز و جل لکھو یعنی ثابت رکھو نامہ اعمال بندے میرے کا علیین مین اور پھر لیجاؤ اُسکو طرف زمین کے یعنے بدن اُسکے کے کہ مدفون ہے زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مین نے زمین ہی سے پیدا کیا ہے اُنکو یعنی بدنون بنی آدم کے کو اور اُسمین پھر بھیجتا ہون اُنکو یعنی بدنون و ارواح اُنکی کو اور اسی سے نکالونگا اُنکو دوسری بار فرمایا حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اُسکی اُسکے بدن مین پھر آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے یعنے منکر نکیر پس بٹھلاتے ہین اُسکو پھر کہتے ہین اُسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہین اُسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہین اُسکو کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہے وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہین فرشتے اُسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا اُنکا پس کہتا ہے پڑھی مین نے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ اُسکے اور سچ جانا مین نے یعنی دل سے پس اُس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے یعنی زبانی اللہ کے یہ کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھاؤ اُسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اُسکو لباس بہشت کے اور کھول دو اُسکے لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت نے پس آتی ہے اُسکو ہوا اُسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہے اُسکے لیے قبر اُسکی مین بقدر پہونچنے نگاہ اُسکی کے ف اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اُسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہون اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اُسمین نامہ اعمال نیکون کے رہتے ہین اور کون ہے یہ شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے مولانا شیخ ؒ (قَالَ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ) فرمایا حضرت نے اور آتا ہے اُسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار پس کہتا ہے خوش وقت ہو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کرے تجھکو یعنی وہ نعمتین تیرے لیے ہین کہ نہ کبھی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین یہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنے دنیا مین پس کہتا ہے میت اُسکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حسن و جمال مین لاتا ہے بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہے اُسکی پس کہتا ہے وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے میت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے ف مراد اہل سے حور عین اور خادم ہین اور مال سے محل اور باغ جنت کے اور اور چیزین وہان کی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مومن ہین

اور بال سے حور و قصور وغیرہ ۱۲ ع (قَالَ وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ
مَلَائِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اخْرُجِيْ اِلٰى
سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ
حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ
مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ
الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ
سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ
السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ
هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ
مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ
اَضْلَاعُهٗ) فرمایا حضرت نے اور تحقیق بندہ کافر جس وقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے اترتے ہیں اسکی
طرف آسمان سے فرشتے یعنی عذاب کے کالے منہ ساتھ انکے ہوتے ہیں ٹاٹ پس بیٹھتے ہیں روبرو اسکے جہاں تک کہ پہونچے نگاہ پھر آتا ہے
ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اسکے کے پس کہتا ہے اے جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرت نے پس
پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی ہے ناخوش رکھتی ہے نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اسکے بخلاف روح
مومن کے کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے انوار و آثار کرم کے پس کھینچتا ہے ملک الموت اس روح کو یعنی نکالتا ہے ساتھ سختی اور
زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے اس صوف بھی سے کچھ اسکو لگ آتا ہے یعنی اسی طرح روح کافر کی جب کھینچی
جاتی ہے ساتھ رگوں سے ساتھ سختی اور دقت کے تو ایسا حال ہوتا ہے کہ جیسے کہ اسکے ساتھ نکل آیا رگوں میں سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموت
اسکو پس جب لیتا ہے اسکو نہیں چھوڑتے فرشتے روح کو اسکے ہاتھ میں قدر جھپکنے آنکھ کے یہانتک کہ رکھتے ہیں اسکو بیچ ان ٹاٹوں کے
اور نکلتی ہے اس روح سے نہایت بو سے بدبو مانند بو مردار کے کہ پائی جاوے روے زمین پر پس لے چڑھتے ہیں اسکو پس نہیں گذرتے
ساتھ اسکے کسی جماعت پر فرشتوں میں سے مگر کہتے ہیں فرشتے کون ہے یہ روح ناپاک پس کہتے ہیں فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانے
کا ہے ذکر کرتے ہیں ساتھ بدترین ناموں اسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ انکے دنیا میں یہانتک کہ پہونچایا جاتا ہے اسکو طرف آسمان دنیا
کے پس کھلوایا جاتا ہے اسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہیں کھولا جاتا واسطے اسکے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند
کے لیے یہ آیت نہیں کھولے جاتے واسطے کافروں کے دروازے آسمان کے یعنی کوئی دروازہ دروازوں میں سے اور نہ داخل ہونگے
بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنی جیسے یہ امر نہیں ہو سکتا ہے دشوار ہے ویسے ہی داخل ہونا کافر کا جنت میں کبھی نہیں
ہو سکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں پس فرماتا ہے اللہ عز و جل لکھو نامہ اعمال اسکا سجین میں کہ نام ایک جگہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے
کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اسکی پھینکنے کر پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا
آسمان سے منہ کے بل یعنی بلندی ایمان و توحید سے پستی کفر و شرک میں پڑا پس اوچک لیتے ہیں اسکو پرندے یعنی ہلاک ہوتا ہے یا پھینک دیتی ہے اسکو

یا وہ بیچ مکان دور کے یعنی دور ہوتا ہی رحمت خدا سے پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اُسکی بدن اُسکے مین اور آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اُسکو پھر کہتے ہین واسطے اُسکے کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا ہون پھر کہتے ہین اُسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا ہون پھر کہتے ہین واسطے اُسکے کون ہی یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا ہون پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان کی طرف سے یہ کہ جھوٹا ہی پس بچھاؤ اُسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھول دو اُسکے لیے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہی اُسکو گرمی اُسکی اور ہوا گرم اُسکی اور تنگ کیجاتی ہی اُسپر قبر اُسکی یہانتک کہ اِدھر اُدھر نکل آتی ہین قبر مین پسلیان اُسکی ف سجین ایک جگہ ہی کہ اُدھر دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اُسمین نامۂ اعمال دوزخیون کے رکھے جاتے ہین اور اُسمین اشارہ ہی اُسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہی اور بیچ مکان دور کے اُسمین اشارہ ہی اُسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اُسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہ آیۃ یعنی دوسری سند ہی نری اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحه طرحا نہ یہ کہ بیان ہی حال کا فر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ متحیر بولتا ہی اور قبر کا فر ہی کو تو اسطرح بھینچتی ہی جیسے کہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کے لیے بلکہ اکابر موحد کے لیے یعنی اولیاء اللہ کے لیے ضغطہ قبر کا یعنی بھینچنا یون ہوتا ہی کہ زمین ملتی ہی جیسے ماں اشتیاق والی اپنے بچے کو گلے لگاتی ہی ع ح (وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ) اور آتا ہی اُسکے پاس ایک شخص بدشکل بُرے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھ اُس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہ وہ دن ہی جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہی تو پس چہرہ تیرا نہایت بُرا ہی لاتا ہی بُرائی پس کہتا ہی مین ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہی مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو (وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوُهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور بیچ ایک روایت کے مانند اُسکے اور زیادہ ہی اُسمین جس وقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی رحمت بھیجتا ہی اُسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہی اور کھولے جاتے ہین واسطے اُسکے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والے یعنی ہر آسمان کے دروازے والے مگر کہ وہ دعا مانگتے ہین اللہ تعالیٰ سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اُسکی اُنکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہی جان اُسکی یعنی کافر کی ساتھ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اُسکو سب فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والے یعنی آسمان دنیا کے دروازون مین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالیٰ سے یہ کہ نہ چڑھائی جاوے روح اُسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ رگون کے یہ اشارہ ہی اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہی جان اُسکی اور بہت کھینچکر نکالتے ہین اُسکو اور کمال تعلق ہوتا ہی اُسکو بدن کے ساتھ ع ح (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ) اور روایت ہی عبدالرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے

یعنی کعب سے کہا کہ جبکہ آئی کعب کو موت آئی اُنکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہی کعب کی اگر ملے تو یعنی بعد مرنے کے
فلانے سے پس کہو اسکو میری طرف سے سلام پس کہا کعب رض نے بخشے اللہ تجکو اے ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اُس سے کہا ام بشر نے اے ابا عبد الرحمن
کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کھاوینگی میوے درختون بہشت کے
سے کہا ہان کہا ام بشر نے پس یہ وہی ہی یعنی یہ وہ فضل وکرامت ہی کہ امید رکھی جاتی ہی تیرے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین
ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر
انکی بیٹی یعنی انھون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانے کو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اُس سے ظاہر یہ ہی کہ نام لیا ہو اُسنے براء کا یا بشر کا
پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنی یہ کیا کہتی ہی تو ہم جو ہین زیادہ
مشغول ہونگے اس سے کہ وہان کسی کو پہچانے اور سلام وپیام کسی کا پہونچاوین یعنی اپنے ہی حال مین گرفتار ہونگا کہ اپنی بھی خبر نہو گی چہ جائے
خبر اورون کی اور اسی طرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار رہینگے حاصل یہ کہ وہان کون آپ مین ہوگا کہ کسی کو سلام پہونچاوے اور وہ کسی کا
جواب دیوے آگے اس عذر کا جواب دیا ام بشر نے کہ تو اُن مین سے نہین ہی کہ گرفتار رہونگے بلکہ تو مومنون مین سے ہی کہ جنکے حق مین حضرت نے
ایسا اور ایسا فرمایا ہی یعنے نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین
اور کھاوینگی میوے وہان کے اور پیوینگی پانی وہان کے اور جگہ پکڑینگی سونے کی قندیلون مین نیچے عرش کے ۱۲ مترجم (وَعَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ
یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَۃُ الْمُؤْمِنِ طَیْرٌ تَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یُرْجِعَہُ اللّٰہُ فِیْ جَسَدِہٖ یَوْمَ یَبْعَثُہٗ رَوَاہُ
مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہی عبد الرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے کہ نہین روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہی بیچ درختون بہشت کے یہانتک کہ پھیر لاویگا
اُسکو اللہ بیچ بدن اُسکے کے اُس دن کہ اُٹھاویگا اُسکو یعنے قیامت کو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین ف اگر
کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اُسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہ کہ روح کو جانور
کے بدن کے ساتھ ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہی اور تصرف اُسمین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسے جواہر صندوق مین
رکھ دیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اُسکی تعظیم وتکریم ہی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ بات خاص شہدا کے لیے ہی اور بعضے کہتے ہین
مومنون کے لیے ہی ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہی ۱۲ مترجم (وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَہُوَ یَمُوْتُ فَقُلْتُ
اِقْرَأْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی محمد بن منکدر رض سے کہ کہا گیا مین جابر رض بن عبد اللہ کے
پاس اور وہ تھے قریب مرنے کے پس کہا مین نے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہ ابن ماجہ نے باب غسل المیت
وتکفینه باب ہی بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اُسکے کے ف یعنی اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہین اور نہلانا
میت کا فرض کفایہ ہی سب علما کے نزدیک یعنی اگر بعضے نہلاوینگے سب کے ذمہ سے فرضیت اتر جاویگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور اختلاف ہی
اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہ ہی کہ شرط ہی کہا یہ شیخ ابن ہمام نے ۱۲ مترجم اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَہٗ فَقَالَ اغْسِلْنَہَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَأَیْتُنَّ ذٰلِکَ
بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حِقْوَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَہَا اِیَّاہُ

وَفِي رِوَايَةٍ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھیں بیٹی انکی کو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اُسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اُسکی ساتھ پانی اور پتی بیری کے یعنی پانی میں پتے جوش کرو اور اس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے اور ڈالو آخر بار میں کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئیں ہم خبر کی ہمنے اُنکو پس ڈالا طرف ہماری حضرت نے تہبند اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اُسکے اس تہبند کو یعنی کفن کے نیچے رکھ دو اسطرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں ہے کہ غسل دو اُسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اُسکے داہنی طرف سے اور اعضاء وضو اُسکے سے اور کہا ام عطیہ رض نے پس گوندھیں ہمنے بال اُنکے کی تین چوٹیاں پھر ڈالا ہمنے اُنکو اُنکے پیچھے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

ف لفظ اَوْ کا اسمیں ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل میں تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار میں مستحب ہے پانچ بار اور الا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہیں آیا اگر زیادتی کریں اُسپر تو مکروہ ہے کذا ذکرہ القاضی و ابن ملک وغیرہما اولی یہ ہے کہ دو بار تو بیری کے پتوں کے پانی سے نہلا وے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد میں ہے ابن سیرین سے کہ اُنھوں نے غسل سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتوں سے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہ ہے اس حدیث میں کہ کافور پانی میں ملا وے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ کافور حنوط میں یعنی میت کی خوشبو میں ڈالے اور بعد نہلانے اور خشک کرنے بدن کے بدن کو لگا وے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگے تو مشک قائم مقام اُسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتوں سے میل خوب دور ہوتا ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہیں اور دفع ہوتے ہیں اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہبند حضرت نے صاحبزادی کے لیے عنایت کیا تا برکت اُسکی اُنکو پہونچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہے لیکن یہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑوں سے زیادہ نہو اور شروع کرو اُسکے داہنی طرف سے یعنی داہنے ہاتھ اور پہلو اور پاؤں سے ابتدا کرو اور روایۃ مواضع الوضوء میں مطابق جمع کے لیے ہے پس اعضاء وضو کے پہلے دھونے چاہییں پھر اور اعضاء اور مراد اعضاء وضو سے وہ ہیں کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک میں پانی دینا ہمارے نزدیک نہیں ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علماء نے یہ کہ نہلانے والا اُنگلی پہ کپڑا لپیٹے اور ملے اُس سے دانتوں کو اور تالو کو اور دونوں کانوں کو اندر سے اور نتھنوں کو اور اُسپر عمل ہے لوگوں کا اب اور مختار یہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤں بعد غسل کے نہ دھوئے جاویں بلکہ پہلے جب اور اعضاء وضو کے دھووے پاؤں بھی دھووے اور نہ دھووے پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اسلیے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہے اور اعضاء دھونے کے لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اور کے ہاتھ سے اسکے ہاتھوں کے دھونے کی حاجت نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال عورت کے کھلے ہی رہنے دے گوندھے نہیں

ع ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑوں سفید یمن کے اور سحول کے بنے ہوئے روئی کے نہ تھا اُنمیں کرتا اور نہ پگڑی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

ف اور نہ تھا اُن میں کرتا اور نہ پگڑی معنے اسکے یہ ہیں کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن میں نہ تھے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑوں میں نہ تھا بلکہ سوا ان تین کپڑوں کے تھے اس صورت میں لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح اول ہی معنی ہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ

کفن تھے حضرت کے کفن کے مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہو اختلاف علما کا اسمین کہ آیا مستحب ہے یہ کہ ہوں کفن مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہوں
کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے کہ تین لفافہ ہوں نہ ہوں انمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنیفہ نے کہ تین کپڑے ہوں ازار یعنی
لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوشش کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہے وہ اسمین ہے تاویل کرتے ہیں کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر
سیا تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہے یمن مین ع ح ۱۰ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف روایت کی ابن عدی نے
کہ اچھے دو کفن مردون اپنے کو اسلیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین آپس مین قبرون اپنی مین اور کفن اچھا یہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کے
پس اچھے سے یہ مراد نہین ہے کہ جو اہل دنیا کے کفن بیش قیمت (از راہ ناموری) اور تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہے اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونون برابر
ہین اسمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار کیا ہے کہ کپڑے بہت بھاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہے واسطے
ضائع ہونے مال کے انتہی ع ح ۱۰ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ
فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبداللہ بن عباس رض سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑی
اسکی اُنٹنی اُسکی نے اور وہ تھا محرم یعنی حج کی نیت کیے ہوئے پس مرگیا پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور
بیری کے اور کفنا دو اسکو دو کپڑون اُسکے مین اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اسکا سر پس تحقیق وہ اُٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک
کہتا ہوا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مرجاوے تو کفن بھی اُسی کے لباس مین بطور لباس محرمون کے
دینا اور خوشبو نہ لگانا اور سر چھپانا چاہیے مذہب شافعی اور احمد رح یہی ہے اور امام ابوحنیفہ رح اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور
حضرت نے اُس محرم کو دو کپڑون مین کفنانا یا بسبب ضرورت کے تھا کہ وہ سوا اُن کپڑون کے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانے
اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اُسی کے لیے تھا نہ سب کے لیے واللہ اعلم ع ح ۱۰ (وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ
بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ پہلا اسکا یہ ہے قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے
اگر چاہیے اللہ تعالیٰ ع (اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ) فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ
الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى مَوْتَاكُمْ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ
بہتر ہین کپڑون تمہارے سے ہین اور کفناؤ سفید کپڑون مین اپنے مردون کو اور بہتر ہے سرمون تمہارے مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہے پلکون کے
بالون کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ موتاکم تک ف کفنانا سفید کپڑون مین
امر استحبابی ہے کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہے اور مضائقہ نہین برد یعنی چادر یمن کا اور کتان کا واسطے کفن مردون کے اور جائز ہے
عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہنی جائز ہے کفن بھی اسکا بعد مرنے کے جائز ہے اور اثمد کہتے ہین اپنی
سرمہ کو جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہ ہے کہ اسکو سوتے وقت لگاوے واسطے اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ع ح ۱۰

(وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی حضرت
علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن مین پس تحقیق وہ چھینا جاتا ہی چھیننا جلد نقل کی یہ ابوداود نے
ف یعنی جلدی پرانا اور خراب ہو جاتا ہی پس کیا حاجت ہی نفیس اور بھاری قیمت کی غرضکہ منع ہی اسراف کرنا کفن مین اور تعہد اور خوب ہی
اوسط کے درجہ کا ع ۶ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَہَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ جب آئی انکو موت منگوائے نئے
کپڑے پھر پہنا انکو پھر کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اٹھایا جاتا ہی ان کپڑون مین کہ مرتا ہی نقل کیا ابوداود
نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ابوسعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنے کے اس حدیث پر پہنے اور مراد اس سے ظاہر معنی ہیکے
ہین کہ مردہ کپڑون مین اٹھیگا لیکن یہ ہی مشکل اسلیے کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ اٹھینگے لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤن پس معنی اسکے علما نے یہ لکھے ہین
کہ مراد کپڑون سے حدیث مین وہ اعمال ہین کہ مرتا ہی اوپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہین اسلیے کہ جیسے کہ کپڑے بدن سے لگے رہتے
ہین ویسے ہی عمل بھی متعلق بدن سے ہوتے ہین چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کی بھی بعضون نے یہ کی ہی کہ اعمال اپنے پس درست کر اور ابوسعید نے
جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اسوقت مین اتفاقاً یہ حدیث بھی حضرت کی انکو یاد آگئی بیان کر دی نہ یہ کہ نئے کپڑے
پہننے کی سند کے لیے بیان کی اور یا یہ کہ قبرون سے اٹھینگے کپڑے پہنے ہوئے اور محشر مین ننگے ہونگے م ح ع ۶ (وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ وَخَیْرُ الْاُضْحِیَّۃِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ
اُمَامَۃَ) اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین کفن حلہ ہی اور بہترین قربانی دنبہ
سینگون والا نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ ہی یعنی بہترین کفن لنگی اور چادر ہی اور یہ قمیص
بنفی کفنی کے اور یہ کفن سنت ہی یا یہ کہ بدون قمیص کے مراد ہون اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نہ کرے بلکہ دو کپڑے
بہتر ہین کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہین اور اگر تین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہی اور دنبہ سینگون کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہی اسلیے اسکو بہتر فرمایا
ع ۶ ح ۶ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰی اُحُدٍ اَنْ یُنْزَعَ عَنْہُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ یُدْفَنُوْا بِدِمَائِہِمْ
وَثِیَابِہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق شہدا احد کے
کہ اتارا جاوے انسے لوہا یعنے زرہین اور ہتھیار اور چمڑے یعنے پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئی خون کی اور یہ کہ دفن کیجاوین خون سمیت اور
کپڑون سمیت یعنی جو کپڑے کہ خون مین بھرے ہون نقل کی یہ ابوداود وابن ماجہ نے ف امام شافعی رح کے نزدیک نہ غسل ہی شہید کے لیے اور نہ
نماز اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک غسل نہین لیکن نماز ہی ع ۶ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ عَوْفٍ اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَہُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ کُفِّنَ فِیْ بُرْدَۃٍ اِنْ غُطِّیَ رَاْسُہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِنْ غُطِّیَ
رِجْلَاہُ بَدَا رَاْسُہٗ وَاُرَاہُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَۃُ وَہُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا وَلَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ
تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ عبدالرحمن
صحابی کے پاس لائے کھانا یعنے وقت افطار کے اور وہ تھے روزہ سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھسے کفنائے گئے
ایک چادر مین اگر ڈھانکا جاتا تھا سر انکا کھل جاتے تھے پاؤن انکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤن کھل جاتا تھا سر انکا یعنی پھر سر ڈھانک دیا

اور پاؤن پر اذخر رکھدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہو اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ یہ بھی کہا اور مارے گئے حمزہؓ اور وہ تھے بہتر مجھسے یعنی انکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسے کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے دنیا اسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہین ہم یہ کہ ہو دے ثواب نیکیون ہماری کا جلدی دیا گیا واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہ بخاری نے ف عبدالرحمن عشرہ بشرہ سے ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلاے صحابہ اور اہل بدر سے ہین اور احد مین شہید ہوے اور حالت کفر مین بڑی فراغت والے تھے جب مسلمان ہوے نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہو کہ ایکبار یہ حضرتؐ پاس حاضر ہوے تسمہ کمر مین باندھے ہوے فرمایا حضرتؐ نے صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہو اللہ تعالیٰ نے دل اسکا ساتھ ایمان کے دیکھا مین نے اسکو مکہ مین کہ مان باپ اسکے اسکو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور دیکھا مین نے کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا و رسول کی مین اپنے تئین اس حال کو پہونچایا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب چچا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرتؐ نے انکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہداء احد سے ہین اور ڈرتے ہین ہم یعنی ڈرتے ہین اس سے کہ داخل ہوجاوین ان لوگون مین کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا) یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہو دنیا کا جلدی دیتے ہین واسطے اسکے دنیا مین وہ چیز کہ چاہتے ہین ہم واسطے اسکے کہ چاہتے ہین ہم پھر کردانتے ہین ہم واسطے اسکے دوزخ داخل ہوگا اسمین برائی کیا گیا راندہ ہوا ازبسکہ انپر خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبادا انہین داخل ہوجاوین والا معنی آیت کے یہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہو دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا ہو سواے اسکے کچھ اسپر انعام کرتے ہین دنیا مین جو کچھ چاہتے ہین ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہو واسطے اسکے کہ چاہتے ہین نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہ کہ یہ آیت بیچ حق بڑے طالب دنیا وغیرہ کے فرمائی ہو عبدالرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ بسبب اس فراغت کے ہم بھی کہین انھین مین نہون اور چھوڑ دیا کھانا باوجود شدۃ احتیاج کے کہ روزے سے تھے اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہو باز رکھتا ہو مائل ہونے سے طرف لذتون کے اور اس حدیث مین دلیل ہو اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہو ؏ ‡ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو جابرؓ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر مین پھر حکم فرمایا اسکے نکالنے کے لیے یعنی قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اسکو حضرتؐ نے اپنے گھٹنون پر پس ڈالا منہ اسکے مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابرؓ نے اور تھا عبداللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف عبداللہ بن ابی رئیس تھا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباسؓ کو کہ چچا حضرتؐ کے تھے روز بدر کے بندی کر کر لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسی کا انکے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب دراز قد ہونے انکے کے عبداللہ بن ابی نے کہ یہ بھی دراز قد تھا کرتا اپنا انکو پہنایا پس حضرتؐ نے کرتا اپنا اسکو پہنایا اسی کرتے کے بدلے اوتارنے کے لیے تا منافق کا احسان انپر نہ رہ جاوے اور اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہو کہ قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو لَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ یعنے دعا نکر کسی پر منافقون مین سے کہ مرگیا ہو اور مت کھڑا ہو اسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرت عبداللہ کی گور پر تشریف لے گئے اور کرتا پہنایا اور آب دہن اسکے منہ مین ڈالا جواب اسکا علما نے یہ لکھا ہو کہ یہ واقعہ پہلے اترنے آیت کے تھا اور حضرتؐ کو غرض اس سے بدلا اتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف اور خاطرداری اسکے بیٹے کی کہ وہ مومن

تھا پاک نفاق سے اور بہت سے اسکے جواب لکھے ہیں جو چاہے او رشرح اون مین دیکھ لے م ف ۲ جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رُخ کر دے اسطرح کہ چت لٹا دے
اور پاؤن قبلہ کی طرف کرے اور سرا ونچا کر دے تا قبلہ رُخ ہو جاوے اور تلقین کرے شہادت یعنی اُسکے پاس پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ پس جب مر چکے تو باندھ دے کلّہ اُسکا تا مُنھ بند ہو جاوے اور کوئی جانور منھ مین نہ گھس جاوے اور بند کر دے آنکھین اُسکی اور مستحب ہی جلدی
دفن کرنا اُسکو اور جب ارادہ کرین نہلانے کا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اُسپر اُسکو لٹا دے اور کپڑے اُتارے اور ستر اُسکا ڈھانک دے ایک
کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کرا دے بغیر کلّی اور ناک مین پانی دینے کے اور نہلا وے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہوئی اُسمین
بیری کی پتی یا اشنان اگر بہم پہونچین ورنہ خالص پانی سے اور دھووے سر اور داڑھی اُسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے
دھووے اور لٹاوے پہلے بائین کروٹ پھر نہلا وے یہانتک کہ پہونچے پانی اُس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہی پھر داہنی کروٹ لٹا کر نہلا وے
اس طرح سے کہ پانی بائین کروٹ تک پہونچے پھر بٹھا وے مردے کو اور ملے پیٹ اُسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دھو ڈالے اور پھر کر غسل اور
وضو نکرا وے اور پونچھے اُسکے بدن کو کپڑے سے اور لگا وے حنوط یعنی خوشبو مرکب سر اور داڑھی کو اور کافور اُن اعضا کو لگا وے کہ سجدے
مین زمین کو لگتے ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگھی نکرے بالون اور داڑھی کو اور نہ کترے ناخون اور بال اُسکے اور نہ ختنہ کرے جسکا ختنہ نہ ہوا ہو پھر
کفنا وے اور کفن مسنون مردے کے لیے یہ ہی کہ کفنی ہو مونڈھون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادرین سر سے قدم تک اور کفن کفایہ
ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہ ہی کہ کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑھنی لمبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور
سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا اور چوڑا اُسکا بغلون کے نیچے سے گھٹنے تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی ہون جیسے مردے کے کفن مین مذکور ہو سے پس جو
کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اُسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کے وقت ایک ہی کپڑا کافی ہی اور نہ قصار
کرے ایک پر بلا ضرورت اور دھونی دے کفن کو خوشبو کی طاق پہلے پہنانے کے اور کفنا وے یون کہ اول لفافہ یعنی لپیٹ کی چادر پھیلا وے پھر اُسپر
ازار یعنی اندر کی چادر پھر کفنی پہنا کر ازار پر لٹا وے اور ہاتھ دونون طرف پھیلا وے سینہ پر نہ رکھے پھر لپیٹے ازار بائین طرف اُسکی سے پھر داہنی
طرف سے پھر لفافہ کو یوہین لپیٹے اور عورت کو پہنا دے کفنی اور اُسکے بالون کو دو حصے کر کر اُسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اوڑھا وے پھر
ازار لپیٹے پھر لفافہ پھر سینہ بند سب کے اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤن کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانے کا ملتقی الابحر اور مجمع شرح
ملتقی اور چلپی باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا باب ہی بیچ بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے اُسکی کے جنازے کے ساتھ
پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہی اور سوار کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی چلنا روا ہی اور
پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہی اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہی یعنی اگر بعض پڑھ لینگے سب کے ذمّے سے فرضیت ساقط ہو جاویگی ورنہ سب
گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اُسکی اور رکھنا جنازے کا آگے مصلی کے پس اس واسطے جائز نہین ہی غائب کی
اور نہ اُسپر کہ جانور کی پیٹھ پر ہو یا لوگون کے کندھون پر اور نہ اُسپر کہ مصلی کی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہو اور اگر بغیر نہلائے دفن کر دیا جاوے اور ممکن نہو
باہر نکالنا اُسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا تو نکالکر غسل دین
اور نماز پڑھین اور اگر نادانستہ بغیر غسل کے نماز پڑھی اور بعد قبر کھودنے کے نکال کر غسل دیا پھر کر پڑھین نماز م ج الفصل الاول فصل پہلی
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذٰلِكَ
فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۲ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے

پس اگر ہو وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہو اسکے لیے پہونچاؤ اسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اسکے پس بد ہے رکھو اسکو اپنی گردنون
سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** جلدی کرو ساتھ جنازہ کے یعنی جنازہ دفن کے لیے لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہیں مراد ہے بیچ کی چال
چلے کہ جلد جلد قدم اٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان فرمایا
کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہے حال اُس میت کا اچھا پس جلدی لے چلو اسکو تاکہ پہونچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اسکا برا ہے تو بھی جلدی لیچلو
تاکہ پھینکو برے کو اپنی گردنون سے ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ فَاحْتَمَلَھَا الرِّجَالُ
عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ لِاَھْلِھَا یَا وَیْلَھَا اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِھَا یَسْمَعُ صَوْتَھَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ
وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی سعید رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ
پس اٹھاتے ہیں اسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل بہتری کے اور اگر ہوتا ہے بد بخت کہتا ہے
اپنے لوگون کو ای مصیبت کہان لیجاتے ہو اسکو یعنی مجکو سنتی ہے آواز اسکی ہر چیز سوا آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مر جاوے یا بیہوش ہو جاوے
ف مومن جلدی چلنے کو کہتا ہے اسلیے کہ نعمتین جنت کی دیکھتا ہے اور بد بخت لیجاتے دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقۃً کرتا ہے
اگر چہ روح نکل جاتی ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے اسپر یہ ایسا ہے جیسے قبر مین زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَھَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اسکے یعنی بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہانتک کہ رکھا جاوے
جنازہ یعنی لوگون کے کندھون سے زمین پر رکھا جاوے یا قبر مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جب جنازہ گھر مین سے نکلے تو دیکھکر کھڑے
ہو جاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اسکے کے یا بسبب ہول موت کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ اسوقت بیٹھے رہنا نہ چاہیے بلکہ بیقرار ہو کر اور دوڑ کر
اٹھ کھڑا رہے اور جبتک رکھا نہ جاوے زمین پر بیٹھے نہین بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علما ہمارے نے کہ جب نہ ارادہ کرے جنازے
کے ساتھ جانیکا تو اٹھ کھڑے رہنا مکروہ ہے اکثرون کے نزدیک اور بعضون نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضون نے کہا
دونون مستحب ہین اور کہا جمہور نے کہ یہ حدیثین منسوخ ہین ساتھ حدیث حضرت علی رضہ کے کہ آگے آتی ہے ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَۃٌ
فَقَامَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَہٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا یَھُوْدِیَّۃٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہے جابر رضہ سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اٹھ کھڑے ہوئے اسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ اُنکے
پس کہا ہمنے ای رسول خدا کے یہ ہے جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ مستحق تکریم اور تعظیم ایمان کے ہے اٹھین پس فرمایا حضرت نے تحقیق موت جائے
گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اٹھ کھڑے ہو یعنی اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے (وَعَنْ عَلِیٍّ رضہ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَازَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ مَالِکٍ وَاَبِیْ دَاوٗدَ قَامَ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ) اور روایت
ہے حضرت علی رضہ سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم یعنی بیچ دیکھنے جنازے کے
نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت مالک کے اور ابی داؤد کے یہ ہے کہ کھڑے ہوئے جنازے کے لیے پھر بیٹھے پیچھے اسکے **ف** پہلی روایت کے دو معنی ہین
ایک تو یہ کہ کھڑے ہوئے حضرت جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوئے اور جب گذر گیا اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرت اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہ کہ
چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہو گئے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہو جانا ساتھ فعل اخیر کے یعنی یہ حکم پہلے تھا

اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونون معنی ہین اور دوسرے معنی ظاہر ہین ؁ح ؛ (وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَۃَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّکَانَ مَعَہٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا وَیُفْرَغَ مِنْ دَفْنِھَا فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازے مسلمان کے بسبب لانے ایمان کے یعنی فرمودۂ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھ اسکے یہانتک کہ نماز پڑھے اسپر اور فراغت پاوے دفن اسکے سے پس تحقیق وہ پھرتا ہے اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر پھر پھر جاوے پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہے ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف قیراط کہتے ہین دینار کے بارھوین حصہ کو اور یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے یعنی ڈھیر بڑا ؁ع ؛ (وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگون کو جس دن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ رضؓ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھ انکے اور تکبیرین کہین چار نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اُس نجاشی کا کہ حضرت نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول دین نصاری پر تھا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئے تو خوب خدمت گذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جا کر نماز پڑھی اُسکے جنازے کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت مین اسلیے کہ فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اسکے اور کہا ابن ہمام نے کہ خلاصہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے نماز برابر ہے کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نے کہا کہ نہین مکروہ ہے جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضون نے کہا ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور بعضون نے کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہ نکالتے ہین کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک نہین جائز وہ کہتے ہین کہ احتمال ہے کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے آگیا ہو اسلیے کہ اللہ تعالے قادر ہے اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حائل تھے ہٹا دیے ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہے حضرت ابن عباس رضؓ سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباس رضؓ نے کہ کھولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکھا اُسکو اور نماز پڑھی اُسپر ؁ع ؁ح (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاَنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَۃٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتے ہمارے جنازون پر چار اور اُنھون نے تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہمنے اُنسے کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ کیون کہین پس کہا اُنھون نے کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتے نقل کی یہ مسلم نے ف پانچ تکبیرین کہتے یعنی کبھی کبھی یا ابتدا مین اجماع ہے سب علمار کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سے اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سے زیادہ بھی منقول ہین لیکن لکھا ہے علماء نے کہ آخر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوا چار کے جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کے قائل نہون تو کچھ ضرر اجماع مین نہین آتا ؁ح ؁ع (وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَاَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّھَا سُنَّۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑھی سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کے اور کہا

پڑھی مین نے سورۂ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا امام ابوحنیفہ رح نے کہ مراد سنت سے یہ ہی کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان ثنا کے تو قائم ہوتی ہی مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۂ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمر رض نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازے مین انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہی پس مراد سنت سے اُنکے نزدیک یہ ہی کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی ﴿ع﴾ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر پس یاد رکھی مین نے دعا پڑھی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اُسے یعنی تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے یعنی پاک کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاکیزہ کرتا ہی تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر یعنے اس عالم مین بہتر گھر اسکے سے یعنی اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنی ابتداءً اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہی کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی متحیر ہونے سے نوشتون کے جواب مین اور عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سُنی تو رشک لے گیا مین یہانتک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین یہ میت یعنی تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنے حور عین اور عورتون دنیا مین سے بھی پس نہ اشکال رہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حورون سے بسبب نماز روزے اپنے کے جیسا کہ وارد ہوا ہی یہ حدیث مین اور فقہ مین لکھا ہی کہ مستحب ہی اس دعا کو آہستہ پڑھنا اور حضرت نے پکار کر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہی اور بخاری نے لکھا ہی کہ دعائین جو میت کے لیے وارد ہوئی ہین یہ سبھون سے صحیح تر ہی ﴿ع﴾ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اَدْخِلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سلمہ بن عبد الرحمن رض سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رض نے داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑھون مین اُنپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونون بیٹون بیضا رکے مسجد مین یعنی سہیل اور بھائی اسکے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نام سہیل کے بھائی کا سہل تھا اور بیضا اُنکی مان کا نام ہی اور نماز جنازے کی مسجد مین پڑھنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہی بموجب اس حدیث کے کہ اسمین ذکر ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ رض پر انکار کیا صحابہ رض نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑھین چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہہ مقرر تھی کہ وہان نماز جنازہ پڑھتے تھے اور ابو داود مین منع کی حدیث بھی موجود ہی مضمون اسکا یہ ہی کہ جو کوئی پڑھے

نماز جنازہ کی مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اُسکے اور حضرت عائشہ رض نے جو یہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نے نماز پڑھی تو یہ بسبب عذر کے
تھا کہ مینہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت مین یہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد مین پڑھی ۂ ع + ح (وَعَنْ سَمُرَۃَ
بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِہَا فَقَامَ وَسَطَہَا مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ) اور روایت ہی سمرہ
بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر جنازے ایک عورت کے کہ مر گئی تھی بیچ نفاس اپنے کے
پس کھڑے ہوے بیچ مین اُسکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف شافعی کہتے ہین کہ عورت کے کولون کے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑھنے
کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے پس یہ حدیث سند اُنکی ہی بیچ حق نماز عورتون کے اور دوسری بات اور حدیث سے ثابت کی ہی
اور ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ کھڑا ہووے سامنے سینہ کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہ حدیث منافی سینہ کے سامنے کھڑا
ہونے کے نہین اسلیے کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان مین پڑا ہی اعضا کے اسلیے کہ اوپر اُسکے سر اور ہاتھ ہین اور نیچے اُسکے پیٹ اور پاٗون
اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سینہ کے سامنے کھڑے ہوے ہون مائل طرف کولون کے راوی نے بسبب نزدیک ہونے
دونون چیزون کے آپس مین گمان کیا کہ درمیان مین اُسکے سامنے کولون کے کھڑے ہوے اور شمنی نے کہا کہ روایت ہی ابی حنیفہؒ اور
ابی یوسف سے بھی کہ کھڑا ہووے امام عورت کے کولون کے سامنے ۂ ع + ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ
مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ ہٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاہُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِہْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَہُ فَصَلَّى
عَلَيْہِ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ) اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اُسمین رات کو پس
فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنے مجکو عرض کیا صحابہ رض نے کہ دفن کیا ہمنے اُسکو بیچ اندھیری
رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپ کا پھر کھڑے ہوے حضرت پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرت کے پس نماز پڑھی اُسپر نقل کی یہ بخاری و
مسلم نے ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ۂ ع (وَعَنْ أَبِي ہُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابٌّ فَفَقَدَہَا رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْہَا أَوْ عَنْہُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ فَكَأَنَّہُمْ صَغَّرُوا أَمْرَہَا أَوْ أَمْرَہُ فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِہِ فَدَلُّوہُ فَصَلَّى
عَلَيْہَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ ہٰذِہِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَہْلِہَا وَإِنَّ اللّٰہَ يُنَوِّرُہَا لَہُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ وَلَفْظُہُ لِمُسْلِمٍ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
یہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑو دیتی تھی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تھا ایک جوان یعنی جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اُس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کی صحابہ نے کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا پس کیون نہ
خبر کی مجکو یعنے تا نماز پڑھتا اُسکی کہا ابو ہریرہ رض نے پس گویا کہ صحابہؓ نے حقیر جانا حال اُس عورت کا یا اُس شخص کا یعنی یہ خیال کیا کہ کیا ہی یہ کہ
جسکے لیے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلا دو مجکو قبر اُسکی پس بتلائی اُنکو پس نماز پڑھی اُسپر پھر فرمایا تحقیق
یہ قبرین بھری ہوتی ہین تاریکیون سے مردون پر اور تحقیق اللہ تعالے روشن کرتا ہی قبرون کو واسطے مردون کے بسبب نماز میری کے اُنپر نقل کی
یہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے ف یا تھا ایک جوان یہ شک راوی ہی کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا اور یہ قبرین
مراد اُنسے وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑھنا حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہی یا نہین جمہور علما اُسپر ہین کہ مشروع
ہی خواہ پہلے پڑھ چکے ہون یا نہ پڑھ چکے ہون اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہؒ اور مالک اُسپر ہین کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہون تو درست ہی اور اگر پڑھ
چکے ہون تو نہین درست لیکن ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک شرط یہ ہی کہ اگر پھٹ نہ گیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پھٹ گیا ہو تو نہین درست

بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سے کم کا ہو تو جانے کہ نہین پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ حدیثون مین جو نماز پڑھنا حضرت کا قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرت کے سے ہی کہ حضرت قبرون کے نورانی ہونے کے لیے پڑھتے تھے اور کو مطلق نہین درست ف ع ح ۳ (وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ اُنْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی کریب مولی ابن عباسؓ کے سے کہ نقل کی عبداللہ ابن عباس سے یہ کہ مرا انکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین کہ نام جگہون کا ہی قریب مکے کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھ کسقدر جمع ہوئے ہین لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا مین پس ناگہان لوگ بہت جمع ہو گئے تھے اسکے لیے پس خبر دی مین نے انکو پھر کہا کیا کہتا ہی تو یعنی گمان کرتا ہی کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نے کہ نکالو جنازہ کو پس تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس پڑھین جنازے اسکے پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتے ہون ساتھ اللہ کے کسی کو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت انکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّىْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانون سے کہ پہونچین سو کو سب شفاعت کرین واسطے اسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت انکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی حدیث مین چالیس آدمی فرمائے اور اسمین سو ظاہر یہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونے کی فضیلت اتری ہووے پھر از راہ فضل و کرم کے اپنے بندون کے حال پر چالیس کے جمع ہونے کی بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونون عددون سے کثرت ہووے نہ عدد خاص ف ع ح ۴ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ) اور روایت ہی انسؓ سے کہا گذرے صحابہ ایک جنازے پر پس تعریف کی اسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذرے ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنے اسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اسکے لیے بہشت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنے برائی کا پس واجب ہوئی اسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین

ف واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونے اس چیز کے کہ تعریف کی اسپر یا اگر مرا حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونی برائی کے کہ ذکر کی یا اگر مرا اس حالت پر اور کہا مظہر نے کہ یہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کے حق مین کہ گواہی دین اسکے حق مین ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہی نہ پہلے کے لیے اور نہ خوف ہی دوزخ کا دوسرے کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہو انکو اللہ تعالے نے اسپر اور کہا زین عرب نے کہ ذکر کرنا کسی کو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہ علامت ہی انکے جنتی اور دوزخی ہونے کی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختون اور متقیون کا ہی کہ وہ بغیر مداخلت نفسانیہ کے کہتے ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی و الا اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق

کی تعریف کرے یا ایک نیک بخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ اللہ کے ہو یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی کہ اکثر آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالے لوگوں سے کہواتا ہے پس کہنا انکا علامت واقع میں ہونے کی ہے اور یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ کہیں صحابہ رض اور مومن سچ حق ایک شخص کے کہ یہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہے تو یوں ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہے نہیں ہوتا دوزخی بسبب کہنے انکے کے اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہے انکے کہنے سے جنتی نہیں ہو جاتا کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ نہیں جائز ہے کسی کو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دیں اسکے لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ بھلائی کے اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا اسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ برائی کے ع ح (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے حضرت عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں واسطے اسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اسکو اللہ بہشت میں کہا ہمنے اور اگر تین شخص گواہی دیں یعنی تو بھی داخل کریگا بہشت میں فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دیں تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دیں فرمایا اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہمنے اُنسے حال ایک کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف داخل کریگا جنت میں یعنی بسبب فضل اپنے کے اور بھلائی اُسکی کے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہے اللہ تعالے گناہ اسکے اور داخل کرتا ہے اسکو جنت میں واسطے سچ کرنے گمان مومنوں کے بیچ ہونے اسکے کے صالح چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے اَلْسِنَةُ الْخَلْقِ اَقْلَامُ الْحَقِّ یعنی زبانیں خلق کی قلم حق کی ہیں ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردوں کو اسلیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اس چیز کے کہ آگے بھیجی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نہ برا کہو یعنے لعن وطعن اور گالیاں وغیرہ نہ دو مردوں کو اگرچہ ہوں فاجر و کافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضائقہ نہیں مانند فرعون اور ابو جہل اور ابو لہب کے اسلیے کہ جیسا انھوں نے کیا اسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے ثواب ملا انکو برا کہنا نہ چاہیے اور اگر بد کار تھے شاید کہ اللہ تعالے نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہیں انکے برا کہنے میں کیا فائدہ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے جابر رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے دو شخصوں کو شہدائے احد میں سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون سے کو انمیں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے حضرت کے طرف ایک کے انمیں سے آگے کرتے اسکو قبر میں یعنے جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرماتے کہ میں گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا میں مارے گئے ہیں اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے انکے کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی انپر اور نہ نہلائے گئے نقل کی یہ بخاری نے ف کپڑے کی وہاں قلت تھی واسطے ضرورت کے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے معلوم ہوا شہید اسکے لیے نہ غسل ہے نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہے سب اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے میں اختلاف ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ نہ پڑھے اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ پڑھے سند انکی بہت حدیثیں ہیں ح (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اسپر اسوقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد حضرت کے

نقل کی یہ مسلم نے ف جاتے وقت سوار نہوتے اور فرمایا کہ ملایکہ پیادہ چلتے ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پھرتے ہوئے سوار ہوئے پس اتفاق ہی علما کا اسپر کہ پھرتے ہوے سوار ہونا مکروہ نہین ۰ع ۰ح ۰ **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ فِي رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ) روایت ہی مغیرۃ بن شعبہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے اور آگے اسکے اور داہین اسکے اور بایین اسکے پاس پاس اسکے اور کچا بچا نماز پڑھی جاوے اسپر اور دعا کیجاوے واسطے مان باپ اسکی کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہون دونون مسلمان نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یون ہی کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جسطرف چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑھی جاوے اسپر اور مصابیح مین یہ روایت مغیرۃ بن زیاد سے ہی ف سوار چلے پیچھے جنازے کے یہ یا تو محمول ہی عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہی اور آگے چلنا افضل ہی شافعیؒ کے نزدیک اور داہین بایین چلنا جائز ہی اور چارون طرف چلنے مین افضل یہ ہی کہ پاس رہے تا مددگار رہے اٹھانے مین جنازے کے اور کچا بچا جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعیؒ کے نزدیک نماز جب اسپر پڑھی آتی ہی کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونے کے مانند آواز کرنے کے یا حرکت کرنے عضو کے اور پھر مرجاوے اور امام احمد کے نزدیک نماز پڑھی جاوے اسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہوا گرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمین یہ ہی کہ اکثر اسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدھے سے زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو نماز پڑھی جاوے اور کم مین نہین اور دعا کیجاوے واسطے مان باپ کے اور مستحب ہی ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کے پڑھے سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھے جو کہ التحیات مین پڑھتے ہین اور بعد تیسری تکبیر کے پڑھے اللہم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکے کے جنازے پر پڑھے اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت مین بجاے سقط کے لفظ طفل کا واقع ہوا ہی ظاہر امراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہی والا لڑکے پر نماز پڑھنے مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرۃ بن زیاد ہی لکھا ہی علما نے کہ یہ تحریف ہی معلوم نہین کہ کیونکر یہ تحریف واقع ہوئی اسلیے کہ پایا نہین گیا ہی مغیرۃ بن زیاد اصلا نہ صحابہ مین اور نہ تابعین مین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرۃ بن شعبہ سے ۰ع ۰ح ۰ (وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا) اور روایت ہی زہری سے کہ نقل کی سالم سے اور انہنے اپنے باپ سے نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا عبد اللہؓ نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہ احمد و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث گویا جانتے ہین اس حدیث کو مرسل ف یہ حدیث دلیل شافعیؒ اور احمدؒ کی ہی کہ انکے نزدیک آگے چلنا افضل ہی اور امام ابو حنیفہؒ نے حدیث مابعد پر عمل کرکر کہا ہی کہ پیچھے چلنا افضل ہی اور پیچھے چلنے مین فائدہ یہ ہی کہ عبرت پکڑتے ہین لوگ جنازے کو دیکھکر اور مستعد رہتے ہین کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنے والون کے ہین اور مکروہ ہی جنازے کے ساتھ چلنے والے کو کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دل مین اور اہل

حدیث اس حدیث کو مرسل جانتے ہیں کہ راوی اسکا زہری ہی یا سالم کہ تابعین سے ہیں اور واقع میں یہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی اور وہ صحابی ہیں ف ع ح ؛ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ مَاجِدَةَ الرَّاوِيُّ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچھے اسکے چلیں اور نہیں تابع کہ وہ پیچھے لوگوں کے رہے نہیں ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اس سے یعنی ثواب ہمراہی کا نہیں پاتا پورا نقل کی یہ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مرد مجہول ہی کہ یہ حدیث موید ہی ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازے کے افضل ہی اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہوں اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہیں ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رح سے پیچھے ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہیں اسلیے کہ اُن تک راوی اچھے ہیں ف ع ح ؛ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہو وے جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اسپر تھا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیوں جنازے کے ف تین بار یعنی مدد کرے اٹھانے والوں جنازے کی راہ میں پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اٹھاوے تھوڑی دور راہ میں اسی طرح کرے تین بار ادا کیا حق اسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہی کہ ساتھ جنازے کے جاوے اور مددگار رہے اٹھانے میں وہ حق اسطرح اٹھانے میں ادا ہو جاتا ہی شاید کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کے ادا ہو جاتے ہیں اور درمیان دو لکڑیوں جنازے کے یہ مذہب شافعی ہی کہ اٹھاویں جنازے کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو آگے جنازے کے درمیان میں دونوں لکڑیوں کے یعنی دونوں ڈنڈوں کے اور دو آدمی پیچھے اسکے ہر ایک ان دونوں میں سے ایک لکڑی کندھے پر یہ بات وقت اٹھانے جنازے کے کرے پھر مضائقہ نہیں اسکا کہ مدد کرے اسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے یہ ہی کہ اٹھاویں اسکو چار آدمی اور رکھیں لکڑیاں اسکے کندھوں پر روایت کیا گیا ہی یہ ابن مسعود سے اور احتمال ہی کہ اٹھانا تین آدمیوں کا جو روایت کیا گیا کسی وقت خاص میں کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کے یا قلت اٹھانے والوں کے ف ع ح (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلٰئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوُدَ نَحْوَهُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا) روایت ہی ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگوں کو سوار فرمایا کیا نہیں حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدموں پر ہیں اور تم اوپر پیٹھ جانوروں کے ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابوداود نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ ثوبان سے موقوف ف اوپر ایک حدیث میں گذرا ہی کہ چلے سوار پیچھے جنازے کے اور اس سے مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم ہوتا ہی پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہی کہ وہ معذور کے حق میں ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھ اور عذر رکھتا ہو تو اسکو پیچھے جنازے کے سوار ہو کر چلنا جائز ہی اور یہ غیر معذور کے حق میں ہی اسلیے روایات فقہ میں آیا ہی کہ اگر ضرورت ہو تو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور موقوف یعنی یہ قول ثوبان کا ہی حضرت کی حدیث نہیں لیکن یہ بھی بیچ معنی مرفوع کے ہی اسلیے کہ بغیر سنے حضرت سے وہ نہیں ایسی خبر دے سکتے

ع وج ؛ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی
ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے ف یعنی سورۂ فاتحہ نماز جنازے میں
پڑھی جیسے کہ حدیث ابن عباس رض کی میں گذرا یا جنازے پر بعد نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑھی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی
قوی نہیں اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی جو کچھ کہ اسمیں ثابت ہوا ہی قول ابن عباس رض ہی کا ہی کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہی یعنی نماز
جنازے میں اور لکھا ہی علما نے کہ یہ قول صریح نہیں ہی بیچ رفع کے یعنی اس قول سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت نے سورۂ فاتحہ پڑھی ہم ؛ (وَعَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز میت پر پس خالص کرو اسکے لیے دعا یعنی کسی کے دکھانے سنانے کا خیال نہو
خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور رہو اور دل سے دعا کرو نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے (وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ قَالَ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاہِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰہُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ
وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰہُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ
اِبْرَاہِیْمَ الْاَشْہَلِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَانْتَہَتْ رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ وَاُنْثَانَا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِیْمَانِ وَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِسْلَامِ وَفِیْ اٰخِرِہٖ
وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑھتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخشش
کرو اسطے زندوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹوں ہمارے کے اور بڑوں ہمارے
کے اور مردوں ہمارے کے اور عورتوں ہماری کے یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہمارے میں سے پس زندہ رکھ اسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم میں
سے پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھ ہمکو ثواب اسکے سے یعنی ثواب کے سبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہی اس سے محروم نہ کر اور
نہ فتنے میں ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد و ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ ان نے
نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اسکی لفظ انثانا تک اور بیچ روایت ابی داؤد کے پس زندہ رکھ اسکو ایمان پر اور مار اسکو اسلام پر اور
اخیر میں اسکے یہ ہی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے (وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَہْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ
اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانوں میں سے پس سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان
تیری کے ہی یعنی اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور چنگل مارنے والا ہی ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہی پس بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی عذاب
اسکے سے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ بندوں کے ساتھ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچھ کہ کہتا ہی
اور کرتا ہی حق ہی یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی روایت کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے ف لفظ حبل کے
کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہیں اور اخیر کو لکھا ہی کہ ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہوں کہ وہ تعلق پکڑنے والا اور چنگل مارنے والا ساتھ
قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہی جیسے کہ اس آیت میں واعتصموا بحبل اللہ یعنی چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے
امان ہی اور اضافت اسمیں بیانیہ ہی یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اسکے باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیر ذلک کا

ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیاں اپنے مُردوں کی اور بند رہو ذکر کرنے بُرائیوں اُنکی سے روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے ف یاد کرو نیکیاں اپنے موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اُترتی ہی رحمت اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اور بند رہو ذکر کرنے برائیوں اُنکی سے یہ امر وجوب کے لیے ہی یعنی واجب ہی کہ برائی اُنکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ سے اسلیے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہی دنیا میں بخلاف میت کے کہ اس سے نہیں بخشوا سکتا اور تجاب ازہار میں لکھا ہی کہ کہا علما نے کہ جب دیکھے نہلانے والا میت میں کوئی ایسی چیز مانند روشن ہونے چہرہ اُسکے کے اور خوشبو آنے کی اُس میں سے تو مستحب ہی بیان کرنا اُسکا اور اگر دیکھے اُسمیں بُری چیز مثلاً بو آتی ہو اُسمیں سے یا کالا ہو جاوے منہ یا بدن یا بدل جاوے صورت اُسکی تو حرام ہی بیان کرنا اُسکا ع ح (وَعَنْ نَافِعٍ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَلٰی جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَاْسِہٖ ثُمَّ جَاؤُا بِجَنَازَۃِ امْرَاَۃٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا یَا اَبَا حَمْزَۃَ صَلِّ عَلَیْہَا فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ فَقَالَ لَہُ الْعَلَاءُ بْنُ زِیَادٍ ہٰکَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْجَنَازَۃِ مَقَامَکَ مِنْہَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَکَ مِنْہُ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ نَحْوَہٗ مَعَ زِیَادَۃٍ وَفِیْہِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِیْزَۃِ الْمَرْاَۃِ) اور روایت ہی نافع سے کہ کنیت اُسکی ابی غالب ہی کہا کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے یعنی عبداللہ بن عمر رض کے پس کھڑے ہوے مقابل سر اُسکے کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش میں سے پس کہا ای ابا حمزہ کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اُسکے علا ابن زیاد نے کہ اسیطرح دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوے جنازے پر یعنی عورت کے جنازے پر بیچ جگہ کھڑے ہونے تیری کے اُس عورت سے اور کھڑے ہونے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنی حضرت کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کے کہا انس نے ہاں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اُسکے ساتھ زیادتی کے اور اُسمیں یہ ہی کہ پس کھڑے ہوے نزدیک کولے عورت کے ف اسمیں جو اختلاف کیا ہی اماموں نے مذکور اُسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہی وہان سے دیکھ لے

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمَرُّوْا عَلَیْہِمَا بِجَنَازَۃٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَہُمَا اِنَّہَا مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَہْلِ الذِّمَّۃِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِہٖ جَنَازَۃٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّہَا جَنَازَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوے قادسیہ میں پس گذرا گیا اُنپر ایک جنازہ پس کھڑے ہو گئے دونوں پھر کہا گیا اُنکو کہ تحقیق یہ جنازہ زمینداروں سے ہی یعنی ذمیوں سے پس کہا دونوں صحابیوں نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اُن پاس جنازہ پس کھڑے ہو گئے پس کہا گیا اُنکو کہ تحقیق یہ جنازہ یہودی کا ہی فرمایا کیا نہیں ہی یہ جاندار نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف قادسیہ نام ہی ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہی کوفہ سے اور ذمیوں سے یعنے زمینداروں سے مراد ذمی ہیں اُنکو زمیندار کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونے اُنکے کے یا بسبب اسکے کہ مسلمانوں نے مقرر رکھا اُنکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہیں یہ جاندار کہ ساتھ موت اسکی کے ڈرے اور عبرت پکڑے حاصل یہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہی اسلیے اُٹھ کھڑا ہوا میں اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ منسوخ ہوا اُٹھ کھڑا ہونا ساتھ روایت حضرت علی رض کے پس شاید کہ اُن دو صحابیوں کو علم منسوخ ہونے کا نہوا ہو ع (وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ جَنَازَۃً لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَہٗ حَبْرٌ مِنَ الْیَہُوْدِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّا ہٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ) اور روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جاتے ساتھ جنازے کے نہ بیٹھتے یہانتک کہ رکھا جاتا قبر میں پس روبرو آیا حضرت کے ایک عالم یہودیوں میں سے پس کہا اُسنے حضرت کو تحقیق ہم اسی طرح سے کرتے ہیں اے محمدؐ یعنے کھڑے رہتے ہیں یہانتک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر میں کہا راوی نے پس بیٹھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے بعد اسکے کھڑے نہ رہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیوں کی روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہیں قوی (وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے علی رضؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہو جانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے نقل کی یہ احمد نے ف ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ ہے کھڑے ہو جانا بعد اسکے م ع ؛ (وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہے محمد بن سیرینؓ سے کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباسؓ پھر کہا حسنؓ نے کیا نہیں کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کے کہا ابن عباسؓ نے ہاں کھڑے ہوئے پھر بیٹھے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنے پہلے اسطرح تھا کہ حضرت جنازے کو دیکھکر اٹھ کھڑے رہتے بعد ازاں بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسنؓ کو یہ نسخ ہونا نہ پہنچا ہوگا اسلیے انکار کیا ۔ م ع ؛ (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہے جعفر بن محمد رضؓ سے یعنی جعفر صادق رضؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے محمدؐ باقر سے یہ کہ حسنؓ بن علیؓ تھے بیٹھے ہوئے پس گذرا گیا اُنپر جنازہ پس کھڑے ہوئے لوگ یعنے وہ کہ جنکو نسخ نہیں پہونچا تھا یہانتک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسنؓ نے سوا اسکے نہیں کہ گذرا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کے بیٹھے ہوئے اور مکروہ جانا یہ کہ بلند ہو سر اُنکے سے جنازہ یہودی کا پس کھڑے ہوئے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنے حضرت کہ بسبب دیکھنے جنازہ یہودی کے کھڑے ہوئے تھے سبب یہ تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہ انکار کیا حضرت حسنؓ نے لوگوں کے کھڑے ہونے پر جنازہ کے لیے برعکس پہلے انکار کے کہ ابن عباسؓ پر کیا تھا بسبب نہ کھڑے ہونے کے پس شاید کہ یہ پیچھے ہوا اس قضیہ کے بعد تلاش و تحقیق کے یہ ثابت ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونے کے مختلف تھے کبھی بسبب ڈر کے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ کے اور کبھی واسطے ناخوش رکھنے اسکے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ امام محمد باقر نہیں تھے حضرت حسنؓ کے زمانہ میں م ع ح ؛ (وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ گذرے تجھپر جنازہ یہودی کا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہو جاؤ اُسکے لیے پس نہیں تم اُسکے لیے کھڑے ہوتے سوا اسکے نہیں کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے اُنکے کہ ساتھ جنازے کے ہیں یعنی فرشتے نقل کی یہ احمد نے ف سبب کھڑے ہونے کے مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث میں ہو چکا ہے اور یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا

(وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا
اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ
بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ
صُفُوْفٍ اَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ) اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے
نہین کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھین نماز اسپر تین صفین مسلمانون کی مگر کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اسکے لیے پس تھے مالک
جس وقت کہ کم جانتے آدمیون کو تقسیم کرتے انکو تین صفین بموجب اس حدیث کے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہی
کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جس وقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر یعنی ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگون کو اسپر کرتے لوگون کو
تین حصے یعنی تین صفین پھر کہتے فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑھین تین صفین واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو اور
روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو مسئلہ ہی عقائد کا کہ واجب نہی ہی کوئی چیز اوپر اللہ تعالی کے کہ نہین
واجب اللہ پر کچھ اور یہان فرمایا کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتون مین منافات ہی جواب یہ کہ یہ واجب ہونا از
راہ فضل اور وعدے اسکے کے ہی پس یہ واجب لغیرہ ہی اور منع جو ہی واجب لذاتہ ہی شیخ نے اور کرمانی نے لکھا ہی کہ نماز جنازے مین صفون
افضل پچھلی صف ہی واسطے تواضع کے اور سوا جنازے کے اور نمازون مین اول کی صف افضل ہی اور شرح صحا کے بیچ میت کے لیے
نماز جنازے کے اسلیے کہ یہ شفاعت ہوتا ہی ساتھ زیادتی کے نماز جنازہ مین ع ش ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا
جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازے مین
یہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہی تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح اسکی اور تو دانا تر ہی
ساتھ باطن اسکے کے اور ظاہر اسکے کے اور آئے ہین ہم شفاعت کرنے والے پس بخش اسکو نقل کی یہ ابو داود نے (وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ) اور روایت ہی سعید
بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابی ہریرہ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اسنے کوئی گناہ ہرگز پس سنا مین نے ابو ہریرہ کو کہ کہتے
تھے یعنی نماز مین یا الٰہی پناہ دے اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہ مالک نے ف کہا ابن حجر نے کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط صفت کاشفہ ہی لفظ صبی
کی اسلیے کہ نہین متصور ہی صغیر بالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دے عذاب قبر سے کہا ہی بعضے علما نے کہ نہین مراد ہی ساتھ عذاب قبر
یہان عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہی نزاع اسباب نظم و حسرت اور وحشت اور ضغطہ کے اور یہ سب کو ہو ویگا لڑکون کو اور غیر لڑکون کو
کذا ذکرہ السیوطی اور علما نے اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونے لڑکون کے قبر مین صحیح یہ ہی کہ نہین ہونے کا اسلیے کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو
مخالف ہی قاعدہ شرع کے واللہ اعلم ا ع ش ح (وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَاُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا) اور روایت ہی بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کے کہا پڑھتے تھے
حسن بصری اوپر جنازے لڑکے کے سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اول کے جگہ سبحانک اللہم کے اور کہتے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی گردان اسکو
ہمارے لیے پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف وہ مال ہی کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص ہی کہ آگے

آگے جا کر سر انجام آب و دانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہاں مراد دونوں سے یہ ہے کہ یہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور وغیرہ دعا
وغیرہ کرے یا تا وقت حاجت کے کام آوے ف ع ج (وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا یرث ولا یورث حتی
یستہل رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر ولا یورث) اور روایت ہے جابر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نماز پڑھی
جاوے اسپر اور نہ وارث ہووے کسی کا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا یہاں تک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے یعنی چیخے کہ ظاہر ہووے
نشانی زندگی کی جیسے کہ اوپر گذرا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا ولا یورث (وعن ابی مسعود الانصاری
قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیء والناس خلفہ یعنی اسفل منہ رواہ الدارقطنی فی المجتبی فی کتاب الجنائز)
اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو امام یعنی اونچا اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے
اسکے ہوں یعنی نیچے اس سے ہوں روایت کی یہ دارقطنی نے مجتبی میں بیچ کتاب جنائز کے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہو
اور لوگ اونچے تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازوں میں ہے خصوصیت نماز جنازہ کی نہیں اور اسلئے یہ حدیث بھی مخصوص نہیں لیکن
محل اسپر کر اس باب میں لائے ہیں گو کہ ورود حدیث کا اسمیں تھا شاید لوگوں کی عادت ہو کہ نماز جنازہ میں اس طرح کرتے ہوں اس پر منع کیے گئے
اس سے واللہ اعلم ف ع ج ﴿باب دفن المیت﴾ باب ہے بیچ بیان دفن کرنے مردوں کے الفصل الاول فصل پہلی (عن عامر
بن سعد بن ابی وقاص ان سعد بن ابی وقاص قال فی مرضہ الذی ہلک فیہ الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا کما صنع برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم) روایت ہے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا بیچ اس مرض اپنے کے کہ وفات
ہوئی اسمیں بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کرو کچی اینٹیں کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت
کی قبر پر روایت کی یہ مسلم نے ف لحد کہتے ہیں اسکو کہ قبر میں قبلہ کی طرف کا طاق کرتے ہیں جسکو یہاں بغلی قبر کہتے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہے مگر کہ ہو ضرورت یعنی زمین نرم ہو اور خوف ڈھہ جانے کا ہو تو شق کرے یعنی
جیسی یہاں قبریں بنتی ہیں اور کھڑی کرو کچی اینٹیں یعنی اینٹوں سے اسکا طاق کو بند کر دینا اور لکھا ہے علما نے کہ حضرت کی قبر کا طاق تو
اینٹوں سے بند ہوا تھا ف ع ج (وعن ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء رواہ مسلم) اور روایت ہے
ابن عباس سے کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ روایت کی یہ مسلم نے ف شقران جو غلام آنحضرت کے تھے
اس لوئی کو بغیر کہے صحابہ کے قبر میں رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا میں نے کہ یہ استعمال کرے اسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعضے
عالموں نے کہ یہ رکھنا لوئی کا خصائص آنحضرت کے سے تھا اور کہا بعضے عالموں نے کہ جب گڑھے حضرت علی رض اور حضرت عباس رض شقران سے
سبب رکھنے اسکی کے قبر میں اور کہا ابن عبد البر نے کتاب استیعاب میں کہ وہ نکالی گئی قبر میں سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علما نے مکروہ کہا ہے کپڑا
بچھانا مردے کے نیچے اسلیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہے ف ع ج (وعن سفیان التمار انہ رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما
رواہ البخاری) اور روایت ہے سفیان تمار کھجور بیچنے والے سے یہ کہ دیکھی انہوں نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی بخاری
نے ف امام مالک رح اور امام ابو حنیفہ اور احمد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اور اور حدیثوں صحیحہ کے اسپر کہ بطور کوہان کے بنانا قبر
کا افضل ہے سطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا سطح افضل ہے ف ع ج (وعن ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی
علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی الہیاج اسدی تابعی سے

کہ کہا فرمایا مجھکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا نہ بھیجوں میں تجھکو اوپر اس کام کے کہ بھیجا مجھکو اسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہی کہ نہ چھوڑ تو
کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دے اسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دے اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہی علما نے کہ تصویر رکھنی حرام ہی اور مٹانا
اسکا واجب ہی اور نہیں جائز ہی بیٹھنا روبرو اسکے اور برابر کردے یعنی پست کردے ایسی کہ قریب زمین کے ہو اسقدر کہ نمود اسکی باقی رہے
کہ مقدار اسکی بقدر بالشت کے ہی جو کہ سنت ہی ازہار میں لکھا ہی کہ کہا علما نے کہ مستحب ہی یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہی زیادہ
اس سے اور مستحب ہی ڈھا دینا زیادہ کا شرع میں (وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر وان يبنى عليه
وان يقعد عليه رواه مسلم) اور روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور عمارت بنانے
سے قبر پر اور بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے ف لکھا ہی ازہار میں کہ نہی قبروں کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہی اور یہ بھی دونوں صورتوں
کو شامل ہی خواہ چنائی اس سے کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے اور عمارت بنانی قبر پر درست نہیں اور واجب ہی ڈھا دینا اسکا اگرچہ ہو مسجد
اور کہا توریشتی نے کہ بنا محتمل ہی دونوں چیزوں کو خواہ قبر پر مکان پتھر وغیرہ سے بناوے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونوں میں کیونکہ کچھ
فائدہ نہیں پھر کہا توریشتی نے کہ اسکے منع ہونے کا یہ بھی سبب ہی کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی یعنی تھے کافر سایہ کرتے تھے میت پر برسوں تک
اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ منافی ہی اکرام مومن کے اسمیں حقیر بنانا اسکا لازم آتا ہی اور بعضوں نے کہا بیٹھنے سے یہ مراد ہی کہ
غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہاں آدمی تیجے تک قبر پر بیٹھتے ہیں قبر پاس سے منع فرمایا شرع نے (وعن ابی مرثد الغنوی قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها رواه مسلم) اور روایت ہی ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبروں کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی بیٹھنا قبر پر اور روندنا
اسکو پس یہ جو لوگ کرتے ہیں کہ جب کوئی اقربا میں سے ایک جا دفن کیا جاتا ہی اور اسکے گرد اور طرف سے مدفون ہوتے ہیں تو انکو روندتے
ہوئے اپنے قرابتی کی قبر پاس پہونچتے ہیں یہ مکروہ ہی اور نہیں مکروہ روندنا قبر کا حاجت کے لیے جیسے قبر کھودنے کے لیے یا دفن کرنے کے لیے
قبروں پر پاؤں رکھکر جانا جائز اور مستحب ہی کہ ننگے پاؤں قبروں میں جاوے کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کے
اور ذبح کرنا اسپر اور راستہ بنا کرنا پاس اسکے نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہیں معہود یعنی نہیں ثابت سنت سے اور معہود سنت سے نہیں ہی مگر
زیارت اسکی اور دعا کرنی پاس اسکے کھڑے ہو کر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے طرف بقیع کے اور کہتے السلام علیکم
دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیۃ اور نہ نماز پڑھو طرف قبر کے اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والے کے پڑھتا ہی
تو صریح کفر ہی ورنہ مکروہ تحریمی ہی اور یہی حکم ہی مزار کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت اسمیں زیادہ ہی اور اسمیں اہل بدعت بھی گرفتار ہو رہے
ہیں کہ قطار باندھ کر مزار کے کعبہ کے پاس رکھ دیتے ہیں اور پھر انکی طرف نماز پڑھتے ہیں ۱۲ م اگر کوئی کہے کہ ملا علی قاری نے جو کہا کہ نہیں معہود
سنت سے مگر زیارت اور دعا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قراءت قرآن کی بھی قبر پر سنت نہیں اور مکروہ ہی باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا
قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ انھوں نے بھی وہ حدیثیں تیسری فصل میں بیچ شرح حدیث ابن عمر کے نقل کی ہیں جواب یہ کہ قراءت قرآن
کی داخل ہی دعا میں اسلیے کہ وہ بھی دعا ہی حکما پس وہ مکروہ نہیں ۱۲ مولانا (وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لان يجلس احدكم على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص الى جلده خير له من ان يجلس على قبر رواه مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا انگارے پر کہ جلا دے کپڑے اسکے پس پہونچے انکا اثر طرف بدن اسکے کے

بہتر ہے واسطے اسکے اس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلا کر جلد تک پہنچ جاوے
تو وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنے سے یعنے ضرر اسکا زیادہ ہے اسکے ضرر سے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ
رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ
السُّنَّةِ) روایت ہے عروہ بن زبیرؓ سے کہ کہا تھے مدینہ میں دو شخص یعنی گورکن کہ ایک ان میں سے یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنی بغلی
قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنی جیسی یہاں قبر بنتی ہے پس کہا صحابہ نے یعنی اتفاق کیا بعد
وفات حضرت کے اسپر کہ جونسا ان میں سے آوے پہلے کرے کام اپنا یعنے اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرت کے لیے اور اگر شق والا
پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس لحد کی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ شرح السنہ میں
ف ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہے لیکن شق بھی مشروع ہے اسلیے کہ اگر نامشروع
ہوتی تو ابو عبیدہ کاہیکو والا کرتے شق (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہ ترمذی و ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے
اور روایت کی یہ احمد نے جریر بن عبد اللہ سے ف علما نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہیں لیکن ظاہر یہ ہیں کہ لحد واسطے ہمارے ہے یعنی
جماعت انبیا کے اور شق جائز ہے واسطے غیر ہمارے کے (وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ احْفِرُوا وَأَوْ
سِعُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى
ابْنُ مَاجَهْ إِلَى قَوْلِهِ وَأَحْسِنُوا) اور روایت ہے ہشام بن عامرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احد کے کہ کھودو قبریں اور
فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنے ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک قبر میں اور
آگے کرو یعنی جانب قبلہ کے رکھو اسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو ان میں قرآن روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد و نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ
نے لفظ احسنوا تک ف فرمایا دن احد کے یعنی جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبریں یہ امر وجوب کے لیے
ہے اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہے اسلیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہے میت درندوں سے اور کہا
مظہر نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سر انگلیوں کے کنارے قبر کے برابر ہوں اور ایک قبر میں دو تین کو دفن
کرنا وقت ضرورت کے درست ہے اور بے ضرورت نہیں درست اور یہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اسکو آگے کرو تو اسمیں اشارہ ہے
طرف تعظیم کرنے عالم باعمل کی زندگی میں بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہے ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہے
پس جب جمع ہوں کئی جنازے تو چاہیے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑھے چاہے سب کو رکھ کر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے میں چاہے
آگے پیچھے رکھے جانب قبلہ کے اور چاہے طول میں رکھے قطار باندھ کر اور افضل کے پاس کھڑا ہووے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ
يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ) اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائیں پھوپھی میری باپ
میرے کو تاکہ دفن کریں انکو مقبرہ ہمارے میں پس پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیرو تم شہیدوں کو طرف

جنگہ شہید ہونے اُنکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہین **ف** جبکہ
ہوا دن اُحد کا یعنی جب جنگ اُحد ہوئی اور بعضے مسلمان شہید ہوئے اور میرا باپ بھی شہیدون مین سے تھا لائی میری پھوپھی میرے باپ
کو تا کہ دفن کرے ہمارے گورستان مین کہ بقیع تھا پس حضرت کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئے ہین وہین دفن کرو اور اسیطرح
جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل نہ کیا جاوے طرف دوسرے شہر کے کہا بعض علما ہمارے نے اور ازہار مین لکھا ہے کہ یہ قوی تر دلیل ہے بیچ تحریم
نقل کرنے مردون کے اور یہ صحیح ہے نقلہ السید آور ظاہر یہ ہے کہ نہی نقل کی خاص ہے ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیجاوے نہی نقل کرنے اُنکی کے
بعد دفن اُنکے پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنے کے بغیر عذر کے نقل کرنا منع ہے اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہے نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت
روا نہین اور یہ شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اُسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیے
کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہین آور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اُس شہر کے کہ مرا ہے اُسمین حضرت عائشہ رضہ کے بھائی عبد الرحمن بن
ابی بکر ایک منزل پر تھے مکے سے وہان مر گئے پھر جنازہ اُنکا لائے مکہ مین پس جب حضرت عائشہ اُنکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کے
وقت حاضر ہوتی تو نقل نہ کرتی مین اور دفن کرتی اُسی جگہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے درست نہین ہے کھودنا قبر کا بیچ
تھوڑی مدت کے اور نہ بہت کے مگر بعذر اور عذر یہ ہے کہ ظاہر ہووے کہ زمین غصب کی تھی یا لے لیوے اُسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہ ہین سے زمین
کفرستان مین دفن کیے گئے اور وہان سے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پہونچتا ہے اُسکو اور
یہ بھی عذر ہے کہ لحد مین مال کسی کا یا کپڑا کسی کا رہ جاوے یعنی اُس صورت مین بھی کھودنا جائز ہے اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ
اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنے کے اور وہ عورت وہان حاضر نہ تھی پھر بے صبری کرتی ہو اور چاہے ہو نقل کرنا گنجائش
نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز رکھنا بعض متاخرین کا اُسکا معتبر نہین آور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب مین سوائے ہدایہ کے کہ جب
مر جاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہے نقل کرنا طرف دوسرے شہر کے اسلیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہے بیفایدہ باتون مین اور تاخیر ہوتی ہے دفن مین اور
اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا نہ جاوے بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوے گھر مین کہ رہتا تھا اُسمین اسلیے کہ یہ خاصہ انبیا
صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہے ع ﴿ح﴾ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَاسِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نکالے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے وقت رکھنے کے قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی یہ
شافعیؒ نے **ف** صورت اسکی یون تھی کہ رکھا گیا جنازہ پائینتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرتؐ سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر مین شافعی رح کے
ہان یونہین رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ رکھا جاوے جنازہ قبر کے قبلہ کی طرف اور اُٹھا کر رکھا جاوے قبر مین اور حضرت
اسی طرح مردے کو رکھتے تھے قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہے اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب یہ تھا کہ حجرہ شریفہ مین اسقدر وسعت
نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اُتارتے اسلیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی ہے آور ایک جواب حنفیون کی طرف سے یہ ہے کہ حضرت کا اُتارنا قبر مین
مضطرب آیا ہے چنانچہ ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیے گئے قبر مین جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہین نکالے گئے
اور مانند اسکے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے پس جب تعارض ہوا دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ع ﴿ح﴾ (وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
قَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک قبر مین رات کو یعنے

ایک شخص کے دفن کرنے کے لیے پس روشن کیا گیا حضرت کے لیے چراغ پس لیا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ
تحقیق تھا تو بہت رونے والا بسبب خوف خدا کے اور بہت تلاوت کرنے والا قرآن کا یعنے اِن دونوں چیزوں کے سبب سے مستحق
رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا شرح السنہ میں اسناد اُسکی ضعیف ہی ف کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہی اور اس باب میں حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ بعضوں نے
لکھا ہی اور یہ حدیث سند ہی حنفیہ کی کہ اُنکے ہان قبلہ کی طرف سے اُتارنا میت کو سنت ہی ع ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى اَبُوْ دَاوٗدَ الثَّانِيَةَ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ داخل کرتے میت کو قبر میں کہتے رکھتا ہوں
میں ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک روایت میں اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہ احمد نے اور
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داود نے روایت دوسری ف دوسری روایت میں لفظ سنت ہی بجائے ملت کے (وَعَنْ جَعْفَرِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ
حَصْبَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ رَشَّ) اور روایت کی امام جعفر صادقؓ بیٹے محمد کے نے اپنے باپ سے یعنی امام
باقرؓ سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالیں میت پر تین لپیں ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے اکٹھا کر کر اور تحقیق حضرت نے
چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنی نشان کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی شافعی نے لفظ رش
ف روایت کی احمد نے ساتھ اسناد ضعیف کے کہ حضرت کہتے تھے ساتھ پہلے لپ کے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ اور ساتھ دوسرے لپ کے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور ساتھ
تیسرے کے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہی واسطے اس کے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہ کہ لپ بھر کر ڈالے
مٹی قبر میں بعد پٹاؤ کے اور سنت ہی چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہی کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب میں کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا وزن
کی گئیں نیکیاں میری پس غالب آئیں برائیاں نیکیوں پر پس گری ایک تھیلی نیکیوں کے پلہ میں پس جھک گیا وہ پس کھولا میں نے تھیلی کو
پس ناگاہ اُسمیں مٹھی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی میں نے ایک مسلمان کی قبر میں ذکرہ فی المواہب ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کیا جاوے قبروں اور یہ کہ لکھا جاوے اُنپر اور یہ کہ روندی جاویں قبریں نقل کی یہ ترمذی نے ف گچ کرنے سے
منع فرمایا اسلیے کہ اُسمیں ایک طرح کی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہی اور مکروہ ہی لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر
پر تا خوار اور پائمال ہوں اور پیشاب نکریں اُنپر حیوان اور کہا ہی بعضے عالموں ہمارے نے کہ اسیطرح مکروہ ہی لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا
دیوار مساجد وغیرہا پر اور اسی طرح مکروہ ہی پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھکر کھڑا کرنا اور بعضوں نے کہا ہی کہ نام میت کا خصوصاً صالح
کا لکھنا جائز ہی تا کہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے ع ح (وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ
عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا
پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پر اور تھا وہ شخص کہ جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ مشک کے شروع
کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہانتک کہ پہونچا دیا پاؤں تک روایت کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ع ح (وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ

لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَّاْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَاْسِهٖ وَقَالَ اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ وَاَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِيْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہ کہا جب کہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ انکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس پتھر یعنی بڑا پتھر تا علامت کے لیے کہا جاوے پس نہ اٹھا سکا وہ شخص اس پتھر کو پھر کھڑے ہوئے طرف اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینیں چڑھائیں دونوں ہاتھوں کی کہا مطلب راوی نے کہ کہا اس شخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف سفیدی دونوں ہاتھوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوقت کہ کھولا ان دونوں کو پھر اٹھایا اسکو پس رکھا اسکو سرہانے قبر عثمانؓ کے اور فرمایا نشان کیا میں نے ساتھ اسکے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کرونگا میں پاس انکے اس شخص کو کہ مریگا اہل میرے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مطلب بن وداعہ صحابی ہیں اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب نہ حاضر ہونے کے اسوقت اور عثمان بن مظعونؓ بھائی تھے حضرت کے دودھ شریک اسلام لائے بعد تیرہ آدمیوں کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور مدینہ میں اول یہی مرے ہیں مہاجروں میں سے اور انکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیمؑ صاحبزادے حضرتؐ کے اور لکھا ہے ازہار میں کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہ کہ رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جا گاڑے جاویں اقربا ع ح

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ پاس پس کہا میں نے اے ماں میری کھول دے میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونوں یاروں انکے کی یعنی حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی پس کھول دیں میرے لیے تینوں قبریں نہ تھیں بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنی بالکل بلند بالشت بالشت بھر تھیں بچھی ہوئی تھیں کنکریاں سرخ میدان کی یعنی جو گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف کھول دیں یعنی یہ قبریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تھیں اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوویں پردہ اٹھا کر اندر جاتے ع ح

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ) اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کھدی چکی تھی پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنی گرد اگرد روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے کے یہ کہ گویا ہمارے سروں پر تھے پرندے جانور یعنی نہایت چپ اور سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے ف یہ حدیث باب ما یقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل میں گذر چکی ہے اور وہ دراز ہے اس سے

(وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ میں نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اس میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہے جیسے کہ

کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہے مانند زندہ کے ۱۲ ع ﴿الفصل الثالث﴾ فصل تیسری (عن انس قال شهدنا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تدفن ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال هل فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل في قبرها فنزل في قبرها رواه البخاري) روایت ہے انس سے کہ کہا حاضر تھے ہم اسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تھیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھیں میں نے آنکھیں حضرت کی کہ آنسو بہاتی تھیں پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابو طلحہ نے میں ہوں فرمایا پس اترا انکی قبر میں پس اترے قبر میں روایت کی یہ بخاری نے ف کیا ہے تم میں کوئی شخص الخ کہا حضرت نے یہ بارادہ اسکے کہ معلوم کریں یہ کہ عثمان نے کسی عورت سے صحبت کی ہے یا نہیں پس نہ کہا حضرت عثمان نے کہ نہیں صحبت کی ہے میں نے یعنی پس معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی کسی لونڈی یا اور بی بی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور آمیں خوب ہے کہ حضرت نے یہ اسلیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہیں ہے لیکن نہ کرنے میں ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرت نے چاہا کہ جسنے شب گذشتہ میں صحبت نہ کی ہو اور اس سے مشابہ ملائکہ کے ہو وہ دفن کرے اور ابو طلحہ اجنبی نے جو اتارا یہ خصوصیات انکے سے تھا یا اشارہ تھا طرف بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر میں اور نہ نکالے اسکو کوئی سوائے مردوں کے اسلیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھ حائل کے یعنی کپڑے وغیرہ کے وقت ضرورت کے جائز ہے اسکی زندگی میں اور اسی طرح بعد مرنے اسکی کے پس جب مر جاوے عورت اور نہ محرم ہو کوئی اسکا دفن کریں اسکو نیک بخت ضعیف ہمسایہ اسکی کے پھر اگر نہ ہوں ضعیف پس جوان نیک بخت دفن کریں اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ کے سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اتر کر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علما رکھتے ہیں کہ خاوند اور محارم اولی ہیں نیک بخت بیگانوں سے پس انکو حضرت عثمان رض اور آنحضرت نے کیوں نہ دفن کیا جواب یہ کہ احتمال ہے کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو کچھ عذر ہو گا اسلیے نہ اترے ۱۲ ع ﴿و﴾ عن عمرو بن العاص قال لابنه وهو في سياق الموت اذا انا مت فلا تصحبني نائحة ولا نار فاذا دفنتموني فشنوا علي التراب شنا ثم اقيموا حول قبري قدر ما ينحر جزور ويقسم لحمها حتى استأنس بكم واعلم ماذا اراجع به رسل ربي رواه مسلم) اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہا اپنے بیٹے کو یعنی عبد اللہ کو اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھے جسوقت کہ مروں میں پس نہ ہو ساتھ میرے کوئی نوحہ کرنیوالے اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میرے کا کرو پس ڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میری کے یعنی واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کے بقدر اس چیز کے کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اسکا یہانتک کہ آرام پکڑوں میں بسبب تمہارے اور جانوں میں یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہوں فرشتوں پروردگار اپنے کے کو روایت کی یہ مسلم نے ف اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے واسطے تفاخر اور ریا کے اور تا خوشبوئی جلاویں اور راہ اور مکان میں آوے اس سے منع فرمایا پس جیسے یہاں بعضے جنازوں کے ساتھ اگر سوزیں اگر جلاتے جاتے ہیں یا مشعلیں اور پنج شاخے بلا ضرورت جلاتے ہیں یا کھڑے والے آگ لیے ساتھ رہتے ہیں منع ہے اور بسبب تمہارے یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قرأت اور استغفار تمہارے کے چنانچہ حدیث ابی داود کے میں آیا ہے کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص کے سے کھڑے ہوتے اسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو اسکے لیے ثابت رہنا اسلیے کہ وہ اب پوچھا جاتا ہے ۱۲ ع ﴿و﴾ عن عبد الله بن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا مات احدكم فلا تحبسوه واسرعوا به الى قبره وليقرأ عند رأسه فاتحة البقرة وعند رجليه بخاتمة البقرة رواه البيهقي في شعب الايمان وقال والصحيح انه موقوف عليه) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ مرے ایک تمہارا پس نہ بند رکھو اسکو اور جلدی پہنچاؤ اسکو طرف قبر اسکی کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکی کے ابتدا

سورۂ بقرہ یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اسکے کے خاتمہ سورۂ بقرہ کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہ ہی کہ موقوف ہی عبداللہ
بن عمر رضی پر ف نہ بند رکھو یعنی تاخیر نہ کرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہی جلدی کرنی تجہیز میت مین جس وقت سے کہ وہ
مرے اور آگے کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ ہی طرف اسکے کہ جنازہ لیکر چلے تو جلدی چلنا سنت ہی یعنی بیچ کی چال چلے نہ دوڑے اور
نہ آہستہ چلے اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑھو سورۂ فاتحہ اور معوذتین اور
قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہونچتا ہی طرف انکے اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنے والے کے لیے یہ ہی کہ عبرت پکڑے
اور مردون کے لیے یہ ہی کہ فائدہ اٹھاوین اسکی دعا سے انتہی اور حضرت علی رضہ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑھے
قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردون کے اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پھر پڑھے فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہٰکم التکاثر پھر کہے کہ مین نے گردانا ثواب اس چیز کا کہ پڑھی
مین نے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے مومنین اور مومنات سے تو ہوتے ہین اموات شفیع اسکے لیے طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا احماد مکی نے کہ نکلا
مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر رکھا مین نے سر اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکھا مین نے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہین پس کہا
مین نے قائم ہوئی قیامت کہا انھون نے نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے بھائیون مین سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اسکا پس ہم بانٹتے ہین
اسکو مدت ایک برس سے اور انس رضہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑھے سورۂ یٰس ہلکا
کرتا ہی اللہ عذاب انسے اور ہوتی ہین واسطے اسکے نیکیان بقدر گنتی مردون کے کہ اسمین ہین اور لکھا ہی سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ
اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہونچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم اگلے علما اور تینون امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہونچتا
ہی اور ہمارے امام شافعی نے اختلاف کیا ہی انتہی ۵ع۵ پھر جو کچھ کہ امام شافعی سند لائے ہین سیوطی نے کئی جواب اسکے لکھکر پہونچنا عبادت بدنی کا
ثابت کیا ہی جو چاہے اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکھ لے (وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ
وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ شِعْرٌ وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَةَ حِقْبَةً ✽ مِنَ الدَّهْرِ
حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَّتَصَدَّعَا ✽ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا ✽ لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَةً مَعًا ✽ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُکَ
مَا زُرْتُکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سے کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کے اور وہ ہی ایک جگہ پھر لائے گئے
طرف مکے کے پھر دفن کیے گئے مکے مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ رضہ مکے مین حج کے لیے آئین قبر عبدالرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بھائی انکے تھے پس کہا
اور تھے ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے مدت انتہی آپسمین مدت مدید زمانے سے یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگے پس جب جدا ہوے ہم گویا مین اور
مالک باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہین گذاری ہمنے ایک رات اکٹھے پھر کہا حضرت عائشہ رضہ نے قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے
پاس وقت مرنے کے نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنی اسلیے کہ نقل نکرنا مکان موت سے سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے
پاس وقت وفات کے نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہ ترمذی نے ف حبشی نام ایک موضع کا ہی قریب مکے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک منزل
ہی مکے سے اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نے دو بیتین پڑھین حسب حال اپنے بھائی کے فراق مین اور یہ بیتین متمم بن نویرہ نے کہین بیچ مرثیہ بھائی
اپنے مالک بن نویرہ کے کہ اسکو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر رضہ کی خلافت مین مار ڈالا تھا معنے بیتون کے یہ ہین کہ متمم کہتا ہی کہ تھے ہم مانند دو ہمنشینون
جذیمہ کے مدت مدید زمانے سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرۂ عرب اپنے تصرف مین رکھتا تھا اور اس بادشاہ کے دو ہمنشین تھے

مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونوں ہمنشین اور ندیم اسکے رہے اور اُنکو نعمان نے مارا اُنکے قتل کا بھی قصہ عجیب ہی مقامات حریری میں مذکور ہی پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے کہ وہ اسطرح آپس میں خلاص اور ہمنشینی ایک مدت سے رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونے کے مدت دراز سے کہتے تھے کہ یہ ہرگز جدا نہ ہونگے پھر تمیم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئے ہم یعنی میں اور مالک بسبب مرنے مالک کے تو گویا میں اور مالک باوجود جمع ہونے کے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی ساتھ نہ رہے تھے یعنی وہ مدت دراز آنکھ کو دیا خواب سا اور نہ زیارت کرتی میں یعنی دوبارہ اسلیے کہ حضرت نے لعنت کی ہی عورتوں زیارت کرنے والیوں قبروں کی کو ولیکن ازبسکہ تجھے مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا قائم مقام ملاقات کے ہو ع ح (وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِہٖ مَاءً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی رافع سے کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو جنازے میں سے سر کی طرف سے اور چھڑکا اُنکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ سند ہی امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہی ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل میں حدیث ابن عباس کی میں ہو چکا ہی ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ ثَلَاثًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالیں اُسپر سر کی طرف سے تین لپیں مٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ ہٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عمرو بن حزم سے کہ کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اِس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اُسکو روایت کی یہ احمد نے ف شاید مراد یہ ہی کہ اُسکی روح ناخوش ہوتی ہی تکیہ لگانے سے اسلیے کہ اسمیں حقارت اُسکی لازم آتی ہی (ح باب البکاء علی المیت) باب بیچ رونے کا میت پر ف رونا مردے پر بغیر نوحہ اور چلانے کے جائز ہی مکروہ یہ ہی کہ چلاوے اور نوحہ کرے اور تعریف میت کی بافراط کرے جیسے کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی اور اصل ثنا اور ذکر اُسکی خوبیوں کا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کے ہو مکروہ نہیں اور مستحب ہی تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کے یہ ہیں کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہے اور تسلی کرے اُسکی اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نکرے اور یہ جمع ہونا خاص تیسرے روز کا اور اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیموں میں سے بدعت ہی اور حرام مجد الدینؒ قاموس کے مصنف نے سفر السعادت میں لکھا ہی کہ عادت نہ تھی کہ میت کے لیے سوائے وقت نماز جنازے کے جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور ختمات پڑھیں گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہ سب بدعت ہیں انتہی اگر گھر میں یا مسجد میں بیٹھنا جائز ہی اسلیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہونچی تو مسجد میں غمگین بیٹھے اور لوگ آتے تھے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ میں کرتے ہیں نہ تھی اور بعضے علمائے متاخرین کہتے ہیں کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹھے دروازے گھر پر اور لوگ جمع ہوں اور تعزیت کریں اسلیے کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سے فارغ ہو کر پھریں تو متفرق ہوں اور اپنے کاروبار میں مشغول ہوں اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام میں مشغول ہو اور قبر کے گرد حلقہ باندھ کر قرآن پڑھنا مکروہ ہی حق فی الترجمہ وشرح سفر السعادات ف تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد اسکے مگر یہ کہ ہو غائب تعزیت کرنے والا یا مصیبت زدہ تو نہیں مضائقہ کہ جب آوے جبھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اولیٰ ہی دفن کے پہلے سے اور یہ جب ہی کہ نہ دیکھے اُن میں جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہیں پہلے ہی دفن کے بہتر ہی اور مستحب ہی کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کے چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور مردوں کو اور عورتوں کو مگر یہ کہ عورت جوان ہو تو نہ تعزیت کرے اُسکو مگر محرم اُسکی اور مستحب ہی کہ کہے صاحب تعزیت کو بخشے اللہ تعالےٰ میت تیری کو اور درگذر کرے اس سے اور ڈھانکے اُسکو اپنی

رحمت مین اور نصیب کرے تجکو صبر اُسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اُسکے مرنے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کے وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمائے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی یعنی اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کہ لی اور اُسی کی ملک ہے جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اُسکے
ساتھ وقت مقرر کے ہے اور اگر کافر مرجاوے اور قرابتی اُسکا مسلمان ہو تو اُسکو یون تعزیت کرے بہت دے اللہ تعالیٰ ثواب تجکو اور اچھی دے تسلی تجھے اور
اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہے اچھی دے اللہ تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون نہ کہے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور
قرابتی دونون کافر ہون تو کہے بدلہ دے تجکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ تیرے اور شہرون عجم کے مین جو رسم ہے کہ بچھونے بچھاتے ہین اور کھڑے رہتے ہین راہون
پر بہت بُری رسم ہے اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہے اور ترک اُسکا اولیٰ ہے اور مکروہ ہے مردون کے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور پھاڑنے کپڑے
وقت مصیبت کے اور نہین مضائقہ سیاہ کپڑے پہننے عورتون کو اور کالا کرنا مُنہ اور ہاتھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا مُنہ کا اور بکھیرنا بالون کا
اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سے ہے اور باطل اور غرور اور نہین مضائقہ یہ کہ
کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کے لیے اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ہ عالمگیری ف جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہین تیسرے دن کہ
فرش بچھاتے ہین اور خیمے کھڑے کرتے ہین اور خوشبو لی بانٹتے ہین اور مانند اُنکے یہ سب امور بدعت اور بُرے اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن
مطالب المومنین اور نصاب مین لکھا ہے کہ لوگون نے سوم کو جو عادت کی ہے خوشبو لگانے کی اسمین مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے کہ وہ سوگ اُتارنے
کے لیے تیسرے روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیے اس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہے کہ خوشبو ہے بلکہ اسلیے ہے کہ اس عمل مین اُسوقت
مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے اور آداب تعزیت کے یہ ہین کہ سلام و مصافحہ کرے صاحب مصیبت سے اور تواضع کرے اور کلام بہت نہ کرے
اور مسکراوے نہین ہ شیخ الاسلام اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفٍ الْقَیْنِ
وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاہِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاہِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاہِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّہَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَہَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ
تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاہِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے انس رض سے کہا داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف لوہار کے اور وہ تھا انّا ابراہیم کا پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا اُنکا اور سونگھا
اُنکو یعنی رکھی ناک اور مُنہ اُنکے مُنہ پہ جیسے کوئی سونگھتا ہے لو پھر گئے ہم اُنکے پاس بعد اسکے یعنی بعد چند روز کے اور ابراہیم تھے حالت نزع مین پس ہوئین
دونون آنکھین حضرت کی کہ جاری ہوے آنسو اُنسے پس عرض کیا حضرت سے عبد الرحمٰن بن عوف نے اور تم روتے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے
اے بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہے پھر اس رونے کے بعد پھر روئے پھر فرمایا تحقیق آنکھین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہے اور نہین کہتے ہم باوجود اسکے
مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو سیف کا نام
براء تھا اور اُنکی بی بی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دایہ تھین حضرت ابراہیم کی اور اُنکے ہان کسب لوہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس اس حدیث مین بیان ہے اُنکی حالت نزع کا کہ حضرت اُسوقت
تشریف لے گئے اور پیار کیا اور رو دئے پس کہا عبد الرحمٰن نے کہ لوگ تو روتے ہین آپ بھی روتے ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کے حضرت
نے فرمایا کہ رحمت ہے یعنی اُسکو مبتلا اُس حال مین دیکھکر رحم آتا ہے یہ رونا اثر اُسکا ہے نہ کہ بسبب بے صبری کے ہے جیسا کہ تو نے خیال کیا اور دل غمگین ہے
اسمین اشارہ ہے اسکی طرف جو غمگین نہ ہووے پس بسبب سنگدلی کے ہے اور جو رو دے نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہے پس یہ حال یعنی غم کرنا اور رونا

کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کے حال اسکے سے کہ مرے بیٹا اسکا اور وہ ہنستا ہو پس عدل یہ ہی کہ دیوے ہر ذی حق کو حق اسکا ع ۱۲ (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنی حضرت زینب نے کسی کو طرف حضرت کے کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئیے میرے پاس پس بھیجا حضرت نے اسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہی جو چیز کہ لی اور اسی کے لیے ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس انکے ہلاک ہونے میں جزع فزع نہ چاہیے اسلیے کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکے ساتھ مدت معین کے ہی یعنے زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نے آدمی طرف حضرت کے قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوئے حضرت اور تھے ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سے پس اٹھایا گیا طرف حضرت کے لڑکا یعنی حضرت کی گود میں دیا تو اسکو اور روح انکی حرکت کرتی تھی یعنی جانکنی کی حالت تھی پس بہنے لگیں دونوں آنکھیں حضرت کی پھر کہا سعد نے اے رسول خدا یہ کیا ہی پس فرمایا یہ رحمت ہی پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پس رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے مگر رحمت کرنے والوں پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونے کے حرام ہیں اور حضرت شاید بھول کر روئے پس آگاہ کیا حضرت نے اسکو کہ رونا آنسوؤں سے نہیں حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا ع ۱۲ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَتِهٖ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا بیمار ہوئے سعد بن عبادہ بیماری کر کہ تھی انکو یعنی انکو معلوم نہیں کہ کیا بیمار تھے پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کرنے کو ساتھ عبدالرحمن بن عوف کے اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبداللہ بن مسعود کے پس جب گئے انکے پاس پایا انکو بیہوشی میں پس فرمایا حضرت نے کیا تحقیق مر گیا کہا صحابہ نے کہ نہیں یا رسول اللہ پس روئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از راہ مہربانی کے اسپر پس جبکہ دیکھا صحابہ نے رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہیں سنتے ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہیں عذاب کرتا ساتھ آنسوؤں آنکھوں کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے و لیکن عذاب کرتا ہی ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہی یعنی اگر زبان سے کلمات ناشکری کہے یا بے ادبی کے جناب الٰہی میں بولا تو وجہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کیے اور انا للہ پڑھے لائق رحمت اور ثواب کے ہوتا ہی اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے لوگوں اسکے کے اسپر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بسبب رونے لوگوں اسکے کے یعنی آواز بلند کر کر رونے سے عذاب کیا جاتا ہی اور یہ تحقیق اسکی تیسری فصل میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ع ۱۲ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا ۱۸

یعنی وقت رونے کے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعاً مانند نوحہ اور واویلا کرنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اسی کے حکم مین ہے وہ کہ پگڑی پھینک دے اور سر پیٹے اور بال نوچے ع (وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتْ اِمْرَاَتُہٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ تَصِیْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَکَانَ یُحَدِّثُہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِمُسْلِمٍ) اور روایت ہے ابی بردہؓ سے کہ کہا بیہوش ہوے ابی موسیٰ پس شروع کیا انکی عورت ام عبد اللہ نے کہ چلا کر روتی تھی پھر ہوش مین آئے ابو موسیٰ پس کہا کیا نہین جانتا تو نے اور حال یہ کہ حدیث کرتے تھے اسکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اُس سے کہ منڈواوے بال سر کے یعنی مصیبت مین اور چلا کر روے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے ف یہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتے تھے مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیے اُنسے کہ حضرت بیزار ہوتے ہین ان ع۔ (وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاہِلِیَّةِ لَا یَتْرُکُوْنَہُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِہَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْہَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے انکو یعنے اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارون کے اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جسوقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنے کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے موقف مین اور اُسپر ہوگا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہ مسلم نے ف فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اُن خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہے انکو آدمی اپنے مین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کے اور طعن کرنا لوگون کے نسب مین یعنی عیب کرے لوگون کے نسب مین کہ فلانے کا باپ بُرا تھا فلانے کا دادا بُرا تھا ان دونون چیزون مین تعظیم اپنی اور حقارت لوگون کی لازم آتی ہے اور یہ دونون مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کے یعنی بسبب اسلام کے اپنے کو بزرگ جاننے اور بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جاننے تو جائز ہے اور پانی طلب کرنا بسبب ستارون کے یعنی توقع مینہ کی کرنی بسبب ستارون کے یعنی فلانا ستارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہ برسیگا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ مینہ برسیگا بسبب نکلنے فلانے ستارے کے یہ حرام ہے واجب یہ ہے کہ کہے برسائے گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالیٰ کے اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کہنا اور اچھی خصلتین میت کی شمار کرنی مثلاً کہے بڑا شجاع تھا اور رالیسا تھا اور ایسا تھا اور قطران ایک مادہ ہے بدبودار سیاہ نکلتی ہے درخت ابہل سے کہ ہندی مین اسکو ہوبیر کہتے ہین اور اسکو اونٹون خارشتی کو ملتے ہین اور آگ اسمین بہت سرایت کرتی ہے اور جلدی بھڑکتی ہے پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہ ہے کہ مسلط ہوگی اسپر خارش اور اُسپر ملینگے قطران تا اندازیادہ ہو عذاب اُسکا ع ح۔ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِمْرَاَةٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْہُ فَقِیْلَ لَہَا اِنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہٗ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کے کہ آواز سے روتی تھی ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنے نوحہ مت کر ورنہ عذاب کیجاویگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو مجھسے اسلیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہے اور نہ پہچانا اس عورت نے حضرت کو پھر کہا گیا اسکو کہ تحقیق یہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ پایا نزدیک دروازے کے دربانون کو یعنی جیسے بادشاہون کے اور امیرون کے دروازون پر ہوتے ہین پس کہا نہ پہچانا تھا مین نے آپکو پس فرمایا حضرت نے کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے روا

کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور اس عورت نے حضرت کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوئی غافل تھی اس قول سے کہ کسی نے کہا ہی کہ دیکھ طرف
اُس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اُس شخص کے کہ کہتا ہی اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہی کہ
ابتدائے مصیبت مین کریے والا اخیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیون کا شمار کرنا مثلاً
کہے کہ کیا گبرو جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارون کا اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا بالون کا اور مونڈنا بالون کا
اور نوچنا بالون کا اور کالا کرنا منھ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے ہی اور کام کرنے کہ دلالت بےصبری پر کرین ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کھولنے قسم کے روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالے نے کلام اللہ مین فرمایا ہی وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تقدیر اسکی یون ہی وَاِنْ مِّنْكُمْ وَاللّٰهِ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین کوئی تم مین سے
قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنی پل صراط اُسپر کھڑا ہوگا اور سب اُسپر سے
گذرینگے بد ایذا پاوینگے اور نیک کچھ ایذا نہین پاوینگے پس فرمایا کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہونے کا مگر اُسی قدر کہ یہ قسم
سچ ہوجاوے یعنی فقط گذر ہی پل صراط پر سے ہوویگا اس قسم کے سچ ہونے کے لیے اور عذاب نہین پانے کا عرب کہا کرتے ہین کہ یہ کام کیا مین نے
واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اُسکے عہدہ سوگند سے برآون اور اُسکے لیے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کرے کافی ہی ع ح
(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ
امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے واسطے کسی کے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر
داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے اُن مین سے یا دو فرزند مرین ای رسول خدا کے یعنی فرمائیے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی ہے کچھ
فرمایا حضرت نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہی روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی مین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون
حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور پاوینگے ف چاہے ثواب یعنی نوحہ نکرے اور پیٹے نہین صبر کر کر رضائے الٰہی پر شاکر رہے اور کہے انا للہ وانا الیہ
راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلے ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کے یا شفاعت کرنے اُنکی کے اور فرمایا یا دو مرین احتمال ہے کہ اسوقت
وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کے درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی
اسلیے لگائی کہ چھوٹے لڑکون کے ساتھ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور انکے مرنے کا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکے تابع اور ملحق اُنکے ہوتے ہین
بخلاف بڑون کے ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ
الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ نہین واسطے
بندے مومن میرے کے نزدیک میرے جزا جس وقت کہ قبض کرتا ہون پیارے اُسکے کو اہل دنیا سے پھر چاہے ثواب یعنی صبر کرے مگر بہشت روایت
کی یہ بخاری نے ف پیارے اُسکے کو یعنی فرزند یا باپ یا سوائے اُنکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہی اُنکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی قید سے
معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مریگا تو اُس سے بھی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اُس سے اور راضی ہونا اُسکا سب سے افضل ہے
ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو روایت کی یہ
ابوداؤد نے ف نوحہ کرنے والی عورت یعنی جو عورت رو رو کے بیان کر کر بھلائیان میت کی اور بعضون نے کہا کہ نوحہ کہتے ہین رونے کو میت پر ساتھ
آواز کے اور نوحہ سننے والی یعنے جو قصداً سنے نوحہ کو اور راضی ہو اسپر ہو ع (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَہٗ خَیْرٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَشَکَرَ وَاِنْ اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَصَبَرَ وَالْمُؤْمِنُ یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ اَمْرِہٖ حَتّٰی فِی اللُّقْمَۃِ یَرْفَعُھَا اِلٰی فِیْ
امْرَاَتِہٖ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہی
مومن کے لیے یعنی مومن کامل کے لیے کہ اگر پہونچے اسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہونچے اسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر
کرتا ہی پس مومن ثواب دیا جاتا ہی بیچ ہر کام اپنے کے یعنے صبر و شکر وغیرہا کے یہانتک کہ بیچ لقمے کے کہ اٹھا کر دے اسکو بیچ منہ بیوی اپنی کے
روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مباح چیزون مین اگر نیت خیر کی کرے ثواب پاتا ہی پس بیوی کے منہ مین نوالہ دینے مین اگر یہ
نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہی اسکے ادا کرنے کے لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ یَصْعَدُ مِنْہُ عَمَلُہٗ وَبَابٌ یَنْزِلُ مِنْہُ رِزْقُہٗ فَاِذَا مَاتَ بَکَیَا عَلَیْہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی
فَمَا بَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مومن مگر واسطے
اسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اس سے عمل اسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اترتی ہی اس سے روزی اسکی پس جب
مرتا ہی روتے ہین دونون دروازے اسپر پس یہ سمجھا جاتا ہی قول اللہ تعالے کے سے پس نہ رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہ
ترمذی نے ف ایک دروازے سے عمل نیک چڑھتے ہین اور بیچ جگہ لکھنے اعمال کے لکھے جاتے ہین بعد لکھنے کے زمین مین اور ایک دروازہ
سے رزق اترتا ہی اور پہونچتا ہی جسکو مقدر ہی پس جب مرتا ہی تو دونون دروازے روتے ہین اسلیے کہ ایک سے عمل نیک چڑھتے تھے اور
دوسرے سے رزق اترتا تھا کہ وہ مدد ہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوئے اس سعادت سے اور یہ بات سمجھی جاتی ہی آیت مذکورہ سے اسطرح کہ اسمین
کافرون کے حق مین فرمایا ہی کہ نہ روئے انپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتے ہین ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِھِمَا الْجَنَّۃَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَہٗ
فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَۃُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُصَابُوْا بِمِثْلِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت
ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مر گئے ہون واسطے اسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونے کے امت میری مین سے
داخل کریگا اسکو اللہ بسبب ان دونون کے بہشت مین پھر کہا عائشہ نے پس جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند آپ کی امت مین سے فرمایا
اور جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہی اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ رضہ نے پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اسکے ایک
بھی فرزند امت آپ کی سے یعنے تو وہ کیا کرے فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہونچائی گئی مانند مصیبت میری کے روایت
کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف فرط اسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے پہلے جا کر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کے لیے تیار کرتا ہی اور مراد یہان
سوائے فرط اخیر کے وہ فرزند ہی کہ پہلے بالغ ہونے کے مر جاوے اسکو فرط اسلیے کہا کہ پہلے جا کر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہی ماں باپ کے لیے یعنے
شفاعت کر کر جنت مین لیجاویگا اور توفیق دی گئی بھلائیون کی اور اچھی باتون کی پوچھنے کی حضرت نے اس لقب جامع فضائل و کمالات سے
حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلے انسے جاتا ہون اور شفاعت کر کر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مشقت کے

ہوتا ہے پس میرا اٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا انکے حق میں اس برابر کوئی مصیبت ہو نہیں سکتی ٭ ع ٭ ح (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَلٰئِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مرتا ہے فرزند کسی بندے کا یعنی مومن کا فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتوں اپنے کو یعنے ملک الموت اور تابع داروں اسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تعالے قبض کیا تمنے میوہ دل اسکے کا پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہیں تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالے کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بڑا بہشت میں اور نام رکھو اسکا بیت الحمد روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اس گھر کا نام بیت الحمد اسلیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہے بدلے میں حمد و تسلیم کے کہ مصیبت میں کی تھی ٭ ح ٭ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِیْ وَقَالَ وَرَوَاہُ بَعْضُہُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اسکے ہے مانند ثواب اسکے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کے سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضے محدثوں نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ابن مسعود پر ف مصیبت زدہ عام ہے خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت میں گرفتار ہو یا سوا اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہتا ہے اور تسلی دیتا ہے خواہ اسکے پاس جا کر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باعث ہوا ہے صبر کا الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہے اسکو بھی ثواب مانند کرنے والے اسکے کے ہوتا ہے اور یہ موقوف ہے ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع میں ہے اور قوت دیتی ہے اسکو حدیث ابن ماجہ کی ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنے نہیں کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت میں مگر کہ پہناویگا اسکو اللہ جوڑوں بزرگی کے سے دن قیامت کے سند اسکی حسن و مرفوع ہے ٭ ع ٭ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے اس عورت کو کہ مر گیا ہو بیٹا اسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ۔ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاہُمْ مَا یَشْغَلُہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگوں جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہے انکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہے انکو کھانا پکانے سے یعنے خبر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود و ابن ماجہ نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اوپر اسکے کہ مستحب ہے قرابتیوں اور ہمسایوں کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل میت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاویں ایک رات و دن اور بعضوں نے کہا کہ حلال ہے تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اس کھانے کو اور ابو القاسم نے کہا کہ مضائقہ نہیں اسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی میں پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہے کہ بہت کہے انکو کھانے کے لیے تا ضعف نہو وے انکو بسبب نہ کھانے کے از راہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتوں نوحہ کرنے والیوں کے سخت

حرام ہی اسلیئے کہ مدد کرنی ہوتی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کھانے کا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگون کے بدعت مکروہ ہی بلکہ ثابت ہوا ہی جریر رضی سے کہ گنتے
تھے ہم اسکو نیاحت سے یعنی نوحہ کرنے سے اور اس سے صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہی کھانا اس سے کہتا ہون مین
یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ یہ جب ہی کہ نہو مال یتیم یا غائب کے سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال مین سے ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف ✦
ع ✦ ح ✦ **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ
بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ
کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیے جانیکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ
لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہی عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سے یہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا مین نے حضرت عائشہ رضی سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا روبرو انکے یہ کہ عبد اللہ
بن عمر رضی کہتے ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کے اسپر کہتی تھین حضرت عائشہ رضی بخشے اللہ ابو عبد الرحمن کو کہ کنیت ہی عبد اللہ
بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبد اللہ رضی نہین جھوٹ بولا و لیکن وہ بھول گیا یعنی جو کچھ کہ حضرت سے سنا کہ یہ صورت خاص مین فرمایا تھا یا خطا کی کہ عام
مراد لیا سوا اسکے نہین کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کے کہ رویا جاتا تھا اسپر پس فرمایا تحقیق اہل اسکے
روتے ہین اسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بخشے اللہ یہ کلمہ وہان بولتے ہین کہ کوئی
ایک بات کہنے مین خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر مین پس حضرت نے خاص اس یہودیہ کے حق مین فرمایا تھا اور وہ کفار بھی اسی کے حکم مین
ہین اور اسکے لیئے بھی یہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے انکے کے عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہی اور خوار ذلیل ہون جیسا کہ حال کافرون کا
ہوتا ہی اور یہ روتے ہین اور اسکو عزیز رکھتے ہین اور مرحوم جانتے ہین پس حاصل حضرت عائشہ کے اعتراض کا یہ ہی کہ حضرت نے اس عورت کو
بسبب کفر کے فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر رضی سمجھے کہ حضرت نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ بسبب رونے زندون کے قبر مین عذاب کیا جاتا ہی
پس یہ اعتراض حضرت عائشہ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہ ثابت
ہوئی ہی ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمر رضی سے اور اور ون سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہان رہی اور
اسمین جو علما نے اختلاف کیا ہی آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ✦ ع ✦ ح ✦ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ
مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ
فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ
عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَقَالَتْ
عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات کی کسی بیٹی عثمان بن عفان رضہ کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اُسکے مین اور حاضر ہوے اُسکے لیے ابن عمر رضہ اور ابن عباس رضہ بھی پس تحقیق مین بیٹھا ہوا تھا درمیان اُن دونون کے پس کہا عبداللہ بن عمر رضہ نے واسطے عمرو بن عثمان رضہ کے کہ وہ سامنے تھے اُنکے کیا نہین منع کرتے تم یعنی اپنے اہل کو رونے سے یعنی ساتھ آواز اور نوحہ کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر پس کہا ابن عباس رضہ نے کہ تحقیق تھے حضرت عمر رضہ کہتے تھے کچھ اسمین سے یعنی اسمین عام رونا معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونے کو منع کرتے تھے کہ جو ساتھ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قریب المرگ کے پھر حدیث کی ابن عباس رضہ نے پس کہا پھرا مین ساتھ حضرت عمر رضہ کے مکہ سے یہانتک کہ جسوقت پہونچے ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے پس ناگہان عمر رضہ ملے ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا یعنی مجکو جا تو پس دیکھ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مین نے پس تھے وہ صہیب یعنی امیر وہ تھے اور راوی اُنکے ہمراہی تھے کہا ابن عباس نے پس خبر پہونچائی مین نے اُنکو پس کہا عمر رضہ نے بلا اُنکو پھر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر رضہ سے پس جب زخمی کیے گیے عمر رضہ داخل ہوے صہیب روتے ہوے کہتے ای بھائی میرے ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمر رضہ نے ای صہیب کیا روتا ہی تو مجپر یعنی ساتھ آواز اور بیان کرنے کے اور حال یہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضے رونے اہل اسکی کے اُسپر یعنی جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباس نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمر رضہ کی ذکر کیا مین نے یہ یعنی قول عمر رضہ کا روبرو حضرت عائشہ رضہ کے پس کہا عائشہ نے رحم کرے اللہ عمر رضہ کو قسم ہی خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر یعنی نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر اور کہا حضرت عائشہ رضہ نے کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اُٹھاتا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا کہا ابن عباس رضہ نے نزدیک اسکے مضمون آیت کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رلاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نے پس نکہا ابن عمر رضہ نے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف زخمی کیے گئے عمر رضہ یعنی جب مدینہ مین آئے اور زخمی ہوے محراب مسجد مین اور اُنکو گھر مین اُٹھا لائے اور لوگ خبر کو گئے تو اُنمین صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہ کہکر کہ ای بھائی میرے ای صاحب میرے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ نوحہ ہوا اسلیے کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بلند آواز سے ہو اور یہ ایسا نہ تھا اور اُسکو بھی حضرت عمر رضہ نے منع فرمایا احتیاطاً کہ کہین حد سے نہ بڑھ جاوے اور حضرت عائشہ رضہ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کھاکر تو یہ نفی اُسکی کی ہی کہ جو عمر رضہ سمجھے اسلیے کہ یہ حدیث صحیح ہی بے شبہہ اختلاف تعیین مراد مین ہی عمر رضہ اور ابن عمر رضہ کہتے ہین کہ عذاب بسبب رونے کے ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ رضہ کہتی ہین کہ یہ کافر کے حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی رووین یا نہ رووین ولیکن اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر اور سبب اُسکا یہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتھ رونے کے بلکہ بعضے وصیت کرجاتے تھے ساتھ رونے اور نوحہ کے بعد از ان دلیل پکڑی حضرت عائشہ رضہ نے اُسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتھ اس آیت کے ولاتزر آخر تک یعنی گناہ کسی کا کسی پہ نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکھنے لگے اور کیون عذاب کرنے لگے اسکو بسبب اُسکے آگے ابن عباس نے بھی تائید کی کلام عائشہ رضہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر رضہ کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور شادی اُسکی خدا کی طرف سے ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اُسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پہ اُنکے اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال بندون کے اللہ ہی نے پیدا کیے ہین اور کرتا بندہ ہی اور پھر اُسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دونون باتین ہوتی ہین

اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہے تو ثواب پاتا ہے اور بطور تمسخر کے ہنستا ہے تو گنہگار ہوتا ہے اسی طرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتے ہیں ثواب دیا جاتا ہے نیک
آدمی اور کبھی بُرے ہوتے ہیں عذاب کیا جاتا ہے اُنپر پس ابن عباسؓ کا قول جب ہنسے گا کہ ہنسا اور رونا بے اختیاری ہوں اور جب اختیاری ہو
ثواب و عذاب میں دخل ہے اور چپ ہو رہنا ابن عمر کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہیں کرتا کہ اُنھوں نے یہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جھگڑا جیسے کہ شان
اہل عرفان کی ہے ؛ ع ؛ ح (وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ
وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ
اِنْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا جب آئی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر مارے جانے زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے بیٹھے یعنی مسجد میں پہچانا
جاتا تھا حضرت کے چہرہ مبارک میں غم اور میں دیکھتی تھی سوراخ دروازے کے سے یعنی درزوں دروازے کے سے پس آیا حضرت کے پاس ایک
شخص اور کہا کہ تحقیق عورتیں جعفر کی کرتی ہیں ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اُنکا پس حکم فرمایا حضرت نے اُسکو یہ کہ منع کرے اُنکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرت
کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتوں نے کہنا اُسکا پھر فرمایا حضرت نے کہ منع کر اُنکو پھر آیا حضرت کے پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اُنھوں نے نہ مانا پھر
آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتوں نے ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ فرمایا حضرت نے پس ڈال اُنکے منہ میں مٹی پس کہا میں نے
یعنی عائشہ رضؓ نے اُس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہیں بجالاتا جو کچھ کہ حکم کرتے ہیں تجکو رسول خدا اور نہ چھوڑتا تو رسول خدا کو رنج پہونچانے سے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف ڈال اُنکے منہ میں مٹی ظاہر یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے اُنکو بحال خود واسطے نہ لازم دینے نصیحت کے اُنکو حالت جزع و فزع
میں اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اُس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نے حضرت کو اور نہ
چھوڑا رنج پہونچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہے اُسکے سننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہیں اور باز نہیں رہتیں منع کرنے سے کیوں نہ خود ڈانٹ کر
منع کیا تا حضرت کو ایذا نہ ہوتی ؛ ع ؛ (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهٗ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ
لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ
وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا جبکہ مرے ابو سلمہ کہ خاوند اول تھے ام سلمہ کے کہا میں نے کہ ابو سلمہ تھے مسافر
اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ روؤنگی میں اُنکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگوں میں کہ ایسا روئی کہ کوئی نہیں رویا پس تھی میں نے تحقیق تیاری
کی رونے کی اُنپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میرے بیچ رونے میں پس سامنے آئے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اُس گھر میں کہ نکالا اُسکو اللہ نے اُس گھر میں سے دو بار پس بند رہی میں رونے سے پس نہ روئی
میں یعنی جو رونا کہ بُرا تھا یعنے نوحہ کر کر روایت کی یہ مسلم نے ف تیاری کی رونے کی یعنی قصد کیا رونے کا اور مہیا کیا اسباب رونے کا یعنی سیاہ کپڑے
وغیرہ اور شاید کہ اُنکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دو بار سے یا تو یہ ہے کہ ایکبار جس وقت کہ مسلمان ہوئے اور دوسری بار جبکہ
دنیا سے با اسلام نکلے یا دو بار سے مراد یہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرت مکہ سے طرف حبشہ کے کی اور دوسری بار جبکہ وہاں سے ہجرت کر کر مدینہ میں داخل ہوئے
؛ ع ؛ (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهٗ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ
شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ

بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن انکی عمرہ نے رونا اور یہ کہنا ای پہاڑ افسوس ای ایسے اور ایسے گنتی تھی اسپر یعنے خوبیان اسکی پس کہا عبد اللہ نے جسوقت
کہ ہوش مین آئے یعنی بہن سے کہ نہین کہا تو نے کچھ مگر کہ کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہی تو یعنے اگر کسی نے مثلاً واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو
پہاڑ ہی کہ پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبد اللہ رض نہ روئی بہن اسپر روایت کی ہی یہ بخاری نے
ف بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوے کہ قریب مرگ کے پہونچے اسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مرے نہین اس بیماری مین بلکہ شہید ہوے غزوہ
موتہ مین ٭ ۲۷ (وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ
وَنَحْوَ ذَلِكَ إِلَّا وُكِّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهَكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ) اور روایت ہی ابی موسیٰ رض سے کہ کہا
سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونے والا ان مین سے اور کہے ای پہاڑ اور ای سردار اور
مانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ میت کے دو فرشتے کہ مکے مارتے ہین اسکے سینہ مین اور کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہی ف مراد میت سے میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور مین بعد ذکر کرنے اس حدیث کے ان المیت
لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہ کہ یہ حدیث
ظاہر اپنے پر ہی مطلق یعنے قید وصیت یا کافر وغیر ذلک کی نہین بہرحال پکار کر رونے اور نوحہ کرنے اہل کے سے عذاب ہوتا ہی اور یہی رای عمر رض اور
ابن عمر رض کی بھی ہی دوسرا یہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق تیسرا یہ کہ اسوا واسطے حال کفر ہی یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہی حالت
رونے انکے مین اسپر اور عذاب بسبب گناہون اسکی کے ہوتا ہی نہ بسبب رونے کے چوتھا یہ کہ خاص یہ کافر کے حق مین ہی اور یہ دونون قول عائشہ
رضی اللہ عنہا سے ہین آئے پانچوان یہ کہ یہ خاص ہی ساتھ اسکے کہ ہو نوحہ طریقہ اسکے سے اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چھٹا یہ کہ یہ اسکے حق مین ہی
کہ وصیت کر جاوے ساتھ اسکے یعنی جو کہہ جاوے وارثون سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اسکو عذاب ہوگا اسلیے کہ یہ اسی کا فعل ہی اور ساتوان یہ کہ یہ
اسکے حق مین ہی کہ نہ وصیت کرے ساتھ ترک اسکی کے پس ہوگی وصیت اسکی نکرنے کی واجب جبکہ جانتے حال اہل اپنی کے سے کہ کرینگے یہ آٹھوان
یہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان باتون کے کہ بیان کر کر روتے ہین اہل اسپر اور وہ ہون بری شرعاً جیسے کہ کہتے تھے اہل جاہلیت ای بیوہ کرنے
والی عورتون کی اور ای یتیم کرنے والے اولاد کی اور ای خراب کرنے والی گھرون کی نوان یہ کہ مراد ساتھ عذاب کرنے کے غصہ کرنا ملائکہ کا ہی
اسکے ساتھ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہین اہل اسکے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب نوحہ کے قبر مین انتہی اور بعضون
نے کہا ہی کہ مراد ساتھ عذاب کے یہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب برے رونے اہل اسکی کے اسپر جیسے کہ رنج ہوتا ہی بسبب سننے اور دیکھنا ہون انکی
کے اور خوشی ہوتی ہی بسبب سننے اچھے اعمال کے اور حاصل یہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنے وصیت کر جاویگا نوحہ کرنے کی یا راضی ہوگا
ساتھ اسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر ورنہ محمول ہوگا رنج اٹھانے پر برابر ہی کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہی اسمین کافر
اور مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس آیت مین ولا تزر وازرة وزر اخرى اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی
ہین ٭ ۲۸ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث ما بعد مین نام انکا صریح مذکور
ہی پس جمع ہوئین عورتین رونے لگین اسپر پس کھڑے ہوے حضرت عمر رض منع کرنے انکو یعنی اقربا کو اور ہانکنے مار کر انکو یعنی ہٹیون کو پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اے عمر کس واسطے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت مرنے کا نزدیک ہے روایت کی یہ احمد اور
نسائی نے ف ظاہر یہ ہے کہ وہ عورتیں کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا اُنکو حضرت عمر رضہ نے کہ کہیں ایسا نہو کہ اس سے
بڑھ کر نوحہ جو منع ہے شرع میں وہ کرنے لگیں پس حضرت نے حضرت عمر رضہ کو منع فرمایا اور عذر اُنکا بیان کیا + ع + (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ
زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ
قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونے لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت
عمر رضہ نے مارنا اُنکو ساتھ کوڑے اپنے کے پس ہٹایا عمر رضہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر رضہ پھر فرمایا
عورتوں کو دور رکھو اپنے کو آواز شیطان کی سے یعنی چلا کر اور بیان کر کر نہ رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنی آنسو اور دل سے یعنی غم پس وہ
اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسند ہیں اُسکو یہ چیزیں اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے
ف جو ہو ہاتھ سے یعنی مثلاً پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتیں کہنیں کہ رب کو ناپسند
ہوں پس وہ شیطان سے ہے یعنی اُسکے بہکانے سے ہے یا وہ پسند کرتا ہے ان چیزوں کو + ع + (وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ
بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُولُ أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ آخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا) اور روایت
ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے کہ کہا جب مرے حسن مثنی بیٹے حسن رضہ بیٹے علی کے کھڑا کیا عورت اُنکی نے خیمہ اُنکی قبر پر برس روز پھر
اُٹھالیا پھر سنا آواز کرنے والے کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار رہو کیا پایا اُس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اُسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ
ناامید ہوئے اور پھر گئے ف خیمہ کھڑا کیا اور آپ بھی وہاں رہیں برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اُنکے کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر
یہ ہے کہ خیمہ اُنھوں نے کھڑا کیا اسلیے کہ جمع ہوں دوست ذکر کے لیے اور قراءۃ قرآن کے لیے اور آویں لوگ دعا مغفرت اور رحمت کے لیے ع طرح
(وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُونَ فِي
قُمُصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُونَ أَوْ بِصَنِيعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُونَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ
صُوَرِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُودُوا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے عمران بن حصین رضہ اور ابی برزہ سے کہ کہا دونوں نے کہ نکلے ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصوں کو کہ پھینک دی تھیں اُنھوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کرتوں میں
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ
بددعا کروں تم پر ایسی بددعا کہ پھرو تم طرف گھروں اپنے کے غیر صورتوں اپنی میں یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس لے لیں اُن شخصوں نے اپنی
چادریں اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اُس زمانہ میں رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑھتے تھے اور رسم
جاہلیت کی یہ تھی کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ اوڑھتے یہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنیٰ تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنے پر
یہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمیں بری برتنے پر شرح بنع ع + (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا
جاوے اُس جنازہ کے کہ اُسکے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو حدیث نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف جنازہ کے ساتھ چلنا سنت ہے لیکن بسبب ساتھ

ہونے اس فعل بد کے ترک کرے اسکو اور اسی طرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث اصل مضبوط ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت
مین خلاف شرع بات ہو وہان نہ جاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب ہونے فعل بد کے ترک کرے اسکو حرج نہیں ؛ (وعن ابی ہریرۃ
ان رجلا قال لہ انہ مات ابن لی فوجدت علیہ ہل سمعت من خلیلک صلوات اللہ علیہ وسلامہ شیئا یطیب بانفسنا عن موتانا قال نعم سمعتہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال صغارہم دعامیص الجنۃ یلقی احدہم اباہ فیاخذ بناحیۃ ثوبہ فلا یفارقہ حتی یدخلہ الجنۃ رواہ مسلم واحمد واللفظ لہ) اور
روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ رض کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنی چھوٹا بیٹا پس غم کیا مین نے اسپر کیا سنی تمنے دوست اپنے سے یعنی
آنحضرت سے رحمتین ہون اللہ کی انپر اور سلام اللہ کا انپر کوئی چیز کہ خوش کردے ہمارے دلون کو ہمارے مردون کی طرف سے یعنی جو کہ جنس اولاد
سے چھوٹی مرگئی کہ آیا وہ کچھ کام آوینگے کہا ابو ہریرہ رض نے کہ ہان سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹے لڑکے مسلمانون کے
جانور دریا کے سے ہونگے بہشت مین ملیگا ایک انکا باپ اپنے سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اسکے کا پس نہ جدا ہوگا اس سے یہانتک کہ داخل کرے گا
اسکو بہشت مین روایت کی ہی مسلم واحمد نے اور لفظ ہین واسطے احمد کے ف دعامیص جمع دعموص کی ہی دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہی کہ پانی
مین غوطہ مارتا ہی اور پھر نکل آتا ہی اسکو ہندی مین جُلاہا کہتے ہین اور دعموص اس شخص کو بھی کہتے ہین کہ دخیل ہوتا ہی بیچ امور بادشاہون اور
امرا کے یعنی یہ لڑکے سیر کرتے پھرتے ہین جنت مین جاتے ہین جہان چاہتے ہین نہین منع کیے جاتے ہین کسی جگہ کے جانے سے جیسے کہ لڑکے دنیا
کے نہین روکے جاتے کسی کے گھر مین جانے سے اور نہین پردہ کیا جاتا انسے اور اسمین ذکر باپ ہی کا کیا اسلیے کہ ذکر اسی کا ہوا ہوگا اور مان کو بھی
اسی طرح لے جاویگا چنانچہ بعضی حدیثون مین مان اور باپ دونون مذکور ہوے ہین باع ہرج (وعن ابی سعید قال جاءت امرأۃ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ذہب الرجال بحدیثک فاجعل لنا من نفسک یوما ناتیک فیہ تعلمنا مما علمک اللہ فقال اجتمعن
فی یوم کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فاجتمعن فاتاہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمہن مما علمہ اللہ ثم قال ما منکن امرأۃ تقدم بین یدیہا
من ولدہا ثلاثۃ الا کان لہا حجابا من النار فقالت امرأۃ منہن یا رسول اللہ او اثنین فاعادتہا مرتین ثم قال واثنین واثنین و
اثنین رواہ البخاری) اور روایت ہی ابی سعید رض سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے
پھرے منہ ہمسے مرد ساتھ حدیثون آپ کی کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ آکر حاضر ہون ہم آپکے پاس اسدن مین تا
سکھلاوے ہمکو اس چیز سے کہ سکھایا آپ کو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے دن مین اور فلانے وقت مین مکان فلانے مین یعنی
مسجد مین یا گھر مین اور جگہ فلانی مین یعنی آگے کے جانب مکان کے یا اخیر کی جانب اسکے پس جمع ہوئین عورتین پھر آئے انکے پاس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا انکو اس چیز سے کہ سکھلایا انکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہین تم مین سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہون اپنی اولاد
سے تین یعنی لڑکے یا لڑکیان مگر کہ ہونگے اسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے انمین سے اے رسول خدا کے فرمائیے یا دو بھیجے ہون پس
دو بار کہی اسنے یہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہون یا دو یا دو یعنی جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہ بخاری نے (وعن معاذ بن جبل
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یتوفی لہما ثلاثۃ الا ادخلہما اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاہما فقالوا یا رسول اللہ او اثنان
قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذی نفسی بیدہ ان السقط لیجر امہ بسررہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ رواہ احمد وروی
ابن ماجۃ من قولہ والذی نفسی بیدہ) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان یعنی مان اور
باپ کہ مرین ان دونون کے تین فرزند مگر داخل کریگا انکو اللہ بہشت مین ساتھ فضل رحمت اپنی کے ان دونون کو پس عرض کیا صحابہ نے یا

رسول اللہ فرماتے ہیں یا دو پس فرمایا کہ ہاں یا دو عرض کیا فرماتے ہیں یا ایک فرمایا یا ایک بھی پھر فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے
تحقیق کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے جبکہ صبر کرے اور گنے ماں اُسکی اُسکے مرنے کو ثواب
نقل کی یہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قولہ والذی نفسی بیدہ سے ف ساتھ آنول نال کے یہ اشارہ ہے طرف علاقہ کے کہ درمیان اُسکے
اور ماں اُسکی کے ہے گویا آنول نال مانند رسّی کے ہو جاویگی کہ کھینچیگا ساتھ اُسکے اُسکو طرف بہشت کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اُسکے کہ جب ایسے
بچہ کا کہ جسکے ساتھ دل کو تعلق نہیں ہوتا اُسکا یہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دل کو تعلق ہوتا ہے اُسکا کیا کچھ ثواب ہوگا ع م ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ
قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہوں تین اپنی اولاد میں سے
کہ نہ پہونچے ہوں حد بلوغ کو یعنی پہلے مرے ہوں اسکے مرنے سے ہونگے واسطے اُسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابوذرؓ نے آگے بھیجے میں نے دو
فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعبؓ نے کہ کنیت اُنکی ابو المنذر ہے سردار قاریوں کے آگے بھیجا میں نے ایک لڑکا فرمایا حضرتؐ نے اور ایک بھی یعنی
ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا
وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے قرہ مزنیؓ سے یہ کہ ایک شخص تھا آتا
حضرتؐ پاس اور رہتا اُسکے ساتھ بیٹا اُسکا پس فرمایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے تو اُسکو یعنی بہت کہ تیرے ساتھ ہی رہتا
ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہوں میں اُسکو پھر نہ پایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اُسکے
پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانے کا عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اُسکا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُسکے باپ کو
جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہیں دوست رکھتا تو اُسکو کہ نہ آویگا کسی دروازے پر دروازوں بہشت کے سے مگر پاویگا تو اُسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ
شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنے جنت میں پس کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کے اسی کے لیے ہے یہ بشارت یا ہم سبکے لیے پس
فرمایا تم سبکے لیے نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ
فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑے گا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کریگا پروردگار ماں باپ اُسکے کو
آگ میں یعنی ارادہ کریگا داخل کرنے کا پس کہا جاویگا اے کچے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس
کھینچے گا اُنکو ساتھ آنول نال اپنے کے یہانتک کہ داخل کریگا اُنکو بہشت میں روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالے اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے
تو یعنی بلا پر اور ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے کے نہیں راضی ہوتا میں تیرے لیے ثواب کا سوا بہشت کے یعنی اُسکے بدلے میں بہشت دونگا

مین داخل کرونگا روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہی حسین بن علی سے کہ نقل کی نبی سے کہا نہیں کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہونچائے جاوین مصیبت پھر یاد کرین اُسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے واسطے اُسکے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کر دیتا ہی یعنی ثابت کرتا ہی اللّٰہ تعالی نزدیک اسکے ثواب پس دیتا ہی اُسکو مانند ثواب اُس مصیبت کے جس دن پہونچایا گیا تھا وہ مصیبت یعنی اور صبر کیا تھا اُسپر روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمھاری کا پس چاہیے کہ کہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہ بھی مصیبتون سے ہی شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہی یعنی اگر ادنی مصیبت پہونچے تو بھی یہ پڑھے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ پڑھی حضرت نے یہ آیت وقت چراغ گل ہونے کے بھی (وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيسٰى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہی ام درداء رضی سے کہ کہا سنا مین نے ابو درداء سے کہ کہتے تھے سنا مین نے ابو القاسم صلعم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللّٰہ تبارک وتعالی نے فرمایا حضرت عیسی کو اے عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جسوقت کہ پہونچیگی انکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہین یعنی کوئی نعمت شکر کرینگے اللّٰہ کا اور اگر پہونچے انکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہ کہ نہین ہی بردباری اور نہ عقل یعنے ایسی بردباری وعقل کہ کسبی ہون یا کامل پس کہا حضرت عیسیٰ نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہ واسطے اُنکے حالانکہ نہ بردباری ہی اور نہ عقل فرمایا دونگا مین اُنکو اپنے حلم مین سے اور علم مین سے روایت کی یہ دونون بیہقی نے شعب الایمان مین فــ یہان مراد امت سے صلحا حضرت کے امت کے ہین اور نہین ہی بردباری اور نہ عقل حاصل یہ کہ اللّٰہ تعالے نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی رہیگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے یعنے یہ دونون صفتین ایسی ہین کہ بسبب انکے آدمی تامل کرکر جزع فزع کرنے سے باز رہتا ہی اور نفع اور ضرر اللّٰہ تعالی کی طرف سے جانتا ہی پس باوجود نہونے انکی کے صبر کرنا عجیب ہی حضرت عیسیٰ نے عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہ ہوگی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے فرمایا کہ دونگا مین حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنے پاس سے بلا کسب دونگا کہ بسبب اُنکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

یہ باب ہی بیچ بیان زیارت کرنے قبرون کے یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اُسکی کے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی (عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو اُنکی اور منع کیا تھا مین نے تمکو کھانے گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمھارے اور منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشے کی روایت کی یہ مسلم نے فــ منع کیا تھا مین نے تمکو یعنی ابتدا اسلام مین حضرت نے قبرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین

قبرون پر نکرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکھا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرون کی مستحب ہی سب علما کے نزدیک
اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدے ہین اور عمدہ فائدہ یہ ہی کہ مردون کے لیے دعا اور
استغفار ہوتی ہی اور یہ سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہان کے مردون پر اور استغفار
کرتے تھے انکے لیے اور علمار نے اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتون کے حق مین نہی باقی ہی یا انکو بھی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہ ہی کہ عورتین سوا
حضرت کے مزار کی اور قبرون کی زیارت نکرین چنانچہ یہ مسئلہ باب مواضع الصلوٰۃ مین پیچ فائدے حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زائرات القبور آخر تک کی بتفصیل مع روایات فقہیہ کے لکھا گیا ہی جو چاہے وہان دیکھ لے اور کہا نووی نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط
واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے ہی پس اسکے لیے تو کافی ہی دیکھنا قبرون کا بغیر پہچاننے مردون انکی کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس
وہ مسنون ہی ہر مسلمان کے لیے اور تیسری برکت حاصل کرنے کے لیے ہی پس وہ زیارت اچھے لوگون کی قبرون کی ہی اسلیے کہ انکے لیے برزخ
مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور چوتھے واسطے ادا حق دوست اور قرابتی کے ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی
زیارت کرے مان باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کے تو ہوتی ہی مانند حج کے اور پانچوین مہربانی اور انسیت کے لیے ہوتی ہی جیسے کہ آیا ہی حدیث
مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرتا ہی اسپر تو وہ پہچانتا ہی اسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کے
یہ ہین کہ منہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کر کر سامنے میت کے منہ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور چومے نہین
اسکو اور جھکے نہین اور منہ خاک پر نہ ملے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہی اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہین اور مستحب ہی کہ وقت زیارت کے
پڑھے سورۂ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دنون سے خصوصاً اول روز مین چنانچہ حرمین
شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین معلی اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم و ادراک روز
جمعہ کے زیادہ اور دنون سے اور زیادہ پہچانتا ہی اسمین زیارت کرنے والے کو اور دنون سے اور مکروہ ہی روندنا قبرون کا بغیر ضرورت کے اور
مستحب ہی کہ نقد دیا جاوے میت کی طرف سے بعد مرنے کے سات دن تلک اور منع کیا تھا مین نے کھانے گوشت قربانی کے سے یعنی ابتدار
اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت قربانی کی ہر کوئی نہ رکھتا تھا اسلیے حضرتؐ نے قربانی کرنے والون کو فرما دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ رکھا
کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجون کو نقد دے دیا کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالیٰ نے لوگون پر اور احتیاج انکو نرہے اجازت دی حضرتؐ نے
کہ جتنے دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا مین نے نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتے ہین بعد از آن پیتے ہین یہ
حلال ہی جبتک کہ نشا کرنے والی نہووے پس حضرت نے ابتدار اسلام مین فرما دیا تھا کہ نبیذ مشک مین رکھی جایا کرے اسلیے کہ مشک پتلی
ہوتی ہی اسمین جلدی گرم ہو کر نشا کرنے والی نہین ہوتی اور اور باسنون مین رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ مین رکھی جاوے
اسلیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کے جلدی متغیر ہو کر نشا کرنے والی ہو جاتی ہی اور ان ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز
لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ پھر نشے کی چیز نہ پینے لگین بعد از آن کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اس سے لازم ہوا
احتمال انکے ارتکاب کا نہ رہا ہر باسن مین پینے کے لیے اجازت فرما دی کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہنچے جیسے کہ فرمایا
ولاتشربوا مسکراً یعنی نہ پیو کوئی نشے کی چیز حاصل یہ کہ منع نشا کرنے والی ہی نہ باسن نوع نوع و عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّہٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَہٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَھَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَھَا فَاَذِنَ لِیْ

فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر ماں اپنی کی اور روئے اور رولایا
اُن لوگون کو کہ گرد اُنکے تھے پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے اس بات مین کہ بخشش مانگون واسطے اُسکے پس نہ اذن دیا گیا میرے
لیے اور پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے بیچ اُسکے کہ زیارت کرون مین قبر اُنکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون
کی اسلیے کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہی موت کو روایت کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ کی ماں کا نام آمنہ تھا حضرتؐ جب چھ برس کے ہوے تو وہ حضرتؐ کو لیکر
مدینہ کو گئین اپنے ننہال کے لوگون کی ملاقات کو وہان سے پھر کر مکہ کو آتی تھین جب ابوا مین کہ نام ایک جگہ کا ہی پہونچین تو وہان انتقال اُنکا ہوا
اور وہین قبر اُنکی بنی پس جب ایکدفعہ حضرتؐ وہان پہونچے تو رو دیے اُنکی جدائی پر اور رولایا اُنکو کہ گرد حضرتؐ کے تھے یعنی حضرتؐ اسقدر روئے کہ رونے نے
لوگون مین بھی تاثیر کی کہ حضرتؐ کو روتے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرتؐ کی والدہ کافرہ مرین مذہب متقدمین کا تو یہی ہی
لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہی اسلام حضرتؐ کے والدین کا پھر اُسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر
تھین یا اُنکو دعوت اسلام کی نہین پہونچی ایام فترۃ مین تھین اُسی مین مرین پہلے زمانہ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالی نے اُنکو حضرتؐ کی دعا سے
پھر ایمان لائین وہ اگرچہ حدیث حضرتؐ کی والدین کے زندہ کرنے کی بذات ضعیف ہی لیکن ساتھ تعدد طرق کے تصحیح و تحسین کی ہی اُسکی یہ بات گویا متقدمین
سے چھپی ہوئی تھی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے ہین اور اسکو دلیلون سے
ثابت کیا ہی اور مخالفون کے شبہون کے جواب دیے ہین جو چاہے وہان دیکھ لے اور صحیح یہ ہی کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہی ع ہ ح مولانا (وَعَنْ
بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ
نکلیں طرف قبرون کے کہیں سلام ہی تمپر اے گھر والون مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تم ساتھ تمھارے البتہ
ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت یعنی خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبرون کی جگہ کو حضرتؐ نے گھر فرمایا
اسلیے کہ رہتے ہین مردے اُن مین مانند زندون کے گھرون مین اور من المؤمنین بیان ہی اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہی من المؤمنین کی ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا
اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا گذرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوے اُنپر ساتھ منہ اپنے کے اور فرمایا سلام ہی تمپر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ ہمکو
اور تمکو اور تم پہلے پہونچے ہوے ہو اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف متوجہ ہوے اُنپر ساتھ منہ
اپنے کے اسمین دلالت ہی اسپر کہ مستحب ہی حالت سلام کرنے مین میت پر یہ کہ ہو منہ سامنے منہ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسی طرح رہے اور
اسی پر عمل ہی تمام مسلمانون کا سواے ابن حجر کے کہ اُنھون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منہ کرے اور کہا مظہر
نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اُسکی کے ہی حالت حیات اُسکی مین منہ کرے سامنے منہ اُسکے کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا اُس سے
بیٹھتا تھا دور بسبب ہونے اُسکے کے عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اُسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اُس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اُس سے حالت حیات اُسکی
مین پس اسیطرح بیٹھے قریب اُسکے جب زیارت کرے اُسکی اور مستحب زیارت کرنے پڑھے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا کرے اُسکے
لیے اور نہ ہاتھ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اُسپر اسلیے کہ یہ عادت نصاری کی ہی ع ح مراد عظیم القدر ہونے سے یہ ہی کہ وہ یا تو ناتے مین بڑا ہو مانند

والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو مانند استاد وغیرہ کے ۱۲ مولانا الفصل الثالث فصل تیسری (عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من اٰخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم
ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللہم اغفر لاہل بقیع الغرقد رواہ مسلم) روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اُنکی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہے
تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمہارے پاس وہ چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب وعذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنی مدت
معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے ملنے والے ہین یا الٰہی بخش بقیع غرقد والون کو روایت کی یہ مسلم نے ف بقیع نام ایک
جگہ کا ہے باہر مدینہ کے کہ اسمین قبرین مدینہ والون کی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کے کہ نام ایک درخت کا ہے بہت تھے اسلیے اسکو بقیع غرقد
کہا ۱۲ (وعنہا قالت کیف اقول یا رسول اللہ تعنی فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ
المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون رواہ مسلم) اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ
مراد رکھتی تھی اس سوال سے کیا کہون مین بیچ زیارت کرنے قبرون کے فرمایا کہہ سلام ہے اوپر صاحب گھرون کے مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے
اور رحم کرے اللہ ہمسے پہل کرنے والون پر اور پیچھے رہنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے البتہ ملنے والے ہین روایت کی یہ مسلم
نے ف روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی گذرے اپنے بھائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا
تھا اسکو دنیا مین پھر سلام کرے اسپر مگر کہ پہچانتا ہے وہ اسکو اور جواب دیتا ہے اسکو سلام کا ۱۲ (وعن محمد بن النعمان یرفع الحدیث الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا) اور روایت ہے
محمد بن نعمانؓ سے پہونچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کے قبر کی یا ایک کی انمین سے
ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اور لکھا جاتا ہے یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنے والا ساتھ ماں باپ کے روایت کی یہ
بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے (وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور
فزوروہا فانہا تزہد فی الدنیا وتذکر الاٰخرۃ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو قبرون کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے
آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف بے رغبت کرتا ہے دنیا سے بسبب انجام کار یہ ہے تو اسمین دل لگانا بیجا ہے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو کہ سوا
اس عالم کے ایک اور ہے کہ وہان جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قبرون مین جاکر نظر عبرت سے دیکھے اور موت کو یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا توڑنے
والا لذتون کا ہے اور آسان کرنے والا کدورتون کا ۱۲ ح (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور
رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وقال قد رای بعض اہل العلم ان ہذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی زیارۃ القبور فلما رخص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضہم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء لقلۃ صبرہن وکثرۃ جزعہن
تم کلامہ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنے والیون قبرون کی کو روایت
کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہین بعضے اہل علم اسپر کہ تحقیق یہ یعنی لعن کرنا
تھا پہلے اسکے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبرون کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہوئے بیچ اجازت کے مرد وعورت اور

کہا بعضے عالمون نے سوائے اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرتؐ نے زیارت کرنا قبرون کا عورتون کے لیے واسطے کم صبر کرنے انکی کے اور بہت جزع وفزع
کرنے انکی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا (وعن عائشۃ رضی قالت کنت ادخل بیتی الذی دفن فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انی واضع ثوبی واقول
انما ہو زوجی و ابی فلما دفن عمر معہم فو اللہ ما دخلتہ الا و انا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر رواہ احمد) اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا تھی مین
داخل ہوتی اپنے گھر مین کہ اسمین مدفون تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکرؓ بھی مدفون تھے اس حالت مین کہ تحقیق مین رکھتی یعنی
اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنی چادر اور کہتی مین یعنی اپنے دل مین سوائے اسکے نہین شان یہ ہی کہ مدفون ہین خاوند میرے یعنی حضرتؐ اور باپ میرا
یعنے ابو بکر اور دونون اجنبی نہین ہین پس جبکہ دفن کیے گیے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ انکے یعنی اس مکان مین پس قسم ہی اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گھر
مین مگر مین باندھے ہوے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمر رضہ سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہ احمد نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ لحاظ
میت کا کرے وقت زیارت کے مانند لحاظ اسکے کے حالت حیات اسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر رکھدون
مین آگ یا پاؤن رکھون تیزی تلوار کی یہانتک کہ کٹ جاوے پاؤن میرا محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور
برابر ہی میرے نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنے لوگون کے کہ لوگ دیکھتے ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عفیر
سے روایت کی ہی کہ وہ گذرے ایک مقبرہ پر اس حال مین کہ انکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگون نے اسکو کہ اتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ
قسم ہی اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سے جیسے کہ حیا کرتا ہون زندون سے انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوٰۃ بفضل و کرم خدا تعالے کے سے صلی اللہ علی
خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۴۶ ٭ کتاب الزکوٰۃ ٭ کتاب ہی بیچ بیان زکوٰۃ کے ف زکوٰۃ نماز
کے ساتھ مذکور ہی کلام مجید مین بیاسی جگہ پس یہ دلیل ہی اوپر کمال اتصال کے ان دونون مین اور فرض کی گئی ہی زکوٰۃ دوسرے سال ہجری مین
پہلے رمضان کے اور نہین واجب ہی یہ انبیا پر بالاجماع اور زکوٰۃ کے معنی ہین بڑھنا اور پاک کرنا پس اس زکوٰۃ کو زکوٰۃ اسلیے کہتے ہین کہ اس سے
مال بڑھتا ہی اور پاک ہوتا ہی بسبب نکالنے حق غیر کے یعنی فقرا کے اس سے اور بڑھتا ہی ثواب دینے والے کا اور پاک ہوتا ہی وہ گناہون سے اور
زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ دلیل ہی دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری
مین اور زکوٰۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوٰۃ کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار ہی قتل کیا جاوے
نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہان تک کہ گنہگار رہتا ہی اسکی تاخیر سے بلا عذر اور
روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہی یہانتک کہ گنہگار رہتا ہی نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہی کذا فی التہذیب اور زکوٰۃ فرض ہی مسلمان
حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین رہے اور فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیرا
اور ملکیت کامل ہو اسمین پس نہین واجب ہی کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکے پر اور نہ اس مالک نصاب پر کہ برس نہ گذرے
اسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوٰۃ دینی آویگی اسلیے کہ یہ بھی سارے ہی سال کے حکم مین ہی اور
نہین فرض ہی زکوٰۃ قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پہونچے حد نصاب کو واجب ہوگی اسمین زکوٰۃ اور قرض مین یہ
بھی قید ہی کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ اسکا کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکے کا مانع وجوب زکوٰۃ کا نہین اسلیے کہ نہین
مطالبہ بندون مین سے کسی کو نہین پہونچتا اور دین زکوٰۃ کا کہ حاکم کو اسکا مطالبہ پہونچتا ہی اللہ تعالی کی طرف سے وہ بھی مانع ہی وجوب زکوٰۃ کا
اور حاکم کو مطالبہ پہونچتا ہی مال ظاہری مین جو مواشی ہین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے لیجاوے اور نقدی ہین اور مال تجارت مین کہ

کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوٰۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی و الا نہین اور بحر الرائق وغیرہ
مین ہی کہ دین مانع ہی زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا اور ہدیٰ سبب متعہ کے اور دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک
اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہی اسلیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادت بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا
ادا کا تو مانع ہوتا ہی و الا نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہی دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند
تونگر یہ صاحبین کے نزدیک ہی اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رحمہ کے نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اُسکے کہ کہا گیا ہی کہ یہ اختلاف درمیان انکے
مہر معجل مین ہی اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور یہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے گھر ہی رہنے کا اور
کپڑے بدن کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتھیار استعمال کے اور کتابین علم کی اہل علم کے لیے اور اوزار حرفہ کے اہل حرفہ کے
لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا بنیت تجارت سے اور پھر اُسمین رہنے لگا زکوٰۃ اُسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سے لے اور فارغ
ہو اُسکے رہنے سے اُسمین زکوٰۃ واجب ہی اسی طرح اور چیزون کو سمجھ لے اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اُنکی حاجت سے اور اُن مین نیت
تجارت کی نہو تو زکوٰۃ اُنمین واجب نہین اور یہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہ ہی کہ مالک اصل اُس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر
زکوٰۃ فرض نہین اسلیے کہ مالک ہی تصرف کا نہ اصل اُس چیز کا اور مال ضمار مین بھی زکوٰۃ نہین اسلیے کہ اصل اُس چیز کا مالک ہی اور اُسکے تصرف
مین نہین اور مال ضمار اُسکو کہتے ہین کہ اُس تک آدمی پہونچ نہ سکے وہ کئی قسم پر ہی ایک تو وہ مال کہ جاتا رہے اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن
کر کر جگہہ اُسکی بھول گیا اور تیسرے وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے اور چوتھے وہ کہ کوئی غصب کر لے اور گواہ نہون اُسپر اور پانچوآن وہ کہ ظالم
نے بطریق ڈنڈ کے لیا اور چھٹے وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اُسپر پس اگر اُن مالون مین سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اُسمین زکوٰۃ
پچھلے دنون کی نہین ہی بخلاف اِس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا وہ جب نکلیگا تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دلویگا اور بخلاف اِس قرض کے
کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہون اُسکے اور یا قاضی جانتا ہو اُسمین زکوٰۃ دینی آویگی اس
تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدلے مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑھے دس روپیہ سیدھی کل کے یا ڈبل کے وصول
ہون تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دے اور جو قرض کہ بدلے مال تجارت کے نہو جیسے کپڑے گھر کے پہننے کے بیچے یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنے کا
اور اُنکا مول لینے والے کے ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوٰۃ پچھلے دنون کی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دوسو درہم کہ جسکے ساڑھے باون
روپیہ سیدھی کل کے ہوتے ہین وصول ہو اور جو قرض بدلے اُس چیز کے ہو کہ مال نہین جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کے اُسمین جب
زکوٰۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہو اور برس اُسپر گذر جاوے یعنی پہلی زکوٰۃ نہین دینی آویگی بلکہ اُس برس کی کہ اُسکے قبضہ مین رہا
دلویگا اور یہ حکم اُسکے لیے ہی کہ پہلے سے صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اُسکے حق مین یہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے
ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوٰۃ دیگا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنے زکوٰۃ کی یہ ہی کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوٰۃ دیتا ہون یا
جسوقت زکوٰۃ نکالے مال مین سے اُسوقت نیت کرے اور اگر سارا مال بید دے اور نیت نہ کرے زکوٰۃ کی تو زکوٰۃ ساقط ہو جاتی ہی بشرطیکہ کسی اور
واجب کی نیت سے ندے اور اگر تھوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہی اُسکی زکوٰۃ امام محمد رحمہ کے نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسف رحمہ کے نزدیک اُسکی
بھی نہین ادا ہووے گی اور مکروہ ہی حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت لینے کی تو وہ تجارت
کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہو جاتا ہی اُسمین زکوٰۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہین ہو جاتا جب تک

کہ بیچے نہیں جب بیچے گا تو اسکے مول مین زکوٰۃ دینی آویگی اور نصاب زکوٰۃ اس قدر مال کو کہتے ہین کہ اسمین زکوٰۃ دینی واجب ہو اور اس سے کم مین
نہو مثلاً چاندی یا مال تجارت کا دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے سب کے نصاب مین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہی نامی اور غیر نامی
یعنی بڑھنے والی اور نہ بڑھنے والی پھر نامی دو قسم پر ہی حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہی کہ نفع سے بڑھتا ہی اور جانور کہ بسبب بچون کے بڑھتے
ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہین لیکن صلاحیت رکھتا ہی بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوائے حاجت اصلی کے
پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہی اور زکوٰۃ لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا
دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی اور غیر نامی پر زکوٰۃ دینی نہین آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور نذر کا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا
اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی ۱۲ ملتقی الابحر و بحر و درمختار و عالمگیری و مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابن عباس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اہل کتاب فادعہم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ قد فرض علیہم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان
اللہ قد فرض علیہم صدقۃ تؤخذ من اغنیائہم فترد علی فقرائہم فان ہم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق دعوۃ المظلوم فانہ
لیس بینہا وبین اللہ حجاب متفق علیہ) روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی
امیر یا قاضی وہان کا کر کر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہی ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا انکو طرف گواہی دینے اسکے
کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس اگر انھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے انکو کہ اللہ نے فرض کین ہین انپر پانچ
نمازین دن رات مین پھر اگر مانا انھون نے اسکو پس خبردار کر انکو کہ اللہ نے فرض کی ہی انپر زکوٰۃ لیجاوے انکے غنیون سے یعنی جو کہ مالک
نصاب کے ہین اور دیجاوے انکے فقیرون کو پھر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال انکے سے یعنی چھانٹ کر اچھا مال انکا نہ لیجے
بلکہ انکے مال کو تین حصہ کیجے اچھا برا بیچ کا زکوٰۃ مین بیچ کا مال لیجے اور بچ تو بددعا مظلوم کی سے یعنی زکوٰۃ کے لینے مین اور اور چیزون مین
یعنی نہ لے وہ چیز کہ واجب نہین اسپر یا ایذا نہ دے اسکو زبان سے تا بددعا نکرے اسواسطے کہ نہین درمیان دعا مظلوم کے اور درمیان قبول
کرنے اللہ کے اسکو کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اہل کتاب کے پاس وہان مشرک اور ذمی بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا
تھا اسلیے انھین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے لیکن
یہ جب ہی کہ نہ پہونچے انکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہونچ جاوے انکو دعوت پس نہین واجب بلکہ مستحب ہی ۱۲ (و عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذہب ولا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیمۃ صفحت لہ
صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ وجبینہ وظہرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی
یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کوئی سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے حق اسکا کہ زکوٰۃ ہی مگر جبکہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے
واسطے اسکے تختے آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم
کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوینگے ساتھ ان تختون کے پہلو اسکے اور پیشانی اسکی اور پیٹھ اسکی جبکہ جدا کیے جاوینگے یعنی بدن
سے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر لائے جاوینگے یعنی جبکہ ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنے کے لیے اور نکالکر پھر داغ

دینگے ہمیشہ یون ہین کرتے رہینگے اُس دن ہین کہ ہی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی
یا طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے ف مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرون کو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون کو دراز
معلوم ہوگا بقدر گناہ اُنکی کے اور مومن کاملون کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یعنی اگر اسکے ذمہ اور
گناہ نہوگا سوا اسکے اور یہ عذاب گناہ ترک زکوٰۃ کا جھاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اگر اسکے ذمہ اور گناہ ہوگا سوا
اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ جھڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے اسمین اشارہ ہی طرف
اسکے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ع قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا
حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ
بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)
کہا گیا یا رسول اللہ یہ حکم نقد کا ہی اور اونٹون کا کیا حکم ہی یعنے اُنکی زکوٰۃ نہ دے تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو اُنمین سے
حق اُنکا یعنے زکوٰۃ نہ دے اور بعضے حق اُنکے سے دودھ دوہنا ہی دن پانی پلانے اُنکے کے مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہ کے بل ڈالا جاوے گا
مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کے بیچ میدان ہموار کے اس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل ترگنتی مین اور موٹاپے مین نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اُنمین سے
ایک بچہ اونٹ کے کو یعنی سب اونٹ اُسکے وہان موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہونگے اُنکے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے تا روندنے مین تکلیف زیادہ ہو
کچلین گے اُسکو ساتھ پانون اپنے کے اور کاٹینگے اُسکو ساتھ دانتون اپنے کے جبکہ گذر یگی اُسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اُسپر پچھلی جماعت یعنی اسی طرح
چلا جاویگا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹون کی کچلیگی اُس دن مین کہ ہی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان
بندون کے پس دیکھیگا راہ اپنی طرف بہشت کے اور یا طرف دوزخ کے ف دودھ دوہنا دن پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹون کو پانی
پلانے لیجاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور مالک اونٹون کے اُنکو دودھ دوہ کر پلاتے تھے پس حق واجب اونٹون کا اگر
وہی زکوٰۃ ہی لیکن منجملہ حقوق اُنکے سے حق مستحب یہ بھی ہی کہ جس دن اونٹ پانی پینے کو جاوین تو دودھ دوہ کر مسکینون کو پلا دے پس یہ ہی مستحب لیکن
ازراہ مروت اور ادائے شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا رکھتا ہی اسلیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہو
ع ح + (قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ
مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ
أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ) کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک
بکری کا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہ مالک بکری کا کہ نہ ادا کرے اُنسے حق اُنکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار
مین نہ کم کرے گا اُنمین سے کچھ نہ ہوگی اُن مین کوئی بکری گائین کہ مڑے ہون سینگ اُنکے اور نہ منڈ اور نہ سینگ ٹوٹے یعنے سبھون کے سلامت ہونگے
تا خوب سینگ مارین مارینگے اُسکو ساتھ سینگون اپنے کے اور کچلین گے اُسکو ساتھ کھرون اپنے کے جبکہ گذریگی اُسپر پہلی جماعت لائی جاویگی
اُسپر پچھلی جماعت اُس دن مین کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھیگا راہ اپنی یا طرف
بہشت کے اور یا دوزخ کے (قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ
لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ

فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ
عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ) کہا گیا
یا رسول اللہ کیا حکم ہی گھوڑون کا فرمایا پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی
کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین
کہ باندھا اُنکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے اہل اسلام سے پس یہ گھوڑے اسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اُسکے لیے پردہ ہین
پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین پھر نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اُنکی کے اور نہ گردنون اُنکی کے پس وہ گھوڑے اُسکے
لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اُسکے لیے موجب ثواب کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین اہل اسلام کے لیے بیچ
چراگاہ کے اور سبزے کے پس نہین کھاتے ہین اُس چراگاہ سے یا سبزے سے کچھ مگر لکھی جاتی ہین اُسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اُس چیز کے کہ
کھائی یعنی گھاس وغیرہ اور لکھے جاتے ہین اُسکے لیے مقدار گنتی لید اُنکی کے اور پیشاب اُنکے کے نیکیان بیچ اسلیے کہ یہ چیزین تھی اُسکی باعث زندگی
کی ہین اور نہین توڑتے وہ گھوڑے رسّی یعنی دست بند اپنے کو پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے لیے یعنی نیکیان
بقدر گنتی نقش قدم اُنکے کے اور لید اُنکی کے یعنی اس حالت مین جو کرتے ہین اور نہین گذارتا اُنکو مالک اُنکا نہر پر پس پیوین اُس سے اور نہین ارادہ
کرتا تھا کہ پلا دے اُنکو مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے نیکیان موافق گنتی اُس چیز کے کہ پیا ف یعنی وہ نیت پانی پلانے کی نہین رکھتا
تھا بلکہ بغیر قصد اُسکے کے پانی پیا اُسکا یہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کر کر پلا دیگا کیا کچھ ثواب پاویگا اور اوپر جو فرمایا پس گھوڑے الخ اسکو جواب
علے اسلوب الحکیم کہتے ہین یعنی گویا حضرت نے فرمایا کہ مت پوچھ حال نرے حق واجب گھوڑون کا بلکہ پوچھ وہ بھی اور جو کچھ کہ پہونچتا ہی نفع
اور ضرر اُنکے پالنے والے کو اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ کہ اُسسے پردہ آدمی کا ڈھکا رہتا ہی لوگ نہین جانتے کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ
رکھتے ہین سوال کرنے سے اور اظہار حاجت سے روبرو لوگون کے اور ریا اور فخر کے لیے یعنے لوگون کے دکھانے کے لیے کہ دیکھین حشمت اسکی اور
جانین کہ یہ مجاہد ہی اور واقع مین ایسا نہین اور فخر سے مراد یہ ہی کہ گھوڑا پالے اس نیت سے کہ اپنے سے اولے پر فخر اپنا بیان کرونگا اور اسکے
آگے دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سے جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ اچھی نیت سے باندھے کہ اللہ کی فرمانبرداری مین کام آوین
یعنے اپنی سواری کے لیے باندھے تا حاجتون مشروع کے لیے سوار ہووے اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سے چھپاوے جیسا کہ اور روایت مین
آیا ہی رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا یعنے باندھے گھوڑے غنا حاصل کرنے کے لیے اور بچنے کے لیے مانگنے سے یعنے اسپر چڑھ کر سوداگری کے لیے جاوے
یا کھیتی پر اور وقت جانے وہان کے اور کسی ضرورت کے کسی سے مانگنا نہ پڑے پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیگا سوال و اظہار حاجت سے
اور راہ خدا سے یہ مراد اسلیے لی کہ تا تکرار نہ لازم آوے کہ تیسری قسم مین راہ خدا سے جہاد مراد ہی اور نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اُنکی کے یعنے
سوار ہوا اُنپر اچھے کامون کے لیے اور مانگے دیا سواری کے لیے اور گدھون پر چھوڑنے کے لیے اور نہ گردنون اُنکی کے یعنی زکوٰۃ اُنکی ادا کی اور
شافعیہ کہتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ خبرگیری اُنکی کی ساتھ گھانس و دانہ وغیرہ کے اور دور کیا ضرر اُنسے اور یہ اختلاف اسلیے ہی کہ ہمارے نزدیک
گھوڑون مین زکوٰۃ ہی اگر جنگل مین چرین پھر گھوڑون والا مختار ہی کہ ہر گھوڑے پیچھے ایک دینار دیوے یا قیمت مشخص کرے اُنکی اور ہر دوسو
درہمون مین سے پانچ درہم دے جیسا کہ حساب زکوٰۃ کا ہی اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑون مین زکوٰۃ نہین ہی دلیل اُنکی یہ حدیث ہی

کہ فرمایا حضرت نے نہین مسلمان پر اسکے غلام مین اور گھوڑے مین صدقہ اور دلیل ابوحنیفہؒ کی یہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نے ہر گھوڑے پر کہ جنگل مین
چرے ایک دینار ہی اور قیمت مشخص کرنی گھوڑے کی روایت کی گئی ہی حضرت عمرؓ سے اور شافعیؒ نے جو حدیث روایت کی ہی اوپر گھوڑے غازی
کے محمول ہی کہ سوار ہوتا ہی اسپر اور ایسے ہی غلام خدمت کرنے والا مراد ہی اور راہ خدا مین واسطے اہل اسلام کے کہ جہاد کرے اپنے اور مسلمانون کو
تا سوار ہو کر جہاد کرین ع ح (قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہی حکم گدھون کا فرمایا نہین اوتارا گیا مجھپر گدھون کے مقدمہ مین کچھ
حکم مگر یہ آیت یکتا جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اسکو اور جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک
ذرہ کے برائی دیکھیگا اسکو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر کسی کو گدھا مانگے کو دیگا سواری کے لیے واسطے جانے کے نیک کام کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ
کرنے کے لیے سوار ہونے کو دیگا گنہگار ہوگا ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الْآيَةَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوٰۃ اسکی
بنایا جاویگا اسکے لیے مال اسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اسکی گردن
مین دن قیامت کے پھر پکڑیگا دونون طرفین منہ اسکے کی یعنی دونون باچھین اسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر پڑھی یہ
آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے ف سانپ گنجا یعنی اسکے سر پر بال نہین ہونے کے
یہ علامت ہی بہت زہریلی ہونے اور درازی عمر اسکے کی اور آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سنو اللہ تعالی بھی ایسی طرح فرماتا ہی ساری آیت
یون ہی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ
بخل کرتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی انکے لیے بلکہ برا ہی انکے لیے قریب ہی کہ طوق ڈالے جاوینگے
اس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اسکے دن قیامت کے یعنے وہ مال طوق ہو کر پڑیگا گردنون مین ع (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا
كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی
شخص کہ ہون واسطے اسکے اونٹ یا گائین یا بکری نہ دے حق انکا یعنی زکوٰۃ مگر کہ لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اس حالت مین کہ وہ بہت بڑے
ہونگے اور بہت موٹی کچلینگی اسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور مارینگے اسکو ساتھ سینگون اپنے کے جبکہ گذرینگے آخر انکے پھر لائے جاوین اسپر پہلے انکے
یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیون کے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے (وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جریر بن عبداللہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ آوے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا یعنی امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتے ہین پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت مین کہ وہ تمسے
راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی زکوٰۃ پوری ادا کر دے تا وہ تمسے راضی جاوے ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
رِوَايَةٍ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم جس وقت کہ لاتی اُنکے پاس قوم زکوٰۃ اپنی فرماتے یا الٰہی رحمت بھیج فلانے شخص پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوٰۃ اپنی پس فرمایا الٰہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں جس وقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ اپنی کہتے یا الٰہی رحمت بھیج اُسپر **ف** دعا کرنی کس کے لیے ساتھ لفظ صلوٰۃ کے تنہا درست نہیں سواے انبیا کے اور انبیا کے ساتھ کسی پر صلوٰۃ بھیجے تو درست ہی پس حضرت جو زکوٰۃ لانے والون پر صلوٰۃ بھیجتے تھے یہ خصائص حضرت کے سے ہی اور کو نہیں درست ہولانا (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِىَ عَلَىَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا نے عمرؓ کو یعنی عامل کر کر زکوٰۃ لینے پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسی نے کہ زکوٰۃ نہ دی ابن جمیل نے اور خالد بن ولید صحابی نے اور عباسؓ نے پس فرمایا پیغمبر خدا نے نہیں انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نے مگر اسلیے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اسکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنی اسواسطے کہ نہیں ہی اُسپر زکوٰۃ اسلیے کہ اُسنے تحقیق وقف کر رکھی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائی کا یعنی ہتھیار اور جانور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ مین یعنی اور تم اسکو سوداگری مال جانتے ہو اور عباسؓ پس زکوٰۃ اسکی مجھپر ہی اور مثل اُسکے ساتھ اسکے پھر فرمایا ای عمرؓ کیا نہیں جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اسکے کے ہی یعنی پس عباسؓ کو بجاے باپ میرے کے جان اور تعظیم انکی کر اور ایذا مت دے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن جمیل پہلے منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اُسنے حضرتؐ سے التماس دعا کی کی کہ مجھے ثروت ہووے مین شکر گزاری کرونگا پس حضرتؐ نے اُسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اُسکو شکر کرنا اُسنے کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا بھی انکار کیا حضرتؐ نے اُسپر از راہ زجر کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اسکے نے حضرتؐ نے غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیے کیا کہ حضرتؐ کی دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباسؓ چچا تھے حضرتؐ کے انکی زکوٰۃ جو حضرتؐ نے اپنے ذمے فرمائی سبب اسکا یہ تھا کہ حضرتؐ نے اُنسے دگنی زکوٰۃ لے لی تھی ایک تو اسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیساکہ فرمایا ومثلها معها یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتھ اسکے کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہی ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهِ فَيَنْظُرُ اَيُهْدٰى لَهُ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَهُ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے پر ایک شخص کو قوم ازد میں سے کہا جاتا تھا اُسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ میں کہا یعنی مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطے تمہارے ہی یعنی یہ زکوٰۃ اموال کی ہی مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر تحفہ بھیجا گیا ہی میرے لیے پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسپر پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے تحقیق میں عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم میں سے اوپر کامون کے اُن کامون میں سے کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ نے پھر آتا ہی ایک انکا یعنی اُس کام سے پس کہتا ہی یہ تمہارے لیے ہی اور یہ تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر میں یا اپنی مان کے گھر میں پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی اُسکو یا نہین قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ قدرت اُسکی کے ہی نہین لے گا کوئی اُسمین سے کچھ مگر لاویگا اُسکو دن قیامت کے اس حال سے کہ اُٹھائے ہوگا اُسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اُسکے آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اُسکے آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اُٹھائے حضرتؐ نے دونون دست مبارک اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی حضرتؐ کی

بغلون کی یعنی بہت اونچے اُٹھائے ہاتھ پھر فرمایا یا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا یعنے جو تونے فرمایا تھا یا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی یعنے یہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہی اُسکے لیے بسبب عامل کے ہی اگر عامل نہوتا اور گھر مین بیٹھا رہتا کا ہیکو بھیجتے اِس سے
معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اسکے لیے تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اِس عمل کے تو جائز ہی لینا اُسکا جیسا کہ بیچ تحفہ اور ہدیہ
قاضی کے کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نے یعنے نہین جائز عامل کو یہ کہ قبول کرے تحفہ اسلیے کہ نہین دیتا ہی اسکو کوئی کچھ مگر واسطے طمع اسکے کہ چھوڑ دے
وہ کچھ زکوٰۃ مین سے اور یہ جائز نہین انتہی ۷۴۶۴ (قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ اَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ اُمِّهِ اَوْ اَبِيْهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ
كُلَّ اَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلَى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا كَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
کہا خطابی نے اور بیچ قول اُنکی کے کیون نہ بیٹھا بیچ گھر ماں اپنی کے یا باپ اپنے کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی طرف اُسکے یا نہین دلیل ہی
اُسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوے ساتھ اُس چیز کے طرف ایک کام حرام کے پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدون کے یعنی مثل
بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند اُنکی کے دیکھا جاوے کہ آیا ہی حکم اُسکا نزدیک جدا ہونے کے مانند حکم اُسکے کے وقت نزدیک ہونے کے یا نہین پس
پہلی بات صحیح ہی اور دوسری نہین صحیح اسیطرح ہی شرح السنہ مین ف پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی داخل ہی اُسمین قرض کہ حاصل کرے نفع کو اور
گھر گرو کا کہ رہے اُسمین گرو لینے والا بغیر کرایہ کے اور جانور گرو کیا گیا کہ سوار ہوا اُسپر اور فائدہ اُٹھاوے اُس سے بغیر عوض کے اور مثال
دوسرے قاعدے کی یہ ہی کہ بیچنی کسی کے ہاتھ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیے کو تا کہ قرض دے اُسکو بھی بیچنے والا اُسکو ہزار روپیے مثلاً اور اُس
قرض کا نفع اُس چیز کے ثمن مین سمجھ لے پس یہ نہین درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کا ہیکو لیتا اِس قرض کے لالچ سے لی ہی گویا سود قرض
کا اُس چیز کے مول مین ادا کیا اور جہان دو عقدین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرین تو بھی روا رکھی تو وہ درست ہی مثلاً اسی صورت
مذکورہ مین دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہ دونون قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہمارے
کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اسلیے کہ قواعد مقررہ سے ہی کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہین پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت
اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہی کہ منع کرتے ہین حیلون کو کہ جنکے سبب سے ربا وغیرہ سے نکلتے ہین اور ابوحنیفہ رح اور شافعی رح جائز
مباح رکھتے ہین پس نہین وہ قائل اِس قاعدے کے اور اِس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک درست ہی
بلکہ یہ اُنکے نزدیک بھی نہین درست بسبب اور قاعدہ کے اور اور بعضے حیلے اُنکے نزدیک درست ہین اسلیے کہا کہ وہ قائل اِس قاعدے کے نہین ۱۲
ع ۱۲ مولانا (وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ
بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کرین ہم تم مین سے کسی کام پر
پھر چھپا وے ہمسے مقدار سوئی کے اور زیادہ اِس سے چھوٹا ہے یا بڑا ایسے مین ہوگا یہ چھپانا خیانت لاویگا اُسکو دن قیامت کے یعنی ازراہ فضیحت
کے روایت کی یہ مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ
مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا
سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جب اُتری یہ آیت اور جو لوگ کہ جمع
کرتے ہین سونا اور روپا بھاری ہوئی یہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر رض نے کھول دونگا مین اِس فکر کو تمسے پس گئے عمر رض اور کہا ای نبی اللہ کے تحقیق

بھاری ہوئی تمھارے یارون پر یہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالے نے نہین فرض کی زکوۃ مگر اسلیے کہ پاک کرے اُس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمھارے سے اور سواے اسکے نہین کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطے اُس شخص کے کہ پیچھے تمھارے ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر رضنے یعنے بسبب خوشی کے کہ دفع ہونے اس مشکل کے سے حاصل ہوئی پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے عمرؓ کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہتر اُس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ بہتر عورت نیکبخت ہی جبکہ دیکھے طرف اُسکے خوش کرے اُسکو اور جب حکم کرے اُسکو فرمانبرداری کرے اُسکی اور جب غائب ہو اُس سے محافظت کرے اُسکی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** ساری آیت یون ہی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ یعنے جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے اُنکو عذاب دردناک کی یعنی اُنکو آگ دوزخ کی مین گرم کر کر داغین گے اُنسے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اُنکی پس جب یہ آیت اُتری تو صحابہ پر گران ہوئی اسلیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہی پھر حضرت عمر رضنے عرض کیا حضرتؐ سے جو کہ مذکور ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے زکوۃ تو اسلیے فرض کی ہی کہ مابقی مال پاک ہو جاوے پس جب زکوۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرے تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کے جمع کرنے پر تو وہ اُسی صورت مین ہی کہ زکوۃ نہ دے اور اگر زکوۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہ قول ابن عباسؓ راوی کا ہی کہ حضرتؐ نے بعد قول وانما فرض المواريث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یاد مجھے اسی قدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالے نے میراث اسی لیے فرض کی ہی کہ ہو میراث ثابت تمھارے پچھلون کے لیے کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا منع ہوتا تو فرض کرتا اللہ تعالے زکوۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے صحابہ رضسے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک کہ زکوۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہؓ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اُنکو طرف اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہر مال سے کہ وہ عورت ہی نیکبخت و خوبصورت اسلیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجھکو مگر بعد جانے کے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے کہ وہ جبتک ساتھ تیرے ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی تجھکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہی اُس سے اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اُس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوت بازو ہوتی ہی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنے کے اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جس نے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا ۞ ۶ ۞ ح ؛

(وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آوینگا تمھارے پاس چھوٹا سا قافلہ یعنی عامل آوینگے زکوۃ لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنے بحکم طبیعت کے لوگ اُنکو دشمن رکھتے ہین اسلیے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جسوقت آوے تمھارے پاس پس کہو اُنکو مرحبا یعنی خوش وقت آئے تم اور خالی کر دو درمیان اُنکے اور درمیان اُس چیز کے کہ طلب کرین یعنی مال زکوۃ کا اُنکے روبرو حاضر کر دو کوئی چیز یا مال او مانع درمیان مین نہ کہو پس اگر زکوۃ لینے مین عدل کرینگے پس اپنے لیے کرینگے یعنی ثواب عدل کا پاوینگے اور اگر ظلم کرینگے پس وبال اُن پر ہی اور راضی کرو زکوۃ لینے والون کو اسلیے کہ پوری زکوۃ تمھاری رضا اُنکی ہی اور چاہیے کہ دعا کرین عامل تمھارے لیے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** اگر ظلم کرینگے مراد یہ ہی کہ اگرچہ ظالم جانو اُنکو بسبب اعتقاد اور گمان اپنے کے یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃ ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اُنکے راضی کرنے مین حتی الامکان کہ دو اُنکو زکوۃ واجب بغیر ڈھیل اور خیانت کے اگرچہ اصل واجب زکوۃ کا ساتھ ادا کے مال کے ادا ہو جاتی ہی ولیکن راضی کرنا کمال اُسکا ہی اور مستحب ہی زکوۃ لینے والے کو کہ دعا کرے

زکوٰۃ دینے والے کے لیے ۔ع (وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَ فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنے گنواروں میں سے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوٰۃ لینے والوں میں سے آتے ہیں ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہیں ہمپر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو عرض کیا اُنھوں نے یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کریں ہمپر فرمایا راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی راضی کرو انکو اگرچہ تمھارے اعتقاد میں ظلم ہو بسبب محبت مال کے ؕ۶ع ؕ (وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہمنے یعنی پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہیں ہمپر لینے مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہیں کیا چھپاویں ہم اپنے مالوں میں سے اسقدر کہ زیادتی کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں روایت کی یہ ابوداؤد نے ف حضرت نے چھپانے کی اجازت اسلیے نہ دی کہ شاید وہ بحسب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع میں ایسا نہ تھا ؛ مولانا (وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کے ہے راہ خدا میں یہانتک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف سانھ حق کے یعنی عامل ہوتا ہو واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اُسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہے ؕ ع ؕ (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے اُن نے نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہ ہو منگانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جا رہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانوں اُنکے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مراد جلب سے یہ ہے کہ عامل زکوٰۃ دینے والوں کے مکانوں سے دور اُترے اور وہاں مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہ ہے کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جا رہے اور عامل تکلیف اُٹھا کر وہاں جاوے ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات میں رنج زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہے اور دوسرے میں زکوٰۃ لینے والے کو آگے اسکے جملہ تاکید اسی کی ہے حاصل یہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اُترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والونکے اُترے اور اُنکے گھروں میں جا کر نوبت بنوبت زکوٰۃ لے لیا کرے ؕ ۶ع ؕ ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہیں زکوٰۃ ہے اُس مال میں یہانتک کہ گذر جاوے اُسپر برس روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق اُنھوں نے موقوف کیا ہے اس حدیث کو ابن عمر رض پر ف یعنی قول ہے ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اُسکو ہاتھ لگے اسی جنس کا تو جبتک اُسپر برس نہ گذرے زکوٰۃ اُسپر واجب نہیں یہ مذہب امام شافعی رح کا ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلاً ایک کے پاس اسّی بکریاں نہیں گذرے اُنپر چھ مہینے پھر ہاتھ لگیں اُسکو اکتالیس بکریاں اور مول کو یا ارث میں یا اور طرح تو نہیں واجب اُسپر اکتالیس بکریوں کی زکوٰۃ نزدیک شافعی رح اور احمد رح کے یہانتک کہ تمام ہو اُنپر برس خرید کے وقت سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہ رح اور مالک رح کے نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنی جو کہ پیچھے ہاتھ لگا تابع اصل مال کے پس جب تمام ہوگا سال اسّی پر تو واجب ہونگی دو بکریاں یعنی سب میں اسلیے کہ نصاب بکریوں کی چالیس ہیں کہ چالیس بکریوں میں ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایک سو اکیس ہوتی ہیں تو دو بکریاں دینی آتی ہیں

سو صورت مذکورہ مین ایکسو اکیس ہوئین دو بکریان اسمین دینگے پس حنفی اس حدیث کے معنی یہ لیتے ہین کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اوسپر زکوٰۃ نہین جبتک کہ برس نہ پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہین ہی ۔ (وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی علی رض سے یہ کہ حضرت عباس رض نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوٰۃ اپنی کے پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ہمارے نزدیک اور اکثر امامون کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوٰۃ دینی درست ہی بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ۔ (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے کہ کہا اسنے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگون کو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کے لیے مال ہو بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اس مال کی اور نہ چھوڑے اسکو بیچ تجارت یہانتک کہ کھا جاوے اسکو صدقہ دینا یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی کے گفتگو ہی اسلیے کہ مثنی بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہی ف لڑکے کے مال مین فرض ہونا زکوٰۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہی اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکے کے مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوٰۃ فرض نہین اسلیے کہ ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ اٹھا یا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سے ایک سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہی ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلعم کی اور خلیفہ ہوئے ابو بکر رض بعد انکے اور کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمر رض بن الخطاب نے ابی بکر رض کو یعنی جبکہ انھون نے ارادہ لڑنے کا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگون سے یعنی اہل ایمان سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ بچا لیا مجھسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اسکا اللہ پر ہی پس کہا ابو بکر صدیق رض نے قسم ہی اللہ کی البتہ لڑونگا اس شخص سے کہ فرق کرے درمیان نماز و زکوٰۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوٰۃ حق مال کا ہی یعنی جیسی نماز حق نفس کا ہی قسم ہی اللہ کی اگر نہ دینگے مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا کرتے اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو لڑونگا مین انسے نہ دینے اسکے پر کہا عمر رض نے پس قسم ہی اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر کہ جانا مین نے یہ کہ اللہ نے کھول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتھ الہام کے واسطے لڑنے کے پس جانا مین نے یہی یعنی لڑنا حق ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ لوگ کہ کافر ہوے تھے یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوٰۃ نہ دی حضرت ابو بکر رض نے انکو کافر کہا یا تو اسلیے کہ انھون نے انکار کیا وجوب زکوٰۃ کا پس مراد کفر سے کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ وجوب زکوٰۃ کا قطعی ہی پس انکار اسکا کفر ہی یا اسلیے

کا ذکر کہا انھون نے انکار کیا زکوۃ کے دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابو بکر رضہ نے اُنسے ارادہ لڑنے کا کیا حضرت عمر رضہ نے اول ظاہر حال اُنکا دیکھکر اُنکے کفر مین تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابو بکر رضہ پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوے ساتھ ابی بکر رضہ کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہی جو ابو بکر رضہ فرماتے ہین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ مراد اس سے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام مین اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسی کا کسی پر کچھ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگے اور حساب اُسکا اللہ پر ہی یعنی جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اُسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اُس سے ترک کرینگے اور تفتیش نہین کرینگے باطن اُسکے کی کہ آیا مخلص ہی یا نہین حال باطن اُسکے کا سپرد کرینگے علم الہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اُسنے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کے اور فرق کرنے درمیان نماز اور زکوۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوۃ نہ دے اور عناق کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہ کہا از راہ مبالغہ کے بیچ طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اُسکی نہین مراد اسلیے کہ بکری کا بچہ زکوۃ مین نہین دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوۃ ہی ادنی درجہ یہ ہی کہ مسنہ یعنے برس برس دن کے ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھ ہونگے تو اُنمین زکوۃ دینی آویگی مگر دینا بہر حال مسنہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گائین اور اونٹون کا ہی کہ مسنہ چاہیے اور گائین مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہی اور اونٹ مین پانچ برس کا اور لڑونگا مین نہ دینے اُسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے اُنکی کے اگر منکر ہون وجوب زکوۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سد باب فتنہ کے اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور اور روایتون مین آیا ہی کہ اور صحابہ رضہ نے حتی کہ حضرت علی رضہ نے بھی منع کیا حضرت ابو بکر رضہ کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہی اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابو بکر رضہ نے کہا کہ اگر سب لوگ ایک طرف ہون اور مین تنہا ایک طرف ہون تو بھی لڑونگا یہ کمال شجاعت حضرت ابو بکر رضہ کی تھی نوع دوم (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمھاری کا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگے گا اُس سے مالک اُسکا اور وہ ڈھونڈھتا ہوگا اُسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا اُنگلیون اُسکی کو روایت کی یہ احمد نے

ف گنج سے مراد وہ مال ہی کہ جمع کر رکھا اور زکوۃ نہ ادا کی اور اسی کے حکم مین ہین سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کے معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ لقمہ کریگا سانپ اُنگلیان مالک مال کی اسلیے کہ ہاتھ سے مال کما کر جمع کر رکھا اور زکوۃ نہ دی اسصورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے منھ مین اُنگلیان اپنی دیدے گا جیسے عادت ہی کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے اُنگلیان اُسکے منھ مین دیدیتے ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہی نوع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن مسعود رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوۃ مال اپنے کی مگر کردانے گا اللہ یعنی ڈالدیگا دن قیامت کے بیچ گردن اُسکی کے ایک سانپ پھر پڑھی ہمپر مطابق اُسکے کتاب اللہ مین سے یہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہین ساتھ اُسکے کہ دی اُنکو اللہ نے فضل اپنے سے آخر آیت تک روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف پہلی فصل مین تمام آیت لکھی گئی ہی (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ

فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهِ مَنْ يَرَى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ كَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِي خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَاْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ) اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہے اسکو روایت کی یہ شافعی رح نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنی مراد اس حدیث کی نقل کی یہ بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہے تجھپر زکوٰۃ پس نہیں نکالتا تو اسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی رہے اس مال مین پس ہلاک کرتا ہے حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے یعنی بموجب تفسیر مذکور کے اس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہے متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے نہ ذمہ پر اسی طرح منتقی مین ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین احمد بن حنبل سے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عائشہ رضہ تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کے کہ تفسیر اسکی یعنی معنی اسکے یا تاویل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہے زکوٰۃ اور ہے وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے نہیں کہ زکوٰۃ فقیرون کے لیے ہے ف ہلاک کر دیتی ہے یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہے یا نقصان آجاتا ہے اسمین یا برکت جاتی رہتی ہے یا لائق نفع اٹھانے کے نہیں رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کے نہیں شرعًا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے یعنے امام شافعی رح اور امام رح کہتے ہین کہ تعلق زکوٰۃ کا ساتھ عین مال کے ہے ذمہ پر نہیں یعنی جس مال کی زکوٰۃ دے تو اسی مال مین سے دے قیمت اسکی دینی جائز نہیں پس یہ بات انھون نے لفظ خالطت سے نکالی ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک زکوٰۃ ذمہ پر ہے تعلق اسکا ساتھ عین مال کے نہیں اور یا غنی یہ شک راوی ہے کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوے ایک تو یہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دے اور زکوٰۃ مال مین ملی رکھے اور دوسرے یہ کہ غنی یعنے مالک نصاب کا ہوکر زکوٰۃ لے تو دونون صورتون مین مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہے اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلے ہی معنون پر ہے ف ع ح مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہے علما نے دلیلین حنفیون کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کے اس کتاب مین نہیں لکھین جو چاہے انکی شرحون مین دیکھ لے

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ واجب ہوتی ہے اسمین زکوٰۃ ف اتفاق رکھتے ہین سب امام اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے چارپایون مین یعنی اونٹ اور گایین اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور بھینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوا انکے اور جانور مین زکوٰۃ نہیں لیکن گھوڑی مین امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہے آگے تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتے ہین اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے سونے چاندی مین اور اس چیز مین کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہے بیچ ساگون کے اور ترکاریون کے اور میوون کے کہ برس دن تک نہ رہین اور امامون کے نزدیک واجب نہیں زکوٰۃ انمین اور کھجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ پہونچین پانچ وسق کو اس سے کم مین نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہووے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھانس مین نہیں ہے دلیل امام رح صاحب کی یہ حدیث حضرت کی ہے ما اخرجته الارض ففيه العشر یعنے جو چیز نکالے زمین اسمین دسوان حصہ ہے اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آئندہ کے لکھے ہین اور زمین کی پیدا ہوئی چیزون مین جو عشر ہے اسمین سال گذرنے کی قید نہیں جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیچ کم پانچ وسق کے کھجورون مین سے زکوٰۃ اور نہیں پانچ اوقیہ سے کم مین بیچ چاندی کے زکوٰۃ اور نہیں بیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوٰۃ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وسق ساٹھ صاع کا

ہوتا ہے

ہوتا ہی اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب دہلی کے پانچ وسق اس حساب سے تیس من کی ہوئی پس تیس من کھجور دن میں دسوان حصہ ہی یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کھجورین پیدا ہون اُن مین دسوان حصہ بموجب اس حدیث کے نہین واجب اور یہی مذہب ہی امام شافعی رح اور صاحبین رح کا اور نزدیک امام اعظم کے اندازہ کچھ مقرر نہین جسقدر پیدا ہو اُسکا دسوان حصہ ہی مثلاً دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسے بھر ہو تو ایک پیسہ بھر دے اور یہی حکم ہی ادر سیوون کا اور غلون کا یعنی گیہون اور جو اور چنے وغیرہ کا اور سبزیات کا امام اعظم نے تاویل اس حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اس سے زکوٰۃ تجارت ہی اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پس پانچ وسق کی قیمت دوسو درہم ہوے اور اواقی جمع اوقیہ کی ہی اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوے پس یہ نصاب ہی زکوٰۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین اور جب اسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہین اور سوا سے درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سے یا روپے کسی سکہ کے ہون تو اُسپر قیاس کر کر زکوٰۃ دے تفصیل اُسکی یہ ہی کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہی پس دوسو درہم مین چاندی چھ سو چالیس ماشہ ہوتی ہی اور اُنپر زکوٰۃ کے پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی سولہ ماشہ چھ رتی پس اگر روپے ہین بارہ بارہ ماشے کے جیسے کلدار سیدھی کل کے اور ڈبل اور تیلی دار تو چھ سو چالیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوے اُنپر زکوٰۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین ساڑھے گیارہ گیارہ ماشے کے مثلاً لکھنؤ وغیرہ کے تو چھپن روپے بارہ آنے چھ پائی اور چھ جز تیئیس جز پائی کے ہین سے ہوئے اُنپر ایک روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس جز تیئیس جز پائی کے مین سے زکوٰۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل —

زکوٰۃ	سکہ ۱۱ ماشہ	زکوٰۃ	سکہ ۱۲ ماشہ کا	تعیین زکوٰۃ	وزن چاندی	تعیین زکوٰۃ	شمار درہم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵ درم	۲۰۰ درم

یہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہی کہ اڑھائی روپے سیکڑے کے حساب سے زکوٰۃ دے اور نصاب سونے کی اسمین نہین ذکر ہوئی نصاب اُسکی بیس مثقال ہی یہان کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہوتے ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوٰۃ دینی آویگی مثلاً اگر ایک کے پاس سوا چھبیس روپے بھر چاندی کا زیور ہو اور سوا چھبیس روپے کا سونے کا تو وہ صاحب نصاب ہی زکوٰۃ دینی آویگی اسیطرح اگر سوا چھبیس روپے کا اسباب ہو تجارت کا اور سوا چھبیس روپے ہون نقد تو بھی صاحب نصاب ہی اور سونا چاندی کسی طرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ ٹھیکرا خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوٰۃ واجب ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹے کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اُسکا بھی اندازہ کروا کر زکوٰۃ دے اگر حد نصاب کو پہونچے اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکھون روپیہ کا ہو مگر ان نیت تجارت کی ہو تو ہی یہ مولانا ۱۲ در مختار وغیرہ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَۃٌ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فِیْ فَرَسِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَیْسَ فِیْ عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ اِلَّا صَدَقَۃُ الْفِطْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوٰۃ فرض بیچ غلام اُسکے کے اور نہ بیچ گھوڑے اُسکے کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا نہین بیچ غلام اُسکے کے زکوٰۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو گھوڑا اور غلام تجارت کے لیے نہون اُن مین زکوٰۃ نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعیؒ اور صاحبینؒ وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتے ہون اُنمین بھی زکوٰۃ ہی کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت

اسکی شخص کو کر دو سو درہمون مین سے پانچ درہم دے اور فتاوے قاضی خان اور درمختار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہی کہ فتوی صاحبین کے
قول پر ہی کہ ان مین بھی زکوۃ نہین (۲ع عن انس ان ابا بکر کتب لہ ہذا الکتاب لما وجہہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذہ فریضۃ الصدقۃ
التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بہا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلہا من المسلمین علی وجہہا فلیعطہا ومن
سئل فوقہا فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونہا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین
ففیہا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیہا بنت لبون انثی واذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیہا
حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیہا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیہا بنتا لبون) اور روایت
ہی انس سے یہ کہ ابوبکر رض نے لکھا ہی انکے لیے یہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا انکو طرف بحرین کے کہ نام ایک موضع کا ہی قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون
مین ساتھ نام اللہ کے کہ رحمن ہی اور رحیم ہی یہ ہی بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر یعنی ساتھ حکم اللہ تعالی
کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ تعالے نے ساتھ اسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے
اوپر طور اسکی کے پس دیوے اسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اس سے پس نہ دے واجب بیچ چوبیس اونٹون کے اور جو کم ہی چوبیس سے بکری ہی
اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پہونچین پچیس کو پینتیس تک پس انمین ایک بوتی برس روز کی مادہ پس جسوقت پہونچین چھتیس کو
پینتالیس تک پس انمین بوتی ہی دو برس کی مادہ اور جسوقت کہ پہونچین چھیالیس کو ساٹھ تک پس انمین ہی حقہ یعنے اونٹنی تین برس کی قابل
جفت کرنے اونٹ کے پس جسوقت کہ پہونچین اونٹ اکسٹھ کو پچھتر تک پس انمین ہی بوتی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جسوقت
پہونچین چھتر کو نوے تک پس انمین ہین دو بوتیان دو دو برس کی ف اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دے اور اوپر حدیث مین گذرا
کہ راضی کرو اپنے زکوۃ لینے والون کو اگرچہ ظلم کیے جاوین پس وہ حدیث خلاف ہی اسکے جواب اسکا یہ ہی کہ اس حدیث مین جو زکوۃ لینے والے مذکور
ہوے صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھے اور نسبت ظلم کی انکی طرف بموجب گمان زکوۃ دینے والون کے تھی اور اس حدیث مین سوا صحابہ کے اور لوگ مراد
ہین پس کچھ منافاۃ نہین ۲ع فاذا بلغت احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیہا حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی
کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ) اور جسوقت کہ پہونچین اکیانوے کو ایکسو بیس تک پس انمین دو اونٹنیان تین تین برس کی قابل
جفت کرنے اونٹ کے اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس مین بوتی دو برس کی ہی اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پورے
کی ف کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی یہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنے کے عدد مذکور سے یعنی جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے
تو نہ ازسرنو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ رحمہ نے کہ ازسرنو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون
ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آوینگی دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کے دلیل انکی
یہ حدیث ہی کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر ازسرنو شروع کیجاوے زکوۃ اور مانند اسکے حضرت علی رض سے بھی منقول ہی اور واجب اونٹون
مین مادہ ہی یا قیمت اسکی بخلاف گائین اور بکری کے کہ انمین نر اور مادہ برابر ہین ۳ع (ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیہا
صدقۃ الا ان یشاء ربہا فاذا بلغت خمسا ففیہا شاۃ ومن بلغت عندہ من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانہا
تقبل منہ الحقۃ ویجعل معہا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درہما ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الحقۃ وعندہ الجذعۃ فانہا تقبل منہ
الجذعۃ ویعطیہ المصدق عشرین درہما او شاتین ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الا بنت لبون فانہا تقبل منہ بنت لبون ویعطی شاتین

أو عشرين درهمًا ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده حقة فإنها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهمًا أو شاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فإنها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهمًا أو شاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فإنها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهمًا أو شاتين فإن لم تكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فإنه يقبل منه وليس معه) اور وہ شخص کہ ہوں ساتھ اسکے مگر چار اونٹ پس نہیں انمیں زکوٰۃ واجب مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق نفل کے دے پس جس وقت کہ ہوں پانچ اونٹ تو انمیں ہی ایک بکری اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی چار برس کی کہ پانچویں میں لگی ہو یعنی اکسٹھ سے پچھتر تک میں یہ دینی آتی ہی اور نہو نزدیک اسکے چار برس کی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے دو بکریاں اگر میسر ہوں اسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہوں اس پاس اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک میں یہ دینی آتی ہی اور نہو اس پاس تین برس کی اور ہو اس پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے اس سے چار برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی تین برس کی اور نہو اس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس درم اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک میں دینے آتی ہی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اسکے پاس اور ہی اس پاس برس دن کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے برس دن کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے بیس درم یا دو بکریاں اور وہ شخص کہ ہوں اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک میں دینی آتی ہی اور نہیں وہ اس پاس اور اس پاس ہی دو برس کی پس قبول کیجاوے اس سے اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور اگر نہو نزدیک اسکے اونٹنی برس روز کی قابل دینے کے اور ہو اس پاس اونٹ دو برس کا پس وہ قبول کیا جاوے اس سے اور نہیں ساتھ اسکے کوئی چیز اور واجب نہ لینا دینا

ف قابل دینے کے کہا ابن ملک نے کہ اسکے معنوں میں تین احتمال ہیں یا تو یہ کہ نہو اسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ بھی کالعدم ہی یا وسط درجے کی نہو بلکہ نہایت خوب ہو بہر تقدیر اسکا حال تو یہ ہوا اور ہو اس پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اسکے ساتھ کچھ اور جبر و نقصان کے لیے لینا دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ فضلیت انوثۃ کا جبر نقصان ساتھ زیادتی سن کے ہو جاتا ہی وفي صدقة الغنم في سائمتها إذا كانت أربعين إلى عشرين ومائة شاة فإذا زادت على عشرين ومائة إلى مائتين ففيها شاتان فإذا زادت على مائتين إلى ثلاثمائة ففيها ثلاث شياه فإذا زادت على ثلاثمائة ففي كل مائة شاة فإذا كانت سائمة الرجل ناقصة من أربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة إلا أن يشاء ربها ولا تخرج في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس إلا ما شاء المصدق ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية وفي الرقة ربع العشر فإن لم تكن إلا تسعين ومائة فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربها رواه البخاري) اور بیچ زکوٰۃ بکریوں کے کہ چرنے والی ہوں جبکہ ہوں بکریاں چالیس ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جس وقت زیادہ ہوں ایکسو بیس پر دو سو تک پس انمیں دو بکریاں اور جس وقت زیادہ ہوں دو سو پر پس انمیں تین بکریاں تین سو تک اور جب زیادہ ہوں تین سو سے پس ہر سو میں ایک بکری اور جبکہ ہوں بکریاں چرنے والی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہیں انمیں زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق نفل کے دے اور نہ دیجاوے زکوٰۃ میں بڑھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائے ہو اور نہ بوک مگر اسوقت کہ چاہے زکوٰۃ لینے والا یعنی اگر

وہ چاہے ہوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہی اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کے اور جو نصاب کہ ہو دو شریکون مین پس وہ رجوع کرین آپسمین ساتھ برابری کے اور چاندی مین چالیسوان حصہ دینا فرض ہی اور اگر نہون اُس پاس مگر ایکسو نوے درم پس نہین اُنمین کچھ زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُسکا بطریق نفل کے دے نقل کی یہ بخاری نے **ف** چرنے والے ہون یعنی زکوٰۃ جانورون مین بکری ہو یا گائین یا اونٹ جب واجب ہوتی ہی کہ اکثر برس یعنی آدہے برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرآتی ہون اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو اُن جانورون مین زکوٰۃ واجب نہین ہی اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچھ زکوٰۃ واجب نہین جب چالیس ہون تو اُنمین ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہی آگے تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہی اور جب زیادہ ہون تین سو پر یعنے ایکسو اور بڑہ جاوین کہ چارسو ہو جاوین تو چار بکریان آدینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہی اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑھیگی تین سو پر تو چار بکریان دینی آدینگی اور نہ عیب والی یہ کب ہی کہ جب سارا مال اُسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوے ایک اوسط درجے کی اور نہ بوک بوک لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اُسکا بُرا اور بدبودار ہوتا ہی اور نہ جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی رح میں زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکون کا نہین ہی اور ابوحنیفہ رح کے مذہب مین اعتبار مالکون کا ہی نہ گلہ کا پس اگر مثلاً ایک شخص کی بکریان اتنی ہونگی دو گلون مین تو امام شافعی رح کے نزدیک دو بکریان لیوینگے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصون کی اتنی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی رح کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک دو لینگے پس معنی اس قول کے لا یجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی رح کے یہ ہین کہ یہ نہی مالک کے لیے ہی کہ اگر مثلاً چالیس بکریان اُسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا نہ دے واسطے کم کرنے زکوٰۃ کے یعنی اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریان آدینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہ نکرے اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریان اُسکی کسی اور کی بیس بکریون مین ملی ہون تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور نزدیک ابوحنیفہ رح کے یہ نہی ساعی کے لیے ہی یعنی زکوٰۃ لینے والے کے لیے کہ متفرق کو جمع نکرے مثلاً دو شخصون کے پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہون جب دونون ملین تو نصاب پوری ہو مثلاً بیس بیس ہون دونون پاس تو اُنکو جمع نکرے زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنے جس وقت کہ ہون مثلاً ایک شخص کے پاس اتنی بکریان چالیس ایک جگہ اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے اُنکو دو نصاب اور نہ لیوے اُنمین سے دو بکریان بلکہ لیوے ایک بکری اسلیے کہ ملک ایک کی ہی اور جو نصاب کہ ہو الخ بیان اسکا یہ ہی کہ مثلاً دو آدمی ہین دو سو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان اور دوسرے کی ایکسو ساٹھ پس واجب ہوگی اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہ نہین ہوینگے کہ واجب ہو پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر ۳/۵ حصے یعنے زکوٰۃ لینے والا تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر دو دونون رجوع کرین آپسمین ساتھ برابری کے یعنی چالیس بکریون والا تین خمس اُس بکری کے کہ دی ہی دوسرے شریک سے کہ جسکی ایک سو ساٹھ ہین بھر لے پس چالیس والے پر دو خمس پڑینگے موافق اسکے حصے کے اور باقی دوسرے پر موافق اسکے حصے کے پس یہ معنی ہین تیراجعان بینہما بالسویۃ کے یہ مولانا عبد العزیز بن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اُس چیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اُسمین بیسوان حصہ روایت کی یہ بخاری نے **ف** پانی پلایا آسمان نے یعنی جس زمین مین مینہ اور نالون اور نہرون کا پانی دیا اُس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین دے

اور عشری اس زمین کو کہتے ہیں کہ پانی دیجاوے ساتھ عاثور کے اور عاثور کہتے ہیں ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہے زمین میں بطور تالاب کے اور اسمین سے پانی پہونچتا ہے کھیتی وغیرہ میں اور بعضون نے کہا کہ عشری کہتے ہیں اُس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے

۲ع ۲ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہچانا اُنکا معاف ہے اور کوئین کھدوانے مین کوئی مرجاوے اگر وہ معاف ہے اور کان کھدوانے مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانور یعنی گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسی کو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسی کو اور نہو اُسپر کوئی سوار یا ساتھ اُسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہو وے دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اُسکا معاف ہے یعنی اُسکے مالک پر کچھ ضمان یعنی بدلہ نہیں اور اگر اسپر کوئی سوار ہو یا اُسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اُسمین تقصیر اُسکی ہے اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا آویگا کہ قصور مالک کا ہے اسلیے کہ رات کو عادت ہے جانورون کے باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہ قیدین اور حدیثون مین اور دلیلون سے نکالی ہین اور کوئی اگر کسی کو مزدوری کو لگاوے کنوان کھودنے کے لیے اور وہ مزدور اُسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ تاوان یعنی خون بہا نہین آویگا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودے یا موات مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک اُسکا معلوم نہین اور اُسمین کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کھودے یا غیر کی ملک مین بغیر اُسکے اذن کے پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنے والے کے آویگا اور اسی طرح حکم اسکا ہے کہ کوئی ایک جگہ کھدوادے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین اُنکو کہ جو اُسکے ساتھ ایک آقا کے ہان نوکر ہون مثلاً سپاہی کے عاقلہ فوج کے سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اُسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ رحمہ کے کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کے دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہے فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کیے ہین زمین مین دن پیدایش اُسکی کے پھر جاننا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لائق پگلنے کے اور منطبع ہونے کے یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند اُنکے کے اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندک کے اور تیسرے وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونہ اور ہرتال اور تمام پتھرون کے مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول مین اور اُسمین گذرنا برس کا شرط نہین اور امام شافعی رح کے نزدیک فقط سونے چاندی مین ہے اور چیزون مین نہین

۲ع ۲ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

(عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشُوْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ وَفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ) روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی مین نے زکوٰۃ گھوڑون مین سے اور غلامون مین سے یعنی اگر تجارت کے لیے نہون تو زکوٰۃ اُنمین نہین اور گھوڑون مین جو اختلاف ہے بیان اُسکا اوپر ہو چکا پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم یعنی بعد اُسکے کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دو سو درہم ہین اور

نہیں بیچ ایک سو روپے کے کچھ زکوٰۃ یعنی دو سو سے کم مین زکوٰۃ نہیں پس جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس اُنہیں مین پانچ درہم زکوٰۃ روایت کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علی رض سے کہا زہیر نے کہ راوی ہی حارث سے گمان کرتا ہون مین حارث
کو کہ کہا روایت کی حضرت علی رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہین تمپر کچھ
یہانتک کہ پورے ہون دو سو درہم اور جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس اُن مین مین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب پر اُنمین
زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہی ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اُنپر پس دو بکریان دو سو تک
اور جسوقت زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون تین سو پر یعنی اور ہون چار سو پس ہر سو مین ایک بکری پس
اگر نہون بکریان مگر اونتالیس پس نہین تمپر اُنمین کچھ اور بیچ گائے کے ہر تیس مین ایک بیل برس روز کا اور چالیس مین ایک گائے دو برس کی
اور نہین کام والون مین کچھ ف پس جو زیادہ ہو الخ مذہب صاحبین رح کا یہی ہی کہ جسقدر دو سو درہم سے زیادہ ہو اُسکا حساب کر کر چالیسوان حصہ
زکوٰۃ مین دے اور امام اعظم رح کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دو سو درہم سے چالیس درہم تو اُنمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک نہ
پہونچیں تو اُنمین زکوٰۃ نہین دو ہی سو کی زکوٰۃ دے اُنھون نے حمل کیا ہی اِس حدیث کو اِسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس
درہمون کا ہی تاکہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثون مین اور بیل برس روز کا الخ اِسمین نر و مادہ برابر ہین چاہے بیل دے چاہے گائے جیسا کہ
آگے کی روایت مین آیا ہی جاننا چاہیے کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہی بخلاف اونٹون کے اسلیے کہ اونٹون مین مادہ
افضل ہوتی ہی نہ گائین بکری مین اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہون بیل یا گائین چالیس سے تو اُنمین کچھ نہین دینا آتا یہانتک کہ ساٹھ
ہون جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کے بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مُسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برس کے
اور ہر تیس مین ایک تبیع دینا آویگا پس مثلاً ستر ہونگے تو ایک مُسنہ اور ایک تبیع اور جب اسی ہون تو دو مُسنہ جب نوے ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ
دے اسیطرح ہر تیس مین تبیع اور ہر چالیس مین مُسنہ دیا کرے انتہی یہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو اُنمین کچھ نہین دینا آتا یہ مذہب صاحبین رح
کا ہی اور امام اعظم رح صاحب کے نزدیک جتنے زیادہ ہونگے چالیس سے حساب کر کر زکوٰۃ اُنکی بھی دیجاویگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی
دینگے باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی اُنکی قیمت کا چالیسوان یا تیسوان حصہ
دینگے اسی طرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین اُنکے کی یہی ہی اور بھینس کی زکوٰۃ ایسی ہی ہی
جیسے گائین کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوٰۃ مانند زکوٰۃ بکری کے ہی اور نہین کام والون مین کچھ یعنی جو جانور کام مین آوین مثل بیل ہل چلانے مین
یا کنوین کے پانی نکالنے مین یا لادنے مین لگے رہین اگرچہ نصاب کو پہونچین زکوٰۃ اُنمین واجب نہین ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینون
اماموں کا یہی ہی لیکن امام مالک رح کے نزدیک اُنمین بھی زکوٰۃ ہی ع ح (وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّہَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ
اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَّمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی معاذ سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اُنکو طرف یمن کے یعنی عامل کر کر حکم کیا اُنکو یہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس روز کا یا گائے
برس روز کی اور ہر چالیس گایون مین سے ایک گائے دو برس کی یا بیل دو برس کا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے
(وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنے والے زکوٰۃ کے ہی یعنی

جیسے گناہ زکوٰۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غلہ میں اور نہ کھجوروں میں زکوٰۃ یہانتک کہ ہو پہنچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہ نسائی نے ف بیان
اسکا اس باب کی پہلی حدیث میں ہو چکا ہے (وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عِنْدَنَا کِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا
اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط
ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا حضرت نے اسکو یعنی مجکو یہ کہ لیوین زکوٰۃ
گیہوں اور جو اور انگور اور کھجوروں میں سے یہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہ شرح السنہ میں ف اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ نہیں واجب زکوٰۃ
مگر انھیں چار چیزوں میں بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی رح کے اس چیز میں کہ اوگے زمین میں اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز میں کہ
اوگے زمین میں قوت ہو یا نہو پس انھیں چار چیزوں کو ذکر اسلیے کیا کہ یہ چیزیں وہاں اکثر ہوتی تھیں ۱۲ ع ۱۲ ح (وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ زَکٰوۃِ الْکُرُوْمِ اِنَّہَا تُخْرَصُ کَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگوروں کے کہ تحقیق کن کیجاوین جیسے کہ کن کیجاتی
ہیں کھجوریں پھر دیجاوے زکوٰۃ انکی درحالیکہ انگور خشک ہوں جیسے کہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کھجوروں کی درحالیکہ کھجوریں خشک ہوں روایت کی
یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کھجوروں میں شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہ انگور یا کھجوریں جب خشک
ہونگی تو کسقدر رہونگی جب خشک ہوں تو دسواں حصہ زکوٰۃ میں دے امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہوں اور صاحبین اور شافعی رح کے نزدیک
اگر حد نصاب کو یعنے پانچ وسق کو پہونچیں تو دسواں حصہ دے ۱۲ ع ۱۲ ح (وَعَنْ سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے
حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جسوقت کہ کن کرو یعنی کھجور وانگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر
نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ خطاب ہے زکوٰۃ لینے والوں کو کہ جب معین کرو مقدار
زکوٰۃ کی تو اسمیں سے دو تہائی لے لو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو از راہ احسان کے اسپر تا دے ہمسایوں کو اور راہ گیروں کو کھلا دے یہی قول
قدیم امام شافعی رح کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور مالک رح کے اور قول جدید شافعی رح کا یہ ہے کہ نہ چھوڑا جاوے زکوٰۃ میں سے کچھ اور تاویل
حدیث کی انکے نزدیک یہ ہے کہ یہ یہود خیبر کے حق میں فرمایا کہ حضرت نے مساقات کی تھی انسے اسپر کہ آدھی کھجوریں وہ لیں اور آدھی حضرت پس حکم فرمایا
اندازہ کرنے والے کو کہ چھوڑ دے تہائی یا چوتھائی از راہ احسان کے اور تقسیم کرے باقی کو آدھی حضرت کو دے اور آدھی انکو ۱۲ ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ
قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ اِلٰی یَہُوْدَ فَیَخْرُصُ النَّخْلَ حِیْنَ یَطِیْبُ قَبْلَ اَنْ یُّؤْکَلَ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت
ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے یعنی یہود خیبر کے پس کن کرتے کھجوروں کا جسوقت کہ شیرینی
ظاہر ہوتی انمیں پہلے اس سے کہ ہوں لائق کھانے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی
الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَزْقَاقٍ زِقٌّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَلَا یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ہٰذَا الْبَابِ کَثِیْرُ شَیْءٍ) اور روایت
ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوٰۃ شہد کے کہ ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور

کہا اسکی اسناد میں گفتگو ہی اور نہیں صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت سی روایتیں ف علما میں اختلاف ہی امام شافعیؒ کے نزدیک
شہد میں زکوٰۃ نہیں اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اسمین دسوان حصہ ہی کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں ہو اور دلیل اُنکی یہ حدیث ہی ما اخرجتہ
الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اسمین بھی عشر ہی امام صاحب کے نزدیک ٭ (وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَأَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی زینب بی بی
عبد اللہ بن مسعودؓ کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے گروہ عورتون کے نکالو زکوٰۃ مال کی اگرچہ اپنے
زیور سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہی
ترک زکوٰۃ کی اور نہ دینے کی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ زکوٰۃ زیور عورت کے امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک مطلق زیور میں زکوٰۃ ہی اور یہی
قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالک اور احمد نے کہ نہیں ہی زکوٰۃ اس زیور میں کہ مباح ہی استعمال اسکا پس جسکا استعمال حرام ہی اُسمین انکے نزدیک
بھی ہی اور یہی قول جدید امام شافعیؒ کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی یہ حدیث ہی اور اور بہت سی حدیثین ہیں ٭ زیور مباح اور غیر مباح کا
بیان مفصل اور کتابوں شافعی مذہب کے میں ہی جو چاہے وہاں سے دیکھ لے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ امْرَأَتَیْنِ اَتَتَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اَیْدِیْھِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ لَھُمَا تُؤَدِّیَانِ زَکٰوتَہٗ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ یُّسَوِّرَکُمَا اللّٰہُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّیَا زَکٰوتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ قَدْ رَوَی الْمُثَنَّی بْنُ الصَّبَّاحِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ نَحْوَ ھٰذَا وَالْمُثَنَّی بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَھِیْعَۃَ یُضَعَّفَانِ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یَصِحُّ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ) اور
روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُن نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتین آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
اُنکے ہاتھون میں دو کڑے تھے سونے کے پس فرمایا حضرت نے اُن دونوں کو کہ دیتی ہو زکوٰۃ اُسکی کہا دونون نے کہ نہیں فرمایا اُن دونون کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتی ہو یہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا اُنھون نے کہ نہیں فرمایا پس دو زکوٰۃ اسکی یعنی سونے کی
روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث تحقیق روایت کی مثنیٰ بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ
وہ بھی راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیے جاتے ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ف یہ حدیث بھی
دلالت کرتی ہی اسپر کہ زکوٰۃ زیور میں واجب ہی اور بہت حدیثیں اسمین صحت کو پہونچی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے ٭
(وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَھَبٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکَنْزٌ ھُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ فَزُکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ رَوَاہُ
مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ) اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہا تھی میں پہنتی وضح سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا گنج ہی یہ پس فرمایا
جو پہونچے اسقدر کو کہ دیجاوے زکوٰۃ اسکی یعنی حد نصاب کو پہونچے پھر زکوٰۃ دی گئی پس نہیں گنج روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے ف کیا گنج ہی
یعنی کلام اللہ میں جو وعید آیا ہی مال جمع کرنے پر اس آیت میں والذین یکنزون الذھب والفضۃ آخر آیۃ تک یہ بھی اسمین داخل ہی پس فرمایا کہ جب
مال حد نصاب کو پہونچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید میں نہیں کلام اللہ میں اس مال جمع کرنے پر وعید ہی کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے ٭
(وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَیْعِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ) اور روایت
ہی سمرہ بن جندب سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہمکو یہ کہ نکالیں ہم زکوٰۃ اس چیز کی کہ تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے
لیے روایت کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ

مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكٰوةُ إِلَى الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے
کہ انھون نے نقل کی بہت صحابہ رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہے
جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتین اُنسے مگر زکوٰۃ اب تک روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جاگیر کردین یعنے اُنکو کانین موضع قبل کی دین تا
جو کچھ انمین سے نکالین اپنی وجہ معیشت کی کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کے اور قبل نام ہے ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہ
کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتین اُنسے مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنی نہین لیجاتی خمس جیسے کہ حکم کانون کا ہے اور یہ مذہب
امام مالک رح اور امام شافعی رح کا ہے بحسب ایک قول کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے اور شافعی رح کے بحسب ایک قول کے کانون مین خمس ہے اور تیسرا
قول امام شافعی رح سے یہ ہے کہ اگر پاوے مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہے اسمین
یہ کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہے یہ کہ ہو یہ حاکمون کی طرف سے از راہ اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس
کے اب تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہے دیکھ لے ۞ ۞ ۞ الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي
الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِي اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ
وَالْعَبِيْدُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ) روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوٰۃ اور نہ عاریت کے درختون مین
زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنے والے جانورون مین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑا ہے اور خچر اور غلام
روایت کی یہ دارقطنی نے ف نہین ترکاریون مین زکوٰۃ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا اور عرایا جمع ہے عریت کی عریت اُس کھجور کے درخت کو
کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہے اسکو مالک اُسکا محتاج کو اور اسکی ملک مین کردیتا ہے کھجورین اُسکی تمام سال کو پس اُنمین زکوٰۃ نہین اسلیئے کہ وہ نکلجاتے
ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہوچکا ۞ ۞ (وَعَنْ طَاوُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ
جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقَصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقَصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ) اور روایت ہے
طاؤس سے یہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گایون کی یعنی تا زکوٰۃ اُنکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی چیز کا یعنے کچھ زکوٰۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہ دارقطنی اور شافعی رح نے اور کہا شافعی رح نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو
یعنے پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو ف کہا طیبی نے کہ وقص ساتھ زبر قاف کے وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا خواہ
درمیان دو فریضون کے انتہی ابتدا کی یہ مثال ہے کہ گائین بیل تیس سے کم ہون پس ان مین زکوٰۃ نہین واجب اور مثال درمیان دو فریضون کے
یہ کہ مثلا تیس گائے بیل پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اور جب تیس سے بڑھین اور چالیس تک نہ پہونچین اُنکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین مابین کچھ زکوٰۃ
نہین جب چالیس ہون انمین زکوٰۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ ساٹھ ہون تب انمین زکوٰۃ واجب ہے لیکے مابین کو بھی وقص
کہتے ہین انمین کچھ زکوٰۃ نہین اور اسیطرح ساٹھ سے بڑھین تو انمین زکوٰۃ نہین جب ستر ہون تو انمین زکوٰۃ ہے اسیطرح سے آگے ہر دہائی کے
بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہے درمیان دو دہائیون کے جتنی بیل گائین ہون اُنکو وقص کہتے ہین انمین زکوٰۃ معاف ہے اور مراد اسمین قسم اول ہے یعنی
تیس سے کم اسلیئے کہ معاذ پاس جو لائے تھے وہی تھے واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کے زکوٰۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین
اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھ تک کے مابین مین ہے اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہے
اور کہا میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہے اسلیئے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سے ۞ ۞ ۞ بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ باب ہے بیچ بیان صدقہ فطر کے

الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عمرؓ قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثٰی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ متفق علیہ) روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر در حالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگون کے طرف نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہی نزدیک شافعی رح اور احمد رح کے اور سنت موکدہ ہی نزدیک مالکؒ کے اور واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے پس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعیؒ اور احمدؒ تو اسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور مالکؒ اسکے معنی یہ لیتے ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہین ہی پس یہ فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہی نہ فرض اور امام شافعی رح کے نزدیک صدقہ فطر کا اسپر فرض ہوتا ہی کہ ایک دن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور ان لوگون کا کہ جنکا اسپر فرض ہی اور زائد بھی ہو اس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم رح صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہی یعنی سوا سے حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپے کلدار کے اسباب وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر ہونے کے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہین واجب ہی فطرہ اسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کے آتا ہی اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اسکی طرف سے صدقہ فطر کا دینا اسکے مالک پر واجب ہی اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اسکی طرف سے دینا واجب نہین اور اسی طرح جو غلام بھاگ جاوے اسکی طرف سے بھی واجب نہین مگر بعد آلے اسکے کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اسکے باپ پر واجب ہوتا ہی اگر مال رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اسکے مال مین سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہی اور اسی طرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب نہین مگر از راہ احسان کے دیگا انکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سے اور اسکے مابعد کے لفظون سے پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہی کہ واجب ہوتا ہی اسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہی جو چاہے ہدایہ مین یا مرقات مین دیکھ لے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہی اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہی اور تاخیر سے ساقط نہین ہو جاتا ہی شرح ملتقی الابحر (وعن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب متفق علیہ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم نکالتے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہون ہین اور ہمارے علما کہتے ہین کہ مراد طعام سے غلہ ہی سوا سے گیہون کے پس ہوگا عطف مابعد اسکے کا اسپر قبیلہ عطف خاص سے اوپر عام کے اور قروط اسکو کہتے ہین کہ دہی کو کپڑے مین باندھ کر لٹکا دیتے ہین اسمین سے پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کے ہوتا ہی اور انگور خشک امام اعظم رح کے نزدیک مانند گیہون کے ہی یعنی آدھی صاع دینی چاہیے اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہیین اور یہی روایت کیا ہی حسنؒ نے امام صاحب سے بھی شرح ملتقی

الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابن عباس قال فی اٰخر رمضان اخرجوا صدقۃ صومکم فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الصدقۃ صاعا من تمر او شعیر او نصف صاع من قمح علٰی کل حر او مملوک ذکر او انثٰی صغیر او کبیر رواہ ابو داؤد والنسائی) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا آخر رمضان مین نکالو زکوٰۃ روزے اپنے کی یعنی فطرہ وہ فرض کیا یعنے واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہون سے اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی ابوداود اور نسائی نے **ف** امام اعظم رح بموجب اسی حدیث کے کہتے ہین کہ گیہون آدھے صاع دینے چاہیین ۴ع ﴿وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکوٰۃَ الْفِطْرِ طُھْرَۃً لِّلصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ طُعْمَۃً لِّلْمَسَاکِیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ﴾ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام بُرے سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینون کے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی فطرہ اسلیے واجب کیا ہی کہ بسبب تقصیر و گناہ کے جو روزے مین خلل آجاوے اس سے وہ خلل جاتا رہے اور لائق قبولیت کے ہوجاوے اور اسلیے واجب ہوا کہ مسکین کھا کر بے پروا ہو جاوین سوال کرنے سے اُسدن اور زیادہ کیا ہی دارقطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے پس وہ صدقہ مقبولہ ہی اور جو کوئی ادا کرے اسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقون مین سے ۴ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِیًا فِیْ فِجَاجِ مَکَّۃَ اَلَا اِنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاہُ اَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ﴾ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا یا کے کوچون مین مکے کے خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہی ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مُد گیہون کے یا سوائے اسکے کہ انگور خشک ہون یا چار سیر طعام سے یعنی اور غلہ سوائے گیہون کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** دو مُد یعنی آدھا صاع اسلیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہی اور مدینہ مین قریب سیر بھر کے اناج آتا ہی پس گیہون دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہون کے بھی مثل گیہون کے ہین کہ دو سیر کی ۴ع ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ اَوْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ صُعَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ کُلِّ اثْنَیْنِ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی اَمَّا غَنِیُّکُمْ فَیُزَکِّیْہِ اللّٰہُ وَاَمَّا فَقِیْرُکُمْ فَیَرُدُّ عَلَیْہِ اَکْثَرَ مِمَّا اَعْطَاہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ﴾ اور روایت ہی عبداللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبداللہ بیٹے ابی صعیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بُر سے یا فرمایا قمح سے یعنی گیہون ہر دو کی طرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہوا چھوٹے ہون یا بڑے آزاد ہون یا غلام مرد ہون یا عورت لیکن اے پیر غنی تمھارا پس پاک کرتا ہی اسکو اللہ اور اے پیر فقیر تمھارا پس دیتا ہی اللہ اسکو زیادہ اس چیز سے کہ دی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** مشکوٰۃ کے نسخون مین نام راوی کا اسیطرح لکھا ہی اور صواب یہ ہی عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہی اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہین کہ غنی بھی فطرہ دے اور فقیر بھی غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالی زیادہ اس سے دیگا کہ دیا ہی اور یہ بات غنی کے لیے بھی ہوتی ہی لیکن تخصیص فقیر کی اُسکی تسلی اور رغبت دلانے کے لیے ہی ۴ع

بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَہُ الصَّدَقَۃُ باب ہی بیچ بیان اُس شخص کے کہ نہین حلال ہی اسکو زکوٰۃ کھانی اور یعنی **ف** یہ کتنے مسائل ہین بیچ بیان اسکے کہ زکوٰۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہی اور کسکو درست نہین مسئلہ نہ دے زکوٰۃ آدمی اپنی اصل کو یعنی باپ اور ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسی طرح اُنکے اوپر کے بزرگ ماں کی طرف سے ہون یا باپ کی طرف سے کسی کو اُنمین سے زکوٰۃ دینی درست نہین اور نہ دے زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پرپوتا اور پرپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ اُنکی اولاد کو دے اور خصم جورو کو زکوٰۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظم رح کے نزدیک اور صاحبین رح کے نزدیک اگر جورو اپنے خصم کو زکوٰۃ دے تو درست ہی اور باقی ناتے دارون کو زکوٰۃ دینی درست ہی بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کے ہون یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہون بلکہ بہتر ہی غیرون سے اپنے کو دینا اور بہتر ہی اس ترتیب سے دینا کہ پہلے بہن بھائی کو دے پھر بعد اُنکے اُنکی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھی کو پھر اولاد اُنکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر اُنکی اولاد کو پھر ذوی الارحام

اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونے کے نہ قبول کیا اُسکو اور مغیث اُسکے عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اُسکے لیے ہی کہ جسنے آزاد کیا بیان اسکا یہ ہی کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اُسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہ کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہوئی درہمون کے دینے سے حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دین تو اپنے مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ اپنے مالکون سے کہہ کہ اگر وہ تجھے بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اُنسے جا کر یہ کہا اُنھون نے کہا کہ بیچتے ہین بشرطیکہ ولا یعنی میراث اُسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ رضہ نے حضرت سے عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہین ولا اُسکے لیے ہی کہ آزاد کرے تو اے عائشہ رضہ خرید اور آزاد کر ولا اُسکی تیرے لیے ہوگی شرط اُنکی باطل ہی اور تیسرا حکم آخر حدیث مین ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوٰۃ مین سے دیوے اور وہ فقیر اُسکو دے کہ زکوٰۃ دینے والا ہی اُسکو جائز ہین تو وہ اُسکو حلال ہی اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دے روا ہی ع (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے تھے اسپر روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کے البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میرے ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہ بخاری نے ف کراع کہتے ہین بکری کی پنڈلی کو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کے پاؤن کی کہ ایک چیز حقیر ہی تو بھی قبول کرون اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون اسمین اشارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھ خلق خدا کے اور اسمین رغبت دلائی اور قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کرے ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پھرتا ہی لوگون پہ پھیرتا ہی اُسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجورین ولیکن مسکین وہ ہی کہ نہین پاتا مال کہ بے پروا کرے اُسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنے بسبب نہ ظاہر کرنے حال کے تا تصدق کیا جاوے اُسپر اور نہین اُٹھتا یعنی اپنے گھر سے تا مانگے لوگون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین ہی مسکین یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین وہی نہین ہی کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جسکے در وازے پر جا کہ اور ایک آدھا ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہ ہی جو کہ ذکر کیا ہ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) روایت ہی ابی رافع رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوٰۃ لینے کو پس کہا اُسنے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اس زکوٰۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتھ یہانتک کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اُنسے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کے

اور تحقیق مولیٰ یعنی غلام آزاد قوم کا اُسی قوم میں سے ہے یعنی زکوٰۃ لینے کے حکم میں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف ابو رافع غلام آزاد حضرتؐ کے تھے حضرتؐ نے انکو زکوٰۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوٰۃ لینی نہیں درست ویسے ہی تجکو بھی نہیں درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا درست نہیں خواہ وہ غلام انکی ملک میں ہوں خواہ آزاد ہو گئے ہوں ؛ ح

(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے زکوٰۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے ف نہیں حلال ہے زکوٰۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہے کہ جسکو زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اسپر اور دوسرا وہ ہے کہ حرام ہوتی ہے اسکو زکوٰۃ لینی اور واجب ہوتا ہے صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہے کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنے ساڑھے باون روپیہ کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قوت ہو ایک دن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت الخ یعنے نہیں حلال ہے زکوٰۃ واسطے اُسکے کہ اعضا اُسکے صحیح سالم ہوں اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اسکو اور عیال اُسکے کو شافعیؒ کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اُنکے نزدیک حلال نہیں ہے زکوٰۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوٰۃ اسکو کہ مالک نصاب مذکور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرتؐ دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی اور تندرست ہوتے اور اخیر تک اسپر عمل حضرتؐ کا رہا پس یہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہ ہے کہ نہیں لائق اسکو کہ قوت و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت لینے زکوٰۃ کے ؛ ع ح

(وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصوں نے کہ تحقیق وہ دونوں آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرتؐ تھے حجۃ الوداع میں اور وہ بانٹتے تھے مال زکوٰۃ پس مانگا ان دونوں نے حضرتؐ سے صدقہ میں سے پس وہ دونوں کہتے ہیں کہ بلند کی حضرتؐ نے ہم میں نظر اور پست کی یعنی سر سے پاؤں تک ہمیں دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دوں میں تمکو اور نہیں ہے حصہ اس صدقہ میں واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں کہ حضرتؐ نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگوں کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک پہونچے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعیؒ کے یہ ہیں کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دوں تمکو یہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ معنی ہیں کہ نہیں لائق لینا زکوٰۃ کا اسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ؛ ح

(وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ) اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال زکوٰۃ غنی کو مگر واسطے پانچ شخصوں کے یعنی یہ اگر غنی بھی ہوں تو انکو لینی درست ہے ایک جہاد کرنے والے کے لیے راہ خدا میں یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل زکوٰۃ کے لیے تیسرے قرضدار اور ان

بھرنے والے کے لیے چوتھے اسکے لیے کہ خریدے چیز زکوٰۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنے فقیر کو کسی نے زکوٰۃ کا مال دیا تھا غنی نے خرید لیا اسکو درست ہی پانچوان اسکے لیے کہ ہی پاس اسکے ہمسایہ غریب پس زکوٰۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنی پس غنی کو اس صورت مین لینی درست ہی روایت کی یہ مالک اور ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بھی دینا اس روایت مین آیا ہی ف تاوان بھرنے والے کے لیے یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اسکا کفایت نہین کرتا تو اسکو بھی زکوٰۃ لینی درست ہی اور مراد تاوان سے یہ ہی کہ کسی پہ دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسی کا تھا اسنے آپسمین صلح کروانے کے لیے وہ قرض اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوٰۃ دینی امام شافعی رح کے نزدیک درست ہی اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیے کہ اور حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ لے انکے اغنیا سے اور انکے فقرا پر صرف کر وہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہی اور راہ رو باقیون کو دینی بالاتفاق درست ہی اسلیے کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اسمین برابر ہی اور تاوان بھرنے والے کا مال کالعدم ہی کہ اس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور رد باقی کا حکم بھی ظاہر ہی کہ اپنے محل مین پہونچ چکے اب ملک انکی ہی جسکے ہاتھ چاہین بیچین چاہین ہبہ دین ٭ ۴۰۶ ﴿وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ﴾ اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مین نے انسے پس ذکر کی حارث نے حدیث لنبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوٰۃ مین سے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوٰۃ مین یعنی تقسیم کرنے زکوٰۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوٰۃ مین پس بیان کیے زکوٰۃ کے آٹھ مصرف پس اگر ہی تو ان آٹھ مین سے دون مین تجکو روایت کی یہ ابو داود نے ف آٹھ مصرف کا بیان یہ ہی ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوٰۃ لینے پر چوتھے واسطے الفت دیون کے کہ ایمان سے نہ پھرین اور پانچوین گردن چھڑانے مین یعنے مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنے والے کو اور ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والون کو اور حاجیون کو اور طالب علمون کو اور آٹھوین مسافرون کو آٹھون کا ذکر اللہ تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیت مین إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ آخر تک ٭ مولانا ﴿اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ﴾ فصل تیسری ﴿عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ﴾ روایت ہی زید بن اسلم سے کہ کہا پیا عمر بن الخطاب رض نے دودھ پس اچھا لگا انکو وہ پھر پوچھا اس شخص سے کہ پلایا تھا انکو کہان کا ہی یہ دودھ پس خبر دی انکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اسکا پس ناگہان وہان کتنے اونٹ تھے اونٹون زکوٰۃ کے سے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹون کو پس دوہا انھون نے تھوڑا سا دودھ انکا پھر ڈال لیا مین نے اسکو اپنی مشک مین پس یہ وہی دودھ ہی پس ڈالا حضرت عمر رض نے ہاتھ اپنا منھ اپنے مین پھر قے کی روایت کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہ حضرت عمر رض نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا والا اگر فقیر بہ سبب یا تحفہ لاوے زکوٰۃ کے مال مین سے کہ کسی نے اسکو دیا ہو تو روا ہی کھانا اسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا ٭ ﴿بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ﴾ باب ہی بیچ بیان اس شخص کے کہ نہین درست

اسکو سوال کرنا اور اُس شخص کے کہ درست ہی اُسکو ف لکھا ہی علما نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اُسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ
سوال بغیر ضرورت کے حرام ہی اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہی کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دن کا حاصل ہی یا قادر
ہی کسب پر اُسکو زکوٰۃ بھی حلال ہی اور حرام ہی سوال اور مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہی اُسکو سوال کرنا اور کہا نووی
نے شرح مسلم کی مین کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ سوال کرنے اُسکے کہ قادر ہو کسب پر
صحیح تر یہ ہی کہ حرام ہی اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہی لیکن ساتھ تین شرطون کے اول یہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسرے الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال مین
اور تیسرے ایذا نہ دے اُسکو کہ جس سے مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطون مین سے نہو تو حرام ہی بالاتفاق اور منقول ہی ابن مبارک سے کہ کہا
جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہین آتا مجکو کہ دیا جاوے اُسکو کچھ بھی اسلیے کہ دنیا ناکارا ہی اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اُس چیز کی کہ حقارت
کی اُسکی اللہ تعالےٰ نے یعنی دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے اور از راہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمدؐ کے دے تو واجب نہین ہوتا دینا اُسکو
اور جو کوئی کہ لیوے جھوٹی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہین ہوتا اور ایسے ہی اگر کہے کہ مین سید ہون اور واقع مین نہ تھا اور اُسنے سید جانکر دیا مالک
نہین ہوتا اور اگر کسی کو بسبب نیک بختی کے دے اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہی کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہین ہوتا اور حرام ہی اُسپر
وہ اور واجب ہی پھیر دینا اُسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسی کو کچھ دیا جاوے بسبب بدزبانی اُسکی کے یا شر فعل چوری اُسکی کے تو حرام ہی اُسپر اور اگر
کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسی کے پاس اور چاہے کہ ہاتھ اُسکے چومے تا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہی اور بہتر یہ ہی کہ ہاتھ نہ دے اُسکو چومنے کے لیے اور
نہ دینا چاہیے اُس سائل کو کہ طبل یعنے نقارہ یا ڈھول دروازون پہ بجاتا پھرے اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہی یہ سب مسائل مطالب المومنین مین
مذکور ہین ﴿۹ ع ﴾ الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ
فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ
حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ
أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ
سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی قبیصہ بن مخارق سے کہ کہا ضامن ہوا
مین ایکدین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ سوال کرتا تھا مین اُنسے اولے
دین کے لیے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ٹھہرا رہ یہانتک کہ آوے ہمارے پاس زکوٰۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اس زکوٰۃ کے پھر فرمایا
اے قبیصہ تحقیق سوال نہین درست مگر واسطے ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہی اُسکے لیے سوال یعنی اُسپر طلب
مبالغہ نکرے مانگنے مین یہانتک کہ پہونچے اُس ضمانت کو یعنے پہونچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اُس سے مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے
سے اور دوسرا شخص وہ ہی کہ پہونچے اُسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کر دیا مال اُسکا پس درست ہی اُسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اسقدر کو
کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنے بقدر قوت و لباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اُسکے زندگانی مین اور تیسرا
شخص وہ ہی یعنے غنی کو کہ پہونچے اُسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم مین یہانتک کہ کھڑے ہون تین شخص صاحب عقل کے قوم
اُسکی سے کہنے والے ہون کہ پہونچی فلانے کو حاجت سخت پس درست ہی اُسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی
کو اور حاجت روائی ہو بسبب اُسکے زندگی مین پس جو کچھ کہ سوا ان تین صورتون کے ہی سوال سے اے قبیصہ حرام ہی کھا جاتا ہی صاحب اُسکا حرام روایت کی مسلم نے ف حالہ

اُس مال کو کہتے ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آتا تھا اُسنے اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوگیا واسطے اصلاح آپس کے یعنی جماعت آپس مین لڑتے تھے اور خون ریزی کرتے تھے ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اُنپر لازم آئی تھین اپنے پر لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اُسکے قرضدار ہوا اور اخیر حدیث مین جو تین شخصون کی گواہی کا ذکر کیا مراد اُس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کا اور منع کرنے کے سوال کرنے سے اور سہل جاننے سے سوال کو ہ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَہُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے لوگون سے مال اُنکے یعنی کچھ مال مین سے بہتایت کے لیے پس سوا اسکے نہین کہ مانگتا ہی انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہ مسلم نے ف بہتایت کے لیے یعنے تا مال زیادہ ہو نہ واسطے رفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کی مراد یہ ہی کہ اس مال کے سببسے دوزخ کی آگ مین عذاب دیا جاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے تہدیدا فرمایا یعنے سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہی کم ہو یا بہت ہ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْہِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگون سے یہانتک کہ آویگا دن قیامت کے اس حالت مین کہ نہ ہوگی اُسکے منھ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت کو آویگا ذلیل و بے آبرو یا حقیقۃً یہی حال ہوگا کہ اصلا اُسکے منھ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کے اور فضیحت کرینگے لوگون مین کہ یہ مانگتا تھا دنیا مین اُسکی سزا یہ ملی ہی ہ ع (وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْاَلَۃِ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجَ لَہٗ مَسْاَلَتُہٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَّاَنَا لَہٗ کَارِہٌ فَیُبَارَکَ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی معاویہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کرو مانگنے مین پس قسم ہی اللہ کی نہین مانگتا مجھسے کوئی تم مین سے کچھ پس نکالے واسطے اُسکے سوال کرنا اُسکا مجھسے کچھ اس حال مین کہ مین اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہون پھر برکت دیجاوے واسطے اُسکے بیچ اُس چیز کے دی ہی مین نے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی نہین جمع ہوتا دینا میرا ناخوش ہو کر ساتھ برکت کے یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہو کر اس مال مین برکت نہین ہوتی ہ ع (وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَہْرِہٖ فَیَبِیْعَہَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِہَا وَجْہَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی زبیر بن عوامؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ لیوے ایک تمھارا رسّی اپنی پھر لاوے ایک گٹھڑی لکڑیون کی اپنی پیٹھ پر پس بیچے اُسکو پس رکھے اللہ بسبب اُسکے آبرو اُسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہی اسکے لیے اس سے کہ مانگے لوگون سے دین اُسکو یا نہ دین نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی قَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَکَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا مجھکو پھر مانگا پس دیا مجھکو پھر فرمایا مجھکو اے حکیم تحقیق یہ مال سبز ہے شیرین یعنی خوشنما نظر مین اور لذیذ دلون مین ہوتا ہی پس جو کوئی لے اُسکو ساتھ بے پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کیجاتی ہی اسکے لیے اسمین اور جو کوئی لے اُسکو ساتھ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اُسکے اسمین اور ہوتا ہی مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہی اور نہین پیٹ بھرتا یعنے بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہ حال ہوتا ہی اور ہاتھ اونچا یعنے دینے والا بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنے جو کہ مانگے کچھ کہا

حکیم نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ قسم ہی اس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہین ناقص کرونگا مین مال کسی کا کچھ یعنی کسی سے کچھ مانگنے کا نہین بعد اس سوال کرنے کے آپ سے یہانتک کہ جدا ہوون مین دنیا سے یعنے مرون مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقة والتعفف عن المسئلة الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ھی المنفقة والسفلی ھی السائلة متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھ اونچا بہتر ہی ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہ ہی خرچ کرنے والا اور نیچا ہاتھ وہ ہی مانگنے والا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی سعید الخدری قال ان اناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ) اور روایت ہی ابی سعید خدری رض سے کہ کہا تحقیق کتنے آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا انکو پھر مانگا انھون نے انسے پس دیا انکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہی اسکو خدا یعنی ممنوع چیزون سے اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنے جو کوئی قناعت کرتا ہی ادنی قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کردیتا ہی اللہ تعالی اسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بے پروائی سب بے پروا کرتا ہی اسکو اللہ یعنے جو بے پروا ہوتا ہی لوگون کے اموال سے اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالی اسکا دل غنی کردیتا ہی اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہی اسکو اللہ تعالے یعنے جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کی اللہ تعالے سے اسپر اللہ تعالی صبر آسان کردیتا ہی اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہی ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالے کی سب عطاؤن مین بہتر عطا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتمولہ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک متفق علیہ) اور روایت ہی عمر بن خطاب رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دنیا یعنی اجرت انکے عمل کی کہ عامل ہوے تھے زکوٰۃ کے پس کہتا مین دیجیے یہ زیادہ محتاج کو مجھسے پس فرماتے کہ لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور تصدق دے اسکو یعنے اگر ہو زائد حاجت ضروری تیری سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنے والا ہووے نہ مانگنے والا ہو پس لے اسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنے بغیر طمع اور سوال کے نہ ہاتھ لگے پس نہ پیچھے لگا اسکے نفس اپنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنے نہ مشقت اٹھا اسکی طلب مین اور نہ منتظر اسکا رہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہی لا رد و لا کد اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال و طمع کے پھیر پھیر دیا اسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور منقول ہی کہ امام احمد رح نے لیا کچھ بازار سے پس اٹھایا اسکو بنان حمال نے پس جبکہ آئے گھر مین اور رکھی تھی روٹی کھلی ہوئی ٹھنڈی ہونے کے لیے حکم کیا آپنے لڑکے کو یہ کہ دیوے ایک روٹی بنان کو پس وہ دینے لگا روٹی بنان کو پس انکار کیا انھون نے اور نہ لی پس جب باہر نکلے بنان گھر کے حکم کیا امام رح نے لڑکے کو کہ جا انکے پاس اور دے روٹی پس انسے بعد دی تو لے لی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لے لی پس پوچھا امام رح سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اسکو طمع مقتضا ہی طبیعت بشری کے پس نہ لی اسلیے اور جب نکلا اور آئی اسکو روٹی بغیر طمع کے لے لی

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المسائل کدوح یکدح بھا الرجل وجھہ فمن شاء ابقی علی وجھہ ومن شاء ترکہ الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا رواہ ابو داود والترمذی والنسائی) روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے سبب اسکے آدمی منہ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبروریزی اپنی کرتا ہے کہ وہ مانند زخمی کرنے
منہ کے ہے پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے منہ پر یعنے آبرو بسبب حیا کرنے کے سوال سے اور ترک کرنے کے سوال کو اور جو شخص چاہے
نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنی بسبب سوال کرنے کے یہ تہدید ہے سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اس امر
مین کہ ضرور ہے اسکو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اسکے تصرف مین بیت المال ہو پس مانگے
اس سے حق اپنا دیویگا وہ اگر ہوگا یہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہے بیچ عطاے سلطانی کے اور صحیح یہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال
حرام تو حرام ہے سوال اس سے اور لینا اس سے والا حلال ہے اور ضرور ہے اسکو یعنے ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کے چھٹکارا نہین ہوسکتا تو
بھی سوال کرنا جائز ہے جیسے کہ کسی کا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پہ یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہے سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے
کی طرف مضطر ہو کر ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کھائے اور کہا غزالی رحمہ نے کہ اسی طرح واجب
ہوتا ہے سوال اسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ گیا یہانتک کہ مفلس ہوگیا پس اسکو چاہیے کہ لوگون سے خرچ راہ مانگ کر جاوے حج
(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْأَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ
اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگون سے اور واسطے اسکے موجود
چیز کہ غنی کرے اسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اسکا اوپر منہ اسکے کے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے
کیا چیز غنی کرتی ہے اسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت انکی سونے سے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف
خموش جمع خمش کی ہے اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضے عالمون نے کہ یہ الفاظ قریب المعانی ہین کہ حاصل ان سبکے
معنون کا زخم ہے اور لفظ او شک راوی کا ہے کہ راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا یہ اور بعضون نے کہا کہ تباین ہین معنون مین یعنی
ہر ایک کے معنی جدا جدا ہین خدش کے معنی ہین پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخونون کے اور کدح پوست چھیلنا دانتون سے
اشارہ ہے اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر اوسط کے درجہ کا سوال کریگا زخم بھی
اوسط کے درجہ کا ہوگا ف (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ
قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ
يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اسکے پاس
اسقدر ہو کہ غنی کرے اسکو سواے اسکے نہین کہ طلب کرتا ہے بہت آگ یعنی جو کوئی جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورت کے پس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے
آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویون اس حدیث کے سے بیچ اور جگہ کے یعنے اور روایت مین کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے
ساتھ اسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اس چیز کے کہ کرے اسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت
کا اسطرح روایت کیا ہے کہ ہووے واسطے اسکے بقدر پیٹ بھرائی دن کے یا رات و دن کے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہ روایت
کی یہ ابو داؤد نے ف نفیلی استاد ہین ابو داؤد کے اور مکرر اسکو قوت صبح و شام کا یعنے جسکے پاس قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہے اسکو
سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعودؓ کی کہ گذری دلالت کرتی ہے اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہ ہے کہ مالک پچاس

درہم کا ہو یا قیمت اسکی کا اور حدیث آیندہ مین عطا سے کہ مالک ہو ایک اوقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہی اور ابن حنظلیہ کی حدیث مین یہ ہی کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہی اور بعضون نے تیسری پر اور امام ابوحنیفہ رح نے دوسری پر کہ جسکے پاس اگر روز کا کھانا ہو تو وہ غنی ہی اسکو حرام ہی سوال کرنا انکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہی اور حدیثون کی واللہ اعلم ۞ع ۞ح (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی عطا ابن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد مین سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم مین سے اور واسطے اسکے ہون چالیس درہم یا برابر چالیس درہم کے یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہ مالک اور ابوداود اور نسائی نے
ف بطریق الحاح کے یعنی زیادتی کے بغیر اضطرار کے کہ بُرا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف مین فقرا کی مدح مین فرمایا ہی لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا یعنی نہین مانگتے لوگون سے بطریق الحاح کے ۞م (وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہین حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضا کے ولیکن حلال ہی واسطے فقیر کے کہ زمین مین ڈالا یعنی فقر نے اسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگون سے تا کہ بڑھاوے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہوگا سوال زخم منھ اسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اسکو دوزخ مین پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے ف زمین مین ڈالا یہ کنایہ ہی نہایت محتاجگی سے کہ محتاج ہی کہ محتاجگی نے خاک مین ڈال رکھا ہی اور اُٹھ نہین سکتا اور اخیر حدیث مین امر تنبیہ و تہدید کے لیے ہی جیسے اس آیت مین فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ نَارًا یعنی جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمنے طیار کی ہی کافرون کے لیے آگ ۞ع (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ فَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ إِلَى قَوْلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ ایک شخص آیا انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہین تیرے گھر مین کچھ کہا ہان ایک کملی ہی موٹی اوڑھتا ہون مین کچھ اسمین سے اور بچھاتا ہون کچھ اسمین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون مین اسمین پانی فرمایا لے آ ان دونون کو پس لایا وہ حضرت کے پاس ان دونون کو پس لیا ان دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین اور فرمایا کون خریدتا ہی ان دونون کو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک درہم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درہم سے دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون انکو دو درہمون کو پس دیے وہ دونون اس شخص کو پس لیے حضرت نے دونون

پر ہمین پھر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید یہ ساتھ ایک کے انہین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال اُسکو طرف اہل اپنی کے اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لے آ اسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑی پس مضبوط ٹھونکدی اُسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون مین تجکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ رہ بلکہ اس کام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان بیچتا تھا پھر آیا حضرتؐ کے پاس اس حال مین کہ پہونچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے انہین کے کپڑا اور ساتھ بعض کے اُنہین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہی تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہین لائق مگر واسطے تین شخصون کے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین مین ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنے والا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد پہونچاوے یعنی دیت دینی آئے بدلے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اُسکی دیت کا یہ ضامن ہوا اور بقدر اُسکے ادا کرنے کا نہین رکھتا تو سوال کر کرادا کرے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قوم یوم القیمۃ تک (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَھَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ اَنْزَلَھَا بِاللّٰہِ اَوْشَکَ اللّٰہُ لَہٗ بِالْغِنٰی اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًی اٰجِلٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اُسکو لوگون پر یعنے لوگون سے شکایت کی اور چاہی حاجت روائی اُنسے نہین روا کیجائیگی حاجت اُسکی اور جسنے عرض کیا اُسکو اللہ سے جلدی پہونچاویگا اللہ اُسکو فائدہ اور کفایت کو یا بسبب مرنے جلدی کے یا دولتمندی دیر کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کے عین سے ہی اکثر نسخون مصابیح کے مین جامع الاصول مین یعنے جلدی فائدہ کو پہونچاویگا بسبب دولتمندی جلدی کے یعنی جلدی مالدار کر دیگا اور سنن ابو داؤد اور ترمذی مین غنی آجل ہی ہمزہ سے اور یہ صحیح تر ہی چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنی اسکے لکھے ہین اور یہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہو اس آیت سے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنی جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالیٰ سے کر دیتا ہی اللہ اُسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اُسکو ایسی جگہ سے کہ گمان نہین رکھتا ہی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اُسکو ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِیِّ اَنَّ الْفِرَاسِیَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا مانگون مین یا رسول اللہ یعنی لوگون سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگ یعنی کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال مین اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کے احتیاج مانگنے ہی کی پڑے تو پس مانگ نیک بختون سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہی اُنکے پاس اور بردبار اور مہربان ہوتے ہین خلق پر اور پردہ دری نہین کرتے چنانچہ اسلیے فقرا بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبلؒ سے کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتے تھے کہ ایکبار اُنکے گھر کے لوگون کو احتیاج خمیر کی پڑی اُنکی بیٹی کے گھر سے مانگ لیا اور وہ تھے قاضی اور حال اُنکے صلاح وتقوی کا بھی یہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس سوتے تھے تا کوئی حاجت والا نہ پھر جاوے پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو گشت سے معلوم ہوا کہ اسمین شبہہ ہی پس گھر والون سے پوچھا اُنھون نے حال بیان کیا پس نہ کھایا اور گھر والون نے بھی اُنکے اتباع سے نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیرون کو دے دین کہا ہان لیکن بشرط ظاہر کرنے عیب اُسکی کے پس نہ لیا فقرا نے بھی پھر ڈال دیا اُنھون نے دریا مین بغیر حکم مانگنے کے ع (وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِیْ عُمَرُ

علی الصدقۃ فلما فرغت منہا واذیتہا الیہ امر لی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ فقال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسالہ فکل وتصدق رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی ابن ساعدی سے کہ بنایا عامل کیا مجکو حضرت عمر رض نے زکوٰۃ لینے پر پس جبکہ فارغ ہوا مین اُس سے ۔ اور پہونچا دی مین نے زکوٰۃ طرف حضرت عمر رض کے حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری زکوٰۃ کے پس کہا مین نے نہین کیا مین نے عمل مگر اللہ کیلیے اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا مین نے زمانہ رسولخدا صلعم کے مین پس دی مجکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینے کا پس کہا مین نے مانند کہنے تیرے کے پس فرمایا مجکو رسولخدا صلعم نے جس وقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کے پس کھا اور تصدق دے یعنی جو کچھ کہ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کے اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہی امام پر کہ خبرگیران ہوئیگا اور جو کہ انکے حکم مین ہین بیت المال سے اور ظاہر اس حدیث سے اور اس سے کہ پہلے گذری ہی اسیطرح کے مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسی کو کچھ دے بغیر سوال کئے اور بغیر طمع کرنے اسکی کے تو واجب ہی قبول کرنا اُسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا بھی ہی اور جمہور نے حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر واللہ اعلم ۶ع (وعن علی انہ سمع یوم عرفۃ رجلا یسال الناس فقال افی ہذا الیوم وفی ہذا المکان تسال من غیر اللہ فخفقہ بالدرۃ رواہ رزین) اور روایت ہی حضرت علی رض سے یہ کہ انھون نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگون سے پس کہا حضرت علی رض نے کیا اس دن مین اور اس مکان مین مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اسکو ساتھ درے کے نقل کی یہ رزین نے ف اس دن مین کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات مین کہ بابرکت ہی سواے اللہ تعالے کے اور سے مانگتا ہی اور اسی طرح مسجد مین بھی سوال نکرنا چاہیے ۶ع (وعن عمر قال تعلمن ایہا الناس ان الطمع فقر وان الایاس غنی وان المرء اذا ایس عن شیء استغنی عنہ رواہ رزین) اور روایت ہی عمر رض سے کہ کہا جانو تم اے آدمیون تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا یعنی آدمیون سے تونگری اور بےپروائی ہی اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سے بےپروا ہوتا ہی اس سے نقل کی یہ رزین نے ف طمع محتاجگی ہی یعنی محتاجگی موجود ہی یا باعث ہی محتاجگی کی اور ناامید ہونا تونگری ہی کہا سید ابوالحسن شاذلی نے جبکہ طلب کیا گیا اُنسے علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمون مین ہی ڈال خلق کو نظر اپنی سے یعنے کسی سے امید نہ رکھ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہ کہ دے تجکو غیر اسکے کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے یہ ہین لطف رکھنا ایک مال پر کہ ثابت ہوا سکے پہونچنے مین ابھی کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہی یا نہین دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا بحکم محنت و کرم کے یقین ہوا سکے دینے کا وہ طمع نہین ۶ع (وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکفل لی ان لا یسال الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسال احدا شیئا رواہ ابوداؤد والنسائی) اور روایت ہی ثوبان رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہ کہ نہ مانگے آدمیون سے کچھ پس ضامن ہون مین اسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ضامن ہون مین بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے نہ مانگنے والے کے اور استثنا کیا گیا ہی اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہانتک کہ مر جاویگا تو ہوےگا گنہگار ۶ع (وعن ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یشترط علی ان لا تسال الناس شیئا قلت نعم قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ رواہ احمد) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھپر کہ نہ مانگ لوگون سے کچھ کہا مین نے کہ ہان یعنی مقرر کی مین نے آپ نے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی

کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجھسے یہانتک کہ اُترے تو طرف اُسکے پس لے تو اُسکو نقل کی یہ احمد نے **ف** یہ کمال مبالغہ ہے سوال کے ترک مین کہ واقع ہوا
یہ مانگنا نہین ہے اسلیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگنا ہے لیکن از بسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا **بَابُ الْاِنْفَاقِ وَکَرَاہِیَۃِ الْاِمْسَاکِ**
باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَہَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت
ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہ کہ نگذرین مجھ پر
تین راتین اور ہووے پاس میرے اُسمین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادا ے دین کے لیے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اگر کوہ احد کے
برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجھکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اُسمین سے نہ رکھتا مگر کچھ ادا ے دین کے لیے رکھ لیتا
اسلیے کہ ادا ے دین مقدم ہے صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اُنپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوتے ہین اُنکی
طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرتؐ کے نہایت سخاوت کا ہے اور ترغیب ہے اُمت کو اُسپر خرچ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُہُمَا اَللّٰہُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰہُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اُسمین مگر
کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہے ایک اُنکا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنے جو کہ مال جاے سے خرچ کرتا ہے اُسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا
مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے بلیے محل خرچ چاہیے اُسکا مال تلف ہو نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ اِرْضَخِیْ
مَا اسْتَطَعْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اسماؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کر یعنے جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر
کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تعالیٰ تجھپر یعنے کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کردیگا اُسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ
لیگا تجھسے اُسپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روکے گا اللہ تجھسے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ لاتحصی کے معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوے اور ایک معنی یہ ہین کہ نہ گن مال کو جمع کرنے کے لیے اور مت چھوڑ
خرچ کرنا اس سے اللہ کی راہ مین اور دے جو ہو سکے یعنے اگرچہ کم ہو اور نہ جان اُسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت
ہو وے گا (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالےٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا تجھپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی یہ
ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبیٰ مین اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ دیا ہے مین نے تجکو
تاکہ دون مین تجکو دنیا و عقبیٰ مین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کے وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَہُوَ یُخْلِفُہٗ یعنے جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا
ہے اُسکا (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاِنْ تُمْسِکْہُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی
کَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال
کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنے دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکھنا تیرا اُسکو بُرا ہے تیرے لیے یعنے اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک
اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنے بیچ خرچ کرنے اس مال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے

ہے

نقل کی یہ مسلم نے **ف** اوپر قدر کفایت کے یعنی مضایقہ نہیں ہی اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہ مختلف
ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہی اور بعضون کا زیادہ اور اسی طرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہی
اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہی اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنے جنکا نفقہ تجھپر لازم ہی پہل دینے مین اُنھین سے کر جب
اُنسے بچے تب بیگانون کو دے یہ نکر کہ وہ محتاج رہین اور اورون کو دے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح لفظ اُسکی نہین ہین
اور احتمال یہ بھی ہی کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۔ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْہِمَا اِلٰی ثُدِیِّہِمَا وَتَرَاقِیْہِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ انْبَسَطَتْ
عَنْہُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا ہَمَّ بِصَدَقَۃٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ بِمَکَانِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصون کے ہی کہ ہون اُنپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چمٹا لئے گئے ہون ہاتھ
اُنکے طرف چھاتی اُنکی کے اور چنبر گردن اُنکی کے یعنے بسبب تنگی زرہون کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کھلجاتی
ہی وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا مل جاتے ہین اور بھنچ جاتے ہین سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** معنی اسکے یہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہی خرچ کرنے کا فراخ ہوتا ہی سینہ اسکا بسبب اُسکے اور فرمان بردار ہی کھلتے ہین اُسکی ہاتھ
اُسکے کہ دراز ہوتے ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہی اور ہاتھ اُسکے سمٹ جاتے ہین خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ سخی جب قصد کرتا ہی خیر کا
آسان کیجاتی ہی خیر اُسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہی ۔ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَہْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَہُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَاءَہُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَہُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے اور بچو بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کردیا ہی ان
لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اُنکو بخل اُسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی ظلم کے ہین رکھنا ایک چیز کا بیچ
غیر جگہ اُسکی کے پس یہ شامل ہی سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے کہ یہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم سبب
اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانے کا بسبب اُنکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اُنکا آگے اُنکے یا مراد اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے
ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع
ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہی کہ خرچ کرنا مال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہی آپس کی
محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہی لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہی
اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوجاتا ہی کہ دشمن کی عورتون کو اور مال کو اور آبروریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہی ۔ (وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَہْبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ یَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِہٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُہَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِہَا بِالْاَمْسِ
لَقَبِلْتُہَا فَاَمَّا الْیَوْمَ فَلَا حَاجَۃَ لِیْ بِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی حارثہ بن وہبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر
ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اُس شخص کو کہ قبول کرے اُسکو کہیگا آدمی کہ گر لاتا تو اُسکو کل البتہ قبول کرتا مین اُسکو پس آج کے
دن نہین حاجت مجکو اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ دو یعنی غنیمت جانو ثواب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین دیکر ثواب
پالئے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنے کا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے

اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات اخیر زمانہ مین بیچ زمانہ حضرت امام مہدی رض کے ہوگی ﴿۲﴾ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْہِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ
لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو
اسوقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہانتک کہ جسوقت پہونچے
جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
یعنے للہ دے حالت تندرستی مین کہ اسوقت بسبب امید درازگی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجگی سے
کہ اگر للہ دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے مین ڈھیل نکر یہانتک کہ جب
حلق مین جان آوے کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اسوقت مال ہو گیا ہے فلانے کا یعنے وارثون کا حق متعلق ہو گیا ہے
حاصل یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنے کا آجاوے اسوقت وصیت کرے یا اللہ دے تو بہت ثواب نہین ﴿۳﴾ (وَعَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَہَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ ہُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْتُ فِدَاکَ اَبِیْ
وَاُمِّیْ مَنْ ہُمْ قَالَ ہُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا وَہٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ذر رض سے کہ کہا پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایے مین پس جبکہ دیکھا مجکو
فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہے پروردگار کعبے کی پس کہا مین نے قربان ہو تمھارے باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ
بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر ادہر اور ادہر یعنے ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے
اپنے اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ابو ذر صحابی رض نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے انکی تسلی
کے لیے یہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہے طرف فضیلت فقر کے ﴿۴﴾ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ
قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاہِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے
سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون سے یعنے سب دوست رکھتے ہین اسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے
اسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگون سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف
جاہل سخی سے مراد ہے ضد عابد یعنی جو کہ ادا کرے فرائض نہ نوافل اور مراد عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ﴿۵﴾ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِہٖ بِدِرْہَمٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَۃٍ عِنْدَ مَوْتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی سعید رض سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے البتہ للہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہے اسکے لیے للہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے نقل کی
یہ ابوداود نے ف یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ﴿۶﴾ (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَوْ یُعْتِقُ کَالَّذِیْ یُہْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ) اور
روایت ہے ابی درداء رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل اس شخص کی کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہے یعنی
بردہ وقت مرنے کے مانند اس شخص کے ہے کہ تحفہ بھیجتا ہے یعنے طعام جسوقت کہ سیر ہو جاتا ہے نقل کی یہ احمد اور دارمی اور ترمذی اور نسائی نے اور ترمذی نے

اسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت تصدق دینا اور آزاد کرنے بردے کے مین ثواب کم ہوتا ہی جیسے کہ کم ثواب ہوتا ہی بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اسلیے کہ تصدق دینا اور آزاد کرنا
حالت صحت مین افضل ہی جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہی ۞ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ
لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین
نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی لائق نہین ہی کہ مومن کامل مین یہ خصلتین جمع ہون یا
مراد یہ ہی کہ اسمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتھ انکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت
بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہی کہ خلاف
شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہی جھکنا اور سہولت کرنی امور مین اسلیے کہ بعض ان شاخون اسلام سے ہی ۞ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ
الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی بکر صدیقؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ بعد دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہ ترمذی نے
ف نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہی کہ حق واجب مال میں سے
نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوے اور دوسرے معنی اسکے ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتے داروں سے انقطاع کرے اور مسلمانون
سے محبت نہ رکھے ۞ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ ہَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتون کی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت
بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ کِتَابِ الْجِہَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)
اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہؓ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ
عَائِشَۃَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَۃً
یَذْرَعُوْنَہَا وَکَانَتْ سَوْدَۃُ اَطْوَلَہُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَ طُوْلُ یَدِہَا الصَّدَقَۃَ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِہٖ زَیْنَبُ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَۃَ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا قَالَتْ وَکَانَتْ یَتَطَاوَلْنَ اَیَّتُہُنَّ اَطْوَلُ
یَدًا قَالَتْ فَکَانَتْ اَطْوَلَنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّہَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِہَا وَتَتَصَدَّقُ) روایت ہی عائشہؓ سے کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے
کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سی ہم مین سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہی یعنی بعد آپ کی وفات کے کون ہم مین سے پہلے مریگی
فرمایا جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی یعنی جو تصدق بہت دیتی ہی پہلے مرے گی بعد میرے پس لی کھپاچ کہ ناپتی تھین اس سے اور تھین سودہ کہ بیوی
تھین حضرتؐ کی لمبی ہاتھ مین پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھین جلد ملنے والین ہم مین سے ساتھ حضرت کے
زینب اور تھین زینب دوست رکھتی تھین خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت مین یہ ہی کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جلد تم مین سے ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہؓ نے اور تھین بی بیان حضرتؐ کی
ناپتی تھین آپسمین لمبان ہاتھون کی کہ کون سی انمین سے لمبے ہاتھ کی ہی کہا عائشہؓ نے پس تھین ہم مین سے لمبے ہاتھ کی زینب اسلیے کہ
تھین وہ کام کرتین ساتھ ہاتھ اپنے کے اور تصدق دیتین **ف** پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر حمل کیا تھا لیکن
آخر کو جبکہ حضرت زینبؓ پہلے مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لمبے ہاتھ کی وہ ہی جو خیرات بہت کرے

اور آیا ہے کہ حضرت زینبؓ دباغت کرتی تھین چمڑون کو اپنے ہاتھ سے پھر بیچتین اور للہ دیتین قیمت اُنکی ۶ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ
لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ
فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ
وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا ایک شخص نے یعنے بنی اسرائیل مین سے اپنے دل مین یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا مین کچھ للہ یعنی آج کی رات
پس نکالی خیرات اپنی یعنے جسکی نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق اُسکے کو پس دیا اُسکو چور کے ہاتھ مین یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہین ہے
پس صبح کی لوگون نے اس حال مین کہ باتین کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات
چور کو پس کہا اُس شخص نے کہ یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا مین کچھ اور یعنے اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچے
پس نکالی اُسنے خیرات اپنی پس دیا اسکو بیچ ہاتھ زنا کرنے والے کے پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زنا کرنے
والے کو پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنے والے کے البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی
خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر خیرات
کرنے چور کے اور زنا کرنے والے کے اور دولتمند کے پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اسکے یعنی صدقہ تیرے سب مقبول ہوے اسیے
خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اکتفا کرے اور اوپر
زنا کرنے والے پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اوپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اُسمین سے کہ دیا اُسکو اللہ نے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہین ف حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہے للہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق
تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہے کہ للہ دینا بہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پاویگا ۷ (وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ
مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ
فُلَانٌ الِاسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ
حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اُسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین مین سے پس سنی
ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھر دن کی زمین مین پس ناگہان
ایک نالے نے اُن نالیون مین سے یعنی جو کہ اُس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی مین سے
پانی بہنے لگا اُسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی پہونچا ہے وہ کون ہے پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے
باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچی اپنی کے پس کہا اُس شخص نے واسطے اُسکے اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا
کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو اے بندے خدا کے کیون پوچھتا ہے مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مین نے

آواز اس ابر مین کہ یہ پانی اُس ابر کا ہی کہ سنتے تھے وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اُس ابر کو پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام تیرے کے
پس کیا کرتا ہی تو یعنے اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اُس بزرگی کا ہوا کہا ہی یہ اسوقت کہ کہا اور پوچھا تونے یہ تو کہتا ہون تجھسے کہ پس
تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی باغ سے پس تصدق دیتا ہون تہائی اُسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون
مین اُس باغ مین تہائی نقل کی یہ مسلم نے ف پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کنایہ کیا حضرتؐ نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ
آگے آتا ہی صریحًا یعنے ابر مین نام اُسکا لیا گیا تھا حضرتؐ نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیرے کے یعنی کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیرے
کے اور بدلہ اُسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اُسکو بیان کر دیا کہ مین یا کہ مین نے تیرا نام سنا تھا اُسکو لفظ
فلان کر تعبیر کیا ش ع (وَعَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ
یَّبْتَلِیَہُمْ فَبَعَثَ اِلَیْہِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْہَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ
قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَہَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ
الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُہُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْہَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ
فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْہَبُ عَنِّیْ ہٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَہَبَ عَنْہُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا
قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَۃً حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْہَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ
قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِہِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاۃً
وَالِدًا فَاُنْتِجَ ہٰذَانِ وَوَلَّدَ ہٰذَا فَکَانَ لِہٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِہٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِہٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ انھون
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ
کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ آزمادے انکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا طرف انکے ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑھی کے پاس
پس کہا اُسنے کون سی چیز بہت پیاری ہی طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھناتے ہین مجھسے
لوگ یعنی کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتہ نے اُسپر دور ہوئی اُس سے گھن اُسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا
کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہی طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے
نے کہا ایک نے اُنمین سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین یعنی شک فقط تعین مین ہی کہ اُسنے کیا کہا فرمایا حضرتؐ نے پس دیا گیا اونٹنیان
حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے اُنمین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہی طرف تیرے
کہا بال اچھے اور دور ہوجائے مجھسے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتہ نے اسکے سر پر پس جاتا رہا اُسکا
گنج فرمایا حضرتؐ نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حمل والیان کہا فرشتے
نے برکت دے اللہ تجکو ان مین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہی طرف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ
طرف میرے بینائی میری پس دیکھون مین ساتھ اُسکے لوگون کو فرمایا حضرتؐ نے پس پھیرا فرشتے نے اُسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اُسکو بینائی
اُسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچے دینے والیان پس بچے لئے کوڑھی نے اور گنجے
نے اونٹون کے اور گائون کے اور بچے لئے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑھی کیواسطے ایک جنگل اونٹونکا اور گنجے کے لئے ایک جنگل گائونکا

اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریوں کا قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وہیأتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ہذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال لہذا ورد علیہ مثل ما رد علی ہذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورتہ وہیأتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بہا فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فواللہ لا اجہدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک متفق علیہ) فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیأت اپنی کے یعنی جس صورت وہیأت میں پہلے اس پاس آیا تھا اسیطرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ میں مرد مسکین ہوں جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پہونچنا ہوسکتا مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں تجھسے بواسطے اس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہوں اونٹ کہ پہونچوں میں بسبب اسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہیں یعنی حقدار بہت ہیں تجھی ایک اونٹ نہیں پہونچ سکتا اسنے یہ بات جھوٹ کہی اسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھن کھاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کرے تجکو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی میں پس کہا اسکو مانند اس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کرے تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مرد مسکین ہوں اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہیں پہونچنا ہوسکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھسے بواسطے اس ذات کے کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہونچوں میں بسبب اسکے سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجکو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوا اسکے نہیں کہ آزمائش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں پس تحقیق رضا کی گئی تجھسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونوں یاروں تیرے کے یعنے کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری انکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف پھر بسبب تیرے اسیطرح جائز ہے یہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہوں حاجت اپنی اللہ تعالے سے پھر تجھسے اور یہ درست نہیں کہ کہے عرض کرتا ہوں خدا سے اور تجھسے ۱۲ م

وعن ام بجید قالت قلت یا رسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا رواہ احمد وابوداود والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہے مجھسے یہاں تک کہ میں حیا کرتی ہوں پس نہیں پاتی ہوں اپنے گھر میں وہ چیز کہ دوں میں اسکے ہاتھ میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

دے اسکے ہاتھ میں اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف مقصود مبالغہ ہے دینے میں یعنی کچھ نہ کچھ دیدے
سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو ۃ ع (وَعَنْ مَوْلیٰ لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِيَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ
ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ
فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ اُطْعِمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ
اذْهَبِيْ فَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ
ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمانؓ کے سے کہا تحفہ بھیجا گیا
ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنے پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا ام سلمہؓ نے لونڈی کو رکھدے اس گوشت کو
گھر میں شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کریں اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اسکو گھر کے طاقچہ میں اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر پس
کہا اے گھر والو بِٹدو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والوں نے برکت دے اللہ تجکو یعنے یہ جواب دیا سائل کو جیسے یہاں کہتے ہیں سائل کو برکت ہے
شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس کچھ چیز ہے کہ کھلاؤں میں اسکو پس کہا
ام سلمہؓ نے کہ ہاں کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ میں مگر ایک ٹکڑا
سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے کے سائل کو نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں
(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِيْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے مرتبہ میں
نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ رضہ نے کہ ہاں خبر دیجئے فرمایا وہ شخص سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اس سوال کے نقل کی
یہ احمد نے ف یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اسنے نہ دیا تو وہ سب لوگوں میں برا ہے مرتبہ میں اللہ کے نزدیک مگر
جس صورت میں سائل مستحق نہو گا یا جس سے مانگا اُس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنے عیال کی حاجت سے نہو گا تو گنہگار نہیں
ہونے کا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار جب ہو گا کہ سائل مستحق اس مال کا ہو اور اس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو ۃ ح (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ
عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ
فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْ ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْ اَنَّ لِيْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا
اُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّيْ اَذَرُ خَلْفِيْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِيَّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے
کہ انھوں نے پروانگی مانگی حضرت عثمان رضہ سے آنے کی پس پروانگی دی انکو اور تھی انکے ہاتھ میں لاٹھی انکی پس کہا حضرت عثمان رضہ نے
اے کعب یعنے وہ وہاں حاضر تھے تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اسکے حق میں یعنی کثرت مال کی
اسکے کمال کے لیے مضر تھی یا نہیں پس کہا کعب رضہ نے کہ اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اسمیں حق اللہ کا یعنے زکوٰۃ وغیرہ پس نہیں ڈر ہے پس
اٹھائی ابو ذر رضہ نے لاٹھی اپنی اور ماری کعبؓ کو اور کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں اگر
ہووے واسطے میرے یہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونے کا کہ خرچ کروں میں اسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجھسے یہ کہ چھوڑ جاؤں میں
اسمیں سے چھ اوقیہ یعنے دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی اے عثمانؓ تمنے بھی سنا ہے اسکو کہا یہ کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت

عثمان نے کہا ہان نقل کی یہ احمد نے ف ابوذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے مذہب انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ نہ جمع کیجیے سب اللہ ڈالیے پس جذبہ غالب آیا انپر مار بیٹھے کعب رض کو اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے یہ ہین مبالغہ ہے کہ اتنا دون اور باوجود اسکے بھی کا اسکے قبول ہو اور لفظ از رساتہ خدعنا الخ کے مفعول ہے احب کا یعنے اگر اتنا مال ہو اور اسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ بقدر چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن

شرح (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ) اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا پڑھی مین نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوے جلدی کرنے والے پھر پھلانگتے ہوے گردنین لوگون کی متوجہ ہوے طرف بعضے حجرون عورتون اپنی کے پس گھبرا گئے لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پھر نکلے حضرت انپر پس دیکھا کہ صحابہ رض نے تعجب کیا جلدی کرنے انکے سے فرمایا یاد کی مین نے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے تھی پس مکروہ جانا مین نے یہ کہ روکے مجکو یعنے قرب الٰہی سے پس حکم کیا مین نے یعنی اہلبیت کو ساتھ بانٹ دینے اسکے کے نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ڈلا سونے کا زکوۃ مین سے پس مکروہ جانا مین نے یہ کہ رات کو رکھون مین اسکو ف اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوا اسے اللہ کی طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہے مقام قرب سے یا یہ تعلیم امت کے لیے تھا

شرح (وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيرَ أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِي وَجَعُ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللهِ لَوْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذِهِ عِنْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ انہون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس بیماری انکی مین چھ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین انکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنے انکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنی فرصت نہ پائی انکے بانٹنے کی بسبب بیماری حضرت کے پھر پوچھا مجھ سے حضرت نے حال انکا کہ کیا ہوئین وہ چھ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ رض نے نہین بانٹین مین نے قسم ہے خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنے انکے بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے ان اشرفیون کو پھر رکھا انکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عز وجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اسکے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہے مقام نبوت کے

شرح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ ادَّخَرْتُهُ لِغَدٍ فَقَالَ أَمَا تَخْشَى أَنْ تَرَى لَهُ غَدًا بُخَارًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے بلال رض کے پاس اور نزدیک بلال رض کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ اے بلال رض کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا مین نے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین دن قیامت کے خرچ کر تو اے بلال رض اور نہ ڈر رکہ صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہے اسکی اور بخار یعنی اثر

پہونچے کا طرف تیر سے پس یہ کنایہ ہی قریب ہونے اُسکے سے دوزخ سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا
حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہونچا دیگا اور حضرتؐ نے یہ حکم فرمایا بلال کو واسطے
حاصل کرنے مقام کمال کے یعنے توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیئے ۶۴ (وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ فَمَنْ کَانَ سَخِیًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ یَتْرُکْهُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ
وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِی النَّارِ فَمَنْ کَانَ شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ یَتْرُکْهُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَهُ النَّارَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہی بہشت مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اسمین
پس نہین چھوڑیگی اُسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اُسکو بہشت مین یعنے اگرچہ آخر الامر ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل
ہوگا پکڑیگا ٹہنی کو اسمین سے پس نہ چھوڑے گی اُسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اُسکو دوزخ مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے
شعب الایمان مین **ف** درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اُسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت ہوتا ہی
اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اُسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسمون سخاوت
کے سے ۶۵ (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاهَا رَوَاهُ رَزِیْنٌ) اور روایت
ہی حضرت علی رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ للہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے پہلے دو للہ اسلیے کہ
تحقیق بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنے للہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی نقل کی یہ رزین نے **بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ** باب ہی بیچ بیان فضیلت
صدقہ کے **ف** صدقہ اُس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اُسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور قرب حاصل کرنے کے لئے
خواہ واجب ہو خواہ نفل ۶۶ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ
بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی تَکُوْنَ
مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر
صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اُسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے
پھر پالتا ہی اُسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمھارا بچھڑے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اُسکا مانند پہاڑ کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اُسکو وجہ حلال سے یعنے
بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا یا ہبہ کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی
طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی جاے صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رح نے نقل کی کہ ایک شخص
صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر للہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ مین پس آیا اُنکے پاس
ایک دنیا دار اور کہا ای شیخ چاہتا ہون مین یہ کہ کچھ للہ دون مین پس بتا مجکو مستحق کہا اُنھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ
پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اُسنے اس بات مین غنی نے کہا اُنھون نے نکل جب ملے تو اُس شخص سے کہ رحم کرے اُسپر دل تیرا دے
اُسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اُسکو پھر دوسرے دن اُسپر گذرا سُنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ پاس اُسکے تھا یہ کہ گذرا
مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مین نے اُسکو شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ یہ سنکر

آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اُسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اُسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے
اُسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک مرد بیت دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس ڈرا اُسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے لاچار اُسی کو دی
درہم پس جب لی اُسنے درہم پھرا راہ اپنی سے اور ساتھ چلا اُسکے غنی دینے والا یہانتک کہ دیکھا اُسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین نکلا دوسری
راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اُسکے اُس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اُسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اُسکے غنی اور قسم
دی اُسکو یہ کہ خبر دے مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اُسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا
سرگردان پھر دیکھا مین نے یہ کبوتر مرا ہوا لے لیا مین نے اُسکو اُنکے لیے پس جب مجھے یہ فتوح ہاتھ لگی تو پھینک دیا کبوتر جہان سے لیا تھا پس سمجھا
وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہے اور حرام بُری جاے اور قبول کرتا ہے ساتھ داہنے ہاتھ کے یعنی خوب قبول کرتا ہے اور
راضی ہوتا ہے اُس سے اُسکو داہنے ہاتھ مین لینا اسلیے کہا کہ عادت ہے لینے کی جس چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہے اور پالتا ہے یعنی بڑھاتا جاتا ہے اُسکو
تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ﴿وعنه﴾ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبداً
بعفو إلا عزاً وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله رواه مسلم ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے کے تقصیر کسی کی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے
مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اُسکا اللہ نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگرچہ ظاہر مین اللہ دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہے کہ برکت
زیادہ ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہے یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اُسکا ملتا ہے اور جو کوئی قصور کسیکا بخش دیتا ہے باوجود قدرت رکھنے کے
بدلا لینے پر اُسکی اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنی
عاجزی کرتا ہے واسطے امید قرب الٰہی کے اور نہ کسی غرض کے تو اُسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرت مین ﴿وعنه﴾ قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من أنفق زوجين من شيء من الأشياء في سبيل الله دعي من أبواب الجنة وللجنة أبواب فمن كان من أهل الصلوة
دعي من باب الصلوة ومن كان من أهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من أهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان
من أهل الصيام دعي من باب الريان فقال أبو بكر ما على من دعي من تلك الأبواب من ضرورة فهل يدعى أحد من تلك الأبواب
كلها قال نعم وأرجو أن تكون منهم متفق عليه ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنے اُسکی خوشی کی جگہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے
اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنے آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنے بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو بلا جاویگا
دروازے نماز کے سے یعنے جو خاص اہل نماز ہی کے لئے ہے کہا جاویگا کہ اے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو اہل
جہاد سے یعنے جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنے بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازے
صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنے روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اُسکا
ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیق نے کہ نہین ضرورت اس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین یعنے یہ کہ بلایا جاوے
سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہے نہین کہ کوئی سبھی دروازون سے بلایا جاوے اور اگر ایک بھی دروازے سے بلایا جایگا مراد کہ
داخل ہونا بہشت مین ہے حاصل ہے لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے بھی فرمایا

کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہو دیگا تو انہین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوہری چیز یعنی مثلاً دو درہم یا دو روپیے یا دو غلام
یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے دار وغہ جنت کے سب دروازون سے اس
معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر ان اعمال کے ہو کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازون مین ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین
سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ بلایا جاتا ہی روزہ دار اسمین شراب طہور پہلے پہونچنے کے درمیان جنت مین تاکہ جاتی رہے پیاس
روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو باب الضحیٰ پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا
یعنے فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحیٰ پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمھارا ہی پس داخل ہو اسمین ساتھ
رحمت خدا تعالے کے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ غصہ
پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اسمین سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہی کہ راضی برضا ہونے والے اسمین سے
داخل ہونگے اور لفظ فہل یدعی کے اوپر کا جملہ تمہید ہی سوال کے یعنے فہل یدعی آخر تک کے اور ہو ویگا تو انہین سے یعنی اسلئے کہ حضرت
ابوبکر رض مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین (ع) ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا
قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ
الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہی تم مین سے آج کے دن روزے سے کہا ابوبکر صدیق رض نے
کہ مین ہون روزے سے فرمایا کون ہی تم مین سے کہ گیا ہی آج کے دن ساتھ جنازے کے کہا ابوبکر رض نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ
کھلایا تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابوبکر رض نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی تم مین سے کہ عیادت کی بیمار کی آج کے دن کہا ابوبکر رض
نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوئین یہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ مسلم
نے **ف** نہین جمع ہوئین یہ چیزین یعنی ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی بلا حساب والا نرا ایمان بھی کافی ہی مطلق
داخل ہونے کے لیے یا معنی یہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہیگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہین ہی
کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہی اس
کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد انکی یہ ہی کہ بقصد تکبر اور دعویٰ ہستی اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ
(ع) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِہَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائی یعنے تحفہ بھیجنے کو یا تصدق
کرنے کو واسطے ہمسایہ اپنے کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے نہ باز رہے تم مین سے تحفہ بھیجنے یا ایثار دینے
سے ہمسائی کو حقیر جانکر اس چیز کو کہ موجود ہو اس پاس یعنے جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب ہے
اس عورت کو ہی کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کے تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو
اور اگرچہ کھر ہو بکری کا یہ قابل بھیجنے اور بھجانے کے اور تصدق کے نہین ہی اسکو مبالغۃً ذکر فرمایا مراد اس سے یہ ہی کہ اگرچہ تھوڑی ہی ادنیٰ

حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتوں کو اسلیے کیا کہ اُنکے مزاج میں غصہ اور پیشتر دنیا تحفہ ذخیرہ کا بہت ہوتا ہی ؎ (وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی جابر رض اور حذیفہ رض سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کام نیکی کے ہیں خواہ کہنے کے خواہ کرنے کے اور ہیں موافق مرضی اللہ کے تو اُنکا
ثواب ایسا ہی جیسا اللہ دینے کا ؎ (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ
بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ذر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے
تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرے خوش کے نقل کی یہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی پس مسلمان کا دل خوش
کرنا بلاشبہ اچھا ہی ؎ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ
قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَاْمُرُ
بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہی یعنی بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا صحابہ رض نے پس اگر نہ پاوے استقدر کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے
کہ کماوے مال دونوں ہاتھوں کے سبب سے پس نفع پہونچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ رض نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا کہا کہ نہ کرسکے
فرمایا پس مدد کرے یعنی بدن سے یا مال سے حاجتمند غمگین داد خواہ کے عرض کیا صحابہ رض نے پس اگر نہ کرسکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کے عرض کیا
صحابہ نے پس اگر یہ بھی نہ کرسکے فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنے تئیں یا اوروں کو برائی پہونچانے سے لوگوں کو پس تحقیق یہ اُسکے لیے ہی صدقہ یعنی للہ
دینے کا سا ثواب ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف برائی پہونچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ دے اور یہی مضمون کسی نے
اسمین کہا ہی مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ؎ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ
صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ
وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی
ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہیں آدمی کے بدن میں لازم ہی اُنپر یعنی اُنکے مقابلہ میں صدقہ ہر روز کہ
نکلتا ہی اُسمین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصوں کے یہ بھی صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اُسکے کے کہ سوار کردے اُسپر یا لاد دے
اُسپر اسباب اُسکا صدقہ ہی اور بات اچھی صدقہ ہی اور ہر قدم کہ رکھتا ہی اُسکو طرف نماز کے صدقہ ہی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ
ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لازم ہی اُنپر یعنی جوڑوں کی پیدایش میں حکمتیں اور نعمتیں بڑی بڑی ہیں اُنکے شکرانہ میں صدقہ لازم
ہی آدمی پر ہر روز بعد ازان بیان کیا کہ صدقہ یہی نہیں ہی کہ مال للہ دے بلکہ یہ چیزیں بھی کہ مذکور ہوئیں صدقہ ہیں اور بات اچھی یعنی
جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہی طرف نماز کے صدقہ ہی اور اسی کے حکم میں ہی جانا طواف کے
لئے اور عبادت کے لئے اور جنازے کے لئے اور طلب علم اور مانند اُنکے کے لئے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے ؎
؎ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ
وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ
عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ فَاِنَّهٗ يُمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑ دن کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ
کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگون کی راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز
کے یا منع کرے بُری چیز سے کہے اور کرے یہ اقوال و افعال سب یا بعض موافق گنتی اُن تین سو ساٹھ جوڑ دن کے پس تحقیق وہ چلتا ہی اُس دن
اس حالت مین کہ دور رکھا اپنی جان کو آگ سے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ اس دن مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ یہ کام ہر روز کرے تا کفارہ
گناہون کا ہو ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَ
کُلِّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَہْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ
لَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَہَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ فِیْہِ وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَہَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی
ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنے سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی
الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنے لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہی اور منع کرنا بُری بات سے صدقہ ہی
اور بیچ صحبت کرنے ایک تمھارے کے بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہی عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا اپنی شہوت
اور ہووے اسکو اُسمین ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام مین آیا ہوتا اُسپر اُسمین گناہ پس اسی طرح جس وقت کہ دفع کریگا اُسکو حلال مین
ہوگا اسکے لیے اُسمین ثواب نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جیسے للہ دینے مین ثواب ہوتا ہی ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کے پڑھنے اور کرنے سے ثواب
پاتا ہی اور صحبت کرنی بی بی سے اگرچہ بذات عبادت و صدقہ نہین لیکن از بسکہ اُسمین ادا کرنا حق بی بی کا ہی اور نفس حرام کی طرف مائل بہت
ہوتا ہی اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہی اُسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچا کر رجوع حلال کی طرف کرتا ہی بموجب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا سا
۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَۃُ اللِّقْحَۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً وَالشَّاۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ
بِاٰخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہی اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے
دودھ پینے کے اور اچھا صدقہ ہی بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبح کو دیتی ہی باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہی باسن بھر کر دودھ نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عرب مین یہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی ہی وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریتاً دیتا ہی تا وہ
حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کے وہ مالک کو پھیر دیتا ہی اسکی حضرتؐ نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہی یہ ۱۲ ح (وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَہِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ
لَہٗ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃٌ) اور روایت ہی انس رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اس سے آدمی یا پرندے یا چارپائے یعنی اگرچہ بغیر اختیار
مالک کے کھاوین مگر ہوتا ہی اسکے لیے صدقہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر رضؓ سے یہ بھی ہی اور جو کچھ چرایا
جاتا ہی اس سے اُسکے لیے صدقہ ہی ف یعنی اللہ دینے کا سا ثواب پاتا ہی اسکا حاصل یہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل
ہوتا ہی اسکو ثواب اُسمین تسلی ہی اُسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہی ۱۲ ع ف اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف
نیت پر ہی اور یہان نیت نہوئی جواب یہ کہ منظور اصلی کھیتی مین عموماً نوع حیوان و انسان کی ہی مطلقاً بیچ کسی فرد کے ہو افراد حیوان و انسان
کی سے متعلق ہوئی نیت اجمالی ساتھ اس فرد کے بھی اور نیت اجمالی کافی ہی ثواب کے ہونے مین واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مولانا عبد العزیز

(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلہث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک قیل ان لنا فی البہائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کے کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اسکو پیاس پس اوتارا اس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اسکے سبب اس کام کے کہا گیا یعنی صحابہ رض نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنے کے جانورون پر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنے کے ہر صاحب جگر تر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہے سوائے موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنے کا ہے یعنے سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی اللہ تعالے بخش دیتا ہے مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ (وعن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ امسکتہا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتاکل من خشاش الارض متفق علیہ) اور روایت ہے ابی عمر اور ابی ہریرہ رض سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اسکو یہانتک کہ مرگئی مارے بھوک کے پس نہ تھی عورت کہ کھلاوے اس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانورون زمین کے سے یعنے چوہے وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ صغیرہ گناہ ہے اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہے عقائد مین ۱۲ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر رجل بغصن شجرۃ علی ظہر طریق فقال لانحین ہذا عن طریق المسلمین لایؤذیہم فادخل الجنۃ متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنے درخت کے پر کہ تھے اوپر راہ کے یعنے نہ ادھر ادھر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنے کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے انکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ارادہ دور کرنے کا کیا اور پھر دور کیا اسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعہا من ظہر الطریق کانت تؤذی الناس رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ پھرتا ہے اور چین کرتا ہے بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی برزۃ قال قلت یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع بہ قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی برزہ رض سے کہ کہا کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلا دو مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھ اسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کی سے نقل کی یہ مسلم نے (وسنذکر حدیث عدی بن حاتم اتقوا النار فی باب علامات النبوۃ ان شاء اللہ تعالے) اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ سرا اسکا یہ ہے اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالے

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلعم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مین نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا مین نے

یہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہی چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہ کہ فرمایا ای آدمیون افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام علیک کرو
وہ سُنے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکون کو اور سلوک کرو ناتے دارون سے اور پڑھو نماز رات کو
اس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنی تہجد داخل ہو گے بہشت مین ساتھ سلامتی کے یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور
دارمی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ
تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور انشار کرو سلام داخل ہو گے بہشت مین ساتھ سلامتی کے نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہی غضب پروردگار
کے کو اور دور کرتا ہی مرنے بد کو نقل کی یہ ترمذی نے ف بجھا دیتا ہی غضب رب کو یعنی دنیا مین عافیت سے رکھتا ہی کہ کوئی بلا نہین
اوتارتا اور مرنے بد کو یعنے بری حالت کو وقت مرنے کے یعنی وقت مرنے کے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سے کہ باعث کفر و کفران
کے ہو محفوظ رکھتا ہی حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہی ۃ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ مِنَ
الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی اور بعضی نیکیون مین سے یہ ہی کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ
کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈال دے ڈول اپنے سے پانی بیچ باسن بھائی اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ وَاَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَاِرْشَادُکَ
الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَنَصْرُکَ الرَّجُلَ الرَّدِیَّ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ
صَدَقَۃٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابی ذر رض سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کے صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری
بات سے صدقہ ہی اور بتلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے واسطے تیرے صدقہ ہی یعنی جس زمین مین بسبب نہونے نشان راہ کے لوگ
راستہ بھولتے ہین اسمین کسی راہ بھولے کو راہ بتا دینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتھ پکڑ کر لیجانا اندھے کو یا کم سوجھ
کو تیرے لیے صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہی اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ
ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف جب ڈول سے ڈول مین پانی ڈالنے
مین یہ ثواب ملا تو جس صورت مین بھائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اسکو کیا کچھ ثواب پاویگا ۱۲ م (وَعَنْ
سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ہٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاہُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی سعد بن عبادہ رض سے کہ کہا اے رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی ماں میری مر گئی پس کونسا صدقہ بہتر ہی
یعنی اسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنوان اور کہا یہ کنوان صدقہ ہی واسطے ماں سعد کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے
ف پانی بہتر ہی اسلیے کہ بہت کام آتا ہی امور دین و دنیا مین خصوصاً ان شہرون گرم مین ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ
سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناوے گا اسکو اللہ بہشت کے سبز لباسون مین سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی
مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اسکو اللہ میوون بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اسکو اللہ شراب مُہر کی ہوئی
مین سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنے شراب جنت کی کہ محفوظ ہی بسبب مُہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہی سوا اسکے کوئی نہین
پی سکتا اور مراد اس سے یہ ہی کہ نہایت نفیس ہی اسلیے کہ نفیس چیز پر مُہر کر دیتے ہین اور مُہر اسپر مشک کی ہی جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہی یُسْقَوْنَ مِنْ
رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُہٗ مِسْکٌ یعنی بجاے موم وغیرہ کے مشک لگا کر اسپر مُہر کی گئی ہی ۲ع (وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ ثُمَّ تَلَا لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَلْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ
مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال مین البتہ حق ہی سوا زکوٰۃ کے پھر پڑھی حضرت
نے ساری یہ آیت نہین ہی نیکی یہی کہ پھیرو منہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے زکوٰۃ تو فرض ہی ہی ضرور
دینی چاہیے سوا زکوٰۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہی وہ بھی دیا کرے اور وہ یہ ہی کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نکرے عاریتًا مانگنے
والے سے اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہی کہ مراد حق سے
وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد
کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہی (وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی
وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ) یعنی ولیکن نیک وہ ہی کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور
فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور دیا مال ساتھ محبت اسکی کے قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے
مین اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس یہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی ہے اسلیے کہ اس مین اول تو اللہ تعالے نے تعریف کی مومنون کی ساتھ
دینے مال کے اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوا دینے
زکوٰۃ کے ہی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہ کہ حضرت صلعم نے جو فرمایا تھا کہ مال مین حق ہی سوا زکوٰۃ کے وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول صدقہ
نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ۲ ج ۲ع (وَعَنْ بُہَیْسَۃَ عَنْ اَبِیْہَا قَالَتْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ
یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ اسکے نے یا رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ نہین حلال منع کرنا اور نہ
دینا کسی کو اس سے فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا کسی کو اس سے فرمایا کہ نمک کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی
کہ نہین حلال منع کرنا اس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہی تیرے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت مالک کے
اور نمک سے نہ منع کرے اسلیے کہ لوگون کو احتیاج اسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتے رہتے ہین اسکو چنانچہ ان قدر نہین رکھتا اور ذکر انہی کا بطریق مثال ہی
سب بھلائیون کو لینے دے جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کر نہین حلال تجکو باز رکھنا اپنے کو اور اورون کو اس سے پس یہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے
اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ لفظ لا یحل بمعنی لا ینبغی کے ہی یعنے لائق نہین ہی منع کرنا ان چیزون سے ۲ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَۃً فَلَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ وَمَا اَکَلَتِ الْعَافِیَۃُ مِنْہُ فَہُوَ لَہٗ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ میں پس اسکے لیے اس میں یعنے اسکے آباد کرنے میں ثواب ہے اور جو کچھ کھاجاویں جانور یا آدمی اسکے حاصل میں سے پس وہ اسکے لیے صدقہ ہے یعنے جبکہ راضی وشاکر ہو اسپر نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَۃَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ ہَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے براءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریتًا جانور دودھ کا یا قرض دیوے چاندی یعنی روپئے وغیرہ یا راہ بتلادے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ میں ہوگا اسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ جُرَیٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا یَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْیِہٖ لَا یَقُوْلُ شَیْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْہُ قُلْتُ مَنْ ہٰذَا قَالُوْا ہٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّۃُ الْمَیِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَیْکَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ اِنْ اَصَابَکَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَہٗ کَشَفَہٗ عَنْکَ وَاِنْ اَصَابَکَ عَامُ سَنَۃٍ فَدَعَوْتَہٗ اَنْبَتَہَا لَکَ وَاِذَا کُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاۃٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُکَ فَدَعَوْتَہٗ رَدَّہَا عَلَیْکَ قُلْتُ اعْہَدْ اِلَیَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَہٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِیْرًا وَلَا شَاۃً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُکَلِّمَ اَخَاکَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَیْہِ وَجْہُکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَکَ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاِلَی الْکَعْبَیْنِ وَاِیَّاکَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّہَا مِنَ الْمَخِیْلَۃِ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمَخِیْلَۃَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَکَ وَعَیَّرَکَ بِمَا یَعْلَمُ فِیْکَ فَلَا تُعَیِّرْہُ بِمَا تَعْلَمُ فِیْہِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مِنْہُ حَدِیْثَ السَّلَامِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَکُوْنُ لَکَ اَجْرُ ذٰلِکَ وَوَبَالُہٗ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی جریؓ سے کہ نام اسکا جابر بن سلیم ہے کہا آیا میں مدینہ میں پس دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہیں لوگ عقل اسکی سے یعنی عمل کرنے میں موافق فرمانے اسکے کے جیسا کہ راوی نے واضح کرکر کہا کہ نہیں فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہیں لوگ اسپر کہا میں نے کون ہے کہا لوگوں نے یہ ہیں رسول خدا کے کہا راوی نے دوبارا کہا میں نے علیک السلام یعنے تجھپر سلام ای رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہے مردے کی کہہ السلام علیک یعنی سلام ہے تجھپر کہا میں نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا میں ہوں رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پہونچے تجکو ضرر پس پکارے تو اسکو دور کرے ضرر کو تجھسے اور اگر پہونچے تجکو قحط سالی پھر پکارے تو اسکو پیدا کرے سبزہ زمین میں تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین میں کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل میں کہ دور ہو آبادی سے اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے تو اسکو پھیر لاوے سواری تجھپر کہا جابرؓ نے کہ کہا میں نے نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نہ برا کہہ کسی کو کہا جابرؓ نے پس نہ برا کہا میں نے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنے آدمیوں کو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہیں برا کہا جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرتؐ نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی تجھسے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر نہ جان بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہوسکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنے سے اور حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اسکے منہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اس سے تاکہ خوش ہو دل اسکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلیے کہ تحقیق یہ بھی نیکی سے ہے اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنوں تک اور بچ تو لٹکانے ازار کے سے اسلیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجکو اور عار دلاوے تجکو ساتھ اس عیب کے

کہ جانتا ہی تجھ مین پس نہ عار دلا تو اسکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہی تو اسمین اسلیے کہ نہین ہی گناہ اسکا مگر اسپر نقل کی یہ ابو داود نے اور نقل کی ترمذی نے
اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنی سر حدیث کا کہ اسمین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی بجاے
فانما وبال ذلک علیہ کے یہ ہی کہ ہوگا تیرے لیے ثواب اسکا اور ہوگا وبال اسکا اسپر ف جابر رضہ نے دو بار اسلام اسلیے کیا کہ پہلا اسلام یا تو حضرت نے
سنا نہین یا جواب نہین دیا انکے ادب سکھانے کے لیے اور یہ کہ علیک السلام یہ نہی تنزیہی ہی اور کہنا علیک السلام کا دعا مردے کی ہی ظاہر اس عبارت سے یہ
معلوم ہوتا ہی کہ جب مردے کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندہ پر کہتے ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ سنت مردے کے لیے بھی
السلام علیک ہی اسلیے کہ ثابت ہوا ہی حضرت سے کہ جب زیارت قبور کو تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردے کی ہی یعنی
کہ دعا مردے کی تھی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب مین یہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیت میت
کا ہی موافق عرف وعادت انکی کے نہ یہ مراد تھی حضرت کی کہ سلام کیا جاوے مردون پر اسطرح انتہی اور کہ السلام علیک اسلیے کہ یہ افضل ہی اور جابر رضہ نے جو کہا
کہ بعد اسکے مین نے کسی کو برا نہین کہا یہ بات سد باب کے لیے تھی ورنہ جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہی کہ
مشغول رہے ذکر رحمن مین اور کسی کو برا نہ کہے اسلیے کہ خطرہ آتا ہی سو ہو اسپر کا موجب نقصان کا ہی اور کسی کے برا نہ کہنے مین کچھ ضرر نہین
حتی کہ نہ لعنت کرنے شیطان کے مین بھی آور جیسے پاینچے ٹخنون سے نیچے کرنے منع ہین ویسا ہی کرتا وغیرہ بھی ٹخنون سے نیچا کرنا منع ہی اور
نہین ہی گناہ اسکا مگر اسی پر تو برا کہ کیون وبال مین پڑتا ہی بیت بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردے احسن الی من اساء اوی
انہیر مین لفظ فی روایۃ کہ جو عبارت نقل کی اس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی ہی اسلیے بعضے حواشی مین لکھا ہی
کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہی ولیکن الفاظ اسکے اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہی ساتھ الفاظ ابی داود کے ہی ترجمہ ع
(وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَصَحَّحَهُ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے یہ کہ اہلبیت یا صحابہ نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اسمین سے
کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہ نہین باقی رہا اسمین سے مگر شانہ اسکا یعنے سب تقسیم کردی سواے شانہ کے فرمایا باقی رہی ہی سب سواے شانے
کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہی ف یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اسکا وہان ثابت ہی اور جو کچھ گھر مین رہا فانی ہی
اسمین اشارہ ہی طرف اس آیت کے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ پاس ہی باقی ہی ترجمہ (وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان
کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنے ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہو جاتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اسپر اس کپڑے مین سے
ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یہ فائدہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ترجمہ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ
قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ
فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ) اور روایت
ہی عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہ پہونچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو
رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ

داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اُسکو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا
لشکر مین پس شکست پائی یارون اُسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنے ضعیف ہی اور ایک
روایت کرنے والا اُسکا ابو بکر بن عیاش ہی وہ بہت غلطی کرتا ہی ف داہنے اپنے سے اسمین اشارہ ہی طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے
دے یا اُسکو دے کہ داہنی طرف ہو اُسکے اور چھپاوے اُسکو بائین ہاتھ سے یعنے داہنے ہاتھ سے دے تو بائین ہاتھ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا
ہی ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہ ہین کہ داہنی طرف والے کو دے تو بائین طرف والے کو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالی کی رضا مندی اور خوف
ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہی ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یُحِبُّہُمُ اللّٰہُ وَثَلٰثَۃٌ یُبْغِضُہُمُ
اللّٰہُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّہُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَہُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْہُمْ لِقَرَابَۃٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہُمْ فَمَنَعُوْہُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِہِمْ فَاَعْطَاہُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ
بِعَطِیَّتِہٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاہُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَہُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْہِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِہٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَہُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا
اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَہُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ وَالثَّلٰثَۃُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُہُمُ اللّٰہُ اَلشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ
الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ وَثَلٰثَۃٌ یُبْغِضُہُمْ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی اُنکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہی اُنکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا
ہی اُنکو اللہ یہ ہین ایک تو دینے والا اس شخص کا کہ آیا ایک جماعت کے پاس پس مانگا اُسنے ساتھ قسم اللہ کے یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون
مین تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اُنسے واسطے قرابت کے یعنے یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان میرے اسکے اور درمیان
اُنکے ہی پس نہ دیا اُنھون نے اُسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنے اسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم مین تھا اور آگے
بڑھا پس دیا اُسکو چھپکے سے نہ جانا دینے اسکے کو مگر خدا نے اور اُسنے کہ دیا اُسکو اور دوسرا قیام کرنے والا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہانتک
کہ جسوقت ہوئے نیند بہت پیاری طرف اُنکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس سو رہے قوم پھر کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میرے روبرو
اور پڑھنے لگا آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور یہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینے
اپنے کے یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی اُنسے اللہ ایک تو بوڑھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا
فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنے جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو نہ دے یا کچھ اور ظلم کرے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے
مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہ عبارت وثلثۃ یبغضہم یعنے ذکر نہین کیا نسائی نے تین شخصون کا کہ دشمن رکھتا ہی اُنکو اللہ تعالے بلکہ
فقط محبوبان الٰہی ہی کا ذکر کیا ف گڑگڑاتا ہی مجھ سے دلالت کرتی ہی اول حدیث اسپر کہ یہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہی اور آخر اسکے اسپر دلالت کرتی ہی کہ یہ کلام الٰہی سے ہی توجیہ اسکی یہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالے نے اپنے نبی سے جو کچھ کہ واقع
ہوتا ہی درمیان بندے کے اور درمیان اُسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالے کا اور شیخ سے مراد یا تو بوڑھا
ہی یا محصن ضد بکر یعنے جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز
حکیم یعنے مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہ سزا ہی اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ
غالب با حکمت ہی اور فقیر تکبر کرنے والا اور مستثنی ہی اس سے تکبر کرنا اُسکا متکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ ہی یعنی فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے
تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علی رض کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجکو

اے امیر المومنینؓ فرمایا کیا خوب ہی مہربانی کرنی تونگردن کو فقیروں پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا غنیا سے بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہ خصلتیں مذکورہ سب کے لیے بُری ہیں لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بُری ہیں چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہے اسلیے دشمن خدا کے ہوتے ہیں ۶ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِہَا عَلَیْہَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّیْحُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْہَا مِنْ شِمَالِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ پس ٹھہرایا پہاڑوں کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتوں نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پہاڑوں سے فرمایا کہ ہاں لوہا ہے یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہاں آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے رب ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہاں پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہاں ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہے صدقہ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہے اسکو بائیں ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے زیادہ سخت اسلیے ہے کہ اسمیں مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہے اور اور چیزوں میں کہ اوپر اسکے مذکور ہوئیں یہ بات نہیں اور اسمیں مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہے کہ نفس چاہتا ہے کہ لوگ میرے دینے کو دیکھیں اور میری تعریف کریں اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضوں نے کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہے کہ اس سے حاصل ہوتی ہے رضائے مولی اور رضائے مولی سب سے بڑی چیز ہے ۶ ح (وَذُکِرَ حَدِیْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ) اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو کتاب الایمان میں اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَہٗ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّہُمْ یَدْعُوْہُ اِلٰی مَا عِنْدَہٗ قُلْتُ وَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اِنْ کَانَتْ اِبِلًا فَبَعِیْرَیْنِ وَاِنْ کَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزیں اللہ کی راہ میں مگر کہ استقبال کرینگے اسکا دربان بہشت کے سارے پکارینگے اسکو طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے کہا ابوذر رضؓ نے کہ کہا میں نے کسطرح سے ہے یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہوں اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہوویں گائیں تو دیوے دو گائیں نقل کی یہ نسائی نے ف اللہ کی راہ میں یعنی اسکی خوشی کی جگہہ میں خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے کے اور طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے یعنی اچھی نعمتیں جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتے ہونگے دربان وہانکے (وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ بے

ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے مرثد بن عبداللہ سے کہ کہا حدیث کی مجھکو بعضے اصحابوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اسکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے ف یعنی جیسے سائبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہے ویسے ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ گویا ثواب اسکے کو بصورت سائبان کے بنا کر دینے والے کے سر پر تانیں گے تا گرمی اُس دن کی سے بچے ۱۲ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهٗ) اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے میں دن عاشورے کے کشادگی کریگا اللہ تعالیٰ اُسپر باقی سال اسکے میں کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہے ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اسکو اسی طرح نقل کی یہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود رض سے اور ابو ہریرہ رض اور ابو سعید رض اور جابر رض سے اور ضعیف کہا ہے اسکو بیہقی نے ف بیہقی نے اسکو ضعیف کہ کر یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہیں ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہے اور حدیث سرمہ لگانے کی دن عاشورے کے جو بعضوں نے نقل کی ہے کچھ اصل اسکی نہیں اور اسی طرح اور دس افعال جو دن عاشورے کے کرنے نقل کیے ہیں اُنکی بھی کچھ اصل نہیں سوائے روزے کے اور وسعت کرنی کھانے کی کہ یہ ثابت ہیں حدیث سے ۱۲ع (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ کہا ابی ذر رض نے اے نبی خدا کے خبر دو مجھکو کہ صدقہ کیا ہے ثواب اسکا فرمایا چند در چند ہے یعنے کئی کئی حصے ہیں اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہ احمد نے ف کئی کئی حصے ہیں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک ہے اور زیادہ بھی ہے کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واللہ یضاعف لمن یشاء یعنے اللہ بڑھاتا ہے ثواب جسکے لیے چاہتا ہے ۱۲ع

باب افضل الصدقۃ باب بیچ بیان بہترین صدقہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيْمٍ وَحْدَهٗ) روایت ہے ابی ہریرہ رض اور حکیم بن حزام سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے کہ ہووے بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہے تجھپر نفقہ اسکا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے نری حکیم سے ف بے پروائی سے یعنے صدقہ دیوے اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنی قوت اہل وعیال کا رکھ لے اور جو زیادہ اس سے ہو تصدق کرے اور عیال کو محتاج اور بھوکا نہ رکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اُس شخص کے کہ لازم ہے تجھپر نفقہ اسکا اور تحقیق یہ ہے کہ ضرور ہے صدقہ دینے والے کو یا تو غنائے نفس حاصل ہو یعنے از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر دیا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نہ کرے جیسے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مال دے دیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا انہوں نے اپنے عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اسپر حضرت نے انکی تعریف کی اور یا غنا مال باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہو جاوے جیسے کہ اوپر گذرا حاصل یہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے والا مقدم رکھے نفس وعیال کو اتنا نہ دے کہ آپ اور عیال بھوکے رہیں ۱۲ع (وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی مسعود رض سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہے مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیوں پر اور اسمیں توقع رکھتا ہے ثواب کی ہوتا ہے اسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اسکو اللہ کی راہ میں یعنی حج یا جہاد یا طلب علم میں اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہے کہ للہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اسکو اپنے اہل پر بہت بڑی اُن دیناروں میں از روے ثواب کے وہ دینار ہے کہ خرچ کیا تو نے اسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اسکو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اسکو اوپر عیال اپنی کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اوپر یاروں اپنے کے اس حال میں کہ وہ جہاد کرنے والے ہوں اللہ کی راہ میں نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی خرچ کرنا اِن تین پر افضل ہے اوروں پر خرچ کرنے سے ۱۲ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ام سلمہ رضؓ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہے خرچ کرنے میں اوپر بیٹوں ابی سلمہ کے سواے اسکے نہیں کہ وہ بیٹے میرے ہیں پس فرمایا خرچ کر اُنپر پس تیرے لیے ثواب ہے اس چیز کا کہ خرچ کرےگی تو اُنپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابو سلمہ صحابی کی تھیں اُنسے کئی بچے ہوے تھے عمر اور زینب اور دُرہ جب وہ مرے تو حضرت سے نکاح ہوا اُنکا پس اُنکے بچوں کو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھیں اُسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہے اُنکے دینے میں یا نہیں پس اس صورت میں مراد بیٹوں سے بیٹے سگے ہونگے یا ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اُنکے دینے کا حکم پوچھا اسصورت میں بیٹوں سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے ۱۲ع ح (وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِیْفُ ذَاتِ الْیَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهٖ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ یُجْزِیْ عَنِّیْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰی غَیْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِیْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِیْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِیَتْ عَلَیْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِیْ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰی اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰی اَیْتَامٍ فِیْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَیْنَبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ) اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود رضؓ کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتوں کے اگرچہ ہو زیوروں تمھارے سے کہا زینب نے پس پھر آئی میں یعنی حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ

بن مسعود رضہ کے پس کہا مین نے کہ تحقیق تو مرد ہی سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہی ہمکو ساتھ دینے
صدقہ کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچھ اُنسے یعنے یہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہ تصدق کرنا
تجپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجہ سے تصدق کرون تمپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اُسکو طرف غیر تمہارے کے کہا زینب نے
پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کے پاس پس ناگہان ایک عورت انصار
مین سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اُسکی کے تھی یعنی وہ بھی یہی پوچھنے کو
آئی تھی کہ آیا خاوند اور اُسکے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت کہا پس
نکلے ہمپر بلال رضہ پس کہا ہمنے اُنکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اُنکو یہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین آپسے
کہ کیا کفایت کرتا ہی صدقہ دینا اُنسے خاوندون اُنکے کو اور یتیمون کو کہ اُنکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہین ہم
یعنے مبالغہ کیا بیچ نفی ریا کے کہ اسمین بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا
حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہی انصار مین سے
اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سی زینب یعنی زینبین کئی ہین یہ کون سی ہی کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُنکے دو ہرا ثواب ہی ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور لفظ واسطے مسلم کے ف ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت
دی تھی کہ لوگ اُنسے ڈرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے اُنکی اسلیے کوئی جرأت نکرتا تھا یکایک داخل ہونے کی اُن پاس اور یہ ہیبت خداداد تھی
کہ اللہ تعالیٰ نے سبب عزت کا کیا تھا اُسکو نہ یہ کہ اپنی طرف سے بسبب بدخلقی کے تھی اور بلال رضہ نے اُن عورتون کو بتا دیا باوجودیکہ
اُنھون نے منع کیا تھا اسلیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا اُنکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوٰۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے
بیوی زکوٰۃ اپنی خاوند اپنے کو نزدیک ابو حنیفہ رحمہ کے اسلیے کہ دونون شریک ہوتے ہین منافع مین عادۃً اور صاحبین کے نزدیک درست
ہی بیوی کو کہ خاوند کے تئین زکوٰۃ دے پس امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک اس حدیث مین صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہی اور صاحبین کے نزدیک
صدقہ محتمل فرض اور نفل دونون کو ہی * ۶ (وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّھَا اَعْتَقَتْ وَلِیْدَۃً فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَیْتِھَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ام المومنین
میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ اُنھون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ روبرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنے ماموؤن کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس اُنکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی * ۴ (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ فَاِلٰی اَیِّھِمَا اُھْدِیْ قَالَ اِلٰی اَقْرَبِھِمَا مِنْکِ بَابًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا اے رسول خدا کے
تحقیق واسطے میرے ہین دو ہمسائے پس کسکو ان مین سے تحفہ بھیجون یعنے پہلے یا زیادہ کسکو بھیجون فرمایا طرف اُسکے کہ بہت نزدیک ہو تجسے
جسکا دروازہ ان مین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب دروازے والے کو مقدم
رکھے اور حدیث مین مراد حصر نہین ہی کہ اُسی کو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ ہی کہ پہلے یا زیادہ اُسی کو بھیجے کہ جسکا دروازہ قریب ہو

شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اُس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اُسکے حال کی بہت رہتی ہی پس اُس سے سلوک و محبت کرنی اولی ہی ؏ (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَاءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اُسکا اور خبرگیری کر ہمسایوں اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیال لذت کا نکرے بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن میں اور ہمسایوں کو بانٹے ؏

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُھْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکھتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے اُسکو کہ لازم ہو تجھپر نفقہ اُسکا نقل کی یہ ابوداود نے ف بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنے افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ استطاعت اُسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث میں گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہی تطبیق ان دونوں میں یہ ہی کہ فضیلت متفاوت ہی بحسب اشخاص اور قوت توکل اور ضعف یقین کے یعنے پہلی حدیث اُنکے حق میں ہی کہ جو توکل نہ رکھتے ہوں اور یہ اُنکے حق میں ہی کہ جو توکل و یقین کامل رکھتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے یہی کم مال والے کی غنی القلب یعنے دل غنی ہی تاکہ موافق ہو جاوے اس حدیث کے افضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی حاصل یہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہی تصدق کرنے مالدار کے سے اگرچہ بہت ہو ؏ (وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَھِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَصِلَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی سلیمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہی یعنے ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہی ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ؏ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی نَفْسِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی وَلَدِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی اَھْلِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی خَادِمِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہی یعنے اور چاہتا ہوں خرچ کرنا اُسکا فرمایا خرچ کر اُسکو اپنے پر کہا اُسنے میرے پاس اور ایک دینار ہی فرمایا خرچ کر اُسکو اپنی اولاد پر کہا اُسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اُسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور ماں باپ اور قرابتیوں پر کہا اُسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اُسکو اپنے خادم پر کہا اُسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا [illegible] تر ہی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف تو خود دانا تر ہی یعنے اسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اُسکو دے ؏ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِکٌ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْہُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَہٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ فِیْھَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُسْأَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہی لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں یعنے سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافروں کے ہی کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس شخص کے کہ قریب ہو مرتبے میں اس شخص کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہی اپنی چند بکریوں میں ادا کرتا ہی حق اللہ کا اُن میں یعنی جنگل میں جا رہا الگ ہو کر لوگوں سے اور بکریوں سے گذران اپنی

کرتا ہی اور زکوٰۃ انکی ادا کرتا ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتھ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی
اس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتھ اسکے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے ف ساتھ بہترین آدمی کے یعنی اچھے لوگون
مین سے ایک یہ بھی ہی یہ اسلیے کہا کہ غازی سب لوگون سے افضل نہین ہی اور اسی طرح بدترین آدمیون سے بھی یہ مراد ہی کہ بردن مین سے ایک
یہ بھی ہی ع (وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاہُ) اور روایت ہی ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ سم
جلے ہوے کے ہو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابوداود نے معنی اسکے ف یہ مبالغہ ہی بیچ پھیرنے سائل کے ساتھ
ادنی اس چیز کے کہ میسر ہو یعنی جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہی اسلیے کہ کھر جلا ہوا
قابل انتفاع کے نہین ش ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَأَلَ
بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْہُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْہُ فَادْعُوْا لَہٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ کَافَأْتُمُوْہُ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو
اسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کھانے کے لیے پس قبول کرو بلانا اسکا یعنی اگر کوئی مانع حسی
یا شرعی نہو اور جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اسکو یعنی تم بھی احسان کرو جیسا اسنے کیا پس اگر نہ پاؤ
مال کہ بدلا دو اسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہ کہ بدلا دیا تمنے اسکا نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے ف
جو شخص پناہ مانگے الخ یعنے جو شخص پناہ مانگے تمسے اور طلب کرے تمسے دفع شر تمہارے کی یا شر غیر تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے
کہے خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہ کہ دفع کر مجسے شر پس قبول کرو کہنا اسکا اور دفع کرو اس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالے کے اور
احتمال ہی کہ حرف بے صلہ استعاذہ کا ہی یعنی جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس نہ تعرض کرو اس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اس سے اور
یہانتک کہ گمان کرو الخ یعنے مکرر دعا کرو یہانتک کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اسکا اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف
اسکے احسان پس کہا اسنے احسان کرنے والے کو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسی کو
جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اسلیے کہ اسکے کہنے مین گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلہ اتارنے مین اور سپرد کیا
حق سبحانہ تعالی کو پس اسکا ایکبار کہنا بہتر ہے مکرر دعا کرنے کے ہوا اور عادت تھی ام المومنین عائشہ رض کی کہ جب دعا کرتا انکے لیے سائل
تو وہ بھی اسی طرح دعا کرتین اسکے لیے پھر دیتین اسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون مین اسکے لیے تو البتہ ہو
حق اسکا مجپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میرے سے اسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی ہون اسکے لیے جیسے کہ وہ دعا کرتا ہی میرے
لیے تاکہ بدلا اتارون مین دعا اسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا یُسْأَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی
جاوے ساتھ ذات اللہ تعالے کے مگر بہشت نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے نہ مانگو لوگون سے کوئی چیز بواسطے ذات خدا کے یعنی نہ کہو
کہ دے مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہی اس سے کہ مانگی جاوے ساتھ اسکے متاع
دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اسکے جنت کہ یا اللہ مانگتے ہین ہم تجھ سے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہ کہ داخل کرے تو ہمکو جنت مین ۱۴۶ الفصل

الثالث فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِیْہَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءُ وَاِنَّہَا صَدَقَۃٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّہَا وَذُخْرَہَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَہَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَہَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی انس رض سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار مین قسم کھجوروں سے اور تھا بہت محبوب مالون انکے سے طرف انکے بیرحا کہ نام انکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنی مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اسمین اور پیتے پانی اسمین کا کہ اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلا شبہہ کہا انس رض نے پس جب اتری یہ آیت ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یعنے جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میری بیرحا ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اسکے کی یعنی موجب آیت کریمہ کے اور امیدوار ہون ذخیرہ رکھنے اسکے کا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو ای رسول خدا کے جہان دکھلاوے تمکو اللہ یعنے آپ جس جگہ مناسب جانیے خرچ فرمائیے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہ یعنی بیرحا مال ہی نفع دینے والا اور تحقیق سنا مین نے جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون یہ کہ تقسیم کردے اسکو اپنے قرابتیون مین یعنے محتاج قرابتیون کو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنے جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے فـ بنی عم بیان ہی اقارب کا یا اقارب سے سوا اسکے اپنے اور ناتے دار مراد ہون شرح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہ ہی کہ پیٹ بھر دے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین فـ یعنے جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکے لیے حکم مارنے کا ہی یعنی سانپ وغیرہ مستثنی ہین یعنے کھلانا انکا اچھا نہین شرح باب فـ عادت ہی مولف کی کہین نرا باب ہی ذکر کرتا ہی بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہی اسمین حدیثین متعلقات اور ملحقات پہلے باب کی چنانچہ یہ باب بھی ویسا ہی ہی اور بعضے نسخون مین یون ہی باب ما ینفقہ المراۃ من مال زوجہا یعنی اس باب مین بیان ہی اس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے مال مین سے شرح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَہَا اَجْرُہَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِہَا اَجْرُہٗ بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُہُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اس حال مین کہ نہ اسراف کرنے والی ہو ہوتا ہی واسطے اسکے ثواب اسکا بسبب خرچ کرنے اسکی کے اور ہوگا اسکے خاوند کو ثواب اسکا بسبب کمانے اس مال کے اور واسطے دار وغہ کے مانند اسی کے یعنی کھانا جسکے حوالہ ہی اسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنے کے ایسا ہی ہوتا ہی یعنے ایسا نہ ہوگا کہ نہین کم کرتے بعض انکے ثواب بعض کے کو کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فـ یہ محمول ہی اسپر کہ خاوند نے اذن دے دیا ہو بیوی کو

تصدق کرنے کا صریحاً یا دلالۃً اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم جاری ہوا ہی اوپر عادت اہل حجاز کے کہ عادت انکی یہ ہی کہ اپنی بی بیون کو اور خادمون
کو اذن دے دیتے ہین یہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانون کی اور کھلاوین سائل و مساکین اور ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرتؐ نے اپنی امت کو
کہ یہ عادت نیک حاصل کرین ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِہَا
مِنْ غَیْرِ اَمْرِہٖ فَلَہَا نِصْفُ اَجْرِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہی
عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اسکے کے پس واسطے اسکے ہی آدھا ثواب اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اسکے
حکم کے مراد بغیر حکم اسکے سے یہ ہی کہ خاص اس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہی رضا خاوند کی بالاجمال صریحاً یا دلالۃً اپنی تھوڑی
چیز ہو کہ اسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتے ہین ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی موسی اشعری رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے
اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے یعنی صدقہ اور مانند اسکے کے پورے بدون نقصان کے خوشی دل اپنے کے سے پس دیوے اس چیز
کو طرف اسکے کہ حکم کیا گیا ہی اسکے لیے ساتھ اسکے ایک ہی دو تصدق کرنے والون مین کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین
چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور تیسرے خوشی سے دینا یہ اسلیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم
خوشی سے نہین دیتے جو کہ مالک دلواتے ہین اور چوتھے دینا اسی کو کہ جسکے لیے حکم کیا گیا ہی ۱۲ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ
کے ہی یعنی ایک مالک اور دوسرا یہ داروغہ یہ جو دو صدقہ کرنے والے ہین انہین کا ایک یہ بھی ہی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہی
یعنی داروغہ بھی ایک تصدق کرنے والون مین سے ہی حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان امانت دار ہو کہ جو کچھ مالک دینے کا حکم کرتا ہو پورا
دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہی ۱۲ (وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیَ افْتُلِتَتْ نَفْسُہَا وَاَظُنُّہَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَہَلْ لَہَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ قَالَ
نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق مان میری ناگہان مر گئی
اور گمان کرتا ہون مین اسکو کہ اگر بولتی کچھ للہ دیتی یا وصیت کرتی للہ دینے کی پس کیا ہی واسطے اسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اسکی طرف
سے فرمایا ہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہونچتا ہی اور اسی طرح دعا و استغفار
میت کے لیے مفید ہی مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہی مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہ ہی کہ
انکا بھی ثواب پہونچتا ہی اور امام عبد اللہ یافعی رح نے لکھا ہی کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنے کے کسی نے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین
ہم دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہونچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اسکے پایا ہمنے ۱۲ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل
دوسری (عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَۃٌ شَیْئًا مِّنْ بَیْتِ
زَوْجِہَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِہَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی ابی امامہ رض سے کہ کہا
سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے ہین کہ نہ خرچ کرے عورت کچھ گھر خاوند
اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنی اذن صریحاً ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہ نفیس ترین ہی

مالون ہمارے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب ادنی چیز طعام سے تصدق کری بغیر اذن خاوند کے تو درست ہوئی تو طعام تو افضل
چیز ہی یہ کاہے کو درست ہوگا اور ظاہر ہین اس حدیث مین اور راوپر کی بعضی حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہی لیکن فائدون کو جو کوئی
دیکھیگا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اسلیے کہ انسے تطبیق معلوم ہو جائیگی ۱۲ ع (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ
وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَۃٌ جَلِيْلَۃٌ كَاَنَّہَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰہِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ
اَمْوَالِہِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَہٗ وَتُہْدِيْنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہی سعد رض سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی یعنی
عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتون
سے تھی پس کہا ای نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہی ہمارے لیے
مالون انکے سے یعنی بغیر انکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اسکو اور بطریق تحفہ کے بھیجو اسکو نقل کی یہ ابوداود نے ف مراد تازے مال
سے یہ ہی کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیزون مین حاجت
اذن کی نہین اسلیے کہ عرف و عادت جاری ہی کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنے کو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہی بخلاف خشک
چیز کے کہ اسمین اذن و رضا ضرور چاہیے ۱۲ ع ۱۲ م اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ
لَحْمًا فَجَاءَنِيْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُہٗ مِنْہُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَہٗ فَدَعَاہُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَہٗ
قَالَ يُعْطِيْ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَہٗ فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِيْ رِوَايَۃٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ
مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عمیر غلام آزاد ابی اللحم کے سے کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے
کہ چیرون مین گوشت کو یعنی سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مین نے اسکو اسمین سے پس جانا یہ صاحب میرے
نے پس مارا مجکو پھر مین آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو حضرت کے پس بلایا حضرت نے صاحب میرے کو
پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب درمیان تم دونون کے ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا
عمیر نے تھا مین غلام کسی کا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ
یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اسمین عادتاً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہی آدھون آدھ نقل کی یہ مسلم نے ف ثواب درمیان
تم دونون کے یعنی اگر امر کرتا تو دیتا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہ نہین کہ غلام کو حق تصرف ہی ملک مولی مین
علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کے حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے ثواب کو
اور درگذر کرے اس سے غرضکہ یہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کے لیے نہ تقریر یعنی جائز رکھنا فعل غلام کا ۱۲ ع بَابُ مَنْ لَا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَۃِ
باب ہی بیچ بیان اس شخص کے کہ نہ لیوے صدقے دیے ہوئے اپنے کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَہٗ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ يَبِيْعُہٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِہٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَہٗ بِدِرْہَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِہٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِہٖ وَفِيْ رِوَايَۃٍ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ
فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِہٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ) اور روایت ہی عمر بن خطاب رض سے کہ کہا سوار کیا مین نے کسی کو گھوڑے پر راہ خدا مین
یعنی ایک غازی پاس گھوڑا نہ تھا مین نے اسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اس شخص نے کہ تھا گھوڑا اس پاس یعنی بسبب بے غوری کے دبلا کر دیا پس

چاہا مین نے یہ کہ مول لون مین اُسکو اور گمان کیا مین نے یہ کہ بیچے گا وہ اُسکو سستا پھر پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اُسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بدلے ایک درہم کے یعنی یہ عود صورۃ ہی نہ حقیقۃ اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہی کہ چاٹتا ہی اپنی قے کو اور ایک روایت مین ہی کہ نہ رجوع کر اپنے صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنے والے کے ہی اپنی قے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچے گا اُسکو سستا یعنی بسبب دُبلے ہوجانے کے یا اسیلیے کہا کہ مین محسن اُسکا تھا اور نہ خرید کر یہ نہی تنزیہی ہی کہا ابن مالک نے کہ گئے ہین بعضے عالم طرف اسکے کہ صدقہ دینے والے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہی بموجب ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہ مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ اسمین قبح لغیرہ ہی وہ یہ ہی کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستا مول کو بیچتا ہی صدقہ دینے والے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اُسکے کے پس ہوتا ہی مانند عود کرنے والے کے اپنے صدقہ مین بیچ اس مقدار کے کہ رعایت کیا گیا ہی ع (وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت بریدہ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی اُنکے پاس ایک عورت پھر کہا ای رسول خدا کے تحقیق تصدق کی تھی مین نے اپنی مان کو ایک لونڈی اور تحقیق مان مرگئی یعنے پس آیا لون مین اُسکو اور عود کریگی میرے ملک مین یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب تصدق کرنے کے اور پھیر دیا لونڈی کو تجھپر میراث نے کہا عورت نے ای رسول اللہ کے تحقیق تھی مان پر روزے مہینہ بھر کے کیا روزے رکھون مین اُسکی طرف سے یعنی حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزے رکھ اُسکی طرف سے کہا اُس عورت نے کہ تحقیق مان میری نے نہین حج کیا کبھی کیا حج کرون مین اُسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اُسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پھیر دیا میراث نے یہ نسبت مجازہ ہی یعنے پھیرا اُسکو اللہ نے تجھپر بسبب میراث کے اور ہوتی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کے اور آئی تیرے پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل یہ کہ صدقے مین عود کرنا جو منع ہی یہ اُس قبیلے سے نہین ہی اسلیے کہ یہ امر اختیاری نہین ہی اور روزے رکھ یعنے حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہی مذہب جمہور علما کا یہی ہی کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین کہ بیان اُسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزون مین ہوگا انشا اللہ تعالے اور تفصیل اُسکی یہ ہی کہ عبادت کی قسم پہ ہی ایک تو نری مالی جیسے زکوٰۃ اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے جیسے حج پس مالی مین نیابت جائز ہی حالت اختیاری مین بھی اور ضرورت مین بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہی سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیے کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہی اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنے سے اور مرکب مین جائز ہی وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہی نائب کرنا حالت قدرت مین بھی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہی اور ہان حج کر یعنے برابر ہی کہ واجب ہوا تھا اسپر یا نہین وصیت کی تھی اُسکو یا نہین وارث کو درست ہی کہ مورث کی طرف سے حج کروا دے یا آپ کرے بغیر اذن اسکی کے اور غیر کو اذن شرط ہی واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوٰۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالے کے اب آگے اسکے ہی کتاب الصوم نسال اللہ اتمامہ شروع ہی

كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب ہی بیچ بیان روزے کے **ف** صوم کے معنی لغت مین ہین مطلق بند رہنے کے اور شرع مین معنی اسکے ہین بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ اُسکو حکم اندر کا ہی فجر سے غروب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہوا اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے

اور روزہ یعنی رمضان کا تیسرا رکن ہی اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فائدون کے لیے سب ہین بڑے فائدے اسکے دو ہین ایک تو
یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی اسکی اور سبب آنکھ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتے ہین بسبب اسکے
پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہی چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی کہ جب بھوکا ہوتا ہی نفس سیر ہوتے ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتے مناسب اپنے کی
اور جب سیر ہوتا ہی نفس بھوکے ہوتے ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتے ہین مناسب اپنے کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہی کہ عضو اسکے لیے
پیدا ہوا ہی مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا ہوتی ہی پس حالت بھوک مین کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بھرے پر ہوتی ہی اسی طرح
باقی کو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ یہ ہی اس سے دل صاف ہو جاتا ہی کدورتون سے اسلیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور
آنکھ اور اور اعضا کے ہوتی ہی یعنے کلام زائد حاجت سے کرنے اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنے اور روزہ دار
ان چیزون سے امن مین ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتا ہی اور درجات عالی حاصل ہوتے ہین اور اور فائدہ اسکا یہ ہی
کہ یہ سبب رحم کا ہوتا ہی مساکین پر اسلیے کہ بعض اوقات جو رنج بھوک کا چکھتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہی پس اور کو بھوکا دیکھتا ہی تو
رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ موافقت کرتا ہی فقرا کی اٹھاتا ہی کبھی وہ چیز کہ اٹھاتے ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہی مرتبہ اسکا
نزدیک اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ منقول ہی بشر حافی سے کہ ایک شخص انکے پاس گیا جاڑے مین پس پایا انکو کہ بیٹھے ہوے کانپتے تھے اور کپڑے
انکے لٹکتے تھے سر پایہ پر پس کہا انکو کہ ایسے وقت مین کپڑے اتارے تمنے کہا اے بھائی فقرا بہت ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبر گیری انکی کرون
گردن کی طرف سے پس موافقت کرتا ہون انکی ساتھ اٹھانے تکلیف جاڑے کے جیسے کہ وہ اٹھاتے ہین انتہی اور اسلیے تھے کتنے بعضے اولیا
عارفین وقت کھانے ہر نوالے کے اللھم لاتواخذنی بحق الجائعین یعنے یا اللہ نہ مواخذہ کر مجھسے ساتھ حق بھوکون کے اور حضرت یوسف
علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط مین باوجود کثرت غلے کے کہ انکے پاس تھا تا کہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور مشابہ
ہون ساتھ انکے تکلیف اٹھانے مین پھر ہوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینے مین کہ اٹھارہ ان مہینہ
تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نہین فرض تھا پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون
نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ نماز افضل ہی یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہ ہی
کہ نماز افضل ہی سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہی اور منکر فرضیت روزہ رمضان کی کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد
گنہگار چنانچہ درمختار کے باب مالیفسد الصوم مین لکھا ہی و لو اکل عمداً شہرة بلا عذر یقتل یعنے جو شخص کھاوے رمضان مین قصداً بلا عذر
علی الاعلان و بیباکانہ قتل کیا جاوے ؎ ؎ ؎ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ
رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہی
رمضان کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور ایک روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین
دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہی کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہی اور چڑھتے ہین اعمال بغیر
مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہی اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ توفیق ہوتی ہی نیک کامون کی کہ باعث

دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہ کنایہ اس سے ہی کہ باز رہتا ہی روزہ دار ایسے کامون سے کہ باعث داخل
ہونے دوزخ کے ہون اسلیے کہ روزہ دار بچتا ہی کبائر سے اور بخشے جاتے ہین اُسکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزے کے اور قید کیے جاتے ہین
شیاطین یعنے زنجیرون مین باندھے جاتے ہین سرکش شیطانون مین کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین
لوگون کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے اُنکے نہین قبول کرتے اسلیے کہ بسبب روزے کے جاتی رہتی ہی قوت حیوانیہ جو جڑ ہی غضب اور شہوت
کی جو کہ باعث ہوتے ہین طرح طرح کے گناہون کے اور قوی ہوتی ہی قوت عقلیہ جو باعث ہوتی ہی طاعات کی جیسے کہ دیکھا ہی جاتا ہی کہ رمضان مین
بہ نسبت اور مہینون کے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہی اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ کہ ایک روایت مین آیا ہی بدلے فتحت ابواب السماء
کے ہی اور باقی حدیث وہی ہی جو کہ مذکور ہوئی ۴۰ (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا
بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین
آٹھ دروازے ہین اُنمین سے ایک دروازہ ہی کہ نام رکھا گیا ہی اُسکا ریان نہ داخل ہونگے اُسمین مگر روزہ دار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ریان کے معنی ہین سیراب کے اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین تفصیل کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے ۴۰ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے یعنے سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا
اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ لوگون کے ڈر سے اور نہ سنانے دکھانے کے لیے رکھا بخشے جاوینگے اُسکے لیے جو کہ پہلے کیے گناہون سے اور
جو کوئی کھڑا ہوا رمضان مین ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر کو
ایمان سے یعنی ایمان رکھتا ہوا اُسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جاوینگے اُسکے لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
اور کھڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضان کی راتون مین تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کرے اور
مانند اُنکے کے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اُسکو یا نہ جانا اور بخشے جاوینگے الخ کہا نووی نے کہ مکفرات یعنی اعمال
گناہ جھاڑنے والے گناہون صغائر کو مٹا ڈالتے ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہین اور اگر گناہ اُسکے ذمہ نہین ہوتے تو بسبب مکفرات کے
بلند ہوتے ہین درجے جنت [illegible] ۴۰ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ
اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ
فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ
وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اُسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اُسکی کے سات سو چند تک فرمایا اللہ تعالے
نے مگر روزہ اسلیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہی اور مین ہی جزا دونگا اُسکی یعنے اُسکی جزا مین ہی جانتا ہون آپ ہی دونگا نہ سونپونگا اُسکو طرف غیر
اپنے کے چھوڑتا ہی خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنے بسبب امر میرے کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میرے کے لیے اور روزہ دار
کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار کرنے کے اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنے کے یعنے بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ

او منھ روزہ دار کی خوشتر ہی نزدیک اللہ کے بو مشک کی سے اور روزہ سپر ہی یعنے اسکے سبب سے بچتا ہی شر شیطانون سے دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزے ایک تمھارے کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے پس اگر برا کہے اسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اسکے کا پس چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہ ادنی درجہ ہی اور اور زیادہ کیجاتی ہی ساتسو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضے جاے اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہی جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اسکا بے نہایت ہی کہ مقدار اسکی کوئی نہین جانتا سواے اللہ تعالے کے ایسی فضیلت روزے کی دو سبب سے ہی ایک تو یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہی لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہی یہ خالص اللہ تعالے ہی کے لیے ریا کو اسمین دخل نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے فانہ لی یعنے روزہ خاص میرے ہی لیے ہی اسلیے کہ روزے کے لیے صورت نہین ہی دیکھی جاے بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ روزہ مین نفس کشی ہی اور نقصان بدن کا ہی اور صبر کرنا پڑتا ہی بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہ باتین نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے یدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہی اُن چیزون کو کہ دل چاہتا ہی یعنے جو چیزین منع ہین روزے مین وہ چھوڑ دیتا ہی اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوتہ کے ہی تخصیص بعد تعمیم کے یا شہوت سے مراد جماع ہی اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنے والین اور ایک خوشی نزدیک افطار کے بسبب نکلنے کے عہدہ حکم الٰہی سے یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کے معنی یہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اسکو برا نہ کہے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہ بات یا تو زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گویا اسنے کہا اسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھسے پس نہین لائق تجھے بھی لڑنا اسوقت اسلیے کہ یہ خلاف مروت کے ہی پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہ ہین کہ مین روزے سے ہون پس نہین لائق تجھے زبان درازی یا دست درازی اسلیے کہ مین اللہ تعالے کے ذمہ مین ہون یا یہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھے نہ چاہیے کہ برا کہون یا لڑون ف شرح لفظ الا الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نے لکھا ہی کہ کہا بعضے شارحون نے کہ ہم جانتے نہین کہ یہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہی لیکن واجب ہی ہمپر تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسی کو نہین کرتے تھے یعنے سجدہ وغیرہ اور کے لیے کرتے ہین ویسے روزہ کسی کا نہین رکھتے تھے سواے اللہ تعالے کے اور حق یہ ہی کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہا چھوڑتا ہی تو ایک طرح کی پاکی حاصل [illegible] ہوتا ہی ساتھ خلق باری تعالے کے یعنے جیسے باریتعالی منزہ ہی کھانے پینے سے ویسے ہی یہ بھی اپنے کو منزہ کرتا ہی کھانے پینے سے تو ان کو پس اس سبب سے خصوصیت ہی اسکی انتہی ف آوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسی کا نہین رکھتے تھے اور یہان کے بعضے لوگون نے انسے بھی بڑھکر قدم رکھا ہی شرک کرتے ہین کہ بعضے بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اللہ تعالے ہم سب کو اس بلا سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہی پہلی رات

مہینے رمضان کے سے قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہی اس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند کیا جاتا ہی اس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنے والا ای طلب کرنے والے خیر کے یعنے عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنے اللہ کی طرف اور ای ارادہ کرنے والے برائی کے بندرہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنی اللہ تعالے آزاد کرتا ہی بہت بندون کو آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کے پس شاید کہ تو بھی ہو ان مین سے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہی یعنے رمضان کی شبون مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف شیطانون کو قید کرتے ہین اسیلے کہ وہ وسوسہ نہ ڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نشانی اسکی یہ ہی کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ تعالے کے اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہی تو سبب اسکا یہ ہی کہ وہ تاثیر ہی پہلے بہکانے شیاطین کی کہ بیٹھ رہی ہی اندر برے نفسون کے یعنے پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اسکی پڑ رہی ہی اس سے اب بھی کرتا ہی اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالے کے یعنی بہت کوشش کر اسکی عبادت مین اسیلے کہ یہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بندرہ برائی سے یعنے باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف اللہ تعالے کے اسیلے کہ یہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہی

شروع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیٰطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے اللہ تعالے نے تمپر روزے اسکے کھولے جاتے ہین اسمین دروازے آسمان کے اور بند کیے جاتے ہین اسمین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اسمین سرکش شیطانون کے واسطے اللہ کے اسمین یعنی رمضان کی راتون مین یا عشرہ اخیر رمضان مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنی عمل کرنا اسمین افضل ہی عمل کرنے سے ہزار مہینون مین کہ نہو انمین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف سرکش شیطانون سے سمجھا جاتا ہی اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہ عجیب معنی ہین دور ہو جاتا ہی بسبب انکے اشکال پہلا پس ہوگا عطف مردۃ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان اور محروم رہا بھلائی اسکی سے یعنے نہ توفیق ہوئی شب بیداری کی اگرچہ اول شب اور آخر ہی شب جاگنا اور بندگی کرنا اسیلے کہ [illegible] عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا کسنے حصہ اپنا لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بھلائی سے اسمین بڑا مبالغہ ہی اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہی ف یہ جو ملا علی نے کہا کہ دور ہو جاتا ہی بسبب انکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدہ مین گذرا کہ بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہی حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کے فائدہ مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلے بہکانے شیطان کی ہی اور دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھوٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر میرے استاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفا نے بیان فرمائی کہ وہ ان سب سے افضل ہی اس سے اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہو جاتی ہی وہ یہ ہی کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہی اور مطلق شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان فاسقون کے بہکانے سے

روکے جاتے ہین کہ وہ پیوست اور دونون کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے رہتے ہین اور مطلق شیاطین صلحا کے بہکانے سے رکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہون سے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضاے بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب یہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضاے نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے سے ہوتے ہین ایسے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ بمقتضاے نفس کے ہوتے ہین وہ ان دنون مین بھی ہوتے ہین انتہی ۔ مؤلف (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مین نے منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مین نے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ۔ ف قرآن یعنی پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلی ملینگے ۔ ع (وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ مہینا آیا ہے تمہارے اور اسمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنے شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اس سے یعنی خیر اسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوئی اسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین محروم کیا جاتا خیر اسکی سے مگر ہر بے نصیب نقل کی یہ ابن ماجہ نے ۔ ف آیا تمہارے پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکے آنے کو دنون کو روزے رکھو اور قیام کرو راتون کو اور مگر ہر بے نصیب یعنی ہوکر بے نصیب سعادت سے ہے اور نہین ذوق ہے اسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہے اس سے ۔ (وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهِ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَاَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ) اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا اے لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنے قریب آیا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے بابرکت مہینا ہے کہ اسمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنے لیلۃ القدر کیے اللہ تعالے نے روزے اسکے فرض اور کیا قیام رات اسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اللہ کی اسمین ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنے انواع نفل ہوتا ہے مانند اسکے کہ ادا کیا فرض سوا

رمضان

رمضان کے یعنے نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہی مانند اُسکے
کہ ادا کیے ستر فرض سواے رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اُسکا بہشت ہی اور مہینہ غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا جاتا
ہی اسمین رزق مومن کا یعنے رزق حسّی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو یعنی کسب حلال
سے ہوتا ہی اُسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اُسکے کے اور سبب آزادی ذات اُسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اُسکے ثواب
مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اُسکا سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ افطار
کرواوین ساتھ اُسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہی اللہ تعالی یہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کرواوے
روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کے یا ایک کھجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا پلادیگا اُسکو اللہ حوض
میرے سے یعنے حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا پینے بعد اُسکے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلے اُسکے رحمت ہی اور
بیچ مین اُسکے بخشش ہی یعنے دہ زمانہ مغفرت کا ہی اور آخر اُسکے آزادی ہی آگ سے یعنے یہ تینون چیزین مومنون ہی کے لیے ہوتی ہین
نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھ لونڈی غلام سے یعنے رمضان کے مین بخشتا ہی اللہ تعالے واسطے اُسکے اور آزاد کرتا
ہی اُسکو آگ سے ف اور کیا قیام رات اُسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اُسکی واسطے تراویح پڑھنے اور مانند اُسکی کے سنت موکدہ پس جسنے
کیا یہ پہونچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اُسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار رہا اللہ تعالے کے عتاب مین اور ابوداؤد مین بیچ باب شہادۃ الواحد علی رویۃ ہلال رمضان کے آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا یعنے جب گواہی گذری رمضان کے
چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرنے کا پس ندا کی اُنھون نے لوگون مین یہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور وہ مہینہ
صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کھانے پینے وغیرہ سے آور وہ مہینہ غمخواری کا ہی کہ فقیرون اور بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے اور یہانتک کہ
داخل ہو بہشت مین اور یہ معلوم ہی ہی کہ جنت مین پیاس نہین ہونے کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُ فِیْہَا یعنے اور تحقیق تو نہین پیاسا
ہونے کا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونے کا کبھی اور پہلے اُسکے رحمت ہی یعنے وقت اوترنے رحمت عام کا ہی اگر اُسکی رحمت نہو
تو کوئی روزہ نہ رکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور ہلکا کیا بوجھ یعنے کام کم کروایا اس سے رحم کرکر بسبب روزہ دار ہونے اُسکے کے ۔ع
(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ کُلَّ اَسِیْرٍ وَاَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ) اور روایت ہی
ابن عباس رض سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینہ رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے
ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنے جو قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالے کے یا واسطے حق بندون کے بندون کے حق
کے لیے جو قید ہوتے اُنکے چھوڑنے سے مراد یہ ہی کہ اُنکو اُنسے کہ چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہ بھی ہی کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے
ہون اُنھین کو چھوڑتے ہون آور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرت سواے رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس یہان مراد یہ ہی کہ زیادہ
عادت سے دیتے تھے ۔ع ومولانا عبدالعزیز (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ
الْحَوْلِ اِلَی الْحَوْلِ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ ھَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُلْنَ یَا رَبِّ
اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِکَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِھِمْ اَعْیُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْیُنُھُمْ بِنَا رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی ابن
عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہی واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک کہا ابن

جس وقت کہ ہوتا ہے پہلا دن رمضان کا چلتی ہے باد نیچے عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر سر حور عین کے پس کہتی ہین حورین اے رب ہمارے گردان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈے ہون یعنی لذت اٹھاوین بسبب انکے یعنی بسبب صحبت انکی کے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی ہون آنکھین انکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** ہر سال سے سال آیندہ تک ہر سال غرہ محرم سے ہے اور بعید نہین ہے کہ یہ ہر سال غرہ شوال سے ہو حاصل یہ کہ جنت تمام سال آراستہ کی جاتی رہتی ہے واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہے یعنے کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنے جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتون کو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضان سے مگر بیاہ دیگی ایک زوجہ حور عین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالے نے حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہے واسطے امت حضرت کے یعنی جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہین ولیکن کام کرنے والا سوا اسکے نہین کہ پوری دیجاتی ہے مزدوری اپنی جس وقت کہ کر چکتا ہے کام اپنا نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی یہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہین بلکہ بسبب فراغت پانے کے ہے کام سے کہ وہ رکھنا روزون کا ہے اور اوپر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اسکے معنی ابو ہریرہ رضہ نے بیان کیے نہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہے یغفر لامتی

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب ہے بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنے پہلی رات کے چاند کے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ﴾ روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنے بہ نیت رمضان کے تیسوین شعبان کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اسکو یعنے عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تمپر یعنے تیسوین شب کو بسبب ابر کے یا دھوین کے یا غبار کے یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اسکے یعنے تیس دن پورے کرلو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہے کبھی انتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنے بقصد رمضان کے یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنے دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اسکی دوسری فصل مین مذکور ہووے گی انشاء اللہ تعالے اور یہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہے انتیس رات کا اسمین رغبت دلانی [illegible] ہے چاند کے تیسوین شب کو ﴿ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر چھا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسی طرح رمضان کے تیس دن پوری کرو ﴿ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تَمَامَ الثَّلَاثِينَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ﴾ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق ہم یعنے عرب جماعت ہین امی کہ حساب وکتاب نہین جانتے ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو

تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھ کی انگلیان بند کر کر کھول کھول دین اور تیسری بار مین تو انگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گننی کرنے اونتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** امی عربکو اسلیے کہا کہ جیسے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے لکھتے پڑھتے نہین تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہی کہ اکثر اہل عرب ایسے ہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہ ہی کہ اچھی طرح حساب و کتاب نہین جانتے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہین ہی بلکہ علم ہمارا متعلق ہی ساتھ رویت چاند کے پس دیکھتے ہین ہم اُسکو ایکبار اونتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جملے کہ جنکے سر دون پر لفظ یعنے کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتھ پہلی لفظ یعنے کے اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنے کے دونون اشارون کو کھول دیا ۞

ع (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَ ذُوالْحِجَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی بکرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہین ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا کہ قریب ہی عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہین کہ ایکسال مین مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتے ہین یعنی اونتیس اونتیس دن کے نہین ہوتے یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ مین ناقص نہین ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتے اگرچہ گنتی مین ایک تیس کا ہو اور ایک انتیس کا یا دونون اونتیس کے ہون ثواب پورے تیس کا ہو تا ہی ۞

ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمھارا رمضان سے روزہ ایک دن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عادت اسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اُسکو منع نہین اُس دن روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اسمین تنزیہی ہی اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزون کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہین اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہی روزہ آخر شعبان مین ایک روزہ یا دو روزے ۞ ع ج یہ روزہ یوم الشک کا نہین ہی بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سوا روزہ عادت کے ۞ مولانا [illegible] ری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گذر جاوے آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی سوا روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہی واسطے شفقت امت کے تا ضعیف نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہون اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی اُسکے حق مین ہی کہ جو طاقت پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہی اُسکو افطار کرنا جیسے کہ مستحب ہی افطار عرفہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اُسکے لیے نہی نہین اسلیے کہ ثابت ہوا ہی حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے مین روزے رکھتے تھے ۞ ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا ہِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے

نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے شعبان کے مہینہ کے دن گنتے رہو تاکہ جانو آنا رمضان کا ؛ ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَہْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے
کہ کہا نہیں دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابوداؤد
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے تمام مہینے شعبان کے بن بھی روزے رکھتے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع
مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ ؛ ع (وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یُشَکُّ فِیْہِ فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے عمار بن یاسرؓ سے کہ کہا جو شخص کہ روزہ رکھے اس
دن کہ شک کیا جاتا ہے اسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی نے ف شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دے چاند دیکھنے کی ایک شخص پھر رد کیجاوے
گواہی اس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پھر رد کیجاوے گواہی انکی اسکی صبح کو دن جو ہو اسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ احتمال
ہے کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین
اس دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہے اور اس دن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک شخص
اول شعبان سے روزہ رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اس روز آپڑا ہے کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہے اسکو
روزہ رکھنا اس دن کا اور اسی طرح افضل ہے یہ روزہ یوم الشک کا اسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر
ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین اس دن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن عمرؓ اور اور بہت صحابہؓ
کا معمول تھا کہ جب انتیس روز شعبان کے گذرتے تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے و الا اگر
مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہے اسکو علماء نے روزے نفل پر اور حدیث
عمار بن یاسر کی یعنی جو منع ہے روزہ تو مراد اس سے یہ ہے کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے نہ رکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین
کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نہ جانتے ہون وہ عوام ہین اور نیت اسکی اسطرح ہے کہ نیت کرے نفل کی
وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اس دن کے روزے کی اور نہ خیال آوے اسکے دل مین یہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہ روزہ بھی
رمضان کا ہے اور مکروہ ہے اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہ رو[illegible]ب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور روزے
مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہ روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ
رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونے کا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہو اس دن رمضان کا
ہونا ؛ ح فتاوی عالمگیری ؛ ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْہِلَالَ یَعْنِیْ
ہِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی
النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا
ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے دیکھا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی
دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہے تو یہ کہ محمدؐ پیغمبر خدا کا ہے کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے

اے بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اسکا معلوم نہو مقبول ہے گواہی اُسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین
لفظ شہادت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہے رمضان کے چاند مین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہ ہے کہ ثابت ہوتا
ہے چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہے اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم
نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اس صورت مین ہے کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد
یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہے اور اگر ابر و غبار نہو تو دونون مین شرط ہے گواہی جماعت
کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ خبر انکی کے ظن غالب کا ہو اور تحدید عدد کی مفوض ہے طرف راے امام کے اور بعضون کے
نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہین اور ابو یوسف رح سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہون ☆ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
تَرَآءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا مین نے
چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگون کو ساتھ روزے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) روایت ہے عائشہ رض سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اسقدر کہ نہ گنتے سوا شعبان کے
پھر روزہ رکھتے وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اوپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف شعبان کے
ایام بہت گنتے رہتے اسلیے کہ رمضان کے چاند مین غلطی نہ پڑے اور اور مہینون کے دنون کی اتنی محافظت نہ کرتے اسلیے کہ اور مہینون سے
کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کے مہینے سے البتہ ہے سو وہ نادر ہے نہین محتاج ہوتا طرف اُسکے ہر کوئی ہر سال ☆ (وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ
قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا
رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا
الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی البختری سے کہ کہا نکلے ہم یعنی اپنے شہر سے کہ کوفہ تھا عمرہ کرنے کے لیے پس جبکہ اترے ہم بطن نخلہ مین کہ
نام ایک مکان کا ہے درمیان مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کے لیے پس کہا بعضی قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کہا بعضی قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہے
پھر ملاقات کی ہمنے ابن عباس رض سے پس کہا ہمنے تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہے اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس رض
نے کس رات دیکھا تمنے اُسکو کہا ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اُسکو کہ دیکھا تھا جسمین مثلاً پیر کی شب مین یا منگل کی
شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھین رمضان کرین پس
وہ اُس رات کا ہے کہ دیکھا ہے تمنے اسکو اسمین اور ایک روایت مین ابی البختری رح سے ہے کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق
مین کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب بطن نخلہ مذکور کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباس رض کے کہ پوچھے اُنسے یعنی یہ کہ کس رات کا ہے

یہ چاند بسبب اختلاف مذکور کے پس کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دراز کی مدت شعبان کی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی یعنے تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہی اعتبار اُسکے بڑے ہونے کا کچھ نہین بلکہ وارد ہوا ہی کہ بڑا ہونا ہلالون کا قیامت کی علامتون سے ہی اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو اسمین پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباسؓ کے پاس پس جواب مذکور دیا اُنکو پھر جبکہ پہونچے ہون بطن نخلہ مین پوچھا ہو اُنسے بالمشافہ پس جواب پایا ہو اُنکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کی تیسوین تاریخ چاند دیکھے دن کو پہلے زوال کے یا بعد زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہونے کا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آیندہ کا کہا جاویگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جاویگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کو اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبھون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکھین اور اور جگہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہی اور سب جگہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور پھر رد کیا جاوے قول اُسکا تو اُسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اس روزے کو تو قضا لازم آئیگی فقط ع باب یہ باب ہی بیچ مسائل متفرقہ روزون کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی انس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اسلیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سحری کھاؤ یعنی کھاؤ سحر کیوقت کچھ نہ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیے ہی اور سحر کہتے ہین چھٹے حصے اخیر رات کو اور سَحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے پینے اخیر شب کا اور ساتھ پیش سین کے مصدر ہی یعنے کھانا کھانا اسوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہی اسلیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت ہی اور مراد برکت سے یہ ہی کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجا لانے سنت کے اور قوت ہوتی ہی روزہ رکھنے کی ع (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزون اہل کتاب کے یعنے یہود و نصاری کے [illegible] اہل کتاب کے ان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کے اور ہمارے ہان بھی ابتداے اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنی اُن کی شکرگزاری اس نعمت کی ہی ع (وَعَنْ سَہْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی سہلؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے آفتاب کی شہرون مین یہ ہی کہ مشرق کیجانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنے جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہی وہانتک پہونچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہی ساتھ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گھن کے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنی رافضیون کی اُنکی بھی مخالفت ہو جاویگی اسمین کہ یہی

ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے ۞ع (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ہٰہُنَا وَاَدْبَرَ النَّہَارُ مِنْ ہٰہُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنی مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اٹھے اور جاوے دن اس جگہ سے یعنے مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنے سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چھپ جاوے آفتاب تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنے حکماً یہ افطار کرنے والا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہی کہ معنی یہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ۞ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طی کے روزہ رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طی کا روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند میرے تحقیق مین رات گذارتا ہون کہ کھلاتا ہی مجکو رب میرا اور پلاتا ہی مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طی کا روزہ اسکو کہتے ہین کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان مین افطار نکرے اس سے اسلیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما کو اسمین کہ روزہ طی کا سواے حضرت کے اورون کے لیے جائز ہی یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضے تو کہتے ہین کہ جائز ہی اسیکے لیے کہ قادر ہو اسپر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہی اور سند انکی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگون کو وصال سے واسطے رحمت کے انپر اور بعضے صحابہ رضی اللہ عنہ سے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین اور امام ابو حنیفہ رح اور مالک رح اور شافعی رح نے مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہت تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح تر یہی ہی کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہ خصائص حضرت سے ہی اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھ چاول پانی کے تا حقیقت وصال سے نکلجا دین واللہ اعلم اور کھلاتا ہی الخ کھلانے پلانے سے مراد کیا ہی اسمین کئی قول ہین قول مختار یہ ہی کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہی بلکہ غذاے روحانی مراد ہی کہ بسبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتی تہی غذاے جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محبتون مجازیہ اور مسرتون حسیہ مین کیا گیا ہی پہ جاے محبت حقیقی اور مسرت معنوی ۞ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَفَہٗ عَلٰی حَفْصَۃَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ عُیَیْنَۃَ وَیُوْنُسُ الْاَیْلِیُّ کُلُّہُمْ عَنِ الزُّہْرِیِّ) روایت ہی حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نیت کرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہین روزہ واسطے اسکے یعنے کامل روزہ نہین ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ رضی اللہ عنہا پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا زہری سے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے او درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علمانے اختلاف کیا ہی کہ اسمین مذہب امام مالک رح کا تو یہی ہی کہ شرط ہی نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے مین اور امام شافعی رح اور امام احمد رح بھی اسی کے قائل ہین سواے نفل کے نفل مین امام احمد رح کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہی اور شافعی رح کے نزدیک آفتاب غروب ہونے کے پہلے تک بھی جائز اور

مذہب ہمارا یہ ہی کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین مین جائز ہی نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال
کے ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہی نیت کرنی رات سے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور سنے یعنے
معمر اور زبیدی اور ابن عینیہ اور یونس نے روایت کیا ہی زہری سے اور موقوف رکھا ہی حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے
ہین ۶ ح ا ﴿وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ
منہ رواہ ابوداؤد﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنے اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا
اور باسن ہو اسکے ہاتھ مین یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانے کا رکھتا ہو پس نہ رکھدے باسن کو یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنی اُس سے
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حکم اسوقت ہی کہ یقینا جانے کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا یعنے اگر یقین ہو صبح ہونے کا یا گمان ہو
اُسکا تو فقط سننے سے کھانا پینا موقوف نکرے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہی یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نہ جانے
طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہی صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا کہ مراد اذان سے
اذان مغرب کی ہی یعنی اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہی لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف
نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے ۶ ح ا ﴿وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی احب عبادی الی اعجلہم
فطرا رواہ الترمذی﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے بہت پیارا میرے بندون
مین طرف میرے وہ ہی کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت پیارا یہ اسلیے ہوتا ہی کہ متابعت کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی
اہل کتاب کی اور روافض کی ۶ ح ا ﴿وعن سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی
تمر فانہ برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طہور رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی ولم یذکر فانہ برکۃ
غیر الترمذی﴾ اور روایت ہی سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار
کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہی پس اگر نہ پاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنے والا ہی نقل کی یہ احمد
و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ اور دارمی نے اور نہین ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوا سے ترمذی کے ف امر اس حدیث مین استحباب
کے لیے ہی اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے مین یہ ہی کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کرتا ہی تب کہانے کو معدہ خوب قبول
کرتا ہی پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدہ مین پہونچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ شیرینی سے قوت قوی مین جلدی سرایت
کرتی ہی خصوصا قوت باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہی اور اُنکے مزاجون کو مناسبت
اسکے ساتھ بہت ہی اسلیے اس سے افطار کرلے کو فرمایا اور کھجور نہ پاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اسمین نیک فالی ہی ساتھ طہارت
ظاہر و باطن کے ۶ ح ا ﴿وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات
فتمیرات فان لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب﴾ اور روایت
ہی انس رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب سے چند تازی کھجورون سے پس اگر نہوتین تازی کھجورین تو افطار
کرتے خشک کھجورون سے پس اگر نہوتین خشک کھجورین تو پیتے چند چلو پانی کے یعنے تین چلو نقل کی یہ ترمذی و ابوداود نے اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف ابو یعلی نے روایت کیا ہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجورون سے ۱۰

یا ایسی چیز سے کہ نہ پہونچی اُسکو آگ اور بعضون نے جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہ ہی کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجورون پر یا ملالے اُسکو ساتھ اُس پانی کے یہ قول مردود ہی اسلیے کہ یہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دلون مکہ مین رہے آپ سے یہ نہین نقل کیا گیا ۵۵ (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرواوے روزہ دار کو یا سامان درست کر دے کسی غازی کا پس اُسکو ثواب مانند ثواب اُسکے کے ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہ محی السنہ نے شرح السنہ مین اور کہا یہ صحیح ہی **ف** یعنے جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہی اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنے والے کو اور سامان جہاد درست کر دینے والے کو بھی ہوتا ہی اسلیے کہ مددگار ہوا نیک کام کا

۵۶ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالیٰ نے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اسمین رغبت دلائی حضرت نے عبادات پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہی اسلیے کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت ہی اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہی ۵۷ (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا) اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار کرتے فرماتے یا الٰہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا مین نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا مین نے نقل کی یہ ابو داود نے بطریق ارسال کے **ف** کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگون نے وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کر لیا ہی کچھ اصل اسکی نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اسکے کے ایک دعا ہی کہ رد نہین کیجاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفر لی اور پڑھتے تھے یہ بھی الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جب تک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے مین اسلیے کہ یہود و نصاریٰ دیر کرتے ہین افطار مین نقل کی یہ ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** دیر کرتے ہین افطار مین یعنی اس قدر کہ تارے چمکین کے نکل آوین اور اسی زمانے مین پیروی انکی رافضیون نے کی ہی پس انکے خلاف مین غلبہ اور شوکت دین کی ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدائے دین کے ہی اور انکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاریٰ کو دوست بعضے اُنکے دوست ہین بعضون کے اور جو کوئی دوستی کرے انسے تم مین سے پس وہ انھین مین سے ہی ۵۸ (وَعَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی عطیہ سے کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہؓ پاس پس کہا ہمنے اے مان مومنون کی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین ایک اُنمین دوسرے کو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑھتا ہی

اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑھتا ہی کہا حضرت عائشہ رضہ نے کون اُنمین سے جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑھتا ہی کہا ہمنے عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نے اسیطرح کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سرا کہ دیر لگاتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسیٰ ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد اللہ بن مسعود رضہ بڑے عالم اور فقیہ تھے اُنھون نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسیٰ رضہ بھی بڑے صحابی تھے اُنھون نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا اُنکو اور شاید کہ کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ﴿ع (وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّحُوْرِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بلایا مجکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سحری کے رمضان مین پس کہا آ طرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہی سحر مومن کی کھجور نقل کی یہ ابو داؤد نے **بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ** باب ہی بیچ بیان پاک کرنے روزے کے **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہی اور کس چیز سے ثواب اُسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اُسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا اُنسے **ف** عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضے مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق آگے حدیثون مین مذکور ہین لیکن مین نے چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل تفصیل ایک جگہہ لکھون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اسمین سے لکھے جاتے ہین اور بعضے درمختار مین سے بھی لکھے ہین۔

فصل بیچ بیان اُن چیزون کے کہ روزے کو توڑتی نہین ہین اگر کھا لیوے یا پی لیوے یا جماع کرے بھولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھولکر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا یہ جب ہی کہ نہ حرکت دے نفس اپنے کو یعنی دہکا نہ دے بعد یاد آنے کے یہانتک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکے تو اُسپر کفارہ لازم ہوگا جیسے کہ اگر نکالکر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کرے قصداً پہلے فجر کے اور پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھہرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونے فجر کے پھر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اُسپر کچھ اور اگر ایک شخص بھولکر کھاتا ہو اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزے کی تمام کرنے کی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلا دے اُسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اُسکو اور اگر یاد دلانا ... وقت اور اُسکو نہ یاد آوے تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہی تو اولی یہ ہی کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہو دے ساتھ نظر کرنے کے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہو دے ساتھ فعل بد کرنے کے جانور سے بعضون کے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتھ سے منی گرادے روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہی یہ فعل غیر رمضان مین بھی اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور اگر قصد کرے تسکین شہوت کا امید ہی کہ نہو اُسپر وبال یعنی فقط لذت کے لیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کرے اُسپر اور اگر دھیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہو جاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپسمین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہوونگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہی جیسے نہاوے اور ٹھنڈک جگر کو پہونچے اور سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اُسکا حلق مین یا رنگ اُسکا رینٹ مین یا تھوک مین

اسلیے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کے راہ نہین ہی اور
آنسو جو نکلتے ہین ٹپک کر نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسام سے ہو منافی روزے کی نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کسے آنکھ مین دودھ
یا دوا ساتھ تیل کے پھر پاوے مزا اسکا یا تلخی اسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگلجاوے کچھ یعنی روئی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈوری مین اور
ڈورہ اسکے ہاتھ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈوری سے کھل کر گر پڑے جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی یا مانند
اسکے کے اور ایک سرا اسکا اسکے ہاتھ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسی طرح اگر داخل کرے انگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین
ٹوٹنے کا مگر تر ہو گی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کرے
افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دھوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ اس سے بچ نہین سکتا
اگر منھہ بند کرے تو ناک مین سے جاتا ہی پس یہ ہو مانند تری کے کہ باقی رہتی ہی منھہ مین بعد کلی کرنے کے اور قید بغیر اسکے فعل کے اسلیے لگائی
کہ جو قصد کر کر دھوان داخل کریگا حلق مین کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دھوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا
انکے کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دھوان اپنی طرف لیگا اور سونگھے گا دھوان اسکا اس حال مین کہ یاد رکھتا ہو روزے کو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے
کہ ممکن ہی احتراز کرنا اس سے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیے اور یہ وہم کسی کو نہ پیدا ہو کہ یہ مانند سونگھنے گلاب مشک
وغیرہا کے ہی اسلیے کہ نری خوشبو ہین اور جوہر دھوین مین کہ آدمی کے اندر پہونچے اسکے فعل سے فرق ظاہر ہی اور اسی طرح دھوین حقہ کے
سے روزہ جاتا رہتا ہی اسلیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اس سے اور بطور دوا کے استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کے حلق مین
جاوین اور ہووین وہ تھوڑے تو روزہ نہین ٹوٹنے کا اور اگر بہت ہونگے کہ نمکینی انکی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنے سے
روزہ نہین جاتا اور اگر جاوے حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستے ہوے یا مکھی یا اثر دواؤن کا یعنی دوا کوٹتے ہوے یا گرد یا بادشتے ہوے آہن سے
کچھ اڑ کر حلق مین جاوے نہین جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہی احتراز اس سے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ
سارے دن یا کئی دن اسیطرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالے سوراخ ذکر مین دوا
یا تیل اور وہ مثانہ مین پہونچ جاوے روزہ نہین جاتا امام ابوحنیفہ اور امام محمد رح کے نزدیک اسلیے کہ مثانہ مین سے منفذ یعنی راستہ اوپر کو نہین
اور پیشاب جو نکلتا ہی ٹپک کر [illegible] کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین رہے تو تینون کے نزدیک نہین جاتا
اور پانی مین بیٹھے اور کان مین پانی جاوے یا کان کھجاوے سے اور تنکے اسپر میل پھر ڈالے تنکے کو کان مین کئی بار یون ہی کرے نہین
روزہ جاتا اور اگر اترے دماغ سے رینٹ اور پہونچے ناک مین پھر دماغ مین چڑھا جاوے یا نگلجاوے اسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا
تھوک منھہ سے اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہا تار اسکا اور لٹک آیا ٹھوڑی تک پھر نگلگیا اسکو تو نہین جائیگا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر منھہ
مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم منھہ بھرا ہوا نگلجاوے ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہین اور لائق ہی
پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اسلیے کہ جب جاری ہوتا ہی تھوک اپنی مجرا یعنی جگہ جاری ہونے کی سے اور
پہونچتا ہی منھہ مین اور یہ قادر ہی اسکے پھینک دینے پر اور نہ پھینکا بلکہ نگلگیا جاتا رہتا ہی روزہ انکے نزدیک اور اگر قے آپسے آوے روزہ جاتا
نہین اگرچہ منھہ بھر کر آوے اور اسی طرح سے نہین جاتا اگر پھر حلق مین اتر جاوے وہ بغیر اسکے فعل کے اگرچہ منھہ بھری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف
کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگلجاوے اور ہو وہ منھہ بھری ہوئی سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آنے کا اور منھہ بھر کر قے نہ ہوگی

تو اُسکے نگلنے سے روزہ نہین جانے کا مختار یہی ہی اور اگر قصداً قی کرے منھ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہے گا اور منھ بھر کر نہ کرے تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کے اور صحیح یہی ہی اور کہا امام محمد نے کہ جاتا رہتا ہی اور یہ ظاہر الروایۃ ہی پھر اگر وہ حلق مین اُتر جاوے آپسے نہین جاتا اور اگر قصداً نگلجاوے اسمین دو روایتین ہین صحیح یہ ہی کہ نہین جاتا اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کے کھانے مین سے اٹک رہے اور ہووے وہ کم چنے سے اُسکے نگلجانے سے دن کو روزہ نہین جاتا یا نکلے خون اُسکے دانتون مین سے اور داخل ہو اُسکی حلق مین اور نہ پہونچے اُسکے پیٹ مین تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر پہونچے پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تھوک پر یا برابر ہون خون اور تھوک فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا ہی ساتھ اُسکے نہین ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اُسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کے باہر سے منھ مین ڈالکر چباوے یہانتک کہ وہ پھیل جاوے منھ مین اور مزہ اُسکا حلق مین نہ پاوے تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر منھ مین پھیلی نہین اور مزہ اُسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائے ثابت وہ چیز نگلجاوے اگر مزہ حلق مین نپاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز اُن چیزون مین سے ہی کہ اُنسے کفارہ آتا ہی کفارہ آویگا والا قضا

فصل بیچ بیان ان چیزون کے کہ فاسد ہوتا ہی اُنسے روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اُنسے جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکھنے والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سے نیت کیے ہوئے ہو اگر بعد طلوع فجر کے نیت کی ہوگی اُسکے توڑنے سے کفارہ نہین آنے کا اور بعد روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی پیش نہ آوے مانند بیماری اور حیض اور نفاس کے اگر روزہ توڑنے کے بعد اُن چیزون مین سے کوئی چیز پیش آجاویگی کفارہ نہین آنے کا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور نہ پہلے توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی ہو مانند سفر کے کہ اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آنے کا اور اگر بعد توڑنے کے سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کرے حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصداً کرے بھول چوک کر کریگا تو کفارہ نہین آنے کا اور وہ مضطر نہو مضطر پر کفارہ نہین پس جب اتنی شرطین پائی جائینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کھانا اور پینا خواہ از راہ غذا کے ہو خواہ دوا کے اور یہ ہی معنی غذائیہ کے علما نے اختلاف کیا ہی بعضون نے تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کرے طبیعت اُسکے کھانے کی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اُسکے اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اُسکے کھانے سے اصلاح بدن کی ہو اور بعضون نے کہا غذا کی چیز وہ ہی کہ کھائی جاتی ہی عادۃ پس کفارہ آتا ہی اگر مینہ یا اولے یا برف نگلجاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا [illegible] خشک کیا ہو گوشت یا کھاوے گیہون مگر یہ کہ ایک آدھ گیہون چباوے اور منھ مین پھیل جاوے تو کفارہ نہین آتا اور اگر نگلجاوے تھوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہی اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہی اسمین اور سوا اسکے تھوک نگلنے مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تھوڑے سے نمک کھانے سے کفارہ آتا ہی نہ بہت سے بموجب روایت مختار کے کذا فی المستغنی اور خلاصہ اور بزازیہ مین لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ مطلق نمک کھانے سے کفارہ آتا ہی تھوڑا ہو یا بہت اور اگر کھاوے جو بغیر بھنے پس نہین کفارہ اُسپر اسلیے کہ نہین کھاتے جاتے ہین کچے اور یہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازے بال میں سے نکالکر کھاوے تو کفارہ آتا ہی اور کفارہ آتا ہی کھانے گل ارمنی کے سے مطلق یعنی برابر ہی کہ عادت ہو اُسکے کھانے کی یا نہ عادۃ ہو اسلیے کہ وہ کھائی جاتی ہی دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہی کھانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اُسکے کھانے کی پس نہین کفارہ ہی اُسپر کہ نہین عادت رکھتا ہی اُسکی اور اگر بعد غیبت کرنے کے قصداً کھانا کھالے کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہونچی ہو اُسکو حدیث یا نہ پہونچی ہو تاویل اُسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہی اور حدیث ضعیفہ

تفطر الصیام تاویل کی گئی ہے بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پچھنون کے کہ بعضے علمانے اسکے ظاہر پر بھی عمل کیا ہے مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے یا بعد خواب ہونے کے اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانے کے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنے کے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے انگلی کے دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جب کہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنی پچھنے لگانے والے نے اور لینے والے نے حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل اسکی بموجب مذہب کے نہین کفارہ آنے کا اور اگر پہچانے گا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کا کرکر قصداً کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنے کے بعد غیبت کے ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنے کا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کے نزدیک تو اسی طرح ہے لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کے کہا ہے اور واجب ہوگا کفارہ اس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کرادے ایک شخص سے کہ اسپر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنے کے لیے اور مرد پر نہین آنے کا اور ایک عورت نے جانا طلوع ہونا فجر کا اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سے یہانتک کہ اسنے صحبت کی اور وہ نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر

فصل بیچ بیان کفارہ کے اور ان چیزون کے کہ ساقط کرتی ہین کفارے کو ذمہ سے ایک عورت نے قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا خوشی پھر اسی دن اسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہے اور اسی طرح کوئی بیمار ہوگیا اسی دن اسطرح کا کہ جائز ہے اسمین افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکے فعل کے تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور یہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی الخ اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئین اس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین روزہ رکھ سکتا اس حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سے یا پہاڑ پر سے تو اسمین اختلاف کیا ہے مشایخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہوجاتا ہے اس سے کفارہ اور بعضون نے کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ نہین ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہے جمع العلوم مین کہ اگر کسی نے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آنے کا اسپر عمل کیا ہے بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہ ہے کہ آزاد کرے بردہ اگرچہ ہو کافر پھر اگر نہ کرسکے یہ روزے رکھے دو مہینے پے در پے کہ نہون انمین دن عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ انمین روزے رکھنے منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہوجاوے بعذر یا بلا عذر تو روزے پھر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار کرے تو مضائقہ نہین اور اگر افطار کرے تو بھی از سر نو رکھے پھر اگر نہ رکھ سکے روزے بسبب مرض کے یا بڑھاپے کے کھلاوے ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے صبح کو کھلاوے انکو اور شام کو کھلاوے یا دو دن صبح کو کھلاوے یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط یہ ہے کہ اول جنکو کھلاوے انھین کو دوبارہ بھی کھلاوے یہانتک کہ اگر صبح کو کھلایا ساٹھ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھ غیر انکے کو نہین کفایت کرے گا یہانتک کہ پھر کھلاوے دونون فرقون مین سے ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلایا کرے یا ہر روز نئے فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساٹھ فقیرون کا یا کم کا اسنے ایک فقیر کو دے تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے روٹی گیہون کی بغیر سالن کے بخلاف جو کی روٹی کے کہ اسکے ساتھ سالن ضرور ہے اسلیے کہ بسبب سختی کے پیٹ بھر کر نہین کھا سکتا بغیر سالن کے عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی کے کہ وہ کھا سکتا ہے بغیر سالن کے پیٹ بھر کر اسلیے کہا گیا ہے کہ روٹی گیہون کی سالن اسکا اسی مین ہے پس جسنے طلب کیا اسکے ساتھ سالن نہین ہے وہ بھوکا اور شرط یہ بھی ہے کہ نہو کوئی انمین پیٹ بھرا یہانتک کہ اگر ہوگا پیٹ بھرا اور کھاویگا مانند بھوکے کے احتیاج ہوگی اور کے کھلانے کی پس یا تو کھانا کھلاوے جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھی صاع یعنے پونے دو سیر گیہون یا آٹا اسکا یا ستو اسکے یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور

یا دیوے قیمت اُنکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دے اور اگر کئی روزے توڑے جماع کر کر یا کھا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہے بشرطیکہ درمیان اُنکے کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسون کے لیے ایک کفارہ کافی ہے اور اگر درمیان مین کفارہ دیا تو باقی کے لیے کفارہ اور چاہیے اور وہ کئی روزے جو توڑے عام ہین کہ ایک رمضان کے ہون یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ وہ روزے ایک رمضان کے ہون اور اگر کئی رمضانون کے ہونگے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علیحدہ علیحدہ دے فتاوی عالمگیری مین یہی روایت نقل کی ہے فصل بیچ بیان اُن چیزون کے کہ روزے کو توڑتے ہین اور قضا ہی اُنسے آتی ہے نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اُسمین غذائیت نہو یا غذائیت ہو لیکن ہو عذر شرعی اور پہونچاوے اُسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہو اُس سے شہوت ستر کی پوری یعنی جلق وغیرہ تو اُنسے کفارہ نہین آتا پس اگر کھاوے روزہ دار ادا رمضان مین چاول کچے یا آٹا گندھا ہوا یا نشاستہ تو روزہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہون کا اور جو کا جبکہ بھگوئے ساتھ پانی کے اور ملاوے اُسمین شکر واجب کرتے ہین کفارہ کو اور اگر کھاوے نمک بہت ایکبارگی یا کھاوے مٹی سوا گل ارمنی کے کہ نہ عادت ہو اُسکے کھانے کی یا گٹھلی یا روئی یا نگلا تھوک اپنا کہ متغیر تھا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ڈورا ریشم وغیرہ کے اور وہ یاد رکھتا تھا روزہ اپنا یا کھایا کاغذ یا مانند اُسکے وہ چیز کہ نہین کھائی جاتی ہے عادۃً یا کھائے پھل کچے یعنی یا مانند اُسکے ایسے پھل کچے کہ نہین کھائے جاتے ہین پہلے پختہ ہونے کے اور اُنکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کھایا یا کھایا اخروٹ تازہ کہ نہو اُسمین گودہ یا نگلا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا ڈالی یا منہ مین دوا رکھی اور اُسمین سے کچھ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالے کان مین تو اُسمین اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ اور اکثر متون مین تو لکھا ہے کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے زخم مین اور وہ پیٹ مین پہونچی یا دماغ کے زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہونچی یا داخل ہوا حلق مین مینہ یا برف اور نہ نگلا اُنکو اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق سے اوتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرنے مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتے ہوئے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسی نے روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ ساتھ جماع کے ہو یعنی خاوند نے زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتون مین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنے والے پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اُسپر قضا۔ اور اگر افطار کرے عورت لونڈی ہو یعنی بیمار ہو جانے کے سبب خدمت کے یا افطار کرے لونڈی بسبب ضعف کے کہ حاصل ہوا اُسکو بسبب کسی قسم پکانے سے یا کپڑے دھونے سے قضا لازم ہے اور لونڈی کو چاہیے کہ نہ کہنا مانے مولے کا اگر ایسے کام کو کہے کہ عاجز کرے اُسکو ادا سے فرائض سے۔ اور اگر ڈال دیوے کوئی سوتے کے منھ مین پانی یا پی جاوے سوتے والا پانی اُسپر قضا ہے اور نہین ہے وہ مانند بھولنے والے کے کیا نہین جانتا ہے تو کہ سونے والا یا جسکی عقل جاتی رہے اگر ذبح کرے نہین درست ہے اُسکا ذبح کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے ذبح کے وقت اُسکا ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہے اور جو اگر روزے مین بھول کر کھانے کو کھایا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصداً کیا یا دن کو روزے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا رات سے نیت کی ایک دن روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہین درست تھا اُسکو افطار یا رات سے ارادہ کیا سفر روزے کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا یا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تھا اُسکو افطار قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور سفر مین کی نیت کی قید اسلیے لگائی کہ اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کے لینے کے لیے اور قصداً کھاویگا لے نہ لگا نہین

۴ مسئلہ کھانے کو مانند اُسکے کے ۱۲

یا پہلے جدا ہونے کے آبادی مقام اپنے کے سے تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے اور اگر کھانے پینے وغیرہ سے بند رہا تمام دن بغیر نیت روزے
کے اور افطار کی یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال میں کہ شک رکھتا تھا بیچ طلوع ہونے فجر کے اور فجر اسوقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن
غالب غروب ہونے آفتاب کے اور آفتاب اسوقت باقی تھا تو قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہوگا غروب میں پس بیچ لازم ہونے کفارے
کے دو روایتیں ہیں مختار فقیہ ابو جعفر کی یہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونے کا اور افطار کر ڈالیگا تو اسپر کفارہ
لازم ہوگا اور اگر منزل ہوا بسبب فعل بد کرنے کے جانور سے یا میت سے یا منی گرانے کسی کی ران میں یا ناف میں یا ہاتھ میں یا منزل ہوا
بسبب بوسہ لینے کے یا چھونے کسی کے یا توڑا روزہ غیر ادا سے رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسی نے سوتے میں اور وہ روزے سے تھی روزہ
جاتا رہیگا اسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسی طرح ایک عورت نے رات سے نیت روزے کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہو گئی اور اس سے
جماع کسی نے کیا اس عورت پر بھی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ میں یا داخل کی کسی نے انگلی بھیگی ہوئی
پانی کی یا تیل کی اپنے دبر میں یا استنجا کیا اور پانی پہونچا دبر میں حقنے کی جگہ تک اگرچہ یہ ہوتا ہے کم یا پہونچا پانی فرج داخل تک بسبب
مبالغہ کے استنجا کرنے میں قضا لازم آویگی اور اگر نکل آویں سے بواسیر والے کے اور دھوئے انکو اگر خشک کر لیا انکو پہلے اٹھنے کے اور سے
پھر اوپر چڑھ گئے نہیں ٹوٹنے کا روزہ اسلیے کہ پانی پہونچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہو گیا پہلے پہونچنے کے طرف باطن کے بسبب عود کرنے
مقعد کے اور اگر خشک نہونگے تو روزہ فاسد ہو جاویگا اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل میں
یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر میں یا عورت داخل کریگی ان چیزوں کو اپنی فرج داخل میں اور غائب ہو جاوینگی یہ
چیزیں اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ میں رہا یا عورت کی فرج خارج میں نہیں فاسد ہوویگا
اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتھ میں ہو پھر نکال لے نہیں ٹوٹنے کا روزہ اگر سب نگلجاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل
کریگا دھواں اپنے فعل سے قصداً دماغ میں یا پیٹ میں قضا لازم آویگی اور یہ حکم بیچ دھوئیں عبیر و عنبر و عود کے ہے اور ان دونوں بیچ دھوئیں
میں بعید نہیں ہے لازم آنا کفارہ کا بھی واسطے فائدہ مند اور دوا ہونے اسکے کے اور اسیطرح حقہ کے دھواں داخل کرنے سے بعید نہیں ہے لازم
آنا کفارہ کا۔ اور اگر قے قصداً کی اگرچہ منہ بھر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک منہ بھر کر آنا
شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نگلجاوے قے آپ سے آئی ہوئی کو اور ہو وہ منہ بھری ہوئی یا کھا جاوے دانتوں کی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو
بقدر چنے کے یا زیادہ یا نیت کرے روزے [illegible] چکنے کے بھول کر پہلے نیت کرنے کے دن کو یا بیہوش ہو جاوے اگرچہ مہینے بھر
تک بیہوش رہے قضا لازم آویگی مگر یہ کہ قضا نہ کرے اس دن کے کہ جس میں بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکی رات میں شروع ہوئی ہے اسلیے
کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اسنے رات سے نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اسکے بعد جتنے دنوں بیہوش رہیگا انکی
قضا کریگا اسلیے کہ امساک بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہیں نیت کی تو اس دن کی بھی قضا آویگی۔ اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ
رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینے دیوانہ رہا نہیں قضا آویگی۔ اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دن کو آرام ہو گیا
بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہیں آنے کی کہ یہ بھی سارے ہی مہینے کے حکم میں ہے۔ اور اگر رمضان میں نیت روزے کی نہ کی
اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہیں اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے کذا فی لابد منہ۔ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے
اگرچہ بسبب عذر کے ٹوٹے اور پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہے بند رہنا کھانے پینے وغیرہ سے بقیہ روز میں اور واجب ہے بند رہنا حائض اور نفسا کو جبکہ

پاک ہون بعد طلوع ہونے فجر کے اور واجب ہی بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا ہو جاوے اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکے پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہی سوائے دو شخصون اخیر کے - اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیے لیکن ظاہر نہ کہاوین بلکہ پوشیدہ کہاوین **فصل** بیچ بیان اُن چیزون کے کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب ہین مکروہ ہی روزہ دار کے لیے چکہنا کسی چیز کا بغیر چکہ کر تھوک دینا اور ذخیرہ مین ہی کہ مکروہ ہی چکہنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہوا اور جب ضرور ہو جیسے کوئی چیز خریدتا ہوا اور ڈر ہوا سکا کہ اگر نہ چکہونگا تو غبن دیا جاؤنگا یا موافق میری مرضی کے نہوگی تو نہین مکروہ اور فتاوائے نسفی مین ہی کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اسکو یہی چکہ لینا کہانے کا تا اُسکے ظلم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہی کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنے جو کہ پکانے کے لیے ہون اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے منہ مین دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اُسکے پاس ہو تو اُس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اُسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی دے کہ اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطگی کا روزہ دار کے لیے برابر ہین اسمین مرد و عورت اسلیے کہ اُسکے چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہی اور سوائے روزے کی حالت کے مردون کے لیے چبانا اُسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کے جائز ہی اور بعضون نے کہا مباح ہی بخلاف عورتون کے کہ اُنکے لیے مستحب ہی چبانا اُسکا اسلیے کہ یہ اُنکے لیے قائم مقام ہی مسواک کے اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورت کو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا ورنہ نہین مکروہ اور مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا مُنہ مین قصداً اور پھر نگلجانا اُسکا - اور مکروہ ہی روزہ دار کے لیے کرنا اُس چیز کا کہ ضعف ہو اس سے مانند فصد اور پچھنون کے اور جو فصد و پچھنے ایسے ہون کہ ضعف نہو اُنسے تو نہین مکروہ - اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا موچھون کو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہوا اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی مین - اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کے اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہین روزہ دار کے لیے تین چیزین سحر کہانی اور دیر کرنی سحری مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روز ابر کے اور روز ابر کے روز احتیاط ضرور ہی **فصل** بیچ بیان اُن عوارض کے کہ مباح ہی بسبب اُنکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودہ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اُس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکہے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھے ہونے کا اسلیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اُسکا کبھی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اُس سے احتراز - اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کے شروع ہوتی ہی اول باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہی اثر اُسکا اور پس برابر ہی کہ ہو وہ مرض آنکہ دکہنے کا یا زخم یا درد سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اُسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونیکا تو جائز ہی اسمین افطار - اور لکہا ہی علمانے کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقیناً کہ مین لڑونگا کفار سے رمضان کے مہینے مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے مین پس پہلے لڑائی کے افطار کرے مسافر ہو یا مقیم - اور اسی قیاس پر کہا ہی علمانے اُس شخص کے حق مین کہ اُسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلے آنے تپ کے بگمان اسکے کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کر دیگی تو نہین مضائقہ افطار کا اُسکے لیے پھر اگر تپ نہ آویگی تو صحیح تر یہ ہی کہ نہین آنے کا کفارہ - اور اسی طرح عورت نے حیض آنے کا گمان کر کر افطار کیا اور پھر حیض نہ آیا تو صحیح تر یہ ہی کہ کفارہ نہین آنے کا اُسپر - اور فتاوائے عالمگیری مین لکہا ہی کہ دونون

صورتون مین کفارہ آویگا- اور اسیطرح باز اروا ہے اگر سنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پھر افطار کر ڈالین پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہین کفارہ اُنپر اور زبردستی سے مراد یہ ہی کہ کوئی پچھاڑ کر مُنھ مین کچھ دیدے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے مین مار ڈالنے کا یا بہت مارنے کا- اور جائز ہی افطار حاملہ کے لیے اور دودھ والی کے لیے اگر ڈرے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزون کا یا بچے پر اور دودھ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ مراد دودھ والی سے دایہ ہی یہ قول مردود ہی اسلیے کہ حدیث مین عام ہی دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسرے یہ کہ دودھ پلانا ماں پر واجب ہی دیانۃً خصوصًا جبکہ باپ ہو مفلس- اور جائز ہی دودھ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچے کی بیماری کو فایدہ کریگی اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلے تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ اور جائز ہی افطار اُسکے لیے کہ ہو اُسکو پیاس شدید یا بھوک بہت کہ خوف ہو اُنسے ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا- اور نہو یہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس اپنے کے اسلیے کہ اگر ہوگا یہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نے کہا کہ نہین لازم آنے کا-- اور پوچھے گئے علی بن احمد حال حرفہ کرنے والے سے کہ جب جانے وہ کہ اگر مین مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اسمین افطار اور ہی وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہی اُسکو کھانا پہلے بیمار ہونے کے یا نہین پس منع کیا اُنھون نے اشد منع اور درمختار مین لکھا ہی کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اُسکو چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے تا وجہ معیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے- اور جائز ہی افطار اُس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزے مین بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اُسکے تو درست ہی اور بہر صورت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کے توڑے خواہ بیمار ہو کر- اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہی اگر ضرر نہ کرے اور یہ کب ہی کہ جب نہون تمام رفیق اُسکے افطار کیے ہوے اور نہ شریک ہون خرچ کرنے مین پس اگر ہون شریک یا افطار کیے ہو تو افضل افطار رہی ہی واسطے موافقت جماعت کے- اور نہین واجب ہی وصیت کرنی ساتھ فدیہ اس روزے کے کہ افطار کیا اُسپر کہ مرے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذرون مذکورہ سے اور قضا کرے اُن روزون کی کہ قادر ہو اُنکی قضا پر اور اگر قضا نکرے تو لازم ہی اُسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہین شرط ہی قضا روزے مین پے درپے رکھنا لیکن مستحب ہی [illegible] ذمہ سے اوتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہی یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے تنبیہ شرع مین روزے تیرہ قسم کے آئے ہین اُنہین سے سات قسم کے روزے تو پے درپے رکھے جاتے ہین مہینے رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارے یمین کے اور رمضان مین جو قصدًا افطار کرے اُسکے کفارہ کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چھ قسم کے روزون مین اختیار رکھتا ہی چاہے پے درپے رکھے اور چاہے متفرق نفل روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اور شیخ فانی اُسکو کہتے ہین کہ عاجز ہو ادا سے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اُسکا یہانتک کہ نا امید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لازم ہی شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والون کو سوا اُنکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنے نذر مانے کہ مین ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر عاجز ہو اُس سے بسبب اشتغال معیشت کے تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز اور فدیہ یہ ہی کہ بدلے ہر دن کے آدھا صاع یعنی دو سیر

له تحقیق اللہ نے معاف کیا مسافر سے روزہ اور آدھی نماز اور حاملہ سے اور دودھ پلانے والی سے روزہ ۱۲

گیہوں دے یا قیمت اُسکی بشرطیکہ ہمیشہ رہنے عجز کے موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہی یہ کہ نہ واجب ہو اُسپر فدیہ مانند اور دن کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالی سے اور جائز ہی فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونوں وقت بھر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلاوے بیسے کہ جائز ہی تملیک بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہی اُسمین تملیک مانند زکوۃ کے جاننا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہی ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہی اسمین تملیک اور اباحت اور جو کہ مشروع ہی ساتھ لفظ ایتا کے اور ادا کے شرط ہی اسمین تملیک اور نہیں جائز ہی نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اُسکا بلا عذر اور جاننا چاہیے کہ توڑ ڈالنا روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنے کے مکروہ ہی اور نفل روزہ شروع سے واجب ہوتا ہی پس کسی حالت مین توڑے واجب ہوتی ہی اُسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنوں مین نفل روزے رکھے دونوں عیدوں مین اور ایام تشریق مین تو نہیں لازم آتی ہی قضا اُنکے توڑنے مین اسلیے کہ ان دنوں مین روزے منع ہین شروع سے واجب نہین ہوتے اور اگر ان پانچ دنوں کے روزے نذر مانے یا تمام سال کے روزے نذر مانے تو ان دنوں مین افطار کرے اور قضا اُنکی رکھے اور دنوں مین اور حکم کیا جاوے لڑکا ساتھ روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت آوے اُسمین اور مارا جاوے اُسکے ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کے الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور کام کرنا بُرا اپنے روزے مین پس نہین اللہ کو کچھ حاجت اسمین کہ چھوڑا ہی اس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے ف باطل بولنا کلام باطل وہ ہی کہ جسکے بولنے مین گناہ لازم آوے یعنی باتین کفر کی کرنی اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیاں دینی اور بُرا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند اُسکے اور چیزین کہ واجب ہی انسان کو پرہیز کرنا اُنسے پس حاصل یہ کہ جس روزہ دار نے باطل بولنا اور بُرے کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعم کو کچھ حاجت نہین اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہی کہ مقصود روزہ سے توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہی پس جب حاصل ہوا اس سے یہ یعنی بُرے قول و فعل نچھوڑے تو نہین پروا کرتا اللہ تعم روزے اُسکے کی اور اُسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہونے حاجت سے مراد ہی نہ التفات کرنا اُسپر اور نہ قبول کرنا اُسکے روزے کا اور کیونکر التفات کرے اللہ تعم اُسکی طرف کہ اُسنے ترک تو کیا اُس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے مین قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اُسپر ہر وقت مین اور مشایخ نے لکھا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہی کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع [illegible] روزہ خواص کا ہی وہ یہی کہ باز رکھے تمام اعضا اور حواس کو لذتوں اور خواہشوں حرام اور مکروہ سے بلکہ منہمک رہنے سے مباح مین بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رہے ہر چیز سے کہ جو سواے حق کے ہی اور نہ التفات کرے اُسکے غیر کی طرف ۞ (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَہُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنے اپنی بی بیوں سے یہ معاملہ کرتے اُس حال مین کہ وہ روزہ دار ہوتے اور تھے حضرتؐ بہت قادر تم سے واسطے حاجت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاجت سے مراد شہوۃ ہی یعنی حضرتؐ بہ نسبت تمہارے بہت قادر تھے اپنی شہوۃ پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے کے رُکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور سے رُکنا مشکل ہی اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنے کا یا انزال

ہو جائیگا اور اگر خوف نہو تو نہیں مکروہ ہے ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاتی انکو فجر رمضان میں یعنی کبھی اور وہ ہوتے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور پھر نہا لیتے پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نیت روزہ کی کرنی اور صبح کو نہانا منع نہیں اور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اسمیں روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اسمیں بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت میں بھی تو مضر نہیں اور بغیر احتلام کے اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہیں ہوتا تھا اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کے آنے کی خواب میں اور وہ امن میں تھے اس سے ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری ہوئی کھچوائی حالت احرام میں اور بھری ہوئی سینگی کھچوائی روزے کی حالت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شیخ جزری نے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرت حالت احرام میں روزے سے تھے اور پھر بھری ہوئی سینگی لی یہ مراد جانی ابو داؤد کی اس حدیث سے انہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وہو صائما محرما اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام والے کو سینگی یعنی بشرطیکہ بال نہ ٹوٹے اور اسیطرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینوں اماموں کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری ہوئی سینگی لگانیوالے کا اور لگوانے والے کا لیکن کفارہ نہیں واجب آتا ہے ﴿وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور ہو وہ روزہ دار پس کھایا یا پیا پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہیں کہ کھلایا اسکو اللہ نے اور پلایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہے ہر روزے کا فرض ہو یا نفل بھولکر کھا لیوے یا پی لیوے تو روزہ نہیں جاتا اور مذہب اماموں کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہیں کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے میں ثابت ہوا جماع میں بھی یعنی جماع بھولکر کرے اسکا بھی یہی حکم ہے ﴿وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِي وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلَى اَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا میں یعنی بسبب گناہ کرنے کے فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کہا گرا میں اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تھا میں روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اسکو کہا کہ نہیں فرمایا حضرتؐ نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہیں فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینوں کے کھلانے کا کہا کہ نہیں فرمایا حضرتؐ نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اسکو دیں تا وہ کفارہ ادا کرے پس اسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹھے تھے آیا حضرتؐ کے پاس ایک عرق کہ اسمیں تھیں کھجوریں اور عرق کہتے ہیں تھیلے بڑے کو لیے کھجور کے پتے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اسمیں پندرہ صاع سماتے

لے ہین جو پندرہ صاع ہوتے ہین حضرت نے پوچھا کہان ہی پوچھنے والا کہا اُسنے کہ مین حاضر ہون فرمایا لے یہ کھجورین اور اللہ دے اُنکو پھر کہا اُس شخص نے کیا اللہ دون مین ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ یعنی مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیرون کو کسطرح دون پس قسم ہی خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کے کوئی گھروالے محتاج زیادہ میرے گھروالون سے اور مراد رکھتا تھا دونون طرفون سے دو پہاڑیان کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہین پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرتؐ کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنے اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اُس شخص آنے والے کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کر کر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہی اسی ترتیب مذکور سے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے کے روزے رکھے پے در پے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو سراسم دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو دے اور اگر پکا کر دے تو دونون وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنے اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست نہین اور حضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمین اختلاف کیا ہی علما نے کہ اسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اُسی کے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ اُسکے ذمہ پر رہا اسواسطے کہ واجب ہونا کفارہ کا بالفعل سوقت ہی کہ اُسکے کھانے سے اور اُسکے اہل کے کھانے سے بچے اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہو ادا کرے پس وہ محتاج تھا اسکو حضرت نے اجازت دی کہ اب تو اپنے اہل کو کھلا دے جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم

ع ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُہَا وَہُوَ صَائِمٌ وَیَمُصُّ لِسَانَہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) روایت ہی عائشہ رضہ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ رضہ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان اُنکی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تھوک نگلنے غیر کے سبب روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کے زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرتؐ زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہونگے ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَۃِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَہٗ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَسَاَلَہٗ فَنَہَاہُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَہٗ شَیْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَہَاہُ شَابٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنی بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرتؐ نے اُسکو اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس پوچھا اُسنے حال مباشرت کا پس منع کیا اُسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اُسکو وہ تھا جوان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بڈھا امن مین ہوتا ہی خوف جماع کرنے کا اُسکو نہین ہوتا اسلیے اسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اُسکو منع فرمایا اور [illegible] یہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَہُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا فَلْیَقْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اُرَاہُ مَحْفُوْظًا) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قے یعنی آپ سے آجاوے اور وہ ہو روزے سے پس نہین اُسپر قضا اور جو شخص قے لاوے یعنی اُنگلی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہین جانتے ہم اُسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کے سے اور کہا محمد نے یعنے بخاری نے نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنے منکر ہی ف قصداً جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنی قے لاوے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بھولکر لاوے تو قضا نہین اور مسئلہ اس باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے ع (وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَۃَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ

حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے یہ کہ ابو درداء نے حدیث کی انکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا مین ثوبان سے دمشق کی مسجد مین اور کہا مین نے کہ ابو درداء نے مجکو حدیث کی ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نے اور مین نے ڈالا تھا حضرت کے واسطے پانی وضو انکے کا نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے ف یعنی روزے نفل مین قصداً قے کر کر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کے یعنی عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنے اپنے عملون کو باطل نہ کر ڈالو اور اسی حدیث سے دلیل پکڑی ہی امام ابو حنیفہ اور احمد وغیرہما نے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنے کے قے سے انھون نے وضو کرنے سے مراد لی ہی کلی کرنی اور دھونا منھ کا واللہ اعلم ذ ع ہ ح (وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر کہ نہین گن سکتا مسواک کرتے تھے اور روزہ ہوتے روزے سے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک کرنی اور بہت حدیثین اسیطرح کی آئی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین اور علما نے اسمین اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ اور مالک جائز کہتے ہین مسواک کرنی خواہ مسواک سبز یعنی تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی مین اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اسکے اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہی تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کے ح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو عَاتِكَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہین آنکھین میری کیا لگاؤن مین سرمہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث کی نہین قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما کا یہی مذہب ہی اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزہ سرمہ کا حلق مین جاوے اور احمد اور اسحق اور سفیان کے نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سے بعضون نے کراہت نقل کی ہی اور بعضون نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن اور حدیثین بھی آئی ہین سبب اسکے قابل دلیل پکڑنے کے ہو جاتی ہی ذ ع ہ ح (وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی بعضے صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے کے مین واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کے نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد نے ف عرج نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ روزہ دار کو یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہووے پانی مین اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اسکی بیچ باطن اسکے کے ع نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکھا ہی کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا تر کپڑے مین واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسیطرح درمختار مین لکھا ہی (وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِيَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى

جو فیہ بمعنی الملازم) اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہے مقبرے شہر کا اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کھچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارویں تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نے کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابوداود و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو بعضوں نے ان شخصوں میں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنی قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھچوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا اس واسطے کہ نہیں امن ہوتا اس سے کہ پہونچ جاوے کچھ پیٹ میں اسکے بسبب چوسنے سینگی کے ف شخصوں نے مراد ہو یعنی اکثر علماء ہیں مذہب اکثر علماء کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں روزہ دار کو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنی بھری ہوئی حالت احرام اور روزے میں اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہے اور معنی اس حدیث کے انہوں نے یہی کہے ہیں جو کہ مذکور ہوئے کہ قریب افطار کے ہو جاتا ہے یعنی بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو سبب خون نکلجانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ قدرت ہوتا ہے افطار کرنے کے تا ہلاک نہ ہو جاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منہ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ بھری ہوئی سینگی سے روزہ جاتا نہیں لیکن مکروہ ہوتا ہے بسبب لاحق ہونے ضعف اور خوف ہلاک کے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث خاص دو شخصوں کے حق میں فرمائی کہ انہوں نے بھری ہوئی سینگی کھینچنے وقت غیبت کی تھی پس اس غیبت کرنے پر فرمایا کہ دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا ۱۲ منہ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہیں ادا ہوتا اس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ و دارمی نے اور بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہ کہتا تھا ابوالمطوس راوی نہیں جانتا میں واسطے اسکے سوا اس حدیث کے ف بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ حالت سفر وغیرہ ہے چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ و ان صامہ تاکید ہے پہلے جملہ کی اور یہ حدیث بطریق مبالغہ کے اور تشدید کے فرمائی اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزہ فرض کا اسقدر ہے کہ روزہ نفل سے نہیں ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلے اسکے ایک روزہ رکھے فرض ادا ہو جاویگا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزے [illegible] ابن حجر نے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اسکے بدلے تمام عمر روزے رکھے تو نہیں کفایت کرتے چنانچہ حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ کفایت کرتا ہے ایک دن بدلے ایک دن کے یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ وہ رکھا ہو نہایت بڑے دنوں میں اور گرمی میں اور رکھے بدلے اسکے چھوٹے دنوں میں اور سردی میں اور ظاہر یہ ہے کہ نماز بھی روزے کے حکم میں ہے اسلیے کہ نہیں فرق ہے دونوں میں بلکہ نماز افضل ہے روزے سے سب علما کے نزدیک واللہ اعلم ۱۲ منہ مولانا (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہیں کہ نہیں انکو حاصل روزے انکے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہیں کہ نہیں انکو قیام انکے سے مگر بیخوابی نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کے واسطے نہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے سے اور جھوٹی گواہی اور بہتان

لگانے اور غیبت کرنے اور مانند اُنکے کے اور ممنوعات سے ہوتی ہی اُسکو بھوک اور پیاس اور نہین ہوتا ثواب اُسکو روزے کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح سے جورات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اُسکو کچھ بھی ثواب نہین ہوتا جیسے نماز مین یا گھر چھپے ہوے مین پڑھے تو اُسمین کچھ ثواب نہین ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بلے عذر ذمہ سے اُسکے فرض ساقط ہوا قضا نہ آویگی لیکن اُسکو ثواب نہین حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتین مانند حج و زکوٰۃ وغیرہا کے اگر خلوص سے نہون کچھ نہین فائدہ اُنسے سوا تضیع مال اور رنج بدن کے ہو لا لمعات من الطیبی وغیرہ (وَذُكِرَ حَدِيثُ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ فِي بَابِ سُنَنِ الْوُضُوءِ) اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتون وضو کے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ) روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نہین افطار کرتین روزہ روزہ دار کا سینگی اور قی یعنی جو قی آپ سے آوے اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین محفوظ اور عبد الرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین ف روایت کیا ہی اس حدیث کو دار قطنی اور بیہقی اور ابو داؤد نے بھی اور حدیث ابو داؤد کے اشبہ ساتھ صواب کے ہی ۱۲ع (وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ثابت بنانی سے کہ کہا پوچھے گئے انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتے تھے سینگی کو واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہا کہ نہین مگر بسبب ضعف کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی سینگیون کو بسبب لاحق ہونے ضعف کے مکروہ جانتے تھے نہ اس جہت سے کہ روزے کو توڑتی ہین ۱۲ح (وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ) اور روایت ہی بخاری سے بطور تعلیق کے کہ کہا تھے ابن عمر سینگی کھچواتے اور روزہ ہوتے روزے سے پھر چھوڑ دی سینگی کھچوانی پس تھے سینگی کھچواتے رات کو ف یعنے احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور تعلیق حدیث بخاری نے بغیر سند کے روایت کی ہی اُسکو تعلیق کہتے ہین اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقاً ۱۲ع (وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ أَنْ يَزْدَرِدَ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ) اور روایت ہی عطا سے کہ کہا اگر کلی کرے روزہ دار پھر ڈال دے پانی کو کہ اُسکے مُنہ مین ہی یعنے بالکل ڈال دے نہین ضرر کریگا اُسکو یہ کہ نگل جاوے تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مُنہ اُسکے مین اور نہ چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا و لیکن منع کیا جاتا ہی اس سے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف[illegible] الفرمین حرف ماصلہ ہی اور عطف ہی اسکا لفظ ریقہ پر یعنے ضرر نہین کرتا کہ نگلے بعد کلی کرنے کے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہے تراوت پانی کی اسلیے کہ احتراز اس سے غیر [illegible] ہی اور مصطگی یعنے آدمی دانتون کی تقویت کے لیے مُنہ مین رکھتے تھے پس حالت روزے مین اُسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اُسکے چباتے ہوے تھوک جو مُنہ مین جمع ہوا اُسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہین اسلیے کہ وہ مُنہ مین سمٹ جاتی ہی اس سے کچھ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اُتر جاوے اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع ہی یہ احتیاطاً پس نہی اسمین تنزیہی ہی اسلیے ہمارے علما نے کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھ ہو مگر لڑکے کو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہی ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانے کی کراہت اُسی صورت مین ہی کہ یقین ہو اُسکے نہ اُترنے کا حلق مین اور اگر یقین ہو کہ اُسمین سے کچھ حلق مین اُتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر درزی ایک ڈورا رنگا ہوا مُنہ سے صاف کرے اور تھوک ہو جاوے مانند رنگ ڈورے کے اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اُسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انتہی اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اعتبار غلبہ کا ہی واللہ اعلم ۱۲ع باب صَوْمِ الْمُسَافِرِ باب ہی بیچ بیان روزے

مسافر کے ف یعنی مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہی یا نہیں اور افضل کیا ہی ان دونوں مین ع الفصل الاول فصل پہلی ا عن عائشۃ قالت ان حمزۃ
بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر متفق علیہ) روایت
ہی عائشہ رضہ سے کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھون مین سفر مین اور تھا حمزہ بہت روزے رکھنیوالا
پس فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا روزہ رکھون مین سفر مین یعنی رمضان
مین اگر سفر کرون تو روزہ رکھون یا نہ رکھون یعنی حکم کیا ہی اسکا گناہ ہی یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونو
جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکھنا روزے کا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی
تو افطار روزے کا بہتر ہی اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ افطار کے نزدیک حضرت امام اعظم کے اور نزدیک امام شافعی
کے سفر معصیت مین افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ہی ع ومولانا ا وعن ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لست عشرۃ مضت من شہر رمضان فمنا من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم)
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا جہاد کو چلے ہم ساتھ رسول مقبول صلعم کے سولھوین رمضان کو بعضوں نے ہم مین سے روزہ رکھا یعنی قویون نے اور بعضون نے ہم مین سے افطار کیا
یعنی ضعیفون نے یا اسیرون نے خادمون نے پس نہ عیب کیا روزہ دار نے افطار کرنے والے پر یعنی اسلیے کہ عمل کیا اسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنے والے نے روزہ دار پر اسلیے کہ عمل کیا
اسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے ا وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال
ما ہذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر متفق علیہ) اور روایت ہی جابر رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکھا
مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اسپر یعنی دھوپ سے بچاو کے لیے پس فرمایا کیا ہی یہ کہا انھون نے کہ یہ روزہ دار ہی یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہی پس فرمایا
نہین نیکی روزہ رکھنا سفر مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی روزے سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی
افضل ہی ع ا وعن انس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوامون و
قام المفطرون فضربوا الابنیۃ وسقوا الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہب المفطرون الیوم بالاجر متفق علیہ) اور روایت ہی
انس سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم مین سے افطار کرنے والے پس اترے ہم ایک منزل مین
بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار یعنی بسبب ضعف کے لائق کاروبار کے نرہے اور کھڑے رہے افطار کرنے والے یعنی خدمت مین مشغول ہوتے
اور کھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹون کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] دن ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ثواب یعنی ثواب کامل تر لے گئے اسلیے کہ افطار انکے حق مین ایسے وقت مین بہتر تھا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہی اسپر کہ فضیلت افطار کی بسبب
خدمتگاری روزہ دارون کے تھی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر بھی ہی کہ خدمت صالحون کی افضل ہی نوافل سے - ذکرہ الشیخ فی العوارف ع
ا وعن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدہ لیراہ الناس
فافطر حتی قدم مکۃ وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر
متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے طرف
مکے کے یعنی جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے عسفان تک کہ نام ہی ایک جگہ کا دو منزل ہی مکے سے پھر منگایا پانی پھر اٹھایا اسکو
ہاتھ مین یعنی ہاتھ مین لیکر بہت اونچا کیا اسکو تاکہ دیکھین اسکو لوگ پھر افطار کیا یہانتک کہ آئے مکہ مین اور یہ سفر تھا رمضان مین پس تھے ابن عباس کہتے

کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے ف تا دیکھیں اسکو لوگ یعنی جانیں کہ جائز ہے افطار کرنا یا اختیار کریں متابعت حضرت کی ۞ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے موقوف کر دی مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانے والی سے اور حمل والی سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے ف موقوف کر دی یعنی سر سے ہی سے مسافر پر آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھے اور دو کی قضا نہیں اسپر نہ یہ کہ پہلے چار تھیں پھر دو ہو گئیں اور معاف کیا روزہ یعنے واجب نہیں حالت سفر میں روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اسپر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے بچہ کو یا انکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اسپر فدیہ بھی ۞ (وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَہٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِیْ اِلٰی شِبَعٍ فَلْیَصُمْ رَمَضَانَ حَیْثُ اَدْرَكَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے سلمہ بن محبق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اسکے سواری کہ پہونچا دے منزل کو حالت سیری اور آسانی میں یعنی اچھی حالت میں سفر کرتا ہے پس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہاں آجاوے رمضان اسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے ورنہ جائز ہے سب علما کے نزدیک افطار کرنا سفر میں اگرچہ مشقت نہو اور یہ حدیث ضعیف بھی ہے ۞ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَكَّةَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَہٗ حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ اِلَیْہِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِیْلَ لَہٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے جابر رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے سال فتح مکہ کے میں طرف مکے کے رمضان میں پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیوں نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اٹھایا اسکو یہانتک کہ دیکھا لوگوں نے طرف اسکے پھر پیا پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیوں نے روزہ رکھا یعنی روزے سے ہی رہے افطار نکیا پس فرمایا یہ ہیں پکے گنہگار یہ ہیں پکے گنہگار نقل کی یہ مسلم نے ف کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکے اور مدینے کے قریب عسفان کے اور لفظ اولئک العصاة مکرر فرمایا زیادتی جھڑکی کے لیے اسلیے کہ حضرت نے یہ فعل اسلیے کیا کہ لوگ دیکھکر پیروی انکی کریں بیچ قبول کرنے رخصت اللہ تعالےٰ کے پس جنھوں نے [illegible] کی فعل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نہ کی رخصت اللہ تعالےٰ کی اسلیے حضرت نے خفا ہو کر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے سفر میں ۞ (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِی الْحَضَرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر میں مانند افطار کرنے والے کے ہے حضر میں یعنی گھر میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں برا گناہ ہے جیسا افطار کرنا گھر میں لیکن یہ حدیث اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو مولانا من الشروح ۞ (وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ بِیْ قُوَّةً عَلَی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ قَالَ هِیَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ اسنے کہا یا رسول اللہ میں پاتا ہوں اپنے میں قوت روزہ رکھنے کی سفر میں پس کیا ہے مجھپر گناہ یعنے روزہ رکھنے میں یا افطار کرنے میں فرمایا یعنے افطار کرنا رخصت ہے اللہ عز و جل

کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے روزہ رکھنا پس گناہ نہیں اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ افطار اولی ہی ۃ

ح باب القضاء باب ہی بیچ بیان قضا روزہ کے ف یعنی حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہ ہی کہ مراد قضاء روزے رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالے اسکے تین حکم ہین اگر بھولکر افطار کرے نہ قضا ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر عذر کے کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ [illegible] مین قضا ہی ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِي الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی عائشہ رض سے کہا ہوتے مجھپر روزے رمضان کے پس نہ طاقت رکھتی مین قضا کرنے کی مگر شعبان مین کہا یحیی بیٹے سعید کے نے کہ منع کرنا عائشہ رض کو یعنی قضا سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین یا کہا مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی حضرت عائشہ رض کے ذمے جو قضاء روزے رمضان کے ہوتے بسبب عذر حیض کے تو انکے رکھنے کی فرصت نہ ملتی سوا شعبان کے اسلیے کہ اور دنون مین مستعد رہتی تھین حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کے لیے بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزے سے ہوتے تھے پس یہ فرصت پاتین اور روزہ قضا کرتین ۃ ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین درست عورت کو روزہ رکھنا نفل اس حالت مین کہ خاوند اسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اسکے کے اور نہ اذن دے کسی کو اپنے گھر مین آنے کا بدون پروانگی اپنے خاوند کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اسکے پاس اسکو نفل روزہ رکھنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحتہً ہو خواہ دلالۃً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اسکو صحبت کرنے کی طرف سے اور حدیث سے مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہ حجت ہی شافعیہ پر کہ انھون نے استثنا کیا ہی عرفہ اور عاشورے کے روزون کو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسی کو گھر مین آنے کا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے نہ اذن دے اور بیچ حکم اذن کے ہی علم رضا اسکی کا یعنی زبانی اذن نہ دیا مگر جانتی ہی یہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بھی اجازت دے آنے کی کہ اذن دلالۃً ہی ۃ ح (وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی معاذہ عدویہ سے یہ کہ کہا انہنے حضرت عائشہ رض سے کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ رض نے کہ ہوتین ہم حیض سے حضرت کے زمانے مین پس حکم کیجاتی تھین ہم ساتھ قضاء روزے کے اور نہ حکم کیجاتی تھین [illegible] نماز کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی شارع نے جو حکم فرمایا اسکی علت پوچھنے کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے [illegible] تھا کہ نہین حضرت عائشہ رض کو قضا نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اسلیے قضا اسکی نہین اور روزے کم ہین کہ سال بھر مین ایک ہی بار آتے ہین انکی قضا مین اتنا حرج نہین اسلیے قضا انکی مقرر ہوئی پس یہ علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہ رض نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید دیکھتی کہ مجکو حرج و مشقت نہین ۃ ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو روزہ روزہ رکھے یعنی فدیہ دے اسکی طرف سے وارث اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہی علما نے اس شخص کے حق مین کہ مر جاوے اور اسکے ذمہ روزے واجب ہون پس جمہور علما کہ انھین مین امام مالک رح اور ابو حنیفہ اور شافعی رح ہین گئے ہین طرف اسکے کہ نہ روزہ رکھے اسکی طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہ کی ہی کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اسکا

ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہ بمنزلہ روزہ رکھنے کے ہے چنانچہ اگلی حدیث سے یہ توجیہ معلوم ہوتی ہے اور روزہ رکھنے کو میت کی طرف سے منع اسلیے کرتے ہیں کہ ایک حدیث میں صریح منع آیا ہے چنانچہ اخیر باب میں وہ حدیث موجود ہے اور امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے کہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا پھر ہمارے نزدیک اگر وصیت کرے میت تو لازم ہوتا ہے وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال میں سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہیں واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہے پس اگر نکالیگا تو یہ کا احسان کرنے والا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے اسکے کے اور یہ سب جب ہے کہ فوت ہو اس سے بعد ممکن ہونے قضا اسکی کے اور جس سے فوت ہو کچھ رمضان میں سے پہلے ممکن ہونے قضا کے پس نہیں لازم تدارک اسکا اور نہ گناہ ہے اسپر اجماع ہے علما کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہے تدارک ساتھ روزے یا فدیہ کے اگرچہ مرجاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی رحمہ کے نزدیک وصیت کرے یا نہ کرے دیا جاوے کل مال سے **الْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری (عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ) روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اُسپر ہوں روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اسکی طرف سے بدلے ہر روز کے ایک مسکین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن عمرؓ پر یعنی قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلے ہر روز کے مسکین یعنی دو دو سیر گیہوں دے سیر اسم یا چار چار سیر جو یا قیمت اُنکی اور اسی قدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کی ہے اور غالب ہے کہ یہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہے اسلیے کہ مانند اسکے نہیں کہا جاتا اپنی عقل سے **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْئَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا) روایت ہے مالک سے کہ پہنچا اُنکو یہ کہ ابن عمرؓ تھے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسی کی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے نقل کی یہ موطا میں **ف** یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور حنفیہ کا کہ نماز روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسی کو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام احمدؒ کا اوپر گذرا **بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ** باب ہے بیچ بیان روزے نفل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہوں روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان میں اور نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کسی مہینہ میں کہ بہت روزے رکھتے ہوں بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان میں اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ میں اُتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عائشہؓ نے کہ تھے حضرت روزے رکھتے تمام شعبان میں تھے روزے رکھتے شعبان میں مگر کم یعنی کم نہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ابتدا حدیث کے یہ ہیں کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل میں یہ تھی کہ ہمیشہ رکھیں کبھی کتنے دنوں متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ گمان کرتے اور کہتے کہ افطار نہیں کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھنے ہی کے نہیں اور جملہ اخیر یعنے لفظ کان دوسرے سے بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان میں رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ آنحضرت روز

رکھتے تمام شعبان میں ایکسال اور اکثر شعبان دوسرے سال ج ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَھْرًا کُلَّہٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُہٗ صَامَ شَھْرًا کُلَّہٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ کُلَّہٗ حَتّٰی یَصُوْمَ مِنْہُ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی
عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا کہا مین نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے تمام مہینہ کہا نہین جانتی مین انکو کہ روزے
رکھے ہون کسی مہینے میں تمام مہینے سوائے رمضان کے اور نہین افطار کیے تمام اپنے یہانتک کہ روزے رکھتے کچھ اسمین سے یہانتک کہ وفات ہوئی
نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَاَلَہٗ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ یَسْمَعُ فَقَالَ یَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ
مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عمران بن حصینؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ کہ انھون نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا ای باپ فلانے کے کیا نہین روزے رکھے تونے آخر شعبان کے
کہا نہین فرمایا جسوقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف اس شخص نے واجب
کیے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے ہین فرمایا جب رمضان ہو چکے
اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضون نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایکدفعہ آخر شعبان مین اتفاق روزہ
رکھنے کا نہوا پس حضرتؐ نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھ لینا ۶ ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزے بعد روزے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہین کہ محرم ہی اور
بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہی بعض حفاظ نے کہ اکثر محدثین جنکے روزون کی موضوع ہین
اور پیچھے نماز فرض کے یعنی اور سنتون موکدہ اسکی کے یا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہی سنتون موکدہ سے باعتبار مشقت کے اور دور ہونے کے
ریا کے سے اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سے باعتبار بہت تاکید ہونے انکے کے اور تابع ہونے فرضون کے اور داخل ہی فرض مین وتر
بھی ۶ ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَھٰذَا الشَّھْرَ یَعْنِیْ
شَھْرَ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہون روزے کسی دن کا
کہ بزرگی دیتے ہون اسکو اسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزے دن عاشورہ کے کو اور اس مہینے کو یعنی مہینے رمضان کے کو نقل کی یہ بخاری
ومسلم نے ف یعنی حضرتؐ کسی روزے کو اسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوا عاشورے [illegible] رمضان کے روزون کے کہ انکو سب سے
افضل فرماتے لکھا ہی علماء نے کہ یہ فہم ابن عباس کا ہی کہ انھون نے حال دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایسا سمجھا والا روز عرفہ
اور روزہ اسکا افضل ہین عاشورے سے اور روزے اسکے سے ۶ ع (وَعَنْہُ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ
وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُہُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ
لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا اسوقت کہ روزہ رکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کے
اور حکم کیا ساتھ روزے رکھنے اسکے کے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق یہ دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین اسکی یہود ونصاری یعنی اور ہم روزے
رکھنے مین مخالفت انکی ہین کیونکر موافقت کرین ہم انکی اسکی تعظیم کرنے مین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا مین سال آئندہ
تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی نقل کی یہ مسلم نے ف سارا قصہ اس روزہ رکھنے کا فصل تیسری کے اول حدیث مین آتا ہی اور حکم کیا یعنی

صحابہ کو اول ساتھ واجب ہونے اسکے کے پھر بعد نسخ کے ساتھ مستحب ہونے کے پس جبکہ ہوا دسواں سال ہجری عرض کیا صحابہؓ نے جو کہ مذکور ہوا اسکے جواب میں حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو نویں کو رکھونگا یعنی فقط نویں ہی کو یا نویں کو ساتھ دسویں کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور راوی ظاہر تر یہی ہے پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آئندہ تک بلکہ وفات پائی بارھویں ربیع الاول کو پس ہوا نویں کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ ارادہ کیا حضرتؐ نے روزے کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے روزہ عاشورے کے دن کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلے اسکے یا بعد اسکے پس اگر رکھے دسویں کو رکھے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ یہود کے انتہی اھ (وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُنَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے یہ کہ کتنے شخص جھگڑے انکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضوں نے کہ حضرت روزہ سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں روزہ سے پس بھیجا میں نے طرف حضرتؐ کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کے پس پی لیا اس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ام الفضل بیوی حضرت عباسؓ کی تھیں اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنیوالے کو سنت نہیں اور غیر حج کرنیوالے کو سنت ہے اھ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ سے بیچ دہی کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد دہی سے دس دن اول بقرعید کے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنوں میں یعنی سوا دسویں کے نویں تک ثواب ہے برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا ہر شب میں اس دہی کے برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضنے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا نہ دیکھنا حضرت عائشہ رضہ کا دلیل نہیں اسپر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور یا یہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنوں کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہیں ہوا اسولا نا من المرقاة (وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [illegible] شَهْرٍ وَرَمَضَانَ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرتؐ کے پاس پس کہا کسطرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اسکے سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمرؓ نے غصہ حضرتؐ کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمدؐ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے غضب اللہ کے سے اور غضب رسول اسکے سے پھر شروع کیا حضرت عمر رضنے کہ بار بار کہتے تھے یہ کلام یہانتک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرتؐ کا پھر کہا حضرت عمر رضنے یا رسول اللہ کیا حال ہے اس شخص کا کہ روزے رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اسنے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمر رضنے کیا حال ہے اس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی کہا عمر رضنے کیا حال ہے اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایکدن فرمایا یہ ہے روزہ حضرت داؤد کا کہا کیا حال ہے

اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پھر فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان پس یہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسے ہمیشہ روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالے کو امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ اس سال کے کہ پہلے اس سے ہی اور گناہ اس سال کے کہ پیچھے اس سے ہی یعنی بچاوے گناہ کرنے سے اسمین یا اگر واقع ہون گناہ اسمین بخشے جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورے کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس روز کے کہ پہلے اس سے ہی نقل کی یہ مسلم نے ف غصے ہوئے یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہ تھا کہ اسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اسکے کے ہوتا نہ یہ کہ حال حضرت کے سے سوال کرے اسلیے کہ حضرت کے افعال مین بیچ قلت و کثرت کے اسرار اور مصلحتین تھے کہ ہر کسی کے افعال مین ویسے نہین ہو سکتے اور حضرت بہت روزے نہ رکھتے تھے اسلیے کہ مشغول رہتے تھے مصالح مسلمین کے بیچ اور حقوق بی بیون اور مہمانون کے مین اور روزے رکھے ہمیشہ یعنی یہ اچھا ہی یا برا دہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا تھا اسکو حضرت عمرؓ نے ساتھ تفصیل کے ادب و عاجزی سے پوچھا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا بد ہی اسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہی کہ نہ روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کے حکم سے نہین ہی اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کھایا کچھ کہا شافعیؓ اور مالکؓ نے کہ یہ اسکے حق مین ہی کہ جو ممنوع روزے بھی رکھے یعنی تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نہ چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اسکو کچھ مضائقہ نہین باقی روزے رکھنے کا اسلیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوا ان دنون منع کیے گئے کے اور نہین انکار کیا اوپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہ ہی کہ اسطرح کے روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہی آدمی جہاد سے اور ادائے حقوق سے پس جو کہ ضعیف ہووے اس سے نہین مضائقہ اسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتے ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور ردمختار مین بھی لکھا ہی کہ صوم دہر مکروہ ہی اور جو کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین مضائقہ اسکو یا پس یہ افضل ہی اور یہ روزہ داؤد کا ہی یعنے یہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہی اسمین عبادت و عادت کی کہا ہی بعضے علما نے کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا و شر ہا تفریطہا و افراطہا اسلیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت مین اشارہ ہی اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہ کہ حقتعالی قوت دیوے مجکو اسکی حاصل یہ کہ پسند کیا آنحضرتؐ [illegible] سبب عدم طاقت کے عمل مین نہین لائے اور تین روزے ہر مہینے مین یعنی ایام بیض کے تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے رکھے مہینے مین بہی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہؓ کے کہ آگے آتی ہی ۴ (وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گیے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوئی کتاب اوتری مجھپر نقل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہی کہ پوچھا سبب حضرتؐ کے روزے رکھنے کا پیر کو یا سبب اس روز کے روزے کے مستحب ہونے کا پوچھا بہر تقدیر سبب اسکا یہ ہی کہ بڑی نعمت اسمین ملی کہ حضرت پیدا ہوے اور دین اترا اسکے شکرانہ مین یہ رکھتے ہین ۵ (وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ

اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہ کہ اُسنے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ کیا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے میں تین دن کہا کہ ہاں پھر کہا میں نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کون سے دنوں میں مہینے کے روزے رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن میں مہینے کے روزہ رکھنے کی یعنی جسدن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافی ہیں تین روزے ہر مہینے میں جب چاہے رکھے کچھ قید تیرھویں چودھویں پندرھویں کی نہیں ولیکن اکثر حدیثیں اور آثار انہیں بھی واقع ہوئے ہیں پس وہ افضل ہیں اور اور بھی کئی طرح میں آئی ہیں ان روزوں کی آگے منقول ہونگی ع ح (وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے یہ کہ ابوایوبؓ نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمرو بن ثابت ہے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اُسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے میں ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعی رح کے نزدیک متصل ان روزوں کا رکھنا بہتر ہے یعنی دوسری تاریخ سے ساتویں تک میں رکھے اور امام اعظم رح کے نزدیک متفرق رکھنے افضل ہیں کہ سارے مہینہ میں رکھ لے (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے سے اور نحر کے سے نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف نحر سے مراد جنس ہے یعنی سب دن نحر کے اور اسمیں تغلیب ہے اسلیے کہ تشریق کے دنوں میں بھی حرام ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ دن نحر کے تین ہیں اور ایام تشریق کے بھی تین ہیں اور سب چار دن ہوتے ہیں اسلیے کہ دسویں ذیحجہ کے نحر ہی فقط اور دو دن بعد اسکے یعنی گیارھویں بارھویں نحر بھی ہے اور تشریق بھی اور ایک دن بعد ان دونوں کے یعنی تیرھویں تشریق ہی فقط حاصل یہ کہ پانچ روزے حرام ہیں دو روزے دونوں عیدوں کے اور تین روزے بعد عید اضحی اسکے تیرھویں تک ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے روزہ بیچ دو دن کے یعنے دو وقتوں کے دن فطر کے اور عید قربان کے یعنی چار دن تیرھویں تک نقل کی یہ بخاری ومسلم نے (وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے نبیشہ ہذلیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف ایام تشریق کے تین ہیں گیارھویں بارھویں تیرھویں اور اسمیں تغلیب ہے اسلیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اُسکے پس یہ چار دن روزے حرام ہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا [illegible] کہ اسلیے کہ اسمیں تعظیم ہوتی ہے ان دنوں کی اور وہ منع ہے مگر جسکا روزہ معمولی آپڑے اُسدن تو نہیں مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہیں یعنی باوجود کھانے اور پینے کے غافل ذکر خدا سے نہو اسمیں اشارہ ہے اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہے تکبیرات نمازوں کے بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور اور سوائے اُنکے کے ع ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهُ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے ایک تمہارا دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اس سے یا روزہ رکھے پیچھے اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تنہا دن جمعہ کے روزہ نہ رکھے بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوے اور اگر دونوں دن رکھے بہتر ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہیں مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمد رح کے ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ

اَحَدُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنے کے درمیان راتون کے
اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے دنون مین مگر ہووے جمعہ بیچ دن روزون کے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف یہود
ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرتؐ
نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کے ساتھ جتنی تعظیم و تخصیص شرع
مین آئی ہے وہ تو ثابت ہے کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسی کے ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص نکرے یا سبب منع کا یہ ہے کہ بندے کو چاہیے کہ
سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات مین معطل رہنا کچھ
نہین واللہ اعلم اور مگر ہووے جمعہ الخ یعنے مثلاً عادت تھی کہ دسوین یا گیارھوین دن روزہ رکھتا تھا اُس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ
روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑے تو اس عذر سے نرے جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نے کہ اِس حدیث مین نہی صریح ہے خاص
کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اُسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علما نے اوپر مکروہ ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام
اسکا صلوٰۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے ہین اور علما نے بہت سی کتابین اسکی برائی مین اور گمراہی اسکی نکالنے والے کے مین
لکھی ہین انتہی اور نرے جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھے ہین تو یہ بموجب مذہب اُنکے کے ہین کہ جو اُسکو مکروہ کہتے
ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہین اسلیے کہ اُنکے نزدیک یہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے کہ جائز ہے
نرے جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا اسکو پس اُنکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے آتی ہے ناسخ ہے ان حدیثون کی کہ جنسے
منع معلوم ہوتا ہے مولانا (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ
عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن
راہ خدا مین دور کریگا اللہ منہ اسکا یعنی ذات اسکی آگ سے مقدار مسافت ستر برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف راہ خدا مین یعنی جہاد مین
یا خالصۃً للہ شرع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّہَارَ وَتَقُوْمُ
اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا
وَاِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّہْرَ صَوْمُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ صَوْمُ الدَّہْرِ کُلِّہٖ صُمْ کُلَّ شَہْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ شَہْرٍ قُلْتُ
اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاؤٗدَ صِیَامُ یَوْمٍ وَاِفْطَارُ [illegible] لَیَالٍ مَرَّۃً وَلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبداللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر ہوئی ہے مجکو یہ کہ
تو روزے رکھتا ہے دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہے تمام رات یعنی ہر شب پس کہا مین نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزے بھی رکھ اور فطار
بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اسواسطے کہ واسطے بدن تیرے کے تجھپر حق ہے یعنے بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکھون
تیری کے تجھپر حق ہے یعنے کبھی سویا بھی کر تا آنکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا تجھپر حق ہے یعنے اسکے ساتھ سو اور صحبت اور مخالطت کر اور
تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھپر حق ہے یعنے کلام کر اُنسے اور خاطر داری کر اور کھانا کھا اُنکے ساتھ نہ روزہ رکھا جس نے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے
تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین روزے رکھ ہر مہینے مین تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن ہر مہینے مین
یعنے ختم ہر مہینے مین کر لیا کر کہا مین نے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اِس سے فرمایا روزہ رکھ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھتا ایک دن

اور افطار کرتا ایک دن اور پڑھ قرآن پیچ سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ نکر اسلیے کہ اس سے بدن ضعیف ہوجاتا ہی اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہی اور ہر مہینے مین تین روزے رکھنے ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کا اسلیے لکھا جاتا ہی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزون کے تیس لکھے گئے گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُومُ الاثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے پیر اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الاَعْمَالُ یَوْمَ الاثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل یعنی درگاہ رب العزت مین دن پیر اور جمعرات کے پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین ہون روزے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف عمل ہر صبح وشام ملایک لیجاتے ہین اور عرض ان دو دنون مین ہوتے ہین پس تعارض نہ رہا [illegible]یث مین اور اس حدیث مین کہ بلند کیے جاتے ہین عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے [illegible] عمل رات کے یا یہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہین اور مجمل ان دو دنون مین ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر جسوقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہ تین روزے مہینے کے کئی طرح پر آئے ہین لیکن افضل اسطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے ہین ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّۃِ كُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اِلٰی ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اول مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرین دن جمعہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابوداود نے ثلثۃ ایام تک ف پہلی حدیثین گذرین انسے معلوم ہوا کہ نرے جمعہ کو روزہ نہ رکھے اور اس سے رکھنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کے فقط روزہ رکھنا خاص حضرتؐ کا تھا جیسے روزے ملے کے رکھنے اور مراد روزے سے روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے تا نماز جمعہ تک ع یہ تاویل بموجب [illegible] کے ہی کہ جو مکروہ رکھتے ہین نرے جمعہ کے روزے کو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزے کا ثابت کرتے ہین [illegible] (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّھْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَمِنَ الشَّھْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی نے ف حضرت عدل کرتے تھے کہ سب دنون ہفتہ کے مین روزہ رکھتے اسلیے کہ سب دن اللہ تعالےٰ کے ہین مناسب نہ جانا کہ بعض مین رکھین اور بعض مین نہ رکھین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چھ دنون کا اسمین ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَھْرٍ اَوَّلُھَا الاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے مجھکو یہ کہ روزے رکھون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا انمین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہ ابوداود و نسائی نے ف لفظ والخمیس مین واو بمعنی او کے ہی یعنی تین روزے رکھ کہ اول انکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدھ یا اول انکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی ع

آیا ہی غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہی کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونون دن متبرک ہین ع ح (وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ
سَأَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَ
خَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی مسلم قریشی سے کہا پوچھا مین نے یا پوچھے گئے رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہی روزے رکہ رمضان کے اور ان ایام کے کہ متصل
انکے ہین یعنی شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اسوقت تونے روزے رکھے ہمیشہ نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے ف واسطے اہل تیرے
کے تجھپر حق ہی یعنے ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہی اور اس سے انکی اداے حقوق مین قصور آتا ہی اور اسی طرح اور عبادتون کے کرنے مین
بھی خلل پڑتا ہی پس اسی لیے یہ مکروہ ہی اور جسکو اس سے ضعف نہو اسکے لیے نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور اس سے حاصل ہو جاتی ہی تطبیق
درمیان حدیثون کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اس حدیث سے کہ
پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوتا ہی بسبب تین روزون کے ہر مہینے سے ع ح - اوپر ایک فائدہ مین قول ابن
ہمام وغیرہ کے نقل کیے گئے اُنسے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہین اور دُر مختار مین بھی لکھا ہی کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی
ہین اور یہان جو ملا علی رحمہ نے لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین تطبیق اُن مین یون دیجاوے
کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر ۱۲ مولانا (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات مین نقل کی
یہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ بسبب ضعف کے وہان کے افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ
عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے
کہ نام اسکا صماء تھا یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے یعنی اکیلا مگر اسصورت مین کہ فرض کیا جاوے تمپر
پس اگر نہ پاوے ایک تمھارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے ف فرض کیا جاوے تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اسی کے حکم مین ہین روزے سنت موکدہ مانند
عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے معمولی پس اگر ان روزون مین سے کوئی روزہ دن ہفتہ کے واقع نہین آو پس چاہیے کہ چباوے
اسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتے کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نپاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ ڈالے اور سبب منع کا روزے
ہفتہ کے سے یہ ہی کہ اسمین تعظیم انکی لازم آتی ہی اور اسکی تعظیم کرنے مین مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہین رکھتے بسبب ہونے
اسکے کے عید انکی ولیکن تعظیم کرتے ہین اور یہ نہی تنزیہی ہی نزدیک جمہور کے ع ح (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی
ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ مین گردانتا ہی اللہ تعالیٰ درمیان
اسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہ ترمذی نے ف خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین
یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضا مندی طلب کرنے کے لیے اور خندق یعنی رکاوٹ اور پردہ شدید ۱۲ ع (وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ) اور روایت ہی عامر بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑے مین ہی یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہی نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فِیْ بَابِ الْاُضْحِیَّۃِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی مامن ایام احب الی اللہ قربانی کے باب مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَہُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ہٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ہٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ مین پس پایا یہودیون کو روزے سے دن عاشورے کے پس فرمایا انکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی یہ دن جسمین روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیون نے یہ دن بڑا ہی نجات دی اللہ نے اسمین موسیٰ کو اور قوم اُسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اسکی قوم کو پس روزہ رکھا اُس دن موسیٰ نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہین اُسدن پھر فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہین ساتھ موسیٰ کے تمسے پس روزہ رکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزہ اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ یَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ اَکْثَرَ مَا یَصُوْمُ مِنَ الْاَیَّامِ وَیَقُوْلُ اِنَّہُمَا یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَہُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے اور اتوار کے اکثر اس چیز سے کہ روزہ رکھتے اور دنون مین اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن عید کے ہین واسطے مشرکون کے یعنے وہ انمین روزے نہین رکھتے بسبب عید ہونے کے پس مین بہت دوست رکھتا ہون یہ کہ خلاف کرون مین انکا نقل کی یہ احمد نے ف مشرکون کے یعنی یہود و نصاریٰ کے اُنکو مشرک اسلیے کہا کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جسمین منع کیا روزہ رکھنے سے ہفتے کو یہ ہی کہ یہ خصوصیات حضرتؐ کے سے ہی اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہی کہ ہو بطریق تعظیم کے اور روزہ بسبب وہ ہی کہ بطریق مخالفت کے ہو واللہ اعلم (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَیَحُثُّنَا عَلَیْہِ وَیَتَعَاہَدُنَا عِنْدَہٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْہَنَا عَنْہُ وَلَمْ یَتَعَاہَدْنَا عِنْدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورا کے اور رغبت دلاتے ہمکو اُسپر اور خبرگیری کرتے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک آنے اُس دن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اسسے اور نہ خبرگیری رکھی ہماری وقت آنے اُس دن کے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوۃ کے مین بغیر لفظ نا کے ہی مگر صحیح مسلم مین موجود ہی (وَعَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ یَکُنْ یَدَعُہُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ وَرَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہی حفصہؓ سے کہ کہا چار چیزین ہین کہ نہ چھوڑتے تھے اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون موکدہ سے ہین روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہی ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتین فجر سے پہلے یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہ نسائی نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گھر مین نہ سفر مین نقل کی یہ نسائی نے ف مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتون کے ہین یعنی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتون کی ہی ان راتون کو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہی اور یا بیض صفت ایام کی ہی انکو بیض اسلیے کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہون کو اور روشن کرتے ہین دلون کو یا اسواسطے

بعض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اُترے تو اُنکا تمام بدن سیاہ ہو گیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنون مین رکھو جب تیرھوین کو روزہ رکھا تو تہائی بدن اُنکا سفید اور روشن ہو گیا جب چودھوین کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن اُنکا سفید اور روشن ہو گیا اور جب پندرھوین کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہو گیا اور جاننا چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین رکھنے مسنون ہین بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے مین جب چاہے جب رکھ لے اور دوسرے یہ کہ تین روزے اوّل مہینے کے یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسرے ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھے منگل بدھ جمعرات اور پانچوین تیرھوین چودھوین پندرھوین اور چھٹے یہ کہ اول اُنکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ اور ساتوین یہ کہ اول اُنکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھوین نوچندا پیر اور دو جمعراتین اور نوین نوچندی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پھر پیر دوسرے ہفتہ کی اور گیارھوین ہر عشرے مین ایک روزہ اور بارھوین تین روزے اخیر مہینے مین اور سب روزے مسنون برس مین اکیاون دن ہین تینتیس تو یہی ہین بحساب فی مہینے تین روزے کے اور نو روزے ذیحجہ ہین یعنی پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کے یا بعد اسکے اور ایک پندرھوین شعبان مین اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہین ۱۲ مولانا نا قلا من کتب الحدیث (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَیْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہی اور زکوۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہی یعنی بڑھنا ہی کہ دیا جاتا ہی بعض اسکا یا طہارت ہی کہ طہارت کیجاتی ہی ساتھ اسکے اور زکوۃ بدن کی روزہ ہی کہ گھٹتا ہی بعض بدن اور ناقص ہوتا ہی اس سے اور پاک ہوتا ہی گناہون سے سبب اسکے پس زکوۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ ۱۲ (وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى یَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہی اللہ تعالیٰ ان دونون مین واسطے ہر مسلمان کے مگر وہ شخص جو ترک ملاقات کرتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ چھوڑ دے ان کو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی احمد و ابن ماجہ نے ف بخشش کرتا ہی الخ یعنی روزہ رکھتا ہون مین بسبب بزرگی ان دنون کے اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الٰہی کے آہ فرماتا ہی اپنے فرشتے کو جو کہ معین ہی مسلمانون کے اعمالون پر وقت نامہ ہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کرین یعنی پس جب مغفرت کیجاویگی انکی ۱۲ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [illegible]) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالیٰ کے دور رکھتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اڑتے ہوے کے اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑھا ہو کے مرجاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین سلمہ بن قیس سے ف کہا گیا ہی کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدا سے عمر سے اخیر عمر تک اڑتا رہے تو دیکھا چاہیے کہ کس قدر مسافت طے کریگا جتنی وہ مسافت طے کریگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ روزے دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہی ۱۲ بیہقی سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزے دار کا عبادت ہی اور چپ رہنا اسکا تسبیح ہی اور عمل اسکا مضاعف ہی اور دعا اسکی مقبول ہی اور گناہ اسکا بخشا گیا ہی اور یہ بھی منقول ہی بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف ایک نبی کے نبی اسرائیل مین سے یہ کہ خبر دے قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزے رکھے کسی دن واسطے طلب کرنے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اسکے کو اور بہت دیتا ہون ثواب اسکو

خطیب نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ نہ مطلع ہو اسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالی واسطے اسکے ساتھ ثواب کے سوائے جنت کے یعنی اسکا ثواب یہی ہے کہ جنت مین داخل کرتا ہے اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ایک خوان ہے کہ اسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی کے دل مین خطرہ انکا آیا ہے نہین بیٹھینگے اسپر مگر روزہ دار باب باب ہے یعنی بیچ تتمہ اور لواحق بابون پہلے کے الفصل الاول فصل پہلی (عن [illegible] عائشۃ قالت دخل علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ہل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذا صائم ثم اتانا یوما آخر فقلنا یا رسول اللہ اہدی لنا حیس فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فاکل رواہ مسلم) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوئے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہے نزدیک تمھارے کچھ یعنی کھانے کی چیز کہا ہمنے کہ نہین فرمایا تحقیق مین اسوقت روزہ دار ہون پھر آئے ہمارے پاس ایکدن یعنی اور پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ بھیجا گیا ہے ہمکو حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی مین نے روزے سے پھر کھایا اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف مین اسوقت روزہ دار ہون یعنی نیت روزے کی کرلی مین نے اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کرنی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اکثر امامون کا لیکن امام مالک کہتے ہین کہ رات سے نیت کرنی [illegible] واجب ہے ہر طرح کے روزے مین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور حیس نام ایک کھانے کا ہے کہ شل [illegible] کے ہوتا ہے کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہے اور قروت اسے کہتے ہین کہ دہی یا چھاچھ گاڑھی کو کپڑے مین باندھ کر لٹکا دیتے ہین اسکا پانی ٹپک جاتا ہے اور پس کھایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزے نفل کا بغیر عذر کے جائز ہے اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابو حنیفہؒ اور علما انکے کہتے ہین کہ واجب ہے تمام کرنا اسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہے قضا اسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ یہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل انکے مذہب کی آگے آتی ہے ع ج (وعن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم ثم قام الی ناحیۃ من البیت فصلی غیر المکتوبۃ فدعا لام سلیم واہل بیتہا رواہ البخاری) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تشریف لے گئے حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرتؐ کے لیے کھجور اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنے کو بیچ مشک اسکے کے اور کھجور اسکے باسن مین اسلیے کہ تحقیق مین روزے سے ہون پھر کھڑے ہوے طرف کونے کے گھر مین سے پس نماز پڑھی سوا فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والون اسکے کے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر حضرتؐ نے روزہ اسلیے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہین ہونگین اور اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہ آیا نفل روزے واسطے کے لیے ضیافت عذر ہے یا نہین صحیح یہ ہے کہ ضیافت عذر ہے [illegible] کرنے والے کے لیے اگر صاحب اسکا روزے حاضر ہونے سے بغیر شریک ہوئے کے کھانے پینے مین راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہ کہ اگر اسکے نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہے [illegible] تو توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہین ہونے کا تو فقط حاضر ہی ہو وے اور روزہ نہ توڑے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا کرے مہمانی کرنے والے کے لیے ع ج در مختار (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وہو صائم فلیقل انی صائم وفی روایۃ قال اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمھارا طرف طعام کے اور وہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کہے مین ہون روزے سے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووے روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر نہو روزے سے پس چاہیے کہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے ف واجب ہے افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنے والا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانے کے

دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنے والا خوش ہوگا بسبب کھانے اسکے کے اور نہیں تشویش میں پڑیگا بسبب کھانے کے تو مستحب ہے اور اگر دونوں امر برابر ہوں اسکے نزدیک تو افضل ہے یہ کہ کہے انی صائم یعنی میں روزے سے ہوں برابر ہے کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ✽ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اُمِّ ہَانِیٍٔ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ جَآءَتْ فَاطِمَۃُ فَجَلَسَتْ عَلٰی یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ ہَانِیٍٔ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَجَآءَتِ الْوَلِیْدَۃُ بِاِنَآءٍ فِیْہِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْہُ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ اُمَّ ہَانِیٍٔ فَشَرِبَتْ مِنْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَکُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ لَہَا اَکُنْتِ تَقْضِیْنَ شَیْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا یَضُرُّکِ اِنْ کَانَ تَطَوُّعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ نَحْوُہٗ وَفِیْہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا اِنِّیْ کُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِہٖ اِنْ شَآءَ صَامَ وَاِنْ شَآءَ اَفْطَرَ) اور روایت ہے ام ہانی رض کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آئیں حضرت فاطمہؓ اور بیٹھیں بائیں طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کے بیٹھیں پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اسمیں تھی کچھ پینے کی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرت کو پس پیا اس سے پھر دیا وہ باسن حضرت نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی رض نے اس سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا میں نے اور تھی میں روزے سے پس فرمایا واسطے ام ہانی کے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنے یہ روزہ قضاء رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کے مانند اسکے اور بیچ اسکے پس کہا ام ہانی نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق میں تھی روزے سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہے نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے ف مالک ہے نفس اپنے کا یعنی ابتداءً اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزے کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نہ رکھنے کو یا معنی یہ ہیں کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت میں دلیل اسکی یہ ہے کہ نفل روزے والے کو پہونچتا ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے کہ کوئی ضیافت کرے یا وارد ہوا ایک قوم پر اور جانتا ہے کہ اگر افطار نہ کرونگا تو لوگ وحشت میں پڑینگے پس اسکو پہونچتا ہے کہ افطار کرے تا انس و الفت ہو آپسمیں میں پس اسمیں دلیل نہیں اسپر کہ قضا نہیں ہے بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا بھی ہے حدیث آیندہ میں اور اس حدیث ام ہانی رض کے میں کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہیں اور اسکے اسناد میں اختلاف بہت ہے ✽ع ✽ح (وَعَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَہَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ فَقَالَتْ حَفْصَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَہَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ قَالَ اقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ مَکَانَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَ جَمَاعَۃً مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ مُرْسَلًا وَّلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ عُرْوَۃَ وَہٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ زُمَیْلٍ مَوْلٰی عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ) اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی عروہ نے نقل کی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے تھی میں اور حفصہؓ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمیں سے پس کہا حفصہؓ نے یا رسول خدا کے تحقیق ہم تھیں روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمیں فرمایا قضا کرو تم دونوں ایکدن اور بدلے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظوں سے کہ روایت کیا انہوں نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہؓ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا انہیں واسطہ عروہ کا اور یہ صحیح تر ہے اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہے کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہؓ سے ف یہ حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ انکے نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے لازم ہے قضا اسکی اسلیے کہ ظاہر یہ امر وجوب کے لیے ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے انکے مذہب میں واجب نہیں قضا نفل کی اور بطریق ارسال کے ارسال یہاں معنی سقوط راوی کے ہے سند سے یعنی منقطع ہے کہ پہلی روایت میں جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہؓ کے تھا وہ اسمیں نہیں یہ بھی ایک اصطلاح ہے اور مشہور یہ ہے کہ مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابہؓ کے ✽ح (وَعَنْ اُمِّ عُمَارَۃَ بِنْتِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا فَدَعَتْ لَہٗ بِطَعَامٍ

فَقَالَ لَهَا کُلِیْ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُکِلَ عِنْدَہٗ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی یَفْرَغُوْا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ام عمارہ بیٹی کعب کے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُسکے پاس پس منگوایا اُسنے واسطے حضرت کے کھانا
پس فرمایا حضرت نے اُسکو کھا تو کہا اُسنے مین روزہ سے ہون پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کھایا جاتا ہی نزدیک اُسکے
یعنی اور رغبت کرتا ہو دل اُسکا کھانے پر اور دشوار ہوتا ہی روزہ اُسپر رحمت بھیجتے ہین اُسپر فرشتے یہانتک کہ فارغ ہون کھانے والے نقل کی یہ احمد
و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ
یَتَغَدّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَدَاءُ یَا بِلَالُ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاْکُلُ رِزْقَنَا وَ
فَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِی الْجَنَّۃِ اَشَعَرْتَ یَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُہٗ وَیَسْتَغْفِرُ لَہُ الْمَلٰئِکَۃُ مَا اُکِلَ عِنْدَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) روایت ہی
بریدہ سے کہ کہا داخل ہوئے بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے حاضر ہو کھانے کے لیے ای بلال کہا بلال نے تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہین ہم رزق
اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہی کیا جانتا تو ہی ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اُسکی اور بخشش چاہتے ہین اُسکے لیے فرشتے جبتک
کہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **باب لیلۃ القدر** باب ہی بیچ بیان لیلۃ القدر کے یعنی یہ بیان لیلۃ القدر
کی فضیلت کا اور اُسکے وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہی اُسکے ہونے کی اور اُسکو لیلۃ القدر اسلیے کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین اُسمین رزق اور اجلین اور
احکام کہ سال بھر مین واقع ہونگے اور بعضون نے کہا کہ یہ نام ہو اسبب عظیم القدر ہونے اُسکے کے اور بیچ تعیین اِس شب کے بہت قول آئے ہین اور اکثر
حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی خصوصاً طاق راتون عشرہ اخیر کے مین خصوصاً ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہی
اور لیلۃ القدر خاص اِسی امت کے لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود چھوٹی عمرون کے ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حاصل اسکا
یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتون کی عمرون کا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی سی عمر مین اُنکے سے
عمل نہین کرسکنے کے پس دی اُنکو اللہ تعالے نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایکروز حضرت نے ذکر کیا چار شخصون کا
بنی اسرائیل مین سے کہ انھون نے عبادت کی تھی اللہ تعالیٰ کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لحہ وہ شخص یہ تھے حضرت ایوب اور حضرت زکریا
اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اِس سے پس آئے حضرت کے پاس جبریل اور کہا
ای محمد تعجب کیا آپ کی اُمت نے عبادت کرنی اُن لوگون کے سے اسی اسی برس پس تحقیق اُتاری اللہ تعالے نے خیر پھر پڑھی اُنپر اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ
ساری سورۃ یعنی لیلۃ القدر ... چیز ہے کہ تعجب کیا آپنے اور آپ کی اُمت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابن
ابی حاتم نے جاننا چاہیے کہ ہزار مہینے کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہین اسلیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شھر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینے
سے کہ جسکے تراسی برس اور چار مہینے ہوئے اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باریتعالی کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہی اور
اُسمین اُترتے ہین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدین کے اور اُسمین نزول قرآن شریف کا ہوا اور اُسمین پیدایش ملائکہ کی ہوئی اور اُسمین
جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اُسمین درخت جنت مین لگائے گئے اور اُسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اُسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت
اُسکی پوشیدہ ہونے مین یہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اُسپر اور لکھا ہی علما نے کہ جو کوئی کوشش کرے بیچ بیداری شبون ایک
سال تمام کے پاویگا اُسکو انشاءاللہ تعالے چنانچہ اسی لیے کہا ہی مَنْ لَمْ یَعْرِفْ قَدْرَ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ لَمْ یَعْرِفْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اور بعضے علما نے کہا ہی کہ اِس رات کی

علامتیں ہیں کہ استنباط کیا ہی انکو احادیث و آثار سے اور پایا ہی بعضی علامتون کو اہل کشف نے طبری نے ایک قوم سے نقل کیا ہی کہ درخت اس رات میں سجدہ کرتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر بجاے خود آجاتے ہیں اور سجدہ کرتی ہی ہر چیز اور صواب یہ ہی کہ شرط نہیں ہی بیچ پانے اُس رات کے دیکھنا ان امور کا بہت لوگ پاتے ہیں اس رات کو اور دیکھتے نہیں کوئی چیز ان میں سے اور روا ہی کہ دو آدمی ایکجا سوتے ہون اور دونون اُس شب کو پاوین اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزون میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہی کہ توفیق ہو اسمین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع اور حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہے اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا اداے فرائض اور سنتون موکدہ میں ہو افضل و اکمل ہی والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہی ولیس للانسان الا ما سعی

وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ ۶ ہم مولانا نا قلا من الدر المنثور وغیرہ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتون کے اخیر دہی رمضان کے سے نقل کی یہ بخاری نے ف بیچ طاق راتون کے یعنی اکیسوین شب اور تیئیسوین شب اور پچیسوین شب اور ستائیسوین شب اور انتیسوین شب ۶ م (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْہَا فَلْیَتَحَرَّہَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا تحقیق کتنے شخص اصحاب نبی صلعم کے سے دکھلائی گئی شب قدر خواب میں بیچ سات راتون اخیر کے پس فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ دیکھتا ہون میں تمہارے خوابون کو کہ متفق ہوگئے ہین اوپر سات راتون اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اُسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے اُسکو بیچ سات راتون اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف احتمال ہی کہ مراد وہ راتین ہون کہ متصل بیسوین کے ہین یعنی اکیسوین شب سے ستائیسوین شب تک یا سات راتین سب سے اخیر کی یعنی تیئیسوین شب سے انتیسوین شب تک اسلیے کہ انتیس کا چاند یقینی ہی اُسی کے موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہی واللہ اعلم۔

ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی تَاسِعَۃٍ تَبْقٰی فِی سَابِعَۃٍ تَبْقٰی فِی خَامِسَۃٍ تَبْقٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اُسکو بیچ دہی اخیر کے رمضان سے یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہی یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کے کہ باقی رہی یعنی تیئیسوین شب بیچ پانچوین رات کے کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہ بخاری نے ف پاگنا شروع کیجیے آخر سے یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ انتیسوین شب ہی اور بیچ ساتوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ ستائیسوین شب ہی اور بیچ پانچوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ پچیسوین شب ہی ظاہر معنی یہی ہین اور طیبی نے کہا کہ یہ راتین مذکورہ یہ ہین بائیسوین شب اور [illegible] اور چھبیسوین (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّۃٍ تُرْکِیَّۃٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیْ فَلْیَعْتَکِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِیْتُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اُنْسِیْتُہَا وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ مِنْ صَبِیْحَتِہَا فَالْتَمِسُوْہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْہَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی جَبْہَتِہٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ مِنْ صَبِیْحَۃِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ فِی الْمَعْنٰی وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰی قَوْلِہٖ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِیْ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ لَیْلَۃَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدری رض سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم

۴۰

نے اعتکاف کیا پہلے دہی مین رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہی مین بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق مین نے کیا تھا
اعتکاف پہلے دہی مین تلاش کرتا تھا مین شب قدر کو پھر اعتکاف کیا مین نے بیچ کے دہی مین پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے
کہ تحقیق شب قدر بیچ دہی آخر کے ہی پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہی آخر کے مین پس تحقیق مین
دکھلایا گیا خواب مین تعین شب قدر کو پھر بھلایا گیا مین یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہی لیکن مین بھول گیا اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین
یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون کیچڑ مین اسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا مین کہ کون سی رات تھی وہ پس تلاش کرو اسکو بیچ دہی
آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کے یعنی اخیر کے دہی کے طاق راتون مین کہا راوی نے کہ برسا مینہ اس رات کو یعنی جس رات کہ
حضرتؐ نے دیکھا اسکو اور تھی چھت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھون میری نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال
مین کہ آپکی پیشانی پر تھا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکے نقل کرنے مین بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم
کے اس قول تک فقیل لے انہا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبداللہ انیس کے کہ کہا تئیسوین شب
یعنی عوض صبح اکیسوین شب کے نقل کی یہ مسلم نے ف خیمہ ترکی ایک قسم ہی خیمے کے نمدے کا بنتا ہی چھوٹا سا کہ اسکو فارسی مین خرگاہ کہتے ہین
اور مین صبیحتہ مین حرف من کا معنی فی کے ہی اور متعلق ہی ساتھ قول لصرت کے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہی کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو
خواب مین دیکھا تھا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ مین مٹی اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اس رات مینہ بھی برسا تھا وہی علامت انہون نے
پائی اس خواب کی رات مین کہ اکیسوین شب یا تئیسوین شب تھی معلوم کیا اس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسوین شب یا
تئیسوین شب ہی ۱۲ مولانا (وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاکَ ابْنَ مَسْعُودٍ یَقُولُ مَنْ یَقُمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ
فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَا یَتَّکِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِی رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِینَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِی أَنَّهَا
لَیْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِینَ فَقُلْتُ بِأَیِّ شَیْءٍ تَقُولُ ذٰلِکَ یَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآیَةِ الَّتِی أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ
لَا شُعَاعَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی زر بن حبیش سے کہ کہا ارادہ پوچھنے کا کیا مین نے ابی بن کعب سے پس کہا مین نے کہ تحقیق بھائی تمھارے یعنی دینی
بھائی ابن مسعود کہتے ہین کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے انکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا
کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعودؓ نے جانا کہ شب قدر رمضان مین ہی اور تحقیق وہ دہی آخر کے مین ہی اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہی
قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ انشاءاللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہی پس کہا مین نے ساتھ کس دلیل کے کہتے ہو یہ اے ابو منذر کہ کنیت
ابی بن کعب کی ہی کہا بسبب علامت کے یا نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہی آفتاب اس دن نہین روشنی
ہوتی واسطے اسکے یعنی اور دیکھا مین نے آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسیطرح نقل کی یہ مسلم نے ف نہ اعتماد کرین لوگ یعنی ایک قول ہی اگرچہ وہ
صحیح ہی اور بحسب ظن غالب کے فتوی اسپر ہی یعنی اگر جانینگے کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہی تو اسی رات مین قیام کرینگے اور ترک کرینگے قیام تمام راتون کا
ابن مسعودؓ نے کہا کہ وہ تمام سال مین ہی اور قسم کھائی یعنی بنا بر ظن غالب کے اور انشاءاللہ نہ کہا یعنی انشاءاللہ کہنے مین قسم جزما اور منعقد نہین ہوتی پس ابی
بن کعب نے قسم کھائی اور انشاءاللہ نہ کہا تا قسم جزما ہو ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْتَهِدُ فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا یَجْتَهِدُ
فِی غَیْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر کے عشرے مین اسقدر کہ نہ کوشش کرتے
بیچ غیر اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کوشش کرتے یعنی زیادتی طاعت مین بامید اسکے کہ لیلۃ القدر انہین مین ہی ع (وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط باندھتے تہبند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف مضبوط باندھتے تہبند کنایہ ہے اس سے کہ کوشش فرماتے عبادت میں زیادہ عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتوں سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے اور ایک روایت میں جو آیا ہے انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہیں جاگے تو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہیں جاگتے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہیں واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنے کو یعنی جگاتے بی بیوں اور بیٹیوں کو اور لونڈیوں کو اور غلاموں کو بعض اوقات عشرے کے میں واسطے عبادت کے اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کی۔ع وسولانا

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانوں میں کون سی رات ہے شب قدر کی کیا کہوں میں اسمیں یعنی کیا دعا مانگوں اسوقت فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنے کو پس معاف کر مجھسے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو ف یہ دعا جامع ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نہ مانگی اللہ تعالیٰ سے بندوں نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشے انکو اور عافیت دے انکو ہے) (وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی بکرہ رض سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اسکو یعنی شب قدر کو بیچ نویں رات کے کہ باقی رہی یعنی انتیسویں شب یا بیچ ساتویں کے کہ باقی رہی یعنی ستائیسویں شب یا پانچویں میں کہ باقی رہی یعنی پچیسویں شب یا تیسری میں کہ باقی رہی یعنی تئیسویں شب یا آخر رات میں یعنی سلخ کی رات نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کے سے پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان میں ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا نقل کی یہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحق سے موقوف ابن عمر رض پر ف ہر رمضان میں اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ رمضان خالی نہیں جاتا شب قدر سے یعنی ہر سال میں کہ رمضان واقع ہوتا ہے اسمیں شب قدر بھی ہوتی ہے اور دوسرے معنی یہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ خاص دہے آخر ہی پر نہیں اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تھا آخر کو یہ ٹھہرا کہ آخر کے دہے میں ہے اسکے سوا نہیں ہوتی۔ مولانا (وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن انیس سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہے یعنی میرا گھر جنگل میں ہے کہ رہتا ہوں اسمیں اور نماز پڑھتا ہوں اسمیں شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو ساتھ ایک رات کے کہ اتروں میں اسمیں طرف اس مسجد کے یعنی شب قدر رمضان میں کون سی ہے اس رات مسجد نبوی میں آنکر عبادت کروں پس فرمایا حضرت نے تئیسویں رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبد اللہ کے کہ نام اسکا ضمرہ تھا کسطرح تھا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد میں جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنی بائیسویں تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اس سے واسطے کسی کام کے یعنی جو کام

کرنا فی اعتکاف کیے ہی یہانتک کہ نماز پڑھے صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے فجر کی پاتے جانور اپنا دروازے پر مسجد کے پس سوار ہوتے اسپر اور پہونچتے جنگل اپنے مین نقل کی یہ ابوداود نے ف اگر کوئی کہے کہ لازم آتی اس سے تعیین لیلۃ القدر کی جواب یہ کہ جس سال حضرت نے انکو یہ فرمایا اس سال تیئسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اسکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہے اور یہ وجہ ہے کہ حضرت کو بھی تعیین اسکی معلوم نہ تھی تو مراد یہ ہے کہ تعیین ہر سال کی معلوم نہ تھی اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی اسکے نہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کے ہو پس انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم ۔

الفصل الثالث فصل تیسری (عن عبادة بن الصامت قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بلیلة القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلة القدر فتلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا لکم فالتمسوها فی التاسعة والسابعة والخامسة رواه البخاری) روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے دو شخص مسلمانون مین سے پس فرمایا حضرتؐ نے نکلا تھا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمھارے لیے پس تلاش کرو اسکو انتیسوین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہ بخاری نے ف کہا بعضون نے کہ نام دو شخصون کا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اٹھائی گئی یعنی تعیین اسکی میری خاطر سے اٹھ گئی بسبب شومی جھگڑنے انکے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمین بری ہے اور اسکے سبب سے محروم ہوتا ہے آدمی برکات و بھلائیون سے اور ہو بہتر تمھارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادت مین ہوگا ۔ع

(وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلة القدر نزل جبریل علیہ السلام فی کبکبة من الملئکة یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عزوجل فاذا کان یوم عیدهم یعنی یوم فطرهم باهی بهم ملئکته فقال یا ملئکتی ما جزاء اجیر وفی عمله قالوا ربنا جزاؤه ان یوفی اجره قال ملئکتی عبیدی وامائی قضوا فریضتی علیهم ثم خرجوا یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لاجیبنهم فیقول ارجعوا فقد غفرت لکم وبدلت سیاتکم حسنات قال فیرجعون مغفورا لهم رواه البیهقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے شب قدر اترتے ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کے فرشتون سے دعا بخشش کی کرتے ہین ہر بندے کے لیے کہ کھڑا ہو یعنی نماز پڑھتا ہویا طواف کرتا ہویا اور کچھ عبادت کرتا ہو کھڑے ہوے یا بیٹھے ہوے یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہے دن عید انکے کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہے بسبب انکے اللہ تع فرشتون اپنے سے یعنی ان فرشتون سے کہ جنھون نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس فرماتا ہے اے فرشتو میرے کیا ہے بدلا اس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے اے رب ہمارے بدلا اسکا یہ ہے کہ پوری دیجاوے مزدوری عمل اسکے کی کہا ہے اللہ تعالے نے اے فرشتو میرے غلامون میرے اور لونڈیون میری نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اوپر اپنے روزہ پھر نکلے یعنی گھرون سے طرف عید گاہ کے چلاتے ہوے ساتھ دعا کے قسم ہے عزت اپنے کی اور بزرگی اپنے کی اور جود اپنے کی اور بلند قدری اپنی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی البتہ قبول کرونگا مین دعا انکی پس فرماتا ہے اللہ تعالی پھر جاؤ یعنی اپنے گھرون کو تحقیق بخشا مین نے تمکو اور بدل ڈالے مین نے برائیان تمھاری نیکیون سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفۂ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اس حالت مین کہ بخشش کیا گئی ہے واسطے انکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الاعتکاف باب ہے بیچ بیان اعتکاف کے ف اعتکاف کے معنی لغت مین ہین ٹھہرنا ایک جگہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہے مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہے اسلیے کہ ہمیشہ حضرتؐ اعتکاف کرتے رہے اسمین اور درمختار مین لکھا ہے کہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اور تارک اسکے ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہوتا ہے اعتکاف ساتھ نذر کرنے کے

زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ مین نے اپنے پر اعتکاف اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ مین نے نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہ کام ہو جاویگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف کرونگا اور سوا ان دونون قسمون کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کے لیے حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے جائز ہے اور اقل مدت مین اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمدؒ کے نزدیک اقل مدت ایکساعت ہے خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ظاہر روایت ہے امام اعظم رح سے اور اسی پر فتوی ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اس طرح کہ نیت اعتکاف کی کی مین نے جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نہ جاوے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اکثر روز ہے یعنی آدھے دن سے زیادہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ سے سوائے ظاہر روایت کے یہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایک دن ہے ع ح درمختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی (عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے رمضان کے مین یہانتک کہ قبض روح اُنکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا اُنکی بی بیون نے پیچھے اُنکے نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف پھر اعتکاف کیا حضرتؐ کی بی بیون نے یعنی اپنے گھرون مین جیسے کہا ہے فقہا نے کہ مستحب ہے عورتون کو یہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اُسمین اعتکاف کرین پس وہ اُنکے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہے بلا ضرورت اُسمین سے نہ نکلین اور عورت کو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہے ع ح۔ عالمگیری درمختار (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاہُ کُلَّ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَہٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبرئیلؑ ملاقات کرتے حضرتؐ سے ہر شب رمضان مین پڑھتے روبرو جبرئیلؑ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھ تجوید کے پس جس وقت ملاقات کرتے حضرتؐ سے جبرئیلؑ ہوتے حضرت بہت سخاوت کرنے والے ساتھ بھلائی کے باد چھوٹی ہوئی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے یعنے حضرت نفع بہت پہونچاتے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اورون کے خصوصًا رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی اُن مین افضل ہے اور ہوا چلائی گئی سے یعنی جو ہوا کہ مینہ لاتی ہے حاصل یہ کہ نفع اس ہوا کا عام ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ حضرتؐ ہوتے تھے نفع پہونچانے اور بھلائی کرنے مین وقت ملاقات جبرئیلؑ کے اور اس حدیث مین اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ آدمی کو افضل وقتون مین اور صحبت نیکون مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کرنے [illegible] یہ حدیث باب الاعتکاف مین اسلیے لائے کہ حضرتؐ رمضان مین اعتکاف بھی کرتے تھے ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّۃً فَعُرِضَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پڑھا جاتا تھا یعنی جبرئیلؑ پڑھتے تھے روبرو نبی صلعم کے قرآن ہر سال مین ایکبار پس پڑھا گیا قرآن روبرو حضرتؐ کے دوبار اُس سال مین کہ حضرتؐ وفات کیے گئے اور تھے حضرتؐ اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اُس سال مین کہ وفات کیے گئے نقل کی یہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ قرآن پڑھتے تھے روبرو جبرئیلؑ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیلؑ پڑھتے تھے دونون روایتون مین مخالفت کچھ نہین ہے اسواسطے کہ ایکبار پڑھتے ہون جبرئیلؑ اور پھر پڑھتے ہون روبرو اُنکے حضرتؐ جیسا دو حافظ دور کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بھی سنت ہے اور دوبار قرآن پڑھا گیا اور اعتکاف بیس دن کیا آخر سال مین واسطے کمال شوق کے

اور مستعد ہونے کے ساتھ حاضر ہونے کے درگاہ رب العزت میں سبیت وعدۂ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد + اور اسمین تنبیہ ہی اسبات کو یہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر میں یہ کہ محنت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالے کے اور واسطے کھڑے ہونے کے روبرو اسکے رزقنا اللہ ع ح۔ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتا مسجد میں پس کنگھی کر دیتی میں انکا اور نہ داخل ہوتے گھر میں مگر واسطے حاجت انسانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہیں باطل ہوتا ہی اعتکاف اسکا اور دلیل ہی اسپر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر دھووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن میں بیچ مسجد کے اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہیں مضائقہ اسکا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے امام اعظم رح کے نزدیک اگر ایکساعت بھی بغیر حاجت یعنے ضرورت کے نکلے اعتکاف والا تو فاسد ہو جاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پاخانہ اور غسل اگر احتلام ہو اور غسل جمعہ کے حق میں کوئی روایت صریح اصول میں نہیں آئی ہی مگر شرح اوراد میں لکھا کہ نکلے غسل کے لیئے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو اسپر جانا داخل حاجت میں ہی اس سے اعتکاف ٹوٹنے کا نہیں اور موذن اور غیر موذن اسمین برابر ہین بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلے وقت زوال سے اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسے وقت سے نکلے کہ پاوے جمعہ کو سنتوں سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد میں ٹھہریگا تو اعتکاف فاسد نہیں ہونے کا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گھر سے کھانے لے آنا بھی داخل حاجت میں ہی اور اگر مسجد گرنے لگے یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالے اور وہ اسی ساعت نکلکر اور مسجد میں داخل ہو تو نہیں فاسد ہونے کا اعتکاف اسکا استحسانا کذا فی البدائع اور اسی طرح اگر خوف جان یا مال کے اور مسجد میں جاوے تو نہیں فاسد ہونے کا اور اگر نکلا پیشاب یا پائخانہ کے لیے اور قرض خواہ نے روک رکھا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین رح کے نزدیک نہیں فاسد ہونے کا اور کوئی ڈوبتا ہو یا جلتا ہو اور یہ اسکے نکالنے کے لیے نکلے یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا ادائے شہادت کے لیے تو فاسد ہو جائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر بدون مذکورۃ الصدر کے نکلیگا ایک ساعت یعنی لمحہ بھر بھی اگرچہ سہو سے نکلے اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبین رح کے نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہیں ہع ہ رح۔ عالمگیری۔ در مختار ف اس حدیث سے یہ بھی نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوانی بھی معتکف کو مسجد میں جائز ہی مگر بال وغیرہ مسجد میں نہ گرین۔ مولانا (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ عمرؓ نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی میں نے جاہلیت میں کہ اعتکاف کرونگا میں ایک رات مسجد حرام میں فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاہلیت میں جاہلیت اس حالت کو کہتے ہین کہ تھے اسپر عرب پہلے حضرتؐ کی نبوت کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے وہ حالت ہی کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہی اور پوری کر نذر اپنی امر استحباب کے لیے ہی اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہی پورا کرنا اسکا یعنی بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہی اور کہا ابو حنیفہ رح نے کہ نہیں صحیح ہی نذر اسکی دلیلین انکی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہین اور اس حدیث کے معنی جو وہ لیتے ہین اوپر بیان کیے گئے اور کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ روزہ شرط نہیں ہی واسطے صحت اعتکاف کے جیسا کہ مذہب شافعی رح ہی اور امام ابو حنیفہ رح سے ظاہر الروایۃ یہ ہی کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب میں نہ نفل میں اور

یہی قول صاحبین کا ہے اور مالکؒ سے اور ایک روایت امام اعظم رحؒ سے یہ ہے کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہے خواہ واجب ہو خواہ نفل
پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمرؓ کا جو بعضی روایتون مین آیا ہے اُسمین روزہ بھی آیا ہے چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دارقطنی نے
ایک روایت نقل کی ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے لازم کیا اپنے نفس پر جاہلیت مین یہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا
ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور اور دلیل اُنکی حدیث عائشہؓ کی ہے کہ آگے آتی
ہے لا اعتکاف الخ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر
مانی کہ رمضان کے مہینے مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتے ہین روزہ رمضان کے اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کرے اعتکاف
اُس دن کا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان معین مین تو اور مہینے مین قضا اُسکی کرے ساتھ روزون مستقلہ کے پس نہین جائز ہونے کی
قضا اُسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت
کرے تو اُن دنون کی راتون کا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اسیطرح بیچ نذر کرنے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو راتون کا بھی لازم
ہوتا ہے اور ابو یوسفؒ کے نزدیک اعتکاف بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینے کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک
مہینہ کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نہ کہا ہو۔ع۔ح۔ درمختار۔ مالابدمنہ۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری (عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ) روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے بیچ رمضان کے
پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایکسال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی
یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعبؓ سے ف شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہؓ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت
کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ نوافل موکدہ قضا کیے جاوین جبکہ فوت ہون جیسے کہ قضا کیے جاتے ہین فرائض انتہی تشبیہ نہی قضا کرنے مین ہے بعد فوت ہونے
کے والا قضا فرض کی فرض ہے اور قضا نوافل کی نفل۔ع۔ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ
صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتے
اعتکاف کرنے کا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث
کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہے اور چارون اامون کے نزدیک یہ ہے کہ دخ[illegible] غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے اعتکاف
ایک مہینے یا عشرے وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کے پس اُنکے نز[illegible] تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کے
پہلے غروب کے مسجد مین آتے تھے اور شب کو وہان رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اُس حجرے مین کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تاکہ الگ
رہین لوگون سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ مین صبح کو۔ع۔ح (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اس حالت مین کہ ہوتے اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جسطرح کہ ہوتے پس نہ
ٹھہرتے پوچھتے اس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف پس گذرتے یعنی گذرتے اُس ہیأت پر کہ ہوتے وہ اُسپر نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے
بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان ہے اوپر کے مجمل کا اسلیے کہ معنی فلا یعرج کے یہ ہین کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اور

طرف اور یہ لفظ بیسال بیان ہی یعود کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی نے کہ جائز ہی معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کے اور نماز
جنازے کے اور نزدیک چارون امامون کے جبکہ نکلے قضاے حاجت کے لیے اور اتفاق پڑے اسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ ٹھہرے راہ
راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے تو نہین باطل ہونے کا اعتکاف اور اگر ٹھہرا ہوگا راہ سے اور زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے تو باطل ہوگا اعتکاف
انتہی اور قصد کر کر جنازے کے لیے اور نماز جنازے کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلیگا ان چیزون کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر
شرط کرے وقت نذر کے اور التزام کے یہ کہ نکلونگا عیادت مریض اور نماز جنازے اور حاضر ہونے مجلس علم یعنی وعظ سننے کے لیے تو جائز ہی یہ مسئلہ
عالمگیری (وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَابُدَّ مِنْهُ
وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف والے کو
یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنی ساتھ قصد کے اور ٹھہرنے کے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازے کے یعنی خارج مسجد کے مطلقاً اور نہ صحبت کرے عورت
سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اس کام کے لیے کہ ضروری ہی یعنی پیشاب و پائخانہ وغیرہ کے لیے اور نہین ہوتا اعتکاف
مگر ساتھ روزے کے اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہ ابوداود نے ف نہ مباشرت کرے مباشرت سے مراد وہ چیزین ہین کہ باعث
جماع کی ہین مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کرنی اور یہ افعال کرنے معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف
فاسد ہوجاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بھولکر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کھانا
اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنے اس چیز کے کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر کرنا اس چیز کا مکروہ تحریمی ہی اور یہ خرید و فروخت
اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہی اور تجارت کے لیے ہو تو نہین درست اور غیر معتکف کو کسی طرح خرید و فروخت نہین درست مسجد
مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت جانے اسکو اور چپ رہنا بُری اور بیہودہ باتون سے واجب ہی اور کلام مباح بے ضرورت
مکروہ ہی اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد مین ایسا حسنات کو کھاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسے آگ
خشک لکڑیون کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہی پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر و سیر انبیا
اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہے یا لکھتا رہے انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزے کے یہ دلیل حنفیہ کی ہی بیچ شرط ہونے روزے کے
اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہون امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اس مسجد
مین کہ پڑھی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل کا ہی لکھا ہی علما
نے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اس مسجد مین کہ نماز بہت
ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک درست ہی اعتکاف ہر مسجد مین م ع ح - در مختار (الفصل الثالث) فصل تیسری (عَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت
ہی ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا انکے لیے بچھونا انکا یا رکھی جاتی انکے لیے چارپائی
انکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا ستونون مسجد نبوی کے سے یہ نام اسواسطے ہوا
کہ ابولبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی انھون نے اپنے تئین اس ستون سے باندھ دیا تھا کئی روز تک بندھے رہے بعد کئی دن کے توبہ انکی
قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کھول دیا اھ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ

اَلذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّہَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف
کرنے والے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہون سے اور جاری کیجاتی ہین واسطے اُسکے نیکیان مانند کرنے والے سب نیکیون کے نقل کی یہ ابن ماجہ
نے **ف** بند رہتا ہی گناہون سے یعنی جو کہ مسجد مین رُکا رہتا ہی اُسکی شان سے ہی یہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سے اور لفظ یجری ساتھ جیم اور رے
مہملہ کے ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نے کہا معروف کا یعنی جاری کیے جاتے ہین اور ہمیشہ رہتے ہین اعتکاف کرنے والے کے لیے ثواب اُن
نیکیون کے کہ باز رہتا ہی اُنسے بسبب اعتکاف کے مثل عبادت وغیرہ کے مانند ثواب کرنے والے اُن نیکیون کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ جیم
اور زے معجمہ کے ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اُسکو ثواب اُن نیکیون کا کہ باز رہتا ہی اُنسے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھ
جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانون کے اور سوا اُنکے کے جیسے دیا جاتا ہی ثواب کرنے والے اُن نیکیون کے کو اور اور خوبیان اعتکاف
کی یہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولیٰ کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت
قُرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الٰہی نازل ہوتی رہتی ہی اور گویا اللہ تعالیٰ کے قلعہ مین رہتا ہی کہ مکر شیطان سے بچا رہتا ہی اور مثال معتکف
کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہی کہ الٰہی مولیٰ میرے تیرے
دروازے سے ٹلنے کا نہین جبتک کہ تو مجھے بخشیگا نہین اور میرے سب مقاصد برلانے کا نہین اور میرے غم کو دور نہین کرنے کا ۱۲ع امداد الفتاح کِتَابُ
فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ کتاب ہی بیچ بیان فضیلت قرآن کے **ف** جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی خصوصاً جبکہ نماز مین ہو اور فضیلت
اور ثواب اُسکا ایسا ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑھنا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا
سے اور روشن کرتا ہی دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین بھی قرآن ہی اور مقصد اعلیٰ تلاوت سے یہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانے
امور دین اور آخرت کے ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کے احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون تا اُسپر عمل کیا جاوے اور عبرت اُس سے پکڑی جاوے نہ یہ کہ نری آواز و
حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اُسپر نکرے قرآن دشمن اُسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رُبَّ
تَالٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ یعنے بعضے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اُنکو اور وہ پڑھنا اُسکا سپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیے
کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوا سے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہی اور کم پڑھنا
قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہی اور عبادت کے لیے بھی سات
روز سے کم مین نچاہیے اور جسقدر اُس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہی اور جو کوئی معانی قرآن کے نہ جانے اُسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ
اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا اور احکام اُسکے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہی
آدَابِ تلاوت کے یہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کر کر اچھی جگہ مین متواضع اور رو بقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اسطرح کہ
گویا روبرو خدا تعالیٰ کے ہی دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالیٰ کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر
اور تفکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعدہ و رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہے اور آیت
تنزیہ و تقدیس پر تسبیح کہے یعنی جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑھنے کے روئے اور اگر رونا نہ آوے تکلیف [illegible] ہو کر
اپنے کو رونا کرے اور درپے اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اسلیے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہی زیادہ پڑھنے سے کہ خالی ہو ان چیزون سے
اور زیادہ پڑھنے مین سوا ختم شماری کے کچھ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہی اور یہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہی کہ ایک روز کے ختم کرنے کو

اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بُری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی بیت خواجہ پندارد کہ طاعت میکند بیخبر کز معصیت جان میکند اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہی وہ کرامت ہی اُنکی اور ون کو اُنکی پیروی اس بات مین اچھی نہین پس جسقدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اُسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکرے اور اگر ضرور ہو اور جگہ میسر نہو تو آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑھنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ پڑھنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکھکر پڑھنا یاد پڑھنے سے افضل ہی اسلیے کہ اسمین آنکھین اور اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کر کر کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ پڑھکر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑھے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نکرے مگر عالم باعمل اور استاد اور والدین کے لیے جائز ہی قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور مستحب اور اپنے قرابتیون کو اُس وقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑھکر ختم کرے کہ افضل ہی اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑھنا جائز ہی لیکن افضل یہی ہی کہ مودب بیٹھکر پڑھے اور اسی طرح راہ مین پڑھنا جائز ہی اگر جنگل ہو پکار کر پڑھے و الا چپکے پڑھے اور بیچ جگہ نجس اور مکروہ کے مانند حمام اور کمیلے اور کوڑے وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہی اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نکرے تا حرمت اُسکی کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کے ہفتیان اور مانند اُنکے کرنی جائز ہین اور قرآن کو اس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بھی نہ لیجاوے تا مبادا کافرون کے ہاتھ مین پڑے اور وہ بے حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کرے تو سب کے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا مسلمانون پر واجب ہی کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اُسکے احکام اور فقہ کا اولی ہی نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پاؤن پھیلانے مصحف کی طرف اگر سامنے پاؤن کے نہو مکروہ نہین اور اسیطرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو ادھر پاؤن پھیلانے منع نہین اور مصحف خرجی مین رکھ کر اسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اسمین جماع کرنیکا مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا کِتَابُکَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی رَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَکَلَامُکَ

یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیری اُتاری گئی ہی تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور اولاد پر اور اُنکے اصحاب پر اور تابعدارون پر سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ یہ کلام

النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ جَعَلْتَهٗ هَادِیًا مِنْکَ لِخَلْقِکَ وَحَبْلًا مُتَّصِلًا فِیْمَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ عِبَادِکَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِیْهِ عِبَادَةً وَقِرَاءَتِیْ فِیْهِ

ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیرے کے کیا تو نے اسکو ہدایت کرنے والا اپنی طرف سے اپنے خلق کے لیے اور وسیلہ متصل درمیان اپنے اور اپنے بندون کے یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادت اور قراءۃ میری کو اسمین

فِکْرًا وَفِکْرِیْ فِیْهِ اعْتِبَارًا اِنَّکَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

فکر اور فکر میرے کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہی رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس

بعد اسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر کہے ۔

اَللّٰهُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَهٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا لِبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِصَدْرِیْ وَذَهَابًا لِهَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَیِّضْ بِهٖ وَجْهِیْ

یا اللہ ساتھ حق کے اُتارا تو نے اسکو اور ساتھ حق کے اُترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمین اور کر اسکو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میرے کا اور سبب جانے رہنے فکر و غم میرے کا اور روشن کر ساتھ اسکے منہ میرے کو

وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ وَفَهْمَ مَعَانِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اور نصیب کر مجھ کو تلاوت اسکی اور سمجھ معانی اسکے کی ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت مہربان مہربانوں کے۔

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے ہاتھ اٹھا کر۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَّفِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّفِي الْقِيَامَةِ صَاحِبًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا یا اللہ کر قرآن کو ہمارے لیے دنیا میں ہمنشین اور آخرت میں شفاعت کرنے والا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور اور جنت میں رفیق اور آگ سے پردہ اور باقی جو دل چاہے دعا کرے کذا فی منیٰ الطالب۔ اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابو ہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے قرآن دعا کرتے کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر کو اسکی جگہ سے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی اس حال میں کہ وہ کھڑے ہوتے پھر کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلَالًا بَعِيْدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِئِيْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَةً اَوْ نِدًّا اَوْ شِبْهًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِيًّا اَوْ عِدْلًا فَاَنْتَ رَبَّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَتَّخِذَ شَرِيْكًا فِيْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَّا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى آللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاَحْكَمُ وَاَكْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا يُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَّافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَّبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَانْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ درمنثور۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہے عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اسکو نقل کی یہ بخاری نے۔ یعنی جو کوئی سیکھے قرآن جیسے کہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اسکو وہ سب سے بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہ ہے کہ احکام حقائق اور دقائق قرآن کے سیکھے۔ (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم مین سے دوست رکھتا ہے یہ کہ جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے
دو اونٹنیان بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے ناتے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہین یہ فرمایا کیا نہین جاتا
ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سکھا دے یا پڑھے دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہے واسطے اسکے دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین واسطے اسکے
تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین واسطے اسکے چار اونٹنیون سے اور گنتی آیتون کی سوا اسکے بہتر ہے گنتی اونٹنیون کی سے یعنے زیادہ
چار آیتون سے بہتر ہین زیادہ چار اونٹنیون سے مثلاً پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیون سے اسیطرح بعد اسکے اور سمجھ لے نقل کی یہ مسلم نے ف
اوپر چبوترے سایہ دار کے ایک چبوترہ پٹا ہوا تھا سامنے مسجد کے اسمین فقراء مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہے مدینہ مین
اور عقیق بھی نام ہے ایک جگہ کا دو کوس مدینہ سے ان دونون جگہون مین بازار لگتا تھا اور اونٹ اسمین بکتے تھے اور عرب اونٹون کو بہت دوست
رکھتے ہین خصوصاً بڑے کوہان کے پس حضرت نے سوال مذکور کرکے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سے پس فرق کر کیا
بطریق تمثیل کے اور انکے سمجھانے کے لیے والا تمام دنیا کچھ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک آیت کے ہ ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایحب احدکم اذا رجع الی اہلہ ان یجد فیہ ثلث خلفات عظام سمان قلنا نعم قال فثلث اٰیات یقرء بہن احدکم فی صلوتہ خیر لہ من ثلث
خلفات عظام سمان رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا جس وقت کہ پھرے طرف گھر اپنے کے یہ کہ
پاوے اپنے گھر مین تین اونٹنیان حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑھے انکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے واسطے اسکے تین اونٹنیان
حمل والیون بڑی موٹیون سے نقل کی یہ مسلم نے (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الماہر بالقراٰن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرء
القراٰن ویتتعتع فیہ وہو علیہ شاق لہ اجران متفق علیہ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتون لکھنے والون
بزرگ نیکوکار کے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اسمین اور قرآن اسپر مشکل ہوتا ہے واسطے اسکے دو ثواب ہوتے ہین نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ماہر قرآن وہ ہے کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکے نہین پڑھنے مین اور نہ دشوار ہو پڑھنا اسپر اور مراد فرشتون سے وہ فرشتے
ہین کہ جو کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابین لکھتے ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندون کے لکھتے ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتھ انکے ہے یعنی دنیا مین انکا
عمل کرتا ہے اور آخرت مین اسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا انمین رفیق ان فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب مشقت کا اسمین رغبت دلائی ہے پڑھنے پر اور یہ معنی اسکے نہین ہین کہ جو اٹکتا کر پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب
ہوتا ہے کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہے حاصل یہ کہ ماہر تو فضل ہی ہے لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایکطرح
کی فضیلت اور ثواب ثابت ہے ہ ع ح (وعن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا حسد الا علی اثنین رجل اٰتاہ اللّٰہ القراٰن فہو یقوم بہ اٰناء
اللیل واٰناء النہار ورجل اٰتاہ اللّٰہ مالا فہو ینفق منہ اٰناء اللیل واٰناء النہار متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین رشک مگر اوپر دو شخصون
کے یعنے کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصون کے حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اسکے اوقات
رات کے مین اور اوقات دن کے مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے مال بیچ
اوقات رات کے مین اور اوقات دن کے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا میرک نے کہ حسد دو قسم ہے حقیقی اور مجازی حقیقی یہ ہے کہ آرزو
کرے زوال نعمت کی کسی کے لیے پس وہ حرام ہے بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہ ہے کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کرے
کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اسکے کے اس سے اسکو غبطہ کہتے ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہ امور دنیا مین مباح ہے اور اگر

ہو طاعت مین مستحب ہی یعنی مثلاً کسی کو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو مین بھی بناؤن خوب ہی ثواب پاتا ہی اسپر بس لفظ حدیث مین غبطہ ہی یعنے غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنی ان دو ہین اور مانند اُنکے مین چنانچہ اسلیے کہا ہی مظہر نے کہ یعنی نہین لائق آرزو کرنی آدمی کو یہہ کہ ہو واسطے اُسکے نعمت جیسے کہ اور پاس ہی مگر یہہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو بسبب اُسکے مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنے کے اور سوائے اُنکے اور بھلائیان آتی اور دیا اُسکو قرآن یعنی یاد ہی اُسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور وہ قیام کرتا ہی ساتھ اُسکے یعنی تلاوت کرتا ہی اُسکی اور یاد کرتا ہی معانی اُسکے یا تامل کرتا ہی اُسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہی اوامر و نواہی اُسکے پر یا نماز مین پڑھتا ہی اُسکو ۱۲ ع

(وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِیْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ کَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ کَالتَّمْرَةِ) اور روایت ہی ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہی کہ بو اُسکی خوب ہوتی ہی اور مزہ اُسکا اچھا ہوتا ہی اور حال اُس مومن کا کہ نہین پڑھتا ہو قرآن مانند حال کھجور کے ہی نہین بو اُسمین اور مزہ اُسکا شیرین ہی اور حال اُس منافق کا کہ نہین پڑھتا قرآن مانند حال اندرائن کے پھل کے نہین اُسمین بو اور مزہ اُسکا تلخ اور حال اُس منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اُسکی اچھی اور مزہ اُسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہی کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اُسپر مانند ترنج کے ہی اور وہ مومن کہ نہین پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہی اُسپر مانند کھجور کے ف مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہی بسبب ثابت ہونے ایمان کے اُسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہی کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قراۃ اُسکے کے اور سیکھتے ہین قرآن اُس سے ۱۲ ع

(وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عمر بن خطابؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ بلند کرتا ہی ساتھ اُس کتاب کے یعنے کلام اللہ کے کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہی ساتھ اُسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ بلند کرتا ہی اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہی اُن لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہی اور جسنے قرآن نہ پڑھا اور نہ عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ پست کرتا ہی ۱۲ ع ح

(وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا هُوَ یَقْرَءُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَکَانَ ابْنُهٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَهٗ وَلَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی وَکَانَ مِنْهَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْهِ وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَةُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْهَا لَا تَتَوَارٰی مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَةِ الْمُتَکَلِّمِ) اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے یہہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اُسوقت کہ وہ بیچ مین پڑھتا تھا رات کو سورۂ بقرہ اور گھوڑا اُسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اُسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑے نے پس ٹھہر گیا پڑھنے سے یعنے تاکہ دیکھے کہ کیا سبب ہی شوخی کا پس گھوڑا بھی ٹھہر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تھا پھر پڑھنے لگے پھر جولانی کی گھوڑے نے پھر چپ ہو رہے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی گھوڑے نے یعنی پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہی

پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا سعید کا یحییٰ قریب گھوڑے کے ڈرا یہ کہ پہونچا وے اُسکو ایذا یعنی پس گیا اسید بیٹے کی طرف تاکہ سر کاوے گھوڑے کے پاس سے پس جب سر کایا اُسکو اُٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہان ایک چیز ہی مانند ابر کے اسمین ہی مانند چراغون کے پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرتؐ نے پڑھے گیا ہوتا اے ابن حضیر کہا ابن حضیر نے ڈرا مین یا رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحییٰ کو اور تھا گھوڑا یحییٰ کے نزدیک پس پھرا مین طرف یحییٰ کے اور اُٹھایا مین نے سر اپنا طرف آسمان کے پس [illegible] ناگہان ایک چیز تھی مانند ابر کے اسمین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنی اپنے گھر سے یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے اُسکو یعنی چراغون کو فرمایا حضرتؐ نے جانتا ہی تو کیا تھا یہ کہا کہ نہین فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے واسطے آواز قرآۃ تیری کے اگر پڑھتا رہتا تو البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اُنکے نہ چھپتے اُن سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین بدلے فخرجت صیغہ متکلم کے یون ہی عرجت فی الجو یعنی چڑھ گئے ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے ف گھوڑا شوخی کرتا تھا اُن فرشتون کے ڈر سے کہ اُترے تھے واسطے سُننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتون کے آسمان پر حالت چپ رہنے مین اور لفظ اقرأ کے معنی ابن حجر نے یہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھتا رہا اسی سورۃ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر در پیش آوے زمانہ آ[illegible]ندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اُسکو بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب [illegible]ی کے ہین زمانے ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسی لیے کہا اُسکے جواب مین فاشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہی اور ایک چیز ہی مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہ ہی کہ ملائکہ ازدحام کرتے ہین قرآن کے سننے پر یہانتک کہ ہوتے ہین مانند ایک چیز پردہ ہونے والی کے درمیان اُسکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہ چراغ منہ اُنکے ع (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورہ کہف اور ایکطرف اُسکے گھوڑا تھا بندھا ہوا ساتھ دو رسیون کے ڈھانک لیا اُس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے اُسکے نے اُچھلنا کودنا پس جب صبح کی اُس شخص نے آیا حضرتؐ کے پاس ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا یہ تھی سکینہ اُتری تھی بسبب پڑھنے قرآن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سکینہ کہتے ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اُسکے سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہی ع ح (وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابی سعید بن معلےٰ سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بُلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مین نے اُنکو پھر آیا مین حضرتؐ کے پاس پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے اور اطاعت کرو حکم اُسکے کی جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورۃ یعنی افضل سورۃ قرآن مین پہلے اسکے کہ نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا حضرتؐ نے ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہ کہ نکلین کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤنگا مین تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نمازمین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہ بخاری نے

ف جواب دو الخ اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کے سے نماز
نہین جاتی اور سورۂ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اسلیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہی اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معنی اسکے بہت ہین باوجود اختصار لفظون کے
چنانچہ کہا گیا ہی کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین نیچے قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہی بعضے عارفین نے کہ جو کچھ اگلی کتابون مین ہی
وہ سب قرآن مین ہی اور جو کچھ قرآن مین ہی وہ سب سورۂ فاتحہ مین ہی اور جو کچھ فاتحہ مین ہی وہ بسم اللہ مین ہی اور وہ سات آیتین ہین لیناً
ہی اس آیت پر وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ یعنے دین ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہی انکی
ساتھ فصاحت کے اور اعجاز کے مراد انسے سورۂ فاتحہ ہی اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی فاتحہ ہی ازبسکہ یہ جزء اعظم قرآن کی ہی مبالغۃً فرمایا
کہ یہ قرآن عظیم ہی ؛ ع ؛ ح (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ
یُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان
بھاگتا ہی اس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہی اسمین سورۂ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ٹھہراؤ گھرون کو مقبرے یعنے جیسے مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور زندگی
اور تلاوت قرآن سے اسطرح گھرون کو نہ ٹھہراؤ کہ مردون کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نہ کرو بلکہ گھرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو بعد ازان
ذکر کی وہ چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہی گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہی فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیے
ذکر کیا کہ اسمین بہت ہین اسرار اور احکام اللہ تعالے کے ؛ ع ؛ ح (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ
فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ
مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی امامہ
سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا پڑھنے والون کی پڑھو یعنی
علی الخصوص دو صورتین جھلکتی ہوئین سورۂ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون آوینگی دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا
دونون سایہ کرنے والی چیزین ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرندجانورون کی صف باندھے ہوے جھگڑینگی پڑھنے والون اپنے کی طرف سے پڑھو
سورۂ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکی پڑھنے پر اور تامل کرنا معانی اسکے مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہی یعنی نفع عظیم ہی اور چھوڑنا اسکا حسرت ہی
یعنے ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکھتے اسکے حاصل کرنے کی اہل باطل کسلمند یعنے بسبب درازگی اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھو
قرآن یعنی غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مداومت کرو اسکی تلاوت پر اور جھلکتی ہوئین یعنی بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے روشن ہین پس گویا
کہ یہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے اللہ تعالے کے نزدیک بمنزلہ چاند سورج کے ہین بہ نسبت تمام ستارون کے اور ٹکڑے ہین ابر کے کہ سایہ کرینگے
اپنے پڑھنے والون پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنے والی چیزین ہین یعنی ابر ہو یا اور کچھ اور دل انکا کم ہوگا بہ نسبت اول کے اور قریب ہونگے
اپنے پڑھنے والون کے سر سے جیسے بادشاہون کے سر پر سایہ کرتے ہین چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا طیبی نے کہ لفظ او لفظ غیایتان
وغیرہ پر تنویع کے لیے ہی پس اول یعنے بصورت ابر کے یہ صورتین اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا انکو اور نہ سمجھا معنے انکے اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کے چیز کے
اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیون کے اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور اور ونکو تعلیم بھی کین ؛ ع ؛
(وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ
وَاٰلِ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی

نواس بن سمعان سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کے وہ عمل کرتے تھے ساتھ اُسکے آگے ہونگے سارے قرآن کے سورہ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہین ابر کے یا دو ٹکڑے ہین ابر کے سیاہ درمیان ہین اُنکے ایک چمک ہی یا گویا کہ وہ دو ٹکڑیان ہین پرندے جانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والون کی طرف سے یعنی اپنے پڑھنے والون کی شفاعت کرینگی نقل کی یہ مسلم نے ف لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بناکر لایا جاویگا یا ثواب اُسکا لایا جاویگا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہی یہ اسپر کہ جسنے پڑھا قرآن اور عمل نکیا اُسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہو گا وہ شفاعت کرنے والا اُسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اُسپر اور آگے ہونگے یعنے سارے قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب ان سورتون کا اور بعضون نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی ہرسکی کہ دیکھینگے اُسکو لوگ جیسی کہ صورت بنے گی اور اعمال کے تولنے کے لیے میزان مین اور سیاہ یعنے بسبب دلدار اور تہ بتہ ہونے کے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہی اور درمیان ہین اُنکے ایک چمک ہی یعنے باوجود دلدار ہونے کے نہین مانع ہونگے روشنی کے اور بعضون نے کہا کہ شرق کے معنی ہین درز یعنی درمیان ان دونون سورتون کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھ بسملہ کے ۴ع (وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیَہْنِکَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ابن کعبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ای ابو المنذر یہ کنیت ہی ابی کی کیا جانتا ہی تو کون سی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہی کہا مین نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا ای ابو المنذر جانتا ہی تو کون ہی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہی کہا مین نے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنے ساری آیت الکرسی کہا ابی نے کہ مارا حضرتؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم ای ابا المنذر نقل کی یہ مسلم نے ف اولی یہ ہی کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرتؐ کے اول از راہ ادب کے اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرتؐ کے پس جمع کیا ادب اور فرمانبرداری کو جیسے کہ طریقہ ہی اہل کمال کا اور بعضون نے کہا کہ منکشف ہوا اُنکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سے یا مدد رسول اُسکے سے بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کے بیچ جواب دینے سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیے کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الٰہی اور ذکر اسماء حسنے اور صفات باری تعالیٰ کا ہی ۵ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْہُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکٰی حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُہٗ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے یعنے جمع کرنے زکوۃ رمضان کے یعنی صدقہ عید الفطر کے تاکہ بعد جمع ہونے کے بانٹین حضرتؐ فقراکو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کین لپین بھرنی غلہ مین سے یعنی لیکر اپنے پاس اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑا مین نے اُسکو اور کہا مین نے کہ البتہ پہونچاؤنگا مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اُسنے کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہی یعنے قرض وغیرہ ہی میرے ذمہ کہا ابو ہریرہؓ نے پس چھوڑ دیا مین نے اُسکو پس صبح کی مین نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خبر غیب کی دی کہ ای ابو ہریرہؓ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہی دوشی تھا کہا مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اُسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مین نے اُسپر پس چھوڑ دیا مین نے اُسکو فرمایا حضرتؐ نے

خبردار ہو تحقیق اُسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنی بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنی پس ڈرتا رہ اس سے پس جانا مین نے کہ وہ پھر آویگا
بسبب فرمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اُسکا پھر آیا پس لپ بھرنے لگا غلہ مین سے پس پکڑا مین نے اُسکو اور
کہا مین نے کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اُسنے چھوڑ دے مجکو کہ مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ کنبے
کا ہے پھر نہ آونگا پس رحم کیا مین نے اُسپر پس چھوڑ دی مین نے راہ اُسکی ف اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اُسکے کے کہ پھر نہ آونگا
والا ثابت ہو چکا تھا جھوٹ اُسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کے زبانی مخبر صادق کے ع فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکٰی حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ
فَرَصَدْتُّہٗ فَجَاءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّکَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ
تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَأْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ
فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَلَا یَقْرَبُکَ شَیْطٰنٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمٰتٍ یَّنْفَعُنِیَ اللّٰہُ بِھَا قَالَ اَمَا اِنَّہٗ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَیَالٍ قُلْتُ
لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطٰنٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) پس صبح کی مین نے پھر فرمایا مجکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ رض کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا
مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اُسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کھایا مین نے اُسپر چھوڑ دی مین راہ اُسکی یعنی بسبب عہد اُسکے
کے کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار رہو تحقیق اُسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنی اسمین کہ پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اُسکا پھر آیا پس لپ بھرنے
غلہ سے پھر پکڑا مین نے اُسکو اور کہا مین نے البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہے تین مرتبہ کے تحقیق تو کہتا ہے
کہ مین نہین آنے کا اور پھر آتا ہے تو کہا اُسنے چھوڑ دو مجکو سکھلاؤنگا مین تمکو کتنے کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اُنکے جسوقت کہ جگہ پکڑو طرف بچھونے
۳ اپنے کے یعنے سونے کے لیے پس پڑھو آیۃ الکرسی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وھو العلی العظیم تک پڑھو پس تحقیق ہمیشہ
رہیگا تجھپر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین نزدیک ہونے کا تمھارے کوئی شیطان یعنی جن وانس سے واسطے ایذا دینے دینی و دنیوی کے
صبح تک پس چھوڑ دی مین نے راہ اُسکی پس صبح کی مین نے پھر فرمایا مجکو رسولخدا صلعم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مین نے کہ کہا قیدی نے یہ کہ سکھلاوے مجکو کتنے
کلمے کہ نفع دے مجکو اللہ بسبب اُنکے فرمایا حضرتؐ نے کہ خبردار ہو تحقیق اُسنے سچ کہا تجھسے یعنی اس سکھانے مین اور وہ ہے جھوٹا یعنی اور باتون مین جانتا ہے
تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات سے کہا مین نے نہین فرمایا یہ شیطان تھا یعنے صدقات کے ناقص کرنے کے لیے آیا تھا نقل کی یہ بخاری نے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَا جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِیْضًا مِّنْ فَوْقِہٖ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ ھٰذَا بَابٌ مِّنَ
السَّمَاءِ فُتِحَ الْیَوْمَ لَمْ یُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَنَزَلَ مِنْہُ مَلَکٌ فَقَالَ ھٰذَا مَلَکٌ نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ یَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ
بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَھُمَا لَمْ یُؤْتَھُمَا نَبِیٌّ قَبْلَکَ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ وَخَوَاتِیْمُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِّنْھُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن
عباسؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیلؑ نے آواز دروازہ کھلنے کی سی اوپر
کی طرف سے پس اُٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیلؑ نے یہ دروازہ ہے آسمان کا کھولا گیا آج کے دن نہین کھولا گیا کبھی مگر آج پس اُترا اس دروازے
سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیلؑ نے یہ فرشتہ اُترا طرف زمین کے نہین اُترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتے نے حضرتؐ کو پھر کہا خوشوقت ہو تم
ساتھ دو نورون کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے تم سے سورۂ الحمد اور خاتمہ سورہ بقر کا نہین پڑھیگا تو کوئی حرف اُنمین سے

اگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اُسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہ مسلم نے ف پس اترا یہ کلام راوی کا ہے کہ سنا اُسکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ساتھ دو نوروں کے اُنکا نام نور اسلیے ہوا کہ یہ روشنی ہونگے کہ چلینگے آگے پڑھنے والے اپنے کے قیامت کو اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا ظاہر یہ
ہے کہ مراد خاتمہ سے للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورہ تک ہے چنانچہ کعبؓ سے بھی یہی منقول ہے اور کوئی حرف حرف سے مراد کلمہ ہے اور
کلمے اسمین دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوا اُسکے کے اور دوسرے کلمے فقط
حمد وثنا کے ہین پس جو کلمہ دعا کا ہے پڑھیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اُس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد وثنا کا پڑھیگا دیا جاویگا ثواب اُسکا جیسا کہ
قرآن کے حرفون پر ملتا ہے (وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مَنْ قَرَأَ بِھِمَا فِیْ لَیْلَۃٍ
کَفَتَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی یعنی امن الرسول سے آخر
تک جو شخص پڑھے اُنکو رات مین کفایت کرتی ہین اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اُس سے
شرارت جن وانس کی گویا کفایت کرتی ہین قیام لیل سے ع (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ [illegible] اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا [illegible] رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ
اخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہر جھوٹا فریبیہ ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اسمین یون ہے کہ جسنے پڑھین تین آیتین اول
کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے کہا بعضون نے کہ وجہ جمع کی اُنمین یہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اُسکے سے
اگر ملیگا اُس سے اور جو کوئی پڑھیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اُسکے سے اگر نہ ملیگا اُس سے حاصل یہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت
فتنہ عدم ملاقات کے پس دس آیتون کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتون کے پڑھنے سے اس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر اُسکے ملنے کے
لوگ اسمین گرفتار ہونگے واللہ اعلم ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَأَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ
قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ) اور روایت ہے
ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے ایک تمھارا یہ کہ پڑھے ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہؓ نے
اور کسطرح پڑھے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے ابی سعید سے ف قل ہو
اللہ برابر تہائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآن مین مذکور ہین قصے اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہے اور بعضون نے کہا کہ ثواب اُسکا
مضاعف ہوتا ہے بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس [illegible]جب تقریر اول کے نہین لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو اور
بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہوجاتا ہے ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِھِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْہُ
لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقون کی نماز مین اور
ختم کرتا یعنی قراءۃ اپنی ساتھ قل ہو اللہ احد کے پس جبکہ پھرے یعنی لشکر کے لوگ ذکر کیا وہ حضرتؐ کے پس فرمایا پوچھو اس سے کسواسطے کرتا ہے
یہ پس پوچھا اس سے کہا اُسنے کرتا ہون مین یا اسلیے کہ تحقیق اسمین ہے صفت رحمان کی اور مین دوست رکھتا ہون یہ کہ پڑھون اُسکو یعنی ہمیشہ واسطے

ہونے صفت رحمان کے اُسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو اُسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہی اُسکو یعنی بسبب دوست رکھنے اُسکے کے اُسکو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ختم کرنا ساتھ قل ہو اللہ کے یعنی پڑھنا آخر رکعت ہر نماز کی بین بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے
کہ پڑھنا بعد فاتحہ کے یا بعد فاتحہ اور سورۃ کے ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو ہمنے لکھے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی
بالاتفاق ع (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ) اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکھتا
ہون اس سورۃ کو مراد اس سے سورۂ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوستی تیری اس سورۃ سے داخل کریگی تجکو بہشت مین نقل
کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنی اسکے (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ
اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین اُتاری گئین آج کی رات نہین دیکھی گئین مانند اُنکے کبھی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے کہ وہ قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ
كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ
وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جگہ پکڑتے
طرف بچھونے اپنے کے ہر شب ملاتے دونون ہاتھ اپنے پھر دم کرتے دونون ہاتھون مین پس پڑھتے اُنمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونون ہاتھون کو بدن اپنے پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھون کا اپنے سر پر اور اپنے مُنھ پر اور
اگلے جانب بدن اپنے کے پر پیچھے بعد اسکے ہاتھ اور جگہہ پھیرتے کرتے یہ یعنے پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلے ہاتھون پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اسکے پس بعضون نے تو کہا ہی یہ اسلیے کرتے تھے کہ تا
مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ ارادہ دم کرنے کا کرتے پھر پڑھتے اور
پھر دم کرتے ع (وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْمِعْرَاجِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اور ذکر
کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین ان شاء اللہ تعالی (اَلْفَصْلُ الثَّانِي) فصل دوسری (عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِي
أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) ر[…]ہ عبد الرحمن بن عوف سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندون سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہی اور باطن بھی اور
دوسرے نیچے عرش کے امانت اور تیسرے ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میرے حق کی ملادیگا
اُسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میرے حق کی نہ کی توڑیگا اُسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونے کا اُسپر نقل کی یہ شرح السنۃ
مین ف نیچے عرش کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا اُنکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کرنے کا حق سبحانہ اُنکے ثواب کو اور
ثواب اُن لوگون کے کہ محافظت کرینگے اُنکی جیسا کہ حال بادشاہون کے مقربون کا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندون سے یعنی جنھون نے اسکی تعظیم نہ کی
اور عمل نکیا اُسپر اُنسے جھگڑیگا اور جنھون نے تعظیم اُسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اُسپر اُنکی طرف سے جھگڑے گا یعنی جناب الٰہی مین شفاعت اُنکی

کرینگا اور ظاہر ہی یعنے معنے ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجھتے ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضے معنی قرآن کے محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کے
کہ نہین سمجھتے اُسکو مگر خواص مقربین علما ربانیین سے یہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھ اپنی کے ساتھ قرآن کے موافق کیا جاویگا اگر عمل نکریگا
اُسپر اور امانت سے مراد ہی حق اللہ تعالیٰ کے اور بندون کے کہ لازم ہی ادا اُنکا ؛ ع ؛ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَؤُہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ
وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے
درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے کہ پڑھیگا تو اُسکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابو داؤد اور نسائی نے ف صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا رہے اُسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اُسپر
یعنی جو عمل نہین کرتا اُسکا یہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھا اُسکو اور
جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اُسکو اگرچہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت پر بقدر آیتون کے کہ پڑھے تو
اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہین پس اگر تمام قرآن پڑھیگا اوپر کے درجہ جنت کے پر کہ لائق حال اُسکے کے
ہوگا چڑھے گا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہین اُنکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ
اس دیار مین قراءۃ اور گنتی اُنکی مروج ہی چھ ہزار اور دوسو چھتیس ہین اور سوا اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہین اسمین جو چاہے قراءۃ
کی کتابون مین سے دیکھ لے ؛ ع ؛ بحر العلوم (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین آسکے دل مین کچھ قرآن سے کہ مانند گھر ویران کے ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ
حدیث صحیح ہی ف اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو اُسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اُسپر وہ مانند گھر ویران کے
ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اُسپر اُسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا
(وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْأَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی
السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکھے قرآن یاد
میری سے اور مانگنے میری سے دیتا ہون مین اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے
مانند بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اُسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونے والے کی اسمین اوپر غیر اُسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہے یاد کرنے قرآن کے مین اور جاننے
اور سمجھنے معانی اسکے مین اور عمل کرنے مین اُس چیز پر کہ اسمین ہی اور باز رہے اور ذکر و دعا میری سے کہ سواے کلام اللہ کے ہین تو دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے
والون سے اور ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر کرنے والون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والون
کے اسلیے کہ ذکر بھی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سے مقصود یہ ہوتا ہی کہ کچھ ہمکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہی کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالیٰ
کا اور احتمال یہ بھی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر تر یہی ہی ؛ ع ؛ ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ

حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ آلٓمٓ حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن میں سے پس واسطے اسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف پہ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف یعنی الم کے کہنے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے (وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْأَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ [illegible] وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ) اور روایت ہے حارث اعور یعنی کانے سے کہا کہ گذرا میں مسجد میں یعنی مسجد کوفہ میں لوگوں پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہاں لوگ مشغول تھے بیچ باتوں بیفائدہ کے یعنے قصوں وغیرہ میں اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا میں حضرت علیؓ کے پاس پس خبر دی میں نے انکو پس فرمایا حضرت علی رضؓ نے کیا تحقیق کی انھوں نے یہ بات یعنے چھوڑ دیا انھوں نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتوں میں کہا میں نے کہ ہاں فرمایا حضرت علی رضؓ نے خبردار ہو تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنے اختلاف واقع ہوگا لوگوں میں اور برے مذاہب نکالینگے کہا میں نے کسطرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ پر اسمیں خبر ہے پہلوں تمھارے کی یعنی اگلی امتوں کی خبریں اور خبر ہے اس چیز کی کہ پیچھے تمھارے ہے یعنی علامتیں قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اسمیں حکم ہے اس چیز کا کہ واقع ہے درمیان تمھارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنے والا ہے درمیان حق و باطل کے نہیں ہے وہ بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اسکی غیر میں یعنی کتابوں میں اور علموں میں کہ نہیں نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہیں ساتھ اسکے گمراہ کریگا اسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہے استوار یعنی [illegible] وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہے مذکور باحکمت اور وہ راہ ہے سیدھی اور وہ ایسا ہے کہ نہیں کج ہوتیں بسبب اتباع اسکے کے خواہشیں حق سے طرف باطل کے اور نہیں ملتیں ساتھ اسکے زبانیں اور نہیں سیر ہوتے اس سے علماء اور نہیں پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہیں تمام ہوتے عجائب اسکے اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنوں نے اسوقت کہ سنا اسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنے سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہے طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اسکے جسنے کہا موافق اسکے اسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا ساتھ اسکے ثواب دیا جاویگا اور جسنے حکم کیا ساتھ اسکے یعنی درمیان لوگوں کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنے خلق کو طرف اسکے یعنے طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کے اسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی مجہول ہے اور حارث میں گفتگو کی ہے یعنے وہ جھوٹا ہے ف جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اسپر اور نہ عمل کیا اسپر اور ہلاک کریگا اسکو [illegible] توڑیگا گردن اسکی اصل [illegible] قصم کے معنی ہیں توڑنے اور جدا کرنے کے پس معنی یہ ہیں کہ

قطع کریگا اُسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی کی سے بخلاف اُسکے کہ عمل کرے قرآن پر اُسکو پہونچا دیگا اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جسنے
ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت و کلمے کہ واجب ہی عمل کرنا اُسپر یا ترک کی قراۃ اُسکی ازراہ تکبر کے کافر ہوجاتا
ہی اور جس نے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اُسکی کے پس نہین گناہ اُسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے
اور نہین کجی ہو تین بسبب اتباع اُسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اُسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض
و خوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہ کہ سبب اُنکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل
نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑ دین اُنھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اُنھون نے اُنکی
کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم پس نہ پہچانا اُنھون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اسلیے کہا ہی جنید رح نے کہ جو کوئی نہ
یاد کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اُسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر
پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے واللہ اعلم اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین قادر ہوتے
اہل اہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل و تغیر و کج کرنے اسکی کے اس صورت مین ب تعدیہ کے لیے ہی اور نہین ملتین ساتھ اسکے زبانین یعنی اور عبارت
اسکے مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے یا مراد یہ ہی کہ قرآن دشوار نہین ہی مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب
خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اُسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ اور نہین سیر ہوتے اُس سے علما یعنی
نہین احاطہ کرسکتے کنہ اُسکے کو علما اسقدر کہ ٹھہر رہین طلب اسکی سے مانند ٹھہر رہنے اُس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے بلکہ جب مطلع ہوتے
ہین ایک چیز پر حقائق اُسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرات اُسکی کی اور
سننے اذکار و اخبار اُسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اُسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے
معنی اُسکے ۵ع (وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے
معاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہی پہنائے جاوینگے
ماں باپ اُسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اُسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سی بیچ گھرون دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گھرون تمھارے
کے پس کیا گمان ہی تمھارا ساتھ اُس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف پڑھے قرآن یعنی خوب طرح پڑھے
اُسکو اور کہا ابن حجر نے کہ یاد کرے اُسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمھارے گھرون مین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کے کہ آفتاب
باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھرون کے ہو تو روشنی اُسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ باہر اور اونچا ہو اور آخیر جملہ کا مطلب یہ ہی کہ جب کہ اُسکے
ماں باپ کی یہ قدر ہوویگی اُسکے سبب سے تو اُسکا کیا کچھ درجہ ہوگا ۶ع (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت عقبہ بن عامر سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کر دانا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہ دارمی نے
ف بعضون نے کہا ہی کہ یہ معجزہ قرآن کا حضرت کے زمانے مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کے اُنکے زمانے مین ہوتے تھے اور بعضون نے کہا
کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اُسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جلانے کا پس مراد چمڑے سے پوست و بدن آدمی کا ہی

(وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن فاستظهره فأحل حلاله وحرم حرامه أدخله الله الجنة وشفعه في عشرة من أهل بيته كلهم قد وجبت لهم النار رواه أحمد والترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب وحفص بن سليمان الراوي ليس هو بالقوي يضعف في الحديث) اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اسکو اور حلال جانا حلال اسکے کو اور حرام جانا حرام اسکے کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت میں یعنی اول وہلہ میں اور قبول کریگا اسکی شفاعت بیچ حق دس شخصوں کے گھر والوں سے کہ سب ایسے ہی ہونگے کہ واجب ہوگی واسطے انکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہونگے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہیں قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں (وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بن كعب كيف تقرأ في الصلوة فقرأ أم القرآن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما أنزلت في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في الفرقان مثلها وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي أعطيته رواه الترمذي وروى الدارمي من قوله ما أنزلت ولم يذكر أبي بن كعب وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز میں پس پڑھی سورہ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ اسکے ہاتھ میں ہے نہیں اتاری گئی توریت میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں کوئی سورہ مانند اسکے اور تحقیق سورۂ فاتحہ سات آیتیں ہیں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم ہے کہ دیا گیا ہوں میں وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہیں ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کے معنوں کی پہلی فصل میں ہو چکی ہے (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا القرآن فاقرؤه فإن مثل القرآن لمن تعلم فقرأ وقام به كمثل جراب محشو مسكا تفوح ريحه كل مكان ومثل من تعلمه فرقد وهو في جوفه كمثل جراب أوكي على مسك رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اس شخص کے کہ سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے اور ہمیشہ پڑھتا ہے یا عمل کرتا ہے اسپر یا رات کو قیام کرتا ہے ساتھ اسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے مشک سے ہے کہ پہونچتی ہے بو اسکی تمام مکانوں میں اور حال اس شخص کا کہ سیکھا اسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قراءۃ اور قیام سے یا عمل نکیا اور کلام اللہ اسکے دل میں ہے مانند حال تھیلی کے ہے کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اسکے کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہے انتہی اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنے جسقدر پڑھنا فرض ہے نماز میں اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن میں کہ زیادہ ہے فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اسلیے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور فتوی دیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونے سے اور علموں میں کہ جو فرض کفایہ ہیں نہ فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہیں ہے یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تھیلی کے ہے اور قرآن اسمیں مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہے پہونچتی ہے برکت اسکی گھر اسکے میں اور سننے والوں کو اور اخیر جملہ کا یہ مطلب ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہونچی برکت اسکی نہ اسکو اور نہ اوروں کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اسکا بندھا ہوا ہے نہیں پہونچتی خوشبو کسی کو ع (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم المؤمن إلى إليه المصير وآية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي ومن قرأهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم کہ اسکو سورہ مومن کہتے ہیں الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت

صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے بیچ سب آفات وبلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ف الیہ المصیر تک آیتہ مذکور یون ہی حٰم تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتون کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ مین پہلے پیدا کرنے آسمان زمین کے دو ہزار برس اتارین اس کتاب مین سے دو آیتین کہ ختم کیا ساتھ انکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور جس مکان مین پڑھی جاوین یہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک آتا اسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ [illegible]ل الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی ف پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہ بھی ہوسکتی ہی کہ اول دس آیتون کے یاد کرنے کی یہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان ازراہ وسعت فضل کے تین آیتون کے پڑھنے کی یہ خاصیت ٹھہری واللہ اعلم ۲ ح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور جو شخص کہ پڑھتا ہی یٰس لکھتا ہی اللہ واسطے اسکے بسبب پڑھنے اسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اسکا یٰس ہی اسلیے کہ احوال قیامت کے اور اور مقاصد عمدہ قرآن کے اسمین مذکور ہین ۲ ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰئِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبٰى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پڑھی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتون نے قرآن یعنی پڑھنا اسکا کہا خوشحالی ہی واسطے اس امت کے کہ اتارا جاویگا یہ قرآن یعنی یہ دونون سورتین اسپر اور خوشحالی ہی واسطے ان دلون کے کہ اٹھاوینگے یہ یعنی یاد کرینگے اور محافظت کرینگے اسکی اور خوشحالی ہو واسطے ان زبانون کے کہ پڑھینگے یہ قرآن نقل کی یہ دارمی نے ف پڑھین یعنی ظاہر کین یہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت انکی کا یا سمجھایا انکو اپنے فرشتون کے تئین اور الہام کیے انکو معنی انکے اور کہا ابن حجر نے کہ حکم کیا بعضے فرشتون کو ساتھ پڑھنے انکے کہ باقی فرشتون پر تا ظاہر ہوجاوین بزرگی انکی اور جبکہ سنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن سے قرآۃ ہی یعنی سنا پڑھنا ان سورتون کا یا قرآن سے بھی طٰہٰ اور یٰس مراد ہین کہ قرآن نام جز و کل دونون کا ہی ۲ ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ [illegible] بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ الرَّاوِي يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰم الدخان رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہی حدیث کا (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰم الدخان رات جمعہ کی مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث مین (وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق انمین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ سبحان یا سبح یا یسبح یا سبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورہ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلی اور ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے بعضون نے کہا وہ آیت لو انزلنا ہذا القرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ آیت ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم ہی اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کے یہ قول صحیح تر ہی ع مولانا (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن مین تیس آیت کی ہی کہ شفاعت کی اُن نے واسطے ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطے اسکے اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ شفعت کے معنون مین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اُسکی پس جب مرا تو شفاعت کی اُسنے اسکی یہانتک کہ دور ہوا اُس سے عذاب اور یا یہ کہ شفعت بمعنے مستقبل کے ہی یعنے شفاعت کریگی یہ سورۃ قبر مین اور قیامت مین اُس شخص کی کہ پڑھیگا اُسکو ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتے تھے کہ یہ قبر ہی پس ناگہان اُسمین ایک آدمی پڑھتا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اُسکو پھر آیا کھڑا کرنے والا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ ملک منع کرنے والی ہی وہ نجات دینے والی ہی نجات دیتی ہی پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف سنا خیمہ کھڑا کرنے والے نے اُسی مردہ کو سورہ ملک پڑھتے ہوئے نیند مین یا جاگتے مین اور ظاہر تر یہ ہی کہ منع کرنے والی ہی یعنی بچاتی ہی عذاب قبر سے یا گناہون سے جو کہ سبب ہین عذاب قبر کے یا بچاتی ہی اپنے قاری کو اس سے کہ پہونچے اُسکو رنج محشر مین ع (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی جابر سے

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح سے کہا محی السنۃ نے شرح السنۃ میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح میں کہا کہ یہ غریب ہے ف غریب ہونا منافی صحیح ہونے کی نہیں اسلیے کہ غریب کبھی ہوتی ہے صحیح ؛ ۶۰۴ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے اور انس بن مالک سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن بیان مبدا و معاد کا ہے اور اذا زلزلت میں بیان معاد کا خوب ہے اسلیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہوچکی اور قل یا برابر چوتھائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآن میں بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اور اس سورۃ میں بیان توحید خوب ہے واللہ اعلم ؛ ۶۰۵ (وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰہُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰی يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ سننے والا جاننے والا ہے شیطان راندے ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتیں آخیر سورۂ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سے آخر سورۃ تک متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اسکے لیے یعنے توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتے ہیں اسکے گناہوں کے لیے شام تک اور اگر مرے اس دن میں مرتا ہے شہید اور جو شخص پڑھے اس اعوذ کی آیۃ کو وقت شام کے ہوتا ہے ساتھ اسی مرتبے کے یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ) اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاتے ہیں اس سے یعنی اسکے اعمالنامہ میں سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اسپر دین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت میں پچاس بار یعنی بجائے دو سو بار کے اور نہیں ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین ف مگر یہ کہ ہو اسپر دین اس استثناء کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ گناہ دین نہیں مٹایا جائیگا اور دوسرے یہ کہ بر تقدیر ہونے دین کے اور گناہ نہیں مٹائے جائینگے اور قرأۃ اس سورہ کی تاثیر نہیں کرنے کی اور ظاہر اول ہی معنی ہیں واللہ اعلم اور مراد دین سے حقوق بندوں کے ہیں ؛ ۶۰۷ (وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلٰی يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار قل ہو اللہ احد جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اسکو پروردگار اے بندے میرے داخل ہو اپنے داہنے طرف بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ داہنی کروٹ سے لیٹا اور ایسی سورۃ پڑھی کہ اسمیں صفات ہیں اللہ تعالیٰ کے اسکے بدلے میں یہ ملیگا اور اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ باغ جنت کے اور محل اسکے کہ داہنی

طرف ہونگے افضل ہونگے بائین طرف کے بازون اور محلون سے ۲۶ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا
ایک شخص کو کہ پڑھتا ہی قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکے لیے کہا مین نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے
ف یہ واجب ہونا جنت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالیٰ کے ہی نہ اور کچھ ۲۷ (وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُہٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور
روایت ہی فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو کچھ کہ کہون مین اسکو جسوقت کہ جاؤن مین طرف بچھونے اپنے کے
فرمایا پڑھ قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہی شرک سے یعنے پس اسکو پڑھ کر سوویگا تو پاک ہو کر سوویگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر
مریگا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے ۲۸ (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْجُحْفَةِ وَ
الْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِیَتْنَا رِیْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِیْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَیَقُوْلُ یَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا
فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہ اسوقت ہم چلے جاتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
درمیان جحفہ اور ابواء کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو باد نے اور اندھیرے سخت نے پس شروع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑتے تھے
ساتھ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونون سورتون کے پس نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے
والے نے ساتھ مانند ان دونون کے یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بیچ مقدمے پناہ پکڑنے کے سب سے افضل ہین نقل کی یہ ابوداود
نے **ف** جحفہ اور ابواء نام ہین مکانون کے درمیان مکے اور مدینے کے ۲۹ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِیْدَةٍ
نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَکْنَاہُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُصْبِحُ وَحِیْنَ تُمْسِیْ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلے ہم بیچ رات مینہ اور اندھیری سخت کے
ڈھونڈھتے ہوے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوے نکلے تا ساتھ جاوین پس پایا ہمنے انکو پس
فرمایا حضرت نے کہ کہہ مین نے کیا کہون مین فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے
تین بار کفایت کرینگے تجکو ہر چیز سے یعنے دفع کرینگے ہر آفت و بلا کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ۳۰ (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ یُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَیْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی عقبہ
بن عامر سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ پڑھون مین سورہ ہود یا سورہ یوسف یعنے بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کے فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھ
بہت پوری نزدیک اللہ کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے واسطے دفع
برائی وغیرہ کے اس سورہ کے برابر کوئی سورہ کامل تر نہین یہ اسلیے سب سے زیادہ کامل ہی کہ اسمین ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق
مین شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہی کہ دونون سورتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورہ مقدمہ پناہ پکڑنے مین
کامل تر نہین اور کہا ابن ملک نے کہ مراد رغبت دلانی ہی پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونون سورتون کے انتہی حاصل ان دونون کے قول کا یہ ہی کہ
ایک سورہ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینے سے ۲۶ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری ۳۱ (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَہٗ وَغَرَائِبُہٗ فَرَائِضُہٗ وَحُدُوْدُہٗ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرو

معانی قرآن کے اور پیروی کرو غرائب اُسکے کی اور غرائب اُسکے فرائض اُسکے ہین اور حدین اُسکی **ف** مراد فرائض سے مامورات ہین یعنی جن چیزون
کے کرنیکو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہین یعنی جن چیزون کے کرنے سے منع فرمایا ہے ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ
الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ
وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ﴾ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز
مین بہتر ہی پڑھنے قرآن کے سے غیر نماز مین اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب رکھتا ہی تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہی اللہ دینے
سے اور اللہ دینا بہت ثواب رکھتا ہی روزے سے اور روزہ ڈھال ہی آگ دوزخ کے سے **ف** جو نماز کھڑے ہو کر پڑھے اُسمین پڑھنا قرآن کا افضل
ہی پڑھنے اُسکے سے اُس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑھے اور تسبیح اور تکبیر سے یعنی اور ذکرون اور دعاؤن سے بھی افضل ہی اسلیے کہ قرآن کلام الٰہی ہی اور
اُسمین احکام اُسکے ہین اور تسبیح یعنے اور اور اذکار بہت ثواب رکھتے ہین اللہ دینے سے مشہور یہ ہی کہ عبادت متعدی کہ نفع اُسکا غیر کو پہونچے افضل
ہی عبادت لازم سے کہ نفع اُسکا کرنے والے ہی کو پہونچے لیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہی ذکر اُس سے مستثنیٰ ہی ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی جیسا کہ
صحیح حدیثون مین آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہی خرچ کرنے چاندی اور سونے کے سے راہ خدا مین اور اللہ دینا افضل ہی روزے سے یعنی نفل روزے
سے اسلیے کہ نفع اُسکا متعدی ہی یعنے غیر کو پہونچتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصے ثواب بڑھتا ہی مگر روزہ میرے ہی لیے
اور مین جزا دونگا اُسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزے سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سے تطبیق
اُنمین یون دی گئی ہی کہ فضیلت باعتبار جہات کے ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکے کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار صفت رحمان
کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کھانے پینے وغیرہ سے ﴿وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ﴾ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ
بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی اپنے دادا سے یعنے اُس سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنے
یاد پڑھنا ہزار درجے اور ثواب پڑھنے اُسکی کا مصحف مین یعنے دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یاد پڑھنے کے دو ہزار درجے تک **ف** دیکھکر پڑھنے مین
ثواب زیادہ اسلیے ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اُسمین خوب ہوتا ہی اور دیکھتا ہی قرآن مین اور ہاتھ لگاتا ہی اور اُٹھاتا ہی اُسکو اور یہ آیا ہی کہ دیکھنا
قرآن مین عبادت ہی اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھ ہی کر پڑھتے تھے آیا ہی کہ حضرت عثمان رض کے پاس دو قرآن پھٹے تھے بسبب بہت پڑھنے کے اُنمین
اور کہا نووی نے کہ یہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاری کو یاد پڑھنے مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکھکر پڑھنے سے تو یاد پڑھنا افضل
ہی اور اگر دونون برابر ہون دیکھکر پڑھنا افضل ہی ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ
الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ﴾
اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ دل زنگ پکڑتے ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جس وقت کہ پہونچتا ہی
اُسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اُسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑھنا قرآن کا نقل کین بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف**
یعنے بسبب کرنے گناہون کے اور واقع ہونے غفلت کے دل زنگ آلودہ ہو جاتا ہی موت کے بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑھنے سے جلا یعنی صفائی
اُسکو حاصل ہو جاتی ہی ﴿وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ

سُورَۃِ الْبَقَرَۃِ فَاِنَّھَا مِنْ کَنْزِ الرَّحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تَحْتِ عَرْشِہٖ اَعْطَاھَا ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ لَمْ تَتْرُکْ خَیْرًا مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْہِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ایفع بن عبد الکلاعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سی سورۃ قرآن مین بہت بڑی ہے یعنی بیچ بیان صفات باریتعالی کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اُس شخص نے کون سی آیت قرآن مین بہت بڑی ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اُسنے کون سی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو یہ کہ پہونچے تمکو اور اُمت تمھاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اُسکا فرمایا خاتمہ سورہ بقرہ کا پس تحقیق وہ آخری ہے خزانون رحمت خدا کے سے نیچے عرش اُسکے سے دیا ہے وہ اس امت کو نہین چھوڑی کوئی بھلائی دنیا و آخرت کی سے مگر شامل ہے اُسپر نقل کی یہ دارمی نے ف پہلے ایک حدیث گذری اُسمین سورۂ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور اسمین قل ہو اللہ کو پس انمین منافات نہین ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہے باعتبار اسکے کہ مشتمل ہے حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہے قرآن کا اور یہ اس باعتبار بڑی ہے کہ اسمین توحید خوب مذکور ہے اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنے آمن الرسول سے آخر تک یعنی دوست رکھتا ہون یہ کہ پہونچے مجکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کے اور نہین چھوڑی کوئی بھلائی الخ آمن الرسول سے اشارہ ہے ایمان و تصدیق پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ ہے اسلام و احکام پر و الیک المصیر اشارہ ہے جزاء عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہے منافع دنیوی و اخروی پر ۱۲ منہ (وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے عبد الملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ مین شفا ہے ہر بیماری سے نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی اگر پڑھے اسکو ساتھ ایمان و یقین کے تو شفا ہوتی ہے ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکھکر لٹکانا اسکو یا چاٹنا بھی نفع کرتا ہے امراض کو ۱۲ ش (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِیْ لَیْلَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ) اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے آخر آل عمران کا رات مین لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۃ تک اور رات مین یعنے اول رات مین یا آخر رات مین اور ثابت ہوا ہے پڑھنا اسکا حضرت سے بعد جاگنے کے تہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کے ۱۲ ش (وَعَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ اٰلِ عِمْرَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے سورۂ آل عمران دن جمعہ کے دعا کرتے ہین اور استغفار کرتے ہین اُسکے لیے فرشتے رات تک نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے (وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ خَتَمَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ بِاٰیَتَیْنِ اُعْطِیْتُھُمَا مِنْ کَنْزِہِ الَّذِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْھُنَّ وَعَلِّمُوْھُنَّ نِسَاءَکُمْ فَاِنَّھَا صَلٰوۃٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہے جبیر بن نفیر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ختم کی سورۂ بقرہ ساتھ دو آیتون کے یعنے آمن الرسول سے آخر تک دیا گیا ہون وہ دو آیتین گنج اُسکے سے کہ نیچے عرش کے ہے پس سیکھو اُنکو اور سکھلاؤ تم اُنکو اپنی عورتون کو اسلیے کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کا ہین اور دعا ہین نقل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے (وَعَنْ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَۃَ ھُوْدٍ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو سورۂ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَضَاءَ لَہُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۂ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے واسطے اُسکے نور ایمان و ہدایت اُسکے دل مین درمیان دو جمعون کے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین (وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِیَۃَ وَھِیَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ فَاِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَقْرَؤُھَا مَا یَقْرَأُ شَیْئًا غَیْرَھَا وَکَانَ کَثِیْرَ الْخَطَایَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَھَا

عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَائَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهُ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَاَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی خالد بن معدان سے کہ کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر و حشر کے سے اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیے کہ پہونچا ہی مجکو یہ کہ تھا ایک شخص پڑھتا اسکو اور نہ پڑھتا کسی چیز کو سوا اسکے یعنی ورد اپنا نہیں ٹھہرایا تھا کچھ سوا اسکے اور تھا وہ بہت گنہگار پس پھیلائے اُس صورت نے بازو اپنے اسپر کہا ای پروردگار میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجکو پس قبول کی شفاعت اُسکی پروردگار نے اُس شخص کے حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اُسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اُسکے درجہ اور کہا خالد نے بھی کہ تحقیق یہ سورت جھگڑتی ہی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر مین کہتی ہی یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب مین سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اُسکے حق مین اور اگر نہین مین کتاب تیری سے یعنے بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اُس سے اور کہا خالد نے تحقیق یہ سورت ہو گی یعنی قبر مین مانند جانور پرندے کے رکھیگی بازو اپنے اُسپر پھر شفاعت کریگی واسطے اُسکے پس باز رکھیگی اُسکو عذاب قبر سے اور کہا خالد نے بیچ حق سورۂ تبارک کے مانند اُسکے اور تھے خالد نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئین ہین یہ دونون سورتین ہر سورت پر قرآن مین ساتھ ساٹھ نیکیون کے نقل کی یہ دارمی نے ف پہونچا مجکو یعنے صحابہ سے خالد تابعی ہی ستر صحابیون سے ملاقات کی ہی پس یہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہی مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین اسلیے کہ یہ چیزین معلوم نہین ہوتین مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلاتے بازو یعنے وہ سورت یا ثواب اُسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلائے اُسپر تاکہ سایہ کرے اُسپر یا بازو رحمت کے پھیلائے اُسپر یعنے اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اُسکی اور جھگڑتی ہی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہی اُسکو اُسکی شفاعت کرتی ہی قبر مین واسطے تخفیف عذاب اُسکے کے یا فراخ کرنے قبر اُسکی کے اور مانند اُسکے اور طاؤس بڑے تابعین سے ہین اور بزرگی دی گئین الخ یہ منافی نہین ہی خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہی بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اُسکو فضیلت اس جہت کر ہی کہ اُسمین مضامین عمدہ ہین اور اُنکو فضیلت اس جہت کر ہی کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہ دارمی نے یہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کین یعنے ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اُنکو صاحب مصابیح نے جمع کر دیا ہی بیچ شرح سنہ مولانا (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ يٰسٓ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہی عطا ابن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اُسکی یعنے حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہ دارمی نے مرسل (وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَءُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورہ یٰس واسطے طلب رضامندی اللہ تعالے کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے ہین پڑھو اس سورت کو نزدیک مردون اپنے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف گناہون سے مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہین اگر چاہے اللہ تعالے اور پڑھو نزدیک مردون اپنے کے یعنی جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس ہو دے بیچ حکم پڑھنے اُنکی کے اور ہووے سبب مغفرت کے یا مراد یہ ہی کہ پڑھو نزدیک قبرون مردون اپنے کے اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہین مغفرت کی بیچ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ

الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ انہوں نے کہا تحقیق
واسطے ہر چیز کے بلندی ہی اور تحقیق بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہی نقل
کی یہ دارمی نے ف بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اسلیے ہی کہ بڑی ہی سب سورتوں سے اور احکام بہت مذکور ہیں اسمین اور مفصل یعنی سورہ حجرات سے
آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہی سارے قرآن کا اسلیے کہ انمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتون مین اور وجہ تسمیہ انکے کی بھی یہی خوب ہی
ع (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے زینت ہی اور زینت قرآن کی سورۃ الرحمن ہی ف اسلیے کہ اسمین بیان ہی دنیا اور آخرت
کی نعمتون کا اور بیان ہی اوصاف حورون کا کہ دلنشین ہین جنت کی اور بیان انکے زیور وغیرہ کا ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَاْمُرُ بَنَاتِهٖ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورہ واقعہ ہر شب نہین پہونچیگا اسکو
فاقہ کبھی اور تھے ابن مسعود حکم کرتے اپنی بیٹیون کو کہ پڑھین یہ سورہ ہر شب نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف فاقہ کے معنی
ہین محتاجگی اور حاجتمندی یعنی یہ ہین کہ نہین ضرر کرتی ہی اسکو محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین پہونچتی اسکو محتاجگی دل کی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی فراخی
دل کی اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اسپر بسبب فائدہ اٹھانے کے معنی اس سورت کی سے اور جاننا چاہیے کہ شارع نے رغبت دلائی ہی بعضے
عبادتون کی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کے مین بھی کہ حاصل ہونا انکا مدد ہی دین مین تا بہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو ع (وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورت کو مراد سبح اسم ربک الاعلیٰ ہی نقل کی یہ احمد نے ف دوست رکھتے تھے حضرت اسکو اسلیے کہ اسمین یہ آیت ہی
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى کہ یہ شاہد ہی اوپر حق ہونے قرآن کے اور رد ہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابو ذر سے کہ کہا کہا مین نے
یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفون مین فرمایا تھین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین بہن نے بھیجا تجکو تا کہ
جمع کرے دنیا بعضی سی دیکن بھیجا مین نے تجکو کہ پھیرے تو دعا مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جب تک
کہ اسمین عقل ہو یہ کہ ہون واسطے اسکے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اسمین رب اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے نفس اپنے سے
اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اسمین بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہا کے لیے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ نہو طمع
کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ طیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش اپنے کے یا لذت اٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ
ہو بینا ساتھ زمانے اپنے کے متوجہ ہو حال اپنے پر محافظت کرنے والا واسطے زبان اپنی کے اور جسنے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہوگا کلام اسکا
نہین کلام کرنے کا مگر ضروری عرض کیا مین نے یا رسول اللہ پس کیا ہی صحیفون موسیٰ کے مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون
مین واسطے اسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش بھی ہوتا ہی تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین
واسطے اسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے اور پھر وہ رنج اٹھاوے یعنی طلب کرنے معاش کے مین تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اسکے کو اور پھر
اطمینان کرے طرف اسکے تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ یقین کرے حساب کا کل کے دن اور پھر عمل نکرے ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الرَّا فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ

مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا پڑھاؤ مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑھ تین سورتین اُنمین سے کہ ہین اول مین الرٰ کہا بڑی ہوئی عمر میری اور سخت ہو دل میرا یعنی غالب ہوا اسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہو زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصاً بڑی سورت فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑھ سکتا پس پڑھ تین سورتین اُنمین سے کہ اول اُنکے حم ہو یعنی یہ چھوٹی ہین بہ نسبت اُنکے پھر کہا اُسنے مانند پہلے کہنے کے کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ پڑھاؤ مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنے جسمین جمع ہون بہت سی باتین پس پڑھائی اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوئے اُس سے یعنی تمام سورۃ پڑھی پس کہا اُس شخص نے قسم ہو اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا میں اسپر یعنے اوپر عمل کرنے اُسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اُس شخص نے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف جن سورتون کے سرے پر الرٰ ہو وہ پانچ سورتین ہین اور سورۂ اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہو کہ اسمین ایک آیت جامع ہو فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اُن سب چیزین کرنے نکرنے کی آگئین ہین ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین طاقت رکھتا ہو ایک تمھارا یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہو یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہو فرمایا کیا نہین طاقت رکھتا ایک تمھارا یہ کہ پڑھے سورۂ الھٰکم التکاثر نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی اگر یہ سورۃ پڑھے تو ثواب پڑھنے ہزار آیتون کا پاتا ہو اسلیے کہ اسمین بے رغبتی دلائی ہو دنیا سے اور رغبت دلائی ہو عقبیٰ مین ہ ع (وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہو سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل ھو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہو اُسکے لیے بسبب اُسکے ایک محل بہشت مین اور جو پڑھے بیس بار بنائے جاتے ہین اُسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت مین اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائے جاتے ہین اُسکے لیے بسبب پڑھنے اُسکے کے تین محل بہشت مین پھر کہا حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے نے قسم ہو خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائینگے ہم محل اپنے یعنے جب ایسا ثواب ہو تو بہت پڑھینگے اسکو تا بہت سے محل بنین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہو اس سے یعنی ثواب و فضل اُسکا بہت فراخ ہو پس رغبت کرو اسمین اور تعجب نکرو نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ اٰيَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِّنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہو حسن سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اُس سے قرآن اُس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات مین دو سو آیتین لکھا جاتا ہو واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین ہزار تلک صبح کرتا ہو اس حال مین کہ ہوتا ہو اُسکے لیے بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہو قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنے درہم یا دینار نقل کی یہ دارمی نے

ف نہین جھگڑیگا الخ یعنے قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اُس کسی کا کہ نہ پڑھے اُسکو اور ملازمت نکرے اسپر پس پڑھنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع
دشمنی قرآن کے اور ادائے حق اسکے کے اُس شب مین کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک سبب نہ پڑھنے کے اور ایک
بسبب نہ عمل کرنے کے پس بسبب نہ پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ تو پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب نہ عمل کرنے کے جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا
حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا اور عمل بھی کریگا بالکل اُسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اُسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور
ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ قرأت قرآن کی لازم و واجب ہی ہر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالے
جھگڑیگا اُس سے پس نسبت جھگڑنے کی طرف قرآن کے مجازا ہی حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنی بقدر گنتی قنطار کے
یا بقدر وزن اُسکی کے مراد اس سے یہ ہی کہ بہت ثواب پاتا ہی ج دع ف فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور درمنثور سے لکھی جاتی
ہین تا لوگ اُنکے ثواب اور فضیلت کے سننے سے خوشدل ہوکر سرگرم بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے ہو وین لکھا ہی مولانا عبد العزیز رحنے کہ کہا ہی
مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئے تو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانے کے غرق سے
بسم اللہ مجریہا و مرسہا کہی انکی غرق سے سالم رہی پس جب بسبب اُس آدھے کلمے کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی مدام اس کلمہ کو یعنے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتداء کار کے مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا اور لکھا ہی علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے
اُنیس حروف ہین اور موکل دوزخ کے بھی اُنیس ہین ساتھ ہر حرف کے بلا ہر ایک کی اُنہین سے دفع ہو سکتی ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ روز و شب
کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتون کے لیے تو پانچ نمازین مقرر فرمائین ہین اور اُنیس باقی کے لیے یہ اُنیس حرف دیے تا ہر نشست و برخاست
او حرکت اور سکون ہین کہ ان اُنیس ساعتون مین ہون برکت و عبادت حاصل کرے یعنی ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت
مین لکھی جاوین اور یہ بھی لکھا ہی علما نے کہ سورہ برات کو کہ مشتمل ہی اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی
مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسلیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اُسکی ہی نہین پس جو
کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے اور ادنی درجہ یہ ہی کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہی کہ
غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہو ویگا اور خواص اس آیت کے سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب آدمی پاخانے
کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اُسکی کے اور نظر جنات کے پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان
ظاہری اُسکے کے پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹے ہوؤن کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنے پڑھکر دم کرتے تھے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جائز رکھا اور دارقطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہی کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورت
کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورت کے اوپر مقام درد اُنکے کے ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر اپنے پر دم کیا ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہ کہ موت اُسکی
مقدر رہی یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن
کے ہی ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چار
چیزین نیچے عرش سے مجھکو دی ہین اور کوئی چیز سوائے ان چار کے اُس گنج سے کسی کو نہین پہونچی اُم الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا

اور سورۂ کوثر اور ابونعیم اور دیلمی نے ابودردا سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اُس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے مین رکھین اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابوعبید فضائل قرآن مین حسنؓ بصری سے روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑھے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابوالشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابونعیم کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنے اور خاک ڈالنے کا سر پہ چار بار اتفاق پڑا اول اُسوقت کہ اُسپر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اُسکو آسمان سے زمین پہ ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھے جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابوالشیخ کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے اور بعد ختم کرنے کے حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص اُنکے پاس آیا اور شکایت درد گردے کی کی شعبی نے اُسکو کہا کہ تجھکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑھکر درد کی جگہہ دم کر اُسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہی کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطے ہر مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہین ایک تو یہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتھ لام [illegible] کے ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑھے جو مطلب کہ ہوگا بر آئیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفا مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پہ دم کر کر اُس مریض اور سحر زدہ کو پلاوے اور دوسرے یہ کہ نوچندے اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید ملانے میم کے ساتھ لام کے ستر بار پڑھے بعد ازاں ہر روز اُسی وقت پڑھے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسرے مہینے مین اسی طرح کرے اور لکھنا اس سورت کا چینی کے پیالے پہ ساتھ گلاب و مشک و زعفران کے پھر دھوکر پلانا اُسکا واسطے شفا امراض مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہی اور دانتون کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور درد دل کے لیے سات بار پڑھکر دم کرنا اُسکا مجرب ہی اور سورۂ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سے منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو اُسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بھیجتے تھے اور تعین امیر مین تردد تھا ہر ایک لشکر والون کو اپنے سامنے بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورت قرآن کی پڑھی ہی ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا حتے کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چھوٹا تھا اس سے بھی پوچھا کہ کون کون سی سورت قرآن کی یاد رکھتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورت اور سورۂ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورۂ بقرہ بھی یاد رکھتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ نے سورۂ بقرہ [illegible] تہ حقائق اور دقائق اُسکی کے بارہ برس کے عرصہ مین پڑھا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کو کھلایا اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی منقول ہی کہ آٹھ برس تک بیچ پڑھنے سورۂ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یارون کے نزدیک یہ سورت ایسی عظمت رکھتی تھی کہ اور سورت ویسی نہ رکھتی تھی اور خواص مجربہ اس سورت کے سے یہ ہی کہ جس موسم مین بچون کو چیچک نکلتی ہی جس لڑکے کی عافیت منظور ہووے روبرو نہار منہ اس سورت کو تجوید و ترتیل سے پڑھ کر دم کرے اور وہ لڑکا بھی نہار منہ ہو فضل الٰہی سے اُس لڑکے کو اُس سال چیچک نہین نکلیگی اور اگر نکلیگی بھی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہی کہ جسوقت پڑھنا اس سورت کا شروع کرے تو اُرد کی دال یا چاول اور دہی اور کھانڈ اُسپر ڈال کر اُسی مجلس مین کسی مستحق کو کھانے کے لیے دے تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز کا اب شروع ہوتا ہی ترجمہ در منثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور ایسے ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتیں اس سورت کے اخیر
کی اور جو کوئی پڑھیگا سورۂ کہف کی دس آیتیں وقت سونے کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور جو کوئی پڑھیگا خاتمہ اسکا وقت سونے کے ہوگا اسکے لیے
نور نزدیک لئے قرارہ اٹھنے سے قدم اسکے تک دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہی کفارہ اسکے لیے دوسرے
جمعہ تک اور ایک مین ہی کہ جس گھر مین پڑھی جاوے سورۂ کہف نہین داخل ہوتا اسمین شیطان اس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے پڑھین چار رکعتین پیچھے عشا کے پڑھے پہلے دو رکعتون مین قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور
الم تنزیل السجدہ لکھا جاتا ہی اسکے لیے ثواب مانند چار رکعتون کے کہ لیلۃ القدر مین پڑھی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی تبارک الذی اور
الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین ہی کعب سے کہ جسنے پڑھی رات کو الم تنزیل السجدہ اور
تبارک الذی لکھی جاتی ہین اسکے لیے ستر نیکیاں اور دور کیجاتی ہین اس سے ستر برائیاں اور بلند کیے جاتے ہین اسکے لیے ستر درجے اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور تبارک الذی رات مین لکھتا ہی اسکے لیے اللہ تعالے [illegible] مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن
ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب [illegible] بیہقی نے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یس نام رکھی گئی [illegible] مین معمہ کہ
مشتمل ہی بھلائیون دنیا اور آخرت کے کو اپنے پڑھنے والے کے لیے اور دور کرتی ہی اس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اس سے ہول
آخرت کی اور نام رکھا گیا ہی اسکا رافعہ اور خافضہ یعنے بلند مرتبہ کرتی ہی مومنون کو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی پڑھنے والے اپنے سے ہر برائی
اور روا کرتی ہی اسکی ہر حاجت جو کوئی پڑھے اسکو برابر ہوتی ہی اسکے لیے بیس حجون کے اور جو کوئی سنے اسکو برابر ہوتی ہی اسکے لیے ہزار دینار کے کہ دے
فی سبیل اللہ یعنے جہاد مین اور جو کوئی لکھکر پیوے اسکو داخل کرتی ہی اسکے لیے اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار الیقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین
اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ اور دکھ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ سورۂ یس میری امت کے
ہر انسان کے دل مین ہو اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑھنے یس کے ہر رات پھر مرگیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اسکی اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنے پڑھی یس وقت صبح کے دیا جاتا ہی
آسانی اس دن کے شام تلک اور جسنے پڑھی یس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا
جسنے پڑھی یس مغفرت کیجاتی ہی اسکی اور جسنے پڑھی حالت بھوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنے پڑھی یس اس حالت مین کہ راہ بھولا ہوا تھا راہ پا لیتا ہی اور جسنے
پڑھی یہ اس حال مین کہ جانور اسکا جاتا رہا تھا پا لیتا ہی اسکو اور جسنے پڑھی یہ وقت کھانے کے کہ ڈرتا تھا کمی کھانے سے کفایت کریگی اسکو اور جسنے
پڑھا اسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہی اسپر اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک ایک عورت کے [illegible] دشوار تھا اسپر ہونا بچے کا آسانی ہوتی ہی اسپر اور جسنے پڑھا اسکو
پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یس اور کہا مقبری نے پس نہ پہونچے تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن
سے مگر کہ پڑھے یس پس وہ چیز دفع کیجاویگی تمسے بسبب اسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی یس اور والصافات دن جمعہ کے
پھر سوال کیا اللہ تعالے سے دیتا ہی اللہ تعالے سوال اسکا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا تھے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کے اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھے نماز کے سبحان ربک
رب العزۃ آخر آیۃ تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ لے ثواب
پیمانہ پورے مین دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی مین جس وقت کہ ارادہ کرے اٹھنے کا اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنے سات سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہ توریت کے اور دین مجکو الرآیت طواسین تک
جگہ انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہ زبور کے اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیمون کے اور مفصل کے [illegible] پڑھا انکو کسی نبی نے
پہلے میرے اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرہ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ
ہین باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگے ہر حم انمین سے
کھڑی رہیگی ہر دروازے پر ان دروازون مین کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجھپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے گھن کے پس جو
کوئی دوست رکھے یہ کہ چرے باغون جنت کے مین پس چاہیے کہ پڑھے حامیمین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نہ سوتے تھے یہانتک کہ پڑھین تبارک الذی اور حم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ مین حم الدخان اور یٰس صبح کرتا ہی اس حال
مین کہ بخش[illegible]تی ہی اسکے لیے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی [illegible] لیے اللہ تعالی گھر جنت مین اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ دخان رات جمعہ کے مین صبح کرتا ہی اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اسکی اور نکاح کیا جاویگا اسکا حور عین سے اور جو کوئی
پڑھے سورۂ دخان رات مین بخشے جاتے ہین پہلے گناہ اسکے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور یٰس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگے
اسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور بلند کیے جاوینگے اسکے لیے درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی
پڑھے اقتربت الساعۃ ہر رات مین اٹھاویگا اسکو اللہ دن قیامت کے اس حال مین کہ منھ اسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قاری سورۂ
حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنے والون آسمان و زمین کے ساکن الفردوس یعنی یہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ [illegible] وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑھو اسکو اور سکھاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکھاؤ
اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت عائشہ رض سے ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کرے ایک تمھارے کو یہ کہ پڑھے سورۂ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اخیر سورۂ حشر کا پھر مرجاوے اس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اس سے تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم
کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے یہ کہ پڑھے سورۂ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پھر پڑھے اخیر سورۂ حشر کا بھیجتا ہی اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے کہ
دفع کرتے ہین اس سے شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑھتا ہی صبح [illegible]ع کرتے ہین اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام تک دفع کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے پڑھین
حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پھر مرا اس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑھا مین نے یعنے قرآن اسمعیل کے آگے
پس جب پہونچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کے اخیر کلام اللہ تک اسلیے کہ مین نے پڑھا عبداللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا مین
والضحی تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس رض نے اور حکم کیا ابی بن کعب رض نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی
نے کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہی آدھے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہی
آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی پڑھے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالے سے اس حال مین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض
کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہی ہزار آیتون پر پس پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورۂ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری

اُنکے یا ذرہین ہو کہ یہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کے اور روایت کی ابو الشیخ نے عظمۃ مین اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا اُنھون نے کہ اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالے نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حمأ مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دھوئین سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دے اپنے رب سے یعنی رب کاہے سے بنا پس نہ جواب دیا اُنکا کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اُنکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہ اللہ ایک ہی نہ اُسکے اصول و فروع ہین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بے پرواہی نہ کھاتا ہی اور نہ پیتا اور نہ اور احتیاج رکھتا ہی پڑھی ساری سورۃ یہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرت کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنے پس یہ خاص اُسی کے لیے ہی جسنے پڑھا اسکو تین بار برابر ہوے ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہین افضل ہونے کا کوئی اہل دنیا سے اُس دن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اِس سے اور جسنے پڑھا اسکو دوسو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے پڑھا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین دور ہوتا ہی اُس سے فقر اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسولخدا صلعم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد دوسو بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ دوسو برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دوسو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہین اُسکے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیان اور دور کیے جاتے ہین اُس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن حبان اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا تھے نبی صلعم شام مین پس اُترے جبرئیل اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم یہ کہ نماز پڑھو اُسپر کہا ہان پھر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اُنکے لیے ہر چیز اور بلند کی زمین سے اور بلند کیا گیا اُنکے لیے جنازہ اُسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ یہ فضیلت کہ نماز پڑھی اُسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین چھ لاکھ فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑھنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑھتا اُسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے یعنی لیٹے اور ایک روایت انس سے اسطرح آئی ہی کہ کہا تھے ہم ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے کہ نہ دیکھا تھا ہمنے اُسکو پہلے اُسکے پس تعجب کرنے لگے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچھا جبرئیل سے کیا ہی واسطے آفتاب کے کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکھا مین نے اُسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہ پس سبب سے ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی مرگیا ہی مدینہ مین آج پس بھیجے اللہ نے طرف اُسکے ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑھین اُسپر کہا یہ کس سبب سے اے جبرئیل کہا تھا پڑھتا قل ہو اللہ احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات اور دن مین بہت پڑھو اسکو اسلیے کہ یہ نسبت ہی تمہارے رب کی اور جو کوئی پڑھے اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ اُسکے لیے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اُس سے پچاس ہزار بُرائیان اور لکھتا ہی اُسکے لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑھے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالے اتواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لون تمھارے لیے زمین پس نماز پڑھو تم اُسپر کہا کہ ہان پھر نماز پڑھی حضرت نے اُسپر اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کرے اُنکو واسطے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا جس دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے دین خفیہ اور پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر نے اور اگر ایک کرے انمین سے یا رسول اللہ فرمایا ایک کرے انمین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد ہر دن مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اُسکی سے اے مدح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر پس چاہیے کہ پڑھے قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد جس وقت کہ داخل ہو گھر اپنے مین دور رہوتی ہی محتاجگی گھر والون سے اور ہمسایون سے
اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اچھی صورت مین ہنستے ہوئے [illegible] اور کہا ای محمد علی
اعلی تجھے سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کے لیے نسب ہی اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال
مین کہ پڑھی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبھی دونگا اُسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اُسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اُسکی ستر
آدمیون کے حق مین اُن لوگون مین سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مین نے اپنے نفس پر کل نفس ذائقة الموت تو نہ قبض کرتا
مین روح اُسکی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ مین رکھتا ہی اُسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو
اللہ احد ہزار بار ہو [illegible] پڑھنا اُسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گھوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار نے
ہی کہا کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اُسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے
اوپر پڑھنے قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات و دن مین واجب کرے خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا ساتھ انبیا اُسکی کے اور بچایا
جاتا ہی شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اُسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت
مین ہی کہ جو کوئی پڑھے اُسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنے آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے اُسکو
دو سو بار ہوتا ہی اُسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت علی رضہ کا
حضرت فاطمہ رض سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی [illegible] پھر لے گئے علی کو ساتھ اپنے یعنے گھر مین اور چھڑکا وہ پانی اُنکے گریبان مین اور درمیان دونون مونڈھون
اُنکے کے اور اللہ کی پناہ مین دیا اُنکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ
احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنے کے کسی سے اُٹھائے جاتے مین اُسکے لیے اُس دن مین عمل پچاس صدیقون کے باب ف باب ہی بیچ بیان متعلقات پہلے
باب کے الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیده
لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها متفق علیه) روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرو قرآن کی یعنی
ہمیشہ پڑھا کرو تا کہ بھول نہ جاؤ مین پس قسم ہی اُس ذات کی کہ جان [illegible] اُسکے ہاتھ مین ہی کہ البتہ قرآن جلد نکلجاتا ہی سینے سے بہ نسبت اونٹ کے رسی اپنی
سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی مین سے نکل بھاگتا ہی اسی طرح سے قرآن اگر نہ پڑھا
کرے اُسکو اور خبر نہ رکھے اُسکی تو اُس سے بھی زیادہ سینے مین سے نکلجاتا ہی یعنی بہت جلد بھول جاتا ہی + مولانا (وعن ابن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدهم ان یقول نسیت آیة کیت وکیت بل نُسّی واستذکروا القرآن فانه اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم
متفق علیه وزاد مسلم بعقلها) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُری چیز ہی واسطے ایک اُنکی کے یہ کہ
کہے بھول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانے والا ہی سینہ لوگون کے سے بہ نسبت چارپایون
کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھے ہوئے ساتھ رسی اپنی کے ف بھول گیا کہنا اسلیے منع ہی کہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ چھوڑ
دیا اور بھول گیا مین بسبب لاپروائی کے اور اس کہنے مین کہ بھلایا گیا ظاہر کرنا حسرت اور تقصیر کا ہی بیچ حاصل کرنے اس سعادت اور نعمت کے

مح ۲ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِنْ عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ [illegible] کے اگر خبرگیری رکھتا ہے اسکی تھمیاتا ہے اسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے جندب بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جبتک کہ خواہش کریں اسپر دل تمہارے پس جسوقت کہ آپس میں مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلوں کا پس کھڑے ہو اس سے یعنی پڑھنا موقوف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ جس صورت میں کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہاں ایک نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت میں ڈالے تا بہت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو اسلیے کہ کاہل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہیں رکھتے جلدی ملول ہوجاتے ہیں ایک تو ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ پڑھنے میں ملول ہوتے ہیں اور ایک ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق و شوق کے پڑھتے ہیں کہ ملول ہرگز نہیں ہوتے اع مح ۱ (وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کسطرح سے تھی قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قراءۃ درازی کے ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے تھے بقدر الف کے اور دراز کرتے تھے ساتھ رحمن کے یعنی اسکے بھی الف کو اسی طرح اور دراز کرتے تھے ساتھ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے تھے یا دراضی نقل کی یہ بخاری نے ف تھی قراءۃ درازگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ حضرت مد کرتے حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقوف کے اور کہا طیبی نے کہ حروف مد کے تین ہیں واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضوں نے کہا کہ بقدر دو الفوں کے پانچ الفوں تک اور مراد بقدر الف کے بقدر دراز کے آواز کرے جسوقت کہ کہے با یا تا اور اگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفوں کے اتفاقاً مانند دابّۃ کے اور اگر بعد انکے ہو ساکن مد کرے بقدر دو الفوں کے اتفاقاً مانند صاد اور یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے اسکے کے منھ سے مانند یا اک کے اور مدات بسم اللہ کے اسی قبیل کے ہیں ۲ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قبول نہیں کرتا اور دوست نہیں رکھتا کسی چیز کو ان چیزوں میں سے کہ سنی جاتی ہیں جیسا کہ دوست رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہے قرآن مح ۲ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان رکھتا ہے اللہ یعنے نہیں قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکھتا ہے واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اس حال میں کہ پکار کر پڑھے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے خوب ہے خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے میں بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہو اور راگ کے طور پر بھی نہو اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر راگ میں تو حرام ہے پڑھنا نہ پڑھنا چاہیے۔ مولانا۔ من الشروح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ

سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی ہٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا قَالَ حَسْبُکَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ منبر پر تھے پڑھ روبرو میرے کہا مین نے پڑھون مین روبرو آپکے حال آنکہ آپ پر اُتارا گیا ہی قرآن فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑھی مین نے سورہ نسا یہانتک کہ پہونچا مین اس آیت تک پس کیا کرینگے یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی انکے فعلون کی گواہی دیگا نبی انکا اور لاوینگے تجکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے پس موقوف کر پڑھنا اب یعنی اسلیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھ فکر کرنے کے اسمین پھر التفات کیا مین نے طرف حضرت کے پس ناگہان آنکھین حضرت کی آنسو بہاتی تھین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آپ پر اُتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑھنا حق آپ ہی کا ہی کہ جیسا اُتارا گیا ہی ویسا پڑھینگے اور کہا یا را کہ آپ کے روبرو پڑھے اور مین دوست رکھتا ہون یعنے بعضے وقت کہ حاصل ہوتا ہی عارف کو اسمین سکوت جیسے کہ کہا گیا ہی مثل عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اسکے حق مین یون کہا گیا ہی مثل عرف اللہ طال لسانہ حاصل [illegible] بعضے وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق ومعارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور دوسرے سننے مین فائدہ یہ ہی کہ معانی خوب سمجھ مین آتے ہین اور فکر اور سوچ کامل ہو[illegible] اور مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہی اسلیے حضرت ہول اُس دن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روئے کہ حضرت بڑے شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کے ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوٰۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ۱۲ ع ح ۔ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اللہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجھپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کہ اللہ تعالی نے نام لیا میرا روبرو آپکے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہے آنسو دونون آنکھون ابی کے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجھپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرت نے انکے حق مین فرمایا تھا اقرأکم ابی یعنے بڑے قاری تم مین ابی ہین اور اللہ تعالے نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہ بات بسبب عاجزی اور گمنامی اپنی کے اور از راہ تعجب کے کہی کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا از راہ ذوق ولذت کے کہی کہ یہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ وقت لطف ووصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکھون کی راہ سے باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی پڑھنے کا اسلیے حکم ہوا کہ مختصر ہی اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعدہ ووعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم وفضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ۱۲ ع ح س (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے سے مع قرآن کے طرف ملک دشمن کے یعنی دار الحرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے مین ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اسکو دشمن ف اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف مین آنحضرت کے زمانے مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے کے مقرر ہوا پس یہ کیونکر ہے کہ حضرت نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے جواب یہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکھا گیا تھا لیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے اپنے صحیفہ مین لکھ رکھتا یا یہ خبر

غیب کی دی کہ بعد میرے زمانے کے جو لکھا جاویگا اُسکو ساتھ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علما نے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے مکروہ
ہے اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اُسمین آیت لکھے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین یہ آیت لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ۞ ح ۞

ع ۞ **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن) اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُہَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَہُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِیٌ یَّقْرَءُ عَلَیْنَا [illegible] اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَکَتَ الْقَارِیُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا کُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَہُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِہٖ فِیْنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ہٰکَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْہُہُمْ لَہٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَذٰلِکَ خَمْسُ مِائَۃِ سَنَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ ۞ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا بیٹھا مین بیچ ایک جماعت غربا مہاجرین کے
یعنی اصحاب صفہ کے اور تحقیق بعضے اُنکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعضے کے بسبب ننگے ہونے کے اور پڑھنے والا پڑھتا تھا قرآن ہم پر کہ ناگہان آئے رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہمپر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو اپڑھنے والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پھر فرمایا
حضرت نے کیا کرتے ہو تم [illegible] کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے اُس خدا کو کہ پیدا کیئے اُمت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین یہ
کہ ٹھہراؤن مین نفس اپنے کو ساتھ اُنکے کہا راوی نے پھر بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسی کے پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات
شریف اپنے کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کر بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئے منھ اُنکے واسطے حضرت کے
پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے جنت مین پہلے دولتمندون سے آدھے دن
اور یہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور تحقیق بعضے اُنکے الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑے یار کسکے وہ بیٹھتا پیچھے
یار اپنے کے پردہ کرنے کے لیے اور مراد ننگے ہونے سے ننگا ہونا سوا سے ستر کے ہے اور پردہ اسلیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی ہے ڈھانکنے بدن اُنکی کہ کھولے اُس چیز کو
کہ عادت اُسکے کھولنے کی نہین اور مقصود اِس سے بیان کرنا فقر و احتیاج اُنکی کا ہے کہ کپڑا بھی درست بدن پر نہ رکھتے تھے اور اُس سبب سے آپسمین ملکر
بیٹھتے تا ایکطرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اُس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنی قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہے
جیسے کہ فقہ مین مذکور ہے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اُسکا لازم نہین اور کیا کرتے ہو حضرت نے پوچھا اُنسے
جان بوجھ کر تاکہ بشارت دین اُنکا جواب سُنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم آخر آیت تک
اور معنی لیعدل الخ کے یہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنے والے ساتھ بٹھانے نفس اپنے کے بیچون بیچ مین تاکہ قرب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یہ معنی کہے ہین کہ تاکہ
برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہون ہمسے اور پس حلقہ [illegible] یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور ظاہر ہوگئے منھ اُنکے
یعنے اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے منھ کو اور ساتھ نور پورے کے اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نور اغنیا کا نہین ہوگا
پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہونچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت
اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندون سے جاننا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقرا صالح اور صابر ہین اور دولتمندون
سے دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنے والے حق اموال اپنے کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کے لیے کہ کہان سے حاصل کیا مال
اور کہان صرف کیا اِس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اسلیے کہ پائی اغنیا نے لذت و راحت دنیا مین اور وہ محروم
رہے ۞ ع ۞ ح ۞ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور
ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد زینت دینے سے یہ ہی کہ ترتیل و تجوید سے اور نرمی آواز سے پڑھے اور راگ مین پڑھنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور
نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑھنے والا فاسق ہوتا ہی اور سُننے والا گنہگار اور واجب ہی شخص کو منع کرنا اسواسطے
کہ بہت بُری بدعت ہی ٭ع (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی سعد بن عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہین کوئی شخص کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے اسکو مگر ملاقات
کریگا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف بھولنا ہماری نزدیک یہ ہی کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ یاد کیا ہوا
یاد نہ پڑھ سکے یا معنی یہ ہین کہ چھوڑ دے پڑھنا اُسکا بھولے یا نہ بھولے ٭ع یا بھولنا استعداد والے کا یہ ہی کہ یاد کیے ہوئے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استعداد والے کا یہ ہی
کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کی اور یاد کرنے کے بھولنا بہت گناہ ہی پس چاہیے کہ اُسکے پڑھنے سے تغافل نکرے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہے
مولانا ٭ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا نے درود بھیجے اللہ کا اونپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن
کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف کہا طیبی نے مراد یہ ہی کہ سمجھا ظاہر معنی قرآن کے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمرین
بھی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہی نہ نفی ثواب پھر سمجھین متفاوت ہین لوگون کی انتہی جاننا چاہیے
کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایکجماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین وہ یہ سمجھے ہون کہ
یہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے بایہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ٭ مولانا ٭ اور اورون نے نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایکجماعت
ایک رات دن مین ایکبار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے
اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یہ
قید لگانے اسلیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہی کہ روز جمعہ کو اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر
سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طہ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمن تک
اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضاے اکثر حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہی علما نے اور اسی طرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشایش
رزق کے اور اور حاجات روائی کے مجرب کہا ہی اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنے کو کہا ہی کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور
ہی اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی کے قول کا حاصل یہ ہی کہ ختم احزاب کے کتنے ہین ترتیبین علما نے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اُسکی فمی بشوق ہی پس
دونون ایک ہی ہوئے ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ اُنکے سرون پر حروف فمی بشوق کے واقع ہون
بیان اسکا یہ ہی کہ ف سے اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ی سے طرف یونس کے اور ب سے طرف بنی اسرائیل کے اور شین
طرف شعرا کے اور واو سے طرف والصافات کے اور ق سے طرف سورہ ق کے یہ ترکیب حضرت علی رض کی طرف نسبت کرتے ہین کہ اُنسے منقول ہی اور
کہا نووی نے کہ مختار یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف اشخاص کے پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتے ہون کلام اللہ کے وہ اقتصار کرے اسقدر
پر کہ حاصل ہو کمال فہم اس چیز کا کہ پڑھی اور جو کوئی مشغول علم کے پھیلانے مین یا جھگڑون کے فیصلہ کرنے مین ہین وہ اکتفا کرے اسقدر پر کہ نہ با

رکھے اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل وعیال کے میں مشغول ہو اسکے لیے بھی یہی حکم ہے اور جو کہ انہیں سے تھوڑی بہت پڑھے جسقدر
پڑھ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قراۃ کو نہ پہونچے ہ ع ح ۂ (وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ
بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عقبہ
بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے اور آہستہ پڑھنے والا قرآن کا مانند
چپکے دینے والے صدقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی چپکے سے جو صدقہ نفل دے
تو ثواب زیادہ ہے بہ نسبت ظاہر دینے کے پس اسیطرح چپکے پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے کہا طیبی نے کہ حدیثیں پکار کر پڑھنے کی فضیلت میں بھی آئی ہیں
اور چپکے پڑھنے کی فضیلت میں بھی پس تطبیق انہیں یہ ہے کہ چپکے پڑھنا افضل اسکے لیے ہے کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑھنا افضل ہے اسکے لیے کہ نہ ڈر
رکھتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسی کو نمازیوں میں سے یا سوتے ہوؤں میں سے یا اور کسی کو اور پکار کر پڑھنا افضل اسلیے ہے کہ اسکا نفع اوروں کو
بھی پہونچتا ہے کہ لوگ سنتے ہیں اور سیکھتے ہیں یا ذوق پاتے ہیں یا افضل اسلیے ہے کہ پکار کر پڑھنا شعار دین سے ہے اور بیدار کرتا ہے قاری کے دل کو
اور راہ کسی طرف دھیان بٹنے نہیں دیتا اسکا اور دور کرتا ہے نیند کو پڑھنے والے کے دل سے اور اوروں کو شوق دلاتا ہے عبادت کا پس جسکو ان
تینوں میں سے کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑھنا اسکو افضل ہے ہ ع ۂ (وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ
مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ) اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانتا حرام اسکے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی ف جس نے
حلال جانا اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یعنی یہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھ ان چیزوں کے
کہ حرام ہیں قرآن میں یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزوں قرآن کا حق ایمان لانے کا قرآن پر یہ ہے کہ عمل کرے اس پر جیسے کہ حق محبت یہ ہے کہ متابعت
کرے محبوب کی ہ ع ح ۂ (وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے لیث بن سعد سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اسنے
نقل کی یعلی بن مملک سے یہ کہ اسنے پوچھا ام سلمہؓ سے حال قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہؓ نے بیان کی قراۃ واضح حرف حرف جدی نقل
کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنے حضرت اسطرح پڑھتے تھے کہ ممکن تھا گننا حروف قراۃ کی کا مراد یہ ہے کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے
پڑھتے تھے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہے ایک تو یہ ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑھتے تھے اور دوسرے
یہ کہ ام سلمہؓ نے پڑھی قراۃ ترتیل سے جیسے حضرت پڑھتے تھے کہا ابن عباسؓ نے کہ پڑھنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہے میرے نزدیک سارے
قرآن کے پڑھنے سے بغیر ترتیل کے ۱۲ ۂ (وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ
يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ
عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ) اور روایت ہے ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اسنے نقل کی ام سلمہ
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتے تھے اپنی قراۃ پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہیں سند اسکی متصل اسلیے کہ لیث نے روایت کی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اسنے نقل کی یعلی بن مملک سے اسنے
نقل کی ام سلمہؓ سے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہے ف کہا بعضوں نے کہ یہ روایت نہیں ہے لائق

حجت کے اور نہین پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہے اسی لیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہی ذکرہ الطیبی اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہین آپسمین وصل اولی ہی اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہی وقف اور دلیل پکڑی ہی انھون نے اسی حدیث سے اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے یہ جواب دیا ہی کہ یہ وقف اسلیے تھا کہ تا معلوم کرادین سننے والون کو سیرے آیتون کے واللہ اعلم ؂ ع ہ ج ؂

الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرأوا فکل حسن وسیجیئ اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتأجلونہ رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان) روایت ہی جابر رض سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہی اور آویگی ایک قوم سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھینگے آخرت پر نقل کی یہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف عجمی یعنے سوائے اہل عرب کے فارسی اور روم اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قراۃ ان گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کی نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سب کی قراۃ اچھی اور لائق ثواب کے ہی اسلیے کہ اختیار کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر یعنے خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سنانے اور فخر اور شہرت کے جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھینگے آخرت پر یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑھینگے آخرت پر کے ثواب سے کچھ غرض نہین رکھینگے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچینگے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے مین خلوص چاہیے اور فکر کرنا اسکے معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا ؂ ع ؂ ح

(وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا القرآن بلحون العرب واصواتہا وایاکم ولحون اہل العشق ولحون اہل الکتابین وسیجیئ بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء والنوح لا یجاوز حناجرہم مفتونۃ قلوبہم وقلوب الذین یعجبہم شأنہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازون انکی کے اور بچو تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل کتابون کے سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھینگے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال انکا یہ ہوگا کہ نہ بڑھیگا قرآن حلقون انکی سے یعنی قبول نہین ہونے کا فتنہ مین پڑے ہونگے دل انکے اور دل ان لوگون کے کہ اچھا لگیگا انکو پڑھنا انکا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین ف بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہین اپنے دل کی امنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اسطرح تم بھی پڑھو اور لفظ واصواتہا عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑھتے ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتے ہین انکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابون کو پڑھتے تھے مانند اسکے اسطرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہونگے دل انکے یعنی مبتلا ہونگے حب دنیا مین اور لوگون کے اچھا کہنے مین ؂ ع ہ ح ؂

(وعن البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حسنوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا رواہ الدارمی) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ کرتی ہی قرآن مین خوبی نقل کی یہ دارمی نے (وعن طاؤس مرسلا قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احسن صوتا للقرآن واحسن قراءۃ قال من اذا سمعتہ یقرأ اریت انہ یخشی اللہ قال طاؤس وکان طلق کذلک رواہ الدارمی) اور روایت ہی طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیون مین سے بہت خوب ہی

از روے آواز کے واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب ہے پڑھنے مین یعنی ازراہ ترتیل کے واوار کے فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سُنے تو اُسکو پڑھتے گمان کرے تو یہ کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے کہا طاؤس نے اور بھا طلق ایسا ہی نقل کی یہ دارمی نے **ف** وہ ڈرتا ہی اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اُسکے پڑھنے کی باظاہر ہون اُسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کے اور طلق تابعی تھے اور مولف نے لکھا کہ صحابی تھے ۞ع۞ ح ۞ (وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَلَا تَعْجَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہی عبیدہ ملیکی سے اور تھے وہ صحابی حضرت کے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے اُسکے کا اوقات رات اور اوقات دن کے بین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑھو اُسکو اور فکر کرو اُس چیز مین کہ اُسمین ہی تاکہ تم مطلب پاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اُسکے کی یعنی دنیا مین اُسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اُسکے ہی ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور ادائے حقوق اُسکے سے بلکہ پڑھا کرو اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اُسکے اور عمل کرو اُسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہی تکیہ کرنا قرآن کو اور پاؤن پھیلانے اُسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اُسپر اور پیٹھ کرنی اُسکی طرف اور روندنا اُسکو اور پھینک دینا اُسکو اور مکروہ ہی فال نکالنی اُسمین اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہی اور پڑھو حق پڑھنے اُسکے کا حق پڑھنے اُسکے مین چار باتین چاہیین ایک تو یہ کہ لفظون کو درست پڑھنا اور دوسرے معنون کو سمجھنا اور تیسرے معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اُسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنے پکار کر پڑھو اور تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اُسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اُنمین خوب فکر کرو ۞ع۞ مولانا باب **ف** اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہی یعنی یہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعضے نسخون مین ہی باب اختلافات القرآن و جمع القرآن یعنی باب ہی بیچ بیان اختلافات قرأۃ اور لغات اُسکی کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع قرآن سے لکھنا اُسکا ہی ایک مصحف مین ۞ع۞ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ) روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا مین نے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑھتے سورہ فرقان غیر اُسکے کہ پڑھتا تھا مین اُسکو اور تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پڑھائی تھی مجکو وہ سورہ پس قریب تھا مین کہ جلدی کرون اُسپر یعنی لڑون اُس سے پہلے تمام کرنے کے پھر مہلت دی مین نے اُسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پڑھنے سے پھر ڈالی مین نے اُسکی گردن مین چادر اُسکی اور کھینچا اُسکو پھر لایا مین اُسکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مین نے سنا ہی اس سے کہ پڑھتا ہی سورہ فرقان اور غیر اسطرح کے کہ پڑھائی آپنے مجکو وہ سورہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اُسکو ای عمر اور فرمایا ہشام کو پڑھ تو پس پڑھا ہشام نے اُسطرح کا پڑھنا کہ سُنا تھا مین نے اُسکو پڑھتے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سے اُتاری گئی پھر فرمایا مجکو کہ پڑھ تو پس پڑھا مین نے پھر فرمایا اسیطرح سے اُتاری گئی ہی یہ سورہ تحقیق یہ قرآن اُتارا گیا سات طرح پر پس پڑھو جو ہو سکے اُسمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین **ف** اس حدیث کے معنون مین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہ ہی کہ یہ حدیث متشابہات سے ہی اُسکے معنی خوب طرح سے ہر کسی کو معلوم نہین اور بعضون نے

کہا ہے کہ قرائتیں اگرچہ زیادہ ہیں سات طرح سے لیکن رجوع کرتی ہیں طرف سات وجہوں کے اختلافات سے پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اسکی میں ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرے اختلاف مذکر اور مؤنث کا چوتھے اختلاف تصریف یعنی صرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کے مانند مَیْتَ اور مَیِّتَ اور لِیَقْطَعُوا اور لِیَقْطَعُوا اور یَعْرِشُ اور یَعْرُشُ کے پانچویں اختلاف حرکات چھٹے اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضوں نے پڑھا ہے ساتھ تشدید نون کے اور بعضوں نے پڑھا ہے ساتھ تخفیف نون کے اور ساتویں اختلاف لغات کا مانند تخفیف اور امالہ اور کتاب العلم میں معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہیں بہ نسبت ان کے ہمولانا من المرقاة (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا سنا میں نے ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے خلاف اسکے پس لے آیا میں اس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے انکو پھر پہچانی میں نے حضرت کے چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑنے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونوں اچھا پڑھتے ہو پس نہ اختلاف کرو تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تمسے اختلاف کیا آپس میں یعنی یا بعضوں نے بعضوں کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہ بخاری نے ف مراد اختلاف سے یہاں انکار ایک وجہ کا وجوہ قرآن سے ہے کہ جیسا کہ اترا ہے قرآن اسپر اور قرائتیں سب حق ہیں کسی کا انکار نکرنا چاہیے اور اگر ایک کا انمیں سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرائتیں متواتر ہیں اور بعضے احاد متواتر یہ سات قرائتیں ہیں کہ پڑھی جاتی ہیں شرح؛ (وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا تھا میں مسجد میں پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑھنے لگا پس پڑھی قراۃ یعنی نماز میں یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا میں نے اسکا اسپر یعنے دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک دوسرا شخص پس پڑھی قراۃ خلاف قراۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے انکی نماز کی جگہ کہ مسجد میں پڑھتے تھے یا حجرہ میں داخل ہوئے پس کہا میں نے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قراۃ کہ انکار کیا میں نے اس قراۃ کا اسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اسنے قراۃ خلاف قراۃ پہلے پڑھنے والے کے پھر حکم دیا ان دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونوں نے پس تحسین کی قراۃ انکی کی پس ڈالا گیا میرے دل میں تردد و شبہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تھا جاہلیت میں یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دل میں آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا اسنے مجکو یعنے حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل میں شبہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینہ پر یعنی تا وسوسہ اس جاتا رہے دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا میں پسینہ پسینہ پس گویا کہ میں دیکھنے لگا طرف اللہ کے مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو اے ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ پڑھ قرآن ایک طور پر یعنے ایک قراۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی میں نے طرف اللہ تعالیٰ کے یہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے میں تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہونا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی میں نے طرف اسکے یہ کہ آسانی کر

میری امت پر یعنے اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہ کہ پڑھ اسکو سات طور پر یعنے سات قراۃ یا سات لغات پر اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے کہ حکم کیا ہمنے اس بار کا سوال ہی کہ کرے تو مجھسے اسکو پس کہا مین نے یا آلہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا آلہی بخش امت میری کو یعنے اہل صغائر کو اور تاخیر کی مین نے تیسرے سوال کی واسطے اسدن کے کہ خواہش کریگی طرف میرے تمام خلق یہان تک کہ ابراہیم اُنپر سلام ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہ ہی کہ وہ نماز ضحی کی تھی یا کوئی اور نفل اور ڈالا گیا تردد اور شبہ جھٹلانے سے یعنے بسبب اسکے کہ حضرت نے دونون قراتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر چاہیے ہی [illegible] ہر طرح پر کہ پڑھے کیونکر درست ہو اور تردد اور شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تھا اور واقع ہونا جھٹلانے کا اُس حالت مین اتنا بعید و بُرا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے بُرا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے ذکر [illegible] تین بار کہ تو نے سوال کیا اور مین نے اُسکا جواب دیا اُنکے عوض تین سوال کرتا قبول کرون مین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون [illegible] مغفرت ہی کے کیے اسلیے کہ اصل مغفرت ہی اگر مغفرت نہو کسی کو خلاصی ممکن نہ [illegible] جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر [illegible] دو تو اپنی اُمت کبیرہ اور صغیرہ کرنے والی کے لیے مانگین اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اور یہ [illegible] ہے کہ اسکو شفاعت کبری کہتے ہین کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہونگے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرت سب کی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ٤٦ ج (وَعَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقۡرَاَنِيۡ جِبۡرِيۡلُ عَلٰى حَرۡفٍ فَرَاجَعۡتُهٗ فَلَمۡ اَزَلۡ اَسۡتَزِيۡدُهٗ وَيَزِيۡدُنِيۡ حَتّٰى انۡتَهٰى اِلٰى سَبۡعَةِ اَحۡرُفٍ قَالَ ابۡنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيۡ اَنَّ تِلۡكَ السَّبۡعَةَ الۡاَحۡرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الۡاَمۡرِ تَكُوۡنُ وَاحِدًا لَا تَخۡتَلِفُ فِيۡ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجکو جبرئیل نے ایک طور پر یعنی اول [illegible] تکرار کی مین نے [illegible] سے یا اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کروانا اُس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجکو یہانتک کہ پہونچا یعنی امر قراۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہونچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین بیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین اختلاف حلال مین اور نہ حرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اختلاف قراۃ سے حکم متبدل نہین ہوتا یعنے ایک قراۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہوا اور دوسری قراۃ سے حکم اُس چیز کے حرام ہونے کا معلوم ہو سو اس طرح نہین بلکہ اگر ایک قراۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہو تو دوسری قراۃ سے بھی یہی حکم معلوم ہو قراتون مین اختلاف لفظون کا ہی حکمون کا نہین ۱۲ مولانا من الشروح اَلۡفَصۡلُ الثَّانِيۡ فصل دوسری (عَنۡ اُبَيِّ بۡنِ كَعۡبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ جِبۡرِيۡلَ فَقَالَ يَا جِبۡرِيۡلُ اِنِّيۡ بُعِثۡتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيۡنَ مِنۡهُمُ الۡعَجُوۡزُ وَالشَّيۡخُ الۡكَبِيۡرُ وَالۡغُلَامُ وَالۡجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيۡ لَمۡ يَقۡرَاۡ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الۡقُرۡاٰنَ اُنۡزِلَ عَلٰى سَبۡعَةِ اَحۡرُفٍ رَوَاهُ التِّرۡمِذِيُّ وَفِيۡ رِوَايَةٍ لِّاَحۡمَدَ وَاَبِيۡ دَاوٗدَ قَالَ لَيۡسَ مِنۡهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيۡ رِوَايَةٍ لِّلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبۡرِيۡلَ وَمِيۡكَائِيۡلَ اَتَيَانِيۡ فَقَعَدَ جِبۡرِيۡلُ عَنۡ يَّمِيۡنِيۡ وَمِيۡكَائِيۡلُ عَنۡ يَّسَارِيۡ فَقَالَ جِبۡرِيۡلُ اقۡرَاِ الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى حَرۡفٍ قَالَ مِيۡكَائِيۡلُ اسۡتَزِدۡهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبۡعَةَ اَحۡرُفٍ فَكُلُّ حَرۡفٍ شَافٍ كَافٍ) روایت ہی ابی بن کعبؓ سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے ای جبرئیل تحقیق مین بھیجا گیا ہون طرف اُمت کے ناخواندہ کے کہ اُنمین بڑھیا ہین اور بوڑھے بڑے ہین اور لڑکے اور لڑکیان اور اُنمین ایسا شخص ہی کہ نہین پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے ای محمد تحقیق قرآن اُتارا گیا ہی سات طرح پر یعنی سات

لغات پر یا سات قراۃ پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہو اسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابو داؤد کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہیں اُن حرفون میں سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے بیچ حجت ہونے کے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے منکرون کے اور بیچ روایت نسائی کے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل بائین طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایکطرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کراؤ ایک طرح سے یعنے اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالے سے عرض کر کر زیادہ کراؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہونچا لیعنے امر قرارداد یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے ف طرف امت ناخواندہ کے یعنے اچھی طرح پڑھ نہیں سکتی اور اگر پڑھاؤن اُنکو ایک قراۃ پر نہیں قادر ہونے کی اسپر اسلیے کہ بعضے اُن میں ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان اُنکی امالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہین کہ غالب ہوتا ہے اُنکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند اُسکے کے پس اُنکے لیے کئی ذاتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضی اُنمین بڑھیا ہین اور بعضے بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے بسبب ضعف سن کے (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حال میں کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگون سے کچھ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اسلیے کہ یہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھ اسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑھینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف سوال کرے اللہ سے ساتھ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگون سے یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالے سے اُس سے یا مراد یہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قراۃ کے ساتھ دعاؤن ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بھلائی مومنین کے دین و دنیا مین ۱۲ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اُسکے لوگون سے یعنے قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اُسکا ہڈی ہوگا نہین اُسپر گوشت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنے دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اُنپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتون کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ۱۲ (وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَاْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتٰبِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت علقمہ سے کہ کہا تھے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورۃ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہین اسطرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی مین نے یہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس اُسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ

ناگاہ پائی اُس سے بو شراب کی پھر کہا ابن مسعودؓ نے کیا شراب پیتا ہے تو خلاف کرتا ہے قرآن کا اور جھٹلاتا ہے تو کتاب اللہ کو یعنی قرأت اُنکی کو یا ادا اُسکی کو پس ماری اُسکو حد نقل کی یہ بخاری نے ف ابن مسعودؓ جو پڑھتے تھے اگر وہ قرأۃ مشہورہ تھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب و انکار اُسکا کفر ہے یقیناً اور اگر قرأۃ شاذ پڑھتے تھے تو تغلیظاً کہا اور ظاہر یہی ہے اسلیئے کہ حکم مرتد ہونے اُسکے کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظاً کہا اسلیئے کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قرأت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہ کہ اُسنے انکار ادا کا کیا نہ اصل قرآن کا اسلیئے جاری کی اُسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونے کی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے ماری اُسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے اور یہی مذہب ہے ایکجماعت کا علماء سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب میں بو کے آنے سے حد نہیں ماری آتی اسلیئے کہ بو سبب ترش کے اور امرود کے مشابہ ہوتی ہے بو شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اُسنے یا گواہ قائم ہوئے ہوں شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی ۱۲ ع ج (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ کہا بھیجا طرف میرے کسی کو حضرت ابو بکر رضؓ نے بیچ دنوں قتل اہل یمامہ کے پس گیا میں اُنکے پاس ناگہاں عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابو بکرؓ کے کہا ابو بکر رضؓ نے کہ تحقیق عمر رضؓ آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتھ قاریوں قرآن کے یعنے اس لڑائی میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہو گا مارا جانا قاریوں کا کتنی جگہوں میں پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں یہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا میں نے یعنے ابو بکرؓ نے واسطے حضرت عمر رضؓ کے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمر رضؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمر گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن اور دیکھی میں نے مصلحت اسمیں جو کہ دیکھی عمر رضؓ نے کہا زید نے کہ کہا مجھکو ابو بکر رضؓ نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجھ والا نہیں متہم جانتے تجھکو یعنے جو کہ نقل کرے اسمیں تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہیں لگا سکتے بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اسکو یعنے ایک مصحف میں پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجھکو نقل کرنے پہاڑ کی پہاڑوں میں سے نہوتا بہت بھاری مجھپر اس چیز سے کہ حکم کیا مجھکو ساتھ اُسکے جمع کرنے قرآن سے یعنے اسلیئے کہ اسمیں محنت بدن کی بھی ہے اور روح کی بھی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نے کہا میں نے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیق رضؓ نے قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابو بکرؓ گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اُس چیز کے کہ کھولا واسطے اُسکے سینہ ابو بکر رضؓ کا اور عمر رضؓ کا پس ڈھونڈھا میں نے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تھا اُسکو شاخوں کھجور کے سے اور سفید پتھروں سے اور لوگوں کے یعنے حافظوں کے سینوں سے یہانتک کہ پایا میں نے آخر سورۃ توبہ کا پاس

ابو خزیمہ انصاری کے نہ پایا مین نے اسکو ساتھ کسی کے سوا اُنکے وہ آخر سورۃ کا یہ ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابو بکر رض کے یہانتک کہ وفات دی اُنکو اللہ نے پھر نزدیک عمر رض کے اُنکی زندگی مین پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمر رض کے نقل کی یہ بخاری نے

ف یمامہ نام شہر کا ہی حضرت ابو بکر رض نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتھ لشکر کے وہان بھیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بھی اُسمین مارا گیا اور بہت قاری ایدھر کے مارے گیے بعضون نے کہا سات سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابو بکر رض نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اسلیے کہ لکھنے والے حضرت کے بہت تھے کہ اُن مین خلفاء اربعہ بھی تھے پس معنی یہ ہین کہ تم اُسکے جمع کرنے اور لکھنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف مین نہ تھا بلکہ اکثر ٹکڑون وغیرہ پہ تھا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بکر رض نے ساتھ مشورہ حضرت عمر رض کے [illegible] پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اُن مین قرآن لکھا ہوا تھا تمام انکو جمع کر دیا اور [illegible] ہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرت کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتون کی حضرت کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی بحسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی ترتیب سے لکھا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہان سے جبرئیل بحسب واقع کے سورتین اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دو بار دور کیا اور نہ پایا مین نے اُسکو الخ حضرت کے زمانے مین یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون نے مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتھ کسی [illegible] کے لکھا ہوا کسی پاس [illegible] نہ پایا سوائے اُنکے اور تھے صحیفے الخ یعنے جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نے ساتھ اتفاق صحابہ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنے جزون کے لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنے ایک مصحف مین نہ ہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابو بکر رض کے پاس رہے تھے تادم زیست پھر حضرت عمر رض کے پاس رہے اُنکی زندگی بھر پھر اُنکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تھا اُنکا پھر حضرت عثمان رض نے جمع کیا اُنکو ایک مصحف مین اور لکھوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کے مین بھیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے (وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اِرْمِيْنِيَّةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰيَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمان رض کے پاس اور تھے حضرت عثمان رض کہ سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور اذربیجان کے پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو لوگون کے اختلاف نے بیچ قراۃ کے یعنے آپسمین ایک دوسرے کی قراۃ سنکر انکار کرتا تھا پس کہا حذیفہ رض نے واسطے حضرت عثمان رض کے اے امیر المومنین

تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کے پس بھیجا حضرت عثمانؓ نے طرف حفصہؓ کے یہ کہ بھیجدے طرف ہمارے صحیفے کہ نقل کروادین ہم انکو مصحفون مین پھر پہونچا دینگے انکو طرف تمہارے پس بھیجے صحیفے حفصہؓ نے طرف عثمانؓ کے پس حکم کیا حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ کو یعنے انصار مین سے اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے پس نقل کیے سبنے وہ صحیفے مصحفون مین اور فرمایا حضرت عثمانؓ نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سوائے زیدؓ کے اور اصحاب جو مذکور ہوے انکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکھو اسکو موافق لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان انکی کے پس کیا سبنے اسی طرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفون مین بھجدیے حضرت عثمانؓ نے صحیفے طرف حفصہؓ کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک مصحف ان مین سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھ قرآن کے کہ تھا سوائے ان مصحفون کے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید ابن ثابت کے نے یہ کہ سنا زید بن ثابتؓ سے کہا نہ پائی مین نے ایک آیت سورۂ احزاب مین سے اسوقت کہ نقل کیے ہمنے یعنی مین نے اور قریشون نے مصحف تحقیق سنا کرتا تھا مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے اسکو پس تلاش کی مین نے وہ آیت پس پائی مین نے وہ آیت یعنے لکھی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہی من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ پس ملا دی ہمنے وہ آیت بیچ سورۂ اسکی کے یعنے احزاب کے مصحف مین نقل کی یہ بخاری نے ف کرمانی نے شرح بخاری کے مین لکھا ہی کہ معنی بخاری کے لیغزی اہل الشام کے ہین ای کان عثمانؓ یجہز اہل الشام و اہل العراق لغزوۃ ہا تین لغزوۃ الناحیتین فتحہا پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہی اور یہ بھی کرمانی مین لکھا ہی کہ ارمینیہ قصبہ ہی نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکھا ہی اور قاموس سے ... نے لکھا ہی کہ ارمنیہ شہر ہی آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہی مانند اختلاف یہود و نصاری کے یعنی جیسے توریت اور انجیل مین یہود و نصاری نے تغیر و تبدل اور کمی اور زیادتی کی ہی مبادا قرآن مین بھی مسلمان کرین پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے کچھ تدبیر کیجیے جب حذیفہ نے یہ کہا تو حضرت عثمانؓ نے لوگون کو جمع کیا اور وہ اس دن پچاس ہزار تھے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہونچا مجکو یہ کہ کہتا ہی بعض انکا کہ قراۃ میری بہتر ہی قراۃ تیری سے اور یہ قریب ہی اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمانؓ نے مناسب جانتا ہون یہ کہ جمع کرون لوگون کو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہی وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگون کے جمع کرنے کا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہی اور نازل ہوا ہی موافق زبان انکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اول مین نازل ہوا لغت قریش مین پھر حضرت کے التماس سے فراخی ہوئی یعنے اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے اب حضرت عثمانؓ نے ساتھ اتفاق صحابہؓ کے بخوف اختلاف لوگون کے موقوف کرنے ان لغات کا حکم کیا اور سبھون کو لغت قریش مین پڑھنے کو فرمایا پس یہ ہین معنی انکے قول کے کہ لکھو اسکو لغت قریش مین کہا سخاوی نے کہ پس اختلاف کیا لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید نے التابوہ اور کہا اورون نے التابوت پس رجوع کی لوگون نے طرف عثمانؓ کے پس کہا انھون نے لکھو اسکو ساتھ ت کے اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہی اور پوچھا لوگون نے حضرت عثمانؓ سے لفظ لم یتسنہ پس کہا عثمانؓ نے کہ لکھو اسمین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے ظاہر مراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور مراد ہر مصحف سے وہ کہ اور بعضے لوگون نے جمع کیے تھے اور ہو سکتا ہی کہ شک راوی ہو اور بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حفصہؓ کے پاس جو صحیفے تھے بطور وفائے وعدہ پھیرنے کے وہ بھی حضرت عثمانؓ نے جلا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوے حضرت عثمانؓ لکھوانے مصحف کی سے تو وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کو پھیر دیے اور سوائے انکے اور اپنی مصحف کے اور مصحف

جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اُنکو جلانے کے لیے اُنھون نے نہ دیے جب حفصہؓ کا انتقال ہوا تو مروان نے اُنکے بھائی عبداللہ بن عمرؓ سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پھر اختلاف کرینگے اور اختلاف ہی بیچ گنتی اُن مصحفون کے کہ حضرت عثمانؓ نے ہر طرف بھیجے کہ کتنے تھے مشہور یہ ہی کہ پانچ تھے اور ابو داؤد نے کہا کہ سنا مین نے ابو حاتم [illegible]نی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکہ کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین رکھا اور اختلاف کیا ہی عالمون نے بیچ پرانے ورق مصحف کے کہ جب نہ باقی رہے اسمین نفع کو آیا اولی تو دھو ڈالنا ہی یا جلا دینا بعضون نے تو کہا جلا دینا بہتر ہی اسلیے کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دھونے کے کہ روندا جاتا ہی دھوون اُسکا اور بعضون نے کہا کہ دھونا اولی ہی اور ڈالا جاوے دھوون اُسکا پاک جگہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوے پانی اُسکا اسلیے کہ وہ دوا ہی ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمانؓ نے جلایا بنا بر مصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمانؓ پر سبب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بے ادبی ہی جبکہ شرع مین یہ آیا نہوا اور اُنھون نے بنا بر مصلحت کے یہ فعل کیا ہو تو کیون اُنپر طعن کرین بحسب عادت اپنی کے تنبیہ لکھا ہی علمانے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تھا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابو بکرؓ کے ہو منقول ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا بزرگتر لوگون کے بیچ مقدمہ مصحف کے ازروے ثواب کے ابو بکرؓ ہین رحمت کرے اللہ ابو بکرؓ پر اور وہ اول جمع کرنے والے ہین کتاب خدا عز وجل کو اور تیسری بار حضرت عثمانؓ کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہؓ کو پھر لکھا صحفون مین ساتھ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف مین بھیجے یہ بات سنہ پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکرؓ اور جمع عثمانؓ کے یہ ہی کہ ابو بکرؓ نے جمع کیا اُس ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمانؓ نے جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمانؓ حقیقت مین جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنے والے ہین لوگون کو لغت قریش پر ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا مین نے واسطے عثمانؓ کے کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنے طرف سورہ انفال کے اور وہ ہی مثانی مین سے اور طرف سورہ براءۃ کے اور وہ ہی مئین مین سے پس نزدیک کیا تمنے ان دونون سورتون کو آپسمین اور نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے درمیان دونون سورتون کے اور رکھا تمنے سورہ انفال کو بیچ سات سورتون لنبیون کے کیا باعث ہوا تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اس حالت مین کہ اُترتی تھین اُنپر سورتین آیتون والی اور تھے حضرت جسوقت کہ اُترتا اُنپر کچھ یعنے قرآن مین سے بُلاتے بعضے اُسکے کو کہ لکھتا تھا یعنے وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھدو یہ آیتین بیچ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہی اُسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اُنپر کوئی آیت فرماتے رکھدو اس آیت کو بیچ اُس سورۃ کے کہ مذکور ہی اُسمین ایسا اور ایسا اور تھی سورہ انفال اول اُن سورتون کے کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور تھی سورہ براءت آخر قرآن اُترنے مین اور تھا قصہ سورہ انفال کا مشابہ قصہ

سورۂ برات کے یعنی دونوں میں ذکر ہی کافروں سے لڑنے کا اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہ کہ تحقیق برات سورۂ انفال سے ہی پس بسبب نہ بیان کرنے حضرتؐ کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونوں سورتوں کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکھ دی ہمنے وہ اکٹھی ان سورتیں لمبی بیچ سات سورتوں کے یعنی ولیکن فاصلہ درمیان میں چھوڑا واسطے شبہ ہونے کے بیچ اتحاد اور تعدد دونوں سورتوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف قصہ کیا تمنے طرف انفال کے الخ کلام اللہ کی سورتوں کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہی کہ سورۂ بقرہ سے سورۂ یونس تک کو طوال کہتے ہیں عربی میں طوال لمبے کو کہتے ہیں اور یہ سورتیں لمبی لمبی ہیں اور سورۂ یونس سے سورۂ شعرا تک کو مئین کہتے ہیں اور مئین جمع مائۃ کی ہی یا مئۃ عربی میں سو کو کہتے ہیں اور یہ سورتیں زیادہ سو سو آیتوں سے ہیں یا قریب سو کے اسلیے انکو مئین کہتے ہیں اور سورۂ شعرا سے سورۂ حجرات کو مثانی کہتے ہیں وہ سو آیتوں سے کم کم کی ہیں اور قصے ایئں مکرر ہیں اسلیے مثانی نام ہوا انکا اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اسلیے کہ ان سورتوں کے درمیان میں فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہی پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۂ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہیں اور والسماء ذات البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہیں اور لم یکن سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہیں پس ابن عباسؓ نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ انفال مثانی میں سے ہی اسلیے کہ سو آیتوں سے کم کی ہی اور براۃ مئین میں سے ہی اسلیے کہ سو آیتوں سے زیادہ کی ہی پس انکو آپسمین نزدیک کر کر طوال میں کیوں رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو مثانی میں لکھتے اور براۃ کو مئین میں اور نہیں یہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان میں انکے نہ لکھی حضرت عثمانؓ نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ بیچ امر ان دونوں سورتوں کے اشتباہ ہی ایک وجہ سے تو یہ دونوں سورتیں ایک سورۃ ہیں اس سبب سے رکھنا انکا بیچ طوال میں اور نہ لکھنا بسم اللہ کا درمیان میں انکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دو سورتیں ہیں اسلیے فاصلہ درمیان میں چھوڑا ۱۲ع ۱۲ج

کتاب الدعوات

کتاب ہی بیچ بیان دعاؤں کے ف دعا کے معنی ہیں طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے کہ تمام شہروں کے اہل علم ہی ہر عصر میں متفق ہیں اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہی اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہیں اور بعضے زہاد و اہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہی واسطے راضی ہونے کے اپنی قسمت پر اور راضی ہونے کے رضائے مولی پر ۱۲ع قول بعضے زہاد کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضوں کو ایک حالت ہوتی رہی کہ اسمین غالب ہوتی ہی رضا بقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کے آگ میں کہ جبرئیلؑ نے دعا کے لیے کہا انھوں نے کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہی مجھے حاجت سوال کی نہیں ۱۲ مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَہٗ وَاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَہِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْہُ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہی اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تا خیر دی گئی ہی دن قیامت تک پس وہ پہونچنے والی ہی اگر چاہا اللہ نے اس شخص کو کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسی کو نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہی اس سے ف واسطے ہر نبی کے الخ یعنے حکم فرمایا تھا اللہ تعالے نے ہر نبی کو کہ اپنے مخالفین پر بد دعا کر تباہی کے لیے اور وہ کرتے تھے اور اللہ تعالے قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالحؑ نے بد دعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کے اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہی یعنے صبر کیا ہی انکی ایذا پر اور بد دعا نہ کی اسلیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موقوف رکھا ہی قیامت پر کہ اسکے بدلے

شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ با ایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ مین داخل ہی
نہین ہونے کے اور بعضے جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہونگے جنت مین اور بعضون کے درجے بلند ہونگے جنت مین اللہم
ارزقنا شفاعتہ نبینا علیہ الف الف صلوٰۃ ہ ع ﴿ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَکَ عَھْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْہِ
فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُہٗ شَتَمْتُہٗ لَعَنْتُہٗ جَلَدْتُّہٗ فَاجْعَلْھَا لَہٗ صَلٰوۃً وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا آلٰہی تحقیق مانگی مین نے تجھسے ایک حاجت بہرہ مند کر مجکو ساتھ اُسکے اور نہ ناامید کر مجکو اسمین یعنے امید وار
ہون کہ ضرور قبول ہی کرے پس سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو مین نے کہ بُرا کہا ہو مین نے اسکو لعنت کی ہو مین نے اسکو
مارا ہو مین نے اسکو پس کران سب چیزون کو بیچ حق اسکے سبب رحمت کا اور پاکی کا گنا ہون سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اسکو بسبب ان چیزون
کے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ فانما انا البشر تمہید ہی عذر کی کہ مین آدمی ہون کبھی کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا
ہون ساتھ حکم بشریت کے اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہی اُس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے اتخذت عندک عہداً
پس حاصل یہ کہ جسکو مین ایذا وغیرہ دون اُسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر + منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک نکلے تھے حجرے اپنے سے نماز
کے لیے کہ آئین حضرت کے پاس حضرت عائشہ رضہ اور مانگی اُنسے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے مین اور پکڑ لیا دامن حضرتؐ کا پس فرمایا حضرت نے قطع
اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہ رضہ نے حضرتؐ کو اور بیٹھین اپنے حجرے مین غصہ ہوکے اور تنگدل پس جب پھر آئے حضرتؐ
اُنکے پاس اور دیکھا اُنکو اسطرح فرمایا اُنکے خوش کرنے کے لیے اللہم انی اتخذت عندک عہداً الخ پس سنت ہی اُسکے لیے کہ بد دعا کرے کسی پر یہ کہ دعا کرے
اُسکے لیے بدلے اُسکے ع ح ﴿ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِیْ
اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَہٗ اِنَّہٗ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ لَا مُکْرِہَ لَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا آلٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجھپر اگر چاہے تو روزی دے مجکو اگر
چاہے تو اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے مین کلمہ شک کا نہ کہے اسواسطے کہ اللہ تعالی کرتا ہی جو چاہتا ہی نہین زبردستی کرنے والا اسپر کوئی
نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے دعا جزماً مانگو کہ یا اللہ یہ مطلب ہمارا پورا کر دے جو چاہتا ہی کرتا ہی یہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دے اسلیے کہ یہ شک کرتا ہی
قبول مین اور وہ اپنے وعدہ مین خلاف نہین کرتا وعدہ کیا ہی کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہین کوئی زبردستی کرنے والا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام
کے بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بے فائدہ ہی یہ کہنا کہ اگر چاہے دے ع ح ﴿ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ
فَلَا یَقُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِّیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ اَعْطَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا آلٰہی بخش مجکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے یقین کر کر بغیر شک کے اور
بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالے نہین مشکل ہوتی اُسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی وہ نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ مَا لَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ
ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندے کی بعد
شرطون قبولیت کے جب تک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی جب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہے
کہ تحقیق دعا مانگی مین نے اور تحقیق دعا مانگی مین نے یعنی اکثر مانگی پس نہ دیکھا مین نے کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاوے نزدیک اُسکے

اور چھوڑدے دعا مانگنی نقل کی یہ مسلم نے ف جنتبک کہ دعا نہین مانگتا گناہ کی جیسے کہ کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کے قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجھکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانے کو اور وہ مرا ہو کافر یقیناً اور مانند اُنکے ہی مانگنا محال چیزون کا جیسے کہ دیکھنا اللہ تعالی کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کے جیسے کہ کہے یا اللہ جدائی ڈال مجھ مین اور میرے باپ مین حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جنتبک کہ گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہین کرتا اور جلدی نہین کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہین ہی بندے کو کہ تھکے دعا سے اسلیے کہ یہ عبادت ہی اور تاخیر قبولیت مین یا تو اسلیے ہوتی ہی کہ نہین آتا وقت اُسکا اسلیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا اسلیے کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا اُسکی کا دنیا مین پس دیا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اُسکے یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اُسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا مین اسلیے کہ اللہ تعالے دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین ﴿ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ اور روایت ہی ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہی نزدیک سر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا کرتا ہی واسطے بھائی اپنے کے بھلائی کی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اُسکے قبول کر دعا اُسکی اور واسطے تیرے مانند اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف پیٹھ پیچھے اور اسی طرح اگر سامنے بھائی مسلمان کے دعا کرے اپنے دل مین یا چپکے تو بھی اسی مین داخل ہی بسبب خلوص کے اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنے فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الٰہی مین کہ دعا اُسکی قبول کر بیچ حق بھائی اُسکے کے اور دعا کرنے والے کو خطاب کرکر کہتا ہی کہ تجھکو بھی ہو مانند اسکے ﴿ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْئَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنے مالون پر یعنے غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ پاؤ اللہ کی طرف سے [illegible] ساعت کو کہ مانگی جاوے اُسمین بخشش پس قبول کرے واسطے تمھارے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بعضے اوقات [illegible] ہوتے ہین [illegible] ہونے کے ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونے کا ہوا اور تم بد دعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصے اور مصیبت کے اپنے لیے بد دعا کرتے ہین خوب نہین ﴿ وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ ﴾ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباسؓ کی ڈرو دعا مظلوم کی سے کتاب الزکوۃ مین اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری ﴿ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ﴾ اور روایت ہی نعمانؓ بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پھر پڑھی یہ آیت [illegible] کہا پروردگار تمھارے نے دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف ازراہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اسمین حقتعالی کی طرف اور منھ پھیرتا ہی سوا سے حق سے اور امید و ڈر نہین رکھتا مگر اُسی سے اور دعا مین ہی اخلاص اور حمد اور شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اسلیے لائے کہ اُس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہی یعنے حکم ہی اُسکے کرنے کا اور ہوتا ہی اُسپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادت ہی اور آخر آیت مین بھی دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ یعنے جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہی کہ داخل ہونگے دوزخ مین خوار و ذلیل ﴿ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ﴾ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا

رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو وہی عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اُسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت
عبادت کی اور خلاصہ اُسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہ دعا میں حاصل ہی ۱۲ ح ﴿ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن [illegible] اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن غریب ہی ف نہیں کوئی چیز الخ یعنے اذکار و عبادات میں کوئی چیز دعا برابر نہیں پس نہیں منافی ہی یہ قول اللہ تعالےٰ کے اِنَّ
أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ ۱۲ ح ﴿ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ﴾ اور روایت ہی سلمان فارسیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر کو
مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد تقدیر سے [illegible] ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی
اُسکو اللہ تعالےٰ اُس سے اور تقدیر دو قسم پر ہی ایک [illegible] اور دوسری معلق تقدیر مبرم میں کچھ تغیر و تبدل نہیں اور قضا معلق میں بعضے سبب سے
تغیر و تبدل ہوتی [illegible] پس یہاں تقدیر معلق مراد [illegible] نہیں زیادہ کرتی عمر میں مگر نیکی یہاں بھی کمی زیادتی عمر کی با[illegible] تقدیر معلق کے ہی لکھا جاتا
ہی کہ اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور اگر نکریگا اتنی ہو [illegible] صورت اُسکی یہ ہی کہ لکھا جاتا ہی لوح محفوظ میں کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر
اُسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونوں کریگا پس عمر اُسکی ساٹھ برس کی ہوگی پھر جب دونوں کیے ساٹھ برس کو پہونچا پس بڑھی عمر اُسکی
اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی انتہاے عمر اُسکی سے کہ ساٹھ برس تھے اور بعضوں نے معنے اسکے یہ کہے ہیں کہ جب نیکی
کی تو نہ ضائع [illegible] عمر اُسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ۱۲ ع ﴿ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ
وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ﴾ اور روایت ہی ابن عمرؓ
سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ [illegible] وسلم نے تحقیق دعا [illegible] کرتی ہی اُس چیز سے کہ اُتری اور اُس چیز سے کہ نہیں اُتری پس لازم کرو اپنے پر اے
بندو اللہ کے دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے [illegible] نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف اُس چیز سے کہ اُتری یعنی
بلا کہ اُتری ہی اُسکو دعا دفع کردیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالےٰ پس سہل ہوتا ہی اُسپر تحمل اُس بلا کا اور راضی
ہوتا ہی اُس سے یہ نہیں چاہتا کہ یہ ہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتھ اُس بلا کے جیسے کہ لذت پاتے ہیں اہل دنیا ساتھ نعمتوں کے اور دعا نفع دیتی ہی اُس بلا
کو کہ نہیں اُتری یعنے اُسکو اُترنے نہیں دیتی روکتی ہی ۱۲ ع ﴿ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا
آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ﴾ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ مانگے دعا مگر دیتا ہی اُسکو اللہ جو مانگا [illegible] یعنے اگر مقدر ہوتا ہی ازل میں دنیا اُسکا یا بند رکھتا ہی اُس سے برائی
مانند اُسکے یعنے دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنے خیر کے عوض نہ دینے کے اگر نہیں مقدر ہوتا دینا اُسکا جب تک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے
کی نقل کی یہ ترمذی نے ﴿ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ
وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ﴾ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مانگو اللہ تعالےٰ سے فضل اُسکے سے اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہی یہ کہ مانگا جاوے یعنے فضل اُسکا اور بہترین عبادت کے انتظار کرنا کشادگی
کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف انتظار کشادگی کا یعنے امیدوار رہنا جانے بلا اور رنج کا ساتھ ترک کرنے شکایت کے [illegible]

[illegible]

غیر اللہ تعالیٰ کے یہ اشارہ ہے صبر کی طرف اور بیشک جزای صبر بے حد و بے نہایت ہے ۴ ع ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے غضب ہوتا ہے اللہ اسپر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہے ۵ ع ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ [illegible] وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یُّسْأَلَ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ﴾ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ کھولا گیا واسطے اسکے تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کے کھولے گئے واسطے اسکے دروازے رحمت کے یعنے کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہے اور کبھی دفع ہوتی ہے اس سے برائی مانند اسکے اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز یعنے بہت محبوب طرف اللہ کے اس سے کہ سوال کیجاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے اللہ تعالیٰ عافیت کے مانگنے کو بہت دوست رکھتا ہے اس برابر اور چیز کے مانگنے کو دوست نہین رکھتا اور عافیت کے معنی ہین سلامتی تمام آفات اور بیماریون سے اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سے دنیا و آخرت مین پس یہ شامل ہے سب بھلائیون کو نسأل اللہ العافیة ۶ ع ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ قبول کرے اللہ دعا اسکی نزدیک سختیون کے پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ﴿وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والے کی سے یعنے غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرنے والے ہو اور بری باتون سے بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کے یہانتک ہو قبولیت پر دلون تمھارے غالب تر نہ قبول ہونے سے یا مراد یہ ہے کہ تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہین ناامید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنے کے ۷ ع ﴿وَعَنْ مَالِكِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ﴾ اور روایت ہے مالک بن یسار سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور ایک روایت مین ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے پس جس وقت کہ فارغ ہو تم اپنے دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنے منھ پر یعنی تا برکت جو ہاتھون پر اترتی ہے منھ پر پہونچے نقل کی یہ ابوداود نے ف اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے یعنے دعا کرنے مین ہاتھ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھون کا سامنے منھ کے رہے جیسے کہ معمول ہے دعا مانگنے مین الٹے ہاتھ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنے ہے اسمین الٹے ہاتھ سے دعا مانگنی آئی ہے چنانچہ بیان اسکا باب استسقا مین ہو چکا ہے + مولانا ﴿وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَیِیٌّ كَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ اِلَیْهِ اَنْ یَّرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ﴾ اور روایت ہے سلمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پروردگار تمھارا بہت حیامند ہے یعنی معاملہ کرتا ہے حیامندون کا سا دینے والا

بغیر سوال کے حیا کرتا ہی بندے اپنے سے یہ کہ پھیرے اُنکو خالی جسوقت کہ اُٹھاتا ہی بندہ اپنے دونون ہاتھ طرف اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دعا مین نہ رکھتے اُنکو جب تک کہ پھیرتے اُنکو اپنے منہ پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ہاتھون کا اُٹھانا اور مُنہ پر پھیرنا سنت [illegible] دعا مین ہی مولانا (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھا جانتے تھے اُن دعاؤن کو کہ جامع ہون اور چھوڑتے تھے اُن دعاؤن کو کہ نہ جامع ہین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** دعا جامع وہ ہی کہ لفظ اُسکے تھوڑے ہون اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرت کو جیسے یہ دعائین ہین رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور مانند اِنکے بہت دعائین جامع آئی ہین حدیث شریف مین اور چھوڑتے الخ یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب اُسمین مذکور ہو وہ حضرتؐ نے ترک کی تھی مانند ارزقنی زوجۃ حسنۃ یعنی دے مجکو بیوی اچھی وغیر ذلک کے اور یہ باعتبار اکثر کے ہی کہ حضرتؐ اکثر دعائین جامع ہی مانگتے تھے [illegible] مطلب کی نہ مانگتے تھے والا کبھی کبھی خاص مطلب بھی مانگنا ثابت ہوا ہی [illegible] مولانا (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونے والی دعا غائب کی واسطے غائب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ غائب کی دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہی خیال سُنانے دکھانے کا نہین ہوتا ہی (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِيْ وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا) اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا [illegible] مانگی مین نے نبی [illegible] علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرے کے پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا مجکو [illegible] وقت دعا کے پس فرمایا حضرتؐ نے ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا مجکو یہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اُسکے تمام دنیا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوئی [illegible] ترمذی کے نزدیک لفظ ولا تنسنا کے **ف** مراد کلمہ سے یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرتؐ نے اُنکو فرمائی یا اور کوئی بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرتؐ نے جو التماس دعا کی کی اُسمین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور رغبت دلائی اُمت کو کہ اچھے لوگون اور عابدون سے طلب دعا کی کرین اور تنبیہ ہی اُمت کو کہ [illegible] اپنے ہی لیے دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بھی دعا مین خصوصاً بیچ مقامون قبولیت کے اور اس سے بزرگی حضرت عمرؓ [illegible] معلوم ہوئی (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اُنکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہی یعنے اسلیے کہ بعد ادائے عبادت کے ہوتی ہی اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا سردار سبکا عدل کرے یعنے اسلیے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اور تیسرے دعا مظلوم کی اُٹھاتا ہی اُسکو اللہ تعالے اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہین واسطے دعا اُسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہی پروردگار قسم عزت اپنے کی البتہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کے یعنے ضائع نہین کرنے کا حق تیرا اور نہ [illegible] رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف**

اوپر اسکے اٹھانا اور کھلنا دروازون کا کنایہ ہی اوپر چڑھنے سے اور جلدی قبول ہونے سے ع ((وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَاشَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول کیجاتی ہین نہین شک ہی انہین یعنی انکے قبول ہونے مین دعا ماں باپ کی اور دعا مسافر کی [illegible] دعا مظلوم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دے یا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہی اور ماں کی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت اسکی کے اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اسکی قبول ہوتی ہی اسکے حق مین جو احسان کرے اور بد دعا قبول ہوتی ہی اسکے لیے کہ ایذا دے اور بدسلوکی کرے اس سے یا یہ کہ مطلق اسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنے لیے کرے یا اور کسی کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اسکو اور وہ دعا دے اسکو یا جسنے ظلم کیا اسپر اور اسنے بد دعا دی اسکو قبول ہوتی ہی ع ((اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ)) فصل تیسری ((عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگے ایک [illegible] پروردگار اپنے سے ساری حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت مین ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہانتک کہ مانگے اس سے نمک اور یہانتک کہ مانگے اس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا تاکید کے لیے تاکہ دلالت کرے اسپر کہ وہان رکا اور محرومی نہین ہی سائل کو اللہ نہایت مہربان ہی بندون پر دیتا ہی جو مانگتے ہین پس نہ التجا کرے بندہ مگر اس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کی سے یہ ہی کہ نہ مانگے حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسے کہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الہی کے ہوے کہا رب اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ اور جب [illegible] روٹی کے ہوے کہا رب لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ع ح ((وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین یہانتک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کے بغلون کی ((وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے حضرت گردانتے دونون انگلیان اپنی یعنی سر دونون ہاتھون کی انگلیون کو برابر مونڈھون کے اور دعا مانگتے ف یہ اوسط درجہ ہی ہاتھ اٹھانے کا اور اکثر اسی طرح اٹھاتے تھے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتھ اٹھانا [illegible] محمول ہین بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین بیچ مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت [illegible] اونچے اٹھاتے کہ [illegible] بغلون کی معلوم ہوتی ع ((وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ) اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ [illegible] تھے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھیرتے اپنے منھ پر دونون اپنے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین دعوات کبیر مین ف کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین نہ پھیرتے منھ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونے کے اور بعد کھانے کے اور مانند انکی کے جو حضرت سے دعائین منقول ہین اور ان مین ہاتھ نہ اٹھاتے تھے تو منھ پر بھی ہاتھ نہ پھیرتے تھے ع ((وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ

[illegible]

اَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَّالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ
وَجْهَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنے کا یہ ہے کہ اٹھاوے تو دونوں ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھوں
کے یا قریب انکے اور ادب استغفار کا یہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی کے اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہ ہے کہ دراز کرے تو دونوں ہاتھ
اپنے اکٹھے یعنے اسقدر کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہو اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح ہے اور اٹھائے ہاتھ اپنے اور کی
پیٹھ ہاتھوں اپنے کی قریب منھ اپنے کے یعنے جیسے کہ استسقا میں آیا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی کے یعنی سبابہ کے
کہ جسکو انگلی شہادت کی کہتے ہیں مقصود اس سے ہے یعنے ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈھنی شر انکے سے اور قید ایک کی
اسلیے لگائی کہ مکروہ ہے اشارہ کرنا دو انگلیوں سے چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو انگلیوں سے فرمایا
اسکو ایک سے اشارہ کر اور اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے الخ یعنے اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلوں
کی اور ہوئے ہاتھ مقابل سر کے ؎ع ؛ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَّا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ وہ کہتے تھے کہ تحقیق اٹھانا تمہارا اپنے ہاتھوں کو یعنے بہت اٹھانا بدعت ہے نہیں زیادہ کیا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اکثر اسپر یعنے سینہ تک اٹھاتے تھے نہ زیادہ اس سے نقل کی یہ احمد نے ف انکار کیا ابن عمر نے اسپر اسلیے کہ اکثر اوقات
بہت ہی اٹھاتے تھے اور فرق نکرتے تھے حالات میں کہ ایک امر کے لیے سینہ تک اٹھاتے اور مونڈھوں تک اور امر کے لیے اور مونڈھوں سے اونچے اور امر
کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہوگئی ؛ع حاصل یہ کہ حضرت کا ہاتھ اٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک
اٹھاتے تھے اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں تک اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں سے اونچے اور یہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اٹھاتے تھے اور رعایت
اختلاف حالات کی نکرتے تھے اسلیے ابن عمر رض نے ان پر طعن کیا ؛ مولف (وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے کسی کا پھر دعا مانگتے اسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے ف اسمین تعلیم ہے امت کو کہ اگر کوئی کسی کے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اسکے لیے مثلاً کہے اللّٰهم اغفرلی
ولفلان ؛ع (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ
بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ ہو اسمین مانگنا گناہ کا
اور نہ توڑنا ناتے کا مگر دیتا ہے اسکو اللہ تعالےٰ بسبب اس دعا کے ایک تین چیزوں میں سے یا یہ کہ جلدی دے اسکے لیے مطلب اسکا اور یا یہ کہ
ذخیرہ کر رکھے دعا کو اسکے لیے اور دیوے آخرت میں اور یا یہ کہ پھیر دیوے اس سے برائی مانند اسکے عرض کیا صحابہ نے اب بہت دعا کرینگے ہم
یعنے اسلیے کہ بڑے فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی یہ احمد نے ف فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچھ کہ دیتا ہے فضل اپنے سے
اور وسعت کرم اپنے سے بہت ہے اس چیز سے کہ دیتا ہے تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کے ؎ع ؛ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ
الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ) اور روایت ہے ابن

عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبول کیجاتی ہی واسطے اُنکے دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلا لیوے یعنی ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پھر آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور دعا جہاد کرنے والے کی یا کوشش کرنے والے کی بیچ طلب علم و عمل کے یہانتک کہ بیٹھے یعنی جہاد کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کی یہانتک کہ اچھا ہو یا مرے اور دعا بھائی کی واسطے بھائی مسلمان اپنے کے غائبانہ پھر فرمایا بہت جلدی قبول ہونے ہین اُن دعاؤن سے دعا بھائی کی پس پشت نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ** باب ہی بیچ بیان ذکر خدا کے اور نزدیکی حاصل کرنے کے طرف خدا کے **ف** یعنے نزدیکی حاصل کرنے ساتھ ذکر اللہ کے طرف خدا کے یا نزدیکی حاصل کرنے ساتھ نوافل کے طرف اُسکے اور ذکر اللہ تعالے کا دل سے بھی ہوتا ہی اور زبان سے بھی اور افضل یہ ہی کہ دل اور زبان دونون سے ہوا ہے اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہی پھر ذکر دل کا دو قسم ہی ایک تو فکر کرنی عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیون قدرت اُسکی مین کہ آسمان و زمین مین ہین اُسکو ذکر خفی کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ ستر درجہ افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہین سنتے اُسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکھنے والے جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالے خلائق کو اُنکے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اُس چیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اُسکو فرماویگا اللہ تعالے اُنکو دیکھو کیا باقی رہا ہی واسطے اُنکے کچھ پس کہینگے وہ نہین چھوڑا ہمنے کچھ اُس چیز مین سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکھا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اُسکو پھر فرماویگا اللہ تعالی یعنی بندہ کو کہ تحقیق تیرے لیے میرے پاس ایک نیکی ہی کہ نہین جانتا تو اُسکو اور مین بدلا دونگا اُسکا اور وہ ذکر خفی ہی + ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہ ہی کہ وقت امر و نہی اللہ تعالے کے اُسکو یاد کرتا ہی اور پہلی قسم افضل و اعلی ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ذکر نہین ہوتا مگر ساتھ زبان کے اور ادنی مرتبہ اُسکا بموجب قول مختار کے یہ ہی کہ سناوے اپنے تئین بغیر اسکے معتبر نہین اور دل سے جو ہوتا ہی فعل دل کا ہی قسم علم و تصور سے ذکر نہین ذکر نام اُسکا ہی کہ زبان سے ہو پس یہ بات خلاف ہی اسکے کہ لغت کی کتابون مین لکھا ہی صحاح و قاموس مین لکھا ہی کہ ذکر ضد نسیان کی ہی اور یہ خود فعل دل کا ہی ہان جو کچھ کہ زبان سے ہو اُسکو بھی ذکر کہتے ہین پس ذکر مشترک ہی درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ نے کہ ذکر دو نوع پر ہی قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگ تر اور بہتا ہی ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کو یہ ہو کہ جہان ذکر زبان سے کرنا آیا ہی شرع مین مانند تسبیحات و قراءۃ نماز کے اور ذکر بعد نماز کے اور سوائے اُنکے کے وہان دل سے ذکر کرنا کفایت نہین کرتا بلکہ زبان سے کرنا چاہیے نہ یہ کہ اُسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا ہی + ح شرح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گھیر لیتے ہین اُنکو فرشتے یعنی ڈھونڈتے پھرتے ہین راہون مین اہل ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہی اُنکو رحمت یعنے جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا و الذاکرات کے لیے ہی اور اُترتی ہی اُنپر سکینہ اور ذکر کرتا ہی اُنکو اللہ تعالی اُن شخصون مین کہ نزدیک اُسکے ہین یعنے ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دل کی ہی کہ اُسکے سبب سے خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوائے اللہ کی دل سے نکلجاتی ہی اور حضور ساتھ اللہ کے بہم پہونچتا ہی اور اُترنا سکینہ کا اِس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ ع (وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِىْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روا

ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اُسکو جمدان پس فرمایا چلو یہ ہے جمدان
پیشدستی لے گئے مفردون عرض کیا صحابہ نے کون ہین مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین اللہ تعالیٰ
کو بہت نقل کی یہ مسلم نے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کے تنہائی نفس کی ہے
اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے الگ
ہو کر اوروں سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو حضرتؐ نے فرمایا کہ گھر قریب پہونچا جلد چلو کہ بعضے مفردون یعنی الگ ہونے والے آگے
پہونچ گئے صحابہؓ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اُسکا یہ ہے کہ معنے ان مفردون کے ظاہر ہین اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو نیکیون کے
سبقت کرنے والون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے یعنے انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر
اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد بہت یاد کرنے سے یہ ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووے
اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ذکر کرنے کے نمازون کے بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند اُنکے کےسطرح مشغول رہے
حدیث شریف مین س +ع (وَعَنْ اَبِيْ مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَ[illegible] لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اُس شخص کے کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اُس شخص کی
کہ نہین یاد کرتا مانند زندے اور مردے کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ذکر حیات قلب ذاکر کی ہے اور غفلت موت اُسکی اور جیسے کہ
زندہ یعنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر کرنے والا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا کہ اُسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند
مردے کے ہے کہ اُسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہین ہوتا ہے بیت زندگانی نتوان گفت حیاتے کہ مراست + زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد + علی قدر
(وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ
فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھ اُسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجھکو یعنی دل
یا زبان سے پس اگر یاد کرے مجھکو ذات اپنی مین یعنی چھپکر یاد کرتا ہون مین اُسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اُسکو اور متولی ہوتا
ہون آپ اُسکے ثواب کا اور کے سپرد نہین کرتا اُسکو اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہے اُن سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک گمان بندے اپنے کے یعنی معاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اور توقع اُسکی کے اگر اُمید عفو کی
رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہے عذاب کرتا ہون [illegible] اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب رکھے اور
گمان اچھا رکھے کہ بخشے گا مجھکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دوزخ مین بھیجنے کا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا ہوگا
تو عرض کرے گا اے رب میرے میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ پھیر لاؤ اُسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت اُمید کی یہ ہے
کہ عمل کرے اور پھر امیدوار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوہا ہے [illegible] یعنے بیفائدہ اور مین ساتھ اُسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور
رحمت نازل کرتا ہون اور مدد وحفاظت کرتا ہون ع ؛ فجر (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ
اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ
اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اُسکے ثواب ہوتا ہی دس برابر اُسکے اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق
واخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اُس سے اور جو شخص کہ لاوے بُرائی پس سزا بُرائی کی برابر اُسکے یا بخش دیتا ہون اور جسنے نزدیکی ڈھونڈھی مجھ سے
یعنی ساتھ طاعت کے ایک [illegible] بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اُس سے ایک گز یعنی پہونچاتا ہون رحمت اپنی طرف اُسکے زیادہ اُس سے اور جسنے
نزدیکی ڈھونڈھی مجھسے ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اُس سے بمقدار پھیلانے دونون ہاتھون کے اور جو شخص کہ آتا ہی میرے پاس چال چلکر آتا ہون مین اُسکے
پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھسے مقدار زمین کے گناہ لیکن نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو ملاقات کرونگا مین اُس سے مانند اُس زمین کے بخشش سے یعنی
اگرچاہونگا مین یہ اسکے یہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ اگر بندہ تھوڑی سی رجوع کرتا ہی تو وہان سے توجہ اور التفات اور رحمت اُس سے زیادہ ہوتی
ہی **ع** (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ
بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ
الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ
الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ [illegible] لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے
نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اُسکو ساتھ لڑائی کے اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میرے بندے میرے نے
یعنی مومن نے ساتھ کسی چیز کے یعنی اعمال سے کہ بہت محبوب ہو طرف میرے اُس چیز سے کہ فرض کیا مین نے اُسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہی
ساتھ قرب فرائض کے نزدیکی ڈھونڈھتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا طرف میری ساتھ نفلون کے یعنی طاعتون کے کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو
یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کے اور جسوقت دوست رکھتا ہون اُسکو پس ہوتا ہون مین شنوائی اُسکی کہ سنتا ہی ساتھ اُسکے اور ہوتا ہون مین بینائی
اُسکی کہ دیکھتا ہی ساتھ اُسکے اور ہاتھ اُسکا کہ پکڑتا ہی ساتھ اُسکے اور پاؤن اُسکا کہ چلتا ہی ساتھ اُسکے اور اگر مانگتا ہی مجھسے [illegible] دیتا ہون مین اُسکو اور اگر
پناہ پکڑتا ہی ساتھ میرے یعنی بُرائیون اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہون اُسکو اور نہین [illegible] اور تردد کرتا کسی [illegible] کہ کرنے والا ہون مین اُسکو مانند
تردد میرے کے قبض کرنے جان مومن کے سے ناخوش رکھتا ہی وہ موت کو اور حال یہ ہی کہ مین ناخوش رکھتا ہون ناخوشی اُسکی کو اور چارہ نہین اُسکو مرگ سے
نقل کی یہ بخاری نے **ف** ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اُس سے بسبب ایذا ولی اپنی کے یا خبردار کرتا ہون ساتھ لڑائی اُسکی کے مجھسے پس گویا
کہ وہ لڑنے والا ہی مجھسے کہا اماموں نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اُسکے کرنے والے کو کہ وہ لڑنے والا ہی اُس سے سوائے اس گناہ کے
اور کھانے بیاج کے کہ اُسمین بھی فرمایا ہی فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہی اسلیئے کہ لڑائی اللہ کی بندے سے
دلالت کرتی ہی خاتمہ بد ہونے پر اسلیئے کہ جس سے اللہ تعالی لڑائی [illegible] کبھی اور فرض کیا مین نے یعنی جو کچھ کہ واجب کیا ہی مین نے
اُسپر یعنی فرمانبرداری کرنی اوامر کی اور بچنا مناہی سے اُنکو ادا کرکر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سے زیادہ محبوب ہی اُسکے برابر اور
چیز ادا کرکر نزدیکی نہین حاصل کرسکتا الخ اور ہوتا ہون مین شنوائی اُسکی الخ کہا خطابی نے یعنے آسان کرتا ہون مین اُسپر افعال کہ
کہ نسبت کیئے گئے ہین طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہون مین اُسکو اُن افعال کی یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہو جاتا ہون اور بعضون نے
یہ معنی کہے ہین کہ کر دانتا ہی اللہ تعالے حواس اُسکے اور اعضا اُسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اُسکو
پس گویا کہ سنتا ہی ساتھ اُسکے الخ اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ کر دانتا ہی [illegible] سلطان حب اپنے کو غالب اُسپر یہانتک کہ نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست
رکھتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اُسمین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤن اُسکے کو

لہ: [illegible]

اس چیز سے کہ نہیں پسند کرتا اسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہون اسکے مارنے
مین بسبب اسکے کہ ناخوش آتا ہی اسکو مرنا لیکن مرنے سے چارہ نہین اور وہ بھی پہونچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باریتعالی اور جنت
اس سے حاصل ہوتی ہی اور تردد کے معنی ہین تحیر کرنا دو امرون مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا ان دونون مین سے اصلح ہی اور [illegible] اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالی
کی ذات پر پس معنی یہ ہین کہ نہین تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کے ایک کام مین مگر بیچ قبض کرنے روح بندہ مومن کے
کہ توقف کرتا ہون مین تاکہ آسان ہو موت اسپر اور مائل ہو دل اسکا طرف اسکے اور مشتاق ہو ساتھ اسکے پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کے اور جگہ
پکڑے اعلی علیین مین متع منہ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَہْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا
قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ہَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَہُمْ بِاَجْنِحَتِہِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْأَلُہُمْ رَبُّہُمْ وَہُوَ اَعْلَمُ بِہِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ
یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ہَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ
لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَۃً وَاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْأَلُوْنِیْ قَالُوْا یَسْأَلُوْنَکَ الْجَنَّۃَ قَالَ یَقُوْلُ وَہَلْ رَاَوْہَا قَالَ
فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّہُمْ رَاَوْہَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْہَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَہَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیْہَا رَغْبَۃً
قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ فَہَلْ رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ
لَوْ رَاَوْہَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْہَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَہَا مَخَافَۃً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْہِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ فِیْہِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْہُمْ اِنَّمَا
جَآءَ لِحَاجَۃٍ قَالَ ہُمُ الْجُلَسَآءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے
اللہ کے کئی فرشتے [illegible] پھرتے ہین راہون مین یعنی [illegible]ون کی راہون مین ڈھونڈتے ہین ذکر کرنے والون کو یعنی تاکہ ملین انسے اور سنین ذکر انکا پس
جبکہ پاتے ہین ایک جماعت [illegible] ذکر کرتے ہین اللہ [illegible] رتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کے یعنی سننے ذکر کے اور ملنے
ذکر کرنے والون کے فرمایا حضرت نے پس [illegible] لیتے ہین [illegible] انکو پرون اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہی فرشتون سے پروردگار
انکا حال انکا وہ بہت جانتا ہی فرشتون [illegible] انکا کیا کہتے ہین بندے میرے فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے کہ تسبیح کرتے ہین تیری یعنی
پاکی سے یاد کرتے ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہین تیری اور تعریف کرتے ہین تیری اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی انھون نے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی نہین دیکھا تجکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا انکا
اگر دیکھتے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے تجکو [illegible] بہت تیری بندگی کرنے والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے بزرگی کر یاد کرنے
والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے تسبیح کرنے والے فرمایا حضرت [illegible] فرماتا ہی اللہ [illegible] کہ کیا مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے مانگتے ہین تجھ سے
بہشت فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھا ہی انھون نے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی اے پروردگار نہین دیکھا
انھون نے اسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا انکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرت نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اسکو ہوتے
بہت اسپر حرص کرنے والے اور بہت ہوتے اسکو طلب کرنے والے اور بہت کرتے اسمین رغبت یعنی اسلیے کہ نہین ہی خبر مانند دیکھنے کے فرماتا ہی
اللہ تعالی پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھا
ہی انھون نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی اے پروردگار ہمارے نہین دیکھا انھون نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے فرماتا ہی
اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اسکو ہوتے بہت اس سے بھاگنے والے یعنی جو چیزین کہ باعث

داخل ہونے دوزخ کی ہین اُنسے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت اُس سے ڈرنے والے یعنی اپنے دلون مین کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ فرشتون سے گواہ
کرتا ہون مین تمکو کہ مین نے بخشا اُنکو فرمایا حضرت نے کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنے والون مین فلانا شخص ہی کہ نہین ہی ذکر کرنے والا سوا
اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے پھر بیٹھ گیا اُنہین یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین
اُنکا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پوچھتا ہی فرشتون سے پوچھتا ہی اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اُنھون نے بنی آدم کے حق مین کہا
تھا کہ یہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتے ہین اور اخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہی کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ
اللہ کے پس پھر اگر نہ کر سکو پس صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ صحبت رکھتا ہی اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہی ساتھ اللہ کے ش ع :(**وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ**
إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ
يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ
قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا
وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ
فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ) اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہین پھرنے والے زیادہ یعنی اعمال
لکھنے والون وغیرہ کے سوا ہین کہ اُنکو مقصود سوا حلقون ذکر کے کچھ نہین ڈھونڈتے ہین یعنی مجلسین ذکر کی پس جب پاتے ہین مجلس کہ ہین
ہو ذکر غالبًا بیٹھتے ہین ساتھ اُنکے اور گھیر لیتا ہی بعض اُنکا بعض کو ساتھ پرون اپنے کے یہانتک کہ بھر جاتے ہین فرشتے درمیان ذکر کرنے والون کے
اور درمیان آسمان دنیا کے پس جسوقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنے والے چڑھتے ہین فرشتے اور پہونچتے ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمان تک
فرمایا حضرت نے پھر پوچھتا اُنسے اللہ تعالیٰ اور وہ خوب جانتا ہی حال اُنکا کہان سے آئے ہو پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندون کے پاس سے
کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑھتے ہین تیرا اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین اور مانگتے ہین تجھسے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے
ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجھسے بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہی اُنھون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین ای رب ہمارے
فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہین فرشتے اور پناہ مانگتے ہین تجھسے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اور کس چیز سے پناہ مانگتے
ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہی اُنھون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے کہ نہین فرماتا ہی
اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری کہتے ہین فرشتے طلب بخشش کی کرتے ہین تجھسے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ تحقیق
بخشا مین نے اُنکو اور دی مین نے اُنکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مین نے اُنکو اُس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرت نے
کہتے ہین فرشتے ای پروردگار ہمارے اُن مین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکے نہین کہ گذرا تھا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتھ اُنکے فرمایا
حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اور اُسکو بھی بخشا مین نے وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب اُنکے اور برکت اُنکی کے ہمنشین اُنکا **ف** بخاری
کی روایت مین جواب کیف لو راوا جنتی وغیرہ کا مذکور ہی لو انھم راوھا الخ اور اس روایت مین نہین مذکور اسلیے کہ بخاری کی روایت مین یہ جملہ فقط سوال ہی کے
لیے ہی اور اسمین تعجب اور تعجب دلانے کے لیے ہی ش ع (**وَعَنْ** حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ
قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّیْعَاتِ نَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَوَاللّٰہِ اِنَّا لَنَلْقٰی مِثْلَ ھٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاکَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَکُوْنُ عِنْدَکَ تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَأْیَ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِکَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّیْعَاتِ نَسِیْنَا کَثِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَّسَاعَۃً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے حضرت ابو بکر رضنے پھر کہا کیا حال ہے تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اُس چیز پر کہ سُنی تونے حضرتؐ سے آیا موجود ہے یا نہیں کہا مین نے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کے ہے نہ ایمان کے کہا حضرت ابو بکرؓ نے سبحان اللہ کیا کہتا ہی تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اُس چیز کے کہ کہتا ہے تو کہا مین نے یعنی عجب نہین ہمین اسلیئے کہ ہوتے ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہین ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اُسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتوں اُسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہین جنت و دوزخ کو آنکھون سے پس جسوقت کہ نکلکر جاتے ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرتؐ کی صحبت مین سنتے ہین اُسمین سے بہت سا بھول جاتے ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرتؐ کی صحبت مین ہوتی ہے کہا ابو بکرؓ نے یعنے جبکہ بیان کیا تونے یہ پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ہم بھی پہنچتے ہین مانند اِس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابو بکرؓ یہانتک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اِس کا کہا مین نے یا رسول اللہ ہوتے ہین ہم آپ کے پاس نصیحت کرتے ہین آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ دیکھتے ہین آنکھون سے پس جسوقت کہ نکلکر جاتے ہین ہم آپ کے پاس سے مشغول ہوتے ہین ہم بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت سی نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اُس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرنے والے اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تمسے فرشتے اوپر بچھونے تمھارے کے اور بیچ راہون تمھاری کے ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف مصافحہ کرین تمسے فرشتے یعنے علانیہ والا مصافحہ کرتے ہین فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر بچھونون کے یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت حضور تا اداکر و حقوق پروردگار کے اور ایک ساعت مین غفلت تا اداکر و حقوق نفس کے پس ایسی حالت ہونے مین منافق نہین ہے [illegible] کہا یہ یعنی ولکن یا حنظلہ الخ۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ مَالِکًا وَقَفَہٗ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ) روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتھ بہترین عملون تمھارے کے اور بہت پاکیزہ عملون کے نزدیک بادشاہ تمھارے کے اور بہت بلند عملون کے بیچ درجون تمھارے کے اور بہتر واسطے تمھارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمھارے اس سے کہ ملو اپنے دشمنون سے یعنی کافرون سے پھر مارو تم گردنین اُنکی اور مارین وہ گردنین تمھاری عرض کیا صحابہ رضنے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے

یہ حدیث ابو درداؓ پر **ف** ظاہر یہ ہے کہ مراد ذکر سے یہاں وہ ذکر ہے کہ دل اور زبان دونوں سے ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملوں سے افضل ذکر خدا کا ہے **ح** (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اسکے لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اسکی اور نیک ہوئے عمل اسکے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** تر ہو ذکر اللہ سے تری زبان کی کنایہ ہے روانی زبان سے جیسے خشکی زبان کی کنایہ ہے رکنے اسکی سے یا کنایہ ہے مداومت سے ذکر پر مرتے دم تک کہ ذکر سے ہنوز زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہے جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہے قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے اور دونوں سے ہونا بہت ہی خوب ہے **ع** **ح** (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کہ گذرو تم بیچ باغوں بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہؓ نے کیا ہیں باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتے ہوں اللہ تعالیٰ کو پس تم بھی انکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالیٰ کو ذکر کے حلقوں کو باغ جنت اسلیے کہا کہ انکے سبب سے بہشت کے باغوں میں داخل ہوتا ہے آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہے ذکر کرنا ویسے ہی مستحب ہے بیٹھنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہے اور کبھی زبان سے اور افضل یہ ہے کہ دونوں سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہے [illegible] بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے نہیں منقول ہے کہ ایک [illegible] نے اپنے شیخ سے کہا کہ میں یاد کرتا ہوں اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اسنے مشغول کیا تیرے ایک [illegible] کو اپنی یاد میں **ع** **ح** (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس میں نہ یاد کرے اللہ کو اسمیں ہوگا بیٹھنا اسپر اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالیٰ کے اور قضا و قدر اسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ میں کہ نہ یاد کرے اللہ کو اسمیں ہوگا اسپر اللہ کی طرف سے افسوس و ٹوٹا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے اور سوتے اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت [illegible] سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت میں **ع**

چو دل شب آہنگ خواب آورم + بہ تسبیح نامت [illegible] اورم + [illegible] بر آرم زخواب + ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب + وگر بامداد از راہم بہ بست + ہمہ روز تا شب بنامت نشست **ح** (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی قوم کہ کھڑے ہوں ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اسمیں مگر کھڑے ہوئے مانند مردار گدھے کے سے اور ہوگی انپر حسرت نقل کی یہ احمد و ابو داؤد نے **ف** یعنی جس مجلس میں نہ ذکر کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدھے کے ہے اور جو لوگ وہاں سے اٹھے گویا وہ مردار کھا کر اٹھے **ح** (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا انہون اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اُن پر افسوس پھر اگر چاہے عذاب
کرے انکو اور اگر چاہے بخشے انکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر چاہے عذاب کرے یعنے بسبب انکے اگلے پچھلے گناہون کے اور اگر چاہے بخشے
یعنی از راہ فضل و رحمت اپنی کے اور اسمین اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالی کو تو نہیں عذاب کرنا انکو بلکہ [illegible] انکو یقیناً
ع (وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ
اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی اُسپر نہیں نفع اسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہیں لیکن یہ محمول ہی مبالغہ و زجر پر کلام
بیج منع کرنے کے ایسے کلام سے کہ نہیں درست اور اسمین شک نہیں کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبے کے نہیں یا یون کہا جاوے کہ تقدیر کلام
کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہی اُسپر نہیں [illegible] اُسکے لیے اسمین مگر ان چیزون مین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکے مین اپنا موافق
ہوگی یہ ساتھ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اٹھ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کے اسلیے کہ بہت کلام کرنا
بدون ذکر خدا کے سبب ہی سختی دل کا اور بہت دور آدمیون [illegible] سخت دل ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف [illegible] سبب ہی سختی دل کا یعنی بہت
کلام کرنے والا حق بات [illegible] نہین اور خواہش رکھتا ہی محال [illegible] کی اور کم رکھتا ہی خوف خدا وغیرہ اور رغبت رکھتا ہی غفلت آخرت سے
ع (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ
اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا [illegible] الْمَالِ خَيْرٌ [illegible] فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی
تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفرون انکے مین پس کہا بعضے اصحاب انکے نے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ مقدمہ سونے
اور چاندی کے یعنی اور پہچانا ہمنے حکم اُسکا اور مذمت انکی کاش کے جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنی سوا سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کرین
ہم اسکو فرمایا بہترین مال زبان ہی یاد کرنے والی اللہ کو اور دل شکر کرنے والا اور بیوی مسلمان کہ مدد کرے اُسکی اوپر ایمان اُسکے کے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ظاہر مین اگرچہ [illegible] یہ تھی کہ ایسی چیز فرماویے کہ نفع دے
وقت در پیش آنے حاجتون کے پس اسلیے حضرت نے وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین اوپر ایمان اُسکے کے یعنی مددگار ہی ہم اسکے دین کی کہ یاد
دلاوے نماز روزہ اور راہ عبادتین اور منع کرے اسکو زنا اور تمام حرام چیزون سے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ اَمَا اِنِّيْ
لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى
حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا
اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے

کر کہا نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تھا مسجد میں پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہے تمکو کہا اُنھون نے بیٹھے ہین ہم اللہ کی یاد کرنے کو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو
مگر اسی نے کہا اُنھون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوائے اسکے نے کہا معاویہؓ نے خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر
یعنے تمکو جھوٹا جان کر قسم نہین دی ہے بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنھون نے بھی اسی طرح کیا تھا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہے
اور نہین تھا کوئی بیچ مرتبہ میرے کے بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجھسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تھا
احتیاط کے لیے کہ مبادا کمی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تھا اپنے نہ بھولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے مین ایسا
نہ تھا اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کے
یاد کرنے کو اور تعریف کرتے ہین ہم اسکی اُس چیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھ اسکے ہمپر فرمایا حضرتؐ نے قسم ہے خدا کی
نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اُنھون نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے
کے تمپر یعنے جھوٹا جان کر ولیکن آئے میرے پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہے ساتھ تمھارے فرشتون سے نقل کی مسلم نے ف
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جان کر اور فخر کرتا ہے یعنے فرماتا ہے [illegible] فرشتون کو کہ دیکھو میرے
ان بندون کو کہ کسطرح مسلط کیا مین نے اُنپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف
کیے جاوین زیادہ تمسے اسلیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمھارے ایسی ہے جیسے انکو دم آتا ہے ۱۲ ع ؛؛ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن بسرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوتے ہین مجھپر یعنے بہت [illegible] عاجز ہون ادا کرنے سے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجکو
ساتھ ایسی چیزون کے کہ پکڑون مین ساتھ اسکے یعنے ایسا عمل [illegible] کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کی
زمان و مکان و حال پر نہو اسکو ورد اپنا کرون بعد ادائے فرائض کے اور [illegible] ہون بسبب اسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری
تر یعنی جاری یاد خدا کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف زبان سے مراد یا تو یہی زبان
بدن کی ہے یا دل کی ہے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ
اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ
دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنی بہت سا ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجہ مین نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یاد کرنے والے مرد اللہ کو
بہت اور عورتین یاد کرنے والیان بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنے والے سے یہ افضل اور بلند تر درجے مین ہے فرمایا کہ اگر مارے تلوار
اپنی کافرون اور مشرکون مین یہانتک کہ ٹوٹ جاوے وہ تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی وہ یا تلوار اسکی یہ کنایہ ہے شہید ہو جانے
سے پس تحقیق یاد کرنے والا خدا کا بہتر ہے اس سے درجے مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اگر مجاہد اس حد کو پہونچے
تو پھر بھی یاد کرنے والا اللہ ہی کا افضل ہے چہ جائے زخمی لڑائی ہیں ۱۲ ح ؛؛ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہی اوپر دل ابن آدم کے پس جسوقت کہ یاد کرتا ہی اللہ تعالیٰ کو یعنی دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہی
اور جسوقت غافل ہوتا ہی یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہی نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے ﴿وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّينَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغُصْنٍ أَخْضَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ
فِي رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِي وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ [illegible] الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللّٰهُ
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمَ وَالْفَصِيحُ بَنُو آدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ رَوَاهُ رَزِينٌ﴾ اور روایت
ہی مالک سے کہ کہا پہونچا مجکو یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں مانند لڑنیوالوں کے پیچھے بھاگنیوالوں کے
یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد اُنکے ایک شخص لڑتا رہا کافروں سے یہ بڑی فضیلت رکھتا ہی اور یاد کرنیوالا خدا کا بیچ غافلوں کے مانند
ٹہنی سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کے درختوں کے درمیان میں اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلوں میں مانند چراغ
بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں دکھلاتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اسکا جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتھ مکاشفہ کے دکھاتا ہی
یا خواب میں [illegible] میں ایسا بخشتا ہی کہ گویا دیکھتا ہی اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلوں میں بخشے جاتے ہیں واسطے اُسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم
کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد جانور نقل کی یہ رزین نے ﴿وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ﴾ اور روایت ہی معاذ بن جبل رضی سے کہ کہا نہیں عمل کیا بندے نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اسکو عذاب
خدا سے ذکر خدا سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہیں کر دیتا کاہی سب سے
افضل ہی ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ﴾
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی میں ساتھ بندے اپنے کے ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق
دیتا ہوں اور رحمت ورعایت کرتا ہوں جسوقت یاد کرتا ہی مجکو اور ہلاتا ہی ساتھ ذکر میرے کے دونوں ہونٹھ اپنے یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہی نقل کی
یہ بخاری نے ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ
مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ﴾ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرماتے واسطے ہر چیز کے صفائی ہی اور صفائی دلوں کی یاد خدا کی اور نہیں کوئی چیز کہ بہت نجات دینے والی
عذاب سے ذکر اللہ کے سے عرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد [illegible] اسکے فرمایا نہ یہ کہ مارے ساتھ تلوار اپنی کے یہانتک کہ ٹوٹ جاوے نقل کی بیہقی
نے دعوات کبیر میں ف اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ [illegible] تو بھی ذکر افضل ہی کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی بیچ بیان ناموں
اللہ تعالیٰ کے ف جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالیٰ کے توقیفی ہیں یعنی موقوف ہیں سماع اور [illegible] شارع پر جو نام کہ شرع میں آیا ہی وہی کہنا چاہیے
اپنی طرف سے از راہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے اگرچہ دونوں ناموں کے ایک معنی ہوں مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہیے نہ عاقل اور جواد کہیے نہ سخی
اور شافی کہیے نہ طبیب اور بندے کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کے اپنے میں حاصل کرے جسقدر ہوسکے چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء حسنیٰ
کے لفظ نصیب بندہ کرا اور بعضے جا ساتھ اور عبارت کے کیا ہی جو شخص کو چاہیے کہ سعی کرے اُنکے حاصل کرنے میں اللھم وفقنا ویسر لنا حصولھا اور
منقول ہی کہ ایک بزرگ کے پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اسکو حکم کرتے کہ وضو کر یا جسکو وضو کر کر آتا تو اُسکے آگے اسماء حسنیٰ باری تعالیٰ
کے پکار کر ساتھ عظمت وجلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی تاثیر اُسمیں دیکھتے وہی تعلیم کرتے جانتے کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا

شرح مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **(عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَھُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)** روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالے کے ننانوے نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کرے اُنکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالی طاق ہی دوست رکھتا ہی طاق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین حصر ننانوے پر نہین ہی نام اللہ تعالے کے بہت ہین چنانچہ بعد ان اسمار مبارک کے کچھ ان مین سے مذکور ہونگے انشا اللہ تعالی بلکہ مقصود یہی کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان ناموں کے ہی اور عالموں نے بیچ معنے احصا کے اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نے اور صحیح یہی ہی کہ معنے اُسکے یاد کیے ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضوں نے کہا پڑھا اُنکو یا ایمان لایا یا معانی جانے اُنکے اور عمل معانی اُنکے پر کیا اور دوست رکھتا ہی طاق کو یعنے اعمال واذکار طاق کو مراد یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اُنہین سے اُنکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے شرح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **(عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ)** روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی اُنکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین **ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ** یہ مطلب ... یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو ناموں کا اور اس کلمے کے کئی مراتب ہین ایک تو یہ کہ اُسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سے ... یہ نفع دیتا ہی اُسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہی جان اور مال اور اہل اُسکے اور آخرت کے لیے کچھ مفید نہین اور دوسرا یہ کہ ملا دے اُسکے ساتھ عقیدہ دل کا ساتھ محض تقلید کے اُسکی ... اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ یہ صحیح ہی اور تیسرا یہ کہ ساتھ اُسکے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو ... قدرت الٰہی سے اکثروں کے نزدیک ... اور چوتھا یہ کہ ساتھ اُسکے اعتقاد جازم ہو اور راہ دلیل قطعی کے اور یہ مقبول ہی اتفاقًا اور ... یہ کہ ہو کہنے والا ... کہ دیکھے معنی اُسکے دل کی آنکھوں سے اور یہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ عذر رکھتا ہی ... وغیرہ کا تو نفع ... یا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچھ عذر نہین تو آخرت مین کچھ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نے اُسپر اجماع اہل سنت کا ... لفظ اللہ ... ہین مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علما کے یہ نام سب ناموں مین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کے لیے یہ ہی کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر ... ذکر کرین اُسکو بطور خشیت و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اُسکے معنوں مین اور جانین کہ اطلاق اُسکا نہین لائق ہی مگر اوپر موجود جامع الصفات الوہیت کے اور خاص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکھین دل اپنا ساتھ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسی کے سواے اُسکے اور ... رکھین اور نہ ڈرین مگر اُسی سے اسلیے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور سواے اُسکے باطل جیسے کہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت ... کلمہ شاعروں کے کلام مین کلمہ لبید کا ہی الا کل شی ما خلا اللہ باطل خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑھے ... یقین ہو اور جو ... اُسکو بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اُسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو **اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** بخشنے والا مہربان اور نصیب ... کا اُن دونون ناموں سے یہ ہی کہ متوجہ ہوے اُسکی جناب پاک کی طرف اور توکل کرے اُسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اُسکے ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اُسکے سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون مین بقدر وسعت و طاقت کے خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالے غفلت اور نسیان اور قساوت اُسکے دل سے اُٹھا دے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام ... اُسپر مہربان اور مشفق ہوں **اَلْمَلِکُ** بادشاہ حقیقی کہ ...

دو جہان کا اسی کے قبضہ قدرت مین ہی اور وہ بے نیاز ہی سب سے اور سب اسکے محتاج پس جب بندے نے یہ جانا تو بندہ درگاہ اسکی کا اور گدا گلی اسکی کا ہووے
اور طلب عزت کی آستان خدمت اسکی سے کرے اور واجب ہی کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر نکرے
احتیاج اپنی انسے اور ڈر اور امید نہ رکھے انسے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا [illegible] اپنے کا اور مسخر
کرے انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت الملک** جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے ملازمت کرے
اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اسکے ملک کو قائم و دائم رکھے اور نفس اسکا مطیع و فرمانبردار اسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت و حرمت کے پڑھے مجرب ہے
شرح آور حضرت شاہ عبد الرحمن نے خاصیت اسکی یہ کہی ہی کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اسکے ہون اور
واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہی (اَلْقُدُّوسُ) نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو کرے اسکی
کہ پاک کرے اسکو اللہ تعالی عیبون اور آفتون سے اور پاک کرے نجاست گناہون سے ہر حال مین۔ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے
پڑھے دل اسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھاوے فرشتہ صفت ہو اور واسطے پناہ
حاصل ہونے کے دشمنون سے وقت بھاگنے کے [illegible] قدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے [illegible] اور عاجز نہو اور اگر
تین سو انیس بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو دے مہربان ہو شرح (اَلسَّلَامُ) سلامت و بے عیب اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ بے عیب ہو دے
برے اخلاق سے اور برے کامون سے اور کہا قشیری [illegible] کہ نصیبہ اس سے یہ ہی کہ رجوع کرے اپنے مولی کی طرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعضون نے
کہا یہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اسکی سے اور [illegible] سے بلکہ بہت شفقت کرے اوپر پس جب اپنا سے بڑی عمر والے کو دیکھے تو کہے یہ بہتر
ہی مجھسے اسلیے کہ یہ نسبت [illegible] میرے طاعت بہت کی ہی [illegible] سبقت رکھتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چھوٹے کو دیکھے تو اسکو بھی کہے کہ یہ بہتر ہی
مجھسے اسلیے کہ یہ نسبت میرے گناہ کم کیے ہین اور اگر کچھ [illegible] مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور السلام جو کوئی اس
اسم کو ایک سو گیارہ بار بیمار پر پڑھے حق تعالی صحت و [illegible] دے اسے اور اگر مداومت کرے اوپر خوف سے نڈر رہو شرح (اَلْمُؤْمِنُ) امن دینے والا
نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ امن مین رکھے [illegible] اپنی برائی سے اور غیر کی برائی سے۔ المومن اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے
حقتعالی اسکو شر شیطان سے نڈر رکھے اور کوئی اوپر قدرت نپاوے اور ظاہر و باطن اسکا حقتعالی کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق
مطیع اور منقاد اسکی ہو (اَلْمُهَيْمِنُ) نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب [illegible] ف کا یہ ہی کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو برے عقیدون سے اور بری خلقون سے
مانند حسد و کینہ وغیرہ کے اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ [illegible] اعضا کو مشغول ہونے سے ان چیزون مین کہ غافل کرین دل کو اللہ تعالی
کی طرف سے المهيمن جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایک سو پندرہ بار [illegible] باطنون اور [illegible] کے مطلع ہو اور اگر اوپر مواظبت کرے تمام آفتون سے
پناہ پاوے شرح (اَلْعَزِيزُ) غالب اور بے مثل کہ کوئی اوپر غالب نہین نصیب بندے کا یہ ہی کہ غالب ہووے نفس و ہوا اور شیطان پر
اور بے مثل ہووے علم و عمل و عرفان مین اور عزت دیوے اپنے نفس کو ساتھ [illegible] سوال کے مخلوق سے اور ذلیل نکرے اسکو ساتھ سوال کے انسے کہا
ابو العباس مرسی نے قسم ہی اللہ کی نہین دیکھی مین نے عزت مگر بیچ بلند [illegible] ہمت کے مخلوق سے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالی کو عزیز اسنے جانا
کہ عزیز کیا امر و طاعت اسکے کو اور جسنے سہل جانا اسکے امر کو اسنے [illegible] عزت اسکی فرمایا اللہ تعالی نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین
لا یعلمون۔ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے [illegible] اور عقبے مین کسی کا محتاج نہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین
عجیب و غریب ہین (اَلْجَبَّارُ) درست کرنے والا کامون بگڑے ہوؤن کا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین لانے والا بندون کا اس چیز پر کہ ارادہ

کرتا ہی نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ نقصانوں نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے کمال وفضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھ لازم
کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے اور کہا قشیری نے کہ بعضی کتابوں مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای بندے میرے ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ
کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہون مین پس اگر راضی ہوا تو ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو اس چیز کو کہ
ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو اس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہی تو پھر نہین ہوتا مگر جو کچھ
کہ ارادہ کرتا ہون مین انتہی الجبار جو کوئی بعد مسبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالمون کے شر سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت
کرنی اور بدگوئی خلق کی سے نڈر اور امان مین ہو اور اہل دولت اور سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کر پہنے ہیبت اور شوکت اسکی خلق کے دل مین قرار
پکڑے ؛ ح المتکبر نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب معلوم کی تو نے بزرگی اللہ تعالی کی تو تکبر کر بیچ پرہیز کرنیل کرنے سے طرف شہوات کے
اور آرام پکڑنے سے طرف الفت کی چیزون کے اسلیے کہ ان چیزون کی طرف رغبت کرنا کام جانورون کا ہی اگر رغبت کریگا شریک انکا ہوگا بلکہ تکبر کر
ہر چیز سے کہ باز رکھے تیرے باطن کو حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سواے پہونچنے کے طرف جناب پاک اسکے کے اور لازم کر واسطے تواضع اور تذلل کا
اور زائل کر اپنے سے تمام کبر کے تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اسمین بیٹھے پس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اللہ کے قرار
المتکبر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالی اسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرما دے اور اگر ابتدا سے ہر کار مین
بہت کہے مراد کو پہونچے ؛ ح الخالق اندازہ کرنے والا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حقتعالی فرشتہ پیدا کرے
تا کہ اسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہ اسکا روشن و نورانی کر دے اور عبد الرحمن نے لکھا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات مین
بہت پڑھے دل اور منہ اسکا روشن ہو اور تمام کامون مین قوی ہو الباری پیدا کرنے والا جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم الباری پڑھے حقتعالی اسکو
قبر مین نہ چھوڑے اور ریاض قدس کی طرف لیجاوے ح اور جو طبیب اسم الباری پر مداومت کرے جو علاج کرے موافق پڑے المصور صورت
بنانے والا نصیب عارف کا ان تینون نامون سے یہ ہی کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور نہ تصور کرے کوئی امر مگر کہ تامل کرے بیچ قدرتون اور عجائب کاریگریون
کے کہ اسمین ہین اور جو عورت بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے نزدیک المصور کو پڑھے اور پانی پر دم کر کر پیوے حق تعالے
فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوے اور جو کوئی بہت پڑھے کام دشوار اسپر آسان ہون ؛ ع الغفار بخشنے والا بندون کے گناہون کا اور ڈھانکنے والا
عیبون انکے کا نصیب تیرا اس سے یہ ہی پہچانے تو یہ کہ نہین بخشتا گناہون کو مگر وہ اور ڈھانکے تو عیب لوگون کا اور بخشے قصور انکے اور لازم
کرے استغفار کو خصوصا وقت سحر کے ؛ جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار یا غفار اغفر لی ذنوبی حق تعالی اسکو منجملہ بخشے گیون مین سے گردانتا ہی ح
القہار غالب کہ سب اسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہین نصیب بندے کا یہ ہی کہ غالب ہووے بڑے دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو
بہت پڑھتا ہی حق تعالے محبت دنیا کی اسکے دل سے اٹھا دیتا ہی اور اسکا خیر ہوتا ہی اور حقتعالی شوق و محبت اسکے دل مین پیدا کرتا ہی ؛
ح اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑھے مہم اسکی آسان ہو اور اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت
فرض کے سو بار پڑھے بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن مقہور ہو الوہاب بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ خرچ کرے جان و مال اپنے
اللہ تعالی کی راہ مین بلا غرض و بلا عوض ؛ جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالی اسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران ہو جاتا
ہی اور جو کوئی لکھکر اسکو اپنے پاس رکھتا ہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ مین رکھے اور سات بار پڑھے خلقت سے
بے پروا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو آدھی رات کو درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو بار پڑھے حاجت اسکی روا

ہوتی ہی ح واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور بعد از فراغت کے سجدہ مین جاوے اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑھے
اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑھے ؏ مولانا عبد العزیز رح اَلرَّزَّاقُ رزق پیدا کرنے والا اور پہونچانے والا رزق مخلوقات کو رزق اُسکو کہتے ہین کہ
جس سے فائدہ اُٹھایا جاوے پھر وہ دو قسم پر ہی ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہی کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کھانے [illegible] کی چیزون کے اور
اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہ ہی کہ یقین کرے
اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینے کے سوا اللہ تعالے کے پس نہ توقع رکھے اُسکی مگر اللہ ہی سے پس سونپے امور اپنے طرف اُسکے اور ہاتھ اور
زبان سے رزق جسمانی اور روحانی لوگون کو پہونچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعاے خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین
کہ کہان سے کہاتا ہی تو پس کہا جسنے کہ پہچانا ہین خالق اپنے کو نہین شک کیا مین نے اپنے رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہی قوت
پس کہا ذکر حی الذی لایموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گہر کے ہر چارون کونون مین دس دس بار پڑھے اُس گھر مین
رنج اور مفلسی نہووے لیکن داہنے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف سے نہ پہیرے ؏ اَلْفَتَّاحُ حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا کھولنے والا دروازون
رزق و رحمت کا نصیب بندہ کا اس سے یہ ہی کہ سعی کرے فیصلہ کرنے مین درمیان لوگون کے اور یہ کہ مدد کرے تو مظلومون کی اور ارادہ کرے تو لوگون کی
حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت مین کہا قشیری نے جسنے جانا کہ اللہ تعالی کھولنے والا دروازون رزق و رحمت کا ہی اور میسر کرنے والا اسباب کا
اور درست کرنے والا امور کا تو وہ نہین لگاویگا غیر اُسکے مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونون ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر بار اسکو پڑھے زنگ اُسکے دل سے
جاتا رہے اور روزی ارزانی ہو ؏ اَلْعَلِيمُ جاننے والا پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی جاننے والا ہی حال میرا تو صبر کرے
اُسکی بلاؤن پر اور شکر کرے اُسکی عطا پر اور بخشش چاہے [illegible]ون سے اور بعضی کتابون مین ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکہتا
ہون تمکو تو خلل ہی تمہارے ایمان مین اور اگر جانتے ہو تم کہ [illegible]ہتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجھکو حقیر تر دیکھنے والون کا کہ دیکھنے مین تمکو یعنی اور لوگون سے
شرم کرتے ہین کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع [illegible] اللہ تعالے [illegible] کچھ شرم نہین کرتے عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالی معرفت اپنی
ارزانی کرے اور جو کوئی بعد از نماز کے سو بار کہے یا عا[illegible] حق تعالے اُسکو اہل کشف سے کرے ح اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے
چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کے سو بار مسجد مین کہکر سووے ماہیت اُس کار کی اُسپر آشکار ہو ؏ اَلْقَابِضُ تنگ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا
اور قبض کرنے والا روح اُنکی کا جو کوئی اُسکو چالیس روز تک ہر [illegible] چار نوالون کے لکھکر کہایا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن مین ہوگا
؏ اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب [illegible] ناموں سے یہ ہی کہ نہ نا امید ہو اُس سے بلا مین اور نہ امن مین ہو عطا
پر اور رجا تنگی کو عدل اُسکی طرف سے پھر صبر کر اور فراخی کو فضل [illegible] شکر کر اور کہا قشیری نے کہ یہ دونون صفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے
دلون پر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ ہوتے ہین دل اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتے ہین منقول ہی حضرت جنید رح سے کہ کہا انہون
نے خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دل کو اور حق جمع کرتا ہی مجکو یعنے حقتعالی کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی
مجکو یعنے اُنکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہی اور لائق ہی بندے کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی مین اور چھوڑے خوشی اور
بے ادبی کو وقت فراخی کے اور اس سے ڈرے ہین بڑے بڑے لوگ جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اُٹھا کر اسکو دس بار پڑھے اور ہاتھ منہ پر پھیرے ہرگز
اُسکو حاجت اُسکی نہو دے کہ کسی سے کچھ چاہے ؏ اَلْخَافِضُ پست کرنے والا کافرون کا ساتھ خوار کرنے کے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی
تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑھے دشمن پر فتح پاوے ؏ اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا یعنی مومنون کو ساتھ مدد کرنے

کے یا قریب کرنے کے اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ نہ اعتماد کرے کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کرے کسی چیز پر علوم و اعمال
اپنے سے اور پست کر اُس چیز کو کہ اللہ تعالےٰ نے اُسکے پست کرنے کا حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اُس چیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نے اُسکے بلند
کرنے کا مانند دل [illegible] وح کے دیکھا گیا ایک شخص اُڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیونکر پہونچا تو اِس مرتبہ کو کہا اُسنے کہ گردانی مین نے ہوا
یعنی خواہش اپنی پیچھے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا جو کوئی اس اسم کو آدھی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑھے حقتعالےٰ اُسکو خلائق مین سے
برگزیدہ کرے اور توانگر و بے نیاز کرے ۃ اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کے ایکسو چالیس بار پڑھے
اُسکے لیے خلق کی نظر مین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سواے حقتعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے ۃ اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونون
نامون سے یہ ہی کہ عزیز رکھے اُنکو کہ جنکو عزیز رکھا اللہ تعالےٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے اُنکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب
کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا ہو چھتر بار اسکو پڑھے بعد اُسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کی شر سے امان دے
حق تعالےٰ امان دیگا ۃ اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ سننے والا دیکھنے والا نصیب تیرا ان نامون سے یہ ہی کہ [illegible] اور سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز
کر اور اللہ تعالےٰ کو افعال [illegible] ال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی رحمہ نے کہ جسنے چھپایا غیر اللہ سے اُس چیز کو کہ نہین چھپاتا اُسکو اللہ سے
پس حقیر جانا اُسنے اللہ کی نظر کو پس جسنے کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی اُسکو کیا بڑی جرأت کی اُسنے کیا بڑی جرأت کی اُسنے اور
جسنے گمان کیا کہ اللہ نہین دیکھتا اُسکو کیا بڑا کفر کیا بڑا کفر کیا اُسنے اور اسیلیے کہا گیا ہی کہ جب گناہ کرے تو مولی اپنے کا پس کر ایسی جگہ مین کہ نہ دیکھے
وہ تجکو اسکا تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہ کہان ہی کہ جہان اللہ نہ دیکھے حاصل [illegible] نہ کر گناہ اَلسَّمِیْعُ جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ بعد از نماز
چاشت کے پانسو بار پڑھے اور بموجب ایک قول کے ہر روز سو بار پڑھے وقت [illegible] کلام نہ کرے اور بعد اُسکے [illegible] کرے دعا اُسکی قبول
ہو گی ۃ اَلْبَصِیْرُ جو کوئی اُسکو درمیان سنت و فرض فجر کے ساتھ اعتقاد درست کے ایک [illegible] بار پڑھے مخصوص [illegible] نظر عنایت حق کے ہوگا ۃ اَلْحَکَمُ
حکم کرنے والا ایسا کہ کوئی اُسکا حکم پھیر نہین سکتا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تو [illegible] پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اُسکے حکم کو اور تابعدار ہو اُسکی
قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اُسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی [illegible] سے مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین
محتاج ہوگا فریاد کرنے کا طرف غیر اُسکے کے جو کوئی اُسکو شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے
حق تعالےٰ اُسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ۃ اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تونے کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوے
تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اُسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو [illegible] تیرے حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتھ توکل اور
اعتماد کے اُسپر اور جو کچھ کہ پہونچے تجکو اللہ تعالیٰ [illegible] سے خرچ کر اُس [illegible] مین کہ لایق ہی خرچ کرنا اُسمین ازراہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اُسکے
عدل سے اور امید رکھ اُسکے فضل [illegible] پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط سے اور لازم کر اوسط درجے کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی
کے بیس ٹکڑون پر لکھکر کھا دے حق تعالیٰ تمام خلق کو مسخر اُسکا کریگا ۃ اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اُسکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا
بندون پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ غور کرے امور دین و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلا دے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو
اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہو اور کوئی [illegible] داری اُسکی نکرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اُس سے نکاح
کی نہین کرتا ہو وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھکر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑھے حق تعالیٰ مہم اُسکی کفایت کرے ح واسطے
نصیب کھلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کے اور کفایت مہمات کے بعد از تحیۃ الوضو کے سو بار مداومت کرے اور یہ عمل پیران خوانہ رحمہ کا یہ ہے

کہ واسطے ہر مہم دینی و دنیوی کے خالی جگہ مین ساتھ شرائط دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہونچیگا ع (الخبیر) خبردار دل کی باتون کا
اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بھیدون پر مطلع ہے اور جانتا ہے میرے دل کی باتین تو تو بھی اُسی کو یاد رکھ اور بھول
غیر اسکے کو آگے یاد اُسکی کے اور رہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو [illegible] کی درستی مین
غفلت نکر اسمین اور امور دین و دنیا کے مین خبردار رہو جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاویگا ح (الحلیم) بردبار کہ نہین جلدی
کرتا مومنون کے عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہے انکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ تحمل کر ایذاے بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کے
عذاب دینے مین اور دور کر غصے کو اور کمال حلم کا یہ ہے کہ نیکی کر اس سے کہ بُرائی کرے تجھسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکھکر دھووے اور پانی اُسکا کھیتی یا درخت پہ
ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اُسمین ہوگی ح ع (العظیم) بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے نصیب تیرا اس
سے یہ ہے کہ عظمت الٰہی کے آگے ملک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کیلیے سر نہ جھکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے اُسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے
سبب ساتھ بجالانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرے اُن چیزون مین کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُنکو جو کوئی اس [illegible] دوست کرے خلق کی
نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح (الغفور) بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات اور دن مین خصوصاً وقت سحر کے اور بخش اُسکو
کہ ایذا دے تجکو جسکو کچھ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اُسپر غلبہ کرے اُسکو کاغذ پہ لکھے اور روٹی پر اُسکے نقش کو جذب کرے اور
کھاوے حق تعالےٰ شفا اور خلاصی اُسکو بخشے اور اگر اسکو بہت [illegible] سیاہی اُسکے دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے
مین یا رب اغفر لی تین بار کہے حق تعالیٰ گناہ اگلے پچھلے اُس[illegible] ح جسکو درد سر اور یا کوئی بیماری اور یا غم مین ہووے تین بار مقطعات یا غفور کے
لکھکر کھاوے شفا پاوے بیگک (الشکور) قدردان اور دینے والا [illegible]ت کا تھوڑے عمل پر منقول ہے کہ ایک شخص دیکھا گیا خواب مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیا کیا
اللہ تعالےٰ نے ساتھ تیرے کہا حساب [illegible] اللہ تعالیٰ نے مجھ[illegible] کا ہوا پلہ نیکیون میری کا پس پڑی اُسمین ایک تھیلی پھر بھاری ہوگیا وہ پس کہا مین نے
کیا ہے یہ کہا یہ مٹی کی کہ ڈالی تھی تونے ایک مسلمان [illegible] نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اُسکی طرف
سے جانکر ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا کیا ہے اُسمین مصروف [illegible] شکر ادا کرے لوگون کا اور احسان کرے اُنپر حدیث شریف مین آیا ہے لا یشکر اللہ من لا یشکر
الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگون کا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کی پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھے
اور پیوے اور آنکھ پہ ملے شفا پاوے اور تونگر ہووے ح (العلی) بلند مرتبہ [illegible] اس سے یہ ہے کہ ذلیل کر اپنے نفس کو اُسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و
باطن کی مین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنے علم و عمل مین [illegible] تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
دوست رکھتا ہے اعلیٰ امور کو اور مکروہ رکھتا ہے ادنیٰ امور کو اور اسیلیے کہا [illegible] کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہے جو کوئی اس اسم پر مداومت
کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار و حقیر ہو تو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تو انگر (تونگر) اور اگر مسا[illegible]فرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہونچے ح (الکبیر) بڑا ایسا بڑا کہ
کوئی اس سے زیادہ بڑا نہین نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ یاد رکھے تو بڑائی اُسکی ہمیشہ یہانتک کہ بھول جاوے بڑائی غیر اُسکے کی اور کوشش کر بیچ
کامل کرنے نفس اپنے کے ساتھ حاصل کرنے علم و عمل کے یہانتک کہ پہونچے کمال [illegible] اوروں کو اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کر بے ادبی سے ساتھ
لازم کرنے خدمت اولیٰ کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والی اسپر بدادست کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات
خوب سرانجام پاوین ح (الحفیظ) نگاہ رکھنے والا عالم کا آفتون [illegible] ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکھ اعضا اپنے کو گناہون سے
اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کر تمام امور اپنے مین ساتھ تدبیر اُسکی کے اور راضی ہو اُسکے قضا و قدر پہ قول ہے کسی بزرگ کا کہ جسکے محفوظ رکھے

اللہ تعالی نے اعضا محفوظ رکھا دل اسکا اور جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالی نے دل محفوظ رکھا بدن اسکا اور منقول ہے کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک دن ایک چیز
ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تھا میں بینائی اپنی واسطے عبادت تیری کے پس سبب ہوئی سبب مخالفت امر تیرے کی تو سلب اسکو پس اندھے ہوگئے اور
تھے وہ نماز پڑ... ات کو پس محتاج ہوتے پانی کی طہارت کے لیے پانی نہ ہاتھ لگا پس کہا الٰہی کہا تھا میں نے واسطے تیرے کہ نے لے بینائی میری
پس رات میں محتاج ہوں میں اسکا واسطے عبادت تیری کے پس پھر سکھی ہوگئے جو کوئی اسکو لکھکر دائین بازو پہ باندھے خوف غرق اور جلنے
اور دیو و پری اور نظر بد کے سے نڈر ہووے (اَلْمُقِيْتُ) پیدا کرنے والا قوت بدنوں اور ارواح کا اور دینے والا اسکا انکو نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب جانا
تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنے والا اور دینے والا اسکا ہے تو بھولے تو ذکر قوت کا آگے ذکر اسکے ایک عجیب منقول ہے سہل سے کہ وہ پوچھے گئے قوت سے
پس کہا وہ ذکر حی الذی لایموت کا ہے اور نہ طلب کر قوت و قوت مگر مولی اپنے سے فرمایا اللہ تعالی نے وان من شئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر
معلوم یعنی نہیں کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے خزانے اسکے ہیں اور نہیں اتارتے ہم مگر ... انداز مقرر کے اور دے تو ہر متعلق اپنے کو وہ قوت
کہ مستحق ہے اسکا پس ... طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کھلانا بھو... کا اور کہا قشیری نے کہ مختلف ... قوت پس بعض
بندے ایسے ہیں کہ ... اللہ تعالی قوت نفس انکی کا توفیق عبادات کو اور قوت دل ... انکے کا ہونے مکاشفات کو اور قوت روح انکی کا مداومت
مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہے اللہ تعالی بندے کو اپنی طاعت میں قائم کرتا ہے ... لیے ایسے شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اسکی کرتا ہے اور
جب کہ رجوع کرتا ہے طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہے طرف قوت اسکی کے اور ... لیتا ہے اس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسی کو
غریب دیکھے یا خود اسکو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رو... ت بار سفالی کوزہ یعنی آبخورہ و غیرہ پر ... دم کرے
اور بعد اسکے پانی اس کوزہ میں ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیو... اور روزہ دار کو خوف ہلاک ... پھول پر پڑھکر سونگھے قوت
پاویگا اور ہر روز روزہ رکھ سکیگا (اَلْحَسِيْبُ) کفایت کرنے والا ہر حال ... حساب لینے والا ... دن قیامت کے نصیب تیرا اس سے
یہ ہے کہ ... حاجت محتاجوں کو اور حساب کرنے والا ہووے نفس اپنے ... کفایت کرنا اللہ کا بندے کو یہ ہے کہ کفایت کرتا
ہے اسکو ہر حال از قسم ... سکے ہیں اور جب جانا کہ اللہ تعالی کافی میرا ہے نہ پریشان ... خلق کے نہ متوجہ ہونے سے سبب اعتماد کرنے
کے ساتھ اسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہے بہرحال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کریں ... لوگ اور جو کچھ کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہونچیگا اگرچہ متوجہ ہوں
لوگ تجھپر اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتھ نیک سرانجامی اللہ تعالی کے ... میں پس راضی کریگا اسکو مولے اسکا ساتھ اس چیز کے کہ اختیار کریگا
اسکے لیے پس اختیار کریگا نہ ہونے کو ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور آ... اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کے جو کوئی کسی چور
یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح ... ابتدا ... ستر بار کہے حسبی اللہ الحسیب اور ابتدا اور ... سے
کرے اللہ تعالی اسکے شر سے ... لگا ... ہنوز ہفتہ نہ گذرا ... کہ درستی کام کی ہو جاویگی (اَلْجَلِيْلُ) بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہ ہے
کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتھ صفتوں کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھکر اپنے پاس رکھے یا کھاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر
اسکی کریں (اَلْكَرِيْمُ) بڑا سخی اور بہت دینے والا کہ نہیں ... ادینا اسکا اور نہیں خالی ہوتے خزانے اسکے اور نصیب بندے کا اس سے
ہے کہ دیوے بغیر وعدہ کے اور پرہیز کرے برے اخلاق و افعال ... اگر اپنے بستر میں یہ اسم بہت پڑھے یہاں تک کہ سو جاوے فرشتے
دعا کریں اور کہیں اکرمک اللہ اور ... اکثر ... کہتے ہیں کہ ... علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے انکو کرم اللہ
وجہہ کہتے ہیں (اَلرَّقِيْبُ) نگہبان کرنے والا ... کا اور بعضوں نے کہا کہ جاننے والا احوال بندوں کا اور افعال انکے کا اور نصیب تیرا اس سے

یہ ہی کہ نگاہ رکھے تو اُسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اُسکے کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اُنکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اُنکا حدیث شریف
مین آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبرگیری کرنے کو فرمایا ہی اُسکی خبرگیری کا حال پوچھا جاویگا اور
کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اِس طائفہ کے یعنی جماعت اولیا اسمیں کہ یہ ہی کہ ہووے غالب بندے پہ یاد رب کی ساتھ [illegible] اور جانے یہ کہ
اللہ تعالیٰ مطلع ہی میرے حال پر پس رجوع کرے اُسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اُسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا چھوڑتا ہی باتین
خلاف شرع از راہ حیا کے اللہ تعالیٰ سے اور ہیبت اُسکی کے زیادہ اُس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اُسکے کے اور جو کوئی
رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اُسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا مجھسے ہر عمل
کا خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ اُنکا خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشا اللہ
نے مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر یہ کہ حساب لیا مجھسے یہان تک کہ مواخذہ کیا مجھسے اس عمل پر کہ ایک دن تھا مین روزے سے پس جبکہ ہوا وقت
افطار کا لیا مین نے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مین نے اُسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ نہین ہی میری [illegible] ڈال دیا مین نے اُسکو
گیہون پر پس لے گئین میری نیکیون سے مقدار بدلے توڑنے اُسکے کے اور جسکو معلوم ہوگی یہ بات نہین ضائع کریگا بالکل چیزون مین عمر اپنی
اور نہین کھوئے گا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے
تمسے جو کوئی اِس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزندان و مال پر پڑھے اور اُنکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے نڈر رہوگا
ح (اَلْمُجِیْبُ) قبول کرنے والا دعا بیچارون کا اور جواب [illegible] والا پکارنے والون کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی
کرے اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاج[illegible]ی کی جو کوئی اِس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھکر اپنے
پاس رکھے حق کی امان مین رہے [illegible] (اَلْوَاسِعُ) علم اُ[illegible]ع ہی اور نعمت اُسکی سب کو پہونچے نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم
اور سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور [illegible] سے کہ [illegible]شانی رہے اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے
حقتعالیٰ اُسکو قناعت و برکت دے ح (اَلْحَکِیْمُ) اُسدو[illegible] دانا نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنے کے اور علاقہ پکڑنے
کے ساتھ کتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے باعث حقانی اور داعیہ ربانی کے
نکرے تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہی ذو النون مصری سے [illegible] مین نے کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتھ علم و حکمت کے معروف مشہور ہی
اُنکی زیارت کو گیا مین چالیس روز اُنکے دروازے پر پڑا رہا نماز کے [illegible] آتے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھ التفات نکرتے
اِس حال سے تنگ آیا مین کہا مین نے ای جوانمرد چالیس روز ہوئے ہین [illegible]ان ٹھہرا ہون مین [illegible] میری طرف کچھ التفات نہین کرتے اور
کلام نہین کرتے مجکو کچھ نصیحت کرو اور کچھ حکمت سکھاؤ تا یاد کر رکھون مین کہا اُسنے [illegible] کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا کہا خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو
دوست نرکھ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھ غیر حق کے اُنس مت پکڑ اور صحبت نرکھ اور خواری کو عز
جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکھ اور توکل کو اپنی معاش کر [illegible] از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر الاکسی کہ میدہد او دی نشان ترا
جسکو کوئی کام پیش آوے کہ اُس سے سرانجام اُسکا نہو سکتا ہو اِس اسم کو مداومت کرے مہم اُسکی سرانجام پاوے ح (اَلْوَدُوْدُ) دوست رکھنے والا
فرمانبردارونکا یا محبوب اولیا کے دلون مین نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اپنے لیے اور احسان کرے
خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے وہ چیز

کہ دوست رکھتا ہی اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالیٰ کا بندون کو یہ ہی کہ رحمت نازل کرتا ہی اُنپر اور تعریف کرتا ہی اُنکی اور بھلائی پہونچاتا ہی اُنکو اور
دوست رکھنا بندون کا اللہ تعالیٰ کو یہ ہی کہ تعظیم کرتے ہین اُسکی اور ہیبت رکھتے ہین اُسکی دلون مین اور آیا ہی حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
کہ بڑا دوست [illegible] مین طرف میرے وہ ہی کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خالص اُسی کی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھ امید عطا کے اگر میان
بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار وایکبار طعام پر پڑھے اور جس جانب سے کہ ناموافقی ہو اُسکو دین تا کھاوے اُنکے
درمیان مین اتفاق والفت ہو جائیگی ج (اَلْمَجِیْدُ) بزرگ وشریف ذات وافعال مین نصیب بندے کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو
آبلہ یا بادفرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض مین روزے رکھے اور وقت افطار کے بہت پڑھے اور پانی پر دم کرکر پیوے شفا پاویگا اور جسکو اپنے ہمجنسون
مین عزت وحرمت نہو ہر صبح ننانوے ۹۹ بار پڑھے اور اپنے پر پھونکے عزت وحرمت حاصل ہوگی ح (اَلْبَاعِثُ) اُٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردون
کا قبرون سے اور بیدار کرنے والا دل غافلون کا خواب غفلت سے نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتھ نصیحت کرنے اور
تعلیم کرنے کے اور بے [illegible] کے دنیا سے اور رغبت دلانے کے نعمتون آخرت کی مین پس ابتدا کرے ساتھ نفس اپنے کے پھر اور ون کے جو کوئی چاہے
کہ دل اُسکا زندہ ہو وقت سونے کے ہاتھ سینہ پر رکھے اور اس اسم کو ایکسو بار پڑھے حق تعالیٰ اُس مردہ اُسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ح
(اَلشَّہِیْدُ) حاضر اور مطلع ظاہر وباطن پر کہا قشیری نے کہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتھ اللہ کے کوئی مونس سواے اُسکے بلکہ راضی ہوتے نہین ساتھ
اُسکے کہ وہ دیکھتا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی امور وافعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَوَ لَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ یعنے کیا نہین کفایت کرتا
پروردگار تیرا یہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نگاہ رکھے تو اُسکو یہان [illegible] نہ دیکھے تجکو اُس جگہ کہ منع کیا ہی تجکو [illegible] سے اور نہ
غائب دیکھے تجکو اُس جگہ سے کہ حکم کیا ہی تجکو اُسکا اور باز رہے تو بسبب علم اور دیکھنے [illegible] سے کہ پیش کرے تو حاجت اپنی طرف غیر اُسکے کے اور
باز رہے میل کرنے سے طرف غیر اُسکے کے اور خلق پکڑنا تیرا اس سے یہ ہی کہ ہووے تو گواہ [illegible] رعایت کرنے والا [illegible] کہ جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی بیمار
ہر صبح کے وقت ہاتھ اُسکی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمان کی طرف کرکر اکیس بار کہے [illegible] تعالیٰ اُسکو صالح کرے ح (اَلْحَقُّ) ثابت ساتھ شہنشاہی
کے اور لائق ساتھ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب پہچانا تو نے کہ وہ حق ہی بھولے [illegible] مقابلہ مین یاد خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا ساتھ اُسکے یہ ہی
کہ لازم کرے تو حق کو تمام اقوال وافعال اور احوال اپنے مین جسکا اسباب کچھ جاتا [illegible] ہو ایک کاغذ کے چارون کونون پر یہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ مین
تمام اس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتھیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف [illegible] شفیع لاوے پایا جاوے یا اُسمین سے کچھ پاوے اور اگر قیدی آدھی رات
کو سر ننگا کرکر ایکسو آٹھ بار پڑھے خلاصی پاوے ح (اَلْوَکِیْلُ) [illegible] نے وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا یعنی کفایت کرتا ہی اللہ تعالیٰ کارساز ہونے
مین وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ یعنی [illegible] پر کام سونپو اگر [illegible] وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ یعنے اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر
پس وہ کفایت کرتا ہی اُسکو وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہین مرتا وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ یعنی اور بھروسا کر
غالب مہربان پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی اُنکی مین ایسی سعی کرے کہ گویا
وکیل اُنکا ہی اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ مین بہت پڑھے نڈر رہو ح
(اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ) قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندے کا یہ ہی کہ خواہش نفس پر غالب وقوی ہووے اور دین مین سخت وچست ہووے اور جاری
کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اُسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اُسکی ایکہزار ایکسو گولیان بناوے
اور ایک ایک گولی اُٹھاوے اور کہے یا قوی اور نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اُسکے دشمن کو مقہور ومغلوب کرے ح اور اگر

جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑھے نسیان جاتا رہے ہ ع (اَلْمَتِیْنُ) جسنے بچہ کا دودھ چھٹایا ہو اور وہ صبر نہین کرسکتا ہو یا دودھ پلانے والی کے
دودھ مین نقصان ہو چاہیے کہ لکھکر اُس بچہ کو پلا دے اور دودھ والی کو بھی پلا وے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال
و اعمال ملکی مین سے کچھ چاہے روز اتوار کے اول ساعت مین اُس نبت سے تین سو ستائس بار پڑھے وہ منصب پاویگا ہ (اَلْوَلِیُّ) اور مددگار اور دوست
رکھنے والا مومنون کا نصیب بندے کا یہ ہو کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین
اور کہا قشیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کے سے یہ ہو کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندے کو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کرے برائی کا بچا وے
اُسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ہونے اُسکے سے اور اگر ناگہان اُسمین پڑ ہی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابت کے جلدی سے پھیر لاوے اور اُسمین نہ چھوڑے
اور یہی معنی مین اسکے اذا احب اللہ عبدًا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو نہین ضرر کرتا اُنکو کوئی گناہ اور اگر سستی سے
طرف قصور کرنے کی طاعت اسکی مین تو توفیق کرنے ہی کی دے اور یہ علامت سعادت کی ہو اور عکس اُسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی
اُسکی سے یہی ہو کہ اُسکی محبت اپنے اولیا کے دلون مین ڈالتا ہو جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دل کی باتون پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی یا بیوی
ہو کہ اُسکی سیرت سے خوش نہو جسوقت کہ اُسکے آگے جاتا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حقتعالیٰ اُسکو صلاحیت پر لاوے ہ ح (اَلْحَمِیْدُ) تعریف کرنے والا ذات
و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندے کا یہ ہو کہ ہمیشہ تعریف کرنے والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتون کمال کے یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک
خدا اور بندون کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ ہو اور جسپر فحش اور بد زبانی غالب آوے اور اپنے تئین اس سے نہین نگاہ رکھ سکتا ہو
اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضون نے کہا نوّے بار پیالہ پر پڑھے ہمیشہ اس پیالے مین پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ہ ح (اَلْمُحْصِیْ) گھیرنے والا
ہو علم اُسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہو نزدیک اُسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ نہو سمجھے غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ
نکلے کوئی سانس مگر بیچ طاعت خدا کے اسلیے کہ آیا ہو حدیث مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اُس ساعت پر کہ گذری ہو گی بغیر یاد خدا کے
اور کوشش کرے اسمین کہ اعمال و احوال باطن اپنے پر اطلاع رکھے اور خلق پکڑنا ساتھ اسکے یہ ہو کہ تکلف کرے توبیخ شمار کرنے نعمتون کے کہ پہونچائی
ہین اللہ تعالیٰ نے تجکو تا کہ جانے تو عاجز ہونا اپنا شکر اپنے کے سے اور گناہ اپنے شمار کر کر عذر کر اور یاد کر اُن دنون کو کہ خالی رہے طاعت اُسکی سے اور
پھر افسوس کر اُنپر جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کے تئین ایک ہزار ایکبار پڑھے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نڈر رہ ہوگا ہ ح (اَلْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ) پیدا
کرنے والا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ ۔۔۔ اُسکے ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کر بیچ پیدا کرنے
نیکیون کے اور اعادہ کر یعنی پھر کر ادا کر اُس عمل کو کہ اُسمین کچھ رہ گیا ہو یا قصور ہو اَلْمُبْدِئُ جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل
دیر تک رہے چاہیے کہ خاوند اُسکا سحر کے وقت نوّے بار اسکو پڑھے اور اُنگلی شہادت کی گرد پیٹ کے پھراوے حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوے اور
اُسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اسکی زبان پر جاری ہو صدق و ثواب ہو ہ ع اَلْمُعِیْدُ جسکا کوئی غائب ہو اور چاہیے
کہ وہ آجاوے یا اُسکی خبر پاوے جسوقت کہ اُسکے گھر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گھر کے چارون کونون مین ستر ستر بار پڑھے اور بعد اُسکے کہے یا معید
پھیر مجھپر فلانے کو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اُسکی خبر آدیگی اور اگر کچھ جاتا رہے اسی اسم کو بہت پڑھے پاجاوے ہ ع (اَلْمُحْیِیْ اَلْمُمِیْتُ)
زندہ کرنے والا اور مارنے والا یعنی زندہ کرتا ہو دلون کو ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہو حیات جسم مین اور مارتا ہو بدنون کو اور دل کو ساتھ خواب غفلت
و نادانی کے نصیب بندے کا اُس سے یہ ہو کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پہونچانے کے علم سے اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اور مارے خواہشون نفسانی
اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہو تابعدار اُسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہے یہ دعا کہ آئی ہو حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً مِّنْ کُلِّ
شَرٍّ جو کوئی [illegible] در رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو سات بار پڑھے حق تعالیٰ اُسے نڈر کرے ۶ح ؎ واسطے دفع درد
ہفت اندام کے سات روز تک ہر روز پڑھ کر دم کرے اور اگر مداومت کرے اسپر دل اُسکا زندہ ہو اور اُسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ۶ع اَلْمُمِیْتُ
جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ تابعت مین غلبہ کرے وقت سونے کے ہاتھ سینہ پر رکھے اور اسم الممیت کو پڑھے یہانتک کہ سو وے حقتعالیٰ اُسکے نفس کو
فرمانبردار کرے ۶ح (اَلْحَیُّ) زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بھی نصیب بندے کا یہ ہے کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان
اپنی اُسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے صحت پاوے یا اور کوئی پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے
۶ح اور اگر بیمار پر اُسکے سامنے کر کر پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز تین سو بار پڑھے عمر اُسکی دراز ہو اور قوت روحانیہ اُسمین زیادہ ہو ۶ع ؎
(اَلْقَیُّوْمُ) قائم آپ ہے اور قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنے والا مخلوقات کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ بے پروا ہو ماسوائے اللہ سے
اور کہا قشیری نے [illegible] سمجھا تا کہ وہ قیوم ہی راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور پایا ساتھ راحت تفویض کے پس نہ بخل کریگا اور نہ حقیقت
سمجھے گا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اُسکو بہت پڑھے وقت سحر کے دلون مین تصرف اُسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکھینگے لوگ اُسکو ۶ح
اور اگر بہت پڑھے مہمات اُسکے بسبب بخواہ بر آوینگے ۶ع (اَلْوَاجِدُ) غنی کہ محتاج نہین کا کسی چیز مین نہین نصیب بندے کا یہ ہے کہ ہیچ حاصل
کرے کمال ضروری کے سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسوائے اللہ [illegible] ہوئی کہ وقت کھانا کھانے کے ساتھ ہر نوالے کے اسکو
پڑھے وہ کھانا پیٹ مین نور ہو اور جو کوئی خلوت مین اسکو بہت پڑھے تو [illegible] (اَلْمَاجِدُ) بزرگ نصیب بندے کا وہی ہے جو اوپر بند کو
ہوا (اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ) یکتا ذات و صفات مین نصیب بندے کا یہ ہے کہ یکتا ہو [illegible] مین جیسے کہ [illegible] خدائی مین اور موصوف ہووے
ساتھ ایسے فضائل کے کہ ہمجنس اُسکے ویسے نہون اگر کسی کا دل خلوت سے [illegible] ہزار ایکبار اس اسم کو پڑھے خوف اُسکے دل سے
جاتا رہے اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طلب فرزند کی رکھے اس اسم کو [illegible] ساتھ رکھے فرزند پیدا ہو ۶ع (اَلصَّمَدُ) بے پروا کہ نہین
محتاج کسی کا اور سب اُسکے محتاج نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ ہر حاجات مین رجوع اُسکی طرف کرے اور بیفکر ہو اپنے رزق سے اور اسپر
توکل کرے اور نیچے دنیا کی حرام چیزون سے اور بے رغبت ہو [illegible] چیزون اُسکی سے اور نہ رغبت کرے اُسکے حلال مین اور بے پروا ہو
خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کے بیچ جو کوئی [illegible] کو سجدہ کرے اور ایکسو پندرہ ۱۱۵ بار اس اسم کو پڑھے صادق الحال بالقول ہو اور کسی
ظالم کے ہاتھ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑھے [illegible] کا نہو اور اگر [illegible] سب سے بے پروا ہو ۶م (اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ) قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا
نصیب بندے کا یہ ہے کہ قادر ہوے اوپر باز رکھنے نفس کے خواہشون اور لذتون سے اگر وقت دھونے اعضاء وضو کے ہر عضو دھوتے مین اسم القادر
پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اُسپر فتح نپاوے اور اگر کچھ کام مشکل درپیش آوے اکتالیس ۴۱ بار پڑھے وہ کام درستی پاوے ۶ح
المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت سے ہوشیاری کے ساتھ مبدل ہو اور جو کہ وقت اُٹھنے کے سونے سے اسم المقتدر کو بیس ۲۰ بار پڑھے تمام کام
اُسکے حقتعالیٰ کی طرف رجوع کرین ۶ح (اَلْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ) آگے کرنے والا دوستون کو ساتھ نزدیک کرنے کے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا
دشمنون کا لطف اپنے سے نصیب بندے کا ان نامون پاک سے یہ ہے کہ نیکیون کی طرف سبقت کر کر اپنے تئین آگے کرے یعنی افضل ہو اوروں سے
اور آگے کرے اُنکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہین یعنی عزیز رکھے اُنکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور
اپنے کا پس مقدم کرے اس امر کو کہ بہت ضرور رہے پھر اُسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے المقدم جو کہ معرکہ جنگ مین

اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الٰہی مین فرمانبردار ہو + ح اَلْمُؤَخِّرُ اگر سو بار پڑھے دل اسکا ساتھ غیر حق کے آرام
نہ پکڑے م + آور یہ جو کہ ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اسکے بانجام پہونچین اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اسکا مطیع ہو + ع اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ پہلا اور پیچھے سب سے
نصیب بندے کا یہ ہے کہ جلدی کرے طاعتون مین اور بجالانے اوامر مین اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے تا حیات ابدی پاوے الاول اگر کسی کے فرزند نہو چالیس دن
ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اسکی بر آوے ح جسکو آرزوے فرزند اور یا غنا کی یا اور کوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام
حاجتین بر آوین + ع الآخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک نہ رکھتا ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالیٰ عاقبت اسکی بخیر کرے م اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ
آشکارا باعتبار مصنوعات کے دلالت کرنے ہین او پہچان صفتون اسکی سکے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے
اسکو پانسو بار پڑھے حق تعالیٰ آنکھین اسکی روشن کرے ح اور اگر خوف ہوا و بہنہ وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار
سلامت رہے + ع الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس بار باطن کے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو + ح اور اگر مداومت کرے اسکی ... اسکو دیکھے دوست ہو +
غ اَلْوَالِيْ کارساز و مالک نصیب بندے کا شل نصیب ... کیں کے ہے جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اسکے کا معمور و آباد ہوا اور ... اور تمام آفتون سے
محفوظ رہے اسم الوالی کو اوپر کوزہ آب نارسیدہ کے لکھے اور پانی اس کوزہ مین ڈالے اور اس کوزہ کو گھر کی دیوارون پر مارے در و دیوار گھر کے سلامت
رہین اور بہیت کسی کی تسخیر کے پڑھے چاہیے گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع و منقاد اسکا ہو + ح جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اسکے کا خراب نہو تین سو بار
اسم الوالی پڑھے سلامت رہے + م اَلْمُتَعَالِيْ بہت ... بندے کا اس سے وہی ہے جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری
کہ آسان ہو اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض ... کو بہت پڑھے اسکی آفتون سے خلاصی پاوے + م اَلْبَرُّ نہایت احسان کرنے والا نصیب
بندے کا اس سے یہ ہے کہ نیکی کرے ... باپ سے اور استاد ... بزرگون سے اور قرابتیون سے اور اور حقدارون سے جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ سے ڈر رکھتا
ہو اس اسم کو پڑھے امان پاویگا اور جسکے کوئی ... ہوا ... بار پڑھے اور اس لڑکے کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرے وقت بلوغ تک امن مین رہیگا اور بعضون
نے کہا کہ اگر کوئی شرابخواری اور زنا مین مبتلا ہو ... پڑھے دل اسکا اس سے سرد ہو + م اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا اصل معنی توبہ کے مین
پھرنا جب نسبت اسکی بندے کی طرف کرین تو پھرنا گناہ سے مراد رکھتے ہین اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کرین تو پھرنا برحمت و توفیق ارادہ کرتے
ہین اور اللہ تعالیٰ میسر کرتا ہے اسباب توبہ کے اور توفیق دیتا ہے بندہ ... اور بیدار کرتا ہے خواب غفلت سے ساتھ تخویفات اور تحذیرات اور آگاہ کرنے
کے آگے گناہون کے عذاب پر پس رجوع کرتا ہے بندہ ساتھ توبہ ... اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ
حق کی سابق ہے بندہ کی توبہ پر چنانچہ فرمایا تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ... نصیب ... یہ ہے کہ ہمیشہ امیدوار رہے اور دروازہ ناامیدی
بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہون سے پشیمان ہو اور ہوش عبرت کے کھلے رکھے اور ... تاخیر نکرے اور امر عجلوا التوبة قبل
الموت کی فرمانبرداری کرے۔ حکایت ایک وزیر عیسیٰ بن عیسیٰ نام ساتھ ایک جماعت سوارون کے چلا جاتا تھا لوگ بسبب عادت کے پوچھتے تھے کہ
یہ کون ہے ایک بڑھیا راہ مین بیٹھی تھی اسنے کہا چند آدمی کہتے ہین یہ کون ہے یہ ایک بندہ ہے چشم عنایت حق سے گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا ہے عیسیٰ
بن عیسیٰ نے یہ سنا اور اپنے مکان کو پھر کر آیا اور ترک وزارت کی اور ... دولت توبہ کے مشرف ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور رہا التواب جو کوئی
اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے سب کار اسکے صلاح پذیر
ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے + ح نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ امید قوی رکھے قبول ہونے توبہ کی اور ناامید نہو وسعت سے رحمت اسکی سے
اور درگذر کرے تقصیر وارون سے اور قبول کرے عذر عذر کرنے والون کا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتھ کرم و انعام کے انپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد

نماز چاشت کے کہے اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اسکے بخشے جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث (اَلْمُنْتَقِمُ) بدلا لینے والا کافرون اور سرکشون [illegible] تو عذاب کے نصیب بندے کا یہ ہے کہ بدلا لے بڑے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ہین دشمنون کا نفس امارہ ہے اور سزا اسکی یہ ہے کہ جب کچھ گناہ کرے یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میرے نفس نے کاہل کیا ایک رات راتون مین سے بیچ ورد کے پس سزا دی مین نے اسکو کہ پانی نہ دیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین جمعون تک ملازمت اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدھی رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پاوے اور بیچ روایت عبد ابو ہریرہ کے المنعم بھی آیا ہے جو کوئی اسم المنعم پر مداومت کرے ہرگز محتاج کسی کا نہووے +٤+٧ (اَلْعَفُوُّ) درگذر کرنے والا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندے کا اس سے وہی ہے جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ رح نے شرح اسماء حسنی مین یون لکھا ہے کہ العفو محو کرنے والا سیئات کا اور درگذر کرنے [illegible] الامعاصی سے قریب معنی غفور کے ہے ولیکن اس سے ابلغ ہے اسلیے کہ غفران بمعنی ستر [illegible] کے ہے پس غفار بمعنے ڈھانکنے والے کے اور عفو مشعر ہے محو و معدوم کرنے کے ہے اور بندہ ہر چند گنہگار رہے لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہے پس [illegible] گنہگار کی پیشانی پر نہ رکھنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخش دے [illegible] بسبب اقامت حد شرع اور حکم دین کے رباعی زد لکن بدرا چہ دانی کہ ازل + نام او در نامۂ نیکان بود + او رود بر جای نیکان وان گمان + بر [illegible] در روز حشر تا وان بود + اور تخلق اس سے یہ ہے کہ تقصیرات لوگون کی اور گناہ انکے کہ اسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکے گناہ بہت ہون اس اسم کو ورد اپنا کرے حقتعالی تمام گناہ اسکے عفو فرما دے (اَلرَّءُوفُ) بہت مہربان نصیب بندے کا مثل [illegible] منقول ہے کہ ایک شخص کا ہمسایہ [illegible] جب وہ مرا تو اس شخص نے اسکی نماز نہ پڑھی پھر دکھا یا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا [illegible] ساتھ تیرے کہا کہ بخشدیا مجھے [illegible] کہا اسنے کہ کہنا فلانے شخص سے یعنی نماز نہ پڑھنے والے سے لو انتم تملکون خزائن رحمت ربی اذا لامسکتم خشیة [illegible] ق + حاصل یہ کہ [illegible] بہت مہربان ہے اگر تمھارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہ اسنے طعن کیا نماز نہ پڑھنے پر الرؤف جو چاہے کہ کسی مظلوم [illegible] کے ہاتھ [illegible] چھڑا دے اسکو دس بار پڑھے وہ ظالم شفاعت اس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اسکا مہربان ہو اور سب [illegible] رکھے اور سب لوگ اسپر مہربان ہون +٧ (مَالِکُ الْمُلْکِ) مالک سارے جہان کا نصیب بندے کا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ [illegible] ایک دروازے پر یعنی اللہ کے دروازے پر آ تا کھولے جاوین تیرے لیے بہت سے دروازے اور گردن جھکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالی [illegible] تا کہ جھکین تیرے لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نے وان من شیء الا عندنا خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تو نگر ہو اور رہا جات [illegible] کے درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذو الجلال والاکرام کی ہے +٧ (ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ) صاحب بزرگی اور بخشش [illegible] جسے کہ جلال [illegible] کرے اسکی درگاہ مین اور جسنے اکرام اسکا دیکھا شکر کیے اسکا پس خدمت نہ کرے غیر اسکے کی اور سوال نکرے غیر [illegible] نصیب بندہ کا اس سے یہ ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے بندگان خدا سے (اَلْمُقْسِطُ) عدل کرنیوالا نصیب بندے کا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے [illegible] شیطان سے اور وسوسہ اسکے سے نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکھتا ہے حاصل ہو +٧ (اَلْجَامِعُ) جمع کرنیوالا لوگون کا قیامت کو نصیب بندے کا یہ ہے کہ [illegible] کرے علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمع اللہ کے بیت در جمعیت کوش تا بہ ذات شوی + ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی [illegible] جسکے اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوتے ہون وقت چاشت کے غسل کرے اور منہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے تھوڑے عرصہ مین سب جمع ہو جاوینگے +٧ (اَلْغَنِیُّ) بے پروا ہر چیز سے جو کوئی بلای طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑھے اور ہاتھ نیچے کو لاوے حقتعالی بلا اسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اسکے مال مین برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہو گا +٧ (اَلْمُغْنِیُّ) بے پروا کرنیوالا جسکو چاہے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ استغنا کرے ماسوائے اللہ سے اس اسم کو

[illegible]

دس جمعون تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پروا ہوگا ✦ (اَلْمَانِعُ) باز رکھنے والا ہلاک و نقصان کا بندون سے دین و دنیا مین نصیب بندے کا یہ ہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکھے جب درمیان میان بیوی کے خفگی اور نزاع واقع ہو جس وقت کہ بچھونے پر جاوے اسکو بیس بار پڑھے حق تعالیٰ اس غصہ کو دفع کرے ✦ اور حضرت شیخ نے شرح اسمار حسنیٰ مین پہلے اسم المانع کے اسم المعطی بھی نقل کی ہی اور ترجمہ اور شرح دونون اسمون کی یون کی ہی کہ جسکو جو کچھ چاہے دے اور جسکو چاہے نہ دے لامانع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندے [illegible] جاننا کہ حق تعالیٰ معطی اور مانع ہی اسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اسکے منع سے خائف اور تخلق یہ کہ صالحون اور مستحقون کو دیوے اور فاسقون اور ظالمون کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کے عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا و شہوت سے مانع آوے اور ابوہریرہؓ کی روایت مین کہ مشکوٰۃ مین ہی ذکر معطی کا نہین ہی اور منع کو بموجب اس روایت کے تفسیر کرتے ہین ساتھ رد و ہلاک کے یہ سبب حضرت شیخ نے لکھکر پھر خاصیت معطی کی یہ لکھی ہی کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی اسا لہین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہو (اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ) ضرر پہونچانے والا اور فائدہ پہونچانے والا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ ان [illegible] اشارہ ہی اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سے ہی پس جو کوئی تابعدار ہوا اسکے حکم کا پس [illegible] چیار راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَائِیْ فَکَانَ عَبْدِیْ حَقًّا وَمَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ ✦ شرح اسمار حسنیٰ مین حضرت شیخ نے [illegible] دونون اسمون النافع الضار کے یون لکھا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کرنے والا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہی اور گمان نہ لیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہی اور [illegible] ہلاک کرنے والا نفس خود اور طعام نفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہی یہ تمام اسباب عا[illegible] ہین باین معنی کہ عادت اسپر جار[illegible] ہی کہ اللہ سبحانہ نے انکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکے پیدا کرتا ہی یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر انکے بھی پیدا کرے اور چاہے باوجود [illegible] اسی طرح تمام اجزاے عالم کو علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باریتعالیٰ کے ہین اور یہ تمام بہ نسبت [illegible] قدرت ازلیہ کے ما[illegible] بیچ ہاتھ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اسکی کا جانے اور [illegible] قضار الٰہی [illegible] بردار ہو اور تمام امور سپرد اسی کے کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو۔ حکایت لاے ہین کہ موسیٰ علیہ[illegible] دانتون کے درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گھانس دانت پر رکھ تا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام نے وہ گھانس دانتون پر رکھی آرام پا[illegible] بعد ایک مدت کے پھر ایک دانت مین درد ہوا وہی گھانس دانت پر رکھی درد زیادہ ہوا کہا الٰہی یہ وہی گھانس ہی کہ تو نے تعلیم فرمائی تھی خطاب [illegible] پہونچا کہ اس دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تھی تو نے شفا دی ہمنے اور اسدفعہ توجہ گھانس کیطرف کی تو نے درد زیادہ کیا مین نے تا جانے تو کہ [illegible] ہم ہین نہ گھانس اور تخلق یہ ہی کہ ساتھ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچاوے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچاوے اور مد[illegible] دوستان خدا کی [illegible] جسکو ایسا حال اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو اس مقام مین ثابتی عطا فرماوے اور [illegible] اہل قرب مین پہونچے ✦ النافع [illegible] کوئی کشتی مین بیٹھے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور اگر ابتدا ہر کار مین اکتالیس بار پڑھے تمام کام حسب دلخواہ اسکے ہون ✦ (اَلنُّوْرُ) روشن کرنیوالا آسمان کا ساتھ ستارون کے اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتھ انبیار اور علمار وغیرہ کے اور دل مومنون کا ساتھ نور معرفت و طاعت کے نصیب [illegible] کا یہ ہی کہ روشن ہووے ساتھ نور ایمان و عرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور اور ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑھے اسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اسکا روشن ہو ✦ (اَلْہَادِیْ) راہ دکھلانے والا نصیب بندے کا یہ ہی کہ بندگان خدا تعالیٰ کو اسکی راہ بتاوے

اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ میں یون لکھی ہی کہ ہدایت راہ دکھانی اور منزل مقصود کو پہونچانا راہ نما تمام رہرون کا وہی ہی جو کوئی
کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہی اور جو کہ راہ عقبیٰ کی چلتا ہی رہبر وہی ہی بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ٭ قافلہ ہای شہسواران بمنزل
بنبرے ٭ اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لیے حصر نہین ہی الذی اعطی کل شیٔ خلقہ ثم ہدیٰ جیسے کہ لڑکے کو مجرد پیدا ہونے کے پیٹ سے چھاتی
چوسنے کی راہ [illegible] اور چوزہ کو مجرد نکلنے کے انڈے سے دانہ چننے کی راہ بتائی اور شہد کی مکھی کو گھر بنانے کی راہ اور افضل اور بزرگترین ہدایت کی راہ
دکھانی ہی اس طریق کے کہ موصل بجناب فیضمآب اور رویت ذات پاک اُسکے کی ہی اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نور ون توفیق اور اسرار تحقیق کا
کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہین اور بہرہ مندترین بندون کے متعلق ساتھ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علما رہین کہ راہ دکھانے والے
خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصاً سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت
علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ٭ ذوالنون مصری قدس سرہٗ نے کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدون کو
کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حقتعالیٰ کی نعمتون غافلون کو یاد دلانی اور زبان تو بیدسے مسلمانون کو راہ حق دکھانی یعنی مُنہ اُنکے دلون کے
دنیا سے طرف دین [illegible] معاش سے معاد کی طرف لانے الہادی جو کوئی ہاتھ اُٹھاوے اور مُنہ آسمان کی طرف کرے [illegible] اس اسم کو بہت پڑھے
اور ہاتھ اوپر مُنہ اور [illegible] کے پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے ٭ البدیع پیدا کرنے [illegible] عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا
سنت کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور جس نے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری
نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق [illegible] افعال مین اور کھانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا
نیت کا تمام اعمال مین اور یہ بھی کہا ہی کہ جسنے مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سے لے [illegible] حلاوت سنتون کی اعمال اُسکے سے [illegible] جو کوئی ہمیشہ بدیع کو
دیکھ نکال لیتا ہی اللہ تعالیٰ نور ایمان کا دل اُسکے سے البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش [illegible] ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض
پڑھے وہ مہم انجام پاوے اور اگر باوضو منہ قبلہ کی طرف کر کر اتنا پڑھے کہ سو جاوے [illegible] خواب مین [illegible] الباقی ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب
جمعہ کو سو بار پڑھے تمام عمل اُسکے قبول ہون اور کسی سے رنج اُسکو نہ پہونچے الوارث [illegible] فنا [illegible] ذات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندے کا
یہ ہی کہ اُن اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سے ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ [illegible] غیرہا کے مراد وارث سے باقی بعد فنائے موجودات کے ہی کہ
تمام املاک بعد فنائے مالکون کے رجوع اُسکی طرف کرینگے اور یہ بنظر ظاہر ہی وا [illegible] وہی مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک
و ملکوت اُسی کے لیے ہی بے شریک کے اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سے سنتے ہین بندے کو چاہیے کہ ہم فکر
مال و میراث کے نہو اور جانے کہ سب کچھ چھوڑ جاتا ہی ہو تو اول ان [illegible] ان کا ہی مصرع دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند ٭ اور تخلق یہ
ہی کہ تحصیل علوم اور معارف دین کرے تا وارث [illegible] کا ہو خاصیت [illegible] طلوع آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑھے کچھ رنج اُسکو نہ پہونچے ٭ اور جو کوئی اُسکو
بہت پڑھے تمام کام اُسکے بن آویں [illegible] الرشید رہنما عالم کا کہا بعض [illegible] ان نے کہ راہ دکھانا اللہ کا بندے اپنے کو یہ ہی کہ راہ دکھاوے نفس اُسکے کو طرف
طاعت الٰہی کے اور قلب اُسکے کو طرف معرفت الٰہی کے اور روح اُسکی کو طرف محبت الٰہی کے اور علامت اُس شخص کی کہ راہ دکھاتا ہی اُسکو حق واسطے
سنوارنے نفس اُسکے کے یہ ہی کہ الہام کرتا ہی اللہ توکل و تفویض تمام امور [illegible] مین منقول ہی کہ بھوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو
ساتھ گرد کر [illegible] ایک چیز کے کہ اُن پاس نہتی کھانے کے لیے پس نکلا وہ ناگہان [illegible] ایک شخص ملا کہ اُسکے ساتھ ایک خچر تھا کہ اُسپر چالیس ہزار دینار تھے پس پوچھا
اُسنے اُس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہ میراث اُسکی ہی کہ اُسکے باپ کے مال [illegible] سے پہونچی ہی اور مین غلام اُسکا ہون پھر لے آیا وہ شخص اُسکو ابراہیم ۱۶

کے پاس ہیں کہا ابراہیم نے کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہی اللہ کی خوشی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے ہی بخشا میں نے تجکو پس چلا جا میرے پاس سے پس جب نکلا
وہ کہا ابراہیم نے ای رب میری کلام کیا میں نے تجھ سے بیچ مقدمہ روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیرے حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجھے
بھوک سے نہیں مانگنے کا میں تجھسے کچھ جو کوئی تدبیر اپنے کار کی نہ جانے اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونے کے ہزار بار پڑھے بکچہ کہ صواب ہو سپر
ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے اسکی مہمات اسکے بے سعی اسکی کے سرانجام پاویں ۹۹ (اَلصَّبُوْرُ) بردبار کہ شتابی نہیں کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگاروں کے
اور نصیب بندے کا اس سے ظاہر ہی صبر لغت میں شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگاروں کے شتابی نکرے اور بیچ عقوبت انکی کے جلدی نکرے
اور صبور نزدیک معنی حلیم کے ہی اور فرق یہ ہی کہ صبور مشعر ہی اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت میں پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضوں نے کہا کہ صبور
بمعنے صبر دینے والے کے ہی بندوں کو مصیبت میں اور بلا میں اور صبر دینے والا اوپر تحمل بار امانت کے اور صبر دینے والا اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کے
اور صبر دینے والا اوپر مشقت کے ساتھ اداے عبادت کے وہی سبحانہ تعالیٰ ہی اور بندے کو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤں اور رنجوں کے صبر اسی سے چاہے
اور نافرمانی سے دور رہے آور تخلق یہ کہ کسی کام میں سبکی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق میں پناہ اللہ تعالیٰ سے ڈھونڈھے
رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا [illegible] تُفْلِحُوْنَ ایک شیخ نے
مشایخ میں سے کہا کہ جام صبر پی اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پیش آوے
تینتیس بار اسکو پڑھے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنوں کے اور رضامے
سلطان کے بعد غضب کے اور مقبولیت دلوں کے خاصیت [illegible]م رکھتا ہی ++ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر [illegible] کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور کہتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ کتاب اللہ
میں اور حدیث رسول اللہ میں سوا ان اسمار کے [illegible] بھی پائے ہیں ہمنے کتاب اللہ میں یہ ہیں الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر
الستار الشاکر العادل العالم العلام [illegible] الب الناظر الد[illegible] القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط الملک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم
الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول [illegible] ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنوب قابل التوب الفعال لما یرید مخرج الحی
من المیت آور حدیث شریف میں یہ آتے ہیں الحنان [illegible] المغیث اور سوائے انکے اور کتابوں میں توریت وغیرہ سے اور بھی نقل کیے ہیں
للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسمار حسنیٰ کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کے سے (وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَ[illegible]كَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَى اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا [illegible] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی بریدہ
سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الٰہی [illegible] میں مانگتا ہوں تجھسے [illegible] مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ
نہیں کوئی معبود دگر تو ایک ہے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں [illegible] ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نے کہ مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم
کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے دیتا ہی اور جسوقت [illegible] دعا کیجاتی ہی ساتھ اسکے قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف ظاہر یہ ہی کہ اسم اعظم اسمار الٰہی میں پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کے لیکن جمہور علما کہتے ہیں کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا
ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ لیکن [illegible] اسکے کہ اللہ کہے تو اور نہ ہو تیرے دل میں سوا اسکے کچھ یا نہیں جسمی ہوگی
کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہیں چنانچہ کچھ باب کے اخیر میں مذکور ہونگے اور علما نے فرق سوال اور دعا میں یہ نقل کیا کہ

کہ سوال کے معنی ہیں طلب کرنا جیسے کہ کہیں اللّٰھم اعطنی اور اعطار دینا اسکا اور دعا کے معنی ہیں پکارنا جیسے کہ کہیں یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اسکا
جیسے کہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہاں بندے میرے ۱۲ مخرج (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ
يُّصَلِّي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَ
النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں اور ایک شخص پڑھتا تھا نماز پس کہا اُسنے
یا الٰہی مانگتا ہوں میں تجھسے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہے سب تعریف نہیں کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنے والا آسمانوں اور
زمین کا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اے زندہ اے خبر گیری کرنے والے سوال کرتا ہوں میں تجھسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی
اللہ سے ساتھ نام اُسکے کے کہ بڑا ہے ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھ اُسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھ اُسکے دیوے نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ [illegible] هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ ان دو آیتوں کے ہے اور معبود تمھارا معبود
ایک ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتدا سورہ آل عمران کے اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے خبر گیری کرنے والا نقل
کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ
فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ [illegible] اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے سعد سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی [illegible] دعا مانگی اپنے رب سے [illegible] وقت میں کہ تھے بیچ پیٹ مچھلی کے
کہ دعا یہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق میں تھا ظالموں سے نہیں دعا مانگی [illegible] اُسکے کوئی شخص [illegible] بیچ کسی چیز یعنی حاجت کے مگر کہ
قبول کرتا ہے اللہ واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مختصر قصہ حضرت [illegible] کا یہ ہے کہ اللہ تعالے نے بھیجا اُنکو طرف رہنے والوں
شہر نینوی کے پس بلایا اُنکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ [illegible] کہ اُنکو آگاہ کر دے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے
وہ یہ بات کہکر نکل کھڑے رہے اُن میں سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور [illegible] قریب ہوا یہانتک کہ ٹھہرا اُنکے شہر پر اور نکلا اُسمیں سے ایک دھواں
پس جب یقین کیا اُنھوں نے کہ قریب ہے اُترنا عذاب کا نکلے ساتھ بی[illegible] اولاد اور جانوروں اپنے کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیوں اور
جانوروں کے بچوں کو ماؤں سے اور بلند کی آ[illegible] ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہوں سے اور کہا یا حی حین لا
حی لا الٰہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالے [illegible] اُنسے عذاب پھر قریب [illegible] شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کریں حال اُنکا پس دکھیا درستے
کہ شہر اُنکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ اُسکے زندہ ہیں پس حیا کی اُنھوں نے اور کہا کہ میں نے کہا تھا اُنکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے
اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اُترا تھا اُنپر اور دفع ہو گیا پس یہانتک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اُسمیں پس جب بیٹھے ٹھہر گئی
کشتی پس مبالغہ کیا اُسکے جاری کرنے میں نہ جاری ہوئی پس [illegible] ملاحوں نے کہ یہاں کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا اُنھوں نے درمیان
کشتی والوں کے پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا اُنھوں نے کہ میں ہوں غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریا میں پس نگل گئی مچھلی اللہ کے حکم
سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالے نے یہ کہ محفوظ رکھے اُنکو پس ٹھہرے اُسکے پیٹ میں اور سیر کروائی اُنکو دریاے نیل اور دریاے فارس کی اور دجلے

کی پھر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنے مین ظالمون مین سے ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجھکو نکلنے کا پس قبول کیا اللہ تعالی نے دعا اُنکی اور حکم کیا مچھلی کو اُنکے ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہے شام کے شہرون مین سے ۱۲ الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ [illegible] فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسَى يَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ اَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشا کے پس ناگہان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریاکار ہے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر دکھانے اور سنانے کے لیے [illegible] حضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنے والا یعنے غفلت سے طرف ذکر کے کہا بریدہ نے اور ابو موسی اشعری پڑھتے تھے قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی [illegible] پر جو گذرا کہ ایک شخص پڑھتا تھا وہ ابو موسی ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قراۃ اُنکی کا پھر بیٹھے ابو موسی یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹھے یا بعد نماز کے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجھکو [illegible] اعتقاد کرتا ہون تیرے حق مین کہ تو اللہ ہے نہین کوئی معبود سوا تیرے ایک ہے بے نیاز نہ جنا اس نے [illegible] نہ جنا گیا اور نہین ہے واسطے اُسکے ہمسر [illegible] پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالی سے ساتھ نام اُسکے کے ایسا نام کہ جب سوال [illegible] کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے دیتا ہے اور [illegible] دعا مانگی جاتی ہے ساتھ اُسکے قبول کرتا ہے کہا بریدہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ خبر نہ پہنچاؤن مین ابو موسی کو ساتھ [illegible] چیز کے کہ سنی مین [illegible] فرمایا کہ ہان پھر خبر دی مین نے اُنکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ابو موسی نے مجھکو کہ تو آج کے دن سے میرا [illegible] سچا یار [illegible] نے مجھ سے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ رزین نے فت ہے بیان اسم اعظم کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین بعضون نے کہا اسم [illegible] رحمن الرحیم ہے اور بعضون نے لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو اور بعضون نے [illegible] لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے کہ اُنھون نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجھکو اسم اعظم پس دکھایا اُنکو [illegible] مین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہے اسماء حسنی مین اور بعضون نے کہا کہ اللہم ہے بعض سلف سے منقول ہے کہ کہا جس کسی نے کہا اللہم دعا کی خدا [illegible] ہون اسکے کے اور مانند اسکے حسن بصری سے بھی منقول ہے اور بعضون نے کہا اللہ ہے اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اُسکے [illegible] [illegible] عراق کے [illegible] دل مین اُس حالت مین سوا اُسکے کچھ نہو وے وہ اسم اعظم ہے اور دعا ساتھ اُسکے قبول ہوتی ہے یہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہے ابو سلیمان دارانی نے کہا کہ پوچھا مین نے بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دل کو پہچانتا ہے تو کہا مین نے ہان کہا جس وقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہے اور ابو الربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کرو مجھکو اسم اعظم کہا کہ لکھ [illegible] اللہ لطیف یعنی فرمانبرداری کر اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کر اللہ کی اسم اعظم ہے کہ اس سے مہربان ہوتا ہے اللہ تعالی اور قبول کرتا ہے دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] سے مانند کن کے ہے کہ اللہ تعالی سے یعنے جیسے اللہ تعالی کن کے کہنے مین جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سرانجام جس کام کا چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہے یعنے اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین اللہم انی اسئلک بان لک الحمد

اَلْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ
یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ
یَا مُغْنِیُّ یَا مُعْطِیُّ یَا رَافِعُ یَا مُحْیِیُّ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ح حزر

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّہْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب ہے بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّہِنَّ بَدَأْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کلام آدمی کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں ضرر کرتا ہے تجکو ساتھ کسی کے انمین سے شروع کرے تو ف یعنی بعد اللہ تعالے کے کلام کے بندون کے کلامو [illegible] یہ چار کلمے افضل ہین یہ اسلیے کہا کہ چوتھا کلمہ قرآن مین نہین [illegible] یا اور جو چیز قرآن مین نہین وہ افضل نہین ہی اُس چیز سے کہ قرآن مین ہی اور ایک حدیث مین آیا بھی ہی افضل الکلام بعد القرآن وہی ہن [illegible] القرآن اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بھی یعنے اللہ تعالے کے کلامون مین بھی یہ کلمے افضل ہین اسلیے کہ تین تو قرآن مین بعینہ [illegible] ہین اور چوتھا قرآن مین یعنی اس آیت مین وکبرہ تکبیرا اور یہ کلمے افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہی کسی حال مین یا وقت مین [illegible] ہونا ساتھ اُسکے افضل ہی تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے انہین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ [illegible] کو ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا عزیمت یعنی اولی ہی بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ [illegible] اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور [illegible] ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہی طرف میرے [illegible] ہے کہ نکلا ہی اُسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کیے جاتے ہین گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے یعنے بہت نقل [illegible] اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑھے یا اکٹھے اول روز مین پڑھے یا آخر روز مین مگر اولی اکٹھا پڑھنا ہے [illegible] روز مین [illegible] رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ [illegible] مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے کہ کہا وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اُس چیز سے کہ لاویگا یہ مگر وہ کہ کہا اُسنے مانند اُسکے کہ کہا یا زیادہ کہا اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنے کہا مانند اُس چیز کے کہ کہا اُسنے وہ افضل لاویگا اُس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہی بلکہ جسنے کہا مانند اُس چیز کے کہ اُسنے کہا لا [illegible] گا مانند اُس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اُس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کی اور معنی اُسکے یہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اُس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ [illegible] اُس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اُس چیز کے کہ اُسنے کہا ہیں وہ برابر اُسکے لاویگا اور جسنے کہا زیادہ اُس چیز سے کہ کہا اُسنے لاویگا وہ افضل اُس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنے واو کے ہی ۱۲ ع ۱۲ م

(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا انسے ایک پوچھنے والے نے انکے ہمنشینوں میں سے کہ کسطرح حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی اسکے لیے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا دور کیے جاوینگے اس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالی نقل کی یہ مسلم نے اور کتاب مسلم میں [illegible] مسلم میں تمام روایتوں میں موسی جہنی سے لفظ او یحط کا ہے کہا [illegible] نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحیی بن سعید قطان نے موسی جہنی سے پس کہا انھوں نے یعنے شعبہ وغیرہ نے لفظ و یحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی میں ہے یعنی جمع بین الصحیحین میں **ف** او یحط [illegible] یعنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا گناہ جھڑتے ہیں اور و یحط کے معنی یہ ہیں کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں [illegible] بھی جھڑتے ہیں اور موید ہیں اسکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی انہیں بھی و یحط واو سے ہے پس ظاہر ان [illegible] میں منافات معلوم ہوتی [illegible] انہیں یوں بچاوے کہ کبھی آتی ہے واو معنے او کے پس نہیں منافات ہے دونوں روایتوں میں اور معنی یوں ہونگے کہ [illegible] یہ تسبیح لکھی جاتی [illegible] نیکیاں اگر نہوں اسکے ذمے گناہ یا جھڑتے ہیں اس سے ہزار گناہ اگر ہوں گناہ اسکے ذمہ ۴ ح (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا [illegible] سلم کہ کونسا کلام بہتر ہے فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے سبحان اللہ و بحمدہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** چن لیا یعنی ذکر بیعنی فرشتوں [illegible] لیے اور حکم کیا انکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہ مختصر ہے چاروں کلموں کا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا اسلیے کہ تسبیح [illegible] نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنے بہت بڑا ۴ ح (وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جویریہؓ سے کہ بیوی حضرتؐ کی تھیں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے انکے پاس سے وقت صبح کے اسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئی تھیں اپنے مصلے میں پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں اسی جگہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اس حالت پر کہ جدا ہوا میں تجھ سے اس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول [illegible] ہاں فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے میں نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہیں کہ اگر تولے جاویں ساتھ اس چیز کے کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ غالب آویں اس پر یعنی اذکار تیرے ثواب انکا زیادہ ہو ثواب انکے سے وہ چار کلمے یہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اسکی بقدر گنتی مخلوقات اسکی کے اور موافق

مرضی ذات اسکی کے اور موافق بوجھ عرش اسکے کے اور موافق مقدار کلموں اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اسکے کے یا اسما یا صفات یا اوامر اسکے کے اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون انکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑھے اگرچہ کم ہوں افضل ہیں ان تسبیحات سے کہ جو ایسے نہوں اگرچہ بہت ہوں اور اسی قیاس پر قراۃ قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر حضور کے اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہے بہت قراۃ سے کہ خالی ہو ان چیزوں مذکورہ سے ؛ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو کہے دن میں سو بار ہوگا اسکے لیے ثواب برابر آزاد کرنے دس بردوں کے اور لکھی جاتی ہیں اسکے لیے سو نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اس سے سو برائیاں اور ہوتی ہے اسکے لیے پناہ شیطان سے اس دن شام تک اور نہیں لایا کوئی [illegible]ت کے عمل بہتر اس چیز سے کہ لایا اسکو مگر وہ شخص کہ عمل کرے زیادہ اس سے ف ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسی طرح پناہ میں رہے پس احتمال ہے کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرتؐ ہی نے نہ بیان کیا ہو اسلیے کہ ظاہر ہے واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ ثواب سو کا ہے اور جسقدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکٹھے پڑھے یا متفرق یہی ثواب پاویگا لیکن افضل یہ ہے کہ اکٹھے پڑھے اور اول روز میں پڑھے تاکہ تمام دن پناہ میں رہے شیطان سے (وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا [illegible] ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ [illegible] رَاحِلَتِهِ قَالَ أَبُو مُوسَى [illegible] أَنَا خَلْفَهُ أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي نَفْسِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَق[illegible] يَا رَسُولَ اللَّهِ [illegible] لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شروع کیا لوگوں نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے آدمیو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی اتنی [illegible] کہ تحقیق تم نہیں پکارتے یعنی ساتھ تکبیر کے یعنی نہیں یاد کرتے بہرے کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمھارے ہے یعنی مطلع ہے تمھارے حال پر جہاں کہیں کہ ہو تم برابر ہے کہ پکار کر یاد کرو یا چپکے اور وہ کہ پکارتے ہو اسکو بہت نزدیک ہے [illegible] تمھارے کے گردن سواری اسکی سے کہا ابوموسیٰ نے اور میں تھا پیچھے حضرتؐ کے یعنے اونٹ پر یا پیادہ کہتا تھا میں لا [illegible] میں پس فرمایا حضرتؐ نے اے عبداللہ بن قیس کہ نام ہے ابوموسیٰ اشعری کا کیا نہ خبردار کروں میں تجھکو اوپر [illegible] گنج کے گنجوں بہشت [illegible] کہا میں نے مقرر خبردار کیجیے یا رسول اللہؐ فرمایا حضرتؐ نے وہ گنج یہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہ پر چڑھتے ہوتے جو تکبیر کہے سنت ہے پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور مانند اسکے کے ہے یعنے ذکر اللہ پکار کر کرتے تھے اور [illegible] حدیث میں لاحول کو گنج اسلیے کہا کہ اسکے پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہے مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی کچھ بھی حقیقت نہیں اسکے آگے اور مشائخ رحمہ نے لکھا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنے والا عمل کا اس سے زیادہ نہیں اور معنی اس کلمے کے یہ ہیں کہ نہیں پھر سکتا گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہیں قوت اللہ کی طاعت کی مگر ساتھ مدد اللہ کے ؛

الفصل الثانی فصل دوسری۔

(عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے

جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی اُسکے لیے درخت کھجور کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے
ف خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اُسکی کے اور اچھے ہونے پھل اُسکے کے ۶ ؛ (وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَامِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی زبیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ [illegible] علیہ وسلم نے
نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندے اُسمین مگر کہ ایک فرشتہ پکارنے والا پکارتا ہی کہ ساتھ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو
سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہی سب عیبون سے ۷ ؛ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہی اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الہ الا اللہ
افضل اسلیے ہی کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہین اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اسلیے ہی کہ اسکو تاثیر عجیب ہی بیچ پاک کرنے باطن کے اور صفا
بیرون سے کہ وہ [illegible] ہین بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالے نے افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ پس جب لا الہ کہتا ہی تو نفی [illegible] سب معبودون کی
اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہی ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ دل کے پھر قرار پکڑتا ہی اُسمین اور غالب ہوتا ہی
اُسمین اور غالب ہوتا ہی اعضا پر اُسکے پس پائی حلاوت اہل اُسنے کہ چکھا مزہ اسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے
ہی اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہی بیچ معنی شکر [illegible] ہی اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہی فرمایا اللہ تعالی نے ولئن شکرتم لازیدنکم ۸ ؛ ع ؛ ح
(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی [illegible] شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اُس بندے نے کہ نہ تعریف کی اُسکی **ف** حمد فقط
زبان سے ہوتی ہی اور شکر زبان [illegible] اور اعضا سے [illegible] پس حمد ایک شاخ شکر کی ہی اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہی اور زبان سے
بیان نعمت و تعریف الہی کا خوب ہوتا ہی اور [illegible] تمام اعضا کی ہی پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہی اور مفصل شکر کا جزو اعظم ہی اسلیے فرمایا کہ نہین
شکر کیا اللہ کا اُس بندے نے کہ جسنے اُسکو حمد نکی اور اس [illegible] اشارہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے
۹ ؛ ع ؛ ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ
وَالضَّرَّاءِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی ابن [illegible] سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اُن شخصون کے کہ بلائے
جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف [illegible] وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنی ہر حال راضی برضا مولی
ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ وَاَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ قَالَ
يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ فِيْ
شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سکھلا مجکو ایک
چیز کہ یاد کرون مین تجکو ساتھ اُسکے اور دعا کرون مین تجھسے ساتھ اُسکے پس فرمایا اللہ تعالے نے اے موسیٰ کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسیٰ نے اے پروردگار
میرے سارے بندے تیرے یعنی سوا میرے کہتے ہین یہ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجکو ساتھ اُسکے یعنی ذکر دعا کا
خاص فرما کہ اُسمین شریک میرے نہووین فرمایا اے موسیٰ اگر ساتون آسمان اور آباد رکھنے والے اُنکے سوا میرے یعنی فرشتے اور ساتون زمینین

رکھی جاویں ایک پلڑہ میں اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ میں البتہ جھک جاوے ان چیزوں کے پلڑے سے پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے یہ شرح السنہ میں **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ بسبب اسکے اوروں پر فائق ہو پس مطابقت جواب کی ساتھ سوال کے کیا ہوئی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جواب یہ کہ گویا اللہ تعالے نے فرمایا کہ طلب کی تو نے محال چیز اسواسطے کہ نہیں کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑھتے ہیں اور حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بحسب عادت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہیں ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اور کے پاس نہو مثلاً اگر اسکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اور کے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسی طرح اسما اور دعاؤں اور علوم نادر اور کاریگریوں کا حال ہی کہ ان میں سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہیں ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسپر ہوئی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور نمک اور پانی کے کہ یہ چیزیں کیسی عزیز ہیں اور ہیں بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہ انکے برابر عزیز نہیں اور ہیں کم اور مصحف شریف عزیز [illegible] کتابوں سے افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سنتا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہی اسکے آگے وہ پایا کم جاتا ہی اور جاہل اس سبب [illegible] سے خوش ہوتے ہیں کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہیں ہوتے اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات میں اور نفیس تر سب عبادتوں میں اور افضل سب ذکروں میں اور کامل تر سب حسنات میں ہیں حالانکہ اکثر ہیں وجود میں اور آسان تر ہیں حصول میں اور عوام نے ترک کر دیا ہی انکو اور مواظبت کرتے ہیں اسماء غریبہ اور دعاہای عجیبہ کی کہ اکثر انمیں ایسے ہیں کہ جنکی کچھ اصل ہی نہیں کتاب و سنت میں حاصل سب قولوں کے بیان سے یہ ہی کہ اکثر چیزیں حقیقت میں [illegible] خوب ہیں لیکن بسبب کثرت کے لوگ انکی قدر نہیں جانتے اور بعضی چیزیں اس درجہ کی عزیز نہیں ہیں اور لوگ انکو عزیز رکھتے ہیں بسبب قلت [illegible] اور اللہ تعالے نے یہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھیں اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خو[illegible] کے اور دور رکھے [illegible] اسکا ہر وقت و ہر مقام میں (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا [illegible] اللهُ وَ[illegible] أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ [illegible] قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا [illegible] قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ) [illegible] روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ [illegible] اکبر تا ہی اسکو رب اسکا یعنی ثابت رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی ان اقوال کو اور موافق کہنے اسکے کے فرماتا ہی نہیں [illegible] معبود مگر میں [illegible] اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک اسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالے نہیں کوئی معبود مگر میں ایک [illegible] نہیں کوئی شریک [illegible] واسطے میرے اور جب کہتا ہی بندہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اسی کے لیے بادشاہت ہی اور اسی کے لیے تعریف فرماتا ہی اللہ تعالے نہیں کوئی معبود مگر میں میرے ہی لیے بادشاہت ہی اور میرے ہی لیے تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہیں معبود کوئی مگر اللہ اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طاعت پہ مگر ساتھ مدد اللہ تعالے کے فرماتا ہی اللہ تعالی نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طاعت پہ مگر ساتھ مدد میری کے اور تھے حضرت فرماتے جس شخص نے کہ کہا ان کلمات کو اپنے سوا ان جوابوں مذکورہ کے اپنی بیماری میں پھر مرگیا نہ جلاوے گی اسکو آگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ

اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت کے پاس اور آگے اُسکے گٹھلیان کھجور کی تھین یا کنکریان تسبیح پڑھتی تھی ساتھ اُنکے یعنی تسبیح کو گنتی تھی ساتھ اُنکے پس فرمایا حضرت نے کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھ اُس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑھنے سے بہت سی گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ وہ پیدا کرنے والا ہی یعنے بعد اسکے یا ازل سے ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسی کے اور الحمد للہ مانند اسی کے اور لا الہ الا اللہ مانند اسی کے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی [illegible] مین سے تھین جویریہ یا ام کوئی اور یا کنکریان یہ شک راوی ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیان تھین یا کنکریان اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہی حضرت کے زمانہ شریف مین نہ تھی بعضے گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑھتے تھے اور بعضے گرہ رسے مین گرہین دیتے جاتے تھے لیکن یہ حدیث اصل صحیح ہی واسطے جائز ہونے اس تسبیح کے بھی بسبب تقریر یعنے جائز رکھنے حضرت کے اسلیے کہ [illegible] تسبیح اُسی کے حکم مین ہی کیونکہ فرق نہین ہی درمیان پروئے ہوئے دانون کے اور بغیر پروئے ہوؤن کے بیچ تقریر گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوے اسکے [illegible] کہ کہا ہی اسکو بدعت اور کہا ہی مشائخ نے کہ یہ کوڑا ہی شیطان کے لیے اور منقول ہی کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنید رحمہ اللہ کے ہاتھ مین بیچ حالت منتہی ہونے [illegible] کے پوچھا اس سے کہا کہ یہ ایسی چیز ہی کہ پہونچے ہم بسبب اسکے طرف اللہ کے پس کیونکر چھوڑون مین اسکو اور اللہ اکبر [illegible] اسی کے یعنے کہا [illegible] عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجائے عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسی طرح اسکے مابعد کے جاون مین دونون احتمال ہین [illegible] (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِیِّ کَانَ [illegible] حَجَّۃٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِیِّ کَانَ کَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَۃِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْ ھَلَّلَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِیِّ کَانَ کَمَنْ [illegible] اَعْتَقَ مِائَۃَ رَقَبَۃٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اَحَدٌ بِاَکْثَرَ مِمَّا اَتٰی بِہٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ اَوْ [illegible] مَا قَالَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ کیے سو [illegible] اور جسنے الحمد للہ [illegible] بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ سوار کیا اُسنے لوگون کو سو گھوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ آزاد کیے اُسنے سو بردے اولاد حضرت اسماعیل کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاویگا اُس دن مین یعنے قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اُس ثواب سے کہ لاویگا وہ اسکو [illegible] وہ شخص کہ کہے مانند اسکے یعنے وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنے وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف مانند اسکے کہ کہے سو حج دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل بشرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہی عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہون اور ممکن ہی کہ ہو یہ قبیلہ لاحق کرنے ناقص کے سے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کے برابر ہوتا ہی اور خدا کی راہ مین اپنی جہا

کے پیچھے ڈالے یا عاریۃً دے اور اسمین رغبت دلائی ذکر کی تا کہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے
کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہی نہ اور کچھ اور اسمین شبہہ نہیں کہ مطلوب اولی ہوتا ہی وسیلہ سے اور آزاد
کیے سو بردے اسمین فضیلت ہی واسطے ذکر کرنے والوں محتاجوں کے کہ عاجز ہیں عبادتوں مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہیں اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب
ہیں اسلیے کہ وہ افضل ہیں بسبب ہونے اُنکے کے قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحوں سے
کہ اوپر اُسکے مذکور ہوئیں اور اور بہت حدیثیں صحیحہ دلالت اسپر کرتی ہیں کہ افضل نہیں لا الہ الا اللہ ہی پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس
تاویل اسمین یوں کیجاویگی کہ نہیں لاویگا اس دن مین ثواب کوئی سواے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والے کے زیادہ اُس ثواب
سے کہ لاویگا یہ +۳ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ يَمْلَاُہٗ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَيْسَ
لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِيِّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا [illegible] وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہی آدھی ترازو سے اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیوں کے تولنے کے لیے اسکو بھر دیگا
اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہیں واسطے اُسکے پردہ وراے اللہ کے یہانتک کہ پہونچتا ہی طرف اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی ثواب الحمد [illegible] کا بھر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے
یا مراد یہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہی ثواب سبحان [illegible] اور آدھی کو بھر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونوں ملکر ساری ترازو
کو بھرتے ہیں اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہیں کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہو[illegible] کبریائی میں اور بہت ثواب [illegible] پڑھنے والا اسکا
اور اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد [illegible] +۳ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ
عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى [illegible] مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] بندہ لا الہ الا اللہ خالص دل سے یعنی بدون ریا کے
کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہیں اُسکے لیے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہی [illegible] کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک کہ بچتا ہی کبیرہ گناہوں
سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف بچتا کبیرہ گناہوں [illegible] شرط ہی جلدی قبول ہونے کی نہ اصل ثواب کی یعنی جلدی قبول
جبھی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہوں سے بچے اور اصل ثواب بہر حال ملتا ہی [illegible] عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ
اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ [illegible] الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا [illegible] حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا مین ابراہیم سے اُس رات کہ معراج ہوئی مجھکو یعنی ساتوین آسمان پر ملے تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد
کہنا اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا انکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اُسکی یعنی مشک و زعفران ہی بجاے مٹی کے شیرین ہی پانی اُسکا اور وہ ہی
میدان پٹ پڑ یعنی ہموار خالی درختوں سے اور تحقیق درخت اُسکے ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ
حدیث حسن غریب ہی از راہ اسناد کے ف میری طرف سے سلام لائق ہی سننے والے کو کہ کہے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اُسکے
سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکے کے پڑھنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سے درخت جنت
مین لگائے جاتے ہین یعنی ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہی پس جتنے زیادہ پڑھیگا اُتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے +۳ (وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَ

وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی یسیرہ سے اور تھی وہ ہجرت کرنے والیوں سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کر و اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنون ساتھ انگلیون کے یعنی تسبیحات مذکورہ اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی گویا گردانی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنے ذکر نہ چھوڑو پس بھلائی جاؤگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑدوگی محروم رہوگی ثواب اسکے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف پوچھی جاوینگی الخ یعنی قیامت کو پوچھے گا اللہ تعالے انکو کیا کیا تھا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی اُن مین پھر گواہی دینگی اپنے صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالے نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اُس چیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالے اُس سے اور بچاوے گناہون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ انگلیون پر پڑھنا اذکار کا افضل ہی اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑھنا + ع +

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک زمیندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلاؤ مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہون مین یعنی ورد کرون اسکو فرمایا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک [illegible] اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہی پاکی ہی اللہ کو پالنے والا عالمون کا نہین پھرنا گناہون سے اور نہین طاقت عبادت [illegible] مدد اللہ غالب حکمت والے کے کہا اُسنے پس یہ الفاظ ہین واسطے ذکر رب میرے کے پس کیا ہی واسطے میرے کہ دعا کرون ساتھ اُسکے اپنے [illegible] فرمایا کہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر یعنے ساتھ توفیق دینے طاعت کے حرکات و سکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنے طرف بہتر احوال [illegible] مجکو یعنے مال حلال اور عافیت سے رکھ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہ لفظ ہی یا نہین نقل کی یہ مسلم نے ف آیا ہی بزار [illegible] مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجاے العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہی ہی لوگون کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا ہی مسلم مین +ع (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا [illegible] اللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق [illegible] گذرے اوپر ایک درخت خشک پتون کے پھر مارا اُسکی ٹہنیون کو اپنی لاٹھی سے پس جھڑے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہی گناہ بندون کے جیسے کہ جھڑتے ہین پتے اس درخت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ) اور روایت ہی مکحول سے کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہ گنج ہی گنجون بہشت کے سے کہا مکحول نے پس جو شخص کہ کہے نہین حیلہ یعنے واسطے دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنی اوپر حاصل کرنے نفع کے مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کے اور نہین چھٹکارا عذاب اللہ کے سے مگر طرف اُسی کے یعنی ساتھ رجوع کرنے کے طرف رضا اور رحمت اُسکی کے

دور کرتا ہی الله تعالی اُس سے ستر دروازے یعنی ستر قسمین ضرر کہ ادنی اُنکی محتاجگی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین سند اِسکی متصل اسلیے کہ مکحول
نے نہین سنا ابو ہریرہ سے **ف** گنج یعنے ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اُٹھا دیگا اُس سے پڑھنے والا اُسکا اُس دن کہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سے
محتاجگی دل کی [illegible] آئی ہی حدیث مین کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکے پڑھنے سے اسلیے کہ جب اسکے پڑھنے
والے نے معنی اِسکے تصور کیے تو یقین ہوتا ہی اُسکے دل مین کہ ہر امر الله ہی کے اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اسی کے ہاتھ ہی
پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتون پر اور سونپتا ہی امر اپنا الله تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا و قدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابو الحسن
شاذلی نے کہا کہ صحبت رکھی مین نے اپنی سیاحت مین ساتھ ایک شخص کے پس وصیت کی مجھکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد و معاون
اعمال نیک پر برابر لاحول ولا قوۃ الا بالله کے اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد و معاون برابر بھاگنے کے طرف خدا کے اور چنگل مارنے کے
ساتھ فضل اُسکے کے وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور نہین سند اسکی متصل یہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوت دیتی ہی اسکو یہ حدیث
کہ وارد ہوئی ہی ابو موسی [illegible] سے مرفوع لاحول ولا قوۃ الا بالله فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہی یہ صحاح ستہ [illegible] نے اور روایت
کی نسائی اور بزار نے ابو ہریرہ سے مرفوع لاحول ولا قوۃ الا بالله مع لا منجا من الله الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ۱۲ م (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَۃٍ وَّتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُھَا الْھَمُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا بالله دوا ہی ننانوے بیماریون کی یعنی بیماریون دنیویہ اور اخرویہ کی ادنی
اُنمین سے غم ہی یعنے غم دین اور دنیا کا (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [illegible] اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کیا نہ بتلا دون مین تجھکو ایک کلمہ کہ اترا ہی [illegible] کے نیچے سے گنج بہشت سے وہ کلمہ یہ ہی لاحول ولا قوۃ
الا بالله جب یہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی الله تعالے تابعدار ہوا بندہ میرا اور [illegible] ہوا نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات
کبیر مین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھِیَ صَلٰوۃُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ [illegible] الشُّکْرِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تَمْلَاُ مَا
بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاہُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہی ابن عمر
سے یہ کہ کہا سبحان الله وہ ہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد لله کلمہ [illegible] اور لا الہ الا الله کلمہ ہی اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب ہی خلاصی
کا آگ سے اپنے پڑھنے والے کے لیے اور ثواب الله اکبر [illegible] کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور جب کہتا ہی بندہ لاحول
ولا قوۃ الا بالله ساتھ حضور دل کے فرماتا ہی الله تعالی کہ فرمانبردار ہوا [illegible] بہت فرمانبردار ہوا نقل کی یہ رزین نے **ف** عبادت مخلوقات کی جیسے کہ
فرمایا الله تعالے نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ ۱۲ ع بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ باب ہی بیچ بیان استغفار و توبہ کے **ف** استغفار کے معنی
ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اسلیے کہا التوبہ یا استغفار زبان سے ہوتی ہی اور توبہ دل سے اور توبہ
کے معنے ہین رجوع کرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش الله تعالی کی بندہ کے
لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اُسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسی کو اُسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اُسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی
پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنے بعد توبہ کرنے کے ایسی حالت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل
تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ [illegible] یعنے بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنی واجب ہی امر توبوا الی الله جمیعا کے

ہر بندے پر واجب ہے اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہیں پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش مانگے
اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہوں کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہوں یا خطا یا سہو
اور بسبب شومی گناہوں کے توفیق طاعت سے محروم نہ رہے اور ظلمت اصرار کے گناہوں پر دل کو بالکل نہ گھیر لے اور کفر و دوزخ کو نہ پہونچاوے اور شرطیں
توبہ کی چار ہیں ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان میں نہو مانند تعریف کرنے لوگوں کے
اور ضعف اور فقر اور مانند اسکے کے دوسرے یہ کہ گناہوں گذرے ہوؤں سے شرمندہ ہو تیسرے یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہوں ظاہر و باطن کا کرے چوتھے
یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہیں کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدائے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تلک تلاش کرے
کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہیں تا تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوتے ہوں قضا انکی کرے اور سستی نکرے انکے ادا
کرنے میں ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل میں اور فرض کفایہ میں کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اسپر اور جو منع چیزیں کی ہیں مانند پینے شراب وغیرہ کے
انسے درگاہ خدا [illegible] میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور بشار دے تا توبہ اسکی مقبول ہو اور بخشا [illegible] کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالے نے
وَہُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ اور یہ توبہ اللہ تعالی سے کرنی ان گناہوں سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ بسبب
تلف ہونے حقوق بندوں کے ہوں تو اللہ سے بھی بخشش چاہیے اسلیے کہ نافرمانی اسکی کی اور انسے بھی تدارک اسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا
کرے یا بخشواوے اور اگر سواے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اس قصور کا اور نہیں تو بغیر
ذکر کرنے نام کے [illegible] گناہ معاف کروادے اور اگر [illegible] خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالے سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے
اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اس سے راضی ہو اور [illegible] سے اسکے دشمنوں کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو
تو وارث اسکے قائم مقام اسکے ہیں [illegible] انسے بخشواوے اور [illegible] انسے اور مردہ کے لیے بھی کچھ اللہ دے اور توبہ اور استغفار میں دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ
ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ میں توبہ [illegible] کا توبہ کیونکر کروں اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ اگلے اسکے بخشے جاتے ہیں اگر
آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ [illegible] دن میں کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اسکے دل میں نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ
کرونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مر جاؤں اور [illegible] توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدہ میں
جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور [illegible] ہوؤں کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ
ہاتھ اٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرے دروازے پر [illegible] کرتا ہوں تو بخشندہ ہے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ
نظر رحمت کے میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک بچا اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت میں ہے اور تو ہی
بخشنے والا ہے بعدہ درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اسکا مستحق بشارت اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ
کا ہوتا ہے اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا انسے توبہ کریں اور توبہ محبوں کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے
ماسواے اللہ سے ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر
و علامات النفاق میں تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہیں اور پرہیز کرنا بھی انسے دشوار ہے اور بسبب بے اختیار
کے تقوی میں بھی خلل نہیں لاتے ہیں بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے
بلکہ جتنے المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہیں کرتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و

رنج کو نہ پہونچاوین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہے کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہے لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنے والا گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرور سے اور ساتھ وسعت کرنے کے مباح مین پڑتا ہے شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہے اور یہان سے جا اسلام کی تمام ہوتی ہے اور سن بعد اسکے کفر کفر وہ آگ کا ہے نعوذ باللہ منہ ۶+۷+۶ و تفسیر بحر العلوم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اسکے دن مین زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تھا واسطے گناہ کے اسلیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلیے تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تھے کہ قصور ہوا مجھ سے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کے نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی تھی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت [illegible] معصوم اور بہتر المخلوقات تھے جب ام مخلوقون نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگارون کو لطریق اولے کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی رضؓ نے کہ تھیں زمین مین دو امان عذاب خدا سے پس ایک تو اٹھ گئی اور دوسری موجود ہے پس چنگل مارو ساتھ اسکے وہ امان جو اٹھ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وماکان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ۲+۶ (وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ [illegible] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اغر مزنیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی [illegible] وسلم نے تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ [illegible] کیا جاتا ہے دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کے سو بار نقل کی یہ مسلم نے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے غافل نہو ادھر سے پس بسبب مشغول ہونے کے [illegible] مباح کے مثل کھانے کے اور بیویون سے خلطہ کرنے کے اور سوا اسکے کچھ غفلت ہوتی تھی اسکو بہ نسبت اپنے [illegible] استغفار کرتے تھے اور اسکے اور بھی کتنے معنی لکھے ہین علما نے بخوف درازگی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہے کہ جو بعضے اچھے لوگون [illegible] مختار یہ ہے کہ یہ حدیث متشابہات سے ہے علم اسکا اللہ اور رسول کو ہے ایمان اسپر لاوے اور در پے سمجھنے مضمون اسکے کے نہووے ۶ع فخ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت [illegible] سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اسکے [illegible] سو بار [illegible] اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ہَدَیْتُہٗ فَاسْتَہْدُوْنِیْ اَہْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَہٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا ہِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْہَا عَلَیْکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاہَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَّجَدَ

بخیر فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بیچ ان چیزوں کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند سے یعنے حدیث قدسی ہے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے میرے بندو تحقیق مین نے حرام کیا ظلم اپنی ذات پر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ میرے حق مین ایسا ہے جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مین نے اسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو اے بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اسپر رزق اور بے پروا کرون اسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو اے بندو میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا مین نے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم یعنے اکثر تمھارے خطا کرتے ہین رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچو گے میرے ضرر کو تا کہ ضرر پہونچا سکو مجھکو اور ہرگز نہ پہونچو گے نفع میرے کو تا کہ نفع پہونچا سکو مجھکو یعنے گناہ کرنے سے درگاہ میری مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو جاؤ جیسے حضرت ہین ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اے بندو میرے اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے یہ اس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہو سوئی یعنی پانی کو جس وقت کہ ڈالی جاوے دریاے شور مین اے بندو میرے سوا اسکے نہین کہ عمل تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا انکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے یا عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوا بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنے اسلیے کہ صادر ہوئی اسکے نفس سے نقل کی یہ مسلم نے ف سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہ ہی کہ اگر چھوڑ دین لوگ اس حالت پر کہ انکی طبیعت مین ہی گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ اور یہ منافی نہین ہی ساتھ اس حدیث کے کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہی اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کی کو اور حدود اسلام کی کو اور بخشتا ہون گناہ سب یعنے ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہی کہ سوا شرک کے اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹنا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کے نہین عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی اسیطرح اسکو مشابہت دی خزانہ اللہ کے خزانہ مین کمی کا کیا بانٹنے اور کھانے ملک کے کہا جاوے کہ یہ قبیلہ بالفرض والتقدیر کے سے ہی یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانہ مین تو اسقدر ہو ۱ع (وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بنی اسرائیل رجل قتل تسعۃ وتسعین انسانا ثم خرج یسأل فاتی راہبا فسالہ فقال لہ توبۃ قال لا فقتلہ وجعل یسأل فقال لہ رجل ائت قریۃ کذا وکذا فادرکہ الموت فناء بصدرہ نحوہا فاختصمت فیہ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب فاوحی اللہ الی ہذہ ان تقربی والی ہذہ ان تباعدی فقال قیسوا ما بینہما فوجد الی ہذہ اقرب بشبر فغفر لہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی انہین سے پوچھتا تھا یعنے لوگون سے حال قبول ہونے توبہ اپنی کا پھر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اس سے پس کہا کیا ہی واسطے اسکے یعنے اس فعل کے یا واسطے اس کام

کرنے والے کے یعنے میرے لیے توبہ یعنی قبول ہو گی یا نہین کہا اُسنے کہ نہین پس مار ڈالا اُس شخص نے اُس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اُسکو
ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی مین یعنے نام اُسکا لیا اور وصف اُسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہی کہ اُسمین ایک عالم رہتا ہی فتوی دیگا تجکو قبول
ہونے توبہ تیری کی [illegible] آ لی اُسکو موت یعنے جب اُس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کے پہونچا تو معلوم ہوئی اُسکو علامات مرنے کی پس
جھکایا اُسنے سینہ اپنا طرف اُس بستی کے پس جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اُس
بستی کو کہ چلا تھا طرف اُسکے توبہ کے لیے یہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنے طرف میت کے اور حکم کیا طرف اُس بستی کے کہ راہب کو جسمین مار کر چلا تھا یہ کہ دور ہو جا
میت سے پھر فرمایا اللہ تعالے نے یعنی اُن فرشتون کو کہ ناپو تم درمیان دونون بستیون کے یعنے جس بستی سے نزدیک ہو گا اُسی کے فرشتون کے حوالے
ہو گا پس پایا گیا طرف اُس بستی کے کہ چلا تھا اُسکی طرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطے اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جھگڑے
بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے حضرت عزرائیل سے اور کہا ابن مالک نے کہ یعنی کہا ملائکہ رحمت کے نے کہ ہم لیجاوین اُسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ یہ تائب
تھا بسبب متوجہ ہو[illegible] اُس بستی کے توبہ کے لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اُسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مار [illegible] سو آدمیون کو
اور نہین توبہ کی اب [illegible] یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالے کے طالب توبہ کے لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہی اللہ
اپنے بندے سے راضی کر دیتا ہی اُس سے دشمنون اُسکے کو اور حدیث مین ثابت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگون کو نا امید ہونے سے ؀ (وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ [illegible] بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم [illegible] ات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم البتہ
لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے [illegible] دے اللہ اُنکو نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود بیان کرنا مغفرت
اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہی وہ ایسا بخشنے والا ہی واسطے ظاہر کرنے معنی اسم [illegible] تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت
دلانی نہین ہی اسلیے کہ اُس سے منع کیا ہی اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلیے [illegible] نجز الدین ؀ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّهَارِ [illegible] لَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی پھیلاتا [illegible] ہاتھ اپنا رات کو تا کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھ
اپنا دن کو تا کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغ[illegible] رف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہی طلب کرنے
سے اسلیے کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے مین تو ہاتھ [illegible] کے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارون کو توبہ کی طرف اور
بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی وسعت مغفر[illegible] ت سے اور یہان[illegible] سے آفتاب الخ یعنے جب طلوع ہو گا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا
بند ہو جاویگا پھر کسی کی توبہ نہین قبول ہونے کی ؀ (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ
تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنے اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہی
قبول کرتا ہی اللہ تعالی توبہ اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ؀ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب
کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہ حد ہی قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے
توبہ قبول ہوتی ہی بعد اُسکے نہوگی اور ایک حد اُسکی [illegible] ہی کہ پہلے حالت غرغرہ کے توبہ کرے حالت غرغرہ کی توبہ بھی قبول نہین ہوتی ؀ (وَعَنْ اَنَسٍ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کانت راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ و
علیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینا ہو کذلک اذ ہو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال
من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطا من شدۃ الفرح رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنے بندے اپنے کے جسوقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اسکے بہ نسبت ایک تمہارے کے کہ ہو سواری اسکی
بیچ زمین جنگل کے پھر جاتی رہے سواری اس سے اور اسپر تھا کھانا اور پینا اسکا پس ناامید ہوا اس سے یعنے بعد تلاش کرنے کے پھر آیا ایک درخت
کے پاس پس لیٹ رہا اسکے سایہ میں ناامید ہو کر اپنی سواری سے پس اسوقت کہ وہ تھا اسطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہے نزدیک اسکے
پس پکڑی مہار اسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الٰہی تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہ مسلم نے
ف کہنا یوں تھا کہ تو رب میرا ہے اور میں بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کے مدہوش ہو کر کہنے لگا بجائے اسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا
مقصود بیان کرنا [illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکو مشابہت دی [illegible] کی خوشی کے ساتھ کہ
گم ہوئی سواری اپنی جنگل میں پائی ہو (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت
فاغفرہ فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا
فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب [illegible] غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا قال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفرہ
لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ [illegible] لعبدی فلیفعل ما شاء متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندہ نے یعنے [illegible] میں سے یا اگلی امتوں میں سے کیا گناہ پھر کہا اے پروردگار میرے گناہ کیا میں نے پس
بخش اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اسکے نے یعنے [illegible] کیا جانا بندہ میرے نے کہ تحقیق اسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہوں کو یعنے جسکے چاہتا ہے
جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہے ساتھ گناہوں کے یعنے [illegible] جسکے لیے چاہتا ہے بخشا میں نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا یعنے گناہ کرنے سے ایک
مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا اے پروردگار [illegible] میں نے گناہ پس بخش اسکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق
اسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اسکے بخشا میں [illegible] نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا اے
پروردگار میرے کیا میں نے گناہ اور پس بخش اسکو [illegible] کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اسکے پروردگار ہے بخشتا ہے
گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اسکے بخشا میں نے بندے اپنے کو [illegible] نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کرے جو چاہے یعنی جبتک
استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جب تک کہ گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا [illegible] مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہے اور تاثیر اسکی
کا بخشش گناہوں میں نہ امر ساتھ گناہ کے ہے (وعن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدث ان رجلا قال واللہ لا یغفر اللہ
لفلان وان اللہ تعالیٰ قال من ذا الذی یتالی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک اوکما قال رواہ مسلم) اور
روایت ہے جندب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنی اس امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کہا قسم ہے خدا
کی نہیں بخشنے کا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کھاتا ہے مجھپر یہ کہ نہ بخشوں گا فلانے
کو پس تحقیق میں نے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اسکے کہا نقل کی یہ مسلم نے ف کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو
اللہ نہیں بخشنے کا کہی یہ بات از راہ تکبر کے کہ اسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا تھا کہ صادر ہوتی ہے یعنے جاہل صوفیوں سے اور ناپید کیا

عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی مین نے قسم تیری حاصل یہ کہ اُس قسم کھانے والے نے جو یقین کیا تھا اُسکے نہ بخشے جانے کا اُسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس
یہ نہین ہو کسی کو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین نص وارد ہوئی ہو مضائقہ نہین اُنکو کہنا ہم (وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible] الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا
فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور
روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو یا الٰہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو
پیدا کیا تونے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا
ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونے کا اور سوا اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُس چیز کی سے کہ کی
مین نے اقرار کرتا ہون مین [illegible] تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا
گناہون کو مگر تو فرمایا حضرت [illegible] نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظون کو دن مین یقین کر کر معنون انکے پر پھر مرے اُس دن پہلے شام ہونے کے پس وہ بہشتیون
مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معنون ان الفاظ کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی نقل
کی یہ بخاری نے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ [illegible] اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ
مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ [illegible] السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ
اٰدَمَ اِنَّکَ لَوْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا [illegible] رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا [illegible] اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہو اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے
تحقیق کہ تو جبتک مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہون کی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا مین تجکو [illegible] پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز
نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہونچین گناہ تیرے بلندی [illegible] پھر بخشش مانگے مجھسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا
مین اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے [illegible] حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو البتہ آؤن مین
تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے اندر روے بخشش کے نقل کی یہ ترمذی [illegible] کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب
ہی (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ [illegible] مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ
مَا لَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور [illegible] ابن عباس سے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے جس شخص نے
جانا کہ مین صاحب قدرت ہون اوپر بخشنے گناہون کے کہ بخشتا ہون واسطے اُسکے اور نہین پروا کرتا ہون جبتک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسی کو
نقل کی یہ شرح السنہ مین ف دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب ہی مغفرت کا اسلیے کہ کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہون
کے بخشنے پر امید رکھتا ہی اس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہین کرتا اسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ
عَبْدِیْ بِیْ منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشیگا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے
اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب یعنی اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے
رحم کرتا ہی مجھپر حاصل یہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہی ۱۲ م (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ

یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ کُلِّ ہَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عباس رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اسکو یعنی حلال طیب
اس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا یعنی یہ ہیں کہ مدام
کرے اسپر اسلیے کہ ہر دم میں محتاج ہے اسکا اسلیے فرمایا ہے پیغمبر خدا صلعم نے طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا اور یہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار
کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہیں گناہ اسکے پس یہ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہے اور انکی شان میں یہ آیت وارد ہوئی ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ
یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا
اسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْہٰرًا
منقول ہے حسن بصری رح سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا انسے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے
کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیدائش کا زمین اپنی میں پس سبھوں کو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا انسے کہ شکوہ کیا لوگوں نے تم سے کئی چیزوں کا
اور حکم کیا تمنے ان سبھوں کو استغفار کرنے کا پس پڑھی انھوں نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنے جتنے جواب دیے ہیں سب اسی آیت سے ثابت
ہیں ۶ (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی [illegible]یْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوام کیا گناہ پر اس شخص نے کہ استغفار
کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اصرار دوام یعنی گناہ پر برا ہے کہ اصرار صغیرہ پر
کبیرہ ہوتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہے پس فرمایا جو [illegible]ستغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے
کہ مصر وہی ہے جو استغفار نکرے اور نادم نہووے + (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَّخَیْرُ
الْخَطَّآئِیْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہے خطا کار
ہے یعنے سوائے انبیاء علیہم السلام کے اسلیے کہ وہ معصوم ہیں خطا [illegible] اور بہترین خطا کرنے والوں کے توبہ کرنے والے ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ [illegible] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَآءُ فِیْ قَلْبِہٖ فَاِنْ تَابَ
وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُہٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَہٗ فَذٰلِکُمُ الرَّانُ [illegible] الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور [illegible]یت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اسکے دل میں [illegible] اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اسکا اور اگر زیادہ
کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہے اسکے دل پر پس [illegible] زنگ کہ ذکر [illegible] تعالے نے اس آیت میں ہرگز نہیں یوں بلکہ
زنگ باندھا ہے انکے دلوں پر اس چیز نے کہ تھے کرتے یعنے گناہ یہانتک کہ نہیں باقی رہی ان میں خیر ہرگز نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف چھا جاتا ہے یعنے ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندھا ہوتا ہے بینائی دل کی سی پس نہیں دیکھتا کوئی
چیز علوم نفع دینے والی سے اور حکمتوں فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہے شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہے نہ اوروں پر اور ثابت ہوتے ہیں
اسکے دل میں آثار ظلم اور فتنہ کے اور جرأت کرتا ہے گناہ پر ۶ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ
تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے

قبول کرتا ہی توبہ بندے کی جبتک کہ نہین غرغرہ لگتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جبتک کہ غرغرہ نہین لگتا ہی یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا
جبتک توبہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہین درست
خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیس التوبۃ الخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ توبہ گناہون سے صحیح ہی نہ کفر سے اُنکے
نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہون سے توبہ کرنے کا ہی اور اگر کسی سے حق اُسکا بخشوادے
ایسی حالت مین تو صحیح ہی ۲+ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ
عِبَادَکَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ)
اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم تیری عزت کی ای رب میرے
ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندون کو جبتک کہ ارواح اُنکی بدنون اُنکے مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی
کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اُنکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِہٖ
وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ [illegible] یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی
صفوان بن عسالؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض اُسکا
مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سے [illegible] یعنی طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کی طرف سے مانع ہی
قبول توبہ کا معنے ہین اللہ تعالیٰ کے اس قول کے اُس دن کہ آوینگی بعضی نشانیا[illegible] ردگار تیرے کی نہین نفع دیگا کسی جان کو ایمان اُسکا ایسی
جان کہ نہ تھی ایمان لاتی پہلے سے یعنے پہلے آنے بعضی نشانیون کے نقل کی یہ تر[illegible] ن ماجہ نے ف توبہ کے لیے یعنی کھلا ہوا ہی توبہ کرنے والون کے
لیے یا علامت ہی واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کے حاصل یہ کہ لوگون کے لیے درو[illegible] کھلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہین نکلتا
جب اُدھر سے نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہین قبول ہو ویگا ایمان اور [illegible] ہون سے اور اُس دن کہ آوینگی الخ یعنے ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب
تیرا جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سے اور [illegible] اوکسبت فی ایمانہا خیرا یعنے یا نہ تھی جان کہ کی ہو حالت ایمان
اپنی کی مین بھلائی یعنی توبہ نہ نفع دیگی اُسکو توبہ حاصل آیت کا یہ ہی کہ جسدن آ[illegible] مغرب کی جانب سے نکلیگا تو جو کوئی پہلے اُسکے ایمان نہ لایا ہوگا یا
ایمان پر ہوگا لیکن گناہون سے توبہ نہ کی ہوگی تو اُسکو ایمان یا توبہ [illegible] سے نہ نفع دیگی ۴+ع (وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْھِجْرَۃُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَۃُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّ[illegible] اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی معاویہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین موقوف ہوگی ہجر[illegible] گناہون سے [illegible] توبہ یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلے
آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے ف یعنے جبتک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہون
سے آدمی پاک ہو سکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہون سے نہین پاک ہو سکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلیگا حاصل
یہ کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہین نکلتا توبہ کر کر پاک ہو سکتا ہی اور جب اُدھر سے نکلیگا تو توبہ سے نہین پاک ہونے کا ۴+ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مُتَحَابَّیْنِ اَحَدُھُمَا مُجْتَھِدٌ فِی الْعِبَادَۃِ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ
یَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَہٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا فَقَالَ وَاللّٰہِ

لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَبَدًا أَوْ لَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ أَتَسْتَطِيعُ
أَنْ تَحْظُرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی [illegible] علیہ
وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک اُنمین سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین [illegible] گنہگار ہون
یعنے اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اُس چیز سے کہ تو اُسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہا گنہگار کہ
چھوڑدے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنے اسلیے کہ وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اُس عابد نے اُسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اُسکو پس کہا باز آ
پس کہا گنہگار نے چھوڑدے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجھپر داروغہ پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو
کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالے نے طرف اُن دونون کے فرشتہ پھر قبض کی ارواح اُن دونون کی پس [illegible] ہوئین دونون یعنے
اروحین اُنکی نزدیک اللہ تعالے کے یعنے برزخ مین یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت [illegible] کے اور فرمایا دوسرے
کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اُسنے کہ نہین طاقت رکھتا [illegible] پروردگار میرے فرمایا پروردگار
نے فرشتون کو [illegible] جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اُسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہ احمد نے **ف** اُس شخص نے جو عمل [illegible] کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا
اُس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالے نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسلیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین وہ
بہتر ہی اُس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ٭ (وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ
أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ [illegible] الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ
السُّنَّةِ يَقُولُ بَدَلَ يَقْرَأُ) اور روایت ہی اسماء بنت [illegible] سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی
کی ہی نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنے کے ناامید مت [illegible] خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہ سب اور نہین پروا رکھتا نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی اور شرح [illegible] مین لفظ یقول کا ہی بدلے یقرأ کے **ف** بخشتا ہی گناہ یعنی کافرون کے ساتھ توبہ کے اور مومنون کے
ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہی ٭ (وَعَنِ [illegible] فِي قَوْلِ اللّٰهِ إِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا
وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا [illegible] حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے الا اللمم
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الٰہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ جسنے نہین کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** ساری آیت یون ہی والذین یجتنبون [illegible] الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرة یعنی جو لوگ پرہیز کرتے ہین
بڑے گناہون سے اور بےحیائیون سے سوائے چھوٹے گناہون [illegible] پروردگار تیرا [illegible] کرنے والا ہی مغفرت کا پس اس آیت مین جو ہی سوائے
چھوٹے گناہون کے اُسپر حضرت نے بطور رشد کے شعر مذکور پڑھا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ مومن خالی نہین [illegible] چھوٹے گناہون سے اور حاصل یہ ہی کہ
شان و فضل تیرا ایسا ہی کہ اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہون کو چھوٹون کی تو کیا حقیقت ہی اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ چھوٹے گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا
بلکہ جھاڑ دیتا ہی اُنکو بسبب نیکیون کے اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہی کہ ایام جاہلیت کے شاعرون مین سے ہی بہت عبادت کرتا تھا اُسوقت مین
اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے شعر سنتے تھے
اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ٭ (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ
فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ

استغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی
جناح بعوضۃ ولو ان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی
جناح بعوضۃ ولو ان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسأل کل انسان منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت
کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ ثم رفعھا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی
کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردت ان اقول لہ کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اے بندو میرے سب تم گم کیے ہو راہ مگر جسکو ہدایت کی مین نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت
کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مین نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو
گنہگار یعنی متصور ہے [illegible] سے گناہ مگر جسکو بچا لیا مین نے یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم مین سے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے
بخشدونگا مین اسکو یعنے سب گناہ اسکے اور نہین پروا رکھتا مین اور اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے
اور تر تمھارے اور خشک [illegible] جوان ہو یا بوڑھے تمھارے یا عالم و جاہل تمھارے یا فرمانبردار و گنہگار تمھارے غرضکہ سب مخلوقات
جمع ہون اوپر متقی دل بندے کے میرے بندون مین سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کرے یہ یعنی جمع ہونا میرے ملک مین بقدر بازو مچھر
کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہون اوپر بدبخت ترین
دل بندے کے میرے بندون مین سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہ میرے ملک مین سے [illegible] بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے
اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہون [illegible] مین پھر مانگے ہر آدمی تم مین سے اسقدر کہ پہونچے
آرزو اسکی یعنی جو حاجت دل مین رکھتا ہو پھر دون مین ہر مانگنے والے کو تم مین سے [illegible] قصد اسکے نہ کم کرے یہ یعنی دینا اور حاجت روائی کرنی
ملک میرے سے کچھ مگر جیسا کہ اگر ایک تم مین کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اسمین سوئی پھر اٹھا دے اسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو
کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہے والا اسکے ملک مین کمی کا کیا باعث ہے وہ کتنا ہی دے [illegible] ہرگز کمی نہین ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتون کا
بسبب اسکے ہے کہ مین بہت سخی ہون بہت دینے والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہ تمام [illegible] ساتھ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے ارادہ بندے کو
دخل نہین دینا میرا حکم کرنا ہے اور عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنی ایک حکم مین یہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہے امر میرا واسطے کسی چیز کے جسوقت
کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اسکا مگر کہتا ہون مین اس چیز کو ہو جا [illegible] جاتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن انس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ [illegible] انا اھل ان اتقی فمن اتقانی فانا اھل ان اغفر لہ رواہ
الترمذی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی [illegible] اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے پڑھی یہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوی
کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمھارے نے کہ مین لائق اسکے ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنے سے ساتھ
میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شریک کرنے سے ساتھ میرے پس مین ہون لائق اسکے کہ بخشون مین اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی
نے مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا
یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے سواے اسکے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے (وعن ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ) اور روایت ہے

ابن عمرؓ سے کہ کہا تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہ کہتے سو بار ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے (وعن بلال بن يسار بن زيد مولى النبي صلى الله عليه وسلم قال حدثني أبي عن جدي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه غفر له وإن كان قد فر من الزحف رواه الترمذي وأبو داود ولكنه عند أبي داود هلال ابن يسار وقال الترمذي هذا حديث غريب) اور روایت ہی بلالؓ بیٹے یسار بیٹے زید کے سے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نے کہ نقل کی دادا میرے سے یہ کہ انہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کہ کہے طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اسکے بخشش کیجاتی ہی واسطے اسکے اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار [illegible]ے کہ کبیرہ گناہ ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے لیکن نزدیک ابی داؤد کے ہلال بن یسار ہی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف لفظ الحی القیوم کو زبر بھی ہی اور پیش بھی لیکن [illegible] مشہور تر اکثر روایتون مین ہی اور جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا [illegible]ر کرنے والا گناہ سے اس حال مین کہ مقیم ہو اس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذا باللہ منہ ١٢

الفصل الثالث فصل تیسری (عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب أنى لي هذه فيقول باستغفار ولدك لك رواه أحمد) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ [illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عز وجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ واسطے بندے نیکبخت کے بہشت مین پس کہتا ہی بندہ ای پروردگار [illegible]ن سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد نے (وعن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الميت في القبر إلا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من أب أو أم أو أخ أو صديق فإذا ألحقته كان أحب إليه من الدنيا وما فيها وإن الله تعالى ليدخل على أهل القبور من دعاء أهل الأرض أمثال الجبا[illegible] هدية الأحياء إلى الأموات الاستغفار لهم رواه البيهقي في شعب الإيمان) اور روایت ہی عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خ[illegible] علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اسکا پکڑے منتظر ہوتا ہی دعا کا کہ پہونچے اسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کیطرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت کہ پہونچتی ہی دعا اسکو ہوتا ہی پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اسکے دنیا سے ا[illegible] چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہونچاتا ہی قبر والون کو بسبب دعا زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت ا[illegible]ق تحفہ زندون کا طرف مردون کے استغفار کرنا ہی انکے لیے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وعن عبد الله بن بسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارا كثيرا رواه ابن ماجة وروى النسائي في عمل يوم وليلة) اور روایت ہی عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطے اس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمال نامہ مین استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلہ کے ف روایت کی بزار نے انسؓ سے بطریق مرفوع کے کہ ہین دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اٹھالیجاتے ہین اعمال نامہ بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہی اللہ تعالی اول اعمال نامہ مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی تبارک وتعالی بخشے مین نے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونون طرفون اعمال نامہ کے ہین حاصل یہ کہ صبح وشام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی ١٢ (وعن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا استبشروا وإذا أساءوا استغفروا رواه ابن ماجة والبيهقي في الدعوات الكبير) اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجھکو ان لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات
کبیر مین ٥ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ
قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَىْ
بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِىْ اَرْضٍ دَوِّيَّةٍ
مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ
اللهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِىَ الَّذِىْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ
فَاللهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ رَوٰى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِىُّ
الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا ٥ اور روایت ہی حارث بن سوید سے کہ کہا حدیث کین مجکو عبد اللہ بن مسعود نے دو حدیثین ایک انمین سے نقل
کی نبی صلی اللہ [illegible] سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ ہی کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ
کے ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہون کو مانند مکھی کے کہ اڑے اسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اس مکھی کے
اسطرح سے یعنے اپنے ہاتھ سے پس اڑا دیا اسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنے
گناہ کرنے کی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تھی بیان کی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن [illegible] بہت اس شخص سے کہ اترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت
اور گھانس سے جگہ ہی ہلاکت کی ساتھ اسکے تھی سواری اسکی اسپر تھا کھانا اس[illegible]پانی اسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا
پھر سونا پھر جاگا اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی سواری اسکی پھر تلاش کیا اسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی
نے یعنی بھوک و بلا سوائے گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤن مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا [illegible] پس سو رہون یہانتک کہ مرجاؤن پس رکھا اپنا سر اپنے بازو
تاکہ مر رہے پھر جاگا پس ناگہان سواری اسکی اسکے پاس حاضر ہی اسپر ہی توشہ اس[illegible] پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندے مومن
کے اس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہی اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی
بندے کے توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے ان دونون حدیثون سے اسکو [illegible] طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنی جسمین قصہ سواری کے کھو گئے
اور پانے کا ہی اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند [illegible] سمجھتا ہی وہ نہین ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی ف
حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کے ان اللہ یحب التوابین
کہا امام غزالی رحمہ نے کہ منقول ہی بڑے عالم باعمل استاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ سے کہ انھون نے کہا دعا کی مین نے اللہ سبحانہ تعالی سے تیس برس تک
یہ کہ نصیب کرے مجھکو توبہ نصوح پس نہ قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا مین نے اپنے دل مین اور کہا مین نے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی مین نے
تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اتنا کہا پس دیکھا مین نے خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجھکو آیا تعجب کیا تو نے اس سے یہ بھی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ
تعالی سے یہ کہ دوست رکھے تجھکو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین پس یہ حاجت کیا آسان ہی ٥ ع
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہی ف یہ دوست رکھنا بسبب

توبہ کے ہی بسبب گناہ کے ۔ (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰیَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ) اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے اس آیت کے ای لیسے بندو میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنے ساتھ گناہ کرنے کے نہ نا امید ہو آخر آیت تک۔ پھر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین یا نہین یعنے بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہو رہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنی واسطے انتظار امر الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے ادائے جواب مین پھر فرمایا یعنے بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبر دار ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا [illegible] جسنے شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اسکی قبول ہوئی پس وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ ف نہین [illegible] رکھتا مین الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور انکو تصدق دون اور لذت اٹھاؤن اسکی [illegible] کی چیزون سے اس لیے کہ خوشخبری ہی اسمین مغفرت گناہون کی اور بعد لفظ لا تقنطوا کے باقی آیت یہ ہی مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ [illegible] ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان شعرون مین باندھا ہی شعر اَیَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ ۔ فَاِنَّ الْاِلٰہَ رَءُوْفٌ رَءُوْفٌ ۔ وَلَا تَرْحَلَنَّ بِلَا عُدَّۃٍ ۔ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَخُوْفٌ ۔ اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کے مین ہی شعر غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ۔ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ۔ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ۔ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ۔ وغیرہ (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَغْفِرُ لِعَبْدِہٖ مَا لَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا [illegible] اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَخِیْرَ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) [illegible] روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی البتہ بخشتا ہی واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہی گناہون سے جبتک کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ ہو شرک [illegible] نقل کین یہ تینون حدیثین احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث و نشور مین (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible] اللّٰہَ لَا یَعْدِلُ بِہٖ شَیْئًا فِی الدُّنْیَا ثُمَّ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے یعنی مرے اس حال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالے کے کسی کو دنیا مین [illegible] اسپر مانند پہاڑ کے گناہ یعنے بعد مرنے کے بخشیگا اللہ تعالی واسطے اسکے یعنی سب گناہ اگر چاہیگا نقل کی یہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ۔ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ [illegible] بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِہِ النَّھْرَانِیُّ وَھُوَ مَجْھُوْلٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ رُوِیَ عَنْہُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَۃٌ وَالتَّائِبُ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنے والا گناہون سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے کہ فقط نقل کیا اسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہی اور شرح السنۃ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اسکے ف جاننا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ شرطون معتبرہ کے تو نہین شک اسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہی اس سے مغفرت بموجب وعدۂ الٰہی کے وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہی مٹانے والی گناہون کی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اسپر البتہ حاصل یہ کہ یہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر

چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ۱۲ * باب یہ باب ہی بیچ بیان اُن حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلے باب کے فائدہ
نسخون مین فقط لفظ باب کا ہی اور بعضے نسخون مین ہی باب فی سعۃ رحمۃ یعنے اس باب مین بیان ہی وسعت رحمت باریتعالی کا ۱۲ الفصل الاول
فصل پہلی (عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قضی اللہ الخلق کتب کتابا فھو عندہ فوق عرشہ ان رحمتی
سبقت غضبی وفی روایۃ غلبت غضبی متفق علیہ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی
نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کے یا شروع کیا پیدا کرنا اُنکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کے
ہی اوپر عرش اُسکے کہ اُس مین یہ ہی کہ تحقیق رحمت میری سبقت لی گئی ہی غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہی کہ غالب ہی رحمت میری غضب میرے پر
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اُسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اُسکی سے
غضب پر غالب ہونا اثرون رحمت کا اور بخشش اور انعام اُسکے کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہی اور بے انتہا ہی اور نشانیان غضب کی کم ہین
جیسے کہ فرمایا ان تعدوا [نعمۃ اللہ] لا تحصوھا اور فرمایا ہی عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء اور بندے جو قصور کرتے ہین ادائے
شکر نعمت اُسکی مین وہ زیادہ از حد ہی جیسا کہ فرمایا ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمھم ما ترک علی ظھرھا من دابۃ پس یہ رحمت اللہ تعالی کی ہی
کہ باقی رکھتا ہی اُنکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہونچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہ تو ظہور اُسکی رحمت کا دنیا مین ہی اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا
جیسا کہ حدیث آیندہ مین بیان اُسکا ہی ۱۲ (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ مائۃ رحمۃ انزل منھا رحمۃ
واحدۃ بین الجن والانس والبھائم والھوام فبھا یتعاطفون وبھا یتراحمون وبھا تعطف الوحش علی ولدھا واخر اللہ تسعا وتسعین
رحمۃ یرحم بھا عبادہ یوم القیمۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن سلمان نحوہ و[فی آخرہ] قال فاذا کان یوم القیمۃ اکملھا بھذہ الرحمۃ) اور
روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالے کے سو رحمتین ہین اُتاری اُن مین سے ایک رحمت درمیان
جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورون کے پس بسبب اُسی رحمت کے آپس مین میل کرتے ہین اور بسبب اُسی کے آپس مین رحم کرتے
ہین اور بسبب اُسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی [اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی اللہ تعا]لے نے ننانوے رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھ اُنکے
اپنے بندون پر یعنی مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اُسکے کے یہ
ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوے رحمتون کو ساتھ اُس رحمت کے یعنی جو کہ دنیا مین پہونچی ہی ف اس روایت
سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بھی ہوگی قیامت مین اور ننانوے سے وہ ہو[کر سو] رحمتین ہو جاوینگی ۱۲ (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد متفق علیہ)
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اُس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی عذاب سے نہ طمع کرے ساتھ
بہشت اُسکی کے کوئی اور اگر جانے کافر اُس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی رحمت سے ناامید نہووے جنت اُسکی سے کوئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف وارد ہوئی ہی یہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اُسکے کے تاکہ نہ مغرور رہو مومن ساتھ رحمت اُسکی کے پس نہ نڈر ہو عذاب اُسکے سے اور نہ
ناامید ہو کافر رحمت اُسکی سے اور نہ چھوڑدے توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بندے کو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہی حضرت
عمرؓ سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوے گا کہ
ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ۱۲ (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنۃ اقرب الی احدکم

مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہے طرف
ایک تمھارے کے تسمے پاپوش اسکے سے اور دوزخ بھی مانند اسی کے نقل کی یہ بخاری نے ف حاصل یہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہیں [illegible] کام
کرے اور امیدوار جنت کا رہے اور برے کاموں سے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے ❀ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ لِاَہْلِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْہِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْہُ ثُمَّ [illegible] نِصْفَہٗ فِی
الْبَرِّ وَنِصْفَہٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَیُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَہُمْ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ
مَا فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لَہٗ لِمَ فَعَلْتَ ہٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا [illegible] یا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گھر کے لوگوں کے ایک شخص نے کہ نہیں کی تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت میں ہے [illegible] ی کی تھی ایک شخص نے
اپنے نفس پر یعنے گناہ بہت کیے تھے پس جب آئی اُسکو موت وصیت کی اپنے بیٹوں کو کہ جب مرجاوے یہ شخص یعنی [illegible] جلادو اُسکو یعنی مجکو پھر اڑادو
آدھی راکھ اُسکی جنگل میں اور آدھی دریا میں پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اُسپر اور مناقشہ کریگا حساب میں [illegible] ب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب
کریگا کسی کو عالم میں سے پس جب مرگیا کیا بیٹوں اُسکے نے جو کہہ گیا تھا اُنسے پس حکم کیا اللہ تعالےٰ نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اُس چیز کو کہ اُسمیں
تھی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اُسمیں تھی یعنے دریا اور جنگل نے اجزا اُس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہو کر پیدا ہوا
پھر فرمایا اللہ تعالےٰ نے کسواسطے کیا تھا تو نے یہ کہا اُس شخص نے کیا میں نے ڈر تیرے سے اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہے پس بخشا اللہ تعالےٰ نے اُسکو
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اُس شخص نے جلا[illegible] کا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اُسی کو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ
ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات اُسکے پسند آئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہیں جو مذکور ہوئے اس صورت میں تو کچھ
اشکال نہیں وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے یہ لیں کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہ شک کرنا ہے قدرت باریتعالی میں اور وہ کفر ہے
پس جواب اسکا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ وہ شخص [illegible] نبوت کے تھا یعنی اُس وقت میں کوئی نبی نہ تھا پس اُسوقت میں فقط توحید کافی تھی اور
بعضوں نے کہا یہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا [illegible] آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہے ماخوذ نہیں ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر
اوپر کے باب میں ہوا کہ وقت پانے سواری کے بسبب نہایت خوشی کے کہا اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ واللہ اعلم ❀ (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِّنَ السَّبْیِ قَدْ [illegible] تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْہُ فَاَلْصَقَتْہُ بِبَطْنِہَا وَاَرْضَعَتْہُ فَقَالَ
لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ ہٰذِہٖ طَارِحَۃً وَلَدَہَا فِی النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَہِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَّا تَطْرَحَہٗ فَقَالَ اللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ ہٰذِہٖ بِوَلَدِہَا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا آئے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بندی پس ناگہاں ایک عورت تھی بندیوں میں
کہ تحقیق بہتی تھی چھاتی اُسکی یعنی دودھ بہتا تھا بسبب کثرت کے اسلیے کہ بچا اُسکے ساتھ نہ تھا دوڑتی تھی یعنی بچے کی تلاش میں جسوقت کہ پاتی
کسی لڑکے کو بندی میں لیتی اُسکو اور لگاتی اُسکو اپنے پیٹ سے اور دودھ پلاتی اُسکو یعنے بسبب محبت بچے اپنے کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچا اپنا آگ میں یعنے جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہے تو کیا گمان کرتے ہو کہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالیگی
پس کہا ہمنے کہ نہیں ڈالیگی اُس حالت میں کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر یعنی مومن بندوں پر
بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ❀ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنْجِیَ اَحَدًا مِّنْکُمْ
عَمَلُہٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ

اَلْغُدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سے کسی کو تم مین سے عمل اُسکا یعنی
نہ [illegible] نہین نفع ہوئیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اُسکے ساتھ ہو تو مفید ہی عرض کیا صحابہؓ نے اور نہ تمکو یعنی آپ کو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل
ہونے [illegible] فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ کہ ڈھانکے مجھکو اللہ اپنی طرف سے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کے اور میانہ روی کرو
عمل مین [illegible] یا دلی اور کمی نہ کرو عمل مین اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی
اختیار کرو [illegible] عبادت مین پہونچو گے تم منزل مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ
اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ [illegible] وَلَا یُجِیْرُہٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین داخل کریگا [illegible] تم مین سے عمل اُسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اُسکو دوزخ سے یعنی عمل اُسکا اور نہ مجھکو یعنی نہین داخل کریگا مجھکو عمل جنت مین
مگر ساتھ رحمت اللہ کے [illegible] کی یہ مسلم نے ف مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنے عمل کہ ساتھ رحمت کے ہوگا وہ یہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھ محض فضل الٰہی
کے ہوگا اور درجات [illegible] فق اعمال کے ۱۴ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ
عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَفَہَا وَکَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ اَلْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہو اسلام اُسکا
یعنے خالص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جھاڑتا ہی اللہ تعالی اُس سے [illegible] کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہی بعد اسکے بدل یعنی
بعد اسلام لانے کے جو عمل کرتا ہی اُسپر بدلا ملتا ہی بیان اُسکا یہ کہ ایک نیکی دہ چند لکھی [illegible] ہو سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی
مانند اُسکے یعنی جتنی کرتا ہی اتنی ہی لکھی جاتی ہی مگر یہ کہ تجاوز کرے اللہ اُس سے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ فضل اور رحمت الٰہی ہی کہ نیکی کا ثواب
دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکے لیے چاہتا ہی زیادہ بھی دیتا ہی موافق مشقت اور صدق و اخلاص اُسکے کے اور بدی جتنی کرتا ہی اتنی ہی
لکھی جاتی ہی اور جس سے چاہتا ہی درگذر بھی کرتا ہی ۱۵ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ
وَالسَّیِّئَاتِ فَمَنْ ہَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا [illegible] لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ
کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے لکھی [illegible] نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتون کو ساتھ لکھنے اُنکے کے لوح محفوظ
مین تفصیل اُسکی یہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر نہ [illegible] نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا [illegible] بسبب کسی عذر کے لکھتا ہی اُس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے
نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اُسکو لکھتا ہی اُسکو اللہ واسطے اُسکے نزدیک اپنے دس نیکیان سات سو چند تک
بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکے لیے چاہتا ہی بندون اپنے مین سے زیادہ بھی لکھتا ہی از راہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص اور بجا لانے شرائط
و آداب اُسکے کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نہ کی برائی یعنے بسبب خوف الٰہی کے لکھتا ہی اللہ تعالے واسطے اُسکے نزدیک اپنے ایک نیکی
پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہی اللہ تعالے واسطے اُسکے ایک برائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نیکیون سے وہ اعمال
ہین کہ جنکے کرنے سے ثواب پاتا ہی اور مراد برائیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے اور پھر نہ کرے
تو اُسکے لیے ایک نیکی اسلیے لکھی جاتی ہی کہ ثواب عمل کا ہوتا ہی نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہی عمل اُسکے سے اسلیے کہ ثواب دیا جاتا ہی نیت پر بدون
عمل کے اور نہین ثواب دیا جاتا عمل پر بدون نیت کے لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نری نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی

حد کوئی نہیں جانتا ہے کہ کسقدر ہوتی ہے اور مبہم رکھا اسکو اللہ تعالیٰ نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے میں قوی تر ہے ذکر کرنے معین کے سے چنانچہ
اسلیے فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرٰى فَانْفَكَّتْ
حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال [illegible]
کرتا ہو برائیاں پھر کرے نیکیاں مانند حال اُس شخص کے ہے کہ ہو اُسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہے حلقوں زرہ کے نے اُسکو پھر کی اُس نے [illegible] کھل گئے
حلقے اُسکے پھر عمل کیا اور یعنی نیکیاں یہانتک کہ کشادہ ہوکر نکل پڑی طرف زمین کے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف حاصل یہ کہ [illegible] کرنے سے
سینہ تنگ ہوتا ہے اور متحیر ہوتا ہے امور میں اور دشمن رکھتے ہیں اُسکو لوگ اور نیکیوں کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہے اور آسان [illegible] امور اُسکے
اور ہوتا ہے محبوب لوگوں کے دلوں میں مشابہت دی اُسکو ساتھ پہننے زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنے کا ہے اور کھلنا اُسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہے ۔
(وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ [illegible] وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ
الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی درداءؓ سے یہ کہ اُنھوں نے
سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور [illegible] تھے اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے روبرو پروردگار اپنے کے یعنی حساب
کے لیے دن قیامت کے دو بہشتیں ہیں کہا میں نے اگرچہ زنا [illegible] اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتیں ہونگی اُسکے لیے
پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتیں ہیں پس کہا میں نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے
اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتیں ہیں پھر
کہا میں نے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری [illegible] رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہ احمد نے ف
دو بہشتیں ہیں بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ ایک بہشت [illegible] کے ہیں مکان اور محل اور زیور وغیرہ اُسکے اور ایک بہشت ہے کہ اسی طرح چاندی کا
ہے سامان اُسکا اور ابو درداء نے ازبسکہ بعید جانا اس حکم کو اُسپر حضرتؐ نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہو اُسکو
یہ حکم بات یوں ہی ہے جو کہ میں نے کہی (وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ
يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ
فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُوْمَهُنَّ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ
بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے عامرؓ تیر انداز سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے ہم نزدیک
اُسکے یعنی نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص اُسپر تھی ایک کملی اور اُسکے ہاتھ میں تھی کچھ چیز لپیٹ رکھی تھی کملی اُسپر پھر
کہا یا رسول اللہ گذرا تھا میں درختوں کے پرس سنی میں نے اُسمیں آوازیں جانوروں کے بچوں کی پس پکڑ لیا میں نے اُنکو اور رکھ لیا میں نے اُنکو
اپنی کملی میں پھر آئی بچوں کی ماں پھرنے لگی میرے سر پر پس کھول دی میں نے کملی بچوں پر سے واسطے ماں کے یعنی تاکہ دیکھے ماں بچوں کو پس
آپڑی اُنپر پھر لپیٹ لیا میں نے ماں اور بچوں کو چادر اپنی میں پس یہ سب میرے پاس ہیں فرمایا رکھ دے اُنکو پس رکھ دیا میں نے اُنکو یعنی

اور کھول دیا اُنکو اور چھوڑ دی ماں اُنکی نے ہر چیز سوائے چٹنے کے اُنسے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے ماں بچوں کے اپنے بچوں پر پس قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر بہ نسبت ماں بچوں کے ساتھ اپنے کے پھر بھیجا اُنکو یہانتک کہ رکھدے اُنکو جہاں سے پکڑا تھا تو نے اُنکو حال آنکہ ماں اُنکی ساتھ اُنکے ہو پھر گیا وہ اُنکا نقل کی یہ ابوداود نے

الثالث فصل تیسری (عن عبد اللہ بن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فمر بقوم فقال من القوم فقالوا نحن المسلمون وامرأۃ تحضب بقدرھا ومعھا ابن لھا فاذا ارتفع وھج تنحت بہ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انت رسول اللہ قال نعم قالت بابی انت وامی الیس اللہ ارحم الراحمین قال بلی قالت الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدھا قال بلی قالت ان الام لا تلقی ولدھا فی النار فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ الیھا فقال ان اللہ لا یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ رواہ ابن ماجۃ) روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرت کے پس گذرے حضرت کتنے ایک لوگوں پر پھر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا اُنھوں نے ہم ہیں مسلمان اور ایک عورت جلاتی تھی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اُسکے ساتھ تھا بیٹا اُسکا پس جس وقت کہ اُٹھتی لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکے کو یعنی تا آگ کی گرمی سے رنج نہ اُٹھاوے پھر آئی وہ عورت نبی کے پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کے فرمایا ہاں کہا اُس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمھارے کیا نہیں اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالوں کا فرمایا کہ ہاں کہا اُس عورت نے کیا نہیں اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنیوالا اپنے بندوں پر ماں سے ساتھ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہاں کہا اُس عورت نے کہ تحقیق ماں نہیں ڈالتی اپنے بچے کو آگ میں پس جھکایا سر اپنا رسول خدا صلعم نے روتے ہوئے پھر اُٹھایا سر اپنا طرف اُس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیں عذاب کرتا اپنے بندوں کو لیکن ہمیشہ تکبر سرکشی کرنے والے کو ایسے سرکش کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنی خلاف کرے اُسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے

(وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لیلتمس مرضاۃ اللہ فلا یزال بذلک فیقول اللہ عزوجل لجبریل ان فلانا عبدی یلتمس ان یرضینی الا وان رحمتی علیہ فیقول جبریل رحمۃ اللہ علی فلان ویقولھا حملۃ العرش ویقولھا من حولھم حتی یقولھا اھل السموات السبع ثم تھبط لہ الی الارض رواہ احمد) اور روایت ہے ثوبان رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈھونڈھتا ہے رضا اللہ کی یعنی ساتھ ادا کرنے طاعات کے پھر ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اُس ڈھونڈھنے کے پس فرماتا ہے اللہ عزوجل جبریل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈھونڈھتا ہے یہ کہ راضی رکھے مجکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اُسپر ہے پھر کہتا ہے جبریل رحمت خدا کی فلانے پر ہو جیو اور کہتے ہیں یہی بات فرشتے اُٹھانے والے عرش کے اور کہتے ہیں اُسکو وہ فرشتے کہ گرد اُنکے ہیں یہانتک کہ کہتے ہیں یہی بات کو فرشتے ساتوں آسمانوں کے پھر اُترتی ہے رحمت اُس شخص کے لیے طرف زمین کے نقل کی یہ احمد نے ف اُترتی ہے رحمت یعنی دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے قبولیت زمین میں یعنی لوگ عزیز رکھتے ہیں اُسکو اور یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے ایک بندے کو تو پکارتا ہے جبریل کو کہ میں دوست رکھتا ہوں فلانے بندے کو تو بھی دوست رکھ اُسکو پھر دوست رکھتا ہے اُسکو جبریل پھر پکارتا ہے جبریل آسمان میں کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اُسکو پس دوست رکھتے ہیں اُسکو آسمان والے پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے قبولیت زمین میں یعنی لوگ دوست رکھتے ہیں اُسکو اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو پکارتا ہے جبریل کو کہ میں دشمن رکھتا ہوں فلانے کو تو بھی دشمن رکھ اُسکو پھر دشمن رکھتا ہے اُسکو جبریل پھر پکارتا ہے آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فلانے کو پس دشمن رکھو تم اُسکو پس دشمن رکھتے ہیں اُسکو پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے دشمنی زمین میں یعنی لوگ دشمن رکھتے ہیں اُسکو انتہی یہی سبب ہے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اُنکو دوست

رکھتے ہین اور جو کہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلون کو اپنی طرف مائل کرتے ہین وہ خارج ہین دائرۂ اعتبار سے ** (وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ) اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ عز وجل کے پس بعضے اُنمین سے ظالم ہین واسطے نفس اپنے کے اور بعضے اُنمین سے میانہ رو ہین اور بعضے اُنمین سے سبقت کرنے والے ہین نیکیون مین فرمایا سب یہ بہشت مین ہین [illegible] کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین ف اور پورے آیت یون ہی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ یعنی [illegible] کتاب وشریعت اُن لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے اُنکو یعنی ساتھ ایمان واسلام کے اپنے بندون مین سے پس بعضے برگزیدہ بندون [illegible] سے وہ ہین کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنی مرتکب ہوتے ہین منہیات کے اور بعضے اُنمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بھی کرتے ہین اور [illegible] بھی اور بعضے اُنمین وہ ہین کہ سبقت کرتے ہین بھلائیون مین یعنے نہایت جد وجہد کرتے ہین بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم [illegible] تعلیم وارشاد بھی اورون کو کرتے ہین اور کہا حسن بصری رحمہ نے کہ سبقت کرنے والا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اُسکی برائیون پر اور میانہ ر[و] وہ کہ برابر ہون نیکیا اور برائیان اُسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اُسکی نیکیون پر یہ تینون قسمین برگزیدہ بندون مین سے ہین [illegible] ن داخل ہونگے بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کی معلوم ہوئی ** باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہی اُن دعاؤن کا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونے کے ف صبح کہتے ہین اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائین جو صبح شام کے پڑھنے کی آئین ہین چاہیے پہلے نماز فجر ومغرب کے پڑھے اور چاہے بعد **

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِي رِوَايَةٍ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوے ہم شام مین اور داخل ہوا [illegible] ملک اس حال مین کہ ملک ہی واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بھلائی اُس رات کی سے اور بھلائی اُس چیز کی سے کہ اُسمین ہی یعنی جو چیز رات مین پیدا ہوئی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری برائی اس رات کی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ اُسمین ہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی طاعت مین اور نہایت بڑھاپے سے کہ خلل آجاوے بعضے قوی مین اور برائی بڑھاپے کی سے یعنی عقل جاتی رہے اور وہ چیزین پیدا ہون کہ برا ہو بسبب اُسکے حال اور پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کے سے یعنی دنیا کے فتنون مین اور محبت دنیا مین گرفتار ہونے سے اور عذاب قبر کے سے اور جس وقت صبح کرتے حضرت کہتے یہ ہی یعنی جو کہ شام مین پڑھتے وہ صبح مین بھی پڑھتے ولیکن پڑھتے بدلے امسینا وامسی الملک للہ کے اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بعد لفظ سوء الکبر کے یہ ہی کہ اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب سے کہ دوزخ مین ہی اور عذاب سے کہ قبر مین ہی نقل کی یہ مسلم نے ف صبح کے وظیفہ مین بجاے اللیلۃ کے الیوم پڑھے یعنی اسطرح اللہم انی اسألک من خیر ہذا الیوم اور بجاے مونث ضمیرون کے مذکر ضمیرین پڑھے یعنی ہا کی جگہ ہ پڑھے ** (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيٰى

وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ) اور روایت ہی حذیفہ رضہ سے کہ کہا
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھ اپنا یعنی داہنی ہتھیلی نیچے گال اپنے کے یعنی داہنے گال کے پھر کہتے یا الٰہی ساتھ
نام تیرے کے مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتے کہتے سب تعریف ہی واسطے اُس خدا کے کہ جلایا
ہمکو یا جگایا بعد مارنے ہمارے کے یعنی بعد سلانے کے اور طرف اُسی کے رجوع نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براء سے ف طرف اُسی کے ہی
رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کے لیے دن قیامت کے بعضون نے تو یہ معنی کہے ہین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد نشور سے یہان متفرق ہونا ہی بیچ طلب
معاش کے بعد سونے کے اور رخسارہ کے نیچے ہاتھ رکھ کر سونے مین بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنے مین وقت سونے اور جاگنے
کے یہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال عبادت پہ ہو ۱۶ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ
اِلٰی فِرَاشِہٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَہٗ بِدَاخِلَۃِ اِزَارِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ
فَارْحَمْہَا وَاِنْ اَرْسَلْتَہَا فَاحْفَظْہَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ لْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ لْیَقُلْ بِاسْمِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ فَلْیَنْفُضْہُ بِصَنِفَۃِ ثَوْبِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَہَا) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ جگہ پکڑے ایک تمہارا طرف اپنے بچھونے کے چاہیے کہ جھاڑے بچھونا اپنا ساتھ اندر کے کونے لنگی اپنی کے یعنی جو کونہ کہ متصل بدن
سے ہی اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہی پیچھے اُسکے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اُسپر پڑا ہو پھر کہے لیٹنے کے ساتھ نام تیرے
کے ای پروردگار میرے رکھی مین نے کروٹ اپنی اور ساتھ نام تیرے کے اور مدد تیری کے اُٹھاؤنگا مین اُسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر
اُسپر یعنی بخشدے اُسکو اور اگر چھوڑ دے تو اُسکو یعنی پھیرے تو حیات طرف میرے اور بدن کے تو محفوظ رکھ پس نگہبانی کر اُسکی ساتھ اسطرح کے کہ نگہبانی کرتا
ہی ساتھ اُسکے اپنے نیکبخت بندون کی اور ایک روایت مین ہی کہ جب آوے ایک تمہارا بچھونے پر جھاڑے بچھونا پھر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنی پر
پھر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑھ جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یہ ہی پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونے کو ساتھ کونے کپڑے اپنے
کے تین بار اور اس روایت مین ہی وان امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی بجائے فارحمہا کے فاغفر لہا ہی ف لنگی کے اندر کے کونے سے جھاڑنے کو اسلیے
فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور اسمین ستر اچھی طرح ڈھکا رہتا ہی اور اگر قبض کرے تو جان میری الخ آدمی جب سوتا ہی تو حکم مردے کا رکھتا ہی کہ حق تعالیٰ
روح اُسکی قبض کر لیتا ہی بعد ازان یا روح رکھ چھوڑتا ہی یا مار ڈالتا ہی یا پھر بھیجدیتا ہی جلا دیتا ہی پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکھ چھوڑے
تو اور مارے تو بخشدے اور اگر پھر بھیجے روح کو اور زندہ رکھے محفوظ رکھ جیسے نیک بندون کو محفوظ رکھتا ہی یعنی توفیق بھلائی کی دے اور گناہون سے
بچا اور مدد کر سہارا مین اور نیک بندے وہ ہین کہ حق اللہ تعالیٰ کے اور بندون کے ادا کرتے ہین اور داہنی کروٹ سے سونے مین حکمت یہ ہی کہ دل بائین
پہلو مین ہی جب داہنی کروٹ سوتا ہی تو دل لٹکتا رہتا ہی اُس سے بہت استراحت اور غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہی نماز تہجد کے لیے
اور بائین کروٹ سے سونے مین دل اپنی جگہ ٹھہرا رہتا ہی اُس سے راحت اور غفلت نیند مین بہت ہوتی ہی ۱۶ (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَامَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّہْتُ وَجْہِیْ اِلَیْکَ وَ
فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَہْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَہْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَہُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَیْلَتِہٖ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ یَا فُلَانُ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰہُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ اِلٰی قَوْلِہٖ اَرْسَلْتَ

وَقَالَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو براء بن عازبؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے سوتے داہنی کروٹ اپنی پہ پھر کہتے یا الہی خالص متوجہ کیا مین نے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کے اور متوجہ کیا مین نے منہہ اپنا طرف تیرے یعنی طرف قبلہ تیرے کے اور سونپا مین نے کام اپنا طرف تیرے اور لگائی مین نے پیٹھہ اپنی طرف تیرے یعنی اعتماد کیا میں [illegible] تجہر اور پناہ لایا طرف تیرے واسطے خواہش کرنے کے طرف ثواب تیرے کے اور ڈرنے کے عذاب تیرے سے نہین پناہ اور نہین نجات تیرے عذاب [illegible] رحمت تیری کے ایمان لایا مین ساتھ کتاب تیری کے کہ اتاری ہی تونے اور ساتھ نبی تیرے کے کہ بھیجا ہو تونے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ [illegible] جس شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مرگیا اُسی رات مین مرا دین اسلام پر اور ایک روایت مین ہی کہ کہا براءؓ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے [illegible] شخص کے ای فلانے جسوقت کہ جگہہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنے پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی [illegible] قول ارسلت تک اور فرمایا حضرتؐ نے پس اگر مرے تو اُس رات اپنی مین مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پہونچیگا بھلائی کو یعنی بہت بھلائی [illegible] دارین مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسو[illegible]ف بچھونے اپنے کے کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ہو ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہماری کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین کہ نہین ہے کہ نہین کفایت کرنے والا واسطے اُنکے اور نہ ٹھکانا دینے والا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بہت لوگ ہین کہ نہین کفایت کرتا اُنکو اللہ تعالی ہر دن کی برائی سے یعنی محفوظ نہین رکھا اُنکو ہر دن کی ایذا رسانی سے بلکہ وہ غالب ہو رہے ہیں [illegible] اور نہ مہیا کیا ہو اُنکے لیے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہی اُنکو کہ سر گردان رہتے ہین کوچون اور بازارون اور جنگلون مین اور ایذا پاتے ہین گرمی اور جاڑے مین ۴+ (وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ [illegible] لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ تحقیق حضرت فاطمہؓ آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اسکے کہ شکایت کرین طرف حضور[illegible] مشقت کی کہ پاتی تھی آپنے ہاتھون مین بسبب پیسنے چکی کے اور پہونچی تھی خبر حضرت فاطمہ کو یہ کہ آئے ہین حضرتؐ کے پاس بردے پس نہ پایا حضرت فاطمہؓ نے حضرتؐ کو پس ذکر کیا یہ روبرو عائشہ رضہ کے یعنی کہا اُنسے کہ حضرتؐ سے عرض کر دینا کہ خادم لے مانگنے کے لیے آئی تھی پھر جب آئے حضرتؐ خبر دی حضرتؐ کو عائشہ رضہ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہؓ نے کہا تھا کہا حضرت علیؓ نے پس آئے حضرتؐ ہمارے پاس اُس حالت مین کہ لیٹ رہے تھے ہم اپنے بچھونون پر پس ارادہ کیا ہمنے اُٹھنے کا پس فرمایا حضرتؐ نے ٹھہرے رہو اپنی جگہ پھر آئے حضرتؐ اور بیٹھہ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہؓ کے یہانتک کہ پائی مین نے ٹھنڈک حضرتؐ کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ تبلاؤن مین تمکو بہتر اُس چیز سے کہ مانگی تمنے یعنی بردہ وہ یہ ہی کہ جسوقت جاؤ تم لینے بچھونے پر پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار پس یہ بہتر ہی تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرتؐ جو اُن دونون صاحبون کے درمیان مین آبیٹھے تو یہ بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تھا جیسا کہ کہا گیا ہی اذا جاءت الالفۃ رفعت الکلفۃ اور پائی مین نے ٹھنڈک الخ اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ ایک لحاف مین سوتے تھے اور حضرت علیؓ ننگے تھے سوائے ستر کے اور کہا جزری نے شرح مصابیح مین کہ بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر پہلے ہی پس شیخ ہمارے حافظ ابن کثیر کہتے تھے کہ بعد نمازون کے سبحان اللہ پہلے پڑھے اور وقت سونے کے اللہ اکبر پہلے پڑھے انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑھے اور کبھی پیچھے تا کہ عمل دونون

روایتوں پر ہو جاوے اور یہ اولیٰ اور لائق تر ہے اور یہ بہتر ہی تھا سے لیے خادم سے یہ رغبت دلائی اور صبر کرنے کے مشقت دنیا پر اور کردہا تا نہا پر یعنی
فقر و مرض وغیر ذلک پر اور اسمین اشارہ ہے طرف فضیلت فقیر صابر کے غنی شاکر پر ۴۶ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ تَسْاَلُہٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکِ عَلٰی مَا ھُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُکَبِّرِیْنَ اللّٰہَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ
عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَعِنْدَ مَنَامِکِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئین حضرت فاطمہؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارادہ اسکے کہ مانگین
حضرت سے خادم یعنی اور حضرت نہ ملے پس جب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ بتاؤں مین تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ کہو
تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھنا اس تسبیحات کا وقت
سونے کے دور کرتی ہے مشقت خدمت دن کی کو اور رنج کو ۴۷ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی
وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح
کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے جیتے ہین ہم اور ساتھ نام تیرے کے
مرتے ہین ہم اور طرف تیرے ہے رجوع اور جسوقت کہ شام کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیری کے صبح کی ہمنے
اور ساتھ مدد تیری کے زندہ رہتے ہین ہم اور ساتھ مدد تیری کے مرتے ہین ہم اور طرف تیرے ہی اُٹھنا یعنی بعد مرنے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور
ابن ماجہ نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُہٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِہٖ قُلْہُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا
اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا کہا حضرت ابو بکرؓ نے کہ کہا مین نے یا
رسول اللہ حکم کیجیے مجکو ساتھ ایک چیز کے کہ کہون مین اسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جسوقت کہ صبح کرون مین اور جسوقت کہ شام کرون مین فرمایا کہ
یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے اور رب ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ
نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی نفس اپنے کے سے اور برائی شیطان سے اور شرک کروانے شیطان کے سے کہ اسکو جسوقت کہ صبح کرے
تو اور جسوقت کہ شام کرے تو اور جسوقت کہ لیوے تو جگہ سونے اپنے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے (وَعَنْ اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَاءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ
وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرَّہٗ شَیْءٌ فَکَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَہٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِیْثَ
کَمَا حَدَّثْتُکَ وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَقُلْہُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰہُ عَلَیَّ قَدَرَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ لَمْ تُصِبْہُ فُجَاءَۃُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَالَہَا
حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ تُصِبْہُ فُجَاءَۃُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ) اور روایت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کوئی بندہ کہ کہے بیچ صبح ہر روز کے اور شام ہر رات کے صبح کی مین نے اور شام کی مین نے ساتھ نام اس اللہ کے کہ نہین ضرر کرتی ساتھ نام اسکے کے کوئی چیز زمین مین
نہ آسمان مین اور وہ ہے سننے والا اور جاننے والا کہے تین بار پس ضرر کرے اسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین بار پڑھ لے تو کوئی چیز
اسکو ضرر نہ کرے اور نہ کوئی اسکو آفت پہونچے پس تھے ابان تحقیق پہونچی تھی انکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والے نے کہ دیکھا
تھا طرف ابان کے یعنی از راہ تعجب کے دیکھتا تھا کہ یہ روایت کرتے ہین کہ جو اس دعا کو پڑھے اسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری فالج مین گرفتار ہین اپر

اُدھار اسماء ابان نے کہ کیا وہ کہتا ہی طرف میرے خبردار ہو تحقیق حدیث اسی طرح ہی کہ جسطرح بیان کی مین نے تجھسے یعنی صحیح ہی ولیکن مین نے نہین پڑھی تھی یہ دعا
اُس دن تاکہ جاری کرے اللہ تعالی مجپر تقدیر اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت مین یہ ہی لم تصبہ فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑھے
دعا ہر شام تین بار نہین پہونچتی اسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑھے اسکو وقت صبح کے نہین پہونچتی اسکو بلا ناگہانی شام تک (وَعَنْ عَبْدِ ... ن
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ ... عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ ... مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ
اَلْكُفْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا ... الْمُلْكُ لِلّٰهِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ... یعنے جب شام کرتے
شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہی بادشاہت
اور اسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے پروردگار میرے مانگتا ہون مین تجھسے بھلائی اُس چیز کی ... جو اس رات مین واقع ہوا اور بھلائی
اُس چیز کی کہ بعد اس شب کے واقع ہوا اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اُس چیز کی سے کہ اس رات مین واقع ہوا اور برائی اُس چیز کی سے کہ بعد
اس رات کے واقع ہو اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت مین اور برائی بڑھاپے کی سستی سے یا کہا برائی کفر کی سے
اور ایک روایت مین ہی کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی بڑھاپے کی سے اور تکبر کی سے اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے
عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور جسوقت کہ صبح کرتے کہتے یہی یعنے جو کہ شام مین پڑھتے وہ صبح مین بھی پڑھتے ولیکن پڑھتے بدلے امسینا وامسی الملک للہ
کے اصبحنا واصبح الملک للہ نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور بیچ روایت ترمذی کے نہین ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا (وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی بعضی بیٹیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے انکو پس فرماتے کہ کہے تو جسوقت کہ صبح کرے تو پاکی ہی اللہ کو
ساتھ تعریف اسکی کے اور نہین قوت یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانتی ہون مین یعنی اعتقاد رکھتی ہون مین
یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہی ہر چیز کو از روے جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہے یہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی یعنی بلاؤن اور
خطاؤن سے شام تک اور جسنے کہے یہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ
اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑھو اللہ کی اسوقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کے اور اسوقت
کہ صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے ہی تعریف آسمانون مین اور زمین مین اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قول وکذلک تخرجون
جسنے پڑھین یہ آیتین صبح کو پائی اسنے وہ چیز کہ رہ گئی تھی اُس سے اُس دن مین اور جسنے پڑھین یہ آیتین وقت شام کے پائی وہ چیز کہ رہگئی تھی اُس سے
اُس رات مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد لفظ تظہرون کے آیت یون ہی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون یعنے
نکالتا ہی اللہ تعالی زندہ کو مردہ سے یعنی بچے کو منی سے اور انڈے سے اور نکالتا ہی مردے کو زندے سے یعنی منی اور انڈے کو آدمی اور جانور سے اور زندہ

کرتا ہی زمین کو بعد مرنے اسکے کے یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونے کے اور اسی طرح نکالے جاوگے تم یعنی قبرون سے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ جو کوئی یہ آیت
صبح پڑھتا ہی تو جو بھلائی اور ورد اس دن مین فوت ہوجاتا ہی اسکا ثواب حاصل ہوجاتا ہی اور اسی طرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور ورد کا ثواب
ہوا [illegible] اب پاتا ہی اور معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آیا پاتے ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا انھون نے
ہان اور [illegible] یہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون نے پانچون نماز دن کو اور انکے وقتون کو ۃ ع
(وعن [illegible] ش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل
شیء قدیر کان لہ [illegible] ل رقبۃ من ولد اسماعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی
یمسی وان قالہا [illegible] امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان
ابا عیاش یحدث عنک [illegible] کذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی عیاش سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص کہے [illegible] نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر
چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اسکے [illegible] وافق آزاد کرنے بردے کے اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور لکھی جاتی ہین اسکے لیے دس نیکیان اور دور کیجاتی
ہین اس سے دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اسکے دس درجے اور ہوتا ہی پناہ مین شیطان سے یعنی شر بہکانے اسکے سے شام تک اور جو کہے
ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہی اسکے لیے مانند اسی کے صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہی اس حدیث کا کہ پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہی حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش
نے نقل کی یہ ابو داؤد وابن ماجہ نے (وعن الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت
من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منہا واذا صلیت
الصبح فقل کذلک فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منہا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی حارث بن مسلم تیمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھون
نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے چپکے سے کہی انسے بات پس [illegible] وقت کہ فارغ ہووے تو نماز مغرب کی سے
۱۳ پس کہہ سات بار پہلے اسکے کہ کلام کرے تو کسی سے یا الٰہی پناہ دے مجکو آگ سے پس تحقیق تو جسوقت کہ کہے گا یہ پھر مرے تو اسی رات مین لکھی جاویگی
تیرے لیے خلاصی آگ سے اور جسوقت کہ پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسی طرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مرے تو اس دن مین لکھی جاویگی
تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وعن ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الکلمات حین یمسی وحین
یصبح اللھم انی اسئلک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن
روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ
ابو داؤد) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑ دین ان کلمات کو وقت شام کے اور صبح کے یا الٰہی تحقیق مین
مانگتا ہون تجھے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے معافی گناہون سے اور سلامتی یعنی عیبون سے بیچ امور دین اپنے کے اور دنیا
اپنے کے اور بیچ اہل اپنے کے اور مال اپنے کے یا الٰہی ڈھانک عیب میرے اور امن مین رکھ خوف کی چیزون سے یعنی دفع کر بلائین مجھسے یا الٰہی محفوظ
رکھ مجکو آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائین میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ بڑائی تیری کے
اس سے کہ ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچے اپنے سے یعنی زمین مین دھنس جانے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وعن انس قال قال رسول اللہ ۱۴

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ
مَا اَصَابَهُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہمنے اس حال مین کہ گواہ کرتے ہین ہم تجکو اور گواہ کرتے ہین ہم اٹھانے والے
تیرے کو اور فرشتون تیرے کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین کوئی شریک واسطے [illegible] یعنی
افعال وصفات مین اور تحقیق محمد بندے تیرے ہین اور رسول تیرے نہین کہتا کوئی یہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالے واسطے اسکے [illegible] اہ کہ صادر
ہوئے اُس سے اُس دن مین یعنی سوائے کبیرہ گناہون اور حقوق العباد کے اور اگر کہے اِن کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہی اللہ تعا[illegible] لے اسکے وہ
گناہ کہ صادر ہوئے اُس سے اُس رات مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف لفظ[illegible] جملہ من قال مین
بمعنے ما نافیہ کے ہی اور ممکن ہی یہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مؤید ہی اسکا جملہ وان قالہا الخ ۱۲ (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت
شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمدؐ کے نبی ہونے کے مگر ہوگا
لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل وکرم کے یہ کہ راضی کرے اُسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف بعضی
روایتون مین لفظ نبیاً ہی اور بعضی مین رسولاً پس مستحب ہی کہ دونون پڑھے یعنی کہے نبیاً ورسولاً ۱۲ (وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ
اور روایت ہی حذیفہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سر اپنے کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجکو اپنے عذاب سے
اُس دن کہ جمع کریگا تو اپنے بندون کو یا کہا اُٹھاویگا تو اپنے بن[illegible]نی راوی کو شک ہوا ہی کہ تجمع عبادک کہا یا بجاے اُسکے تبعث عبادک کہا نقل کی
یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے ف اِس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور اور روایت مین آیا کہ رخسارہ مبارک کے
نیچے رکھتے تطبیق اسمین یون دیجاوے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہونگے اور کبھی رخسارہ کے نیچے جس راوی نے جو دیکھا سو روایت کیا یا یہ کہ کچھ ہاتھ سر کے
نیچے ہوتا ہو اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اُس چیز کا کہ دیکھا ۱۲ (وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ
اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی حفصہؓ سے
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے گلے اپنے کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنے
سے اُس دن کہ اُٹھاویگا تو اپنے بندون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ
وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے
تھے نزدیک سونے اپنے کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیرے کے یعنی اسماء وصفات کے پاک ہون تیری
کے بُرائی اُس چیز کی سے کہ تو پکڑنے والا ہی بال پیشانی اُسکی کے یعنی جو چیز تیرے قبضہ قدرت مین ہی یعنی ہر چیز کی بُرائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہی قرض کو اور

گناہ کو یا الٰہی نہیں شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنے نہیں مغلوب ہوتا آخر الامر میں اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی یعنے بلکہ نفع دیتے ہیں عمل صالح پاک ہے تو اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہا [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اسوقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہمیشہ [illegible] والا خلق کا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اسکے تین بار کہے بخشتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے اسکے گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کے یا گنتی پتوں [illegible] کے یا گنتی دنوں دنیا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف عالج ساتھ زبر اور زیر لام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب میں وہاں ریت بہت [illegible] ہے اور غرض ان چیزوں کے بیان سے یہ ہے کہ اگر بہت بھی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ۱۲ (وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [illegible] مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّاْخُذُ مَضْجَعَہٗ بِقِرَاءَۃِ سُوْرَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا فَلَا یَقْرَبُہٗ شَیْءٌ یُّؤْذِیْہِ حَتّٰی یَھُبَّ مَتٰی ھَبَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورت کے کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالےٰ ساتھ اسکے ایک فرشتہ یعنے حکم کرتا ہے اسکو کہ نگہبانی کرے اسکی ضرر کرنے والی چیزوں سے پس نہیں نزدیک ہوتی اسکے کوئی چیز کہ ایذا دے اسکو یہانتک کہ جاگے جسوقت کہ جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی یہ ترمذی نے ف روایت ہے انس سے بطریق مرفوع کے کہ جب رکھے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے تو فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں رہیگا تو ہر چیز سے سواے موت کے ۱۲

(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَلَا وَھُمَا یَسِیْرٌ وَّمَنْ یَّعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ یُسَبِّحُ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّیَحْمَدُہٗ عَشْرًا وَّیُکَبِّرُہٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُھَا بِیَدِہٖ قَالَ فَتِلْکَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ فِی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ یُسَبِّحُہٗ وَیُکَبِّرُہٗ وَیَحْمَدُہٗ مِائَۃً فَتِلْکَ مِائَۃٌ فِی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ اَلْفَیْنِ وَخَمْسَمِائَۃِ سَیِّئَۃٍ قَالُوْا وَکَیْفَ لَا یُحْصِیْھِمَا قَالَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمُ الشَّیْطَانُ وَھُوَ فِیْ [illegible] اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا حَتّٰی یَنْفَتِلَ فَلَعَلَّہٗ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَیَاْتِیْہِ فِیْ مَضْجَعِہٖ فَلَا یَزَالُ یُنَوِّمُہٗ حَتّٰی یَنَامَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا یُحَافِظُ عَلَیْھِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَکَذَا فِیْ رِوَایَتِہٖ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ وَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ وَیَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَیُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَفِیْ اَکْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اُنپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہے بہشت میں یعنی نجات پانے والوں کے ساتھ داخل ہوگا خبردار رہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسلیے کہ دشوار نہیں کرنا اُنکا اُسپر کہ آسان کرے اللہ اُسپر اور عمل کرنے والے اُنپر کم ہیں یعنی مداومت کرنے والے اُنپر نادر ہیں بسبب ہونے توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیوں پر فرمایا حضرت نے پس یہ ڈیڑھ سو ہیں یعنی بابت پانچوں نمازوں کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں یعنی میزان اعمال میں بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس برابر لکھی جاتی ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اسکو اور حمد کرے اسکو سو بار یعنے سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہوں پس یہ سو بار ہیں زبان پر اور ہزار ہیں میزان اعمال میں پس کون تم میں سے کرتا ہوگا دن رات میں اڑھائی ہزار برائیاں عرض کیا صحابہ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہے ایک

تمہارے کے پاس شیطان اس حال مین کہ وہ اپنی نماز مین ہوتا ہی پھر کہتا ہی شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے یا جو کچھ کہ متعلق نہیں نماز کے نہین اگرچہ امور آخرت سے ہو یہانتک کہ نماز پڑھکر پھرتا ہی پس شاید کہ وہ ذکر کرے یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہی شیطان بیچ خوابگاہ اسکی کے پس ہمیشہ رہتا ہی سُلاتا ہی اسکو یہانتک کہ سوجاتا ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے اختلاف ہی یعنی لفظون مین اسطرح ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلتین ہین راوی کو شک ہوا ہی کہ وہ لفظ فرمایا یہ معنی دونون کے ایک ہی ہین یعنی دو چیزین ہین نہین محافظت کرتا انپر بندہ مسلمان یعنی بجائے لا یحصیہما رجل مسلم کے لا یحافظ علیہما عبد مسلم ہی اور اسی طرح سے بیچ روایت ابوداؤد کے پیچھے قول انکے وحسناتہ فی المیزان کے اسطرح ہی کہ فرمایا اور تکبیر کہے چونتیس بار جسوقت کہ آوے اپنی خوابگاہ مین اور حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس بار ... شرح نسخون مصابیح کے مین عبداللہ بن عمرؓ سے ہی یعنی بیہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ حدیث نقل کی اور ... کے اکثر نسخون مین عبداللہ بن عمرؓ سے ہی فمن لپس کون تم مین سے الخ یہ جواب ہی شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرح کا انکار ہی یعنی جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوئین اڑہائی ہزار نیکیاں دن رات مین تو معاف کیجاتی ہین اُس سے بدلے ہر نیکی کے برائی ... کیا اللہ تعالی نے ان الحسنات یذہبن السیئات پس کون تم مین سے کرتا ہی برائیان زیادہ ان نیکیون سے دن رات مین کہ نہون معاف اُنکے سبب ... تو کہ نہ محافظت کرو انپر حاصل یہ کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیون سے اُنسے گناہ جھڑ جاتے ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیون کے درجے بلند ہوتے ہین تحقیق چاہیے کہ محافظت کرو انپر صحابہؓ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیون نہ محافظت کرینگے ہم انپر گویا انھون نے بعید جانا انکے ترک کرنے کو پس حضرتؐ نے انکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر سے پیچھے نماز کے اور سُلا رکھتا ہی اسی طرح غافل کرکر ذکر سے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ یَوْمِہٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ حِیْنَ یُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ لَیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہی عبداللہ بن غنام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے وقت صبح کے یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجھکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسی کو مخلوق تیری سے پس تیرے ہی ... تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہی اور تیرے ہی لیے شکر ہی پس جو کوئی یہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس دن کا اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس رات کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے بدلے اصبح کے اور آیا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے نعمتین تیری میرے پاس بہت ہین شکر انکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داؤد جب جانا تو نے کہ نعمتین تیرے پاس ہین سب میرے ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے انکا ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنے کے یا الٰہی اے پروردگار آسمانون کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنی انکو پھاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہی اے اُتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی ہر برے کی سے کہ تو پکڑنیوالا ہی بال پیشانی اسکی کے یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہی تو ہی ہی پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کہ پس نہین پہلے تجھسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچھے

تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال وصفات کے پس نہیں اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کے کوئی چیز یعنی نہیں کوئی چیز ظاہر تر تجھسے اور تو ہی پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کے پس نہیں کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھسے ادا کر مجھسے دین یعنی حقوق اللہ تعالیٰ کے اور بندوں کے اور غنی کر مجھکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے یا ہاتھ کی محتاجگی سے نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے اور نقل کی ہے مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے ف جب آتے طرف بچھونے کے اور حصن حصین میں ہے کہ پڑھے یہ دعا لیٹ کر ۱۲ (وعن ابی الازہر الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی للہ اللہم اغفر لی ذنبی واخسأ شیطانی وفک رہانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ رواہ ابوداود) اور روایت ہے ابی [illegible] انماری سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جاتے خوابگاہ اپنے میں رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالے کے سوتا ہوں میں رکھی میں نے [illegible] اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میری کو اور کر مجھکو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین او[illegible] مجلس میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندوں کے حق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ میرے بخشدے [illegible] ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال الحمد للہ الذی کفانی واوانی واطعمنی وسقانی والذی [illegible] فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علیٰ کل حال اللہم رب کل شیء وملیکہ والہ کل شیء اعوذ بک من النار رواہ ابوداود اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ لیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریف ہے خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجھکو یعنی خلق سے بے پروا کیا مجھکو اور جگہ دی مجھکو یعنی مکان دیا رہنے کو کہ دفع کرتا ہے سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجھپر یعنی بسبب دینے اس چیز کے کہ احتیاج پڑتی ہے اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجھکو پس بہت دیا شکر ہے اللہ کے لیے ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اسکے اور معبود ہر چیز کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے آگ سے یعنی ان چیزوں سے کہ باعث عذاب دوزخ کی ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے (وعن بریدة قال شکی خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت الی فراشک فقل اللہم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر خلقک کلہم جمیعا ان یفرط علی احد منہم او ان یبغی عز جارک وجل ثناؤک ولا الٰہ غیرک لا الٰہ الا انت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی والحکم بن ظہیر الراوی قد ترک حدیثہ بعض اہل الحدیث) اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بسبب بیخوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس کہہ یا الٰہی پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے کہ سایہ کیے ہوئے ہیں آسمان اسپر اور اے پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے کہ اٹھا رہی ہیں زمینیں یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانوں کے اور انکے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے انکو یعنی جن وانس ہو میرے لیے پناہ دینے والا برائی سب مخلوقات اپنی کی سے اس سے کہ زیادتی کرے مجھپر کوئی انمیں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہے حدیث اسکی بعضے اہل حدیث نے ف حکم ساتھ زبر ح اور کاف کے ہے اور اصل نسخہ سید کے میں حکیم ساتھ یے کے ہے اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ صواب حکم ہے اور حصن حصین میں ہے کہ روایت کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن انکی روایت میں بجاے اجمعین کے جمیعا ہے اور بجاے یبغی کے یطغی ہے اور بجاے جل ثناؤک آخر تک کے وتبارک اسمک ہے اسی لفظ پر تمام ہوئی ہے یہ دعا آمین ۱۲

الفصل الثالث

فصل تیسری (عن ابی مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العالمین اللہم انی

أسألك خير هذا اليوم فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه وأعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده ثم إذا أمسى فليقل مثل ذلك رواه أبو داود

روایت ہی ابی مالک رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی [illegible] خاص واسطے خدا کے پروردگار عالمون کا یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس دن کی کشائش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی [illegible] دن مین مدد میری کر کہ نفس اور شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو ساتھ اور برکت اسکی یعنی اُس دن [illegible] حلال طیب ہاتھ لگے اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اُس چیز کی سے کہ اُس دن مین [illegible] برائی اُس چیز کی سے کہ پیچھے اسکے ہی پھر جبکہ شام کرے پس چاہیے کہ کہے مانند اسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شام کو یہ دعا پڑھے تو بجاے اصبحنا و اصبح [illegible] امسینا و امسی الملک پڑھے اور ہذا الیوم کی جگہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہ مونث ضمیرین پڑھے یعنی ہ کی جگہ ہا ۱۲ (وعن عبد الرحمن [illegible] بن ابی بکرۃ قال قلت لابی یا ابت اسمعک تقول کل غداۃ اللهم عافنی فی بدنی اللهم عافنی فی سمعی اللهم عافنی فی بصری لا اله الا انت [illegible] تکررہا ثلثا حین تصبح و ثلثا حین تمسی فقال یا بنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہن فانا احب ان استن بسنتہ [illegible] (رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے کہ کہا کہا مین نے واسطے باپ اپنے کے کہ اے باپ میرے سنا مین نے تمکو کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دے مجکو بدن میرے مین یا الٰہی عافیت دے مجکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دے مجکو بینائی میری مین نہین کوئی معبود مگر تو مکرر پڑھتے ہو تم اسکو تین بار وقت صبح کے اور تین بار وقت شام کے پس کہا اے بیٹے میرے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے ساتھ ان کلمون کے پس مین دوست رکھتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس مین اشارہ ہی اسپر کہ دعا اور اوراعمال خیر کے کرنے مین منظور اصلی بجا لانا امر حضرت کا اور اتباع سنت انکی کا ہونا ہی نہ ازدیاد عمل اور قبولیت دعا ۱۲ (وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ والکبریاء والعظمۃ للہ والخلق والامر واللیل والنہار وما سکن فیہما للہ اللهم اجعل اول ہذا النہار صلاحا واوسطہ نجاحا وآخرہ فلاحا یا ارحم الراحمین ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی) اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کے لیے ہی اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتے ہین رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق ملک اسکی ہین یا الٰہی کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنے خرچ کرین ہم اسکو طاعت مین اور درمیان اسکے کو سبب برآمد حاجات کا اور آخر اسکے کو سبب نجات کا اے بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والون کے ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھ روایت ابن سنی کے ف ختم کیا حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالی کا ایک فرشتہ متعین ہی اسپر کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار تو کہتا ہی اسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجھپر پس مانگ ۱۲ (وعن عبد الرحمن ابن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اصبح اصبحنا علی فطرۃ الاسلام وکلمۃ الاخلاص وعلی دین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ملۃ ابینا ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین رواہ احمد والدارمی) اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابزی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جسوقت صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر دین اسلام کے اور کلمہ توحید کے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اوپر دین نبی اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے بیزار ہو کر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھے ابراہیم مشرکون سے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ف [illegible] پر دین نبی اپنے کے الخ ظاہر اس لفظ کا یہ ہی کہ حضرت

[..]عوث تھے طرف خلق کے اور طرف اپنے بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا +ح+ع **بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ** باب ہی بیچ دعاؤن متفرق کے
[..] وقتون مختلف کے **ف** جو اذکار کہ شارع سے کسی وقت یا کسی حال مین وارد ہوئے ہین مسنون ہی ہر کسی کو بجالانا انکا اگرچہ ایکبار ہو واسطے
اتباع [..]رت کے +ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ
اَهْلَهٗ [..] اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) روایت
ہی ابن عبا[س]ؓ [..]ے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کرے صحبت کرنے کا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے
کہے مدد چاہت[ا] [..] ہم ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے کہ نصیب کرے تو ہمکو پس تحقیق شان
یہ ہی کہ اگر مقدر ہو[..] یا جاوے درمیان مرد و عورت کے فرزند اس جماع مین ضرر نہین کرتا اسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اگر کوئی کہے [..] لوگ یہ پڑھتے ہین اور فرزند انکے شیطان کے تصرف سے محفوظ نہین رہتے جواب یہ ہی کہ ضرر نہ کرنے سے مراد یہ ہی کہ
شیطان اسے کافر نہین [..] اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اسوقت یا معنی یہ ہین کہ ضرر نہین پہونچاتا
شیطان ساتھ آسیب او[ر] [..] یعنے ہاتھ پاؤن ٹیڑھے کر دینے کے اور مانند انکے کے اور کہا ابن جوزی نے کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اسکے دین پر اور
نہین ظاہر ہوتی مضرت اسکے فرزند کے حق مین بہ نسبت غیر اسکے اور بعضون نے کہا مراد ضرر نہ پہونچانے سے یہ ہی کہ شیطان اسکے انگلی زور سے نہین
مارتا +ع (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلعم تھے کہتے نزدیک شدت فکر و غم کے
نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے کہ بزرگ ہی بردبار نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار آسمانون کا اور
پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بڑے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا یَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ
عَنْهُ مَا یَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْ[..]لَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی سلیمان بن صردؓ سے کہ کہا برا کہا دو شخصون نے آپسمین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک حضرت کے
بیٹھے ہوئے تھے اور ایک انہین سے بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ مین بھرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا تھا چہرہ اسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے اسکو البتہ جاتا رہے اس سے وہ غصہ کہ پاتا ہی وہ یہ ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان
راندے ہوئے سے پس کہا صحابہؓ نے اس شخص کو کہ کیا نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اسنے کہ نہین تحقیق مین دیوانہ نقل
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیت سے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور مین نہین دیوانہ
یعنی یہ کلمہ اسکو پڑھنے کو کہتے ہین کہ دیوانہ ہوتا ہی اور مین نہین دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہین تھا اور سمجھ دین مین نہین رکھتا تھا
پس تو ہم کیا کہ یہ دیوانہ ہی کہتا ہی یہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہی اسکو یہ مفید ہی اور کہا طیبی نے احتمال ہی کہ وہ شخص منافق ہو
یا بدخو گنوارون سے +ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا
رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغون کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہین فرشتے کو اور جب سنو تم

آواز گدھے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہی شیطان کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مرغ فرشتے
کو دیکھکر آواز کرتا ہی اُسوقت دعا کرو تا وہ آمین کہے اور بخشش چاہے تمہارے لیے اور گدھے کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ
شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکوں کے آنے کے وقت رحمت و برکت اُترتی ہی پس مستحب ہی اُسوقت دعا کرنا [illegible]
دلالت کرتی ہی اسپر کہ نازل ہوتا ہی غضب و عذاب کافروں پر پس مستحب ہی پناہ مانگنی وقت گذرنے کفار کے بخوف اسکے کہ پہونچے اُسکو شر [illegible]
۶ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ [illegible] نَا ہٰذَا
وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰہُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ہٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰہُمَّ ہَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا [illegible] لَنَا بُعْدَہٗ
اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَہْلِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَ[illegible] الْاَہْلِ وَاِذَا
رَجَعَ قَالَہُنَّ وَزَادَ فِیْہِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے یہ کہ رسول [illegible] لی اللہ علیہ وسلم
تھے جب سوار ہوتے اپنے اونٹ پر حالت نکلنے میں طرف سفر کے کہتے اللہ اکبر تین بار پھر پڑھتے یہ آیت پاک ہی وہ ذات [illegible] ر کی واسطے ہمارے یہ
سواری اور نہیں تھے ہم واسطے اُسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں یا ال[illegible] ہم مانگتے ہیں تجھسے بیچ اس
سفر اپنے کے نیکی اور تقوی اور عمل سے جو راضی ہووے تو اُس سے یعنے قبول کرے اُسکو یا الٰہی آسان کر ہپر سفر ہمارا یہ اور لپیٹ واسطے ہمارے یعنے
دفع کر درازگی اُسکی یا الٰہی تو ہی ہی صاحب یعنے نگہبان سفر میں اور خبرگیری کرنے والا اہل میں یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مشقت سفر
کی سے اور بُری حالت دیکھنے کی سے یعنے بسبب نقصان دیکھنے کے اہل و مال میں غمگین ہوں اور حالت بُری ہو اس سے پناہ مانگتا ہوں اور بُرائی پھرنے کی سے
مال میں اور اہل میں اور اولاد میں یعنی اس سے بھی پناہ ہی کہ سفر سے پھر کر اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج اُٹھاؤں اور جسوقت کہ پھرتے حضرت
سفر سے کہتے یہ الفاظ اور زیادہ کرتے اُنمیں ہم پھرنے والے ہیں یعنی سفر سے ساتھ سلامتی کے طرف وطنوں اپنے کے توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے
ہیں پروردگار اپنے کے لیے تعریف کرنے والے ہیں نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ
یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ [illegible] وْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَہْلِ وَالْمَالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے
کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے مشقت سفر کی سے اور بُری حالت پھرنے کی سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی یعنی اعمال صالح میں
اور اہل و مال میں اور بددعا مظلوم کی سے اور بُری حالت دیکھنے کی سے اہل و مال میں نقل کی یہ مسلم نے ف پناہ مانگتے بددعا مظلوم کی سے حقیقت میں پناہ
مانگنی ہی ظلم سے کہ ظلم نکروں میں کسی پر تا مظلوم بددعا نہ کرے مجھپر (وَعَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ
نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِہٖ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی خولہ بیٹی حکیم کی سے
کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اُترے کسی مکان میں یعنی سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ
کلموں اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں یعنی اسماء و صفات یا کتابیں اسکی بُرائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کی نہیں ضرر کرتی اُسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اس
منزل سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ
لَدَغَتْنِی الْبَارِحَۃَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے
کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں نے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجھکو رات گذری میں فرمایا خبردار ہو اگر
کہتا تو اُسوقت کہ شام کی تونے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں بُرائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجھکو نقل کی یہ مسلم نے ف

اور ترمذی کی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑھے اسکو وقت شام کے تین بار نہین ضرر کرتا اُسکو زہر یعنی کسی جانور کا اُس رات مین اور ایک روایت مین وقت صبح کے بھی پڑھنا اُسکا آیا ہی پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑھنے مین ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیزون سے اور معقل بن یسار صحابی سے منقول ہی [illegible] یہ اعوذ پڑھی متعین ہوتے ہین اُسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اُسکے لیے اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی ۱۲ + فی المرقات وشرح الحصن۔ ([illegible]) اَلنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ [illegible] اهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت ہوتے سفر مین اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سننے والے نے تعریف کی میری خدا [illegible] اسیر اسا تھ خوبی نعمت اُسکی کے ہمپر اے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتے ہین ہم یہ کلام پناہ چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے آگ سے نقل کی یہ مسلم [illegible] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ [illegible] اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ [illegible] عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرتے جہاد سے یا حج سے یا [illegible] کہتے اوپر ہر جگہ بلند کے زمین سے تین تکبیرین پھر کہتے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی نہین شریک کوئی اُسکا اُسی کے لیے ہی ملک اور اُسی کے لیے ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھرنے والے ہین یعنی طرف وطن کے توبہ کرنے والے ہین عبادت کرنے والے ہین یعنی اللہ کو سجدہ کرنے والے ہین یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنے والے ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنے دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی کفار کے گروہون کو تنہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی غزوۂ خندق مین کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوائے یہود اور قریظہ اور نضیر کے جمع ہوکر مدینہ پر آچڑھے تھے اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اُنپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ۱۲ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ سے کہ کہا بددعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن جنگ احزاب کے مشرکون پر پس کہا یا الٰہی اُتارنے والے کتاب کے جلدی کرنے والے حساب کے یعنی [illegible] قیامت کے کہ آدھے دن مین سب سے حساب لیگا یا الٰہی شکست دے گروہ کافرون کو یا الٰہی شکست دے اُنکو اور ہلا دے اُنکو یعنی ثابت نہ رکھ اُنکو مقابلہ [illegible] کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لیگئے ہم طرف حضرت کے کھانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کے پس کھایا اُسمین سے پھر لائے گئے کھجور خشک پس تھے حضرتؐ کھاتے اُسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونون انگلیون اپنی کے اور اکٹھی کرتے اُنگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت مین ہی پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ ڈالتے گٹھلی اوپر پیٹھ دونون اُنگلیون اپنی کے اُنگلی شہادت کے اور بیچ کے پھر لائے گئے پانی پس پیا اُسکو پھر کہا باپ میرے نے اس حال مین کہ پکڑے تھے لگام جانور حضرتؐ کی کہ دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرتؐ نے یا الٰہی برکت دے اُنکے لیے بیچ اُس چیز کے کہ روزی دی تونے اُنکو اور بخشش واسطے اُنکے اور رحم کر اُنپر نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی روایت مین آیا کہ گٹھلیان ڈالتے تھے درمیان دونون انگلیون کے اور دوسری مین یہ کہ دونون اُنگلیون کی پیٹھ پر ڈالتے تھے تطبیق انمین یہ ہی کہ کبھی اسطرح ڈالتے ہونگے اور کبھی اسطرح اور اُنگلیون کی پیٹھ پر اسلیے ڈالتے تھے کہ تا ہاتھ کا اندر کا رخ بھرے نہین ستھرائی اندر

کی اولی ہی باہر کی سفر انی سے اور انگلیوں سے مراد بائیں ہاتھ کی انگلیاں ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور مہمان کی رکاب اور لگام کا از راہ تواضع
اور خاطر داری کے اور اسی طرح سنت ہی دروازے تک مہمان کے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنے والے کے لیے یہ کہ طلب دعا کی کرے مہمان سے
اور سنت ہی مہمان کے لیے یہ کہ دعا کرے ضیافت کرنے والے کے لیے * الفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری (عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا رَاٰى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)
روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت دیکھتے چاند کہتے یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہم پر ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے
رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف ہلال کہتے ہیں پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو پھر قمر کہلاتا
ہی پس حضرت ہلال دیکھتے تو دعا مذکورہ پڑھتے حاصل اسکا یہ ہی کہ یا الٰہی اس مہینے میں ہم باامن و باایمان و باسلامت سب آفات سے اور [illegible] اسلام پر مستقیم
رہیں بعد از ان خطاب چاند کو کر کر فرماتے کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی اس میں رد ہی انکا کہ جو چاند اور سورج کو پوجتے ہیں اور [illegible] ہیں * (وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى
كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ [illegible] غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ
دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ) اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ دیکھے
کسی مبتلائے بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اس اللہ کے کہ بچایا مجھکو اس چیز سے کہ گرفتار کیا تجھکو ساتھ اسکے اور بزرگی دی مجھکو بہتوں پر ان لوگوں سے
کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہیں پہنچتی اسکو یہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی
اور عمرو بن دینار راوی نہیں قوی ف حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلائے بلا کو دیکھکر یہ دعا الحمد للہ الذی بلفظ تفضیلا تک پڑھتا ہی اس بلا میں نہیں گرفتار ہوتا اور
بلا عام ہی خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندھے ہونے کے اور سوائے انکے کے اور خواہ بلائے دنیوی ہو مانند حاصل کرنے مال وجاہ اور مانند انکے
کے اور خواہ بلائے دینی ہو مانند فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکے کے غرضکہ ہر طرح کے مبتلائے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑھے ولیکن لکھا ہی علمانے
کہ جو کوئی مبتلائے بیماری کو دیکھے تو چپکے سے اس دعا کو پڑھے تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ میں یا دنیا میں کسی کو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تا وہ باز رہے اور
اگر دیکھے کہ پکار کر کہنے میں فساد ہوتا ہی تو اسکو بھی دیکھکر چپکے پڑھے * (عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ
اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ
فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ) اور روایت ہی عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار میں اور کہے نہیں
کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہیں شریک واسطے اسکے اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی
نہ مریگا اسی کے ہاتھ ہی بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اسکے لیے دس لاکھ نیکیاں اور دور کرتا ہی اس سے دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہی اسکے
لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہی اسکے لیے گھر بہشت میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور شرح السنۃ میں بجائے من دخل
السوق کے یوں ہی کہ جو شخص کہے یعنی کلمہ مذکور بیچ بازار جامع کے یعنے بڑی بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاوے یعنی اکثر چیزیں بکتی ہوں اسمیں ف سبب اسقدر
ثواب کا یہ ہی کہ بازار جگہ غفلت اور جھوٹی قسموں اور جگہ سلطنت شیطانوں کی ہی ایسی جگہ میں اللہ تعالی کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہی * (وَعَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرًا

فقال ان من تمام النعمۃ دخول الجنۃ والفوز من النار وسمع رجلا یقول یا ذا الجلال والاکرام فقال قد استجیب لک فسل وسمع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجلا وهو یقول اللهم انی اسئلک الصبر فقال سألت اللہ البلاء فسله العافیۃ رواه الترمذی) اور روایت ہے معاذ بن جبل رضہ سے کہ
سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہے کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تجھسے پوری نعمت اور فرمایا کہ چیز کیا ہے پوری نعمت پس
اس شخص نے کہ یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہون ساتھ اُسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا
حضرت نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے صبر پس کہا مانگی تونے اللہ سے بلا پس مانگ اس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف حاصل
سوال ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھکر دعا اُسکے حاصل ہونے کی مانگ رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ فانی ہے نعمت پوری داخل
ہونا جنت مین اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تونے بلا یعنے اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتون سے نگاہ رکھے کہ بلا
بری چیز ہے نہ مانگنی چاہیے اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ۱۲ (وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا
فکثر فیه لغطه فقال قبل ان یقوم سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لا الٰه الا انت استغفرک واتوب الیک الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلک
رواه الترمذی والبیهقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور
بہت ہون اُسمین بیفائدہ باتین پھر کہے پہلے اُٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین
کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیرے مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اُسکے جو کچھ کہ ہوا اُس مجلس مین نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف لغط سے مراد یہان وہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہو اور بعضون نے کہا لغط کے معنی ہین کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ
المجلس کہتے ہین یعنے اس دعا کے پڑھنے سے جو اُس مجلس مین گناہ یا بیفائدہ باتین یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالی اُس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے ۱۲
(وعن علی انه اتی بدابۃ لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظهرها قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا
وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاثا واللہ اکبر ثلاثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک
فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول
اللہ قال ان ربک لیعجب من عبده اذا قال رب اغفر لی ذنوبی یقول اللہ یعلم انه لا یغفر الذنوب غیری رواه احمد والترمذی وابو داود) اور
روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ حاضر کیا گیا اُنکے پاس جانور تاکہ سوار ہون اُسپر جب رکھا اپنا پاؤن رکاب مین یعنی ارادہ کیا پاؤن رکھنے کا کہا بسم اللہ
پس جبکہ چڑھے اُسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنے شکر ہے اوپر نعمتون سواری کے اور سوا اسکے کے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور
کو اور نہ تھے ہم واسطے اُسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہین پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار
پاک ہے تو تحقیق مین نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیرے پھر ہنسے حضرت علی رض کہا گیا
کس واسطے ہنسے تم اے امیر المومنین کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا مین نے پھر ہنسے پس کہا مین نے کس چیز سے ہنسے تم
یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے پس جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے گناہ میرے فرماتا
ہے اللہ تعالی کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
تعالی کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رض بسبب پیروی حضرت کے ہنسے ۱۲ (وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع

رَجُلًا اَخَذَ بِیَدِہٖ فَلَا یَدَعُھَا حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ ھُوَ یَدَعُ یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَتِہِمَا لَمْ یَذْکُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنے مسافر کو پکڑتے ہاتھ اسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اسکے کو یہانتک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی یہ پس [illegible] ق اور تواضع حضرتؐ کے تھا اور فرماتے سونپا مین نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنے طلب کرتا ہون حفاظت دین و امانت تیری کی ا [illegible] ن تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت مین ہے وخواتیم عملک یعنی بجاے آخر عملک کے یہ لفظ ہے یعنی اعمال آخری تیرے بھی سپرد اللہ تعالے [illegible] طلب ہے ہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے نہین ذکر کیا گیا لفظ وآخ [illegible] ف مراد امانت سے اموال ہین کہ لین دین کرتا ہے ساتھ انکے لوگون سے اور بعضون نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد ہین کہ گھر مین چھ [illegible] (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الْخَطْمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْتَوْدِعَ الْجَیْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَا [illegible] مَالِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے عبداللہ خطمی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے س [illegible] اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ [illegible] مَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ فَقَالَ زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی قَالَ زِدْنِیْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ زِدْنِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا کُنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ رکھتا ہون سفر کا پس توشہ دیجیے مجکو یعنے دعا کیجیے کہ برکت اسکی ساتھ میرے سفر مین مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہے کہا اسنے زیادہ دعا کرو میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور مان میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے اور توفیق دے تجکو بھلائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰہُمَّ اطْوِلَہُ الْبُعْدَ وَہَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) او [illegible] ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ارادہ رکھتا ہون سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایے فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اس شخص نے کہا حضرتؐ نے یا الٰہی لپیٹ اسکے لیے دوری سفر کی یعنے دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کردینے مسافت دراز کے اور آسان کر اسپر سفر یعنی سب امور سفر کے نقل کی یہ ترمذی نے

ف لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا یعنے ڈر اللہ تعالی سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہہ کی چیزون کو اور ان چیزون کو کہ زیادہ ہین حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ماسواے اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنے کو ۶ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّیْلُ قَالَ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات مین برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اس چیز کی سے کہ تجھ مین ہے یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسی کو ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہون اور برائی اس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ مین یعنی زہریلے جانور اور اور چیزین ہلاک کرنے والی اور برائی اس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہین تجھپر یعنے حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پہونچاتے ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے

سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والوں شہر کے سے یعنی آدمیوں کی برائی سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں رہتے ہیں اور برائی جننے والے کی سے اور اس چیز کی سے کہ جنا یعنی شر ابلیس کی سے اور اولاد اسکی سے یا ہر جننے والے کی شر سے اور اولاد اسکی سے نقل کی یہ [illegible] دنے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہے معتمد علیہ میرا یعنی [illegible] بھروسا ہے مجھے ہر امر میں اور مددگار میرا ساتھ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہوں میں واسطے دفع کرنے کر کفار کے اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں [illegible] ان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی دشمنان دین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے (وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے [illegible] تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھکو مقابل کفار کے یعنی مانگتے ہیں تجھسے یہ کہ دفع کرے [illegible] جیسے اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی انکی سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے [illegible] میں لکھا ہے کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی سے پس پڑھنا لایلاف قریش کا امان ہے ہر برائی سے یہ عمل مجرب ہے (وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ نکلتے اپنے گھر سے کہتے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلیں ہم یعنے بغیر قصد کے گناہ کریں یا گمراہ ہوویں ہم یعنی قصداً گناہ کریں یا ظلم کریں ہم یا ظلم کیے جاویں یا جہل کریں ہم یا جہل کیا جاوے ہمپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابوداؤد [illegible] ماجہ کے یوں ہے کہ کہا ام سلمہؓ نے نہیں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر کہا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوؤں میں یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی گمراہ کر دے مجھے یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہل کروں میں یا جہل کیا جاوے مجھپر (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا جاتا ہے اسکے لیے اسوقت یعنی ندا کرتا ہے اسکو فرشتہ کہ اے بندے اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات میں اور محفوظ رہا تو سب برائیوں سے پس کنارے ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور کہتا ہے دوسرا شیطان یعنی اس شیطان کی تسلی کے لیے کہ کیونکر میسر ہو گا تجھکو تسلط اور تعرض اس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب برائیوں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ له الشیطان تک کتاب ابن سنی میں ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ نقل کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ کونسی چیز منع کرتی ہے ایک تمھارے کو جسوقت کہ تنگ ہووے اسپر امر معیشت کا پڑھنے اس دعا کے سے

جسوقت کہ نکلے گھر سے بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللہم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدر لی حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت
یہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی میں ہے اور ابن ماجہ میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے
پس کہے اللہم انی اسئلک بحق ممشای ہذا فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعۃ وخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک
فاسئلک ان تعیذنی من النار وان تغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت) متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسپر بذات خود اور استغفار کرتے ہیں
اسکے لیے ستر ہزار فرشتے ف راہ راست دکھایا گیا یعنے تو نے جو نام خدا کا لیا اور توکل اسپر کیا اور لاحول پڑھی یعنی اپنے کو عاجز … راہ راست
پائی تو نے اسلیے کہ راہ راست یہی ہے کہ بندہ یاد خدا میں رہے اور اپنے کام سپرد اسکے کرے بیت کار خود را بخدا باز گذار + کت … از من بہتر کار
ح (وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللہم انی اسئلک خیر المولج وخیر
المخرج بسم اللہ ولجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اہلہ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو اپنے گھر میں پس چاہیے کہ کہے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی داخل … بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا
ساتھ بھلائی کے ہو ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہمنے پھر سلام علیک کرے … یہ نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف حصن حصین میں بھی یہ دعا ابوداؤد ہی سے نقل کی گئی ہے اسمیں بعد لفظ ولجنا کے وبسم اللہ خرجنا بھی ہے پھر ابوداؤد میں جو دیکھا اسمیں بھی یہ جملہ
موجود ہے پس مولف مشکوٰۃ کا یا کاتب اسکے اس جملہ کو لکھنا بھول گئے ہونگے اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہے علما نے کہ اگر گھر میں کوئی نہو تو بھی
سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہاں ہیں اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین + ۲ + مولف (وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ) اور
روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جبکہ نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالیٰ
واسطے تیرے اور برکت دے تم دونوں کو یعنی میاں بیوی کو یعنے رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ
بھلائی کے یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت … ہو اور سلوک رہے آپسمیں اور اولاد نیک ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ نے (وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما
فلیقل اللہم انی اسئلک خیرہا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذ بک من شرہا وشر ما جبلتہا علیہ واذا اشتری بعیرا فلیاخذ بذروۃ سنامہ و
لیقل مثل ذلک وفی روایۃ فی المرأۃ والخادم ثم لیاخذ بناصیتہا ولیدع بالبرکۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے
اسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرو سے اور عبداللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے بھلائی اسکی یعنی بھلائی اسکی ذات
کی اور بھلائی اس چیز کی کہ پیدا کیا تو نے اسکو اسپر یعنے اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ
پیدا کیا تو نے اسکو اسپر یعنی برے اخلاق و افعال اور جبکہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اسکی کی اور کہے مانند اسکے یعنی دعاے
مذکور پڑھے اور ایک روایت میں بیچ عورت اور بردے کے یوں آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردے کے اور دعا کرے ساتھ برکت کے
نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا کرے ساتھ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر
اور جانور خریدے تو بھی اسی طرح پڑھے + ع (وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللہم رحمتک ارجو

فَلَا تَکِلْنِی اِلٰی نَفْسِی طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِی شَاْنِی کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی بکرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غمزدے کی یعنی اسکے پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کے ایک لحظہ یعنی اسلیئے کہ وہ دشمن [illegible] اور عاجز ہے نہیں قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیے کام میرا سب نہیں کوئی معبود سوائے تیرے نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ اَبِی [illegible] ری قَالَ قَالَ رَجُلٌ ہُمُوْمٌ لَزِمَتْنِی وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلَامًا اِذَا قُلْتَہٗ اَذْہَبَ اللّٰہُ ہَمَّکَ وَقَضٰی عَنْکَ دَیْنَکَ قَالَ قُلْتُ [illegible] لَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْہَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ [illegible] الدَّیْنِ وَقَہْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْہَبَ اللّٰہُ ہَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ کہا ایک شخص [illegible] کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میرے ذمہ پر دین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہے تو اُسکو دور کرے اللہ فکر تیری [illegible] کرے تجسے دین تیرا کہا مین نے مقرر بتلایئے فرمایا کہ جسوقت صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فکر اور [illegible] پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے [illegible] ہونے دین کے سے یعنی کثرت اُسکی سے اور غلبہ لوگون کے سے کہا اُس شخص نے پس کیا مین نے یہ پس دور کی اللہ نے فکر میری اور ادا کیا ذمہ میرے سے دین میرا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا مین نے مقرر بتلایئے کہا طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلایئے اسلیئے کہ ابوسعید نے نہیں روایت کی اُس شخص سے بلکہ دیکھا حال اُسکا اور بیان کیا اُسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اول کلام یا آلٰہی کچھ نہیں بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے اور کہا جاوے کہ تقدیر اُسکی یہ ہے کہ کہا ابوسعیدؓ نے کہ کہا واسطے میرے اُس شخص نے کہ کہا مین نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر اور عاجزی سے یعنی ادائے طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہون اُس سے پناہ ہے اور بخل یہ ہے کہ ترک کرے ادائے زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پھیر دے سائل کو اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اُسکے کو اور جس علم اور مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہ جانتا ہو اور پھر سکھا دے اور بتا دے نہیں اور ترک کرے درود کو وقت سننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہ ہے کہ وقت جہاد کافرون سے ڈر کر مقابلہ نہ کر سکے اور اسمین داخل ہے نہ جرأت کرنی وقت امر بالمعروف [illegible] نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کے (وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ جَاءَہٗ مُکَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْہِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ کَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ قُلِ اللّٰہُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہے حضرت علی رضہ سے یہ کہ آیا اُنکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سے یعنی پہونچا ہے وقت ادا کرنے مال کتابت کا اور میرے پاس مال نہیں ہے پس مدد کر و میری یعنی ساتھ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تجپر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اُسکو اللہ تعالیٰ تیرے ذمے سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنے رزق حلال پہونچا کہ بسبب اُسکے حرام سے بے پروا ہون اور بے پروا کر مجکو ساتھ فضل اپنے کے اُس شخص سے کہ سوا تیرے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکا لکھوالے کہ جب تو اتنے روپیا ادا کرے تو اُسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اُس مال کو کہتے ہین کہ اُس غلام مکاتب نے اپنے ذمے پہ ادا کرنا اُسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اُسیوقت آزاد ہوگا ع وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ فِیْ بَابِ تَغْطِیَۃِ الْاَوَانِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابرؓ کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عن الکلمات فقال ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیمة وان تکلم بشر
کان کفارة له سبحانک اللهم وبحمدک لا اله الا انت استغفرک واتوب الیک رواه النسائی) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے پڑھتے کتنے کلمے یعنے وقت اٹھنے کے مجلس سے اور [illegible] رغ
ہونے کے نماز سے پس پوچھا مین نے انسے یعنی فائدہ انکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنی پہلے ان کلمون کے ہونگے یہ کلمے مہر اس [illegible] لام نیک
پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اسکا ضائع نہین ہونے کا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنی پہلے ان کلمون کے کلا [illegible] کیا جاوے
ہونگے یہ کلمے سبب بخشش اسکے کے وہ کلمے یہ ہین پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین تیری ساتھ تعریف تیری کے نہین [illegible] و د سوائے تیرے
بخشش چاہتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیرے نقل کی یہ نسائی نے (وعن قتادة بلغه ان رسول الله صلی الله عل [illegible] لم کان اذا رای
الهلال قال هلال خیر ورشد هلال خیر ورشد امنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد لله الذی [illegible] بشهر کذا وجاء بشهر
کذا رواه ابوداود) اور روایت ہے قتادہ سے پہونچا اسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے ماہ [illegible] کہتے [illegible] اند ہے بھلائی کا اور ہدایت
کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا مین ساتھ اس ذات کے کہ پیدا کیا تجکو [illegible] یہ بھی تین بار کہتے پھر کہتے
سب تعریف ہے واسطے اس خدا کے کہ لیگیا اس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتے نقل کی یہ ابو داود نے ف کہتے یعنی بعد
کہنے اللہ اکبر کے یہ کہتے ہلال خیر ورشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی مین آیا ہے حدیث ابن عمرؓ کی سے اور چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا یہ معنی دعا کے ہے
یعنی اس چاند مین بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے ۱۲ع (وعن ابن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کثر همه فلیقل
اللهم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک وفی قبضتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاءک اسألک بکل اسم هو لک سمیت
به نفسک او انزلته فی کتابک او علمته احدا من خلقک او استأثرت به فی مکنون الغیب عندک ان تجعل القران ربیع قلبی وجلاء همی وغمی
ما قالها عبد قط الا اذهب الله غمه وابدله به فرحا رواه رزین) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ بہت ہو فکر اسکو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندہ تیرے کا اور بیٹا ہون لونڈی تیری کا اور تیرے قبضہ
مین ہون یعنے تیرے ملک و تصرف مین ہون بال پیشانی میرے کے تیرے ہاتھ مین ہین نہین حرکت و قوت مگر ساتھ مدد تیری کے جاری ہے میرے
حق مین حکم تیرا یعنے تیرے حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہین جو کہے اور چاہے وہی ہو عدل ہے میرے امر مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجھسے
ساتھ وسیلہ ہر نام کے کہ وہ واسطے تیرے ہے نام رکھا تونے ساتھ اسکے ذات اپنی کا یا اتارا تونے اسکو کتاب اپنی مین یا سکھایا تونے وہ اسم کسی کو
مخلوق اپنے سے یعنی انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنے کے کتاب مین یا اختیار کیا تونے اسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنی کسی کو اسکی اطلاع نہین سوائے
تیرے یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میرے کی اور روشنی آنکھون میرے کی اور دور کرنے والا غم میرے کا اور لیجانے والا اندیشہ اور غم میرے کا نہین
کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے غم اسکا اور بدل دیتا ہے جگہ غم کے خوشی کو نقل کی یہ رزین نے (وعن جابر قال کنا اذا صعدنا
کبرنا واذا نزلنا سبحنا رواه البخاری) اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم جب چڑھتے یعنے بلند جگہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے سبحان اللہ کہتے
نقل کی یہ بخاری نے (وعن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا کربه امر یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواه الترمذی و
قال هذا حدیث غریب ولیس بمحفوظ) اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غمگین کرتا انکو کوئی امر کہتے اے
زندہ قائم رکھنے والے یعنے مخلوق کے ساتھ رحمت تیری کے فریاد رسی چاہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین محفوظ ف اور

روایت کی یہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود رضہ سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علی رضہ سے مرفوع اُسکے لفظ یہ ہین و بکر رد ہو ساجد یا حی یا قیوم
بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالت سجدے مین ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا یَوْمَ الْخَنْدَقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ مِنْ شَیْءٍ نَقُوْلُہٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ
الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰہُ وُجُوْہَ اَعْدَائِہٖ بِالرِّیْحِ وَھَزَمَ اللّٰہُ بِالرِّیْحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی سعید
خدری [illegible] کہا عرض کیا ہمنے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر و دعا کہ پڑھین ہم اُسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہونچے ہین دل حنجر گردن
کو لینے نہا[illegible]اری اور محنت لاحق ہوئی ہی فرمایا ہان وہ یہ ہی یا الٰہی ڈھانک عیب ہمارے اور امن مین رکھ ہمکو ڈر ہمارے سے کہا ابو سعید نے پس
مارے اللہ [illegible] منون اُنکے کے ساتھ باد کے اور شکست دی اللہ نے ساتھ باد کے نقل کی یہ احمد نے ف دن خندق کے کہ اُسکو غزوۂ احزاب بھی کہتے
ہین اللہ تعالے [illegible] ے تند مسلط کی کافرون پر کہ ہانڈیان اُنکی اُلٹ دین اور خیمے اُکھاڑ ڈالے اور طرح طرح کی تکلیفین پہونچا کر تباہ و برباد کیا ۱۲ ع
(وَعَنْ بُرَیْدَۃَ [illegible]نَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا صَفْقَۃً خَاسِرَۃً رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تھے
بنی صلے اللہ علیہ وسلم ج[illegible]ین کہتے آیا مین ساتھ نام اللہ تعالے کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال
میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اُسمین اور بھلائی اُس چیز کی کہ اُسمین ہی یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے بُرائی اُسکی سے اور بُرائی اُن چیز
کی سے کہ اُسمین ہی یعنی عقد ہین فاسد اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچون مین اسمین معاملہ
نقصان کے کو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **بَابُ الْاِسْتِعَاذَۃِ** باب ہی بیچ بیان پناہ مانگنے کے ف یعنی اسمین ایسی دعائین ہین کہ
اُنمین واقع ہوا ہی پناہ مانگنا اکثر چیزون سے اور اختلاف کیا ہی علمار نے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہی یا استعیذ باللہ اکثر
کہتے ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہی اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ
بھی وارد ہوا ہی ۱۲ ع ج **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ
وَدَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتھ
اللہ تعالیٰ کے مشقت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کی سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہ[illegible] دشمنون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بلا اُس
حالت کو کہتے ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوے آدمی اُسمین اور دشوار ہو اُسپر اور جہد کے معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اس سے
مصیبتین ہین کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہوا سکے دفع کرنے سے اور صبر نکر سکے اُنکے واقع ہونے پر اور بُری تقدیر سے مراد وہ چیز ہی
کہ بُری ہو آدمی کے حق مین اور خوش ہونے دشمنون کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین ہمکو نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہون پس یہ دعا جامع
ہی سب مطالب کو ۱۲ ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ
وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ
تیرے اندیشہ سے اور غم سے اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بوجھ دین کے سے اور غلبہ لوگون کے سے یعنی ظالمون کے سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ
اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سُستی سے یعنی طاعت مین اور بڑھاپے سے
یعنے بسبب بڑھاپے کے بیحواس ہونے اور اعضا ناکارہ ہونے سے اور چٹی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب
آگ کے سے اور فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور بُرائی فتنہ دولت کے سے اور بُرائی فتنہ فقر کے سے اور بُرائی فتنہ کانے دجال
سے یا الٰہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے جیسے کہ پاک کرتی ہین یہ
سے اور پاک کر دل میرے کو یعنے بُرے اخلاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دُوری ڈال درمیان میرے اور درمیان میرے
کے جیسے کہ دُوری رکھی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عذاب آگ کے سے یعنی پناہ مانگتا ہون دوزخیون
سے کہ وہ کفار ہین اسلیے کہ عذاب کا فر ہی دیے جاوینگے اور موحد ادب دیے جاوینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھ آگ کے نہ عذاب آگ کے سے
مراد ہین وہ چیزین کہ باعث عذاب آگ و قبر کی ہین یعنی گناہ اور فتنہ قبر سے مراد ہی تحیر ہونا بیچ جواب منکر و نکیر کے اور عذاب قبر سے ... نا لوہے کے گرزون
سے اور عذاب ہونا اُسکو کہ جواب نہ دے سکیگا اور مراد قبر سے برزخ ہی خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی ... اور حاصل کرنا مال کا
حرام سے اور خرچ کرنا اُسکو گناہ مین اور فخر کرنا ساتھ مال وجاہ کے اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا اُن ... اور نہ راضی ہونا اُس
چیز پر کہ قسمت مین کی ہی اللہ تعالےٰ نے اور اور چیزین مانند اُنکے اور اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِن سب چیزون سے امن مین کیا تھا
لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم اُمت کے (۵ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ
قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنی اچھے کامون مین اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے
سے یعنے ناکارہ ہونے اعضا اور بیحواسی سے بسبب بڑھاپے کے اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزون سے اور ڈنک مارنا بچھوؤن کا
اور ڈسنا سانپون کا اور مانند اُنکے کے یا الٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اُسکی اور پاک کر اُسکو تو بہترین اُن شخصون کا ہی کہ پاک کرتے ہین اُسکو تو کارساز
ہی اُسکا اور مالک ہی اُسکا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اُس علم سے کہ نفع دے اور اُس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھ ذکر اللہ
کے اور اُس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنے حریص ہو اور جو کچھ اللہ نے دیا اُسپر قناعت نکرے اور اُس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اُسکے نقل کی یہ مسلم نے
ف اُس علم سے کہ نہ نفع دے یعنے اُس علم سے کہ نہ عمل کرون اُسپر اور نہ سکھا دون اُسکو لوگون کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اُس علم سے کہ نہ
احتیاج ہو طرف اُسکے دین مین یا اُس علم سے کہ نہ ہو اُسکے سیکھنے مین اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک
قسم علم کے سے جیسے کہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور بُرے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہی ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہی قسمون
ہوا کے سے ۶(۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ
عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعاؤن
مین سے دعا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے جاتی رہنے نعمت تیری کے سے اور بدلنے عافیت تیری کے سے یعنے مثلاً بدلے صحت کے بیماری ہو
اور بدلے غنا کے محتاجگی وغیر ذلک اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور سب غصون تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیان
اور عرفان ہی ۶+۷ (۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اُس کام کی سے کہ کیا میں نے
اور برائی اُس کام کی سے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو برے کام کر چکا ہوں اُنکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی اُنپر عذاب نہو اور بخشے
میں اور جو کام نہیں کیے ہیں اُنکی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنی آیندہ کو کوئی کام ایسا نکروں کہ باعث نارضامندی تیری کا ہو یا بسبب ترک
[illegible] کاموں کے عجب نکروں بلکہ محض تیرے فضل سے جانوں ۴۶ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ
لَکَ [illegible] وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ
لَا یَمُوْتُ [illegible] وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے یا الٰہی واسطے تیرے
فرمانبرداری [illegible] میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں نے اور طرف تیرے رجوع کی میں نے یعنی گناہوں سے طرف طاعت تیری
کے رجوع کی [illegible] اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی کافروں سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کے نہیں کوئی معبود
مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے [illegible] تو محکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ [illegible] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ
لَا یُسْمَعُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْھُمَا) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے چار چیزوں سے اُس علم سے کہ نہ نفع دے اور اُس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور
اس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اُس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمروؓ سے اور
نسائی نے ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ
وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے
پانچ چیزوں سے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی اتنی عمر ہو کہ قویٰ اور حواس میں فرق آجاوے اور قوت طاعت کی نہ رہے اور فتنہ
سینہ کے سے یعنی سینہ میں برے اخلاق اور برے عقائد جگہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے اور متحمل بلاؤں کا نہو انسے پناہ مانگتے اور پناہ مانگتے عذاب قبر
کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی [illegible] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ
وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اِس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم
کیا جاؤں میں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے
کہ اُسمیں صبر نہو پس حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیوں کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرتؐ نے اختیار کی تھی کمی
مال کی اور مکروہ جانتے تھے کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نکرے اور ہرج ہو عبادت کے کرنے میں اور بعضوں نے
کہا کہ کمی صبر کی مراد ہے اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہوں کے ہے کہ اللہ کے نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا اغنیا کی نظر میں بسبب
مسکینی کے ۴۶ (وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف سے اور
نفاق سے اور بری خلقتوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضوں نے کہا خلاف وعداوت سے

آئے ہیں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کے مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو یا عمل مین یعنی دل مین کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اُس چیز کے کہ دل مین ہی اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت مین کرنی اور بدکہا کرنا وقت لڑنے کے اور خلاف وعدہ کا کرنا وغیر ذلک ؀ (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون [illegible] بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہی ہمخواب اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق وہ بُری خصلت اندر کی ہی نقل کی یہ ابو [illegible] نسائی اور ابن ماجہ نے ف بھوک سے اسلیے پناہ مانگی کہ اِس سے ضرر ہوتا ہی آدمی کے بدن اور قویٰ اور حواس مین اور فتور آتا ہی حضور [illegible] عبادت کے کرنے مین پس بھوک بُری وہ ہی کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت کے لیے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے ہو [illegible] نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کے ہی بیماریون سے اور خیانت سے مراد ہی نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی ا[illegible]ت کرنی لوگون کے مالون اور بھیدون مین چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا [illegible] (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ رَوَ[illegible]ـدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بُری بیماریون سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف بُری بیماریون سے اسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہین یعنی پہلے خاص بُری بیماریون سے پناہ مانگے پھر عام مانند استسقا اور دق وغیرہا کے ایسے اسلیے پناہ مانگے کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہین اور ہیئت متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سے نکلجاتا ہی اور ہمیشہ رہتے ہین بخلاف اور بیماریون کے مانند بخار و درد سر وغیرہا کے کہ اُنمین یہ حال نہین ہوتا اور رنج کم ہوتا ہی اور ثواب بہت اور کہا ابن مالک نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہون لوگ صاحب اُس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہون اُس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو اُنسے اور عاجز ہو بسبب اُس مرض کے اللہ کے حقون سے اور بندون کے حقون سے تو مستحب ہی پناہ مانگنی اُس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنی کسی کو لگ نہین جاتے مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب با[illegible]ہی کے کوڑھی یا جذامی سے جیب لگ کر یہ بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ منہ (وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی قطبہ بن مالکؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بُرے خلقون سے اور بُرے عملون سے اور بُری خواہشون سے نقل کی یہ ترمذی نے ف منکر اُسکو کہتے ہین کہ نہ معلوم ہو بھلائی اُسکی شرع سے یا معلوم ہو بُرائی اُسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہین حاصل یہ کہ بُرے اعمال دل کے سے مانند حسد و کینہ وغیرہا کے پناہ مانگتا ہون اور بُرے اعمال سے مراد بُرے افعال ظاہر کے ہین اور بُری خواہشون سے مراد بُرے عقیدے ہین ؀ (وَعَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی شُتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھاؤ مجھکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑون ساتھ اُسکے فرمایا کہ الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بُرائی شنوائی اپنی کی سے یعنی نہ سنون اُس سے کلام بد اور بُرائی بینائی اپنی کی سے یعنی بُری چیز اُس سے نہ دیکھون اور بُرائی زبان اپنی کی سے یعنے کلام بُرے اور بیفائدہ اُس سے نکرون اور بُرائی دل اپنی کی سے یعنے بُرے عقیدے اور حسد و کینہ وغیرہ دل مین نہ آوین اور بُرے کام پر ارادہ مصمم نکرون اور بُرائی منی اپنی کی سے یعنے زنا مین صرف نہو اور بنظر شہوت سے کسی کو نہ دیکھون نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے

(و عن ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی ومن الغرق والحرق والھرم
واعوذ بک من ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک من ان اموت لدیغا رواہ ابو داود والنسائی و
زاد فی روایۃ اخری والغم) اور روایت ہے ابو الیسرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
مکان کے گرنے سے یعنی مجھپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے کہ ہلاک ہوجاؤں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گر پڑنے سے بلند جگہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے
سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ حیران کرے مجکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنی وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کرے اور پناہ
مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پشت دیکر یعنی جہاد میں کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں
میں لدیغ یعنی سانپ بچھو اور مانند انکے کے زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور ایک روایت میں
لفظ غم کا یعنے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے غم سے ف اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزیں انمیں ایسی ہیں کہ انسے آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہے پھر حضرت نے
پناہ انسے کیوں مانگی جواب یہ ہے کہ ایسے اوقات میں رنج بہت ہوتا ہے آدمی صبر نہیں کرسکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کردے اسلیے انسے پناہ
مانگی اور بہت بڑھاپے سے یعنی بڑھاپے کی سے کہ حواس اور قوی میں فرق آجاوے اور کلام بیہودہ کرنے لگے اور عبادت میں فتور آوے اس سے
بھی پناہ ہے اور آیا ہے کہ جو کوئی یاد کرتا ہے قرآن محفوظ رہتا ہے اس سے +ع (و عن معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استعیذوا باللہ من طمع
یھدی الی طبع رواہ احمد والبیھقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے معاذؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع
سے کہ پہونچاوے طرف طبع کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف طمع کے معنی ہیں امید رکھنی مال کی لوگوں سے اور طبع اصل میں کہتے
ہیں تلوار کے زنگ لگنے کو اور یہاں مراد ہے عیب یعنی یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچاوے مجکو طرف اس حالت کے کہ
عیب دار کرے مجکو کہ وہ تواضع کرنی ہے اہل دنیا کی اور ذلیل ہونا ہے سفلوں کے آگے اور ظاہر کرنا سمعہ اور ریا کا اور سوا اسکے اور چیزیں کہ حالت
طمع میں ہوتی ہیں اور اسلیے کہا گیا ہے کہ طمع باعث فساد دین کی ہے اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رحمہ نے کہا کہ طمع اسکو کہتے ہیں کہ امید
رکھے اس مال کی کہ شک ہو اسکے حاصل ہونے میں اور اگر یقین ہو جیسے کسی پر حق اپنا ہو یا وعدہ صادق یا محبت راسخ کسی سے ہو اس سے
توقع رکھنے کو طمع نہیں کہتے +۴+۲ (و عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا
فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب رواہ الترمذی) اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا اے
عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے پس تحقیق یہ ہے غاسق یعنی اندھیرا کرنے والا جبکہ بے نور ہوجاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن شریف
میں جو آیا ہے غاسق اذا وقب اسکو حضرتؐ نے بیان فرمایا کہ مراد اس سے چاند ہے جبکہ گہجاوے پس اس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہے کہ گہنا اسکا نشانیوں
خدا تعالے کی سے ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر اترنے بلاؤں کے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے تھے
ترسان اور ہولناک اور مراد ان بلاؤں کے اترنے سے وہ نہیں ہے کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سے ثابت کرتے ہیں اسلیے کہ اہل اسلام کے نزدیک
وہ معتبر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت عبرت کا ہوتا ہے کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے گہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا
مجسے جاتا رہے اور مانند اسکے کے اور اکثر مفسرین نے تفسیر من شر غاسق اذا وقب کی یہ بھی کی ہے کہ برائی رات کی سے جبکہ تاریک ہو +ع (و عن
عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی یا حصین کم تعبد الیوم الھا قال ابی سبعۃ ستا فی الارض وواحدا فی السماء قال فایھم
تعد لرغبتک ورھبتک قال الذی فی السماء قال یا حصین اما انک لو اسلمت علمتک کلمتین تنفعانک قال فلما اسلم حصین قال یا رسول اللہ

عَلِّمْنِیْ الْکَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰہُمَّ اَلْہِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میرے کے یعنی پہلے اسلام لانے کے کہ ای حصین کتنے معبودون کو بندگی کرتا ہی آج کے دن کہا باپ میرے نے سات معبودون کو چھ زمین مین یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزیٰ کہ نام بتون کے ہین اور ایک آسمان مین کہ خالق سب کا ہی حضرت نے پس کسکو انمین سے گنتا ہی واسطے امید و ڈر اپنے کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نے اسکو کہ آسمان مین ہی حضرت نے ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتے تجکو یعنی دارین مین کہا عمران نے پس جب مسلمان [illegible] مین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلایئے مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپ نے مجسے فرمایا حضرت نے کہہ یا الٰہی میرے دل مین ڈال ہدایت میری [illegible] پناہ دے مجکو برائی نفس میرے کی سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ایک آسمان مین یہ اسنے بموجب گمان اپنے کے کہا ورنہ اللہ کے لیے ایک مکان مقرر نہیں [illegible] یہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہی ۱۶ (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا [illegible] اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ہَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَحْضُرُوْنِ فَاِنَّہَا لَنْ تَضُرَّہٗ وَکَانَ [illegible] بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُہَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَمْ یَبْلُغْ مِنْہُمْ کَتَبَہَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَہَا فِیْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَہٰذَا لَفْظُہٗ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب [illegible] کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ڈرے ایک تمہارا نیند مین پس چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین غضب اسکے سے اور عذاب اسکے سے اور برائی بندون اسکی سے اور وسوسے شیطانون کے سے اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچا دیگا کہنے والے ان کلمات کے کو اور تھے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہ کلمات اسکو کہ بالغ ہوتا اولاد انکی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا انمین سے لکھتے ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پھر لٹکاتے اسکو گردن اسکی مین نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور یہ لفظ ترمذی کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سے ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلے مین اور بعضے علمانے اسمین اختلاف کیا ہی لیکن مختار یہ ہی کہ لٹکانا منکون وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الٰہی لکھ کر لٹکا دین تو مضائقہ نہین ۱۷ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ [illegible] اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰہُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰہُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یون کہے اللہم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللہم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ میں اس مضمون کو کہتی ہی جنت یا الٰہی داخل کر تو اسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یون کہے اللہم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہے یہ مضمون کہتی ہی آگ یا الٰہی محفوظ رکھ اسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف تین بار کہے ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین گرچہ کرا کرے ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُہُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَہُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَہٗ مَا ہُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُہُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْہَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاہُ مَالِکٌ) روایت ہی قعقاع سے یہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ کہتا مین کتنے کلمے البتہ کر ڈالتے مجکو یہود گدھا پس کہا گیا واسطے انکے کیا ہین وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہی وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اس سے اور ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین نہین تجاوز کرتا انسے نیک اور نہ بد اور ساتھ نامون اللہ کے کہ نیک ہین جو کچھ کہ جانتا ہون مین ان نامون سے اور جو کچھ کہ نہین جانتا برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی تناسب الاعضا کی نقل کی یہ مالک نے ف کعب الاحبار یہود یون مین بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانے مین تھے لیکن حضرت کو دیکھا نہین حضرت

عمرؓ کے زمانے میں ایمان لائے وہ کہتے ہیں کہ بسبب ایمان لانے کے یہود مجھسے نہایت بغض رکھتے ہیں اگر میں یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کر مجھے گدھا کر دیتے اور گدھا کرنے سے یہ ہے کہ مجھے ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کر دیتے اور مراد کلموں اللہ کے سے تو قرآن ہے پس معنی نہ تجاوز کرینگے اُس سے اسکے ثواب و عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلاشبہ ہوتا ہے اور یا مراد کلمہ کے سے صفات الٰہی یا علوم الٰہی ہیں اُنسے بھی کوئی چیز باہر نہیں سبکو محیط یعنی گھیرے ہوتے ہیں +ح (وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُھُنَّ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا قُلْتُ عَنْکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ وَعِنْدَہٗ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ) اور روایت ہے مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تھا باپ میرا کہتا پیچھے نماز کے یعنی فرض نماز کے پیچھے یا ہر نماز کے پیچھے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر اور فقر سے یعنی فتنہ فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہے اور کفران نعمت اور مانند انکے کے اور عذاب قبر سے پس تھا میں کہتا یہ کلمے پس کہا میرے باپ نے ای بیٹے میرے کس سے سیکھے تو نے یہ کلمے کہا میں نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلموں کو پیچھے نماز کے نقل کی یہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے باپ بیٹے کے اور نزدیک احمد کے لفظ فی دبر کل صلوۃ ہے یعنی لفظ کل کا اس میں زیادہ ہے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَیُعْدَلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے اور برابر کیے جاتے ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ نسائی نے ف کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی بسبب دین کے جھوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدے کے کرتا ہے اور یہ صفات کافروں اور منافقوں کے سے ہے اور کفر و فقر کو برابر اسلیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کر بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کے ہیں +ح **بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ** باب ہے بیچ بیان اُن دعاؤں کے کہ جامع ہیں ف یعنی اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنے والی ہیں مقاصد و مطالب کو +ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَایَ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی موسی اشعریؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا اُنپر واجب تھا اور میں نے نہیں جانا اُنکو اُسکو بخشدے اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہے اُنکو مجھ سے یعنی مجھے اُنکا علم نہیں جیسا تجھے ہے یا الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہ سب ہیں میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ہونگے بعد اسکے یعنی بالفرض و التقدیر اور وہ گناہ کہ چھپ کر کیے ہیں میں نے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے میں نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اُنکو مجھسے تو آگے کرنے والا ہے یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنے والا ہے اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یہ سب ہیں میرے پاس یہ حضرت نے از راہ تواضع اور کسر نفسی اور زاری کے

جناب کبریائی میں کہا وا لا حضرت پاک تھے سب گناہوں سے اور حقیقت میں یہ تعلیم ہے امت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا وہ جو بچاؤ ہے کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہیں اور آخرت کی [illegible] نجات پاتا ہے اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اسمین ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اسمین ہے رجوع کر[illegible] [illegible] زندگی کو سبب زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر [illegible] [illegible]ل کی یہ مسلم نے ف درستی دنیا کی ساتھ حاصل ہونے قوت کے ہوتی ہے وجہ حلال سے کہ اُس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہے اور قوت ہوتی ہے طا[illegible] [illegible]لی اور خاطر جمعی ہوتی ہے خلل و تشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی ساتھ توفیق ہونے اُس چیز کے ہوتی ہے کہ بسبب اُسکے نجا[illegible] [illegible] و عذاب سے اور پہونچے سعادت اُس جہان کو اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہے کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہوتا کہ ہو سبب [illegible]ی کی مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کی عقبے میں ۱۲ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ [illegible] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ [illegible]تے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے ہدایت اور تقوی اور باز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہوں بے پروائی یعنی دل کی اور ظاہر کی نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجھکو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجھکو یعنی افعال و گفتار میری راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے راستی کے راستی تیر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جب ہدایت طلب کرے تو تو یہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجھکو مانند رہنمائی اُس شخص کے کہ چلتا ہے سیدھی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجھے مانند راستی تیر کے حاصل یہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کر ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ [illegible] بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ اُن نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اُسکو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجھپر یعنی ساتھ ڈھانکنے عیبوں میرے کے اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت سے رکھ مجھکو اور روزی دے مجھکو یعنی حلال نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں نیکی یعنی نعمتیں اور حالت اچھی اور آخرت میں یعنی بعد موت کے نیکی یعنی مراتب اچھے اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت اکثر دعا اسلیے تھی کہ جامع ہے سب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ میں کی ہے طالب صادق اگر وقت اور مناجات کے خلوت میں بیٹھکر ساتھ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کے اور ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کرے تو دیکھے کیا کچھ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہیں ۱۲ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَاکِرًا لَّكَ ذَاکِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ

وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاہْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے
نبی صلعم دعا مانگتے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنے کی اور نہ مدد کر مجپر یعنی غالب نہ کر
[illegible] کو کہ منع کریں مجکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہوں خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجکو اور نہ فتح دے مجپر یعنی غالب کر مجھے کفار پر
اور [illegible] کر اُنکو مجپر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدھی دکھا مجکو اور آسان کر سیدھی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر
میری [illegible] ادتی کی مجپر اے رب میرے کر مجکو واسطے اپنے شکر کرنیوالا یعنے ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنے والا
واسطے اپنے [illegible] فرمانبردار واسطے اپنے عاجزی کرنے والا طرف اپنے بہت آہ کرنے والا یعنی زاری کرنے والا رجوع کرنے والا اے پروردگار میرے قبول
کر توبہ میری اور [illegible] زائل گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبی میں اور سچی اور درست کر
زبان میری یعنے [illegible] لے مگر سچ اور حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
ف مکر کر یعنے دشمنوں پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کے معنی ہیں فریب اور مراد مکر خدا سے پہونچنا بلا کا ہے دشمنان دین پر اُس جگہہ سے کہ گمان نہ رکھیں
اور سیاہی سینہ سے مراد ہے [illegible] بغض اور سوا اُسکے اور اخلاق بد ہے (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ
ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ ا[illegible]فِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
غَرِیْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہے ابی بکرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر روئے اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اسلیے
کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کے ف حضرت جانتے تھے کہ امت گرفتار ہوگی فتنوں اور غلبہ شہوت اور حرص میں اسلیے
روئے اور حکم کیا کہ طلب کریں بخشش اور عافیت تاکہ بچا وے اُنکو اللہ ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی ہونی دین میں فتنہ سے اور بدن
میں بری بیماریوں اور رنج سخت سے ۱۲ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ
سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اَتَاہُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَاہُ
فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا [illegible]خِرَۃِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول
اللہ کون سی دعا بہتر ہے فرمایا مانگ رب اپنے سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنی عافیت سے رکھے تجکو اللہ لوگوں سے
اور عافیت سے رکھے اُنکو تجسے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرتؐ پاس دوسر[illegible] دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہے پس فرمایا اُسکو
مانند اُسی کے یعنی جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اُسکے مانند اُسی کے فرمایا جسوقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات
دنیا اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تو نے اور مقصد کو پہونچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے
(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ
اَللّٰہُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰہُمَّ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عبد اللہ
بن یزید خطمیؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی میں یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اُس شخص کی کہ نفع
دے مجکو دوستی اُسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تو نے مجکو اُس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس گردان اُسکو سبب قوت میری کا اُس چیز

مین کہ دوست رکھتا ہی تو یعنی جو نعمتین کہ دی ہین تو نے قسم مال اور عافیت اور اور نعمتون دنیویہ سے اُنکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کرون اُنکو تیری
راہ مین اور خوشنودی تیری مین یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہی تو نے مجھسے اُس چیز سے کہ دوست رکھتا ہون پس گردان اُسکو سبب فراغت میری کا
اُس چیز مین کہ دوست رکھتا ہی تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مال ذخیرہ مین جو نہین دیا ہی اُسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کے
تیری عبادت ہی مین مشغول رہون اور حاصل دونون جملون کا یہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اُسکے کی دے تا اغنیاء شاکرین سے
اور اگر نہ دے تو مجھکو تو اُس سے فارغ رکھ دل میرے کو کہ اُسمین دل نہ لگا رہے اور عبادت مین مشغول رہون اور جزع فزع نکرون تا فقرا صابرین سے
ہون مین ۲۲ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ
اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا
بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا
وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھتے کسی مجلس سے یہانتک کہ دعا کرتے ساتھ اُن دعاؤن کے واسطے [illegible] کے یعنی اسلیے کہ وہ
داخل ہین اُسمین یا واسطے تعلیم اُنکی کے یا الٰہی نصیب کر ہمارے لیے خوف اپنا اُسقدر کہ حائل ہو وے تو بسبب اُسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہون اپنے
کے یعنی اُس ڈر کے سبب سے تیرے گناہون سے بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اسقدر کہ پہونچا وے تو ہمکو بسبب اُسکے بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کے
مین اور نصیب کر یقین سے اسقدر کہ آسان کرے تو بسبب اُسکے ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری
کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر بہرہ مندی کو وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اُسکو اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے
کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہماری اُسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو کہ ظالمون سے بدلہ لین یا ہماری طرف سے تو بدلہ لے اور فتح دے
ہمکو اُسپر کہ دشمنی رکھے ہمسے یعنی دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین
کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ مسلط کر ہمپر اُسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن غریب ہی ف نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمانے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پر ایسا دے کہ سختیان
دنیا کی آسان ہون مثلاً جبکہ اللہ کی رزاقی کا یقین ہو گا ہرگز نہین فکر کرنے کا اور بھروسا کریگا اُسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی
اشد ہین اور یہان کی مصیبتین ناپائدار اُسکو یہان کی مصیبتین آسان ہو جاوینگی پس ایسا یقین عطا فرما اور نکر دنیا کو اہم یعنی دنیا کی بہت فکر و
تدبیر مین نہ لگے رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت رکھین اور تھوڑی فکر معاش کی رکھنی جائز ہی بلکہ مستحب ہے ۳۴ (وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ سکھلائی تو نے مجھکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکھلا مجھکو وہ چیز کہ نفع دے مجھکو یعنی
ایسا علم دے کہ نفع دے مجھکو وہ اور عمل کرون اُسپر دین مین اور آخرت مین اور زیادہ کر مجھکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہی واسطے اللہ کے ہر حال
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے حال دوزخیون کے سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبیٰ مین عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی باعتبار اسناد کے (وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُسْمَعُ عِنْدَ وَجْهِهٖ

دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَیْہِ یَوْمًا فَمَکَثْنَا سَاعَۃً فَسُرِّیَ عَنْہُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَیَّ عَشْرُ اٰیَاتٍ مَنْ اَقَامَھُنَّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی خَتَمَ عَشْرَ اٰیَاتٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ اُترتی اُنپر وحی سنی جاتی نزدیک منہ حضرت کے مانند آواز شہد کی مکھی کے پس اُتاری گئی اُنپر وحی ایک دن پس ٹھہرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ سختی جو بسبب اُترنے وحی کے وارد ہوئی تھی پس دور کی گئی وہ حالت حضرت سے پھر سامنے ہوئے قبلہ کے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا ... ہون اور نہ کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانون کو کم نہ کر اور بزرگ رکھ ہمکو یعنی ساتھ حاجت روائی کے دنیا مین اور بلند کرنے منازل کے عقبیٰ مین اور نہ ذلیل کر ہمکو یعنے بسبب نہونے چیزون مذکورہ کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا اور آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنے ساتھ رحمت و عنایت اپنی کے اور نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کر دین کے دشمنون کو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنے اپنی قضا پر ساتھ دینے صبر و توفیق شکر کے اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھ طاعت تھوڑی کے پھر فرمایا کہ اُتاری گئی ہین مجھپر یعنی ابھی دس آیتین جو شخص ... اُنکو یعنی عمل کرتا رہے اُنپر داخل ہوگا بہشت مین نیکیون کے ساتھ پھر پڑھین حضرت نے یہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نے یہانتک ... دس آیتین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف آواز مانند آواز مکھی شہد کے یہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تھی کہ پہونچاتے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سمجھ مین نہین آتی تھی جیسے کوئی آواز مکھی کی سنتا ہے اور کچھ سمجھتا نہین اس سے اور دس آیتین یہ ہین قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لامانتہم وعہدہم راعون والذین ہم علی صلوتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب یاب ہوئے وہ مومن کہ اپنی نمازمین عاجزی کرتے ہین یعنی دل سے اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنے کی ہون خواہ کرنے کی اعراض کرتے ہین اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنے سترون کو محفوظ رکھتے ہین یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیبیون سے یا لونڈیون سے صحبت کرتے ہین پس وہ نہین ملامت کیے گئے ہین پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی اغلام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے منی گرادے یا متعہ کرے پس وہ ہین تجاوز کرنے والے یعنی حد حلال سے اور پڑنے والے ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کی اور عہدون کی محافظت کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنی نمازون پر محافظت کرتے ہین یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہین یہ لوگ وہی ہین وارث جو وارث ہونگے فردوس کے کہ وہ جنتون مین اعلیٰ جنت ہے وہ اسمین ہمیشہ رہنے والے ہین ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہُ قَالَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَیَدْعُوَ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِیَقْضِیَ لِیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھ یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجکو یعنی آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو دعا دعا کرون مین یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اُس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب مین کہا عثمان نے پس حکم کیا حضرت نے اُسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتون اور آداب کے اور اور روایت مین آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھے اور دعا مانگے ساتھ اس دعا کے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیرے

بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہین نبی رحمت کے تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتھ وسیلہ تمھارے کے ای نبی طرف پروردگار اپنے کے تاکہ حکم کرے واسطے میرے
بیچ حاجت میری کے کہ یہ ہی یا الٰہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میرے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ف صبر کرنا
بہتر ہی اسلیے کہ ثواب اُسکا بہشت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنے کو ساتھ دو لال آنکھون کے
اور بندہ صبر کرتا ہی عوض اُسکے بہشت دیتا ہون ۱۲ (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاؤُدَ
یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ
الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاؤُدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)
اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی دعاؤن داؤد علیہ السلام کی سے یہ کہ کہتے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
دوستی تیری اور دوستی اُس شخص کی کہ دوست رکھے تجھکو اور وہ عمل کہ پہونچا دے مجھکو دوستی تیری کو یا الٰہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف میرے
محبت جان میری کی سے اور مال میرے کے سے اور اہل میرے کے سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول [illegible] اللہ علیہ وسلم جب ذکر
کرتے حضرت داؤد کا در حالیکہ حدیث کرتے اُنسے کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیون مین یعنی اپنے زمانہ کے آدمیون مین [illegible] کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن غریب ہی (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ
الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَا عَلٰی ذٰلِکَ لَقَدْ دَعَوْتُ بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ ھُوَ اَبِیْ غَیْرَ اَنَّہٗ کَنّٰی عَنْ
نَفْسِہٖ فَسَاَلَہٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ
اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْئَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْئَلُکَ
قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ
مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عطاء بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
کہا نماز پڑھائی ہمکو عمار بن یاسر نے ایک نماز پس کوتاہی کی [illegible] مین یعنی قراءۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑھین پس کہا اُنکو بعضے لوگون نے تحقیق
ہلکی پڑھی تمنے نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے اسپر فائدہ کیا نہین مجکو مضرت تخفیف البتہ تحقیق مانگی مین نے اس نماز مین یعنی اسکے قعدہ مین یا سجدے مین
کئی دعائین کہ سنا مین نے اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس جبکہ کھڑے ہوئے عمار ساتھ ہوا اُنکے ایک شخص قوم مین سے وہ تھا باپ میرا یعنی
عطا راوی نے کہا کہ وہ شخص میرا باپ تھا یعنی سائب بغیر اسکے کہ [illegible] کنایت کی نفس اپنے سے یعنی شخص کہا اپنے کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتھ گیا عمار کے
پس پوچھا اُس شخص نے عمار سے حال دعا کا یعنی پس بتا دی اُسنے دعا پھر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھ دعا کے قوم کو کہ وہ یہ ہی یا الٰہی بحق جاننے اپنے
کے غیب کو اور بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھ مجکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے یعنی جبتک بھلائی برائی پر غالب ہو زندگانی
بہتر ہی اور مار مجکو جبکہ جانے تو مرنے کو بہتر میرے لیے یعنی جب برائی بھلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنے ظاہر و باطن کے مرنا بہتر ہی یا الٰہی اور
مانگتا ہون مین تجھسے ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا ہون مین تجھسے میانہ روی حالت فقر او
دولت مین یعنی نہ بہت فقیر ہون اور رنج اُٹھاؤن اور نہ نہایت تونگر ہون کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون مین تجھسے نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور
مانگتا ہون مین تجھسے ٹھنڈک آنکھ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجھسے رضا پیچھے قضا کے اور مانگتا ہون مین تجھسے ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنے کے
یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون مین تجھسے لذت دیکھنے کی طرف منہ تیرے کے یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنے تیرے کے

بیچ غیر حالت سخت کے کہ ضرر پہونچا دے اور نہ بیچ فتنہ کے کہ گمراہ کرے یا الٰہی زینت دے ہمکو ساتھ زینت ایمان کے یعنی ثابت رہیں ایمان پر اور نیکیاں
بہت سی کریں اور کر ہمکو راہ راست دکھانے والے راہ راست چلنے والے نقل کی یہ نسائی نے ف مانگتا ہوں کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں خواہ مسلق
راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی تنگی میں حق بات کہوں مثل عوام کے نہوں کہ خفگی میں برا کہتے ہیں اور خوشی میں خوش آمد کرتے ہیں اور ڈھونڈ
ان چیزوں سے کہ انسان کامل لذت پاتا ہے یعنی طاعات اور عبادات مانگتا ہوں یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہے بعد اسکے یا مراد ہے ہمیشگی
کرنے مراد ہے بھلائی دونوں جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کے یا یہ تو متعلق ہے ساتھ شوق کے یعنی شوق تیرے ملنے کا ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان
نکرے یا سیر کے اور استقامت میری کے راہ ادب پر اور رعایت احکام پر اسلیے کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے وقت غلبہ حال کے
اور یہی مراد اس جملہ سے ہے کہ فرمایا ولا فتنۃ مضلۃ یعنی شوق ایسا چاہتا ہوں کہ آزمائش گمراہ کرنے والے میں نہ ڈالے اور یا یہ متعلق ہے ساتھ لفظ احینی کے
کہ اوپر مذکور ہوا تا سبکو شامل ہو یعنی زندہ رکھ مجکو ساتھ ان نعمتوں مذکورہ کے اسطرح کہ نہ گرفتار ہوں کسی بلا میں کہ اسمیں صبر اور شکر نہ کروں
اور راہ راست چلنے والے جیسے اوروں کو اچھی راہ بتا دیں آپ بھی اسپر عمل کریں ایسے نہوں کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت ۱ح (وَعَنْ
اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَ
الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے نماز فجر کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے علم نفع
دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ۱ح (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُہٗ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت
ہے ابی ہریرہؓ سے کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا ہوں میں اسکو یا الٰہی گردان مجکو کہ کروں میں بڑا شکر تیرا
اور بہت کروں میں ذکر تیرا اور پیروی کروں میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھوں میں وصیت تیری نقل کی یہ ترمذی نے ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کے
ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالیٰ کے یعنی تو نے جو لوگوں کے حق ادا کرنے کو اور اپنے حقوق ادا کرنے کو فرمایا ہے اسکی محافظت کروں یعنی ادا کرتا رہوں ۱ح
(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ) اور روایت
ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے صحت یعنی تندرستی بدن کی بری بیماریوں سے یا صحت احوال
اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں خیانت نکروں اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کے
(وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ
تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہے ام معبدؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے یا الٰہی پاک کر دل میرے کو نفاق سے اور عمل میرے کو ریا سے اور زبان میری کو جھوٹ سے اور آنکھ میری کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا
ہے خیانت آنکھوں کی کو اور اس چیز کو کہ چھپاتے ہیں دل یعنی خواہشیں اور گناہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ف ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر
خائنۃ الاعین کے منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت مردوں کی بیٹھی تھی ناگاہ ایک عورت انکے آگے گذری سبھوں نے آپس کی شرم سے اسکو نہ دیکھا جب سبھوں
نے نظر نیچے کی ایک شخص نے انمیں سے آنکھ اٹھائی اور چوری سے اسکو دیکھا ۱ح (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ
قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کُنْتَ تَدْعُوا اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْئَلُہٗ اِیَّاہُ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی
الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً ۱۳

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانون مین سے
کہ ضعیف ہوگیا تھا مانند بچے جانور پرندے کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالیٰ سے ساتھ کسی چیز کے یا یہ کہا کہ
مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز کہا کہ ہان تھا مین کہتا یا الٰہی جو کہ عذاب کرنے والا ہو تو مجکو ساتھ اسکے آخرت مین پس جلدی کر اسکی میرے لیے دنیا مین
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب دعا مانگی تو نے نہین طاقت رکھتا تو اللہ کے عذاب کی یعنی دنیا مین اور نہین اٹھا سکیگا تو اسکے [illegible] کو
یعنی آخرت مین آیا پس کیون نہ کہا تو نے یا الٰہی دے ہمکو دنیا مین بھلائی یعنی عافیت اور آخرت مین بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا [illegible] دوزخ
کے سے کہا روایت کرنے والے نے پس دعا مانگی اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا پس شفا دی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ [illegible] قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی حذیفہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین لائق واسطے مومن کے یہ کہ خوار کرے نفس اپنے کو عرض کیا صحابہ نے کسطرح خوار کرتا ہی نفس اپنے کو فرمایا پڑے بلا [illegible] نہ طاقت رکھتا ہو نقل
کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف مثلاً [illegible] نہین جانتا ہی اور
وہ امور حساب کے اپنے سر لیلیے اس سے منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائے کہ جس چیز کا تحمل نہو اسکی دعا بھی نہ مانگے جیسا کہ اوپر کی
حدیث مین گذرا مولانا (وَعَنْ عُمَرَ رضی قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ
صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی حضرت عمر رضی
سے کہ کہا سکھلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ یا الٰہی گردان باطن میری کو بہتر ظاہر میرے سے اور گردان ظاہر میرے کو شائستہ یا الٰہی
تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہترائی اس چیز کی کہ دیتا ہی تو لوگون کو اہل سے اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

كتاب ہی بیچ بیان افعال حج کے ف حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھ مین پھر حضرت نے بسبب مشغول ہونے
بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی [illegible] نوین سال مین حضرت ابو بکر رضی کو امیر حاجیون کا کرکے مکے کو بھیجا تا لوگون کو حج کروا وین
پھر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئے ع ف حج فرض ہی عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق
اور گنہگار ہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردے پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار پر ہی نہ دیوانہ اور
بیہوش پر اور بلوغ ہی یعنی بالغ پر ہی نہ لڑکے پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر
اسپر فرض ہی اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اسکے سے وقت پھرنے تک اور
امن راہ ہی غالباً یعنی اگر اکثر لوگ امن سے پہونچ جاتے ہین تو فرض ہی اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتے ہون بسبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہون
تو فرض نہین اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہین جیسے اس زمانہ مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین
پس یہان والون کے لیے وہ شرط پائی جاتی ہی یہ نہ باز رہین حج سے اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اسکے
اور درمیان مکے کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ
نہ فاسق اور نفقہ اسکا اس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کے ساتھ کرے بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندھے لڑکا یا غلام پھر بالغ ہو جاوے لڑکا
یا آزاد ہو جاوے غلام پھر حج پورا کرے فرض نہین ادا ہونے کا پھر اگر از سر نو احرام باندھے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اسکا احرام

حج فرض کے لیے اس صورت میں نہیں درست ہونے کا اور فرض حج کے یہ ہیں احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ
اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں احرام شرط ہی اور باقی دونوں رکن اور واجبات حج کے یہ ہیں وقوف مزدلفہ اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے اور
رمی جمار اور طواف صدر کہ اسکو طواف الوداع بھی کہتے ہیں آفاقی کے لیے یعنی غیر مکے اور حلق یا بال کتراوے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک
اسکے دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوا اسکے کہ سنتیں ہیں اور آداب ملتقی الابحر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَہَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ
قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِہِمْ وَاخْتِلَافِہِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِہِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ
مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَہَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے لوگو
تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کریں ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ کہی اس شخص نے
یہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا میں ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال میں اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجکو جبتک کہ چھوڑوں میں تمکو
پس سوا اسکے نہیں ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاری بسبب بہتایت سوال اپنے کے اور اختلاف کرنے انکے کے اوپر انبیاء اپنے
کے یعنی جیسے کہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہی پس جسوقت کہ حکم کروں میں تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اسمیں سے اس چیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع
کروں میں تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اسکو تم نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب حضرتؐ نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا
کہ ہر سال حج کیا کریں وہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہیں عمر میں ویسی ہی یہ بھی ہوگا لیکن حضرتؐ کو سوال انکا ناگوار معلوم
ہوا اسلیے تنبیہاً چپکے رہے جواب ندیا اور انہوں نے کئی بار سوال کیا آخر کہ جواب دیا کہ اگر میں ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا یعنی اسلیے کہ جیسا
حکم خدا تعالی کے کہنا بغیر اسکے حکم کے نہیں بولتا ہوں اور تمسے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچھو مجسے کہ یہ فعل کتنا ہی اور کیسا ہی جبتک
کہ چھوڑوں میں تمکو یعنی بیان نکروں کہ کتنا ہی اور کیسا ہی حاصل یہ کہ جو کچھ میں کہوں وہ کرو اگر مطلق حکم کروں بلا قید عدد کے اسی طرح بجا لاؤ اور اگر بیان
کروں کہ اتنی بار کرو اسی طرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہی جو کچھ ہی میں آپ بیان کرتا ہوں حاجت تمہارے سوال کی
نہیں ہی اور اس چیز کو کہ طاقت رکھو تم یہ تاکید اور مبالغہ ہی بیچ بجا لانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسولؐ کے بجا لاؤ جہانتک طاقت ہو یا اشارہ ہی
رفع حرج پر کہ مثلاً نماز کے بعضے شرائط وارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر رہو سکے اسیقدر ادا کرو ۱۲ م (وَعَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی
ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ
جہاد خدا کی راہ میں کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیثیں مختلف آتی ہیں بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث میں
کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور کسی میں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ یہ اختلاف بحسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہی بیان مفصل اسکا
کتاب الصلوۃ میں ہو چکا ہی ۱۲ ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے
اور نہ فسق کرے پھرتا ہی مانند اس دن کے کہ جنا اسکو ماں اسکی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اسی کی رضا کے لیے کرے نہ
دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اسکو ثواب کم ہوتا ہی بہ نسبت اسکے کہ جو فقط حج ہی کے ۱۲

لیے جاوے اور رفث کے معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتون سے بیچ مقدمہ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنی کبیرہ گناہ اسمین نکرے اور
نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہی ترک کرنا توبہ کا گناہون سے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَن لَّم یَتُب فَاُولٰئِکَ ہُمُ الظَّالِمُونَ حاصل یہ کہ جو کوئی خالص للہ
حج کرے اور اسمین جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیزین کرے تو وہ ایسا پاک گناہون سے ہوکر پھرتا ہی کہ جیسے پاک گناہون سے پیدا ہوا تھا
مان کے پیٹ سے م ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَہُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی اُن گناہون کا جو درمیان انکے ہوتے
ہین یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہین اسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَۃً فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان
مین برابر ہوتا ہی حج کے بیچ ثواب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَ رَکْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ
قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ فَرَفَعَتْ اِلَیْہِ امْرَاَۃٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ اَلِہٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن
عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملے ایک قافلہ سے روحا مین پس فرمایا کون قوم ہین کہا قافلہ والون نے ہم ہین مسلمان پھر پوچھا
قافلہ والون نے کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ صلعم کا پس بلند کیا طرف حضرتؐ کے ایک عورت نے لڑکے کو یعنی کجاوے مین سے لڑکے کو ہاتھ
مین اونچا کرکر دکھایا پھر کہا کیا ہی واسطے اسکے حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہان اور واسطے تیرے بھی ثواب ہی نقل کی یہ مسلم نے ف روحا نام ایک جگہ کا ہی چھتیس
کوس ہی مدینہ سے اور فرمایا ہان الخ یعنی اسکے لیے ثواب حج نفل کا ہی اور تجکو بھی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کے تعلیم کریگی اور خبر گیران اسکی اور باعث حج
کی ہی اور لڑکا اگر لڑکپنے مین حج کرے تو حج فرض اسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ ہونے کے شرائط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پھر حج
کرے اور اسیطرح غلام اگر حج کرے تو اسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونے کے پھر حج کرے اور فقیر اگر حج کرے تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہی بعد
غنی ہونے کے پھر حج کرنا اسکو واجب نہین م ع ح (وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَۃً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ
اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَثْبُتُ عَلَی الرَّاحِلَۃِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِکَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے
خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کا کہ اسکے بندون پر ہی بیچ امر حج کے پایا باپ میرے کو بڈھا بڑا نہین ٹھہر سکتا سواری پر کیا حج کرون اسکی
طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اور یہ سوال وجواب تھا حجۃ الوداع مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل اس عورت کے کلام کا یہ ہی کہ میرے باپ
پر بڑھاپے مین حج فرض ہوا ہی اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے مین مسلمان ہوا ہی اور اسوقت مال ہی پایا ہاتھ لگا ہی اسکے بڑھاپے مین اور وہ سواری پر
بیٹھ نہین سکتا کیا مین اسکی طرف سے نیابۃً حج کرون فرمایا ہان جاننا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہو جائز ہی وقت عجز کے اگرچہ عاجز
رہے مرنے دم تک اور امر کرے وہ غیر کو اور خرچ راہ دے اور جائز ہی بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضون کے نزدیک جائز ہی والدین کی طرف
سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کے مطلق م ع ح موافق اول روایت فقہی کے یہ حدیث محمول ہوگی
اسپر کہ باپ نے اجازت حج دیا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہی کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کے کہ آگے ہی لکھی ہی اور حسب
قول بعض کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ یہ حدیث دلیل ہی اسکی مولف (وَعَنْهُ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِیْ
نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّہَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْہَا دَیْنٌ اَکُنْتَ قَاضِیَہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَیْنَ اللّٰہِ فَہُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے اور وہ مر گئی پس

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اسپر دین کیا تو ادا کرتا اسکو کہا کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہی ساتھ ادا کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم [illegible] ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال ہاتھ لگا ہوگا ارث مین پس قیاس کیا حضرتؐ نے حق اللہ تعالیٰ کو حق بعباد بدست [illegible] ارث کو درست ہی کہ عورت کی طرف سے حج کرواوے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور اور کو اذن بھی شرط ہی در مختار (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ [illegible] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ کَذَا وَکَذَا وَخَرَجَتْ [illegible] تِیْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے [illegible] شخص ساتھ عورت کے یعنے مرد و عورت اجنبی ایک مکان مین تنہا جمع ہون اور نہ سفر کرے عورت مگر اس حالت مین کہ ہووے ساتھ اسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہون مین بیچ غزوہ فلانے اور فلانے کے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہی اور وہان لشکر جاتا ہی ان مین میرا نام بھی لکھا گیا ہی کہ مین بھی انکے ساتھ جاؤن اور ارادہ نکلنے کا کیا ہی بیوی میری نے حج کے لیے یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور بیوی کو اکیلا حج کے [illegible] ن یا بیوی کے ساتھ جاؤن اور جہاد مین نہ جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کے یعنی اسلیے کہ غازی بہت ہین اور تیری بیوی [illegible] سوا تیرے کوئی محرم ہی نہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہی مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہین حتی کہ سفر حج مین بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اسکے شرط ہی واجب ہونے حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اسکے ساتھ محرم یا خاوند بھی ہو اور محرم سے مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہو بسبب قرابت کے یا علاقہ دودھ کے یا سسرال کے بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق ۲۴۶ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُکُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا پروانگی مانگی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ جہاد کرنے کے پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تمپر جہاد نہین ہی اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کے مگر کہ ساتھ اسکے محرم ہو نقل [illegible] یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مباح ہی عورتون کو نکلنا طرف اسجگہ کے کہ کم ہو حد سفر سے کہ حد سفر تین منزل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی راہ پر بھی نہ جاوے اور روایت صحیحین مین بھی آئی ہی کہ نہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر کہ اسکے ساتھ خاوند اسکا ہو یا محرم اسکا پس ظاہر اقوال فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہی جواب یہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اسکے ساتھ محرم ہو اسکو فقہا نے حمل کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو اس صورتون مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ کہ جہان تین دن کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ ہر منزل آدھے دن سے زیادہ کی نہو اور جہان دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ تمام دن چلے اور جہان ایک دن رات کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ شب و روز چلے پس یہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کے ہو جاویگا ۱۰۴۲ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَا الْحُلَیْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ کَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَکَذَاکَ وَکَذَاکَ حَتّٰی اَهْلُ مَکَّةَ یُهِلُّوْنَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام باندھنے کی اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والون کے لیے جحفہ کو اور نجد والون کے لیے قرن منازل کو اور یمن والون کے لیے یلملم کو پس یہ سب جگہ احرام باندھنے کی ہین ان شہر والون کے لیے کہ مذکور ہوے اور انکے لیے کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکے سے

یعنی مثلاً اہل ہندوستان جب راہ مین پر پہونچین تو یلملم سے احرام باندھین اور اسی طرح اور شہر والون کا حال ہی کہ جبکہ احرام کی جگہ پر آوین وہین سے احرام
باندھین یہ جگہین احرام کی ہین اُسکے لیے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرے کا پس جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا ان مواضع کے پس جگہ احرام اُسکے [illegible]
اور اسی طرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندھین مکہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذا الحلیفہ نام ہی ایک جگہ کا کہ [illegible]
اور دس منزل ہی مکہ سے اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور اب نام ہی شہرون عرب کا تہامہ سے زمین عراق تک اور قرن [illegible] نام ایک جگہ
کا ہی قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکے سے اور یہ جگہین احرام کی ہین الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام [illegible] مکہ سے گذرے
بغیر ارادہ حج اور عمرے کے تو لازم نہین ہی اُسکا احرام باندھنا واسطے داخل ہونے مکہ کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہی داخل
ہونا مکہ مین بغیر احرام کے اگرچہ ارادہ حج اور عمرے کا نہ رکھتا ہو اور اُنھون نے عمل اس حدیث پر کیا ہی لاتجاوز وا المیقات الامحرما یہ حدیث مطلق ہی
اسمین قید ارادہ حج اور عمرے کی نہین اور دوسرے یہ کہ احرام واسطے تعظیم اُس مکان بزرگ کے ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنے والا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ
اندر میقات کے یعنی جگہون احرام کے ہین اُنکو جائز ہی مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے اسلیے کہ [illegible] مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار
احرام واجب ہو تو ہرج ہی پس حکم اُنکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اس بات مین یعنی جیسے اُنکو درست ہی کہ اگر کسی کام کے لیے مکہ سے نکلین اور پھر داخل ہون مکہ
مین بغیر احرام کے چلے آوین ویسی ہی اُنکو بھی کذا فی الہدایۃ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی جو ان احرام کی جگھون کے اندر رہتا ہو تو اُسکی جگہ احرام کے گھر
سے تا حد حرم ہی اُسکو میقات پہ جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کے اور جو کہ ان احرام ہی باندھنے کی جگھون مین رہتے ہین اُنکا حکم اس سے نہ معلوم
ہوا جمہور علما کہتے ہین کہ حکم اُنکا حکم اندر والون کا سا ہی اور اسیطرح اور اسی طرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اور رہو اندر احرام کی جگہ کے
پس احرام باندھنے کی جگہ اُسکی وہین سے ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندھین حج کا مکہ سے یعنی نفس مکہ سے اور حرم مکہ سے
اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مکہ کی جگہ احرام کی مکہ ہی حج مین اور عمرہ مین اور مذہب یہ ہی کہ عمرہ کرنے والا نکلے احرام کے لیے طرف حل کے اسلیے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہ کو ساتھ نکلنے کے طرف تنعیم کے کہ حل مین ہی احرام عمرہ کے لیے پس یہ حدیث مخصوص ہی ساتھ حج کے یعنی یہ حکم
حج کرنے والے مکہ کا ہی کہ وہان سے احرام باندھے اور عمرہ کرنے والا حل مین آنکر باندھے جیسا کہ حدیث عائشہ رض کی سے معلوم ہوا ۲۴۲۱۲ (وَعَنْ جَابِرٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُھَلُّ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَالطَّرِیْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَۃُ وَمُھَلُّ اَھْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُھَلُّ اَھْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ
وَمُھَلُّ اَھْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والون کی ذی الحلیفہ
ہی اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والون کی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سے اور احرام کی جگہ نجد والون کی قرن ہی اور
احرام کی جگہ یمن والون کی یلملم ہی نقل کی یہ مسلم نے ف اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام راہ دوسرے کی واسطے اُنکے جحفہ ہی یعنی مدینہ والون کی
دوسری راہ مین جحفہ ملتا ہی اُس راہ سے آوین تو وہان سے احرام باندھین جاننا چاہیے کہ پہلے دو راہین تھین مدینہ والون کی ایک مین ذی الحلیفہ ملتا
تھا اور ایک مین جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہی اسمین اول ذی الحلیفہ ملتا ہی اور پھر جحفہ پس اسصورت مین دو میقات ہوئین مدینہ والون کی پس احرام کہان سے
باندھین لکھا ہی علما نے کہ اولی یہ ہی کہ جو میقات دور ہی مکہ سے وہان سے احرام باندھے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بھی ہی مولانا (وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ کُلُّھُنَّ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ اِلَّا الَّتِیْ کَانَتْ مَعَ حَجَّتِہٖ عُمْرَۃً مِّنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مِّنَ الْعَامِ
الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مِّنَ الْجِعْرَانَۃِ حَیْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مَّعَ حَجَّتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس رض سے کہا عمرے
کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ذی قعدہ مین تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اُنکے کہ وہ ذی حجہ کے مہینے مین تھا اور بیان اُن چار عمرون کا

ہیں کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے بیچ مہینہ ذیقعدہ کے اور دوسرا عمرہ اُس سے اگلے برس مین وہ بھی ذیقعدہ مین ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے اُس جگہ کہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہ بھی عمرہ بیچ مہینے ذیقعدہ کے ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج اُنکی کے کہ ذیحجہ مین تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدیبیہ نام ایک کا ہے نو کوس ہے مکہ سے کہ اکثر اسکا حرم مین ہے اور کچھ حل مین آور بیان مجمل عمرۂ حدیبیہ کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینہ سے [illegible] ال ہجری مین پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کے دن ساتھ قصد عمرے کے اور چودہ سو آدمی یا کچھ زیادہ ساتھ تھے جب حدیبیہ مین پہونچے تو قریش جمع ہو کر آئے [illegible] حضرت کو مکہ کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آئندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کر پھر آئے پس حقیقت مین یہ عمرہ تو نہوا لیکن بسبب ثواب ملنے عمرے کے پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہین سے شروع ہوا اور سال آئندہ مین اسی عمرے کی قضا کو گئے مکے مین اور تین روز وہان رہے چوتھے روز روانہ ہوئے وہان سے یہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہین چنانچہ یہ نام اسکا حدیثون مین بھی آیا ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہین کہ محصر بسبب احصار کے یعنے رکنے کے احرام سے نکل آوے اور واجب ہوتی ہے قضا اُسکی اور شافعیہ کے نزدیک اُسکی قضا نہین اور تیسرا عمرہ وہ ہے کہ حضر[illegible] جعرانہ سے جاکر کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نو کوس ہے مکہ سے آٹھوین سال ہجری مین بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بیشمار وہان سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ مین رونق افروز رہے اور وہ غنیمت بانٹی انھین دنون مین ایک روز رات کو بعد از نماز عشا کے سوار ہو کر مکے مین تشریف لے گئے اور عمرہ کیا اور اُسی رات پھر آئے اور نماز صبح کی جعرانہ مین ادا کی اور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے یہ ذیحجہ مین ہوا اور باقی ذیقعدہ مین پس چار دن عمرہ کہ حضرت نے کیے یہ ہین اور حج اسلام سوا ایک کے نہ تھا اور ایام جاہلیت مین قریش حج کرتے تھے اور حضرت بھی کرتے تھے لیکن گنتی اُنکی علما کو نہین معلوم ہوئی کہ کسقدر کیے واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہ ہے کہ حج مین وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہے اور عمرے مین فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہے اور احرام دونون مین شرط ہے حج مین بھی اور عمرے مین بھی اور حج فرض بھی ہوتا ہے اور نفل بھی اور عمرہ سنت و نفل ہے مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہے کرنا اُسکا +م (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے ذیقعدہ مین حج کے پہلے دو بار نقل کی یہ بخاری نے ف پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اس حدیث مین آیا کہ حج سے پہلے دو عمرے کیے پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ ظاہر مین بیچ صلح حدیبیہ کے حضرتؐ نے عمرہ نہین کیا لیکن اللہ تعالی کے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمرے کا ہو چکا گو ظاہر مین افعال عمرے کے نہ کیے پس جس روایت مین دو عمرے آئے ہین حج سے پہلے مراد یہ ہے کہ ظاہر مین دو ہی عمرے ہوئے اور جس روایت مین آیا ہے کہ تین عمرے کیے پہلے حج سے مراد ایک عمرے سے ثواب ہی عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے + سولانا (الْفَصْلُ الثَّانِیْ) فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَوْ قُلْتُہَا لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِہَا وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّۃً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا بیچ ہر سال کے ہے حج فرض اے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا مین اس حج کے لیے یعنی واسطے واجب ہونے حج کے ہان البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نکرتے تم اُسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وسلم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ تبارک وتعالی یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ مقال وہلال بن عبد اللہ مجہول والحارث یضعف فی الحدیث) اور روایت ہے علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہونچا وے اسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق اسپر اسبات میں کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد وراحلہ کا اور وعید اسکے ترک کرنے پر اسواسطے ہے کہ اللہ تعالی بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اسپر کہ طاقت رکھے طرف اسکی راہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں ف مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بقدر ضرورت دیجاوے اور سواری ہو اگر چہ کرایہ ہو اور وہ پھر حج نکرے تو مرتا ہے اس حالت میں کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہوتا ہے یعنی مانند انکے ہوتا ہے کفر میں اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور بغیر انکار کے نکرے تو مانند انکے ہوتا ہے گناہ میں اور بعضوں نے کہا [illegible] واسطے تشدید کے فرمایا غرضکہ ہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرتا ہے عیاذا باللہ [illegible] باقی آیت یہ ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی اور جو کوئی کفر کرے اور کفران نعمت خدا تعالی کا کرے یعنی [illegible] بجا لانے سے پس اللہ تعالی بے نیاز ہے عالم کے لوگوں سے یعنے طاعت کریں یا نکریں اسکو نفع اور نقصان اس سے نہیں فائدہ اور نقصان انہیں کو ہے [illegible] یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک پڑھی اسلیے کہ پورا استدلال ساری ہی آیت سے حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم ٭٭ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صرورۃ فی الاسلام رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صرورت اسلام میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف صرورت اسکو کہتے ہیں کہ جسنے کبھی حج نہ کیا ہو یعنی جسنے حج نہ کیا بعد واجب ہونے کے تو نہیں وہ مسلمان کہا طیبی نے کہ دلالت کرتا ہے ظاہر اس حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نکرے تو نہیں وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہے یا یہ کہ مسلمان کامل نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ صرورت کے ہیں ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنے ترک کرنا نکاح وحج کا اسلام میں نہیں ہے بلکہ رہبانیہ میں ہے حاصل یہ کہ مسلمانوں کو ترک کرنا حج کا اور نکاح کا نہ چاہیے ٭٭ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابو داؤد والدارمی) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی جو کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو اسکے ادا کرنے پر پس چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اسلیے کہ بہت سی آفتیں ہیں اسکی تاخیر میں اور بہت صحیح روایت ہمارے مذہب کی اور امام مالک اور احمد سے یہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہے یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ بہم پہونچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نہ کرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہیں کیجائیگی گواہی اسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب التراخی ہے یعنی اخیر عمر تک جائز ہے تاخیر اسکی جیسے کہ جائز ہے تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہ کہ گمان ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور حج نہ کیا تو گنہگار مرا سب کے نزدیک اور ہمارے علما نے لکھا ہے کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اسکا تو پہونچتا ہے اسکو یہ کہ قرض لے مال اگر چہ نہ قادر ہو سکے ادا پر اور امید ہے یہ کہ نہ مواخذہ کریگا اس سے اللہ تعالی اسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہو گا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ٭٭ فی المرقاۃ المناسک ودر مختار (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید

وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبَثَ الْحَدِيْدِ) اور روایت ہی ابن مسعود رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہ دونوں یعنی ہرایک انمین سے دور کرتے ہین فقر کو اور [illegible]ن کو جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور روپے کا اور نہین ہی واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور [illegible] احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر رضہ سے لفظ خبث الحدید تک ف پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اسمین حج اور عمرہ دونون ہوتے ہین چنانچہ بیان [illegible] کے آویگا یا مراد یہ ہی کہ عمرہ کیا ہو تمنے تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہی یعنی مالدار ہوجاتا ہی یا دل غنی ہوجاتا ہی ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر رہو کہ [illegible]سکو اور اُسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اُسپر سوار ہوکر جاوے اور شرطین واجب ہونے حج کی کتنی ہی اَین چنانچہ آگے انشاءاللہ تعالیٰ [illegible] ہووینگی پس خاص انھین دو شرطون کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ اصل اور بہ ضرور ہین اور اس حدیث مین رد ہی امام مالک پر کہ وہ کہتے ہین واجب ہوتا ہی حج اُسپر بھی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے پر اور تجارت پر یا کسب پر ۲۴۴ (وَعَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَةٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ) اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب پسینے اور میل کے یعنی تارک الزینت ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سی چیزین حج مین بہت ثواب رکھتی ہین یعنی بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیت مین جو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا تو سبیل سے کیا مراد ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ شرح [illegible]ین اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنے کے مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنے فقام آخر فصل اخیر ہی (وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی ابن رزین عقیلی سے یہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہی نہین طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرے کی اور نہ سوار ہونے کی یعنی افعال حج اور عمرے کے نہین کرسکتا اور نہ سوار ہوکر اُنکے لیے جاسکتا ہی فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِيْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کی طرف سے فرمایا پیغمبر خدا نے کون ہی شبرمہ کہا اُسنے بھائی میرا ہی یا کہا قریب میرا ہی فرمایا کیا حج کرچکا ہی تو اپنی طرف سے کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے نقل کی یہ شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یہی مذہب ہی امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض نہ ادا کرے اور کی طرف سے اُسکو حج کرنا درست نہین اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی حج کرنا غیر کی طرف سے

گو کہ آپ حج نکیا ہو لیکن اولی یہ ہی کہ پہلے آپ حج کرلے پھر اور کی طرف سے کرے پس اُنکے نزدیک یہ امر استحباب کے لیے ہی یعنی یہ بات بہتر ہی نہ کہ واجب اور
بہتر جواب یہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی اسلیے انھون نے اسپر عمل نہین کیا ۱۲ ح (وَعَنْہُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَہْلِ الْمَشْرِقِ
الْعَقِیْقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام کی مشرق والون کے لیے
عقیق نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف عقیق نام ایک جگہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کے اور مشرق والون سے وہ لوگ مراد ہین کہ گرد حرم
کے جانب شرقی مکے کے ہین اور وہی عراقی کہلاتے ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والون کی جگہ احرام کی دو ہوئین ایک عقیق اور
دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگہون مین سے جس جگہ پر گذرے وہین سے احرام باندھے ۱۲ مولانا (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَہْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق
والون کے لیے احرام کی جگہ ذات عرق نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَہَلَّ
بِحَجَّۃٍ اَوْ عُمْرَۃٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ[illegible]) اور روایت ہی ام سلمہ سے
کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ احرام باندھے حج کا یا عمرے کا بیت المقدس سے [illegible]رام تک یعنی مکے تک بخشے جاتے
ہین واسطے اسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ پیچھے کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اسکے لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف او عمرۃ
مین لفظ او کا تنویع کے لیے ہی اور او وجبت الجنۃ مین شک راوی کا ہی اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہی مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سے ملتا ہی
پس مشرف ہوتا ہی ساتھ افضل مقامات کے اول اور اوسط اور آخر مین اس سبب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہی اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی
طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اُتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی احرام کی جگہون سے احرام پہلے
باندھنا اور اپنے گھر سے احرام باندھ کر جانا ہمارے نزدیک افضل ہی اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہی اور یہ جب ہی کہ بچ سکے ممنوعات احرام سے اور اگر
جانے کہ نہین بچ سکنے کا تو میقات سے افضل ہی اور حج کے مہینون سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہی ہمارے نزدیک بلکہ یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سے
ایک روایت تو یہ ہی کہ اسکا احرام ہی درست نہین ہوتا [illegible] سو دوسری روایت انکے یہان کی یہ ہی کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرے کا ہو جاتا ہی ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَہْلُ الْیَمَنِ یَحُجُّوْنَ فَلَا یَتَزَوَّدُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَکَّۃَ سَاَلُوا
النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور
کہتے ہم توکل کرنے والے ہین پس جب آتے مکہ مین مانگتے لوگون سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سے اسلیے کہ تحقیق
بہترین توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہ سفر آخرت کا توشہ ہی نقل کی یہ بخاری نے ف ان لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تھا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل
نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اس سے ہی اسکو توشہ ٹھہراؤ اور آیت اور حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اسباب رکھنا منافی توکل کے نہین ہی بلکہ یہ افضل
ہی کاملین کے نزدیک بھی اور جو کوئی ارادہ کرے بڑے توکل کا یعنی بدون اسباب کے اسکو بھی کچھ ہرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کر سکے ۱۲ ع ح
(وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی النِّسَاءِ جِہَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَیْہِنَّ جِہَادٌ لَا قِتَالَ فِیْہِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ عورتون پر ہی جہاد فرمایا کہ ہان عورتون پر ایسا جہاد ہی کہ نہین لڑائی اس مین کہ وہ حج و عمرہ ہین نقل کی یہ ابن ماجہ نے
ف حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگون کی اور وطن کی ایسی ہوتی ہی جیسی جہاد مین پس وہ عورتون کے حق مین
بمنزلہ جہاد کے ہین ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَمْنَعْہُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَۃٌ ظَاہِرَۃٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ

فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو نہ منع کیا اُسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ نہونا توشہ اور سواری کا ہے یا بادشاہ ظالم نے یا مرض نہ حد کرنے والے نے پس مرگیا اور حج نہ کیا پس چاہیے اگر چاہے یہودی ہو کر اور اگر چاہے نصرانی ہو کر نقل کی یہ دارمی نے ف بادشاہ ظالم نے یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سے ڈرتا ہے اپنے جان و مال [illegible] پر تو حج فرض نہین ہوتا اور اسی طرح بیماری کہ اس سے سفر نہ کرسکے مانع حج کی ہے پس اندھے اور مفلوج والے وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل ہار حدیث کا یہ ہے جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہو اور باوجود اسکے حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ کو کچھ پروا اسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گزر چکا ہے ع + (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے فرمایا کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے مہمان ہین اللہ تعالیٰ کے اگر دعا مانگتے ہین اللہ تعالیٰ سے قبول کرتا ہے دعا انکی اور اگر بخشش چاہتے ہین اُس [illegible] ہے واسطے انکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ [illegible] النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہین جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے نقل کی یہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے پس سلام کر اسپر اور مصافحہ کر اس سے اور کہہ اس سے یہ کہ بخشش چاہے تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر مین اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہے نقل کی یہ احمد نے
ف پہلے داخل ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہے اور اپنے اہل وعیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہے گناہون سے دعا اسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کے حکم مین عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہ جب گھر کو آوین تو انسے بھی پہلے داخل ہونے کے گھر مین اسی طرح سلام وغیرہ کر کر دعا بخشش کی کرواوے کہ وہ بھی مغفور ہین ع + (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِيْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مرگیا بیچ راہ اُسکی کے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ثواب جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف انھین کے حکم مین ہے وہ شخص کہ طالب علم دین کے لیے نکلا تھا اور پھر مرگیا یعنی اُسکے لیے بھی ثواب عالمون کا سا لکھا جاتا ہے ع

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ باب ہے بیچ بیان احرام باندھنے کے اور لبیک کہنے کے

ف احرام کو احرام اسلیے کہتے ہین کہ کتنی چیزین حرام باندھنے والے کو اپنے پر حرام کرنی ہوتی ہین چنانچہ بیان اُنکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی مین خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اُنکے کے پہلے احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اُنکے کے احرام سے پہلے طواف کرنے کے ساتھ خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبوئی کے کہ ہوتا تھا اُسمین مشک گویا کہ دیکھتی ہون مین طرف چمک خوشبوئی کے بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے محرم یعنے وہ چمک گویا میری آنکھون کے تلے پھرتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے احرام اُنکے کے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو مین خوشبو حضرت کے لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اسمین مشک بھی ہوتا پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کے لگا دے اور اثر اسکا بعد احرام کے باقی رہے تو کچھ مضر نہین اسلیے کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے ہی نہ پہلے پس مذہب امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کا تو یہی ہی اور امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک مکروہ ہی پہلے احرام کے لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہے اثر اسکا بعد احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے انکے کے احرام سے اُترجانا چاہیے کہ روز عید کے کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتے ہین بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام [illegible] نکل آتے ہین اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہی مگر عورت حلال نہین ہوتی ہی یہانتک کہ مکے کو آتے ہین اور طواف افاضت کرتے ہین پھر عورت [illegible] ہو جاتی ہی پس حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین کہ جب حضرت احرام سے نکلتے تو جب بھی مین حضرت کے خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنے کے ٭٭ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبیہ کیے ہوئے کہتے حاضر ہون خدمت تیری مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریفین اور نعمت واسطے تیرے ہی اور بادشاہت نہین شریک واسطے تیرے [illegible] کرتے تھے ان کلمات پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تلبیہ کیے ہوئے تلبیہ یہ ہی کہ ڈالے محرم سر مین گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھ تاکہ بال جما دین آپسمین اور نہ بیٹھے انمین غبار اور جوؤن سے محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہی الحمد پر اسلیے مستحب ہی وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہی لبیک کہنے مین ہمارے نزدیک تو شرط ہی واسطے صحت احرام کے اور امام مالک نے کہا کہ نہین واجب لیکن اسکے ترک کرنے مین دم آتا ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہی نہین دم آتا اسکے ترک کرنے مین اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسی قدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی سوا اسکے روایت کیے گئے ہین پھر کبھی کرنی ان الفاظ مین مکروہ ہی اور زیادتی کرنی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور مستحب ہی سب علما کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنی ٭٭ (وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَہٗ فِی الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ قَائِمَۃً اَھَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پاؤن اپنا رکاب مین اور اٹھاتی انکو اونٹنی درحالیکہ کھڑے ہوتے احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پڑھکر مدینہ سے روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی جا پڑھی اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹ کی پیٹھ پر اور کھڑے ہونے اسکے کے لبیک کہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد دو رکعتوں احرام کے لبیک کہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بیدا مین کہ نام ایک جگہ بلند کا ہی پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹ پر بیٹھکر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہی کہ انکے نزدیک مستحب یہ ہی کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کر اور لبیک کہے اس حال مین کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر اونٹ پر بیٹھکر لبیک کہے تو درست ہی لیکن بعد نماز کے افضل ہی اور تطبیق ان روایات مین یون دی گئی ہی کہ حضرت نے مصلے پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پھر جب بیدا پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسلیے علما نے اکثار کو مستحب ہی تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتون اور زمانون اور مکانون کے پس جس راوی نے جہان لبیک کہتے سنا وہ یہ سمجھا کہ یہین سے لبیک کہنی شروع کی اور مؤید اس توجیہ کی روایت ابن عباسؓ کی ہی کہ ترجمہ حضرت شیخؒ کی مین ذکر کی گئی ہی ٭٭ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کے لیے اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیے کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ حال راوی کا ہی اور جو کہ موافق اسکے تھے اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہی اور روایت سے واضح ہوگا پس نہین منافی ہی یہ روایت روایات آیندہ کی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ رَدِیْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ رض کے سواری پر اور تحقیق صحابہ رض یعنی اکثر صحابہ رض البتہ پکارتے تھے ساتھ دونون کے اکٹھے یعنی حج اور عمرے کے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قران افضل ہی اور معنی قران کے آگے معلوم ہونگے انشاء اللہ تعالی اور یہی مذہب ہی ہمارا اسلیے کہ صحابہ رض حضرت کے ساتھ تھے وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا باتباع حضرت کے صحابہ نے بھی قران کیا (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے پس [illegible] سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ نرے عمرے کے اور بعضے ہمسے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرے کے اور بعضے ہمسے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ نرے حج کے اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پھر جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے پس حلال ہوگیا اور جسنے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرے کے مین پس نہین حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین قسم پر ہین ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہی کہ نرے حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہی کہ احرام حج اور عمرے کا دونون کا باندھے اور تیسرے متمتع اور متمتع وہ ہی کہ اول احرام عمرے کا باندھے میقات سے حج کے مہینون مین اور افعال عمرے کا بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہی تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہین لایا ہی تو احرام سے نکل آوے اور مکے مین بیٹھا رہے جب ایام حج کے آدین تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حدیثین مختلف آئی ہین حضرت کے حج مین بعضی حدیثون سے معلوم یہ ہوتا ہی کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہ حدیث بھی انھین مین سے ہی اور اکثر حدیثون سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت قارن تھے اور اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت متمتع تھے پس تطبیق ان مین یون دیگئی ہی کہ بعضون نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ ہی سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا انھون نے کہا کہ حضرت مفرد تھے اور بعضون نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انھون نے کہا کہ حضرت قارن تھے اور بعضون نے لبیک بعمرۃ سنا انھون نے کہا کہ حضرت متمتع تھے اور احتمال یہ ہی کہ حضرت کہتے ہون کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپسمین مشابہ ہین بعضے صحابہ رض نے جانا کہ حضرت نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضون نے جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد لغوی ہی یعنی نفع اٹھانا اور وہ قران مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کر ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے یعنی پہلے حج کے پس حلال ہوگیا یعنی نکل آیا احرام عمرے کے سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانے کے پس حلال ہوگئے اسکو سب ممنوعات احرام کے پھر احرام باندھا حج کا اور جسنے احرام باندھا حج کا یا حج و عمرے کا وہ احرام سے نہین نکلا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی کرنے جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سواے مباشرت عورتون کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوئی ع مولانا (وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھ عمرے کے طرف حج کے بیان اسکا یہ ہی کہ شروع کیا احرام عمرے کا

پھر احرام باندھا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرے میں پس قارن ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ہ ع ﴿الفَصْلُ الثَّانِي﴾ فصل دوسری (عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) روایت ہے زید بن ثابت سے یہ کہ انھوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوتے واسطے احرام لینے کے اور غسل کیا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ننگے ہوئے یعنی سیے ہوئے کپڑے اتار کے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہے اور کافی وضو بھی ہے ح + (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جما لیے بال سر اپنے کے ساتھ ایسی چیزوں کے کہ ان سے سر دھویا جاتا ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جما لیے تا غبار وغیرہ سے محفوظ رہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ع (وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس حکم کیا مجھکو یہ کہ امر کروں میں یاروں کو کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اور تلبیہ میں لفظ او کا شک راوی کا ہے کہ بالاہلال کہا یا بالتلبیۃ یعنی دونوں کے ایک ہی ہیں لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکے کہے اسطرح کہ آپ ہی سنے اور نہ سنے ع (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اسکے اور بائیں طرف اسکے قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہانتک کہ تمام ہو وے زمین اسطرف سے اور اسطرف سے یعنی داہنی اور بائیں طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اسکی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں س (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ) اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جسوقت کہ اٹھاتی حضرت کو اونٹنی کھڑی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے یعنی زیادہ کہتے لبیک مشہور سے یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیکی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف تیرے ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے مسلم کے ہیں ف پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑھتے انہیں قبل یا اور اخلاص اور نیت کرتے احرام کی اور لبیک کہتے بعد انکے پھر جبکہ اونٹنی حضرت کو سوار کر کر کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک مشہور کہتے اور نہ زیادہ اس سے کہتے لبیک الخ ع (وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے انہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنے لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اسکی اور جنت اور طلب معافی کرتے اس کے ساتھ رحمت اسکی کے آگ سے نقل کی یہ شافعی نے ف کہا علماء ہمارے نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے

سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بہ نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اُسکی اور جنت اور پناہ مانگے اُس سے آگ سے اور دعا
کرے اپنے لیے جو چاہے اور ایسی حالت میں مکروہ ہے کسی کو سلام علیک کرنی اُس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اُسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک
کہنی شرط ہے چار سے ضرور یک اور زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہانتک کہ لازم آتی ہے اسائت ساتھ ترک اُسکی کے ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری
عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَیْدَاءَ اَحْرَمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے
جابر رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کردیا لوگوں کو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیدا کے میں احرام
باندھا نقل کی یہ بخاری نے شرح خبردار کردیا یعنی ندا کرنے والے کو حکم فرمایا کہ ندا کردے لوگوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں
پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئے بیدا میں کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہہ کر
دوبارہ اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتداء مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں احرام کے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ
الْمُشْرِکُوْنَ یَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلَکُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِیْکًا ہُوَ لَکَ تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ یَقُوْلُوْنَ ہٰذَا
وَہُمْ یَطُوْفُوْنَ بِالْبَیْتِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہتے تھے مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک واسطے تیرے
کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے تمکو بس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اس سے زیادہ نہ کہو کہتے تھے مشرک زیادہ اس سے مگر وہ
شریک کہ ملک واسطے تیرے ہے مالک ہے تو اسکا اور نہیں وہ شریک مالک تیرا کہتے مشرک ان کلمات کو اس حالت میں کہ طواف کرتے خانہ کعبہ کا نقل
کی یہ مسلم نے ف مشرک بھی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتے اور ہمیشہ تعظیم اسکی کرتے لیکن بسبب شرک کے لبیک اسطرح کہتے لبیک لا شریک
لک الا شریکا ہو لک نفی شریک کی حق تعالیٰ سے کرتے اور بتوں کو مستثنیٰ کرتے کہ وہ شریک خدا کے ہیں ولیکن مملوک اسکے ہیں پس جب وہ یہاں تک
پہونچتے لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتے کہ بس اسی قدر کہو کہ کوئی شریک نہیں خدا کا اور زیادہ اس سے نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت میں یہ کہنا
اُنکا کمال اُنکے حمق پر دلالت کرتا ہے اور مملوک شریک مالک کا کیونکر ہوسکتا ہے ع بَابُ قِصَّۃِ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ باب ہے بیچ قصہ حجۃ الوداع کے ف
وداع واؤ کے زبر سے بمعنی رخصت کرنے کے ہے اور حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کے دسویں سال ہجری
میں کیا ہے نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت نے اسمیں لوگوں کو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا انکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور انکو گواہ پکڑا ادا سے
رسالت پر اور احکام کے پہونچانے پر اور یہ حدیث جابر کی جامع ہے احادیث کی ہے آسان ڈیڑھ سو مسئلے فقہ کے ہیں اور اگر کوئی تامل کرے تو اس سے بھی
زیادہ نکل سکتے ہیں کذا قالہ الطیبی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَثَ بِالْمَدِیْنَۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ
لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فِی الْعَاشِرَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَشَرٌ کَثِیْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا ذَا الْحُلَیْفَۃِ
فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِیْ فَصَلّٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰی اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَہَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ لَبَّیْکَ اللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَہٗ اسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی
اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرٰہِیْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَرَاَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ وَقُلْ یٰٓاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ) روایت ہے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے مدینہ میں نو برس کہ حج نہیں کیا یعنی لیکن
عمرہ کیا چنانچہ گذرا پھر خبر کی لوگوں میں یعنی ندا کی ندا کرنے والے نے حضرت کے حکم سے دسویں سال میں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں

پس آئے مدینہ مین آدمی بہت پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یعنی جبکہ پانچ دن باقی تھے ذیقعدہ کے درمیان ظہر وعصر کے یہانتک کہ جب پہونچے ہم ذوالحلیفہ مین پس جنی اسمار بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو پس بھیجا اسمار نے یعنی کسی کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا کرون مین یعنی بیچ مقدمہ احرام کے آیا احرام باندھون یا نہین اور باندھون تو کیونکر باندھون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ مین پھر سوار ہوئے قصوا پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تھا یہانتک کہ جب کھڑی ہوئی ساتھ حضرت کے اونٹنی اُنکی میدان بیدا پر آواز بلند کی لبیک کہنے کے کہ وہ یہ ہین حاضر ہون تیری خدمت مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہی اور بادشاہت نہین شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نے نہین تھے ہم یعنی پہلے اس سے نیت کرتے مگر حج کی نہ تھے ہم جانتے عمرے کو یعنی حج کے مہینون مین یہانتک کہ جسوقت آئے ہم نزدیک خانۂ کعبہ کے ساتھ حضرت کے بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھ رکھے اُسپر اور بوسہ دیا پھر جلدی چلے تین بار پھرنے مین اور چار بار پھرے اپنے طور پر یعنی آہستہ پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی حوالی اُسکے کو جاے نماز پھر گردانا مقام ابراہیم کو حضرت نے درمیان اپنے اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت مین ہی کہ پڑھی حضرت نے دو رکعتون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ف آدمی بہت کہا بعضون نے کہ اُس حج مین حضرت کے ساتھ [illegible] آدمی جمع ہوئے اور بعضون نے کہا اکیس تیس ہزار تھے اور اسمار سے پہلے جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر اُنکے انتقال کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے نکاح [illegible] پھر اُنکے انتقال کے بعد حضرت علیؓ سے ہوا پس جبکہ حضرتؐ حج کو تشریف لائے تو اسما حضرت ابو بکرؓ کے نکاح مین تھین اور اُنسے محمد بن ابو بکرؓ پیدا ہوئے اور غسل کر دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کے لیے سنت ہی اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کے لیے ہی نہ طہارت کے لیے اور اسی لیے عورت نفاس والی کو احرام کے لیے تیمم کرنا نہین آیا اور یہی حکم حائض کا ہی اور احرام باندھ یعنی نیت احرام کی کر اور لبیک کہ اس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہی اور اُسپر اجماع ہی سب علما رکا اور نماز پڑھے الخ یعنے دو رکعتین سنت احرام کی پڑھین اور لائق ہی کہ اگر میقات مین مسجد ہو تو نماز پڑھے اُسمین اور اگر اور جگہ سوائے مسجد کے پڑھے تو بھی مضائقہ نہین اور اوقات مکروہہ مین نماز نہ پڑھے اور نماز فرض بھی قائم مقام اس نماز کے ہو جاتی ہی مانند تحیۃ المسجد کے اور نہ تھے ہم جانتے عمرے کو یہ تاکید ہی پہلے جملہ کی معمول تھا ایام جاہلیت مین کہ حج کے مہینون مین عمرے کے کرنے کو بڑا گناہ جانتے تھے اب حضرتؐ نے اُسکو دور کیا اور حکم فرمایا عمرہ کرلے کا حج کے مہینون مین چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہی اور جسوقت کہ آئے ہم الخ یعنی اول [illegible]ی طوی مین اُترے اور رات کو وہین رہے پھر نہائے اور داخل ہوئے مکہ مین ثنیہ علیا کی طرف سے چوتھی ذیحجہ کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہین پڑھی اسلیے کہ وہان کا تحیہ طواف ہی اور پھر جلدی چلے الخ یعنی کعبہ کے طواف کرنے مین سات بار گرد اُسکے پھرتے ہین پس تین بار پھرتے ہین جلدی چلے کندھے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور چار بار اپنی چال چلے اور جلدی چلنے کا سبب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضا کے لیے مکہ مین آئے [illegible] کافرون نے کہا کہ اُنکو تپ یثرب یعنی مدینہ کی نے لاغر و سست کر دیا پس آنحضرت نے مسلمانون کو فرمایا کہ اسطرح چلکر اظہار قوت کرو پھر بعد دور ہونے علت کے بھی وہی حکم باقی رہا اور اس حدیث مین ذکر اضطباع کا نہوا وہ بھی مسنون ہی وقت طواف کے جنانچہ اور حدیثون مین مذکور ہی اور اضطباع اسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کاندھے پر ڈال لیتے ہین وہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے یعنے بعد طواف کرنے کے مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہی کہ اُسپر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر کعبہ کو بنایا تھا اُسمین نشان ہی اُنکے پاؤن کا اور معنی مقام ابراہیم کے ہین جگہ کھڑے رہنے ابراہیم کی اور اب وہ آگے خانۂ کعبہ کے ایک حجرے مین رکھا ہی پس اُسکے پیچھے کھڑے ہو کر حضرت نے دو رکعتین پڑھین اور اسجگہ کھڑے ہو کر یہ نماز پڑھنی افضل ہی اور جائز ہی ہر جگہ حرم مین خواہ مسجد حرام مین پڑھے خواہ باہر مسجد سے اور یہ دو رکعت واجب ہین ہمارے نزدیک بعد ہر طواف کے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہین اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہرا

یہ معلوم ہوتا ہی کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت مین پڑھے اور قل یا دوسری مین پس تقدیم سورۂ متاخر کی اوپر سورۂ مقدم کے لازم آئی توجیہ اسکی یہ لکھی ہی علمانے کہ واو مطلق جمع کے لیے ہی یعنی دونون رکعتون مین دونون سورتین پڑھین تقدیم و تاخیر کچھ نہین سمجھی جاتی پس اشکال مذکور نہین لازم آتا اور کہا طیبی نے کہ سر اسکا یہ ہی کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کے لیے اور قل یا ایہا الکافرون واسطے تبرے شرک کے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان اسکی کے اور بعضی [illegible] ن مین تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی بھی آئی ہی ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي [illegible] الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ پھر پھرے طرف حجر اسود کے پس بوسہ دیا اسکو پھر نکلے دروازۂ مسجد یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے پس جب نزدیک ہوئے صفا سے پڑھی یہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین یعنی اللہ کے دین کی نشانیون سے ہین اور فرمایا حضرت نے کہ شروع کرتا ہون مین ساتھ اس چیز کے کہ شروع کیا اللہ نے ساتھ اسکے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے اول ذکر صفا کا کیا اور پھر مروے کا اسیطرح مین بھی اول صفا پر چڑھتا ہون اور پھر مروے پر چڑھونگا پس شروع کیا ساتھ صفا کے پس چڑھے اسپر یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر سامنے ہوئے بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کے بول بالے کا جو کیا تھا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرتؐ کی اور شکست دی گروہ کافرون کو تنہا یعنی خندق کی لڑائی مین پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی پھر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسی طرح کیا پھر اترے صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروے کے یہانتک کہ پہونچے قدم حضرتؐ کے بیچ نشیب میدان کے یعنی بلندی میدان سے پستی مین آئے پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑھنے لگے دونون قدم حضرتؐ کے یعنی نشیب سے بلندی مروے پر چڑھنے لگے آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئے مروے پر پھر کیا مروے پر جو کیا تھا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروے پر پکارا اس حالت مین کہ وہ تھے مروے پر اور لوگ تھے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر مین پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھ کہ جانا مین نے پیچھے نہ لاتا مین ہدی ساتھ اپنے اور کر ڈالتا مین حج کو عمرہ پس جو ہو تم مین سے کہ نہو ساتھ اسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام حج کے سے باہر ہو اور کر ڈالے حج کو عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لیے ہی یہ حکم یا ہمیشہ کے لیے پس ڈالین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان اپنے ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج مین دو بار فرمایا نہین یعنی یہ حکم خاص اسی برس مین نہین ہی بلکہ ہمیشہ کو ہی یعنی جائز ہی عمرہ حج کے مہینون مین ہمیشہ کو [illegible] یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اس زمانہ مین کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب عمارت مسجد الحرام کی سے چھپ گیا ہی لیکن حجر اسود بعضے دروازون حرم کے سے کہ محاذی اسکے ہی معلوم ہوتا ہی اور جو کیا تھا صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا صفا پر کی تھی ویسے ہی مروے پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروے کے سات بار کی صفا سے مروے تک ایکبار اور مروے سے صفا تک دوسری بار اسیطرح سات بار سعی کی پس ابتدا صفا سے ہوئی اور ختم مروے پر جیسا کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروے پر الخ اور یہ سعی کرنی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروے کے واجب ہی اور اصل اسکی یہ ہی کہ حضرت اسمٰعیل جن دنون مین چھوٹے تھے انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئین جب

نشیب مین پہونچین تو حضرت اسمٰعیل انکی نظر سے پوشیدہ ہوگئے وہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر انکو دیکھتی تھین پس یہ انکی سنت ہی حضرت بھی بجا لائے اور اب مٹی بھر گئی ہی درمیان صفا اور مروہ کے وہ پستی باقی نہین رہی وہان نشان بنا دیے ہین بجا آوری سنت کے لیے وہان دوڑتے ہین اور اگر مین پہلے جانتا امر اپنے سے الخ شرح اس کلام کی درازہی حاصل اسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین پہونچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہین لایا ہی عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرے اور بعد ازان ایام حج مین احرام باندھے اور حج کرے اور جو ہدی ساتھ لایا ہی عمرہ کرے اور اپنے احرام پر رہے حج تک بعد ازادا کرنے حج کے احرام سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تھے اور احرام باندھے رہے پس یہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے رہین اور ترک متابعت انکی کا کرین دوسرے اسلیے کہ درمیان ہمارے اور عرفہ کے سوا پانچ روز کے نہین ہی پس مناسب نہین کہ احرام سے نکلین اور عورتون پاس جاوین اور منہ تر سترون ہمارے سے منی ٹپکتی ہو اور پھر عرفہ مین جاوین اور حج کرین اور تیسرے اسلیے کہ جاہلیت مین عمرہ کرنا حج کے مہینون مین نہایت برا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا کیا کرون مین حکم الٰہی اسی طرح ہی اگر مین پہلے سے جانتا کہ نکلنا احرام کا تمپر دشوار ہوگا تو مین بھی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرتا مین اور مین نہ جانتا تھا کہ حکم الٰہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ اختلاف [illegible] بیچ اس فسخ حج کے ساتھ عمرے کے کہ آیا یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اس سن مین یا اورون کو بھی جائز ہی قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل ظاہر سے کہ یہ خاص صحابہ رض ہی کے لیے نہ تھا بلکہ یہ حکم باقی ہی قیامت تک پس جائز ہی واسطے اس شخص کے کہ احرام باندھا حج کا اور ہدی اسکے ساتھ ہووے نہین فسخ کرنا احرام حج کا ساتھ عمرے کے اور حلال ہوجانا ساتھ اعمال عمرے کے اور کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر علما نے سلف وخلف سے کہ یہ خاص صحابہ رض ہی کے لیے تھا اس سن مین تاکہ مخالفت ہوجاوے اس چیز کی کہ تھے اسپر اہل جاہلیت کہ حرام جانتے تھے عمرے کو حج کے مہینون مین اور اسی حدیث پر عمل کیا ہی امام ابوحنیفہ رح اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندھے عمرے کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے اور جو کوئی احرام باندھے عمرے کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اسکی دن نحر کے اور امام مالک اور امام شافعی رح نے کہا کہ حلال ہوجاوے عمرے سے بمجرد فارغ ہونے کے اعمال عمرے سے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو ۲۲ ۲۲ (وَقَدِمَ عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِیْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُھِلُّ بِمَا اَھَلَّ بِہٖ رَسُوْلُکَ قَالَ فَاِنَّ مَعِیَ الْھَدْیَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَکَانَ جَمَاعَةُ الْھَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِہٖ عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ کُلُّھُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ تَوَجَّھُوْا اِلٰی مِنًی فَاَھَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِھَا الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَکَثَ قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَہٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُکُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّہٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ کَمَا کَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاھِلِیَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَہٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِھَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَہٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ وَکَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَہٗ ھُذَیْلٌ وَرِبَا الْجَاھِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّہٗ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَةِ اللّٰہِ وَلَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَنْ لَا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَةِ یَرْفَعُھَا

اے الشّاہِدُ و نے کہا اَیُّ النَّاسِ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ) اور لائے حضرت علی یمن سے کتنے اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت علی یمن کے
حاکم ہوکر گئے تھے وہان سے کتنے ایک اونٹ حضرت کے لیے لائے پھر فرمایا حضرت نے حضرت علی سے کو کیا کہا تھا تمنے سوقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندھنے احرام
کے کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علی نے کہ کہا تھا مین نے یا اللہ تحقیق مین احرام باندھتا ہون ساتھ اُس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اُسکے
رسول تیرے نے فرمایا حضرت نے پس تحقیق ساتھ میرے ہدی ہے یعنی یہ نیت کی ہے تمنے تو مین تو احرام عمرے کا باندھے ہوئے ہون اور میرے ساتھ ہدی ہے
مین احرام سے نہین نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہوون عمرے اور حج سے پس تم بھی احرام سے نہ نکلو کہا جابر نے پس تھے سب اونٹ کہ لائے اُنکو حضرت علی یمن سے
اور وہ کہ لائے اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوے لوگ سب اور کترائے بال اپنے یعنی جنکے ساتھ ہدی نہ تھی وہ احرام عمرے
کے سے نکل آئے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھے اُنکے ساتھ ہدی نہ حلال ہوے پس جبکہ ہوا دن ترویہ کا
یعنی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئے یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونے کا طرف منی کے پس احرام باندھا حج کا صحابہ نے یعنی اُنھون نے کہ احرام عمرے سے نکل آئے
تھے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچے منی مین پس نماز پڑھی منی مین یعنی مسجد خیف
مین ظہر اور عصر اور مغرب [illegible] اور فجر کی پھر ٹھہرے رہے یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کے تھوڑی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمہ کے
کہ تھا بنا ہوا بالون کا کہ [illegible] واسطے حضرت کے بیچ وادی نمرہ مین پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کے اور نہین گمان
کرتے تھے قریش مگر یہ کہ حضرت کھڑے ہونگے حج کے لیے نزدیک مشعر حرام کے جیسے کہ تھے قریش کرتے جاہلیت مین پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے میدان عرفات مین پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا تھا حضرت کے لیے نمرہ مین پس اُترے اُسمین یعنی اور ٹھہرے رہے اُسمین یہانتک
کہ جب ڈھلی دوپہر حکم کیا ساتھ اونٹنی قصوے کے کہ نام تھا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت کے لیے پھر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہوکر
اندر وادی نمرہ کے پھر خطبہ فرمایا روبرو لوگون کے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے حرام ہین تمپر یعنی آپسمین ایک دوسری کا نہ خون
کرے اور نہ مال کسی کا چوری دغابازی سے کھا جاوے مانند اس دن تمھارے کے یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمھارے کے یعنی ذیحجہ کے بیچ اس شہر
تمھارے کے یعنی مکہ کے یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنے کو اسدن مین اور اس مہینے مین اور اس شہر مین اسیطرح سے
ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپسمین حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچے قدمون میرے کے رکھی گئی ہے اور پست و پامال ہے
یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچھ کسی نے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا مین نے اور جو رسمین جاہلیت کی تھین موقوف کین اور خون جاہلیت کے موقوف
کیے یعنی نہ قصاص ہے اُسمین اور نہ دیت اور نہ کفارہ اُسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے زیادتی اہتمام کے اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہون
اپنے خونون سے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تھا بیچ بنی سعد کے قتل کیا تھا اُسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول
سود کہ موقوف کیا مین نے اپنے سودون مین سے سود عباس بن عبد المطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتون کے
پس تحقیق تمنے لیا ہے اُنکو ساتھ امان اللہ کے یعنی ساتھ عہد اُسکے کہ تمسے کیا ہے یا ساتھ عہد کے کہ تمنے اُس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اُنکے کے اور
حلال کیا تمنے اُنکی شرمگاہون کو ساتھ حکم اللہ کے کہ فانکحوا ہے اور تمھارا حق اُنپر یہ ہے کہ نہ آنے دین تمھارے بچھونون پر کسی کو کہ مکروہ جانتے ہو تم اُسکے
آنے کو یعنی نہ اذن دیوین گھر مین آنے کا کسی کو بغیر مرضی تمھاری کے خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہ یعنی اذن دین آنے کا پس مارو اُنکو
مارنا بغیر سختی کا اور اُنکا حق تمپر پرورش اُنکی ہے یعنی کھانا پینا اُسی کے حکم مین داخل ہے مکان رہنے کا اور کپڑا اُنکا موافق مقدور اپنے کے اور تحقیق چھوڑی
مین نے تم مین ایسی چیز کہ ہرگز نہین گمراہ ہونے کے بعد چھوڑنے میرے کے اُسکو تم مین یا بعد چنگل مارنے کے ساتھ اُسکے اور عمل کرنے کے اُسپر اگر چنگل

مارو گے ساتھ اسکے وہ چیز کتاب اللہ ہی اور تم پوچھے جاؤ گے یعنی میرے پہونچانے اور نہ پہونچانے سے احکام دین کو پس کیا جواب دو گے کہا صحابہ رضنے گواہی دینگے ہم یعنی روبرو اللہ تعالیٰ کے یہ کہ تحقیق پہونچائی تونے پیغمبری اور ادا کی تونے امانت اور خیرخواہی کی تونے پھر اشارہ کیا حضرت نے ساتھ شہادت کی انگلی اپنی کے اس حال مین کہ اٹھایا اُسکو طرف آسمان کے اور جھکایا اُسکو طرف لوگون کے اور کہا تین بار یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنے بندون کے اقرار پر کہ انھون نے اقرار کیا پہونچانے کا ف کتروائے بال منڈانا بالون کا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ رضنے بال کتروائے [illegible] باقی بال حج میں منڈوائیں اور متوجہ ہوئے طرف منیٰ کے آٹھوین تاریخ منیٰ مین جانا اور وہان رات کو [illegible] اور نمرہ ساتھ زبر نون کے اور زیر میم کے نام ایک پہاڑ کا ہے قریب عرفات کے نہ [illegible] عرفات حل مین ہے اور نہین گمان کرتے تھے الخ یعنے قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت ٹھہرینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ مین جیسے کہ قریش جاہلیت مین کرتے تھے کہ مزدلفہ مین ٹھہرتے تھے اور اُسکو کہتے تھے کہ یہ موقف حمس کا یعنی جگہ ٹھہرنے قریش اور اہل حرم اللہ کی ہے اور عرفات مین نہین جاتے تھے بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات مین کرتے تھے پس اُنھون نے گمان کیا کہ حضرت بھی مزدلفہ مین ٹھہرینگے پر حضرت وہان نہ ٹھہرے اور عرفات مین پہونچے اور خطبہ فرمایا یعنے دو خطبے پڑھے اول مین احکام حج کے بیان کیے اور رغبت دلائی کثرت ذکر و دعا کی عرفہ مین ا[illegible]ہ چھوٹا تھا بہ نسبت پہلے کے اُسمین ہی دعا تھی اور ابن ربیعہ بن حارث الخ چچا تھے حضرت کے بیٹے عبد المطلب کے اُنکا بیٹا تھا ربیعہ اور ربیعہ کا بیٹا تھا ایاس اسکو قبیلہ بنی سعد مین دودھ پلانے کے لیے دیا تھا جن ایام کہ بنی سعد اور ہذیل مین لڑائی ہوئی ہذیل مین سے کسی نے ایاس کو پتھر مارا وہ مر گیا پس ایاس حضرت کے چچا کے پوتے تھے اُنکے خون لینے کا حضرت کو حق تھا حضرت نے معاف فرمایا اور عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے ایام جاہلیت مین سود کھاتے تھے اور سود لوگون کے ذمہ بہت تھا وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا ۱۲ (ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَّحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان اِن دونون کے کچھ بھی سنت نہ نفل پھر سوار ہوئے یہانتک کہ آئے میدان عرفات مین ٹھہرنے کی جگہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھرون کے اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ کے پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہانتک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین پھر نماز پڑھی اُسمین مغرب اور عشا کی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیرون کے اور نہ پڑھی درمیان اُن دونون کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اسوقت

کہ ظاہر ہوئی واسطے اُنکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہانتک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوئے قبلہ کے اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے
اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ صبح ہوئی خوب
روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سے
پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہے اوپر جمرۂ کبری کے یہانتک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہے پس پھینکیں اُسپر سات کنکریاں مانند کنکریوں خذف کے
یعنے ہر کنکری چنے کے برابر تھی کہ پھینکتے ہیں مراد بیان کرنا مقدار اُنکی کا ہے کہ بقدر دانہ باقلا کے تھیں تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اُن کنکریوں سے مارین
حضرت نے کنکریاں نالے کے بیچ سے پھر پھرے طرف قربانی کی جگہ کے پس ذبح کیے حضرت نے تریسٹھ اونٹ ساتھ ہاتھ اپنے کے پھر دیے
باقی حضرت علی کو پس ذبح کیے اُنھوں نے باقی یعنی سینتیس اور شریک کیا حضرت نے حضرت علیؓ کو بیچ ہدی اپنے کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھ لینے ایک
ایک ٹکڑے گوشت کے ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونوں صاحبوں نے اُس قربانی
کے گوشت میں سے اور پیا دونوں نے اُسکے شوروے میں سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف
کیا پس نماز پڑھی مکے میں ظہر کی پس آئے اولاد عبد المطلب کے پاس یعنے اپنے چچا عباس اور اولاد اُنکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا
کھینچو اے اولاد عبد المطلب کے پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہے پس اگر نہو تا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اوپر پانی پلانے تمھارے کے تو البتہ
کھینچتا میں پانی ساتھ تمھارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھے کھینچتے دیکھکر بسبب اتباع میرے کے کھینچیں گے اور ازدحام کرینگے اور یہ منصب تمھارے
ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہوتا تو میں بھی تمھارے ساتھ کھینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب کے نے اُنکو ڈول پس پیا حضرت نے اُس سے نقل کی مسلم
نے فـ پھر پڑھی نماز عصر کی الخ یعنے جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اُسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف کرنے کے لیے یہ دونوں نمازیں
ملا کر پڑھ لیتے ہیں اور اُنکے درمیان میں سنن و نوافل نہ پڑھے تا کہ نہ باطل ہو جاوے جمع اسلیے کہ پے در پے پڑھنا ان نمازوں کا واجب ہے اور غائب ہو اگر وہ
آفتاب کا یہ تاکید اور بیان غروب کا ہے تا کوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد قریب غروب کے ہے اور یہانتک کہ آئے مزدلفہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان عرفات
اور منی کے وہاں رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہے اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے پس حضرت نے وہاں پہونچکر نماز پڑھی ساتھ ایک اذان
اور دو تکبیروں کے جیسے کہ ظہر و عصر عرفات میں پڑھیں تھیں اور یہی مذہب تینوں اماموں کا ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے ساتھ ایک اذان اور
ایک تکبیر کے ہیں اسلیے کہ عشا یہاں اپنے وقت میں ہے پس احتیاج جدی تکبیر کے واسطے زیادتی اعلام کے نہیں اور عصر عرفہ میں اپنے وقت میں نہیں ہوتی
ہے پس احتیاج ہے زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم میں اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہے اور مشعر الحرام نام ایک
پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں وقوف یعنی ٹھہرنا وہاں کا واجب ہے ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہ کا ہے درمیان مزدلفہ اور منی کے جب حضرت وہاں پہونچے
تو سواری کو حرکت دی یعنے جلدی ہانکی تھوڑی سی دوڑ یعنی بقدر مسافت اُس وادی کے اور سبب جلدی چلنے کا یہ تھا کہ عادت شریف یہ تھی کہ جس جگہ
کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو وہاں سے جلدی گذرتے از راہ عبرت کے پس محسر میں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہاں سے جلدی گذرے اور بعضوں
نے کہا کہ وہاں نصاریٰ یا مشرکین عرب ٹھہرا کرتے تھے اُنکی مخالفت کے لیے جلدی چلے پس ہر کسی کو مستحب ہے کہ وہاں سے جلدی گذرے حضرتؐ کی پیروی
کے لیے اور پھر چلے بیچ کی راہ جس راہ سے جاتے ہوئے تشریف لے گئے تھے وہ راہ اور تھی اور یہ راہ اور اُسکو طریق ضب کہتے ہیں اور اسکو طریق مازمین کہ
نام دو پہاڑوں کا ہے اور یہ راہ جا نکلتی ہے جمرۂ کبری یعنے جمرۃ العقبہ پر اور یہانتک کہ آئے اُس جمرہ پر کہ نیچے درخت کے ہے مراد وہی جمرۃ العقبہ ہے کہ مذکور
ہوا اور جمرہ کہتے ہیں منارے کو وہاں کئی منارے ہیں کہ اُنپر سنگریزے مارتے ہیں مفصل بیان اُنکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور شریک کیا الخ یعنی حضرت نے

انکو پھر اونٹ دیے کہ تا اپنی طرف سے ذبح کرین یا تو باقی اونٹون مین سے دیے یا اورون مین سے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کے گوشت
مین سے کھانا مستحب ہے اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف رکن کہتے ہین یہ بھی ایک رکن ہے حج کا اور سپر
تمام ہوتا ہے حج اور یہ طواف افضل ہے روز نحر کے اور جائز بعد بھی ہے اور نماز پڑھی ظہر کی مکے مین اور ابن عمر رضہ سے ایک روایت آئی ہے کہ حضرت نے نماز
ظہر کی منیٰ مین پڑھی وجہ تطبیق کی دونون مین یہ ہے کہ حضرت نے مکے مین ظہر کی نماز پڑھی اور منیٰ مین نفل پڑھی ہون اسکو عبد اللہ بن عمر رضہ نے گمان کیا
کہ ظہر کی نماز پڑھی یا یون کہا جاوے کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پھر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت نے ظہر مکے مین پڑھی
اسلیے کہ وہان نماز پڑھنی افضل ہے واللہ اعلم بالصواب ٭٭ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ
أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى
فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ
وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ
وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ [illegible] التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ
الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا
طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین پس بعضے ہم مین سے وہ تھے کہ
احرام باندھا ساتھ عمرے کے فقط اور بعضے ہم مین سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے یعنی نرے حج کا یا حج اور عمرے کا پس جب آئے ہم مکہ مین
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام سے نکل آوے
ساتھ سر منڈانے کے یا بال کتروانے کے اور جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے پس چاہیے کہ احرام باندھے حج کا ساتھ عمرے کے یعنی داخل
کرے حج کو عمرے مین پس ہووے قارن پھر نہ نکلے احرام سے یہانتک کہ حلال ہو دونون سے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمرے کے اور ایک روایت مین ہے
کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتھ ذبح کرنے ہدی اپنے کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندھا ہے حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو
حج کے ساتھ احرام عمرے کا باندھا ہو یا نہ باندھا ہو پس چاہیے کہ تمام کرے حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرے کے وہ نہ تمام کرے
کہا حضرت عائشہ رضہ نے پس حائض ہوئی مین اور نہ طواف کیا تھا مینے خانہ کعبہ کا یعنی واسطے عمرے کے اور نہ سعی کی تھی مین نے درمیان صفا اور مروے
کے یعنی اسلیے کہ نہین صحیح ہوئی سعی مگر بعد طواف کے والا حیض مین سعی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حائض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام
باندھا تھا مین نے مگر عمرے کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھولون مین سر اپنا اور کنگھی کرون مین یعنی نکلون مین احرام عمرے
کے سے اور مباح کرون اُن چیزون کو کہ حرام ہوئی تھین بسبب احرام کے اور احرام باندھون حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دون مین عمرے کو یعنی پھر جب
فارغ ہون حج سے تو احرام قضاء عمرے کا کرون پس کیا مین نے یہانتک کہ ادا کیا مین نے حج اپنا بھیجا ساتھ میرے عبد الرحمن بیٹے ابی بکر کے کو اور حکم
کیا مجکو یہ کہ عمرہ کرون مین بدلے عمرے اپنے کے تنعیم سے کہا حضرت عائشہ رضہ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اُن شخصون نے کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرے
کے یعنی طواف عمرے کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروے کے پھر احرام سے نکلے پھر کیا اور طواف پیچھے اسکے کہ پھرے منیٰ سے یعنی طرف مکے کے اور یہ طواف
حج کے لیے کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتے ہین اور جن شخصون نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو پس سوا اسکے نہین کہ کیا انہون نے طواف ایک نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل مین ہے اور احرام عمرے مین شرط ہے کہ حل سے باندھا جاے

خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن شخصون نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو یعنی ابتدا گ
یا داخل کیا ایک کو دوسرے مین اُنھون نے ایک ہی طواف کیا یعنے دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہین قارن کو دو طواف
کرنے ایک طواف عمرے کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قارن تھے اور وہ جبکہ مکے مین تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اسکا حاصل
بھی یہی ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے صفا اور مروے مین اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسیطرح منقول
ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی ۞ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ
مَنْ أَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ
حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً
إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ
وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی اول عمرے
کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس لے چلے ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہ کا ہے وہین حضرت نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا پس
احرام باندھا ساتھ عمرے کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگون نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی ملایا
عمرے کو طرف حج کے پس تھے بعضے لوگون مین سے یعنے جنھون نے کہ احرام عمرے کا باندھا تھا کہ ہدے لائے اور بعضے اُن مین سے وہ تھے
کہ نہین ہدے لائے پس جب کہ آئے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین فرمایا واسطے لوگون کے یعنی عمرہ کرنے والون کے جو ہے
تم مین سے ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اُس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص کہ نہ تم مین
سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرے کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروہ مین اور کترواوے بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے
یعنے احرام عمرے کے سے یعنی جو چیزین منع نہین احرام مین وہ اب مباح ہوئین پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی
یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانے کے کہ واجب ہے یہ متمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کے کہ توفیق ادائے عمرے اور حج کی ہوئی
پس جو شخص کہ نپاوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے یعنے حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ ساتوین
آٹھوین نوین کو رکھے اور سات دن جبکہ پھرے طرف اہل اپنے کے یعنی فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو پھر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا
جبکہ آئے مکہ مین یعنے طواف عمرے کا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزون سے یعنی افعال جو طواف کے ہین اُن مین سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا
بعد لبیک کے پھر جلدی چلے طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنے ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتے ہین اُسکو شوط کہتے ہین پس سات
شوط بطور مذکور کے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر پڑھے نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اُسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے
پھر سلام پھیرا یعنے صلٰوۃ الطواف پڑھی کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پھر پھرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پھر پھرے صفا مروہ مین سات بار

پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہے تھے اُس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسوین ذیحجہ کو پس آپ
حلال ہوئی ساتھ حلق کے ہر چیز سوائے جماع کے اور چلے یعنی منیٰ سے مکے مین آئے پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پھر حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہے تھے
اُس سے یعنی اَب جماع کرنا بھی حلال ہوگیا اور کیا مانند اُس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص نے کہ لایا تھا ہدی صحابہؓ مین سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور صحیح تر یہ ہی کہ حضرت قارن تھے تاویل اسکی
یہ ہی کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہی یعنی نفع اُٹھانا اور وہ قران مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کر ساتھ حج کے ۴۶ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہٖ عُمْرَۃٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِہَا فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہُ الْہَدْیُ فَلْیَحِلَّ الْحِلَّ کُلَّہٗ فَاِنَّ الْعُمْرَۃَ قَدْ دَخَلَتْ فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَہٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمرہ ہی کہ فائدہ
اُٹھایا ہمنے ساتھ اِسکے پس جو شخص کہ نہو پاس اُسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہوجاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی
جائز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری سے **ف** یہان [illegible] سے مراد تمتع لغوی ہی یعنی
فائدہ اُٹھانا اور باقی شرح اِس حدیث کی اوپر ذکر ہوچکی ہی ۶ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ [illegible] قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ
فِیْ نَاسٍ مَعِیْ قَالَ اَہْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَہٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَۃٍ مَضَتْ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ
فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِیْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ یَعْزِمْ عَلَیْہِمْ وَلٰکِنْ اَحَلَّہُنَّ لَہُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ یَکُنْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَۃَ اِلَّا خَمْسٌ
اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِیَ اِلٰی نِسَائِنَا فَنَاْتِیَ عَرَفَۃَ تَقْطُرُ مَذَاکِیْرُنَا الْمَنِیَّ قَالَ یَقُوْلُ جَابِرٌ بِیَدِہٖ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی قَوْلِہٖ بِیَدِہٖ یُحَرِّکُہَا قَالَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ اَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَصْدَقُکُمْ وَاَبَرُّکُمْ وَلَوْلَا ہَدْیِیْ لَحَلَلْتُ کَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ
الْہَدْیَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنْ سِعَایَتِہٖ فَقَالَ بِمَ اَہْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَہَلَّ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَہْدِ وَامْکُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَہْدٰی لَہٗ عَلِیٌّ ہَدْیًا فَقَالَ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلِعَامِنَا ہٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عطا سے کہ کہا سُنا مین نے جابر بن عبداللہ کو بیچ کتنے آدمیون کے کہ شریک تھے میرے ساتھ
سُننے مین کہا جابرؓ نے کہ احرام باندھا ہمنے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھ حج کے خالص تنہا یعنی بغیر آمیزش عمرے کے کہا عطا نے
کہ کہا جابرؓ نے پس آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کے کہ گذری تھی ذیحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہ کہ حلال ہوجاوین ہم کہا عطا نے
فرمایا حضرت نے کہ حلال ہوؤ اور پہونچو عورتون کے پاس یعنی اُنسے بھی صحبت کرو کہا عطا نے اور نہ واجب کی حضرتؐ نے صحبت کرنی اُنپر ولیکن
حلال کردین عورتین اُنپر یعنی حلال ہونے کا امر وجوب کے لیے تھا اور صحبت کرنے کا اباحت کے لیے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین
درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بی بیون سے پھر حاضر ہون میدان عرفہ مین پس حالت
ٹپکاتے ہون عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کے ہوئے ہونگے اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے تھے
حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابرؓ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اشارہ کرنے اُنکے کے ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اُسکو
کہا جابرؓ نے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون
بہ نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین اور اگر نہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسے کہ حلال
ہوتے ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا مین کام اپنے سے اُس چیز کو کہ پیچھے جانا مین نے نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمپر احرام سے نکلنا ایسا شاق

ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں بھی احرام سے نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے کہا عطاء نے کہا جابرؓ نے
پس آئے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ یعنی یمن کے قاضی وغیرہ جو ہو کر گئے تھے وہاں سے آئے پس فرمایا حضرتؐ نے ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تم نے کہا ساتھ
اس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کے کہ قارن
ہو وہ جیسے ہیں اور ٹھہرے رہو حالت احرام میں یعنی اب جیسے کہ میں نے کیا ہے کہا جابرؓ نے کہ لائے واسطے حضرت کے واسطے اپنے حضرت علیؓ ہدی پس کہا سراقہ
بیٹے مالک بیٹے جعشم کے نے یا رسول اللہ آیا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمرے کا حج کے مہینوں میں اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل
کی یہ مسلم نے ف ساتھ حج کے خاص یہ بات جابر نے بسبب علم اپنے کے کہی اسلیے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت میں اوپر گذر چکا ہے کہ بعضوں نے نرے عمرے کا
احرام باندھا اور بعضوں نے حج اور عمرے کا اور بعضوں نے نرے حج کا یا مراد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اکثر صحابہ یا بعض صحابہ ہیں یا وہ صحابہ مراد ہیں کہ ہدی ساتھ نہیں
لائے تھے اور یہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابرؓ نے یعنی تشبیہ دی سفر کے ملنے کو ساتھ ہاتھ کے ملنے کے کہ اسطرح سفر ملتے جاوین عادت عرب کی ہے کہ کلام کے کرنے
میں اشارہ ساتھ اعضا کے ... ح (وعن عائشة انها قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربع مضين من ذي الحجة او خمس فدخل
علي وهو غضبان فقلت من اغضبك يا رسول الله ادخله الله النار قال اوما شعرت اني امرت الناس بامر فاذا هم يترددون ولو اني استقبلت
من امري ما استدبرت ما سقت الهدي معي حتى اشتريه ثم احل كما حلوا رواه مسلم) اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ انہوں نے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذی الحجہ سے یا پانچوین پھر آئے میرے پاس اس حالت میں کہ غصے تھے پس کہا میں نے کس نے غصہ دلایا آپ کو یا رسول اللہ
داخل کرے اسکو اللہ آگ میں فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق میں نے حکم کیا لوگوں کو یعنی بعضوں کو ساتھ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھ عمرے کے
پھر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر تحقیق میں پہلے سے جانتا کام اپنے سے اس چیز کو کہ پیچھے جانی میں نے نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھ یہانتک کہ خریدتا میں اسکو یعنی
مکہ میں یا راہ میں پھر حلال ہوتا جیسے حلال ہوتے لوگ نقل کی یہ مسلم نے باب دخول مكة والطواف باب ہے بیچ بیان داخل ہونے مکہ کے
اور طواف کرنے کے ف یعنی اس باب میں ذکر کی ہے کیفیت داخل ہونے مکے کی کہ کسطرف سے داخل ہووے اور کسطرف سے نکلے اور کس وقت آوے
اور ذکر کی ہے کیفیت طواف کی اور متعلقات اسکے کی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیرہ لوازم مک کے معنی ہیں ہلاک اور نقصان کرنے کے اور اس شہر شریف
کو مکہ اسلیے کہتے ہیں کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہے گناہوں کو اور ہلاک کرتا ہے اسکو کہ ظلم و کجروی کرے اس میں الفصل الاول فصل پہلی (عن نافع
قال ان ابن عمر كان لا يقدم مكة الا بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ويصلي فيدخل مكة نهارا واذا نفر منها مر بذي طوى وبات بها حتى يصبح و
يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك متفق عليه) روایت ہے نافعؒ سے کہ کہا تحقیق ابن عمرؓ تھے نہ آتے مکہ میں مگر رات گذارتے ذی طوی
میں یہانتک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے پھر داخل ہوتے مکہ میں دن کو اور جسوقت نکلتے مکہ سے گذرتے ذی طوی پر اور رات کو رہتے اس میں صبح
تک اور ذکر کرتے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذی طوی نام ایک جگہ ہے قریب مکہ کے اندر حرم کے پس جب حضرت
مکے میں آتے تو رات کو ذی طوی میں رہتے استراحت کے لیے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے ظاہر مراد نماز سے نماز نفل ہے کہ وہاں کے جانے کے لیے پڑھتے تھے
پھر جب مکہ سے پھرتے تو بھی ذی طوی میں رہتے تا اسباب اور صحابہ سب اکٹھے ہو جاوین اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ
میں آنا دن کو تا کعبہ کو دیکھے اور دعا کرے ۶۶۰ (وعن عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم لما جاء الى مكة دخلها من اعلاها
وخرج من اسفلها متفق عليه) اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئے طرف مکے کے یعنی
حجۃ الوداع میں داخل ہوئے اس میں بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کی طرف سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بلندی کی طرف

کہ اسی طرف ذی طوی ہے اور معلا مقبرہ مکہ کا بھی اُدھر ہی ہے اور ثنیہ سب دوسری جانب ہین +۲ + ان دونون روایتون مین منافاۃ نہین اسلیے کہ ثنیہ سب کی
طرف ست جو نکلکر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہان رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے + مولانا + (وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ
أَبُوبَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہا تحقیق
حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجکو عائشہؓ نے کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھ اُسکے حضرت نے اُسوقت کہ آئے مکہ مین یہ تھی کہ وضو کیا
پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرے کا کیا اسلیے کہ حضرتؐ قارن تھے یا متمتع پھر نہ ہوا عمرہ پھر حج کیا ابوبکر رضؓ نے یعنی بعد حضرت کے پس تھا اول
اُس چیز کا کہ شروع کیا ساتھ اُسکے طواف خانہ کعبہ کا پھر نہو اعمرہ پھر حضرت عمر رضؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے کیا مانند اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف وضو کیا یعنے وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ حضرت ذی طوی مین غسل کرتے تھے اور طہارت شرط ہے صحت طواف کی جمہور کے نزدیک
اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنے کے مکہ مین [illegible] لیکن جو کہ ہدی لائے تھے
احرام باندھے رہے اور جو نہ لائے تھے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد انہونے عمرے سے یہ ہے کہ حج کو فسخ یعنے موقوف کر[illegible] نہین کیا اور احرام سے باہر
نہین آئے بلکہ احرام پر رہے اسلیے کہ قارن تھے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہ کلام واسطے رد کرنے اُن لوگون کے کیا کہ گمان کرتے تھے کہ
حضرت نے حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہ مراد ہے کہ سب صحابیون نے نرا عمرہ بعد حج کے نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اسی عمرے پر کہ حج کے ساتھ ملا ہوا تھا + ۲ + (وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ
يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتے بیچ حج کے یا عمرے
کے اول آنے مین جلدی چلتے تین شوط مین اور چلتے اپنی چال چار بار پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کی پھر سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے گرد جو ایکبار پھرے تو اُسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرنین تین بار تو حضرتؐ
جلدی چلتے تھے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکھتے جلد جلد اور [illegible]تے اور اُچھلتے تھے اور چار بار اپنی چال + ۲ (وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ
کہا جلدی کی چلنے مین بیچ طواف کے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے تا حجر اسود تین پھیرون مین اور چلے موافق چال اپنی کے چار پھیرون مین
اور تھے دوڑتے بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا [illegible] مروے کے نقل کی یہ مسلم نے ف سعی کرنے یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروے کے
سات بار واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہ کا ہے درمیان صفا اور مروے کے اُسکے
سرون پر نشان بنا دیے ہین پہچاننے کے لیے اسمین جلدی چلنا سنت ہے سب کے نزدیک وقت سعی کرنے کے + ۲ + (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر رضؓ سے کہ کہا تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین تو آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اُسکو پھر چلے داہنے ہاتھ اپنے کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر یعنی
جیسے کہ پہلوان چلتے ہین تین بار اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ
فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے ابن عمر
سے احوال بوسہ دینے حجر اسود کے پس کہا دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے اُسکو اور بوسہ دیتے تھے اُسکو نقل کی یہ بخاری



(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے ہوں خانہ کعبہ کو مگر دو رکنوں کو کہ جانب یمن کے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہیں ایک تو وہ ہے کہ جسمیں حجر اسود ہے اور دوسرا سامنے اسکے ہے رکن یمانی حقیقت میں یمانی بھی ہے لیکن تغلیبًا دونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور دو رکن اور ہیں ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونوں کو شامی کہتے ہیں اور جس رکن میں حجر اسود ہے اسکو دوہری فضیلت ہے ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسرے یہ کہ اسمیں حجر اسود ہے اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہ دونوں فضیلت رکھتے ہیں شامیوں پر اسی سبب سے خاص کیے گئے ہیں ساتھ استلام کے اور استلام کے معنی ہیں لمس کرنا یعنی چھونا یا تو ساتھ ہاتھ وغیرہ کے یا ساتھ بوسہ لینے کے یا ساتھ دونوں کے پس رکن اسود اسکا افضل ہے اسکو بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے ہیں اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ ہی سے چھوتے ہیں اور دو رکن شامیوں کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ ہاتھ لگاتے ہیں

(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا طواف کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible]ع میں اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اونٹ پر حضرت نے جو طواف کیا تو یہ خصوصیت آپ کی ہوگی یا بسبب کسی عذر کے کیا پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور طیبی اور شافعیؒ نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرت نے سوار ہو کر اسلیے کیا کہ تا سب لوگ دیکھیں حضرت کو اور ایک اشکال یہاں وارد ہوتا ہے کہ یہ ثابت ہوا ہے بلاشبہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلدی چلے مونڈھے ہلا کر حجۃ الوداع میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع میں جواب یہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم میں تھا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ میں نحر کے دن کہ اسکو طواف الرکن بھی کہتے ہیں جو کہ فرض ہے تاکہ لوگ دیکھکر افعال طواف کے سیکھیں اور محجن کہتے ہیں اس لکڑی کو کہ سرا اسکا خمدار ہو اس لکڑی سے حضرت اشارہ کرتے تھے اور اسکو پھر چومتے تھے

(وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اسکے ساتھ ایک چیز کے یعنی لکڑی کے کہ ہاتھ انکے میں تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہ بخاری نے ف حضرت ازدحام خلائق کے سبب سے اسطرح اشارہ کرتے ہونگے اسلیے ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے

(وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو یعنی سوار اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کے ساتھ لکڑی خمدار سرے کی کہ کہ ساتھ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اس لکڑی کو نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت سے بعضی روایتوں میں بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی میں ہاتھ لگا کر چومنا اور بعضی میں اشارہ کرنا پس تطبیق ان میں یوں دیجاوے کہ کسی طواف میں بوسہ دیا ہو اور کسی میں ہاتھ لگا کر چوما ہو اور کسی میں اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہے کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہوں اور کسی کے بعد ہاتھ لگا کر چومتے ہوں اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہوں بسبب ازدحام کے

(وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ذکر کرتے تھے ہم یعنی لبیک کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں قصد کرتے تھے ہم مگر حج کو یعنی مقصود اصلی حج تھا نہ عمرہ پس ذکر کرنے عمرے
کے سے یہ نہیں لازم آتا کہ نیت میں بھی نہ تھا پس جبکہ پہونچے ہم سرف میں حائض ہوئی میں پس تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں روتی تھی یعنی
بگمان اسکے کہ حیض باز رکھیگا حج سے پس فرمایا حضرت نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا میں نے ہاں فرمایا پس تحقیق یہ ایک چیز ہے کہ مقدر کیا ہے اسکو
اللہ نے اوپر بیٹیوں آدم کے پس کر تو جو کرتے ہیں حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہووے تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف سرف نام ایک جگہ کا ہے چھ کوس مکے سے ہے اور سوا اسکے کہ طواف کرے تو یعنی طواف نہ کر اور اسی طرح سعی بھی نہ کرے حائض اسلیے کہ نہیں درست ہے
سعی مگر بعد طواف کے اور یہانتک کہ پاک ہووے تو یعنی حیض سے اور نہا لے تو طواف وسعی کرنا اور یہ حدیث منافی ہے حضرت عائشہ رضہ کے پہلے قول
کی ولم اہلل الا العمرۃ یعنی نہیں احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرے کا یا الٰہی کچھ نہیں بنتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ قول حضرت عائشہ رضہ کا کہ نہیں ذکر کرتے تھے ہم
مگر حج مراد اس سے یہ ہے کہ نہیں تھا قصد اصلی ہمارا اس سفر سے مگر حج کوئی سی قسم قسموں اسکی سے کہ وہ قران اور تمتع اور افراد ہیں پس بعضا ہم میں سے
افراد کرنے والا تھا اور بعضا تمتع کرنے والا اور بعضا قران کرنے والا اور میں نے قصد کیا تھا تمتع کا پس عمرہ کیا میں نے پس حاصل ہوا مجکو عذر حیض کا اور
باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نے مجکو یہ کہ موقوف کروں اسکو اور کروں میں تمام حج کے سوائے طواف اور
سعی کے * (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَّرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہَا قَبْلَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ
رَہْطٍ اَمَرَہٗ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَلَا لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَلَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا بھیجا مجکو
ابوبکر نے اس حج میں کہ امیر کیا تھا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج کے لوگوں پر پہلے حجۃ الوداع کے دن نحر کے بیچ جماعت کے کہ حکم کیا تھا اسکو
کہ اعلام کرے لوگوں میں خبردار ہو نہ حج کرے بعد اس سال کے کوئی مشرک اور نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونے کے غزوات میں حج کو نہ جاسکے حضرت ابوبکر رضہ کو امیر قافلہ حاجیوں کا
کرکے حج کے لیے بھیجا اور یہ حج ایک برس پہلے ہوا حجۃ الوداع کے پس جب ابوبکر رضہ وہاں پہونچے تو ایک جماعت کو کہ انہیں ابوہریرہ بھی تھے دن نحر
کے لوگوں کی طرف بھیجا اور اس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کرے لوگوں میں کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے حج کرنا خاص مسلمانوں
ہی کے لیے ٹھہرا یہ بات بموجب اس آیت کے کہی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کرے کہ نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا
کوئی ننگا عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عبادت خدا کی نہ کرینگے ہم ان کپڑوں میں کہ جنمیں گناہ کرتے ہیں اس سے
منع فرمایا * اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنِ الْمُہَاجِرِ الْمَکِّیِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ یَرَی الْبَیْتَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَکُنْ نَفْعَلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) روایت ہے مہاجر مکی سے کہ کہا سوال کیے گئے جابر حال اس شخص کے سے کہ دیکھے
خانہ کعبہ کو اٹھاوے دونوں ہاتھ اپنے یعنی یہ مشروع ہے یا نہیں پس کہا جابر نے کہ تحقیق حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس نہ تھے ہم کرتے یہ یعنے
ہاتھ نہ اٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے دعا کرنے میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک
کا کہ ہاتھ نہ اٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمد رح کے نزدیک ہاتھ اٹھاوے اور دعا کرے طیبی ملا علی قاری نے مرقات میں مذہب
امام ابوحنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکے نقل کیا ہے کہ ہاتھ اٹھاوے پھر مناسک میں کہ تصنیف ملا قاری کی ہے جو دیکھا تو اسمیں اسکو مکروہ لکھا ہے
اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہے اور ہدایہ اور درمختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہے مولف * (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَکَّۃَ فَاَقْبَلَ اِلَی الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الصَّفَا فَعَلَاہُ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلَی الْبَیْتِ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یَذْکُرُ اللّٰہَ مَا شَاءَ

وَیَدْعُوْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے مکہ مین پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کی
پھر بوسہ دیا اسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئے صفا کے پاس یعنی بعد نماز طواف کے پس چڑھے اسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کے پس اٹھائے دونو
ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرتے تھے اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتے تھے جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اٹھاتے ہاتھ اپنے یعنی دعا کے لیے
اور یہ جو عوام کرتے ہین کہ ہاتھ اٹھاتے ہین وہان ساتھ تکبیر کے جیسے کہ نماز مین اٹھاتے ہین کچھ اصل اسکی نہین ہے ع ؛ (وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَیْتِ مِثْلُ الصَّلٰوۃِ اِلَّا اَنَّکُمْ تَتَکَلَّمُوْنَ فِیْہِ فَمَنْ تَکَلَّمَ فِیْہِ فَلَا یَتَکَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَیْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
وَذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ جَمَاعَۃً وَقَفُوْہُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز
کے ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اسمین پس جو کوئی بولے اسمین پس نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک
جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہ حدیث ابن عباس پر ف مانند نماز کے ہے یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہے کہ طواف مین کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نہین
جیسے نماز مین مفسد ہے اور [illegible] کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کے ہین منافی نماز کی یعنی کھانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کے
نہین اور جانا گیا فعل آنحضرت [illegible] اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہین شرط ہے طواف مین منھ کرنا قبلہ کی طرف اور نہین شرط کیا گیا ہے واسطے اصل طواف کے
وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ اور حکمیہ اور ڈھانکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعی رح کے مانند نماز کے یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ایسے ہی
طواف مین بھی شرط ہین اور ہمارے نزدیک واجب ہین اسلیے کہ مثل نماز ہونے سے یہ نہین لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے کہا
اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ؛ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ اَشَدُّ
بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کر دیا اسکو گناہون بنی آدم کے نے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنی لوگون نے جو اسکو ہاتھ لگائے انکے گناہون کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا ہے دیکھا چاہیے کہ جب پتھر مین یہ اثر ہوا
گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا انکے دلون کا بسبب کرنے گناہون کے معاذ اللہ منہ ؛ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِھِمَا وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِہٖ یَشْھَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے
ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اٹھاویگا اسکو اللہ دن قیامت کے کہ واسطے اسکے ہونگی
دو آنکھین دیکھیگا ساتھ انکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ اسکے گواہی دیگا اس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اسکو ساتھ حق کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے ف ساتھ حق کے یعنے ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اسکے لیے گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ
دیا تھا اور یہ حدیث بھی محمول ہے ظاہر پر اسلیے کہ حق سبحانہ قادر ہے اوپر پیدا کرنے بینائی اور گویائی کے جمادات مین ؛ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّۃِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَھُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَھُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم
یاقوت ہین یاقوتون بہشت کے سے دور کیا اللہ تعالے نے نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور انکا البتہ روشن کر دیتے اس چیز کو کہ درمیان مشرق
و مغرب کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف شاید حکمت انکے نور دور کرنے مین یہ ہے کہ تا ایمان بالغیب ہو ؛ (وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ
یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ زِحَامًا مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُزَاحِمُ عَلَیْہِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عبید بن عمیر سے یہ کہ ابن عمرؓ تھے غلبہ کرتے لوگوں پہ اوپر ہاتھ لگانے رکنون کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے غلبہ کرنا کہ نہیں دیکھا مین نے کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ غلبہ کرتا ہو آپ پر یعنے ہر ایک پر ان دونوں رکنون سے کہتے ابن عمرؓ اگر کرون مین غلبہ لگانا پر تو مجھے اسلیے کہ تحقیق سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنون کا کفارہ ہی واسطے گناہون کے اور سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اسکی یعنی واجبات و سنن و آداب اسکے بجالاوے ہوگا ثواب اسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردہ کے اور سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اٹھاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی اس سے بسبب اسکے گناہ اور لکھتا ہی اسکے لیے بسبب اسکے نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف غلبہ کرنے لوگون پہ یعنی لوگون کو پہاڑ چیر کر وہان پہونچتے ہاتھ لگانے کے لیے لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہو تی اور اگر لوگون کو ایذا ہو کہ دھکیلتا ہوا وہان پہونچے تو گنہگار ہوگا ایسی صورت مین چاہیے کہ دور سے ساتھ ہاتھ کے اشارہ کرے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور سات بار مین تین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کرے یعنی سات بار گرد کعبہ کے [illegible] شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسرے یہ کہ سات طواف کرے اور تیسرے یہ کہ سات روز تک طواف کرے ۱۲ مظہر مولانا (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن سائبؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے درمیان دونون رکنون کے یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے نقل کی یہ ابو داود نے (وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ) اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا گئی مین ساتھ عورتون قریش کے گھر آل ابی حسین کے مین تاکہ دیکھین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ پھرتے ہون درمیان صفا اور مروے کے یعنی تاکہ مشرف ہوویں انکے جمال باکمال سے اور مستفید ہوویں انکے عمل و برکت سے پس دیکھا مین نے انکو دوڑتے ہوئے درمیان صفا اور مروے کے اس حال مین کہ تحقیق تہ بند انکا البتہ پھرتا تھا یعنی گرد پانون انکے کے بسبب شدت دوڑنے کے اور سنا مین نے انکو کہ فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالے نے لکھا تمپر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور نقل کی احمد نے ساتھ اختلاف کے ف لکھا تمپر سعی کرنا امام شافعیؒ تو اسکے معنی یہ لیتے ہین کہ فرض کیا انکے نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے فرض ہے جو سعی نکرے اسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظمؒ لکھنے کے معنی یہ لیتے ہین کہ واجب کیا انکے نزدیک سعی کرنی واجب ہی اسکے ترک سے دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ۱۲ (وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمارؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے ہوئے درمیان صفا اور مروے کے اونٹ پر نہ مارتا تھا اور نہ ہانکتا تھا اور نہ تھا کہتا ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ نقل کی [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ سعی حضرتؐ نے سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سے اور اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ

پیادہ پا کی تعلیق انہیں بیچ دیجاوے کہ کسی سعی کرنے میں پیادہ پاسی کی اور کسی میں سوار ہو کر تعلیم کے لیے یا بسبب کسی اور عذر کے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کے واجب ہے پس بلا عذر ترک کرے تو دم آتا ہے اور نہ مارتا تھا یعنی لوگون کو مارتے تھے اور نہ ہانکتا یعنی ہاتھ سے ہٹاتے نہ تھے انکو اور نہ کہتے تھے ایک طرف ہو جاؤ جیسے کہ عادت ہے بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سے طعن ہے اُن لوگون پر کہ یہ حرکت کرتے ہین ش ع ۞ (وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ اضطباع کرنے والے تھے ساتھ چادر سبز کے یعنے سبز خطون کی چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اضطباع اسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندھے پر ڈالے جیسے بانکے اوڑھتے ہین اور سبب اسطرح کے اوڑھنے کا اوپر مذکور ہو چکا ہے ش ح ۞ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے نے عمرہ کیا جعرانہ سے کہ نام ہے [illegible] نزدیک مکہ سے پس جلد چلے بیچ طواف خانہ کعبہ کے تین بار اور کیا اپنی چادرون کو نیچے اپنی بغلون کے پھر ڈالا انکو اپنے بائین مونڈھون پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے سارے طواف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنے کے کہ وہ تین شوطون مین ہے اور نہین مستحب ہے اضطباع سوا طواف کے اور یہ جو عوام ابتدا احرام سے اضطباع کرتے ہین حج مین یا عمرے مین اسکی کچھ اصل نہین بلکہ مکروہ ہے حالت نماز مین ۞

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ) روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا نہین چھوڑا ہمنے ہاتھ لگانا ان دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بھیڑ مین اور نہ بے بھیڑ مین جبسے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے ان دونون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا مین نے ابن عمر رضہ کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے ہاتھ اپنے کو اور کہا نہین چھوڑا مین نے اسکو جبسے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اسکو (وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ام سلمہ رضہ سے کہ کہا شکایت کی مین نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ پا طواف نہین کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پرے سے لوگون کے اس حال مین کہ تو ہو سوار پس طواف کیا مین نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف پہلو سے خانہ کعبہ کے یعنی متصل دیوار کعبہ کے پڑھتے تھے سورہ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سورہ طور ایک رکعت مین پڑھی جیسے کہ عادت شریف تھی یا دونون رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہین جائز اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ش ۞ (وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت عمر رضہ کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا مین تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حضرت عمر رضہ نے اسلیے کہا تا بعضے نو مسلم فتنہ مین

نہ پڑین سبب پوچھنے اُسکے کے اور مراد حضرت عمر رضہ کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع و ضرر نہین پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار رہا آورہی حکم رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہی اُسکے چومنے سے کہ ثواب پاتا ہی ۲۰+ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وُکِّلَ بِہٖ سَبْعُوْنَ مَلَکًا یَعْنِی الرُّکْنَ
الْیَمَانِیَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا
اٰمِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعین ہین ساتھ اُسکے ستر فرشتے یعنی رکن یمانی ہر
پس جو کوئی کہے یا الٰہی تحقیق مین چاہتا ہون تجھسے درگذر کرنا گناہون سے اور عافیت دنیا و آخرت مین اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی
اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہین فرشتے قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود
کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کے لیے ہو اور رکن اسود کے لیے اور فضیلتین زیادہ اس سے ہون
اور نہین منافاۃ ہی اسمین اور اُس حدیث مین جو پہلے گذری کہ حضرت درمیان دونون رکنون کے ربنا الخ پڑھتے تھے اسلیے کہ جب پہونچے طرف
رکن یمانی کے اور شروع کی یہ دعا چلتے مین تو شک نہین کہ واقع ہوگی وہ درمیان اُن دونون کے اسلیے کہ ٹھہرنا دعا کے لیے طواف مین تو درست ہی
نہین جیسے کہ عوام جاہل کرتے ہین ۲۰+ (وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ مُحِیَتْ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَّکُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ طَافَ
فَتَکَلَّمَ وَھُوَ فِیْ تِلْکَ الْحَالِ خَاضَ فِی الرَّحْمَۃِ بِرِجْلَیْہِ کَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول
ولا قوۃ الا باللہ کے دور کیجاتی ہین اُس سے دس بُرائیان اور لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دس نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اُسکے دس درجے
اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اُس حالت کے ہی یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہی دریاے رحمت مین ساتھ دونون پانو
اپنے کے مانند داخل ہونے والے پانی کے ساتھ دونون پانون اپنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھے اور دوبارہ لانے
اس کلام کو تاکہ بیان ثواب کرین غیر اول کے اور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہین کہ کلام کرے سواے ان کلمات کے مانند اوراذکار کے اور اخبار
علما راخیار کے اور راولیا کرام کے واللہ اعلم ۲۰+ بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَۃَ باب ہی بیچ بیان ٹھہرنے کے میدان عرفہ مین ف عرفہ نام ہی
مکان مخصوص کا اور آتا ہی بمعنے زمان کے بھی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھ لفظ جمع کے فقط بمعنی مکان ہی کے آتا ہی اور جمع باعتبار جوانب و
اطراف کے ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت آدم و حوا مین تعارف واقع ہوا اُس مکان مین بعد اُترنے کے جنت سے یا یہ نام اسلیے ہی
کہ جبریل تعلیم کرتے تھے حضرت ابراہیم کو افعال حج کے اور کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا تو نے وہ کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا مین نے اور وقوف
عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہی دو رکنون مین سے ۲۰+ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِنِ الثَّقَفِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ
وَّھُمَا غَادِیَانِ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَۃَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یُھِلُّ مِنَّا الْمُھِلُّ فَلَا یُنْکَرُ
عَلَیْہِ وَیُکَبِّرُ الْمُکَبِّرُ مِنَّا فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سے یہ کہ اُنھون نے پوچھا انس رضہ بن مالک سے اُس حال مین کہ
دونون جاتے تھے صبح کے وقت منی سے طرف عرفات کے کہ کسطرح کرتے تھے تم اُس دن مین یعنی عرفہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا
انس رضہ نے لبیک کہتا تھا ہم مین سے لبیک کہنے والا پس نہ انکار کیا جاتا تھا اُسپر اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا ہم مین سے پس نہین انکار کیا جاتا
تھا اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہی اُس دن حاجیون کے لیے مانند اوراذکار کے ولیکن سنت نہین بلکہ سنت

انکے لیے لبیک کہنی ہے جبتک کہ رمی کریں جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سے پیچھے نمازوں کے واجب ہے حاجیوں اور غیر حاجیوں کے لیے آخر ایام
تشریق تک یعنی تیرھویں کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پڑھنے والے پر فتوی اسی پر ہے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَحَرْتُ ہٰہُنَا وَمِنًی کُلُّہَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ ہٰہُنَا وَعَرَفَۃُ کُلُّہَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ ہٰہُنَا وَجَمْعٌ کُلُّہَا مَوْقِفٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر رضہ
سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحر کیا میں نے اس جگہ اور منی تمام جگہ نحر کرنے کی ہے پس نحر کرو اپنے ڈیروں میں اور وقوف کیا میں نے
یعنی ٹھہرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے اور وقوف کیا میں نے اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ ہے وقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف نحر کیا میں نے
اس جگہ اشارہ کیا حضرت نے طرف جگہ معین کے منی میں کہ جہاں حضرت نے نحر کیا تھا اور اب وہ جگہ معلوم و معروف ہے اسکو منحر النبی کہتے ہیں پس اسکی طرف
حضرت نے اشارہ کر کے کہا کہ میں نے تو یہاں نحر کیا ہے اور منی میں ہر جگہ نحر کرنا درست ہے اور اسی طرح عرفات میں اپنے وقوف کی جگہ کی طرف اشارہ کر کے
فرمایا کہ میں نے تو وقوف یہاں کیا ہے اور تمام عرفات میں یعنی سوائے بطن عرنہ کے وقوف درست ہے اور مزدلفہ میں کہ اسکو جمع بھی کہتے ہیں اپنے وقوف کی
جگہ کی طرف کہ قریب مشعر حرام کے ہے اشارہ کر کے فرمایا کہ میں نے تو یہاں وقوف کیا ہے اور تمام مزدلفہ میں وقوف درست ہے یعنی سوائے وادی محسر کے اور اسمیں
شک نہیں کہ حضرت کی [illegible] (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا
مِنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاہِیْ بِہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ ہٰٓؤُلَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو از روے آزاد کرنے کے اللہ تعالی اسمیں بندے کو آگ سے دن عرفہ کے یعنی اس عرفہ کے دن عرفات میں سب دنوں
سے زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہے بندوں کو آگ سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہے یعنی ساتھ رحمت و مغفرت کے پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیوں کے
روبرو فرشتوں کے پس فرماتا ہے کیا چاہتے ہیں یہ لوگ یعنی جو کچھ یہ چاہتے ہیں وہ دونگا نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَہٗ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ بْنُ شَیْبَانَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَۃَ یُبَاعِدُہٗ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ
الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ لَکُمْ قِفُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ
السَّلَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے ماموں سے کہ کہا جاتا تھا
اسکو یزید بن شیبان کہا تھے ہم بیچ جگہ ٹھہرنے اپنے کے کہ تھی واسطے ہمارے بیچ میدان عرفہ کے کہ دور بیان کرتا تھا اسکو عمرو جگہ ٹھہرنے امام کی سے
بہت دور پس آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے پھر کہا تحقیق میں ایلچی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے طرف تمہارے فرماتے
ہیں حضرت واسطے تمہارے کہ ٹھہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنی متابعت کی میراث باپ اپنے کی کہ ابراہیم ہیں اوپر سلام
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف حاصل معنی حدیث کے یہ ہیں کہ عرب کے ہر قوم و قبیلہ کا اگلے زمانہ میں ایک موقف معین تھا
عرفات میں کہ وہاں ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ موقف امام عبارت
اس سے ہے پس انہوں نے چاہا کہ حضرت سے عرض کریں کہ ہم آپ کے پاس کھڑے ہوں حضرت نے دریافت کیا کہ ایسی بات کی درخواست کرینگے ایک
صحابی کے ہاتھ کہ ابن مربع انکا نام تھا انکو یہ کہلا بھیجا کہ اپنے ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہارے باپ دادا سے چلا آتا ہے کہ مشاعر عبارت اسی سے ہے
انتقال نکرو کہ عرفات تمام موقف ہے دوری اور نزدیکی موقف امام سے کچھ فرق نہیں کرتی پس یہ بات انکی تسلی کے لیے کہلا بھیجی تا آپسمیں خلاف
ونزاع نہ واقع ہووے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَرَفَۃَ مَوْقِفٌ وَکُلُّ مِنًی مَنْحَرٌ وَکُلُّ مُزْدَلِفَۃَ مَوْقِفٌ وَکُلُّ فِجَاجِ
مَکَّۃَ طَرِیْقٌ وَمَنْحَرٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے جابر رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میدان ہے عرفہ کا جگہ ٹھہرنے کی ہے

اور جو جگہ ہی منیٰ مین جگہ ذبح کرنے کی ہی اور جو جگہ ہی مزدلفہ مین جگہ ٹھہرنے کی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہ ذبح کرنے کی نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی جس راہ سے مکہ مین جاوین درست ہی اور جس جگہ مکہ مین ہی ذبح کرین روا ہی اسلیے کہ ذبح کرنا اسکا حرم مین چاہیے اور مکہ حرم مین ہی ولیکن منیٰ مین عادت ہوئی ہی ذبح کرنے کی کہ دن نحر کے کہ دسوین ذیحجہ کی ہی منیٰ مین ہوتے ہین وہان ذبح کرتے ہین اور مقصود اصل جواز ہی و الا آنحضرتؐ کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ انکی افضل ہین ہی ﴿وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ﴾ اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگون کو دن عرفہ کے یعنے عرفات مین اونٹ پر کھڑے ہوکر دونون رکابون پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اونچے ہونے کے لیے رکابون پر کھڑے ہوتے تا دور و نزدیک سب سنین ہی ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ﴾ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بہترین دعا اون کی دعا دن عرفہ کی ہی یعنے عرفات مین یا ہر جگہ کہ کرین اور بہترین اس چیز کی کہ کہی مین نے اور نبیون نے پہلے مجھسے یہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے طلحہ بن عبید اللہ سے قول لا شریک لہ تک ﴿وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رَأٰى يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ قَدْ رَأٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ﴾ اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے مین ہو اپنے سے برابر دن عرفہ کے یعنی شیطان ہمیشہ بھلائیان دیکھکر آدمیون سے غصہ کھاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کے سب دنون سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین یہ مگر اس سبب سے کہ دیکھتا ہی اترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑے گناہون کو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنے اس دن کہ فتح مسلمانون کی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کے تھی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نے دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتے ہین اور برابر کرتے ہین فرشتون کی صفون کو یعنے مشرکون کی لڑائی کے لیے نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے اور شرح السنۃ مین روایت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کے ﴿وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِيْ أَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ﴾ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کے یعنی قریب ہوتا ہی ساتھ رحمت و احسان و کرم کے پھر فخر کرتا ہی ساتھ حاجیون کے روبرو فرشتون کے اور فرماتا ہی دیکھو طرف میرے بندون کے آئے میرے پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتے ہوئے راہ دور سے یعنی ساتھ لبیک و ذکر کے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق بخشا مین نے انکو پھر کہتے ہین

فرشتے اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت سے گناہ کیا جاتا ہے اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہے فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ عز و جل کہ تحقیق بخشا میں نے انکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاویں اُسمین آگ سے برابر دن عرفہ نقل کی یہ شرح السنہ میں **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے قریش اور جو شخص کہ تابع تھے دین قریش کے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں اور تھے قریش نام رکھے جاتے تھے حمس یعنی شجاع اور تھے تمام عرب ٹھہرتے تھے بیچ میدان عرفہ کے پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نے نبی اپنے کو یہ کہ آویں عرفات میں اور ٹھہریں اُسمیں پھر پھریں وہان سے پس یہی معنی ہیں قول اللہ عز و جل کے پھر پھرو اُس جگہ سے کہ پھرے ہیں لوگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مزدلفہ حرم میں ہے اور عرفات حل میں پس قریش اور جو کہ تابع اُنکے دین کے تھے مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے واسطے ترفع اور تفوق کے لوگوں پر اور کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والے اُسکے حرم کے ہیں ہم حرم سے باہر نہیں نکلنے کے اور سوائے قریش کے اور [illegible] میں ٹھہرتے تھے پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیے گئے اس سے اور حکم ہوا کہ عرفات میں وقوف کیا کریں جیسے اور لوگ کرتے ہیں وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيْبَ إِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَإِنِّيْ آخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيْبَ إِلٰى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِأُمَّتِيْ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَأَضْحَكَنِيْ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے عباس بن مرداسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کے عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق میں نے بخشا واسطے اُنکے سوائے حقوق بندوں کے پس تحقیق میں لونگا واسطے مظلوم کے حق اُسکا ظالم سے کہا حضرتؐ نے اے رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو نعمتوں جنت کی سے یعنی بدلے اُسکے حق کے کہ ظالم نے لیا ہے اور بخشدے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی عرفہ کے شام کو پس جب صبح کی حضرتؐ نے مزدلفہ میں پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نے مسکرائے پس کہا واسطے حضرتؐ کے ابو بکر رضہ اور عمر رضہ نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمھارے تحقیق یہ ہے وقت کہ نہیں تھے تم اُسمیں ہنستے اُسمیں یعنی مقتضائے حال اس ساعت کا یہی ہے کہ نہ ہنسو تم پس کس چیز نے ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوے اللہ تمھارے دانتوں کو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عز و جل نے قبول کی دعا میری اور بخشا واسطے امت میری کے لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ ویل اور ہلاکت کے یعنی کہنے لگا واویلا واثبورا پس ہنسایا مجکو اُس چیز نے کہ دیکھی میں نے اضطراب اُسکی سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں مانند اسکے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشے گئے اور حق بندوں کے بھی لیکن یہ قابل قید لگانے کے ہے کہ آنحضرت کے ساتھ تھے اُس سال میں اُنکے لیے یہ بات ہوئی یا اُسکے حق میں ہے کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج میں نہ واقع ہو یا محمول ہے اُس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہے ادائے حقوق سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ

[illegible]

ف جاننا چاہیے کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کے زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کے اور بخشیگا اکثر گنہگارون کو بسبب شفاعت اُنکی کے پھر داخل کریگا اُنکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگے پس اثر حضرت کی شفاعت کا اُنکے حق مین یہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جائیگی مدت اور اسی طرح مغفرت اللہ تعالی کی پہونچیگی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کے تو درجے بلند ہونگے جنت مین زیادہ اُس چیز سے کہ مستحق تھا اسکا بسبب عمل کے اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کردیگا مدت اُسکے عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہی مغفرت کی ؏ مولانا ولی اللہ رح بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ باب ہی بیچ بیان پھرنے کے عرفات و مزدلفہ سے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عروہ سے کہ کہا عروہ نے پوچھے گئے اسامہ بن زید کہ کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پھرے عرفات سے کہا تھے چلتے جلد پس جب پاتے راہ کشادہ دوڑاتے یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهِ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ وہ پھرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن عرفہ کے یعنی عرفات سے طرف منی کے پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے زجر شدید یعنے انکا جانورون کا ساتھ آواز بلند کے اور مارنا اونٹون کو پس اشارہ کیا ساتھ کوڑے اپنے کے طرف لوگون کے یعنے تا کہ متوجہ ہون طرف حضرت کے اور سنین بات حضرت کی اور فرمایا اے لوگو لازم ہی تمکو آرام سے چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہین ہی دوڑانا نقل کی بخاری نے ف یعنی نیکی فقط دوڑانے ہی مین نہین ہی بلکہ ساتھ ادا کرنے افعال حج کے اور پرہیز کرنے ممنوعات کے ہی حاصل یہ کہ جلدی کرنی نیکیون کی طرف خوب ہی لیکن نہ اسطرح کہ پہونچے طرف مکروہات کے اور مترتب ہو اسپر گناہ پس نہ منافات ہوئی اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین ؏ (وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ اسامہ بن زید تھے پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھایا فضل کو مزدلفہ سے منی تک پس دونون نے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنے دن نحر کے جب پہلے کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی عشا کے وقت مین دونون اکٹھی پڑھین پڑھی ہر ایک اُنمین سے ساتھ تکبیر کے یعنے مغرب کے لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑھی درمیان اُن دونون کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے اُن دونون مین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ان نمازون کے بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتون کی اور وترون کی بعد ان دونون کے نہین لازم آتی ؏ باب قصہ حجۃ الوداع مین جو بڑی حدیث جابر سے گذری اوسمین جو یہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح مین ملا علی رح نے لکھا ہی کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ مین پڑھ چکے تو سنتین مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھی چنانچہ ایک روایت مین بھی یہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندی نے بھی بیچ حاشیہ درمختار کے اسمین اختلاف نقل کرکے لکھا ہی کہ صحیح تر یہی کہ بعد

عشا کے سنتین اور وتر پڑھی (وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَارَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا لِمِیْقَاتِہَا اِلَّا صَلٰوتَیْنِ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّی الْفَجْرَ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود رض سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر اپنے وقت مین سوائے دو نمازون کے نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی مغرب کی نماز عشا کے وقت مین پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اس دن یعنی مزدلفہ مین دن نحر کے پہلے وقت اسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوائے دو نمازون کے الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بھی حضرت نے عرفات مین جمع کی ہین کہ عصر ظہر کے وقت مین پڑھی اسکا ذکر یہان نہین کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا بسبب اسکے کہ دن تھا حاجت اسکے بیان کرنے کی کچھ نہین اور پہلے وقت سے مراد یہ ہی کہ تاریکی مین پڑھی پہلے وقت معمولی سے کہ اجالے مین پڑھتے تھے نہ یہ کہ پڑھی پہلے فجر کے اسلیے کہ پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی درست نہین سب عالمون کے نزدیک ۱۲ ع ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْمُزْدَلِفَۃِ فِیْ ضَعَفَۃِ اَہْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا مین ان شخصون مین تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرہ ضعیفون اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ضعیفون سے مراد عورتین اور لڑکے ہین انکو حضرت صلعم نے پہلے روانہ کر دیا تھا منی کو [illegible] ابن عباس رض بھی تھے اور حضرت بعد روشن ہونے صبح کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہی اور حضرت نے اہل [illegible] پاتا ایذا نہ پاوین بسبب ازدحام کے یہ جائز ہی اور روایت مین آیا ہی چنانچہ وہ آگے آتی ہی کہ حضرت نے ان لوگون کو آگے روانہ کیا اور یہ فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظم رح کا بھی یہی ہی اور بعضی روایتون مین مطلق آیا ہی کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اسپر امام شافعی رح اور امام احمد رح نے عمل کیا ہی کہ انکے نزدیک بعد آدھی رات کے رمی جمار جائز ہی ۱۲ ش ح (وَعَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَکَانَ رَدِیْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ عَشِیَّۃِ عَرَفَۃَ وَغَدَاۃِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَہُوَ کَافٌّ نَاقَتَہٗ حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا وَہُوَ مِنْ مِنًی قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ یُرْمٰی بِہِ الْجَمْرَۃُ وَقَالَ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبداللہ بن عباس رض سے کہ نقل کی فضل بن عباس سے اور تھے فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جبکہ چلے مزدلفہ سے منی کو یہ کہ حضرت نے فرمایا بیچ شام عرفہ کے اور صبح مزدلفہ کے لوگون کو جس وقت کہ پھرے اور جلد ہانکین سواریان اور بار بار کوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتھ آہستگی کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکے ہوئے تھے اونٹنی اپنی کو یہانتک کہ داخل ہوئے میدان محسر مین اور وہ ہی منی سے فرمایا لازم ہی تمکو اٹھا لینا کنکریون کا یعنی اس میدان سے مانند کنکریون خذف کے کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی منارہ پر اور کہا فضل نے کہ ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف فرمایا بیچ شام عرفہ کے یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلے اور اس وقت فضل حضرت کے ساتھ سوار نہ تھے اور صبح مزدلفہ کے یعنے جبکہ مزدلفہ سے منا کو آتے تھے اور اس وقت فضل حضرت کے ساتھ سوار تھے اور محسر منی سے ہی یعنی وہ ایک جگہ ہی منی کے قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتے ہین اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادت کی انگلیون مین رکھ کر پھینکتے ہین اور مراد یہ ہی کہ چھوٹی چھوٹی کنکریان چنے چنے برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہان سے اٹھا لو اور کنکریان جس جگہ سے اٹھاوین جائز ہی مگر وہ کنکریان کہ منارون پر ایک دفعہ ماری جاوین پھر انکو نہ اٹھاوے اور اگر زمین سے بھی اٹھاوے جائز ہی ولیکن خلاف اولی اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہی کہ ان کنکریون سے رمی کرنی کفایت تو کرتی ہی لیکن یہ فعل برا ہی اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ سات کنکریان اٹھاوے کہ واسطے رمی جمرۃ العقبہ کے آج کام آوینگی یا ستر اٹھاوے کہ سات تو آج کام آوین اور تریسٹھ اور دنون کے لیے رکھے ۱۲ ع ح ط طیبی (وَعَنْ جَابِرٍ

قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا) اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے اور اوپر تھی تسکین چلنے میں اور حکم کیا لوگوں کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور جلدی چلائی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کے اور حکم کیا لوگوں کو یہ کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کے یعنی چنے کے برابر اور فرمایا حضرت نے یعنے صحابہ رض کو کہ شاید کہ میں نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس برس کے ف یعنی میں انتقال کرونگا احکام دین کے اور حج کے مجھ سے معلوم کر لو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیے احکام اور وداع کیا یاروں کو اور سال آیندہ میں کہ گیارھواں سال ہجری تھا ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا م ح ع ج (لَمْ أَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَأْخِيْرٍ) کہا صاحب مشکوۃ نے کہ نہیں پائی میں نے یہ حدیث بخاری اور مسلم میں مگر پائی جامع ترمذی میں ساتھ تقدیم تاخیر کے یعنے صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل میں لایا تو دلالت کرتا ہے کہ صحیحین کی ہے اور اسمیں ہے نہیں پس چاہیے تھا کہ اسکو پہلی فصل میں نہ لاتا دوسری فصل میں لاتا اور اعتراض پھر بھی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کے

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

(عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّ[illegible]وهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ رَوَاهُ) روایت ہے محمد بن قیس بن مخرمہ سے کہ کہا خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کے تھے پھرتے عرفات سے جسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہیں مردوں کی بیچ چہروں انکے کے پہلے غروب ہونے کے یعنے چلتے عرفات سے پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور چلتے مزدلفہ سے بعد نکلنے آفتاب کے اسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہیں مردوں کی اوپر چہروں انکے کے اور تحقیق ہم نہیں چلینگے عرفات سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور چلینگے ہم مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے طریقہ ہمارا مخالف ہے بت پوجنے والوں کے طریقہ کے اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے ف پگڑیاں مردوں کی یعنی آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا اور آدھا غروب مشابہت پگڑی کے ساتھ اسلیے دی کہ آدھا کرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہے اور اسی طرح مزدلفہ سے ایسے وقت چلتے کہ آدھا آفتاب طلوع ہوتا اور آدھا اندر اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک صحیح نسخہ میں لکھا ہے حاشیہ پر رواہ البیہقی فی شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا وساقہ بنحوہ م ع ج

(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا آگے بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی منی کو رات مزدلفہ کی میں یعنی عید الضحی کی شب میں کہ ہم کتنے ایک لڑکے تھے اولاد عبد المطلب کی سے سوار گدھوں پر پس شروع کیا حضرت نے کہ مارتے تھے ہماری رانوں پر یعنی از راہ محبت کے وقت رخصت کے اور فرماتے تھے اے چھوٹے بیٹوں میرے نہ پھینکنا تم کنکریاں منارے پر یعنے جمرۃ العقبہ پر یہانتک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ دلیل ہے اسپر کہ نہیں جائز ہے رمی رات میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رح اور اور اکثر علما کا اور امام شافعی رح کے نزدیک آدھی رات کے بعد سے جائز ہے اور بعد طلوع فجر کے رمی کرنی جائز ہے سب کے نزدیک لیکن امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جائز ہے ساتھ کراہت کے اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے م ع ج

(وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُونُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو یعنے مزدلفہ سے منیٰ کو رات عید قربان کے پس کنکریان مارین منارے پر یعنی جمرۃ العقبہ پہ پہلے فجر کے پھر چلین اور طواف کیا یعنے طواف فرض اور تھا یہ دن ایسا دن کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس یعنی انکی نوبت کا دن تھا نقل کی یہ ابوداود نے اسمین اشارہ ہے طرف سبب بھیجنے انکے کے رات سے اور طرف سبب رمی کے رات سے اور طواف افاضہ کرنے کے دن مین بخلاف اور بیبیون کے کہ انھون نے رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی رحمہ نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے رمی جمرہ کے پہلے فجر کے اگرچہ افضل بعد فجر کے ہے اور اوروں نے کہا کہ یہ رخصت ام سلمہ ہی کو تھی اور اوروں کو درست نہین پہلے فجر کے بسبب حدیث ابن عباس کے اور ممکن ہے کہ فجر سے مراد نماز فجر ہو (مع) (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيمُ وَالْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لبیک کہے مقیم اور عمرہ کرنیوالا یہانتک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہ ابوداود نے یعنی مرفوع اور کہا ابوداود نے کہ روایت کی گئی ہے موقوف اوپر ابن عباس پر مقیم یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا ہو عمرہ کرنے والون مین سے اور یا عمرہ کرنیوالا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کرے پس لبیک کہے یہانتک کہ بوسہ دے اور مقصود یہ ہے کہ عمرے مین موقوف کرے لبیک وقت چومنے حجر اسود کے جیسے کہ حج مین موقوف کرتے [illegible] رمی جمرۃ العقبہ کے (مع) (ح)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) روایت ہے یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سے کہ سنا شرید صحابی کو کہ کہا پھرا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے عرفات سے پس نہ لگے پاؤن حضرت کے زمین کو یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین نقل کی یہ ابوداود نے مقصود یہ ہے کہ تمام راہ مین حضرت سوار چلے پیادہ پا نہین چلے نہ یہ کہ اصلاً زمین پہ اترے ہی نہین اسلیئے کہ صحیح بخاری مین آیا ہے کہ حضرت راہ مین درہ پہاڑ کی طرف تشریف لے گئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگے ہے یعنے مزدلفہ مین پڑھینگے (مع) (وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن شہاب سے کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمر رضہ نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے جس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنے مکہ مین آنکر پوچھا عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ کسطرح کرین ہم بیچ ٹھہرنے کے دن عرفہ کے یعنی نماز ظہر اور عصر کے وقت کیونکر پڑھین پس کہا سالم نے اگر ارادہ کرتا ہے تو سنت کا پس سویرے پڑھ یعنی ظہر وعصر دن عرفہ کے پس کہا عبداللہ ابن عمر نے کہ سچ کہا سالم نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے درمیان ظہر وعصر کے واسطے ادا کرنے طریقہ سنت کے کہا ابن شہاب نے کہ کہا مین نے سالم کو کہ کیا کیا ہے پیغمبر خدا نے پس کہا سالم نے نہین اتباع کرتے ہین یعنی اسطرح نماز پڑھتے ہین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہ بخاری نے (ف) حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے کہ جسنے ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندھکر قتل کیے تھے وہ عبدالملک بن مروان کیطرف سے عبداللہ بن زبیر پر چڑھکر آیا تھا مکہ مین اور انکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نے اسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمر کے اقوال اور افعال کی اور پوچھتا رہنا انسے مسائل حج کے اور مخالفت انکی نہ کرنا پس اسحالت مین اسنے یہ مسئلہ مذکور بھی پوچھا (مع)

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ہے بیچ بیان پھینکنے کنکریون کے منارون پہ (ف) جمار اصل مین سنگریزون کو کہتے ہین اور جمار حج نام ان سنگریزون کا ہے کہ منارون پہ مارے جاتے ہین اور جن منارون پہ کہ وہ سنگریزے مارتے ہین انکو جمرات کہتے ہین بسبب پھینکنے جمار کے انپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کے روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان مارتے ہین اور گیارھوین اور بارھوین

اور تیرھوین کو تینون پر اور اُنپر کنکریان مارنی واجب ہین ۞ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی ۞ (عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ہٰذِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے تھے کنکریان سوار اپنی سواری پہ دن نحر کے اور فرماتے کہ سیکھو حج افعال کہ اسلیے کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین حج نکرون پیچھے اس حج اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا شافعی رح نے کہ مستحب ہی اسکو کہ پہونچے منیٰ مین سوار یہ کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کے سوار اور جو کوئی پہونچے منی مین پیادہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارھوین بارھوین کو رمی کرے سب جمرات کو پیادہ اور تیرھوین کو سوار اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو رمی کہ بعد اسکے رمی ہی جیسے کہ رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کے اسمین افضل یہ ہی کہ پیادہ پا کرے اسلیے کہ بعد اسکے کھڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب تر ہی ساتھ عاجزی کے اور جو کچھ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کے سوار اور دونون مین رمی کی پیادہ سب پہ شرع ہی ۞ (وَعَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَۃَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے منارے کو ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریون کے نقل کی یہ مسلم نے ف خذف کنکریان پھینکنے کا مختلف لکھا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ انگلی شہادت اور انگوٹھون کے سرون سے پکڑ کر بیچ چٹکی مین رکھکر پھینکے اور معمول بھی اب اسی طرح ہی ۞ (وَعَنْہُ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِکَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا پھینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان منارے پہ دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچھے دن نحر کے جسوقت کہ دوپہر ڈھلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کنکریان منارون پہ ڈال دے پھینکے نہین تو کافی ہی لیکن ہی برا بخلاف رکھ دینے کے کہ یہ کافی ہی نہین اور ضحوۃ کہتے ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو اور پیچھے دن نحر کے یعنی ایام تشریق مین کہ تیرھوین تک ہین بعد زوال کے رمی کرتے تھے کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارھوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کے اور اسی طرح تیسرے دن پھر اگر مکہ کو جا دے تو پہلے ہونے فجر تیرھوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے جاویگا تو رمی ضرور ہی اور اسدن پہلے زوال کے بھی رمی جائز ہی ۞ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ انْتَہٰی اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَمِیْنِہٖ وَرَمٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ ثُمَّ قَالَ ہٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ وہ پہونچے طرف جمرہ کبری کے یعنی جمرۃ العقبہ کے پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنے اور منی کو داہنے اپنے اور پھینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا ابن مسعود نے کہ اسی طرح پھینکین کنکریان اس شخص نے کہ اتاری گئی اوپر سورہ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس کیا کعبہ کو بائین اور منی کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کھڑا ہووے ۞ اور بیہقی نے روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اسمین افعال حج کے مذکور ہین ۞ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈھیلے لیوے اور پھینکنا کنکریون کا طاق ہی یعنی سات کنکریان پھینکے اور پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پھرنا خانہ کعبہ کے طاق ہی یعنی سات بار اور جسوقت کہ ڈھونڈھی اگر کی لیوے ایک طاق ڈھیلے چاہیے کہ

طاق لیوے یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نے ف سات سات کنکریاں پھینکنی جمرات پہ واجب ہے اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے واجب ہے اور طواف میں سات بار پھرنا فرض ہے جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک چار اشواط یعنی پھیرے فرض ہیں اور باقی واجب ہے ع ؛ الفصل الثانی فصل دوسری (عن قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ یوم النحر علی ناقۃ صہباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قیل الیک الیک رواہ الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی) روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرۃ العقبہ پہ دن نحر کے سوار اونٹنی صہبا پر نہ تھا اُس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایک طرف ہو نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف صہبا اُس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ سفیدی اُسکی ساتھ سرخی کے ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالون کی سرخ ہون اور اندر سے سفید اور آخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جیسے امیرون کے آگے نقیب و چوبدار اہتمام کرتے چلتے ہین حضرت کے آگے معمول نہ تھا ؛ ؛ وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ [illegible] سے کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا سنگریزون کا اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے مگر واسطے قائم کرنے یاد خدا کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ظاہر مین یہ فعل ایسے ہین کہ انکا عبادت ہونا نہین معلوم ہوتا ہے اسلیے فرمایا کہ یہ مقرر ہوئے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے یعنی تکبیر سنت ہے ساتھ ہر کنکری کے اور دعائین مذکورہ سنت ہین سعی مین ع ؛ (وعنہا قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا نہ بنا دین ہم آپ کے لیے عمارت کہ سایہ کرے تمکو منی مین فرمایا نہین منی جگہ ہے بٹھانے اونٹ اُس شخص کی کہ پہلے پہونچے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف معنی یہ ہین کہ خصوصیت آمین ساتھ سبقت کے ہے نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنے منی ایسی جگہ ہے کہ کسی کے لیے خصوصیت اُسمین نہین جو پہلے پہونچے کسی جگہ منی مین مستحق اُسکا وہی ہے ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن نافع قال ان ابن عمر کان یقف عند الجمرتین الاولیین وقوفا طویلا یکبر اللہ ویسبحہ ویحمدہ ویدعو اللہ ولا یقف عند جمرۃ العقبۃ رواہ مالک) روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمرؓ تھے ٹھہرتے نزدیک دو مناروں پہلے کے ٹھہرنا دراز اللہ اکبر کہتے اور سبحان اللہ کہتے اور الحمد للہ کہتے اور دعا مانگتے اللہ سے یعنے ہاتھ اُٹھا کر اور نہ ٹھہرتے نزدیک جمرۃ العقبہ کے نقل کی یہ مالک نے ف مراد دو مناروں پہلے سے جمرہ اولی اور وسطی ہے ابن عمرؓ جب اُنپر رمی کر چکتے تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے وہان ٹھہرنا اور دعا و زاری کرنا اور تسبیحات مذکورہ پڑھنی مسنون ہین اور لکھا ہے علما نے کہ بقدر پڑھنے سورہ بقرہ کے کھڑے رہنا چاہیے اور بعضے اہل اللہ اتنے کھڑے رہے ہین کہ اُنکے پانوں ورم کر گئے ہین اور نہین ٹھہرتے تھے یعنے دعا کے لیے نزدیک جمرۃ العقبہ کے نہ دن نحر کے اور نہ اور ایام مین اور اس سے نہین لازم آتا ہے ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ اسیطرح دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ؛ ؛ ؛

باب الہدی

باب ہے بیچ بیان ہدی کے ف ہدی ساتھ زبر دہ ؟ کے اور سکون دال کے نام اُن چارپایون کا ہے کہ حرم مین ذبح کیے جاتے ہین واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائیں بیل بھینس خواہ اونٹ اور عمر وغیرہ جو قربانی مین شرط ہے سو ہی اُنمین ہے کفایت کرتی ہے بکری اور مانند اسکے ہر جگہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو نہین کفایت کرتا اُسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائیں اور ہدی دو قسم پر ہین واجب اور تطوع یعنے نفل [illegible] واجب کی کئی قسمین

ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہی کہ بندہ ہدیہ بھیجتا ہی اُسکو جناب حق مین
اور نزدیکی حاصل کرتا ہی اللہ تعالیٰ سے بسبب اُسکے ۱۲ ح ۲ مولانا التقی الامجد اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَھَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِھَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا
اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی بیچ
ذی الحلیفہ کے پھر منگوائی اُونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنے اُسکی کے اور پونچھ ڈالا خون اُسکا اور ہار ڈالا گلے مین
دو جوتیون کا پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر کہ نام اُسکا قصوا تھا پس جبکہ اُٹھایا اونٹنی نے آنحضرتؐ کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہی ساتھ
حج کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جب حضرت حج کے لیے چلے اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہونچے تو ظہر کی نماز پڑھی پھر منگوائی اونٹنی
اپنی کہ جسکو بطور ہدی کے لے چلے تھے پس نیزہ مارا اُسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچھ کر دو جوتیان اُسکے گلے مین ڈالین واسطے
علامت ہدی کے تا کہ لوگ اِس نشانی سے معلوم کرلین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بھول جاوے تو لوگ پہونچا دیوین اور یہ عادت
اہل جاہلیت کی تھی کہ جسپر یہ علامت نہ دیکھتے تو اُسکو لوٹ لیتے اور جسکو دیکھتے اِسطرح پر تو چھوڑ دیتے پھر شارع نے [illegible] روا رکھا واسطے اغراض
مذکورہ کے اور جمہور ائمہ متفق ہین اِسپر کہ اشعار یعنے یہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بھیڑ مین ترک کرے اشعار کو اسلیے کہ
ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہار ڈالنا مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علما نے تاویل اسکی یہ کی ہی کہ امام
ابو حنیفہ رح نے اپنے زمانہ کے اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اُسوقت مین لوگ بہت زخمی کر دیتے تھے کہ خوف ہوتا تھا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار
کو مکروہ جانتے تھے اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑھی اور باب صلوٰۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی
حدیث گذری اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی مدینہ مین پڑھی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق اُنمین یون دیجاوے کہ ابن عباس رض
نے حضرتؐ کے ساتھ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑھی ہوگی حضرتؐ کو نفل پڑھتے دیکھکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑھتے ہین اور لبیک
کہی ساتھ حج کے یعنے اور عمرے کی اسلیے کہ صحیحین مین انس سے آیا ہی کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے ساتھ حج
اور عمرے کے پس راوی نے فقط حج ہی ذکر کیا اسلیے کہ وہ اصل ہی یا یہ کہ سُنا نہو عمرے کا ذکر کرنا ۱۲ ح ع مولانا ۱۲ (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ
اَھْدَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً اِلَی الْبَیْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا ہدی بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایکبار طرف خانہ کعبہ کے بکریان پھر ہار ڈالا اُنکے گلے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنے
زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور تقلید یعنی ہار ڈالنا اُنکے سنت ہی خلاف ہی اسمین امام مالک کا ۱۲ ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَۃَ بَقَرَۃً یَوْمَ النَّحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ
کی طرف سے ایک گاے دن نحر کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِہٖ بَقَرَۃً فِیْ حَجَّتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی جابر رض سے کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کیطرف سے ایک گاے اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا گیا ہی
کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرتؐ نے اُنکے اذن سے قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی کسی کی طرف سے بغیر اذن اُسکے کے
روا نہین ذکرہ الطیبی ۱۲ اور مشہور ائمہ کے نزدیک یہ ہی کہ گاے سات تک کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہی اور امام مالک کے نزدیک ایک گاے
یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والون کی طرف سے کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل اُنکی ہوسکتی ہی اگر سات سے زیادہ کیطرف سے ہوا ور اُن

نزدیک محمول ہے اسپر کہ سات کیطرف سے کی ہوگی ؛ ع ح ؛ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا
وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا بٹے مین نے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے اپنے ہاتھ سے
پھر ڈالے اُنکے گلے مین اور زخمی کیا اُنکو یعنی کوہان اُنکے زخمی کیے اور ہدی کر کے بھیجا اُنکو طرف خانہ کعبہ کے یعنے جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت
ابوبکر رضہ کو امیر حاجیون کا کر کے بھیجا اور اُنکے ساتھ اونٹ ہدی کے بھیجے پس نہ حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی اُنکے لیے نقل کی گئی یہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت پر احکام احرام کے جاری نہوئے اور حضرت عائشہ رضہ نے یہ بات اسلیے کہی کہ اُنھون نے سنا تھا کہ ابن عباس رضہ
کہتے ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بھیجے حرام ہوتی ہین اُسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہونچے ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوے پس
یہ حدیث بیان کر کے قول ابن عباس کا رد کیا ؛ ح ؛ (وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا بٹے مین نے ہار اونٹون کے صوف سے کہ تھا میرے پاس پھر بھیجا اونٹون کو ہدی کر کے ساتھ باپ میرے کے
یعنے حضرت ابوبکر رضہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا
فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہے اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پھر کہا اُسنے کہ تحقیق یہ ہدی ہے یعنی کیونکر سوار ہون
اسپر وہ سمجھا کہ مطلق ہدی پہ سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اُسنے کہ یہ ہدی ہے فرمایا سوار ہو واسطے ہے تجھکو یعنی مین کہتا ہون اور پھر تو
عذر کرتا ہے یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سُئِلَ
عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
ابی الزبیر سے کہ کہا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہ پوچھے گئے سوار ہونے ہدی کے سے پس کہا کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
کہ سوار ہو اسپر اچھی طرح یعنے اسطرح سوار ہو کر ضرر نہ پہونچے اُسکو جسوقت کہ مضطر ہو وے تو طرف اُسکے یہانتک کہ پاوے تو اور سواری نقل کی
یہ مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علما نے کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یا نہین بعضے تو کہتے ہین کہ اگر ضرر نہ کرے تو سوار ہو وے اور حنفیہ کہتے ہین
کہ اگر ضرورت پڑے تو سوار ہو وے اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونے کا آیا ہے وہ محمول ہے ضرورت پر ؛
ح ؛ ع ؛ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ
أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ساتھ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کے مکہ کو اور امیر کیا اُسکو
انہین یعنے نگہبانی کرتا ہوا لیجاوے اور مکہ مین پہونچکر ذبح کرے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا کرون مین اُس اونٹ کو کہ نہ چل سکے انہین سے
یعنے بسبب تھک جانے کے یا دبلاپے کے قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اُسکو پھر رنگ دے دونون پاپوشین اُسکی خون اُسکے مین یعنی وہ پاپوشین
کہ گلے مین ڈالین تھین بطریق ہار کے پھر چھاپ دے تو اُن پاپوشون سے اوپر کنارے کوہان اُسکے کے اور نہ کھا اُسمین سے تو اور نہ کوئی رفیقون
تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف چھاپ دینے کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنے والے کہ ہدی ہے پس کھاوین اُسمین سے فقیر نہ اغنیا کہ کھانا اُسکا
اغنیا پر حرام ہے اور نہ کھا تو اُسمین سے الخ برابر ہے کہ فقیر ہو یا غنی ہو اُنکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کر کے اپنے کھانے کے لیے ذبح کر ڈالین
اور اگر کوئی کہے کہ جب نہ کھاوینگے اُسکو کوئی قافلہ مین سے تو یون ہی ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کے رہنے والے اُنکے پیچھے منتفع ہونگے اور کبھی

اور قافلے والے کہ بعد اُنکے آتے ہین وہ فائدہ اُٹھاتے ہین اس سے د ع ؛ راستے مین جو ہدی ہلاک ہونے لگے اور اُسکو ذبح کرے اُسکا تو یہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اُسکا کھانا اغنیا کو اور قافلہ والون کو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور در مختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونے لگے یا عیب دار فاحش ہو تو اور ہدی قائم مقام اُسکے کرے اور اُسکو جو چاہے سو کرے اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونے لگے تو ذبح کرے اُسکو اور جوتی اُسکے خون مین رنگ کر اُسکی گردن پر چھاپہ دے اور نہ کھاوے اُس سے وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اُسکا حکم اسی فصل کے اخیر حدیث کے فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین کھانا مستحب ہی اور سوا اُنکے نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکھا ہی کہ یہ حکم اُس ہدی کا ہی کہ واجب کیا ہو اُسکو اپنے پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کھانا اُسکا درست ہی انتہی اپس اُنھون نے راستے کی ہدی کو وہان کے ہدی پر قیاس کر کے یہ لکھا ہی اور یہ ہی خلاف متنون کے واللہ اعلم مولانا ؛ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ الْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَالْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ نحر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کے اونٹ سات کی طرف سے اور گائے سات کی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہی واسطے امام اعظم رح اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہی شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گائے مین جبکہ سب کا ارادہ یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسے کہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بھی ہدی یا قربت مختلفہ ہو جیسے کہ بعضے ہدی کا ارادہ کرین اور بعضے قربانی کا اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر بعضے ارادہ کرین قربت کا اور بعضے گوشت کا تو بھی جائز ہی اور امام مالک رح کے نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع ؛ طیبی شرح ؛ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَہٗ یَنْحَرُھَا قَالَ ابْعَثْھَا قِیَامًا مُقَیَّدَۃً سُنَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ وہ آئے ایک شخص کے پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تھا اُسکو کہا ابن عمر نے کہ کھڑا کر تو اُسکو اور باندھ پاؤن یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نحر کہتے ہین نیزہ مارنے کو اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین چھری سے گائے وغیرہ کا گلا کاٹنے کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائے بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کر کے بایان زانو رسی سے باندھے اور اُسکے سینہ پر نیزہ مارے تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑے اور ابن ہمام نے لکھا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ کھڑا کر کے نحر کرنا افضل ہی اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو بٹھا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنے سے اور گائے بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پاؤن کھلے ذبح کرے ؛ ج ع ؛ (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِہٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِھَا وَجُلُوْدِھَا وَاَجِلَّتِھَا وَاَنْ لَا اُعْطِیَ الْجَزَّارَ مِنْھَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِیْہِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خبر گیری کرون مین اُنکے اونٹون کی اور یہ کہ تصدق کرون مین اُنکے گوشت اور پوست اور جھولین اور یہ کہ نہ دون مین قصاب کو اُنمین سے یعنی مزدوری اُنکی اُنمین سے نہ دون فرمایا حضرت نے ہم اُسکو دینگے یعنی مزدوری اُسکی اپنے پاس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد اونٹون سے وہ اونٹ ہین کہ حضرت بطریق ہدی کے لے گئے تھے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کے اور وہ سو تھے جیسے کہ اوپر گذرا اور جھول اور مہار اور کھال وغیرہ ہدی کی خیرات دے دی قصاب کو اُسکی مزدوری مین نہ دی اور اگر ایسا نہ دیوے تو جائز ہی بالاجماع اور کھال کو بیچ کر قیمت اُسکی اگر خیرات دیوے تو بھی جائز ہی اور ہدی کا دودھ نہ دوہے بلکہ اُسکی چھاتی پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیوے تا دودھ منقطع ہو جاوے اور اگر دوہے تو خیرات دے ؛ شرح ملتقی (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا لَا نَاْکُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَکَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا تھے ہم نہ کھاتے گوشت اونٹون اپنے

اپنی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ کر رکھو یعنی بعد تین دن کے بھی پس کھایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابتدا اسلام میں لوگون کو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرت نے حکم فرمادیا تھا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نہ کرو کھاؤ اور کھانے کے لیے بلکہ دیدیا کرو پھر جب ان کو احتیاج نہ رہی اور قربانی کرنی سبکو میسر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کے بھی جمع کرو مضائقہ نہیں اور کہا شمنی نے کہ مستحب ہی کھانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی میں سے اور نہیں جائز ہی سوا سے انکے اور ہدایا میں سے کھانا اسلیے کہ وہ کفارات ہین حج کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہْدٰی عَامَ الْحُدَیْبِیَّۃِ فِیْ ہَدَایَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَلًا کَانَ لِاَبِیْ جَہْلٍ فِیْ رَاْسِہٖ بُرَۃٌ مِّنْ فِضَّۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِنْ ذَہَبٍ یَغِیْظُ بِذٰلِکَ الْمُشْرِکِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ** روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لے گئے سال حدیبیہ کے بیچ ہدایا اپنی کے اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اسکی ناک مین نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ سونے کی تھی غصہ مین ڈالتے تھے سبب اسکے مشرکون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے سال ہجری مین عمرے کو تشریف لے چلے تھے کہ مشرکون نے حدیبیہ مین روکا اور مکہ مین نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہی پس اس سفر مین جو حضرتؐ اونٹ اپنے ہدی کے لے گئے ذبح کرنے کے لیے انمین ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تھا اسکو حضرتؐ اسی لیے لے گئے تاکہ مشرک دیکھکر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانون کے ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرون کو مستحب ہی **وَعَنْ نَاجِیَۃَ الْخُزَاعِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْہَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَہَا فِیْ دَمِہَا ثُمَّ خَلِّ بَیْنَ النَّاسِ وَبَیْنَہَا فَیَاْکُلُوْنَہَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ نَاجِیَۃَ الْاَسْلَمِیِّ** اور روایت ہی ناجیہ خزاعی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح کرون مین ساتھ اس جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچا ہو اونٹون ہدی کے مین سے فرمایا کہ ذبح کرڈال اسکو پھر رنگ پاپوش اسکی کہ اسکے ہار مین ہی اسکو خون مین رنگ کر اسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑدے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نہ کر فقرا کو اسکے کھانے سے پس کھاوین وہ اس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے ف کھاوین وہ اس سے یعنی فقرا سوا سے پھر اہون کے جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہوچکا ہی اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر یہ ہی کہ اختلاف نسبت مین ہی اور ذات ایک ہی اسلیے کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہی پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہ دونون نام اسکے قبیلہ کے ہین **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ یَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَہُوَ الْیَوْمُ الثَّانِیْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ یَزْدَلِفْنَ اِلَیْہِ بِاَیَّتِہِنَّ یَبْدَاُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُہَا قَالَ فَتَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ خَفِیَّۃٍ لَمْ اَفْہَمْہَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی عبداللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دلون مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہی پھر دن قر کا کہا ثور نے کہ راوی حدیث کا ہی اور وہ دن دوسرا ہی یعنی گیارھوین تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹون نے کہ نزدیک ہوتے طرف حضرتؐ کے تاکہ کس کو آپ ان مین سے پہلے ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گر پڑے اونٹ یعنی جب ذبح کرچکے اور ان کی جانین نکلین کہا راوی نے پس بولے حضرتؐ بولنا آہستہ کہ نہ سمجھا مین اسکو پھر کہا مین نے یعنی اس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرتؐ نے کہا اسنے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس ہدی مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ذکر حدیث کا اس جگہ بسبب اسی جملہ کے ہی جو آخر مین ہی اسکے ساتھ اس باب کے مناسبت ہی اور ذکر کی

لیکن دونون حدیثین ابن عباسؓ اور جابرؓ کی باب الاضحیہ مین ف بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہی کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہی اسلیے کہ عشرہ افضل ہی اپنے سوا دسے انہی مراد عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذیحجہ کا ہی پھر بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہی اور بعضی سے معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہی ان مین تطبیق یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین ساتھ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام مہینون مین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید ہی یہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کے یعنی رمضان مین روزے رکھے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہی اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سے وہ افضل ہی اور پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ قرار و آرام پکڑتے ہین اس دن منی مین بعد رنج اٹھانے کے اداے مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عرفہ افضل ایام ہی پس یہان بھی وہی مراد ہی کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہی اور تاکہ گاوَاتین پہلے ذبح کرین یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرت [illegible] ایک منتظر اسکا تھا کہ مجھے پہلے ذبح کرین اور یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيْ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی سلمہ بن اکوعؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اس حال مین کہ اسکے گھر مین ہو کچھ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہؓ نے اے رسول خدا کے کرین ہم جیسا کہ کیا تھا ہمنے سال گذرے ہوئے مین یعنی نہ رکھین گوشت قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اس سال مین لوگون پر تھی محنت و مشقت یعنی محتاجگی پس چاہا مین نے یہی ساتھ منع کرنے کے جمع کرنے سے یہ کہ مدد کرو تم انکی یعنی اب حاجت نہ رہی کوئی بھی نہ رہی اگر رکھو گے اجازت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک سال قحط شدید ہوا تھا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والون سے اس سال حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کر دین جمع نہ کر رکھین سال آیندہ مین جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی رکھنے کی ع (وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی نبیشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہ کہ کھاؤ تم اسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہارے فقرا کو بھی پہونچے لایا اللہ تعالی وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھ تصدق کرنے کے خبردار ہو اور تحقیق یہ دن یعنی منی کے چار دن ہین دن کھانے اور پینے یعنی پس روزہ حرام ہی انمین اور یاد کرنے خدا کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی ان دنون مین بہت یاد کرتے خدا کے تئین بموجب قول اللہ تعالی کے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا[1] ع

بَابُ الْحَلْقِ باب ہی بیچ بیان سر منڈانے کے ف اس باب مین سر منڈانے کا ذکر ہی اور بال کتروانے کا بھی اور مولف نے اکتفا کیا ہی ساتھ بیان کرنے افضل کے کہ احرام سے نکلے تو سر منڈانا افضل ہی بال کتروانے سے اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا ہی منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواے حج اور عمرے کے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ

[1] پس جب کر چکو افعال حج اپنے کے پس یاد کرو اللہ کو جیسا یاد کرتے تھے اپنے باپ دادون کو بہت یاد کرنا ۱۲

مِنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضے لوگون نے
بھی منڈایا صحابیون مین سے اور کترواکے بال بعضے صحابیون نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضون نے واسطے متابعت حضرتؐ کے اور
حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز پر کیا کہ بال کتروائے اور صحیحین وغیرہا مین آیا ہی کہ حضرتؐ نے عمرۃ القضا مین بال کتروائے
پس دونون چیزین حضرتؐ سے ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہو ۲ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعٰوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہؓ نے کہ تحقیق مین نے
کترے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مروے کے ساتھ پیکان تیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ مشقص بڑی
قینچی کو کہتے ہین اور یہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نہین کتروائے اپنے حج مین بلکہ سر
منڈایا پس یہ بال کتروانے جو معاویہ نے روایت کی عمرے مین تھے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ کہنا نزدیک مروے کے اسلیے کہ اگر حج مین
ہوتا تو کہتے منیٰ مین ۲ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہؓ نے اور کتروانے والے بالون کے
لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے بالون کے لیے بھی دعا رحمت
کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرتؐ نے اور کتروانے والون پر بھی رحم کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے فضیلت سر منڈانے کی معلوم ہوئی
کہ حضرت نے کئی بار سر منڈانے والے کے لیے دعا کی اور کتروانے والون کے لیے کئی بار کے بعد ۲ (وَعَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی یحیی بن حصین سے کہ نقل کی
اپنی دادی سے کہ کنیت اسکی ام الحصین ہی یہ کہ اسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانے والون کے تین بار
اور واسطے کتروانے والون کے ایکبار یعنے اخیر کو نقل کی یہ مسلم نے ف صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر مذکور ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے
دو بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کتروانے والون کے لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتھی بار مین
حضرتؐ نے دعا کی کتروانے والون کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور ایکبار کتروانے والون کے
لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار مین علحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ یہ دعا کئی مجلسون مین کی ہو
کسی مین دو بار سر منڈانے والون کے لیے اور تیسری بار کتروانے والون کے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانے والون کے لیے اور چوتھی بار
کتروانے والون کے لیے یا یہ کہ جس راوی نے جو سنا اور تحقیق ہوا اسکے نزدیک وہ روایت کیا ۲ مولانا (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ
اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم آئے منیٰ مین پھر آئے جمرۃ العقبہ کے پاس پس مارین کنکریان اسکو پھر آئے اپنے مکان مین کہ منیٰ مین تھا اور ذبح کی ہدی اپنی
پھر بلایا سر مونڈنے والے کو کہ نام اسکا معمر بن عبد اللہ تھا اور آگے کی سر مونڈنے والے کے داہنی طرف اپنے سر کی پس مونڈا سر حضرتؐ کا پھر بلایا
حضرتؐ نے ابو طلحہ انصاری کو اور دیے بال منڈے ہوئے انکو پھر آگے کی بائین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس لیے بال منڈے ہوئے

ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالون کو درمیان لوگون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے
مین سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانے والے کی معتبر ہے اور بعضون نے کہا کہ داہنی طرف مونڈنے والے کی معتبر ہے ع + ح
(وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا
تھی مین خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندھنے کے یعنی احرام حج کا باندھتے یا عمرے کا یا دونون کا اور دن نحر کے پہلے طواف کرنے
خانہ کعبہ کے یعنی بعد سر منڈانے اور کپڑے پہننے کے ساتھ خوشبو کے کہ اسمین ہوتا مشک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ اولی یہ ہے
خوشبوئی احرام کے مشک و گلاب ہے اور دن نحر کے احرام سے نکل آتے ہین اور سب چیزین حلال ہو جاتی ہین سوا عورت کے اور بعد طواف کے عورت
بھی حلال ہو جاتی ہے یعنی جماع کرنا اس سے ۱۲ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ بیچ دن نحر کے یعنی بعد رمی اور ذبح کرنے کے اور طواف فرض
کیا وقت چاشت کے پھر پھرے یعنی اسی روز اور نماز پڑھی ظہر کی منیٰ مین نقل کی یہ مسلم نے ف باب حجۃ الوداع مین جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث گذری
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی مکے مین پڑھی اور اس سے معلوم ہوا کہ منیٰ مین پڑھی وجہ تطبیق کی جابر کی حدیث کے فائدہ مین ذکر
کی گئی ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا دونون نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منڈوا دے عورت
سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب احرام سے نکلے تو سر نہ منڈا دے یا مطلق مراد ہے اسلیے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے مانند داڑھی منڈانا
کے مرد کو مگر بضرورت جائز ہے عورت کو سر منڈانا ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ
إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
ہے عورتون پر سر منڈانا سوا اسکے نہین کہ عورتون پر ہے کتروانا نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف یعنی عورتین احرام سے نکلین
تو انپر سر منڈانا واجب نہین بلکہ حرام ہے اور واجب ہے انپر کتروانا بالون کا بخلاف مردون کے کہ واجب ہے انپر ایک انمین سے اور سر منڈانا
افضل ہے پھر ہمارے نزدیک کتروانے مین تو واجب یہ ہے کہ بقدر ایک انگشت کے سرے چوتھائی سر کے بالون کے کتروا دے اور تمام سر کے
کترانے مستحب ہین اور منڈانے مین چوتھائی سر کا منڈوانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل مذہب تو یہ ہے اور اختیار کیا ہے ابن ہمام نے جو کہ
اختیار کیا ہے امام مالک نے کہ واجب ہے منڈوانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہے کہ ثواب یہی ہے ع + درمختار وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ
الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے بَابٌ باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ
قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ
وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے حجۃ الوداع مین بیچ منیٰ کے واسطے لوگون کے کہ پوچھتے تھے مسائل حضرت سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص
اور کہا نہ جانتا تھا مین پس منڈوا لیا مین نے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے پس فرمایا کہ ذبح کر لے اب اور نہین گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا

کہ نہیں جانتا تھا میں پس نحر کی میں نے پہلے کنکریوں مارنے کے مناروں پر فرمایا اب پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ پس نہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوئے یا موخر ہوئے مگر کہ فرمایا کر اور نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا میں نے پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا میں نے خانہ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا اب کنکریاں پھینک لے اور نہیں گناہ **ف** دن نحر کے چار چیزیں اس ترتیب سے کرنی چاہییں کہ پہلے منیٰ میں پہونچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارے کا ہے سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پھر سر منڈا دے پھر مکہ میں جا کر طواف کرے خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزوں کا سنت ہے اکثروں کے نزدیک بموجب اس حدیث کے اور امام شافعی رح اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں پس نہیں آتا دم یعنے جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم رح اور امام مالک انہیں میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد نہونے حرج سے نہونا گناہ کا ہے بسبب جہل ونسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنے ان میں سے کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباس رض نے مثل اس حدیث کے اور واجب کیا دم پس اگر وہ یعنی نہ سمجھتے تو کیوں دم واجب کرتے واللہ اعلم (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منیٰ میں فرماتے نہیں گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے کہا کنکریاں پھینکیں میں نے پیچھے شام ہونے کے پس فرمایا نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** نزدیک اور اماموں کے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریاں پھینکنے میں غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے انکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے اسمیں تفصیل ہے کہ کنکریاں پھینکنے کے لیے بابعد طلوع فجر کا دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءت کے یعنی جائز ہے لیکن برا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہے اور مابعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہے بغیر اساءت کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءت کے اور اساءت اس صورت میں ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے پس اگر چرواہے اور مانند انکے رات کو کنکریاں پھینکیں تو انکے حق میں اساءت نہیں چنانچہ اس حدیث میں جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو وہ شخص چرواہا اور مانند اسکے ہوگا اسکو فرمایا کہ گناہ نہیں اسلیے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور اسپر دم لازم آتا ہے ابو حنیفہ کے نزدیک بخلاف صاحبین کے پھر وقت مسنون بیچ دونوں کے کہ بعد دن نحر کے ہیں بعد زوال سے غروب ہونے آفتاب تک ہے اور مابعد غروب سے طلوع ہونے فجر تک وقت مکروہ ہے اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے وقت قضا کا باقی ہے اتفاقاً اور جب غروب ہو آفتاب چوتھے دن کا یعنے تیرھویں کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا سب کے نزدیک ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اَحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے طواف افاضہ یعنے طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا اسکو اب سر منڈا لے یا کتروا لے اور نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا میں نے پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ نقل کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهٗ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ

اَلَّذِیْ خَرَجَ وَہَلَکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ کہا نکلا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کرنے کو پس تھے لوگ آتے
حضرت کے پاس بعضا کہنے والا کہتا یا رسول اللہ پھرا مین صفا مروے مین پہلے طواف کرنے کے یا پیچھے کی مین نے ایک چیز یا پہلے کی مین نے ایک چیز
یعنے بیچ افعال ایام منیٰ کے پس تھے حضرت فرماتے نہین کچھ گناہ لیکن گناہ اُس شخص پر ہی کہ آبرو ریزی کرے مسلمان کی اسحال مین کہ وہ شخص ہی
ظالم پس یہ شخص ہی گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف پھرا مین صفا مروے مین یعنے حج کیلیے پیچھے احرام کے اور طواف قدوم کے
اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف کے یعنی طواف افاضہ کے اور آخر حدیث کا مطلب یہ ہی کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منیٰ کے
بسبب نا واقفی کے گناہ نہین ہی گناہ اُسپر ہی کہ از راہ ظلم کے ناحق کسی کی آبرو ریزی کرے یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کرے اُس سے وہ نکل گیا
کہ دین کے لیے کسی کی آبرو ریزی کرے وہ گنہگار نہوگا ۔ باب خُطْبَۃِ یَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْیِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَالتَّوْدِیْعِ باب ہی
بیچ بیان خطبہ کے دن نحر کے اور پھینکنے کنکریون کے تشریق کے دنون مین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کے اور
بیچ بیان طواف رخصت کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ) اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ
قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُو الْقَعْدَۃِ وَذُو الْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ
وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّۃِ
قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ
شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ
فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی بکرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے
فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہی مانند وضع اپنی کے کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالیٰ کے آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینے کا ہو گیا انمین
چار مہینے با حرمت ہین تین تو پے درپے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہی اور فرمایا حضرت
نے کونسا مہینہ ہی یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسولؐ اُسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام رکھینگے اُسکا سوائے غیر نام اُسکے
کے پھر فرمایا کیا نہین ہی ذیحجہ کہا ہمنے ذیحجہ مقرر ہی فرمایا کونسی بستی ہی یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسولؐ اُسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک
کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اُسکا سوائے غیر نام اُسکے کے فرمایا کیا نہین بلدہ کہ نام مکہ کا ہی عرض کیا ہمنے مقرر ہی بلدہ فرمایا کونسا دن ہی یہ عرض کیا
ہمنے اللہ اور رسولؐ اُسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اُسکا سوائے غیر نام اُسکے کے فرمایا کیا نہین ہی
دن نحر کا عرض کیا ہمنے کہ ہان مقرر ہی فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونے اسدن تمھارے
کے بیچ اس بستی تمھاری کے بیچ اس مہینے تمھارے کے اور البتہ ملوگے پروردگار اپنے سے پس پوچھیگا تمسے عملون تمھارے سے خبردار ہو پس نہ
نہ پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ ہو کر کہ مارے بعض تمھارا گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہونچا دیا مین نے یعنی احکام الٰہی کو عرض کیا ہمنے
کہ ہان پہونچا دیا کہا حضرت نے یا الٰہی تو گواہ رہ یعنے اُنکے اقرار پر تا روز قیامت کے منکر نہون پس چاہیے کہ پہونچائے حاضر غائب کو پس بعضے پہونچائے
گئے زیادہ یاد رکھتے ہین سُننے والے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خطبہ فرمایا الخ مستحب ہی نزدیک شافعیہ کے خطبہ بیچ اوّل ایام نحر کے
اور ہمارے نزدیک ہی دوسرے دن نحر کے چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسرے دن کی آئی ہی وہ مؤید ہین ہمارے مذہب کی پس یہ خطبہ مذکورہ

نصیحت کا ہوگا اور خطبہ معروف دوسرے دن نحر کے واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینے کا برس ہوگیا جیسا کہ ابتداے پیدایش میں تھا
جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض آخر آیت تک یعنی کلام کے یہ ہیں
کہ عرب نے ایام جاہلیت میں تغیر کر دیا تھا اُسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کر دیا تھا اور ایک برس تیرہ مہینے کا یعنی تاخیر کرتے تھے حج کو ہر دو برس
میں ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے کہ ایک بعد ایک کے ہوتا یعنی تبدیل ہوتے مہینے اسکے اور حلال ٹھہراتے مہینوں حرام کو اور حرام ٹھہراتے غیر انکے کو یعنی پہلے مہینوں
حرام میں لڑتے تھے اور بہت تعظیم کرتے تھے انکی اور اس حساب سے حرام مہینوں کو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع میں مثلاً محرم ہوتا اُسکو وہ اپنے
حساب سے محرم نہ جانتے اور لڑتے اور ان مہینوں کو کہ غیر حرام تھے حرام ٹھہراتے اپنے حساب سے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انما النسئ زیادۃ فی الکفر
آلایہ پس باطل کیا اللہ تعالے نے اُسکو اور مقرر کیا اُسکو اصل ہیات پر پس جس برس میں کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نے اس برس میں ذیحجہ
اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار کہیئتہ یعنی حکم کیا اللہ تعالی نے یہ کہ ہو ذیحجہ اسوقت میں پس یاد رکھو اسکو
اور کیا کرو حج اسوقت میں اور نہ تبدیل کیا کرو ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے اور کہا بیضاوی نے کہ تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور
انکو اسمیں لڑنا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتے اور ٹھہراتے جگہ اسکی اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینوں کی اور اعتبار کیا تھا
شمار عدد و انتہی پس گویا کہ تھے عرب مخالفت تاخیر میں واللہ اعلم اور بعضے اثنا عشر شہرا جملہ مستانفہ ہے یعنے علیحدہ ہے میں واسطے جملہ پہلے کے
اور چار مہینے با حرمت ہیں فرمایا اللہ تعالے نے فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی انمیں منسوخ ہے اور تاویل کیا ہے انہوں نے ظلم
کو ساتھ ارتکاب معاصی کے انمیں یعنے گناہ نہ کرو انمیں کہ بہت بڑا ہے مانند گناہ کرنے کے حرم میں اور حالت احرام میں اور موید ہے قول جمہور کا یہ کہ
حضرت نے گھیر طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سے حنین میں بیچ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضوں نے کہا حرمت انکی اب بھی باقی ہے اور مضر
نام قبیلہ کا ہے عرب میں وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اسلیے
پوچھا کہ لوگوں کے نفسوں میں حرمت مہینہ کی اور شہر کی اور دن کی خوب قرار پکڑے تاکہ بنا کریں اسپر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پھر لوگوں نے
جو کہا جواب میں کہ اللہ و رسول اُسکا خوب جانتا ہے از راہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کریں کہ غرض اس سوال سے کیا ہے اور ایک روایت میں
کفارا آیا ہے یعنے ضلالا کے یعنے مشابہ کافروں کے ہوجاؤ افعال میں کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگو (وعن وبرۃ قال سألت ابن
عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارمہ فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا نتحین فاذا زالت الشمس رمینا رواہ البخاری)
اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر رضہ سے کہ کس وقت پھینکوں میں کنکریاں مناروں پر یعنی گیارھویں بارھویں ذیحجہ کو فرمایا جسوقت
پھینکے امام تیرا پس پھینک یعنی پیروی کر رمی میں اُسکی کہ وہ نسبت تیرے زیادہ جانتا ہے وقت رمی کو پس پھر عرض کیا میں نے اپر مسئلہ یعنی
چاہی میں نے تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تھے ہم انتظار کرتے یعنے وقت رمی کا پس جسوقت ڈھلتی دوپہر رمی کرتے ہم یعنی پھینکتے کنکریاں
نقل کی یہ بخاری نے (وعن سالم عن ابن عمر انہ کان یرمی جمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم
مستقبل القبلۃ طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ ثم یاخذ بذات الشمال فیسہل ویقوم مستقبل
القبلۃ ثم یدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا ثم یرمی جمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ ولا یقف عندہا
ثم ینصرف فیقول ہکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ البخاری) اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی ابن عمر رضہ سے یہ
وہ تھے پھینکتے نزدیک کے منارے پر سات کنکر ان اللہ اکبر کہتے تھے پیچھے ہر کنکری کے پھر آگے بڑھتے یہانتک کہ آتے زمین نرم پر پھر کھڑے

ہوتے سامنے قبلہ کے دیر تک یعنی بقدر پڑھنے سورۂ بقرہ کے اور دعا مانگتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے پھر پھینکتے بیچ کے ریچھ پر سات کنکریاں
اللہ اکبر کہتے جب پھینکتے کنکری پھر چلتے بائیں طرف یہانتک کہ آتے زمین نرم میں اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اٹھاتے
دونوں ہاتھ اپنے اور کھڑے رہتے دیر تک پھر پھینکتے منارے عقبہ پر نالے کے اندر سے سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے نزدیک ہر کنکری کے
اور نہ ٹھہرتے نزدیک اسکے پھر پھرتے اور کہتے اسطرح سے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف
ترتیب مذکور سے رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ اسکو ترک نہ کرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک
پھر موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالکؒ کے مذہب میں واجب اور نالے کے اندر سے ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کنکریاں پھینکیں جمرۃ العقبہ
پر اوپر کے جانب سے تو کافی ہے لیکن یہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو مناروں کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسرے کے پاس نہیں
حکمت اسکی کچھ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچھ کچھ لکھا ہے ع (وعن ابن عمر قال استاذن العباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا پروانگی مانگی عباسؓ بیٹے عبد المطلب کے
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کی مکے میں راتوں منی کے میں بسبب خدمت سبیل زمزم کے پس [illegible] دیا حضرتؐ نے انکو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اس زمانے میں کتنے ایک حوض بھرے رہتے تھے آب زمزم سے
کہ کنوئیں پر اگر بسبب ازدحام کے کوئی نہ پی سکے تو ان حوضوں میں سے پیوے اور اسکے دارو غہ عباسؓ بن عبد المطلب چچا حضرتؐ کے تھے
اور نائب انکے کئی تھے وہ پلایا کرتے تھے پس جن راتوں میں کہ منی میں رہتے ہیں انہیں پروانگی چاہی حضرت عباسؓ نے کہ حکم ہووے تو میں
مکے میں رہوں واسطے خدمت پانی پلانے کے حضرتؐ نے پروانگی دی اور رات کو منی میں رہنا راتوں معلومہ میں واجب ہے جمہور علما کے نزدیک
اور سنت ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور ایک روایت شافعیؒ اور احمدؒ سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کے رہنے میں اکثر رات ہے یعنی آدھی رات سے
زیادہ اور ایسا ہی حکم اس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہاں مستحب ہے مانند لیلۃ القدر وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہیں
وہاں رات کے رہنے کو دلیل انکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرتؐ اجازت دیتے رات کے رہنے کی مکہ میں اور کہا بعض علماء
ہمارے نے کہ جائز ہے اسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے میں مانند عباسؓ کے اور اسکو کہ اور عذر رکھتا ہو یہ کہ ترک کرے رات کو رہنا منی میں منی کے
شبوں میں انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہیں جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ عذر کے دور ہوتی ہے اس سے اسائت یعنی
برائی ع (وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی السقایۃ فاستسقی فقال العباس یا فضل اذھب الی امک فات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراب من عندھا فقال اسقنی فقال یا رسول اللہ انھم یجعلون ایدیھم فیہ قال اسقنی فشرب منہ ثم اتی زمزم
وھم یسقون ویعملون فیھا فقال اعملوا فانکم علی عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ھذہ واشار الی عاتقہ رواہ بلدہ
البخاری) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل مکے کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباسؓ نے اپنے
بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لے آ پینے پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی اپنی ماں کے پاس سے یعنی پانی خاص کہ مستعمل ہو پس
فرمایا حضرتؐ نے پلا مجکو پینے میں سے پس کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے اسمیں فرمایا پلا مجکو اسی میں سے پس
پیا حضرتؐ نے اس پانی میں سے پھر آئے کنوئیں زمزم کے پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگوں کو اور محنت کرتے تھے پلانے
میں پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنی غالب آویں گے تم پر لوگ

پانی کھینچنے میں بسبب اتباع سنت میری کے اور نہیں کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اترتا میں یعنی اونٹنی پر سے کہ
حضرت سوار تھے اسپر تاکہ لوگ دیکھیں اور احکام سیکھیں یہانتک کہ رکھتا میں بھی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے
ف لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے اسمیں یعنی گمان یہ ہے کہ اکثر لوگوں کے ہاتھ ستھرے نہیں ہوتے اور وہ اسمیں ہاتھ ڈالتے ہیں اسلیے آپکے واسطے الگ
رکھے ہوئے پانی میں سے منگایا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے اسی میں سے پلاؤ پس پیا اسمیں سے اور موافق اسکے ہے وہ روایت کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پینا بقیہ پانی وضو لوگوں کے سے از راہ تبرک کے اور منقول ہے انسؓ سے بطریق مرفوع کے کہ تواضع سے ہے یہ کہ
پیوے آدمی جھوٹے بھائی اپنے کے سے اور حدیث سور المومن شفاء غیر معروف ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پر سے اترے
نہیں پانی کھینچنے اور پینے کے لئے اور ایک اور روایت میں عطاء سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکے تو کھینچا
ڈول یعنی زمزم سے نہ کھینچا ساتھ انکے کسی نے پس پیا پھر ڈالا پانی ڈول کا کوئیں میں پس وجہ تطبیق کی انمیں یہ ہے کہ اول آنحضرت پھر کود یکھکر
نہ اترے ہونگے پھر دوبارہ تشریف لائے تو چھوڑ دیکھکر پانی کھینچا اور پیا ہو ۲۴ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ وَ
الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی پھر سو رہے تھوڑا سا سونا محصب میں پھر سوار ہوئے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اسکا
یعنی طواف الوداع نقل کی یہ بخاری نے ف محصب اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جہاں سنگریزے بہت ہوں اور اب نام ایک جگہ معین کا ہے
متصل منیٰ کے اور اسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں اسی لیے اسمیں کہا راوی نے کہ حضرت نے نماز پڑھی محصب میں اور دوسری
حدیث میں کہا کہ نماز پڑھی ابطح میں اور اترنا محصب میں بعد نکلنے کے منیٰ سے تھا تیرھویں ذیحجہ کو ۲۶۷ (وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ
سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّہْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قَالَ فَاَیْنَ
صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبد العزیز بن رفیع سے کہا پوچھا میں نے
انسؓ بن مالک سے کہا میں نے خبر دے مجکو ساتھ اس چیز کے کہ جانی تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں پڑھی نماز ظہر کی آٹھویں تاریخ ذیحجہ کے
کہا انسؓ نے کہ منیٰ میں کہا عبد العزیز نے یعنی کہا میں نے انسؓ سے کہ پس کہاں پڑھی نماز عصر کی دن نفر کے یعنی چلنے کے کہ تیرھویں تاریخ ذیحجہ کی ہے
کہا انسؓ نے کہ پڑھی نماز ابطح میں پھر کہا انسؓ نے کر تو جیسا کہ کرتے ہیں سردار تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت نے تو اسی طرح کیا ہے
اور تو اسطرح کر کہ جسطرح کرتے ہیں امرا تیرے مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا ہو اور یہ کچھ امر ضروری بھی نہیں اور پہلی حدیث سے
معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نے محصب میں پڑھی اور اسمیں سکوت ہے ظہر کی نماز سے یعنی اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی
یا محصب میں کہ اسی کو ابطح بھی کہتے ہیں پس تعارض نہیں دونوں میں مولانا ۲۶۸ (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا
نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اترنا ابطح میں نہیں ہے سنت
نہیں اترے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطے کہ اترنا اسمیں تھا بہت آسان واسطے نکلنے حضرت کے جب نکلے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف یعنی ابطح میں حضرت اسلیے اترے تھے کہ تا چھوڑ جاویں وہاں اسباب اپنا اور مکے میں جاکر طواف الوداع کریں پھر جب
وہاں سے نکلکر مدینہ کو آنے لگیں تو آسان ہو نکلنا کہ یکبار ہوں اور جاننا چاہیے کہ اختلاف ہے اسمیں کہ تحصیب یعنی اترنا محصب میں سنت ہے
یا نہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ سنن حج سے ہے اور تتمہ افعال حج سے ہے یہ قول ابن عمرؓ کا ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں

فرمایا کہ ہم اُترنے والے ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نے آپسمین عہد کیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ ساتھ بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگے یہانتک کہ محمدؐ کو ہمارے سپرد نہین کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیون کو اُس مکان مین کہ ظاہر کی تھین کافرون نے نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالیٰ کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطابؓ سے لایا ہی کہ اُنھون نے فرمایا کہ جملہ سنت سے ہی اُترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کے اور حکم کرتے تھے لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ اُترنا آنحضرتؐ کا محصب مین بقصد اسکے تھا کہ دکھا دین مشرکون کو قدرت باری تعالیٰ پس سنت ہی وہان اُترنا انتہی اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہی بلکہ ایک امر اتفاقی تھا کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دارو غہ اسباب کا تھا وہان اُتر پڑا اور خیمہ آنحضرتؐ کا وہان کھڑا کیا بحسب اتفاق وراے اپنی کے نہ بحسب امر حضرت کے اور یہ قول ابن عباسؓ اور عائشہؓ کا ہی جیسا کہ اس حدیث مین کہا جاننا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اُترے اگرچہ بطریق اتفاق کے تھا اُترنا تو اچھا ہی وہان اُترنا اور صحابہؓ اور خلفاے راشدینؓ بھی اسپر عمل کرتے تھے اور اگر نہ اُترے تو کچھ لازم نہین آتا ہی (وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا احرام باندھا مین نے تنعیم سے ساتھ عمرے کے پس داخل ہوئی مین یعنے مکہ مین اور ادا کیا مین نے عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہگیا تھا بسبب حیض کے اُسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوئی مین پھر حکم فرمایا لوگون کو ساتھ کوچ کرنے کے پھر نکلے حضرتؐ یعنے ابطح سے اور گذرے خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اُسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنی طواف وداع پھر نکلے طرف مدینہ کے کہا مولف نے کہ یہ حدیث نہین پائی مین نے ساتھ روایت بخاری اور مسلم کے یعنی ایک کے ان دونون مین سے بلکہ ساتھ روایت ابوداؤد کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے بیچ آخر اُسکے کے ف پھر نکلے طرف مدینہ کے احتمال ہی کہ پہلے نماز فجر کے نکلے ہون یا بعد نماز کے اور ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے یعنے ابوداؤد کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تھوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کی ابوداؤد کی واللہ اعلم ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے آدمی پھرتے تھے ہر طرف مین یعنے بعد حج کرنے کے لوگ اپنے اپنے ملک کی طرف چلے جاتے تھے خواہ طواف کرتے خواہ نکرتے یعنے مقید اسکے نہ تھے کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمھارا یعنے آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اُسکا ساتھ خانہ کعبہ کے یعنی طواف کرے مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سے یعنے اور اسیطرح نفاس والی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہین اور طواف الصدر بھی یہ طواف واجب ہی اور مضائقہ نہین ہی اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر چاہے لیکن افضل یہ ہی کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ منقول ہی امام ابوحنیفہؒ سے کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پھر اقامت کرے عشا تک تو محبوب تر ہی میرے نزدیک یہ کہ اور طواف کرے اور نہین ہی یہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسی طرح اسپر بھی نہین ہی کہ جو مکہ مین آرہا اور پھر منظور رہو اسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنے والے حج پر ہی اور نہ عمرہ کرنے والے پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اسکے سعی ہی

ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِي اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَىٰ حَلْقَىٰ اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کے مین پس کہا نہیں گمان کرتی مین اپنے کو مگر کہ روکونگی تمکو یعنے کوچ کرنے سے مدینہ کو اسلیے کہ مین حائضہ ہوتی اور طواف وداع کیا ہی نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہی دن نحر کے یعنے طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رات روز نفر سے مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرت محصب مین رہے تھے یعنی تیرھوین کی رات اور وہ رات باب الحج مین منسوب ہوتی ہی ساتھ روز سابق کے نہ آیندہ کے پس رات روز نفر کی یعنے تیرھوین کی وہ ہی کہ بعد تیرھوین دن کے آتی ہی اور حضرت صفیہ نے یہ گمان کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف زیارۃ کے ہی کہ ترک اسکا نہیں جائز بسبب عذر کے اور حضرت نے جانا کہ انھون نے طواف الزیارۃ نہین کیا ہی آپ ٹھہرنا پڑیگا اسلیے یہ فرمایا کہ ہلاک کرکر الخ اور یہ اصل مین بددعا ہی لیکن یہان ارادہ دعاے بد کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسے کلمات از راہ پیار کے بولتے ہین اور پس چل یعنی مدینہ کو بغیر طواف وداع کے اسلیے کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کے اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہو والا ٹھہرنا پڑتا ۱۲+ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ اَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهِ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ) روایت ہی عمرو بن احوصؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کے کہ کونسا دن ہی یہ عرض کیا صحابہؓ نے کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری درمیان تمھارے حرام کی گئی ہین مانند حرمت اس دن تمھارے کے بیچ اس شہر تمھارے کے خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی وبال اسکا اسی پر پڑتا ہی کہ وہ ماخوذ ہوتا ہی اسکے کرنے سے اور نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار رہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوے بیچ اس شہر تمھارے کے یعنی مکہ کے ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمانبرداری بیچ ان چیزون کے کہ حقیر جانوگے اپنے عملون سے پس خوش ہوگا ساتھ اسکے یعنے گناہون کے کہ حقیر جانوگے انکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کیا ترمذی نے اسکو ف دن ہی حج اکبر کا حج اکبر نام ہی مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہی اسلیے کہ اس دن حج تمام ہوتا ہی اور بڑے افعال حج کے اسمین ہوتے ہین اور صریح ابھی کہا گیا ہی کہ حضرت کھڑے ہوئے دن نحر کے نزدیک جمرات کے حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائے کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہین اور اوپر کی حدیث مین جواب صحابہ کا تھا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین جواب مذکور ہوا کہ یہ دن حج اکبر کا ہی شاید کہ بعضون نے وہ جواب دیا ہو اور بعضون نے یہ اور تحقیق خون تمھارے الخ یعنی جیسا اس دن اور اس شہر مین آپسمین خون کرنے کو اور مال لینے کو اور بے آبروئی کرنے کو حرام و برا سمجھتے ہو اسی طرح سے ہر جگہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر الخ ظاہر تر یہ ہی کہ یہ نفی ہی یعنے نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنی کوئی کسی کے ظلم کرنے سے ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہی یہ قول اللہ تعالے کے ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور خاص یہ دونون ذکر کیے گیے اسلیے کہ قریب تر اقربا کے ہین پس جب یہ نہین ماخوذ ہوتے ساتھ فعل کے تو غیر انکے بطریق اولی

نہین ماخوذ ہونگے پس گویا یہ تاکید ہی پہلے جملہ کی اور عبادت کیا جاوے یعنی فرمانبرداری کیا جاوے بیچ عبادت غیر خدا تعالےٰ کے یعنی کوئی شیطان کے بہکانے سے عبادت غیر اللہ کے نہین کریگا مکے مین اور مراد یہ ہی کہ ظاہر بتٔن نہین کرنے کا اسلیے کہ کبھی جاتے ہین کفار مکے مین بعضے وعملون اپنے سے یعنے قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکے کے اور حقیر جاننا صغائر کا مراد یہ ہی کہ گناہ کرتے ہو اور اُنکو حقیر جانتے ہو اُن عملون مین فرمانبرداری شیطان کی ہی کہ راضی ہوتا ہی شیطان اُنسے اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کے ہوتے ہین +۶+ح قولہ لایجنی جان علی نفسہ کو شارحین نے بدون لفظ الا کے نقل کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہ نفی ہی یعنے نہی کے یعنے نہ ظلم کرے کوئی ظلم کرنے والا اپنے نفس پہ مراد یہ ہی کہ کوئی کسی پہ ظلم نہ کرے اسلیے کہ جو کوئی کسی پہ ظلم کرتا ہی حقیقت مین اپنے نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کرتا ہی اُسکو پس یہ لکھکر لکھا ہی کہ ایک روایت مین یہ جملہ ساتھ لفظ الا کے آیا ہی یعنے لایجنی جان الا علی نفسہ لیکن اِس عاجز نے جو ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب زاد اللہ شرفا کے نسخہ مین بھی لفظ الا کا ہی اسی لیے ترجمہ موافق اسکے کیا گیا + مؤلف (وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَۃٍ شَہْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْہُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی رافع بیٹے عمرو مزنی کے سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگون کو منیٰ مین اسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنے اول دن نحر کے اوپر خچر کے کہ سرے اُسکے بالون کے سرخ تھے اور اندر سے سفید اور حضرت علی رض بیان کرتے تھے حضرت کی طرف سے یعنی جو لوگ کہ دور رہتے تھے اُنکو حضرت علی سمجھاتے تھے جو کچھ کہ حضرت فرماتے تھے اور لوگ بعضے کھڑے تھے اور بعضے بیٹھے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَۃِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی عائشہ رض اور ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے + ف تاخیر کی یعنے جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو سبب کسی کے یا عورتون کے لیے اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن نحر کے پھر نماز پڑھی مکے مین یا منیٰ مین کہا طیبی نے اول وقت اُسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدھی رات کے بعد ہی اور اوروں کے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے ہی اور آخر وقت اُسکا جب طواف کرے جائز ہی انتہی لیکن واجب ہی ابو حنیفہ رح کے نزدیک یہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اُنسے لازم آویگا اُسپر دم یعنے جانور ذبح کرنا ۱ھ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے + ف رمل کہتے ہین اُسکو کہ جلدی چلے چھاتی نکالکر مونڈھے ہلاتے ہوئے پس یہ حضرت نے طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کر چکے تھے +ع مسئلہ طواف الزیارت کرے بغیر رمل اور سعی کے اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلے اس طواف کے اور اگر یہ دونون چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کرے + درمختار (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ رَوَاہُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِيْفٌ وَفِيْ رِوَايَۃِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَۃَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ) اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمھارا جمرۃ العقبہ کو یعنے اور سر منڈاوے اور بال کترواوے پس حلال ہوئی اُسکے لیے ہر چیز سواے عورتون کے یعنی عورتون سے صحبت کرنی ابھی نہین حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوگی نقل کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنۃ مین اور کہا کہ اسناد اُسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کے ابن عباس رض سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان جمرہ کو

[illegible]

یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اُسکے ہر چیز سوائے عورتوں کے (وَعَنْهَا قَالَتْ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر روز میں اُسوقت کہ نماز ظہر کی پڑھی پھر پھر کر آئے طرف منیٰ کے پھر ٹھہرے منیٰ میں راتوں میں دن تشریق کے یعنی گیارھویں بارھویں تیرھویں ذیحجہ کے مارتے تھے کنکریاں جمرہ کو جسوقت ڈھلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منارے کو سات سات کنکریاں تکبیر کہتے ساتھ ہر کنکری کے اور ٹھہرتے نزدیک پہلے منارے کے اور دوسرے کے یعنی وسطی کے اور دراز کرتے ٹھہرنا یعنی اذکار کے لیے اور زاری کرتے یعنی ساتھ طرح طرح کی دعاؤں اور عرض حاجات کے اور مارتے تیسرے منارے کو اور نہ ٹھہرتے پاس اُسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے ظہر کی نماز دن نحر کے مکے ہی میں پڑھی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹھہرتے تھے پاس اُسکے یعنے دعا کے لیے نہ یہ کہ دعا نکرتے تھے پاس اُسکے یا بعد اُسکے یعنی ٹھہر کر دعا نہ کرتے تھے چلتے میں کرتے تھے ۞ (وَعَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ أَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِيْ أَحَدِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے چرانے والوں اونٹوں کے بیچ ترک کرنے شب باشی کے منیٰ میں اور یہ کہ کنکریاں ماریں یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کے یعنے پہلے دن نحر کے پھر جمع کریں مارنا دو دن کا پیچھے دن نحر کے پس ماریں دونوں دن کا مارنا بیچ ایک کے ان دونوں میں سے نقل کی یہ مالک نے اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانے والوں کو یہ کہ رات کو نہ رہیں منیٰ میں تشریق کی راتوں میں اسلیے کہ مشغول ہوتے ہیں چرانے میں اور اجازت دی یہ کہ کنکریاں ماریں دن عید کے جمرۃ العقبہ پر فقط پھر نہ ماریں عید کے دوسرے دن بلکہ ماریں تیسرے دن دونوں دن کا مارنا قضا اور ادا اور نہیں جائز ہے ائمہ کے نزدیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کے بدلے بھی اگر دوسرے دن میں ماریں نہیں درست اور تاخیر درست ہے کہ دوسرے دن کے بدلے بھی تیسرے دن ماریں ۞

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

باب ہے بیچ بیان اُن چیزوں کے کہ بچے اُنسے محرم ف یعنی اس باب میں بیان ہے اُن چیزوں کا کہ حرام ہے کرنا اُنکا محرم کو خواہ واجب ہو اُنسے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہے اُنکا کہ مباح ہے محرم کو کرنا اُنکا اور صدقہ اسمین یہ ہے کہ آدھی صاع یعنے دو سیر گیہون دے یا ایک صاع جو یا کچھ تھوڑی سی چیز غیر معین ۞

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا پہنے محرم قسم کپڑوں کی سے یعنی اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ باندھو پگڑیاں اور نہ پہنو پائجامے اور نہ اوڑھو بارانیاں اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشیں پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونوں ٹخنوں کے نیچے سے اور نہ پہنو کپڑوں میں سے اس چیز کو کہ لگی ہو اُسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اُسکو ورس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت میں اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے ف مراد ساتھ پہننے کرتوں

اور پائجاموں کے پہننا انکا ہی اسطرح پر کہ معمول ہی پہننے کا جیسے کرتے کو گلے مین پہنتے ہین اور پائجامہ کو پاؤن مین پس اسطرح پہننا منع ہی اور اگر
انکو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہیں منع اسلیے کہ اس صورت مین یہ نہیں کہینگے کہ کرتا پہنا اور پائجامہ پہنا اور نہ بارانی مراد اس سے یہ ہی کہ ایسی
چیز نہ اوڑھے کہ سر کو ڈھانپلے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف مین اسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہوں مانند رکھ
لینے کونڈے کے اور اٹھا لینے گٹھری کے سر پر تو مضائقہ نہیں اور مراد ٹخنہ سے اس جگہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہی کہ پشت پا کے بیچ مین ہوتی ہی
اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہی کہ جسکا وضو مین دھونا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی علمانے کہ جسکے پاس جوتی نہو اور وہ موزہ پہن لے
تو آیا واجب آتا ہی اسپر فدیہ یا نہیں پس کہا مالکؒ اور شافعیؒ نے کہ نہیں ہی اسپر کچھ اور کہا ابوحنیفہؒ اور علماء انکے نے کہ اسپر فدیہ ہی جیسے کہ
جب احتیاج ہو سر منڈانے کی تو سر منڈاوے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم گھانس کی ہی زرد رنگ مشابہ زعفران کے اور زعفران اور
ورس کے رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہی ان مین اور نہ نقاب ڈالے یعنے منہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکے اور منہ پر کوئی چیز اسطرح
ڈھانکے کہ الگ رہے منہ سے تو جائز ہی مرد کو بھی منہ ڈھانکنا حرام ہی مانند عورت کے ہمارے نزدیک اور یہی کہا مالکؒ نے اور احمدؒ نے ایک روایت مین اور خلاف
ہی اسمین امام شافعی رح کا اور ہودج اگر سر کو لگے تو اسمین بیٹھنا منع ہی اور نہیں تو نہیں اور اسی طرح پردہ کعبہ کا اور سر کو لگے تو منع ہی انکے بیچ
کھڑا ہونا والا نہیں ۱۲ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ
وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے اور
وہ فرماتے تھے کہ جسوقت نپاوے محرم پاپوشین تو پہنے موزے اور جسوقت کہ نہ پاوے تہبند پہنے پائجامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہنے موزے
لیکن ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورت مین تہبند نہو اور ازار پہن لے تو نہیں ہی اسپر فدیہ امام شافعی کے
نزدیک اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ ہی کہ پائجامہ کو توڑ کر تہبند کر لے اور اگر بغیر پھاڑے پہنے گا تو دم آویگا اسپر یعنے جانور ذبح کرے ۱۲ (وَعَنْ
يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ
بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ مین کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اسپر تھا کرتہ اور وہ شخص لتھڑا ہوا تھا خلوق مین
کہ ایک قسم کی خوشبو ہی زعفران وغیرہ سے بنتی ہی پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے احرام باندھا تھا عمرے کا اس حال مین کہ یہ کرتہ میرے بدن
پر تھا پس فرمایا کہ خوشبو کہ تجھ پر ہی پس دھو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اتار ڈال اسکو پھر کر عمرے اپنے مین یعنی احرام عمرے کے بیچ
جیسا کرتا ہی تو بیچ احرام حج اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جعرانہ نام ہی ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہی مکے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
احرام عمرے کا وہان سے باندھا تھا اور دھو ڈال دھونے کو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہی مردون کو اور تین بار دھونے کو اسلیے فرمایا
کہ خوشبو بخوبی چھوٹ جاوے والا واجب چھٹا ڈالنا اصل خلوق کا تھا جسطرح کہ ہو اور پھر کر تو الخ یعنے پرہیز کر احرام عمرے کے بیچ ان چیزون
کا پرہیز کرتا ہی احرام حج مین اور محرم اگر سر پہ بغیر خوشبو کا لگاوے پس اگر زینت کے لیے لگا دیگا تو مکروہ ہی اور نہیں تو نہیں پھر جاننا چاہیے کہ
کہ جو چیزین احرام مین حرام ہین اگر قصداً مرتکب انکا ہوگا تو واجب ہوگا اسمین فدیہ سب علماء کے نزدیک اور اگر بھول کر مرتکب ہوگا تو نہین
لازم آنے کا اسپر فدیہ نزدیک شافعیؒ اور ثوریؒ اور احمد اور اسحٰقؒ کے اور واجب ہوگا نزدیک ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کے ۱۲ (وَعَنْ عُثْمَانَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہیں لائق کہ نکاح کردے محرم کسی کا یعنے بولایت یا بوکالت اور نہیں لائق کہ منگنی کرے محرم نقل
کی یہ مسلم نے ف امام شافعی رح اور جمہور علما کے نزدیک پہلی دونون نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست اُنکے نزدیک اپنا نکاح
کرنا اور نہ اور کا نکاح کردینا اور امام اعظم رح کے نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل اُنکی یہ ہی کہ آنحضرت نے حالت احرام مین حضرت
میمونہ سے نکاح کیا +ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن
عباس رض سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی بخاری
اور مسلم نے (وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ
الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْأَكْثَرُوْنَ عَلٰى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ
مَكَّةَ) اور روایت ہی یزید بیٹے اصم بھانجے میمونہ کے سے کہ نقل کی میمونہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین
کہ وہ احرام مین نہ تھے نقل کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اُنکو اللہ کہ اکثر یعنے تینون امام اور تابعین اُنکے اسپر ہین کہ حضرت نے
نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اُنکے کا اُسوقت کہ وہ احرام مین تھے پھر ہم بستر ہوئے ساتھ اُنکے یعنی صحبت کی
بغیر حالت احرام مین سرف مین مکے کی راہ مین ف نکاح میمونہ کا اور صحبت ہوئی اُنسے سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہہ کا ہی مکے
کی راہ مین دس کوس مکے سے اور عجائب اتفاقات سے یہ ہی کہ وفات میمونہ کی بھی سرف ہی مین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباس رض
کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس رض کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی
اسپر دلالت کرتی ہی کہ نکاح اُنکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہمارے علما نے ترجیح دی ہی ابن عباس رض کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیے کہ
عباس رض ابن یزید سے افضل و اکمل ہین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباس رض کی بخاری اور مسلم مین ہی رہا یہ کہ حدیث عثمان رض کی ہین کہ نہی
وارد ہوئی ہی اپنے نکاح کرنے اور غیر کے نکاح کرنے سے وہ تاویل کی گئی ہی کہ مراد یہ ہی کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال
اُسکے کے نہین اسلیے کہ مشغول ہی عبادت مین نہ یہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اس حدیث کے فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہ جو حمل کیا ہی شافعیہ رح
نے حدیث ابن عباس رض کی کو اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین باین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حال مین کہ وہ محرم تھے پس یہ تکلف ہی
+ح اور ملا علی قاری رح نے اسمقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی بخوف درازگی کے اور نہ سمجھ مین آنے عوام کے اسپر اکتفا کیا (وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ایوب رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے دھوتے سر اپنا حالت
احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جائز ہی بلاخلاف محرم کے لیے دھونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر سر خطمی سے دھووے تو
اسپر دم آتا ہی یعنے جانور ذبح کرنا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک رح کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہی اور اگر سر دھووے صابون یا بیری کے پتون
اور مانند اُنکی کے سے تو نہین ہی اُسپر کچھ سب کے نزدیک +ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا بھری ہوئی سینگی کھچوائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
جائز ہی جمہور علما کے نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے +ح (وَعَنْ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ
وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عثمان رض سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ جب دکھین
آنکھین اُسکی یا ضعف بصارت ہو اور وہ ہو محرم لیپ کرے اُنکو ساتھ ایلوے کے نقل کی یہ مسلم نے ف تاج المصادر مین تضمید کے معنی لیپ ہی ۱۰

کرنے کے لکھے ہیں اور علمانے آنکھوں کے اندر لگانے کے لکھے ہیں بطور سرمہ کے اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل میں کہتے ہیں پٹی باندھنے کو زخم پر اور
زخم پر دوا لگانے کو بھی کہتے ہیں اگرچہ باندھا نہ جاوے پھر جاننا چاہیے کہ اگر سرمہ لگاوے محرم اس طرح کا کہ اس میں کچھ خوشبو ہو تو اسپر صدقہ لازم ہوگا
اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اسمین خوشبو نہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور نہیں لازم ہوگا اسپر کچھ اور اگر پٹی باندھے
کسی عضو پر سوائے سر اور منھ کے تو نہیں لازم آنے کا اسپر کچھ لیکن مکروہ ہے اور اگر ڈھانکیگا چوتھائی سر یا منھ اپنا تو اسپر دم لازم ہوگا اور کم
چوتھائی سے ڈھانکیگا تو صدقہ آویگا +ع (وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ام حصین کی سے کہ کہا دیکھا میں نے اسامہ
اور بلال کو اس حال میں کہ ایک انمیں سے یعنے بلال پکڑے ہوئے تھا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اٹھائے تھے
ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہانتک کہ ماریں کنکریاں جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہ مسلم نے ف سایہ کرتا تھا یعنی ساتھ کپڑے
کے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اٹھائے ہوئے تھا مانند تاج کے ایک چیز سر مبارک پر اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہے اور مالک اور احمد
مکروہ رکھتے ہیں اسکو ع ج (وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ
يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَ
الْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے
اسپر اور وہ تھا حدیبیہ میں پہلے داخل ہونے مکے کے اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئیں جھڑتی تھیں منھ پر
پس فرمایا حضرت نے کیا ایذا دیتی ہیں تجکو جوئیں تیری کہا ہاں فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا قدر فرق کے درمیان چھ مسکینوں کے
اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعب صحابی ہیں
انصاری اصحاب شجرہ سے انکے پاس ایک بت تھا کہ پوجا کرتے تھے اسکو اور عبادہ بن صامت یار انکے تھے ایک روز عبادہ کعب کے پاس آئے
دیکھا کہ کعب بت کو پوجکر گھر سے نکلے عبادہ گھر میں گئے اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گھر میں آئے تو دیکھا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہے غصہ میں آئے
اور چاہا کہ عبادہ کو برا کہیں پھر سوچے اور دل میں کہا کہ اگر اس بت میں کچھ قدرت ہوتی تو اپنے تئیں بچاتا یہ سوچکر مسلمان ہوئے اللہ تعالے
جسے ہدایت کرتا ہے تو یوں کرتا ہے اور پہلے داخل ہونے مکے کے یعنی اور وہ متوقع تھے کہ مکے میں جاوینگے جبتک ممانعت نہوئی تھی داخل
ہونے سے مکے میں بعد ازاں مشرکین نے منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہیں اور صاع چار سیر کا ہوتا ہے پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہ
آدھا آدھا صاع یعنی دو دو سیر گیہوں ہر مسکین کو دے یا تین روزے رکھ یا جانور ذبح کر اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی ولا تحلقوا
رؤسکم حتے یبلغ الہدی محلہ الخ +ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي
اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا اَوْ خَزًّا
اَوْ حُلِيًّا اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصًا اَوْ خُفًّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع
فرماتے تھے عورتوں کو بیچ احرام انکے پہننے دستانوں کے سے اور ڈالنے نقاب کے سے یعنی اس طرح کی نقاب سے کہ منھ کو لگے اور پہننے اس کپڑے
کے سے کہ لگی ہو اسکو ورس اور زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکے جو چاہے انواع کپڑوں سے کسیطرح کا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پاجامہ

یا کرتہ ہو یا موزہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بعد اسکے یعنے بعد نکلنے کے احرام سے حضرت شیخ رح نے تو یہ معنی لکھے ہین اور ملا علی قاری رح نے یہ معنی لکھے ہین کہ بعد اُس چیز کے کہ ذکر کی گئی یعنے سواے چیزون مذکورہ کے جو چاہے اقسام کپڑون سے سو پہنے اور لکھا ہی کہ ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی درمیان زعفرانی کپڑے اور کسنبی کے اور ہمارے مذہب مین دونون منع معلوم ہوتے ہین خزانۃ الاکمل اور ولوالجی وغیرہا مین لکھا ہی کہ اگر پہنے محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا یا زعفران کا چھپا تا ایک دن یا زیادہ تو اُسپر دم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایک دن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہی پس لائق یہ ہی کہ حمل کیجاوے یہ حدیث اوپر کسنبی دھوئے ہوئے کے کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نے کہ زیور کو کپڑون مین کہا مجازًا (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ الرُّکْبَانُ یَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدٰنَا جِلْبَابَہَا مِنْ رَاْسِہَا عَلٰی وَجْہِہَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا کَشَفْنَاہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتون اور ہوتین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے یعنے اور بسبب احرام کے مُنھ کھلے ہوتے پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے آگے سے ڈالتی ایک ہماری چادر اپنے سر پر سے اوپر مُنھ اپنی کے یعنے اسطرح کہ مُنھ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہمسے کھول دیتین ہم مُنھ اپنا نقل کی یہ ابو داؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدَّہِنُ بِالزَّیْتِ وَہُوَ مُحْرِمٌ غَیْرَ الْمُقَتَّتِ یَعْنِیْ غَیْرَ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مقتت اُس تیل کو کہتے ہین کہ پھول خوشبو کے اُسمین ڈالکر پکایا جاوے تا خوشبودار ہوجاوے یا ملایا جاوے اُسمین تیل خوشبو کا پھر جاننا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگاوے خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کے تو اُسپر دم یعنے جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی اتفاقًا اور اگر تیل لگاوے زیتون کا یا تلون کا کہ اُسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوے تو اُسپر دم لازم آویگا نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہ ہی کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہوون دونون تیل خالص خوشبو سے بغیر پکائے ہوئے پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پھول گلاب وغیرہ کے ڈالکر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اُسکے کے اتفاقًا اور اسی طرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اُسمین بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوے اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون یا تلون کا تو اُسپر صدقہ آویگا اتفاقًا پھر یہ دم وغیرہ دونون تیلون کے استعمال سے جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کرے اُنکو بطور خوشبو لگانے کے اور اگر استعمال کرے اُنکو بطور دوا کے تو نہین آنے کا اُسپر کچھ بالاجماع بخلاف استعمال کرنے مشک اور اور خوشبویون کے کہ اُنکے استعمال سے ہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کے استعمال کرے خواہ بطور دوا کے ۔۔ درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا یَا نَافِعُ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْہِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِیْ عَلَیَّ ہٰذَا وَقَدْ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَہُ الْمُحْرِمُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی نافع سے یہ کہ ابن عمر رض نے پائی سردی پس کہا ڈال مجپر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی مین نے اُنپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجپر یہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اُسکو محرم نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ اگر سیے ہوئے کپڑے کو اسطرح استعمال کرے کہ معمول ہی اسکے استعمال کرنے کا تو منع ہی ورنہ نہین پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمر رض نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب اُنکا یہی ہوگا کہ مطلق سیے ہوئے کے استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اسلیے کہ منع کیا کہ سر ڈھانک دیا ہوگا مح مولانا (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکٍ ابْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ فِیْ وَسَطِ رَاْسِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے مالک کے سے ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیچون بیچ سر اپنے مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبداللہ کی اسلیے
لفظ مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہین اور ابن بحینہ مین الف لکھا جاتا ہی اور بحینہ مان ہین عبداللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر مین پچھنے لینے
سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پچھنے لے کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کے اہم مسئلہ چوتھائی
سر سے کم منڈاوے یا پچھنون وغیرہ کے سبب سے بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹین تو صدقہ دے یعنی ایک بھوکے کو کھلاوے یا دو سیر گیہون کے دے اور چوتھائی
سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اُس سے بال اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور اگر بسبب
عذر کے چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزون مین سے
ایک چیز کرے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنے
اگر پچھنون کی جگہ سے بال منڈاوے پچھنون کے لیے تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اور صدقہ صاحبین کے نزدیک اور پچھنون کی جگہ سے
مراد ہی دونون کنارے گردن کے اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوے تو دم آتا ہی اتفاقاً اور اگر ساری [illegible] کم منڈاوے تو صدقہ مذکور
آتا ہی اور آپ سے بال ٹوٹین تو کچھ نہین + مناسک ملا علی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَھْرِ الْقَدَمِ
مِنْ وَجْعٍ کَانَ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی انس رض سے کہا سینگی کھچوائی یعنی بھری ہوئی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
وہ تھے محرم پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تھا اُنکے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یہ پچھنے لینا متصور ہین بغیر ٹوٹنے بالون کے پس
نہین اشکال اسمین اور معہذا عذر بھی تھا + (وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِھَا
وَھُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَھُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ) اور روایت ہی ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے میمونہ رض سے اُس وقت کہ تھے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھ اُنکے یعنی تصرف مین لائے اور وہ تھے بغیر احرام کے اور تھا مین پیغام پہونچانے
والا درمیان حضرت کے اور میمونہ کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی ف اوپر کی حدیث ابن عباس رض کی
گذری اُس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام مین میمونہ سے نکاح کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جاننا چاہیے
کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین آئی ہی اور یہ دونون مین سے ایک مین بھی نہین ہی پس نہین پہونچتی ہی یہ اُسکے درجہ کو ع در شرح حدیث مزید کہ بالا
گذشت بَابُ الْمُحْرِمِ یَجْتَنِبُ الصَّیْدَ یہ باب ہی بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے ف محرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانی اور رکو اور اشارہ کرنا
طرف شکار کے حرام ہی سب علما کے نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچھ بھی کریگا لازم ہوگا اُسپر بدلہ یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلون کے
بحسب قیمت اُس جگہ کے کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اُس سے اگر موضع شکار مین نہو اُسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ
قیمت اُسکی کے ہدی اگر آسکے اُسمین پس ذبح کرے اُسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر
گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک
ایک روزہ پھر اگر بچ رہے کم طعام فقیر سے تو اُسقدر دے دے اُسکو یا ایک روزہ رکھے بدلے اُسکے اور قصداً شکار کرنے والا اور بھول کر کرنے والا برابر ہین
اور اگر زخمی کرے شکار کو یا کاٹے عضو اُسکا یا اُکھاڑے بال اُسکے بدلہ دے اُس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اُسکی سے اور اگر اُکھیڑے پر اُسکے یا کاٹے
ہاتھ پاؤن اُسکے پس ایسا ہو جاوے کہ بچا نہ سکے اپنے کو بلی وغیرہ سے پس اُسپر قیمت پوری ہی اور اگر دودھ دوہے اُسکا پس قیمت دے اُسکے دودھ
کی اور اسی طرح اگر انڈا توڑے تو اُسکی قیمت دے اور بیچ کھانے محرم کے شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کھانا اُسکا

محرم کو حرام ہی بالاتفاق اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اسکے یا بغیر اذن اسکے کے اسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کے
مذہب بعضے صحابہ رضی اللہ عنہ کا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی انہین ہین اور بعضے تابعین کا یہ ہی کہ حرام ہی محرم پر کھانا شکار کا مطلق اور دلیل انکی حدیث صعب بن
جثامہ کی ہی اور مذہب امام شافعی رح اور احمد رح کا یہ ہی کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اسکے لیے شکار کرے ساتھ اذن اسکی کے یا بغیر اذن اسکے کے
تو حرام ہی اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے اور اگر کچھ اسمین سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بھیجے حلال ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ رح اور علما انکے کا
یہ ہی کہ حلال ہی کھانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نہ کرے اور حکم نہ کرے ساتھ اسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نہ کرے طرف اسکے
اور مدد نہ کرے شکار کرنے پر وہ یا کوئی اور محرم اگرچہ اسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار سے ہی
حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کے کہ پیدائش و نسل اسکی جنگل مین ہو پس جائز ہی محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ
اور بط گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہی بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوئے کے اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم و غیر محرم کو
خواہ اسکو کھاتے ہون یا نہ کھاتے ہون بحسب اس آیت شریفہ کے احل لکم صید البحر و طعامہ آخر آیت تک پھر جنگل کے جانور جو کھائے جاتے ہین
حرام ہی شکار کرنا انکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کھائے نہین جاتے ہین انکو تقسیم کیا ہی صاحب بدائع نے دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین لوگوں کو
اور ابتدا کرتے ہین ساتھ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بھیڑیے اور مانند انکے کے پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا انکا اور نہین آتا اسپر کچھ اور ایک وہ
ہین کہ ابتدا نہین کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند چرغ وغیرہ کے پس جائز ہی محرم کو مارنا انکا اگر چوٹ کرین اسپر اور نہین آتا اسپر کچھ اور اگر چوٹ نہ کرین تو
نہین مباح محرم کو یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مارنے کے اگر ماریگا انکو ابتدا تو لازم ہوگا اسپر بدلہ ح ع ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنِ الصَّعْبِ
بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِىْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ
اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی صعب بن جثامہ سے یہ کہ انھون نے بطریق تحفہ کے بھیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت تھے
ابوا مین یا ودان مین پس پھیر دیا حضرت نے انپر پس جبکہ دیکھی حضرت نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اسکے کے یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب نہ قبول
کرنے کے فرمایا تحقیق ہمنے نہین پھیر دیا انکو تمپر مگر اسلیے کہ تھے ہم احرام باندھے ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوا اور ودان نام ہی
جگہون کا درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ظاہر یہ حدیث دلیل ہی انکی کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو حرام کہتے ہین محرم کے لیے اور مذہب بعضوں کا
مذہب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہمارے نزدیک مراد یہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کر کر
بھیجا تھا اسکا لینا محرم کو درست نہین اسلیے پھیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ
ران گورخر کی بھیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اسکا بھیجا ان روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہان بھی گوشت اسکا مراد ہو جواب یہ کہ
اول زندہ گورخر بھیجا ہوگا وہ نہ لیا پھر ران اور گورخر کی کہ اسکو بعضون نے گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نے ٹکڑا اسکا کہا بھی اور بڑی دلیل
ہماری یہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نے حکم کیا ابوبکر رضی کو کہ بانٹ دو
اسکو ہمراہیون کو اور شافعیہ رح کہتے ہین کہ پھیر دیا بگمان اسکے کہ میرے لیے شکار کیا گیا ہی ع (وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ
فَرَسًا لَهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ قَالَ
هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَىْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا) اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچھے رہ گئے وہ بعضے اپنے یارون کے ساتھ اور یار اُنکے محرم تھے اور ابو قتادہ تھے غیر محرم پس دیکھا اُنکے یارون نے گورخر پہلے اُنکے دیکھنے سے پس جب دیکھا یارون اُنکے نے گورخر کو چھوڑ دیا اُسکو یہانتک کہ دیکھا اُسکو ابو قتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یارون سے یہ کہ دیوین اُسکو کوڑا اُسکا پس ندیا اُنھون نے کوڑا پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنی گھوڑے سے اُترکر پھر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اُسکو پھر کھایا اور کھایا ساتھ والون نے پھر پشیمان ہوئے یعنے گمان اسکے کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہین پس جبکہ ملے حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ سے یعنی حکم اُسکا کہ آیا کھانا اُسکا درست تھا ہمکو یا نہین فرمایا کہ ہی تمھارے پاس اُسمین سے کچھ اُنھون نے ہمارے ساتھ ہی پائون اُسکا پس لیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت اُن دونون کے یہ ہی کہ پس جب آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرت نے کیا تم مین سے کسی نے حکم کیا تھا ابو قتادہ کو یہ کہ حملہ کرے گدھے پر یا اشارہ کیا تھا طرف اُسکے کہا اُنھون نے کہ نہین فرمایا پس کھاؤ جو باقی رہا ہو اُسکے گوشت مین سے ف کھایا اُسکو اور ایک روایت صحیحہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا اُس سے تطبیق انمین یون دیجاوے کہ اول حضرتؐ نے نہ کھایا ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہ امر تحقیق ہوگیا نوش فرمایا اور حکم کیا تھا یعنی صریح حکم کیا تھا یا دلالت کی تھی یعنی راہ بتائی تھی اُسکی طرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہ ہی کہ دلالت زبان سے ہوتی ہی اور اشارہ ہاتھ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارت حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نہ کی ہو اور اسمین رد ہی اُنکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو منع کرتے ہین ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ اَلْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اُسپر کہ مارے اُنکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور کتا کٹ کھنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کوے سے مراد کوا سیاہ وسفید ہی کہ وہ اکثر مردار نجاست کھاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانے والا کہ رنگ اُسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پائون اُسکے سرخ اور کتے کٹ کھنے کے حکم مین ہین سب جانور درندے حملہ کرنے والے ع ح (وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاوین حل مین بھی اور حرم مین بھی یعنی بغیر احرام کے ہو مارنیوالا یا احرام باندھے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور چیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہی مارنا اُس کتے کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اُس کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا اُن جانورون کا کہ مذکور ہوا حصر انھین پر نہین ہی بلکہ یہی حکم ہی سب موذی جانورون کا مانند چیونٹی اور بھڑ اور پسو اور چچڑے اور کھٹمل اور مانند اُنکے کے اور اگر مارے جون تو صدقہ دے جو چاہے ع ح ملتقی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری (عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادَ لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) روایت ہی جابرؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمھارے بیچ احرام کے حلال ہی جبتک کہ نہ کیا ہو تم نے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمھارے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اگر تم حالت احرام مین شکار کروگے یا تمھارے لیے کیا جاویگا

[illegible]

اگرچہ شکار کرنے والا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کھانا اُسکا دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے مالک اور شافعی رح نے اسپر کہ حرام ہی گوشت اُس شکار کا
کہ شکار کیا ہو اُسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابو حنیفہ رح نے یہ معنی لیے ہین کہ اگر بطریق تحفہ کے بھیجا جاوے طرف تمھارے
شکار تو اُسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہین حرام ہوگا معنی اُسکے یہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمھارے کے تو نہین درست
کھانا اُسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اُسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اُسکے کے (وَعَنْ
اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہی نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** کہا علما ہمارے نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا
کہ یہ مشابہ ہی شکار دریا کے اس بات مین کہ بغیر ذبح کے درست ہی پس نہین جائز ہی محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اُسپر بسبب مارنے اُسکے
کے تصدق یعنے للہ دے جو چاہے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہی کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضے
علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیے کہ یہ شکار دریا کا ہی اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہی بموجب
اس قول اللہ تعالےٰ کے احل لکم صید البحر ع ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی سعید خدری رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندے حملہ
کرنے والے کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حملہ کرنے والے کو یعنے جو کہ قصد کرے مار ڈالنے اور زخمی کرنے کا مانند شیر اور
بھیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ع (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سے
کہا پوچھا مین نے جابر رض بن عبد اللہ سے حال جانور جرغ کا کیا شکار ہی وہ پس کہا ہان پس کہا مین نے کہ کھایا جاوے کہا کہ ہان پھر کہا مین نے کہ
سنا ہی تمنے اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف**
شکار ہی وہ یعنی شکار ہی کہ کھانا اُسکا محرم کو حرام ہی یا نہین اور کھانا گوشت جرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کے اور
امام مالک رح اور امام اعظم رح کے نزدیک نہین درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہی ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا پوچھا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال جانور جرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوے بیچ اُسکے دنبہ یا مینڈھا جس وقت کہ پہونچے اُسکو محرم نقل
کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی اگر محرم نے احرام کی حالت مین جرغ کو شکار کیا یا خرید اُسکو اُسکے بدلے ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہی
ع (وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْيٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَ يَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَ يَاْكُلُ الذِّئْبَ
اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ) اور روایت ہی خزیمہ رض بن جزی سے کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال
کھانے جرغ کے سے فرمایا کیا کھاتا ہی جرغ کو کوئی یعنی نہ چاہیے کسی کو کھانا اور پوچھا مین نے حضرت سے حال کھانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کھاتا ہی بھیڑیے
کو وہ کوئی کہ اُسمین ہو بھلائی یعنے ایمان یا تقوی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہین اسناد اُسکی قوی **ف** یہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ
ضعیف ہی باعتبار سند کے اور قوت دی ہی اُسکو روایت ابن ماجہ کی نے کہ لفظ اُسکے یہ ہین ومن یاکل الضبع اور مؤید ہی اُسکی یہ حدیث کہ حضرت
نے منع فرمایا ہی کھانے ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کے سے کہ درندون مین سے ہو اور یہ ہی ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلون کے ترجیح

تحریم اور اباحت کے مکروہ تحریمی ہے یہ نزدیک ابو حنیفہ رح کے ﴿ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** ﴾ فصل تیسری ﴿ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبید اللہ کے اور ہم تھے محرم پس ہدیہ بھیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضوں نے ہم میں سے کھایا یعنی اسلیے کہ جائز ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نہ کیا ہو اور بعضوں نے ہم میں سے پرہیز کیا یعنی اس گمان پر کہ محرم کو کھانا اسکا درست نہیں پس جب جاگے طلحہ رض موافقت کی ان شخصوں کی کہ کھایا تھا اسکو کہا طلحہ رض نے پس کھایا ہمنے اسکو یعنی مثل اسکے کو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ مسلم نے ف موافقت کی یعنی ساتھ قول کے یا فعل کے یعنی یا تو یہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی باقی رہا ہوا کھایا اور مراد جانور سے یا تو جنس ہے کہ کئی تھے یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ﴿ **بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ** ﴾ باب ہے بیچ بیان روکنے محرم کے اور فوت ہو جانے حج کے ف روکنے محرم کے ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکے یا محرم عورت کا یا خاوند اسکا راہ مین مر جاوے تو چاہیے اسکو یہ کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اسکی طرف سے حرم مین بیچ وقت معین کے اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اسکے کے بغیر سر منڈانے اور بال کتروانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجے اور تینوں اماموں کے نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کے ہوتا ہے پس مریض انکے نزدیک باقی رہتا ہے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرے کے اور فوت ہونے حج کے یعنی احرام باندھے ہوئے کھانا پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر دن نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہے کہ اگر کوئی پہونچے وہان اخیر رات نحر کے مین اور نماز عشا کی پڑھی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاونگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول ہونگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نے تو کہا ہے کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اس سے وقوف اور بعضون نے کہا کہ چھوڑ دے نماز اور جاوے طرف عرفہ کے ﴿ ملتقی ﴾ مسئلہ درمختار مین لکھا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑ دے نماز اور جاوے عرفات کو ﴿ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** ﴾ فصل پہلی ﴿ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ﴾ روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا روکے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتون سے یعنی بعد حلال ہونے کامل کے اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلے سال نقل کی یہ بخاری نے ف روکے گئے یعنی عمرے کا احرام باندھ کر مکے کو چلے تھے مشرکون نے روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سے نکل آئے اور واو وجامع نسائہ الخ مین مطلق جمع کے لیے ہے یعنی منڈوانا وغیرہ ترتیب سے نہین مذکور ہے اور صحیحین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے احرام سے نکلے حدیبیہ مین جبکہ روکا انکو مشرکون نے اور حضرت تھے احرام باندھے ہوئے عمرے کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پھر سر منڈایا پھر فرمایا اپنے اصحاب کو کہ کھڑے ہو پس نحر کرو پھر سر منڈواؤ اور ہدایہ مین ہے کہ پھر احرام سے نکلے کہا ابن ہمام نے کہ اس قید نے یہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سے نکلتا محصر پہلے ذبح ہونے ہدی کے پس اگر محصر یعنی رکنے والے نے ہدی بھیجی اور کہدیا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنے کوئی چیز ممنوع احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اس روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسی طرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہ حرم ہے اور جائز ہے امام شافعی رح کے نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنے کا جہان روکا جاوے اور حنفیہ رح کہتے ہین کہ ذبح کیے محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا بالاتفاق ہے دونون کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنے کی جگہ ذبح کرنے کو کہتے ہین دلیل انکی یہ ہے کہ حضرت نے اور صحابہ نے حدیبیہ مین

ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہے اور حنفیہ یہ جواب دیتے ہین کہ ممکن نہ تھا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح کی اور بعضے کہتے ہین کہ کچھ حدیبیہ حل مین ہے اور کچھ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلے سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنے رک جاوے تو قضا اُسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اُسکی واجب ہے اور شافعی رح کے نزدیک اُسپر قضا نہین اور اگلے سال کے عمرے کا نام عمرۃ القضا ہونا موید ہے ہمارے مذہب کا ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ دُوْنَ الْبَیْتِ فَنَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَدَایَاہُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عمرے کے لیے پس روکا کفار قریش نے ورے خانہ کعبہ کے پس ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنے اور سر منڈوایا اور کترواے بال یاروں اُنکے نے نقل کی یہ بخاری نے ف یاروں اُنکے نے یعنی بعضے یاروں نے بال کترواے اور بعضوں نے سر منڈاے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نہین لازم ہے سر منڈانا یا بال کتروانے محصر پر نزدیک ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے اور ابو یوسف رح نے کہا کہ کرنا چاہیے ایک چیز کو اُنمین سے اور اگر نہ کریگا تو احرام سے نکل آئیگا اور نہین آویگا اُسپر کچھ ح ع (وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا پہلے سر منڈانے کے اور حکم کیا اپنے صحابیون کو ساتھ اسکے یعنے ساتھ نحر کے پہلے سر منڈانے کے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَیُہْدِیْ اَوْ یَصُوْمُ اِنْ لَّمْ یَجِدْ ہَدْیًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ اُنھون نے کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے قول اُنکا کہ اگر روکا جاوے ایک تمھارا حج کرنے سے یعنے مانع ہو کوئی عذر بڑے رکن حج کے سے کہ وہ وقوف عرفہ ہے اور مانع ہو طواف اور سعی سے تو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروے مین پھر حلال ہووے ہر چیز سے یعنے جو کچھ احرام مین کرنا حرام تھا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کرے اگلے سال بھی ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر نہ پاوے ہدی نقل کی یہ بخاری نے ف جاننا چاہیے کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اُسپر قضا ہے حج کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہے اُسپر اور نہ دم یعنے جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سے روکا جاوے راستے مین تو حرم مین ہدی بھیجے جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے نکل جاوے اور سال آیندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہے اور اگر قارن ہے تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے یعنے وقوف عرفہ کا بسبب عذر کے نہ میسر ہو اور طواف اور سعی کر سکتا ہے تو طواف اور سعی کرے یعنی عمرہ کر کر احرام سے نکل آوے اور سال آیندہ مین قضا حج کی کرے پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نپاوے اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہے اور اگر ہو فائت قارن یعنی حج اور عمرے کی نیت کی ہو تو وہ طواف کرے واسطے عمرے کے اور سعی کرے اُسکے لیے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اُسکے لیے اور سر منڈواوے یا بال کترواوے اور باطل ہوگا اُس سے دم قران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اُسکا اور ساقط ہوگا اُس سے دم اُسکا اور اگر ساتھ لایا ہے ہدی کو تو اُسکو جو چاہے اور ان سب فوت کرنے والون پر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ح (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَۃَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ فَقَالَ لَہَا لَعَلَّکِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَۃً فَقَالَ لَہَا حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ وَقُوْلِیْ اَللّٰہُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا داخل ہوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے اُسکے شاید کہ تو ارادہ رکھتی ہے حج کا یعنے ہمارے ساتھ پس ہم بھی چاہتے ہین کہ چلے تو حج کے لیے ہمارے ساتھ کہا اُسنے یعنی ہان ارادہ

رکھتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی ہون اپنے تئین مگر بیمار اپنے مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کے نہین جانتی کہ حج پورا کرسکونگی پس فرمایا واسطے اُسکے کہ حج کر تو یعنے احرام حج کا باندھ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اُس جگہہ ہو گا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جس جگہ مجکو مرض پیدا ہو اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کی طرف پس اُس جگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی مین اور تینون امام جو کہتے ہین کہ احصار یعنے رُکنا بسبب مرض کے نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرتؐ اُسکو ساتھ شرط کرنے کے کیونکہ بیفائدہ تھی اور امام اعظم رح جو کہتے ہین کہ احصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہی وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آگے آتی ہی اور ادر دلیل اُنکی یہ ہی کہ ابن عمر رض منکر تھے شرط کرنے کے اور کہتے کیا نہین کفایت کرتی تمکو سُنت تمھارے نبی کی اور یہ بھی کہتے کہ فائدہ شرط کرنے کا یعنی اس عورت کے حق مین یہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نہ کرتی تو دیر کر نکلتی یعنے جب پہونچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا محصر کو درست نہین کہ احرام سے باہر نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اُسکی حرم مین مگر یہ کہ شرط کرے یعنی اگر شرط کرلے کہ جہان ہین کون وہان احرام سے نکل آؤن تو مجرد رُکنے کے حلال ہوجاتا ہی بغیر ذبح ہونے ہدی کے ع الفصل الثاني فصل دوسری (عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر اصحابه ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء رواه) روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہ رض کو یہ کہ بدلین ہدی کے جانورون کو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کے بیچ عمرۃ القضا کے نقل کی ف یعنی پہلے وقت احصار یعنے رُکنے کے کہ جانور ہدی کے ذبح کیے تھے سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجا لاوین اور جانور بدلے اُنکے ذبح کرین تا ذبح کرنا حرم مین واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ رح کا ہی اور یہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تھا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بھی حرم مین تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہی پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوۃ کے بیچ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کردیا ہی لفظ ابوداؤد کا اور ایک نسخہ مین یہ عبارت زیادہ ہی وفیه قصة وفي سنده محمد بن اسحق ح ع (وعن الحجاج بن عمرو الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر او عرج فقد حل وعليه الحج من قابل رواه الترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة والدارمي وزاد ابوداود في رواية اخرى او مرض وقال الترمذي هذا حديث حسن وفي المصابيح ضعيف) اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنے پاؤن اُسکا یا لنگڑا ہوجاوے پس تحقیق ہوگیا حلال یعنی جائز ہی اُسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کی طرف اور لازم ہی اُسپر حج اگلے سال نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی اور مصابیح مین کہا بغوی نے کہ یہ ضعیف ہی ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادثہ ہو بعد احرام کے کوئی مانع سوا احصار دشمن کے تو بھی جائز ہی ترک کرنا احرام کا یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ احصار یعنی رُکنا بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ رح کا ہی اور یہ ضعیف ہی یعنے سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہونے سے یہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بھی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اور ضعیف کہنے بغوی کے اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کے صحیح بھی ہی اور تورپشتی نے کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی ع ح ر (وعن عبد الرحمن بن يعمر الديلي قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الحج عرفة من ادرك عرفة ليلة جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرك الحج ايام منى ثلاثة فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه رواه الترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح) اور روایت ہی عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہی یعنی بڑا

رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کے وقوف عرفات کا ہے جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کے مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اُسنے حج کو دن منی کے تین ہین یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنون مین منی مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے پس نہین گناہ اُسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف پایا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن ہے رہا فساد سے اگر جماع نہ کیا پہلے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی نہ ٹھہرا عرفات مین یہانتک کہ فجر ہو گئی واجب ہے اُسپر یہ کہ نکل آوے احرام سے ساتھ افعال عمرے کے اور حرام ہے اُسپر ہمیشہ احرام باندھے رہنا سال آئندہ تک اور جو شخص جلدی کرے الخ یعنے جو شخص کنکریان تینون منارون پر بارھوین تاریخ پیچھے دوپہر کے مارکر چلا آیا مکہ مین پس نہین اُسپر کچھ گناہ اور ساقط ہوا اُس سے تیرھوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنا تیرھوین کی اور جو کوئی بارھوین تاریخ منارون کو کنکریان مارکر منی ہی مین ٹھہرا رہا یہانتک کہ تیرھوین تاریخ بھی تینون منارون کو کنکریان مارین تو اُسپر بھی گناہ نہین یعنے دونون باتین برابر ہین جائز ہونے مین اگرچہ تاخیر افضل ہے بسبب کثرت عبادت کے اور آیا ہے کہ اہل جاہلیت دو فریق تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل و تاخیر دونون برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین ہے

﴿ باب حرم مکۃ حرسہا اللہ تعالے ﴾ یا باب ہے بیچ بیان حرمت حرم کا ہمیشہ محفوظ رکھے اُسکو اللہ تعالے آفات سے ف حرم کہتے ہین اُس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکے کے ہے بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بھی اللہ تعالے نے معظم و مکرم کیا ہے اور حرم اُسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اُسکی کے حرام کی ہین اللہ تعالے نے اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہ اور سبب حرم ہونے کا بعضون نے یہ کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بھیجا تو وہ ڈرتے تھے شیطان سے کہ ہلاک نہ کر ڈالے مجکو پس بھیجا اللہ تعالے نے ملائکہ کو تا نگہبانی اُنکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتے کھڑے ہوئے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہ کھڑے رہنے فرشتون کی تھی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے رکھا روشن ہو گئی اُس سے زمین ہر طرف سے پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کے وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کے اوپر منارے بنے ہوئے ہین علامت کے لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کے نہین ہین

﴿ الفصل الاول پہلی فصل ﴾ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ہجرۃ ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا وقال یوم فتح مکۃ ان ہذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموات والارض فہو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی ولم یحل لی الا ساعۃ من نہار فہو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفہا ولا یختلی خلاہا فقال العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ لقینہم ولبیوتہم فقال الا الاذخر متفق علیہ وفی روایۃ ابی ہریرۃ لا یعضد شجرہا ولا یلتقط ساقطتہا الا لمنشد ﴾ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہین ہے ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل مین باقی ہے اور جسوقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے لیے یعنے حکم کرے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہ شہر یعنے ساری زمین حرم حرام کیا اُسکو اللہ تعالی نے یعنے حرام کی لوگون پر ہتک اُسکی اور واجب کی اُنپر تعظیم اُسکی اُس دن سے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنے حرمت اُسکی قدیم سے ہے پس وہ حرام کیا گیا ہے ساتھ حرمت اللہ تعالے کے قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اُسمین کسی کے لیے پہلے مجھ سے اور نہین حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے نفخہ تلک نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اُسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اُس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اُسکا یعنی نہ متعرض ہو اُس سے

ساتھ شکار کرنے اور وحشت دلانے اور برانگیختہ کرنے کے اور نہ اُٹھایا جاوے لقطہ اُسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اُسکو یعنی اُسکو جائز ہی اُٹھانا اُسکا اور نہ کاٹی
جاوے گھانس اُسکی پس کہا عباس رض نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنے اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہی اُسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لہاروں اور
سناروں اُنکے کے ہی یعنی اُنکو احتیاج پڑتی ہی اُسکی بیچ گلانے لوہے اور سونے چاندی کے اور واسطے گھروں اُنکے کے یعنی گھروں کی چھتوں میں کام
آتی ہی پس فرمایا مگر اذخر یعنے اُسکو اُکھاڑو تو جائز ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ رض کے یہ ہی کہ نہ کاٹا جاوے درخت اُسکا اور نہ
اُٹھاوے گری چیز اُسکی مگر تلاش کرنے والا قولہ نہین ہجرۃ الخ یعنے جب حضرت ہجرت کر کے مکے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرۃ فرض تھی اُسپر کہ استطاعت
رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نہ رہا پس نہین حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا
مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہی اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہی قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہی واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام
کے اور نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اُسکا چہ جاے ولیسا درخت اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اُسکا کہ مملوک نہین
اور آپ سے اُگا ہو اُسپر لازم ہوتی ہی قیمت اُسکی مگر خشک گھانس کے کاٹنے مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اُسکا بھی درست نہین اور چرائی
بھی نہ جاوے گھانس حرم کی مگر اذخر کہ اُسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہی اور کماۃ یعنے کھنبی بھی مستثنیٰ ہی اسلیے کہ نباتات سے نہین ہی اور امام شافعی رح کے
نزدیک جائز ہی چرانا جانوروں کا حرم کی گھانس مین اور لقطہ اُس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی پاوے اور مالک اُسکا معلوم نہو تو حکم اُسکا غیر حرم مین یہ
ہی کہ تعریف کرے یعنے لوگون کے مجمع مین کہتا پھرے کہ کسی کی چیز مینے پائی ہی پھر اگر مالک نہ ملے اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام مین لاوے اور اگر غنی
ہو تو تصدق دے بعد ازان اگر مالک آجاوے تو اُسکو قیمت اُسکی دیوے اور حرم کے لقطہ مین نہین ہی مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث مین فرمایا
یہانتک کہ مالک ملے پس خرچ نہ کرے اُسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہی اور یہ مذہب شافعی رح کا ہی اور اکثر علما نے فرق نہین کیا ہی درمیان
لقطہ حرم اور غیر اُسکے کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہی اور دلیل انکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کے مین آوینگی انشاء اللہ تعالےٰ
اور معنی اس حدیث کے اُنکے نزدیک یہ ہین کہ ایک برس کامل تک مکے مین بھی تعریف کرے جیسے کہ اور جاے کرتے ہین اور مخصوص ساتھ ایام
موسم کے نہین ہی حاصل یہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ لیجاوے کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم ہی پر ہی واللہ اعلم + ح ع
(وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا سنا مین نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین حلال واسطے کسی کے تم مین سے یہ کہ اُٹھاوے مکہ مین ہتھیار نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہتھیار اُٹھانا مکہ مین بغیر
ضرورت کے نہین درست ہی یہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نے کہا کہ مطلق ہتھیار اُٹھانا مکے مین مکروہ ہی یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ح ع
(وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
اقْتُلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے مین دن فتح مکے کے اور اُنکے سر مبارک پر تھا خود پس
جبکہ اُتارا اُسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا تحقیق ابن خطل پکڑے ہوئے ہی پردے کعبے کے فرمایا مار ڈال اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنے ہوئے مکے مین داخل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکے مین بغیر احرام کے جائز ہی اُسکو کہ نہ ارادہ
رکھتا ہو نسک یعنے حج یا عمرے کا اور یہی صحیح قول شافعی کا ہی اور شمنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز
کرو میقات سے بغیر احرام کے اور یہ بھی ہے کہ احرام واسطے تعظیم اُس جگہ کے ہی پس برابر ہی حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام
کے داخل ہوئے دن فتح مکے کے تو حلال ہوگیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہی اس حدیث سے انما تحل لی ساعۃ

قتلی الخ اور مار ڈال اُسکو کہا حلبی نے کہ مرتد ہو گیا تھا ابن خطل اور مار ڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اُسکی اور ایک لڑکی گانے والی تھی کہ ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام اُنکے کی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اُسکے مار ڈالنے کا اس سے مالک رح اور شافعی رح دلیل پکڑتے ہین اسپر کہ جائز ہی قائم کرنا حدون اور قصاص کا بیچ حرم مکے کے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ اسکو مارا بسبب مرتد ہونے کے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو حمل کرینگے اسپر کہ قتل اسکو بیچ ساعت مباح ہونے حرم کے ہوا ہو ۱۲ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یعنی مکے مین دن فتح مکے کے بغیر احرام کے اور اُنپر تھی پگڑی سیاہ نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنے ہوئے ہونگے اور اُسپر عمامہ باندھا ہوگا اور احرام نہ باندھنے کی تقریر ابھی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع ح (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ وَفِیْہِمْ اَسْوَاقُہُمْ وَمَنْ لَّیْسَ مِنْہُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جس وقت کہ پہونچیگا بیچ میدان ایک زمین کے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے یعنے سب کے سب دھنسائے جاوینگے کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح سے دھنسایا جاویگا ساتھ اوّل اپنے کے اور آخر اپنے کے اور انمین ہونگے بازاری اُنکے اور وہ شخص کہ نہین اُنمین سے یعنے کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک اُنکے نہین ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی اُنکے ہونگے فرمایا دھنسائے جاوینگے ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے پھر اٹھائے جاوینگے اپنی نیتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ خبر دی ہی حضرت نے آخری زمانے کے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین یہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اُسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دھنسائے جاوینگے الخ یعنے وہ دھنسائے جاوینگے پس داخل ہونگے انمین یہ بھی اگرچہ قصد انکا انکا سا نہین ہونے کا اسلیے کہ انھون نے بڑھائی بھیڑ انکی اور مدد کی اُنکی فساد اُنکے پر پھر اٹھائے جاوینگے سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا ح ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چھوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مقدر یون ہی کہ خرابی کعبہ کی حبشی کے ہاتھ ہوگی اور یہ جا سے عبرۃ ہی کہ کعبہ باوجود استقدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتھ وجود اس خانہ مبارک کے ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُہَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنے والے کعبہ کے کو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ بھدا اکھاڑیگا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی بخاری نے ف افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے اسکے آپسمین نزدیک ہون اور ایڑیان اور پنڈلیان دور دور ہ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری (عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِحْتِکَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اسمین نقل کی یہ ابو داود نے ف بند کرنا الخ یعنی خریدے غلہ گرانی مین اس نیت سے کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنے میل کرنا ہی حق سے طرف باطل کے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۱۲ مسئلہ مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکھنا

اور جو کوئی چاہے اسمین کجروی ظلم سے چکھاوینگے ہم اسکو عذاب دردناک ۱۲

فوت آدمیوں اور جانوروں کے کا بہ سبب مذکورہ سے اُس شہر میں کہ ضرر کرے شہر والوں کو ملتقی (وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَکَّۃَ مَا أَطْیَبَکِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّکِ إِلَیَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِی أَخْرَجُوْنِی مِنْکِ مَا سَکَنْتُ غَیْرَکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ إِسْنَادًا) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکے کے یعنی جبکہ رخصت ہوتے وہاں سے دن فتح مکے کے کیا خوب شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو تجھ میں سے نہ رہتا میں کہیں سوا تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے **ف** یہ دلیل ہے جمہور کی اسپر کہ مکہ افضل ہے مدینہ سے اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہے مکہ سے ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَۃِ فَقَالَ وَاللّٰہِ إِنَّکِ لَخَیْرُ أَرْضِ اللّٰہِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰہِ إِلَی اللّٰہِ وَلَوْلَا أَنِّی أُخْرِجْتُ مِنْکِ مَا خَرَجْتُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عدی بیٹے حمرا کے سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اوپر حزورہ کے پس فرمایا قسم ہے اللہ کی تحقیق تو البتہ بہتر ہے زمین خدا کا ہے اور بہت محبوب زمین خدا کا طرف خدا کے اور اگر نہ نکالا جاتا میں تجھ سے نہ نکلتا میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حزورہ نام ایک جگہ کا ہے مکے میں وہاں حضرتؐ نے کھڑے رہ کر مکے کو خطاب کر کر فرمایا قسم ہے اللہ کی الخ اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ لایق ہے مومن کو یہ کہ نہ نکلے مکے سے مگر جبکہ نکالا جاوے اُس سے حقیقۃً یا حکماً اور حکماً سے مراد ہے ضرورت دینی یا دنیوی اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ داخل ہونا مکے میں سعادت ہے اور نکلنا اُس سے شقاوت ہے ع اس مسئلہ میں جو علما نے اختلاف کیا ہے ملا علی رحؒ نے اس حدیث کی شرح میں خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہے اور دُر مختار میں لکھا ہے کہ نہیں مکروہ ہے مجاورت مکے اور مدینہ کی یعنی رہنا نہیں اُسکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہوا اپنے نفس پر یعنے جانتا ہو کہ مجھسے گناہ نہیں ہونے کا تو وہاں رہے واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری (عَنْ أَبِی شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ أَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَہُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ إِلٰی مَکَّۃَ ائْذَنْ لِی أَیُّہَا الْأَمِیْرُ أُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ أُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِی وَأَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ حَمِدَ اللّٰہَ وَأَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَہَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْہَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ أَنْ یَسْفِکَ بِہَا دَمًا وَلَا یَعْضُدَ بِہَا شَجَرَۃً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا فَقُوْلُوْا لَہٗ إِنَّ اللّٰہَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَأْذَنْ لَکُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِی فِیْہَا سَاعَۃً مِنْ نَہَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُہَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِہَا بِالْأَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِأَبِی شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَکَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِکَ مِنْکَ یَا أَبَا شُرَیْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِی الْبُخَارِیِّ الْخَرْبَۃُ الْجِنَایَۃُ) روایت ہے ابی شریح رضؓ عدوی سے یہ کہ انھوں نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال میں کہ وہ بھیجتا تھا لشکر طرف مکے کے پروانگی دے واسطے میرے اے امیر تا بیان کروں میں واسطے تیرے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکے کے سنا اسکو کانوں میرے نے اور یاد رکھا اسکو دل میرے نے اور دیکھا اسکو آنکھوں میری نے جس وقت کہ فرمایا اسکو تعریف کی اللہ تعالے کی اور ثنا کی اُسپر پھر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہے اسکو اللہ نے اور نہیں بزرگی دی اسکو لوگوں نے پس نہیں حلال واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اُسمیں یعنے اگرچہ لایق قتل کے ہو اور جو کہ لایق قتل کے نہو اسکو ہر جگہ قتل کرنا حرام ہے خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہیں حلال کہ کاٹے اُسمیں درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈھے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسمیں پس کہو واسطے اُسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہیں اذن دیا تھا اور سوا اُسکے نہیں کہ اذن دیا واسطے میرے اُسمیں ایک ساعت دن میں سے اور رہو گی تعظیم اسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانے کے مانند تعظیم اُسکی کے پہچ کل گذری ہوئی کے یعنے سوا اُسے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غائب کو پس

کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اُسکو یعنی اِس حدیث کو تجسے ای ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنی خربہ کے قصور کے ہین **ف** عمرو بن سعید حاکم تھا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کی طرف سے پس وہ لشکر بھیجتا تھا طرف مکے کے واسطے قتل کرنے عبد اللہ بن زبیر کے اُسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کو کہ خروج کرے خلیفہ پر یعنی اِسکے گمان مین عبد الملک خلیفہ بر حق تھا اُسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حال آنکہ وہ خلیفہ باطل تھا اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے یعنی جو کوئی کسی کا خون کر کر حرم مین چلا آوے تو حرم اُسکو بھی پناہ نہین دیتی اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے یعنی اگر کوئی فساد دین مین کرے یا اور کوئی قصور کرے جیسے کہ مال کسی کا تلف کرے یا حق کسی کا ضائع کرے اور پھر حرم مین بھاگ کر چلا آوے بدلہ اُسکا اُس سے ساقط نہین ہونے کا حاصل یہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہی کہ طاعت امام سے نکلگیا ہی اگر حرم سے نکل آویگا وہان سزا اُسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اُسکو مارونگا

ع (وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذٰلِكَ هَلَكُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی عیاش رضی اللہ عنہ بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی یہ امت ساتھ بھلائی کے جب تک کہ تعظیم کریگی اِس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اُسکے کی حق تعظیم اُسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کریگی اُس تعظیم کو ہلاک ہوجاویگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسمین کچھ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکھے جاتے ہین حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کے سے اور حج فرض اولی ہی فرمانبرداری والدین کی سے بخلاف حج نفل کے کہ اس سے فرمانبرداری والدین کی افضل ہی اور بنانا سرا کا افضل ہی حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل بزازیہ مین ترجیح دی ہی افضلیت حج کو اسلیئے کہ اُسمین مال بھی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بھی ہوتی ہی اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مغفرت کیجاتی ہی اسمین[لہ] ہر شخص کی بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہین یا نہین بعضون نے کہا کہ ہان جھڑتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہی تو اُسکے سب گناہ جھڑتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالے کے گناہ جھڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہی تو اللہ تعالے کے گناہ معاف ہوتے ہین نہ بندون کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑے گناہون کو نہین جھاڑتی ہی مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہی ساتھ ساقط ہونے دین کے اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کے مگر یہ ان گناہ دیر کر ادا کرنے قرض کا اور تاخیر کرنے نماز کا اور مانند انکے کا ساقط ہوجاتا ہی اور جو کہ جھڑنے گناہ کے قائل ہوئے ہین مراد اُنکی یہی ہی اور مستحب ہی داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہو ایذا اُسکو یا اور کو اور نہین جائز خریدنا کعبہ کے غلاف اور پردے کا شیبی سے بلکہ لیوے تو امام سے لیوے یا اُسکے نائب سے اور جائز ہی اُسکو پہننا اُنکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہین سے کوئی کسی کو قتل کر کر حرم مین آن بیٹھے تو اُسکو قتل نہ کرے جبتک کہ وہان سے باہر نہ نکلے مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کرے تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہی اور اگر قتل کرے خانہ کعبہ مین تو اُسمین قتل نکیا جاوے اور مکروہ ہی استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین میں کہ لگے ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کے یعنے دفن کیے گئے ہین اُسپر وہ مطلق افضل ہی حتی کہ کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہی بلکہ بعضون نے کہا ہی کہ واجب ہی اُسکے لیے کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہی چاہے حج پہلے کرے چاہے زیارت جبتک کہ نہ گذرے مدینہ پر سے اور اگر مدینہ پر سے گذرے تو پہلے حضرت کی زیارت ہی کرے بالضرور اور چاہیے کہ نیت کرے ساتھ زیارت کے زیارت حضرت کی مسجد کی بھی اسلیئے کہ فرمایا ہی حضرت ﷺ نے کہ نماز اُسمین بہتر ہی ہزار نماز سے بیچ غیر

[لہ] یعنے یہ جو مشہور ہی کہ بعضون کے حج قبول ہوتے ہین اُنکے واسطے سے اور حاجیون کی بھی مغفرت ہوتی ہی تو جمعہ کا حج اِس سے مستثنے ہی کہ جمعہ کے حج مین سبھون کی مغفرت بلاواسطہ ہوتی ہی ۱۲ مولانا

اسکی کے سوائے مسجد حرام کے یعنی اُسمین لاکھ نمازون کا ثواب ہوتا ہی اور اسی طرح اور عبادتون کا بھی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہی یہ مسائل دُرمختار مین سے لکھے گئے پھر چاہا مین نے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اُسکے ایک جا لکھون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کے فائدون مین متفرق لکھے جا چکے ہین مگر یکجا اکٹھے لکھنے مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا کا کہ اسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اُسکو ہندی زبان مین کرکر ایک فصل مین لکھتا ہون فصل جاننا چاہیئے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اُسکو چاہیئے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادائے فرض کا ارادہ کرے کچھ خیال نام نمود کا نہووالا سب محنت برباد جاویگی پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہی تو جب جہاز مین بیٹھ کر طرف مکہ معظمہ کے جانے لگے محاذی یلملم سے احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اُسکو افراد کہتے ہین دوسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے اور پھر مکہ معظمہ مین پہونچکر افعال عمرے کے حج کے مہینون مین کرکر احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھ کر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین تیسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے غیر مہینون حج کے مین اور افعال عمرے کے کرکر احرام سے نکل آوے چوتھے یہ کہ میقات پر یا محاذی اُسکے پہونچکر احرام حج اور عمرے کا ساتھ باندھے پس اس صورت مین مکہ شریف مین پہونچکر افعال عمرے کے بجالاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج آوین افعال حج کے کرکر احرام سے نکلے اُسکو قرآن کہتے ہین اور یہ امام اعظم رح کے نزدیک افراد و تمتع سے بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہی کہ ناخن ہاتھ پاؤن کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرے اور لبین لواوے اور اگر عادت سر منڈانے کی ہو تو سر بھی منڈاوے والا کنگھی کرے اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پھر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل ہی اور باندھے لنگ اور اوڑھے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہی اور اگر دونون دھوئی ہوئی ہون یا پہنے ایک کپڑا کہ اُس سے ستر ڈھنک جاوے تو بھی جائز ہی اور خوشبو لگاوے اور پڑھے دو رکعتین پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہی تو یون کہے اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے تو بھی کافی ہی پھر لبیک کہے پس جب لبیک کہے بہ نیت حج یا عمرے کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہ ہین لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک الہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا رہے خصوصًا بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر اور وقت اُترنے کے بلندی سے جنگل مین غرضکہ اس سفر کو حکم نماز کا ہی جیسے کہ نماز مین وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہین ایسے ہی اس سفر مین وقت اُترنے کے چڑھنے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہی کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکھے اور جامہ اور قرغل اور جبہ اور قبا اور پاجامہ اور بارانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند اُنکے اور مراد پہننے سے اُسطرح کا پہننا ہی کہ جسطرح عادت ہی اُسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہین مثلاً کرتے یا پاجامہ کو بدن مین نہ پہنے اور اگر اُنکو اوڑھ لے یا بطور لنگ کے باندھے تو مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنے کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند اُنکے کہ لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہی اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کے شہوت سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کے نکرے اور فسق و فجور نہ کرے اور کسی سے جنگ و جدال نکرے اور شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بھی نہ کرے

شکار کی طرف اور نہ بتاوے اُسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنے والے کی اور شکار دریائی کی مانند مچھلی کے درست ہی اور نہ استعمال خوشبو کا کرے اور نہ ناخن اور بال
سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور کرے نہ منڈاوے اور نہ کترواوے اور نہ اُکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خطمی وغیرہ سے نہ دھووے اور
جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کے اور کجاوے کے سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن اپنے سے اور مُنھ اور
سر کسی چیز سے نہ ڈھانکے اور جون نہ مارے اور مارنا کتنے ایک جانورون کا حالت احرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ وہ یہ ہین کوا اور چیل
اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چھچوندر اور کچھوا اور بھیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بھڑ اور پسو اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا
اور اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہین اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اُسکا بعد زوال سے پھر عید الضحی تک ہی اور
تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحے کے کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سے تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہی اور چوتھے ترتیب اُن افعال مین یعنی اول احرام
باندھے اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی اُن مین سے فوت ہوگا حج نہین ہونے کا اور واجبات حج کے یہ ہین
وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے اور کنکریان مارنی منارون پر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنے
جو کہ مکے کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانے اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف
کا حجر اسود سے اور بعضون نے اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا
اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروے کے صفا پر سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروے کے پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور
ذبح کرنا بکری یا مانند اُسکے کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑھنی اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کے اسطرح کہ اول
رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارۃ کرے اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم کے طواف کے اندر آجاوے اور سعی
درمیان صفا اور مروے کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنے حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا
یعنے جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ اُنکے ترک سے دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوا اسے اُنکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین
اور دم عبارت ہی جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکری یا مانند انکے اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت
کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو ان مین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنے اونٹ یا گائین اور اپنی
ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہی اور سوا انکے مین سے اُسکو کھانا نہین جائز اور اگر ہدی قرآن اور تمتع سے عاجز
ہو تو اُسپر دس روزے لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہی کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج
کے رکھے جہان چاہے رکھے اور اگر پہلے سر منڈانے کے ہدی پر قادر ہو تو اُسپر ہدی ہی لازم ہی اُسوقت روزہ بدل نہین ہونے کا اور جسوقت ارادہ
مکے مین جانے کا کرے تو نہاوے اور یہ مستحب ہی اور جانب بلندی مکہ معظمہ سے کہ ثنیہ علیا ہی داخل ہووے اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہی رات کے جانے
سے اور جبکہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد رکھنے اسباب کے جہان رکھنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہی کہ وقت داخل ہونے
مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے کہ اُسکو باب السلام بھی کہتے ہین مسجد مین جاوے ایسے حال سے کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا
اور ذلیل جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنے والا اور رحم کرنے والا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد حرام مین
داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور منفرد وغیرہ کے لیے سنت ہی بجالاوے اسطرح کہ اول مُنھ حجر اسود کی طرف کر کر تکبیر و تہلیل
کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونون ہاتھ اُٹھاوے جیسے کہ وقت تکبیر تحریمہ کے اُٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اسصورت

ہین ہی کسی کو ایذا انہو پس اگر بسبب ازدحام کے بوسہ نہ لیسکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے
تو دونو ہتھیلیون سے اشارہ کر کر اُنکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کرے اور درود پڑھے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ
کعبہ کے پھرے اور طواف بہ ہیأت اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈھے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے
طواف کرے اور اول تین پھیرون مین رمل بھی کرے یعنی جلد چلے مونڈھے ہلا کر اور سینہ نکالکر جیسے بانکے چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اسیطرح
کرے کہ جو پہلے کیا تھا یعنے بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے
حجر اسود کے ہی بوسہ نہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگاوے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہی اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے
پڑھے اور اگر بسبب ازدحام کے وہان نہ پڑھ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہان پڑھے اور اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل یا پڑھے اور
دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جاکر پانی پیٹ بھر کر پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے
اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پھر پڑھے اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان صفا اور مروے کے کرے
اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہی پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑے
اور بیت اللہ کی طرف منھ کرے اور ہاتھ اٹھاوے دعا کے لیے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروے کے
اُترے اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہونچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پھر اپنی چال مروے پر چڑھے اور سامنے قبلہ کے
کھڑا ہو کر جیسے تکبیر وغیرہ صفا پر کی تھی مروے پر بھی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہ ہی کہ بعد طواف
کے ہو اگر پہلے طواف سے سعی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لیے شرط
نہین ہی لیکن اولی ہی اور طواف کے لیے طہارت ضرور ہی اور وقت طواف اور سعی کرنے کے بات کرنی مکروہ ہی اور جب سعی سے فارغ ہو پھر
مسجد الحرام مین جاکر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ بہتر ہی واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹھہرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتوین
ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑھتا ہی اسمین بیان ہوتا ہی احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منی کے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور قربانی
اور طواف اور رہنے کے منی مین اور غیر ذلک اسکو سننے کہ بہتر ہی اور اسی طرح روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارھوین کو منی مین احکام حج کے خطبہ
مین بیان ہوتے ہین اُنکو بھی سننے پھر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹھوین ذیحجہ کو احرام حج کا باندھ کر بعد طلوع آفتاب کے منی مین آوے اور اگر
ظہر پڑھ کر آوے تو بھی مضائقہ نہین اور رات کو منی مین رہے اور روز عرفہ کے نماز فجر کی تاریکی مین پڑھ کر طرف عرفات کے جاوے اور اگر
آٹھوین تاریخ منی مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس جگہ چاہے اُترے
سوائے بطن عرنہ کے اور اُترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہی اور اُس دن بعد زوال کے نہاوے کہ سنت ہی اور عرفات مین وقوف کرے
کہ فرض ہی بدون اُسکے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام کے نماز ظہر اور عصر کی جمع کرے اور استغفار اور لبیک
اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ
امام کے مزدلفہ مین آوے اور درمیان راہ مین استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اذکار بہت پڑھتا رہے اور مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کے نماز
مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو وہین رہے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی اور مستحب ہی کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین
مشغول رہے اور بعد ہونے فجر کے تاریکی مین نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ مین جہان چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جب اس وادی

گذرے تو جلد وہان سے گذرے اور بعد فجر کے وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منی کو روانہ ہو اور وہان
پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول سنگریزے مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کترواوے
بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے پس اُسوقت حاجت سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی ہے تو بعد طواف الزیارت کے
سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانے کے مستحب ہے کہ ناخن کترادے اور لبین لیوادے اور اُسترہ لیوے اور بعد سر منڈانے کے جو چیزین کہ حرام ہوئی تھی
محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارۃ کے حلال ہونگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منی مین آنکر رات کو رہے پھر ایام منی مین
دن کو مکہ مین جاکر طواف اور زیارۃ کعبہ کرتا رہے اور رات کو منی مین رہے اور دوسرے دن نحر کے یعنی گیارھوین کو تینون جمرات یعنی منارون پر
رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہے اُسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنیٰ کہتے ہین اُسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازان اُس جمرہ پر کہ متصل اُسکے
ہے اُسکو جمرہ وسطی کہتے ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسی طرح
تیسرے دن یعنی بارھوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنی تیرھوین کو اگر وہان رہے تو اُسپر رمی تینون جمرات کی
لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اُس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارھوین بارھوین تیرھوین مین بعد زوال کے ہے لیکن تیرھوین کو اگر پہلے
زوال سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہے اور گیارھوین اور بارھوین مین پہلے زوال سے رمی کرنی جائز
نہین اور مستحب ہے کہ سنگریزے چھوٹے ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ مین سے لیوے
اور چٹکی مین پکڑکر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اُسکے رمی ہے یعنی رمی
جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اُسکے رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اُسمین یکسان ہے اور نشیب نالے مین کھڑ
ہوکر طرف بلندی کے رمی کرے اور اُسوقت منی داہنے ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھ کی طرف اور اگر سنگریزے منارون سے دور پڑین تو درست
نہین منارون پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزے داہنے ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سبکے سب ڈال دے جائز نہین
اگر ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹھہر کر مکہ مین طواف الصدر کے لیے جاوے
اگر وہان سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہے
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کرکر اور ہر بار نظر کعبہ کی طرف کرتا رہے اور وہ پانی مُنھ اور سر اور بدن پر بھی ملے
اور پھر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور مُنھ اپنا ملتزم سے لگاوے اور
کعبہ کے پردون کو پکڑکر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اُسوقت بھی ساتھ تکبیر و تہلیل اور اوراد و اذکار اشغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی
اللہ تعالے سے طلب کرے اور مُنھ اپنا کعبہ کی طرف کرکر پچھلے پانون مسجد سے باہر نکلے اور جس طرف چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہین اور
ایک سال مین مکرر ادا ہوتا ہے اور وقت اُسکا تمام سال ہے مگر ایام حج مین مکروہ ہے غیر قارن کو اور ایام حج کے یہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق
اور رکن عمرہ کا طواف ہے اور واجب اُسمین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروے کے دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانے اور شرائط اور
سنن اور آداب اُسکے وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام جنایات کے یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر مہندی
کا کرے یا استعمال زیت کا کرے یا پہنے کپڑا سیا ہوا تمام روز اُسطرح کہ عادت ہے اُسکے پہننے کی یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی
یا زیادہ اُس سے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کے لے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونون ہاتھون کے یا دونون پانون کے یا ایک ہاتھ پانون کے

یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پھرے یا سعی ترک کرے یا وقوف
مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے بیوی کا یا
چھووے اسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانے کو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوے
پہلے ذبح سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہی اگر تلبید کرے یعنے گوند وغیرہ سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح
سے پس اسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے سر اپنا یا پہنے کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے
کم چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے
رمی ایک منارے کا تینون منارون مین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر مونڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدھا
صاع گیہون ہی یعنے دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا سیا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتون مین
محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز کرے تین چیزون مین سے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا
تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اسکی طرف پس اسپر بدلہ لازم آتا ہی یعنی قیمت شکار
کی ساتھ تخمین دو عادلون کے بحسب قیمت اس جگہ کے کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اس سے اگر موضع شکار مین نہو اسکی
قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے ہدی اگر آسکے اسمین پس ذبح کرے اسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اسکا غلہ اور دیوے
ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے
اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنے والا اور بھول کر کرنے والا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنے والا اور
بجبر کرنیوالا یکسان اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہی اور سونگھنے خوشبوئی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار
کے سے محرم پر کچھ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ صورت
مین ہی کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین
ڈالے اس نیت سے کہ جوئین مر جاوین اور جوئین بہت مرین تو اسپر لازم ہوتا ہی تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونے
کے لیے ڈالے اور نیت جوؤن کے مرنے کی نہو اور وہ مرین تو اسپر کچھ لازم نہین ہوتا للہ الحمد تمام ہوے مسائل حج کے اب لکھی جاتی ہین دعائین
حج کی فصل پڑھے وقت احرام کے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر
زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ
اور پڑھے بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ
وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا کہے عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ
وَفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَارْتَضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ اور پڑھے وقت داخل ہونے کے حد
حرم مین اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑھے جبکہ دیکھے مکہ کو
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا
سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑھے وقت دیکھنے بیت اللہ کے

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور پڑھے جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور پڑھے وقت ابتداء طواف کے اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور پڑھے نزدیک دروازے بیت اللہ کے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنَ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اور نزدیک رکن عراقی کے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیت تک اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَّقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے پردے کعبہ کے یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ اِلٰھِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدِ غَیْرِکَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَّسْاَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ شِفَاءً لِّیْ مِنْ کُلِّ سُقْمٍ وَّارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پڑھے درمیان صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفہ کے عرفات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اور تھی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن

عرفہ کے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْ بِہِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا اور پڑھے عرفہ کی رات مین دس کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاءُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ اور پڑھے جبکہ دیکھے دیوارین مدینہ منورہ کی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک دروازہ مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا اور کہے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْکَ الْغَافِلُوْنَ ۔

بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَسَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی

باب بیچ بیان حرم یعنے گرد مدینہ کے محفوظ رکھے اُسکو اللہ تعالیٰ **ف** حدیثین بیچ حرم ہونے مدینہ اور گرد اُسکے کے آئی ہین اور اختلاف کیا ہی علمانے اسمین ہمارے نزدیک معنی اُسکے حرام ہونے کے یہ ہین کہ اُسکی تعظیم و تکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہی مانند مکے کے پس ہمارے نزدیک حرام نہین درخت کاٹنے مدینے اور گرد اُسکی کے اور شکار کرنا اُسمین اور تینون اماموں کے نزدیک یہ چیزین حرام ہین وہان بھی بغیر ضمان کے یعنے بدلہ نہین آتا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ۔ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہین لکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن کے اور اُس چیز سے کہ اُس صحیفہ مین ہی کہا حضرت علی رضؓ نے صحیفہ مین یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہی درمیان عیر کے ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کی یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اُسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے یعنی کامل قبول نہین ہوتے فرض اور نہ نفل عہد مسلمانون کا ایک ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتھ اُسکے ادنیٰ اُنکا پس جو شخص کہ توڑے مسلمان کے عہد کو پس اُسپر بھی ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبون اپنے کے پس اُسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ بھی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنے کے یعنے کہے کہ مین فلانے کا بیٹا ہون اور واقع مین اُسکا ہی نہین یا نسبت کرے اپنے کو طرف غیر مالکون اپنے کے پس اُسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل **ف** اُس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نے

آپسمین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتھ اور صحیفہ کے یعنے کتاب کے سوائے قرآن کے اُسکے جواب مین حضرت علی رضہ نے یہ فرمایا کہ نہین لکھا ہی مین نے حضرت سے سوائے قرآن کے اور اِس چیز کے کہ صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہی کہ اُسمین احکام دیات کے اور اور بعضے احکام لکھے تھے اور وہ حضرت علی کی تلوار کے غلاف مین رہتا تھا اور اُن احکام مین یہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اُسمین ایسی چیز کرنی کہ باعث اُسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام یعنی حرم کے ہی یعنی مدینہ مانند حرم مکے کے ہی جو چیزین کہ حرم مکہ مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین اور حد اُس حرم کی درمیان عیر اور ثور کے ہی کہ یہ دو پہاڑ ہین دونون طرف مدینہ مطہرہ کے اور لفظ صرف کے معنے ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون نے کہا شفاعت اور بعضون نے کہا توبہ اور عہد مسلمانون کا ایک ہی الخ یعنے ایک یہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اُس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانون کا مانند شی واحد کے ہی سعی حاصل کر سکتا ہی ساتھ اُسکے ادنا اُنکا یعنے ادنا بھی اختیار عہد امان دینے کا رکھتا ہی اور اُسکے امان دینے سے اورون کو سعی کرنی اُسکے عہد پورا کرنے مین لازم ہوتی ہی حاصل یہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سے ہو اگرچہ حقیر ہو مانند غلام اور عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اُس سے اور اپنی پناہ مین لا دے تو نہین جائز ہی کسی کو توڑنا اُسکا اور جو کوئی توڑے مسلمان کے عہد کو یعنی قتل کرے اُس کافر کو یا لے لیوے مال اُسکا تو اُسپر بھی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ موالات کرے سوائے اپنے دوستی کرے جاننا چاہیئے کہ ولا دو قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ آپسمین دوستی رکھتے تھے اور عہد باندھتے تھے اور قسم کھاتے تھے کہ ہم ایک دوسرے کے میراث مین شریک اور مدد و معاون رہینگے اور آپسمین ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکھینگے اور دشمن سے دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر بھی مدد کرتے تھے اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتے تھے اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ رضہ سے عقد موالات باندھتے تھے اور دوسرے ولاء عتاقت ہی کہ جس نے غلام آزاد کیا ہی اُس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا اور وقت نہونے عصبہ اُس غلام کے وہ آزاد کرنے والا وارث اُسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سے جو کچھ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سے یہان قسم اول ہو پس معنی یہ ہو کہ ایک شخص کے موالی یعنی دوست مذکور ہون تو نہ چاہیئے کہ اور قوم کو موالی ٹھہراوے بغیر اذن موالی اپنے کے اسلیئے کہ اسمین ایکطرح کی عہد شکنی اور ایذا دہی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہ بھی ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنے والے اپنے کی طرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کی طرف نسبت کرنے مین اسصورت مین قید بغیر اذن موالیہ کے بنا بر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنے مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر مالک اذن دیدے تو نسبت کرنا غیر کی طرف درست ہوا اسلیئے کہ [illegible] لازم آویگا اور اِس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضہ نے کچھ نہین لکھا آنحضرت سے سوائے قرآن کے اور صحیفہ مذکور کے پس حضرت علی کے قول سے صریح باطل ہوتا ہی افترا شیعہ کا کہ حضرت علی رضہ کو آنحضرت نے وصیت کی تھی ساتھ خلافت کے اور اسرار کے اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اورون کو نہین بتائین پس یہ سب دعوی باطل ہین اور اِسمین دلیل ہی اِسپر کہ مستحب ہی لکھنا علم کا۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاہُہَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُہَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُہَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْہَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْہَا مَنْ ہُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِہَا وَجَہْدِہَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَہِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اُسکے یا مارا جاوے شکار اُسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطے اُنکے یعنے واسطے رہنے والون مومنین اُسکے کے دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اُسکی بھلائی کو تو نہ چھوڑین

اُسکو اور نہ جاوین وہان سے اور کہین واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا اُسکو کوئی بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اُسمین اُس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اُس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو ہونا اُسکا بلکہ مفید ہوگا اُسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اُسکی سختی اور بھوک پر اور اُسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا یعنے اُسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ کا تاجاوی الخ حمل کیا ہی اُسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے یعنی جو کوئی بلا ضرورت چھوڑیگا وہ اُسمین نہین داخل ہی اور اخیر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنے کے حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہ کی کے اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی ہی بحسب اس حدیث کے اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اُسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنے والا دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاؤُا بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّهٗ دَعَاکَ لِمَکَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَهٗ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا تھے لوگ جسوقت دیکھتے نیا پھل لاتے اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ لیتے اُسکو حضرت کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ شہر ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ مد ہماری کے یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تھا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تھی تجھسے واسطے مکے کے یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ الخ اور مین دعا کرتا ہون تجھسے واسطے مدینہ کے مانند اُس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجھسے واسطے مکے کے اور مثل اُسکے ساتھ اُسکے یعنے دو چند اُسکے کہ دعا کی ابراہیم نے پھر کہا ابو ہریرہ رض نے بلاتے حضرت بہت چھوٹے لڑکے کو اپنے اہل بیت مین سے پس دیتے اُسکو وہ پھل نقل کی یہ مسلم نے ف برکت کے معنی ہین زیادہ ہونے کے اور ہمیشگی کے پس برکت میوے کی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہ ہی کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اُسمین بہت سے ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بھی بڑھائی گئی اور شہر بھی بڑھا اور خوب آباد ہوا اسلام اون سے اور صاع اور مد نام پیمانون کے ہین اُنکی برکت سے مراد یہ ہی کہ فراخی ہو روزی مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالی کی ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سے لیکن حضرت نے یہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنے کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطے تواضع کے اور حضرت نیا پھل لڑکے کو اسلیے دیتے تھے کہ تا وہ خوش ہو جاوے مع ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَاْزِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ فِیْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکے کو یعنے ظاہر کی بزرگی اُسکی پس گردانا اُسکو حرام اور تحقیق مین نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونون طرفون اُسکی کے ساتھ اُسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اُسمین اور نہ اٹھایا جاوے اُسمین ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اُسمین درخت یعنی پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانورون کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا تورپشتی نے کہ حرمت المدینۃ جو فرمایا مراد اس تحریم سے تعظیم ہی نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جھاڑا جاوے اُسمین درخت مگر واسطے

کھانے جانورون کے اور حرم مکے کے جو درخت ہین اُنکے پتے جھاڑنے کسی حال مین درست نہین اور شکار کرنا مدینہ مین بعضی صحابہ نے حرام جانا ہی اور
جمہور صحابہ رض نے نہین انکار کیا ہی بند جانورون کے شکار کرنے کا مدینہ مین اور نہین پہونچی ہی ہمکو اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی ایسے طریق سے
کہ اعتماد کیا جاوے اُسپر انتہی کلامہ شیخ ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی جو چاہے اُنکی شرح مین دیکھ لے (وَعَنْ عَامِرِ
بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهِ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ
مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عامر
بن سعد رض سے یہ کہ سعد سوار ہوے طرف محل اپنے کے کہ عقیق مین تھا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جھاڑتا تھا پتے اُسکے پس چھین لیے سعد نے
کپڑے اُس غلام کے پس جب پھرے سعد یعنی طرف مدینہ کے آئے اُنکے پاس مالک غلام کے پس گفتگو کی اُنسے یہ کہ پھیر دین اُنکے غلام پر یا اُنپر اُس چیز
کو کہ لی ہی غلام اُنکے سے یعنی کپڑے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پھیر دون مین چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہ کہ پھیر
دین اُنپر نقل کی یہ مسلم نے ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کے اور یا اُنپر یہ
شک راوی ہی کہ اُن مالکون نے علی غلامہم کہا یا بجاے علی غلامہم علیہم کہا یعنی ہمکو دے دو جو کچھ کہ لیا ہی ہمارے غلام سے اور دلوائی ہی یعنی اون دیا ہی ہمکا
کہ جو کوئی دیکھے کسی کو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ مین چھین لیوین کپڑے اُسکے یہ حدیث منسوخ ہی یا تاویل کی گئی ہی کہ یہ از قبیل زجر و تنبیہ کے
تھا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک رح اور شافعی رح مین یہ ہی کہ نہین لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینہ کے اور کاٹنے درخت اُسکے کے بلکہ یہ حرام ہی
بغیر لازم آنے بدلے کے اور کہا بعضون نے کہ واجب ہی بدلہ مانند حرم مکے کے اور بعضون نے کہا کہ حرام بھی نہین انتہی یہ مذہب ہمارا ہی لیکن مکروہ ہی ا
ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا
جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تپ مین ہوے ابو بکر رض اور بلال رض پھر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی
مین نے اُنکو پس فرمایا الٰہی دوست کر تو طرف ہمارے مدینہ کو مانند دوستی ہماری کے مکے کو بلکہ زیادہ تر اُس سے اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو
اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اُسکی کے اور مد اُسکی کے اور نکال اُسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اُسکی وبا کو اور رکھ اُسکو جحفہ
مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہی کہ حضرت عائشہ رض نے حضرت ابو بکر رض سے حالت تپ مین پوچھا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اُسوقت آواز
بلند سے ذکر مکے کا اور اُسکی ہواے موافق کا اور مکانات کا اور لطافت پہاڑون کا و غیر ذالک کرنے لگے حضرت عائشہ رض نے یہ حال حضرت سے
عرض کیا اُسپر حضرت نے دعاے مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکے اور مدینے کے اُس زمانہ مین وہان یہود رہتے تھے اور آیا ہی کہ
زمین مدینہ مین پہلے ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے وبا اور بیماری بہت تھی پس حکم کیا حضرت نے اُسکو کہ زمین کفار مین جاوے اور اس
حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بددعا کرنی کفار پر ساتھ امراض موت و ہلاک کے اور خراب ہونے شہرون اُنکے کے ۱۲ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ
الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے بیچ حدیث خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ
مقدمہ مدینہ کے کہ دیکھی مین نے ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہانتک کہ اُتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہی پس تعبیر ٹھہرائی
مین نے اُسکی یہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا ہی نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَأْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَہْلِیْہِمْ وَمَنْ اَطَاعَہُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَیَأْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ
فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَہْلِیْہِمْ وَمَنْ اَطَاعَہُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَأْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَہْلِیْہِمْ وَمَنْ اَطَاعَہُمْ
وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا
واسطے اُنکے اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چھوڑین اسکو اور فتح کیجاویگی شام پھر آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور
تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے
ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی یہ شہر اسلام مین فتح ہو وینگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اُنکی کے مدینے سے مع اہل وعیال اور تابعداروں کے
نکلکر وہان جاکر رہینگے اور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت مبدا و معاد کی تو وہان سے نہ نکلین ؎ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَہِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہون مین ساتھ ہجرت کرنے کے ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر کہتے ہین اُسکو
یثرب اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ بُرے آدمیون کو جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غالب آتی ہی سب
بستیون پر یعنے جو کوئی اُسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرون کو یہ خاصیت ہی اُس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اُسمین آتا ہی اکثر
شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلے قوم عمالقہ آئی اُسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ازان یہود آئے وہ غالب ہوئے عمالقہ پر
پھر انصار پہونچے وہ غالب ہوئے یہود پر پھر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئے اُنکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے
مغرب تک لے لیا اور اُس شہر کا نام پہلے یثرب اور اثرب تھا اور پر وزن مسجد کے جب حضرت وہان تشریف لائے تو اُسکا نام مدینہ رکھا بسبب تمدن اور
اجتماع لوگون کے اُسمین اور منع فرمایا کہ اُسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہی ثرب سے یعنی ہلاک و فساد کے
یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تھا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ
دس بار مدینہ کہے تا تدارک و تلافی اُسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کرے اور مراد بُرے آدمیون سے اہل کفر و شرک ہین کہ وہ نفسہ
بسبب قوت اسلام کے نکالے گئے تھے ؎ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے نام رکھا مدینہ کا
طابہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی نے نام اسکا رکھا اور پر زبان حبیب اپنے کے طابہ اور ایک روایت مین ہی طیبہ یعنی پاک و خوش سے کہ پاک
ہی نجاستون شرک سے اور موافق ہی ہوا اُسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین رہنے والے اُسکے ؎ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ
کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طِیْبُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی جابر بن عبداللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے یعنی رہنے پر پاس حضرت کے پس پہونچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اُسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہان سے

پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ای محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا
پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرتؐ کے پاس اور کہا اسنے پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرتؐ نے
پھر نکلگیا اعرابی یعنے مدینہ سے بغیر اذن حضرتؐ کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہی دور کرتا
ہی میل اپنے کو اور خالص کرتا ہی اچھے اپنے کو یعنے نکال دیتا ہی بُرے آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو آدمی پلید سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف حضرتؐ نے انکار کیا بیعت کے پھیر دینے کا اسلیے کہ نہین جایز تھا پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت
کے اور لکھا ہی علما نے کہ یہ نکالنا مدینہ کا بُرے آدمیون کو اور خالص کرنا اچھون کو یا تو حضرت کے زمانے مین تھا یا اخیر زمانے مین ہوگا کہ جب
دجال نکلیگا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہ بھی ہی کہ ہر زمانے مین ہو
ع ح (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون
اپنے کو جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلٰٓئِكَةٌ لَا یَدْخُلُهَا
الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہون یا دروازون مدینہ کے
فرشتے نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اسمین بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہی غیر وبا
کے وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینے مین نہین ہوتی یہ صریح معجزہ ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ فی المسوی + اور حضرت شیخ رح نے
طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہی اور لکھا ہی کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا
ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شہر مگر کہ
پامال کریگا اسکو دجال سوا مکہ اور مدینہ کے نہین کوئی راہ راہون مدینہ کے سے یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کے سے مگر کہ اوپر اسکے ہین فرشتے صف باندھے
ہوے نگہبانی کرتے ہین اسکی پس اتریگا دجال زمین شور مین کہ باہر ہی مدینہ سے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار ہلنا پس نکلیگا
طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَكِیْدُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَحَدٌ
اِلَّا انْمَاعَ كَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی سعد رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مکر کریگا مدینہ والون سے
کوئی مگر کہ گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہی نمک پانی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد
واقعہ حرہ کے بیماری دق اور سل کی سے ہلاک ہوگیا ح (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی
جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰی دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے
جس وقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیوارون مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے دابہ پر یعنی گھوڑے یا خچر یا مانند اسکے پر
چلا چلاتے اسکو بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی انس رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس
فرمایا یہ پہاڑ ہی دوست رکھتا ہی ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو یا الہی تحقیق ابراہیمؑ نے حرام کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اسکا اور تحقیق

مین حرام کرتا ہون اُس جگہہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق یہ ہی کہ یہ محمول ہی ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالےٰ نے علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات مین بھی جیسے کہ لائق حال اُنکے کے ہین خصوصًا محبت اُنکی انبیا اور اولیا کے ساتھ خصوصًا سید انبیا و سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہین اور جسکو خدا دوست رکھتا ہی اُسکو سب چیز دوست رکھتی ہی اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اُسکے ہین چنانچہ رونا تنہ کھجور کا حضرت کی مفارقت سے دلیل صریح ہی اس دعویٰ کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کے حرام ہی یعنے اُسکے درخت کا ٹنے وغیرذلک درست نہین ہی ع (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اُسکو نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہی سلیمان بن ابی عبد اللہ رضہ سے کہ کہا دیکھا مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنی گرد مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اُسکے پس آئے مالک اُسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اُسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرائی ہی یہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص پکڑے اُس کسی کو کہ شکار کرتا ہو اُسمین پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اُسکا پس نہین پھیر دونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اسکا یعنے از راہ احسان کے نقل کی یہ ابو داود نے (وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِيْ لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهٗ سَلَبُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہ کہ تحقیق سعد نے پائے کتنے ایک غلام غلامون مدینہ کے سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینے کا پس لیا سعد نے اسباب اُنکا اور کہا یعنی غلامون کے مالکون کو کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے یہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھ اور فرمایا جو کاٹے اُسمین سے کچھ پس اسباب اُسکا واسطے اُس شخص کے ہی کہ پکڑے اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** صواب یہ ہی عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکھنے والون سے رہ گیا ہی یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہی بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی اُسنے مولی سعد کے سے روایت کی ہی ع (وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهٗ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوْا اَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ اَنَّهٗ بَدَلُ اَنَّهَا) اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار وج کا اور درخت خاردار اُسکے حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطے اللہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ وج ذکر کیا علما نے کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف کے اور کہا خطابی نے لفظ انہ بدل انہا کے **ف** واسطے اللہ کے یعنے بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے یا واسطے دوستون اُسکے یعنے غازیون کے اور لکھا ہی علما نے کہ حرمت وج کی بطریق حمے کے تھی یعنے اُسمین روندے ہوتے تھے غازیون کے گھوڑون کے اسلیے حرام تھا اُسمین جانا شکار کے لیے اور اُسمین سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیون کو نہ یہ کہ حرمت اُسکی بطریق حرم کے تھی اور اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک وقت مخصوص مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی رح نے کہ نہ شکار کیا جاوے اُسمین اور نہ درخت اُسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنی بدلہ اُسمین نہین ذکر کیا ہی

ع ج (وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِہَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے ہو کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اُس شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کے معنے یہ ہین کہ جو کوئی رہ سکے مدینہ مین یہانتک کہ آوے اُسکو موت پس چاہیے کہ رہے اُسمین یہانتک کہ مرے اُسمین کہ مین شفاعت اُسکی کرونگا اگر گنہگار رہو گا گناہ بخشوا دونگا اور اگر نیک کار رہو گا تو درجہ اُسکے بلند کروا دونگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہی کہ جیسے وہان کے رہنے والون کے لیے ہوگی ویسی اورون کے لیے نہین ہونے کی والا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانون کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہی کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہے تا اُس نعمت عظمیٰ کو پہونچے کیا خوب دعا ہی حضرت عمر رض کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الٰہی یہ دولت ہمشے بے زر و بے پر کو بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین ع ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیون اسلام کی سے خراب ہونے مین مدینہ ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف یعنے قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سب کے پیچھے ویران ہوگا یہ فضیلت حضرت کی برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ع ع (وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیَّ ہٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَۃِ نَزَلْتَ فَہِیَ دَارُ ہِجْرَتِکَ الْمَدِیْنَۃِ اَوِ الْبَحْرَیْنِ اَوْ قِنَّسْرِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی جریر بیٹے عبد اللہ کے سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نے وحی کی طرف میرے کہ جونسی ان بستیون مین سے اُترو گے تم یعنے رہنے کے لیے پس وہی ہی گھر ہجرت تمھاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہی دریاے عمان مین اور قنسرین نام ہی ایک شہر کا شام کے شہرون مین سے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اختیار دیا کہ ان تین جگہون مین سے جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ مین لکھا ہی کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرت اختیار دیے گئے ان جگہون مذکورہ کے رہنے مین پھر آخر کو مدینہ معین ہوا الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَہَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی ابی بکرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین داخل ہونے کا مدینہ مین خوف کانے دجال کا اور مدینہ کے اُس دن یعنی دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے یعنی سات راہین ہونگی ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے یعنی داہین باہین محافظت کے لیے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا الٰہی کر دے مدینہ مین دو چند اُس برکت سے کہ گردانی تو نے مکہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مدینہ کی قوت مین نسبت قوت مکہ کے دو چند برکت دے اور یہ منافی نہین ہی ہونے مکے کے افضل اُس سے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے ع (وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ مَّاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ) اور روایت ہی ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کی سے تھا نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس شخص نے زیارت کی میری قصد کر کر ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو

شخص کہ رہا مدینہ مین اور صبر کیا اُسکی [illegible] ہونگا مین واسطے اُسکے یعنی طاعت اُسکی کے گواہ اور شفاعت کرنے والا یعنے اُسکے گناہون کی دن قیامت کے اور جو شخص کہ مریگا بیچ ایک کے دونون حرمون مین سے یعنے مکہ و مدینہ کے اُٹھاویگا اُسکو اللہ تعالیٰ امن والون مین سے یعنی امن مین ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے ف قصد کر کر یعنے خاص میری زیارت ہی کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سُنانے اور دکھانے اور بنانے اُسکے کے حاصل یہ کہ کوئی غرض دنیوی نہ درپیش تھی محض میری زیارت کے لیے آیا ۱۲ ع

(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے میرے کے ہوگا مانند اُس شخص کے کہ زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کی یہ دونون حدیثون بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے اسلیے کہ حضرت حیات النبی ہین اور دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہ ہی کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر شریف میرے کی واجب ولازم ہوتی ہی اُسکے لیے شفاعت میری اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجھپر اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنے قصد کیا طرف مکے کے یعنی حج کے لیے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونے کا میری مسجد مین تو اُسکے لیے دو حج مبرور یعنے مقبول لکھے جاتے ہین ۱۲ م جذب القلوب

(وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِينَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) اور روایت ہی یحیےٰ بن سعید سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ مین پس جھانکا ایک شخص نے قبر مین اور کہا بُری خوابگاہ مومن کی ہی یعنے یہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بُری ہی وہ چیز کہ کہی تونے کہا اُس شخص نے کہ تحقیق مین نے نہین ارادہ کیا اسکا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کیا مین نے قتل نے سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی چیز مانند قتل فے سبیل اللہ کے نہین ہی زمین پہ کوئی جگہ کہ محبوب تر ہو نزدیک میرے کہ ہو قبر میری اُسمین مدینہ سے تین بار فرمائی حضرت نے یہ بات روایت کی یہ مالک رضہ نے بطریق ارسال کے ف بُری ہی وہ چیز یعنے اسلیے کہ بُرا کہا تونے قبر مومن کو باوجودیکہ قبر اُسکی باغ ہی باغون جنت کے سے اُسنے کہا کہ یہ ارادہ مین نے نہین کیا کہ قبر مطلق بُری خوابگاہ ہی بلکہ یہ ارادہ کیا تھا مین نے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ مین بہتر ہی گھر مین مرنے سے حضرت نے اُسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی مانند شہید ہونے کے راہ خدا مین پھر ذکر کی فضیلت اُسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہی کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو سفا تھا اس عبارت کے کہ نہین زمین پہ الخ ۱۲ ع

(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا عمر بن الخطابؓ نے سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تھے بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنے والا پروردگار میرے کی طرف سے یعنے فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہی کہ عمرہ اور حج یعنے نماز اُسمین مانند عمرہ اور حج کے ہی نقل کی یہ بخاری نے

ف وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہی مدینہ کے جنگلون مین سے اور کہ عمر [illegible] ذکر کی ہمارا شہر سے کے کہ حج مین ہو مقصود
بیان کرنا فضیلت نماز کا ہی اُس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکھتی ہی اور فضائل [illegible] منورہ کے سوا ے فضائل مذکورہ کے اور بھی بہت منقول ہین
لکھا ہی علمانے کہ حکیم مطلق جل وعلی نے بیچ مٹی اور میوؤن اس شہر پاک کے شفا رکھی ہی اکثر حدیثون مین آیا ہی کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہی
ہر بیماری سے اور بعضے طرق مین آیا ہی کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنے صحابہؓ کو حکم فرمایا کہ علاج
تپ کا ساتھ اس خاک پاک کے کرین اور مدینہ منورہ مین صحابہ رضا اور تابعینؒ سے یہ بات ارثاً چلی آتی ہی اور بیچ لیجانے اِس مٹی کے واسطے
دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر علمانے اِس علاج کو تجربہ کیا ہی شیخ مجدالدین فیروزآبادی فرماتے ہین کہ مین نے خود اسکا تجربہ کیا ہی
کہ میرا غلام برس دن کامل سے عارضہ تپ مین گرفتار تھا مین نے یہ مٹی تھوڑے سے پانی مین ڈالی اور اُس غلام کو پلائی اُسی دن
صحت پائی اور مین نے بھی یعنے حضرت شیخ عبدالحق نے تجربہ اِس معالجہ کا کیا جن ایام مین کہ مین وہان وارد تھا گرفتار ہوا ساتھ عارضہ
آماس قدمون کے کہ باتفاق طبیبون کے اِس سے خوف ہلاک کا ہی طلب شفا کی ساتھ اسی خاک پاک کے تھوڑے سے دنون مین
ساتھ بہت سہل طرح کے اِس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنی مدینہ کے میوؤن سے صحیحین کی حدیث مین آئی ہی کہ جو کوئی
سات کھجورین عجوہ کہ ایک قسم ہی کھجور کی نہار مُنہ کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسے تاثیر نہین کریگا اور از در بزرگی اِس شہر کی یہ ہی
کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو وصیت کی تھی اُس شہر شریف کے رہنے والون کی تعظیم وتکریم کی کہ لائق ہی
اُمت میری کو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میرے کی اور بیچ رعایت حقوق اُنکے کے قصور نہ کرین اور جو کچھ اُنسے صادر ہو مواخذہ
نکرین اور حق المقدور درگذر کرین جبتک کہ یہ پرہیز کرین کبائر سے یعنے جبکہ کبیرہ کرین تو جو کچھ حکم شریعت ہی بیچ حق اللہ کے اور حق بندون
کے قائم کرین جو کوئی حفاظت اُنکے حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اُسکا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہونگا اور جو کوئی حق حرمت
اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ اُسمین پیپ و لہو دوزخیون کا جمع
ہوتا ہی اور آیا ہی کہ ایک روز حضرتؐ نے اپنے دست مبارک اُٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہر والون
کے بدی کا خیال کرے جلدی اُسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرتؐ نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجھے ڈرایا اور روایت مین آیا ہی کہ جس نے
ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اُسکو اللہ اور ہوگی اُسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی اور اور روایت مین آیا ہی
کہ کوئی عمل اُسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل اور آداب وہان کے یہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اُسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان
حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اُسمین کرے اور خیرات کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات
مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرہ شریفہ سے نہ اُٹھاوے اور اگر باہر مسجد کے ہو قبہ شریفہ پر نظر رکھے ساتھ ہیبت اور تعظیم اور خضوع
اور خشوع کے کہ حکم اُسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنے کا طرف کعبہ کے ہی اور نورانیت اور ذوق کہ نظر کرنے سے طرف قبہ کے باہر شہر سے
مشتاق پاتے ہین دریافت کرنا اُسکا موقوف اُسی حالت پر ہی بیان اُسکا نہین ہو سکتا ہی ذوق این مئے نشناسی بخدا تا نہ چشی اور اور
آداب وہان کا یہ ہی کہ جسقدر شب بیداری وہان ہو سکے اگرچہ ایک شب ہو ہاتھ سے نہ دے کہ قدر اُس رات کی شب قدر سے کم نہین ہی
بلکہ زیادہ اور چاہیئے کہ اُس شب مین کہ ایک ہی شب ساری عمر مین ہی درود بکثرت حضرتؐ پر بھیجے بلکہ تمام شب اُسمین مشغول رہے
اور اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال باکمال حضرتؐ کے لذت حاصل کر کر اُسکو دفع کرے یعنے حضرتؐ کے جمال باکمال کا خیال کریگا تو نیند

کہاں اور کچھ کہاں ع قرار چیست ... کجا + اور آداب وہان کے یہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل
ہونے سے مسجد شریف مین وقت ... خلاف ادب سے نگاہ رکھے اور ہمیشہ تصور اسکا رکھے کہ کس جناب مین حاضر ہون
اور اگر کوئی مخل اسکی اوقات کا ہو اس سے کنارہ کش ہووے اور اکتفا کرے کلام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کا ادب کرے جگہ پہ
مین مثل تھوک وغیرہ نہ ڈالنے کے وہان پر ضرور ملحوظ رکھے اور مسجد مین آنے سے پہلے مصلے روضہ شریفہ اور منبر کے درمیان مین نہ کھڑا رکھے
بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سب سے پہلے وہان آوے اور بیٹھے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اس مسجد مین کہ جگہ اترنے قرآن
اور جبرئیل کی ہی اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہو سکے تو پڑھے اور مطالعہ کرے یا کسی سے سنے اُن کتابون کو بھی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون
حضرت سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زیارت بقیع کے کہ اسمین مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا
حضرت امیر حمزہ چچا حضرت کے کی اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور رکنون اور تمام مکانات حضرت کے کی کرے لیکن کلام اسمین ہی کہ
زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرت کے کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسے کہ اب عادت ہوئی ہی امام نووی اور تابعین اسکے نے کہا کہ
ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذرے اگرچہ باہر مسجد سے ہو کھڑا رہے اور سلام وصلوۃ بھیجے حضرت پر اگرچہ کئی بار گذر واقع ہو اور
اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے بجا لاوے اور وہان کے لوگون کی محبت وتعظیم ضرور ملحوظ رکھے اگرچہ ساتھ فسق وبدعت
کے منسوب ومطعون ہون اسلیے کہ شرف حضرت کے ہمسائگی کا کافی ہی اور یہ شرف ساتھ کسی بدعت وگناہ کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت
سے محروم نہین کرتا اور بعد فارغ ہونے کے زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے چاہیے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی سے ساتھ نماز
اور دعا کے بیچ مصلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اسکے بعد ازان زیارت قبر مقدس کی ساتھ آداب زیارت کے کرے اور واسطے
حاصل ہونے سعادت کونین کے اپنے اور جسکے لیے چاہیے اللہ تعالے سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہونچنا اہل وعیال
مین ساتھ سلامتی کے طلب کرے اور دعا پڑھے اللہم انا نسألک فی سفرنا ہذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللہم لا تجعل ہذا آخر العہد
بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اہلنا سالمین غانمین آمین آمین
اور علامتون قبولیت اور حصول مقصود سے غلبہ رونے کا ہی اسوقت بلکہ گریہ وزاری تمام اوقات مین باعث ذوق اور نشان امیدواری ہی
ع این دلم باغ است وچشم ابرش + ابر گرید باغ خندد شاد وخوش + اور اگر رونا غلبہ نہ کرے سعی بتکلف رونے مین کرے اور جو مضمون
کہ ذوق ورقت لاوین سوچے کہ رونا اس مقام مین بہر وجہ علامت قبولیت کی ہی اور بعد ازان روتا ہوا اور غمگین وہان کی مفارقت سے پھرے
اور وقت رخصت کے پچھلے پانو نہ پھرے کہ یہ خاص کعبہ ہی کے لیے ہی اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکے تصدق کرے اور وقت پھرنے
کے آداب کہ وقت پھرنے سفر سے آتے ہین رعایت کرے اور جب اپنے شہر پر پہونچے یہ دعا پڑھے اللہم انی اسألک خیرہا وخیر اہلہا و
خیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر اہلہا وشر ما فیہا اللہم اجعل لنا بہا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر مین آوے پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ
وا غر جندہ فلا شیء بعدہ اور پہلے آنے کے خبر پہونچنے کی خبر بہت سے اپنے اہل کو پہونچا وے اور یکایک گھر مین نہ چلا آوے اور نہ رات کو آوے
بہترین اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز پہلی رات کے اور پہلے گھر مین آنے سے قصد مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اگر وقت مکروہ

ہووے اور دعا کرے اور شکر نعمت سلامتی سے پہونچنے کا بجا لاوے اور کہے الحمد للہ ... صالحات اور جو کوئی آگے آوے مصافحہ
کرے اور اگر گلے ملے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ ملنے والا امرد نہو اور جب گھر میں آوے ... اور دعا اور حمد و ثنا سے ہولی بجا لاوے
اور گھر والوں کی خبر پہنچے مسجد یا کسی اور جگہ میں قریب گھر کے آکر بیٹھے تا لوگ ... کو آویں پس جو کوئی ملنے کو آوے اس سے تواضع
اور خوشی سے پیش آوے اور دعا کرے خصوصاً شہر میں آنے سے پہلے کہ دعا مسافر کی خصوصاً حاجی کی پہلے پہونچنے سے شہر میں مستجاب ہے
اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکھے مانند بجانے دف و مزامیر کے منع کرے اور خلاصہ تمام آداب اور روح تمام افعال حج کے اور
افضل اوضاع یہ ہے کہ بعد پھرنے کے اس سفر مبارک سے قصد کرے اوپر تجدید توبہ کے اور لازم کرے تقوی کو اور کوشش کرے
بیچ حاصل کرنے نیکیوں ظاہر و باطن کے اسلیئے کہ کہا ہے علما نے کہ علامت حج مبرور کی یہ ہے کہ جس حالت سے گیا تھا بہتر اس سے ہو کر
پھرے اور دلیل اور علامت اسکی یہ ہے کہ حرص ہووے اتباع سید انبیا کے صلے اللہ علیہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور راغب اسکے
سے اور سرگرم ہو محبت آخرت اور راغب اسکے بیچ شرح فی الترجمۃ و جذب القلوب + للہ الحمد تمام ہوا دوسرا ربع ساتھ مدد و توفیق و قوۃ
اللہ تعالے کے صلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞